Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

جنونی عشق

امان چوہدری

:آٹھ سال بعد

اسکی گاڑی کے پہلے ہارن پر ہی گارڈ نے ہمیشہ کی طرح بھاگ کر دروازہ کھولا۔ گاڑی اندر لاتے اسنے گاڑی کی ونڈو سے نظر آتے گارڈ کو سر کو خم دیتے شکریہ کہا تو وہ مسکراتے گیٹ بند کرنے لگے۔۔

ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتے اسنے اپنا بیگ اور کوٹ اٹھاتے مسکراتے سامنے دیکھا۔

لیکن اسکی مسکراہٹ مدھم پڑی تھی۔

اسنے اچنبھے سے خالی جگہ کو دیکھا جہاں روز کی طرح اسکی بیوی اسکے استقبال کے لیئے نہیں آئی تھی۔۔

اور پھر آج تو آیا بھی وہ دو دن بعد تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ حیران ہوتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

آج ہمیشہ کی طرح اسکے بچے لاونج میں بیٹھے پڑھائی کے بہانے اسکا انتظار نہیں کر رہے تھے۔۔

اسے حیرانی ہوئی تھی۔وہ اتنا لیٹ تو نہیں آیا تھا۔

چونکہ وہ دو دون کے لیئے آوٹ اوف سٹی گیا ہوا تھا۔۔وہ جب بھی آفس سے واپس آتا دروازے پر ہی اسکی بیوی بچے ہستے مسکراتے چہروں کے ساتھ اسکے استقبال کے لیئے اسکی کھڑے اسکی تھکان دور کر دیتے تھے۔

لیکن اج وہ دو دن بعد گھر آیا تھا۔۔پھر بھی کوئی نہیں آیا تھا۔

سب روٹین کے مطابق آٹھ بجے ہی کھانا کھاتے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔۔

وہ سرد سانس چھوڑتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھولتے وہ اندر آیا تو اسکا استقبال اندھیرے نے کیا۔

وہ جتنا حیران ہوتا اتنا کم تھا۔۔وہ جانتا تھا اسکی بیوی اندھیرے سے کتنا ڈرتی ہے۔

خیر ہاتھ مار کر اسنے لائیٹس اون کی تو سامنے ہی وہ دشمن جاں بیڈ پہ لیٹی ہوئی تھی۔اسکے پاس ہی تین سالہ میثم بلکل اسی کے سٹائل میں سو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دو دن تک اسے دیکھے بنا رہنے اسکی جان سولی پہ لٹکانے کے مترادف تھا اور اس پر تضاد وہ اسکے جانے پر اس سے ناراض ہوتی دو دن سے بات بھی نہیں کر رہی تھی۔۔

دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ دبے قدموں سے بیڈ کی طرف بڑھا۔۔

جھک کر میثم کا ماتھا چومتے اسنے نرمی و احتیاط سے اسے اٹھاتے کمرے میں رکھے اسکے چھوٹے سے بیڈ پر ڈالا اسکے ارد گرد تکیے رکھتے وہ اسکے ادھ کھلے ہونٹوں کو دیکھتا مسکرایا۔

وہ نا صرف اپنی ماں جیسا دکھتا تھا بلکہ اسکی ہر ایک عادت بھی اپنی ماں جیسی تھی سوائے آنکھوں کے اسنے اپنے باپ سے کچھ نہیں لیا تھا۔

بے اختیار جھکتے اپنے بیٹے کے ادھ کھلے ہونٹوں پر بوسہ دیتے پیچھے ہوا تھا۔

وہ ماں کی طرح منہ بگاڑتا کسمسا کر دوبارہ سو گیا۔

وہ اسکی حرکت پر مدھم سا ہستا اپنی متاعِ جاں کی طرف بڑھا۔۔

پاؤں کو شوز کی قید سے آزاد کرتے کہنی کے بل اسکے قریب نیم دراز ہوتے وہ چہرہ جھکائے اسے دیکھنے لگا۔

آٹھ سال گزر گئے لیکن اسکی بیوی کی خوبصورتی میں زرا برابر بھی فرق نہیں آیا تھا بلکہ وہ دن بہ دن خوبصورت سے خوبصورت ترین لگتی تھی اسے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے نیم وا کھلے ہونٹوں کو دیکھ وہ مسکرایا۔۔

جانم۔۔ سرگوشی میں کہتے اسنے اسکے ماتھے پر لب رکھے تو اسے لگا جیسے جلتے انگارے کو چھو لیا ہو۔

وہ تڑپ کر سیدھا ہوا تھا۔۔

مہر میر جان آنکھیں کھولیں۔۔ اسکے چہرے سے بال ہٹاتا وہ بے چینی سے بولا تھا۔

مرتسم کی آواز سنتے مہر نے نیم وا آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔۔

اسے اپنے سامنے دیکھتے اسکی نیم وا آنکھیں پوری کھولیں تھیں۔

اسنے بے یقینی سے اسے دیکھا وہ واقعی میں آگیا تھا۔۔

مہر نے ہاتھ اٹھتے اپنی آنکھیں مسلیں۔۔

جیسے ہی اسکا ہاتھ ہلا اسکے ہاتھ میں پہنی چوڑیاں چھنک اٹھیں۔

جانم دو ہی دن میں یہ کیا حال کر لیا ہے آپ نے اپنا۔۔ وہ اسکے سر کے نیچے ہاتھ رکھتا اسے اٹھا کر بٹھاتا فکر مندی اور پریشانی سے بولا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بیڈ کروان سے ٹیک لگاتے اسنے میثم کی تلاش میں نظریں گھمائیں تو وہ اسے سامنے ہی اپنے بیڈ پر لیٹا نظر آیا۔۔

نظریں پھیرتے اسنے کچی نیند کے خمار سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

اسے اچانک اپنے سامنے دیکھتے آنکھوں میں تیزی سے نمی اتری تھی وہ چہرہ موڑ گئ۔۔

Posted On Kitab Nagri

مہر میری جان۔۔وہ اسکے چہرہ موڑنے پر تڑپ کر اسکے قریب ہوا تھا۔۔

کب سے ہے یہ حالت آپکی اور اپنے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔وہ تھوڑی سے تھام کر اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتا خفگی بولا تھا۔۔

اسکے وجود سے جیسے بھانپ نکل رہی تھی۔

وہ شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھتی رہی لیکن بولی کچھ نہیں۔

جانم کچھ تو بولیں۔وہ اسکی آنکھیں چومتا اسکی آواز سننے کو بے قرار سا بولا تھا۔۔

وہ نظریں جھکائے بیٹھی رہی۔۔

اب ایسے سزا دیں گی اپنے شاہ کو۔۔وہ اسے نرمی سے اپنی گود میں بٹھاتا بولا۔۔

اسکی بے باکی پر مہر نے گھبرا کر میثم کو دیکھا تھا جو انکی طرف سے کروٹ لیے گہری نیند میں سو رہا تھا۔۔

جان۔۔وہ اسکا دھیان اپنی طرف کرتا سرگوشی میں بولا۔۔

مہر کے وجود کی تپش سے اسے اپنا وجود بھی جھلستا محسوس ہو رہا تھا۔۔

اب کیوں آئے ہیں۔۔وہ اسکی سرگوشی پر نروٹھے پن سے بولی۔

مجھے تو آنا ہی تھا اپکے پاس۔۔وہ اسے خود میں بھینچتا مدھم لہجے میں بولا۔۔

نہیں آتے وہیں رہ جاتے جیسے دو دن پہلے مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔

وہ اسکے سینے پر تھوڑی ٹکائے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

لہجے میں خفگی تھی۔۔

جانم کام بھی تو ضروری ہے نا۔اور یہ سب آپکے لیئے ہی تو کر رہا ہوں۔

تا کے آپکی ہر خواہش پوری کر سکوں۔۔وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے نرمی سے بولا۔۔

میری کوئی خواہش نہیں ہے شاہ آپ پلیز مجھ سے اس طرح سے دور مت جایا کریں آپکو یاد ہے نا پہلے بھی دو بار آپ میرے منع کرنے کے باوجود چلے گئے تھے اور کونسی قیامت آتے آتے رہ گئی تھی۔۔وہ اسکی گردن میں بانہیں ڈالتے اسکے سینے میں چہرہ چھپائے بولی۔

مرتسم نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

وہ آج بھی اس حادثے سے خوفزدہ تھی۔

آخری بار ہارون شاہ کے حویلی میں حملہ کرنے والا حادثہ وہ بامشکل ہی بھلا پائی تھی دوسرے حادثے نے اسے بری طرح سے خوفزدہ کر دیا تھا۔

اتنا خوفزدہ کے وہ مرتسم کو اپنی نظروں سے دور نہیں کرتی تھی۔۔

چار سال گزر گئے اس حادثے کو لیکن وہ ابھی بھی پہلے دن کی طرح اس حادثے کو یاد کرتے ڈر جاتی تھی۔۔

اچھا میری جان آئیندہ نہیں جاؤں گا۔۔پرامس۔۔وہ اسے خود میں بھینچتے محبت سے بولا۔جانتا تھا یہ بخار بھی اسنے دو دن اسکی فکر میں نڈھال ہوئے چڑھایا ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

کب سے ہے بخار آپکو کل تک تو ٹھیک تھیں آپ۔۔وہ فکر مندی سے اسکا ٹیمپریچر چیک کرتا پوچھ رہا تھا۔

کل رات سے ہے۔۔وہ لاپرواہی سے بولی۔

اور آپ نے مجھے بتانا ضروری بھی نہیں سمجا۔وہ اسے گھورتے بولا۔

مینے میڈیسنز لی ہیں شاہ۔وہ اسکی شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتی سائیڈ ٹیبل کی طرف اشارہ کرتی بولی۔

مرتسم نے چہرہ موڑتے دیکھا وہاں کچھ میڈیسنز پڑی تھیں جن میں سے دو، دولی ہوئ تھیں۔

لیکن ٹیمپریچر تو آپکو ابھی بھی بہت زیادہ ہے۔۔وہ اسکا گرم ماتھا چھوتے بولا۔۔

نہیں شاہ میں بلکل ٹھیک ہوں یہ شائید مینے بلیکنٹ لیا ہوا تھا اس لیے اتنا باڈی ہیٹ اپ ہو رہی ہے۔۔

وہ ہنوز لاپرواہی سے بول رہی تھی۔۔

مرتسم نے تاسف سے اسے دیکھا جانتا تھا اب اسنے کہہ دیا ٹھیک ہے تو وہ کسی بھی طرح نا تو اب کوئ میڈیسن لے گی نا ہی ڈاکٹر پاس جائے گی۔۔

مجھے مس کیا۔۔وہ بیڈ کروان سے ٹیک لگاتا اسے خود پہ گرائے پوچھنے لگا۔

مہر نے نروٹھے پن سے اسے دیکھا۔۔

بلکل بھی نہیں۔ناک چڑھاتے کہا تھا۔

مرتسم نے لب دباتے مسکراہٹ روکی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا لیکن مینے تو آپکو بہت مس کیا۔۔اسکا ماتھا چومتے جذبات سے چور لہجے میں بولا۔۔

مہر مسکائ تھی۔۔ستا ہوا چہرہ اچانک کھل اٹھا تھا اسکی موجودگی سے۔۔

میری پرنسسز اور شہزادہ کہاں ہے۔۔مرحا اور حازق کے بارے میں پوچھتے اسکے لہجے میں چھلکتی محبت پر وہ مسکرائ تھی۔۔

اپنے کمرے میں۔۔وہ سامنے دروازے کی طرف اشارہ کر گئ۔۔

مرتسم کے کمرے میں جہاں پہلے بک ریک بنا ہوا تھا جو مرتسم اور مہر کے کمرے کو ملاتا اب اسکی جگہ خوبصورت سے دروازے نے لے لی تھی۔۔

مہر کا کمرہ اب انکے بچوں کا کمرہ بن چکا تھا۔جسکا ایک دروازہ مرتسم اور مہر کے کمرے میں تھا۔

وہ دروازہ ایسے لگایا گیا تھا کہ جیسے خوبصورت سی دیوار سجائی گئ ہو۔

غور سے دیکھنے پر ہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ کوئ دروازہ ہے۔۔

میں انسے مل کے ابھی آیا۔۔

وہ اسے بیڈ پہ بٹھاتا بولا۔

میں بھی آپکے ساتھ چلتی ہوں۔شام سے مینے انہیں نہیں دیکھا۔

وہ اپیا کے پاس تھے۔

پتہ نہیں کھانا بھی کھایا ہو گا یا نہیں۔وہ ڈوپٹہ اٹھاتے فکرمندی سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جانتی تھی اسکے بچے باپ یاماں کی موجودگی کی بغیر کھانا نہیں کھاتے تھے۔

باپ کی سچویشن تو وہ پھر بھی سمجھ جاتے تھے لیکن ماں کے لیئے حد درجہ پوزیسیسو تھے۔

وہ تینوں بچے اپنی ماں کے لاڈلے تھے۔

لیکن باپ کے معاملے میں وہ آج بھی دوسرے نمبر پر تھے کیونکہ پہلے نمبر تو انکی ماں تھی جو انکے باپ کی لاڈلی تھی۔۔

آہستہ سے دروازہ کھولتے وہ دبے پاؤں اندر آئے تھے۔۔

پورا کمرہ بچوں کی چیزوں سے سجا پڑا تھا۔۔

ایک طرف کا سارا حصہ پنک تھا تو دوسری طرف کا بڑا حصہ بلو تھا۔

پنک والے حصے کی طرف انکی آٹھ سالہ پرنسسز اپنے بیڈ پر کرٹنز کے بیچ سو رہی تھی۔ تو دوسری طرف بلو والے حصے میں انکا شہزادہ سو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکے ساتھ کا ایک بیڈ تھا وہ خالی تھا جو کہ میسم کے لیئے لیکن وہ ابھی چھوٹا تھا اس لیے وہ انکے ساتھ ہی سوتا تھا۔

کمرے میں آہٹ پاتے ہی انکے زہین بیٹے کی چھٹی حس بید ہوئی تھی اسنے سرعت سے آنکھیں کھولتے اپنے سامنے پنک کرٹنز میں سوئی اپنی گڑیا کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ٹھیک تھی لیکن اسے آہٹ اپنے پیچھے محسوس ہوئی تھی۔۔

مرتسم اور مہر مسکراہٹ دبائے اپنے بیٹے کی حرکتیں دیکھ رہے تھے۔۔

وہ تھا تو آٹھ سال کا لیکن وہ نہایت ذہین بچہ تھا۔

مہر نے صرف اسے ایک بار کہا تھا کہ مرحا تمہاری بہن ہے جسکی حفاظت تمہیں ایسے کرنی ہے جیسے تم اپنی جان کی کر رہے ہو چاہے تم چھوٹے ہو یا بڑے اس پر آئی مصیبت تمہیں خود پر لینی ہے اپنی جان پر کھیل کر بھی تمہیں اسکی حفاظت کرنی ہے۔۔

اور اسنے یہ بات زہن نشین کرلی تھی جیسے کوئی روبوٹک مشین اپنا کمانڈ لیتی ہے۔۔

صرف انہیں ہی نہیں شاہ ولا کے ہر بچے کو ایسی چھوٹی چھوٹی ٹرکس سکھائی گئی تھیں جس سے وہ مشکل وقت میں خود کو بچا سکیں۔۔

وہ سانس روکے پڑا رہا جب اسے اپنے سر پر مہربان لمس محسوس ہوا تھا۔

بابا۔۔ سرگوشی میں کہتا وہ سرعت سے اٹھا تھا۔۔

مرتسم کو اپنے سامنے دیکھ وہ خوشی سے اونچی آواز میں اسے پکارتا اسکے بازوں میں سما گیا۔۔

آئی رئیلی مس یو بابا۔۔ وہ اسکی گردن میں بانہیں ڈالتے بولا تو مرتسم نے مسکراتے اسے خود میں بھینچا۔

بابا مس یو مور میرے شیر۔۔ وہ اسکا ماتھا چومتے بولا۔۔

انکے تینوں بچوں میں ایک وہی تھا جو باپ جیسا دکھتا تھا لیکن اسکی آنکھیں ماں جیسی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

مہر مسکراتے انہیں دیکھ رہی تھی جب انکی آواز سنتے پاس سوئی اٹھ سالہ مرحا آنکھیں مسلتی اٹھ بیٹھی۔۔

ننھے ہاتھوں سے وہ ریشمی پردہ پیچھے کھسکاتے اسنے سامنے دیکھا لیکن باپ کو دیکھتے اسکی نیند بھک سے اڑی تھی۔

بابا۔۔وہ بھوری آنکھوں میں چمک لیے سرعت سے باپ کے پاس بھاگی تھی۔۔

ان تینوں نے چونک کر اسے دیکھا۔جو حازق کے بیڈ پہ چڑھتی تیزی سے مرتسم سے لپٹی تھی۔

بابا مرحا نے نے آپکو بہتتتت مس کیا۔۔

وہ اسکی گردن میں بانہیں ڈالتی بہت پہ زور دے کر بولی۔۔

مرتسم نے نرمی سے اسے اٹھاتے اسکا سر پہ بوسہ دیا۔۔

بابا نے بھی مرحا کو بہت سارا مس کیا۔۔اسکے پھولے گال چومتے وہ نرمی سے بولا تو وہ کھکھلا کر ہس دی۔۔

وہ پوری کی پوری ماں کی کاپی تھی۔میسم اور مرحا دونوں نا صرف شکل وصورت میں بلکہ اپنی عادتوں میں بھی بلکل ماں پر گئے تھے۔۔

مام آپکی طعبیت کیسی ہے اب۔۔حازق پاس کھڑی مہر کے چہرے پر ہاتھ رکھتے فکر مندی سے پوچھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لہجے میں معصومیت تھی۔۔

مام کی جان۔مام بلکل ٹھیک ہیں۔۔وہ اسکا ہاتھ چومتی نرمی سے بولی۔۔

بابا آپکو پتا ہے ماما کو کل سے بہت زیادہ فیور ہے لیکن پھر بھی انہوں نے کھانا بھی نہیں کھایا اور میڈیسن بھی نہیں لی۔۔

مرحامر تسم کے کندھے کی اوٹ سے مہر کو دیکھتے معصومیت سے بولی۔۔

مہر نے اسے مصنوعی گھورا۔۔

ماما ٹھیک ہے بابا کی پرنسز۔۔مرتسم مہر کو اپنے بازو کے حلقے میں لیے پیار سے بولا۔۔

تو وہ سر ہلاتی مہر کا ماتھا چومتے بلکل باپ کی طرح اسے ڈانٹنے لگی کہ وہ اپنا خیال کیوں نہیں رکھتی۔

جبکہ مہر ہس دی۔۔

اسے ہستے دیکھ وہ تینوں بھی مسکرا دیئے۔۔

وہ تینوں بچے اپنی ماں کے دیوانے تھے۔۔

ماں کو زرا سی خراش آنے پر وہ باپ کی طرح پورا گھر سر پہ اٹھا لیتے تھے۔

یہاں تک کہ مہر خود کبھی کبھار حیران رہ جاتی تھی کیونکہ وہ دونوں بہت چھوٹے تھے۔

محض آٹھ سال کے تھے وہ دونوں ہی بلا کے ذہین تھے باپ کی ایک ایک حرکت کو غور سے دیکھتے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ جس طرح مہر کو نرمی سے ٹریٹ کرتا تھا۔

بچے بہت کچھ سیکھتے تھے۔۔

لیکن وہ انجان تھی کہ یہ سب مرتسم کے سکھائے گئے کاموں کا نتیجہ بھی ہے۔

مہر نہیں جانتی تھی کہ مرتسم ہر ویکینڈ پہ جب انہیں باہر لے کر جاتا تھا تو انہیں ہمیشہ ایک نئی بات سکھاتا تھا۔۔

سب سے بڑھ کر اپنی ماں کو ٹریٹ کرنا۔

لیکن وہ بچے تھے سنتے نہیں دیکھتے ہیں۔

وہ جب مرتسم کے ساتھ باقی سب کو بھی دیکھتے کہ کیسے وہ اپنی ماؤں کو ٹریٹ کرتے ہیں۔

اپنے بہنوں کو وہ وہی بات زہن نشین کر لیتے تھے۔

اور سب سے بڑی بات باپ کی ہر حرکت کو کہ وہ انکی ماں سے کتنی عزت سے پیش آتا تھا۔

جب مہر غصے میں ہو تو وہ کیسے نرمی سے اس سے ڈیل کرتا تھا۔

اسکے رونے پر بھی جھنجھلاتا نہیں تھا بلکہ بہت پیار سے اسے چپ کرواتا تھا۔

اسکی ہر خواہش سر آنکھوں پر رکھتا تھا۔۔

خود بھی غصے میں ہو تو انکی ماں سے نرمی سے بات کرتا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں باپ کو دیکھتے یہ بات زہین نشین کر لیتے تھے کہ ماں کو ہر حال میں خوش رکھنا ہے۔ صرف ماں کو ہی نہیں بلکہ باپ کو بھی۔

اگر وہ مر تسم سے سیکھتے تھے تو مہر ماہ سے بھی سیکھتے تھے۔

باپ کی عزت کرنا اسکے ہر فیصلے پر اسکے ہم قدم ہونا، باپ کے گھر آتے ہی ہر لڑائ، جھگڑے کو دور رکھتے مسکرا کر اسکا استقبال کرنا۔

اسکے غصے میں ہوتے ہوئے بھی اسکی پریشانی جاننے کی کوشش کرنا۔۔

ویسے تو شاہ ولا کے سارے بچے ہی ایسے تھے لیکن

حازق، مرحا اور میسم یہ تینوں بچے ایسے تھے کہ وہ اپنے ماں باپ کی بات پتھر کی لکیر سمجھتے تھے۔

انکے ایک بار سمجھانے پر مان جاتے تھے۔

لیکن وہ تینوں ہی اپنے ماں باپ کو لے کر حد درجہ کے پوزیسیو تھے۔۔

اور اس بات سے پورا خاندان آگاہ تھا۔

آگاہ تو وہ بھی تھی لیکن اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔

وہ حازق میر شاہ کی اپنی ماں کے لئیے پوزیسیو نیس کو ناک سے مکھی کی طرح اڑا دیتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مہر نے اسے آنکھیں دکھائیں لیکن وہ اسے آنکھ ونک کرتا نرمی سے اسکی آنکھیں چوم گیا۔۔

مہر منہ کھلے کبھی اسے تو کبھی اپنے بچوں کو دیکھنے لگی جو باپ کی بے باکی پر منہ پر ہاتھ رکھتے اپنی ہسی روکتے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

مرتسم خود ہی انکے لیئے نیچے سے کھانا لایا تھا۔۔

بچے تو خود کھا رہے تھے لیکن وہ بچوں کی موجودگی کی پرواہ کیے بغیر اسے اپنے قریب آتا اپنے ہاتھوں سے کھلا رہا تھا۔۔

وہ بچوں کی موجودگی میں بھی اکثر ہی بے باک حرکتیں کر دیا کرتا تھا کہ وہ شرم سے سرخ پڑتی اس کے سینے میں چہرہ چھپا جاتی تھی۔

جبکہ بچوں کو اب عادت ہو چکی تھی اپنے باپ کی بے شرمی کی وہ رئیکیٹ کیے بغیر اپنے کام کی طرف متوجہ رہتے تھے۔

ابھی بھی انہیں اگنور کیے وہ دونوں نفاست سے کھانا کھا رہے تھے۔۔

مہر نے اسے گھورتے اسکے ہاتھ سے نوالہ لیتے اسکی انگلی کو زرا سا دانتوں میں دبایا۔

مرتسم بچوں کی موجودگی میں بعد میں بدلہ لینے کا اردہ کرتا مسکراتا رہا۔۔

بس بابا ہو گیا۔۔وہ دونوں اپنا کھانا ختم کرتے اٹھ گئے۔۔

چلو پھر سوتے ہیں۔مہر انکا ہاتھ پکڑتی اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر جاتی مرتسم نے سرعت سے اسکا ہاتھ پکڑتے اپنی طرف کھینچا تھا۔

وہ اسکے سینے سے الگی۔۔

آنکھیں پھاڑے وہ اسے دیکھنے لگی جو بچوں کی طرف متوجہ تھا۔

ڈونٹ وری مام جان میں مرحا کو سلا دوں گا۔ آپکی طعبیت ٹھیک نہیں ہے نا آپ ریسٹ کریں۔۔

وہ مرحا کا ہاتھ پکڑ کر انکے قریب اتا سمجھداری سے بولا۔

۔۔

یس بابا آپ ماما کا خیال رکھیں میں بھائی کے ساتھ سو جاؤں گی۔۔

مرحا بھی معصومیت سے اسے دیکھتی بولی۔۔

مرتسم کو ٹوٹ کر دونوں پر پیار آیا وہ بے ساختہ اٹھتے انہیں خود میں بھینچ گیا۔

میرے بچے بہت سمجھدار ہو گئے ہیں۔

دونوں کا ماتھا چومتے وہ مہر کو دیکھتے بولا جو مسکراتے انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

اسکے کہنے پر وہ سر ہلاتی دونوں کو اپنی طرف کرتی باری باری انکے گال چومے تو وہ دنوں مسکا دیئے۔۔

گڈ نائیٹ ماما۔۔وہ روز کی طرح اسکا گال چومتے بولے۔۔

گڈ نائیٹ بابا۔۔مرتسم کے ماتھے پر لب رکھتے کہتے وہ دونوں اپنی منی کمرے کی طرف چلے گئے۔۔

انکے جاتے مہر نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا وہ بچوں کی طرف ہی متوجہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ لب دباتے تیزی سے اٹھی تھی لیکن اتنی ہی تیزی سے مرتسم نے اسے پکڑتے خود پر گرایا۔
وہ اسکی چلاکی پر منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کدھر بھاگ رہی ہیں جانم۔۔سنا نہیں اپکے بچوں نے بولا ہے آپکا خیال رکھوں۔۔وہ اسکے چہرے سے بال ہٹاتا گہری نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔۔

مہر سٹپٹاتی اسے دیکھنے لگی۔۔

میں ناراض ہوں آپسے۔۔کچھ اور نا سوجھا تو اسے جتاتی بولی۔۔

میں منانے ہی لگا ہوں اپکو۔۔وہ کروٹ بدلتا بولا۔۔

مہر اسکے ارادوں پر حلق تر کرتی اسے دیکھنے لگی وہ آنکھوں میں شرارت لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

دیکھیں میں آپکو بتا رہی ہوں خبر دار جو آپ میرے قریب ائے۔۔وہ اسکی شرٹ جکڑتی اسے آنکھیں دکھاتے بولی۔۔

مرتسم اسکے انداز پر لب دبائے اسے دیکھنے لگا۔

وہ اسے یوں دھمکاتی اتنی پیاری لگی کہ وہ بے ساختہ اسے خود میں بھینچ گیا۔

مہر کے سارے الفاظ دم توڑ گئے۔۔

وہ تھکی سی سانس چھوڑتا اسکی گردن میں چہرہ چھپا گیا۔۔

اسکی تھکن کا خیال کرتے مہر خاموشی سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔۔

ابھی تو کوئی کہہ رہا تھا خبر دار جو میں کسی کے قریب آیا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اپنے بالوں میں چلتی اسکی انگلیوں سے سکون محسوس کرتا وہ اسکی گردن کو لبوں سے چھوتا مدھم لہجے میں بولا۔۔

مہر نے نچلہ لب دباتے اسے دیکھا۔

ہاں تو میں اب بھی کہہ رہی خبر دار جو اپنے اس سے زیادہ میرے قریب آئے۔۔۔

وہ اسے گھورتی اپنے لفظوں پر غور کیے بنا بولی تو مرتسم کا مدھم قہقہ گونجا تھا۔۔

جبکہ اب اپنے لفظوں پر غور کرتی سٹپٹاتے چہرہ موڑ گئ۔۔

لیکن میں تو آؤں گا۔۔وہ شرارت سے کہتا اسکے گال اور گردن پر اپنی بئیرڈ سہلانے لگا۔

مہر اسکی بئیرڈ کی چبھن سے کسمکسانے کی بجائے کھکھلا دی۔۔

کیونکہ وہ اسکے پیٹ میں پر انگلیاں چلاتا اسے کھکھلانے پر مجبور کر رہا تھا۔

ہاہاہاہاہا۔۔شاہ نو۔۔اسکی کھکھلاہٹ کمرے میں گونج رہی تھی جبکہ اسکی کھکھلاہٹ سے مرتسم کو اپنے دو دن کی تھکان منٹوں میں غائب ہوتی محسوس ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مرتسم نے سر جھکاتے اسے دیکھا وہ اس سے باتیں کرتے کرتے ہی سو گئ تھی۔۔

اسکا ماتھا چومتے مرتسم نے نرمی سے اسکا سر تکیے پر رکھا وہ زرا سا کسمسای لیکن پھر سو گئ۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے ایک نظر دیکھتا دبے پاؤں بچوں کے کمرے کی طرف بڑھا۔

جاتے ہوئے ایک نظر میثم پر ڈالی جو ہنوز گہری نیند میں سو رہا تھا۔

وہ مسکراتا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا۔۔

کمرے میں مدھم روشنی تھی۔۔

وہ دبے قدموں سے دونوں کے بیڈ کے قریب آیا دونوں کے بیڈ کے قریب اتنا فاصلہ نہیں تھا اس لیے

وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے گہری نیند میں سو رہے تھے۔۔

مرتسم نے احتیاط سے دونوں کا ہاتھ الگ کرتے سہی سے رکھا۔

دونوں پر بلینکیٹ سہی کرتی وہ مطمئن ہوتا اپنے کمرے میں آ گیا۔۔

ہمیشہ کی طرح شرٹ اتار کر کاوچ پر پھینکتے وہ بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

سوئی ہوئی مہر کا سر اپنے سینے پر رکھتے وہ اسے خود میں بھینچے آنکھیں موند گیا۔

مہر نے نیند سے بھری آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔

دیکھ آئے بچوں کو۔۔وہ نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو بامشکل کھولتے بولی۔۔

بے فکر ہو کر سو جائیں جانم وہ دونوں سو رہے ہیں۔۔وہ بند آنکھوں سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا بولا تو وہ مطمئن ہوتی پھر سے آنکھیں بند کر گئی۔۔

جبکہ کچھ ہی دیر میں مرتسم خود بھی گہری نیند میں سو گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

چہرے پر پڑتی روشنی نے اسنے ناگواری سے آنکھیں کھولیں۔۔

گڈ مارننگ۔۔کرٹنز پیچھے کرتی زرنور نے مڑتے اسے دیکھتے کہا۔

وہ ہیزل گرین آنکھوں میں بیزاری سمیٹے کرٹنز کو گھور رہی تھی۔

زرنور نے مسکراہٹ دبائی۔

اپنی پھوپھو کی طرح اسے بھی بلکل پسند نہیں تھا کہ کوئی اسکی نیند خراب کرے۔۔

نوٹ مارننگ ماما۔

I want to sleep…

وہ جمالی لیتی پھر سے لیٹ گئی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایزل ہم لوگ مہر کی طرف جا رہے تھے لیکن تمہیں تو سونا ہے کوئی بات نہیں تم سو جاؤ ہم لوگ چلے جاتے ہیں۔

زرنور مصنوعی سنجیدگی سے کہتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔۔

ویٹ ماما۔۔ مینے کب کہا مجھے سونا ہے۔میں بس دو منٹ میں ریڈی ہو کر آئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

مہر کا نام سنتے وہ چھلانگ لگا کر اٹھی تھی۔۔

پکانا تمہیں سونا نہیں۔وہ پیچھے مڑتے مصنوعی حیرانگی سے بولی۔

یس ماما پکا۔۔وہ اسے جواب دیتی واشروم کی طرف بڑھ گئ۔

زرنور نفی میں سر ہلاتے ہستے نیچھے آ گئ۔۔

جہاں غازی نو سال کے آبان اور چار سال کے زیان کو کھانا کھلا رہا تھا۔۔

زیان ایزل سے چار سال چھوٹا تھا۔

وہ نہایت شرارتی اور صحت مند بچہ تھا جو بلکل اپنی ماں پر گیا تھا۔۔

چھوٹی چھوٹی باتوں سے ڈرنے والا وہ بہت جلدی سہم جاتا تھا۔ایزل تو ایسے دیکھتے ناک چڑھا کر کہہ دیتی تھی کہ یہ ڈرپوک اسکا بھائ ہو ہی نہیں سکتا۔۔

ارسل کو بھی اللہ نے ایک اور بیٹے سے نوازہ تھا۔جسکا نام ارحم تھا۔وہ بھی زیان کا عمر تھا اس سے کچھ ماہ چھوٹا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جبکہ ولی اور زہرہ کی دو بیٹیاں تھی۔

سات سال کی زمل اور دو سال کی ایناره۔۔

زمل۔۔وہ سات سال کی بچی جو دکھتی تو اپنے باپ جیسی تھی لیکن نہایت سنجیدہ سی۔

جبکہ ایناره زہرہ جیسی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی سانولی سی رنگت ہر کسی کو بری طرح سے ایٹریکٹ کرتی تھی۔

وہ نہایت شرارتی بچی تھی۔

وہ دونوں اس گھر میں رہتے ہر فرد کی لاڈلی تھی۔

اسکے باپ کے علاوہ غازیان اور ارسل کو بھی وہ بہت پیاری تھیں۔

ارسل کی تو جان بستی تھی ان میں۔

اسے اللہ نے کوئ بیٹی تو نہیں دی تھی لیکن پھر بھی اس گھر میں رہتی ان تین پریوں میں اسکی جان تھی۔

ایزل کو بھی وہ دونوں بہت پیاری تھی۔وہ بلکل بڑی بہنوں کی طرح اسکا خیال رکھتی تھی۔

اگر زمل کسی کو پسند نہیں تھی تو وہ تھا آبان۔جانے کیوں وہ اس سے چڑ جاتا تھا نا اس سے کھیلتا اور نا اپنے بھائ کو اس سے کھیلنے دیتا۔۔

اینارہ سے اسے کوئ مسلہ نہیں تھا لیکن زمل اسے زہر لگتی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب چلتے ہیں شاہ ولا کی طرف جہاں ہمیشہ کی طرح رونق لگی ہوئ تھی۔۔

لیکن روز کی نسبت آج وہ تینوں خاموشی سے بیٹھے ہوئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

دس سالہ ہانم انہیں خاموش دیکھتے خود بھی خاموشی سے انکے پاس بیٹھی تھی۔

جبکہ چودہ سال کے ہاشر اور ہانیا کبھی انہیں دیکھتے تو کبھی ماہم کو جو میسم کو کھانا کھلا رہی تھی۔۔

تبھی وہ ہمیشہ کی طرح شور کرتی گھر میں داخل ہوئی۔

سب بچے باقی بچوں کو دیکھتے کھل اٹھے تھے۔

اسلام و علیکم !!دادو،(اہانہ ماما,روحاماما اور رضوانہ ماما)

بی جان اس عرصے میں ان سے بچھڑ چکی تھیں۔

آسلام و علیکم !!بڑی ماما(ماہم اپیا اور ماہین بھابھی)

وعلیکم السلام میرا بچہ !!وہ جواب دیتی باری باری سب بچوں سے ملنے لگے۔۔

مہر پھوپھو کہاں ہے۔۔ سب بڑے آپس میں ملنے لگے تو وہ ہیزل آنکھیں گھماتی بے چینی سے بولی تھی۔

اسکے پوچھنے پر زہرہ سے ملتے حازق نے اسے گھورا تھا۔۔

آپکی مہر پھوپھو اوپر ہیں۔ جاؤ مل لو۔۔

ماہم اپیا نے کہا تو وہ سر ہلاتی تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔۔

مہرا بھی تک سو رہی ہے طعبیت ٹھیک ہے نا اسکی۔۔ایزل کے جاتے ولی نے ماہم سے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہاں ٹھیک ہے بس ہلکا بخار تھا۔۔

ماہین بھابھی نے کہا تو وہ سب پریشان ہو گئے۔

آپ نے ہمیں بتایا بھی نہیں۔کب سے ہے بخار اور ڈاکٹر کو نہیں دکھایا۔۔

غازی بے چینی سے بولا تھا۔

فکر مت کرو غازیان وہ بلکل ٹھیک ہے مرتسم دو دن سے شہر سے باہر ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ مہر ابھی تک اس چار سال پہلے کے حادثے کو بھول نہیں پائی اسکے باہر جانے پر وہ پریشان ہو جاتی ہے۔۔

روحامامانے کہا تو وہ سر ہلا گیا۔

سب جانتے تھے اس حادثے کے بعد وہ کیسے سنبھلی تھی۔۔

چلیں ہم بھی اوپر ہی اس سے ملنے چلتے ہیں۔۔

ماحول کو سنجیدہ ہوتے دیکھ زرنور چہک کر بولی تو وہ سب متفق ہوتے بچوں کے پیچھے ہی اوپر کی طرف چلے گئے۔

وہ سب انجان تھے کہ مرتسم رات سے ہی واپس آچکا ہے۔۔

دروازے پر ہوتی زوردار دستک سے اسکی آنکھ کھل گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں کھولتے اسنے سامنے دروازے کی طرف دیکھا جو بار بار تیزی سے نوک ہو رہا تھا۔

جمالی لیتے اسکی نظر گھڑی پر پڑی جو صبح کے دس بجا رہی تھی۔

وہ تیزی سے اٹھی لیکن اپنے گرد بندھے مرتسم

کے بازوں کی وجہ سے وہ دوبارہ اسکے سینے پر گری۔۔

شاہ۔۔

اسکے شرٹ لیس سینے پر ہاتھ رکھتے پیچھے ہونے کی کوشش کی۔

سونے دیں جانم۔۔وہ کروٹ لیتا اسے خود میں بھینچتے بھاری آواز میں بولا۔

میر دس بج گئے ہیں۔اور ڈور نوک ہو رہا ہے بار بار۔۔

وہ اسکا حصار توڑنے کی کوشش کرتی بولی۔۔

مرتسم نے نیند سے بھری آنکھیں کھولتے چونک کر اسے دیکھا۔۔

دس بج گئے۔حیرانگی سے چہرہ موڑتے سامنے وال کلاک کر دیکھا جہاں سچ میں دس ہی ہو رہے تھے۔۔

تبھی پھر سے زور و شور سے دروازہ بجا تھا۔۔

شاہ ب۔باہر۔۔اسے اندازہ ہو رہا تھا باہر سب لوگ ہیں۔اس لیے روہانسے ہوتے کہا۔

اتنی لیٹ سوتے رہے ہیں۔سب کیا سوچیں گے۔۔وہ زبردستی اسکا حصار توڑتی اٹھ بیٹھی۔۔

اب مجھے کیا دیکھ رہے ہیں ش۔شرٹ پہنے۔۔وہ نظریں چرا کر کہتی بالوں کا بن بنانے لگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

مرتسم اسکی ہڑبڑاہٹ پر نفی میں سر ہلاتا اٹھا۔

ریلیکس جانم کچھ نہیں ہوا۔ویسے بھی آج سنڈے ہے۔وہ اسکا سر چومتے وہ شرٹ پہنتا دروازے کی طرف بڑھا۔

جہاں سے پہلے بچوں کی آواز رہی تھی لیکن اب اسے زرنور اور آیت کی بھی آواز آرہی تھی۔۔

مرتسم کے دروازہ کھولتے ہی سب بچے تیزی سے اندر آئے تھے۔

ڈوپٹہ ٹھیک کرتی مہر چونک گئ۔۔

اسلام وعلیکم!!مرتسم ماموں۔۔ایزل اسے دیکھتی چہک کر بولتی بیڈ پر بیٹھی مہر کی طرف بڑھی۔۔۔

مرتسم تم کب ائے۔۔ماہم اپیا نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ اپیا میں رات میں آیا تھا۔۔وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا بولا۔۔

وہ سر ہلاتی خود اندر آ گئیں جبکہ دروازے میں کھڑے ارسل،غازی اور ولی نے اسے گھورا۔۔

وہ ائیبرو آچکا کر انہیں دیکھنے لگا۔

پرائیویسی نام کی بھی کوئ چیز ہوتی ہے۔یہ سب تو بچے ہیں تم لوگ تو بچے نہیں جو صبح ہی صبح ٹپک پڑے۔۔

وہ دانت پیس کر بولتا سائیڈ ہو گیا۔۔

اب ہمیں خواب تو نہیں آیا ہو گا کہ تو رات سے ہی ٹپکا ہوا ہے۔

ولی اسے گھورتا بولا۔۔

اور تیری انفارمیشن کے لیئے بتادوں صبح نہیں دس ہو رہے ہیں۔۔۔غازی اسے سائیڈ کرتا خود اندر آتا بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام و علیکم مہر پھو پھو!!وہ اسے کہتی تیزی سے اسکی بانہوں میں سمائ تھی۔

وعلیکم السلام!!میرا بچہ۔۔

کیسی ہے میری شہزادی۔۔وہ اسکا ماتھا چومتے بولی۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں۔آپ کیسی ہیں پھو پھو۔۔وہ بلکل اسی کی طرح اسکا ماتھا چومتے بولی تو سب اسکے پیار پر ہس دیئے۔۔

جبکہ آٹھ سالہ حازق نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔

اسے اگر اس دنیا میں کوئ ناپسند تھا تو وہ تھی ایزل غازیان شاہ۔۔

کیونکہ وہ اسکی ماں کی لاڈلی تھی اور ماں کی توجہ بٹتے دیکھ وہ جل بھن جاتا تھا۔۔اسکا بس نہیں چلتا تھا وہ کسی طرح اسے اٹھا کر اپنی ماں سے میلوں دور چھوڑ آئے۔۔

لیکن ہائے وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا کیونکہ اسکی ماں کی جان بستی تھی ایزل شاہ میں۔۔

پھو پھو آپکو پتا ہے ہم نے آپکو اتنا سارا مس کیا۔سات سالہ زمل معصومیت سے بولی تو مہر کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔

Posted On Kitab Nagri

آلے میرا بچہ پھوپھو نے بھی آپ سب کو بہتتتت سارا مس کیا۔۔وہ دوسرے ہاتھ کے حلقے میں اسے لیتی بولی۔۔

ان سب بچوں کی مہر اور وشہ فیورٹ تھیں کیونکہ وہ دونوں انکے ساتھ بلکل بچوں جیسی ہی ہوتی تھیں۔

بچوں سے فرصت ملے تو کسی اور طرف بھی نظریں ڈال لو۔۔زرنور اسے گھورتے بولی۔۔

مہر ہس دی۔۔

چلو بچو پھوپھو سے مل لیا نا اب جاؤ نیچے سب کھیلو۔۔آیت نے کہا تو وہ اب سر ہلاتے باہر کی طرف بڑھ گئے۔

سوائے ایزل،اور حازق کے۔۔

میسم،اور ایناره چونکہ وہ دونوں سب سے چھوٹے تھے اس لیے وہ نیچے روحاماما کے پاس تھے۔۔

تم بھی بچوں میں ہی آتی ہو۔زرنور نے ایزل سے کہا تو وہ نفی میں سر ہلاتی مہر سے لپٹ گئ۔۔

حازق نے سرد نظروں سے اسے گھورا اور آگے بڑھتے اسے مہر سے الگ کیا۔

مہر سمیت سب نے چونک کر اسکے ریکشن کو دیکھا تھا۔

مام اپکا فیور اتر گیا۔۔وہ سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے بھی نظر انداز کرتے مہر کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے پوچھنے لگا۔

اسکا انداز بلکل مرتسم جیسا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے بھری آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔

جبکہ مرتسم نے نچلہ لب دباتے اسے دیکھا۔

مام کی جان مام بلکل ٹھیک ہیں بس ہلکا سا فیور ہی تھا۔۔

آپ ایزل کے ساتھ جاؤ نیچے سب کے ساتھ کھیلو مام بس فریش ہو کے آتی ہیں۔۔وہ اپنے لیے اسکی پوزیسیونیس سے واقف تھی اس لیے اسکا ہاتھ چومتی پیار سے بولی۔۔

اسنے ایک نظر خود کو گھورتی ایزل کو دیکھا اور بظاہر پیار سے اسکا ہاتھ پکڑ تا وہاں سے لے گیا۔۔

حازق تو تمہیں لے کر کچھ زیادہ ہی پوزیسیو ہے۔۔انکے جاتے ہی ولی مہر کے پاس بیٹھا بولا تو وہ ہس کر سر ہلا گئ۔۔

فیور تو اتر گیا ہے۔۔اب طعبیت ٹھیک ہے نا۔۔غازی اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتے فکر مندی سے بولا تو وہ سر ہلا گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب بلکل ٹھیک ہوں بھائ۔۔وہ اسکا ہاتھ پکڑتی مسکراتے لہجے میں بولی۔

کوئ مجھے بھی پوچھ لو مجھے کل سے شدید بخار فیل ہو رہا ہے۔۔

ارسل نے سیریس ماحول میں چٹکلہ چھوڑا تو سب نے اسے گھورا۔۔

ارسل بخار ٹھیک ہے نا تیری تو خیر ہے۔۔مہر نے آنکھیں پٹپٹاتے اسے کہا تو سب کا قہقہ گونجا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں آج بھی بلکل ویسے ہی تھے۔لڑتے۔جھگڑتے لیکن وقت آنے پر دونوں کرائیم پاٹنر کے نام سے جانے جاتے۔۔

میں بات ہی نہیں کر رہا کسی سے وہ پیر پٹخ کر بولتا باہر چلا گیا۔

ولی اور غازی اسکی ایکٹینگ پر نفی میں سر ہلاتے خود بھی اسکے پیچھے چلے گئے۔۔

مرتسم اب صرف لڑکیوں کے دیکھتے لب دباتے سٹڈی روم کی طرف بڑھ گیا۔۔

تم لوگ باتیں کرو میں بچوں کو دیکھتی ہوں نیچے ماما کو تنگ کر رہے ہونگے۔

ماہم کہتی خود بھی نیچے چلی گئ۔۔

اب وہ چاروں رہ گئ تھیں۔

زہرہ تو خاموشی سے صوفے پر بیٹھی تھی لیکن آیت اور زرنور اسے معنی خیز نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

کیا ہے۔ایسے کیا گھور رہی ہو نظر لگانی ہے۔۔وہ انکی نظروں سے جھنجھلاتی بولی۔۔

ہم سب وہاں تیری فکر میں گھل رہے ہیں اور یہاں میڈم سیاں جی کی بانہوں میں مزے سے آرام فرما رہی ہیں۔۔

آیت مسکراہٹ ضبط کرتے بولی تو مہر کا چہرہ بے ساختہ سرخ پڑا تھا۔

زہرہ نے بھی دلچسپی سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

شرم تو نہیں آتی تمہیں ایسی باتیں کرتے ہوئے۔وہ جھنپ کر کہتی اٹھتے خود آئینے کے سامنے آ گئ۔۔

جب تمہیں عمل کرتے ہوئے نہیں آتی تو ہمیں کہتے ہوئے کیوں ائے۔۔

زرنور آیت کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہستے ہوئے بولی تو وہ دونوں کو گھورتی ڈوپٹہ ہٹاتے کھلے بالوں کو پھر سے باندھنے لگی اسکا بنایا ہوا بن بار بار کھل رہا تھا۔

اسنے جیسے ہی ڈوپٹہ ہٹاتے گردن سے سارے بال پیچھے کرتے اوپر اٹھائے سامنے شیشے میں اپنی گردن پر بنے نشانوں کو دیکھتی سٹپٹا کر ہاتھ نیچے گرا گئ۔۔

جبکہ پیچھے بیٹھی اسے دیکھتی آیت،زرنور اور زہرہ کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔

وہ جھنپ گئ۔۔

فریش ہو کے آجاؤ ہم نیچے انتظار کر رہے ہیں۔۔

زرنور اسے کہتی آیت اور زہرہ سمیت نیچے چلی گئ۔۔

وہ مرتسم کے انے سے پہلے ہی کپڑے لیتی واشروم میں بند ہوئ تھی۔۔

وہ باتھ لے کر آئ تو مرتسم لیپٹاپ لیئے بیٹھا تھا۔

اسکے بال گیلے تھے وہ شائید بچوں کے روم سے شاور لے کر آیا تھا۔۔

وہ اسے ایک نظر دیکھتی آئینے کے سامنے آتی جلدی جلدی بال سکھانے لگی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بال سکھاتے اسنے ہاتھوں میں چوڑیاں پہنی اور گلے میں وہی چین جو ہمیشہ اسکے گلے میں ہوتی تھی۔۔

ہونٹوں پر لائیٹ سی لپسٹک لگاتے وہ جیسے ہی ڈوپٹہ اٹھانے کے لیئے مڑی اپنے پیچھے کھڑے مرتسم کو دیکھتے اچانک اسکی چیخ نکلی تھی۔۔

افف ڈرادیا اپنے شاہ۔۔وہ سینے پر ہاتھ رکھتے اپنی سانس بحال کرتے بولی۔

اسے پتہ ہی نا چلا مرتسم کب اسکے پیچھے آ کھڑا ہوا۔۔

کہاں جارہی ہیں۔۔وہ کیچر سے اسکے گیلے بال آزاد کرتا بولا۔۔

پہلے تو آپ پیچھے ہوں نا۔۔وہ ڈریسینگ ٹیبل سے لگتی اسکے سینے پر انگلی رکھتی بولی۔۔

ناہوں تو۔وہ اسکے ارد گرد ہاتھ رکھتا اس پر جھک ایا۔

شاہ تنگ نہیں کرے پہلے بھی آپکی وجہ وہ تینوں مجھے تنگ کررہی تھیں۔۔

وہ آیت لوگوں کے بارے میں کہتی منہ بناتے اسے دیکھنے لگی۔۔

ٹھیک ہے جانم نہیں کرتا تنگ لیکن میرا ادھار ہے آپکے پاس۔۔

وہ اسکے گیلے بالوں میں منہ چھپائے گہری سانس بھرتا بولا۔۔

کونسا ادھار۔۔وہ سرخ پڑتی بولی۔۔

میری مارنگ کس۔۔وہ اسے آنکھ ونک کرتا بولا۔۔

شاہ اپ۔۔وہ اسے کچھ کہتی کہ وہ تیزی سے جھکتے اسکے لفظ خود میں قید کرگیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تیزی سے اسکا کالر جکڑ گئ۔۔

جبکہ وہ ہمیشہ کی طرح مدہوش سا اسکے ہونٹوں کا جام پینے میں مصروف تھا۔۔

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو وہ گہری سانس بھرتی اسکے کندھے پر سر ٹکا گئ۔۔

بہت برے ہیں آپ۔۔۔وہ اسکے کندھے پر مکا مارتی پیچھے مڑتی اپنے بال باندھنے لگی۔۔

لیکن اپنی لپسٹک غائب دیکھ اسنے غصے سے اسے دیکھا جو اسے آنکھ ونک کرتا کندھے اچکا گیا۔

غصہ نہیں کرتے جانم۔میری شدت کی سرخی زیادہ اچھی لگتی ہے۔۔وہ اسکے سر پہ ڈوپٹہ دیتا مدھم گھمبیر لہجے میں بولا۔۔

وہ لب دباتی نظریں چرا گئ۔۔

وہ اسے کھینچتا باہر لان میں لے آیا۔۔

حازق چھوڑو مجھے۔۔وہ اس سے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرتی چیخی تھی۔۔

حازق نے ناگواری سے اسکا چیخنا دیکھا اور جھٹکے سے اسے چھوڑا۔

وہ گرتے گرتے بچی تھی۔۔

تمسے مینے کہا تھا نا میری مام سے دور رہا کرو۔۔وہ غصے سے اسے دیکھتا بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

پہلی بات وہ تمہاری ماما ہیں تو میری پھوپھو ہیں۔اور دوسری بات تمیز سے بات کرو مجھ سے بڑی ہوں میں تمسے۔۔

وہ اپنا بازو سہلاتی آنکھوں میں نمی لیے بولی۔

وہ دونوں کہیں سے بھی آٹھ،نو سالہ بچے نہیں لگ رہے تھے۔۔

تم۔۔ابھی وہ کچھ کہتا کہ اپنے نام کی پکار پر دونوں نے پیچھے مڑتے دیکھا تھا۔

حازق بیٹا یہاں کیا کر رہے ہو اپ۔۔زرنور ان دونوں کو دیکھتی پریشانی سے بولی۔۔

حازق نے نرم نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

کچھ نہیں مامی ایزل سے بات کر رہا تھا۔۔وہ نرمی سے بولا۔۔

اپنی ماں کے بعد اسے اگر کسی سے شدت والی محبت تھی تو وہ زرنور اور زہرہ تھی۔

وہ سب سے بہت پیار کرتا تھا سبکی عزت کرتا تھا لیکن زرنور مامی اور زہرہ مامی اسکے دل کے بہت قریب تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صرف مامی ہی نہیں بلکہ اسکے دونوں ماموں بھی اسے بہت عزیز تھے۔۔

اپنے ماں باپ کے بعد وہ اگر کسی کے بات نہیں ٹالتا تھا تو اپنی زرنور اور زہرہ کی۔۔

لیکن مجھے ایسا کیوں لگا جیسے تم دونوں لڑ رہے تھے۔۔وہ اسکے چہرے کو جانچتی نظروں سے دیکھتے بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں مامی ہم کیوں لڑے گیں۔ہے نا ایزل۔۔ وہ پہلے نرمی سے زرنور اور پھر ایزل کو آنکھوں ہی آنکھوں میں وارننگ دیتے کہا۔

وہ اسے غصے سے دیکھتی ہاں میں سر ہلا گئ۔۔

آجائیں اندر چلتے ہیں یہاں بہت گرمی ہے۔۔وہ اسکا ہاتھ پکڑتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

پیچھے ایزل اسے سلگھتی نظروں سے دیکھتی پیر پٹکتی خود بھی انکے پیچھے چل دی۔۔

وہ سب اس وقت باہر لان میں جمع تھے۔۔

ہر ویکینڈ وہ لوگ شاہ ولا اکھٹے ہوتے تھے۔کبھی اوٹنگ پر جاتے تو کبھی گھر میں کوئ مووی کا پلان بناتے۔

ان شورٹ وہ اپنا ہر ویکینڈ یادگار بناتے تھے۔۔

آج بھی وہ لوگ رات سیخ کباب کا پلان بنا رہے تھے۔۔

ماما۔۔وشہ پھوپھو اور عادی چاچو کب آئینگے۔۔۔سب بچوں سے کھیلتی مرحا اچانک مہر سے بولی۔۔

وشہ عادی، نیناں اور شہریار کی کچھ ماہ پہلے ہی شادی ہوئ تھی اس لیے وہ لوگ اپنے ہنی مون کے لیئے سوات گئے ہوئے تھے۔۔

آجائیں گے بیٹے۔۔مہر نے نرمی سے کہا تو وہ سر ہلاتی بچوں کی طرف متوجہ ہو گئ۔۔

Posted On Kitab Nagri

سب بچوں میں ایزل اور حازق ہی تھے جو سنجیدگی سے بیٹھے تھے۔۔

ایزل مہر کے پاس بیٹھی تھی۔ وہ ایسی ہی تھی جب بھی وہ یہاں آتی تھی مہر سے ایک سیکینڈ کے لیئے بھی جدا نہیں ہوتی تھی۔ وہ روز یہاں آتی تھی سکول سے واپسی پر مہر سب بچوں کو ہوم ورک کرواتی تھی کبھی کبھار وہ نہیں آتی تو پورا گھر سر پہ اٹھا لیتی تھی کہ وہ مہر پھوپھو کو مس کر رہی ہے۔۔

میثم کے پاس بیٹھا حازق ایک سرد نظر اس پر بھی ڈال لیتا جو مہر کے بازو سے چپکی اس سے کوئ فرمائش کر رہی تھی۔

جس طرح سے یہ تمسے اٹیچ ہے مہر میں تو کہتی ہو تم اسے ہی اپنی بہو بنالینا پھر پھوپھو بھتیجی ساری زندگی ساتھ ہی رہنا۔۔

اسے مہر سے اٹھکیلیاں کرتے دیکھ ارسل شرارت سے بولا۔۔

اسکی بات کو سب مزاق سمجھتے ہس دیئے۔۔

انشاءاللہ ایسا ہی ہو گا۔۔ مہر زیر لب کہتے مسکرا دی۔۔

جبکہ کچھ دور بیٹھے حازق کے چہرے پر دبا دبا سا غصہ تھا وہ لفظ بہو کا مطلب بہت اچھے سے جانتا تھا۔

روحا دادی کو اسنے اکثر بہت لوگوں کو کہتے سنا تھا کہ مہر انکی بہو ہے۔۔

جبکہ دو بھوری آنکھوں نے گہری نظروں سے اسکے تاثرات دیکھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

یہ بہت غلط بات ہے عالم۔۔وہ خفگی سے بولی۔۔ پچھلے چھ سال سے اسنے پاکستان میں قدم نہیں رکھا تھا۔۔

(عالم اور نورین کے دو بچے تھے اور ایک بیٹی تھی اور ایک بیٹا۔۔

بدر عالم شاہ جو کہ چھ سال کا تھا۔۔نیلی آنکھوں والا سنجیدہ سا بچہ جو کچھ کچھ اپنی ماں جیسا دکھتا تھا مہر نے اسے ان چھ سالوں میں شائید ہی چھ بار دیکھا ہو جب وہ تین سال کا تھا تب سے نورین نے اسکی پکچرز بھیجنا بھی بند کر دیں تھیں۔اور اگر کال پر ہو تو وہ سکرین کے سامنے ہی نہیں آتا تھا۔

مہر کبھی کبھار بہت حیران ہوتی تھی جیسے شائید وہ بدر کو اس سے چھپا رہے ہوں لیکن اپنی غلط فہمی سمجھ کے سر جھٹک دیتی۔۔

جبکہ اس سے چار سال چھوٹی بریرہ جو کہ بلکل عالم کا عکس تھی نہایت شرارتی بچی۔جو نورین کے ناک میں دم کیے رکھتی تھی۔۔)

مہر یار سمجھنے کی کوشش کر میرا ابھی واپس پاکستان آنا بہت مشکل ہے کم از کم پانچ سالوں تک تو بہت زیادہ مشکل ہے۔۔

اپنے نئے شروع کیے گئے بزنس کی وجہ سے وہ واقعی نہیں جا سکتا تھا۔

ہاں ٹھیک ہے تو خود نا ائیں لیکن بھابھی اور بچوں کو بھیج دے۔وہ سر جھٹک کر بولی۔۔

اور میں اپنی بیوی بچوں کے بغیر کیسے رہوں گا۔وہ اسے گھور کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے پہلے رہتے تھے۔۔وہ مسکراہٹ دباتے بولی۔۔

پہلے تو ہم دونوں خود بچے تھے ہمیں دور رہنا ہی تھا۔

وہ اسے آنکھ ونک کرتا بولا۔

مہر تو اسے گھور کر رہ گئ جبکہ اسکے ساتھ بیٹھی نورین سٹپٹا کر اسے چٹکی کاٹ گئ۔۔

جبکہ اسکا سرخ چہرے دیکھتے مہر کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔

کچھ دیر تک اس سے بات کرنے کے بعد وہ نیچے اگئ۔وہ کبھی دیر پہلے ہی ہاسپٹل سے آئ تھی۔۔

عالم کی کال آگئ تو وہ اس سے بات کرنے لگی۔۔

بچوں بھی سکول سے آنے والے تھے اس لیے وہ ماہم ایبا کے ساتھ ان کے لئیے لنچ تیار کرنے لگی۔۔

کچھ ہی دیر میں بچے آگئے تو سب مل کے لانچ کرتے کچھ دیر آرام کے لئیے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔

رات کا وقت تھا۔مرتسم بھی آج آفس سے جلدی آگیا تھا۔اس لیے آج بچے اسے اپنا ہوم ورک چیک کروا رہے تھے۔۔

خود وہ ایک کیس کی فائل ریڈ کر رہی تھی جب تین سالہ میسم ننھے قدم اٹھاتا اسکے پاس ایا۔۔

ماما۔۔وہ اسکا ڈوپٹہ کھینچتا اسکے پہلو میں منہ چھپانے لگا۔۔

مہر نے مسکراتے اسے اپنے سامنے کرتے اپنی گود میں بٹھایا وہ سمجھ گئ تھی اسے بھوک لگی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر میں ہی ڈنر کرنا تھا اس لیے اسنے سائیڈ ڈرار سے اسے چاکلیٹ نکالتے دی جو وہ خوشی سے اس سے لیتا کھانے لگا۔۔

اسکی آواز دور بیٹھے مرتسم کے کانوں میں بھی پڑی تھی۔

ابھی وہ اسکے ہاتھ میں چاکلیٹ پکڑاتے سیدھی ہوئ ہی تھی کہ نظر سامنے خود کو دیکھتے مرتسم پر پڑی۔۔

وہ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

یقیناًوہ میثم کو اسکے پہلو میں منہ چھپاتے دیکھ چکا تھا۔

مہر نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

مرتسم نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنے سامنے بیٹھے بچوں کو۔۔

حازق، مرحابے بی آپکو بھوک تو نہیں لگی۔۔وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

جبکہ اسکے ایسے پوچھنے پر مہر کا چہرہ سرخ پڑا تھا۔

وہ سمجھ گئ تھی وہ کیوں اسے ایسے دیکھ رہا تھا۔

وہ مسکراہٹ دباتے سر جھکا گئ۔بے ساختہ وہ خوبصورت لمحے آنکھوں کے سامنے گھوم گئے۔۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

یہ مہر کے گھر آنے کے ایک ہفتے بعد کی بات تھی۔۔

مہر کے ساتھ ایک ہفتہ روحاماہی کمرے میں تھی مرتسم احتجاج کرتا رہ گیا لیکن کسی نے اسکی ایک نہیں سنی۔۔

کہ مہرا کیلی ابھی دو بچوں کو اکیلی کیسے سنبھالے گی۔۔

دن میں بھی وہ جب بھی روم میں آتا تو مہر یا تو سو رہی ہوتی یا بچوں سے ہی کھیل رہی ہوتی۔

ایک ہفتہ اسنے جیسے تیسے گزار لیا لیکن پھر اسکی بس ہو گئ اسنے کہہ دیا کہ وہ خود ہی بچوں کو سنبھلا لے گا۔

لیکن وہ سوئے گا اپنی بیوی بچوں کے ساتھ ہی۔۔

سب اسکی بے قراری پر ہس دیئے۔۔

وہ جب روم میں آیا تو وہ تینوں سو رہے تھے وہ انہیں دیکھ کر مسکراتا انکے پاس ہی ٹک گیا۔

اپنی پرنسز اور پرنس کو پیار کرتے اسنے احتیاط سے انہیں بیڈ کی دوسری سائیڈ لٹاتے انکے ارد گرد تکیے رکھ دیئے۔

خود مہر کی طرف آتے وہ اس پر جھکا اگلے ہی پل اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ کروٹ بدل گیا۔۔

اب مہرا اسکے سینے پر تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہلکا سا کسمسای۔

نیم وا آنکھیں کھولتے اسے دیکھا مرتسم کو دیکھتے وہ ہلکا سا مسکرائ۔

مطمئین ہوتے وہ اسکے سینے میں چہرہ چھپاتے سو گئ۔۔

مرتسم گہری نظروں سے اسکی ایک ایک حرکت دیکھتا رہا۔۔

اسکے مطمئین ہو کر سونے پر اسکے مسکراہٹ گہری ہوئ تھی۔

وہ اسکے سر پہ لب رکھتا آنکھیں موندتے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

رات کا جانے کونسا پہر تھا۔۔جب مرحا کے رونے کی آواز ائ۔

وہ سو تو نہیں رہا تھا بس آنکھیں بند کی ہوئ تھیں۔۔

آنکھیں کھولتے اسنے زرا برابر اکی دوری پر روتی مرحا کو دیکھا۔

پھر اپنے سینے پر سوئی مہر کو۔

نرمی سے اسکا سر تکیے پر رکھتے وہ اٹھ کر مرحا کی طرف بڑھا۔

احتیاط سے اسے اٹھاتے وہ تھپکنے لگا۔لیکن وہ اور شدت سے رونے لگی۔

مرتسم اسکے یوں رونے پر پریشان ہو گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ننھا وجود رونے کی وجہ سے سرخ پڑ گیا تھا۔

ابھی وہ اسی کے ساتھ الجھا تھا کہ پاس سویا حازق بھی رونے لگا۔

وہ یوں دونوں کے ایک ساتھ رونے پر ہڑبڑا گیا۔۔

وہ دونوں اتنا اونچا رو رہے تھے کہ سوئی ہوئی مہر بھی تیزی سے اٹھی تھی۔۔

ک۔کیا ہوا۔۔وہ آنکھیں مسلتے حازق کو اٹھاتے حیران پریشان سی بولی۔۔

پتہ نہیں جانم یہ دونوں کب سے روئے جا رہے ہیں۔وہ خود پریشان سی آواز میں بولا۔

یہ دونوں رات میں اسطرح بہت بار روتے ہیں شاہ۔۔وہ حازق کو چپ کروانے کی کوشش کرتے بولی۔۔

پتہ نہیں ماما کیسے چپ کرواتی تھیں۔۔وہ حازق کو تھپکتے بڑبڑائی تھی۔

لیکن وہ دونوں اور شدت سے رونے لگے۔۔

یہ چپ کیوں نہیں ہو رہے۔وہ دونوں بچوں کو ایک ساتھ روتے دیکھ روہانسے ہوتے بولی تھی۔۔

ریلیکس جانم بچے ہیں اور بچے ایسے ہی روتے ہی۔۔وہ اسے خود سے لگاتا ساتھ اپنی بیٹی کو چپ کروانے کی کوشش کرتا بولا تھا۔۔

جبکہ مہر اسکی بات سنتے اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے یاد آیا کہ پچھلے ایک ہفتے میں وہ کافی بار رات کو ایسے اٹھتے تھے کبھی تو روحاما انہیں پتہ نہیں کیا کیا کرتی سلا دیتی تھیں۔

لیکن کبھی وہ بھوک کے مارے روتے تھے۔ابھی وہ چپ نہیں ہو رہے تھے تو مطلب بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے۔۔

کیا ہوا۔۔اسے یوں خود کو دیکھتے پوچھا۔۔

آپ جائیں شاہ میں انہیں چپ کروالوں گی۔۔وہ اسکے ہاتھ سے مرحا کو پکڑتے بولی۔

اسنے چونک کر اپنی بیوی کو دیکھا جو بچوں کے رونے پر خود بھی رونے والی ہو گئ تھی۔

جانم اکیلی کیسے کروائیں گی ایک کو آپ سنبھلا لیں دوسرے کو میں سنبھالتا ہوں۔وہ نرمی سے بولا۔

یہ ایسے چپ نہیں ہونگے شاہ انہیں بھوک لگی ہے۔۔وہ روہانسے ہوتے بولی تھی۔۔

تو۔۔اسنے اچھنبے سے اپنی بیوی کا سرخ چہرہ دیکھا۔

تو یہ کہ مجھے انہیں فیڈ کروانا ہے آپ باہر جائیں۔۔وہ نظریں چراتے تیزی سے بولی تھی۔۔

جبکہ اسکی بات سنتے مرتسم جو حیران سا اسے دیکھ رہا تھا اسکا قہقہ گونجا تھا۔۔

اسے اپنی بیوی کی شرم وحیا پر ٹوٹ کر پیار ایا۔۔

جانم میں شوہر ہوں اپکا۔۔مجھ سے کوں شرما رہی ہیں،میری جان مجھ سے کیسی پردہ داری۔۔

وہ اسے خود میں بھینچتے مدھم لہجے میں بولا تو وہ جھنپ کر سر جھکا گئ۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماما،ماما، میسم کی آواز پر وہ ہڑبڑا کر ہوش میں ائی۔۔

جی ماما کی جان۔۔اسکا منہ صاف کرتے پیار سے کہا۔۔

ایک چور نظر مرتسم پر ڈالی وہ آنکھوں میں چمک لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

یقیناًوہ بھی وہی سوچ رہا تھاوہ سٹپٹا کر نظریں پھیر گئ۔جبکہ مرتسم کا مدھم قہقہ گونجا تھا۔

اسکے یوں قہقہ لگانے پر مرحا اور حازق نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

وہ بچوں کی موجودگی میں قہقہ ضبط کرتا نچلہ لب دبا گیا۔

ورنہ مہر کا گلابی ہوتا چہرہ اسے کوئ جسارت کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

نفی میں سر ہلاتے اسنے حازق اور مرحا کا ماتھا چوما اور بکس بند کرنے کا کہتے وہ پانچوں نیچے ڈنر کے لیئے چلے گئے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آیت یہ والا ٹھیک ہے۔۔زرنور لیپٹاپ کی سکرین پر انگلی رکھتے اسے کچھ دکھاتے بولی۔۔

نہیں یہ نہیں اسکا کلر بہت ڈل ہے۔۔آیت کی جگہ زہرہ نے کہا۔۔

کیا ہو رہا ہے لیڈیز۔۔تبھی لاؤنج میں آتا ارسل شوخ آواز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

بچے اس وقت ولی اور غازی کے ساتھ بازار سے گروسری کا کچھ سامان لینے گئے تھے۔۔

ارسل تمہیں کتنی بار کہا ہے لیڈیز مت بول کرو گرلز بولا کرو۔زرنور اسے گھورتے بولی۔

گرلز والی شکل ہے تم لوگوں کی۔۔اماں بن گئ بچوں کی ابھی بھی گرلز۔۔وہ جوابا اسے زچ کرتا بولا۔۔

ارسل۔۔وہ تینوں ایک ساتھ چیخی تھیں۔

آہستہ کان پھاڑ دیئے میرے۔۔وہ کانوں پہ ہاتھ رکھتا بولا۔

بچوں کی اماں لگتی ہوں نا میں آپکو تو خبر دار اپنے آج میرے کمرے میں قدم رکھا تھا۔آیت رعب سے بولی۔۔

زرنور اور زہرہ نے مسکراہٹ دباتے اسے دیکھا۔

ایسی بات ہے بیوی۔۔وہ داڑھی کھجاتا مصنوعی حیرانگی سے بولا۔۔

بلکل ایسی ہی بات ہے۔وہ ناک چڑھا کر بولی۔۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن تمہارے ساتھ تو قدم رکھ سکتا ہوں نا۔۔وہ کچھ سوچ کر بولا۔۔

کیا مطلب۔۔اسنے اچھنبے سے اسے دیکھا۔۔

ابھی سمجھاتا ہوں ڈارلنگ۔۔وہ کہتا تینوں کو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اسے بانہوں میں اٹھا چکا تھا۔

جبکہ وہ تینوں منہ کھولے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ارسل نیچے اتارے مجھے۔۔وہ ان دونوں کے سامنے شرم سے سرخ پڑتی اسکے سینے پر مکے برساتے بولی۔۔

جبکہ زہرہ اور زرنور سٹپٹاتی وہاں سے بھاگ گئیں۔۔

نہیں اتار رہا ڈارلنگ کر کو جو کرنا ہے۔۔وہ زچ کر دینے والی مسکراہٹ سے بولتا اسے لیے کمرے میں اگیا۔۔

ارسل آپ انتہا کے بے شرم اور ڈھیٹ انسان ہیں۔۔وہ منمنائی تھی۔۔

وہ تو میں ہوں۔۔وہ فتح مند نظروں سے اسے دیکھتا بیڈ پہ اسے اتر تا بولا۔۔

ارسل۔۔وہ اسکے ارادوں سے گھبراتی اسے پکار بیٹھی۔۔

یس جان ارسل۔۔وہ اسے کھینچ کر خود پہ گراتا گھمبیرتا سے بولا۔۔

ک۔کیا کر رہے ہیں۔۔وہ اپنے گال پر اسکی بئیرڈ کی چھبن سے کسمسائی۔۔

تم بچی تو نہیں۔۔وہ اسکے لبوں کو چھوتا مدھم لہجے میں بولا۔۔

ارسل سنے نا۔۔وہ اسے پیچھے کرنے کی کوشش میں ہلکان ہوئی۔۔

سننے کا وقت گیا جان ارسل۔۔وہ اسکی گردن کو اپنی شدت سے سرخ کرتا خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

ا۔ارسل۔۔وہ حلق تر کرتی اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھ گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

شش جان ارسل تم سنو۔ کیا کہہ رہی ہیں یہ۔۔ وہ اسکا ہاتھ اپنے سینے پر رکھتا اپنی بڑھتی دھڑکنوں کی تال میل سناتا مکمل اسے اپنے حصار میں لیتا خود میں گم کر گیا۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انہیں مارکیٹ سے آتے کافی لیٹ ہو گیا تھا۔

شام کے چھ بجے گئے وہ لوگ نو بجے لوٹے تھے۔۔

وہ لوگ ابھی گاڑی سے نکل کر اندر جا رہے تھے جب زمل جو کبھی کبھی ہی شرارتیں کرتی تھی۔

زیان کو چڑانے کے لئیے وہ اسکے ہاتھ سے چاکلیٹ لیتے گاڑی سے اترتے بھاگ گئ۔

جبکہ چار سالہ زیان منہ بسورے اسکے پیچھے بھاگا تھا۔۔

وہ تیزی سے اندر کی طرف بھاگ رہی تھی جب اسکا پیر مڑا اور وہ اپنے ساتھ چلتے آبان سے ٹکرا گئ۔۔

وہ بامشکل اسکے سہارے خود کو گرنے سے روک پائ تھی۔

جب آبان نے اسے خود سے دور جھٹکا۔۔

وہ دونوں اینٹرس پر بنی چار سیڑھوں میں سے پہلی سیڑھی پر کھڑے پر۔

اسکے دھکا دینے پر وہ لڑکھڑائ اور اوندھے منہ نیچے گری۔۔

اسکے حلق نکلتی چیخ نے درودیوار ہلا دیئے۔۔

اسکے یوں گرنے پر چار سالہ زیان ڈر کے مارے کانپنے لگا۔۔

جبکہ ساکت تو آبان بھی کھڑا تھا۔۔

آیت جو آئینے کے سامنے کھڑی بال سکھا رہی تھی گاڑی کی آواز پر وہ مسکراتی ونڈو کی طرف بڑھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کھڑکی سے بچوں کو اندر آتے دیکھ جو ابھی نیچے جاتی کہ زمل کے یوں بھاگنے پر وہ رک کے اسے دیکھنے لگی۔

اسکے دیکھتے ہی آبان نے خود کے سہارے زمل کو دھکا دیا اور وہ خون سے تر ہو گئ۔۔

زمل کی فلک شفاف چیخوں ہر وہ اندھا دھند نیچے بھاگی تھی۔۔

اوندھے منہ لیٹا ارسل بھی ہڑبڑاتا اٹھا تھا۔

شرٹ پہنتے وہ تیزی سے نیچے بھاگا۔۔

غازی لوگ جو ابھی سامان اندر رکھ رہے تھے زمل کی چیخ سنتے وہ لوگ بھی باہر بھاگے تھے۔۔

زمل۔۔اسے خون سے لت پت دیکھتے زہرہ چیخی تھی۔۔

زمل میری گڑیا۔۔ولی نے کانپتے ہاتھوں سے اسے سیدھا کیا لیکن وہ ننھی پری بے سود پڑی تھی۔۔

ولی گاڑی نکالو اسے ہوسپٹل لے جانا ہے۔۔غازی اسے اٹھاتا چیخا تھا۔

جبکہ پیچھے آتا ارسل اسکی بات سنتے تیزی سے گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔

آنافانا وہ لوگ اسے لیے ہوسپٹل کے لئیے نکلے تھے۔۔

زرنور کو بچوں کی وجہ سے رکنا پڑا تھا۔۔

زرنور نے مہر کو فون کرتے جلدی سے ساری سچویشن سمجھائے تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے تسلی دیتے پانچ ہی منٹ میں سب اسکے پاس تھے۔

آپی آپ بچوں کے ساتھ بھابھی کے پاس رکیے میں اور مہر ہو سپٹل جارہے ہیں۔۔وہ ماہم اپیا سے کہتا مہر کو لیے باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔

ڈاکٹر میری بیٹی۔ڈاکٹر کے روم سے آتے ہی ولی بے تابی سے انکی طرف بڑھا تھا۔۔

ڈونٹ وری آپکی بیٹی ٹھیک ہے۔ لیکن سر پہ گہری چوٹ آئی تھی اس لیے ہمیں انہیں سٹیچیز لگانے پڑے۔۔

وہ پروفیشنل انداز میں کہہ رہے تھے۔۔

بچی جہاں گری تھی وہاں شائید کوئی تیز دھار چیز بھی تھی جو بہت گہرائی سے اسے لگی تھی۔

لیکن اللہ کا شکر ہے بہت زیادہ گہری نہیں لگی۔

آپکی بیٹی ٹھیک ہے۔وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے چلے گئے۔۔

بیٹی کی تکلیف کا سنتے اسکی آنکھوں میں نمی ابھری تھی۔

زہرہ تو پہلے ہی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔

ارسل اور غازی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے تسلی دی۔

جبکہ ارسل کی خود کی آنکھیں نم تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ زمل اسے اسکے بچوں سے بھی زیادہ پیاری تھی۔۔

بھائی۔۔مہر کی بے چین سی آواز سنتے ولی سمیت سب نے پیچھے دیکھا جہاں وہ ہڑبڑائی سی کھڑی تھی۔۔

زمل کہاں ہے۔کیا ہوا وہ ٹھیک ہے نا۔ڈاکٹر نے کیا کہا۔۔

وہ ولی کے سامنے آتے تیزی سے بول رہی تھی۔

جبکہ آنکھوں سے بھل بھل کے آنسو نکل رہے تھے۔۔

اپنے بھائیوں کے بچوں میں اسکی جان بستی تھی۔۔

زمل ٹھیک ہے بچے۔۔بھاگتے ہوئے گر گئی تھی اسی سے چوٹ لگ گئی۔۔

ولی اسے اپنے حصار میں لیتے نرمی سے بولا تھا۔وہ جانتا تھا مہر بچوں کو لے کر کتنی حساس ہے۔۔

جبکہ مرتسم غازی اور ارسل سے ساری سچویشن پوچھ رہا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

آیت، آیت زہرہ کو پانی دیتے اسکی نظر آیت پر پڑی جو ساکت سی جانے کیا سوچ رہی تھی۔

ہاں کیا ہوا۔۔وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

تم ٹھیک ہو نا ایت۔زہرہ اسکا اڑا رنگ دیکھتے بولی۔۔

میں ٹھی۔۔وہ ابھی اپنی بات پوری کرتی جب اسکی نظر سامنے کھڑے آبان پر پڑی۔۔

مہر نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

وہ یہ ضد کر رہا تھا اسلیے اسے ساتھ لے آئی۔۔وہ سمجھی شائید وہ اسے وہاں دیکھ کر پریشان ہو گی۔

جبکہ اسکے برعکس آیت تیزی سے اسکی جانب بڑھی تھی۔

آبان نے تھوک نگلتے اسے اپنی طرف آتے دیکھا۔

وہ اسکے سامنے آتے رکی اور اگلے ہی پل اسنے آبان کے گال پر زور دار تماچہ دے مارا۔وہ بچہ تھا اسکے زور دار تماچے کو برداشت نا کرتے زمین پر جا گرا۔۔

آیت۔۔ارسل کی دھاڑ نے آج اسے کانپنے پر مجبور نہیں کیا تھا۔۔

ولی نے تیزی سے آبان کو اٹھاتے خود سے لگایا تھا۔۔

کیا کر رہی ہو آیت پاگل ہو گی ہو۔۔

مہر اسکا بازو پکڑتے چیخی تھی جو پھر سے آبان کی طرف بڑھ رہی تھی۔

پاگل میں نہیں پاگل یہ ہو گیا ہے۔بھائی جسے آپ اپنی آغوش میں بھرے بیٹھے ہیں اسی کی وجہ سے زمل اس حال میں ہے۔۔

وہ ولی کے بازو میں تھر تھر کانپتے آبان کو کھینچتے بولی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سب حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

آیت بچے کیا کہہ رہی ہو بچے ہیں کھیل کود میں گر جاتے ہیں اس میں آبان کا کیا قصور۔

غازی نے اسے نرمی سے سمجھایا۔۔

نہیں بھائی زمل کھیل میں نہیں گری وہ تو زیان سے چاکلیٹ چھینتے بھاگ رہی تھی اور اس سے ٹکرا گئی۔۔

اسنے سہارے کے لیئے اسکا بازو پکڑا تو اسنے اسے دھکا دیتے نیچے پھینکا تھا۔

وہ اسے ایک اور تھپڑ رسید کرتے بولی۔۔

آیت پاگل بنو مت۔۔زہرہ نے آبان کو اس سے چھڑوایا تھا۔۔

وہ زہرہ کی آغوش میں آتا پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔

آیت تم سچ کہہ رہی ہو۔۔ارسل اسکے مقابل آتا سنجیدگی سے بولا۔

آیت نے اسے دیکھتے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

ارسل نے بے یقینی سے آبان کو دیکھا۔۔

وہ دونوں اسکے ماں باپ تھے وہ اسکی زمل کے لیئے ناپسندیدگی کو جانتے تھے لیکن اس حد تک نہیں۔۔ارسل غصے سے اسکی جانب بڑھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ارسل خبردار تم نے اب آبان کو ہاتھ بھی لگایا تو۔۔مرتسم نے زبردستی اسے روکا تھا۔۔۔

آیت بچے ہیں کیا پتہ غلطی سے ہو گیا ہو۔۔زہرہ کانپتے ہوئے آبان کو چپ کروانے کی کوشش کرتے بولی۔۔

ایک منٹ۔۔مہر آبان کو زہرہ کے حصار سے لیتے سامنے بینچ پر بٹھاتی بولی۔۔

آبان، پھوپھو کا اچھا بیٹا ہے نا۔پھوپھو کا لاڈلہ بچہ۔۔مجھے تو بتاؤ اپنے زمل کو دھکا دیا تھا۔۔وہ اسے پانی پلاتے پیار سے بولی۔۔

آبان نے ایک سہمی ہوئی نظر اپنے ماں باپ کر ڈالی جو غصے سے اسے دیکھ رہے تھے اور ہاں میں سر ہلاتے تیزی سے مہر کی گردن میں بازو ڈالتے اپنا چہرہ چھپا گیا۔۔

لیکن کیوں بچے۔۔وہ ہنوز نرمی سے بولی۔۔

ایم سوری پھوپھو۔ وہ مجھے بلکل اچھی نہیں لگتی۔اسنے میرا بازو پکڑا تو مینے غصے سے اسے پھینک دیا۔۔وہ بری طرح سے روتا بولا تھا۔۔

ارسل نے ایک جتاتی نظر ولی پر ڈالی۔۔

سب کے لاڈ پیار نے اسے سر چڑھا دیا ہے۔۔بگاڑ کے رکھ دیا ہے اسے تو میں ٹھیک کرتی ہو۔آیت غصے سے بولتے اسکی طرف بڑھی۔۔

آیت نہیں۔۔زہرہ نے تیزی سے اسے روکا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ارسل، آیت کیا کر رہے کو اگر اسنے غلطی کی ہے تو وہ ایکسپیٹ بھی تو کر رہا ہے۔یہی کافی ہے۔۔

ولی آبان کو اٹھاتا سنجیدگی سے سب کو دیکھتا بولا۔۔

وہ تینوں اگر ایک ساتھ ایک چھت کے نیچے رہتے تھے تو تینوں کے بچوں کو آج تک نہیں پتا تھا کہ انکے باپ ایک دوسرے کے اصلی بھائی نہیں ہیں۔

وہ بچوں میں کبھی فرق نہیں کرتے تھے ہر کسی کو ایک جیسا پیار کرتے تھے۔۔

اس لیے ابھی بھی ولی آبان کو اٹھائے باہر کی طرف بڑھ گیا۔کیونکہ وہ رو رو کر بے حال ہو گیا تھا۔

آیت بے شک آبان نے غلطی کی لیکن اس طرح سے اس پر ہاتھ اٹھا کر تم اسے خود سے بدگمان کر دو گی۔

ہم سب جانتے ہیں آبان کو شروع سے ہی سب کو توجہ کا مرکز بننا پسند ہے شائید اسے زمل اس لیے اچھی نہیں لگتی کیونکہ زمل کے آنے بعد ساری توجہ اسے ملنے لگی تھی۔

آبان سے آپ سب کی توجہ کافی کم ہو گی تھی یہ آپ لوگوں کی غلطی ہے۔۔

مہر اسکے پاس بیٹھتے سنجیدگی سے بول رہی تھی۔

مہر بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں بچے کو اس طرح سے مار کر ہم اسے بس ڈھیٹ بنا سکتے ہیں اسے پھر ماں باپ کی ڈانٹ،ڈپٹ کا ڈر بھی ختم ہو جاتا ہے۔۔مرتسم غصے سے بپھرتے ارسل کو ریلیکس کرتے بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ غازی اور زہرہ ولی کے پیچھے ہی گئے تھے۔۔۔

آبان میرا بہادر بیٹا ہے نا، بس رونا بند کرو، بڑے پاپا کے ہوتے ہوئے اپکو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔۔ ولی اسے باہر رکھے بینچ پر بٹھاتا اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتا نرمی سے بولا۔

وہ ہچکیاں بھرتا بری طرح سے سہم گیا تھا۔

اسکے نازک گالوں پر آیت کی انگلیوں کے نشان بری طرح سے پڑ گئے تھے۔۔

بڑے پاپا آئی سویر مینے زمل کو ہرٹ نہیں کیا میں تو بس اسے دور کر رہا تھا۔

وہ سختی سے اسکے ہاتھ تھامتا سہمی نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

میری جان ہمیں پتا ہے۔۔ ولی سے پہلے زہرہ نے جواب دیا تھا۔

لیکن چیمپئن زمل آپکو کیوں اچھی نہیں لگتی۔

وہ تو اتنی پیاری سی گڑیا ہے۔۔ غازی اسکے دوسرے طرف بیٹھتا بولا۔۔

کیونکہ سب اس سے پیار کرتے ہیں۔ ڈیڈ، ماما آپ بھی وہ خفگی سے اسے دیکھتا بولا۔۔

آپکو ایسا کیوں لگتا ہے۔ کیا ہم آپسے پیار نہیں کرتے۔۔ ولی اسکے آنسو صاف کرتا نرمی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی بیٹی کی تکلیف پر اسے بھی تکلیف ہو رہی تھی لیکن کبھی بچوں میں فرق جو نہیں کیا تھا اس لیے اس سے آبان کا ایسے رونا اور آیت کا اسے مارنا دیکھا نہیں گیا۔۔

وہ جانتا تھا بچوں کے دل میں اگر شک کا بیج آ جائے تو وہ بڑے ہوتے نفرت کا پودا بن جاتا ہے۔اس لیے وہ اسکی ساری غلط فہمی مٹانا چاہتا تھا۔

کرتے ہیں۔۔وہ زور و شور سے سر ہلا گیا۔

پھر۔۔زہرہ اسکے گالوں پر انگلیوں کے نشان دیکھتے رو دی۔۔اگر زمل کی تکلیف پر اسے تکلیف ہوئی تھی تو آبان کی تکلیف پر اس سے کی گناہ زیادہ ہوئی تھی

چینپ اپنے جو کیا غلط کیا لیکن یہ مان کہ کہ اپنے غلطی کی ہے اچھا کیا ہے۔اسلیے سب آپکو معاف کر رہے ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن یہ بہت غلط بات ہے بیٹے۔سب آپسے بہت پیار کرتے ہیں آپ ایسے زمل گڑیا سے روڈ بیہو کرو گے اسے ہرٹ کرو گے تو سب آپکو ہیٹ کریں گے۔پھر ہم میں سے بھی کوئی آپکو پیار نہیں کرے گا کیونکہ آپ بیڈ بوائے بن جاؤ گے۔۔

Posted On Kitab Nagri

غازی،ولی کو زہرہ کو یہاں سے لے جانے کا شارہ کرتا نرمی سے آبان کو سمجھانے لگا۔

اب اپنے سب سے سوری کرنی ہے اور زمل سے بھی اوکے۔۔اسے کافی دیر سمجھانے کے بعد غازی نے کہاتو وہ سر ہلا گیا۔

وہ کافی حد تک ریلیکس ہو گیا تھا۔۔

سائیں یہ سب کیا ہو رہا ہے ہمنے تو کبھی بچوں میں فرق نہیں کیا انہیں یہ سب نہیں سکھایا۔۔وہ بری طرح سے روتی بولی تھی۔

سائیں کی جان سب ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوا۔۔

آبان بچہ ہے وہ بس اپنی اگنورینس برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔اور زمل بھی تو بلکل ٹھیک ہے۔

لیکن اب تم مجھے اس طرح سے رو کر پریشان کر رہی ہو میری جان ۔۔وہ نرمی سے اسکی کمر سہلاتا بولا۔۔

آیت کو آبان کو ایسے نہیں مارنا چاہئیے تھا آپنے دیکھانا کیسے نشان پڑ گئے ہیں اسکے گال پر اور وہ کتنا ڈر گیا ہے۔۔

وہ دور بیٹھے آبان کو دیکھتے پریشانی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہم آیت کو سمجھائیں گے اور آبان ہم سب کے پیار سے ٹھیک ہو جائے گا پریشان مت ہو۔اسکے آنسو صاف کرتے ولی نے نرمی سے کہاتو وہ سر ہلا گئ۔۔

اسے رات بھر انڈر ابزرویشن رکھا گیا تھا۔

رات وہاں صرف ولی اور مرتسم رکے تھے باقی سب کو گھر بھیج دیا گیا تھا۔۔

وہ رات سے ہی بے ہوش تھی۔ڈاکٹرز نے خود اسے نیند میں ہی رکھا تھا کیونکہ وہ کافی ڈر چکی تھی اس سے اسکے زخم پر مزید افیکٹ ہوتا۔

صبح ہی اسے ہوش آیا تھا۔وہ مندی مندی آنکھوں سے مرتسم اور ولی کو دیکھنے لگی۔۔

جبکہ سر میں اٹھتی تکلیف سے وہ بری طرح سے رو دی تھی مجبوراً ڈاکٹرز کو اسے پھر سے پین کلر کے ساتھ نیند کا انجیکشن دینا پڑا۔۔

وہ لوگ اسے سوتے ہوئے ہی گھر لے آئے تھے۔۔

اب دو گھنٹے بعد وہ پھر سے ہوش میں تھی۔

اسکا درد کم تھا لیکن اتنا کم بھی نہیں تھا وہ زہرہ کی گود میں دبک کر بیٹھی ہوئ تھی۔

سفید رنگت میں زردیاں گھلی ہوئ تھیں۔آنکھیں درد سے نم تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

زمل پھوپھو کی جان پھوپھو پاس اجاو۔۔مہر اسکے پاس بیٹھتے بازو وا کرتے بولی تو وہ تیزی سے اسکے بازوں میں سمائ تھی۔۔

زہرہ اسے ایسے دیکھ مسکرا دی وہ جانتی تھی بچے مہر سے کتنا اٹیچ تھے۔۔

سب لوگ اسکے اس پاس تھے لیکن وہ کچھ بول ہی نہیں رہی تھی۔

میری گڑیا کو درد تو نہیں ہو رہا۔۔مہر ہولے ہولے اسکا سر سہلاتے محبت سے بولی۔۔

جب اسی وقت کمرے میں ولی ارسل اور آبان آئے تھے۔

وہ آبان کو دیکھتی سفید پڑ گئ۔۔

جبکہ آبان شرمندگی اور سہمی نظروں سے اسکے سر پہ بندھی پٹی دیکھ رہا تھا۔۔

زمل۔۔ولی نے نرمی سے اسے پکارا۔

اسکے پاس بیٹھتے اسنے مہر کی گود سے اسے اپنے گود میں لٹالیا۔

ب۔ابا۔ٹوٹ کر لفظ ادا ہوئے تھے۔

بابا کی جان، میری گڑیا کو کیا ہوا کہیں پین ہو رہا ہے۔۔وہ اسکے یوں تو رونے اسکے ماتھے پر لب رکھتے نرمی سے بولا۔۔

باقی سب بھی پریشان سے اسے دیکھ رہے تھے ابھی تو وہ بلکل ٹھیک تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بابا مجھے یہاں پین ہو رہا ہے۔ وہ سر پر بندھی پٹی کو چھوتے زخم والی جگہ پہ ہاتھ رکھتے ہچکیوں سے روتے بولی تھی۔

بس اتنی سی بات یہ پین تو یوں چلا جائے گا۔۔

ابھی کوئی کچھ کہتا جب دانین کی شوخ سی آواز نے سب کو دروازے کی طرف دیکھنے پر مجبور کیا تھا۔

وہ ہمیشہ کی طرح بلیک چاک والی شرٹ اور بلیک ہی جینز میں تھی۔۔

تین بچوں کے بعد بھی اسکے فگر میں زرا بھی بدلاو نہیں آیا تھا۔

دانین کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔

رمشاء جو کہ سب سے بڑی تھی وہ چھ سال کی تھی۔

اس سے دو سال چھوٹا چار سالہ براق اور براق سے

دو سال چھوٹی دو سالہ دور فشاں۔۔

وہ تینوں کے تینوں بچے اپنے ماں باپ کی طرح انتہا کے شرارتی تھے۔۔)

نین چاچی۔۔بچے جو سہمے ہوئے سب کھڑے تھے اسے دیکھتے ایک ساتھ چیختے اسکی طرف بڑھ تھے۔

ارے اجاو میرے چھوٹے چھوٹے ایجینٹس۔۔ وہ تیزی سے نیچے بیٹھے سبکوں ایک ساتھ بانہوں لیتے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آبان اور زمل کے سوا سبھی اس سے لاڈ کرنے میں مصروف تھے۔

ارے یہ میرے سب سے بہادر ایجینٹ کو چوٹ کیسے اگئ۔

اونو ہمیں تو ایک ضروری کیس میں جانا تھا۔۔وہ زمل کے پاس بیٹھتے مصنوعی پریشانی سے بولی تھی۔

(دانین اور بچوں کا بونڈ ایسا تھا جیسے پولیس والے اور اسکے سپاہیوں کا۔

جیسے آرمی کے کیپٹن اور اسکے ایجنٹس کا۔۔

وہ جب بھی گھر آتی سب بچوں کو ایک ساتھ لیے وہ اپنے مشن میں مجرموں کو تنگ کیسے کرنا ہے کیسی کی کمزور کو کیسے پکڑنا ہے انہیں سب بتاتی تھی۔

کبھی کبھار تو بچے بھی اسے ائیڈیاز دیتے تھے۔۔

سپیشلی حازق اور ایزل۔۔)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن آج وہ دونوں ابھی سکول گئے ہوئے تھے۔مرحا بھی انکے ساتھ ہی گئ ہوئ تھی۔

چونکہ ایناره،زیان ارحم اور میسم ابھی چھوٹے تھے تو وہ لوگ ابھی سکول نہیں جاتے تھے۔

آبان کو کل سے تیز بخار تھا اس لیے اسے نہیں بھیجا گیا تھا۔۔)

Posted On Kitab Nagri

کوئی بات نہیں چاچی یہ تو چھوٹی سی چوٹ ہے ایجنٹس کو ایسی چوٹیں لگتی رہتی ہیں۔وہ دانین کو سامنے دیکھ کھل اٹھی تھی اسلیے اسکا ہمیشہ کہا جانے والا جملہ دہرا گئی۔

یہ ہوئی نا بات۔۔دانین اسکے پھولے گالوں پر لب رکھتی بولی تو وہ بھی کھکھلا دی۔

اسکی کھکھلاہٹ پر سب نے سکون کا سانس لیا تھا۔

ولی اپنی نم آنکھیں رگڑتا اٹھ گیا وہ جانتا تھا اب دانین زمل کو پین فیل ہی نہیں ہونے دے گی۔۔

بیٹی کی تکلیف اسے حد سے زیادہ تکلیف دے رہی تھی۔اسنے بہت نازو سے پالا تھا اپنی دونوں بیٹیوں کو بلکہ سب بچوں کو ہی کب کسی نے ایک کانٹا بھی چبھنے دیا تھا۔۔

لیکن اب اچانک سے سب بگڑ گیا تھا۔۔

ارے ہمارا چیمپیئن وہاں کیوں کھڑا ہے۔۔ادھر او۔۔وہ دور کھڑے نڈھال سے آبان کو دیکھتے بولی۔۔

اسکے چہرے پر انگلیوں کے نشان دیکھتے اسنے آیت کو گھوراوہ نظریں چرا گئی۔۔

وہ دونوں بھی تو رات سے بیٹے کی حالت پر کڑھ رہے تھے۔۔کوئی دشمن تو نہیں تھے اس کے اسکی تکلیف پر خود بھی بے چین تھے لیکن زمل کی تکلیف اسکے آگے کچھ بھی نہیں تھی۔۔

جبکہ اسے اپنی طرف آتے دیکھ زمل کا بہال ہوتا سانس اٹکا تھا اور رنگ تیزی سے سفید پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی آبان دانین کے پاس آیا وہ تیزی سے دانین کے بازوں سے نکلتی پاس بیٹی مہر کی طرف لپکی تھی

۔

پھو پھو بچاؤ وہ اسکی گردن میں بانہیں ڈالتے چہرہ چھپاتے سسکتے بولی تھی۔

اسکے ریکشن سے سب کو دھچکا لگا تھا۔۔

پھو پھو کی جان کیا ہوا کس سے ڈر لگ رہا ہے میرے بیٹے کو۔۔

وہ نرمی سے اسکا سر سہلاتے بولی۔۔

م۔مو۔نسٹر۔۔وہ ہکلاتے بولی تھی۔۔

آیت نے لب بھینچے تھے جبکہ زہرہ بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئ۔۔

دانین نے مہر کو دیکھا جسنے آنکھوں سے ابان کو وہاں سے لے جانے کا اشارہ کیا۔۔

وہ سر ہلاتی سہمے ہوئے ابان کا ہاتھ پکڑتے وہاں سے لے گئ۔۔

پھو پھو کی جان کوئ مونسٹر نہیں ہے یہاں پہ بیٹے آبان بھائ ہے نا۔۔

وہ اسے پیار سے سمجھاتے بولی۔۔

ن۔نہیں پھو پھو وہ گ۔گندا ہے۔وہ ہمیشہ زمل کو ہرٹ کرتا ہے۔پھو پھو وہ پھر سے ہرٹ کرے گا۔۔وہ نفی میں سر ہلاتے روتے ہوئے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر خود ڈاکٹر تھی وہ اسکی سائیکی سمجھ رہی تھی۔اسکے دماغ میں آبان کا جو ڈر بیٹھ چکا تھا وہ شائید ہی کبھی جاتا۔۔

دانین اسے نیچے لائی تو ارسل جو سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا اسنے چونک کر اسے دیکھا۔۔

ارسل کی سرخ آنکھیں دیکھ وہ لب بھینچتے آبان کو اسکے پاس بٹھاتی اسے اشارہ کرتی خود ولی لوگوں کی طرف بڑھ گئ۔۔

وہ خوف سے سہمتے ہوئے ارسل کو دیکھ رہا تھا۔۔

ارسل نے اسکی سہمی آنکھوں کو دیکھا تو خود پر سو بار لعنت بھیجی تھی۔۔

اسنے ہاتھ بڑھاتے نرمی سے اسے اپنی آغوش میں بھر لیا۔

وہ باپ کے پاس آتے ہی سسک پڑا۔

بابا مینے جان بوجھ کر نہیں کیا آئ سویئر۔۔وہ سسکیاں بھرتا بولا تھا۔

بابا کو آپ پہ یقین ہے میری جان۔۔وہ اسکے سوجھے گال سہلاتا نرمی سے بولا۔

آیئم سوری میرا بچہ ماما نے آپکو مارا، بابا نے آپ پر غصہ کیا۔بابا کو معاف کر دو۔۔وہ اسکی آنکھیں چومتا نم لہجے میں بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آبان آپ میرے بہادر بیٹے ہو۔اپ جیسا کوئ نہیں ہے۔ہر کسی کی اپنی جگہ ہے بیٹا۔زمل اور باقی سب بچے مجھے اتنے ہی عزیز ہیں جتنے تم۔شائید تم سب سے زیادہ عزیز ہو کیونکہ تم میری پہلی اولاد ہو۔۔ہم کسی سے زیادہ یا کم پیار نہیں کرتے بیٹا پھر آپ کیوں زمل کو ہیٹ کرتے ہو۔اپکو پتا ہے اس طرح اللہ جی بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔۔

وہ اسے نرمی سے سمجھا رہا تھا جبکہ آبان غور سے آسکی باتیں سنتا سر ہلاتا رہا۔

وہ کافی دیر اسے سمجھاتا رہا۔۔

اسے لگا اب شائید سب ٹھیک ہو گیا ہے لیکن سیڑھیوں سے تیزی سے اترتی آیت کو دیکھ اسکی آنکھوں میں واضح ڈر چمکا تھا۔

کیا کوئ آور آزمائش باقی ہے۔۔وہ سوچ کر رہ گیا۔نہیں جانتا تھا کہ اصل آزمائش تو اب شروع ہو گی۔۔

کیا ہوا آیت اتنی گھبرائ ہوئ کیوں ہو۔۔

ارسل آبان کو صوفے پر بٹھاتے نیچے آتی آیت سے بولا۔۔

آیت ابھی کچھ بولتی کہ اسکی نظر آبان پر پڑی جو سہمی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

وہ آنکھوں میں آئ نمی کو اندر اتارتے اسکی طرف بڑھی۔۔

مما کا بیٹا ناراض ہے مجھ سے۔۔وہ اسکے پاس بیٹھتے اسکے ہاتھ تھامتے بولی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آبان سر جھکائے بیٹھا رہا۔

آبان ماما کی جان ادھر دیکھو۔۔ماما بہت زیادہ سوری ہیں اپسے۔بہت گندے والا غصہ کیا تھا نا مینے۔۔

وہ اسکا چہرہ اٹھاتے نم لہجے میں بولی۔۔

ارسل خاموشی سے دونوں کو دیکھتا انکے قریب ہی ٹک گیا۔۔

میرا بیٹا اتنا ناراض ہے کہ ماما کو معاف بھی نہیں کرے گا۔۔وہ اسکے سوجے گالوں پر لب رکھتے بولی۔۔

آنکھوں سے بے ساختہ آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔۔

آیت کو روتے دیکھ ابھی ارسل کچھ کہتا کہ آبان تیزی سے نفی میں سر ہلا گیا۔

نہیں ماما آبان آپسے ناراض نہیں ہے۔۔آبان آپسے سوری ہے۔مینے آپ سب کو ہرٹ کر دیا نا۔

زہرہ ماما، ولی بابا سبکو۔۔وہ اسکے آنسو صاف کرتا ہچکیاں بھرتا بولا۔

آیت نے تڑپ کر اسے خود میں چھپایا تھا۔

نہیں میری جان کوئ بھی آپسے ناراض نہیں ہے۔اپنے مسٹیک کی اور اسے ایکسیپٹ بھی کر لیا نا۔اس لیے اب آپسے کوئ ناراض نہیں ہے۔

وہ اسکے سر پر لب رکھتے بولی۔

آپ ماما سے ایک وعدہ کرو آئیندہ کبھی بھی زمل کو ہرٹ نہیں کروگے۔۔وہ اسے اپنے سامنے کرتے بولی تو اسنے جھٹ سے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

پر امس ماما۔۔وہ اسکے ہاتھوں پر بوسہ دیتا بولا۔۔

میرا بچہ۔۔وہ اسکی آنکھیں چومتی کتنی ہی دیر اسے خود سے لپٹائے بیٹھی رہی۔۔

جب مہر کی آواز پر چونکی۔۔

وہ اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھی ارسل کو کچھ کہہ رہی تھی۔۔

آبان بیٹے جاؤ اوپر روم میں ریسٹ کرو ماما آتی ہیں۔۔وہ اسکا ماتھا چومتے بولی تو وہ سر ہلاتا اوپر چلا گیا۔۔

مہر زمل ٹھیک ہے نا۔۔آبان کے جاتے وہ بے چین سی بولی تو مہر نے سنجیدگی سے اسے دیکھا اور اگلے ہی پل چہرہ موڑ گئی۔۔

آیت نے بے بسی سے اسے دیکھا وہ کل سے اس سے بات نہیں کر رہی تھی جب اسنے آبان پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔

اوے زیادہ نخرے نا کر۔مانا کے آیت کی غلطی ہے لیکن اس وقت سچویشن بھی تو کچھ ایسی تھی۔۔

آیت کی آنکھوں میں ٹھہری نمی دیکھ وہ گھور کو مہر کو دیکھتے بولا۔

مہر نے ابیر بروا چکاتے اسے دیکھا جسنے آنکھوں سے اسے اشارہ کیا تھا۔۔

وہ گہری سانس بھرتی آیت کی طرف مڑی۔

Posted On Kitab Nagri

جو بھی تھا آیت تمہیں اس طرح آبان پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیئے تھا۔اس طرح سے اسکے دل میں یہ بدگمانی اور بڑھ جائے گی کہ ہم زمل کو اس سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔۔وہ نرمی سے بولی تو وہ دونوں اسکی بات سے متفق نظر آئے۔۔

خیر اب جو بھی ہو گیا سو ہو گیا آئیندہ آبان پر ہاتھ مت اٹھانا۔۔ پیچھے سے آتی دانین آیت کو گھورتے بولی تو وہ خفگی سے سبکو دیکھنے لگی۔

سب لوگ مجھے ہی گھور لو جیسے سارا قصور ہی میرا ہو۔۔وہ پیر پٹخ کر بولتی اوپر کی طرف بڑھ گی۔۔

شرم کرو تم دونوں میری چھوٹی سی بیوی کو ناراض کر دیا۔۔ارسل مسکراہٹ دباتے بولا ارادہ جاتی ہوئ آیت کو سنانے کا تھا جو وہ سن کے بھی ان سنا کر گئ۔

دانین اور مہر کا مدھم قہقہ گونجا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگلے دو دن انکے بہت پر سکون گزرے تھے۔زمل کا زخم بھی اب آہستہ آہستہ بھر رہا تھا۔۔

دو دن بعد کی بات تھی زرنور اسے باہر لے آئ کہ وہ مسکراتے کمرے سے نکلی لیکن سیڑھیوں تک پہنچتے جانے اسے کیا ہوا وہ سفید پڑ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

زمل آجاؤ گڑیارک کیوں گئ۔زرنور نے پیچھے مڑتے کہا لیکن اسے کانپتے دیکھ وہ سرعت سے اسکے پاس آئ۔۔

زمل میری جان کیا ہوا۔۔

لیکن اسکی نظریں اوپر آتے آبان پر تھیں۔

م۔ا۔ما۔۔وہ اچانک چیختی زرنور سے لپٹ گئ۔۔

نیچے سب جولاؤنج میں بیٹھے تھے اسکے چیخنے کی آواز سنتے تیزی سے اوپر بھاگے تھے۔۔

آبان وہیں رک گیا۔۔

بھابھی کیا ہوا۔۔۔مہر نے زمل کو دیکھتے پوچھا وہ زرنور سے لپٹی کانپتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔

زمل میرا بچہ کیا ہوا۔۔وہ تیزی سے زمل کی طرف بڑھی۔

لیکن اس سے پہلے ہی وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہوتے زرنور کے بازوں میں جھول گئ۔۔

زمل۔۔ارسل نے تیزی سے اسے اٹھایا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زہرہ اسکا چیک اپ کر رہی تھی۔۔لیکن اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اچانک اسے کیا ہوا ہے۔۔

ڈر کی وجہ سے بے ہوش ہوئ ہے۔لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ ڈری کس چیز سے۔۔

ولی کو دیکھتے بھرائ آواز میں کہا۔انکی ہستی کھیلتی بیٹی کو اچانک کیا ہو گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

سیڑھیوں سے اور آبان سے۔۔مہر کی سنجیدہ آواز نے سب کو اسکی طرف دیکھنے پر مجبور کر دیا۔۔

کیا مطلب سیڑھیوں سے اور آبان سے۔۔غازی نے حیران ہوتے پوچھا۔

زمل اونچائی اور آبان سے ڈرنے لگی ہے۔

وہ اسکی مینٹلی حالت سمجھ چکی تھی۔۔

اب کیا ہو گا۔۔۔آیت کی کانپتی آواز نے سب کو سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

یہیں کرنا پڑے گا کہ آبان اور زمل کا سامنا ناہو۔وہ جب جب آبان کو دیکھے گی ایسے ہی ریئکٹ کرے گی۔۔

اونچائی سے اسکا ڈر سیڑھیوں کی حد تک کم ہو جائے گا اسکے آگے نہیں پتہ۔۔

وہ سنجیدگی سے بول رہی تھی۔۔

ولی نے ہاتھوں میں سر گرا لیا۔

زمل اور آبان دونوں ہی اسے عزیز تھے ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ دونوں ایک ہی گھر میں رہیں اور انکا سامنا ناہو۔۔

اور اگر آبان اسے نظر نا آئے تو۔۔

ارسل کی آواز پر سب چونک گئے۔

کیا مطلب۔۔مرتسم نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہم آبان کو ہوسٹل بھیج دیں گے۔۔اسنے آیت کو دیکھتے کہا۔۔

وہ اسکی بات پر تیزی سے نفی میں سر ہلاتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہو ارسل۔ابان کیوں ہوسٹل جائے گا۔

زمل ٹھیک ہو جائے گی لیکن ایسا ویسا کچھ مت سوچو تم۔۔

ولی نے سختی سے کہا۔۔

میرے خیال میں ارسل ٹھیک کہہ رہا ہے آبان کا ہوسٹل میں رہنا ہی مناسب ہے۔۔

آیت نے نم لہجے میں کہا تھا۔۔

لیکن ارسل آبان کیسے رہے گا۔وہ تو کبھی ایسے دور نہیں رہا اور جانتا ہے نا وہ آیت کے بغیر نہیں رہتا۔۔مہر نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

نہیں رہتا تو رہ لے گا۔بچہ نہیں ہے دس سال کا ہونے والا ہے۔۔

وہ دوٹوک انداز میں بولا۔

لیکن ارسل بھائی۔۔زہرہ کچھ کہتی کہ ارسل اسے ٹوک گیا۔

زہرہ بھابھی آپ یہ مت سوچیئے گا کہ زمل کی وجہ سے آبان ہم سے دور ہو رہا ہے۔

یہ سب آبان کا اپنا کیا دھرا ہے۔زمل مجھے آبان جیسی ہی پیاری ہے میں نہیں چاہتا تھا اتنی کم عمر میں اسکے دماغ پر کوئی بھی گہرا یا برا اثر ہو۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ نرمی سے بولا۔۔

ارسل ایک بار پھر سے سوچ لو کہیں تم آبان یا آیت کے ساتھ زیادتی نا کر جاو۔۔

غازی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔

نہیں غازی بھائی ارسل کا فیصلہ مجھے منظور ہے۔۔

ارسل جو کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں دوسری بار ہے ایسے زمل آبان کو دیکھتے خوف سے بے ہوش ہوئی ہے اللہ نا کرے اگر اسکی زہنی حالت بگڑ گئی تو ہم کیا کرے گیں اس سے اچھا یہی ہے کہ ہم اسے ہوسٹل ہی بھیج دیں۔۔

وہ سر جھکائے بولی تھی۔

اسکا دل تڑپ رہا تھا اپنے بیٹے کے دور جانے کا سنتے لیکن وہ جانتی تھی یہی سب کے حق میں بہتر رہے گا۔۔

لیکن۔۔ولی کچھ کہتا کہ مرتسم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے نفی میں سر ہلایا۔۔

ارسل کا فیصلہ بلکل ٹھیک ہے۔۔اسنے دھیمے سے کہا تو وہ لب بھینچ گیا۔۔

جبکہ مہر خاموش کھڑی تھی اسکی نظر سامنے مرر پر تھیں جسمیں باہر کھڑا آبان صاف نظر آرہا تھا۔۔

وہ سر جھکائے نچلہ ہونٹ کچلتا سب کو سنتا رہا۔

اسے بے ساختہ اس پر پیار ایا۔اتنا بڑا جرم تو نہیں تھا اسکا لیکن قسمت نے بنا دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آبان اندر آؤ بیٹا۔۔مہر نے اونچی آواز میں کہا تو سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

جبکہ باہر کھڑا آبان بھی چونک گیا۔۔

اندر آو چینپ۔۔مرتسم نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے کہا تو وہ ہونٹ کچلتا اندر آگیا۔۔

وہ سیدھا زہرہ کے پاس آیا۔۔

زہرہ ماما ایم سوری میری وجہ سے زمل اتنی ہرٹ ہو گئی ہے۔بٹ ڈیڈ نے جو کہا ہے میں اب وہی کروں گا۔ مینے زمل کو ہرٹ کیا ہے اسلیے اب میں اسکے سامنے نہیں آؤں گا۔۔

وہ اسکے ہاتھ تھامتا نرمی سے بولا۔۔

آپ سب میں سب سے دور رہ لوگے۔۔زہرہ نے اسے خود میں بھینچتے کہا۔۔

آپ لوگ مجھ سے ملنے نہیں آئیں گے کیا۔۔وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔۔

کیوں نہیں میری جان ہم ہر ویکینڈ پر آئیں گے۔۔ مرتسم اسکے بال بگاڑتا بولا۔۔

تو پھر میں دور کیسے ہوا۔۔وہ نم آنکھیں رگڑتے بولا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سب نے شکر کا سانس لیا کہ آبان مان گیا ہے۔۔ آیت بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتی وہاں سے چلی گئی۔۔

باقی سب باتوں میں لگ گئے جبکہ آبان کی نظریں اب زمل پر تھیں جانے کیسی تپش تھی اسکی نظروں میں جسنے مہر اور ولی کو حیران کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن وہ دونوں ہی وہم سمجھتے سر جھٹک گئے۔۔

ایک ہفتے تک اسکے ہوسٹل کا سارا انتظام ہو گیا تھا اس ہفتے میں زمل شاہ ولا رہی تھی جہاں سب نے اسکا بہت خیال رکھا تھا۔اس لیے وہ بہل گئ۔۔

جبکہ ایک دو بار مہر کے ساتھ ڈر ڈر کے سیڑھیاں بھی اتری تھی۔۔

آج آبان کے جانے کا دن تھا۔۔

زمل کو روحاما کے پاس چھوڑتے وہ سب اس سے ملنے گئے تھے۔۔

سب بچے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے کیونکہ بچے ایک دوسرے سے بہت اٹیچ تھے اب اچانک یوں ایک کا دور ہونا انہیں اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

وہ بچوں سے ملتا باری باری سب بڑوں سے ملنے لگا۔۔

ہم سب آپسے بہت پیار کرتے ہیں میری جان یہ مت سمجھنا کہ زمل کے لیئے ہم اپکو دور کر رہے ہیں ۔ہم ہر ویکینڈ آپسے ملنے آئیں گے اور روز بات کریں گے۔۔مہر اسکا سر چومتے بولی تو وہ مسکراتا سر ہلا گیا۔۔

سب سے ملنے کے بعد وہ آیت سے ملا تو نا چاہنے کے باوجود وہ بے آواز رو دیا۔۔

بامشکل اسے چپ کرواتے ارسل،ولی اور مرتسم اسے ہاسٹل کے لیئے نکلے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ساری فورمیلیٹیز پوری کرتے اسنے سر جھکائے بیٹھے آبان کو دیکھا۔

ولی اور مرتسم نے ایک دوسرے کو دیکھا اور آبان سے ملتے ارسل کو گاڑی میں ویٹ کا کہتے خود چلے گئے۔۔

گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے وہ اسکی طرف بڑھا۔۔

اسکے ساتھ بیٹھنے پر بھی آبان نے کوئی رسپونس نہیں دیا۔

ڈیڈ سے ناراض ہو۔۔وہ اسکے ہاتھوں کو دیکھتا بولا۔۔

آبان نے نفی میں سر ہلا دیا۔

ڈیڈ مجبور تھے بیٹا ورنہ کبھی آپکو یوں خود سے دور نہیں کرتے۔۔وہ اسے خود میں بھینچے بھرائی آواز میں بولا۔

زندگی میں پہلی بار وہ یوں سب سے دور ہوا تھا۔

آئی نو ڈیڈ۔۔ آبان سب سے زیادہ پیار اپنے ماما، ڈیڈ سے کرتا ہے اور ماما اور ڈیڈ آبان سے۔۔وہ مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھتا بولا۔

ارسل نے نم آنکھوں سے سر ہلا دیا۔

بلکل آبان میں جان ہے ڈیڈ کی۔۔وہ اسکا ماتھا چومتے بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

خدا حافظ چینپ ڈیڈ آپسے ویکینڈ پر ملنے آئیں گے۔۔کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ نظریں چراتے بولا۔۔

آبان نے خاموشی سے سر ہلا دیا۔

ایک آخری بار اسے خود میں بھینچتے وہ اسے دیکھے بغیر وہاں سے نکل ایا۔۔

آبان بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتا رہا جب تک کہ وہ اسکی نظروں سے اوجھل نا ہو گیا۔۔

تھکی سی سانس خارج کرتے وہ سیٹ سے سر ٹکا گیا۔

وہ لوگ واپس جا رہے تھے۔

ارسل تو ٹھیک ہے۔ولی نے فکر مندی سے اسے دیکھتے پوچھا۔۔

وہ بند آنکھوں سے سر ہلا گیا۔

دل پہ ایک بوجھ سا ہے یار پہلی بار وہ نظروں سے اوجھل ہوا ہے۔۔

وہ تینوں دوست آج بھی ایک جیسے تھے کسی سے کچھ نہیں چھپاتے تھے۔اسلیے وہ بغیر جھجھکے سچ بول گیا۔۔

دل تو میرا ابھی نہیں مان رہا یار لیکن حالات نے ہم سب کو مجبور کر دیا ہے۔۔تونے مجھ پہ بہت بڑا احسان کر دیا ہے اپنے دل پہ پتھر رکھ کے۔ولی گہری سنجیدگی سے بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ارسل نے پیچھے مڑتے اسے گھورا۔

کیا۔۔اسنے ائیبرو اچکاتے اسے دیکھا۔

بکواس مت کیا کر۔کیا ہمنے کبھی بچوں میں کوئ فرق کیا ہے جو تجھے یہ احسان لگ رہا ہے۔ وہ اسے گھورتے بولا

اور زمل تجھ سے زیادہ میری بیٹی ہے۔اور انشاءاللہ بہو بھی میری ہی بنے گی۔۔

وہ اسے جتا کر بولا۔

مرتسم دونوں کو دیکھتا نفی میں سر ہلا گیا۔۔

مرتسم میں سوچ رہا تھا آج مہر کو یہیں روک لیں۔ آیت اور زہرہ بھا بھی پریشان ہونگی اس طرح کچھ حوصلہ ہو جائے گا۔۔

وہ ولی کو اشارہ کرتا آنکھیں پٹپٹاتے بولا۔۔

مرتسم کا بے ساختہ بریک پر پاؤں گیا تھا۔

اسنے دانت کچکچاتے اسے دیکھا۔

وہ ارسل تھا کیسے ممکن تھا کہ زیادہ دیر سیریس رہ لے۔۔

سوچنا بھی مت۔۔غصے سے کہتے وہ گاڑی دوبارہ سڑک پر ڈال گیا۔۔

ولی اور ارسل کا بے ساختہ قہقہ گونجا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ مرتسم نفی میں سر ہلا گیا۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

بش،بش میلا بچہ۔۔تین سالہ میسم نے دو سالہ روتی ہوئی اینارہ کو اپنے ننھے ہاتھوں سے تھپکتے کہا۔۔

وہ سب آبان کے جانے کے بعد اداس سے بیٹھے تھے جب میسم کی آواز پر چونک گئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بلکل مہر کے انداز میں کبھی ایناہ کا ماتھا چومتا کبھی اسکے ہاتھ تو کبھی اسے خود سے لگانے کی کوشش کرتے اسے تھپکتا۔۔

وہ سب نم آنکھوں سے ہس دیئے۔۔

ماں صدقے۔۔مہر نے بے ساختہ اسے خود میں بھینچا۔۔

کچھ دن یونہی اداسی کے نظر ہو گئے۔لیکن آہستہ آہستہ سب کو عادت ہو گئ۔

وہ لوگ ویکینڈ پر آبان سے ملنے گئے تھے۔۔

وہ بھی وہاں کے ماحول کا عادی ہو گیا تھا اسلیے مسکراتے ان سے ملا۔۔

اس واقع سے ایک ماہ بعد کی بات تھی ارزم مرتسم کا دوست اسکے چھوٹے بھائ کی شادی تھی۔

وہ لوگ اسلامباد میں ہی تھے۔سب کو انکی شادی پر جانے پر خاص انوٹیشن آیا تھا۔۔

اس لیے منع کرنا مناسب نہیں لگا سو وہ لوگ جانے کی تیاری کرنے لگے۔۔

شادی کافی گرینڈ تھی اور وہ لوگ سارے فنکنشنز کر رہے تھے۔

آج قوالی نائیٹ تھی جسکا تھیم بلیک تھا۔

لڑکیوں کی بلیک ساڑھی تھی جبکہ لڑکوں کی بلیک شلوار قمیض۔۔

Posted On Kitab Nagri

لڑکیوں کی ساڑھی سیم تھی۔۔اس لیے ان لوگوں نے یہاں بھی سب لڑکیوں کی ساڑھیاں خود ہی بھیجی تھیں۔

مہر نے تو دیکھتے ہی پہننے سے انکار کر دیا۔زرنور، آیت اور زہرہ کا بھی یہی حال تھا۔۔

لیکن پھر انہوں نے کہا تھا لڑکے اور لڑکیوں کی ارینجمینٹس الگ الگ تھیں۔

اس لیے مجبوراً انہیں راضی ہونا پڑا۔۔

اب شام کے چھ بج رہے تھے وہ حازق، مرحا اور میسم کو کھانے کھلا کر اب خود روم میں تیار ہونے آئی تھی۔۔

ساڑھی سیٹ کرتے اسنے جلدی جلدی لائیٹ سا میک اپ کیا کانوں میں ائیر رینگز پہنتے اسنے چاکلیٹی بال کھلے چھوڑ دیئے۔

بالوں کو نیچے لوز کرلز ڈالے تھے۔۔۔

تیاری مکمل کرتے اسنے خود کو آئینے میں دیکھا تو ایک پل کے لیئے خود بھی سٹپٹا گئ۔۔

بلیک نیٹ کی ساڑھی اسکا بلاؤز کا مدار تھا۔۔

اسمیں اسکا نازک سراپا نمایاں ہو رہا تھا۔۔

لب کچلے اسنے چینج کرنے کا سوچا۔۔

Posted On Kitab Nagri

Mom you are looking gorgeous

حازق کی چہکتی آواز سنتے اسنے پیچھے مڑتے دیکھا۔

حازق اور مرحا دونوں ہی مبہوت سے اسے دیکھ رہے تھے۔

Thanks mom ki Jan..

انکے قریب جاتے مسکراتے لہجے میں کہا۔۔

ماما مرحا کو بھی آپ جیسا بننا ہے۔۔مرحا اسکی ساڑھی کا پلو کھینچتے بولی۔

مہر کی نسبت اسے تیار ہونے کا کافی شوق تھا۔

مہر ہس پڑی جبکہ حازق نے ماتھا پیٹا۔

آوہو مرحا بے بی ابھی تم چھوٹی ہو جب تم بڑی ہو جاؤ گی تب تم ایسی بن سکتی ہو۔۔

وہ تاسف سے اسے دیکھتا ایسے انداز میں بولا کہ مہر قہقہ لگا گئ۔۔

اندر آتا مرتسم ٹھٹک کے رکا تھا۔

بلیک نیٹ کی ساڑھی میں وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ماما آج ہم روحادادو کے پاس سوئیں گے اس لیے ہم نیچے جا رہے ہیں۔۔

حازق اور مرحا باری باری اسکا گال چومتے نیچے بھاگ گئے۔۔

وہ مسکراتے مڑی لیکن سامنے ساکت کھڑے مرتسم کو دیکھتے لب دبا گئ۔۔

وہ کب سے اسکی گہری نظریں اپنے وجود پر محسوس کرتے خود میں سمٹ رہی تھی لیکن وہ بھی ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھا۔۔

کانوں میں ائیر رینگز پہنتی زرنور نے اسے گھورا لیکن وہ اسکے گھورنے کی پرواہ کیے بغیر بقول زرنور کے اسے تاڑے جا رہا تھا۔

یقیناً اگر ایزل اور زیان کمرے میں نا ہوتے تو وہ اب تک اپنی شدتوں سے اسے بوکھلا کر رکھ دیتا۔

ایزل بابا کی جان جاؤ دیکھو زہرہ ماما اور آیت ماما ریڈی ہوئ کہ نہیں۔۔

نظریں زرنور پر جمائے ایزل سے کہا۔

زرنور اسکا بھاری لہجہ محسوس کرتے نچلہ لب دبا گئ۔۔

اوہو بابا سیدھا کہیں نا آپکو پرائیویسی دے دوں۔۔ ایزل سر پہ ہاتھ مارتی اس انداز سے بولی کہ زرنور کھکھلا دی۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ غازی بھی ہس پڑا۔

ایزل منہ بناتی زیان کو اٹھائے نیچے چلی گئ۔۔

انکے جاتے ہی غازی تیزی سے اٹھتا باہر بھاگتی زرنور کو قابو کر چکا تھا۔۔

کدھر بھاگ رہی زرجان اتنی دیر سے جو مجھے تڑپایا جارہا ہے اسکا حساب تو دیتی جاو۔۔

وہ اسکی پشت کو خود میں بھینچے گھمبیر لہجے میں بولا۔۔

بلیک نیٹ کی ساڑھی میں وہ سہی معنوں میں غازی کے ہوش اڑا گئ تھی۔۔

غاز کیا کر رہے ہیں میری ساڑھی خراب ہو جائے گی۔۔

وہ اسکے ہاتھ اپنے پیٹ پر محسوس کرتی سٹپٹاتے بولی تھی۔۔

ڈارلنگ میرا دل کر رہا ہے تمہیں خود میں قید کر لو کہ کوئ تمہیں اس روپ میں دیکھ نا سکے۔۔

وہ اسکے گردن پر لب رکھتا شدت سے بولا۔۔

غ۔غاز۔۔وہ اسکی اتنی سی قربت پر کپکپا گئ۔۔

غازی اسکا رخ اپنی طرف کرتا اسکے لبوں پر جھکتا کہ وہ تیزی سے ہاتھ اسکے لبوں پر رکھ گئ۔۔

م۔میری لپسٹک خراب ہو جائے گی۔۔وہ روہانسے ہوتے بولی۔۔

غازی نے لب دبائے اسے دیکھا۔

اگلے ہی پل وہ اسکا ہاتھ ہٹاتا اسکی شہ رگ پر لب رکھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ محلت صرف فنکشن تک دی ہے زرجان اسکے بعد اپنی خیر منالینا۔۔ ہلکے سے اسکے لبوں کو چھوتا بھاری گھمبیر لہجے میں بولا تو وہ جلدی سے سر ہلا گئ۔۔

اسکے تیزی سے سر ہلانے پر وہ مسکراہٹ دباتا اسے چھوڑ گیا۔

ارسل یہ ٹھیک نہیں ہو رہی۔۔وہ جھنجھلاتے بولی تھی۔۔

ارسل جو بیڈ پہ بیٹھا مزے سے اسے دیکھ رہا تھا اسکے جھنجھلانے پر نفی میں سر ہلاتا اٹھا تھا۔۔

ادھر آؤ۔۔اسے اپنے سامنے کھڑا کرتے وہ اسکی ساڑھی ٹھیک کرنے لگا۔۔

پانچ منٹ میں ہی وہ سیٹ کر چکا تھا لیکن جان بوجھ کر وہ اپنی انگلیوں کے پور سے کبھی اسکے پیٹ کو چھوتا تو کبھی کمر کو چھوتا اسے اچھلنے پر مجبور کر گیا۔۔

وہ اسکے اچھلنے پر قہقہ لگایا۔۔

افف سویٹ ہارٹ قیامت لگ رہی ہو۔۔وہ لوفرانہ انداز میں بولتا اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا۔۔

آپکی لوفر حرکتیں ختم ہو گئیں ہو توں باہر اجائیں۔کشن اٹھا کہ اسے مار کر بولتے خود باہر کی طرف چلی گئ۔

وہ گہری سانس بھرتا اسکے پیچھے ہی چل دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں پتہ مجھے اس ساڑھی سے کتنی رقابت محسوس ہو رہی ہے کہ میری جگہ یہ تمہارے وجود سے لپٹی ہے۔۔

وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکے کندھے پر تھوڑی ٹکائے گھمبیر تا سے بولا۔۔

زہرہ نے پلکوں کی اوٹ سے اسے دیکھا۔۔

ایسے دیکھ کر کیوں ظلم کر رہی ہو بیوی۔۔وہ اسکے ایسے دیکھنے پر اسکا رخ اپنی طرف کرتا بولا۔۔

سائیں ہمیں نیچے چلنا چاہئے۔۔وہ ہولے سے لب تر کرتی بولی۔۔

سائیں کی جان اتنا ظلم میرے ہی سامنے پیسٹری بن کے گھوم رہی ہو اور میں تمہیں چھک بھی نہیں سکتا۔۔وہ اسکے گیلے لبوں کو ہلکے سے چھوتے مخمور لہجے میں بولا۔۔

زہرہ کا وجود کپکپا گیا۔۔

ا۔اپ ا۔اتنے بے شرم کیوں ہیں س۔سائیں۔۔

وہ کپکپاتے لہجے میں بولی تھی۔۔

اسکی بات سنتے ولی کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔

کیا کروں تم مجھے بے شرم بننے پر مجبور کر دیتی ہو بیوی۔۔وہ اسکے گال پر لب رکھتے بولا۔۔

اب چلو اس سے پہلے کہ میں جانا کینسل کر دوں۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے سر پہ لب رکھتے کہا تو وہ تیزی سے اسکے حصار سے نکلتے باہر بھاگی تھی۔

اسکی سپیڈ دیکھتے ولی کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

آپکے کپڑے نکال دیئے ہیں شاہ چینج کر لیں۔۔اسکی گہری نظریں مستقل خود پر محسوس کرتے وہ آئینے کے سامنے جاتے اپنے بال ٹھیک کرتے بولی۔۔

لیکن دروازہ بند ہونے کی آواز پر چونکی۔ناصرف بند تھا بلکہ لاک۔

حلق تر کرتے اسنے مرتسم کو دیکھا جو ٹائ کی نٹ ڈھیلی کرتا اپنا کورٹ اتارتے صوفے پر پھینک چکا تھا۔۔

وہ ابھی ایک ضروری میٹینگ سے لوٹا تھا۔۔

مجھے بہکانے کی پوری تیاری کر رکھی ہے جانم پھر کہتی ہیں میں بے شرم ہوں۔۔

وہ اسے پیچھے سے ہگ کرتا اسکے بالوں میں منہ چھپائے گہری سانس کھینچتے بولا۔۔

فنکشن پہ جانا تھا ناشاہ۔۔وہ لبوں پر زبان پھیرتے آہستہ سے بولی۔۔

آپ تھک گئے ہونگے فنکشن شائید لیٹ نائیٹ تک چلے آپ شاور لے لیں بیٹر فیل ہو گا۔۔وہ آہستہ سے اسکے حصار میں پلٹتی بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

تھک گیا ہوں جانم لیکن یہ تھکان شاور لینے سے نہیں جائے گی۔۔وہ اسے کمر سے تھامتے اپنے قریب کرتا بھاری ہوتے لہجے میں بولا۔۔

پ۔پھر کیسے جائے گی۔۔اسکی شرٹ کے بٹن سے کھیلتے پوچھا۔۔

آپکے وجود میں اتر کے۔۔وہ مخمور لہجے میں کہتا اسکے رخسار کو لبوں سے چھونے لگا۔۔

مہر نے ایک جھٹکے سے اسے پیچھے دھکیلا۔۔

آپکے ارادے بلکل ٹھیک نہیں لگ رہے مجھے۔۔خبردار جو اپنے میرا میکاپ خراب کیا۔۔وہ تیزی سے پیچھے ہوتے سرخ پڑتی

بولی۔۔

مرتسم مسکراہٹ دبائے گہری نظروں سے اسے دیکھے گیا۔۔

ارادے تو واقعی میں ٹھیک نہیں ہیں جانم اور رہی میکاپ کی بات تو ہوش کسے رہے گا۔۔

وہ بے باکی سے اسکے پر نظریں گاڑھے اسکی طرف قدم بڑھاتا بولا۔۔

شاہ شرافت سے چینج کریں ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔وہ قدم پیچھے لیتی جھنپ کر بولتی سیدھا اسکے دل میں اترتی تھی۔۔

بیوی کے سامنے کون شرافت دکھاتا ہے جانم۔بیوی وہ بھی جو ایسے روپ میں انتظار کر رہی ہو۔۔وہ اسکے دیوار سے لگنے پر اس پر جھک کر بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

م۔میر۔۔وہ لبوں پر زبان پھیرتے ابھی کچھ کہتی کہ مرتسم تیزی سے جھکتے اسکے لفظوں کا گھلا گھونٹ گیا۔۔

وہ بوکھلا کر اسے کندھوں سے تھام گئ۔۔

وہ دھیرے دھیرے اسکے لبوں کی سرخی چنتا اسکی سانسیں بے ترتیب کر گیا۔۔

اب بولیں کیا کر رہی تھیں۔۔وہ اسکے لبوں کر آزاد کرتا اسکی گردن میں چہرہ چھپاتے گھمبیرتا سے بولا۔۔

وہ سر تا پاوں سرخ پڑتی سختی سے آنکھیں مینچ گئ۔۔

وہ اسکے بال مٹھی میں بھرتے اسکا چہرہ اوپر اٹھا گیا۔۔

مہر نے سہم کر اسے دیکھا اسکی گرفت نرم تھی لیکن وہ اسکے ارادوں سے سہم گی تھی۔۔

وہ ایک نظر اسکی سہمی آنکھوں کو دیکھتا اسکی گردن پر جھک گیا۔۔

نرمی سے اسے لبوں سے چھوتا وہ اسکی بیوٹی بون پر شدت سے دانت گاڑھ گیا۔۔

مہر کی مدھم چیخ نکلی تھی۔۔

وہ اسے یونہی نرمی سے چھوتا اسکی جان نکال دیا کرتا تھا۔۔

گندے شاہ۔۔وہ اسکے سینے پر مکے برساتے چیخی تھی۔۔

مرتسم کا مدھم قہقہ گونجا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کرلی نا اپنی منمانی اب ہٹیں پیچھے مجھے نیچے جانا ہے۔۔وہ گردن پر ہوتی جلن محسوس کرتے خفگی سے بولی۔۔

مرتسم نے لب دبائے اسے دیکھا۔۔

اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہ پھر سے اسکے لبوں پر جھک ایا۔۔

ارد گرد کا ہوش بھلائے وہ اسکے لبوں کا جام پینے میں مدہوش تھا۔۔

اسکے لمس میں شدت کے ساتھ جنون محسوس کرتے وہ سختی سے اسکی شرٹ تھام گئ۔۔

اسکے نچلے لب پر ہولے سے دانت گاڑھتے وہ کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا تھا تو دونوں کی سانسیں بری طرح سے پھول رہی تھیں۔۔

اسکے لبوں پر ٹکی خون کی بوند کو دیکھتے وہ معنی خیز سا مسکرایا تھا۔۔

اب جا کر دکھایئے نیچے۔۔وہ اسکے نچلے پر اپنی شدت کے نشان دیکھتا معنی خیز سے بولا۔۔

جبکہ وہ اسکے کندھے پر سر ٹکائے اپنی سانسیں بحال کرنے لگی جب اپنی ساڑھی کا پلو کھسکتا ہوا محسوس ہوا۔۔

اسنے تڑپ کر مرتسم کو دیکھا وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپائے جھٹکے سے اسکا پلو نیچے گرا گیا۔۔

اسنے بوکھلا کر گرتا ہوا پلو پکڑنا چاہا لیکن مرتسم نے تیزی سے اسکے ہاتھ دیوار سے پن کر دیئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ش۔شاہ کیا ک۔کر رہے ہیں۔س۔سب ہمارا ا۔انتظار کر رہے ہیں۔۔وہ نفی میں سر ہلاتے بوکھلا کر بولی۔۔

مرتسم نے خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔اگلے ہی پل اسے کمر سے تھامتے وہ اسکے ہاتھ اسکے سر کے اوپر دیوار سے لگا گیا۔۔

آپسے کسنے کہا ہم جا رہے ہیں۔۔کوئی پاگل ہی ہو گا جو اپنی اتنی خوبصورت بیوی کو چھوڑ کر کہیں جائے گا۔۔

وہ انگلی اسکی گردن پر ٹریس کرتا مدھم گھمبیر انچ دیتے لہجے میں بولا۔۔

م۔میرس۔سب ناراض ہو۔جائیں۔گے۔۔وہ اسکی خمار سے سرخ ہوتی آنکھیں دیکھتی روہانسے ہوتے بولی۔۔

سب کی ناراضگی کی نہیں جانم اپنے شوہر کے سکون کی فکر کریں جو اس وقت آپسے چاہیئے۔۔وہ اسے بانہوں میں بھرتا مخمور لہجے میں بولتا اسے چہرہ چھپانے پر مجبور کر گیا۔۔

م۔میں نا۔راض ہو جاؤں گی۔۔وہ بے ترتیب ہوتی سانسوں سے بولی۔۔

میں منالوں گا جانم۔۔اسے بیڈ پہ اتارتے وہ متبسم ہوتے بولا۔۔

وہ اسے شرٹ اتارتے دیکھ تکیے میں منہ چھپا گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

خبر دار جو اپنے مجھ سے نظریں چرائیں اج۔۔ وہ اسے سیدھا کرتے اس پر اپنے بھاری وجود کا سایہ کرتے مدھم لہجے میں بولا۔۔

تو۔ک۔ا۔ ا۔اپکی۔طر۔ح بے شرم بن جاوں۔۔ وہ جھٹپٹا کر بولتی اسکے شرٹ لیس سینے پر اپنے ناخنوں سے گہری خراشیں ڈال گئ۔۔

بن جائیں جانم یقیناً وہ دلچسپ ہو گا۔۔وہ اسکے ہاتھ قابو کرتا تکیے سے لگاتا مسکراہٹ دبائے بولا۔

وہ سٹپٹا کر چہرہ موڑ گئ۔۔

وہ اسکے بدن کی گہرائیوں کو دیکھتا حلق تر کرتا اس پر جھک ایا۔۔

اسکے بلاؤز کی ڈوری کو جھٹکے سے کھینچتے وہ اسے کپکپانے پر مجبور کر گیا۔۔

کندھوں سے بلاؤز کھسکاتے وہ مدہوش سا اس پر جھکا تھا۔۔

جبکہ ہاتھ بے باکی سے اسکے بدن کو چھوتے اسے پاگل کر رہے تھے۔۔

آپ مجھے دن بادن پاگل کر رہی ہیں جانم۔۔اسکے کان کی لو کو لبوں میں دباتے سرگوشی کی تھی۔

وہ سسکی بھرتے اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔۔

مرتسم متبسم ہوتا ریموٹ سے لائیٹس اوف کرتا انکے بیچ کا ہر پردہ گراتا اسے باہر کی دنیا سے بیگانہ کر گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

مرتسم بھائی اور مہر بھابھی کہاہیں؟ارزم کے چھوٹے بھائی موحد نے ان سب کو دیکھتے پوچھا۔۔۔

وہ مرتسم کی طعبیت کچھ ناساز تھی اس لیے نہیں ائے۔۔ارسل جلدی سے بولا۔

وہ لوگ کافی دیر تک انتظار کرتے رہے تھے لیکن مہر اور مرتسم دونوں ہی نیچے نہیں ائے۔لیکن مرتسم نے ارسل کو میسیج کر دیا تھا کہ اسکی طعبیت کچھ ٹھیک نہیں اسلیے مہر بھی نہیں جا رہی۔۔

طعبیت تو خراب ہو گی بے چارے مہر بھابھی جیسی خرانٹ بیوی کے ساتھ رہتے ہیں جنکا کوئی پتہ نہیں کب غصے میں سر پھاڑ دیں۔وہ ہستے ہوئے بولا تھا۔

لیکن سب کو خود کو گھورتے دیکھ لب دبا گیا۔۔

ہاں مجھے بھی اسکا میسیج آیا تھا تجھے بتانا یاد نہیں رہا۔۔ارزم نے کہا تو وہ سب مطمئین ہوتے فنکشن کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔

رات گئے تک وہ لوگ واپس لوٹے تھے۔۔

وہ اوندھے منہ سویا گہری نیند میں تھا۔۔

کھٹ پٹ کی آواز پر اسنے مندی مندی آنکھیں کھولیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

جمائیاں لیتے وہ سیدھا ہوا تو نظر سیدھا ڈریسینگ ٹیبل کے سامنے کھڑے وجود پر گئ۔

اسکی پشت پر بکھرے بال گیلے تھے جسکی وجہ سے پیچھے سے ساری فراق بھی گیلی ہو چکی تھی۔شائید وہ ابھی شاور لے کر آئ تھی۔

تکیے پر پڑی اپنی شرٹ پہنتے وہ لب دباتا اٹھا۔۔

گڈ مارننگ جانم۔۔اسکے قریب جاتے مدھم لہجے میں کہا۔۔

مہر نے غصے سے اسے دیکھا ہاتھ میں پکڑا باڈی سپرے پٹختے بالوں کو سلجھانے لگی۔۔

وہ اسکی روٹھی آنکھوں کو دیکھتا بامشکل مسکراہٹ کنٹرول کر پایا تھا۔

کیا بات ہے جانم اتنا غصہ کیوں کر رہی ہیں۔۔

وہ اسکے ہاتھ سے برش لیتا نرمی سے بولا۔۔

مہر نے نروٹھے پن سے اسے گھورا۔

آپکو بلکل شرم نہیں آتی ناشاہ۔اب میں نیچے کیسے جاؤں گی اور کیا کہوں گی سب کو کہ رات میں ہم لوگ کیوں نہیں گئے انکے ساتھ۔۔

وہ خفا خفا سی بولی۔۔

مرتسم نے گہری سانس بھری۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈونٹ وری جانم کوئی آپسے کچھ نہیں پوچھے گا۔۔وہ اسکے بال سلجھاتا محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔۔

کیوں۔۔وہ حیرانگی سے مڑتے اسے دیکھنے لگی۔۔

وہ آپ خود دیکھ لیجئیے گا کوئی آپسے کچھ نہیں پوچھے گا۔۔

بس دو منٹ میں فریش ہو کے آتا ہوں پھر ساتھ چلتے ہیں نیچے۔۔وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا کپڑے لیتا فریش ہونے چلا گیا۔

مہر اسکی پشت کو گھور کر رہ گئی۔۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں اکھٹے نیچے آئے تو سب ناشتے کی ٹیبل پر جمع تھے۔۔

اگر کسی نے مجھے تنگ کیا نا شاہ تو میں آپکے رومینس کی ایسی کی تیسی کر دوں گی۔۔وہ دانت پیستے دھیمے لہجے میں بولی۔۔

مرتسم نے بامشکل قہقہ دبایا تھا۔۔

گڈ مارننگ بابا۔۔حازق اور مرحا انہیں نیچے آتے انکے پاس آئے تھے۔

وہ دونوں اس وقت سکول یونی فارم میں تھے۔

کچھ دیر پہلے ہی مہر نے انہیں ریڈی کر کے نیچے بھیجا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میثم کو صبح ہی وہ عالم بابا کو دے آئی تھی کیونکہ وہ صبح صبح لان میں واک کرتے تھے تو وہ انکے پاس ہی رہتا تھا۔۔

مارنگ۔۔وہ دونوں کے سر پہ بوسہ دیتا مسکراتے لہجے میں بولا۔۔

مرتسم طعبیت کیسی ہے تمہاری ارسل بتا رہا تھا کہ رات تمہاری طعبیت خراب تھی۔۔وہ چیئر کھینچ کر بیٹھا تو وجدان بھائی اسے دیکھتے بولے۔

مہر جو نظریں جھکائے حازق اور مرحا کو ناشتہ کروا رہی تھی اسنے چونک کر انہیں دیکھا۔

بہتر ہے بھائی بس رات کو تھکان کی وجہ سے کچھ خراب ہو گئی تھی۔۔وہ مہر کی طرف دیکھتا معنی خیز لہجے میں بولا۔۔

سب کو یہی لگا کہ وہ طعبیت خراب ہونے کی بات کر رہا ہے۔

ہاں تو بچے دن رات کام کرو گے تو تھکان تو ہو گی نا۔۔ماہم اپیا خفگی سے بولیں تو وہ مسکرا دیا۔۔

(قاسم بابا اور رضوانہ ماما گاؤں حویلی میں ہوتے تھے مہر کے علاوہ باقی سب وہاں چکر لگاتے رہتے تھے۔ مہر کے ناجانے کی بھی ایک وجہ تھی۔۔)

طعبیت نہیں نیت خراب تھی انکی کل رات۔۔مہر منہ میں بڑبڑائی تھی۔جبکہ اسکے ساتھ بیٹھی ماہین بھابھی کو پانی پیتے اچھو لگا تھا۔

انہوں نے حیرانگی سے مہر کو دیکھا وہ اسکی بڑبڑاہٹ سن چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر انکے دیکھنے پر دانتوں تلے لب دباتی میثم کی طرف متوجہ ہو گئ۔۔

ماہین بھابھی نے بامشکل اپنی امڈنے والی ہسی روکی تھی۔ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ زوردار قہقہ لگائیں مہر کی حالت پر۔۔

اللہ حافظ مام،بڑی ماما،حازق،مرحا،ہانیا،عاشر اور ہانم سب کو بائے کہتے چلے گئے۔ڈرائیور انکا منتظر تھا۔

ہائے مرحا،ہانم۔۔ایزل اور زمل انہیں گاڑی سے اترتے دیکھ انکی طرف اگئیں۔

وہ سب بچے ایک ہی سکول میں پڑھتے تھے۔

اسلام وعلیکم!!ایزل مرحا کو دیکھتی خوش ہو گئ۔۔

ایزل ان تینوں سے ایک سال ہی بڑی تھی لیکن پھر بھی وہ اسے نام سے ہی بلاتے تھے یہ بھی اسنے ہی کہا تھا۔جبکہ زمل ان سے تین سال چھوٹی تھی اسلیے آپی بلاتی تھی۔

ایزل کی ضد کی وجہ سے اسے مرحا لوگوں کے ساتھ ہی ایک سال لیٹ ایڈمیشن کروایا گیا تھا اس لیے وہ چاروایک کلاس میں تھے۔

لیکن اب آبان ہوسٹل چلا گیا تھا تو وہ تین ہی رہ گئے تھے۔

زمل ان سے تین کلاسز پیچھے تھے۔جبکہ ہانم ایک کلاس آگے تھی۔

ہانیا اور عاشر کا لاسٹ ائیر تھا اسکے بعد ان لوگوں کا کالج سٹارٹ ہو جاتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

زمل گڑیا آپکی طعبیت کیسی ہے۔۔حازق ناگواری سے ایزل کو دیکھتا نرمی سے زمل سے بولا۔۔

میں ٹھیک ہوں بھائی۔۔وہ اسے دیکھتی ہلکا سا مسکرائی۔

ہانم آپی، مرحا آپ لوگ کلاس میں جائیں میں زمل گڑیا کو چھوڑ کے آتا ہوں۔۔وہ ان دونوں کو دیکھتا بولا۔

ایزل نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا اور مرحا اور ہانم کا ہاتھ پکڑتی آگے بڑھ گئ۔۔

وہ سر جھٹکتا زمل کی طرف متوجہ ہوا یہ اسکا روز کا معمول تھا کہ وہ زمل اور رمشاء کو انکی کلاس میں چھوڑ کے پھر اپنی کلاس میں جاتا تھا۔۔

رمشاء بھی آگئ تو وہ ان دونوں کو کلاس میں چھوڑتا اپنی کلاس کی طرف بڑھ گیا۔۔

کلاس میں انٹر ہوتے ہی اسے ایزل کے چیخنے کی آواز ائ۔۔

افف اس مصیبت نے پھر سے کچھ کر دیا۔۔وہ بڑبڑاتا جلدی سے آگے بڑھا تھا۔

جہاں وہ ایک لڑکے کا گریبان پکڑے کھڑی تھی۔

جبکہ اس لڑکے کے ہاتھ ایزل کے بازوں پر تھے جسے دیکھتے اسکی آنکھوں میں شرارت پھوٹے تھے۔۔

وہ انکی کلاس کا نہایت اوباش قسم کا لڑکا تھا۔

یو باسٹرڈ۔۔وہ چیختا ایک ہی جست میں اس لڑکے کو ایزل سے دور کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری ہمت کیسے ہوئے اسے ہاتھ لگانے کی۔وہ اس لڑکے کو گریبان سے پکڑ تا چیخا تھا۔۔

اس میں ایک یہی بات بری تھی کہ وہ اپنا غصہ کنٹرول نہیں کر پاتا تھا۔

اس نو سال کے بچے میں اتنا غصہ تھا لوگ حیران رہ جاتے تھے۔سب کہتے تھے کہ وہ اپنے باپ جیسا ہے لیکن ایزل کہتی تھی مرتسم ماموکو اتنا غصہ نہیں آتا کیونکہ وہ کسی بھی سچویشن میں اپنے غصے پر قابو پالیا کرتا تھا جبکہ حازق اتنی سی عمر میں ہی غصے کا بہت برا تھا۔جس سے اسکے ماں ،باپ دونوں بے خبر تھے۔۔

انکی پہلی کلاس کی ٹیچر آج نہیں آئی تھیں اسلیے کلاس ابھی خالی تھی۔)

لڑکیاں اس دیکھتی ڈر کر پیچھے ہو گئ تھیں۔مرحا سہم کر ایزل کا بازو پکڑ گئ اسنے آج تک اپنے گھر میں کسی کو اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا اسلیے وہ ایسے سہم گئ تھی۔۔

جبکہ ایزل اسکا یہ روپ کافی بار دیکھ چکی تھی لیکن فلحال وہ بھی معاملہ بڑھتے دیکھ ڈر گئ۔۔

مینے نہیں لگایا ہاتھ اسے پہلے اسنے میرا گریبان پکڑا تھا۔اپنی کزن تو تمسے سنبھلتی نہیں ہے آئے بڑے مجھ پر روعب جمانے والے۔۔

وہ لڑکا اسے دھکا دیتا چیخا تھا۔۔

حازق نے پیچھے مڑتے ایزل کو دیکھا جو اب اسے دیکھتی سہم گئ تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے جھٹکے سے ایزل کو بازو سے کھینچتے اپنے سامنے کیا۔

جبکہ مرحا اب ڈر سے رونے لگی تھی۔اسکی دوستیں جلدی سے اسکی طرف بڑھیں۔

تم سے کتنی بار کہا ہے اپنی یہ غنڈا گردی یہاں مت دکھایا کرو۔اس جگہ پر ہم تعلیم سیکھنے آتے ہیں یہ جاہل پنہ نہیں۔۔وہ اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کرتا دبی آواز میں چیخا تھا۔۔

بازو پر گرفت حد سے زیادہ مضبوط تھی۔

چ۔چھوڑو م۔میر۔۔م۔میرا بازو ٹ گیا۔۔وہ درد سے روتے بولی تھی۔۔

حازق نے اسے یوں روتے دیکھ تیزی سے اسکا بازو چھوڑا تھا۔۔

کیوں مارا تھا تم نے اسے۔۔وہ غصے سے اس لڑکے کو دیکھتے ایزل سے بولا۔۔

مینے ک۔کچھ نہیں کیا۔ی۔یہ مرحا کے ب۔بال کھینچ کر اسے تن۔گ کر رہا تھا۔ب۔بیڈ ٹچ کر رہا تھا۔ا۔اسے لیے مارا۔۔وہ اپنے بازو کو پکڑتی ہچکیوں سے روتی بولی تھی۔۔

حازق نے سرعت سے مرحا کو دیکھا جو روتی اثبات میں سر ہلا گئ تھی۔

اسنے مڑتے اس لڑکے کو دیکھا جو لبوں پر زبان پھیرتا اب ڈر سے حازق کو دیکھتا اس سے پہلے کہ کلاس سے بھاگتا حازق نے تیزی سے اسے پکڑا تھا۔

اسنے اتنی شدت سے اسے مارا تھا کہ وہ لڑکا نڈھال ہو گیا۔

کچھ بچے جا کے ٹیچرز کو بلا لائے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ٹیچرز اس بچے کو حازق سے چھڑواتے جلدی سے باہر لے گئے جبکہ حازق کو بھی اچھا خاصہ ڈانٹا تھا۔۔
کچھ ہی دیر میں انکے گھر پہ کالز جا چکی تھیں۔

وہ بے یقینی سے ٹیچر کی بات سنتی سامنے کھڑے حازق کو دیکھ رہی تھی جسکے ناک سے نکلتا خون جم چکا تھا۔۔
مرتسم انسے کچھ دور صوفے پر بیٹھاروتی ہوئی ایزل اور مرحا کو خود سے لگائے چپ کروا رہا تھا۔۔
وہ دونوں ہی حازق کے اس قدر شدید غصے پر حیران تھے۔۔

حازق بہت ہونہار اور سمجدار بچہ ہے آج پہلی بار اسکی یوں شکایت آئی ہے۔ ہمیں سمجھ نہیں آرہا ہے کہ اتنے سے بچے میں اتنا غصہ آکہاں سے گیا۔
دیکھیں کتنے برے طریقے سے مارا ہے حازق نے اس بچے کو۔
پرنسپل اسے دیکھتے سختی سے بول تھیں۔
دوسری طرف اس لڑکے کے والدین بھی بیٹھے تھے۔
وہ لڑکا بھی جسکی اب بینڈیج وغیرہ کر دی گئی تھی لیکن صاف واضح ہو رہا تھا کہ پرنسپل کی بات سچ ہے واقعی اسے بہت برے طریقے سے مارا گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کیوں مارا ہے آپنے اسے۔۔وہ ابھی بھی بے یقینی سے کی سی کیفیت میں تھی۔۔

حازق نے سر اٹھاتے ایک نظر اپنے باپ سے لگی ایزل اور مرحا کو دیکھا اور پھر اس لڑکے کو۔

اسنے میری بہنوں کو غلط طریقے سے ٹچ کرنے کی کوشش کی تھی۔۔وہ جس ضبط سے بولا تھا وہی جانتا تھا ورنہ اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے جان سے مار ڈالتا جسنے اسکی بہن پر بری نظر رکھی تھی۔۔

اسکی بات سنتے مہر اور مرتسم سمیت وہاں موجود ہر انسان کا چہرہ فق ہوا تھا۔۔

مرتسم نے سرعت سے ایزل کو مرحا کو اپنے سامنے کیا۔۔

انہیں تو ابھی یہی لگ رہا تھا کہ شائید حازق کی کسی نے لڑائی ہوئی ہے جسے دیکھتے وہ دونوں ڈر گئی ہو گی۔۔

ایزل، مرحا آپ۔ آپ دونوں ٹھیک ہو بیٹے آپکو کہیں چوٹ تو نہیں آئی نا۔۔وہ دونوں کے بازو، ہاتھ ٹٹولتا انجانے سے خوف سے بول رہا تھا۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتیں اثبات میں سر ہلا گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جبکہ بیڈ ٹچ سے مہر کے سامنے انوشے کا خون سے لت پت وجود لہرایا تھا۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہو حازق بیٹا۔ پرنسپل ان دونوں میاں بیوی کے چہرے دیکھتی جلدی سے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں بلکل ٹھیک کہہ رہا ہوں مام اس باسٹرڈ نے مرحا کو ٹیز کیا تھا اور پھر ایزل کو۔۔ وہ مہر کا ہاتھ پکڑتا نرمی سے بولا۔

ایک یہی عورت تو تھی جسکے سامنے وہ اپنے غصہ بھی ضبط کر جاتا تھا۔

مہر کی آنکھوں میں چنگاریاں سی پھوٹ پڑیں۔

اسنے تیزی سے مڑتے اس لڑکے کو دیکھا۔

جو اپنی ماں کے پہلو سے چپک گیا تھا۔ اگلے ہی پل وہ کسی کو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس لڑکے کی طرف بڑھی اور اسے اپنے سامنے کرتے رکھ کے لگاتار دو تین تھپڑ رسید کیے تھے۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹیوں کو ہاتھ لگانے کی۔۔ وہ چیخی تھی۔

پرنسپل گھبرا گئی۔

مرتسم نے تیزی سے اٹھتے مہر کو سنبھلا۔

اس بچے کی والدین بھی اب غصے سے مہر کو دیکھ رہے تھے انہیں خود سمجھ نہیں آیا کہ ابھی ہوا کیا ہے۔

مرحا اور ایزل کو ایک ٹیچر وہاں سے لے گئی تھی۔۔

میم یہ صرف آج ہی نہیں ہے یہ پہلے ہی بہت بار لڑکیوں کو ایسے تنگ کرتا ہے مینے بہت بار اسے وارننگ دی ہے لیکن اسے میری بات سمجھ نہیں آتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں تک کہ یہ لوگ سموکنگ بھی کرتے ہیں اور فون بھی سکول لاتے ہیں۔وہ ایک کے بعد ایک راز افشاں کر رہا تھا۔

سب ساکت سے اسے دیکھ رہے تھے۔

پرنسپل کے کہنے پر اس لڑکے کے پورے گروپ کو بلایا گیا اور انکے بیگز چیک کیے گئے جن سے حازق کے کہنے مطابق سگریٹ اور فون نکلے تھے۔۔

پرنسپل نے فون چیک کیے تو انکے فون میں چلتی ویڈیوز کو دیکھتے وہ دنگ رہ گئ تھیں۔

مہر اور مرتسم نے انکے تاثرات دیکھتے ایک دوسرے کو دیکھا۔

مہر نے انکے ہاتھ سے فون لیا تو سامنے ہی اس بے ہودا ویڈیو کو دیکھتے فون اسکے ہاتھ سے ڈگمگایا تھا۔۔

حازق سنجیدگی سے انہیں دیکھتا رہا اسے نا تو اس ویڈیو میں کوئ انٹرسٹ نا ان ہی ان لڑکوں میں اسے تو بس وہی ایک لڑکا چاہیئے تھا تاکہ وہ اسے سبق سکھا سکے۔۔

جانے وہ لوگ کب سے یہ سب دیکھتے ایسی راہ پر چل پڑے تھے۔۔

جب ان لڑکوں سے پوچھا گیا تو انہوں نے بغیر جھوٹ کے صاف کہا تھا کہا یہ سب انہیں انکے سائنس کے ٹیچر نے دیا ہے۔۔

ایک کے بعد ایک انکشاف نے مہر کو اپنے پیروں پر کھڑا نہیں رہنے دیا اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی مرتسم کے بازوں میں جھول گئ۔۔

Posted On Kitab Nagri

مہر،مہر،مام۔ اسے ایسے دیکھتے ان دونوں کے ہاتھ پاؤں پھولے تھے۔۔

میں آپکے سکول کے خلاف سخت ایکشن لوں گا۔اپکے سکول میں بچوں کو تعلیم کی بجائے بے ہودگی سکھائی جاتی ہے۔بچوں کو انسان نہیں جانور بنایا جاتا ہے۔۔

وہ غرایا تھا۔

پرنسپل کا چہرہ سفید پڑا تھا۔مرتسم میر کی شہرت سے کون نہیں واقف تھیں۔

💞💞💞

وہ مہر سمیت،انہیں اپنے فلیٹ لے آیا تھا۔فلحال وہ گھر جا کر سب کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مہر کو بیڈ پہ لٹاتے اسنے نیم بے ہوشی میں بھی اسکے چہرے پر قرب کے تاثرات دیکھے تھے۔وہ جانتا تھا اسے کیا یاد آیا ہے۔۔

گہری سانس چھوڑتے اسنے تکیہ سہی کیا اور اسکے سر پہ بوسہ دیتے باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔

جہاں وہ تینوں خاموشی سے بیٹھے تھے۔۔

مرتسم نے صوفے پر بیٹھے ایزل اور مرحا کو دیکھا جو رو رو کر ہلکان ہو چکی تھی انہوں نے پہلی بار ایسی کوئی سچویشن فیس کی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماما کو کیا ہوا ہے۔۔وہ دونوں اسے دیکھتی تیزی سے اسکے پاس ائیں۔

کچھ نہیں ہوا میری جان بس ماما کو تھوڑا سا لو فیل ہو رہا تھا اس لیے وہ ریسٹ کر رہی ہیں۔۔وہ دونوں کو دیکھتا ہلکا سا مسکرایا۔۔

انکے سہمے ہوئے چہرے دیکھ وہ کچھ پل انہیں دیکھتا رہا۔۔

آپکو پتہ ہے ایزل، مرحا میرے پاس نا دو شیر نیاں تھیں جو اس وقت بھیگی بلی بنی ہوئی ہیں۔۔وہ انکی گرد بازو باندھتا اداسی سے بولا۔۔

ان دونوں نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

نو بابا، نو ماموں۔۔وہ دنوں ایک ساتھ بولیں۔

اب دونوں میری بریو بیٹیاں ہوں نا اب شاباش بابا کو بتاؤ کیا ہوا تھا۔۔وہ دونوں کو اپنے سامنے بٹھاتا محبت سے بولا۔۔

وہ چاہتا تھا کہ وہ دونوں اس سے ساری بات شئیر کریں۔

ورنہ یہ حادثہ انکے زہن پر بری طرح سے بیٹھ جائے گا۔۔

ماموں جب ہم کلاس میں انٹر ہوئے نا تو دانیال (وہی بچہ) ہمارے سامنے آ گیا تھا۔بٹ ہم اسے اگنور کر کے اپنی سیٹ پر آ گئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب ہم جسے پر بیٹھے تو وہ ہمارے پیچھے آکر بیٹھ گیا۔اور مرحا کے بال کھینچنے لگا۔ایزل خاموش ہوتی مرحا کو دیکھنے لگی۔

مینے اپنے بال اس سے چھڑائے تو اسنے یہاں ٹچ کیا۔اسنے اپنے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ایزل نے جب دیکھا تو وہ اس سے لڑنے لگی پھر حازق اگیا۔۔

وہ معصومیت سے اسے دیکھتے بول رہی تھی۔۔

میرا بریو بچہ۔۔مرتسم نے دونوں کا سر چوما۔۔

دیکھو میری جان جیسے آج اسنے آپکو ٹچ کیا تو ایزل نے اس سے لڑائی کی ایسے ہی اگر کوئی بھی کبھی بھی ایسے آپکو ٹچ کرے جیسے ماما نے بتایا تھا تو ڈرنا نہیں ہے اور نا ہی رونا ہے بلکہ اسنے پنچ کرنا ہے جیسے بابا نے سکھایا تھا۔۔

وہ مرحا کے ہاتھ تھامتا نرمی سے بولا۔

ماموں کو آپ پہ بہت پراوڈ ہے میرا بچہ لیکن ایسے موقع پر لڑائی کرتے وقت بھی انکے قریب نہیں جاتے بیٹے اور نا ہی انہیں ٹچ کرتے ہیں بس اپنی سیفٹی کے لیئے کچھ نا کچھ کرنا ہوتا ہے اوکے۔۔وہ اب ایزل کے گال سہلاتا بولا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئ۔۔

ویری گڈ اور آج جو بھی ہوا اس بارے میں گھر میں کسی کو کچھ نہیں بتایا اور نا ہی اپنے زہن پر سوار کرنا ہے۔۔بس جو ہوا بھول جاو۔جیسے ماما ہمیشہ کہتی ہیں جو ہوتا ہے اچھے کے لیئے ہوتا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب جاؤ شاباش اس روم میں جاکے فریش ہو جاو میں آپ لوگوں کے لیئے کھانا منگواتا ہوں۔۔ وہ دونوں کے گال چھوتا بولا تو وہ سر ہلاتی سامنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔

وہ دونوں چلی گئیں تو مرتسم نے حازق کو دیکھا جو سر جھکائے بیٹھا جانے زمین پر کیا دیکھ رہا تھا۔۔

حازق ادھر آؤ۔۔ اسنے سنجیدگی سے اسے پکارا۔۔

حازق نے سر اٹھاتے اسے دیکھا اور آہستہ سے چلتا اسکے قریب آتا بیٹھ گیا۔۔

آپنے آج جو کیا بہت اچھی بات ہے اپنی بہنوں کو پروٹیکٹ کرنے کے لیئے کیا۔ لیکن میرے شیر اتنا غصہ۔ اتنا غصہ کہاں سے آگیا آپ میں۔ کہاں سے سیکھ لیا اتنی غصہ کرنا۔ وہ اسے نرمی سے سمجھا رہا تھا۔

ڈونٹ نو بابا بٹ مجھے غصہ آگیا۔۔ وہ دھیمے سے بولا۔۔

مرتسم کچھ پل اسے دیکھا رہا پھر بولا۔

آپکو پتہ ہے حازق آپکی مام سب بچوں سے بہت پیار کرتی ہیں لیکن آپ میں انکی جان بستی ہے۔ جانتے ہو کیوں۔۔ وہ اسے دیکھتا پوچھ رہا تھا۔

کیوں۔۔۔ وہ نا سمجھی سے سر اٹھائے اپنے باپ کو دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ آپ میرے جیسے ہو بلکل میرا عکس۔بس آپکی آنکھیں اپنی مام پر ہیں باقی ہر عادت اور نین نقش مجھ پر ہیں۔

وہ ہلکا سا مسکراتے بولا۔۔

حازق نے غور سے اپنے باپ کو دیکھا۔صرف اسکی مام کے زکر پر ہی مرتسم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئ تھی۔ایسی مسکراہٹ کہ وہ سامنے ہوتی تو جان نثار ہوتی۔۔

لیکن حازق مینے تو کبھی اتنا غصہ نہیں کیا۔ مجے غصہ آتا ہے بہت آتا ہے لیکن اپنی عورتوں کے سامنے اس غصے پر کنٹرول رکھتا ہوں۔یہاں تک کہ آپکی مام میرے غصے کی آخری حد تک آزماتی ہیں مجھے پھر بھی میں انکے سامنے غصے پر قابو رکھتا ہوں۔

کیوں۔۔تاکہ وہ مجھ سے خوفزدہ نا ہوں۔۔ایسا ہو گا تو وہ بیٹے وہ اپسے ایک فاصلے پر ہو جائیں گے وہ آپکے ڈر سے آپکو کچھ کہہ نہیں پائیں گے۔آپ سمجھ رہے ہو نا میری بات۔۔

کیا آپنے کبھی دیکھا ہے گھر میں کسی کو ایسے غصہ کرتے ہوئے۔۔

وہ اب سنجیدگی سے اسے دیکھتے پوچھنے لگا۔

ایم سوری بابا۔مجھے واقعی میں تھوڑا کنٹرول کرنا چاہیئے تھا۔۔وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

بابا کو اپکا سوری نہیں پرامس چاہئیے۔ آئیندہ کچھ بھی بہنوں کے سامنے غصے پر کنٹرول رکھو گے اوکے۔۔وہ اسکا ماتھا چومتے بولا۔۔

حازق نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

جاؤ آپ بھی فریش ہو جاو۔۔مرتسم نے کہا تو وہ سر ہلاتا مرحالو گوں کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

اسنے ایک نظر مہر کی کمرے کی طرف دیکھا اور پھر گہری سانس چھوڑتا اس طرف بڑھ گیا۔

💞💞💞

انو۔نہیں۔پلیز اسے چھوڑ دو۔

عارض نہیں۔انو۔۔وہ سر ادھر سے ادھر پٹکتی نیند میں دبا دبا سا چیخ رہی تھی۔

مرتسم جو ابھی کمرے میں آیا تھا وہ تیزی سے اسکا طرف بڑھا۔

مہر۔۔مرتسم نے اسکا کندھا ہلایا۔

مہر آنکھیں کھولیں۔۔اسکا گال تھپتھپاتے وہ اسکے پسینے سے تر ہوتے چہرہ کو دیکھ سہی معنوں میں پریشان ہوا تھا۔۔

مہر کچھ نہیں ہوا آنکھیں کھولیں۔مرتسم نے اسے جھنجھوڑ ڈالا۔

وہ ہڑبڑا کر اٹھی تھی۔

انو،نوشے وہ ع۔عارض۔۔وہ خوف سے سفید پڑتی بے ربط الفاظ بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر کوئ نہیں ہے یہاں پہ۔ہوش میں آئیں دیکھیں کوئ نہیں ہے۔۔

مرتسم کی آواز اونچی تھی جس سے وہ خاموش ہوتی اسے دیکھنے لگی۔۔

ش۔شاہ۔وہ انو،عارض وہ اسکے سینے سے لگتے سہمے لہجے میں بولی۔۔

میری جان کچھ نہیں ہوا ہے۔بھول جائیں وہ سب ماضی تھا ایک برے خواب جیسا۔۔اسکے بال سہلاتے نرمی سے کہا۔

مرحا،میری بیٹیاں شاہ ایزل اور مرحا۔۔

وہ ہوش میں آتی اس سے دور ہوتی تیزی سے بولی۔

سب ٹھیک ہے مہر۔مرحا اور ایزل بلکل سیف ہیں کچھ نہیں ہوا ہے۔۔

وہ بس ایک حادثہ تھا لیکن شکر ہے خدا کا وقت رہتے ہمنے اپنی بچیوں کو اس غلاظت سے نکال لیا۔۔وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر تا نرمی سے بولا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شاہ میں اپنی بیٹیوں کو ایک خراش بھی نہیں آنے دوں گی۔میں ان پر عارض جیسے مرد کا سایہ بھی نہیں پڑنے دوں گی۔وہ شدت سے روتے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بلکل شاہ کی جان ایسا کبھی نہیں ہو گا۔اب رونا بند کریں شاباش بچے آپکو ایسے دیکھ کر ڈر جائیں گے۔پہلے ہی مشکل سے تھوڑا سنبھلے ہیں۔

وہ اسکے آنسو صاف کرتا بولا۔

شاہ حازق کہاں ہے۔۔اسے اچانک حازق کا غصہ یاد ایا۔

وہ باہر ہی ہے آپ فریش ہو جائیں میں بھیجتا ہوں اسے۔اب رونا بلکل نہیں ہے اوکے۔۔

وہ اسے کھڑا کرتا کچھ سختی سے بولا تو وہ سر ہلا گئ۔۔

وہ فریش ہو کر آئ تو وہ تینوں اسکے کمرے میں موجود تھے۔۔

مام۔۔آپکو کیا ہوا تھا۔وہ انکے قریب آئ تو حازق اٹھتا فکر مندی سے اسکے ہاتھ تھامتا بولا۔۔

کچھ نہیں میری جان بس تھوڑی ویکنیس ہو گئ تھی۔۔وہ اسکے گال تھپتھپاتے بولی۔۔

لیکن وہ مطمئین نہیں ہوا۔

ایم سوری مام میری وجہ سے آج اتنا تماشہ ہو گیا اور آپکی طعبیت بھی خراب ہو گئ۔۔

وہ اسکے ہاتھوں پر بوسہ دیتے آہستہ سے بولا۔

نہیں میری جان آپکی وجہ سے کچھ نہیں ہوا انفیکٹ ماما پر اوڈ اوف یو اپنے اپنی بہنوں کو کسی بہت بھیانک حادثے سے بچا لیا ہے۔۔وہ اسکا ماتھا چومتے بولی تو وہ ہلکا سا مسکرایا۔

کیا ہو رہا ہے۔۔وہ ایزل اور مرحا کے پاس بیٹھتی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں اسے دیکھتی جلدی سے اس سے لپٹ گئیں۔

اپنے ہمیں ڈرادیا۔۔وہ دونوں ایک ساتھ بولیں تو وہ ہس دی۔۔

دیکھ لو کبھی کبھار ماما بھی ڈرا سکتی ہیں صرف بچے ہی نہیں۔وہ شرارت سے بولی تو وہ دونوں خفگی سے اسے دیکھنے لگیں۔

آہو میلا بے بی ناراض ہو گیا۔۔وہ ایزل اور مرحا کے گال کھینچتے کچھ اداسی سے بولی تو وہ دونوں اسکی ایکٹینگ پر ہس دیں۔

لنچ ٹائم ہونے والا تھا۔اس لیے مرتسم نے انکے کے لئیے کھانا آڈر کر دیا۔۔

لنچ کے بعد وہ سب شاہ ولا کے لئیے چلے گئے۔۔

مرتسم نے ولی، ارسل اور غازی کو پہلے ہی فون کر دیا تھا اس لیے کسی نے کوئ سوال نہیں کیا۔

ایک گھنٹے بعد باقی سب بچے بھی اچکے تھے۔۔

اب وہ سب شاہ ولا کے لاؤنج بیٹھے تھے جبکہ مرتسم آہستہ آواز میں کچھ کہہ رہا تھا جسے سنتے سب کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا تو ایک جارہا تھا۔۔

شہر کا اتنا جانا مانا سکول اور اسکے ٹیچرز یہ سب کر رہے ہیں۔۔ارسل کی آواز میں بے یقینی تھی۔۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جو کچھ بہت برا ہونے سے پہلے ہمیں سب کچھ معمول ہو گیا۔۔

زہرہ نے کہا تو سب نے اسکی بات سے اتکاف کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب کیا کرنا ہے۔۔ اس ٹیچر کو ایسے ہی تو نہیں جانے دے سکتے ۔۔ غازی کی آواز میں دبا دبا سا غصہ تھا۔۔

سکول اور اس ٹیچر کے خلاف سٹریکٹ ایکشن ہو گا۔ دانین نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔

میں آج ہی ابھی سر سے بات کرتا ہوں اور سکول کے لیئے وارنٹس نکلواتا ہوں۔ پریشان مت ہوں انکا گناہ کابل معافی نہیں ہے اسکی سزا تو انہیں ملے گی۔۔

زین کی پرسوچ آواز گونجی تھی۔

💞💞💞

زین کے کہے مطابق سکول اور اس ٹیچر کے خلاف سخت کاروائی کی گئ تھی کورٹ کے فیصلے کے مطابق سکول کو کچھ وقت کے لیئے بین کیا گیا تھا جبکہ اس ٹیچر کو عمر قید کی سزا سنائی گئ تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک ہفتے میں بچوں کی دوسرے سکول میں مائیگریشن کروادی گئ جس سے پہلے پہل تو وہ کافی ڈسٹرب ہوئے لیکن پھر آہستہ آہستہ مینیج ہو گئے۔

اور پھر انہی دنو وشہ اور عادی واپس دو ماہ کے ٹرپ کے بعد واپس آتے سب کو سرپرائز دیتے خوش کر گئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہمنے آپکو بہتتتت مس کیاوش چاچی۔۔مرحا اسکے ڈوپٹے کا پلو کھینچتے بولی تو وہ ہس دی۔۔

پر چاچی نے تو آپکو زرا بھی مس نہیں کیا۔وہ سیاہ آنکھوں میں شرارت لیئے بولی۔۔

مرحا نے خفگی سے اسے دیکھتا تو وہ قہقہ لگا گئ۔۔

ان آٹھ سالوں میں انکی شخصیت میں کافی نکھار آیا تھا۔

وہ کوئ اب تین اپچ بچی نہیں رہی تھی۔

بڑی بڑی سیاہ آنکھیں،سیاہ بال جو آج بھی شولڈر سے تھوڑا نیچے تھے۔ہاں لیکن ڈریسینگ میں زمین ، آسمان کا فرق تھا۔پہلے وہ جو کرتا جینز پہنتی تھی اب فل سوٹ پہنتے ڈوپٹے کے ساتھ اُلجھتی رہتی تھی۔

تھوڑا سی سمجھدار بھی ہو گئ۔عادی کی سنگت میں اسکے چہرے پر گھلی گلابیاں اسکی خوشی کا پتہ دیتی تھیں۔

جبکہ عادل شاہ گھر کا سب سے چھوٹا سپوت جو کہ اب چھوٹا نہیں لگتا تھا۔

گرے آنکھوں میں آج بھی ہمہ وقت شرارت چمکتی تھی جبکہ اسکو دیکھنے پر وہ کافی بدلا سا لگتا تھا۔

لہجے میں ایک ٹھہراؤ آیا تھا۔چہرے ہر ہلکی ہلکی سی داڑھی اور ٹھہرا ہوا سا لہجہ اسکی شخصیت میں روعب سا پیدا کرتا تھا۔

جب سے اسنے بزنس جوائین کیا تھا لوگوں کا کہنا تھا کہ اسمیں مرتسم شاہ کی جھلک دکھتی تھی۔جسے وہ بڑے فخر سے مسکراتے قبول کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

دن گزرتے گئے سب اپنی اپنی زندگیوں میں پہلے کی طرح مصروف ہو گئے۔
گرمی اپنے عروج پر تھی۔اتنی زیادہ کے دو پل بھی پنکھے یا اے۔سی کے بغیر کھڑے رہنا مشکل ہو گیا تھا۔
سکول،کالجز یہاں تک کہ یونی والوں کو بھی گرمی کی وجہ سے سمر وکیشنز دے دی گئ تھیں۔
بچوں کو چھٹیاں ہوئ تو وہ یہ چھٹیاں گاؤں میں گزارنا چاہتے تھے۔انکی اس بات سے سب بڑے بھی راضی تھے سوائے مہر ماہ کے۔جو کسی صورت بھی راضی نہیں تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

لیکن مہر ایک بار۔۔آیت ابھی کچھ کہتی کہ وہ سختی سے اسکی بات کاٹ گئ۔
مینے ایک بار کہہ دیا تو کہہ دیا میں اپنے بچوں پر اس منحوس حویلی کا سایہ بھی نہیں پڑنے دوں گی۔۔
اسکے لہجے میں سمٹا درد وہاں بیٹھے ان تینوں نے محسوس کیا تھا

Posted On Kitab Nagri

لیکن۔زرنور کچھ کہتی کہ ارسل نے ان دونوں کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا۔

اچھا ٹھیک ہے پریشان مت ہو جیسا تو کہے گی ویسا ہی ہو گا۔۔ارسل نے اسے خود سے لگاتے تسلی دیتے کہا۔۔

کچھ دیر تک اسکے پاس بیٹھنے کے بعد وہ لوگ نیچے اگئے۔۔

کیا ہوا نہیں مانی۔۔؟انہیں آتے دیکھ ولی نے پریشانی سے پوچھا۔۔

نہیں بھائی وہ تو حویلی کا نام تک سننے کو تیار نہیں تھا۔

آیت نے مایوسی سے کہا۔

مایوس مت ہو آیت ہم سب جانتے ہیں وہ حویلی سے کس قدر خوفزدہ ہو چکی ہے۔۔اگر ہم اسے مجبور کریں گے تو اسکی طعبیت پر اثر پڑے گا۔۔ماہم اپیا نے کہا تو وہ خاموشی سے سر ہلا گئ۔

لیکن ایسے تو نہیں چلے گا نا پچھلے چار سال سے مہر نے وہاں قدم نہیں رکھا ناہی بچوں کو وہاں جانے دیا ہے۔

مرتسم پیراپور کا سردار ہے اور اسکی بیوی ہونے کے ناطے مہر کی گاؤں کے عوض کچھ ذمہداریاں بنتی ہیں۔گاوں والے مرتسم کے بچوں کو دیکھنا چاہتے ہیں۔۔

اگر وہ یونہی خوفزدہ رہے گی تو کیسے چلے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

روحاما نے سنجیدگی سے کہا۔

ٹھیک کہہ رہی ہیں آنٹی مہر کے خوف کو کسی طرح ختم کرنا ہی پڑے گا۔۔

ولی انکی بات سے متفق ہوا تھا۔۔

لیکن وہ تو گاؤں کا نام سنتے ہی آؤٹ اوف کنٹرول ہو جاتی ہے۔۔زرنور نے پریشانی سے کہا۔

اب کہ سبکی نظریں کب سے خاموش بیٹھے مرتسم پر گئ تھیں۔

مرتسم کرے گا اس سے بات۔اسکی بات تو سنتی ہے۔۔غازی نے اسے دیکھتے کہا جو ہنوز گہری سوچ میں گم تھا وہ یہاں ہو کے بھی نہیں تھا۔

مرتسم کروگے نا مہر سے بات۔ارسل نے اسکا کندھا ہلایا۔

وہ چونک گیا۔

کیا ہوا۔اسنے نا سمجھی سے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مہر سے بات کروگے نا گاؤں کے لیئے۔ماہم نے حیرانگی سے اسے دیکھتے کہا۔

اسنے گہری سانس بھری۔۔

آپ لوگ پریشان مت ہوں میں کروں گا مہر سے بات لیکن میں انہیں فورس نہیں کر سکتا میں سمجھا سکتا ہوں اگر وہ راضی ہو جائے تو۔۔

Posted On Kitab Nagri

سنجیدگی سے کہتے وہ وہاں سے اٹھ گیا۔

سب نے پر سوچ نظروں سے اسکی پشت کو دیکھا تھا۔۔

💞💞💞

وہ کمرے میں آیا تو کمرہ خالی تھا۔باتھروم میں پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔وہ شائید شاور لے رہی تھی۔

پاؤں سے شوز نکالتے اسنے شرٹ بھی اتار دی۔لائیٹس اوف کرتے وہ اوندھے منہ بیڈ پر گرتے آنکھیں موند گیا۔۔

وہ شاور لے کر آئی تو کمرے میں اندھیرا دیکھتے چونک گئی۔۔

وہ مرتسم کی خوشبو سے جان چکی تھی کہ وہ کمرے میں موجود ہے۔

مدھم لائیٹ جلاتے اسنے چونک کر اسے دیکھا جو اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا۔

بالوں کو تولیے سے آزاد کرتے اسنے گیلے بالوں کو سلجھایا۔ہلکا ہلکا سکھاتے وہ بیڈ کی طرف بڑھی۔۔

شاہ۔۔۔کہنی کے بل اسکے قریب نیم دراز ہورے اسنے مدھم لہجے میں پکارا۔

شاہ۔۔پھر سے پکارا ساتھ بالوں میں انگلیاں چلائیں۔

Posted On Kitab Nagri

جی۔۔وہ ہلکا سا کسمسایا۔

طعبیت ٹھیک ہے آپکی۔۔۔وہ اسکے بال میں انگلیاں چلاتی فکر مندی سے بولی۔۔

مرتسم خاموش رہا۔

مرتسم۔۔اسکی آواز میں اب پریشانی گھلی تھی۔

وہ جو صرف آنکھیں بند کر کے لیٹا ہوا تھا۔گہری سانس بھر کے رہ گیا۔

آہستہ سے سیدھا ہوتے اسنے مہر کو دیکھا۔

ہم ٹھیک ہوں میں۔۔اسکی بھوری آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

وہ الجھی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی کیونکہ وہ کبھی ایسے نہیں کرتا کمرے میں آتے ہی جب تک وہ اسے دیکھ کر روز کی طرح اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے اسے خود سے لگاتے سارے دن کی روادار پوچھتا تھا پھر فریش ہوتا تھا لیکن اج۔

وہ کچھ پل اسے دیکھتا رہا پھر اسے کہنی سے کھینچتے خود پر گرا گیا۔

آپ پریشان ہیں شاہ۔۔اسکے سینے سے سر اٹھاتے پوچھا۔

ہم تھوڑا سا۔۔بند آنکھوں سے جواب دیا۔

کیوں پریشان ہیں۔۔مدھم لہجے میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

گاؤں جانے کے معاملے کی وجہ سے۔۔مرتسم نے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا۔جانتا تھا اگر زرا سی نرمی برتے گا تو وہ بات سنے گی بھی نہیں۔

گاؤں کے نام سے مرتسم کے بازو پر چلتی اسکی انگلیاں تھمی تھیں۔

اگلے ہی پل وہ پیچھے ہوتی کہ مرتسم نے سختی سے اسکے گرد حصار باندھا تھا۔

یہ پل میرے سکون کے ہوتے ہیں جانم۔۔یوں مجھ سے دور جا کر میرے سکون کو بے سکون نا کیا کریں۔وہ نرمی سے بولا۔

مہر کی مزاحمت رک گئی۔اسنے سر اٹھاتے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ اسکی آنکھوں میں شکوہ پڑھتا بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔

مہر وہ بس ایک حادثہ تھا یار۔۔بھول کیوں نہیں جاتی ہیں آخر اپ۔۔وہ بے بسی کی سی کیفیت میں بولا۔

بھول جاؤں اس وقت کو جب میرے سر پر سوتن کا سایہ منڈلا رہا تھا۔

آپ کہہ رہے ہیں بس ایک حادثہ شاہ۔اس ایک حادثے میں مجھے بیوہ کرنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی شاہ۔

وہ تلخی سے بولی۔۔

ٹھیک ہے میں مانتا ہوں یار اسے بھولنا مشکل ہے۔لیکن اس حادثے کی بنا پر ہم اپنی زندگی کو یہیں روک تو نہیں سکتے نا۔وہ تھوڑا سا اوپر ہوتے بیڈ کروان سے ٹیک لگاتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

مہر ابھی بھی اسی پوزیشن میں تھی۔

میں آپکو مجبور نہیں کر رہا جانم۔ لیکن میں اپنی زمہ داریوں سے بھی تو نہیں بھاگ سکتا نا۔ پیر اپور میری زمہداری ہے۔ وہاں کا سردار، سربراہ میں ہوں۔ انکا والی وارث میں ہو جانم۔۔

انکی مشکلات میں انکا ساتھ دینا، انہیں حل کرنا، انکی مدد کرنا، ہر چھوٹی سی چھوٹی بات کو دیکھنا یہ سب میرے ذمے ہے میں کیا اس بات سے بھی منہ موڑ جاوں۔

وہ اسکو آہستہ آہستہ تھپکتا نرمی سے بول رہا تھا۔

لیکن میں آپکو تو نہیں روکتی ناشاہ۔۔ وہ اسکی بات کاٹتے بولی۔۔

آپ مجھے نہیں روکتی ہیں وہاں جانے سے لیکن مہر آپ خود سوچیں جب بھی میں گاؤں جاتا ہوں آپ سارا دن، ساری رات میری فکر میں گھلتے پریشان رہتی ہیں۔ اور ادھر میں بھی یہی سوچ کر پریشان رہتا ہوں کہ اب آپ پریشان ہونگی، خود کا خیال نہیں رکھیں گی، بچوں کو وقت نہیں دے پائیں گی۔

نا آپ سکون سے یہاں رہتی ہیں نا میں سکون سے وہاں رہتا ہوں۔

تو ذمہداریاں کیا خاک نبھاؤں گا۔۔ وہ ہنوز نرمی سے بول رہا تھا۔۔

میں مانتا ہوں اس حادثے کو بھلانا مشکل ہے نا ممکن تو نہیں۔

اور تو اور آپ بچوں کو بھی نہیں جانے دیتی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر میں پیراپور کا سردار ہوں یار میرے بچوں پر انکا بھی حق ہے۔وہ بچوں کو دیکھنا چاہتے ہیں ملنا چاہتے ہیں۔

اور کیا آپ نہیں چاہتی کہ ہمارے بچے ہمارے پرکھوں کی سینچ کر رکھی گئ ان امانتوں کو دیکھیں انکے بارے میں جانیں۔

وہ گاؤں جہاں مینے بچپن گزارا ہے،میری ماں وہاں شادی کر کے گئ تھی وہ کیسے میرے لیے منحوس ہو سکتا ہے یار۔میں چاہتا ہوں میرے بچے وہاں رہ نہیں سکتے لیکن کم از کم کوئ رشتہ ناطہ تو رکھیں اس گاؤں سے۔۔

وہ اسکا چہرہ سامنے کرتا کچھ بے بسی سے بولا تھا۔

لیکن شاہ مجھے ڈر لگتا ہے اگر اس بار پھر سے کچھ ہو گیا تو۔میں سچ کہہ رہی ہوں اس بار میں واقعی میں برداشت نہیں کر پاؤں گی۔۔

وہ اسکے چپ ہونے پر رندھے لہجے میں بولی۔

خدا پر بھروسہ رکھیں میری جان کچھ نہیں ہو گا۔۔مرتسم نے نرمی سے اسے خود میں بھینچا۔۔

وہ نیم رضامند ہو گئ تھی تو کل تک پوری طرح سے راضی بھی ہو جاتی۔۔وہ نرمی سے اسے تھپکتا رہا جانتا تھا آج کی رات وہ پھر سے خوف کی زد میں گزارے گی۔

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس لیے وہ پوری رات ایک پل کے لئیے نہیں سویا۔

مہر دوبار نیند میں ڈری تھی اور بری طرح سے ڈری تھی۔

وہ ایک حادثہ کسی برے آسیب کی مانند ان سے چپک گیا تھا جسے نا تو اسکی بیوی خود بھولتی تھی نا اسے بھولنے دیتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر کا چہرہ دیکھتے وہ بس سوچ کر رہ گیا۔

روشن صبح کئ زندگیوں میں ایک نئ امید کے کر بیدار ہوئ تھی۔

طلوح ہوتا سورج ہر کسی کو اپنے کام پر جلدی بھاگنے پر مجبور کر رہا تھا۔

جبکہ شاہ ولا میں آج سب پر سکون سے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے۔

آج سارے لڑکے بھی گھر پہ موجود تھے۔۔مہر کے رضامند ہونے کے بعد وہ لوگ آج شام ہی گاؤں کے لئیے نکلنے والے تھے۔۔

مرحا اور حازق آج دوسری بار گاوں جا رہے تھے۔جسکے لئیے وہ بہت ایکسائیٹڈ تھے۔۔

حازق، مرحا آپ دونوں نے کوئ شرارت نہیں کرنی اور میرے ساتھ ہی رہنا ہے بلکل بھی باہر اکیلے نہیں نکلنا اوکے۔۔

گاؤں پہنچتے وہ لوگ جب گاڑی سے نکلے تو وہ ایک ہاتھ سے میثم کو جھلاتے ان دونوں کو دیکھتے نرمی سے بولی۔ایک انجانی سا خوف تھا جو کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔

ارسل نے نفی میں سر ہلاتے تاسف سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

پریشان مت ہو کسی پرائی جگہ نہیں آئے وہ۔۔اسکے ہاتھ سے میثم کو لیتے وہ کچھ خفگی سے بولا تو وہ سر جھٹک گئ۔۔

چلیں۔سب لوگ اندر چلے گئے تو مرتسم نے اس سے کہا جسنے ایک بار بھی اس حویلی پر نظر نہیں ڈالی تھی۔۔

اسنے مرتسم کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھتے اپنا کانپتا ہاتھ رکھ دیا اور اسکے ساتھ آگے بڑھ گئ۔

حویلی کی طرف بڑھتے اسکے سامنے چار سال پہلے کے وہ منظر کسی فلم کی مانند چلنے لگے تھے۔وہ چیخیں، سسکیاں اسکے کانوں میں گونجنیں لگی تو اسکا وجود لرزنے لگا۔۔

مرتسم کے ہاتھ پر اسکی گرفت بڑھی تھی۔۔

اس شخص نے میرے ساتھ زبردستی کی ہے۔۔اسکے کانوں میں کسی لڑکی کا چیختا ہوا جملہ گونجا۔

پنچایت مرتسم شاہ کو کوڑھے مار کر اسکے وجود کو مسمار کرنے کی اجازت بھی دے سکتی ہے۔۔کسی کا چھبتا ہوا جملہ گونجا۔

اس آگ کی لپیٹ میں مرتسم شاہ آچکا ہے۔ہاں مرتسم شاہ مر چکا ہے۔۔ارسل نے اسے جھنجھوڑا تھا۔ اسکے قدم لڑکھڑائے تھے۔۔

مرتسم نے اسکے چہرے پر زلزلے کے آثار دیکھتے اسکے گرد بازو پھیلاتے اسے اپنے حصار میں لے لیا۔

Posted On Kitab Nagri

آس پاس کھڑی ملازمائیں سر جھکاتی اپنی مسکراہٹ دبا گئیں۔۔

اسنے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔دوبارہ پھر سے اس حویلی کی دہلیز پار کرنا اسے دنیا کا مشکل ترین امر لگ رہا تھا۔۔

میں ہونا آپکے ساتھ۔۔مرتسم نے آہستہ سے کہتے اسکے ساتھ ہی دہلیز پار کی تھی۔

اسنے بھیگی آنکھوں سے اس حویلی کو دیکھا جو کہ اب کافی بدل چکی تھی۔

گہری سانسیں لیتے اسنے خود پر قابو پایا تھا۔

واٹ ہیپنڈ پھوپھو۔وائے آر یو کرائینگ۔۔ایزل جو بچوں کے ساتھ حویلی دیکھ رہی تھی مہر کو آتے دیکھ اسکی طرف بڑھی تھی۔

نتھگ پھوپھو کی جان بس کچھ یاد آگیا۔۔وہ نفی میں سر ہلاتے اسکے قریب جھکتے اسکا گال چومتے بولی۔

تو پھر رو کیوں رہی ہیں یاد آگیا تو یاد کر کے بس سمائل کریں آپ ہی تو کہتی ہیں گزر جانے والے مومنٹس کو یاد کر کے سمائل کرتے ہیں پھر وہ اچھے ہوں یا برے کیونکہ وہ گزر گئے ہوتے ہیں۔۔

وہ اسکے بھیگی آنکھیں صاف کرتے بلکل اسی کے انداز میں بولی تو مہر ناچاہتے ہوئے بھی ہس دی۔۔

بلکل میری جان۔۔اسے خود سے لگاتے کہا۔۔

جاؤ آپ کھیلو پھوپھو ٹھیک ہیں۔مہر نے مسکراتے کیا تو وہ جی کہتی وہاں سے بھاگ گئ۔۔

اسنے چور نظروں سے سامنے اس کمرے کو دیکھا جس سے اسکی بہت بری یادیں جڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے کو دیکھتے وہ زور سے آنکھیں مینچ گئ۔

جب اپنی انکھوں پر نرم گرم سے لمس پر چونکی۔

اسنے سٹپٹا کر سامنے دیکھا جہاں سب تین گھنٹے کے سفر سے تھک کر اب آرام سے بیٹھے تھے۔

نظریں پھیرتے اسے دیکھا جو بھرے لاؤنج میں بھی گستاخیوں سے باز نہیں آتا تھا۔

ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں اب آپ خود ہی مجھے مجبور کرتی ہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔وہ کندھے اچکا کر بولتا باقی سبکی طرف بڑھ گیا۔۔

مہر نے دانت کچکچاتے اسے دیکھا اور پیر پٹکتے اسکے پیچھے بڑھ گئ۔۔

💞💞💞

چار سال پہلے:

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ ان دنو کی بات تھی جب وہ سب عاشر اور ہانیہ کے عقیقے کے لیئے گاؤں گئے ہوئے تھے۔حازق اور مرحا اس وقت چار سال کے تھے۔۔

مہر کو بہت مشکل سے مرتسم نے دوبارہ حویلی جانے کے لیئے منایا تھا۔وہ بہت ڈر گئ تھی گاؤں سے اور حویلی سے۔لیکن سب کے زور دینے پر اسے آنا پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

تبریز شاہ جو ہارون شاہ کا بڑا بھائی تھا وہ مرتسم سے بدلہ لینے کے لیئے کوئی موقع ڈھونڈ رہا تھا اور اسے موقع مل گیا۔

عقیقہ کافی بڑے پیمانے پر تھا۔رات گئے تک وہ لوگ کچھ انتظام ختم کرتے اپنے اپنے کمروں میں سونے کے لیئے جا چکے تھے۔

دور پرے کے جو دوست اور مہمان تھے انہیں مہمان خانے میں ٹھہرایا گیا تھا۔۔

مرتسم کو مہر کے پاس جانے کا زرا بھی وقت نہیں ملا۔وہ بس اسے ڈیرے پر جانے کا کہتے چلا گیا۔

مہر نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ اسے صرف ایک گھنٹے کا کہتے چلا گیا۔کیونکہ اسے اپنی ایک آن لائین میٹینگ اٹینڈ کرنی تھی اس لیے وہ ڈیرے پر سگریٹ پھونکتے اپنی میٹینگ اٹینڈ کر رہا تھا۔

میٹینگ ختم کرتے اسے کافی وقت ہو گیا تھا فجر کی اذانیں اسکے کانوں میں گونجیں۔

وہ نماز پڑھ کے سونے کا سوچتے گاڑی کی طرف قدم بڑھا گیا۔

نیند اس قدر حاوی تھی کہ اسے ڈیرے پر بنے کمرے کو لاک کرنا بھی یاد نہیں رہا۔۔

وہ انجان تھا کہ اس پر کسی نے نظر رکھی ہوئی ہے۔اسے جاتے دیکھ دور ایک درخت کے سائے تلے چھپے آدمی نے پریشان ہوتے کسی کو فون کیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے بھی گاڑی کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ کسی نے پیچھے سے اسکے سر پر وار کیا وہ لڑکھڑایا اس سے پہلے کہ پیچھے مڑتا دوسری ضرب سے وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو گیا۔

جلدی لے کر چلو۔۔

تبریز شاہ کے ملازم اسکے بے ہوش وجود کو ڈیرے کے کمرے میں چارپائی پر پھینکتے جلدی سے باہر چلے گئے۔۔

یہی ہے وہ۔۔انکے ساتھ کھڑی لڑکی اشتیاق سے مرتسم کو دیکھتے بولی۔

ہاں یہی ہے اب جلدی سے اسے ہوش میں لا اور اپنا ناٹک شروع کر۔

ہم گاؤں والوں کو لاتے ہیں۔

وہ اسکی آنکھوں میں مرتسم کے لیئے ستائش دیکھتا جھڑک کر بولا۔

وہ ہنہ کرتی سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔۔

ہائے کتنا سونا ہے یہ۔کیا ٹوٹ کر حسن دیا ہے تجھے رب نے۔۔

وہ مرتسم کے پاس بیٹھتے اسکی چہرے پر انگلیاں چلاتے بولی۔۔

کاش تو سچ میں میرے ساتھ زبردستی کر لیتا میں تو خود تجھ جیسے شہزادے کی بانہوں میں بکھر جاتی۔۔

وہ اسکی شرٹ کے بٹن کھولتی مبہوت سی اسے دیکھتے بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

باہر سے کھٹکے کی آواز آئی تو سر جھٹکتے جلدی سے اپنی چادر اتارتے اسنے خود کو بے لباس کرتے وہاں پڑی بڑی سی چادر اوڑھ لی۔

اسکے بازو، گردن اور چہرے پر کافی نشان تھے نوچے جانے کے۔۔

چل تیرے ہوش میں آنے کی باری آگئ عربی شہزادے۔۔ وہ شیطانی ہسی ہستے وہاں پڑا پانی کا جگ اسکے چہرے پر پھینک گئ۔۔

اپنے ساتھ لائی ہوئی گلیزرین آنکھوں میں ڈال لی جس سے اسکی آنکھیں کچھ سرخ ہو گئیں اور پانی کی طرح آنسو بہنے لگے۔۔

مرتسم جو اسکے پانی پھینکنے پر کسمسایا تھا۔ سر پر ہاتھ رکھتے وہ اٹھ بیٹھا۔

سر کو جھٹکا دیتے اسنے خود کو ہوش میں لانے میں کوشش کی تو نظر سامنے صرف ایک چادر میں لپٹی لڑکی پر گئ۔

وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ کون ہو تم اور یہاں اس حالت میں کیا کر رہی ہو۔

وہ پاس پڑے اسکے کپڑے اور اپنی شرٹ کے کھلے بٹن دیکھتا سچویشن سمجھنے کی کوشش کرتا بولا۔۔

جبکہ وہ لڑکی اسکی بات سنتے سسکیاں بھرتی اونچی آواز میں رونے لگی۔

تم۔۔ ابھی مرتسم کچھ کہتا کہ وہ لڑکی یونہی باہر بھاگ گئ۔

ہے رکو تم ایسے نہیں جا سکتی۔۔ وہ اسکے پیچھے بھاگا۔۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو لو گاؤں والوں اپنی آنکھوں سے مینے کہا تھا میں کل رات مرتسم سائیں کو یہاں ایک لڑکی کے ساتھ دیکھا تھا۔۔

تبریز شاہ کا ملازم جو ابھی لوگوں کو لے کر وہاں پہنچا تھا لڑکی کو یوں باہر نکلتے اور مرتسم کو اسکے پیچھے بھاگتے دیکھ تمسخر سے بولا۔

اس لڑکی کو دیکھتے لوگوں کی نظریں جھک گئ کیونکہ اسکی حالت دیکھنے میں کافی بری لگ رہی تھی۔

مرتسم اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا اس سے پہلے کہ آگے بڑھتا وہ لڑکی چیخنے لگی۔

مجھے بچالو۔ پلیز مجھے اس درندے سے بچالو اسنے کل رات میری عزت لوٹ لی اور اب مجھے جان سے مارنے گا تھا۔ خدا کے لیئے مجھے بچالو۔

وہ لڑکی گاؤں والوں کو دیکھتی سہمے ہوئے لہجے میں سسکیاں بھرتی چیخ کر بول رہی تھی۔۔

جبکہ مرتسم حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔

کیا بکواس کر رہو میں تو تمہیں جانتا تک نہیں ہو۔ وہ اسکی طرف بڑھتا چیخا تھا۔

بس مرتسم شاہ بس۔ اور کتنا ظلم کروگے اس معصوم پر۔۔

تبریز شاہ اچانک اسکے سامنے آتا بولا۔

مینے کچھ نہیں کیا ہے۔۔ وہ دھاڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں گاؤں والوں میری بات پر تو یقین نہیں تھا نا اب دیکھ لیا اپنی آنکھوں سے یہی سب ہے تمہارے سردار کا یہ روز نت نئے لڑکیوں کے ساتھ رات رنگین کرتا ہے۔ گاوں کا سردار ہونے کا فائیدہ اٹھاتے لڑکیوں پر بری نظریں ڈالتا ہے۔

تبریز شاہ اونچی آواز میں چیخا تھا۔

بکواس بند کرو اپنی مینے کچھ نہیں کیا ہے میں تو اسے جانتا تک نہیں ہوں۔ جھوٹ بول رہی ہے یہ لڑکی۔۔ مرتسم بے بسی سے چیخا تھا۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے۔۔

کیا ہو رہا ہے یہ سب۔۔۔ قاسم شاہ کی دھاڑ نے سب کو خاموش ہونے پر مجبور کر دیا۔۔

حویلی والوں کو کسی نے خبر کر دی تو وہ لوگ ہڑبڑاہٹ میں یہاں آئے تھے۔۔

آیئے قاسم شاہ دیکھیئے اپنے سپوت کے کارنامے۔

وہ تمسخر سے انہیں دیکھتا بولا۔

میرے بابا سے عزت سے بات کرو۔۔ مرتسم اسے دیکھتا دھاڑ تھا۔۔

عزت ہے تم جیسے لوگوں کی۔۔ وہ بھی جوابا چیخا تھا۔

لوگوں میں چہ مگوئیاں ہونے لگی تھیں۔

ولی اور غازی مرتسم سے معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جبکہ ارسل،وجدان بھائی اور بابا اب باقی لوگوں سے کچھ پوچھ رہے تھے۔

اگلے آدھے گھنٹے میں جرگہ بیٹھ چکا تھا۔

بولو بیٹی کیا ہوا تھا ہمیں ساری بات بتاو۔۔مصطفیٰ شاہ نے اس لڑکی کو دیکھتے نرم لہجے میں کہا۔۔

اب وہ اپنے پھٹے کپڑوں میں ملبوس تھی۔۔

میرا نام سمرین ہے۔یتیم ہوں میں ساتھ والے گاؤں کی ایک حویلی کی ملازمہ ہوں۔اج اپنی دوست سے ملنے آئی تھی۔راستے میں جاتے ہوئے مجھے دیر ہو گئی۔مغرب کے وقت راستے میں مجھے یہ دکھے تو میں انسے مدد لینے پہنچ گئی۔

لیکن مجھے کیا پتہ تھا کہ یہ درندہ میری عزت کو یوں تار تار کر دیگا۔۔وہ سسکیاں بھرتی اونچی آواز میں روتی بولی تھی۔

سبکی بے یقین نظریں مرتسم پر تھیں۔

انہوں نے مجھے کہا کہ یہ میری مدد کریں گے میں انکے ساتھ آگئی لیکن یہ مجھے یہاں بند کر کے خود جانے کہاں چلے گئے۔

میں روتے،ڈرتے وہیں بیٹھی تھی کہ آدھی رات کو یہ وہاں آگئے اور میرے ساتھ۔۔۔اتنا کہتے وہ منہ پر ڈوپٹہ رکھتی زمین پر بیٹھتے بری طرح سے رونے لگی۔

ایک بار تو تبریز شاہ بھی اسکی ایکٹینگ پر حیران ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے چہرے، بازو اور گردن پر بنے نشان بلکل اسکی بات کی عکاسی کر رہے تھے۔۔

انہوں نے میرے ساتھ زبردستی کی میں۔کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہی۔مجھے انصاف چاہئیے خدا کے لئیے میرے لئیے انصاف کریں۔۔وہ سامنے بیٹھے سرداروں کے آگے ہاتھ جوڑتے بولی۔۔

مرتسم سمیت وہ چار و مٹھیاں بینچتے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے ہم لوگ مرتسم سائیں کو اتنے سال سے جانتے ہیں وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے۔

ہاں بلکل ٹھیک کہہ رہے ہو مرتسم سائیں کبھی ایسا نہیں کر سکتے۔

یہ عورت جھوٹ بول رہی ہے ہمیں مرتسم سائیں پر پورا یقین ہے۔

گاؤں کے لوگ اس عورت کی بات سنتے غصے میں چیخ چلانے لگے تھے۔

تبریز شاہ اور وہ عورت دونوں اب گھبرا گئے۔۔

خاموش رہیں سب۔۔مصطفیٰ شاہ نے ہاتھ اٹھاتے سب کو خاموش کروایا۔۔

مرتسم تم کیا کہنا چاہو گے۔۔انہوں نے مرتسم کو دیکھا۔

میں بس اتنا کہوں گا میں اس عورت کو نہیں جانتا۔یہ جھوٹ بول رہی ہے اس سے زیادہ میں اپنے کردار کی گواہی نہیں دوں گا۔۔

وہ پختہ لہجے میں سکون سے بولا تھا۔جبکہ چہرہ ضبط سے سرخ پڑ رہا تھا۔اسکے اندر کا آتش فشاں پھٹنے کے قریب تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن یہ تمہارے ڈیرے پر اس حال میں تمہارے ساتھ کیا کر رہی تھی۔۔ قاسم شاہ نے اسے گھورتے پوچھا۔

اسی لیے انہیں اسکا رات کو ڈیرے پر جانا بلکل پسند نہیں تھا۔وہ جانتے تھے ہارون شاہ کا بدلہ لینے کے لئیے اسکا بھائی کسی بھی حد تک جائے گا۔۔

میں نہیں جانتا میں تو گھر واپس جا رہا تھا کہ کسی نے پیچھے سے میرے سر پر کچھ مارا تو میں بے ہوش ہو گیا۔جب ہوش میں آیا تو یہ لڑکی سامنے تھی جبکہ میں تو اسے جانتا تک نہیں۔وہ ہنوز اطمنان سے بول رہا تھا۔

یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔یہ ساری رات یہیں تھے۔خدا کے لئیے میرے ساتھ انصاف کریں۔مجھے انصاف دلائیں۔کیا ایک لڑکی اپنے بارے میں ایسا کچھ کہ سکتی ہے۔وہ لڑکی اسکے پختہ لہجے پر گھبرا کر چیخ اٹھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپکو لوگوں کو یقین نہیں آرہا تھا تو یہ نشان دیکھیں۔یہ اس درندے کی درندگی کے نشان۔۔ وہ اپنی چادر اتارتے اپنی گردن اور بازو سامنے کر گئ۔

بس۔۔ اسکے چادر اتارنے پر وہاں بیٹھے دوسرے سردار دھاڑے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مرتسم شاہ تمہارے پاس کل تک کا وقت ہے اپنی بے گناہی کا ثبوت لاؤ ورنہ تمہیں یا تو اس لڑکی سے نکاح کرنا پڑے گا یا پھر تمہیں کوڑوں کی سزا سناتے مسمار کر دیا جائے گا۔۔اور تمہارے خاندان کو اس گاؤں سے دربدر کر دیا جائے گا۔۔

منظر شاہ اسے دیکھتے فیصلہ کن لہجے میں بولے۔

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے لیکن یہ لڑکی تب تک میری ہی حویلی میں رہے گی آپ چاہئیے تو اسکی نگرانی کے لئیے اپنی ملازماؤں کو ساتھ بھیج سکتے ہیں۔۔

وہ قہر برساتی نظروں سے اس لڑکی کو دیکھتے بولا۔

ٹھیک ہے مرتسم۔میری دو ملازمائیں تمہارے ساتھ جائیں گی۔ مصطفی شاہ اسکے بات سنتے بولے۔

انکا فیصلہ سنتے باقی سردار بھی وہاں سے ہٹ گئے۔تو لوگوں کا ہجوم بھی آہستہ آہستہ وہاں سے ہٹنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

حویلی تک خبر پہنچی تو خوشی کا ماحول غم،اداسی اور آنسوں میں بدل گیا۔

مہر ساکت سی اس ملازمہ کو دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس لڑکی نے مرتسم سائیں پر زبردستی کا الزام لگایا ہے۔

اور اسکی حالت کافی بری ہے۔وہ لوگ یہیں آرہے ہیں۔وہ ملازمہ بولتی جارہی تھی جبکہ اسے لگ رہا تھا جیسے کوئی آہستہ آہستہ اسکے کانوں میں زہر گھول رہا ہو۔

تبھی باہر گاڑی رکنے کی آواز آئی۔وہ جھٹکے سے ہوش میں آتی نیچے بھاگی تھی۔

مہر۔اسے ننگے پاؤں بھاگتے دیکھ۔ایت چیختی اسکے پیچھے بھاگی۔۔

وہ ننگے پاؤں دو،دو سیڑھیاں ایک ساتھ پھلانگتی تیزی سے نیچے بھاگ رہی تھی۔

دروازے تک پہنچتے تیزی کی وجہ سے اسکا پاؤں کارپٹ میں رپٹا اس سے پہلے کہ وہ منہ کے بل نیچے گرتی کسی نے تیزی سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

شاہ۔۔وہ زیرلب کہتی جلدی سے سیدھی ہوئی۔

شاہ وہ۔وہ ملازمہ وہ پتہ نہیں کیا بول رہی تھی۔اپ وہ۔۔

تیز بھاگنے کی وجہ سے اسکا سانس تک پھول گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شش۔کچھ نہیں ہوا ہے۔۔مرتسم اسکا سر چومتا اسے خود سے لگا تا نرمی سے بولا۔۔

اسکے یوں سرعام ایسے مہر کے سر پہ بوسہ دینے پر ملازموں نے معنی خیز نظروں سے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جو چھبتی نظروں سے مرتسم کے سینے میں چھپی اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔

روم میں جائیں میں آرہاہوں۔۔نرمی سے اسے خود سے الگ کرتے کہا۔وہ نفی میں سر ہلاتے اسکا بازو پکڑ گئ۔

ایک منٹ۔۔مرتسم نے اپنا بازو چھڑواتے اس سے کہا۔

وہ دو قدم پیچھے آتا اس لڑکی تک پہنچا اور اسکا بازو پکڑا۔۔

سنبھالو اسے دانین یہ اس سے سچ کیسے اگلوانا ہے یہ تمہاری زمہدار ہے۔۔وہ اسے دانین کے پاس پھینکتے نفرت سے پھنکارا تھا۔۔

آپ لوگ پریشان مت ہوں کچھ نہیں ہوا ہے۔بس تبریز شاہ اور اس لڑکی نے اپنی موت کو دعوت دی ہے جسکا انتظام بھی خود ہی کیا ہے۔۔وہ ایک ایک لفظ چبا کر بول رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ نہیں ہوا ہے ماں پلیز پریشان مت ہوں۔وہ روتی ہوئ روحا کو خود سے لگاتا نرمی سے بولا۔

چلیں۔مہر کو ہنوز وہیں کھڑے دیکھ وہ اسکے قریب ایا۔۔

وہ سر ہلاتی اسکے ساتھ چل پڑی۔

اسے کمرے میں لے جاؤ۔۔ماہم اپیا سمرین کے پھٹے کپڑے دیکھ سنجیدگی سے ملازمہ سے بولی۔

باقی سب بھی اندر کی طرف بڑھ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

کتنا پیار کرتے ہیں ہیں مرتسم سائیں۔مہربی بی سے۔

انکے جانے کے بعد ملازمائیں سرگوشی میں ایک دوسرے سے کہنے لگیں۔

ہاں انکی آنکھوں میں زرا سا آنسو برداشت نہیں کرتے۔دیکھا نہیں کیسے ابھی بھی انہیں بانہوں میں بھرے کھڑے تھے سب کے سامنے بھی۔۔دوسری ملازمہ اسکی تاکید کرتی بولی۔

جبکہ وہاں سے گزرتی سمرین کے کانوں میں یہ جملے پڑے تو وہ مٹھیاں بینچ کر رہ گئ۔

💞💞💞

یہ سب کیا ہے مہر ایسے چھوڑ کر گیا تھا میں اپکو۔۔

وہ اسکے بکھرے بال، سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ خفگی سے بولا۔

شاہ سب باہر ملازمہ کیا بول رہی تھی۔اور وہ لڑکی کون ہے۔

آپ اسے یہاں کیوں لائے ہیں۔۔

وہ اسکے شرٹ جکڑتے غرائی تھی۔

جانم میں بتاتا ہوں آپکو ایک سیکینڈ۔۔وہ اسکے خونخوار روپ پر متبسم ہوتا بولا۔

اسکے اندر کا آتش فشاں مہر کو دیکھتے کہیں دب گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مہر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جو اپنی شرٹ اتار رہا تھا۔

میری بات کا جواب دیں اور۔شرٹ کیوں اتاری ہے اپنے شاہ۔وہ غصے سے بولی۔۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا اس لڑکی کے ہاتھ لگی کوئی بھی چیز آپ چھوئیں۔۔

وہ سنجیدگی سے بولتا شرٹ اتارتے صوفے پر پھینک گیا۔

ک۔کیا مط۔لب اسنے اپکی۔ ش۔شرٹ کو۔۔۔ وہ سوکھتے لبوں پر زبان پھیرتے ٹوٹے الفاظ میں بولی۔۔

افف مرتسم نے کراہ کر آنکھیں مینچیں۔یہ اسے اپنی بیوی کے سامنے نہیں بتانا چاہیئے تھا۔

مہر میں آپکو سمجھاتا ہوں۔۔وہ دوسری شرٹ نکال کر پہنتا تحمل سے بولا۔

کیا بتائیں گے اس گندی چڑیل نے آپکو ہاتھ ٹچ کیا۔اسنے آپکو، آپکی شرٹ کو ہاتھ بھی کیسے لگایا۔۔

وہ چیخی تھی۔

مرتسم شرٹ کے بٹن ایسے ہی کھلے چھوڑے اسکی طرف بڑھا۔

جانم میری بات تو۔۔لیکن اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ اس پر جھپٹی۔

آپ اسے گھر لے ائے۔۔وہ غصے سے اسکے سینے پر ناخون سے خراشیں ڈالتے چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی ہمت کیسے ہوئی آپکو ہاتھ لگانے کی میں اسکے ہاتھ توڑ ڈالوں گی۔۔وہ اسنے کندھے پر دانت گاڑھتے تیزی سے پیچھے ہوتے غرائی تھی۔۔

مرتسم اسکے ارادے سمجھتا اسے پکڑتا لیکن اس سے پہلے ہی وہ تیزی سے کمرے سے باہر بھاگی تھی۔۔

شٹ۔۔وہ اسکے پیچھے بھاگا۔

مہرر کیں میری بات سنیں۔وہ اسکے پیچھے بھاگتا ہڑبڑاہٹ میں بولا۔

اسے یہ بھی ہوش نہیں رہا کہ اسکی شرٹ کے بٹن کھلے ہیں اور سینے پر دی گئی مہر کی سوغاتیں صاف نظر ارہی تھیں۔

لاؤنج میں بیٹھے سب جنہیں ولی اور ارسل تمام بات بتارہے تھے چونک گئے۔۔

غصے سے لال، پیلی ہوتی مہر کو نیچے آتے اور اسکے پیچھے کھلی شرٹ میں بھاگتے مرتسم کو دیکھ سب کے منہ کھل گئے۔۔

کہاں ہے وہ چڑیل۔وہ نیچے آتے ملازمہ کو دیکھتے بولی۔

وہ سامنے والے کمرے میں۔۔ملازمہ اسکے غصے سے ڈرتے جلدی سے بولی۔

مرتسم کیا ہوا ہے۔۔ولی بامشکل اپنی ہسی روکتا بولا۔

مجھ سے مت پوچھو اپنی بہن کو روکو ورنہ وہ اس چڑیل کو جان سے مار ہی ڈالیں گی۔

وہ سب کی نظروں سے خجل ہوتا مہر کے پیچھے گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مہر جھٹکے سے دروازہ کھول کے اندر آئی۔۔

سمرین جو ابھی ماہم کے دیئے گئے کپڑے تبدل کر کے بیڈ پہ بیٹھی تھی چونک گئی۔

اسکے ساتھ وہاں کھڑی وہ دو ملازمائیں بھی چونکیں۔

تمہاری اتنی ہمت کے تم میرے شاہ کو ہاتھ لگاو۔انکی شرٹ کو ٹچ کرو۔۔

وہ دھاڑتے اسکی طرف بڑھی تھی۔

سمرین گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی اسے مرتسم شاہ کی بیوی سے اتنی بہادری کی امید نہیں تھی اسے لگا تھا کہ وہ کمرے میں چھپ کر رو رہی ہو گی۔۔

ہاتھ کیسے لگایا تمنے انہیں ہاں۔وہ اسکی طرف بڑھتی چیخی تھی۔

سارا گاؤں جانتا تھا مرتسم شاہ پر صرف مہر ماہ شاہ کا حق ہے پھر تمنے کیسے ہاتھ لگایا۔۔مہر اسے بالوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کرتے ڈھاڑی۔۔

تمنے میرے شاہ پر الزام لگایا۔میرے شاہ پر کیسے۔۔وہ اسکے چہرے پر تھپڑ مارتی اسکے بال نوچتے ہزیانی ہو رہی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مرتسم جو باقی سبکے ساتھ دروازے میں کھڑا تھا وہ لڑکی یہ سب ڈیزرو کرتی ہے لیکن اب مہر کے غصے کو دیکھتے وہ بھی گھبرا گیا۔

مہر بس۔بس ہو گیا چھوڑ دیں اسے بس۔۔مرتسم تیزی سے اسکی طرف لپکتا اسے اس لڑکی سے الگ کرتا بولا۔

آپکو کیوں اس چڑیل سے ہمدردی ہو رہی ہے۔۔وہ مرتسم کے بازو پر ناخن مارتے غصے سے اسے دیکھتے بولی۔

جبکہ سب لوگ اس سچویشن پر پریشان ہونے کی بجائے دبی دبی سی مسکان سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

بس ہو گیا نا میری شیرنی بس کریں کچھ جرگے کے لیئے بھی چھوڑ دیں۔۔وہ اسے قابو کرنے کی کوشش کرتا بولا۔

سمرین اب سہی معنوں میں سہم کر اسے دیکھ رہی تھی۔

اسنے میرے ساتھ زبردستی کی ہے اور آپ لوگ بھی مجھے ہی قصوروار سمجھ رہے ہیں۔وہ چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سردار مرتسم شاہ کو کوڑھے مار کر اسکے وجود کو مسمار کرنے کی اجازت بھی دے سکتے ہے تو تمنے جو میرے ساتھ کیا ہے تمہیں بھی سزا دی جائے گی۔۔۔اسکا رندھا ہوا لہجہ کچھ چھبتا ہوا بھی تھا۔

بتاتی ہوں میں تمہیں کیسے زبردستی کی ہے۔۔میں بھی دیکھتی ہوں کس میں اتنی ہمت ہے جو میرے شاہ کو سزا دیں۔۔وہ مرتسم کے بازوں سے نکلتی اسکا گلا پکڑتی چیخی۔

بکواس بند کرو اپنی مرنا ہے تمہیں میری بیوی کے ہاتھوں سے۔مرتسم مہر کو زبردستی پیچھے کرتا اسے لڑکی کو غصے سے دیکھتا ڈھاڑا۔۔

مرتسم نے مچلتی ہوئی مہر کو اپنی بازوں میں اٹھایا۔

اگر اپنے اب زرا سی بھی مزاحمت کی مہر تو میں سبکی موجودگی کا بھی خیال نہیں کروں گا اور نا ہی اگلے دو دن آپکو کمرے سے باہر قدم رکھنے دوں گا۔وہ مسلسل اسے مزاحمت کرتے دیکھ اسکے کان میں سرگوشی کرتے اسکی مزاحمت روک گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مہر نے خفگی سے اسے دیکھا اور پیچھے سب کو دیکھتی وہ لب دباتی اسکی گردن میں چہرہ چھپا گئ۔۔

مرتسم سب کی مسکراتی نظروں کو دیکھتے جھنپ کر اسے لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

انکے جاتے سب کا مشترکہ قہقہ گونجا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

قہقہوں کی گونج اتنی زیادہ تھی کہ پوری حویلی گونج اٹھی۔

ہائے میں صدقے میری شیرنی نے کیا سبق سکھایا ہے۔۔

ارسل سمرین کی بگڑی حالت اور سہما ہوا چہرہ دیکھ مزے سے بولا۔۔

اور نہیں تو کیا میری بہن نے بہت اچھے سے جواب دیا۔۔غازی سرد نظروں سے اسے دیکھتا جتا کر بولا۔

حویلی کی ملازمائیں تک مرتسم شاہ کی مہرماہ شاہ کے لیئے محبت اور مہر کی اسکی کے لیئے پوزیسیسونیس سے واقف تھیں۔

اس لیے اب انکی چھبتی ہوئی، تمسخر بھری نظروں کا مرکز سمرین تھی جو اب ہچکیاں بھرتی بیڈ کے کونے سے چپکی بیٹھی تھی۔

اسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا کہ اسنے غلط لوگوں سے دشمنی مول لی ہے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

اتنا غصہ جانم۔۔وہ اسے بیڈ پہ ڈالتا متبسم ہوتے بولا۔

مہر نے خفگی سے منہ موڑ لیا۔وہ جتنا غصہ کر سکتی تھی کر گئی تھی۔اب وہ خود کو اور رونے سے نہیں روک پائی۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ جانتی تھی جتنا یہ معاملہ آسان سمجھا جارہا تھا تھا ہو گا نہیں۔۔

جانم۔۔اسے منہ موڑتے دیکھ مرتسم نے اسکے گال پر ہاتھ رکھتے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا۔

کیا ہے آپکو۔ابھی بھی جائیں گزاریں رات وہیں کتنا منع کیا تھا مینے آپکو کہ مت جائیں لیکن مجھ سے جھوٹا وعدہ کر کے چلے گئے۔دیکھ لیا نا انجام۔۔

وہ رندھے لہجے میں بولی تھی۔انسو پھسل پھسل کر مومی گالوں پر بہتے جارہے تھے۔۔

مہر میری جان یار اب رو کیوں رہی ہیں۔۔اپ تو بہت بریو ہیں میری جان۔اور کچھ نہیں ہوا ہے بس غلط فہمی ہوئی ہے جو بہت جلدی ختم ہو جائے گی۔۔

مرتسم اسے اٹھاتے خود میں بھینچتے مدھم لہجے میں بولا۔۔

کیسے ٹھیک ہو گا شاہ۔اس لڑکی نے آپ پر ریپ کا الزام لگایا ہے۔اپ جانتے ہیں یہ کیسا الزام ہے۔۔یہ اپنے نہیں کیا ہے شاہ لیکن اگر آپ یہ ثابت نا کر سکے تو اسکی سزا آپ سمیت ہماری سات نسلوں کو بھگتنی پڑے گی شاہ۔۔وہ رونے کے باعث بھاری ہوتی آواز سے بولی تھی۔

ایسا نہیں ہو گا۔جب مینے کچھ غلط کیا ہی نہیں تو پھر ایسا ہو گا کیوں کر۔میں سچا ہوں میرا گواہ خدا ہے اور وہی ہمیں اس مشکل سے نجات دلائے گا۔اپ پریشان مت ہوں۔اپ اس طرح سے روئیں گی تو میں

Posted On Kitab Nagri

کمزور پڑوں گا مہر۔اپ میری ہمت ہیں۔اور اگر ہمت ہی کمزور پڑ جائے تو میں کیسے آگے بڑھ پاؤں گا۔۔

وہ اسکے آنسو صاف کرتا نرمی سے بولا۔۔

مہر نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا تو مر تسم نفی میں سر ہلاتے اسے خود میں چھپا گیا۔۔

💞💞💞

وہ لوگ تب سے گئے تھے اور اب رات تک بھی نہیں لوٹے تھے۔جانے کہاں گئے ہوئے تھے وہ پانچوں۔

رات نو بجے سب سے پہلے گھر میں غازی داخل ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آیئے لاڈ صاحب فرصت مل گئی اپکو۔عالم بابا کا بھیگا ہوا تنز سنتے اسنے بے بسی سے سب کو دیکھا۔

ارے دیکھو تو ساتھ چودھویں کا چاند بھی آیا ہے۔اسکے پیچھے ارسل کو آتے دیکھ وہ جس لہجے میں بولے تو ان دونوں کے سوا سب نے مسکراہٹ دبائی تھی۔۔

دیکھو تو چھوٹی عید،بڑی عید کے چاند بھی اگئے۔اب یہ بھی بتادو عید کب آئے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ولی اور زین کو آتے دیکھ ان پر طنز کرتے مرتسم کے بارے میں پوچھنا نہیں بولے تھے۔

عید پارکینگ کر رہی ہے بابا بس آتی ہی ہو گی۔۔زین جس قدر معصومیت سے بولا تو عالم بابا دانت کچکچا کر رہ گئے۔۔

کہاں تھے تم تم سب کے سب۔

اب فرصت مل رہی ہے گھر آنے کی۔اتنا بڑا جو تماشہ لگایا ہوا ہے کچھ ہوش ہے کل کیا جواب دینا ہے۔۔وہ مرتسم کو آتے دیکھ اب سنجیدگی سے بولے تھے۔۔

آپ اسکی فکر مت کریں بابا کل کا انتظام بہت اچھے سے کر لیا ہے۔۔

وہ پانچوں ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے بولے تھے۔

وہ تو کل دیکھیں گے۔۔عالم بابا انہیں گھورتے بولے تو وہ کھسیانی سے ہسی ہستے وہاں سے رفعوں چکر ہو گئے۔۔

دیکھ لیں آپ اپنے سپوتوں کے کارنامے آپ لوگوں نے ہی سر چڑھا کے رکھا ہے۔

وہ سامنے بیٹھی،روحاماما اور اہانہ ماما کو دیکھتے چڑتے ہوئے بولے تھے۔

کیوں غصہ کر رہے ہیں بھائی صاحب جب بچوں نے کہا ہے کہ وہ لوگ سب سنبھال لیں گے پھر پریشان مت ہوں وہ سنبھال لیں گے۔۔روحاماما نے انہیں تسلی دیتے کہا۔۔

وہ سر جھٹکتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ رات سب نے انتظار کرتے ہی گزاری تھی۔

💞💞💞

اگلی صبح ان سب کے لیئے ایک انجانے ڈر اور خوف کا پیغام لائی تھی۔

صبح نو بجے ہی جرگہ شروع ہو چکا تھا۔۔

سب کے لبوں پر بس انصاف کی دعا کی تھی۔

کہو مرتسم کیا ثبوت لائے ہو اپنی بے گناہی کا۔میرا سب سے بڑا ثبوت ہے میرے ڈیرے کے کمرے میں لگے ہوئے خفیہ کیمروں کی ریکارڈنگ۔۔وہ جس سکون سے بولا تھا۔

اتنی ہی تیزی سے تبریز شاہ، اسکے ملازموں اور سمرین کا چہرہ سفید ہوا تھا۔یہ تو انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا۔

کل رات میں ڈیرے پر ہی تھا۔میرے ایک میٹینگ جو مجھے انلائین اٹینڈ کرنی تھی اس لیے میں نے ساری رات یہیں گزاری۔فجر کے وقت جب میں وہاں سے جانے لگا تو اچانک کسی نے مجھ پر حملہ کیا جسکے بعد میں ہوش میں نہیں رہا۔اور یہ میرے خفیہ کیمروں میں ریکارڈ ہوتا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جیسے جیسے بولتا جارہا تھا۔

ان لوگوں کے چہرے فق ہوتے جارہے تھے۔

لیکن افسوس کے میرے لیپٹاپ کے ساتھ وہ کیمرے اٹیچ تھے جسمیں کوئ خرابی ہو گئ ہے اور وہ چل نہیں رہا۔

اسنے کن اکھیوں سے انہیں دیکھتے یہ کہا تھا۔

جبکہ انکے اٹکے سانس جیسے بہال ہوئے تھے۔۔

ک۔کوئ سچ ہو گا تو ثبوت ہو گا۔م۔ینے پہلے ہی کہا تھا یہ جھوٹ بولا رہا ہے۔خدا کے لیئے میرے ساتھ انصاف کریں۔یہ جان بوجھ کر یہاں آپ لوگوں کا وقت ضائع کر رہا ہے تا کے آپ سب کو بھٹکا کر مجھے جان سے مار دے۔

کل رات اسکی بیوی نے بھی مجھے جان سے مارنے کی کوشش کی ہے۔۔ یہ ملازمائیں بھی وہیں تھیں۔سمرین تبریز شاہ کے اشارہ کرنے پر لڑکھڑاتے لہجے میں بولی۔

بھرے جرگے میں اپنی بیوی کے زکر پر مرتسم کے چہرے قہر کے آثار چھلکے تھے۔۔اسکے ساتھ کھڑے ان چاروں کے چہرے پر بھی ناگوار تاثرات تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ایسا تو کچھ بھی نہیں ہوا تھا سائیں۔ ہمیں تو اس بات کی کچھ خبر نہیں۔ منظر شاہ نے ان ملازماؤں کی طرف دیکھا تو وہ دونوں کمال اطمنان سے بولی تھیں۔

سمرین نے فق ہوتے چہرے سے انہیں دیکھا۔

ی۔ یہ ج۔ جھوٹ بول رہی۔ یہ انسے ملی ہوئی ہیں۔ اسنے واقعی میں مجھے مارنے کی کوشش کی تھی۔۔ یہ نشان بھی۔

وہ ہڑبڑاہٹ میں بول رہی تھی۔ جبکہ اسکے نشان باقی نشانوں کے ساتھ مکس ہو گئے تھے کہ وہ کل والے نشان ہی لگ رہے تھے۔

وہ بے بسی سے تبریز شاہ کو دیکھ کر رہ گئ۔۔

میں معزرت چاہتا ہوں میری وجہ سے آپ لوگوں کا اتنا وقت ضائع ہوا لیکن۔ میں شام تک کی مہلت چاہتا ہوں میرا لیپٹاپ ٹھیک ہو جائے گا شام تک میری بے گناہی کے ثبوت آپکے سامنے ہونگے۔۔ وہ مصطفیٰ شاہ سے بولا تو وہ کچھ دیر سوچنے کے بعد سر ہلا گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تبریز شاہ حیران تھا کہ آخر اسنے شام تک کا وقت کیوں مانگا۔

اسے اب کسی بھی صورت اسکا لیپٹاپ حاصل کرنا تھا۔۔

مرتسم کو شام تک کا وقت دے دیا گیا تھا۔ جس سے وہ تو سکون میں تھا لیکن وہ سب اتنے ہی بے سکون۔۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

اسنے تھکے قدم کمرے میں رکھے تو جان سے پیاری بیوی کی سسکیوں نے اسکا استقبال کیا۔

م۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے شاہ۔اگر جرگے نے اس عورت کے حق میں فیصلہ دیا تو میں کیا کروں گی۔۔

وہ اسکے تصویر کو سرخ بھیگی آنکھوں سے دیکھتی معصومیت سے بولی تھی۔۔

می۔میں تو اپکے بغیر نہیں رہ سکتی۔میں کیسے رہوں گی شاہ۔

اگر انہوں نے آپکو کو سزا سنائی تو مہر کیا کرے گی۔میں تو آپکی تکلیف بھی نہیں دیکھ سکتی۔۔

(کچھ دیر پہلے ہی وہ نیچے ملازماؤں کی باتیں سن کے آرہی تھی جو کہہ رہی تھیں کہ مرتسم کے پاس اپنی بے گناہی کے ثبوت نہیں ہے شائید اب سردار اسے اب لڑکی سے شادی کے لئیے مجبور کریں گے یا پھر اسے کوڑوں کی سزا سنائیں گے۔وہ مرتسم کی تکلیف نہیں دیکھ سکتی تھی لیکن اسے ڈر لاحق تھا کہ دوسری صورت کیا مرتسم اسے چھوڑ دے گا۔)

وہ سسکیاں بھرتی جس معصومیت سے بولی تھی دروازے پر کھڑے مرتسم کو ٹوٹ کر اس پر پیار آیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے پاؤں کی ٹھوکر سے دروازہ بند کیا اور اسکی طرف دیکھا جو دیوانی کی سی حالت میں اسے دیکھ رہی تھی۔

مہر نے تڑپ کو اسے دیکھا۔

اسنے آہستہ سے اپنے بازو وا کیے تو مہر سیکینڈ سے پہلے بھاگتے اسکے بازوں میں سمائ تھی۔

شال میں لپٹا بازو اسکے گرد پھیلاتے اسے اتنی شدت سے خود سے لپٹایا تھا کہ مہر کے پاؤں زمین سے اونچے ہوتے اسکے پاؤں پر آئے تھے۔۔

میری جان، میری زندگی کیوں ایسے تو رو کر خود کو اور مجھے ازیت دے رہی ہیں۔

وہ اسے خود میں بھینچتا تڑپ کر بولا تھا۔

م۔ مینے کہا تھان۔ا آپسے۔ی۔یہ حویلی ب۔بہت منہوس ہے میرے لیئے۔ی۔یہ گاؤں منہوس ہے۔یہ مہر سے اسکاس۔سب کچھ چھین۔لیں گے۔

م۔مجھے لے چلیں یہاں سے ن۔نہیں رہنا یہاں۔۔گھر جانا ہے ا۔اپنے گھر۔

وہ سسکیاں بھرتے تکلیف وازیت کی شدت سے بولی تھی۔مر تسم بے بسی سے لب بھینچ کر رہ گیا۔۔

وہ نا تو خود یہاں سے جا سکتا تھا نا مہر کو خود سے دور کرنے کا رسک لے سکتا تھا۔۔

مہر ادھر دیکھیں کچھ نہیں ہو گا۔سب ٹھیک ہے۔شام تک سب کو سچ پتہ چل جائے گا انشاء اللہ پھر ہم اپنے گھر واپس چلیں گے ہم۔اب رونا بند کریں۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکا چہرہ سامنے کرتا بولا۔۔

وہ سر ہلا گئ۔ جبکہ چہرے پر ابھی بھی خوف کے اثرات تھے۔۔

شام تک مرتسم کے کہے مطابق سب کو سچ پتہ چل گیا اسنے واقعی میں اپنے خفیہ کیمروں میں ریکارڈ کی گئ ویڈیو دکھائ تھی۔شام تک وہ اس لیے رکا تھا کیونکہ زین اس لڑکی کے بارے میں ابھی پوری ڈیٹیل نہیں نکلوا پایا تھا۔

لیکن شام تک انسے ساری ڈیٹیلز نکلوالیں تھی۔وہ کسی کوٹھے کی رہنے والی تھی۔ تبریز شاہ کچھ پیسوں کے عوض اسے خرید کر لایا تھا۔

اسنے خود ہی ساری سچائ بتائ تھی۔ تبریز شاہ تب سے غائب تھا۔

سب لوگ اب پر سکون تھے نہیں تھا اگر کوئ تو مہر۔جسنے مرتسم سے شام سے ہی ضد کی ہوئ تھی اسے گھر واپس جانا ہے۔ لیکن مرتسم نے اسے بہت مشکل سے منایا تھا کہ کل صبح چلیں گے۔

یہ تیسری بار تھا کہ انسے مرتسم سے کوئ ضد کی بہت زیادہ اور مرتسم نے اسکی بات نہیں مانی تھی۔اور پھر رات تک اسکا ڈر واقع میں سچ ثابت ہوا تھا۔وہی ہوا جسکا کسی نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔

💞💞💞

وہ گہری نیند میں تھی جب کسی برے خواب کی وجہ سے وہ نیند میں ڈرتی جھٹکے سے اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ۔۔لبوں سے سرگوشی کی مانند نکلا تھا۔

سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھاتے اسنے جلدی سے لبوں سے لگایا۔ایک ہی گھونٹ میں ختم کرتے اسنے گہری سانسیں لیں جیسے وہ کہیں سے بھاگ کر آئی ہو۔

کچھ نہیں ہوا مہر خواب تھا۔وہ سینے پر ہاتھ رکھتے آنکھیں موندے بڑبڑائی۔

خود کو ریلیکس کرتے اسنے گھڑی پر وقت دیکھا شام کے اٹھ بج رہے تھے باہر اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔

وہ شکرانے کے نفل ادا کرتے کب گہری نیند سوئے اسے پتہ ہی نہیں چلا۔

جلدی سے فریش ہوتے وہ باہر آئی تو مرتسم کے علاوہ باقی باہر ہی بیٹھے تھے۔

شاہ ابھی تک واپس نہیں ائے۔اسنے حیرانگی سے ماہم اپیا کو دیکھتے پوچھا۔

مرتسم کسی کام سے گیا ہے کچھ دیر تک جائے گا۔پریشان مت ہو۔ماہم اپیا اسکا گال تھپکتے بولیں۔لیکن جانے کیوں اسے بے چینی سے ہونے لگی۔

لیکن وہ خاموشی سے سب کے ساتھ بیٹھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مرحا اور حازق کو کھانا کھلایا اور انہیں سلاتے خود عیشاء کی نماز پڑھنے چلی گئی۔

مرتسم کی سلامتی کی دعا مانگتے اسنے جائے نماز تہہ کر کے رکھا اور تسبیح اٹھالی۔

ابھی اسنے آدھی تسبیح کی تھی کہ اسے باہر سے کچھ عجیب سے آوازیں ائیں۔

وہ تسبیح رکھتے باہر کی طرف بڑھی۔اسنے نیچے جھانکا جہاں عجیب سا ماحول ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نا سمجھی سے سب کو دیکھتے سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔ابھی وہ اخری سیڑھی سے کچھ تین چار سیڑھیوں پر ہی تھی کہ اسے وجدان بھائی کی آواز سنائی دی۔

پتہ نہیں ماما لیکن جب آگ لگی تو مرتسم کو ڈیرے پر ہی دیکھا گیا تھا۔میں وہیں جارہا ہوں آپ لوگ دعا کریں سب ٹھیک ہو۔

وہ بے ساختہ لڑکھڑائی تھی لیکن آج اسے سنبھالنے کے لئیے وہ دو مضبوط بازو اسکے گرد نہیں بندھے تھے۔وہ لڑکھڑاتے نیچے گری تھی۔

کھٹکے کی آواز پر سب نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو وہ نیچے گری بے یقینی سے وجدان بھائی کو دیکھ رہی تھی۔

مہر تم ٹھیک ہو۔کیسے گر گئی دھیان کہا تھا تیرا۔ارسل اسے اٹھاتا بولا۔

ش۔شاہ۔شاہ ک۔کہاں ہیں۔۔لبوں پر زبان پھیرتے اسنے ارسل سے پوچھا۔

بتائیں نا۔شاہ ک۔کہاں ہیں اور ما۔ما کیوں رو رہی ہیں۔وہ دھڑکتے دل سے پوچھ رہی تھی۔

بتائیں نا بھائی۔وہ چیخ پڑی۔۔

مرتسم ڈیرے پر تھا جہاں پر آگ لگی ہے۔اسکا ابھی کچھ اتا پتہ نہیں ہے۔وجدان بھائی بھاری ہوتی آواز سے بولے تھے۔

مہر کے سامنے یک دم اندھیرا چھا گیا۔اگر ارسل نے اسے تھام نا رکھا ہوتا تو وہ اب تک گر چکی ہوتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ا۔ایسے کی۔سے نہیں ہیں۔ می۔ں د۔دیکھتی ہوں وہ و۔ہیں ہو۔نگے۔۔وہ ٹوٹ ہوتے الفاظ بول رہی تھی۔

ہاں کچھ نہیں ہوا ہے مر تسم کو وہ ٹھیک ہو گا ہم دیکھتے ہیں۔

ارسل اس سے نظریں چراتے بولا۔

وہ اسکی بات انسنی کرتے لڑکھڑاتے قدموں سے باہر کی طرف بھاگی تھی۔

مہر۔۔وجدان بھائی اور ارسل اسکے پیچھے بھاگے۔

ماما سنبھلایئے خود کو مر تسم ٹھیک ہو گا۔ماہین بھابھی انہیں تسلی دیتے بولیں۔

جبکہ وہ زورو قطار روئے جارہی تھی۔

ماہم آنسو پیتی بے چینی سے ادھر سے ادھر چکر لگانے لگی۔اسے پورا یقین تھا اسکا بھائی ٹھیک ہو گا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

مطلوبہ جگہ گاڑی پہنچتے وہ تیزی سے گاڑی سے اترتے بھاگی تھی۔

آگ بری طرح سے اس پاس پھیل چکی تھی جسے بجھانے کی ناکام کوشش کی جارہی تھی۔

اسنے غازی کو دیکھا جو کسی پولیس والے پر برس رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر اسکی نظر ولی پر پڑی۔وہ آدمیوں کے شکنجے میں جکڑا آگ کی طرف اشارہ کرتا بے بسی سے چیخ رہا تھا۔

ب۔بھائی شاہ کہاہیں۔وہ تیزی سے غازی تک پہنچتی تھی۔

ارسل اور وجدان بھائی نے اسے دیکھا جو نفی میں سر ہلا گیا۔دونوں نے بے ساختہ ایک دوسرے کا سہارا لیا تھا۔

بھائی کہاں ہیں شاہ بولیئے نا۔۔وہ ایک طرف نڈھال سے بیٹھے ولی کو دیکھتے غازی کا بازو کھینچتے بولی۔۔

مہر۔وہ نہیں مل رہا۔پولیس نے بہت کوشش کی ہے ہم سب نے اسے ڈھونڈا لیکن وہ مل نہیں رہا۔

غازی کہتے خود کو رونے سے روک نا پایا۔۔

مہر نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

آپ۔اپ مزاق کر رہے ہیں نا بھائی شاہ کوئی بچے تھوڑی ہیں جو گم جائیں گے۔وہ یہیں کہیں ہونگے میں خود ڈھونڈتی ہوں۔وہ بے یقین لہجے میں کہتی ادھر ادھر اسے تلاشنے لگی۔

ارسل نے نم آنکھیں رگڑتے اس دیوانی کو دیکھا جو شاہ کی پکار کرتی پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

مہر مر تسم نہیں ہے۔وہ اس آگ کی لپیٹ میں آچکا ہے۔۔ارسل نے نم لہجے میں کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا بکواس کر رہے ہو۔ شاہ کو کچھ نہیں ہوا ہے۔اپ لوگ ایسے ہی رو رہے ہیں۔وہ اسکا ہاتھ جھٹکتی بولی۔

یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں میم۔ گاوں والوں نے آخری بار مرتسم شاہ کو اسی کمرے میں دیکھا تھا اور آپ دیکھ رہی ہیں یہاں ہر جگہ آگ پھیل چکی ہے۔ہمنے بہت کوشش کی لیکن ہمنے انکا کوئ نام ونشان تک نہیں ملا۔سوائے انکی اس واچ کے۔۔

پولیس آفیسر اسکے سامنے ایک واچ کرتا بولا۔

مہر نے جھپٹ کر اس سے وہ چھینی وہ مرتسم کی تھی وہ اچھے سے پہچانتی تھی۔

نہیں شاہ کو کچھ نہیں ہو سکتا شاہ کو کیسے۔۔

وہ نفی میں سر ہلاتے تیزی سے آگ کی طرف بھاگی تھی۔

مہر نہیں کیا کر رہی ہے پاگل ہو گئ ہے۔۔ارسل اور غازی نے بامشکل اسے پکڑا۔

ارسل وہ پولیس ولا کہہ رہا ہے شاہ وہاں اندر تھے تو وہاں ہونگے نا مجھے جانا ہے۔۔وہ اسکے حصار میں مچلتی بولی تھی۔

مرتسم اس آگ میں بھسم ہو چکا ہے اب وہاں کسے تلاشو گی تم۔۔غازی نم لہجے میں چیخا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں بھائی۔اپ میرے شاہ کے لیئے ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں۔شاہ کو کچھ نہیں ہوا میں کہہ رہی ہوں نا۔۔وہ بے بسی سے چیخی تھی۔

مہر ہوش میں اس آگ کی لپیٹ میں مرتسم شاہ آچکا ہے۔مرتسم مرچکا ہے۔تیرا شاہ نہیں رہا اب اس دنیا میں۔۔ارسل نے اسے جھنجھوڑا۔

وہ تھم کر اسے دیکھنے لگی۔اچانک وہ بے جان سی ہوتی اسکے ہاتھوں سے ریت کی طرح پھسلتی زمین پر گر گئ۔

شاہ نہیں ہے۔شاہ مر گئے۔۔۔وہ انکے الفاظ دہراتی ازیت سے چیخی تھی۔

شاہ کیسے کر سکتے ہیں۔وہ کیسے مجھے چھوڑ کر جا سکتے ہیں۔وہ کیسے مہر کو اکیلا کر سکتے ہیں۔وہ ہزیانی ہوتی چیخی تھی۔

آنسوں سے چہرہ پورا گیلا ہو چکا تھا۔

غازی نے اسے خود میں بھینچا وہ تڑپ تڑپ کر روتی بس شاہ کی فریاد کرتی جا رہی تھی۔

جو جیسے کوئ بچہ کھولنا مانگ رہا ہو۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

حویلی کے سامنے گاڑی روکتے ارسل نے چہرہ موڑتے اسے دیکھا جو رو رو کر نڈھال ہو چکی تھی۔وہ اچانک ہی چپ کر گئ تھی۔

مہر چلو۔۔ارسل نے گاڑی کا دروازہ کھولتے اسے باہر نکالا۔

وہ بے جان گڑیا کی طرح اسکے ساتھ چلتی جا رہی تھی۔

حویلی میں کہرام مچ گیا تھا۔حویلی کیا پورے گاؤں میں ماتم ہو رہا تھا۔

حویلی میں داخل ہوتے چیخ و پکار آہوں اور سسکیوں نے اسکا استقبال کیا لیکن پھر بھی اسے کوئ فرق نہیں پڑا۔وہ بس چلتی جا رہی تھی جہاں ارسل اسے لے جا رہا تھا۔

ارسل نے اسے آیت کے حوالے کیا اور خود مردوں میں چلا گیا۔۔

مہر۔ایت نے اسے بلایا لیکن وہ چپ بلکل خاموش تھی۔

میر بھائ نہیں رہے مہر۔۔آیت نے اسکا چہرہ سامنے کرتا روتے ہوئے کہا۔

اسے کوئ فرق نہیں پڑا جیسے آیت نے بٹھایا وہ بیٹھ گئ۔

ماما۔آیت نے اسکی حالت دیکھتے روحاماما جو پکارا جو خود سسکیوں سے رو رہی تھیں۔

ماما مہر کو دیکھیں نا اسے کیا ہو گیا ہے۔۔وہ خوفزدہ ہوتی چیخی۔

سب کی نظریں بے ساختہ اسکی طرف اٹھیں تھیں۔

مہر۔۔ماہم اپیا عورتوں سے خود کو چھڑواتے اسکی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر میری جان مر تسم ہمیں چھوڑ کر چلا گیا۔دیکھو کیسے بیوفائی کر گیا ہے تمہارے ساتھ۔۔تم آج رو گی بھی نہیں۔وہ اسکا چہرہ سامنے کرتے بولیں۔

وہ پھر بھی چپ جیسے زندہ لاش ہو۔

ایک ایک کرتے بہت سے لوگوں سے اسے رلانے کی کوشش کی لیکن اسے کوئ فرق ہی نہیں پڑا۔

ارے اسے رلاؤ بچی کو سکتہ ہو گیا ہے۔۔ایک عورت اسکی حالت دیکھتے بولیں۔

لیکن کیسے رلائیں کتنی کوشش کی ہے وہ تو زرا سا پلک بھی نہیں جھپک رہی۔دوسری عورت منہ پر ہاتھ رکھتے بولیں۔

آیت اسے کمرے میں کے جاو۔ماہم اپیا نے اسکے حالت دیکھتے کہا۔

آیت اور زرنور اسے کمرے میں لے گئیں۔

پیچھے عورتوں کی چمگوئیاں پھر سے شروع ہو گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

وہ ایسے کیسے کر سکتا ہے۔ایسے کیسے جا سکتا ہے۔۔ارسل بے یقینی سے بولا تھا۔

ارسل وہ کیسے جا سکتا ہے۔وہ تو ہمارا جگر ہے نا۔کیسے ایسے ایک ہی جھٹکے میں۔مجھے ایسے لگ رہا ہے جیسے وہ ابھی ادھر سے مجھے گھورتا آئے گا۔

Posted On Kitab Nagri

اور کہے گا پورا حرامی سالا ہے۔۔

ولی ارسل کے کندھے پر سر رکھتے بولا۔انکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر بہہ رہے تھے۔

ولی وہ ہمارا جگر تھا تو جگر جیسے جدا ہو سکتا ہے یار۔مجھے یقین نہیں ہو رہا۔میرا دل نہیں مان رہا۔۔پتہ نہیں جیسے لگ رہا ہے وہ زندہ ہے۔لیکن ہماری نظروں سے اوجھل ہے۔۔

ارسل زمین کو گھورتے بول۔

اسکی بات وہاں آتے غازی نے بھی سنی تھی۔

میں ارسل کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا بولا۔

اگر ہاں تو پھر کیسے اور کہاں ہے وہ۔کیوں چھپ رہا ہے۔۔ولی دونوں کو دیکھتا بولا۔

تینوں نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا اور تینوں کے چہروں پر ایک چمک سی آئی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

وجدان یہ مر جائے گی کچھ کریں وجدان۔میں مرتسم کو کھو چکی ہوں اسے نہیں کھو سکتی۔خدا کے لئیے کچھ کریں۔

ماہم اپیاز مین پر بیٹھی مہر کو دیکھتے روتے ہوئے بولی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

وجدان نے بے بسی سے انہیں دیکھا۔

آج تین دن ہو گئے۔مرتسم کا واقعی کوئ پتہ نہیں چلا تھا۔سب کو اب جیسے یقین ہونے لگا تھا شائید وہ واقعی اس آگ میں جل چکا ہے۔

جبکہ مہر وہ تین دن سے یونہی تھی نا بولتی،نا روتی بس ایک جگہ کو دیکھتی رہتی۔

اسے اپنے بچوں تک کا ہوش نہیں تھا جو ماں باپ کے لیئے تین دن سے تڑپ رہے تھے۔

یہاں تک کہ ڈاکٹر اسکا چیکاپ کرتی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتی لیکن پھر بھی کوئ فائیدہ نہیں ہوا۔

ارسل تم مہر سے بات کرونا۔

ولی تمہاری تو سنتی ہے نا اسے بولو ایسے نا کرے ہم اسے ایسے دیکھ کر مر جائیں گے۔۔

ماہم اپیا وہاں آتے ارسل اور ولی کو دیکھتے بولیں۔

آپ پریشان مت ہوں اپیا ہم دیکھتے ہیں۔۔

ولی انہیں تسلی دیتے بولا۔

وجدان بھائ انہیں وہاں سے لے گئے۔۔

ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر اسے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ تین دن پہلے والے کپڑوں میں ہی تھی۔الجھے ہوئے بال، سوجھی ویران آنکھیں، پپڑی زدہ ہونٹ ۔کیا یہ مہر تھی وہی مہر جو مرتسم میر کی قریب میں کھلا ہوا گلاب ہوا کرتی تھی۔

وہ دونوں آہستہ سے آکر اسکے دائیں بائیں بیٹھ گئے۔

اسپر کوئی اثر نہیں ہوا۔وہ گود میں رکھی مرتسم کو تصویر کو دیوانہ وار دیکھے جارہی تھی۔

مہر۔ارسل نے اسے پکارا۔

تجھے پتہ ہے نامرتسم تجھ سے کتنا پیار کرتا ہے۔اگر وہ تجھے ایسی حالت میں دیکھے گا تو کیا گزرے گی اس پر کہ ہم اسکی امانت کی بھی حفاظت نہیں کر پائے۔۔ارسل اسکے ہاتھ سے مرتسم کی تصویر لیتا نرمی سے بولا۔

تو تو میری پیاری سی گڑیا ہے نا میری بات سنے گی نا۔ارسل نے اسے خود سے لگاتے دھیمے لہجے میں کہا۔

لیکن وہ ویسے ہی بیٹھی رہی۔

نہیں یہ ولی کا لاڈلہ بچہ ہے میری بات سنے گی ادھر دیکھو سنے گی نا میری بات۔۔

ولی اسے اپنے حصار میں لیتا بولا۔لیکن وہ تو پلک تک نہیں جھپک رہی تھی۔

وہ دونوں کافی دیر تک اسے سمجھاتے رہے لیکن وہ خاموشی سے انکے حصار میں بیٹھی رہی۔

مہر۔کچھ دیر بعد ولی نے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے اسے پکارا۔

وہ آنکھیں موندے ہوئے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا یہ سو گئ۔اسنے خوشگوار حیرت سے کہا۔کیونکہ وہ تین دن سے سوئی ہی نہیں تھی۔

ارسل نے کچھ الجھ کر اسے دیکھا۔

ولی یہ سو نہیں رہی۔یہ بے ہوش ہو گئ ہے۔۔ارسل اسکی نبض چیک کرتا بولا۔

مہر۔۔ارسل نے جلدی سے اسکے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے لیکن وہ بے سدھ پڑی رہی۔

اسے اٹھاؤ ہو سپٹل لے کر چلتے ہیں جلدی کرو۔ارسل ولی کو کہتے نیچے بھاگا تھا۔۔

کیا ہوا اسے۔۔ولی کے بازو میں بے ہوش مہر کو دیکھتے غازی تیزی سے انکی جانب آیا تھا۔

سوال جواب کا وقت نہیں ہے اسے ہو سپٹل لے کر جانا ہے جلدی کرو۔۔

ولی کہتے باہر کی طرف بڑھا تھا۔

اسکے پیچھے ہی باقی سب بھی بھاگے تھے۔۔

مام۔۔حازق اسے دیکھتا چیختا اسکی جانب بھاگا تھا۔۔

حازق میری جان ماما کی طعبیت ٹھیک نہیں ہے وہ ابھی آجائیں گی۔۔

زرنور اسے اٹھاتے بولی لیکن وہ مچل رہا تھا مہر کے پاس جانے کو۔۔

اسنے بے بسی سے زہرہ کو دیکھ جو مرحا اور ایزل کو چپ کروا رہی تھی۔

وہ دونوں نہیں تھے تو پورا گھر بکھر گیا تھا۔

وہ دونوں اس گھر کی طاقت اس گھر کی جان تھے اور آج وہی دونوں سب کو بے جان کیے ہوئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

بھاری بوجھ تلے جھکی پلکوں میں زرا سی جنبش ہوئ۔۔اسنے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن بوجھ اس قدر تھا کہ وہ کھول نہیں پائ۔۔

اسے اپنا دائیاں ہاتھ کسی کی مضبوط گرفت میں محسوس ہوا۔

وہ لمس ہاں وہ اس لمس کو پہچانتی تھی۔اسنے بے چینی سے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔

تبھی اسے اپنے پہلو پر سلگھتا سا لمس محسوس ہوا۔

اور اسنے دھیرے سے آنکھیں کھول دیں۔۔

اسے وہی سلگھتا لمس اپنی آنکھوں پر محسوس ہوا۔

شاہ۔۔۔بے آواز لب ہلے۔اور وہی لمس اسکے ادھ کھلے لبوں پر چھایا۔

جیسے جیسے وہ حرکت کر رہی تھی اسے اپنے چہرے پر جابجا وہ لمس محسوس ہو رہا تھا۔

آپکی لاپرواہی پر ہمارے بچے کو کچھ ہو جاتا تو میں آپکو کبھی معاف نہیں کرتا جانم۔۔

جان لیوا سرگوشی پر اسکی نیم وا آنکھیں پوری کھولیں۔

میر۔اپنے سامنے اسے دیکھتے وہ بے یقینی کی سی کیفیت میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے بے ساختہ ہاتھ اٹھاتے اسکے چہرے کو چھوا۔

میر کی جان۔۔اپنے چہرے پر رکھے اسکے ہاتھ کو چومتا وہ آہستہ سے بولا۔

وہ خاموش سی اسے دیکھنے لگی۔

وہ جرگہ،وہ لڑکی وہ آگ سب پیچھے رہ گیا یاد تھا تو بس اتنا کہ وہ اسکے سامنے ہے اسکے پاس ہے۔

بے ساختہ اسکے لبوں سے ہچکی بلند ہوئ۔

اپنے مہر ماہ شاہ کو مار دینے میں کوئ کسر نہیں چھوڑی شاہ۔۔وہ سسکتے بولی تھی۔

مرتسم شاہ خود موت سے لڑتا آپ تک پہنچا ہے میری جان۔۔وہ اسے خود میں بھینچتے بولا۔۔

تین دن شاہ تین دن جانتے ہیں کیسے گزارے ہیں۔۔وہ اسکی شال جکڑتی سسکیوں سے بولی۔

تین نہیں پانچ دن میری جان۔مدھم لہجے میں کہتے مرتسم نے اسے اپنے سامنے کیا۔۔

پانچ۔مہر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

آپ دو دن سے بے ہوش تھیں۔اور سب کی جان سولی پر لٹکائ ہوئ تھی۔۔

اپنا نہیں تو میری امانت کا ہی سوچ لیا ہوتا جانم۔۔اسکے سر سے سر ٹکاتے اسکے پہلو پر انگلیاں چلاتے اسے میثم کے آنے کی خبر دی تھی۔

مہر نے تھم کر اسے دیکھا۔

ہمم۔۔اسکی بے یقین آنکھوں میں دیکھتا وہ متبسم ہوتے بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپکی لاپرواہی کی وجہ سے آپکا میسکیرج ہوتے ہوتے بچا ہے مہر۔۔وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا بولا۔

احساس تشکر سے دونوں کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔

مہر نے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھا۔

آپ کہاں چلے گئے تھے مجھے اکیلا کر کے شاہ۔وہ اسکے سینے پر سر رکھتے مدھم لہجے میں بولی۔

اور مرتسم اسے سب بتاتا چلا گیا۔

آگ لگنے سے دس منٹ پہلے وہ وہاں سے نکلا تھا۔جبکہ اسکی جگہ وہاں ساحر تھا۔خدا کا شکر تھا وہ بچ گیا تھا۔۔ساحر کو بچاتے اور تبریز شاہ کو پکڑنے کے لیے اسے تین دن تک منظر عام سے غائب رہنا پڑا۔۔

لیکن آپکی حالت دیکھتے میں خود کو اور نہیں روک پایا۔۔وہ اسکے نڈھال وجود کو دیکھتے بولا۔

ساحر کہاں ہے شاہ وہ ٹھیک ہے۔۔اسے ساحر کی فکر ستانے لگی۔۔

مرتسم نے گہری سانس چھوڑی۔آگ لگنے کے دوران ایک بھاری پلر اسکی ٹانگوں پر گرا تھا جسکے باعث اسکی ٹانگیں اب کام نہیں کر رہی۔۔وہ آہستہ سے بولا۔

شاہ اسکا کیا قصور تھا اسکے ساتھ یہ سب۔۔وہ منہ پر ہاتھ رکھتے اپنی ہچکیاں دباتے بولی۔۔

ڈونٹ وری وہ ٹھیک ہو جائے گا انشاءاللہ۔۔مرتسم نے نرمی سے کہتے اسے خود سے لگایا۔

ایسے تبریز شاہ کو پولیس کے حوالے کر دیا گیا جبکہ ساحر کو علاج کے لئیے مرتسم نے لنڈن بھجوایا تھا۔وہ خود اسکے ساتھ جانا چاہتا تھا۔لیکن ساحر کی ضد اور مہر کی حالت کی وجہ سے نہیں جا پایا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے بعد سے ان تک وہ حادثہ مہر ماہ شاہ کے لیئے نائیٹ میٹر بن چکا تھا۔ مرتسم کو کھو دینے کا جو خوف دل میں بیٹھا تھا وہ اب تک یونہی تازہ تھا۔ جسے شائید ہی وقت کے ساتھ ختم ہونا تھا۔

💞💞💞

حال:

ماضی کی تلخ یادوں کے ساتھ وہ لوگ ایک ہفتہ گاؤں میں گزارے واپس آئے تھے۔
انکے آتے ہی بچوں کی ایگزامز شروع ہوگئے اور باقی سب اپنی روزمرہ کی روٹین میں مصروف ہوگئے۔
ایسے میں وہ ایک خبر ان سب پر قیامت بن کر ٹوٹی تھی جسنے انکے خاندان کی مضبوط دیواریں ہلا کر رکھ دی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

15 سال بعد:

Posted On Kitab Nagri

سارے ملازم ایک سائیڈ سر جھکائے کھڑے تھے۔ہر تھوڑی دیر بعد یک چور نظر سامنے کھڑے حازق میر شاہ پر بھی ڈال لیتے۔

جو چہرے پر سنجیدگی سجائے نفاست سے اپنا کام کر رہا تھا۔

بھوری آنکھوں میں سوچ کی رمق تھی۔چوڑی بے داغ پیشانی پر ہر تھوڑی دیر بعد ہلکا سا بل نمودار ہوتا۔ہلکی بئیرڈ اور اس پر عنابی ہونٹ جو بہت کم ہی مسکراتے تھے۔

وہ تھا تو مرتسم شاہ کی کاپی لیکن صرف دیکھنے میں۔

مرتسم شاہ خوش مزاج تھا وہ اتنا ہی اکھڑ مزاج تھا۔

مرتسم غصے کا تیز تھا لیکن وہ اپنے غصے پر قابو پانا جانتا تھا جبکہ حازق میر غصے کا بہت برا تھا۔اتنا برا کہ اسکا غصہ تباہی مچا دیتا تھا۔۔

نرمی اگر مرتسم کے مزاج کا حصہ تھی تو حازق میر میں وہ نرمی بہت کم پائی جاتی تھی۔

اپنے گھر کی عورتوں کے علاوہ آج تک اسنے شائید ہی کسی عورت سے مسکرا کر نرمی سے بات کی ہو۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ بد تمیز تھا لیکن اسکا مزاج بہت سرد ہوتا تھا۔

ابھی بھی وہ چہرے پر سرد تاثرات سجائے کھانا بنانے میں مصروف تھا۔

یہ اکثر ہی ہوتا تھا۔جب سے کورٹ سے جلدی جاتا تو وہ خود کو کنگ کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

گھر کی عورتیں ساتھ والے گھر گئ ہوئ تھیں کیوں وہ نہیں جانتا تھا۔اسکی ماں کے سوا جو ساری رات ہوسپٹل میں ڈیوٹی کے بعد اب تک سو رہی تھی۔

اس لیے وہ سپیشل اپنی مام کے لیئے مینچورینئ بنا رہا تھا۔۔

کھانا ریڈی کرتے اسنے ایک نظر لائن میں کھڑے ملازموں کر ڈالی۔وہ کبھی بغیر وجہ کے انکے ساتھ روڈ نہیں ہوتا تھا پھر بھی وہ سب اس سے اکثر خائف ہی رہتے تھے۔وہ سر جھٹک گیا۔

کھانا لگاؤ۔۔بھاری روعب دار لہجے میں کہتے وہ وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔

ارادہ اوپر جا کر اپنی مام کو جگانے کا تھا۔کیونکہ وہ کافی دیر سے سو رہی تھی اور کچھ کھایا بھی نہیں تھا۔لیکن برا ہوا ابھی وہ باہر نکلا ہی تھا کہ ہی تھا کہ وہ اونچی آواز میں پھوپھو کی گردان کرتے گھر میں داخل ہوئ تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

حازق نے ناگواری سے آواز کی سمت دیکھا۔۔

مسٹرڈ کلر شارٹ فراق کے ساتھ بلو جینز پہنے گلے میں سٹالر ڈالا ہوا تھا۔نازک سرخ و سفید پاوں ہمیشہ کی طرح سینڈلز میں مقید تھے۔۔

لمبے چاکلیٹی بالوں کی پونی ٹیل جھلاتی وہ حازق میر کو زہر سے بھی بری لگی۔

جبکہ کھڑوس مان کو سامنے دیکھتے ایزل نے چھوٹی سی تیکھی ناک چڑھائی تھی۔ایسے کرتے وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔

لیکن مقابل پر کوئی فرق نہیں پڑا۔وہ سرد نظروں سے اسے گھورتا رہا۔

ایزل نے ہیزل گرین آنکھیں ادھر ادھر گھمائیں گھر میں کوئی بھی نہیں دکھ رہا تھا۔یعنی صرف یہ جن ہی گھر تھا۔گلابی لب دانتوں تلے دباتے سوچا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں تمیز نہیں ہے کسی کے گھر آنے کی۔اتے ہی منہ پھاڑ کر چلانا شروع کر دیتی ہو۔وہ اسکے چہرے سے نظریں ہٹاتا سرد لہجے میں بولا۔

وہ اسکے چہرے کو بہت کم دیکھا کرتا تھا۔کیونکہ وہ چہرہ ہو بہو اسکی ماں کی کاپی تھا۔وہ ماں جس میں اسکی سانسیں بستی تھیں۔۔اس لیے وہ اسکے چہرے کو نہیں دیکھا کرتا تھا۔جبکہ ایزل کا وجود اسے اتنا ہی ناگوار گزرتا تھا۔۔

بقول حازق میر کے عجیب بچگانہ سی حرکتیں تھیں اسکی۔وہ کہیں سے بھی اسے خود سے ڈھیر سال بڑی چوبیس سالہ ڈاکٹر نہیں لگتی تھی۔

اوپر سے وہ اسکی ماں کے اتنے قریب تھی کہ حازق بس مٹھیاں بینچ کر رہ جاتا تھا۔کیونکہ اسے کچھ کہنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا ورنہ وہ ہر بات منہ پھاڑ کر اسکی مام کو شکایتی لگاتی جس سے اسکی مام ہرٹ ہوتی بس اسی وجہ سے وہ ضبط کر جاتا تھا۔

جیسی بھی تمیز ہے تم جیسی نہیں ہے جو بات کرتے ہوئے بھی منہ سے برف کے طرح بھانپ چھوڑے۔۔وہ کہاں کم تھی۔طنزیہ لہجے میں اسکے سرد رویے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

جو انسان جس لائق ہو اس سے ویسی ہی بات کی جاتی تھی۔اسے دیکھتے استہزائیہ انداز میں کہا۔

ایزل کا چہرہ تپ گیا۔وہ کیا کہنا چاہتا تھا کہ وہ اس لائق نہیں تھی کہ اس سے نرمی سے بات کی جائے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ وہ سر جھٹک کر سیڑھیاں چڑھ گیا۔

افف یہ بدتمیز، گھمنڈی، اکڑو آئرن مین کسی دن میرے ہاتھوں سے قتل ہو جائے گا۔وہ نازک ہاتھ کی مٹھی دباتے بولی۔۔

اسے ایسے کرتے دیکھ پاس کھڑی ملازمائیں مسکراہٹ دبا گئیں۔

کیونکہ وہ ایسے کرتے مہرماہ شاہ جیسے نہیں مہرماہ ہی لگی تھی۔

یہ تو روز ہی ہوتا تھا۔حازق میر اور ایزل شاہ کی دشمنی کا بیر پورے خاندان کا بچہ بچہ یہاں تک کہ ملازم بھی جانتے تھے۔

وہ ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے یہ کہا جائے تو کم نہیں تھا۔

ہنہ آیا بڑا میں کونسا مری جا رہی ہوں بات کرنے کے لیئے۔۔وہ سر جھٹک کر بولتی اسکے پیچھے ہی سیڑھیاں چڑھ گئ۔۔

حازق اپنے کمرے میں گیا تھا اس لیے وہ جلدی سے مہر کے کمرے میں آئ تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام و علیکم!!

مہر کا جاگتے دیکھ وہ خوشی سے نہال ہوتی اسکی طرف لپکی تھی۔

گڈ ایوننگ پھوپھو۔۔اسکو پیچھے سے ہگ کرتے محبت سے چور لہجے میں کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وعلیکم سلام!! پھوپھو کا بچہ اتنی جلدی آگئ تم۔۔

مہر اسکا ماتھا چومتے بولی۔۔

یس اج میرا ڈیوٹی ٹائم اتنا ہی تھا۔۔وہ مسکرا کر بولی۔۔

مسکرانے سے اسکے گال میں گڈھے نمودار ہوئے تھے۔جبکہ نچلے ہونٹ کے دائیں طرف بنا بھورا تل بھی چمکا تھا۔

وہ بلاشبہ دیکھنے والوں کو مبہوت کر دیتی تھی۔

(ایزل نے اپنی پھوپھو کی طرح ڈاکٹری کے پیشے کو چوز کیا تھا۔وہ ایک آرمی ڈاکٹر تھی۔اپنی جاب کے لیئے اسنے اپلائے کیا ہوا تھا۔جو بہت جلد اسے مل بھی جانی تھی۔لیکن فلحال وہ مہر کے ہوسپٹل میں ہی کچھ وقت کے لیئے اپنی ٹرینینگ کر رہی تھی۔)

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔اج ہم سارا ٹائم اکھٹے گزاریں گے۔اتنے دن بات تو فری ٹائم ملا ہے۔۔مہر اسے بیٹھے کا اشارہ کرتے اپنے بال سلجھانے لگی۔

جبکہ ایزل اسکی بات پر مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

جو آج بھی ویسی ہی تھی جیسی پندرہ سال پہلے۔۔ یہاں تک سمارٹ بھی اتنی ہی تھی۔اگر مرحا اور ایزل اسکے ساتھ کھڑی ہوں تو اکثر لوگ کہہ دیتے تھے آپ تینوں جڑواں ہوں۔کیونکہ ایک تو وہ دونوں تھی اسکے جیسی اوپر سے مہرماہ شاہ بھی ویسی ہی تھی۔۔

مہر تو شرمندہ ہو جاتی تھی کہ کوئی مانتا ہی نہیں تھا وہ تین جوان بچوں کی ماں ہے۔۔

یہ اتنی کوئی عجیب بات نہیں تھی آج کل کی جینریشن میں واقعی اس بات کا پتہ نہیں چلتا تھا کون ماں کون بیٹی۔اور مہرماہ شاہ پیشے سے ایک ڈاکٹر تھی اسنے اپنے آپکو فٹ ہی اتنا رکھا تھا کہ کبھی کبھار اپنے فٹ رہنے سے وہ خود بھی چڑ جاتی تھی۔۔

صرف مہر ہی کیوں زرنور، آیت اور زہرہ بھی اسکے جیسی ہی تھیں۔

ایزل سوچتے لب دبا گئی۔۔

فرق صرف اتنا تھا کہ زرنور کا وجود تھوڑا بھر گیا تھا۔جبکہ چہرے سے اج بھی لڑکی ہی لگتی تھی۔ناکہ دو جوان بچوں کی ماں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جبکہ آیت اکثر آبان کی وجہ سے بیمار رہتی تھی تو اسکے چہرے پر زردیاں سی گھلی رہتی تھیں۔وہ کافی کمزور ہو گئی تھی۔باقی اسکا حال بھی زرنور اور مہر جیسا تھا۔۔

رہی بات زہرہ کی تو بھی تھوڑی سی موٹی ہو گئی تھی چہرے پر ایک عدد چشمے کا اضافہ ہوا تھا جبکہ خوبصورتی میں زرا برابر کمی نہیں آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پھوپھو آپ کتنی پیاری ہیں نا۔۔وہ مبہوت سی اسے دیکھتے بولی۔

پلکوں پر مسکارا اور ہونٹوں پر لائیٹ سی لپسٹک سے ہی وہ بہت پیاری لگنے لگی تھی۔

مہر مسکرادی۔ایزل اکثر اس سے یہ بات کہتی تھی۔

تم سے کم میری جان۔چلو نیچے چلیں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔

مہر اسکا ماتھا چومتے بولی تو وہ منہ بنا گئ۔

جانتی تھی نیچے اس کھڑوس مان سے سامنا کرنا پڑا گے۔

وہ دونوں نیچے آئیں تو وہ واقعی میں ڈائنگ پر کھانا لگاتے سرونٹس کو کچھ کہہ رہا تھا۔

حازق جانتا تھا وہ آفت اب آئ ہے تو اسکی مام اسکے ساتھ ہی نیچے آجائیں گی اس لیے وہ فریش ہوتا نیچے اگیا۔

مہر نے حیرت سے اسے دیکھا۔

آج تم اتنی جلدی اگئے۔۔وہ حیرانگی سے بولی۔کیونکہ پچھلے کافی دنوں سے وہ رات دیر سے گھر آرہا تھا۔

جی مام آج میرا جو کیس چل رہا تھا وہ ختم ہو گیا نا تو اس لیے۔۔وہ اسکا ماتھا چومتے نرمی سے بولا۔

انداز بلکل اپنے باپ جیسا تھا۔۔

جبکہ اسکی نرمی پر ایزل نے سر جھٹکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پیشے سے ایک وکیل تھا۔وکیل بننا اسکا جنون تھا۔جسے اسنے حاصل کر لیا تھا۔اور آج وہ شہر کے نامور کرائم وکیل کے نام سے جانا جاتا تھا۔ایک تو وہ کم عمری میں اس فیلڈ میں شامل ہوا تھا دوسرا اسکے ماں باپ کی شہرت کی وجہ سے وہ کچھ زیادہ ہی جلدی لوگوں کی نظروں میں آگیا تھا۔

تو کیا بنا کیس کا۔۔اپنے لیئے کھینچی گئ اسکی چیئر پر بیٹھتے مہر نے دلچسپی سے پوچھا۔

وہ پچھلے کافی ہفتوں سے اس کیس پر محنت سے کام کر رہا تھا۔

ایزل پہلے ہی چیئر کھسکھاتی بیٹھ چکی تھی۔

آپکو کیا لگتا ہے۔۔وہ متبسم ہوتے پوچھنے لگا۔۔

مجھے تو یہی لگتا ہے میر ابیٹا اگر سچ کے ساتھ تھا تو کبھی ہار نہیں سکتا۔۔

وہ پر یقین لہجے میں بولی۔

مہر کو کھانا سرو کرتے حازق کی مسکراہٹ گہری ہوئ تھی۔۔

جبکہ ایزل دونوں کی باتوں سے بے نیاز کھانا کھانے میں مصروف تھی۔جو بھی تھا حازق میر کے ہاتھ کا کھانا بہت زبردست ہوتا تھا جو کبھی کبھار ہی نصیب ہوتا۔

اور میں آپکا یہ یقین کیسے توڑ سکتا ہوں۔۔وہ نرمی سے بولا۔

مہر نے فخریہ نظروں سے اسے دیکھا۔

کیسا بنا ہے۔۔وہ اسکے کچھ نوالے کھانے کے بعد بے چینی سے بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایسا ہی تھا ماں کے معاملے میں وہ اپنی سرد مہری، اپنی سیریس لائیف ہر چیز کو پیچھے چھوڑ دیتا تھا۔

بہت زبردست۔۔مہر محبت سے اسے دیکھتے بولی۔

حازق مطمئین ہوتا خود بھی کھانے لگا۔

ایزل وہ ڈاکٹر ناصر نے تمہیں کوئ فائل دی تھی کل۔۔پانی پیتی مہر کو اچانک یاد ایا۔

جی پھوپھو دی تھی۔لیکن وہ ہوسپٹل میں رہ گئ اج۔وہ ٹشو سے منہ تپھتپھاتے بولی۔

تو تمنے مجھے کل ہی کیوں نہیں دی۔بیٹا وہ بہت امپیورٹمنٹ کیس ہے اگر جلدی ہی اسکا ٹریٹمنٹ سٹارٹ ناہوا تو شائید وہ ہمیشہ کے لیئے اپنا زہنی توازن کھو دے۔۔مہر تاسف سے اسے دیکھتے بولی۔۔

اسکی لاپرواہی پر حازق نے بھی اسے گھورا۔۔

پھوپھو میں آئ تھی کل شام کو آپکو دینے۔لیکن میر نے مجھے آپسے ملنے ہی نہیں دیا اور کہا کہ آپ تو ہوسپٹل چلی گئ ہیں۔

وہ آنکھیں پٹپٹاتے معصومیت سے بولی۔

جبکہ اسکے میر بولنے پر حازق نے غصے سے اسے گھورا۔۔

وہ واحد تھی جو پورے خاندان میں اسے میر بلاتی تھی اور اسی بات سے وہ چڑ جاتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

حازق۔۔مہر نے خفگی سے اسے دیکھا۔۔

وہ تو کل شام گھر پہ ہی تھی۔ہوسپٹل تو وہ سات بجے گئ تھی۔

سوری مام۔اپ بابا کے ساتھ تھیں۔بابا نے منع کیا تھا کوئ ڈسٹرب نا کرے۔سو آپکو ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں لگا۔

وہ جس قدر نارمل لہجے میں بولا تھا۔

مہر اتنی ہی تیزی سے سٹپٹائ تھی۔

جبکہ ایزل اسکی بات کا مطلب نا سمجھتے سر جھٹک گئ۔۔

کب شرم آئے گی آپکو شاہ۔اب تو آپکے بچے بھی بڑے ہو گئے ہیں۔وہ صرف سوچ کر رہ گئ۔

اچھا کوئ بات نہیں میں تمہارے کیبن سے خود ہی لے لوں گی۔۔مہر ایزل کو دیکھتے پیار سے بولی۔

جبکہ حازق اسکے یوں ایزل سے پیار جتانے پر لب بھینچ کر رہ گیا۔

وہ کسی صورت یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ اسکی موجودگی پر مہر کی توجہ بھٹکے وہ بھی اسکی جانی دشمن پر۔

پر ہائے وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا۔اسکی جانی دشمن اسکی مام کی جان جو تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ صرف سوچ سکا کہہ کے اپنی مام کو ناراض تھوڑی کرنا تھا۔

💞💞💞

اب تو بس کر دو آبان۔اب کیا اپنی ماں کے مرنے پر آؤ گے۔۔

آیت اسکی ہمیشہ کی طرح نا آنے کی رٹ سنتی روتے ہوئے بولی تھی۔۔

لیپٹاپ کی سکرین پر چمکتی آبان کی گرے آنکھوں کی سرخی کچھ اور بڑھی تھی اپنی ماں کو روتے دیکھ۔۔

پندرہ سال گزر گئے لیکن اسنے آج تک اپنے گھر میں قدم نہیں رکھا تھا۔

اب تو وہ کوئی ٹین ایج بچہ نہیں رہا تھا۔بلکہ وہ تو ایک چوبیس سالہ سنجیدہ مرد تھا۔

ایک سفاک پولیس آفیسر۔۔وہ کراچی میں رہائش پزیر تھا۔

پچھلے سات سال سے وہ کسی سے نہیں ملا تھا۔

آپ روئیں مت ماما۔ٹھیک ہے میں کوشش کرتا ہوں اگر میرا ٹرانسفر اسلا آباد ہو جائے۔۔چہرے پر جتنی سنجیدگی تھی آواز میں اتنی ہی نرمی۔۔

واقعی تم سچ کہہ رہے ہو۔آیت امید کی نئی کرن کے ساتھ خوشی سے بولی۔کم از کم اسنے کہا تو سہی۔اگر کہا ہے تو وہ اپنا کہا پورا کرے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی ماما بلکل سچ۔ لیکن آپ وعدہ کریں روئیں گی نہیں اور اپنا خیال رکھیں گی۔مجھے اپنی ماما ویسی ہی چاہیئے جیسی چھوڑ کر گیا تھا۔وہ خفگی سے بولا۔۔

آیت ہس دی۔ ہاں میری جان تم واپس آجاو میں وعدہ کرتی ہوں جو کہو گے وہی ہو گا۔بس ایک بار واپس آجاو۔۔وہ ہستے ہوئے رو دی اور روتے ہوئے ہس دی۔۔

کافی دیر تک اس سے بات کرنے کے بعد وہ یہ خوشخبری سنانے نیچے بھاگی تھی۔۔

جبکہ لیپٹاپ بند کرتے ہی آبان کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا۔

وہ گھر جہاں سے صرف اس ایک لڑکی کی وجہ سے اسے در بدر کیا گیا تھا۔وہاں جانا اس کے لیئے کسی ازیت سے کم نہیں تھا۔

لیکن وہ اپنی ماں کو اب یوں روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

تیار ہو جاؤ زمل شاہ تمہاری بربادی آرہی ہے۔۔وہ گرے آنکھوں میں سرخی لیے بڑبڑایا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ارسل،نور،بھائی کہاں ہیں آپ سب۔۔وہ سیڑھیاں اترتے اونچی آواز میں بول رہی تھی۔

جبکہ اسکی بات سنتے سب حیرت سے آپ کام چھوڑتے لاؤنج میں آئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سالوں بعد اسکے چہرے کی پرانی چمک دیکھتے سب حیران ہوئے تھے۔۔

آیت کیا ہوا۔۔ارسل اسکے چہرے کی مسکراہٹ دیکھتا بولا۔۔

ارسل آبان۔ابان واپس آرہا ہے۔۔وہ خوشی سے چیخی۔۔

ارسل ساکت ہوا تھا۔۔

باقی سب کے چہروں پر بھی خوشی کی لہر دوڑ گئ۔

و۔واقعی میں ابان۔۔ارسل لڑکھڑاتے لہجے میں بولا۔۔

اسکا بیٹا آخر کو پندرہ سال بعد واپس آرہا ہے۔۔سات سال بعد وہ اپنے بیٹے سے ملے گا۔۔

اسکی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئ تھیں۔شکر الحمدللہ۔بے ساختہ منہ سے نکلا تھا۔

خدا کا شکر ہے۔۔ابان نے بھی دوبارہ گھر لوٹنے کا سوچا۔۔زہرہ احساس تشکر سے بولی تھی۔

ورنہ اب تک تو وہ بس گلٹ میں جی رہی تھی کہ زمل کی وجہ سے ایک ماں سے اسکا بیٹا الگ ہو گیا۔جبکہ آیت یا ارسل نے کبھی اس بات کا احساس نہیں ہونے دیا تھا اسے۔۔

او۔ایم۔جی چھوٹی ماما اپنے تو دھماکے دار نیوز سنائ ہے۔۔انیس سالہ زیان آیت کو گلے لگاتا خوشی سے چیخا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آئی ایم سوہیپی ماما فائینلی بھائی گھر واپس آرہے ہیں۔۔زیان کے ساتھ ہی انیس سالہ اسکا بیسٹ گفرینڈ ارحم،

آبان کا چھوٹا بھائی آیت سے چپکا تھا۔۔

بس کرو تم دونوں تو اسکا قیمہ ہی بنادو گے۔۔زرنور دونوں کو آیت سے الگ کرتی بولی۔

بہت مبارک ہو ایت۔فائنلی اس گھر کا بڑا بیٹا لوٹ رہا ہے۔۔زرنور اسے گلے لگاتے بولی۔۔

میں بہت خوش ہوں زرنور۔مجھے بہت ساری تیاریاں کرنی ہے۔میرا بیٹا اتنے سالوں بعد آرہا ہے۔۔وہ خوشی سے بڑبڑا رہی تھی۔۔

آیت گڑیا وہ کوئی بچہ نہیں ایک پولیس آفیسر آرہا تھا۔اس لیے تیاریاں بھی اسی حساب سے کرنا۔۔غازی اسکی باتیں سنتا خوشگوار لہجے میں بولا تھا۔

کس چیز کی تیاریاں کرنی ہیں۔ولی اندر آتا حیرت سے بولا۔۔

بابا آبان بھائی واپس آرہے ہیں۔۔ارحم اسے دیکھتے چہک کر بولا۔

ولی نے سرعت سے مڑتے آیت کو دیکھا جو بھیگی آنکھوں سے ہس رہی تھی۔

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔وہ کافی دیر بعد کچھ کہنے کے قابل ہوا تھا۔

ہر کوئی اسکے آنے پر خوش تھا۔۔خوشی جیسے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ ان سب سے دور کچن کے دروازے پر کھڑی بائیس سالہ زمل کچھ ڈر اور خوف سے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔

کیا وہ سچ میں آرہا ہے۔۔وہ خود سے بڑبڑائی۔۔

بے ساختہ اپنے ماتھے پر بنے سٹچیز کے نشان کو چھوا۔۔

جبکہ اسکی حالت دیکھتے اسکے پیچھے کھڑی ہانم اور رمشا تاسف سے اسے دیکھ کر رہ گئ جو آج بھی آبان کے نام پر زرد پڑ جاتی تھی۔۔

کسی کے دیکھنے سے پہلے وہ دونوں اسے کھینچ کر وہاں سے لے گئ۔۔

💞💞💞

میثم۔۔میثم۔۔میثم پورے گروانڈ میں اسکے نام کا شور تھا۔۔

وہ اپنے نام کی پکار پر لبوں پر گہری مسکراہٹ سجائے سرمئ آنکھوں میں فتح کی چمک لیے مقابل کو دیکھ رہا تھا۔۔

وہ اس وقت جینز پر بلیک ویسٹ میں تھا۔جو اسکے سینے سے چپکی ہوئی تھی۔جبکہ شرٹ اسنے کھیلنے سے پہلے اتار دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ فٹ بال کا چیمپئین تھا۔کوئ نہیں تھا جو آج تک اسے ہرا سکا تھا۔

اور آج بھی وہی ہوا۔ہمیشہ کی طرح وہی جیتا تھا۔۔

گہری مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسنے ایک نظر پورے کالج میں دوڑائ تو ایک جگہ نظر ٹھہر گئ۔۔

سیاہ آنکھیں خفگی سے اسے تکتی اسکے دیکھنے پر اپنا نظارہ بدل گئیں۔

اسنے ائیں رو اچکاتے اپنی غلطی سمجھنے کی کوشش کی۔اج اسنے کیا کر دیا۔۔

تبھی اسکی نظر اپنی شرٹ پر گئ جو اسنے اپنے دوست کو دی تھی لیکن اب وہ کسی لڑکی کے ہاتھ میں تھی۔

اوہو تو یہ وجہ ہے۔۔نچلہ لب دباتے سوچا۔۔

فٹبال پھینکتے اسنے تیزی سے لڑکی کے ہاتھ سے شرٹ کھینچی اور اسکے پیچھے بھاگا جو اب خفگی سے وہاں سے جا رہی تھی۔

لڑکیوں نے مڑ کر دور تک اسے دیکھا تھا۔سب جانتے تھے وہ کس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

میسم شاہ صرف ایک ہی لڑکی کے پیچھے تو بھاگتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اینارہ ولی احمد۔۔

کہنے کو تو وہ دونوں بیسٹ فرینڈز تھے۔۔

لیکن نا تو وہ اس پر یا اسکی چیزوں پر کسی دوسری لڑکی کی نظر برداشت کرتی تھی اور نا ہی میسم شاہ کسی لڑکے کو اسکے قریب رہنے دیتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں کا کہنا تھا کہ دو دونوں ایک دوسرے کے بیسٹ فرینڈ ہیں تو کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔۔

وہ دونوں واحد تھے پورے خاندان میں جو لڑتے نہیں تھے۔۔

وہ اسے "اینی" بلاتا تھا تو اسے "ثم"۔ کسی اور کو یہ اجازت نہیں تھی کہ اس نام سے انہیں کوئی اور پکار سکے۔۔

اینی۔۔اینی لسٹن۔۔وہ اسکے بھاگتا اسے پکار رہا تھا۔

لیکن وہ نظر انداز کرتی گراؤنڈ میں آکر بیٹھ چکی تھی۔

آج میثم کا میچ تھا اس لیے وہ دونوں سکینڈ ٹائم بھی یونی میں ہی رکے ہوئے تھے۔

اینی یار بات تو سنتی۔۔وہ اسکے مقابل بیٹھتا ہانپتا ہوا بولا۔

ایناره نے خفگی سے اسے دیکھتے پانی کی بوتل اسے پکڑا دی۔۔

وہ مسکراتا اسکے ہاتھ سے پانی لیٹ ایک ہی سانس میں پی گیا۔۔

آرام سے پیتے ہیں۔نروٹھے پن سے کہا۔۔

ناراض کیوں ہو۔اور وہاں سے کیوں آگئی۔۔وہ بوٹل اسے واپس دیتا بولا۔۔

مجھے نہیں لگا کہ میری ضرورت ہو گی۔ویسے بھی تمہیں چیراپ کرنے کے لیئے بہت سے لوگ تھے وہاں۔۔وہ خفگی سے بولتی اسے اتنی کیوٹ لگی کہ وہ بے ساختہ اسکے گال کھینچ گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہے۔۔ اینارہ نے اسے گھورا۔۔

یار اینی مینے نہیں دی تھی پتہ نہیں کیسے اسکے پاس میری شرٹ چلی گئ۔۔وہ بے چارگی سے بولا۔

پہلے تو یہ بات تم کہ شرٹ لیس ہو کر کھیلنے کی ضرورت ہی کیا ہے اگر اتنا ہی تمہیں چھبتی ہے تو ٹی شرٹ پہن کر آیا کرو۔۔وہ اسکی شرٹ کے بٹن لگاتے روعب سے بولی۔

اوکے جی جیسا آپکا حکم۔۔وہ سر خم کو تا بولا تو وہ کھکھلا دی۔۔

اسے ہستے دیکھ وہ بھی ہس دیا۔۔

چلو چلیں آج تو بہت لیٹ ہو گیا ہے۔۔وہ اسکا بیگ اٹھاتا بولا تو سر ہلاتی اسکے ساتھ چل دی۔۔

💞💞💞

بس بھی کرو زمل تم تو ایسے رو رہی ہو جیسے وہ تمہاری برات لے کر آرہا ہے۔۔

اسکے مسلسل رونے سے تنگ آتے ہانم نے چڑ کر کہا تھا۔

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے رو رہی تھی۔

اللہ نا کرے آپی۔۔وہ گہری کالی آنکھوں میں خوف لیے بولی تھی۔۔

اسکا انداز ایسا سہما ہوا تھا کہ ہانم اور رمشاء نے بامشکل مسکراہٹ دبائی تھی۔

تمہیں بہت ہسی آرہی ہے۔۔ وہ رمشاء کو گھور کر بولی۔ وہ وہ اس سے ایک سال چھوٹی تھی لیکن وہ دونوں بیسٹ فرینڈز تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

مینے کیا کیا ہے۔تم فالتو میں آنسو بہا رہی ہو۔۔وہ خفگی سے بولی۔

زمل رمشاء ٹھیک کہہ رہی ہے تم ایسے ہی رو رہی ہو۔ہم مانتے ہیں آبان سے بچپن میں ایک غلطی ہوئی تھی جسکی سزا اسے بہت بڑی ملی ہے۔تمہارے ڈر کی وجہ سے وہ اتنے سال سب سے دور رہا ہے۔

کیا تم ولی چاچو اور زہرہ چاچی سے دور رہ لیتی اتنے سال۔۔ہانم سنجیدگی سے بولی۔

زمل نے تڑپ کر اسے دیکھا۔

ایسے مت دیکھو ہانم آپی بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔

رمشاء اسکی بھیگی آنکھیں دیکھتی بولی۔۔

وہ خاموش ہو گئی۔

آبان بھائی کا بھی حق ہے اپنے ماں باپ کے ساتھ رہنا۔کتنا کچھ مس کیا ہے انہوں نے اپنی ہر برتھ ڈے، ہر سپیشل ڈے، اپنے کریئر کا سٹارٹ یہاں تک کہ جب انکا جاب کا پہلا دن تھا تب بھی انکے پیرینٹس انکے ساتھ نہیں تھے وجہ کون تھی۔صرف تم۔تمہارا ڈر۔رمشاء بہت نرمی سے اسے سمجھا رہی تھی۔۔

وہ سر جھکا گئی۔۔

یہاں کیوں بیٹھی ہوئی ہو تم لوگ باہر آؤ دیکھو کتنی تیاریاں ہو رہی ہیں آبان بھائی کے آنے کی۔۔زیان اور ارحم انکے کمرے میں جھانکتے اندر آئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں تو سیلاب آیا ہوا ہے۔زمل کی سوجھی آنکھیں دیکھ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے تاسف سے بولے۔

چپ کرو تم دونوں۔رمشاء نے دونوں کو گھورا۔

سوری آپی ہم تو بس یہ کہنے آئے تھے کہ آج شاہ ولا جانا ہے ماما نے نیچے بلایا ہے۔مرتسم ماموں نے کل کہا تھا نا کہ آج رات ہم سب شاہ ولا انوائیٹڈ ہیں۔۔وہ دونوں جلدی سے سیدھے ہوتے بولے۔ (یہاں سب بچے مہر کو پھوپھو اور مرتسم کو ماموں کہتے تھے۔پھوپھو کے شوہر کو اکثر جگہوں پر ماموں ہی کہا جاتا ہے۔)

تم لوگ چلو آرہے ہیں ہم لوگ۔ہانم نے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے باہر چلے گئے۔

چلو اب اٹھو جلدی سے منہ دھو کے اوورنہ تمہیں ایسے دیکھ ارسل چاچو آبان کو پھر سے آنے کے لیئے منع نا کر دیں۔ایسے سب کا دل ٹوٹ جائے گا۔۔

ہانم نے کہا تو وہ خاموشی سے فریش ہونے چلی گئی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

میٹینگ روم میں اس وقت خاموشی چھائی ہوئی تھی۔جب ہیل کی ٹک ٹک سے انہوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

ٹی پنک کلر کی لانگ فراق کے ساتھ بلو جینز میں کوئ صنف نازک اندر آئ تھی۔۔

نازک گلابی پاؤں ہیلز میں مقید تھے۔

چاکلیٹی بال کا خوبصورت سا ہیئر سٹائل بنائے نیچے سے لوز کلرز کر کے کھلے چھوڑے ہوئے تھے جو اسکی کمر تک آتے تھے۔

کچھ آوارہ لٹیں گلابی چہرے پر جھول رہی تھیں۔

جبکہ ڈوپٹہ ترتتب سے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔

وہ سامنے دیکھنے والوں کو مبہوت کر گئ تھی۔

اسنے سر اٹھاتے سامنے بیٹھے کلائینٹس کو دیکھا اور اعتماد سے چلتی انکے سامنے بیٹھی۔۔

زہانیت سے چمکتی بھرپور بھوری آنکھوں میں سنجیدگی لیے اسنے میٹینگ شروع کرنے کا اشارہ کیا۔

عنابی لبوں پر مخروطی انگلی سجائے وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھتے سامنے والے کی پریزینٹیشن دھیان سے دیکھنے لگی۔

جبکہ اسکے سامنے بیٹھے آدمی کی نظریں مستقل اس پر تھی۔

وہ پری وش تھی ہی اتنی خوبصورت کہ دیکھنے والا بے ساختہ اسے ہی دیکھتا رہ جاتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

گلابی رنگت اس پر بھوری آنکھیں اور مڑی ہوئی گھنی پلکیں۔ چمکتی ہوئی تیکھی ناک جسمیں ہمہ وقت ہیرے کی لونگ چمکتی تھی۔ عنابی لب اور نچلے ہونٹ کے دائیں طرف چمکتا سیاہ تل۔ کیا کوئی کہہ سکتا تھا کہ سامنے بیٹھی لڑکی مہر ماہ مرتسم شاہ نہیں۔ مرحامر تسم شاہ تھی انکی بیٹی۔

وہ اپنی ماں کی پرچھائی تھی۔ نقوش سے لے کر بولنے، چلنے کا سٹائل اعتماد ہر چیز اسکی ماں جیسا ہی تو تھا۔ اسکی ماں اگر ڈاکٹر تھی تو وہ بزنس وومن تھی۔ جس میں اپنے باپ کے بزنس کو آگے بڑھانے کا جنون تھا۔

مسٹر لیو آئی تھنک آپکو اس پروجیکٹ سے زیادہ مجھ میں انٹرسٹ ہے۔۔ بھوری آنکھیں سامنے بیٹھے آدمی کی طرف موڑتی وہ سنجیدگی سے بولی تو وہ سٹپٹا گیا۔

آپکو دیکھ کر لگتا ہے کہ شائید کبھی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی۔

میرے خیال میں آپکو اپنی وائف پر فوکس کرنا چاہئیے وہ یقیناً مجھ سے زیادہ خوبصورت ہونگی اگر اپنے کبھی باہر کی لڑکیوں سے نظریں ہٹا کر انہیں دیکھا ہو تو۔

سامنے بیٹھا آدمی اسکے باپ کی عمر کا تھا لیکن تھا ایک نمبر کا ٹھرکی جسے ٹھیک کرنا اسے خوب آتا تھا۔

سو پلیز لیو میرا کوئی ارادہ نہیں اس کمپنی سے یہ ڈیل کرنے کا جسے کمپنی سے زیادہ کمپنی کی اونر میں انٹرسٹ ہو۔۔

وہ سرد لہجے میں کہتی اپنے سیکٹری کو شارہ کرتی وہاں سے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ وہ ہقابقا اسکے ایٹیٹیود کو دیکھ کر رہ گئے۔

انہوں نے سن رکھا تھا کہ مرتسم شاہ کی بیٹی انکے بزنس میں شامل ہو چکی ہے لیکن انہیں یہ نہیں پتا تھا کہ وہ اسمیں اس قدر اعتماد ہو گا۔۔

وہ اپنی حرکت پر افسوس کرتے ڈیل ہاتھ سے جانے پر تلملا کر رہ گئے۔۔

💞💞💞

ہمیشہ کی طرح آج رات بھی وہ لوگ ویکینڈ پر شاہ ولا جمع تھے۔۔

جہاں باربی کیو کا پلان تھا۔۔

کھلے لان میں نیچے زمین پر موٹے گدے بچھا کر اور اسپر سہارے کے لیئے نرم پلور رکھے ہوئے تھے۔

سب سے پہلے درمیان میں عالم بابا اور رضوانہ ماما بیٹھی کوئ تھیں۔انکے پاس میں چودہ سالہ ابراہیم بیٹھا ہوا تھا۔(وشہ اور عادی کا بیٹا)

روحاماما کی طعبیت ٹھیک نہیں تھی اس لیے وہ دوا کر لے اس وقت آرام کر رہی تھیں۔

(پندرہ سال پہلے جس دن وہ لوگ حویلی سے واپس آئے تھے اسکے کچھ مہینے بعد ہی قاسم شاہ، اہانہ شاہ، حسن بابا اور عائشہ ماماوہ لوگ عمرے کے لیئے گئے تھے۔چونکہ اس سے پچھلے سال ہی عالم شاہ انکی بیوی اور روحاماما گئے تھے اس لیے وہ لوگ اس سال نہیں گئے۔یا شائید قسمت نے نہیں جانے دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ عمرے سے واپسی پر ایک پلین کریش پہ وہ چارو اپنی جان سے گئے تھے اور یہ خبر شاہ والا کے لوگوں پر قیامت بن کر ٹوٹی تھی۔جسنے انکے خاندان کی مضبوط دیواریں ہلا دی تھیں۔

لیکن آخر ہونی کو کون ٹال سکتا تھا۔وقت نے انکے زخموں پر مرہم رکھا اور گزرے وقت کے ساتھ انکے زخم بھرتے چلے گئے۔۔)

عالم بابا کے ساتھ مرتسم اور اسکے ساتھ مہر بیٹھی تھی۔جبکہ انکے بلکل سامنے وجدان بھائ اور ماہم اپیا بیٹھے ہوئے تھے۔

ماہم اپیا کے ساتھ آیت اور پھر ارسل بیٹھا تھا۔

جبکہ انکے سامنے ولی اور زہرہ بیٹھے تھے۔زہرہ کے ساتھ زرنور اور پھر غازی بیٹھا ہوا تھا اور انکے سامنے زین اور دانین بیٹھے ہوئے تھے۔

زین کے ساتھ ہی عادی اور وشہ بیٹھے تھے۔۔

جبکہ انکے سامنے ہی بچوں کے لیئے الگ سے گدے بچھائے ہوئے تھے۔۔

جہاں پر سب سے پہلے حازق اور اسکے ساتھ عاشر بیٹھا ہوا تھا۔۔وہ دونوں حازق کے کیس کو ڈسکس کر رہے تھے۔۔

اور انکے سامنے ایزل اور مرحا بیٹھی تھیں جو حسب معمول زور و شور سے باتوں میں مصروف تھیں۔

اور انکے ساتھ ہی زیان، ارحم اور براق بیٹھے تھے۔جو فون پر کچھ دیکھنے میں مصروف تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ انکے سامنے ایمارہ اور میسم بیٹھے تھے۔ہمیشہ کی طرح ایمارہ زور و شور سے بول رہی تھی اور میثم ببل چباتے غور سے اسے سن رہا تھا۔

جبکہ انکے ساتھ ہی زمل اور رمشاء بیٹھی تھیں۔زمل کا چہرہ اترا ہوا تھا جبکہ رمشاء آہستہ سے بولتی اسے کچھ سمجھا رہی تھی۔

انکے سامنے ہانم اور ہانیہ بیٹھی تھیں۔

انکے ساتھ ہی انیس سالہ دور فشاں اور اس سے تین سال چھوٹی پریشے (عادی اور وشہ کی بیٹی) اور اسی کا ہم عمر کاشان (ماہم اپیا اور وجدان بھائ کا بیٹا) بیٹھے ہوئے تھے۔۔

💞💞💞

اسلام و علیکم!!انجانی آواز پر سب بچوں نے چونک کر سامنے دیکھا تھا۔

وعلیکم السلام!!کافی دیر ہو گئ۔مرتسم احان شاہ سے ملتا بولا۔

کیسی ہو گڑیا۔زارا کے سر پہ ہاتھ رکھتے مسکراتے پوچھا۔

میں بلکل ٹھیک ہوں بھائ آپ کیسے ہیں۔کافہ عرصہ ہو گیا اب تو ملے ہوئے۔۔زارا چہک کر بولی۔

تو مرتسم نرمی سے مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

مہر اس سے ملنے لگی تو احان شاہ بھی باقی سب سے ملنے لگے۔

دونوں کی شخصیت میں کافی بدلاو آیا تھا۔

زارا میں زیادہ نہیں تھا جبکہ احان شاہ میں اچھا خاصہ بدلاو تھا۔

سب سے ملتے وہ انکے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔

یہ میرے کافی پرانے بزنس پاٹنر اور دوست بھی ہیں۔مرتسم بچوں کی سوالیہ نگاہوں کو دیکھتا بولا۔

اور یہ انکا بیٹا ہے داؤد آہان شاہ۔حال میں ہی انکے ساتھ ہمارا ایک نیا پروجیکٹ سائین ہوا ہے۔

ارسل سامنے کھڑے سنجیدہ سے لڑکے کو دیکھتے بولا۔

سرخ و سفید رنگت پر سیاہ گہری آنکھوں اس پر تضاد چہرے پر چھائی سنجیدگی اسے کچھ منفرد سا بنا رہی تھی۔

داؤد کی نظریں ہانیہ کے ساتھ بیٹھی ہانم پر تھیں۔

وہ تیز تیز بولتی اسی کوئی سٹوری سنا رہی تھی۔

اپنے نام پر اسنے چونک کر ارسل کو دیکھا اور نرمی سے مسکرا دیا۔

یہ آپکی بیٹیا ہیں۔۔دادو کے ساتھ کھڑی دو لڑکیوں کو دیکھتے مہر نے چونک کر کہا۔۔

ہاں یہ میری بڑی بیٹی روشانے۔وہ بیس سالہ روشانے کا ہاتھ پکڑتی سامنے کرتی بولی۔وہ داؤد سے سات سال چھوٹی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

داؤد کی پیدائش کے کافی عرصے تک انہیں کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی۔

پھر سالوں بعد روشانے کی آمد نے انکی زندگی میں پھر سے رنگ بھر دیئے تھے۔۔

وہ سانولی سی رنگت والی بااعتماد لڑکی تھی جو سامنے والے کو اپنی صلاحیتوں سے حیران کر دیتی تھی۔

اور یہ میری چھوٹی بیٹی نورالعین۔۔روشانے سے چار سال چھوٹی نورالعین کو بھی آگے کیا۔

روشانے کے مقابلے میں نورالعین کافی سہمی سی تھی۔

وہ اتنے سارے لوگوں کو دیکھتے زارا کا ہاتھ چھوڑتی داؤد کے کندھے میں چہرہ چھپا گئی۔

ریلیکس گڑیا۔۔اسے ڈرتے دیکھ داؤد نے نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیا۔

اسکے سامنے آنے پر زیان اور ارحم کے ساتھ بیٹھے براق نے چونک کر اس گلابی گڑیا سی لڑکی کو دیکھا۔

بچوں کی طرح دو پونیا بنائے وہ سہمی نگاہوں سے سب کو دیکھتی کسی اور ہی جہان کی مخلوق لگی اسے۔۔

کیا ہوا بچی کو طعبیت تو ٹھیک ہے نا۔۔ رضوانہ ماما اسکے یوں ڈرنے پر حیرانگی سے بولی۔

جبکہ ساری ینگ جنریشن بھی حیران پریشان سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

ایم سوری وہ زیادہ لوگوں کو دیکھ کر ایسے ہی گھبرا جاتی ہے۔۔ احان شاہ اسے اپنے حصار میں لیتے بولے۔

جواب رونے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نور میری گڑیا کیا ہوا۔یہ لوگ کچھ نہیں کہہ رہے آپکو۔۔وہ اسے بہلانے لگے۔

باباوہ مجھے گھور رہا ہے۔۔وہ اہان شاہ کی شرٹ سے ناک رگڑتے سوں سوں کرتے بولی۔

کون کون گھور رہے میرے بیٹے کو۔۔

ابکی بار داؤد نے اسے اپنے بازوں میں لیتے پیار سے پوچھا۔

وہ لمبی مونچھوں والا انکل۔۔وہ براق کی طرف اشارہ کرتے معصومیت سے بولی۔۔

اسکے بولنے پر سب کو اندازہ ہوا اسکا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہے۔۔

براق جسنے شوق سے اپنی گھنی مونچھیں اور داڑھی رکھی تھی اپنے بارے میں ایسے انکل سنتے وہ حق دق رہ گیا۔

وہ جان ہی نہیں پایا کب سے وہ اس پر اپنی گہری نظریں ٹکائے ہوئے تھا۔۔

جبکہ اسکے ایسے کہنے پر سب نے بامشکل مسکراہٹ دبائی تھی۔

اچھا سوری اب نہیں دیکھے گا وہ اپکو۔۔دانین اپنے بیٹے کو گھورتے پیار سے اس سے بولی۔

پولیس آنٹی۔۔وہ دانین کو دیکھتے خوشی سے چیخی۔۔

جبکہ اپنے لیے آنٹی سننے پر دانین نے صدمے سے اسے دیکھا۔

بابا یہ پولیس آنٹی۔وہی جوٹی۔وی پر آتی ہے۔ببل کھاتی ہے اور پسٹل بھی چلاتی ہے۔۔وہ دانین کو دیکھتے خوشی سے بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے دانین کو اکثر ٹی۔وی انٹرویوز میں دیکھا تھا۔کیونکہ وہ انکاونٹر کے معاملے میں کافی فیمس تھی۔

جی بیٹا یہ وہی ہیں۔اہان شاہ نرمی سے بولے۔

کیا میں آپکو ہاتھ لگالوں۔وہ بچوں کی سی معصومیت سے بولی۔

دانین نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ اپنی انگلی سے اسکے بازو اور چہرہ چھونے لگی۔۔

اوکے بے بی بس ہو گیا۔چلو اب بیٹھتے ہیں سبکے ساتھ۔۔

روشانے اسکا ہاتھ پکڑتے بولی تو وہ سر ہلا گئ۔

جس سے اسکی دو پونیاں جھولی تھیں۔

آپ ہمارے ساتھ آجاؤ۔۔ پریشے اور کاشان نے اسے کہا تو وہ بچوں کو دیکھتی خوش ہوتی انکے ساتھ کھیلنے لگی۔۔

داؤد بھائ کیا ہوا نور العین کو۔۔آیت دکھ سے اسے دیکھتی بولی۔

بچپن نے سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے وہ آج اٹھارہ سال کی ہو کر بھی آٹھ سال کی بچی ہے۔زرانم لہجے میں بولی۔

تو کیا آپ لوگوں نے کسی ڈاکٹر کو نہیں دکھایا۔

مہر نے حیرانگی سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

دکھایا کافی ڈاکٹرز کو لیکن یہ کسی کو پاس نہیں آنے دیتی۔نا ہی کوئی میڈیسن لیتی ہے۔دادو کی گھمبیر بھاری آواز گونجی تھی۔

آہان سر اگر آپ چاہیں تو کیا میں نور کا کیس دیکھ لوں۔۔مہر کچھ سوچ کر بولی۔

ہاں مہر بھی تو دماغ کی ہی ڈاکٹر ہے۔ولی آہان کو دیکھتے بولا۔

آہان شاہ نے زارا کی طرف دیکھا جسنے ہاں میں سر ہلایا تو وہ بھی ہاں کہہ گئے۔

لیکن فلحال تو ہم لوگ یہاں ڈنر کے لیئے جمع ہیں نور بھی خوش ہے۔ابھی کے لیئے نو مور سیڈ نیس۔۔ایزل سبکے اداس چہرے دیکھتے چہک کر بولی تو سب مسکرا دیئے۔

داؤد اب حازق اور عاشر کے ساتھ بیٹھ گیا اور روشانے ایزل لوگوں کے ساتھ بیٹھ گئ۔

کچھ دیر بعد سب نے ڈنر کیا اور انکے بہت اسرار پر وہ لوگ آج رات یہیں رک گئے۔۔

مرتسم بھائ اصل میں ہم لوگ آج یہاں کسی خاص مقصد سے آئے تھے۔۔

زارا گلا کھنکھار کر بولی۔

اسکے بولنے پر بچے بھی خاموش ہوتے اسکی طرف دیکھنے لگے۔

ہم لوگ آپسے کچھ مانگنے آئے ہیں اس امید کے ساتھ کے آپ ہمیں منع نہیں کریں گے۔۔وہ وجدان بھائ کو دیکھتے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ایسا بھی کیا مانگنا ہے۔اپ بولئے اگر ہمارے بس میں ہوا تو ضرور دیں گے۔۔پہلے حیرانگی اور پھر یقین سے کہتے ماہم نے اسے دیکھا۔

ہم لوگ اپنے بیٹے داؤد کے لیئے آپکی بیٹی ہانم کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں۔

آہان کی آواز نے ماحول پر خاموشی طاری کر دی۔

سب لوگ خاموش ہوتے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

صرف ہاتھ۔۔سنجیدہ ماحول میں ایزل کی صدمے بھری آواز گونجی تھی۔

سب نے چونک کر اسے دیکھا جبکہ حازق نے ناگواری سے۔۔

نہیں پوری کی پوری ہانم۔۔زارا نے مسکرا کر کہا۔۔

جبکہ ہانیہ کے ساتھ بیٹھی ہانم سرخ ہوتی چہرہ جھکا گئ۔۔

یہ ہماری ہی نہیں داؤد کی بھی خواہش ہے اور ہم اسکی پسند پر خوش ہیں۔زارا انکے تاثرات دیکھتے بولی۔

داؤد نے نامحسوس انداز میں ہانم کو دیکھا جو سر جھکائے انگلیاں چٹخا رہی تھی۔۔

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔عالم بابا مسکرا کر بولے۔۔

لیکن داؤد نے تو آج پہلی بار ہانم کو دیکھا ہے تو پھر۔۔ولی نے الجھی نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں بھائی۔ مرتسم بھائی نے کہا تو ہے کہ کچھ ماہ پہلے ہی انکا کانٹریکٹ سائین ہوا ہے داؤد کے ساتھ۔ وہ ایک دو بار یہاں چکر لگا چکا ہے شائید آپ لوگ انجان ہیں۔۔ زارا اسکی حیرانگی پر مرتسم کو دیکھتے بولی۔

مرتسم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے داؤد کو مرتسم اور وجدان پہلے سے جانتے ہیں اور آپ لوگوں کو تو ہم کافی عرصہ پہلے سے جانتے ہیں۔ باقی بچوں سے انکی مرضی جان لیتے ہیں۔

ماہم نے مسکرا کر کہا۔

مرتسم نے مہر کو دیکھا۔۔

داؤد سے ہم دونوں ہی پہلے مل چکے ہیں بہت اچھا لڑکا ہے۔ ہماری ہانم کو خوش رکھے گا۔۔ وہ اسکے دیکھنے پر آہستہ سے بولے تو وہ مطمئن ہو گیا۔۔

ہانم بتاؤ بیٹا۔ اپ جو چاہتی ہیں وہی ہو گا۔۔ وجدان نے اس سے پوچھا تو وہ سب کے بیچ اتنی کنفیوز ہوئی کہ کچھ بھی کہے بغیر وہاں سے اٹھ کر اندر بھاگ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

باقی سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

داؤد کا چہرہ بے ساختہ سرخ ہوا تھا۔

شائید گھبرا گی ہے۔ سب کے بیچ ایسے پوچھنا تھوڑا اوکورڈ تھا۔ مہر سب کے تاثرات دیکھتے بولی۔

میں بات کرتی ہوں ہانم سے وشہ مرتسم کے اشارے پر اٹھتی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر بھی اسکے ساتھ چلی گئ۔۔

💞💞💞

وہ لاونج میں آتے گہری سانسیں لینے لگی۔۔ تیز تیز سانس لیتے وہ ایک ہی گھونٹ میں سامنے پڑا پانی کا گلاس چڑھا گئ۔۔

تو یہ داود شاہ تھا۔ اوارہ، لفنگا، چپکو انسان۔۔ وہ دانت پیستے بولی۔

کچھ دنوں سے اسے مسلسل پھولوں کے بکے اور چاکلیٹس آرہے تھے وہ پریشان تھی کہ آخر ایسا کر کون رہا ہے۔

کون چپکو۔۔ پیچھے سے مہر کی آواز سنتے وہ کرنٹ کھاتے مڑی تھی۔

افف مامی ڈرا دیا۔۔ سینے پر ہاتھ رکھتے بولی۔

ڈرا تو تمنے دیا ایسے کیوں اٹھ کے اگئ۔ وشہ اسے خفگی سے دیکھتے بولی۔

کیا وش چاچی اتنے سارے لوگوں کے بیچ پوچھا جائے کہ آپکو یہ رشتہ منظور ہے تو کیا منہ پھاڑ کر جواب دے دوں۔ وہ مہر سے چپکتے منہ بناتے بولی۔

وشہ اور مہر کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب اکیلے میں پوچھ رہے ہیں اب بتادو۔وشہ اسے آنکھ مارتی بولی۔

لیکن آپ لوگوں کو میری شادی کی اتنی جلدی کیوں ہے۔وہ پریشان سی بولی۔۔

خدا کا خوف کرو جلدی پچیس کی ہونے والی ہو تم۔کیا بوڑھی کر کے کرنی ہے شادی۔۔پیچھے سے ارسل کی آواز سنتے وہ چونکی تھی۔

وہ لوگ اپنے بچوں سے ایک دوست کی طرح بات کرتے تھے اس لیے ہانم جھجکی نہیں تھی اسے دیکھ کر بھی۔۔

تو کیا ارسل چاچو عاشر بھائی اور ہانیہ آپی مجھ سے بڑے ہیں اور ابھی تو مینے اپنے بھائیوں کی شادی انجوائے کرنی تھی۔۔

وہ منہ بگاڑتی بولی۔۔

ہاں تو ہانی کا بھی تو نکاح ہو چکا ہے بھول کیوں رہی ہو۔۔مہر اسکے سر پر چپت لگاتی بولی۔۔

(ہانیہ کا نکاح اسکے ننھیال میں ماموں کے بیٹے کے ساتھ ہوا تھا۔پچھلے سال)

کیا کسی کو پسند کرتی ہو۔اگر ایسا ہے تو سچ سچ بتادو میں تمہیں بھگا دوں گا اسکے ساتھ۔ارسل اسکی طرف جھکتا سرگوشی میں بولا۔

اللہ معاف کرے ارسل چاچو۔میں کیوں بھاگنے لگی۔اور میں کسی کو پسند نہیں کرتی۔وہ فخر سے اسے دیکھتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو پھر داؤد میں کیا پرابلم ہے۔۔مہر اسے دیکھتے بولی۔

وہ بات نہیں ہے مامی۔لیکن میں چاہتی ہوں کہ میں پہلے لڑکے کو جان سکوں اسے سمجھوں،کچھ وہ مجھے سمجھے میں ایسے کسی بھی انجان کو اپنی پوری لائیف کیسے دے دوں۔وہ سنجیدگی سے بولی۔

لو اتنی سی بات ہے سیدھا بولو نا لو میریج کرنی ہے اور ڈیٹ پر جانا ہے تمہیں۔وشہ چٹکی بجاتے بولی۔

ہانم سٹپٹا گئ۔

توبہ وش چاچی ایسے کب بولا مینے۔

یہ کوئ بڑی بات نہیں ہے۔تم وقت لے سکتی ہو ہم لوگ صرف ابھی بات طے کرتے ہیں اگر تم چاہتی ہو تو۔

ایک دوسرے کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرو ایک دوسرے کو سمجھو اگر پھر مناسب لگے تو ہم بات آگے بڑھا دیں گے۔۔

ارسل اسے اپنے حصار میں لیتا بولا۔

یہی تو میں کہہ رہی ارسل چاچو۔وہ مسکراتے بولی تھی۔

تو مطلب رشتہ کے لیئے ہاں ہے۔مہر اسکے سر پہ بوسہ دیتے بولی تو وہ ہاں میں سر ہلا گئ۔۔

میں ابھی سب کو بتا کر آتی ہوں۔وشہ چہک کر بولتی باہر بھاگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کون کہے گا یہ دو بچوں کی ماں ہے جو جوان ہو رہے ہیں۔۔ ارسل اسے بچوں کی طرح اچھلتے دیکھ ہس کے بولا۔۔

اور تجھے کون کہے گا تو بھی دو جوان بیٹوں کا باپ ہے جنکی شادی کی عمر ہے۔ لیکن باپ کا ٹھرکی پن ختم نہیں ہوتا۔ مہر اسے دیکھتے طنزیہ بولی۔

جسکی پرسنیلٹی آج بھی سامنے والے کو مرعوب کر دیتی تھی۔

کچھ دن پہلے ہی اسنے اسے ایک لڑکی کے ساتھ ڈنر کرتے دیکھا تھا۔ ارسل کی جس کمپنی کے ساتھ میٹینگ تھی وہ اسکی اونر تھی۔ مہر جانتی تھی لیکن اسے تنگ کرنے لیئے بولی تھی۔

اور خود کو دیکھا ہے۔ بیٹی نہیں بہن لگتی ہے مر حو تیری۔ وہ بھی جوابا ائیبرو آچکا کر بولا۔

حیرت تھی کون کہ سکتا تھا کہ وہ دونوں بہن بھائ جوان بچوں کے ماں، باپ تھے جو آج بھی بچوں کی طرح لڑھ رہے تھے۔ اور لڑ۔ بھی اس بات پہ رہے تھے کہ وہ دونوں آج بھی اتنے جوان کیوں تھے۔

ارسل تجھے پتہ ہے کچھ دن پہلے مینے تیرا فی میل ورجن دیکھا۔۔ وہ بہت سنجیدگی سے اسے دیکھتے بولی۔

کیا مطلب۔ اسمے ائیبرو اچکائے۔۔

مطلب کے کچھ دن پہلے مینے مینڈک کو دیکھا جو تیری طرح ٹر ٹر کرتی ادھر ادھر اچھل رہی تھی مینے پوچھا یہاں کیا کر رہی ہو تو کہتی کہ مینے اپنے ارسل مینڈک کو ڈھونڈ رہی ہوں۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جتنی سنجیدگی سے بولی تھی۔

ہانم کا قہقہہ گونجا تھا۔

ارسل نے صدمے سے اسے دیکھا۔

میں تجھے مینڈک لگتا ہوں۔میں ارسل شاہ لڑکی مرتی ہیں مجھ پہ اور تجھے میں مینیڈک لگتا ہوں۔وہ صدمے کی سی کیفیت میں بولا تھا۔

وہی تو لڑکیاں تجھے دیکھ کر مرتی ہیں۔شکل ہی ایسی ہے۔وہ جواباہس کے بولی۔

اتنی ساری لڑکیوں کو مارنے سے اچھا تم فرصت نکال کر مر کیوں نہیں جاتے۔وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتی مزے سے بولی۔

تم۔۔ابھی ارسل کچھ کہتا کہ ہانم تیزی سے بول پڑی۔۔

بس کریں آپ دونوں۔حد ہوتی ہے بچے ہم لوگ ہیں لیکن آپ لوگ ایسے لڑ رہے ہیں جیسے آپ لوگ بچے ہوں۔ہانم خفگی سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

واقعی وہ دونوں آج بھی بچوں کی طرح لڑتے تھے۔

میں نہیں لڑتی یہ لڑتا ہے۔ہے ہی لڑاکو۔مہر کندھے اچکا کر کہتی باہر کی طرف بڑھ گئ۔

ارسل نے خفگی سے اسے دیکھا اور پیر پٹکتا خود بھی اسکے پیچھے اگیا۔۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

ہانم کی ہاں نے خوشیوں کی ایک نئی لہر دوڑادی تھی۔ایک دوسرے کا منہ میٹھا کرتے وہ لوگ آج ایک نئے بندھن میں بندھ چکے تھے۔

حازق اور عاشر بھی داؤد کا انٹرویو لے چکے تھے اس لیے اب مطمئن تھے۔

لیکن داود بے چین سا بیٹھا کیونکہ ہانم واپس نہیں آئی تھی۔

جبکہ لڑکیاں اب اب اٹھ کے اندر جارہی تھیں۔۔

ہانم آپی بہت مبارک ہو جی آپکا رشتہ پکا ہو گیا۔۔ایزل اسے دیکھتے خوشی سے اچھلتی بولی۔

ہماری بٹیا سیاں جی کے گھر کی ہونے والی ہے۔ہائے میری تو آنکھیں بھر ائیں۔مرحا بوڑھی اماں کی طرح اسکی نظر اتارتے بولی تو سب لڑکیوں کا قہقہ گونجا تھا۔۔

ہانم جھنپ گئی۔شرم کرو تم دونوں کی بھی باری انی ہے۔وہ اپنی جھنپ مٹانے کو بولی۔۔

ماشاءاللہ بھابھی آپ کتنی پیاری ہیں۔روشانے اسکے شرمائے روپ کو دیکھتے مبہوت سی بولی۔۔

بھابھی ی ی ی ی۔۔اسکے بھابھی کہنے پر سب لڑکیوں نے اونچی آواز میں بھابھی پر زور دیتے نعرہ لگایا تھا۔

دفع ہو تم سب۔۔وہ انہیں کشن مارتی بولی۔۔

یہ ہمارے داؤد بھائیو کی دلہن بنے گی۔جیسے نوبیتا کی شیزوکا۔۔نور ہانم کو دیکھتے ایکسائیٹڈ سی بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ اسکے شیزوکا کہنے پر لڑکیاں پھر سے کھکھلائیں تھیں۔

کوئ نہیں میں شیزوکا نہیں بننا۔لیکن آپ میری فرینڈ بنو گے۔۔ہانم محبت سے اسے دیکھتے بولی۔۔

یس۔اب تو آپ میرے بھائیو کی برائیڈ بن جاؤ گی تو پھر پکی والی فرینڈ۔۔وہ بچوں کی طرح تالیاں مارتی خوشی سے اچھلی تھی۔۔

روشانے نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔کتنی پیاری تھی اسکی بہن لیکن قسمت نے کتنا بڑا کھیل کھیلا تھا اسکے ساتھ۔۔

وہ سوچ کر رہ گئ۔

چلو بچو اپنے اپنے کمرے میں جاؤ۔بہت رات ہو گئ ہے۔۔مہرانہیں ابھی وہیں دیکھتے بولی۔

آج رات سب لوگ یہیں تھے۔ولی اور ارسل احمد والا چلے گئے تھے باقی یہیں تھے۔۔

اوکے ماما گڈ نائیٹ، گڈ نائیٹ پھوپھو۔۔ایزل اور مرحا اسکا گال چومتی مرحا کے کمرے میں چلی گئیں۔

باقی سب لڑکیاں بھی اسے گڈ نائیٹ کہتے اپنے کمروں کی طرح بڑھ گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

کیا سوچ رہی ہیں جانم۔۔مرتسم کمرے میں آیا تو اسے آئینے کے سامنے کھڑے کسی گہری سوچ میں گم دیکھ اسے پیچھے سے حصار میں لیتا بولا۔۔

وہ مرتسم کی آواز پر چونک گئ۔سامنے آئینے میں اسے دیکھتے وہ مسکرائی۔۔

تیئس سال گزر گئے شاہ۔وقت کتنی جلدی گزر جاتا ہے نا۔ابھی کل کو ہمارے بچے کتنے چھوٹے تھے اور آج دیکھیں انکی شادی کی بات ہو رہی ہے۔۔وہ اسکے سینے سے پشت ٹکاتی بولی۔۔

ہم وقت کا پتہ ہی تو نہیں چلتا۔اپنی رفتار کے ساتھ وہ آگے بڑھتا جاتا ہے پیچھے صرف یادوں کو چھوڑ کے۔۔وہ اسکے سر پر بوسہ دیتا بولا۔۔

تھک گئی ہیں۔۔اسکے بند پلکوں کو چھوتے کہا۔۔

وہ اثبات میں سر ہلا گئ۔

مرتسم نے اسے دیکھا اور اگلے ہی پل اپنے بازوں میں اٹھا گیا۔۔

شاہ کیا کر رہے ہیں میں گر جاؤں گی۔۔وہ اسکے گلے میں بازو ڈالتے بولی۔۔

بھروسہ رکھیں جانم عمر چاہے جتنی بھی ہو جائے،چاہے جتنا بھی وقت گزر جائے میرے بازو میں ہمیشہ اتنا دم تو رہے گا کہ ہمیشہ آپکو اپنے حصار میں لینے کے لیئے اٹھ سکیں۔

وہ اسے اٹھاتے ٹیرس کی جانب بڑھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ٹیرس پر ہلکی مدھم روشنی میں مرتسم نے اسے نیچے اترا ٹھنڈی ہوا نے دونوں کے وجود کو چھوتے روح کو سرشار کیا تھا۔

آپکا پیار کم کیوں نہیں ہوتا ہے شاہ۔۔وہ اسکے اسکے سینے پر سر رکھتے بولی۔۔

یہ تو آپکو پتہ ہونا چاہیئے اپ اتنی پیاری کیوں ہیں کہ میرا پیار آپکے لیئے بڑھتا ہی جارہا ہے۔۔

وہ اسکے آنکھیں چومتا محبت سے بولا۔۔

وہ ہستے نفی میں سر ہلا گئ۔۔

شاہ میں سوچ رہی تھی اب ہمیں حازق کے بارے میں بھی کچھ سوچنا چاہیئے۔۔

اسکی شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتے کہا۔

جبکہ حازق جو فون پہ بات کرتا اوپر آیا تھا ٹیرس کا دروازہ کھولتے اسکا ہاتھ وہیں رک گیا۔۔

کیا سوچنا چاہیئے۔اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے مرتسم نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

مطلب اسکی شادی کے بارے میں۔۔وہ اسکے سینے پر تھوڑی ٹکاتے بولی۔

ہمم سوچنا تو چاہیئے۔لیکن آپ آپنے لاڈلے سے پوچھیئے گا نا کہ اسے کوئ پسند ہے۔۔وہ اسکی بات سے متفق ہوتا بولا۔۔

مہر کا چہرہ پھیکا پڑا۔۔

کیا ہوا۔اسکے چہرے کو بغور دیکھتے مرتسم نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ ایزل کیسی رہے گی ہمارے حازق کے لیئے۔۔وہ اسکا چہرہ دیکھتے بولی۔

جبکہ باہر کھڑے حازق نے کراہ کر آنکھیں مینچیں تھی۔

ایزل اچھی ہے۔انگیجٹ بہت پیاری ہے۔لیکن وہ حازق سے بڑھی ہے اور جانم آپکو پتہ ہے نا دونوں کی بلکل نہیں بنتی۔۔مرتسم اسے سمجھانے کے انداز میں بولا۔۔

میں جانتی ہوں شاہ ایزل صرف ایک سال ہی تو بڑی ہے اور عمر سے کیا ہوتا ہے کیا ایزل بڑی لگتی ہے اس سے اور رہی بات دونوں کی بنتی نہیں ہے تو وہ بس بچپنا ہے دونوں میں۔جب ایک رشتے میں بندھ جائیں گے تو خود ہی دونوں قریب ہو جائیں گے۔اپکو پتا ہے نا مینے حازق کے لیئے ہمیشہ ایزل کو سوچا ہے۔

لیکن میں انکی مرضی بھی چاہتی ہوں اس لیے تو مینے کبھی بھی دونوں میں سے کسی کے دل میں بھی یہ بات نہیں ڈالی۔بچپن کے رشتوں کا انجام بہت برا ہوتا ہے میں جانتی ہوں۔

وہ سنجیدگی سے بول رہی تھی۔۔

جبکہ باہر کھڑے حازق اسکی باتیں سنتا کسی سوچ میں گم ہوا تھا۔

اگر وہ دونوں اپنی خوشی سے راضی ہونگے تو ٹھیک ہے لیکن اگر دونوں میں سے کوئ بھی کسی اور کو پسند کرتا ہو یا راضی نا ہو تو بھی مجھ کوئ پرابلم نہیں۔میرے بچوں کی خوشی میرے لیے زیادہ معنی رکھتی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ناہی میں یہ چاہتی ہوں کہ وہ دونوں میری خواہش کے احترام میں اس رشتے میں بندھیں۔ہاں لیکن اگر وہ دونوں اپنی مرضی سے راضی ہوں تو ہی میں بھی بات آگے بڑھانا چاہتی ہوں۔

وہ مسکرا کر نرمی سے بولی۔

اس سے پہلے کہ وہ دونوں باہر آتے وہ وہیں سے واپس چلا گیا۔۔

💞💞💞

ہانم اور داؤد کا رشتہ طے کر دیا گیا تھا۔۔لیکن فلحال منگنی وغیرہ کی کوئی رسم نہیں کی گئی تھی۔کیونکہ ہانم کے کہے مطابق اسے وقت دیا گیا تھا۔

انہی دنوں میں آبان کے گھر واپسی اور عالم لوگوں کے آنے کی خبر نے انکی خوشیوں کو دوبالا کر دیا تھا۔

برسوں کے انتظار کے بعد آج آخر کار وہ اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔

آبان کے استقبال کے لیئے پورے گھر کو سجایا گیا تھا۔اسکی پسند کی جیسے ہر چیز کو ڈھالا تھا۔یہاں تک کہ گھر میں بنی ہر چیز آبان کی پسند کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سب لوگ بے صبری سے آبان کا انتظار کر رہے تھے۔۔

سوائے ایک وجود کے زمل جو ضد کر کے بہانے سے اپنی دوست کے گھر چلی گئی تھی۔

پہلے تو زہرہ نے اسے بہت ڈانٹا لیکن پھر ولی کے سمجھانے پر کہ شائید وہ اچانک اسکی موجودگی سے ڈسٹرب ہو جاتی اسلیے زہرہ نے اسے جانے کی اجازت دے دی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کے علاوہ باقی سب اسکی غیر موجودگی سے بے خبر تھے۔۔

آبان بھائی آ گئے۔۔ اینارہ کی خوشی سے بھرپور چیختی آواز پر سب بے چینی سے باہر کی طرف بڑھے تھے۔۔

پولیس کی گاڑیوں کے بیچ وبیچ اسکی گاڑی پروٹوکول کے ساتھ اندر داخل ہوئی تھی۔

گاڑی رکتے وہ باہر نکلا سب کو اسکا سائیڈ فیس نظر آیا تھا۔

جب وہ رخ موڑے اپنے گارڈز اور باقی گاڑیوں کو واپس جانے کا کہتے مڑا تو اپنے سامنے آج برسوں بعد اپنے باپ کو دیکھتے وہ تھم گیا۔۔

ارسل کی آنکھوں میں نمی ابھری تھی۔

وہ تیزی سے آگے بڑھتے اپنے جگر کے ٹکرے کو گلے لگا گیا۔۔

سالوں بعد شفقت بھرے اس حصار کر محسوس کرتے اسکی روح تک پر سکون سا احساس اترا تھا۔

وہ سرشاری کے عالم میں اپنے باپ کے گرد مضبوطی سے بازو باندھ گیا۔ بلکل ایک چھوٹے بچے کے جیسے۔۔

کتنے ہی لمحے گزر گئے جب ارسل نے اسے خود سے الگ نا کیا تو آبان نرمی سے پیچھے ہوا۔۔

آپکے مضبوط بازوں نے آج بھی میرا دم گھونٹ دیا ڈیڈ۔۔ وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی اندر دھکیلتے بظاہر ہس کے بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ارسل بھی ہس پڑا۔ نفی میں سر ہلاتے اسکے یونیفارم کو دیکھتے ارسل نے فخر سے اسکا ماتھا چوما تھا۔۔

میرا شیر بیٹا۔۔ سرگوشی میں کہتے اسنے آبان کی پیٹ تھپتھپائی۔

باپ بیٹے کا ملن ہو گیا ہو تو اسے اندر بھی آنے دو۔۔

ولی دونوں کو دیکھتے بولا تو ارسل نے اسے گھورا۔

جبکہ آبان نرمی سے مسکرا دیا۔۔

بابا۔۔ولی کو دیکھتے وہ آگے بڑھتے خود اسکے گلے لگا تھا۔۔

ایس پی صاحب بس ہو گیا میری کمزور ہڈیاں توڑنی ہیں۔۔ولی اسکے مضبوط حصار کو محسوس کرتے مصنوعی کراہا تھا۔

آجا میرے شیر بہت انتظار کروایا ہے تونے۔۔ غازی اسے گلے لگاتا مصنوعی ناراضگی سے بولا تو آبان مسکرا دیا۔۔

ویلکم بیک چیمنپ۔۔ غازی کے بعد وہ مرتسم کے سامنے آیا تو مرتسم کے نرمی سے کہنے پر وہ مسکراتا اس سے ملا تھا۔۔

ان چاروں سے ملتا وہ اگے کی طرف بڑھا تو نظریں بے ساختہ دہلیز پر گئ تھیں۔جہاں سے سالوں پہلے اسکی ایک غلطی سے اسے یہ دہلیز پار کرنی پڑی تھی۔

سر جھٹک کر وہ آگے بڑھا تو نظریں بے ساختہ سامنے کھڑی اپنی ماں کی طرف گئ تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ماں۔۔نم لہجے میں کہتے وہ آیت کے مقابل آتے رکا۔۔

آنکھوں میں آنسو لیے آیت نے سر اٹھاتے اپنی پہلی اولاد کو دیکھا جس سے قسمت نے پندرہ سال دور رکھا تھا وہ سسک پڑی۔

آبان نے تیزی سے اسے خود میں بھینچا تھا۔

آیت پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

جبکہ وہ جو خود سے وعدہ کر کے آیا تھا کمزوری نہیں پڑے گا۔سالوں بعد ماں کا لمس محسوس کرتے آنکھوں سے کئ آنسو نکلتے آیت کے بالوں میں جزب ہوئے تھے۔۔

اتنا کوئ انتظار کرواتا ہے۔کوئ ایسے بھی روٹھتا ہے ماں سے۔۔وہ سسک کر بولی۔

آبان نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا۔

اب تو آگیا ہوں نا۔اب کہیں نہیں جاؤں گا آپکو چھوڑ کر۔۔اسکے ہاتھ چومتے وہ آنکھوں میں نمی لیے مسکراتے لہجے میں بولا۔

میرا بیٹا۔اسکا سر چومتے وہ روتے گئ۔۔

کتنا ترس گئ تھی تجھے دیکھنے کے کیئے۔اپنی آغوش میں بھرنے کے لیئے۔

اور دیکھ تو اب آیا ہے۔اور آج ماں کو اپنی آغوش میں بھرے کھڑا ہے۔۔وہ اسکی مضبوط قد و قامت دیکھتے روتے ہوئے ہسی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آبان نے لب بھینچتے بے ساختہ اسکا ماتھا چوما تھا۔

اب دیکھ لیں جتنا مرضی اب کہیں نہیں جاؤں گا۔۔اسے خود سے لگاتے وہ نم لہجے میں بولا۔۔

بس کرو تو رو کر دریا بہاؤ گئ کیا اب۔۔

سالوں بعد بیٹا آیا ہے مسکراتے ہوئے استقبال کرو اسکا۔۔روحا ماما نے اسے جھڑک کر کہا تو وہ چہرہ صاف کرتے سر ہلا گئ۔۔

ملازمہ سے سامان لیتے اسنے اسکی نظر اتاری تھی۔

کتنا بڑا ہو گیا ہے میرا چھوٹا سا آبان۔۔پھر سے اسکا ماتھا چومتے وہ نم لہجے میں بولی۔

آبان بس مسکرا دیا۔۔

آیت سے ملنے کے بعد وہ باقی سب سے ملنے لگا۔

افف آبان کیا تم وہی ہو جو چھوٹے سے تھے اور جب میری آنکھوں کو دیکھتے کہتے تھے زرنور ماما میری ایسی آنکھیں کیوں نہیں ہیں۔۔زرنور نے آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی تو وہ ہستے اس سے ملنے لگا۔

جب وہ زہرہ کے پاس آیا تو وہ سر جھکائے کھڑی رہی۔اسنے نا تو اسے دیکھا اور نا ہی آگے بڑھ کے خود سے لپٹایا۔۔

زہرہ ماما۔۔آبان نے اسکے جھکے سر کو دیکھتے اسکا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔

زہرہ نے آنسوں سے تر چہرہ اٹھاتے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے معاف کر دینا آبان۔۔وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑ گئ۔۔

ولی نے لب بھینچے تھے۔۔

آبان نے تڑپ کر اسکے ہاتھ پکڑے اور جھکتے ان پر عقیدت سے بوسہ دیا۔۔

ایسے کیوں کہہ رہی ہیں۔ معافی تو مجھے آپسے مانگنی چاہیئے۔۔ میری وجہ سے آپسے ایسے ہی اتنے سال گلٹ میں گزار دیئے۔ایک بار تو مجھ سے بات کی ہوتی۔وہ اسکے کبھی بات نا کرنے پر شکوہ کر گیا۔

کیسے کرتی جب میری ہی بیٹی ہی وجہ سے تم سب سے دور ہوے تو کبھی ہمت نہیں پڑی۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے بولی تھی۔

ایسے تو مت کہیں کیا آپ میری ماں نہیں۔ابان اسے خود سے لگاتے تڑپ کر بولا تھا۔

بولیں کیا میں آپکا بیٹا نہیں۔وہ اسکے آنسو صاف کرتا نروٹھے پن سے بولا۔

زہرہ اسے دیکھتے ہاں میں سر ہلا گئ۔

تو پھر کیا مائیں بیٹوں سے معافی مانگتی ہیں۔ماں کو حق ہوتا ہے وہ اولاد کی غلطی پر سزا دے سکے۔

وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا بولا۔۔

جب گئے تھے تو اتنے سے تھے اور آئے ہو تو دیکھو ہم سے بھی بڑا قد نکالا ہے۔۔

وہ اسکے قد پر شکوہ کرتی بولی تو وہ بے ساختہ اسکے سامنے جھکا تھا۔

زہرہ نے اسکے جھکنے پر اسکا ماتھا چومتے اسکی وردی کو دیکھتے فخر سے اسے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آبان مسکراتے اسے خود سے لگا گیا۔۔

جب اسکی نظر پیچھے کھڑی مہر پر پڑی تھی جو مسکراتے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

مہر چاچی۔۔ ہلکے سے لب ہلے۔۔

زہرہ کو خود سے الگ کرتے وہ بے ساختہ اسکے طرف بڑھا۔۔

یہ وہ ہستی تھی جسنے تب اسکا ساتھ دیا تھا جب اسے ماں باپ کے ساتھ کی ضرورت تھی۔تب جب اسے اپنے ماں باپ کی فخریہ نظریں خود پر چاہیئے تھیں۔تب جب اسنے پولیس کے لیئے دیا گیا ایگزیم پاس کیا تھا۔

تب جب پہلے بار اسے یہ وردی ملی تھی۔ہر جگہ پر وہ اسکے ساتھ اسکے ہم قدم تھی۔۔

مرتسم اور ارسل کے علاوہ باقی سب انجان تھے کہ مہر ہر ہفتے آبان سے ملنے جاتی تھی۔

آخر کو وہ اسکے کرائم پاٹنر کی امانت تھی۔جب ارسل نے اسکے ہر برے اچھے وقت میں اسے سنبھالا تھا تو وہ پھر کیسے اسکے بیٹے کو اکیلا چھوڑ سکتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ویلکم میری جان۔۔وہ مہر کے مقابل آیا تو وہ مسکراتے ہوئے بولی تھے۔

آبان نے اسکے ہاتھ تھامتے جھک کر بوسہ دیا تھا۔

یہ،ہاتھ،بازو ہمیشہ وقت پڑنے پر اسے اپنی آغوش میں لیتے تھے۔

مہر مسکرادی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپکو پتہ ہے آبان ماں کے بعد سب سے زیادہ پیار کس کرتا ہے۔۔وہ ہمیشہ کی طرح اسکے پاس جھک کر سرگوشی میں بولا۔

مہر نے لب دباتے نفی میں سر ہلایا۔

سب نے دلچسپی سے انہیں دیکھا تھا۔آخر کو آبان نے کیا سرگوشی کی تھی۔

ماما کے بعد آبان سب سے زیادہ پیار مرتسم چاچو کی جانم سے کرتا ہے۔۔

وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے سرگوشی میں بولا۔

مہر کھکھلا دی۔

بے شرم۔۔اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے مہر نے اسے آنکھیں دکھائیں۔۔

آپکی آنکھیں بہت پیاری ہیں یار ایسے مت دکھائیں۔۔وہ معصومیت سے بولا۔۔

اوئے۔۔مرتسم نے اسے گھورتے مہر کو اس سے الگ کیا۔

مت بھول یہ تیری چاچی ہیں۔پیاری آنکھوں والی جا کر اپنی بیوی ڈھونڈ لے۔خبردار جو تونے میری بیوی کی آنکھوں کو دیکھا تو۔۔

وہ مہر کو حصار میں لیتا مصنوعی روعب سے بولا۔۔

مہر بچوں کی موجودگی میں سرخ پڑ گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آج بھی ایسا ہی بے شرم اور بے باک تھا۔اپنے بچوں کے زرا سا پیار کرنے پر وہ انہیں بھی ایسے ہی جھڑک دیتا تھا۔۔

شاہ۔۔بظاہر مسکراتے لیکن وارننگ دینے کے انداز میں مہر نے اسے دیکھا تو وہ منہ بناتا تھوڑا سا پیچھے ہو گیا۔

آبان بھائی اگر ایموشنل سینز ختم ہو گئے ہوں تو زرا نظریں کرم ہم پر بھی کریں۔۔

بچے جو کب سے سائیڈ پر کھڑے یہ سب دیکھ رہے تھے اپنی اگنورینس پر بری طرح سے تملمائے تھے۔

تبھی زیان اونچی آواز میں بولا۔

آبان پیچھے مڑتے دیکھا تو اپنے سامنے اپنے قد کاٹھ جیسے کزنز کو دیکھتے وہ لب دبا گیا۔

جب وہ گیا تھا سب کتنے چھوٹے تھے نا۔۔وہ سوچتا انکی طرف بڑھا تھا۔

باری باری سب سے ملتے وہ آخر میں حازق سے ملنے لگا اس سے وہ اکثر ملتا رہتا تھا دونوں کی اچھی بنتی تھی۔

آبان آپ تو تصویروں سے زیادہ ہینڈسم ہیں۔۔ایزل اشتیاق سے اسے دیکھتے بولی۔۔

وہ آئے روز خبروں کی زینت بنتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کی بات پر سب نے اتفاق کیا تھا جبکہ آبان کے ساتھ کھڑے حازق کو جانے کیوں اسکے منہ سے آبان کی تعریف بری طرح سے چبھی تھی۔جب سے وہ اپنی ماں کے خیالات سے آگاہ ہوا تھا۔ایزل پر حق ملکیت کا احساس سا ہو رہا تھا۔۔

ہاں واقعی قسم سے میں تو آپکو دیکھ کر فلیٹ ہو گئ۔ آپکے ساتھ کام کرتی لڑکیوں کا کیا حال ہو گا۔رمشاء دل پہ ہاتھ رکھتے بولی تو وہ مسکراتے نفی میں سر ہلا گیا۔

وہ واقعی اس قدر خوبرو تھا کہ کوئ بھی لڑکی اس پر دل ہار جاتی۔۔

چھ فٹ سے نکلتا قد، تیکھے نقوش، ہلکی گلابی رہنے والی گرے آنکھیں جنمیں زیادہ تر سنجیدگی ہی رہتی تھی۔

شیپ میں بنائ گئ بیرڈ جبکہ مونچھے ابھی اتنی گھنی نہیں تھیں۔

عنابی لب جو سیاہ سے تھے شائید وہ کثرت سے سگریٹ پیتا تھا۔فوجی کٹ ہیئر سٹائل جو اسکا فیورٹ تھا۔ اور اس پر تضاد پولیس کی وردی جو اسکے مضبوط چوڑے سینے سے چپکی ہوئی تھی۔شرٹ پر نیم پلیٹ پر واضح لفظوں میں ایس۔پی آبان ارسل شاہ لکھا ہوا تھا۔

آیت نے اسے دیکھتے دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری تھی۔

اب کیا یہیں کھڑے رہنا ہے جاؤ فریش ہو جاو۔غازی نے کہا تو وہ سر ہلاتا اوپر کی طرف بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تادیر تک وہ سب محفل جمائے بیٹھے رہے جب رات کے کھانے کے بعد سب لوگ اپنی اپنی خواب گاہ کی طرف لوٹے تھے۔

جبکہ آبان آیت کی گود میں سر رکھے لیٹا ہوا تھا۔سالوں بعد اسے ممتا کی یہ آغوش نصیب ہوئی تھی جسے محسوس کرتے وہ آج کتنے عرصے بعد پر سکون نیند سویا تھا۔۔

اسکی بند آنکھوں کو دیکھتے آیت نے جھک کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

صوفے پر بیٹھے ارسل نے محبت بھری نظروں سے دونوں کو دیکھا۔

آیت کی اس پر نظر پڑی تو وہ مہبم سا مسکرادی۔۔

💞💞 💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تلاوت کرتے اسنے عقیدت سے قرآن چومتے واپس رکھا تو اسکے کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔

وہ چونکی نہیں جانتی تھی اس وقت کون ہو سکتا ہے۔۔

سوچتے اسنے دروازہ کھولا تو حازق کو دیکھتے مسکرادی۔

خیریت اتنی صبح صبح ماں کی یاد آگئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے اندر آنے کا راستہ دیتے شرارت سے بولی۔۔

آپ تو ہر وقت آنکھوں کے سامنے ہوتی ہیں آپ بھولتی کب ہیں۔۔وہ اسکا ماتھا چومتے بولا۔

مہر نے مسکراتے اسے دیکھا وہ مرتسم میر شاہ کا بیٹا تھا، قد کاٹھ، نین نقش سب اسکے باپ کی پرچھائی تھی لیکن سوائے بھوری آنکھوں کے جو اس پر گئی تھیں۔

سفید کرتا جو اسکے کشرتی سینے سے چپکا ہوا تھا اسے مزید جاذب بنا رہا تھا۔وہ مبہوت سے اسے دیکھنے لگی۔

آج میرا دیر تک سونے کا دل کر رہا تھا اس لیے سوچا سونا ہی ہے تو تھوڑا سکون سے اپکی آغوش میں سو جاوں۔۔

وہ اسے بیڈ پہ بٹھاتا اسکی گود میں سر رکھتا بولا۔

ضرور میری جان۔۔مہر نے محبت سے اسے دیکھا اسکا ماتھا چوما۔

حازق مبہم سا مسکرا دیا۔اپنے بالوں میں چلتی مہر کی انگلیاں اسے سکون پہنچا رہی تھیں۔

وہ اور مرحا ہر سنڈے فجر ادا کر کے اسکے کمرے میں آجایا کرتے تھے اس دن انہیں لیٹ سونا ہوتا تھا

۔۔

اسے سوچتے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ دروازہ پھر سے نوک ہوا اور مرحا اندر آئی۔

حجاب سٹال میں ڈوپٹہ لیئے وہ نماز پڑھ کے آرہی تھی۔

ماما نیند آرہی ہے آج میں دیر تک سوں گی۔۔وہ جمائی لیتی نیند سے چور بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن حازق کو دیکھتے برا سا منہ بنا گئ۔

یہ ہمیشہ میرے وقت پر آتے ہیں۔وہ خفگی سے بولی۔

تو کیا ہو گیا۔ادھر آؤ تم بھی اجاو۔مہر اسکی خفگی پر مسکراتی دوسرا بازو وا کر گئ تو وہ جھٹ سے اسکے بازو میں سمائی تھی۔۔

اسکا سر چومتے وہ اسکے بالوں کو سہلانے لگی۔

کچھ دیر تک وہ دونوں گہری نیند میں جا چکے تھے۔

جب مرتسم کمرے میں آیا۔

وہ ایک پل کے لیئے تھما تھا۔کتنا مکمل منظر تھا۔۔وہ بیڈ کروان سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے ہوئے تھی جبکہ وہ دونوں کسی بچے کی طرح اسکی گود میں سر رکھے لیٹے ہوئے تھے۔

اسکی آنکھیں بند تھیں لیکن وہ سو نہیں رہی تھی۔وہ مرتسم کی موجودگی محسوس کرتی بند آنکھوں سے مسکرا دی۔۔

جب اپنی انکھوں پر نرم گرم سا لمس محسوس کرتے وہ بوکھلائ تھی۔۔

جانم آپکو پتہ ہے نا یہ سارا دن میرا ہے مجھے واپس آکر آپکو بانہوں میں بھر کے سونا ہوتا ہے پھر بھی آپ ہمیشہ انہیں میری جگہ پر سلاتی ہیں۔۔اسکے قریب جھکتے سرگوشی میں بولا۔

مہر نے اسے گھورا۔جبکہ مرتسم نے اپنے دونوں بچوں کو۔

Posted On Kitab Nagri

میرے بچوں کو ایسے مت گھوریں شاہ۔۔وہ اسکی گھوری پر خفا ہوتی بولی۔

مرتسم نے ائیبرو اچکاتے اسے دیکھا اور جھکتے نرمی سے مرحا کا سر تکیے پر رکھتے اسنے حازق کو بیڈ پہ سیدھا کیا۔

مہر نے اسے آنکھیں نکالیں۔لیکن وہ اسے ڈبل آنکھیں دکھاتا نرمی سے اپنی بانہوں میں اٹھا گیا۔

شاہ کیا کر رہے ہیں۔۔وہ اسکی گردن میں بازو ڈالتے دھیمے لہجے میں چلائی۔۔

مرتسم اسکے چلانے کی پرواہ کیے بغیر اسے لیے سٹڈی روم میں چلا گیا۔

جبکہ انکے جاتے ہی حازق نے سر اٹھاتے سٹڈی کے دروازے کو گھورا۔

ایک دن بھی جو انکے باپ نے سکون سے انکی ماں کو انکے پاس رہنے دیا ہو۔اسنے خفگی سے سوچا۔

وہ مرتسم کی آہٹ سے ہی بیدار ہو چکا تھا۔۔

سر جھٹک کر اسنے مرحا کو دیکھا جو ہلکا سا منہ کھولے اتنے کیوٹ انداز میں سو رہی تھی کہ وہ بے ساختہ جھکتے اسکا ماتھا چوم گیا۔۔

اس پر چادر ٹھیک کرتے وہ ایک نظر سٹڈی کے دروازے کو دیکھتا نفی میں سر ہلاتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

شاہ مجھے لگتا ہے آپکا دماغ ہل گیا ہے۔۔وہ اسکے بازوں میں مچلی تھی۔

مرتسم نے ہستے اسے صوفے پر اتارا۔

شرم نہیں آتی کبھی جو اپنے مجھے میرے بچوں کے پاس تھوڑی دیر ٹکنے دیا ہو۔وہ اسکے پاس بیٹھے پر اچھل کر کھڑی ہوئ تھی۔

جانم جب آپکو پتا ہے مجھے آپکی توجہ بٹی ہوئی کسی صورت قبول نہیں تو پھر کیوں کرتی ہیں ایسے۔اور ویسے بھی ایک سنڈے کا دن ہی تو ہوتا ہے جب کام سے تھوڑی چھٹی ملتی ہے۔جب میں سکون سے آپ میں کھو سکتا ہوں۔اسے خود میں بھینچتے وہ مدھم آنچ دیتے لہجے میں بولا۔

ویسے بھی اپکے بچے اب بڑے ہو گئے ہیں۔اپنا خیال خود رکھ سکتے ہیں۔اپ بس مجھ پر دھیان دیں۔وہ اسے اپنے اوپر کھینچتے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تو مہر نفی میں سر ہلاتے اسکے سینے پر سر رکھ گئ۔

اسکی دیوانگی دن بادن اپنے عروج پر جا رہی تھی۔اور وہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ مر تسم اتنا پیار کیوں کرتا تھا آخر اس سے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی گردن میں بازو ڈالتے وہ سوچ کر رہ گئ۔۔

💞💞💞

وہ بھرپور نیند لے کر دن چڑھے تک اٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سنڈے کی وجہ سے سب لوگ گھر میں ہی نظر آرہے تھے۔۔

ناشتے کی ٹیبل پر آبان نے بیٹھتے نامحسوس انداز میں دشمن اول کی تلاش میں نظریں گھومائیں تھیں۔ لیکن وہ اسے نظر نہیں ائی۔

وہ سر جھٹک کر کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

زمل کہاں ہے زہرہ بھابھی۔۔اسکی مسلسل غیر موجودگی محسوس کرتے غازی نے سنجیدگی سے زہرہ کو دیکھتے پوچھا۔۔

زہرہ نے ایک نظر ولی کو دیکھا جو نظریں چرا گیا تھا اور دوسری نظر آبان کو جو لاپرواہ سا ناشتے میں مگن تھا۔

وہ دوست کی طرف گئ ہے بھائ۔وہ دھیمے لہجے میں بولی۔۔

سب خیریت ہے نا زمل تو ایسے کبھی کسی کے گھر رکتی نہیں۔۔ارسل بھی ناشتہ چھوڑے حیرت سے بولا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آبان بظاہر تو ناشتے میں مگن تھا لیکن اسکے سماعتیں پوری طرح سے ان سب کی طرف تھیں۔

اسکی دوست کی بھتیجی پیدا ہوئ ہے کچھ دن پہلے اور تمہیں پتہ تو ہے اسے بچے کتنے پسند ہیں اس لیے رک گئ۔ویسے بھی اسنے پہلی بار کوئ ضد کی تھی اس لیے میں منع نہیں کر سکا۔

زہرہ سے چائے کا کپ پکڑتے ولی نے نارمل لہجے میں کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ارسل سر ہلاتے کھانا ختم کرتے اٹھ کھڑا ہوا۔

بے بی کو بے بیز پسند ہیں۔سٹرینج۔۔کافی کے گھونٹ بھرتے اسنے تیکھی مسکراہٹ سے سوچا۔۔

💞💞💞

آج تو تم ہار کے ہی رہو گے دیکھنا۔۔ویڈیو گیم پر پورا فوکس کرتے ایناره نے پر جوش انداز میں کہا۔

ہاہاہاہاہا یہ صرف کہنے کی بات ہے ہمیشہ کی طرح آج بھی ہارو گی۔۔زیان اور ارحم قہقہ لگاتے بولے۔

ایناره نے انہیں گھورا تبھی کسی نے اسکے ہاتھوں سے ریموٹ پکڑ لیا۔

فوکس اینی ورنہ ہار جاؤ گی۔۔میثم اسکے ساتھ بیٹھتا تیزی سے ریموٹ تھامتا بولا۔

کمرے سے نکلتے آبان نے دل چسپی سے انہیں دیکھا تھا۔

یہ چیٹنگ ہے۔۔وہ دونوں خفگی سے چیخے۔

تم دو تو ہم بھی دو اس میں کیسی چیٹینگ۔۔ایناره مزے سے بولی تھی۔جانتی تھی اب وہ جیت کر ہی رہے گی۔۔

یاہووو۔دیکھا کہا تھا نا اس بار میں ہی جیتوں گی۔۔وہ صوفے پر اچھلی تھی۔۔

ارے ارے آرام سے گڑیا۔۔اسے اچھلتے دیکھ آبان نے تیزی سے اسے پکڑا تھا ورنہ اسے ڈر تھا کہیں وہ گر ہی نا جائے۔۔

Posted On Kitab Nagri

آبان بھائی دیکھیں میں آج جیت گئی۔یہ۔لوگ روز مجھے ہرا دیتے ہیں بٹ تم نے آج مجھے جیتا دیا۔وہ اسکے سہارے سے صوفے سے اترتے میثم کا ہاتھ پکڑتے خوشی سے بولی۔

میثم اسے خوش دیکھ مسکرا دیا۔

ہاں تو یہ کونسائی بات ہے جہاں ایناره ہو وہاں میثم اور جہاں میثم ہو وہاں ایناره۔۔ارحم منہ بنا کر بولتا آبان کے کندھے سے جھولا۔

تم لوگ ابھی بھی بچوں کی طرح لڑتے ہو۔ارحم کے بال بگاڑتے وہ ہس کے بولا۔

نہیں آبان بھائی اب ہم بچوں کی طرح نہیں بڑوں کی طرح لڑتے ہیں۔زیان جتنی سنجیدگی سے بولا تھا ان چاروں کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔

دیکھو تو سب بچے ایک ساتھ ہیں تو دل کو ہر چیز بھانے لگی ہے۔۔

کچن میں کھڑی زہرہ آیت کو دیکھتے بولی جو مسکراتی آنکھوں سے انہیں دیکھتے سر ہلا گئی۔

ہاں بس زمل کی کمی ہے۔اسے بولو بھئی اب گھر اجاؤ۔ایک ہی دن میں سب اسے مس کرنے لگے ہیں۔۔سبزی کاٹتے آیت نے کہا تو زہرہ سوچ میں پڑ گئی۔

ہاں دوپہر میں بھی غازی اور ارسل بھائی پھر سے پوچھ رہے تھے زمل آئی یا نہیں۔

زرنور نے کہا تو زہرہ خاموشی سے سر ہلا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کہاں ہے صبح سے کہیں نظر ہی نہیں ائی۔آسکی غیر موجودگی محسوس کرتے آبان نے زیان سے پوچھاتووہ چاروہسنے لگے۔

آپکو نہیں پتہ کیاایزل آپی آرمی ڈاکٹر ہیں اور اب تو انہیں کسی آرمی والے ہوسپٹل میں جوب بھی مل گئ ہے۔اس لیے وہ گھر کم ہی نظر آتی ہیں۔زیان سنیما کھاتا مزے سے بولا۔

آپکو پتا ہے بھائ۔انکے ہوسپٹل میں بہت سارے فوجی بھی ہیں۔اینارہ ایکسائیٹڈ سی بولی تھی۔

آبان مسکرادیاوہ سمجھ گیا تھاوہ کس ہوسپٹل کی بات کررہے ہیں۔

ایزل اگر آرمی ڈاکٹر تھی تواسکی ٹرینینگ بھی سپیشل ہوگی۔اور ہوسپٹل بھی ایس لحاظ سے ہوگا۔

(کچھ ہوسپٹلز ہوتے ہیں جہاں ایسے آرمی ڈاکٹرز ہوتے ہیں جنہیں سپیشل ٹرینینگ دی جاتی ہے۔تاکہ وقت پڑنے پر وہ خفیہ طریقے سے کسی ایمرجنسی میں انکی مدد کرسکیں۔اسی لیے تو آرمی ڈاکٹرز الگ ہوتے ہیں)

ایک بھرپور ہوتا مسکراتا دن اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ گزارتے وہ اب تھکان سے بند ہوتی آنکھوں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

رات کے گیارہ بجے وہ دبے قدموں سے گھر میں داخل ہوئی تھی۔اسکی مجبوری تھی واپس آنا کیونکہ ولی اور زہرہ اس سے ناراض ہو چکے تھے۔

اسنے ایک نظر پورے گھر پر ڈالی۔ہر طرف اندھیرا سب اپنے کمروں میں تھے۔اسے خوف سا محسوس ہوا وہ آیت الکرسی پڑتی تیزی سے اپنے کمرے میں بھاگی تھی۔

کمرے کا دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوئی تو اندھیرا دیکھتے اسے خوف سا محسوس ہوا۔ہاتھ مارتے اسنے جلدی سے مدھم روشنی کی تھی۔

جبکہ آواز پر بیڈ پر سوئے وجود میں ہلچل سی ہوئی۔

پیچھے مڑے بنا ہی اسنے ڈوپٹہ اتارتے بیڈ پر پھینکا اور پاؤں سے سینڈل نکالتے وہ آئینے کے سامنے ائی۔۔

جب اسے اپنے پیچھے کسی کا گمان ہوا۔وہ سانس روک گئی۔زرا سے پلکیں اٹھاتے آئینے میں دیکھا تو اپنے پیچھے کسی اور وجود کو دیکھتے اسکی سانس سینے میں اٹکی تھی۔

وہ چیخنا چاہتی تھی لیکن اسکی آواز اندر ہی کہیں دب گئی۔

آبان جو اپنے کمرے کا اے_سی خراب ہونے پر اس کمرے میں آگیا تھا یہ جانے بنا کے کسکا کمرہ ہے اب سمجھنے کی کوشش کرنے لگا کہ آخر کو ہو کیا رہا ہے۔

مدھم روشنی میں وہ ٹھیک سے دیکھ نہیں پا رہی تھی کہ ہے۔۔

آبان نے نیم اندھیرے میں اسے دیکھا اور بیڈ سے اٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے ایک سہمی ہوئی نظر اس وجود پر ڈالی جو اب بیڈ سے اٹھتا اسکی طرف بڑھا تھا۔

تھوک نگلتے اسنے دروازے کو دیکھا اور تیزی سے دروازے کی طرف بھاگی لیکن دروازے تک پہنچنے سے پہلے ہی آبان نے اسے پکڑتے اپنی طرف کھینچا۔

وہ یکدم اسکے سینے سے ٹکرائی توازن برقرار نا رکھتے وہ دونوں پیچھے بیڈ پہ گرے تھے۔

آبان نیچے جبکہ زمل اسکے اوپر تھی۔

زمل نے خوف سے خود کو اسکے اوپر دیکھا اسنے چیخنے کے لئیے منہ کھولا ہی تھا کہ آبان نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھتے تیزی سے کروٹ لی تھی۔وہ اسکے نیچے دب گئ۔

ڈر،خوف سے زمل کا سانس سینے میں اٹکا تھا۔انکھوں سے بے ساختہ آنسوں گالوں پر پھسلے تھے۔

زمل تو نہیں ہاں البتہ آبان اسے پہچان گیا تھا۔

ہاتھ ہٹا رہا ہوں خبردار اگر تمارئ آواز نکلی تو۔جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کرتے آبان نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اسکے منہ سے پیچھے کیا۔

بھاری سرگوشی اور اسپر گرم سانسوں کا لمس اپنی گردن اور کان کی لو پر محسوس کرتے اسکی جان لبوں پر آئی تھی۔

آبان کے ہاتھ ہٹاتے ہی وہ تیز تیز سانس لینے لگی۔جیسے کہیں سے بھاگ کر آئی ہو۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسکی اتنی تیزی سے سانس کھینچنے پر آبان تیزی سے اس پر سے اٹھتے دوسری لائیٹس جلا گیا۔ جس سے کمرے میں روشنی کچھ بڑھی تھی۔

زمل جو پہلے ہی خوف سے سانس اٹکا بیٹھی تھی گرے آنکھوں پر نظر پڑتے اسکا وجود کپکپا گیا۔ وہ پل میں پہچان گئ تھی کہ مقابل کون ہے۔

آبان نے سرد نظروں سے بیڈ پر پڑے اس وجود کو دیکھا۔ لیکن وہ ٹھٹھک گیا۔

کیونکہ وہ اسے دیکھتے تیزی سے سفید پڑی تھی۔ تیزی سے سانس کھینچنے کی کوشش کرتے اسکا وجود بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپا تھا۔

آبان آنکھوں میں بے یقینی اتری تھی۔

کیا اسے استھما تھا۔ بالوں میں ہاتھ پھرتے اسنے الجھن سے اسے دیکھا۔

اسے یاد تھا جب سے وہ پیدا ہوئ تھی اسے سانس کا پرابلم تھا لیکن اس حد تک بڑھ چکا ہو گا اسے اندازہ نہیں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زمل کیا تمہیں اسمتھا ہے۔ تو بتاؤ انہیلر کہاں ہے تمہارا۔۔

وہ اچانک اس پر جھکتا پریشانی سے اسے دیکھتا بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

زمل نے بولنے کی کوشش کی لیکن وہ بول نہیں پائی۔اسنے آنکھوں کے اشارے سے ڈریسینگ پر پڑے اپنے بیگ کی طرف اشارہ کیا لیکن آبان کو سمجھ نہیں ایا۔۔

سر تا پاوں نیلی پڑتے اسنے خود پر جھکے آبان کو شرٹ سے پکڑتے کھینچا۔وجہ اسے اشارہ کرنا تھا کہ انہیلر کہاہے۔

لیکن اسکے کھینچنے پر کہنی کے بل ٹکا آبان اس پر گرا تھا۔اور اسکے ہونٹ زمل کے ہونٹوں سے جا ملے۔

آبان کی آنکھیں پھیلیں تھی۔اگلے ہی پل وہ سوچے سمجھے بغیر ایک ہاتھ اسکے سر کے نیچے رکھتا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اسکا منہ کھولتا اسکے لبوں پر جھکا تھا۔

ہوا میں سانس کھینچتے اسنے تیزی سے زمل کے سینے میں سانسیں اتاری تھیں۔

موت کے خوف سے زمل نے تیزی سے اسکی سانسیں کھینچی تھیں۔

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا۔۔ہوا میں سانس بھرتے وہ پھر سے جھکا اور اسے سانس دینے لگا۔

یہ عمل بے ساختہ اور انجانے میں تھا کہ بغیر کسی رشتے کے وہ دونوں ایک دوسرے کے ہونٹوں سے لپٹے تھے۔

اسکی سانسیں تھوڑی سی نارمل ہوئی تو وہ پیچھے ہوا تھا۔

اسکا اپنا سانس بری طرح سے پھول چکا تھا۔وہ زمل کے برابر بیڈ پہ گرا۔

Posted On Kitab Nagri

گہرے سانس بھرتی زمل اسے دیکھتے لڑکھڑاتے اٹھی تھی۔اسکی سانس بلکل تو نہیں لیکن کچھ نارمل ہوئی تھی۔ڈریسینگ تک پہنچتے اسنے تیزی سے بیگ اٹھاتے اس میں سے انہیلر نکالتے لبوں میں دبایا تھا۔

کافی دیر انہیلر سے سانس کھینچتے وہ نارمل ہوئی تھی۔

جبکہ بیڈ پر لیٹا آبان گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

دونوں کی سانس نارمل ہوئی تو دونوں ہی چونک گئے۔۔

ایک دوسرے کو بے یقینی سے دیکھتے دونوں نے اپنے لبوں کو چھوا تھا۔۔

زمل نے چہرے کے رنگ تیزی سے بدلے تھے اسنے دونوں ہاتھوں کی پشت سے تیزی سے اپنے ہونٹ مسلے تھے۔

جبکہ آبان جو خود بے یقین تھا اسکے ایکٹ پر آنکھوں میں چنگاریاں سی پھوٹی تھیں۔

اسنے یہ عمل بے اختیاری میں صرف اسکی جان بچانے کے لئیے کیا تھا کیونکہ اتنی آسانی سے تو مرنے نہیں دے سکتا تھا اسے لیکن وہ رئیکٹ ایسے کر رہی تھی جیسے اسنے جانے کیا کر دیا ہو۔

وہ لب بھینچتا اٹھا تھا۔زمل اسے اپنے طرف آتے دیکھ تیزی سے واشروم کی طرف بھاگی لیکن اسکی کلائی آبان کے ہاتھ اچکی تھی۔

آبان نے اسے بازو سے کھینچتے دیوار سے لگایا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیا لگتا ہے میں بہت خوشی سے یا نفس سے بہک کر تمہارے لبوں کو چھوا ہے۔ہاں یہ کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی ہو گناہ کیا ہے مینے تمہاری جان بچا کر۔۔وہ اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتا مدھم آواز میں دھاڑا تھا۔

اسکی دھاڑ پر زمل کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے۔جبکہ اسکی گرم سانسوں سے اسے اپنا چہرہ اور گردن جھلستی محسوس ہوئی تھی۔

وہ سسک گئی۔۔

چپ بلکل چپ آواز نا آئے مجھے تمہاری۔۔وہ اس پر جھکتا دیورا پر ہاتھ مارتا غرایا تھا۔۔

زمل اسکے ڈر سے نچلہ لب دباتی اپنی سسکیاں روک گئی۔اسے اپنے اتنے قریب دیکھتے سہی معنوں میں اسکی جان نکل رہی تھی۔

آبان جو غصے سے اسے پھر سے کچھ کہنے لگا تھا وہ تھم گیا۔دل یک دم تیزی سے دھڑکا تھا۔

اسکے ڈر سے سختی سے آنکھیں مینچے جن سے آنسو ٹوٹ،ٹوٹ کر اسکے گلابی گال کو بھگوتے آبان کو بے چین کر گئے تھے۔

لرزتے ہونٹ جن سے سسکیاں نکلنے کو بے تاب تھیں۔لیکن اسکے خوف سے نچلے لب کو سختی سے دبائے وہ اسے زخمی کر گئی تھی۔

وہ اسکے حصار میں کانپتی سہمی ہوئی چڑیا کی مانند لگ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

بے ساختہ آبان نے اسکا لب دانتوں سے آزاد کروایا تھا۔

اسکا ہاتھ اپنے لبوں پر محسوس کرتے زمل نے آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔

سہمی ہوئی سیاہ آنکھوں میں اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

وہ اپنی حالت پر گھبرا تا چاہ کر بھی اسکے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا پایا۔

بے اختیاری میں اسنے اسکا زخمی لب اپنے انگوٹھے سے سہلایا تھا۔۔

زمل کی آنکھوں کے سامنے یک دم اندھیرا چھایا تھا۔

وہ اسکے لمس پر لرزتی اچانک بے جان ہوتی اس پر گری تھی۔

آبان نے بوکھلاتے اپنے کندھے پر اسکے سر کو دیکھا تھا۔

زمل۔۔اسنے پریشان ہوتے اسے پکارا۔۔

لیکن وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

آبان نے اسے اٹھاتے بیڈ پر ڈالا۔

زمل۔۔اسک چہرہ تھپتھپاتے وہ اسے ہوش دلانے کی کوشش کرنے لگا۔

اسکی نبض چیک کی جو بلکل ٹھیک چل رہی تھی وہ شائید اسکے ڈر سے بے ہوش ہوئی تھی۔

افف اتنی نازکی بے بی۔۔وہ اسکے ٹھیک ہونے پر گہری سانس اسکے چہرے پر چھوڑتا بولا۔۔

وہ اسکے ساتھ سفاک ہونا چاہتا تھا لیکن اسکا معصوم چہرہ الٹا اسے ہی بے چین کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نظریں چراتے جھنجھلاتے اسکے کمرے سے نکلا تھا۔۔

اسے شدت سے اس کمرے میں آکر اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔

وہ سر جھٹک کر ارحم کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔جو لاک نہیں تھا۔

وہ شکر کرتا اسے سوئے دیکھ بیڈ کی دوسری طرف لیٹا تھا۔

گہری سانس چھوڑتے اسنے جیسے ہی آنکھیں موندیں لبوں پر نرم گرم سا لمس محسوس کرتے وہ فوراً سے آنکھیں کھول گیا۔

استغفار کیا سوچ رہا ہوں میں۔وہ سب صرف اسے سانس دینے کے لیئے تھا۔وہ اپنی سوچوں پر توبہ کرتا پھر سے آنکھیں موند گیا۔

نظروں کے سامنے بار بار وہ کتاب چہرہ لہرا رہا تھا جسے یاد کرتا وہ جانے کب گہری نیند سو گیا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اوپن ریسٹورینٹ میں ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھے داؤد نے تیسری بار بازو پر سجی گھڑی کو دیکھا۔وہ ایک گھنٹہ لیٹ ہو چکی تھی۔اسکے باوجود وہ سکون سے بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا۔

وہ جسے انتظار سے سخت نفرت تھی لیکن آج اسے یہ انتظار بہت پر لطف سا لگ رہا تھا۔

تبھی اسے وہ بھاگتی ہوئی اپنی جانب آتی دکھائی دی۔

Posted On Kitab Nagri

ییلو کلر کے ڈریس میں نفاست سے ڈوپٹہ لیئے کندھوں کے گرد شال پھیلائے وہ اسے اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی۔۔

اسلام و علیکم !!سوری میں تھوڑالیٹ ہو گئ۔۔وہ پھولتی سانسوں سے شرمندہ سی بولی۔

داؤد نے اسے لنچ پر انوائیٹ کیا تھا۔

اٹس اوکے ہو جاتا ہے۔وہ جو ابا نرمی سے کہتے پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھا گیا۔

ہانم نے تھینکیو کہتے تھام لیا۔

تو کیسی ہیں اپ۔۔اسکے ریلیکس ہونے پر وہ اسے بغور دیکھتا بولا۔

لائیٹ سے میکاپ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

الحمدللہ بلکل ٹھیک۔اپ سنائیں۔یہاں کا موسم توراس آرہا ہے نا اپکو۔۔نظریں اسکے وائیٹ شرٹ کے اوپری بٹن پر جمائے بولی جو کھلا تھا بازو سے کف فولڈ کیے ہوئے تھے جبکہ کوٹ پیچھے چیئر پر رکھا تھا۔وہ شائید آفس سے سیدھا یہیں آیا تھا۔

مجھے تو لگتا ہے یہاں کا موسم مجھے کچھ زیادہ ہی بھا گیا ہے۔تبھی تو واپس جانے کا دل ہی نہیں کرتا۔

وہ گھمبیر مدھم لہجے میں بولا۔

اسکے گھمبیر بھاری مردانہ آواز پر ہانم کے دل نے بیٹ مس کی تھی۔

کیا کرتی ہیں آپ آج کل۔۔کھانے کا آڈر دیتے وہ دوستانہ انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

فلحال تو فری ہی ہوتی ہوں سوچ رہی ہو ماما کا بوتیک جوائین کر لوں۔

گڈ یہ تو اچھی بات ہے فارغ بیٹھنے سے تو بہت اچھا ہے۔۔وہ متاثر ہوا تھا۔

ویسے مینے سنا ہے آپکو میرے ساتھ شادی پر کوئی اعتراض ہے۔۔وہ براہ راست بات کی طرف ایا۔

اعتراض کیوں نا ہو۔کسی اجنبی کو ساری زندگی سونپ دینا کوئی عام بات تو نہیں۔وہ کونفیڈینس سے بولی۔

اوکے تو آپ چاہتی ہیں کہ لو و میرج ہو۔وہ اسے کھانا سرو کرتا بولا جو ابھی ویٹر رکھ کے گیا تھا۔

لو و میرج کا تو پتہ نہیں لیکن میں چاہتی ہوں کہ جس سے بھی شادی ہو شادی سے پہلے ہم ایک دوسرے کو جان لیں، سمجھ لیں۔وہ کندھے اچکا کر بولی۔

وہ آہستہ سے مسکرایا۔شادی تو آپکی مجھ سے ہی ہونی ہے سو آپ جیسے چاہئیں مجھے جان لیں۔وہ پر اعتماد لہجے میں بولا۔

اور آپکو ایسا کیوں لگتا ہے کہ کہ آپسے ہی شادی کروں گی۔وہ کافی کے سپ لیتے ائیبرو آچکا کر بولی۔۔

اور مجھ سے کیوں نہیں ہو سکتی۔کیا آپکو میں پسند نہیں یا مجھ میں کوئی برائی نظر آرہی ہے۔وہ جیسے اسکے کہنے پر محظوظ ہوا ہو۔

ہانم کنفیوز ہوئی۔سامنے بیٹھا مرد اس قابل تو نہیں تھا کہ نظر انداز کیا جائے یا ٹھکرایا جائے۔

ایسا تو نہیں کہا مینے۔وہ آہستہ سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تو یعنی آپکو اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں۔وہ مدھم مسکراہٹ سے بولا۔۔

اعراض مجھے پہلے بھی نہیں تھا۔میں جانتی ہوں میرے باپ نے میرے بہترین ہی چنا ہے میں بس اجنبیت نہیں چاہتی تھی۔وہ ہلکا سا مسکراتے بولی۔۔

فکر مت کریں یہ اجنبیت کی دیوار بھی بہت جلد گر جائے گی۔وہ پر یقین لہجے میں بولا۔

ایم سو سوری لیکن مجھے جانا ہو گا میری بہت امپورٹنٹ میٹینگ ہے بابا بھی نہیں ہیں ورنہ میں آپکو ایسے چھوڑ کر نا جاتا۔کچھ دیر بعد کھانا ختم کرتے اسکا فون بجنے لگا تو وہ معذرت خواہ لہجے میں بولا۔

اٹس اوکے ۔ویسے بھی میں ہی اپنے ٹائم سے ایک گھنٹہ لیٹ تھی آپکو کافی انتظار کرنا پڑا۔وہ تھوڑا شرمندہ ہوئی۔

کوئی بات نہیں شادی کے بعد آپ بھی میرا آفس واپسی پر انتظار کر لیجئیے گا۔وہ آنکھوں میں کئی جذبات سمیٹے گھمبیر تا سے بولا۔

ہانم کا چہرہ گلابی ہوا تھا۔وہ بال کان کے پیچھے کرتی محظوظ سا مسکرائی تھی۔

کریں گی نا۔۔وہ ہلکا اسکی طرف جھکتا بولا۔انداز گھمبیر تا سا تھا۔

اسکی گھمبیر آواز سنتے اسکا دل دھڑکا تھا۔اسنے ایک پل کے لئیے داؤد کی آنکھوں میں دیکھا۔

داؤد کو اپنا جواب مل چکا تھا۔

وہ دل کشی سے مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

چلیئے آپکو ڈراپ کر دوں گا۔۔اپنا کوٹ اور چابیاں اٹھاتے کہا تو وہ بھی اپنا بیگ اٹھاتی جلدی سے کھڑی ہو گئ۔۔

اسکے ساتھ چلتے ہانم اپنے بڑوں کے فیصلے پر کافی مصمئن نظر آرہی تھی۔۔

💞💞💞

حازق۔۔مہر نے اپنے سامنے بیٹھے حازق کو پر سوچ انداز میں پکارا۔۔

یس مام۔وہ لیپٹاپ سے نظریں ہٹاتا اسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔

تمہیں ایزل کیسی لگتی ہے۔مہر اسکے دیکھتے بولی۔

کی بورڈ پر چلتی اسکی انگلیاں ایک پل کے لیئے رکی تھیں۔

زہر۔۔یک لفظی جواب آیا۔

مہر نے خفگی سے اسے دیکھا۔

حازق میں مزاق نہیں کر رہی سچی بتاؤ کیسی لگتی ہے تمہیں وہ۔۔وہ اٹھ کر اسکے پاس اگئ۔اسکی گود سے لیپٹاپ اٹھاتے اسنے حازق کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

وہ جانتا تھا کہ اسکی مام کیوں پوچھ رہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اچھی ہے مام، لیکن تھوڑی بد تمیز ہے۔وہ پوری ایمانداری سے بولا۔اپنی ماں سے وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں چھپا سکتا تھا۔۔

مہر اسکے انداز پر مسکرائی۔۔

تمہارے لیے ایز الائف پاٹنر کیسی رہے گی وہ۔۔اسکے بال بگاڑتے مہر نے اچانک ہی پوچھ لیا۔

حازق کو ایسی ہی توقع تھی۔

آپ کیا چاہتی ہیں۔وہ جواباً اسکے ہاتھ تھامتا احترام سے بولا۔

مہر نے ایک پل کے لیئے اسے دیکھا۔

میں چاہتی ہوں تمہاری اور ایزل کی شادی ہو جائے۔میری خواہش ہے کہ ایزل تمہاری دلہن بنے۔لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں کوئی زبردستی کر رہی ہوں۔یا پھر تمہارے انکار کرنے پر میرا دل ٹوٹ جائے گا۔

میرے لیئے تمہاری خوشی اور سکون سب سے پہلے میٹر کرتا ہے۔وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے نرمی سے بولی۔

اور اگر میں کہوں کہ یہی میری خواہش ہے تو۔۔وہ اسے دیکھتے ہلکا سا مسکراتے بولا۔

مہر نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

تم۔تم سچ کہہ رہے ہو۔وہ بے یقینی سے بولی تھی۔حازق اپنی ماں کے انداز پر مسکراہٹ دبا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

بلکل سچ۔اسکے ہاتھ چومتے وہ محبت سے بولا۔

حازق کیا تم دل سے یہ چاہتے ہو۔میری خواہش کے احترام یا پھر کسی مجبور میں۔وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ گئ۔

مام میں یہ اپنی خوشی اور دل سے کہہ رہا ہو۔مانا کہ ہم دونوں کی نہیں بنتی لیکن وہ ایک اچھی لڑکی ہے (استغفار)دل میں کہا تھا۔۔وہ نرمی سے اپنی ماں کو دیکھتے بولا۔

تھینکیو سو مچ میری جان۔بہت بہت شکریہ میں آج ہی تمہارے بابا سے بات کرتی ہوں۔وہ خوشی سے اسکا ماتھا چومتے بولی تھی۔

مجھ سے تو پوچھ لیا اب زرا اس آفت کی پڑیا سے پوچھ لیجئیے گا دیکھئیے گا میرا نام سنتے وہ جان لینے کو آئے گی۔وہ ماں کی بے یقینی پر محظوظ ہوتا بولا۔

مانے گی کیوں نہیں۔۔وہ پر یقین سی بولی۔۔

تم اپنا کام کرو میں باہر جا رہی ہوں تمہارے بابا آنے والے ہیں۔وہ کہتے چلی گئ۔

اسکے جاتے حازق کی آنکھوں کی نرمی میں پل میں غائب ہوئ تھی۔مسکراہٹ کی جگہ سنجیدگی نے لے لی۔

Posted On Kitab Nagri

ایسا نہیں تھا کہ وہ صرف مہر کی خواہش کے لیئے یہ سب کر رہا تھا۔ہاں لیکن جب اسنے خود ہی کوئ پسند نہیں تھی تو اسکی ماں کو پورا حق جاتا تھا اس سے وہ چپ رہا تھا۔لیکن ایزل کے لیئے بلکل راضی نہیں تھا۔ وہ چپ رہا کیونکہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ آفت یہ بات سنتے ہتھے سے اکھڑ جائے گی اور انکار کر دے گی۔اس طرح وہ اپنی مام کا دل بھی نہیں توڑے گا۔

وہ ڈبل گیم کھیل گیا تھا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی ناٹوٹے۔

وہ ہلکا سا ہنسا۔یقیناً یہ دلچسپ ہونے والا تھا۔اب اسے اسکے ریکشن کا شدت سے انتظار تھا وہ جانتا تھا کہ وہ کبھی نہیں مانے گی۔اور یوں اسکا کام آسان۔

اگر اسے منا بھی لیا گیا تو وہ مطمئین تھا کہ اس ٹیڑھی پسلی کو سیدھا ضرور کر لے گا۔

💞💞💞

کیا ہے یہ بدر۔تنگ اچکی ہوں میں تمہاری ان روز روز کی حرکتوں سے۔یہ سب تو نہیں سکھایا مینے تمہیں پھر کیوں کرتے ہر روز نئے تماشے جواب دو مجھے۔۔اسکا لہجا بغیر کسی لچک کے تھا۔

جبکہ بدر سر جھکائے اسکی باتیں سنتا رہا۔اسکی آخری بات پر اسنے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

نیلی آنکھوں میں بھسم کر دینے والا جنون تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ انہوں نے میری بہن کو تنگ کیا تھا۔انکی ہمت کیسے ہوئی بدر عالم کی بہن کو تنگ کرنے کی۔چہرے کے تاثرات کے برعکس جواب بہت تحمل سے دیا تھا۔ٹھہری ہوئی سی گھمبیر آواز تھی۔

نورین نے ازیت سے اسے دیکھا۔

ماما۔اسکی آنکھوں میں تکلیف وازیت کے تاثرات دیکھتے وہ تڑپ کر اسکے پاس پہنچا۔

ایک چھوٹی سی لڑائی ہی تو تھی اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ آخر کو اسکی ماں کی آنکھوں میں اسکی چھوٹی سے لڑائی پر بھی اتنی ازیت کیوں سمٹ آتی تھی۔

ایم سوری آئیندہ ایسا نہیں ہو گا۔نرمی سے اسے خود سے لگاتے کہا۔

وعدہ کرو آئیندہ تم کسی سے نہیں لڑو گے۔وہ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتی بولی۔

وہ لب بھینچ گیا۔وعدہ۔اہستہ سے کہتے اسنے نورین کے سر پہ لب رکھے۔

پھر کبھی ایسا نہیں کروں گا۔وہ ہنوز نرمی سے بولا۔

لیکن چہرے کے تاثرات سپاٹ تھے۔

جبکہ ان سے دور کھڑے عالم اور بریرہ بیزاری سے انہیں دیکھ رہے تھے یہ انکا روز کا تھا۔

ہر روز بریرہ کسی نا کسی سے پنگا لیتی اور بدر جا کر انکی ٹھکائی کرتا جسکے بعد وہ سرعت سے بریرہ کو اسمیں سے نکالتے سارا الزام اپنے سر لے لیتا۔

ماما کب تک چلے گا یہ ایموشنل ڈرامہ۔۔وہ عالم کے کندھے پر سر رکھے جمائی لیتی بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نورین نے گھور کر اسے دیکھا تو وہ جلدی سے سیدھی ہو گئ۔

مہر پھوپھو کی کال آنے والی ہے نا میں اسلیے کہہ رہی تھی۔ماں کی گھوری پر وہ تیر کی طرح سیدھی ہوئ تھی۔

جبکہ مہر کے نام پر سپاٹ سی نیلی آنکھوں میں نرمی کے ساتھ چمک بھی ابھری تھی۔

مخصوص سی چمک وہی چمک جو سالوں پہلے اس شہزادی کو دیکھ ایک بیسٹ کی آنکھوں میں چمکتی تھی۔

نورین نے کن اکھیوں سے اپنے بیٹے کو دیکھا جسکے چہرے پر مہر کے نام سے ہی نرمی اچکی تھی۔۔

وہ لب بھینچ گئ۔

اسنے بدر سے مہر کا ذکر اسکی پھوپھو کے لحاظ سے ہی کیا تھا۔شروع سے ہی جب بھی وہ مہر کو لیپٹاپ پر دیکھتا تھا وہ ہمک ہمک کر اسے باہر نکالنے کی کوشش کرتا۔

چاہے وہ رو رہا ہو، یا پھر کچھ بھی ہو مہر کے نام پر اسکی تصویر سامنے آنے پر وہ خاموش ہوتا چمکتی آنکھوں سے بس اسے دیکھتا رہتا۔

جیسے جیسے وہ بڑا ہوتا گیا عالم اور نورین نے اسکے نقوش میں بڑھتی شبیہ کو دیکھتے اسکی مہر سے بات کروانا بند کر دی۔لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ جب وہ مہر سے بات کرتے تھے وہ چھپ کر ہمیشہ مہر کو دیکھتا تھا۔

کیوں یہ بات وہ آج تک سمجھ نہیں پائے۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ ماہ پہلے ایک دن مہر کی کال آنے پر جب اسنے اٹھائی تو سامنے ایک جیسے دو چہرے دیکھ وہ ساکت ہوا تھا۔

ہو بہو مہر کا عکس تھی وہ اسے دیکھ جانے کیوں اسکا ساکت دل دھڑکا تھا۔

لیکن ان دونوں کے متوجہ ہونے سے پہلے ہی وہ کال کاٹ گیا۔

مہر کے نام پر اسکی آنکھوں میں احترام، محبت، عزت اور ایک خاص سی چمک ہوتی تو۔ مرحا کے نام پر وہ چمک دس گناہ زیادہ ہو جاتی تھی۔ اور اس بات سے اسکی ماں باخوبی واقف تھی۔

لیکن بدر کی سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ دونوں اسے مہر کے سامنے جانے سے کیوں روکتے ہیں۔ وہ جتنا سوچتا اتنا الجھ جاتا۔

سوچوں کے جال سے باہر نکلتے اسنے ان تینوں کو دیکھا جو وہاں نہیں تھے۔

یقیناً مہر پھوپھو کی کال اچکی تھی۔ سوچتے وہ باہر کی طرف بڑھ گیا۔

ویسے بھی وہ پرسوں پاک واپس جا رہے تھے تب اسے کون روک سکتا تھا مہر ماہ شاہ سے ملنے سے۔ وہ مطمئین تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

اسلام و علیکم!!وجدان بھائی، مرتسم اور عادی ایک ساتھ اندر آئے تھے۔

وعلیکم سلام!!سب نے زیر لب جواب دیا تھا۔

مہرانکے لیئے پانی لینے چلی گئ۔

اسنے مرتسم کو پانی دیا تو مرتسم نے اسکے چہرے کو دیکھا جہاں اج خاص سی چمک تھی۔انکھیں بھی خوشی سے چمک رہی تھی۔وہ آج اتنی خوش کیوں تھی یقیناً کیوں نا کوئ بات تو تھی۔

لیکن وہ اسے خوش دیکھ مسکرا دیا۔

کوئ ہوش ہے تمہیں کہ شوہر گھر آیا ہے۔اسے چھوڑتے زرا شوہر کو بھی دیکھ لوں۔۔

وہ فون پر لگی وشہ کو دیکھ اونچی آواز میں بولا۔

شوہر کونسا کوئ نیا آیا ہے۔روز آتا ہے۔اب تو دیکھ دیکھ میں تھک چکی ہوں اور کتنا دیکھوں۔وہ بھی جوابا ائیرا آچکا کر بولی۔

تم مجھے دیکھ دیکھ کر تھک چکی ہو۔عادی کو صدمہ لگا۔

بڑے یہاں موجود نہیں تھے اس لیے وہ ٹکا کے جواب دے رہی تھیی۔

جبکہ باقی لوگ انکی لڑائ سے محفوظ ہو رہے تھے۔۔

تو اور کیا ایک تو تمہاری شکل بھی سڑے ہوئے بینگن جیسی ہے اوپر سے روز دیکھنی پڑتی ہے اسکا مطلب یہ تو نہیں ب سارا دن تمہیں دیکھو۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ناک چڑھا کر بولی۔

عادی نے اسے گھورا۔ٹھیک ہے مت دیکھو ایسا کرنا رات کو بھی مما کے کمرے میں سو جانا تمہیں میری شکل نا دیکھنی پڑے۔۔وہ خفگی سے کہتا کمرے میں چلا گیا۔

وشہ نے ہقابقا اسے دیکھا۔

کمرے سے نکالنے کی دھمکی تو بیوی دیتی ہے اور یہ بیوی کو ہی دے کر چلا گیا۔اسکی اتنی ہمت وہ غصے سے بڑبڑاتے اسکے پیچھے لپکی تھی۔

باقی سب کا قہقہ گونجا تھا۔اتنے سال گزر جانے کے باوجود وہ دونوں آج بھی بچوں کی طرح لڑتے تھے۔

اسلام و علیکم بابا، بڑے پاپا، اینڈ چاچو!!وہ تینوں کو اکھٹا کہتے مرتسم کی طرف بڑھی تھی۔اسکی طعبیت ناسا تھی اس لیے وہ آج آفس نہیں گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وعلیکم السلام!!وہ دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔

وعلیکم سلام میرا بچہ !اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے مرتسم نے اسے اپنے ساتھ بٹھالیا۔

طعبیت کیسی ہے اب۔۔اسکے اپنے حصار میں لیتے مرتسم نے محبت سے اسے دیکھتے پوچھا۔

بلکل ٹھیک ہوں۔وہ مسکرا کر بولی۔

بابا۔اپنی ماں کو دیکھتے اسنے سرگوشی میں مرتسم کو پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

بیس مائ پر نسز۔ وہ بھی جواباً سرگوشی میں بولا۔

اپنے ماما کو دیکھا ہے آج کتنی خوش ہیں۔وہ مہر کے خوشی سے بھرپور چمکتے چہرے کو دیکھتے بولی۔

ہم ماشاءاللہ بہت خوش لگ رہی ہیں لیکن کیوں۔وہ دونوں سرگوشی میں بول رہے تھے۔

یہ تو اپنے پتا لگوانا ہے نا۔وہ اسکا کالر ٹھیک کرتے بولی۔

اوکے مائ بچہ۔۔ مرتسم اسکا سر چومتے خود اوپر کی طرف بڑھ گیا جاتے ہوئے مہر کو اشارہ بھی کیا تھا جسنے آج اسے گھورا نہیں تھا۔

کیا ہو رہا ہے۔میثم دھپ سے اسکے ساتھ بیٹھتا بولا۔

مرحا نے چہرہ موڑتے اسے دیکھا۔وہ تھکا ہوا لگ رہا تھا۔بال بھی پسینے سے نم تھے۔

اسنے محبت سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔

کھیل کر آئے ہو جاؤ شاور لے لو میں تمہارے لیئے جوس لاتی ہوں۔اسکے بال ماتھے سے ہٹاتے کہا تو وہ اسکے سر پر لب رکھتا چلا گیا۔

وہ نفی میں سر ہلا گئ۔اسکے دونوں بھائ ایک جو اسکا جڑواں تھا جبکہ دوسرا جو اس سے چھوٹا تھا وہ اسے ایسے ٹریٹ کرتے تھے جیسے وہ ان دونوں سے چھوٹی ہو۔انگلیٹ جیسے وہ کوئ چھوٹی سی بچی ہو۔

لیکن اسکے بابا اسے شیرنی کہتے تھے۔مرتسم کا کہنا تھا کہ اسے اپنی بیٹی میں شہزادی والا ناز و انداز نہیں چاہیئے بلکہ ملکہ والا قہر چاہیئے۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ ایسی ہی تھی۔شہزادی صرف اپنے بھائیوں کی تھی جبکہ باہر کی دنیا کے لیئے وہ ایک کونفیڈینٹ بزنس وومین تھی۔

وہ سوچتے مسکرادی۔۔

وجدان بھی فریش ہونے جاچکا تھاوہ ماہم اور ہانیہ کے ساتھ کچن میں ہیلپ کروانے لگی۔۔

💞💞💞

عادی۔وشہ نے اسے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے معصومیت سے پکارا۔

وہ چپ رہا۔

دئیر ہز بینڈ۔۔وہ لہجے میں پیار سموئے اسکے قریب ائی۔

عادی نے اسے نظر انداز کیا۔وہ ابھی شاور لے کر آیا تھااور اب آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بال بنارہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب مجھے ایسے اگنور کروگے۔۔وہ اسے پیچھے سے ہگ کرتی بولی۔

عادی کے ہاتھ ایک پل کے لیئے رکے۔لیکن پھر سر جھٹک کر اپنا کام کرنے لگا۔

عادی۔۔ابکی بار آوز نم تھی۔

وہ گہری سانس بھر کے رہ گیا۔اسنے بازو سے کھینچتے وشہ کو اپنے سامنے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اگلے ہی پل اسے سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اسکے لبوں پر جھک گیا۔

وہ گھبرا کر اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھ گی۔

اچھی طرح سے اسکی سانسیں بگاڑتے وہ پیچھے ہوا۔

اب بولو کیا بول رہی تھی۔میرا چہرہ نہیں دیکھنا تو کسکا دیکھنا ہے ہم۔۔وہ اسکی گردن میں منہ چھپائے گہری سانس بھرتا بولا۔

وہ سرخ پڑتی بوکھلا گئ۔

میں تو مزاق کر رہی تھی۔سانسیں ہموار کرتے وہ بامشکل مسکراتے بولی۔

آئیندہ ایسے مزاق کرو گی تو ایسی ہی سزا ملے گئ ڈئیر سٹ وائف۔۔۔وہ اسکے بھیگے لب پر شدت بھرا بوسہ دیتے آنکھ ونک کر گیا۔

وشہ نے اسکے کندھے پر ہلکا سا مکہ کھڑا۔

شرم کر لو بچے بڑے ہو گئے ہیں تمہارے لیکن تمہارے رومینس میں کوئ کمی نہیں۔وہ تاسف سے اسے دیکھتے بولی۔

بچے بڑے ہونا کا مطلب یہ تو نہیں کہ ماں باپ اپنا رومینس کم کر دیں۔وہ بے باکی سے بولا تو وہ اسے گھور کر رہ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہ جیسے ہی دروازہ کھولتے کمرے میں آئی تو اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز پر پلٹی لیکن اسکے پلٹنے سے پہلے ہی مرتسم نے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا۔

کیا بات ہے جانم آج بہت خوش لگ رہی ہیں اور اتنی جلدی کمرے میں بھی آگئیں۔وہ اسکے سر پہ لب رکھتا مدھم لہجے میں بولا۔۔

بات ہی اتنی خوشی کی ہے شاہ۔وہ اسکے حصار میں پلٹ کر بولی۔

کیا بات ہے جانم۔وہ اسکی بھوری آنکھوں میں بڑھتی چمک کر دیکھتے بولا۔

حازق ایزل کے لیئے مان گیا ہے شاہ۔اسے ایزل سے شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے شاہ۔۔اسکی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔

مرتسم نے حیرت سے اسے دیکھا۔

کیا واقعی۔۔وہ بے یقین تھا۔

ہاں شاہ آپکو بھی یقین نہیں ہو رہا نا مجھے بھی نہیں ہوا تھا۔

وہ ہس کے بولی اور اپنی اور حازق کی ساری باتیں حرف با حرف اسے بتاتی گئ۔

سٹرینج آگر ایسا کچھ تھا بھی تو حازق نے خود کیوں نہیں زکر کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پر سوچ لہجے میں بولا۔

میں بھی حیران ہوں شاہ۔اسنے خود کہا کہ اسکی بھی یہی خواہش ہے۔لیکن جو بھی ہے اب تو بس ایزل ہی میرے حازق کی دلہن بنے گی۔وہ خوشی سے چور لہجے میں بولی۔

مرتسم مسکرادیا۔انشاءاللہ۔۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے کہا لیکن چہرے پر سوچ کی پرچھائی تھی۔

💞💞💞

بھائی آپکو پتا ہے اسکے بعد بھی میں ہی جیتا۔اج تک مجھے کوئی نہیں ہرا سکا اور اسے لگا تھا کہ وہ اپنی گرلفرینڈ کا لالچ دے کر مجھے روک لے گا۔لائیک سیریسلی۔وہ حازق کے کمرے کے باہر ہی تھا جب اسے میثم کی ہستی ہوتی آوازائی۔۔

ویسے تمہیں کرنا یہی چاہئیے تھا گرلفرینڈ لے لیتے اور میچ بھی جیت جاتے۔مرحا اسکے ہاتھ پہ ہاتھ مارتے بولی۔

ویسے اس ٹائم شکل دیکھنے والی تھی۔سپیشلی اسکی گرلفرینڈ کی جب پانی گرنے سے اسکا سارا میکاپ خراب ہوا تھا۔وہ ہسی سے لوٹ پوٹ ہوتا بولا۔

حازق ہلکی مسکراہٹ سے دونوں کو دیکھتا رہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

(آج یونی میں جب انکا میچ تھا تو اسکے مخالف کی گرلفرینڈ بار بار اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جسے دیکھتے ایناره نے اس پر پانی گرایا تھا۔ جسکی وجہ سے اسکا میکاپ سراخراب ہو گیا تھا۔)

مرتسم نوک کرتا اندر آیا تو وہ تینوں احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

آیئے بابا۔۔ مرحا بھاگ کر اسکے پاس ائ۔

آپکو پتا ہے بابا آج بھی میں میچ جیت گیا۔ میثم بچوں کی سی خوشی لیے اسے دیکھتا بولا۔

اسے فٹبال کا جنون تھا۔

آئ نو بیٹا۔ میرے بیٹے کو فٹبال میں تو کم از کم کوئ نہیں ہرا سکتا۔۔

وہ اسکے بال بگاڑتا بولا تو وہ ہس دیا۔

حازق خاموشی سے کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔

تینوں کو ایک ساتھ دیکھتے اسے حیرانگی نہیں ہوئ کیونکہ انکے تینوں بچے ایک دوسرے سے کافی اٹیچ تھے۔

لیکن اب بہت باتیں ہو گئ چلو جاؤ اب سو جاو۔ مرتسم نے ان دونوں سے کہا۔

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا مرتسم نہیں جا رہا تھا مطلب وہ حازق سے بات کرنا چاہتا تھا۔

اوکے بابا گڈ نائیٹ۔ اسکے گال پہ لب رکھتے مرحا نے میثم کا اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

گڈ نائیٹ بابا۔۔ میثم بھی کہتا مرحا کے پیچھے لپکا تھا۔

مرتسم نے حازق کو دیکھا جو اب کنفیوز سا کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔وہ جانتا تھا مہر نے اسے بتا دیا ہو گا۔

بیٹھو۔۔ مرتسم نے اشارہ کیا تو وہ اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

مینے سنا ہے تمنے ایزل سے شادی کی خواہش ظاہر کی ہے برخوردار۔۔

اسکے کہنے کی دیر تھی باہر کھڑے مرحا اور میثم جو تجسس سے وہیں رک گئے تھے انکے منہ کھل گئے۔

ایزل، ایزل اپی۔ دونوں کے منہ ایک ساتھ سوگوشی میں نکلا تھا۔

پورا خاندان انکی دشمنی سے آگاہ تھا ایسے میں اسی سے شادی وہ حیران تھے۔۔

جی بابا۔وہ اعتماد سے اپنے باپ کو دیکھتا بولا۔

جان سکتا ہوں یہ کب ہوا۔ جہاں تک مجھے پتا ہے تمہیں تو ایزل بلکل پسند نہیں۔وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پسند اب بھی نہیں ہے بابا۔ لیکن مام نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو مجھے لگا سوچنا چاہیئے۔

وہ مضبوط لہجے میں بولا۔

مرحا اور میثم صدمے سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ یہ انکا بھائی ہی تھا۔

مرتسم ابھی بھی گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

صرف ماں کی خواہش رکھنے کے لیئے کہہ رہے ہو یا واقعی تم ایزل کے بارے میں سوچ رہے ہو۔وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا بولا۔

حازق کچھ پل کے لیئے خاموش ہوا۔

ایسی تو کوئی خاص برائی نہیں اسمیں بس وہ مام کے ساتھ چپکتی زہر لگتی ہے اور تھوڑا سا بچپنا ہے۔

اس لیے سوچا جا سکتا ہے شادی کے لیئے۔وہ بھرپور سنجیدگی سے بولا۔

مرتسم نے گہری سانس بھری۔وہ اٹھ کے کھڑکی میں اگیا۔

دیکھو حازق ہمیں کوئی پرابلم نہیں ہے ہمارے لیے ہمہاری خواہش سے پہلے تمہاری خوشی ہے۔۔

ایزل بہت اچھی بچی ہے۔پڑھی لکھی سلجھی ہوئی، انڈیپینڈنٹ ہے۔مانا کہ تھوڑا بچپنا ہے لیکن وہ تو ہر لڑکی میں ہوتا ہے۔۔

جانتے ہو تمہاری مام سے جب میرا نکاح ہوا تھا تو ان میں ایزل اور مرحا سے زیادہ بچپنا تھا۔مرتسم سنجیدگی سے بول رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حازق نے چونک کر اسے دیکھا اسکی مام کا کیا زکر۔

لیکن مجھے انکا بچپنا ایریٹیٹ نہیں کرتا تھا بلکہ میں انجوائے کرتا تھا۔گھر آتے ہی انکی چھوٹی چھوٹی شرارتیں میری ساری تھکان ختم کر دیتی تھیں۔یہاں تک کہ آج بھی۔اج بھی ان میں بچپنا ہے۔لیکن یہ بچپنا وہ میرے سامنے ظاہر کرتی ہیں۔اور میں ہمیشہ انکی لاڈ اٹھانے میں پہل کرتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ انکی چھوٹی چھوٹی شرارتیں، ناراضگیاں، لاڈ اٹھوانا، نخرے دکھانا یہ سب میری زندگی کو رنگوں سے بھرتا ہے۔۔ابکی بار وہ اسکی طرف مڑا۔

حازق حیران نہیں ہوا وہ اپنے باپ کا اپنی ماں کے لیئے پیار بہت اچھے سے جانتا تھا۔

اگر تو تمہیں یہ لگتا ہے کہ ایزل انکار کر دے گی اور تم اپنا پہلو بچا کر نکل جاؤ گے تو غلط لگتا ہے۔مرتسم کی اس بات پر وہ نظریں چرا گیا۔وہ کیسے بھول گیا کہ وہ اسکا باپ تھا۔وہ اسکی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات تک جان جاتا تھا تو پھر یہ تو اسکی زندگی کا سوال تھا۔

جبکہ وہ دونوں باہر کھڑے اپنے بھائی کی سوچ پر حیران ہوئے تھے۔

اور اگر یہ سوچ ہے کہ شادی کے بعد ایزل کو ٹھیک کر لو اسکا بچپنا ختم کر دو گے تو بہت ہی کوئی گھٹیا مردوں کی سی سوچ ہے۔

جو یہ سوچتے ہیں کہ عورت کو بہت سنجیدہ ہونا چاہیئے شادی کے بعد اپنی ذمہداریاں سنبھالنا ہی انکا کام ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ حازق کے چہرے کو بغور دیکھتا بولا۔

حازق نے لب بھینچے۔۔اسنے ایسا تو نہیں سوچا تھا۔وہ بس چاہتا تھا کہ وہ تھوڑی میچیور ہو جائے۔۔

Posted On Kitab Nagri

عورت میچیور صرف تب ہوتی ہے جب وہ ٹوٹتی ہے۔اور میں جانتا ہوں میرا بیٹا کبھی کسی عورت کا دل دکھانے کا باعث تو کبھی نہیں بنے گا۔وہ عورت جو اسکی بیوی ہو اور اسکی ماں کے دل کے بہت قریب ہو۔وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا۔

یاد رکھنا تمہاری بھی ایک بہن ہے اور اسمیں بھی ایزل جیسا ہی بچپنا ہے یقیناً تم نہیں چاہو گے کہ کوئ اسکی کھکھلاہٹ کو صرف مسکراہٹ میں بدل دے۔۔وہ معنی خیز انداز میں بولا تھا۔

جبکہ باہر کھڑے میثم نے مرحا کو سختی سے خود میں بھینچا۔۔اپنی بہن میں دونوں کی جان تھی وہ اس پر انچ تک برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

اگر انکی وجہ سے انکی بہن پر ایک خراش بھی آتی تو وہ خود کو ختم کر دینے میں دیر نہیں لگاتے۔

مرحا اسکے سینے پر سر رکھے خاموش ہو گئ۔اسے بھی حازق کی سوچ نے ہرٹ کیا تھا۔

اتنی پیاری سی تو تھی ایزل۔ہستی کھیلتی،شرارتیں کرتی زندگی سے بھرپور۔۔پتہ نہیں کیوں اسکے بھائ کو وہ پسند نہیں تھے۔انکھوں میں نمی لیے سوچا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپکی ساری باتیں ٹھیک ہیں بابا۔مینے واقعی یہی سوچا تھا کہ ایزل انکار کر دے گی اور میں مام۔کا دل توڑے بغیر اس معاملے سے نکل جاؤں گا۔لیکن مینے یہ نہیں سوچا تھا کہ میں ایزل کو بدل دوں گا۔ہاں

Posted On Kitab Nagri

بس تھوڑا سا میچور بنانا چاہتا تھا کیونکہ وہ بہت عجیب ہے، ایسی لڑکیاں مجھے بلکل نہیں پسند اور میں۔وہ سنجیدگی سے بولتا یکدم رکا تھا۔

اپنے کمرے کے باہر کھڑے مرحا اور میثم کر دیکھ کر نہیں۔انکھوں میں نمی اور سنجیدگی لیے اپنی ماں کو کھڑے دیکھا۔

اسکی نظروں کے تعاقب میں ان تینوں نے دیکھا۔

مرتسم لب بھینچ گیا۔اسنے غصے سے حازق کو دیکھا۔اور آگے بڑھتے مہر کا اپنے ساتھ لگاتے اندر لے ایا۔

میثم اور مرحا بھی انکے پیچھے آئے تھے۔۔

مہر مرتسم کے سینے سے لگے خاموشی سے حازق کو دیکھ رہی تھی۔جبکہ مرحا بھی اب بھاگ کر مرتسم کے سینے سے لگی تھی۔۔

وہ خاموش نہیں رہی گھٹی گھٹی آواز میں رونے لگی تھی۔

مرحو میری جان ایسے نہیں روتے ماما پریشان ہو جائیں گی۔

حازق اسے مرتسم سے الگ کرتا خود سے لگاتا اسے پچکارتے بولا۔

حازق تمنے ایزل کے بارے میں ایسے کیسے سوچ لیا۔اگر وہ تمہیں پسند نہیں ہے تو ٹھیک ہے تم اسے بات بھی مت کیا کرو لیکن اسکے بارے میں ایسے سوچنا کہ تم اسے بدل دو گے تمنے سبکو ہرٹ کیا ہے

Posted On Kitab Nagri

۔تم ایسی سوچ رکھتے ہو میں کبھی نہیں جانتی تھی۔وہ بری طرح سے روتے بولی تھی۔اسے حقیقتاً اپنے بھائی کی سوچ نے تکلیف دی تھی۔

میری غلطی تھی جو مینے ایسی خواہش کی۔لیکن مینے تمہیں مجبور نہیں کیا تھا تم سیدھا سیدھا مجھے انکار کر دیتے تو مجھے اتنا برا نہیں لگتا لیکن تم تو گیم کھیلنے لگے۔ایزل کو میری نظروں میں برا بنا سکو۔

لیکن حازق میر شاہ مینے تمہیں کبھی رشتوں میں گیم کھیلنا تو نہیں سکھایا تھا۔اسکی آواز میں صرف تکلیف تھی۔

جبکہ اسکے منہ سے اپنا پورا نام سنتے حازق کو اس سے کہیں زیادہ تکلیف ہوئی تھی۔

مام میں۔وہ مرحا کو پیچھے کرتا ابھی اسکی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسنے ہاتھ اٹھاتے روک دیا۔۔

جو بھی بات ہے وہ اس کمرے تک ختم ہو گئی۔۔آئندہ کوئی ایزل کو تمہارے ساتھ نہیں جوڑے گا۔

مجھے میری ایزل بہت عزیز ہے میں اسے تمہارے ساتھ باندھ کر اسکی مسکراہٹ چھیننے کا رسک اب ہرگز نہیں لوں گی۔۔وہ سنجیدگی سے بولتے وہاں سے چلی گئی۔۔

پیچھے وہ چاروں اپنی اپنی جگہ خاموش رہ گئے۔۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

صبح جب وہ اٹھا تو شدید بخار میں پھنک رہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آیا رات تک تو وہ بلکل ٹھیک تھا لیکن اب اچانک سے کیسے اسے بخار ہو گیا۔

بخار اتنا شدید تھا کہ اسکا جسم ٹوٹ رہا تھا۔

ایزل نے اسے میڈیسن دی تب جا کر کچھ افاقہ ہوا۔

دوپہر میں وہ بستر سے اٹھ کر باہر آیا تو معلوم پڑا کل رات سے وہ بھی شدید بخار میں پھنک رہی ہے۔

وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آخر کو اسکا ریکشن کیسا ہے لیکن بخار کی وجہ سے وہ زہرہ کے کمرے میں اسکے پاس ہی تھی اسلیے اپنا ارادہ کینسل کرتا باہر ہی بیٹھ گیا۔

لیکن جانے کیوں دل ہمک ہمک کر اسکے دیکھنے کی خواہش کر رہا تھا۔وہ خود بھی حیران ہو رہا تھا کہ آخر وہ اسے دیکھنے لیئے اتنا بے چین کیوں ہو رہا ہے۔۔

چیونگم چباتے وہ بے چینی سے دائیاں پاؤں ہلا رہا تھا۔جب اسنے زہرہ کو کمرے سے باہر نکلتے دیکھا۔زہرہ کا ڈیوٹی ٹائم تھا اسلیے وہ ہوسپٹل جا رہی تھی۔اسکے جاتے ہی وہ نامحسوس انداز میں اٹھ کر اسکے کمرے کی طرف چلا گیا۔

دروازہ بند کر کے وہ جیسے ہی پلٹا نظر سیدھا بیڈ پہ پڑے وجود پر گئی۔

وہ سینے تک کمفرٹ تانے گہری نیند میں تھی۔

وہ آہستہ سے چلتا اسکے قریب بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

بخار کی حدت سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔انکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے لگ رہے تھے۔لیکن گھنی پلکوں کے سائے میں وہ چھپ گئے تھے۔

کٹاودار ہونٹوں واکیے وہ اسے معصوم سے گڑیا لگی۔سوتے ہوئے وہ واقعی معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی۔

وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا۔پھر آہستہ سے اسکی جانب جھکا۔

اسکے پر جھکتے اسنے گہری سانس بھری جیسے اسکی خوشبو انہیل کی ہو۔

انتہا کی toxic لڑکی ہو تم۔زرا سا تمہاری سانسوں کو کیا چھو لیا تم نے میرے پورے جسم کو حدت سے دھکا دیا۔۔وہ اسکے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا۔

گرم سانسوں کی شدت سے وہ زرا سا کسمسائی۔

آبان پیچھے ہوتا ایک نظر اسے دیکھتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

لاؤنج میں ٹی۔وہ دیکھتی زرنور نے حیرانگی سے اسے زہرہ کے کمرے سے نکلتے دیکھا وہ جانتی تھی زمل وہیں ہے۔

کچھ سمجھ نا آنے پر کندھے اچکا گئی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

مام۔۔وہ دروازہ نوک کرتا اندر آیا۔

مہر نے اسے دیکھا لیکن جواب دیئے بنا کپڑے طے کرنے لگی۔

حازق نے اسکے سنجیدہ چہرے کو دیکھا اسنے جیسے تیسے رات کاٹی تھی وہ اسی وقت بات کرنا چاہتا تھا لیکن اسکا باپ ازل سے اسکا دشمن جسنے کمرہ ہی لوک کر لیا تھا۔اب صبح سویرے ہی وہ اسکے کمرے میں پہنچ گیا۔

مام آپ ناراض ہیں مجھ سے۔۔وہ اسکے قریب کھڑے ہوتے پوچھنے گا۔

نہیں۔ سنجیدگی سے کہتے وہ اپنا کام کرنے لگی۔

حازق کچھ پل اسے دیکھتا رہا پھر اسکے ہاتھ سے کپڑے لیتے وہ اسے بیڈ پہ بٹھا گیا۔خود پنجوں کے بل اسکے سامنے بیٹھتے اسکے ہاتھ تھام لیے۔۔

میں جانتا ہوں مینے آپکو ہرٹ کیا ہے۔لیکن آئی سویر موم میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔میں سچ میں یہ نہیں کرنا چاہتا تھا کہ ایزل کو بدل دوں۔میں بس چاہتا تھا کہ وہ تھوڑی میچور ہو جائے۔اور شادی سے انکار کر کے میں آپکو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔میں جانتا ہوں وہ کبھی میرے لیئے راضی نہیں ہو گی اس لیے مینے سوچا میں ہاں کر بھی دوں لیکن وہ تو نہیں مانے گی۔لیکن اسکا مطلب یہ نہیں تھا کہ میں اسے آپکی نظروں میں برا بنانا چاہتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ٹھر ٹھر کر نرمی سے بول رہا تھا۔مہر سنجیدگی سے اسے دیکھتی رہی۔

تم نہیں چاہتے کہ تمہاری شادی ایزل ہو نہیں ہو گی۔وہ اپنے ہاتھ چھڑواتے بولی۔

نہیں مام میں پہلے ایسا نہیں چاہتا تھا لیکن اب چاہتا ہوں۔وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بھرپور سنجیدگی سے بولا۔

کیوں رات و رات ایسا کیا ہو گیا۔وہ اب بھی وہی ایزل ہے۔اور ویسے بھی اب میں ایسا نہیں چاہتی۔وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔

حازق لب بھینچ گیا۔انکھوں میں سامنے بے ساختہ رات کا منظر لہرایا تھا۔

سر جھٹک کر وہ مہر کی طرف متوجہ ہوا۔میں اپنی غلطی مان رہا ہوں مام۔ٹرسٹ میں میں آپکو یا ایزل کو کبھی ہرٹ نہیں کروں گا۔ائی پرومس۔

پلیز آپ مجھ سے ناراض مت ہوں۔وہ اسکے ہاتھوں پر بوسہ دیتا التجائیہ بولا۔

میں تم سے ناراض نہیں ہوں حازق بس تمنے میرا دل دکھایا ہے۔لیکن تمہاری بھی غلطی نہیں مجھے ہی تم سے اس بارے میں بات کرنی ہی نہیں چاہیئے تھی۔وہ ازلی نرمی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ایسے مت کہیں مام آپ کا حق ہے میری زندگی کا ہر فیصلہ لینا۔خواہش کرنا۔ مینے آپکو ہرٹ کیا اس سے کہیں زیادہ مجھے تکلیف ہورہی ہے کہ میری وجہ سے آپ ہرٹ ہوئیں۔پلیز ایم سوری۔ وہ سر جھکائے شرمندہ سے لہجے میں بولا۔

ایک یہی واحد عورت تو تھی جسکے سامنے وہ بلا جھجک جھکنے کے لیئے ہر وقت تیار رہتا تھا۔

میں اب اپنی مرضی اور خواہش سے ایزل سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔اینڈ ٹرسٹ می یہ آپکے لیئے نہیں کہہ رہا اپنے دل سے کہ رہا ہوں۔وہ اسے دیکھتے بولا۔

مہر خاموش رہی۔

مام آپ اپنے بیٹے پر ناسہی۔اپنی تربیت پر اعتبار کر سکتی ہیں۔میں کبھی آپکا سر جھکنے نہیں دوں گا۔۔وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا مان سے بولا۔

ٹھیک ہے میں تمہارے بابا سے بات کر کے بتاؤں گی۔وہ اسکی آنکھوں میں سچائی دیکھتے اسے انکار نا کر سکی۔

اب آپ ناراض تو نہیں۔وہ اسکا چہرہ دیکھتا بولا۔

میں تم سے پہلے بھی ناراض نہیں تھی حازق۔میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتی۔وہ اسکے بال ماتھے سے ہٹاتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مسکرادیا۔ تھینکیو مام۔ تھینکیو سو مچ۔۔وہ اسکی ہاتھ چومتا مسرت سے بولا۔۔

مہر مسکرادی۔

اسے مسکراتے دیکھ سٹڈی کے دروازے میں کھڑا مرتسم بھی مسکرادیا۔

کل رات سے وہ جتنی پریشان تھی مرتسم کا دل کر رہا تھا اپنے بیٹے کو دو لگا ہی دے۔۔

لیکن وہ جانتا تھا اسکے تینوں بچے اپنی ماں کے دیوانے ہیں اسے ناراض تو کبھی نہیں رہنے دے سکتے۔

نفی میں سر ہلاتے وہ ان دونوں کو دیکھتا مسکرادیا۔زندگی سے بھرپور مسکراہٹ۔۔

💞💞💞

مہر کو پوری طرح سے مطمئین کرتے وہ کمرے میں آگیا اسے آفس جانا تھا۔وکالت کے ساتھ ساتھ اسنے عاشر کے ساتھ مل کے ایک نیا بزنس سٹارٹ کیا تھا جسے زیادہ تر عاشر اور عادی ہی دیکھتے تھے ۔لیکن فری ٹائم میں وہ بھی اکثر وہیں پایا جاتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فون پر اپنی سیکٹری کو ہدایت دیتے وہ خود ریڈی ہونے لگا جب شیشے میں نظر آتے ٹوٹے گلاس پر نظر پڑی۔۔

گلاس دیکھتے رات کا منظر بے ساختہ آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

مہر اور مرتسم کے جانے کے بعد اسنے جیسے تیسے مرحا اور میثم کو سمجھایا تھا۔

نیند تو آنہیں رہی تھی اس لیے وہ بالکونی میں اگیا۔

اسکی بالکونی سے احمد والا کا منظر صاف دکھتا تھا۔۔

وہ گہری سوچوں میں گم تھا جب گاڑی رکنے کی آواز پر چونکا۔اسنے یونہی نظریں اٹھاتے سامنے دیکھا تو ماتھے پر لکیروں کا جال سا بن گیا۔

اسنے وقت دیکھا جہاں رات کے گیارہ ہو رہے تھے اور پھر سامنے جہاں وہ ایک لڑکے کے ساتھ گاڑی سے نکل رہی تھی۔۔

گاڑی سے نکل کر اسنے لڑکے سے کچھ کہا جو سینے پر ہاتھ رکھتے زرا سا جھکا تھا۔

ایزل کھکھلا دی اسے دیکھ۔

یہ منظر دیکھتے جانے کیوں وجود میں چنگاریاں سی پھوٹی تھی۔

ایزل کے سامنے کھڑا لڑکا کافی گہری نظروں سے اسے دیکھا رہا تھا۔

ایزل اسے کچھ کہتی اندر کی طرف بڑھ گئ۔وہ تب تک وہیں کھڑا رہا جب تک وہ گاڑی نظروں سے اوجھل نا ہو گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جانے کیوں اسے اتنا غصہ آیا تھا کہ اسکی رگیں اُبھری تھیں۔

گہری سانس بھرتے اسنے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کی۔لیکن غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔

اسنے پانی کا گلاس منہ سے لگایا پانی ختم کرتے اسنے وہی گلاس دیوار پر دے مارا۔

اس لڑکے کی نظریں ایزل کے وجود پر اسے بھول نہیں رہی تھیں۔

بچپن سے اسنے کافی بار اپنی ماں کے منہ سے سنا تھا کہ ایزل کو ہی بہو بنائیں گی۔

اسکی ماں نے کسی اور سے نہیں لیکن اسکے باپ سے ہمیشہ اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔اور اب تو اسکے سامنے بھی کر چکی تھی۔

حق ملکیت کا احساس تو اسے بچپن سے اسپر تھا۔

تبھی تو وہ اسے کسی اور کے ساتھ کھیلنے نہیں دیتا تھا۔نا ہی کسی کو اسکے قریب پھٹکنے دیتا اور سبکو لگتا تھا کہ وہ ایزل کو سب سے دور رکھنا چاہتا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسنے سوچ لیا تھا کہ وہ بچپن سے اسکے نام لکھی گئ ہے تو اب اسکی ہی ہو گی کسی بھی حال میں چاہے وہ اسے پسند ہو یا نا ہو۔اسکا ارادہ پختہ تھا۔

فون کی آواز پر وہ سوچوں کے جال سے باہر ایا۔اسکے سیکٹری کی کال تھی کیس کے متعلق کچھ ڈسکس کرنا تھا۔وہ اسے آنے کا کہتے ریڈی ہونے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ماتھے پر ہنوز بلوں کا جال تھا۔

💞💞💞

تم دونوں نے ابھی تک کرٹنز نہیں چینج کیئے۔دس دفع کہہ چکی ہوں تم لوگوں پر کوئی اثر ہو تب نا۔وہ مرحا اور ایزل کو گھورتے بولی۔

اوہو میری پیاری سی پھوپھو جانی کیوں پریشان ہو رہی ہیں۔سب کچھ ہو جائے گا۔

مانتے ہیں آپکو عالم چاچو کے آنے کی بہت زیادہ خوشی ہے لیکن پھوپھو جانی اس خوشی میں ہمیں نا بھولیں۔

وہ اسکی گردن میں بانہیں ڈالے کسی بچے کی طرح منہ بسور کر بولی۔

اور نہیں تو کیا ماما صبح سے آپ یہ کر لو وہ کر لو عالم ماموا بھی آئے نہیں تو یہ حال ہے جب آ گئے تب تو آپ ہمیں بلکل ہی بھول جائیں گی۔

مرحا اسکے دوسرے بازو سے لٹکی تھی۔۔

بیس ڈارلنگ صبح سے ایک بار بھی اپنے اپنے چھوٹے بیٹے کو نہیں پوچھا۔بس کام کروا رہی ہیں۔۔میثم کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چپ کرو تم تینوں نوٹنکی باز۔مہر نے انہیں جھڑکا۔

سالوں بعد میرا بھائی آرہا ہے۔ابھی بھی خوش نا ہوں۔تم لوگ تو یہیں رہتے ہو لیکن وہ نہیں رہتا۔اب میں انکے ویلکم کے لیئے کوئی تیاری بھی نا کروں۔۔وہ خفگی سے بولی۔۔

اوئے ڈفر کیوں میری پیاری سی چاچی کو ناراض کر رہے ہو۔اپ چھوڑیں انہیں میں آگیا ہوں نا میں اب سب کام کروں گا۔آبان اندر آتا روعب سے بولا۔

وہ ابھی پولیس سٹیشن سے آیا تھا۔سیدھا شاہ ولا آگیا تھا اس لیے ابھی تک یونیفارم میں تھا۔

ہائے آبان بھائی آپ اس طرح میرے سامنے مت آیا کریں یار دل کو کچھ کچھ ہوتا ہے۔۔مرحا اسکے بازو سے چپکتی بولی۔

مہر نے نفی میں سر ہلاتے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قسم سے آبان اتنے پیارے لگتے ہو یونیفارم سچ سچ بتاؤ ابھی تک کوئی لڑکی نہیں پٹی۔یا پھر چھپا رہے ہو۔ایزل اسکے قریب آتی سرگوشی میں بولی۔

آبان کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ایزل میرا اب یہی کام رہ گیا ہے نالڑکیاں پٹاوں۔وہ مرحا کے بال بگاڑتا بولا تو وہ اسے گھورتے پیچھے ہوتے اپنے بال ٹھیک کرنے لگی۔

یہ سب چھوڑیں پھوپھو میرے پاس آپ کے لئیے ایک سرپرائز ہے۔

ایزل اسے کام میں مگن دیکھتے پکڑ کر صوفے پر بٹھاتے بولی۔

کیسا سرپرائز۔مہر نے چونک کر اسے دیکھا۔

یہ دیکھیں پھوپھو مینے آپکے اور مرحا کے لئیے ایک جیسے ڈریسز منگوائے ہیں آپ دونوں آج ایک جیسا ریڈی ہوگے دیکھتے ہیں عالم چاچو آپکو پہچانتے ہیں یا نہیں۔وہ مزے سے بولی۔

ایزل میں چھوٹی بچی نہیں ہوں جو عالم مجھے پہچان نہیں سکے گا۔مرحا اور تم میری جیسی ضرور ہو تم میں آنکھوں کا فرق ہے بس لیکن تم دونوں پھر بھی میری بیٹیاں ہی لگوں گی اور میں تم دونوں کی ماں۔وہ پیار سے اسکی ٹھوڑی تھامتے بولی۔

لیکن پھر بھی پھوپھو۔۔وہ اداس ہو گئی۔

ایک کام کرو تم دونوں سیم ڈریسینگ کر لو اور تم آنکھوں میں لینز لگا لینا۔دیکھتے ہیں وہ ایزل اور مرحا کو پہچانتے ہیں یا نہیں۔

مہر چٹکی بجا کر بولی۔

یہ بلکل پرفیکٹ رہے گا۔میثم اور ایناره جھٹ سے بولے۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے۔۔وہ دونوں بھی مان گئیں۔

💞💞💞

انہیں ائیر پورٹ سے لینے مہر، مرتسم،، دانین، ولی اور حازق گئے تھے۔

وہ بے چینی سے ائیر پورٹ کے باہر ٹہلتی انکا انتظار کر رہی تھی۔

آخری لمحوں کا انتظار بہت مشکل ہوتا ہے۔

تبھی اسکی نظر ائیر پورٹ سے نکلتے عالم پر پڑی۔

عالی۔اسکے لبوں سے سرگوشی کی مانند نکلا تھا۔

عالم۔۔پھر وہ پوری قوت سے چیختی اسکی جانب بھاگی تھی۔

عالم اسے اپنی طرف بھاگتے دیکھتے اپنی بانہیں وا کر گیا وہ کسی چھوٹی بچی کی طرح ان میں سما گئی۔۔

اسکے گلے لگتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اتنے سال انتظار کروایا تو نے کوئ ایسے بھی کرتا ہے۔۔وہ اسکے کندھے پر مکے مارتے بھیگے لہجے میں بولی۔

عالم کی آنکھیں بھی نم ہوئ تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میری جان کوئی ایسے نہیں کرتا۔ تیرا عالی بہت برا ہے اس لیے تو۔ ہمیشہ تجھے انتظار کرواتا ہے۔ وہ اسکے بالوں پر لب رکھتا نم لہجے میں بولا۔

چپ کر خبر دار تو نے میرے بھائی کو برا کہا تو۔ وہ اس سے الگ ہوتی خفگی سے بولی۔

باقی سب مسکراتے انہیں دیکھ رہے تھے۔

جبکہ پاس کھڑی نورین کی نظریں بس مہر کے چہرے پر تھیں۔

وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی ٹخنوں تک آتی فراق پہنے ہوئے تھی۔

چاکلیٹی بالوں کو ڈوپٹے تلے چھپائے کندھوں پر مرتسم کی شال لے رکھی تھی۔

وہی سراپا، میکاپ سے عاری چہرے پر وہی چمک، ویسی ہی بھوری سحر زدہ آنکھیں وہ بلکل نہیں بدلی تھی۔

زرا بال برابر بھی نہیں۔ چہرے پر وم وہی ازلی معصومیت لیے وہ عالم سے اسی کی شکایت کر رہی تھی۔

اسلام و علیکم بھابھی!! عالم سے الگ ہوتے وہ نورین سے ملنے لگی۔

نورین نے اسے خود میں بھینچا مہر کو دیکھتے پھر سے سارے زخم، ساری یادیں تازہ ہوئی تھیں۔ اسنے بامشکل خود کو رونے سے باز رکھا تھا۔

یہ بریرہ ہے نا۔ وہ نورین کے ساتھ کھڑی سترہ سالہ لڑکی کو دیکھتے بولی۔

جو اشتیاق سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جینز کے ساتھ شارٹ فراق پہنے گلے میں چھٹا سا سٹالر ڈالا ہوا تھا۔ بار بار سیاہ انکھوں پر لگا چشمہ ٹھیک کرتی وہ مہر کو بہت کیوٹ لگی۔ بلکل عالم جیسی۔

بیس پھوپھو ائی ایم بریرہ۔۔وہ مہر کے متوجہ ہونے پر چہک کر بولی۔

پھوپھو کی جان کتنی پیاری ہے یہ۔وہ اسکا ماتھا چومتے بولی تو وہ جھنپ گئ۔

پھوپھو آپ تو ویسی ہی ہو جیسے ہم چھوٹے ہوتے پکس میں دیکھتے تھے۔ہم لوگ بڑے ہو گئے لیکن آپ ابھی بھی ویسی ہی پریٹی ہو۔وہ مبہوت سی مہر کا گال چھوتے بولی تو وہ ہس دی۔۔

عالم اور نورین اب باقی سب سے مل رہے تھے۔

ہائے لٹل پرنسسز۔حازق اسکے ناک چھوتا اسکی طرف جھکتا بولا۔

وہ تھی تو سترہ سال کی لیکن اسکی ہائیٹ تھوڑی چھوٹی تھی۔

حازق بھائی رائیٹ۔۔وہ حیرانگی سے اسے دیکھتے بولی۔

بیس لٹل ڈول۔وہ نرمی سے بولا۔۔

آپکو پتہ ہے مجھے آپسے ملنے کا کتنا شوق تھا۔انفیکٹ سب سے ملنے کا۔اب میں آگئ ہوں مجھے واپس نہیں جانا آپ پلیز مجھے یہیں رکھ لیجئے گا۔وہ حازق کا بازو تھامتی جلدی سے بولی تھی جیسے وہ وہیں سے واپس جا رہے ہوں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

او چھوٹی سی بے بی کو ہمارا پاک اتنا پسند آیا ہے۔دانین اسکا گال کھینچتے بولی۔

دانین چاچی مت کریں۔۔وہ اپنا گال سہلاتے بولی۔دانین اور زین سے وہ پہلے بھی دو دفع مل چکی تھی وہ دونوں بچوں کے ساتھ ٹرپ پہ تو ایک بار اپنے کیس کے سلسلے میں وہاں گئے تھے۔

مرتسم ماموں حازق بھائی تو بلکل آپکے جیسے ہیں لیکن انکی آنکھیں کیوں مہر پھوپھو جیسی ہیں۔وہ مرتسم سے ملتے اب حازق کو دیکھتے معصومیت سے بولی۔

اسے دیکھ کر لگتا تھا کہ اسے باتیں کرنے کا بہت شوق ہے۔

وہ اسلیے کیونکہ اسنے اپنی آنکھیں حازق کو دینے سے انکار کر دیا تھا۔ولی مسکراہٹ دباتا بولا۔

ہیں۔وہ ہونق بنی انہیں دیکھنے لگی۔

کچھ نہیں مزاق کر رہے ہیں۔مہر ولی کو گھورتے بولی۔

بدر کہاں ہے۔اسے اچانک بدر کی غیر موجودگی کا احساس ہوا۔

سب سے زیادہ اشتیاق اور خوشی تو اسی سے ملنے کی تھی۔اسنے آج تک بدر کو نہیں دیکھا لیکن پھر بھی وہ اسے اپنے دل کے بہت قریب لگتا تھا۔

بدر بھائی دوسری فلائیٹ میں آئے ہیں۔شائید کچھ دیر ہو جائے گی۔بریرہ نے کہا تو مہر عالم کو دیکھنے لگی۔

تو کوئی بات نہیں آپ لوگ گھر جائیں میں اور شاہ اسے رسیو کر لیں گے۔وہ نرمی سے بولی۔

لیکن مہر تو ہمارے ساتھ چل نا۔عالم نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

مہر ٹھیک کہہ رہی ہیں۔بدر کو اکیلے تو نہیں چھوڑ سکتے اسے یہاں کے راستوں کا بھی نہیں پتا۔

آپ لوگ جائیں دوسری فلائیٹ میں بس کچھ ہی ٹائم ہے۔مرتسم اسکی بات کاٹ گیا۔وہ سر ہلاتا سب کو لیے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

عالم مجھے ڈر لگ رہا ہے۔گاڑی میں بیٹھتی نورین دور سے مہر کے چہرے کو دیکھ بولی۔

جانتی تھی کچھ دیر میں اسکی یہ مسکراہٹ مانند پڑنے والی ہے۔

کچھ نہیں ہو گا۔عالم نے اسے تسلی دی۔لیکن ڈر تو اسے بھی لگ رہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد دوسری فلائیٹ لینڈ ہوئی تھی۔

وہ دونوں ہی اب پریشانی سے بدر کو ڈھونڈ رہے تھے۔کیونکہ دونوں نے اسے نہیں دیکھا ہوا تھا۔

اسلام و علیکم!! تبھی اپنے پیچھے بھاری گھمبیر مردانا آواز سنتے جانے کیوں وہ ٹھٹھکی تھی۔

اسنے چونک کر پیچھے مڑتے دیکھا۔

بے ساختہ وہ لڑکھڑائی تھی۔مرتسم نے جلدی سے اسے تھاما۔

اسکی بے یقین نظریں سامنے کھڑے بدر نہیں بلکہ امن پر ٹکی تھیں۔

امن۔۔اسکے لب ہلے تھے۔۔

سرخ و سفید رنگت،اوشن بلو آنکھیں بھورے بال،ہلکی بھوری شیو اور گھنی مونچھوں تلے عنابی لب

دیکھنے میں وہ وہی عربی شہزادہ ہی تو تھا۔

اور اسکی نیلی آنکھوں کی چمک وہ چمک بھی تو وہی تھی۔

جو اسے دیکھ اس بیسٹ کی آنکھوں میں چمکتی تھی۔

اسنے بے ساختہ گہری سانس کھینچی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر۔مرتسم نے بے چینی سے اسے دیکھتے پاس پڑے بینچ پر بٹھایا۔

کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں۔وہ بدر کو دیکھتے جان گیا تھا۔لیکن مہر کی حالت پر اچانک پریشان ہوا۔

پ۔پانی وہ لرزتے لبوں سے بولی۔

میں لاتا ہوں۔۔بدر اسے دیکھتے بولا۔

نہیں تم یہیں رکو میں لاتا ہوں۔مہر کا خیال رکھنا۔مرتسم اسے کہتے پاس بنی شوپس سے پانی لینے چلا گیا۔

وہ اسکے سامنے گھٹنے ٹکاتے نیچے بیٹھا۔

ریلیکس۔۔میں جانتا ہوں آپ مجھے دیکھ کر پینیک ہو رہی ہیں۔۔بدر اسکے ہاتھ سہلاتا نرمی سے بولا۔

مہر نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

شائید اسی لیے ماما،بابا نہیں چاہتے تھے کہ میں کبھی آپکے سامنے آوں۔۔اسکی دھیمی اواز سات سروں جیسی تھی۔

لیکن میں آپسے ملنا چاہتا تھا۔کیا میری شکل اتنی بری ہے کہ آپ مجھے دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتیں۔وہ سر اٹھائے اسے دیکھتے بولا۔

مہر یک ٹک اسے دیکھے گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ بھول گئی کہ وہ امن کا ہم شکل ہے وہ بھول گئی کہ وہ اس عربی شہزادے کا عکس ہے بس یاد تھا تو اتنا کہ سامنے بیٹھا مرد اسکے عالم کا بیٹا ہے۔

وہ جھکی اور نرمی سے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔کئی آنسو ٹوٹ کر بے مول ہوئے تھے۔

بدر نرمی سے مسکرا دیا۔مسکراتے ہوئے وہ اتنا دلکش لگا تھا کہ سانس روک کے دیکھے جانے والا منظر۔۔

پیچھے کھڑا مرتسم جو ابھی آیا تھا۔وہ جان چکا تھا کہ بدر عالم شاہ کس کا ہمشکل ہے۔وہ خاموشی سے کھڑا رہا۔

تم کیوں مجھے ناگوار گزرو گے۔میرے عالم کے بچے مجھے اپنی جان سے بڑھ کے عزیز ہیں۔وہ اسکا چہرہ چھوتے نرمی سے بولی۔

کیا میں آپکا ماتھا چوم لوں۔۔وہ چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھتا بولا۔

وہ نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

بدر تھوڑا سا اوپر اٹھا اور نرمی،عقیدت و احترام سے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

تہ ماتہ°یر°ران یہ°۔۔ وہ آہستہ سے بولا۔

(آپ مجھے بہت عزیز ہیں)

مہر نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

گھر چلیں۔وہ نرمی سے بولا۔

چلو۔وہ مسکرا کر اسے دیکھتے پیار سے اسکا دائیاں گال چھو گئ۔

مرتسم مسکرا دیا۔وہ جانتا تھا کہ جھٹکا ایک پل کے لئیے تھا اب وہ مہر کے لئیے صرف اسکے عالم کا بدر تھا۔

مہر کو تو اپنے بھائیوں کے بچے اپنی جان سے زیادے پیارے تھے پھر بدر کیسے ناگوار گزر سکتا تھا۔

آپ یہاں بھی چھوئیں ورنہ یہ جیلسی میں جلتا رہے گا۔۔وہ دوسرے گال کی طرف اشارہ کرتا بچوں کی طرح بولا۔

مہر کی مسکراہٹ پھیکی پڑی۔بے ساختہ کئ سال پہلے کا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا۔

(اس دن جب وہ اسکے کندھے سے لگے پھوٹ پھوٹ کر روئ تھی۔ سنبھل کر جب وہ اس سے الگ ہوئ تو وہ اپنے کندھے کو دیکھنے لگا۔

آپکو پتہ ہے میرا دوسرا کندھا مارے حسد کے جل رہا ہے کہ ایک کو کیوں آپکے لمس کی راحت ملی ہے۔۔وہ اپنی گیلی شرٹ پر نظریں جمائے دھیمے پر سکون لہجے میں بولا۔

مہر اسے دیکھ کر رہ گئ)

مہر کہاں کھو گئیں۔مرتسم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونک کر حال میں لوٹی۔

اسنے بدر کو دیکھا وہ اسی پر نظریں جمائے بچوں کی سی معصومیت لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

چلو بیٹے سب انتظار کر رہے ہونگے۔وہ اسکا دوسرا گال چھوتے نرمی سے مسکراتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بھی مسکراتا اٹھ گیا۔

💞💞💞

وہ لوگ گاڑی سے نکلے تو سب لوگ باہر ہی انکے منتظر تھے۔

مہر اور مرتسم نے حیرانگی سے انہیں دیکھا۔

کیا عالم لوگ ابھی تک نہیں پہنچے۔وہ پریشانی سے اسے دیکھتے بولی۔

آان۔۔ آپ لوگ باہر کیوں کھڑے ہیں کیا ابھی تک وہ لوگ نہیں پہنچے۔وہ غازی کے طرف بڑھتے بولی۔

نہیں گڑیا حازق کا فون آیا تھا گاڑی میں کچھ پرابلم ہو گئ ہے بس ابھی پہنچنے والے ہونگے۔

وہ نرمی سے بولا۔

آپ فون کریں اور کتنی دیر۔وہ بے چینی سے بولی۔

پریشان کیوں ہو رہی ہے جائیں گے وہ لوگ حازق سے بات ہوئ تھی۔وہ لوگ تھوڑی دیر تک پہنچ جائیں گے۔

ارسل اسے خود سے لگاتے بولا۔جانتا تھا کافی رات ہونے کی وجہ سے وہ پریشان ہو رہی تھی۔

لو اگئے۔کچھ دیر میں گاڑی کا ہارن سنتے ارسل نے کہا تو وہ وہ گہری سانس بھرتے بدر کی طرف بڑھی تھی۔جسے وہ ٹینشن میں بھول گئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خاموشی سے گاڑی کے پاس کھڑا تھا۔

آپ لوگوں نے توڈرادیا۔۔وہ ولی کو گاڑی سے نکلتے دیکھ خفگی سے بولی۔

میرا بچہ گاڑی خراب ہو گئ تھی۔ولی اسکے سر پہ بوسہ دیتا بولا۔

وہ متبسم ہوتے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ یقیناً یہاں سب کی لاڈلی تھی جیسے سب لوگ اسکے زرا سا پریشان ہونے پر اسے تسلی دے رہے تھے اس سے تو یہی لگا جیسے وہ یہاں کی شہزادی ہو۔

دیکھو تو عالی سب لوگ کیسے آپ لوگوں کے ویلکم کے لئیے کھڑے ہیں۔وہ سب کو ایک ساتھ دروازے پر دیکھتے بولی۔

عالم مسکرادیا۔

آگے بڑھتے وہ ماما، بابا سے ملا پھر باری باری سب سے ملنے لگا۔

چشمش۔۔بریرہ کو بار بار اپنا چشمہ ٹھیک کرتے دیکھ۔زیان اہستہ سے بولا لیکن۔پاس کھڑے ارحم نے سن لیا اور اسے گھور کر دیکھا تو وہ سر جھٹک گیا۔۔

اونو بابا انکی آئیز دیکھیں جیسے مینڈک کی ہوں۔وہ زیان کی ہیزل گرین آنکھوں کو دیکھتے شاکڈ ہوئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سب کے لبوں پر دبی دبی سی ہسی تھی۔جبکہ زیان پہلی بار اپنی آنکھوں کے لیئے ستائش کے علاوہ ایسا کمنٹ سنتے اس چشمش کر گھورنے لگا۔

بری بات بریرہ۔۔نورین نے اسے گھورا۔

بدر جب سامان نکلواتے اندر آیا تھا تو اسے دیکھتے سب کے منہ کھلے تھے۔

واؤ،ہینڈسم،ہوٹ،کرش،ساحر۔۔جیسے انکے منہ سے بے ساختہ نکلے تھے۔

جبکہ بدر ان سب سے بے نیاز سنجیدگی سے بڑوں سے مل رہا تھا۔

مرحا کہاں ہے میثم۔مرحا کی غیر موجودگی محسوس کرتے حازق نے میثم کو دیکھا۔

میں یہاں ہوں حازق۔۔میثم کے جواب دینے سے پہلے ہی وہ اونچی آواز میں بولی۔

اسکی آواز پر سب متوجہ ہوئے تھے۔

سنجیدہ سے بدر نے بھی نیلی آنکھیں گھماتے آواز کی سمت دیکھا تو اسے لگا جیسے وہ سانس نہیں لے پائے گا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بدر نے اسے دیکھا اور پھر اسے لگا وہ کچھ نہیں دیکھ پائے گا۔منٹوں کا کھیل تھا اسے سینے میں دھڑکتا دل ساکت ہوتا محسوس ہوا۔

اسلام وعلیکم!!وہ دونوں ایک ساتھ بولیں۔

ایک پل کے لیئے سب شاکڈ ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں بلیک کلر کے ٹخنوں کو چھوتے فراق میں ملبوس تھیں۔چاکلیٹی بالوں کی فرینچ چوٹیاں بنائے دونوں نے ایک ہی طرح ڈوپٹہ سیٹ کر رکھا تھا۔

چہرے پر ایک سی معصومیت سجائے۔گھنی پلکیں کچھ اور تیکھی کر رکھی تھیں جبکہ گلابی لب لائیٹ سے لپ لوز سے کور تھے۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کا عکس لگ رہی تھیں۔

بریرہ نے شاکڈ ہوتے ان دونوں کو دیکھا پھر مڑتے مہر کو۔

او۔مائی۔گوڈ۔۔یہ مہر پھوپھو جیسی دو اور سیم ٹو سیم ڈٹو کاپی۔۔بریرہ کی صدمے سے ڈوبی آواز پر سب چونک گئے۔

عالم پہچانو تو کون ایزل ہے اور کون مرحا۔۔مہر عالم کو دیکھتے بولی۔

وہ لب دباتا انہیں دیکھنے لگا۔

رائیٹ والی مرحا ہے اور لیفٹ والی ایزل۔وہ کچھ دیر بعد بولا۔

آپکو کیسے پتہ چلا۔ایزل نے حیرانگی سے پوچھا۔

ایزل گڑیا آپ مہر جیسی دکھتی ضرور ہو لیکن پھر بھی آپ میں غازی اور زرنور کی جھلک نظر آتی ہے۔اور لینز لگانے سے بھی تمہاری یہ کانچ جیسی آنکھیں چھپ نہیں سکتی۔۔وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اور مرحا اسے اور مہر کو ساتھ کھڑا کر وتب تو کوئی بھی نہیں پہچان سکے گا کہ کون مرحا اور کون مہر۔

نورین اسکی تھوڑی چھوتے پیار سے بولی۔تو وہ ہس دی۔

دیکھو تو یہ تو تمہارے گڈے ہیں نا یہ ثابت کرتے ہیں تم ایزل غازیان شاہ ہو۔عالم اسکے ڈمپل نمایا ہونے پر ائیبرو آچکا کر بولا۔

ابکی بار مرحا کھکھلائی تھی۔

جبکہ ان سب سے بے نیاز وہ ساکت سا بس اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔

بدر کیا ہوا رک کیوں گئے آو۔۔ولی اسے وہیں سٹل دیکھ بولا۔

ولی کی آواز پر مہر نے بے ساختہ رکتے بدر کو دیکھا۔۔

وہی تاثرات،وہی چمک،وہ دیوانہ پن اسے ایک پل میں بدر کی آنکھوں میں دکھا تھا۔

اسنے خوفزدہ ہوتے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

اسکے نظروں کے بلکل سامنے مرحا کو دیکھ اسنے بے ساختہ تھوک نگلا تھا۔

دیوانگی سے بھرپور نیلی آنکھیں نظروں کے سامنے گھوم گئیں۔۔

بدر۔وہ بے ساختہ اونچی آواز میں اسے پکار گئ۔

بدر عالم۔ابکی بار اسکی آواز میں سختی تھی۔

بدر کی پلکوں میں جنبش ہوئ اسنے بے ساختہ گہری سانس کھینچتے پلکیں جھپکائیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

سر اٹھاتے اسنے مہر کو دیکھا جو سخت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اندر چلیں سب ویٹ کر رہے ہیں۔مہر سنجیدگی سے بولی۔وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا اسکے پیچھے بڑھا تھا۔

ساحرا۔۔مرحا کو مڑتے دیکھ وہ بے ساختہ بولا تھا۔۔

جانے لمحوں میں اسے کیا ہوا تھا۔وہ جیسے بے بس سا ہو گیا تھا۔جیسے اسنے ہیپنوٹائیز کیا ہو اسے۔وہ سوچ کر رہ گیا۔

💞💞💞

واقع اپنا ملک اپنا ہی ہوتا ہے۔اج ایسا لگ رہا ہے جیسے محفوظ پناہ گاہ میں واپس اگئے۔۔عالم سرشار سا بولا۔

بلکل بابا۔پاک کی تو کیا ہے بات ہے۔۔بریرہ خوشی سے چہکتے بولی تھی وہ جب سے آئی تھی چڑیا کی طرح چہک رہی تھی۔

عالم چاچو ایک بات تو بتائیں۔اسکی مسلسل چلتی زبان دیکھ زیان سنجیدگی سے عالم کو دیکھتے بولا۔

کیا۔۔عالم نے حیرات سے اسکا سنجیدہ انداز دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ اسے کیا کھلاتے ہیں۔ مطلب یہ اتنا کیسے بول لیتی ہے۔ کہیں ناشتے میں کوے تو نہیں کھاتی۔ وہ بھرپور سنجیدگی سے بول رہا تھا۔

اسکی بات سنتے سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا سوائے بریرہ کے۔

زرنور مام آپ دیکھ رہی ہیں اپنے بیٹے کو۔ اسنے آئیز تو آپکے جیسے لے لیں پھر بھی مینڈک جیسا دکھتا ہے اور مجھے کیسے بول رہا تھا۔ وہ زرنور کے کندھے سے لگتے خفگی سے بولی۔

(شروع سے ہی ان کی فون پر، یا سکائپ پر بات ہوتی رہتی تھی اسلیے وہ سب سے بے تکلف تھی۔)

زیان۔۔ زرنور نے تنبیہہ اسے گھورا۔۔

اوکے اوکے سوری۔۔ اپنی ماں کی خفا نظریں خود پر پاتے وہ ہاتھ اٹھاتے سرینڈر کرنے کے انداز میں بولا۔

چلو بریرہ بچے ریسٹ کر لو۔ تھک گئ ہو گی اب کافی رات ہو گئ ہے۔ مہر اس چھوئی موئی سی گڑیا کو پیار سے دیکھتے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن مہر پھوپھو میں آبان بھائ سے تو ابھی ملی ہی نہیں۔ اپکو پتا ہے نا مجھے کتنا شوق ہے انسے ملنے کا۔ وہ تو فون پر بھی بات نہیں کرتے تھے۔ بس کبھی کبھار نیوز میں انہیں دیکھا ہے۔ وہ منہ بگاڑتی بولی۔

وہ تو ٹھیک ہے بری لیکن وہ لیٹ آئے گا بیٹا۔ شائید صبح تک ائے۔ اس لیے آپ بھی سو جاؤ صبح مل لینا۔ ایت اسکے گال چھوتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے ٹھیک ہے۔لیکن آپ صبح انہیں جانے مت دیجیئے گا۔بتا دیجیئے گا میں انکی سب سے بڑی والی فین ہوں۔

حازق بھائی کے بعد وہ میرے دوسرے والے کرش ہیں۔۔وہ سیڑھیاں چڑھتے اچانک سے رک کر بولی۔

ہاہاہاہا۔۔ماشاءاللہ نورین یہ کتنی پیاری ہے۔۔زہرہ اسکی حرکت پر ہستے بولی۔

لیکن یہ بدر کیوں اتنا سنجیدہ ہے۔۔

آیت گلاس وال سے سامنے لان کا منظر دیکھتے بولی جہاں سنجیدہ سا بدر بیٹھا تھا اسکے ساتھ حازق، اور عاشر بیٹھے ہوئے تھے۔

ہاں کافی چپ چپ سا بھی ہے۔ماہم اپیا نے اسکی خاموشی کو نوٹ کرتے کہا۔

وہ شروع سے ہی ایسا ہے۔۔ریزروسی نیچر ہے اسکی ہے۔زیادہ گھلتا ملتا نہیں۔۔نورین محبت سے اسے دیکھتے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پھر تو بدر اور میر کی خوب جمے گی۔دونوں کڑوے سڑے ہوئے انسان ایک ساتھ بیٹھے تو محفل جمے گی نا انکی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاہاہاہا۔۔ایزل جو زر نور لوگوں کے ساتھ واپس جا رہی تھی مہر کو بائے کہنے کے لیئے آئی جب انکی باتیں سنتے بے ساختہ بول پڑی۔

ایزل۔۔مہر نے اسے گھورا۔

گڈ نائیٹ پھوپھو جانی۔۔وہ اسے آنکھ ونک کرتی جلدی سے کہتے بھاگ گئ۔۔

کتنی پیاری بچیاں ہیں ناسب یہ لوگ تو رونق لگائے رکھتی ہونگی گھر میں۔

نورین انکی پشت دیکھتے بولی۔

ہاں واقعی سب بہت شرارتی ہیں بس زمل تھوڑی سیدھی سی ہے باقی یہ سب آفت کی پرکالہ ہیں۔وشہ اسکی تائید کرتے بولی۔۔

کافی دیر تک محفل جمائے رکھنے کے بعد وہ لوگ اب اپنے کمروں کی طرف بڑھے تھے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

وہ آج صبح ہی صبح یہاں پہنچی تھی۔ صبح وہ قرآن کی تلاوت کر رہی تھی جب سوزی کی کال نے اسے پریشان کر دیا۔اس لیے اسی وقت بنا کسی کو انفارم کیے یہاں آگئ۔یہ تک بھول چکی تھی کہ ننگے پاؤں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

مطلوبہ جگہ گاڑی روکتے وہ تیزی سے گاڑی سے نکلتے اندر کی طرف بڑھی تھی۔

ڈور بیل پر ہاتھ رکھتے جیسے وہ اٹھانا بھول گئ۔بے چینی اسکے انگ انگ سے نمایا تھا۔

کہاں چلے گئے تھے سب سے سب کب سے بیل بجارہی ہوں سنائ دے رہا ہے تم لوگوں کو۔۔دروازہ کھلتے وہ غصے سے سامنے کھڑی ملازمہ کو دیکھتے بولی۔۔

سوری میم۔وہ شرمندہ سے بولتے پیچھے ہٹ گئ۔۔

انو۔انو کہاں ہو بے بی دیکھو ماما آئ ہیں آپسے ملنے اب جلدی سے باہر آؤ۔۔وہ کمرے کی طرف بڑھتے اونچی آواز میں بولی۔

انو ناراض ہے آپسے۔اپ انو سے بلکل پیار نہیں کرتیں اب انو باہر نہیں آئے گی۔

چھوٹے سے بنے ڈول ہاؤس سے معصوم سی آواز آئ تھی۔

ماما سوری ہیں نا آپسے۔۔آپ تو ماما کا بہت پیارا بچہ ہو پلیز اب جلدی سے باہر آجاؤ دیکھو ماما آپکو ڈھونڈ نہیں پارہی۔۔وہ جان بوجھ کر ادھر ادھر دیکھتے اسے پچکارتے بولی۔۔

کچھ پل کی خاموشی چھائی رہی۔تبھی ننھا گلابی سا ہاتھ باہر نکلا۔

زرا سا سر نکالتے باہر دیکھا۔

مہر اداس سا چہرہ بنائے اسے دھر ادھر تلاش رہی تھی۔

ٹھیک ہے انو اب باہر آرہی ہے لیکن آئیندہ آپکو معاف نہیں کرے گی وہ زرا روعب سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر کو اسکی معصوم سی آواز سنتے بے تحاشہ ہسی آئی۔۔

لیکن مصنوعی سنجیدگی سے بولی

ٹھیک ہے بٹ لاسٹ ٹائم تو معافی مل سکتی ہے نا۔۔اسکے کہتے ہی وہ ننھی گلابی گڑیا جھٹ سے باہر آتے اسکے گلے میں بازو ڈالتے اس سے چپکی تھی۔۔

میری جان۔۔وہ اسے خود میں بھینچ گئی۔

مہر نے تڑپ کر اسے دیکھا اسکا رنگ زرد پڑا ہوا تھا۔ہونٹ بھی سوکھے ہوئے تھے۔

ایم سو سوری میرا بچہ۔ماما بہت گندی ہیں نا۔وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتے بولی۔

نو میری ماما بلکل بھی گندی نہیں ہے آپ میری ماما کو ایسے مت بولیں۔وہ بڑی بڑی سیاہ آنکھوں میں خفگی لیے نروٹھے پن سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اوکے میری جان نہیں بولتی۔اب بتاؤ آپ کھانا کیوں نہیں کھا رہے تھے۔۔اور میڈیسن بھی نہیں لی۔۔وہ اسے اپنے سامنے بٹھاتے سنجیدگی سے دیکھتے بولی۔

اپنے اور بابا نے پرامس کیا تھا کہ کل مجھ سے ملنے آئیں گے لیکن نہیں آئے اس لیے انو آپسے ناراض تھی۔وہ منہ پھیلاتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اوہو میری ننھی منی سی جان ماما کو معاف کر دو مینے آپکو بتایا تھا نا ماما کو بہت ضروری کام تھا۔ وہ اسکے پھولے گال چومتے بولی۔

آپ پرامس کرو آئیندہ کچھ بھی ہو جائے آپ ٹائم پر کھانا کھاؤ گے اور میڈیسن بھی لو گے۔ پرامس کرو --وہ اسکے سامنے ہاتھ پھیلاتے بولی۔

اوکے پرامس--وہ اپنا ننھا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ گئ۔

اب چلو ماما آپکو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروائیں گی--وہ اسے لیے کچن میں آ گئ--

باقی ملازمائیں سر جھکائے کھڑی تھیں جانتی تھیں کہ اب دونوں ماں بیٹی آس آپس کی ہر چیز بھلا کر خود میں مگن ہو جائیں گی۔

وہ چھوٹے چھوٹے نوالے توڑے اسے کھلاتی رہی۔ کھانے کے بعد اسے میڈیسن دیتے مہر اب اسکے پاس بیٹھی اسے سلا رہی تھی۔

وہ ڈر سے شائید ساری رات بھی نہیں سوئی تھی اس لیے اب جلدی ہی مہر کی آغوش میں پر سکون سی سو گئ--

اسکے سونے کا یقین کرتے مہر نے سر جھکاتے اسے دیکھا وہ گہری نیند میں پر سکون سی سو رہی تھی--

ایم سوری میرا بچہ--اسکے ماتھے پر لب رکھتے بھیگے لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ایم سوری ساحر شائید میں تمہاری امانت کی ٹھیک سے حفاظت نہیں کر پا رہی۔۔ وہ اسکے چھوٹے سے گلابی ہاتھ لبوں سے لگاتے سرگوشی میں بولی۔۔

مہر نے اسکے چہرے کو دیکھا

گلابی سی رنگت، چہرے پر ڈھیروں معصومیت اسکی ہر ایک جھلک میں ساحر شاہ واضح تھا۔ وہ سات سال کی بچی جسکا ہر ایک انداز اپنے باپ جیسا تھا۔

لیکن کم عمری میں ہی ڈائیبٹیز کی وجہ سے وہ سات سال سے کم لگتی تھی۔

وہ ساحر شاہ کی امانت تھی لیکن مہر ماہ شاہ اور مرتسم شاہ کی لاڈلی تھی۔

اسکے معصوم چہرے کو دیکھتے مہر نے قرب سے آنکھیں موندیں تھیں۔

اسکی صرف اسکی وجہ سے وہ بچی پیدا ہونے سے پہلے ہی باپ کے سائے سے محروم ہو چکی تھی۔

یہ حقیقت اسے جینے نہیں دے رہی تھی۔

آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر بے مول ہو رہے تھے۔

سات سال پہلے کا وہ منظر اسے آج تک نہیں بھولا تھا۔ اور شائید ہی کبھی وہ بھلا سکے۔

💞💞💞

سات سال پہلے:

Posted On Kitab Nagri

ساحر کا مکمل علاج ہوتے ہی وہ اپنی ڈیوٹی پر واپس آ چکا تھا۔کچھ سال پہلے ہی اسکی شادی اسکی پسند کے مطابق عرشیہ سے ہو چکی تھی۔

وہ دونوں اپنی زندگی میں بہت خوش تھے۔

کمی تھی تو بس اولاد جو اللہ نے انہیں شادی کے چار سال بعد دی تھی۔

عرشیہ پریگنینٹ تھی انوشہ کے پیدا ہونے سے دو ماہ پہلے کی بات تھی۔

وہ عرشیہ کا چیکاپ کروانے ہوسپٹل آیا تھا۔

انہی دنوں سات سالہ ابراہیم (وشہ اور عادی کا بیٹا) اسکی طعبیت کافی خراب رہتی تھی۔اس لیے آج مہر اور مرتسم خود اسے ہوسپٹل لے کر آئے تھے کیونکہ وہ ان دونوں کے کافی قریب تھا اس لیے انکے ساتھ آنے پر راضی ہو گیا۔

اتفاق سے ساحر بھی عرشیہ کے چیک اپ کے لیئے اسی ہوسپٹل میں تھا۔

جب وہ لوگ واپسی کے لیئے جانے لگے تو ساحر کی اچانک ان پر نظر پڑی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ اسے پکارتا اسکی نظر ابراہیم پر پڑی جو مرتسم کا ہاتھ چھوڑتا سڑک پر کسی بال کے پیچھے بھاگا تھا۔

وہ عرشیہ کو وہیں چھوڑتا اسکے پیچھے بھاگا۔

مرتسم فون پر بات کرتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا جب اچانک دھماکے جیسی آواز ائی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر اور عرشیہ کی چیخ ساختہ تھی۔

مرتسم نے ابراہیم کو دیکھا وہ ٹھیک تھا۔۔لیکن اسکے سامنے ساحر دیورابن کے کھڑا تھا۔ہر طرف افرا تفری پھیل گئ۔

وہ گاڑی جو ابراہیم کو اڑانے والی تھی ساحر کے اچانک سامنے آنے پر وہ اسے ہوا میں اچھالتی آگے بڑھ گئ۔

مہر نے بے یقینی سے اسے دیکھ جو خون سے تر ہوا تھا وہ بے جان چیز کیطرح سڑک پر گرا تھا۔

ساحر۔۔۔عرشیہ چیخ کر اسکی جانب بھاگی تھی۔

مرتسم نے جلدی سے ابراہیم کو گاڑی میں بٹھایا اور ساحر کی طرف بڑھا۔وہ بامشکل سانس لے پارہا تھا۔

ساحر۔ساحر اٹھیں پلیز یہ کیا ہوا اپکو۔ساحر۔عرشیہ چیخ رہی تھی۔

س۔ساحر۔۔یہ کیا ک۔کیا۔یہ کیسے۔۔مہر اسکے پاس گرتے لڑکھڑاتے لہجے میں بولی تھی۔

م۔میں۔ا۔پ سب۔کو اپ۔نا کہ۔تا ہی نہ۔یں مانتا ب۔ھی ہوں۔

اپ۔نے ہونے کاف۔فرض نبھایا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

م۔مہں جا۔نتاہوں۔م۔میں ب۔چو۔ں گان۔ نہیں۔ا۔اپ دو۔نووع۔دہ کریں۔می۔ری عر۔شی ۔۔ا۔انو کاخ۔خیال۔رکھ۔یں گ۔ی۔و۔ع۔دہ۔وہ مہر کا ہاتھ تھامتا ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولا تھا۔

(میں آپ سب کو اپنا کہتا ہی نہیں مانتا بھی ہوں آج اپنے ہونا کا فرض نبھایا ہے میں جانتا ہوں میں بچوں گا نہیں آپ دونوں وعدہ کریں میری انو اور عرشی کا خیال رکھیں گے۔۔وعدہ۔۔

مہر نے نفی میں سر ہلایا۔نہیں ساحر تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔ہم ابھی ہو سپٹل جائیں گے سب ٹھیک ہو جائے گا۔پلیز ایسے مت کرو۔وہ تڑپ کر ور دی۔

ع۔رشی ۔ ان۔ہیں کب۔ھی۔ قصو۔ر۔وار ۔مت ۔کہ۔نا ۔یہ۔ مج۔ھے جان سے ز۔زیا۔دہ۔عزی۔زہی۔یں۔

(عرشی انہیں کبھی قصوروار مت کہنا یہ مجھے جان سے زیادہ عزیز ہیں)

اور تم۔ت۔م میر۔ی ب۔بیٹی ک۔کا۔کچھ کہنے کی کوشش میں وہ وہیں دم توڑ گیا۔

ساحر وہ تینوں چیخے تھے۔

ساحر ایسے مت کریں ساحر اٹھیں دیکھیں سالوں بعد اللہ نے ہمیں اولاد کی نعمت سے نوازہ ہے۔اپکو تو ابھی اپنی بیٹی سے کھیلنا تھا کتنی باتیں کرنی تھیں۔ساحر اٹھیں۔۔وہ چیخ چیخ کر روتی اسے پکار رہی تھی۔

جبکہ وہ تو اپنے دائمی سفر پر رواں ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

س۔ساحر ایسے مت کرو میں کیسے جی سکوں گا۔ساحر تم ہمارے حصے کی موت نہیں مر سکتے تم۔اٹھو۔میں کہہ رہاہوں اٹھوابھی۔مرتسم نے اسے جھنجھوڑڈالالیکن اسکاوجود ساکت تھا۔

کوئ کسی کی موت نہیں مرتا بیٹا۔سب کی موت کاوقت مقرر ہے ہاں بس ایک بہانہ بننا ہوتا ہے لیکن موت کاوقت وہی ہوتا ہے۔

لوگوں کے ہجوم سے ایک بزرگ مرتسم کے کندھے پرہاتھ رکھتے بولے۔

صبر رکھو بیٹا۔صبر رکھو۔دیکھوں بچیوں کی حالت بھی بری ہے حوصلہ کرواٹھو۔وہ اسے مہراور عرشیہ کی بری حالت کی طرف اشارہ کرتابولا۔

جیسے تیسے مرتسم خود کو سنبھالتا اٹھا تھا۔

ساحر کی موت نے اسکی بہن،بیوی پر قیامت ڈھادی تھی۔

مہر تواب تک بے یقین تھی کہ آج دوسری بار اسکے کسی اپنے نے اسکے ہاتھوں میں دم توڑاہے۔پہلے انوشے اوراب ساحر۔وہ بے یقین تھی کہ وہ اب تک زندہ کیسے ہے۔

اور مرتسم وہ تو جیسے ٹوٹ چکا تھاساحر اسکے لیئے صرف ایک گارڈ یا امپلوئے ہی نہیں ایک بھائ ایک دوست تھا۔

وہ اس رات رویا تھابے تحاشہ پھوٹ پھوٹ کر رویا تھا۔

اسنے اپنا مضبوط سہارا کھو دیا تھا۔ساحر ابراہیم کو بچاتے مر گیا تھا۔وہ آخر کس کس چیز پر ماتم کرتا۔

Posted On Kitab Nagri

گھر میں کوئ بھی سچائ نہیں جانتا تھا کہ آخر ساحر کی موت کیسے ہوئ۔بس اتنا ہی ایکسیڈینٹ میں۔

ان دونوں کو عرشیہ کی مسلسل بگڑی طعبیت کے باعث سنبھلنا پڑا۔

عرشیہ نے ایک ماہ بعد معصوم سی پری کو جنم دیا تھا اور خود وہ خالق حقیقی سی جا ملی۔

پہلے ساحر اور پھر اب اچانک عرشیہ وہ دونوں بری طرح سے ٹوٹے تھے۔

لیکن عرشیہ اور ساحر دونوں نے اپنی زمہ داری انہیں دی تھی۔

ساحر کی خواہش کے مطابق اسکا نام مہر نے انوشے رکھا تھا۔

اسے یاد تھا وہ اکثر کہتا تھا میم میری خواہش ہے میری بیٹی ہو اور میں اسکا نام انوشے رکھوں۔میں چاہتا ہوں کہ وہ بلکل آپ جیسی بنے۔بہادر،نڈر حق و انصاف کے لیئے لڑنے والی۔

وہ مرحا کا نام انوشے رکھنا چاہتی تھی لیکن مرحا کا نام غازی کے فرمائش پر رکھا گیا تھا اس لیے وہ چپ رہی۔

لیکن اس معصوم سی پری کو دیکھتے اسے لگتا تھا جیسے اسکی انوشہ واپس مل گئ۔

انوشہ ایک کمزور بچی تھی۔یوں کہا جائے کہ وہ بامشکل بچی تھی تو غلط نہیں تھا۔

ساحر کی بہن ارسہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ لوگ اسے شاہ ولا کے کر جائیں اسے لگتا تھا کہ شائید وہاں اسے وہ پیار نہیں مل سکے گا۔اسے لگتا تھا وہ دونوں اپنے بچوں میں مصروف ہو کر اسے بھول جائیں گے اسلیے وہ اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہتی تھی۔لیکن مہر اور مرتسم راضی نہیں تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے مجبور ہو کر مہر نے اسے اپنے فلیٹ میں رکھا تھا۔

ارسہ اپنے شوہر کے ساتھ امیریکا ہوتی تھی لیکن انوشے سے بے خبر نہیں تھی بلکہ وہ مہر سے مکمل ٹچ میں تھی۔

مہر اور مرتسم تقریبا روز ہی یہاں کا چکر لگاتے تھے انوشے کے لیئے بہت ساری ملازمائیں تھی جو بلکل کسی شہزادی کی طرح اسکا خیال رکھتی تھیں۔

لیکن سات سال کی عمر میں ہی ڈائیبٹیز نے اسے بہت کمزور کر دیا تھا۔ جسکے باعث مہر اور مرتسم دونوں ہی اسکے لیئے بہت پریشان تھے۔

وہ بہت شرارتی بچی تھی بلکہ بہت زہین بھی تھی۔ مہر اور مرتسم کے علاوہ صرف حازق کو انوشے کا پتہ تھا وہ بھی ہفتے میں دو تین چکر تو اسکے پاس ضرور لگاتا تھا۔

باقی سب انجان تھے۔

اسی طرح اسکی پرورش کرتے آج سات سال گزر گئے لیکن ان دونوں کا زخم آج بھی تازہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ماضی کو سوچتے اسے پتہ ہی نہیں چلا جب وہ مدھم ہچکیوں سے رونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

سوزین(کیئر ٹکر)نے اسے ہوش دلایا تو وہ سنبھل کر انوشے کو ٹھیک سے لٹاتی وہاں سے اٹھ گئ۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ بنا بتا کے آنے پر وہ اپنے پیچھے کیا طوفان برپا کر کے آئ ہے۔

اپنا موبائل بھی وہ گھر پہ چھوڑ آئ تھی۔

انوشے کو سلانے کے بعد وہ کچن میں اگئ۔۔اسکے لیئے کیک بیک کرتے دوپہر کے لیئے اسکا پسند کا کھانا بنانے لگی۔

وہ بلکل بھول چکی تھی کہ گھر میں کسی کو بنا انفارم کیے آئ ہے۔۔

💞💞💞

حازق۔۔مام کہاں ہیں تمہاری۔مرتسم ناک کرتا اندر آتا حازق سے بولا۔

مام اپنے روم ہی ہونگی۔اتنی صبح تو آپ انہیں نیچے نہیں آنے دیتے۔وہ بظاہر سنجیدگی سی بولا۔

لیکن مرتسم جانتا تھا یہ اس پر طنز کیا گیا ہے۔وہ سر جھٹک گیا۔

مرحا اور میثم کے روم میں بھی دیکھ لیا۔اہستہ آہستہ اسنے سارا گھر چھان مارا وہ کہیں نہیں تھی۔

حازق۔۔میثم سیڑھیاں اترتے اسنے اونچی آواز میں پکارا۔۔

ابھی صبح کے ساڑھے پانچ ہو رہے تھے اس لیے اب لوگ ابھی کمروں میں تھے۔

مرتسم کی اونچی آواز سنتے سب باہر آئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا بابا۔۔وہ دونوں نیچے اترتے پریشانی سے بولے۔

تمہاری مام نہیں مل رہی ہیں۔پورے گھر میں بھی نہیں ہے۔مینے سب جگہ چیک کر لیا۔انکا فون بھی کمرے میں ہے۔وہ ادھر ادھر چکر لگاتا پریشانی سے بول رہا تھا۔

کیا مطلب ماما نہیں ہیں۔کیا وہ رات روم میں نہیں تھیں۔حازق تیزی سے اسکے قریب ایا۔

روم میں تھیں صبح جب میں نماز پڑھ کے واپس آیا تب سے وہ نہیں ہیں روم میں۔وہ پیشانی مسلتے بولا۔

جبکہ دوسرے ہاتھ تیزی سے فون پر گردش کر رہا تھا۔

اسنے احمد ولا پوچھ لیا۔ہوسپٹل فون کر کے پوچھ لیا۔لیکن وہ نہیں تھی۔۔

کیا مطلب کہیں نہیں ہے۔کہاں جا سکتی ہے۔۔ماہم اپیا نے چونک کر اسے دیکھتے کہا۔

مرتسم تم نے ٹھیک سے دیکھا نا پورے گھر میں۔عالم پریشانی سے بولا۔

ہم لوگ ایک بار پھر سے چیک کر لیتے ہیں کیا پتہ بھابی یہیں کہیں ہو۔وشہ،عادی،ہانم،ہانیا،عاشر ایک بار پھر سے گھر چیک کر رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گارڈز کو بلاو۔حازق نے میثم کو کہا وہ جلدی سے باہر بڑھا تھا۔

بابا ایسے کیسے وہ کہیں جا سکتی ہیں اپنے ٹھیک سے دیکھا نا۔مرحا اسکے پاس آتے روہانسے ہوتے بولی تھی۔

بابا کی جان بلکل ٹھیک کہا ایسے کہیں نہیں جا سکتی یہیں کہیں ہو نگی میں زیادہ ہی پریشان ہو رہا ہو۔وہ اسکا ماتھا چومتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

گھر میں کہیں نہیں ہیں۔کچھ ہی دیر میں وہ سب ہانپتے واپس آئے تھے۔

ناصر انکل اپنے مام کو باہر جاتے دیکھا ہے صبح سے۔حازق گارڈ کے آنے پر سنجیدگی سے اسکی طرف بڑھا۔

جی بیٹا وہ صبح صبح گاڑی لے کر کہیں گیا تھیں۔اس وقت ابھی ہلکا اندھیرا تھا جب وہ گئیں۔وہ صبح کا منظر یاد کرتے بولے جب وہ حواس باختہ سی گاڑی لے کر نکلی تھی۔

اتنی صبح گاڑی لے کر وہ کہاں گئی۔۔مرحانے انسے پوچھا۔

یہ تو میں نہیں جانتا گڑیا لیکن وہ بہت ہڑبڑائی اور پریشان سی لگ رہی تھیں۔وہ نظریں جھکائے بولے۔

ٹھیک ہیں آپ جائیں۔مرتسم نے کہا تو وہ وہاں سے چلے گئے۔

کچھ دیر انتظار کر لیتے ہیں کیا پتا وہ اجائیں۔بدر انہیں دیکھتے سنجیدگی سے بولا۔

نہیں انتظار نہیں کر سکتے گارڈ نے کہا کہ وہ پریشان تھیں۔جب وہ پریشان ہوتی ہیں بہت ریش ڈرائیونگ کرتی ہیں۔میں جارہا ہوں انہیں ڈھونڈھنے۔۔حازق گاڑی کی چابیاں اٹھاتا بولا۔

رکو حازق۔بدر ٹھیک کہہ رہا ہے کچھ دیر انتظار کر لیتے ہیں۔ویسے بھی تم ڈھونڈھو گے کہاں۔بس دس پندرہ دیکھ لیتے ہیں۔وہ آجائیں گی نہیں تو اسکے بعد پھر میں بھی تمہارے ساتھ چلو گا۔

مرتسم اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

پریشانی اسکی شکل سے صاف واضح تھی۔ آنکھوں کی سرخی یک دم سے بڑھی تھی لیکن وہ اپنے بچوں کو فلحال جزبات میں کوئ قدم نہیں اٹھانے دے سکتا تھا۔

حازق اسکے کہنے پر لب بھینچتا رک گیا۔

دس، پندرہ اور پھر بیس منٹ لیکن وہ نہیں آئ۔

چلو حازق۔ مرتسم سے اور برداشت نہیں ہوا تو وہ حازق کو بولتا بے چینی سے باہر بڑھا تھا جب پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز پر سب لوگ باہر بھاگے تھے۔

وہ تھکے سے انداز میں گاڑی سے نکلی۔ سب کو یہاں دیکھ چونک گئ۔

جبکہ مرتسم کی پہلی نظر اسکے ننگے خون آلودہ پیروں پر گئ تھی۔

وہ لب بھینچتا تیزی سے اسکی طرف بڑھتا اسے اپنی بانہوں میں اٹھا چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شاہ۔ وہ حق دق سی اسے دیکھنے لگی۔

مام کہاں چلی گئ تھیں اپ۔۔۔ حازق اسکی طرف بڑھتا رک گیا کیونکہ مرتسم اسے اٹھا چکا تھا۔

اپنے پاؤں کا حشر دیکھا ہے اپنے۔ وہ سرد نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔ مہر سمیت باقی سب کی نظر بھی اسکے پاؤں کی طرف اٹھی تھی جو خون آلودہ تھی۔

وہ لب بھینچ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

مرتسم اسے لیے اندر بڑھ گیا۔وہ سیدھا اپنے کمرے میں لے گیا۔

اسے نرمی سے بیڈ پہ اتارتے سب کی موجودگی کی پرواہ کیے بغیر وہ اسکے پاؤں جو دیکھنے لگا۔

اسکے پاؤں بری طرح سی چھل گئے تھے۔اور کہیں کہیں کچھ زخم گہرے سے تھے۔

وہ سرد نظروں سے اسے دیکھتا فرسٹ ایڈ باکس دیکھنے لگا۔

مام کہاں چلی گئ تھیں اپ۔ہم سب کتنا پریشان ہو گئے تھے اور آپکے پاؤں پر اتنی چوٹ کیسے لگی۔مرحا اسکے پاس بیٹھتے نم لہجے میں بولی تھی۔

وہ تینوں بچے اپنی ماں کی معاملے میں بہت حساس تھے۔

آپکو جانا ہی تھا کم از کم جوتا تو پہن لیتی اپ۔میثم خفگی سے اسے دیکھتا اسکے پاس بیٹھا تھا۔

میں ٹھیک ہوں بچہ بس ہلکی سی چوٹ ہے کچھ نہیں ہوا۔

وہ ان دونوں کے روہانسے چہرے دیکھ بولی۔

ایم سوری وہ مجھے ایک پیشنٹ کو دیکھنے انکے گھر جانا پڑا۔اچانک اسکی بگڑی طعبیت کے باعث۔وہ سب کے پریشان چہرے دیکھتے شرمندہ سی بولی۔

بیٹے آپکو کم از کم فون تو لے جانا چاہیئے تھا۔سب کتنا پریشان ہو گئے تھے۔وجدان بھائ اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے بولے۔

تجھ سے اور امید بھی کیا کر سکتے ہیں۔مہر ہو اور الٹا سیدھا کام نا کرے۔عالم تاسف سے اسے دیکھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

میرے خیال میں ابھی مہر کو آرام دینا چاہئیے۔ مہر ٹھیک ہے ہم سب کے سامنے ہے اور کیا چاہیے۔نورین سب کے فکر مند چہرے دیکھتے بولی۔

ہاں اب تم ریسٹ کرو اور خبر دار اگر یہاں سے اٹھی تو۔ماہم اپیا اسے سختی سے بولیں تو وہ سر ہلا گئ۔

حازق بیٹا میں ٹھیک ہوں۔سب کے جانے کے بعد وہ سنجیدہ کھڑے حازق کو دیکھ بولی۔

مام آپ کبھی اپنا خیال نہیں رکھتی نا۔وہ خفا نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

ایسی بات نہیں ہے مام کی جان بس تھوڑی ایمر جنسی ہو گئ تھی نا۔وہ انوشے۔وہ بات کرتے یک دم رکی تھی۔

اسکی نظروں کے تعاقب میں حازق نے بھی پیچھے مڑتے دیکھا۔

بدر اسکے پاؤں کے قریب بیٹھا بے چینی سے اسکے پاؤں کے زخموں کو دیکھ رہا تھا۔

اسکے چہرے پر پریشانی صاف جھلک رہی تھی۔وہ اتنا بے چین سا تھا کہ اپنا نچلہ لب بھی دانتوں تلے کچلتے زخمی کر بیٹھا۔۔

حازق اور وہ دونوں چونکے تھے۔

بدر کیا ہوا۔۔حازق اسکے چہرے کو بغور دیکھتا بولا۔

یہ کبھی اپنا خیال نہیں رکھتی ہمیشہ سے ایسی ہی لاپرواہیں۔کیوں ہیں اتنی لاپرواہ۔وہ گہری سانسیں بھرتا اضطراب کی سی کیفیت میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

مہر اور حازق نے حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے۔

کیا مطلب۔حازق سنجیدگی سے اسے دیکھتا بولا۔ایسے لگا جیسے وہ مہر کو بہت پہلے سے جانتا ہو۔

میرے خیال میں تمہاری ماما کو آرام کی ضرورت ہے۔۔مرتسم کی سنجیدہ آواز پر وہ تینوں چونکے۔

بدر اسے دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔وہ تینوں کو دیکھے بغیر باہر چلا گیا۔

آپ آرام کریں۔میں بعد میں ملتا ہوں آپسے ابھی تو آپکے ہٹلر شوہر نے ہمیں آپکے پاس پھٹکنے بھی نہیں دینا۔

حازق اسکے ماتھے پر لب سرگوشی میں بولا۔

مہر نے اسے گھورا وہ کندھے اچکاتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

دروازہ بند کر جانا۔مہر کے پاؤں پانی میں ڈالتے وہ حازق سے بولا۔

اسنے اپنے باپ کو گھورا جو بے شرمی میں ہر کسی کو پیچھے چھوڑ جاتا۔اسنے سختی سے دروازے کو پٹکا تھا۔

اللہ۔مہر نے اچھل کر دل پہ ہاتھ رکھا۔جبکہ مرتسم کو کوئی فرق نہیں پڑا۔

وہ سرد تاثرات چہرے پر سجائے اسکے پاؤں دھونے کے بعد اب بینڈیج کر رہا تھا۔

شاہ۔اسنے لب دباتے اسے پکارا۔۔وہ جواب دیئے بنا اپنا کام کرتا رہا۔

سی۔۔اسنے زرا سختی سے بینڈیج کی تو وہ سسکی بھر گئ۔

مرتسم کا ہاتھ پل بھر کو رکا۔اب وہ تھوڑا نرمی سے کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بینڈیج کرنے کے بعد اسنے جھکتے نرمی سے اسکے پاوں پر لب رکھے۔

آج بھی وہ اسکے پاؤں کو چومنے پر کوئ شرمندگی محسوس نہیں کرتا تھا۔بلا جھجھک اسکے پاؤں پر بار بار لب رکھ سکتا تھا۔کشن اسکے پاؤں کے نیچے رکھتے وہ فرسٹ ایڈ باکس واپس رکھتا ہاتھ دھونے چلا گیا۔

شاہ۔۔وہ واپس آیا تو وہ نم لہجے میں اسے پکارتے بازو وا کر گئ۔

مرتسم نے لب بھینچتے اسے دیکھا اسکے وا کیے بازوں کو دیکھتا وہ اسکی طرف بڑھا۔

نرمی سے اسے اٹھاتے اسکے بیڈ کروان سے ٹیک لگا کر بٹھاتے وہ پیچھے ہوا لیکن اس سے پہلے ہی وہ اسکی شرٹ جکڑتی اسے اپنی طرف کھینچ گئ۔

مرتسم کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

شاہ انو کی طعبیت ٹھیک نہیں تھی۔ہم دونوں میں سے کوئ بھی دو دن سے اس سے ملنے نہیں گیا تھا اس لیے وہ ناراض ہو گئ تھی۔نا کھانا کھا رہی تھی اور نا میڈیسن لے رہی تھی۔اپکو پتا ہے نا اسکا شوگر لیول کتنی جلدی بگڑ جاتا ہے۔

میں بہت ڈر گئ تھی شاہ۔

وہ ہچکیوں سے روتے بولی۔

وہ دم سادھے اسے سنتا رہا۔انو شے کا سنتے اسے اپنا سانس گھٹتا سا محسوس ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

شاہ مجھے لگ رہا میں ساحر اور عرشی سے کیا وعدہ نہیں نبھا پا رہی۔میں انوشے کا ٹھیک سے خیال نہیں رکھ سکی۔وہ بھیگی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

نہیں شاہ کی جان ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔اپ تو انو کو ماں سے بڑھ کے پیار دیتی ہیں۔اپ تو بہت خیال رکھتی ہیں اسکا۔ایسے مت کہیں۔وہ اسکی نم آنکھیں چومتا محبت سے بولا۔

آپکے اچانک اس طرح نا ملنے پر میں ڈر گیا تھا مہر۔اپنے جان نکال دی تھی۔ایک بار مجھے بتا دیتیں میں خود آج انو کے پاس جانے والا تھا۔

وہ بامشکل آنسو حلق میں اتارتا بولا۔

مہر نے نفی میں سر ہلایا۔آپ ایسے مت کریں شاہ۔انسوں کو بہنے کی جگہ نا دی جائے تو وہ سینے میں تیر کا کام کرتے ہیں۔

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامتی اسکے ماتھے پر لب رکھتے بولی۔

مرتسم اسے خود میں بھینچ گیا۔کتنے ہی آنسو اسکے چہرے پر پھسلتے مہر کے بالوں میں گم ہوتے گئے۔

وہ دونوں اس دن کی تکلیف آج بھی ویسے ہی محسوس کرتے تھے۔۔

انوشے کیسی ہے۔وہ اپنا چہرہ صاف کرتا اسے سامنے کرتا پوچھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے اب سوتی ہوئی کو چھوڑ کر آئی ہوں۔وہ بہت اکیلا محسوس کرتی ہے شاہ۔مجھے لگتا ہے ہمیں اسے یہاں لے کر آنا چاہئیے۔اپ پلیز ارسہ آپی سے بات کریں۔۔وہ اسکی حالت کے پیشِ نظر بولی تھی۔

میں بات کرتا ہوں انوشہ کا مزید اکیلا رہنا اچھا نہیں۔وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا بولا۔

وہ اور عالم قبرستان آئے تھے۔

انکے ساتھ بدر بھی تھا جو گاڑی میں ہی تھا۔

دو دن تک تو اسے کسی نے بیڈ سے اترنے تک نہیں دیا تھا۔لیکن اب اسکے پاؤں ٹھیک تھے اس لیے وہ عالم کے ساتھ چلی ائی۔

کتنی ہی دیر تک وہ دونوں انوشے کی قبر کے پاس بیٹھے باتیں کرتے رہے۔۔

ساحر اور عرشیہ کی قبر پر دعائے مغفرت کرتے وہ لوگ واپس جانے لگے تو مہر رک گئی۔

کیا ہوا چلو۔عالم نے اسے رکتے دیکھ کہا۔

عالی تو گھر چلا جا میں بدر کے ساتھ آجاؤں گی۔مجھے راستے میں کچھ کام ہے۔

وہ اپنی گاڑی کی چابی اسے دیتے بولی۔

سب ٹھیک ہے۔۔وہ پریشان ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بس راستے میں ایک پیشنٹ کو دیکھنا اسکے گھر سے۔وہ ہلکا سا مسکراتے بولی۔تو وہ سر ہلاتا اسکی گاڑی لے کر چکلا گیا۔

مہر نے دور گھڑی گاڑی کو دیکھا۔جسمیں بدر تھا وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گئ۔

انوشے کی قبر سے دور وہ چلتے ایک قبر پر رکی۔

ہاتھوں کی مٹھیاں سختی سے بھینچیں تھیں۔انکھوں کی سرخی بڑھی تھی۔

کسی نے یہ منظر بہت غور سے دیکھا تھا۔

لاکھ چاہنے کے باوجود وہ قدم آگے نہیں بڑھا پائ۔

کپکپاتے ہاتھ اٹھاتے اسنے لرزتے لبوں سے دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے تھے۔

جلدی سے دعا ختم کرتے وہ گہرے سانس لیتی آگے بڑھ تھی۔

پیچھے اس قبر کے کتبے پر ایک نام مانند کا مانند رہ گیا۔

عارض مراد۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گہرے گہرے سانس بھرتے وہ خود پر۔قابو پا چکی تھی۔

ہمیشہ ایسا ہی تو ہوتا تھا وہ لاکھ نا چاہنے کے باوجود اسکے لیئے دعائے مغفرت کرتی تھی۔

ہر جمعے وہ اور مرتسم قبرستان آتی تھی۔انوشے،ساحر،عرشیہ کے لیئے۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن ایک اور وجود بھی تھا جسکی قبر پر وہ ہمیشہ پھول چڑھاتی تھی مرتسم سے چھپ کر۔ایسا اسے لگتا تھا۔کہ مرتسم نہیں جانتاوہ جان بوجھ کر اسے انوشے کی قبر پر اکیلا چھوڑتا کسی نا کسی بہانے سے چلا جاتا تھااور وہ چپکے سے دعائے مغفرت کر جاتی تھی۔

آج بھی وہ آنکھوں میں نمی سمیٹے اسکی قبر کے قریب بیٹھی۔

ہاتھ بڑھاتے اسکے کتبے پر لگی مٹی کو صاف کیا۔تو مدھم نظر آتا نام چمک اٹھا۔

امن ملک ولد پاشا ملک۔۔

وہ ہلکا سا مسکرائی۔نم آنکھوں سے مسکرانا جیسے ہلکی بارش کے گرتے قطروں میں دھنگ کے سات رنگ۔۔

مٹی گیلی تھی۔وہ چونک گئ۔اسنے آس پاس دیکھا کوئ نہیں تھا۔

شائید کسی نے غلطی سے پانی پھینک دیا ہو۔

وہ سر جھٹک گئ۔۔

تم کہتے تھے مجھے کبھی چھوڑ نہیں سکتے۔مر بھی جاؤ تب بھی نہیں۔

تم تو سچ کہتے تھے۔وہ دھیمے لہجے میں بولتے ہلکا سا ہسی تھی۔

اسکی جل ترنگ ہسی دیکھتے دور کھڑا بدر مسکرا دیا۔۔

تم واپس آ گئے ہو نا۔بدر کے روپ میں۔۔وہ سرگوشی نما آواز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن میں اسے امن نہیں بننے دوں گی اور ناہی اپنی بیٹی کو عینا۔۔

اسنے ایک پل کے لیئے آنکھیں موندیں۔چھم سے وہ دیوانہ وار دیکھتی آنکھیں لہرائی تھیں۔اسے لگا جیسے وہ مسکرایا ہو۔

وہ جلدی سے آنکھیں کھول گئ۔

یہ مت سوچنا کہ تمہارے لیے کچھ فیل کرتی ہوں ہر جمعے یہاں آتی ہوں تو صرف نورین آپی کے لیئے۔سمجھے تم۔

وہ کچھ ڈپٹ کر بولی۔ناک چڑھاتی وہ اٹھ گئ۔

وہ گاڑی کی طرف جارہی تھی جب ہاتھ میں پکڑے پھول دیکھے افف یہ تو میں وہاں رکھنا ہی بھول گئ۔

سر پر ہاتھ مارتی وہ پھر سے مڑی۔

امن کی قبر کے قریب پہنچتے اسے کسی کی پشت نظر آئ وہ چونک گئ۔

اگلے ہی پل وہاں بیٹھے انسان نے چہرہ موڑا اور اسکے ہاتھ سے پھول گرتے نیچے زمین پر گرتے چلے گئے۔

بدر۔۔لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔

وہ جو نم آنکھیں رگڑتا اٹھ رہا تھا بے ساختہ ٹھٹھک کر رکا۔

مہر بے یقینی سے کبھی اسے تو کبھی اسکے پیچھے گیلی مٹی پر پھیلے پھولوں کو دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بدر نے گہری سانس کھینچی یعنی اسے سچ بتانے کا وقت آ گیا تھا۔

تم۔تم۔یہاں ک۔کیوں۔تم کیسے۔۔وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولی۔

امن ماموں سے ملنے آیا تھا۔وہ سر جھکائے مدھم لہجے میں بولا۔۔

مہر کے سر پر دھماکے ہو رہے تھے۔نورین نے امن کے بارے میں اپنے بچوں کو بتا رکھا تھا۔

ماما نے نہیں بتایا۔۔وہ جیسے اسکی سوچ پڑھ رہا تھا۔

مہر نے گہری سانس کھینچی۔اسے سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی۔

بدر ماضی جانتا تھا امن کا ماضی، مہر کا ماضی، عینا کا ماضی۔۔وہ گرنے کو تھی لیکن بدر نے آگے بڑھتے اسے تھام لیا۔

وہ اسے لیے گاڑی کی طرف آ گیا۔مہر بنا مزاحمت کے اسکے ساتھ چلتی گئی۔

اسے گاڑی میں بٹھاتے بدر نے پانی کے بوتل اسکے آگے کی تو وہ خاموشی سے بوتل پکڑتے منہ سے لگا گئی۔

کتنی ہی دیر وہاں خاموشی چھائی رہی۔۔

مینے ماما کو اکثر چھپ چھپ کے روتے دیکھا تھا۔خاموشی میں بدر کی مدھم بھاری آواز گونج۔

مہر خاموش رہی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ کسی کی تصویر دیکھتے گھٹنوں روتے رہتی تھیں۔ مجھ سے انکا رونا نہیں دیکھا جاتا تھا۔اس لیے مینے ایک دن چھپ کے انکا کبڈ چھان مارا۔وہاں مجھے امن ماموں کی تصویر ملی۔۔میں اپنے ہی عکس کو دیکھتے حیران ہوا تھا۔

اس دن ماما نے مجھ دیکھ لیا تھا۔میرے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ یہ تمہارے ماموں ہیں جو اب اس دنیا میں رہے۔

میں خاموش ہو گیا لیکن مطمئن نہیں کیونکہ ماما اکثر روتے ہوئے عجیب باتیں کرتی تھیں۔

جنمیں بیسٹ ، اور عینا اور مہر کا زکر ہوتا۔میں آپکے زکر پر چونک جاتا مجھے یہ الجھی گھتی سلجھانی تھی۔اس لیے میں۔۔وہ یکدم بولتا خاموش ہوا۔

مہر اسکے خاموش ہونے پر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

میں پانچ سال پہلے ماما، بابا سے فرینڈز کے ساتھ پیریس کے ٹرپ کا کہتے پاک اگیا۔کیونکہ ماما نے بتایا تھا کہ وہ اور امن ماموں پاک ہی رہتے تھے۔وہ لبوں پر زبان پھیرتا بولا۔

مہر نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

باتوں ہی باتوں میں ، میں ماما سے انکے گھر کا سارا ایڈریس وغیرہ نکلوا چکا تھا۔

میں آپ لوگوں میں سے کسی کو بھی بتائے بغیر انکے بنگلے میں آیا تھا۔

وہاں ایسے لگا جیسے میں بدر نہیں امن ہوں۔ہر جگہ انکی تصویریں، انکی یادیں بکھری پڑی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے جب انکے کمرے میں قدم رکھا تو میں چونک گیا۔اسنے مہر کو دیکھا۔وہ آنکھیں موندے سیٹ سے سر ٹکائے بیٹھی تھی۔وہ

وہ اسکی پلکوں پر ٹکے آنسو دیکھتا پھر سے بولنا شروع ہوا۔

انکا پورا کمرہ ویسے کا ویسے تھا جیسے وہ شائید چھوڑ کر گئے تھے۔ہر چیز بکھری ہوئی پڑی تھی۔ مینے انکا پورا کمرہ چھان مارا۔

وہاں ایک ڈائیری اور ایک ڈوپٹہ ملا تھا۔

مہر نے چونک کر اسے دیکھا۔

مینے تجسس سے ڈائیری کھولی تو پہلے ہی پیج پر آپکی تصویر دیکھتے مجھے جھٹکا لگا۔

جھٹکا مہر کو بھی لگا۔امن ڈائیری لکھتا تھا اور اسکی کوئ تصویر بھی امن کے پاس تھی۔

بدر گہری سانس چھوڑتا پھر سے بولنا شروع ہوا۔

وہ تصویر شائید آپکی بے خبری لی گئ تھی اسکی نیچے تاریخ،وقت اور دن بھی مینشن تھا۔اور مجھے بہت بڑا سا لکھا تھا پہلی نظر۔۔

ڈائیری بھی وہیں سے شروع ہوئ تھی پہلی نظر کے ساتھ جہاں آپکو پہلی بار دیکھا،کب کہاں کیسے اور پھر ہر بار آپکو دیکھ کر وہ کیسے بے بس ہوتے تھے۔

ہر بار وہ آپکے سامنے خود کو کیوں ہارا ہوا محسوس کرتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ ڈوپٹہ جو مجھے ملا تھا وہ بھی اسی قبرستان میں آپکے وجود سے جھلکتا انکے قدموں میں گرا تھا۔

مہر دم سادھے اسے سنتی رہی۔انکھوں سے آنسو بھل بھل کے گرتے اسکا چہرہ بھگو رہے تھے۔

اسے وہ دن یاد تھا جب تیز آندھی کی وجہ سے اسکا ڈوپٹہ یہی گر گیا تھا لیکن مرتسم کی شال اسکے پاس تھی اس لیے وہ ڈوپٹہ ڈھونڈھے بغیر ہی واپس آ گئے تھی۔

اس میں وہ دن بھی لکھا تھا جب آپ تھک کر انکے کندھے سے لگتے روئ تھیں۔جب آپ کڈنیپ ہوئ تھیں۔

اور پھر جب انہیں آپکے نکاح کا پتہ چلا تھا۔

وہ دن انکی ڈائیری میں لکھا تو لفظوں میں تھا لیکن ان لفظوں کا درد مجھے اپنے اندر اترتا محسوس ہوا تھا۔

اور پھر ایک وہ آخری دن بھی تھا جب آپ موت کے منہ میں تھیں۔

وہ ڈائیری آپسے شروع ہو کر آپ کی پہ ختم ہوئ تھی۔وہاں صرف آپکا زکر تھا۔

مہر نے گاڑی کا شیشہ نیچے کر دیا۔اسے جیسے اوکسیجن کی شدید کمی محسوس ہو رہی تھی۔

آپ تو مجھے پہلے بھی بہت عزیز تھیں اسکے بعد آپ اور بھی محترم ہو گئیں۔وہ گہری سانس بھرتا بولا۔

اسکے بعد کے سارے صفحے خالی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں جانا چاہتا تھا کہ آخر انکی موت کی وجہ کیا ہوئی۔اس دن کیا ہوا تھا جب وہ اتنی بری طرح سے ٹوٹے تھے۔اپ موت سے واپس لوٹی تھیں۔لیکن آج تک جان نا سکا۔

وہ کہتا خاموش ہو گیا۔

مہر کی مدھم ہچکیاں گونجی تھیں۔

وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

میں۔۔میں تھی اسکی موت کی وجہ۔میری وجہ سے اسنے اپنی بنی بنائی سلطنت اجاڑ دی۔مہری وجہ سے وہ جینا نہیں چاہتا تھا۔میری وجہ سے وہ جی تو مر ہی چکا تھا اور پھر ہمیشہ کے لیئے موت کی آغوش میں چلا گیا۔

وہ سسکیاں بھرتی دبی آواز میں چیخی تھی۔سینے میں درد سا اٹھا تھا۔

بدر نے لب بھینچے۔

اسنے نرمی سے مہر کو اپنے حصار میں لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپ انکی موت کی وجہ نہیں تھی آپ تو شہزادی تھی ان کے لیئے۔وہ شہزادی جو انہیں اندھیروں سے روشنی میں لائی آپکی وجہ سے انہوں نے اپنے خدا کو دوبارہ پالیا۔

آپ اس طرح سے خود کو قصوروار کہہ کے انکی روح کو ازیت دیتی ہیں۔وہ اسکے سر پہ لب رکھتا بولا۔

مہر کتنی کی دیر روتی رہی جب رو رو کر تھک گئ تو خاموش ہو گئ۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے گھر جانا ہے۔بھیگے لہجے میں کہتے وہ سیٹ سے سر ٹکا گئ۔

بدر سر ہلاتا گاڑی سٹارٹ کر گیا۔

💞💞💞

جو کچھ بھی ہوا اس بارے میں کسی کو مت بتایئے گا ماما نہیں جانتی کہ میں سب جانتا ہوں۔

وہ جب گاڑی سے اترنے لگی تو بدر کی آواز سنتے رک گئ۔

سر ہلاتے اسنے دروزاہ کھولا۔

اور آپ ان سب کی قصوروار نہیں ہیں۔۔اسکے اترتے وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔

مہر تھکے سے انداز میں قدم اٹھاتی اندر کی طرف بڑھ گئ۔

لوگ کہتے ہیں وقت گزر جانے کے ساتھ ساتھ ہر چیز بھول جاتی ہے۔اسنے بھی تو کوشش کی تھی لیکن ماضی ہمیشہ کسی کا کسی صورت میں اسکے سامنے ان کھڑا ہو جاتا تھا اور وہ بھول بھٹکی یاد پھر سے تازہ ہو جاتی۔وقت اسکے ساتھ ایسا کیوں کرتا تھا اسے سمجھ نہیں آئ۔

لاؤنج میں سب سے مل کے وہ اپنے کمرے میں اگئ۔

مرتسم لیپ ٹاپ لیئے بیٹھا تھا۔وہ شائید وہ میٹینگ اٹینڈ کر رہا تھا۔وہ اکثر وقت اب گھر پہ ہی گزارتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مہر قدم قدم چلتی اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی۔مرتسم نے چونک کر اسے دیکھا۔لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا وہ اسکی گود سے لیپٹاپ ہٹاتی سکرین اوف کرتی ٹیبل پر رکھ گئ۔

مرتسم کے سمجھنے سے پہلے ہی وہ اسکی گود میں بیٹھتی اسکی گردن میں چہرہ چھپا گئ۔

مرتسم نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔

مہر میری جان کیا ہوا۔اسکے گرد حصار باندھتے اسکا سر چومتے پوچھا۔

شاہ ماضی ہمارا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتا۔۔وہ سر اٹھائے معصومیت سے بولی۔۔

مرتسم نے گہری نظروں سے اسکا روہانسا چہرہ دیکھا۔

ہم ماضی کو یاد کرنا چھوڑ دیں تو ماضی ہمارا پیچھا چھوڑ دیتا ہے جانم۔یہ تو ہم پہ ڈیپینڈ کرتا ہے نا۔لیکن اگر اسکے باجود بھی نا چھوڑے تو کوئی نا کوئی مصلحت تو ہو گی نا کہ بار بار کیوں ہمارے سامنے ماضی آ کھڑا ہو جاتا ہے

وہ اسکے آنکھیں چومتا نرمی سی بولا۔

مہر اسکے سینے پر سر رکھتے خاموش ہو گئ۔

وہ تو بھلانا چاہتی تھی ماضی کو لیکن ماضی کی کوئی نا کوئی جھلک ہمیشہ اسکے سامنے پھر سے عود آتی تھی تو وہ کیا کرے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مرتسم نے اس سے پوچھا نہیں کیا ہوا۔وہ بس اہستہ آہستہ اسے تھپکتا رہا جیسے ہمیشہ کرتا تھا۔

وہ جانتا تھا جو بھی بات ہو گی وہ خود بتا دے گی۔

وہ اب پر سکون سی اسکی گود میں ہی سو چکی تھی۔

مرتسم کی پر سوچ نظریں اسکے چہرے پر تھیں۔

💞💞💞

آبان۔۔وہ سیڑھیاں اترتا آیت کی آواز سنتا رکا۔

وہ صبح ہی واپس آیا تھا کچھ دیر ریسٹ کر کے وہ اب واپس جا رہا تھا۔

جی ماما۔وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

بات کرنی ہے تم سے۔ایت اسکے سامنے آتی بولی۔

جی کریں۔۔وہ فون پوکیٹ میں رکھتا اسکی طرف متوجہ ہوا۔

ایسے نہیں بیٹھ کے آرام سے بات کرنی ہے۔لیکن تمہارے پاس وقت ہی کہاں ہے۔وہ خفگی سے اسے دیکھتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

میری پیاری ماں اپکے لیئے وقت ہی وقت ہے۔ آپ بولیئے۔۔ وہ اسے بانہوں کے حصار میں لیتا صوفے کی طرف بڑھا۔

تمہارے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر کچھ رکھا تھا مینے۔۔ دیکھا تم نے۔۔ وہ آنکھوں میں چمک لیے بولی۔

آبان نے گہری سانس بھری۔

ماما میں آپکو کیا لگتا ہوں جو ہر روز میرے سائیڈ ٹیبل پر لڑکیوں کے تصویریں چپکا دیتی ہیں۔ وہ بیزار سے لہجے میں بولا۔

کیا مطلب کیا لگتا ہوں۔ میں چاہتی ہوں اب تم شادی کر لو۔ عمر ہو گئ ہے تمہاری۔ اب نہیں کرو گے تو کب کرنی ہے۔ وہ بھڑک گئ۔

اگر تمہیں کوئ پسند ہے تو بتاؤ نہیں تو ان لڑکیوں میں سے کوئ پسند کر لو۔ وہ حتمی انداز میں بولی۔

آبان نے بے چاری نظروں سے اسے دیکھا۔

اچھا ٹھیک ہے آپ مجھے کچھ دن کا ٹائم دیں میں آپکو بتا دوں گا۔ وہ اسکے ہاتھ تھپکتا بولا۔

آیت کا چہرہ کھل اٹھا۔

ٹھیک ہے ایک ہفتے تک مجھے بتا دینا۔ وہ خوشی سے چہکتے بولی۔

آبان اسے اتنا خوش دیکھ مسکرا دیا۔

اب میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے۔ اللہ حافظ۔ وہ اسکے سر پہ بولا دیتا اٹھ کھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ حافظ۔اسکی چوڑی پشت دیکھتے دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری تھی۔

💞💞💞

اصغر کچھ بھی کرو اسکا منہ کھلواو۔نہیں مرنا نہیں چاہیئے ایک دوا ایلکٹریک شاکس سے کوئ نہیں مرتا۔

وہ فون کان سے لگائے عجلت میں بولتا چل رہا تھا۔

اس سے کچھ آگے چلتی زمل اس کی بات سنتی کپکپا کر رہ گئ۔

وہ قدموں کی رفتار آہستہ کر گئ کہ آبان آگے نکل جائے۔

لیکن ابان نے اسے دیکھا ہی نہیں نتیجہ وہ سیدھا اس سے ٹکرایا تھا۔

زمل کی چیخ بے ساختہ تھی۔

وہ دونوں ٹکراتے زمین پر گرے تھے۔ابان نیچے اور زمل اوپر۔

اس اچانک افتاد پر دونوں حیران تھے۔

زمل خوف سے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی۔

اس دن کے بعد سے وہ اسکے سامنے نہیں گئ تھی۔۔ہاں لیکن اسکا خوف کچھ اور زیادہ ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر کبھی وہ سامنے ابھی جاتا تھا تو نظریں چرائے گزر جاتی وہ تو خود آئینے میں خود کو نہیں دیکھ پا رہی تھی

۔

اپنے ہونٹوں پر نظر پڑتے ہی وہ شرم سے سرخ پڑ جاتی۔ابھی اسے ایسے اپنے سامنے دیکھتے وہ کانوں کی لو تک سرخ پڑی تھی۔

جبکہ آبان اسکی سوچوں سے بے نیاز غیر ارادہ اسے مبہوت سا دیکھے جا رہا تھا۔اسکے چہرے پر کھلتے وہ شرم وحیا کے رنگ اسمیں عجیب سے جزبات پیدا کر گئے۔

وہ جانتی تھی آبان اگر اس دن اسے سانس نا دیتا تو شائید وہ آج زندہ نا ہوتی اس لیے اسنے اسکو قصوروار نہیں ٹھہرایا لیکن اسے عجیب سے حیا آنے لگی تھی اس سے۔

ابھی بھی وہ تیزی سے اس پر اٹھی لیکن اسکے بال آبان کی شرٹ میں اٹھک چکے تھے۔

وہ جتنی تیزی سے اٹھی تھی اتنی ہی تیزی سے واپس گری۔اسکے ہونٹ سیدھا آبان کے سینے سے ٹکرائے تھے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زمل تو زمل آبان کے بھی ہوش ٹھکانے لگے تھے۔

وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا تیزی سے سیدھا ہوا تھا لیکن زمل کو خود سے الگ نہیں کیا۔

زمل کانپتے ہاتھوں سے اپنے بال نکالنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ نکلنے کی بجائے اور الجھ گئے۔

وہ روہانسی ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

میں کرتا ہوں۔ابان کی گھمبیر بھاری آواز سنتے وہ کپکپاتے ہاتھ پیچھے کر گئ۔

وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتا اسکے بال نکال گیا۔

اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے وہ کپکپائ تھی۔بال نکلتے وہ تیزی سے پیچھے ہوئ۔

لب کچلتے وہ آبان کو دیکھے بغیر اندر بھاگ گئ۔

آبان کی نظریں اسکے لبوں پر ہی ٹک گئ تھیں۔

اسنے انجانے میں ہی اپنے ہونٹوں کو چھوا عجیب سی بے چینی ہوئ تھی۔

کنپٹی سہلاتے اسنے گہری سانس بھرتے اسکے سحر سے نکلنا چاہا۔

تیز تیز قدم اٹھاتے وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

آنکھوں میں ہلکی سی سرخی چھائ تھی۔

وہ گلاسز چڑھاتا گاڑی سٹارٹ کرتا احمد والا سے نکلتا چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

زمل کیا ہوا۔۔ایزل اسے حواس باختہ سا اندر بھاگتے دیکھتے حیرانگی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ک۔کچھ نہیں آپی وہ باہر بہت گرمی ہے نا تو دل گھبرا رہا تھا۔وہ ایزل کے اچانک سامنے آنے پر ہربڑائی سی بولی۔۔

اچھا ریلیکس ہو کر بیٹھو۔وہ اے_سی سپیڈ بڑھاتے بولی۔

زمل ملازمہ کے ہاتھ سے پانی پکڑتے ایک ہی سانس میں گلاس خالی کر گئی۔اسکا حلق سوکھ گیا تھا۔

ایزل حیرت سے اسے دیکھتے کندھے اچکا گئی۔

💞💞💞

نہیں نہیں مجھے نہیں کھانی۔۔وہ زمین پر پیر پٹکتے روتے ہوئے بولی تھی۔

نور آپ تو بہت اچھی بے بی ہو۔ایسے نہیں کرتے چلو شاباش یہ میڈیسن لے لو۔مہر اسے پیار سے پچکارتے بولی۔

پچھلے ایک ہفتے مہر اسکا علاج کر رہی تھی۔

آہان شاہ اپنی فیملی کے ساتھ کچھ دنوں کے لیئے اسلاماباد شفٹ ہوئے تھے۔تاکہ نور العین کا علاج ہو سکے۔۔

مہر باقاعدگی سے نور العین کا چیک اپ کرتی اسکی میڈیسنز میں کافی چینج کیا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن وہ میڈیسنز کھاتی نہیں تھی۔

مجبوراً مہر کو آج انکے گھر آنا پڑا۔ لیکن وہ ہنوز ضد کر رہی تھی۔

زارا اور روشانے بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئیں۔ وہ ہمیشہ ہی ایسے کرتی تھی۔

براق جو مہر کے ساتھ آیا تھا وہ لب دباتا گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

براق بھی مہر کی طرح ایک سائیکیٹرس ہی بننا چاہتا تھا۔

اسکی انٹرنشپ چل رہی تھی۔ جو وہ مہر کے ہوسپٹل میں کر رہا تھا۔

وہ اکثر پیشنٹس کو دیکھنے مہر کے ساتھ جاتا تھا۔

اچانک اسکے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا۔ اسکی زہین آنکھیں چمکی تھیں۔

وہ دانین کا بیٹا تھا کیسے ممکن تھا اسکا خرافاتی دماغ خاموش رہے۔

مہر چاچی آپکو پتا ہے کل مجھے ماما بتا رہی تھیں کہ کچھ بچے گھر سے غائب ہو گئے ہیں۔ وہ سنجیدگی سے مہر کے پاس بیٹھتا بولا۔

مہر نے اسے گھورا تو اسنے آنکھوں سے کچھ اشارہ کیا۔

وہ سر ہلا گی۔

کیوں۔ کیوں غائب ہوئے ہیں۔ مہر حیرانگی سے اسے دیکھتے بولی۔

نور ان دونوں کی باتیں سنتی اپنی گڑیا سے کھیلنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ وہ بچے اپنی میڈیسنز اور کھانا ٹائم پہ نہیں لیتے تھے۔بہت ضد کرتے تھے۔اس لیے انہیں مونسٹر لے گیا۔

وہ مصنوعی افسوس سے بولا۔

یہ تو بہت بری بات ہے۔ٹائم۔پہ میڈیسنز اور کھانا لینا چاہئیے۔دیکھو تو اب مونسٹر لے گیا نا اب وہ انہیں کھا جائے گا۔مہر نفی میں سر ہلاتے کن اکھیوں سے نور کا فق ہوتا چہرہ دیکھتے بولی۔

م۔میں میڈی لوں گی کھانا بھی کھاؤں گی۔وہ جلدی سے مہر کے قریب ہوتے بولی۔

مونچھوں والے انکل آپ پلیز اس مونسٹر کو نا بتانا میں اب روز ٹائم پہ میڈی اور کھانا کھاؤں گی۔وہ براق کا بازو کھینچتے بولی۔

ان چاروں نے مسکراہٹ دبائی۔

ویری گڈ چلو پھر کھاؤ شاباش۔مہر مسکراہٹ دباتے اسکے سامنے نوالہ کرتے بولی۔

وہ جھٹ سے جھک کر اسکے ہاتھ سے نوالہ کھا گئی۔

آپ دونوں چاہے تو اپنا کام کر سکتی ہیں ہم دیکھ لیں گے انہیں۔

براق زارا اور روشانے کو دیکھتا بولا تو وہ سر ہلاتی کچن کی طرف بڑھ گئی۔

کیونکہ انہیں لنچ ریڈی کرنا تھا۔

مہر نور کو کھانا کھلانے لگی۔جب اسکا فون رنگ کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ براق کو اسکا دھیان رکھنے کا کہتے فون اٹھاتے سائیڈ پر ہو گئ۔

براق اب اسے کھانا کھلانے لگا۔

مونچھوں والے انکل۔وہ نوالہ چباتے اسے دیکھتے بولی۔

براق نے اسے گھورا۔

انکل نہیں ہوں میں۔وہ اسکے منہ میں نوالہ ڈالتے بولا۔

مونچھوں والے تو انکل ہی ہوتے ہیں۔ہی ہی ہی۔وہ منہ پر ہاتھ رکھتے ہستے ہوئے بولی۔

براق اسکے یوں ہسنے پر مسکرا دیا۔

نہیں انکل بہت بڑے والے ہوتے ہیں لیکن میں آپکے داؤد بھائ جتنا ہوں نا۔وہ اسے سمجھانے کے انداز میں بولا۔

بیس۔وہ زور و شور سے سر ہلا گئ۔

پھر میں کیا بولوں اپکو۔دادو بھائ کے جیسے بھائ۔وہ چٹکی بجا کر بولی۔

استغفرُللہ۔۔وہ اچھل ہی تو گیا تھا اسکے منہ سے بھائ سنتے۔

بھائ نہیں دوست۔اپ مجھے فرینڈ کہہ سکتے ہو۔

وہ اسے پانی دیتا بولا۔

اوکے فرینڈ لیکن پھر آپکو میرے ساتھ کھیلنا پڑے گا۔پرامس کرو۔وہ نیو فرینڈ ملنے پر خوش ہو گئ۔

Posted On Kitab Nagri

اوکے۔براق نے مسکراتے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔

ٹھیک ہے آپ میرے فرینڈ ہو تو پھر میں جیسا کہوں گی۔

ویسا کرنا پڑے گا۔وہ منہ پر ہاتھ رکھتے کچھ سوچتے بولی۔

براق اسے میڈیسنز دیتا ہس دیا۔اچھا کیا کرنا پڑے گا۔

آپ یہ گندے والی مونچھے کٹوادو۔چھوٹی چھوٹی سی کروالونا۔وہ اسکی مونچھوں کو ہاتھ سے چھوٹا کرنے کی کوشش کرتے بولی۔

براق اسکے ہاتھ کو اپنے لبوں پر محسوس کرتے گھبرا کر پیچھے ہوا۔

کیا ہوا فرینڈ نہیں کرواوگے۔وہ اداس ہوتے بولی۔

کیوں نہیں میری فرینڈ نے کہا ہے تو میں ضرور کرواؤں گا۔وہ اسکا اداس چہرہ دیکھا بے ساختہ بولا۔

سچی۔۔وہ خوشی سے اچھلی۔

مچی۔براق نے اسکی ناک دبائی۔

آپ بہت اچھے ہو فرینڈ نو رلوزیو۔وہ اسکے گال پر لب رکھتے خوشی سے بولی۔

براق ساکت ہوا تھا۔وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھتا بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔اسکے نازک ہونٹوں کے لمس سے دل میں عجیب سے کھلبلی سی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نور اب اپنی گڑیا کے ساتھ مصروف ہو چکی تھی۔

ریلیکس ریلکس وہ بچی ہے۔وہ دل پہ ہاتھ رکھتا بڑھتی دھڑکنوں کو ڈپٹتا بولا۔

مہر واپس آئی تو اسے خوش دیکھ حیران ہوئی۔وہ نا صرف سارا کھانا ختم کر چکی تھی بلکہ میڈیسنز بھی لے چکی تھی۔

اب وہ براق کو اپنی گڑیا دکھا رہی تھی۔

واہ یہاں تو دوستی ہو گئی۔وہ خوشگوار حیرات سے بولی۔

آہان نے اسے بتایا تھا کہ نور کبھی کسی کو اپنے ٹوائز کو ہاتھ نہیں لگانے دیتی چاہئے وہ روشانے ہی کیوں نا ہو۔

مہر آنٹی یہ میرے نیو فرینڈ ہیں۔اب سے ہم دونوں ساتھ کھیلیں گے اور میری گڑیا کی شادی بھی ساتھ کروائیں گے۔۔وہ خوشی سے بولی۔

مہر نے حیرانگی سے براق کو دیکھا۔وہ اتنی جلدی کسی سے اٹیچ نہیں ہوتا تھا۔

مہر کے دیکھنے پر وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا نظریں چرا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

دوست بن کے ٹریٹ کروں گا تو بات آسانی سے مان جائے گی اور پھر ایسے جلدی ریکور بھی کر جائے گی۔مہر کے دیکھنے پر وہ وضاحت دیتا بولا۔

مہر سر ہلا گئ۔

💞💞💞

اسلام و علیکم سر!! اسکے تھانے داخل ہوتے ہی سب احتراماً کھڑے ہوتے اسے سلوٹ کرتے بولے تھے۔

وہ زیر لب جواب دیتا اپنے کیبن کی طرف بڑھا تھا جب سب کی دبی دبی مسکان دیکھتا رکا۔

کیا مسلہ ہے کام کرو اپنا۔وہ پیچھے مڑتا غصے سے بولا۔اج سب سے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

وہ سر جھٹکتا اپنے کیبن میں داخل ہوا۔

سر جیسا اپنے کہا تھا ویسے ہی کیا تھا اسنے منہ بھی کھول دیا ہے۔اصغر اسکے پیچھے داخل ہوتا بولا۔

آبان سر ہلاتا کوی فائل نکالنے لگا۔

اسکا بیان بھی ریکارڈ کر لیا گیا ہے اور۔۔آبان کے مڑنے پر اصغر کو بریک لگی۔

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

اسکے چپ ہونے پر آبان نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگے۔۔ائیبرو اچکاتے کہا۔

سر میرے خیال میں آپکو شرٹ چینج کر کے آنی چاہیئے تھی۔اصغر مسکراہٹ دباتا بولا۔

آبان کو تپ چڑھی۔

کیوں کیا مسلہ ہے کوئی جوکر لگ رہا ہوں جو سب کو ہسی آرہی ہے مجھے دیکھ کر۔وہ فائلز پٹکتا بولا۔

جوکر نہیں سر عاشق لگ رہے ہیں جو اپنی محبوبہ کے پاس سے آرہا ہے۔وہ کھی کھی کرتا بولا۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔ابان غصے سے بولا۔

سر آپ اپنی شرٹ دیکھ لیں ایک بار میں چلتا ہوں۔ہستے ہوئے بولتا جلدی سے غائب ہوا تھا۔

آبان نے چونک کر اسے دیکھا۔اسنے سر جھکاتے اپنی شرٹ کو دیکھا ٹھیک تو تھی لیکن اسکی نظر ایک جگہ ٹھہر گئی۔

اسنے ہاتھ بڑھاتے اپنے سینے پر لگے اورنج لپسٹک کے نشان دیکھے جو ہونٹ کے شیپ میں لگے ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

واٹ دا۔۔وہ کہتے کہتے رک گیا۔

اسے صبح زمل سے ہوا ٹکراؤ یاد ایا۔

افف۔۔ گہری سانس بھرتے اسنے ٹشو سے وہ نشان صاف کیے لیکن وہ زرا سا بھی صاف نہیں ہوا۔

جھنجھلاتے اسنے کپڑا گیلا کرتے اچھے سے رگڑا تب جا کر وہ کچھ مدھم پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

کتنی خفت اٹھانی پڑی تھی اج اسے اس نشان کی وجہ سے۔وہ تپ ہی تو گیا تھا۔

💞💞💞

مرتسم نے ارسہ سے بات کرنے اسے سچویشن سے آگاہ کیا تھا۔سات سالوں میں وہ جان چکی تھی کہ مرتسم اور مہر کبھی بھی انوشے کو اپنے بچوں سے کم نہیں سمجھیں گے اسلیے وہ مان گئ تھی۔

گھر والوں کو مرتسم نے صاف صاف بتا دیا تھا انوشے کے بارے میں سوائے بچوں کے سب سچائ جانتے تھے۔

وشہ اور عادی تو کتنی ہی دیر بے یقین بیٹھے رہے اگر آج انک بیٹا انکے پاس تھا تو صرف اور صرف ساحر کی وجہ سے۔وہ جتنا شکر کرتے کم تھا۔

بچوں کے لیئے وہ مرتسم کے کسی دوست کی بیٹی تھی جنکی ڈیتھ ہو چکی تھی۔

باقی کسی کو اعتراض نا تھا سوائے ابراہیم کے۔جسکی وجہ سے وہ یتیم ہوئ تھی اسی نے اسکے گھر میں آنے پر سب سے زیادہ ہنگامہ کیا تھا۔کہ وہ کیوں انکے گھر میں رہے گی۔

لیکن عادی اور وشہ کی ڈانٹ سے وہ خاموش ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس طرح سے انوشے شاہ ولا اگئ۔پہلے پہل تو وہ بہت ڈری ہوئی سی تھی لیکن سب کے پیار کی وجہ سے وہ جلدی ہی سب سے گھل مل گئ۔

ابراہیم اور کاشان کا انہیں دنوں ٹرپ گیا تھا اس لیے وہ دونوں ان دنوں گھر نہیں تھے۔

اس طرح انوشے نا صرف شاہ ولا بلکہ احمد ولا میں بھی سب کی لاڈلی بن چکی تھی۔وہ گھر میں سب سے چھوٹی تھی اس لیے ہر کوئ اسے دل و جان سے پیار کرتا تھا۔اور وہ اتنا پیار پاتے ہی کھل اٹھی تھی۔

💞💞💞

مجھے آپ لوگوں سے ضروری بات کرنی تھی۔ڈائینگ ٹیبل پر وجدان کی سنجیدہ آواز گونجی۔۔

سب نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔

آہان شاہ چاہتے ہیں اب بچوں کا نکاح کر دینا چاہیئے۔اگر ہانم راضی ہے تو۔

ویسے بھی ہانیہ کے سسرال والے بھی اب رخصتی چاہتے ہیں۔میں سوچ رہا ہوں دونوں بچیوں کو ایک ساتھ ہی رخصت کر دیا جائے۔۔

وہ سنجیدگی سے بولے۔۔

صائم (ہانیہ کے والد) سے میری بات ہو چکی تھی اسے کوئ مسلہ نہیں ہے۔۔

ہانم بیٹا بتاؤ آپ کیا چاہتے ہو۔ماہم اپیا نے اس سے پوچھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پچھلے ایک مہینے سے داؤد کے ساتھ تھی۔

وہ لوگ اکثر لنچ یا ڈنر اکھٹے کرتے، کبھی شاپنگ، پک اینڈ ڈراپ وہ اس عرصے میں ایک دوسرے کو بہت اچھے سے جان چکے تھے۔

جیسا آپکو بہتر لگے لگا۔مجھے کوئی اعتراض نہیں۔وہ مدھم لہجے میں بولی۔

اوامطلب اب ہانیہ آپی اور ہانم آپی کی شادی ہو گی۔۔مرحا کی پرجوش آواز گونجی۔

ہاں گڑیا بلکل۔۔حاشر اسکے سر پر چپت لگاتا بولا۔

لیکن میں سوچ رہی ہوں ہم حاشر کی بھی ساتھ ہی کر دیں۔اسکی بھی تو اب شادی کی عمر ہے۔۔ماہین بھابھی کی آواز پر پانی پیتے حاشر کو اچھو لگا۔

اسنے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا۔

ہاں بلکل میں بھی یہی سوچ رہی تھی۔روحاما نے مسکراتے کہا۔

کیوں برخوردار کیا خیال ہے۔کوئی لڑکی دیکھ رکھی ہے۔مرتسم اسکے ہوائیاں اڑتے چہرے کو دیکھ محظوظ ہوتا بولا۔

میری شادی کی بات کہاں سے آگئی یار۔۔وہ جھنجھلاتا بولا۔

کیا مطلب کہاں سے آگئی۔شادی تو کرنی ہے نا یا کنوارے ہی رہنا ہے۔مہر ہستے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بلکل بتادو اگر کوئ پسند ہے تو ورنہ میری نظر میں بھی ہے ایک پیاری سی لڑکی۔ماہین بھابھی اسے چھیڑتے بولیں۔

حازق اور میثم اسکی درگت بنتے دیکھ محظوظ ہو رہے تھے۔

ہاں ہاں بتا دیں حاشر بھائ یہ نا ہو کہ بڑی ماما خود ہی کوئ لڑکی آپکے لیئے پسند کر لیں پھر آپ اپنی گرلفرینڈ کو کیا جواب دیں گے۔۔ مرحا اسکے پر جھکتے رازداری سے بولی لیکن اسکی آواز سب تک پہنچی تھی۔

سب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

وہ جھنپ گیا۔ایسی بات نہیں ہے ماما آپ دیکھ لیں آپکو جو پسند ہو۔

وہ جھجھک کر بولا۔

سچ میں تمہیں کوئ پسند نہیں۔وشہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔وہ ساتھ ساتھ اپنے پاس بیٹی انوشے کو بھی کھانا کھلا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک ہفتے سے وہ اس گھر میں تھی مہر اور مرتسم کے بعد وہ سب سے زیادہ وشہ سے اٹیچ ہو گئ تھی۔

وشہ کو تو وہ پیاری سی گڑیا اتنی پسند تھی وہ ہر وقت وشہ کے پاس ہی رہتی تھی۔

نہیں۔وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

یار ہمارا بچہ تو بہت شریف ہے۔۔عادی ہستے ہوئے بولا تو باقی سب بھی مدھم سا مسکرا دیئے۔

Posted On Kitab Nagri

میں سوچ رہی تھی کیوں نا ہم حاشر کے لیئے روشانے کو مانگ لے۔میں وٹے سٹے کا نہیں کہہ رہی بس مجھے وہ پسند ہے۔

وہ جھجھک کر بولی۔

سب ایک دم سے خاموش ہوئے تھے۔

حاشر کے سامنے یکدم سنجیدہ سا چہرہ لہرایا تھا۔

روشانے واقعی بہت اچھی لڑکی ہے حاشر کے ساتھ جچے گی۔مہر نے مسکراتے لہجے میں کہا۔

ہاں بلکل کیارائے ہے پھر لڑکے۔وجدان بھائی نے حاشر کو دیکھا۔

جیسا آپ سب کو بہتر لگے۔۔وہ ہلکا سا مسکراتے بولا۔

مطلب لڑکے کی ہاں ہے۔۔

پریشے اسے مسکراتے دیکھ اونچی آواز میں بولی۔۔

انوشے اب اونگ رہی تھی اسلیے وشہ نے اسے اپنی گود میں اٹھالیا۔

ٹھیک ہے تو پھر آہان شاہ سے بات کرتے ہیں پھر دیکھتے ہیں انکا جواب۔وجدان بھائی نیپکین سے منہ تھپکتے بولے۔

باقی سب بھی کھانا ختم کرتے اٹھ گئے۔

ماما۔۔تبھی کاشان اور ابراہیم کی آواز گونجی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ آج ایک ہفتے بعد ٹرپ سے واپس آئے تھے۔

سب نے خوشگوار حیرت سے انہیں دیکھا۔

وشہ۔ابراہیم کو دیکھتے آگے بڑھ لیکن اسکی گود میں انوشہ تھی۔

ویلیکم مائے بوائے۔وہ اسکا ماتھا چومتے بولی۔ابراہیم کا چہرہ پھیکا پڑا۔اج وشہ نے اسے گلے نہیں لگایا۔وہ ایک ہفتے بعد آیا تھا۔وجہ اسکی گود میں وہ لڑکی تھی۔

اسنے نفرت سے انوشے کو دیکھا اور ماہم کی طرف بڑھ گیا۔

وشہ نے حیرت سے اسے دیکھا وہ انوشے کو کمرے میں لٹانے چلی گئ۔

واپس آتے اسنے ہمیشہ کی طرح ابراہیم کو گلے لگاتے اسے پیار کیا لیکن وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

بچے شائید تھک گئے ہیں میرے خیال میں انہیں آرام کرنا چاہیئے۔مہر نے کہا تو سب سر ہلاتا پنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

وشہ کی نظروں نے دور تک اپنے بیٹے کا پیچھا کیا تھا جسکا چہرہ سپاٹ تھا۔

وہ اپنا وہم سمجھتی سر جھٹک کو آگے بڑھ گئ۔۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

یہ اس کیس کے بہت امپورٹنٹ ثبوت ہیں حازق۔ تمہیں انہیں جلد از جلد کسی سیف جگہ پہنچانا ہے ۔ابھی اگلی تاریخ میں پندرہ دن ہیں۔اور مجھے امید ہے وہ لوگ تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش ضرور کریں گے اس لیے سنبھل کر رہنا۔عاطر صاحب تنبیہ لہجے میں بولے۔

حازق خاموشی سے سنتا سر ہلا گیا۔

آپ فکر مت کریں خدا کے علاوہ کسی میں ہمت نہیں حازق میر کو کوئی نقصان پہنچا سکے۔اور رہی بات ان ثبوتوں کی تو یہ میرے پاس بلکل سیف ہیں۔

میں بھی دیکھتا ہوں کیسے وہ لوگ جھوٹ کی بنا پر یہ کیس جیتتے ہیں۔۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

اس وقت جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا ہے برخوردار۔وہ لوگ بہت خطرناک ہیں یقیناً ان ثبوتوں کو مٹانے کی کوشش کریں گے اسلیے پھر کہہ رہا ہوں سنبھل کر رہنا۔

وہ گہری سنجیدگی سے بولے تو وہ سر ہلا گیا۔

عاطر صاحب اسے کچھ اور پوائنٹس بتانے لگے۔

وہ پوری توجہ سے انہیں سن رہا تھا جب اچانک اسکی نظر کونے کی ٹیبل پر گئی۔

اسکے چہرے پر سنجیدگی کے ساتھ سختی کے تاثرات بھی نمایاں ہوئے تھے۔آنکھوں میں جیسے شرارے پھوٹے تھے۔

وہ سختی سے مٹھیاں بھینچ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ اس سے بے نیاز ایزل ہمیشہ کی طرح پٹ پٹ بولتی جا رہی تھی۔

وہ آج اپنے کالج فرینڈز کے ساتھ ڈنر کرنے آئی تھی۔وہ لوگ کافی ٹائم بعد ملے تھے۔

باقی سب تو جا چکے تھے لیکن شاویر جو اب اسکے ساتھ ہوسپٹل میں کولیگ بھی تھا وہ ابھی تک وہیں تھا۔ایزل کو وہی ڈراپ کرنے والا تھا۔

وہ لوگ آئیس کریم کے لیئے ابھی تک رکے ہوئے تھے۔

ایزل اسے کالج کا کوئی قصہ سناتی کھکھلائی تھی۔

تمہیں یاد ہے میں سب کے ہاتھ دیکھتا تھا۔وہ دلچسپی سے اسے دیکھتا بولا۔

ہاں بلکل مجھے اچھے سے یاد ہے۔لڑکیوں کے ہاتھ پکڑنے کے لیئے تم انہیں جھوٹی کہانیاں سناتے رہتے تھے۔ایزل ہستے ہوئے بولی۔

تو وہ بھی مسکرا دیا۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے مینے جو کہا تھا اکثر کا وہی سب سچ ہوا ہے۔چاہے تو آزمالو۔وہ کندھے اچکاتا بولا۔

رئیلی۔۔چیئر سے آگے ہوتے دلچسپی سے پوچھا۔

ہاں بلکل لاؤ تمہارا بھی دیکھوں۔وہ اسکی دلچسپی دیکھتا بولا۔

ہاں بلکل وہ جلدی سے اپنا ہاتھ اسکے آگے بڑھا گئی۔جسے وہ تھامتا غور سے دیکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

یار ایزل یہاں تو لکھا ہے کہ تمہاری شادی خاندان میں ہی ہونی ہے۔وہ منہ بگاڑتا بولا۔

ایزل کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔جس سے اسکے ڈمپلز نمایاں ہوئے تھے۔

شاہ ویر مبہوت سا اسے دیکھنے لگا۔

جبکہ ان سے دور حازق میر شاہ کا پورا وجود جیسے انگاروں پر گسیٹ لیا گیا ہو۔

دل کیا اسکا ہاتھ جڑ سے اکھاڑ دے۔

ہونٹ بھینچتے اسنے خود پر قابو پانے کی کوشش کی۔

لیکن ہاتھ کے بعد اب ایزل کے چہرے کی طرف بڑھتا اس لڑکے کا ہاتھ دیکھتے وہ جھٹکے سے اٹھا۔

عاطر صاحب میں بعد میں آپسے ملتا ہوں انکی سنے بغیر ہی ایزل کے ٹیبل کی طرح بڑھا تھا۔

اس سے پہلے کہ شاویر کا ہاتھ ایزل کے ڈمپل کو چھو لیتا کسی نے سختی سے اسکا بازو تھاما تھا۔

ان دونوں نے چونک کر دیکھا۔

میر۔وہ اچھنبے سے اسے دیکھتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حازق کی قہر برساتی نظریں شاویر پر تھیں اسنے اتنی سختی سے اسکا ہاتھ پکڑا تھا کہ ویر کو لگا جیسے اسکا ہاتھ ٹوٹ جائے گا۔

وہ وہی لڑکا تھا جو اس رات ایزل کو ڈراپ کرنے آیا تھا۔

لیو مائی ہینڈ۔وہ درد کی شدت سے دبی آواز میں چیخا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کافی لوگ انکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

میر چھوڑو۔ایزل کو جب احساس ہوا تو وہ تیزی سے حازق کی طرف بڑھی۔

حازق نے جھٹکے سے اسے چھوڑا تو وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تھا۔

ویر تم ٹھیک ہو۔وہ فکر مندی سے اسکا ہاتھ دیکھتے بولی۔

وہ لب بھینچتا سر ہلا گیا۔

اسکا اتنی فکر مندی سے ویر کہنا حازق کو تن بدن کو سلگھا گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ ایزل کا ہاتھ تھامتا حازق نے جھٹکے سے ایزل کو اپنی طرف کھینچا تھا۔

وہ کٹی ڈالی کی طرح اسکے سینے سے الگی۔

میر۔ایزل نے سہم کر اسے پکارا۔

دوست ہو دوست بن کر رہو ڈونٹ کراس یور لمٹس۔وہ شاویر کو دیکھتا غرایا تھا۔

شاویر لب بھینچ گیا۔وہ جانتا تھا حازق ایزل کا کزن ہے۔

وہ شکوہ کن نظروں سے ایزل کو دیکھتا وہاں سے چلا گیا۔

ویر۔ویر لسن ایم سوری۔وہ اسکے پیچھے جانے کو لپکی لیکن اسکا ہاتھ حازق کی گرفت میں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرا ہاتھ چھوڑو۔۔وہ دبی آواز میں چیخی تھی۔حازق اسکی بات کو نظروں انداز کرتا جھٹکے سے اسے کھینچتا باہر لے گیا۔

میر کیا بدتمیزی ہے یہ چھوڑو مجھے۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی ویر کے ساتھ ایسا کرنے کی۔وہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتی دبے دبے انداز میں چیخ رہی تھی۔

پارکنگ میں آتا لاتے حازق نے اسے اپنی گاڑی سے لگایا۔

اسکے دائیں بائیں ہاتھ رکھتا وہ اس پر جھکا۔

ایزل غازیان شاہ۔پوچھ سکتا ہوں رات کے اس پہر تم اس لڑکے کے ساتھ کیوں تھی۔وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا سرد لہجے میں بولا۔

ایزل نے غصے سے اسے دیکھا۔تم ہوتے کون ہو یہ سوال مجھ سے پوچھنے والے۔اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے دوست کے ساتھ ایسے بیہو کرنے کی۔

کونسے پاگل پن کے دورے پڑتے ہیں تمہیں۔وہ اپنا بازو سہلاتی چیخ کر بولی۔اسکے سفید بازوں پر حازق کی انگلیوں کے نشان واضح تھے۔

میں کون ہوں یہ تو میں تمہیں اچھے سے بتادوں گا لیکن پہلے میرے سوال کا جواب دو کس حق سے وہ تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہارے اتنے نزدیک بیٹھا تھا۔کس حق سے وہ تمہارے چہرے کو چھونے جارہا تھا۔وہ گاڑی کے دروازے پر ہاتھ مارتا غرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل اتنے قریب سے اسکی دھاڑ سنتے اچھلی تھی۔

می۔میں بابا سے پوچھ کر آئی تھی۔وہ دوست ہے میرا۔بولتے اسکا لہجہ لڑکھڑا گیا۔

مقابل کی بھوری آنکھیں آگ اگل رہی تھیں۔اسکی پھولی ہوئی رگوں سے وہ اسکے غصے کا پتہ لگا سکتی تھی۔

بابا سے یہ بھی پوچھا تھا کہ کوئی لڑکا مجھے چھو سکتا ہے۔وہ اسکا منہ دبوچتا پھر سے دھاڑا تھا۔

میر چھوڑو مجھے۔کیا جنگلی پن دکھا رہے ہو اگر وہ حق نہیں رکھتا تھا تو تم بھی نہیں رکھتے۔وہ اپنے جبڑے میں اٹھتی ٹھیسیں برداشت کرتے چیخی تھی۔

حازق نے اسکا منہ چھوڑتے اسکے چاکلیٹی بال دبوچے تھے۔

ایک بات میری اپنے اس الٹے دماغ میں بٹھالو ایزل غازیان شاہ۔

تم پر اگر کسی کا حق ہے تو صرف اور صرف حازق میر شاہ کا۔تم ازل سے میری تھی میری ہی بنو گی۔اور حازق میری اپنی چیزوں پر کسی کی نظر تک برداشت نہیں کرتا ہاتھ تو دور کی بات ہے۔

میں یہ حق تمہیں بھی نہیں دیتا۔وہ اسکا ہونٹ دانتوں سے آزاد کرواتے اپنے ازلی مخصوص انداز میں بولتا ایزل کے چودہ طبقے روشن کروا گیا۔

تم پاگل ہو چکے ہو کیا کوئی نشہ وشہ کر کے آئے ہو۔شرم نہیں آتی اپنے سے بڑی لڑکی کو پرپوز کر رہے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے پیچھے دھکا دیتی غصے سے بولی۔

حازق اسکے دھکے سے زرا انچ بھی نہیں ہلا۔۔

اچھا بڑی کیا واقعی تمہارا یہ نازک سراپا دیکھ کون کہے گا کہ تم مجھ سے بڑی ہو۔ وہ اسکے نازک بدن پر چوٹ کرتا بولا۔

ایزل نے سلگ کر اسے دیکھا وہ واقعی اسکے سامنے چھوٹی سی لگتی تھی۔ اسکے باڈی بلڈر وجود دیکھ ایزل کو رونا ایا۔

اور رہی بات پرپوز کی تو تم جیسی لڑکی پر حازق میر شاہ اپنے جزبات ضائع نہیں کرتا میں تمہیں وارن کر رہا ہوں کہ آئیندہ تم مجھے کسی لڑکے کے آس پاس بھی نظر آئی تو اپنی سلامتی کی دعا کر لینا۔

وہ سرد لہجے میں کہتے سیدھا ہوا تھا۔

ایزل نے تیش سے اسے دیکھا۔ اگلے ہی پل وہ اسکا کالر جکڑتی اسے خود پر جھکا گئ۔

اسنے ائیر بورا چکاتے ایزل کی ہمت کو داد دی۔

کیا مطلب ہے تمہاری مجھ جیسی لڑکی ہاں۔ اپنے ہونے کا حق تم جتا رہے ہو لیکن ہو نہیں اور کیا لگتا ہے تمہیں میں کوئ گری پڑی لڑکی ہوں۔ لڑکوں کے ساتھ افیئر ہے میرا یا پھر اپنے بدن کی نمائش۔۔ اس سے پہلے کہ وہ آگے بولتی اسکا چہرہ پھر سے حازق کی قید میں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل شاہ بکواس کرنے سے پہلے یہ سوچ لو کہ تم حازق میر کی امانت ہو اور میں اپنی چیزوں کے بارے میں ایسے الفاظ برداشت نہیں کروں گا۔تم پر اپنا حق جتاتا ہوں کیونکہ مجھے یہ حق ملنے والا ہے۔تم بچپن سے میرے نام لکھی جا چکی ہو۔

تیار کر لو خود کو میری دسترس میں آنے کے لیئے۔وہ اسکا منہ دبوچتا سرد لہجے میں بولا۔

ایزل نے ابھی منہ کھلا ہی تھا کہ وہ دروازہ کھولتا اسے گاڑی میں پٹک گیا۔

میر۔۔وہ چلائی لیکن حازق کان بند کیے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔

مجھے بتاؤ کیا مطلب ہے تمہارا کہ میں تمہارے نام لکھی ہوئی ہوں۔

تم مہر کے پھوپھو کے بیٹے کے علاوہ میرے کچھ نہیں لگتے اور نا ہی میں تمہیں اپنا کچھ اور بننے دوں گی۔

وہ اسکا منہ نوچنے کی کوشش کرتی چلائی تھی۔

حازق نے ایک ہاتھ سے ڈرائیونگ کرتے دوسرے ہاتھ سے اسکے دونوں ہاتھوں کو قابو کیا تھا۔

وہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں تمہیں بتا رہی ہوں تمہاری ملکیت نہیں ہوں میں اور نا ہی سمجھنے کی کوشش کرنا ورنہ بہت برا کروں گی۔وہ جھٹپٹاتے چیخی تھی۔

لیکن حازق پر کوئی اثر نہیں ہوا وہ بجائے گھر جانے کے گاڑی سڑکوں پر بھی گھماتا رہا۔

ایزل چیخ چیخ کر تھک کر چپ ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پورے دو گھنٹے سڑکوں پر گاڑی گھماتا رہا تھا۔

جبکہ ایزل بڑبڑاتی نیند میں جا چکی تھی۔

💞💞💞

اسنے گردن موڑتے ساتھ والی سیٹ پر دیکھا تو وہ دنیا جہاں سے بیگانہ گہری نیند میں گم تھی۔

ہونٹ ہلکے سے وا تھے۔ جبکہ ہونٹوں کے نیچے عین چمکتے تل نے اسے بے چین کیا تھا۔

وہ اسکے تل کو گھورتا چہرہ موڑ گیا۔

اسنے جان بوجھ کر یہاں دو گھنٹے ضائع کیے تھے وہ جانتا تھا ایزل جتنے غصے میں تھی وہ گھر میں جاتے ہی ہنگامہ کر دیتی۔

لیکن اب صبح جب وہ اٹھے گی غصہ تھوڑا کم ہو گا۔ جب تک وہ کوئی ہنگامہ کرے گی وہ مہر کو منا لے گا اسے یقین تھا۔

وہ پہلے ہی سب پلان کر کے بیٹھا تھا۔

گھر کے سامنے گاڑی روکتے اسنے ایزل کو دیکھا جو ویسے ہی گہری نیند میں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے کیسے اٹھایا جائے وہ جانتا تھا کہ اسکی ماں کی طرح ایزل شاہ کی نیند بھی کتنی پکی تھی چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اٹھے گی اپنی نیند پوری کر کے ہی۔

کنپٹی سہلاتے اسنے ایک گہری نظر اس پر ڈالی اور گاڑی سے اتر آیا۔

اسکی سائیڈ جاتے اسنے دروازہ کھولا ایک کوشش کی اسے اٹھانے کی۔

ایزل۔۔ایزل اٹھو گھر آگیا اندر جا کر نیند پوری کرو۔حازق نے اسے جھنجھوڑا لیکن وہ اٹھنے کی بجائے الٹا خود پر جھکے حازق کی گردن میں بانہیں ڈالتی اسکی سینے پر سر رکھ گئ۔۔

حازق کا سانس تھما۔وہ سانس روکے خود سے لپٹے اس نازک وجود کو دیکھنے لگا۔

دل کی دھڑکنیں شور مچاتی سرپٹ دوڑیں تھیں۔

آنکھیں بند کرتے اسنے گہری سانس لی اور اسے بانہوں میں اٹھالیا۔

سینے میں دھڑکتا دل اتنی شدت سے دھڑکا تھا کہ اسے لگا جیسے باہر آجائے گا۔

ایزل شاہ کی زرا سی نزدیکی پر اسکی دھڑکنیں یوں تغیانی مچائیں گی اسے اندازہ نہیں تھا۔لب بھینچتے اسنے اپنے جذبات کو جھٹکا جو کہ ناممکن تھا۔جو اس نازک وجود کے لیئے دل میں پنپ رہے تھے۔۔

رات کے گیارہ ہو رہے تھے سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔

وہ دبے قدموں میں سیڑھیاں چڑھتے وہ مرحا کے کمرے کے سامنے آتا رکا۔

گہری سانس بھرتے اسنے پاؤں کی ٹھوکر سے ہلکا سا دروازہ نوک کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جانتا تھا مرحا اس وقت جاگ رہی ہو گی۔

وہ اس وقت اسے احمد ولا نہیں لے جا سکتا تھا نا ہی کسی اور کے کمرے میں سوائے مرحا کے۔

اگلے ہی پل مرحا نے دروازہ کھول دیا۔

حازق۔اسنے حیرانگی سے پہلے اسے اور پھر اسکی بانہوں میں بے سودہ ایزل کو دیکھا۔

حازق ایزل کو لیے اندر کی طرف بڑھا۔اسنے نرمی سے ایزل کو بیڈ پہ اتارا۔

کیا ہوا اسے۔۔مرحا دروازہ بند کرتی پریشانی سے بولی۔

کچھ نہیں ہوا سو رہی ہے۔وہ سر جھٹکتا بولا۔۔

کیا مطلب سو رہی ہے تو پھر تم ایسے کیوں لائے ہو اسے۔اور ایک منٹ یہ تمہارے ساتھ کیا کر رہی تھی۔

اور تمنے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا ہوا تھا۔او۔مائ۔گاڈ یہ کیا دیکھ رہی ہوں میں۔

وہ ایک ہی سانس میں کرتی یکدم شاکڈ ہونے کیا ایکٹینگ کرتے بولی۔

حازق نے اسے گھورا۔

گھور مت جواب دو مجھے۔تم دونوں تو سو میل دور سے بھی ایک دوسرے کو دیکھنا پسند نا کرو تو پھر آج یہ اتنی نزدیکیاں۔

وہ ائیبرو اچکاتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایسے انداز میں بولی تھی کہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ اسکے لبوں پر مچل گئ لیکن وہ لب بھینچتا مسکراہٹ روک گیا۔

جیسا تم لوگوں کو لگتا ہے ویسا کچھ نہیں ہے۔ہم۔دونوں ایک دوسرے کو ناپسند ضرور کرتے تھے لیکن کوئ ایسی دشمنی تو نہیں تھی۔بس یہ مجھے مام کے پاس ناگوار گزرتی ہے۔

وہ اسکے سر پہ چپت لگاتا بولا۔

اوہو تو اسکا مطلب تم دونوں ڈیٹ کر رہے ہو۔وہ بھی اسکی جڑواں تھی۔

اہم ایسا ہی کچھ سمجھ لو۔وہ مبہم سا بولا۔

ہیں۔مرحا کا منہ کھل گیا۔

حازق اسکا منہ بند کرتا اسکے سر پہ بوسہ دیتا اسکا گال تھپتھپاتے کمرے سے باہر چلا گیا۔

مرحا ہقا بقا اسے دیکھتی رہی۔

یہ کیا تھا۔وہ کبھی کھلے دروازے کو تو کبھی بیڈ پہ سوئی ایزل کو دیکھتی۔

کچھ سوچ کر وہ مسکرا دی۔

ویلیکم مائے بھابھی ٹوبی۔بیڈ کی دوسری سائیڈ لیٹتے وہ ایزل کو دیکھتے سرگوشی میں بولی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

معمول سے ہٹ کر وہ کافی لیٹ اٹھی تھی۔

ماماکافی۔۔جمائیاں لیتے اسنے ہمیشہ کی طرح تکیے میں منہ دیئے اونچی آواز میں کہا۔

ماماکافی۔کافی دیر تک جب کوئی آواز نا آئی تو غصے سے تکیہ پھینکتے اٹھی۔

لیکن یہ کیا۔ہیں یہ میرا کمرہ پنک کیسے ہوا۔انکھیں مسلتے وہ بڑبڑائی۔

پنک ہوا نہیں پنک ہی تھا۔مرحا کی آواز سنتے اسنے ڈریسینگ کی طرف دیکھا۔

جہاں وہ نکل رہی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

یہ تم اتنی صبح صبح میرے کمرے میں نہیں بلکہ میرے ڈریسینگ میں کیا کر رہی ہے مرحو۔وہ شائید ابھی بھی نیند میں تھی۔

مرحانے اسے گھورااور آگے بڑھتے بیڈ سائیڈ پر پڑا پانی کا جگ اٹھاتے اس پر الٹ دیا۔

وہ جو پھر سے نیند میں جا رہی تھی ہڑبڑا کر اٹھی۔

ہوش میں اجاو میڈم تم احمد ولا نہیں شاہ ولا ہو وہ بھی میرے کمرے میں۔

مرحا سکون سے کہتی مرر کے سامنے کھڑے ہوتے تیار ہونے لگی۔

ایزل ایسے ہی بیٹھی رہی۔معا اسے یاد آیا جب وہ شاویر کے ساتھ بیٹھی تھی اس کھڑوس مان نے کتنا تماشہ کیا تھا اور اس سے کیا کچھ کہہ چکا تھا۔وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئ۔

میں یہاں کیسے آئی۔۔ بال سمیٹتے ٹیبل پر پڑا کافی کا کپ اٹھایا جو یقیناً مرحا کا تھا۔

حازق بھائی لائے تھے۔وہ بھی اپنی بانہوں میں اٹھاتے۔وہ بال برش کرتے آنکھیں پٹپٹاتے بولی۔

ادھر ایزل کے منہ سے کافی کا پھوار پھوٹا تھا۔

اور وہ بری طرح سے کھانسنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا ہسی روکتی اسے پانی کا گلاس اسکے منہ سے لگا گئ۔وہ جانتی تھی اسے ایسا ہی جھٹکا لگنے والا ہے۔

کیا بولا ہے تمنے ابھی۔وہ بامشکل کھانسی روکتی بولی۔

وہی جو تمنے سنا۔مرحا قہقہ ضبط کرتے چہرہ موڑ گئ۔

اس کھڑوس مان کی اتنی ہمت کہ وہ مجھے اپنی۔۔وہ چٹک کر بولتی یکدم سرخ پڑی تھی۔۔

مرحا کا چھت پھاڑ قہقہ گونجا تھا۔

ارے اب کہاں جارہی ہو۔۔اسے ڈوپٹہ اوڑھتے دیکھ مرحا نے ائیبرو اچکاتے استفسار کیا۔

کھڑوس مان کو دیکھنے۔وہ غصے سے بولی۔

ایک تو پہلے یہ بتاؤ تم حازق کو کھڑوس مان کیوں کہتی ہو کہاں سے سیکھا ہے یہ ورڈ۔۔مرحا جھنجھلاتے بولی۔

تمہیں وہ سیریل یاد ہے یہ رشتہ کہا کہلاتا ہے۔جو انکی نیو جینریشن کا سیریل آیا ہے نا اسمیں جو ہیروئین ہے وہ ہیرو کو کہتی ہے کھڑوس مان حالانکہ وہ وہ اتنا سویٹ ہے۔

لیکن یہ ورڈ نا تمہارے اس بھائ پر بہت سوٹ کرتا ہے۔۔وہ بالوں کا رف بن بناتے کمرے سے باہر نکل گئ۔

مرحا نفی میں سر ہلا گئ۔وہ جانتی تھی اب ایزل حازق سے لڑنے گئ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

مرحا کے روم کے ساتھ ہی دوسرا روم حازق کا تھا۔وہ تیزی سے اسکے کمرے سے نکلتے حازق کے کمرے میں آئی تھی۔

نوک کیے بنا اسنے جھٹکے سے دروازہ کھولا۔لیکن اگلے ہی پل سٹپٹا کر رخ موڑ گئی۔

حازق جو شرٹ لیس آئینے کے سامنے کھڑا تھا اسنے چونک کر آنے والی کو دیکھا۔

بے شرم انسان کپڑے پہنو۔شرم نہیں آتی ہوں ننگے ہو کر گھومتے۔وہ دانت کھچاتے بولی تھی۔

حازق نے ائیبرو اچکاتے اسے دیکھا۔ لیکن شرافت سے شرٹ اٹھاتے وہ پہن گیا۔

میرا کمرہ ہے میں کپڑوں میں گھوموں یا بنا کپڑوں کے اپنی پرابلم۔وہ مخصوص سرد لہجے میں بولا۔

ایزل اسکے سرد لہجے پر جھٹکے سے مڑی۔

میری بلا سے ایسے ہی گھومو۔لیکن مجھے یہ بتاؤ کہ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے اپنی بانہ۔۔ وہ تیز تیز بولتے اچانک رکی تھی۔

چہرہ خفت سے سرخ ہوا تھا۔

حازق بظاہر سرد نظروں سے اسے دیکھتا رہا لیکن اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں نے اسے مسمرائیز کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں شرم نہیں آئی مجھے یوں مرحا کے کمرے میں اٹھا کے لانے کی۔وہ اپنی خفت مٹانے کو نچلہ لب دانتوں میں دباتی غصے سے اسے دیکھتے بولی۔

حازق محظوظ ہوا تھا۔

اور تمہیں شرم نہیں آئی رات کے اندھیرے میں میرے سینے سے لپٹنے میں۔وہ اسکے قریب جھکتا محظوظ ہوتے لہجے میں بولا۔

چہرے پر سرد پن تھا لیکن آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔

ایزل کی گرین آنکھیں ضرورت سے زیادہ پھیلی تھیں۔وہ گھبرا کر پیچھے ہوئی۔

م۔میں کب۔تم جھوٹ بول رہے ہو۔وہ بولتے ہکلا گئی۔

واقعی مجھے کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی۔تم تو گھوڑے گدھے بیچ کر سو رہی تھی مجبوراً مجھے اپنی بانہوں کو تکلیف دینی پڑی۔وہ اسکی خفت مٹانے کو بات بدل گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور جو وہ تم رات میں بول رہے تھے۔یقیناً کوئی نشہ کر کے آئے تھے۔ہوپ سو اب وہ نشہ اتر گیا ہو۔

وہ جاتے جاتے مڑتے بولی تھی۔

حازق کی آنکھیں سرد ہوئی تھیں۔

یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ مینے وہ سب کسی نشے کے تحت بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرا کہا گیا ایک ایک لفظ سچ ہے۔وہ اسکی ہیزل آنکھوں میں اپنی بھوری آنکھیں گاڑھتا سرد لہجے میں بولا۔

ایزل نے ہونٹ بھینچے۔میں تمہاری ملکیت نہیں ہو حازق میر تو مجھ روعب یا حکم چلانے کو کوشش بھی مت کرنا۔یہ تمہاری بھول ہے کہ میں تمہاری دسترس میں آؤں گی۔

وہ بھی جوابا سرد لہجے میں غرائی۔

ویسے جیسی تمہاری حرکتیں ہیں کہیں میرے پیار میں شدید پاگل تو نہیں ہو گئے۔وہ سینے پر ہاتھ باندھتے ائیبرو چکاتے بولی۔

حازق طنزیہ ہنسا تھا۔

محبت اور میں۔کیا تمہیں واقعی میں پیار، محبت کرنے والا انسان لگتا ہوں۔وہ طنزیہ لہجے میں بولا۔

اور رہی بات تم سے محبت کی تو مجھ سے کبھی ایسی امید مت رکھنا یہ محبت کرنا میرے بس کی بات نہیں ہاں لیکن اگر کوئی میری زندگی میں آئے گی تو وہ میرا جنون ہو گی۔

اور رہی بات تمہاری تو انجانے میں ہی سہی تمہیں میرے ساتھ جوڑا گیا ہے۔تم بچپن سے ہی حازق میر شاہ کی ملکیت تھی اور قیامت تک رہو گی۔چاہئے جو بھی ہو جو میری ملکت ہے اسے میں کسی اور کے لیئے نہیں چھوڑ سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا سرد لہجے میں بولا۔۔

ایزل اسکے جنونی لہجے پر دنگ سی اسے دیکھتی رہ گئ۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی اچانک سے ڈور نوک ہوا ساتھ ہی مرتسم اور مہر اندر آئے تھے۔

ایزل تم یہاں۔وہ دونوں چونکے تھے۔حازق چہرے کے تاثرات سپاٹ کر گیا۔

وہ میں۔ایزل سے کوئ بات نہیں بن پائ۔

اسے کچھ ہیلپ چاہئیے تھی مجھ سے مام۔اس لیے اتنی صبح صبح یہاں آ گئ۔

حازق مہر کو حصار میں لیتا نرمی سے بولا۔

اہہ اچھا۔یہ تو اچھی بات ہے۔تم نے کی بات میری بیٹی کی ہیلپ۔وہ محبت سے ایزل کو دیکھتے بولی۔

جی مام بہت اچھے طریقے سے۔وہ محفوظ ہوتا بولا۔

مرتسم نے گہری نظروں سے اپنے بیٹے کا محظوظ چہرہ دیکھا تھا۔

مرتسم اور مہر سے وہ صبح ہی بات کر چکا تھا۔

اسنے صاف صاف کہہ دیا تھا اگر اسکی پسند پوچھیں گے تو ایزل سے ہی شادی کروں گا۔

ورنہ وہ جس سے چاہے مرضی کر دیں۔

وہ دونوں تو اسے ایزل کے لئیے پسندیدگی سمجھ رہے تھے اصل بات سے انجان۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا پھوپھو میں چلتی ہوں۔میرا کام ہو گیا۔۔وہ جلدی سے بولتی وہاں سے بھاگی۔

اسے کیا ہوا۔مہر نے حیرانگی سے اسے بھاگتے دیکھا۔

حازق کندھے اچکا گیا۔

اپنے بات ماموں سے۔وہ اپنے مطلب کی بات پر آیا۔

ہم لوگ وہی بات کرنے آئے تھے۔لیکن تمہیں اتنی جلدی کس بات کی ہے۔مرتسم اسے دیکھتا سنجیدگی سے بولا۔

خیر اان بھائی اور زرنور بھابھی سے بات کر لی ہے ہمنے۔وہ لوگ ایزل سے پوچھ کر ہی جواب دیں گے۔مہر مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

حازق لب بھینچ گیا وہ اسکا جواب اچھے سے جانتا تھا۔

مرتسم نے بغور اپنے بیٹے کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھا۔کچھ دیر پہلے وہ محظوظ ہو رہا تھا پھر بے چین اور اب سپاٹ۔وہ کچھ سمجھ نہیں پایا تو کندھے اچکا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ماما یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔روشانے نے زرا کو دیکھا جو صبح سے ہی کچن میں گھسی جانے کتنی ڈشز تیار کر چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

روشے ابھی تیار نہیں ہوئی تم۔میں تمہاری ساری چیزیں نکال کہ رکھ کہ آئی تھی۔

زارا اسے گھر والے حلیے میں دیکھ خفا ہوئی۔

پہلے آپ مجھے بتائیں کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے آپ اور بابا کیا کچھری پکا رہے ہیں۔

وہ اسکے ہاتھ سے کسٹرڈ کا باؤل پکڑتے بولی۔

شاہ فیملی آرہی ہے۔زرا گہری سانس چھوڑتے بولی۔

آہ داود بھائی کے سسرال والے آرہے ہیں اس لیے اتنی تیاری ہو رہی ہے میں ایسے ہی پریشان ہو رہی تھی۔

وہ ریلیکس ہوتے بولی تھی۔

روشانے وہ لوگ تمہارے رشتے کے سلسلے میں آرہے ہیں۔زارا نظریں چراتے بولی۔

ماما۔وہ صدمے سے اسے دیکھنے لگی۔

کس کے لیئے۔ہلکی سی آواز نکلی۔

عاشر ہانم کا بڑا بھائی۔زارا نے بغور اپنی بیٹی کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھا۔

روشانے کی نظروں کے سامنے سنجیدہ سا چہرہ لہرایا تھا دو یا تین بار ہی اسنے دیکھا تھا اسے۔

ماما دماغ ٹھیک ہے ان لوگوں کا وہ داؤد بھائی سے بھی دو سال بڑے ہیں آپ لوگ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں میں اپنے سے نو سال بڑے آدمی سے شادی کروں گی۔وہ آنکھوں میں نمی سمیٹتے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

روشانے میری بات سنو۔زارانے اسکاہاتھ پکڑتے اسے سمجھانے لگی۔

کیا آپکی بیٹیاں آپ لوگوں کے لیئے بوجھ ہو گئ ہیں جو آپ لوگ انہیں کسی کے ساتھ بھی بیاہ دیں گے۔

وہ زاراکاہاتھ جھٹکتے اونچی آواز میں بولی۔

ایک منٹ کہیں وہ وٹہ سٹہ تو نہیں کرنا چاہتے کہ اپنی بیٹی کی خوشیوں کے لیئے مجھے ضمانت بنا کر۔ وہ اچانک چونک کر بولی۔

ایسا کچھ نہیں ہے روشانے وہ لوگ ایسی سوچ نہیں رکھتے۔وہ بے بسی سے بولی۔

ایسے نہیں تو پھر کیسے ہیں انہوں نے سوچ بھی کیسے لیا مجھ سے اتنے بڑے لڑکے کے لیئے میرے بارے میں۔وہ روہانسے ہوتے بولی۔

کیونکہ یہ حق اسلام بھی دیتا ہے بیٹا۔مہرماہ شاہ کی آواز پر وہ دونوں جھٹکے سے مڑیں۔

شائید تم بھول رہی ہو ہمارے نبی نے بھی بارہ سال کی بچی سے شادی کی تھی۔کیا انکی نیت میں کوئ کھوٹ تھا۔وہ اسکے قریب آتے نرمی سے بولی۔

روشانے شرمندہ سے سر جھکا گئ۔

اس میں شرمندہ ہونے والی کوئ بات نہیں۔اچھی بات ہے تمنے اپنے دل میں جو تھا بول دیا۔وگرنہ اگر تم زبردستی اس رشتے کے لیے راضی کر دی جاتی تو دونوں میں سے کوئ بھی خوش نہیں رہ پاتا۔وہ اسکے گال پہ ہاتھ رکھتے نرمی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر تمہیں اس رشتے سے انکار ہے تو ہمیں کوئی پرابلم نہیں ہے بیٹا۔یہ تمہارا حق ہے اپنی زندگی کا فیصلہ کرنا۔کوی تم پہ دبا نہیں ڈالے گا اور رہی بات وٹے سٹے کی تو فکر مت کرو تمہارے انکار یا اقرار سے ہانم اور داؤد کے رشتے پر کوئی افیکٹ نہیں ہو گا۔

وہ اسکا گال تھپتھپاتے بولی۔

ایسی بات نہیں ہے بس تھوڑا سا غصہ آگیا تھا میںزا اتنی جلدی شادی پر۔میں آگے پڑھنا چاہتی ہوں اور اچانک سے یہ سب مجھے ڈسٹرب کر گیا۔وہ اچانک رو پڑی تھی۔

مہر اور زارا دونوں بوکھلا گئیں۔

اوکے اوکے ریلیکس کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے۔مہر اسے پچکارتے بولی۔

اگر تم شادی کے بعد بھی پڑھنا چاہو گی تو کوئی تمہیں نہیں روکے گا تم ہم سب کو ہی دیکھ لو آج بھی اپنی مرضی سے جوب کر رہی ہوں لیکن خیر میں باہر سب کو منع کر دوں گی کوئی تمہارے رشتے کے بارے میں بات نہیں کرے گا۔ہم ویسے بھی داؤد اور ہانم کی تاریخ پکی کرنے آئے تھے۔وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

زرا بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔جو وہ نا کہ سکی وہ مہر نے کتنی آسانی سے اسے سمجھا دیا تھا۔

شادی تو نہیں کرنی لیکن اپنے بھائی کے سسرالیوں کا ایسے ویلیکم کرو گی کیا۔وہ اسکی رف حلیے کی طرف دیکھتے بولی تو خفت سے اپنا حلیہ دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

تیار ہو کر باہر آجاؤ جاوشاباش۔۔وہ کہتے باہر کی طرف بڑھ گئ۔

مہرانٹی۔۔وہ اسے مڑتے دیکھ بولی۔

جی۔مہرنے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

مجھے اس رشتے سے کوئ اعتراض نہیں۔۔وہ جھجھکتے بولی۔

مہراور زارانے چونک کر اسے دیکھا۔۔

روشانے مینے کہانا کسی کے دباو میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

نہیں میں اپنی رضامندی سے کہہ رہی ہوں۔وہ انگلیاں چٹخاتے بولی۔

مہر مسکرادی۔تو میں یہ خوشخبری باہر سبکو دے دوں۔

وہ شرارت سے بولی تو روشانے جھنپ کر سر جھکا گئ۔

زارانے نم آنکھوں سے اپنی بیٹی کو دیکھا۔

ہاہاہا۔۔مہر اسکے شرمانے پر قہقہ لگا گئ۔

تمہاری بیٹیاں بہت پیاری ہیں زارا۔وہ روشانے کا ماتھا چومتے بولی تو زارا مسکرادی۔

اب جاؤ بھئ تیار ہو کر آئ باہر تمہارے ہونے والے سیاں جی بھی آئے ہوئے ہیں ایسے آؤ گی کیا انکے سامنے۔وہ اسے چھیڑتے بولی تو وہ جلدی سے وہاں سے بھاگی۔

مہر اور زارا قہقہ لگا گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ایم سوری مہر روشا کو وہ مطلب نہیں تھا۔زارا اسکے جانے کے بعد شرمندہ سی بولی۔

میں جانتی ہوں زارا پریشان مت ہوں بچی ہے۔وہ اسکا ہاتھ تھپکتے بولی تو وہ آسودگی سے مسکرا دی۔۔

💞💞💞

اسلام و علیکم!!اسکے دھیمے لہجے پر سب نے چونک کر اسے دیکھا۔وہ آدھے گھنٹے بعد تیار ہو کر نیچے آئی تھی۔

وعلیکم اسلام اوبچے۔۔روحاما محبت سے اسے دیکھتے بولیں تو وہ جھجک کر انکے پاس بیٹھ گئ۔

زارا، آہان شاہ اور داؤد وہیں بیٹھے تھے۔

مہر سب کو اسکا جواب بتا چکی تھی۔

پہلے پہل تو داؤد نے بھی اعتراض کیا تھا وہ وٹے سٹے کے حق میں نہیں تھا لیکن آہان شاہ کے سمجھانے پر مان گیا۔

عاشر کو وہ پرسنلی جانتا تھا پچھلے کچھ ماہ سے اسکی اچھی دوستی ہو گئ تھی اس سے۔

شاہ ولا کے سارے ہی مرد ایک سے بڑھ کے ایک تھے۔اہان شاہ کی تو خوشی کا کوئ ٹھکانہ نہیں تھا کہ انکی بیٹی شاہ خاندان کا حصہ بنے گی۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی۔۔وہ داؤد سے بات کر رہا تھا جب مرحا نے اسکا بازو کھینچا۔

کیا ہوا۔وہ سب کو دیکھتے بظاہر مسکراتے بولا۔

آپ کیا یہ پولیٹکس لے کر بیٹھ گئے ہیں۔بھابھی کو دیکھیں نا کتنی پیاری لگ رہی ہیں۔مرحا کے ساتھ بیٹھی ہانم نے سرگوشی میں کہا لیکن اسکی سرگوشی عاشر کے پاس بیٹھے داؤد نے بھی سنی تھی۔

اسنے بے ساختہ اسے دیکھا تھا۔

بلیو کلر کے سادہ سے شلوار قمیض میں لائیٹ سا میکاپ کیے وہ اسے اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی۔

آہان شاہ بغور اسکے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگے۔

وہ لب دبائے جھک کر عاشر کے کان میں سرگوشی کر رہی تھی۔چہرے پر شرارت رقصاں تھی۔

انکے لب بے ساختہ ہلکے سے پھیلے تھے۔۔

کیا بھائی آپ تو اتنا شرماتے ہیں وہ دیکھیں داؤد بھائی کیسے تاڑ رہے ہیں ہانم آپی کو۔

مرحا کی اچانک داؤد پر نظر پڑی تو وہ ہانم کو آنکھ مارتے عاشر سے بولی۔

دونوں نے اسے گھورا تو وہ لب دباتے منہ پر انگلی رکھ گئی۔

اسکی اس حرکت پر سنجیدہ بیٹھے بدر عالم شاہ کی دھڑکنیں سست ہوئی تھیں۔وہ چہرے پر معصومیت اور شرارت سجائے اس قدر دلکش لگ رہی تھی کہ وہ نظریں نہیں ہٹا پایا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے نورین زبردستی لائی تھی۔آہان شاہ اسکے باپ کے پرانے دوستوں میں سے تھے اس لیے مجبوراً اسے آنا پڑا۔

لیکن وہ جب سے آیا تھا نظریں مسلسل اسی پری پیکر پر تھیں جسے اسنے "پسونا"کا نام دی تھا۔

"پسونا"یعنی کے "ساحرہ"یعنی اپنے سحر میں جکڑنے والی۔

وہ لبوں پر دھیمی مسکراہٹ سجائے آہان شاہ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

💞💞💞

چپ کر کے بیٹھو ورنہ گھر جاتے ہی پٹائی لگاؤں گا۔عاشر دونوں کی پٹ پٹ سے تنگ ہو تا آنکھیں نکالتا بولا۔

ایک بار اپنی ہونے والی مسز کو دیکھ لیں یہ آنکھیں اس سے زیادہ نکلیں گی۔۔

داؤد کے اٹھتے ہی حازق اسکے قریب بیٹھتا جس قدر سنجیدگی سے بولا تھا۔مرحا کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

سب نے چونک کر اسے دیکھا۔وہ لب دباتی نفی میں سر ہلا گی۔

عاشر کی نظریں بے ساختہ اس پری پیکر کی طرف اٹھی تھیں۔

بلیک کلر کی شارٹ فراق اور کیپری پہنے وہ گڑیا سی لگ رہی تھی۔لائیٹ سے میک اپ وہ سر پہ ڈوپٹہ رکھے وہ ماہین بھابھی کی کسی بات کا جواب دیتی وہ عاشر صائم شاہ کو مبہوت کر گئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا۔

اہم اہم۔۔پہلے تو دیکھ نہیں رہے تھے اور اب نظریں ہی نہیں ہٹا رہے۔۔ ہانم کھنکھارتے بولی تو وہ جھنپ کر نظریں پھیر گیا۔

وہ دونوں منہ پہ ہاتھ رکھتی اپنی ہسی چھپا گئیں۔

حازق اسے جھنپتے دیکھ مبہم سا مسکرا دیا۔۔

آہان تمہیں بتایا تھا نا کہ ہانیہ کے سسرال والے اب رخصتی چاہتے ہیں ویسے بھی کافی ٹائم ہو گیا ہے انکے نکاح ہو تو ہم سوچ رہے رہے تھے کہ عاشر اور ہانم کی شادی بھی ساتھ ہی کر دی جائے۔۔وجدان سنجیدگی سے بولے۔

سب اپنی باتیں چھوڑتے انکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

جی بلکل مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔اہان شاہ مسکرائے تھے۔

تو پھر ٹھیک ہے اسی ہفتے نکاح اور اگلے ماہ کی ایسی ڈیٹ کو شادی۔۔عالم بابا سوچ بچار کرتے بولے۔

اتنی جلدی۔اہان اور زارا دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔

آئی مین اتنی جلدی تیاریاں کیسے ہو نگی۔زارا پریشانی سے بولی۔

ارے تیاریوں کی کیا بات ہے زارا بچیوں ہی شوپنگ ہی تو ہے وہ تو وہ دو دن میں بھی ہو جائے گی اور رہی باقی سجاوٹ اور مہمانوں کی تو وہ ہم سب مل کے دیکھ لیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

ماہم اپیا اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولیں۔

لیکن پھر بھی اتنی جلدی تو۔۔ آہان شاہ ہچکچائے۔

ڈونٹ وری انکل ہم سب ساتھ میں کر لیں گے۔ حازق نے سنجیدگی سے کہا تو وہ سر ہلا گیا۔

آج منڈے تھا اور جمعے کا دن نکاح کے لیئے فائنل ہوا تھا۔

سب لوگ منہ میٹھا کرتے ابھی سے فنکنشن کے لیئے ایکسائیٹڈ ہو رہے تھے۔

اسی خوشی میں نور کی غصے بھری چیخ سنتے سب بے ساختہ خاموش ہوئے تھے۔

نور بچے کیا ہوا۔۔ داؤد اسکی طرف بڑھتے پیار سے بولا۔ وہ سو رہی تھی تب سے لیکن آج یوں اسکا چلانا سب کو پریشان کر گیا۔

آپ سب لوگ یہاں پہ اتنے ہیپی ہیں چاکلیٹس کھا رہے ہیں لیکن میرے فرینڈ کا کسی کو پتہ ہی نہیں وہ کل سے مجھ سے ملنے نہیں آیا۔ مینے میڈی بھی نہیں لی پھر بھی نہیں ایا۔ وہ داؤد کے کندھے پر مکے مارتے روتے ہوئے چیخی تھی۔

کیا یہ براق کی بات کر رہی ہے۔ داود اسے اپنے حصار میں لیتا روشانے سے بولا۔

جی۔۔ وہ سر ہلا گئ۔

کل سے براق کے نا آنے پر وہ چڑچڑی سی ہو گئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نور بے بی ایسے نہیں روتے۔ایسے گندے بچے کرتے ہیں۔اپکا فرینڈ جائے گا کسی کام سے گیا ہو گا۔اہان شاہ اسے پچکارتے بولے۔

نہیں وہ میرا فرینڈ ہے اسے سب سے امپورٹنٹ مجھے رکھنا چاہیئے وہ ہچکیوں سے روتے بولی۔

اسکی اتنی سمجھداری کی بات پر سب نے تعجب سے اسے دیکھا تھا۔

براق کی محنت رنگ لا رہی ہے پچھلے دو ماہ سے وہ مسلسل اسکا ٹرٹمینٹ کر رہا ہے شائید وہ کچھ زیادہ ہی اٹیچ ہو گئ ہے اس سے۔مہر سب کے پریشان چہرے دیکھ بولی۔

کیا براق کل سے نہیں آیا۔ابکی بار اسنے زارا کو دیکھتے پوچھا۔

نہیں۔وہ نفی میں سر ہلا گئ۔

مہر پریشان ہوتی اسے فون کرنے لگی کیونکہ نور کسی بھی طور پر نہیں سنبھل رہی تھی۔

نور بے بی یہ لو فرینڈ سے بات کرو۔اسکے فون پک کرتے ہی مہر نے فون نور کو دے دیا۔

وہ یک دم خاموش ہوتی فون پکڑ گئ۔

ف۔فرینڈ۔۔وہ بولتی سسکیوں سے روتی گئ۔

جبکہ دوسری طرف بخار سے بے حال براق بے چین ہوتا دانین کی گود سے اٹھا تھا۔

کیا ہوا بے بی ڈول۔وہ بے چینی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

فرینڈ پلیز آجاؤ۔بے بی ڈول آپکو بہت مس کر رہی ہے۔وہ داؤد کے سینے میں چہرہ چھپائے فون کان سے لگائے بولی تھی۔

براق کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا ہو۔

اوکے اوکے میں آرہا ہوں تم رونا بند کرو۔میری بے بی ڈول بہت بریو اور گڈ گرل ہے نا۔میں بس آرہا ہوں تب تک رونا نہیں ہے۔وہ اسے پچکارتے بولا۔ساتھ ساتھ شوز بھی پہن رہا تھا۔

دانین گہری نظروں سے اسے دیکھے گئ۔وہ کل سے بخار میں تڑپ رہا تھا۔اسنے دانین کو مہر کو بھی بتانے سے منع کر دیا تھا مس تو وہ بھی کر رہا تھا نور کو لیکن اسے اندازہ نہیں تھا کہ نور اس حد تک اس سے اٹیچ ہو جائے گی۔۔

براق رکو۔۔وہ دروازہ کھولتا اس سے پہلے ہی دانین کی سنجیدہ آواز پر اسے رکنا پڑا۔

ماما میں آکے آپسے بات کرتا ہوں اس وقت وہ بہت رو رہی ہے پلیز۔۔وہ التجائیہ نظروں سے اسے دیکھتا بولا تو وہ سر ہلا گئ۔

اسکے جانے کے بعد وہ کتنی ہی دیر تک دروازے کو دیکھتی رہی کیا جیسا وہ سوچ رہی تھی ویسا ہی تھا۔وہ سوچوں کے جال میں الجھنے لگی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

براق کے آنے کا سنتے وہ تھوڑا ریلیکس ہوئی تھی ہچکیاں بھی بند ہوئیں لیکن تھوڑا سا رونا ابھی بھی جاری تھا۔

آپ لوگ پریشان مت ہوں نور ٹھیک ہے۔۔زارا زبردستی مسکراتے بولی ورنہ بیٹی کی حالت پر اسکا دل دکھ رہا تھا۔

پریشان مت ہو وہ ٹھیک ہو جائے گی انشاءاللہ۔مہر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولی تو وہ نم آنکھوں سے داؤد اور آہان کے حصار میں نور کو دیکھتے سر ہلا گئ۔

تقریباً پچیس منٹ بعد وہ بھاگتا ہوا اندر آیا تھا۔۔

نور اسے اندر آتے دیکھ داؤد کا حصار توڑتے اسکی طرف بڑھی تھی۔

فرینڈ آپ آ گئے۔اسکے سینے سے لگتے وہ اونچی آواز میں رو دی۔

براق کے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی جھٹکا لگا تھا۔

داؤد نے سنجیدگی سے آہان شاہ کو دیکھا دونوں کے زہن میں ایک ہی خیال آیا تھا۔

بس بس نور بے بی۔اچھے بچے اتنا نہیں روتے۔وہ اسکا سر سہلاتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے سہارے بامشکل کھڑا تھا۔بخار نے اسے بلکل ہی نڈھال کر کے رکھ دیا تھا۔وجود جیسے بھانپ چھوڑ رہا تھا۔

فرینڈ آپ کہاں چلے گئے تھے نور بے بی کو چھوڑ کر۔ ہچکیاں بھرتے کہا۔

کہیں نہیں گیا تھا بے بی۔وہ اسکے آنسو صاف کرتا بولا۔

پرامس کرو فرینڈ نور بے بی کو چھوڑ کر نہیں جاؤ گے۔۔ نازک سا ہاتھ اسکے سامنے پھیلاتے شبنمی لہجے میں کہا۔

پرامس فرینڈ آپکو چھوڑ کر کہیں نہیں جائے گی۔وہ اسکے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتا مضبوط لہجے میں بولا۔

فرینڈ آپکا ہاتھ اتنا گرم کیوں ہے۔اور فیس بھی۔ وہ اسکے آنے سے پر سکون ہوتی اب فکر مندی سے اسے دیکھتے بولی۔

نور کے کہنے پر سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

کچھ نہیں ہوا بے بی بس ہلکا سا فیور ہے۔وہ اسکا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتا نرمی سے بولا۔

آہان شاہ نے دور کھڑی زارا کو اشارہ کیا جسنے سر ہلاتے روشانے کو کچھ کہا تو وہ نور کی طرف بڑھی۔

نور اب فرینڈ سے مل لیا نا اب آؤ کچھ کھا لو۔ مینے تمہاری فیورٹ میگی بنائی ہے۔ روشانے اسکا ہاتھ پکڑتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نفی میں سر ہلاتے براق کے بازو سے چپک گئ۔

نہیں میں گئ تو فرینڈ پھر چلے جائیں گے۔وہ منہ بناتے بولی۔

نہیں جائیں گے نور فرینڈ کو فیور ہے نا تو ڈاکٹر آنٹی انہیں میڈی دیں گی تب تک آپ اپنے میگی کھالو۔ اسنے پیار سے کہا تو وہ براق کو دیکھنے لگی۔

براق کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی چلی گئ۔

ایم رئیلی سوری بیٹا تمہیں ایسے ڈسٹرب کیا۔اسکے جاتے ہی آہان شاہ براق کے قریب آتے بولے۔

نہیں انکل ایسی بات نہیں ہے۔یہ میرا فرض ہے۔وہ صوفے پر بیٹھتا بولا۔اسمیں مزید کھڑے رہنے کی ہمت نہیں تھی۔

تمہیں اتنا بخار تھا تو بتایا کیوں نہیں۔مہر خفگی سے اسے دیکھتے بولی تو وہ سر جھکا گیا۔

نور کچھ زیادہ ہی اٹیچ ہو چکی ہے تمسے۔جو کہ بلکل اچھا نہیں ہے۔اس لیے بہتر یہی رہے گا نور کا ٹریٹمنٹ مہر آنٹی خود کریں۔داود کے سنجیدگی سے کہنے پر براق بے ساختہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

لیکن کیوں داؤد بھائ۔اگر نور مجھ سے اٹیچ ہے تو اسمیں پرابلم کیا ہے۔وہ بے چینی سے بولا۔

پرابلم یہی ہے بیٹا آج نہیں تو کل تو تمہیں جانا ہے ہے ہر باتر تو اسکے بلانے پر نہیں آو گے۔آہان شاہ بغور اسے دیکھتے بولے۔

اگر آجائے تو۔۔دانین کی آواز پر سب نے بے ساختہ پیچھے مڑتے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہمیشہ کی طرح ڈھیلی سی ٹی شرٹ، ٹراوزر میں ملبوس تھی۔سینے پر ہاتھ باندھے وہ ببل چباتی کافی دیر سے وہاں کھڑی تھی۔

براق نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

کیا مطلب۔زارا حیرانگی سے بولی۔

مطلب یہ کہ اگر نور ہمیشہ کے لیئے براق کو دے دی جائے تو۔وہ آہان شاہ کے مقابل آتی بولی۔

مرتسم نے چونک کر اسے دیکھا وہ کیا کہنا چاہ رہی تھی وہ سمجھ چکا تھا۔اسنے براق کو دیکھا وہ بھی الجھا ہوا سا تھا۔

وہ کیسے اور کیوں۔داؤد نے الجھے لہجے میں پوچھا۔

سمپل سی بات ہے بیٹا جی نکاح کر کے اور کیسے۔اب دیکھو نور بے بی کو اپنا فرینڈ بھی پسند ہے اور فرینڈ کی مام بھی۔تو بہتر یہی ہے نا کہ اسے ہمیشہ کے لیئے اسکے فرینڈ کو دے دیا جائے۔۔وہ جتنے آرام سے بولی تھی سب حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

جبکہ براق کے چہرے پر سکون اترا تھا۔

آپ کیا کہہ رہی ہیں نور کی حالت ہے ایسی کہ اسکی شادی کی جائے۔وہ شادی کا مطلب بھی نہیں جانتی ہو گی اور آپ۔۔آہان شاہ غصے سے بولے تھے۔لیکن دانین انکی بات کاٹ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

تو میں کونسا کہہ رہی ہوں کہ وہ شادی کے تقاضے پورے کرے میں تو صرف یہ کہہ رہی ہوں کہ دونوں کو ایک پاک بندھن میں باندھ دو جب نور ٹھیک ہو جائے گی تب رخصتی کر دیں گے۔وہ چٹکی بجا کر بولی

۔

جبکہ اسکی بے باک بات سنتے لڑکیاں تو لڑکیاں لڑکے بھی سٹپٹائے تھے۔۔

لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے اور براق کیوں مانے گا ایک پاگل لڑکی سے شادی کے لیئے۔زارا نم لہجے میں بولی۔

کیوں ممکن نہیں ہے آنٹی نور پاگل نہیں ہے وہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی اور تو اسمیں کوئ خامی نہیں اور مجھے اس رشتے سے کوئ انکار نہیں۔وہ زارا کی بات کاٹتا بولا۔

لگتا ہے براق نور بے بی کی عشق میں گوڈے گوڈے ڈوب چکا ہے۔مرحا کی زبان پہ کجھلی ہوئ تھی۔وہ میثم کے کان میں بولی تو مسکراہٹ دباتا اسے گھورتا منہ پر انگلی رکھتے خاموش ہونے کا اشارہ کر گیا۔

آپ لوگ سوچ لیں اگر میرا بیٹا آپکی بیٹی کے لائق نہیں تو نہیں وعدہ کرتی ہوں آئیندہ وہ نور کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔وہ سنجیدگی سے بولی۔

ایسی بات نہیں۔ہے براق میں کوئ کمی نہیں ہے۔

دانین ٹھیک کہہ رہی ہے بیٹا۔نور کا ذہن تو بچپنے میں ہے وہ براق کے قریب بھی رہے گی تو اسے تو کوئ برا نہیں لگے گا۔

Posted On Kitab Nagri

بہتر یہی ہے کہ ان دونوں کو نکاح کے بندھن میں باندھ دیا جائے۔

روحاماما آہان شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولی۔

ٹھیک ہے میں کل تک سوچ کے بتاتا ہوں۔ آہان شاہ سنجیدگی سے بولے۔

کوئی مسلہ نہیں آپ وقت لے لیں۔ دانین نے کہا تو وہ مطمئین ہو گئے۔

براق کی خوشی تو چھپائے نہیں چھپ رہی تھی اسکی لے بی ڈول ہمیشہ کے لیئے اسکی ہو جائے گی یہ احساس ہی روح کو سرشار کر دینے والا تھا۔۔

💞💞💞

عاشر بھائی میں تو آپکو بہت شریف سمجھتی تھی اور آپ اپنی ہی بہن کی نند پر ڈاکہ ڈال گئے۔ مرحا کی شرارتی آواز پر سب لڑکیوں کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

وہ جب سے گھر آئے تھے سب لوگ عاشر کو گھیرے بیٹھے تھے۔

سوائے میثم اور ایناره کے سب وہاں موجود تھے۔

صرف عاشر بھائی ہی کیوں یہ دو فٹ کا نمونہ بھی تو کانڈ کر کے آیا ہے۔ رمشاء اپنے بھائی کو گھورتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ براق کان لپیٹے بیٹھا تھا۔کاشان اسکے پاس بیٹھا مسلسل اسکے کان میں کوئ نا کوئ سرگوشی کر رہا تھا۔جس پر وہ کبھی سر ہلا دیتا۔

مجھے تو لگتا ہے اسے یہ بخار بھی نور کی جدائ میں چڑھا ہے۔۔زیان اسکی ٹیبل پر پھیلی ٹانگوں پر کشن مارتا بولا۔

تجھے کیوں تکلیف ہو رہی ہے تجھ سے پہلے میری شادی ہو رہی ہے اسلیے۔تو بیٹا منہ دھو کے رکھ تجھے کوئ لڑکی نہیں دینے والا۔وہ کالر جھاڑتے بولا تو ایزل نے اسے چٹکی کاٹی وہ بیچارہ بلبلا کر رہ گیا۔

بلکل سہی کہا تمنے براق انہیں کوئ لڑکی کیسے دے گا۔انکی تو آنکھیں ہی مینڈک جیسی ہیں۔بریرہ قہقہ لگاتے بولی۔

جبکہ زیان نے تلملاتے اسے دیکھا تھا۔وہ کوئ موقع نہیں چھوڑتی تھی اسکی آنکھوں پر طنز کرنے کا۔

بری ایسے نہیں بولو میرا بھائ بہت پیارا ہے۔ایزل زیان کے بال بگاڑتے بولی۔

زیان محبت سے اسے دیکھنے لگا چلو اسکی بہن تو اسکے لیئے بولی۔

بس آنکھیں ہی تو مینڈک جیسی ہیں۔ایزل کے اگلے جملے پر جہاں سب کے قہقے چھوٹے تھے وہیں زیان نے سب کو دفع کو جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔

ایسے مت کہو زیان بھائ میرے پہلے کرش ہیں۔مجھے برا لگ رہا ہے۔پریشے کے ساتھ بیٹھی دور فشاں سب کو ہستے خفگی سے بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

زیان نے فخریہ نظروں سے اسے دیکھا۔وہ ہمیشہ ہی نوک جھوک میں بھی زیان کے ساتھ ہی ہوتی تھی۔

لو بول پڑی تیری لیلہ ۔میں بھی سوچوں یہ خاموش کیوں ہیں۔ ارحم زیان کے کندھے پر ہاتھ مارتا بولا۔

ایسے ہی نوک جھوک میں سب نے مل کے کھانا کھایا۔جبکہ انکے بڑے آج حال میں جانے کونسی میٹینگ کر رہے تھے۔۔

💞💞💞

آبان تم ہوش میں تو ہو۔ آیت حیرت سے اسے دیکھتے بولی۔

ماما میں بلکل ہوش میں ہی کہہ رہا ہوں۔وہ اطمنان سے بولا جانتا تھا کہ انکا ریکشن یہی ہو گا۔

کیا کہہ رہے ہو تم۔اچانک سے کیا ہو گیا ہے تمہیں۔تمنے کب ایسے سوچ لیا۔وہ حیرت کی زیادتی سے بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ماما پلیز مینے آپکو بتایا تو ہے سب۔مجھے کچھ نہیں پتہ جیسے مینے کہا ہے آپ ویسا ہی کریں گی۔ وہ اسکی آنکھوں میں حیرت دیکھتا بولا۔

ایسا نہیں ہو سکتا آبان۔ کوئی نہیں مانے گا۔وہ نفی میں سر ہلاتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

آپکو سبکو منانا پڑے گا ماما۔وہ اسکے ہاتھ تھامتا التجائیہ لہجے میں بولا۔

آیت نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

💞💞💞

وہ کبڈ سیٹ کر رہی تھی جب آبان اسکے کمرے میں ایا۔

ماما۔۔

آجاو آبان ادھر ہوں میں۔وہ کبڈ سے چہرہ نکالتے کہا۔

ماما مجھے بات کرنی ہے آپسے۔وہ اسے دیکھتا سنجیدگی سے بولا۔

ہاں کرو۔مصروف سے انداز میں کہا۔

آپ ادھر آئیں پہلے چھوڑیں یہ سب ملازم کر لیں گے۔وہ اسکے ہاتھ سے کپڑے لیتا اسے بیڈ پہ بٹھا گیا۔

سب ٹھیک ہے آبان کیا بات کرنی ہے۔ایت پریشان ہوئی تھی۔

آپسے کچھ دن پہلے کہا تھا نا کہ جس لڑکی سے شادی کرنی ہے میں بتادوں گا۔وہ تمہید باندھتا بولا۔

ہاں۔۔

مما میں زمل سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔بولتے اسنے آیت کا چہرہ دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

کون زمل۔ایت اچانک سمجھ نہیں پائی۔

زمل احمد۔ولی چاچو کی بیٹی۔ آبان کے کہتے ہی آیت نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

آبان تم ہوش میں تو ہو۔ایت حیرت سے اسے دیکھتے بولی۔

ماما میں بلکل ہوش میں ہی کہہ رہا ہوں۔وہ اطمنان سے بولا۔جانتا تھا انکار ئیکشن ایسا ہی ہو گا۔

کیا کہہ رہے ہو تم۔اچانک سے کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ایسا کب سوچ لیا تم نے۔وہ حیرت کی زیادتی سے بے ساختہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔

مینے کوئی ناجائز ڈیمانڈ تو نہیں کی ماما۔میں جائز طریقے سے اسے اپنا بنانا چاہتا ہوں۔پہلے کی بات الگ تھی تب ہم بچے تھے اب نہیں۔

آپ ولی چاچو سے بات کریں ہانم آپی اور عاشر بھائی کے نکاح کے ساتھ ہی مجھے وہ میرے نکاح میں چاہئیے۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

آبان تم جانتے ہو نا وہ کتنا ڈرتی ہے تم سے۔ولی بھائی اور زہرہ بھابھی کبھی نہیں مانے گیں۔وہ پریشان ہوئی تھی بیٹے کی ضد سے۔

ماما پلیز مینے آپکو بتایا تو ہے سب۔مجھے کچھ نہیں پتا جیسا مینے کہا ہے آپ ویسا ہی کریں گے۔وہ اسکی آنکھوں میں حیرت و بے یقینی دیکھتا بولا۔

ایسا نہیں ہو سکتا آبان کوئی نہیں مانے گا۔وہ نفی میں سر ہلاتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

آپکو سب کو منانا پڑے گا ماما وہ اسکے ہاتھ تھامتا التجائیہ بولا۔

لیکن زمل وہ کبھی نہیں مانے گی۔

کیوں نہیں مانے گی کیا کمی ہے میرے بیٹے میں۔زہرہ کی آواز پر دونوں چونکے تھے۔

زہرہ بھابھی آپ کیا کہہ رہی ہیں۔زمل کو جانتی ہیں نا آپ۔آیت نے بے بسی سے ان دونوں کو دیکھا۔

آبان تم کیوں زمل سے شادی کرنا چاہتے ہو۔زہرہ گہری نظروں سے اسے دیکھتے بولی۔

Because I love her

وہ زہرہ کے ہاتھ تھامتا نرمی سے بولا۔

اب وہ اپنی ماں کو یہ تو نہیں بتا سکتا تھا کہ اسے اسکے ہونٹوں کا ٹیسٹ پسند آگیا تھا۔جنکو ایک بار بے خبری میں چھونے سے وہ اب تک بے چین تھا۔

آیت اور زہرہ خاموش ہو گئیں۔

تم واقعی زمل کو پسند کرتے ہو۔زہرہ نے دوبارہ پوچھا۔

کیا آپکو مجھ پہ یقین نہیں مام۔اگر اسے پسند نا کرتا ہوتا تو شادی کی بات ہی کیوں کرتا۔وہ خفا ہوا تھا۔

ایسی بات نہیں ہے مجھے اپنے بیٹے پر پورا یقین ہے۔اور ٹھیک ہے میں آج ہی سائیں سے بات کروں گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لیکن آبان میں زمل کو فورس نہیں کر سکتی۔ سمجھا سکتی ہوں اگر وہ مان گئ تو ہمیں کوئ پرابلم نہیں ہو گی۔

تھینکیو سو مچ مام۔مجھے پتہ تھا آپ ضرور مجھے سمجھیں گی۔وہ زہرہ کے سر پہ بوسہ دیتا بولا۔

اللہ لڑکے اتنی خوشی۔ایت نے حیرت سے اسے دیکھا۔

ماما شادی کی خوشی تو ہو گی نا۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

آیت اور زہرہ اسکا مسکراتے چہرہ دیکھ مطمئین ہو گئیں۔

💞💞💞

زہرہ نے رات میں ولی سے بات کی تو اسکا ریئکشن بھی آیت سے کم نہیں تھا۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ آبان ایسے اچانک سے۔وہ بے یقین تھا۔

اچانک سے کیا سائیں۔دو ماہ تو ہو گئے ہیں آبان کو آئے ہوئے۔اور ہماری زمل میں کیا کمی ہے اتنی پیاری تو ہے۔کوئ بھی اس پر دل ہار سکتا ہے۔زہرہ کی باتوں پر وہ سوچ میں پڑ گیا۔

لیکن زمل۔ابکی بار وہ بھی خاموش ہوئ۔

اچھا پریشان مت ہو کل بات کریں گے اس سے۔وہ اسکے چہرے پر پریشانی دیکھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

آبان جیسا لڑکا ہر لڑکی کا خواب ہوتا ہے سائیں لیکن مجھے نہیں لگتا وہ مانے گی آخر کو ہے بھی تو آپکی بیٹی۔ضد میں بھی آپکے ہی جیسی ہے۔وہ اسکا سنجیدہ چہرہ دیکھ آنکھوں میں شرارت سمیٹے بولی۔

اچھا تو میں ضدی میں ہوں۔ادھر اوا بھی بتاتا ہوں۔وہ اسے بیڈ سے اترتا دیکھ بولا۔

رہنے دیں میں خود جانتی ہوں۔وہ کہتی واشروم میں بھاگ گئ۔

ولی اسکی شرارت پر ہس دیا۔۔

💞💞💞

گڈ مارننگ !!ایزل کی آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

مارنگ!!بیٹے آپ آج گھر پہ۔غازی اسکے جھکنے پر اسکا ماتھا چومتے حیرانگی سے بولا۔

یس بابا آج میری چھٹی ہے۔وہ چیئر کھینچتے بولی۔

چھٹی۔۔خیریت ہے نا ایزل کہیں تمہاری پٹر پٹر چلتی زبان دیکھ ہوسپٹل والوں نے نکال تو نہیں دیا۔

آبان اسکے بیٹھتے ہی بظاہر سنجیدگی سے بولا لیکن چہرے پر شرارت رقصاں تھی۔

ہیں کیا مطلب ہے تمہارا میں بہت زیادہ بولتی ہوں۔وہ لڑنے کو تیار ہوئ۔

ناشتہ کرتے سب انکی گفتگو سے محظوظ ہو رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں ایزل آپی بہت زیادہ نہیں بس اتنا کہ جیسے کوے بولتے ہیں۔اینارہ آنکھیں پٹپٹاتے بولی۔

بابا دیکھیں انہیں۔اسنے غازی کو بیچ میں گھسیٹا۔

خبردار اگر کسی نے میری بیٹی کو تنگ کیا تو۔وہ مصنوعی روعب سے بولا تو وہ ہسی دباتے شرافت سے ناشتہ کرنے لگا۔

ایزل نے انہیں جتاتی نظروں سے دیکھا۔

ایزل بیٹا ناشتہ کرکے میرے روم آو میں بات کرنی ہے اپسے۔غازی کہتا چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا۔

زمل گڑیا آپ بھی ناشتے کے بعد ولی کی بات سنو۔

اسکے اتنی سنجیدگی سے کہنے پر ایزل کے کان کھڑے ہوئے تھے۔

زمل نے بھی چونک کر اسے دیکھا لیکن وہ سر ہلا گئ۔

کہیں کھڑوس مان نے میری شکایت تو نہیں کر دی۔ کافی کے گھونٹ بھرتے پریشانی سے سوچا۔

نہیں نہیں اسے کونسا پتہ تھا کہ اسکی شرٹ مینے جلائی،اسکی گاڑی کا ٹائر مینے پنچر کیا اور اسکی گاڑی کے شیشے پر پنک لپسٹک سے کروس مینے بنایا۔

وہ دل میں سوچ رہی تھی۔چہرے پر روہانسے تاثرات تھے۔

اس دن کے بعد سے اسکا حازق سے سامنا تو نہیں ہوا تھا لیکن اسنے اسے تنگ کرنے میں کوئ کثر نہیں چھوڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس پر حازق کی خاموشی نے اسے مزید پریشان کیا تھا۔

جو بھی ہو وہ تو غازی سے بات کر کے ہی پتا چلنا تھا۔کافی ختم کرتے وہ جلدی سے غازی کے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔

زمل بھی ناشتہ ختم ہوتے ولی کے کمرے کی طرف بڑھ گئ۔

یہ۔چل کیا رہا ہے۔زیان اور ارحم کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا۔

یقیناً کچھ بڑا دھماکہ ہونے والا ہے۔ایمارہ نے دھیمے لہجے میں سرگوشی کی۔

لیکن کیا۔اب ان تینوں کو جاننے کا تجسس تھا لیکن جب تک ہو دونوں باہر نہیں آ جاتی کچھ پتا نہیں چلنا تھا۔

سو انتظار کے علاوہ وہ لوگ اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

دروازہ نوک کرتے وہ اندر ائ۔

بابا۔لیپٹاپ پر کام کرتے غازی کو پکارا۔

آجاو پرنسز۔غازی نے لیپٹاپ بند کرتے بازو پھیلایا تو وہ اسکے بازو میں سما گئ۔

آج کتنے دن بعد آپکو ٹائم ملا ہے اپنی پرنسز کے لیئے۔وہ خفا تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بابا کے پاس تو آپکے لیئے ٹائم ہی ٹائم ہے لیکن میری پرنسز جواب زمہ دار ہو گئ ہے۔وہ اسکا سر چومتے بولا۔

اتنی بھی زمہ دار نہیں ہوئ میرے لیے ہر چیز سے پہلے آپ ہی رہیں گے۔ہاں لیکن تھوڑی سی بڑی ہو گئ ہوں۔وہ اسکی شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتے بولی۔

زرنور خاموشی سے آکر بیڈ پہ بیٹھ گئ۔

ہاں بلکل میری بیٹی بڑی ہو گئ ہے اس لیے ہم سوچ رہے ہیں اب آپکی شادی کر دی جائے۔غازی کے کہنے پر اسنے چونک کر اسے دیکھا۔

لیکن خاموش رہی۔

ایزل تمہارے لیے رشتہ ایا۔زرنور بغور اپنی بیٹی کے چہرے کے تاثرات دیکھتے بولی۔

رشتہ۔۔کسکا۔ایزل حیرانگی سے بولی۔

کچھ عرصے سے اسکے کافی رشتے آرہے تھے لیکن غازی ابھی اسکی شادی کے حق میں نہیں تھا لیکن اب اچانک سے اسکا حیران ہونا بنتا تھا۔

تمہاری پھوپھو نے تمہیں حازق کے لیئے مانگا ہے۔غازی سیدھا ہوتا بولا۔

ان دونوں کی توقع کے عین مطابق وہ اچھل پڑی تھی۔

اپنے کیا کہا ہے بابا۔وہ بے یقینی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق تم سے شادی کا خواہش مندی ہے ایزل۔زرنور کے کہنے پر اسکے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ آئی تھی۔

شادی کا خواہش مند ہے یا پھر مجھے اپنا پابند بنانا چاہتا ہے۔اسکا لہجہ استہزائیہ تھا۔

غازی اور زرنور چونکے تھے۔

کیا مطلب کیا حازق نے تمسے کچھ کہا ہے۔غازی کے ماتھے پر بل ائے۔

ایزل خاموش ہو گئ۔

بولو پرنسز کیا حازق نے کچھ ایسا ویسا کہا ہے۔اگر ہاں تو مجھے بتاؤ۔غازی اسے اپنے پاس بٹھاتا بولا۔

نہیں بابا ایسی بات نہیں ہے وہ بس مجھے ایسا لگتا ہے۔آپکو پتا ہے نا وہ مجھے بلکل پسند نہیں پھر اپنے ایسا کیسے سوچ لیا۔وہ خفا نظروں سے اسے دیکھتے بولی۔

پرنسز میں جانتا ہوں تم اسے پسند نہیں کرتی۔لیکن ایک بار سوچ کے تو دیکھو۔حازق کسی بھی لڑکا کا خواب ہو سکتا ہے۔

اسکی پرسنیلٹی پر غور کرو۔ہینڈسم ہے،ویل سیٹلڈ ہے،اور سب سے بڑی بات تمہیں پسند بھی کرتا ہے۔

غازی ایک دوست کی طرح اسے سمجھانے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ویسے بھی یہ حازق سے پہلے تمہاری پھوپھو کی خواہش ہے۔ آج سے نہیں بلکہ تب سے جب سے حازق پیدا ہوا ہے۔ اب سوچ لو کیا تم اپنی پھوپھو کا بھی دل توڑنا چاہتی ہو۔

زرنور اسکی ضد سے واقف تھی اسلیے مہر کی خواہش کے بارے میں بتا دیا۔

کیا واقعی پھوپھو ایسا چاہتی ہیں۔ وہ بے یقین ہوئی تھی۔ مہر نے تو آج تک اس سے ایسی کوئی بات نہیں کی۔

جی بیٹا مہر واقعی ایسا چاہتی ہے۔ تمسے کبھی ذکر اس لیے نہیں کیا کہ وہ بچپن سے تمہارے دل میں یہ بات نہیں ڈالنا چاہتی تھی کہ تمہاری شادی حازق سے ہو یا حازق سے تمہاری۔

اگر بڑے ہو کر تم دونوں میں سے کسی ایک بھی خواہش کوئی اور ہوتا تو دل تو تم دونوں میں سے ایک کا ہی ٹوٹنا تھا۔

غازی جیسے اسکی سوچ پڑھ رہا تھا۔

وہ خاموش ہو گئی۔ کچھ بھی ہو جائے وہ مہر کا دل نہیں توڑ سکتی تھی۔

یہ مت سوچنا کہ ہم تم پہ دباؤ ڈال رہے ہیں یا فورس کر رہے ہیں۔ مہر کے لئے اور ہمارے لیے تمہاری خوشی سب سے اوپر ہے۔ سوچ لو اور سوچ کر مجھے بتانا۔ غازی اسکا ماتھا چومتے بولا۔

اور اگر میں انکار کر دوں تو آپ ناراض نہیں ہونگے۔ وہ غازی کا چہرہ دیکھتے بولی۔

نہیں پرنسز بلکل بھی نہیں۔ مینے کہا نا تمہارے خوشی سب سے پہلے ہے۔ وہ نرمی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

زرنور نے بے چینی سے اسے دیکھا۔کیا وہ واقعی انکار کر دے گی۔وہ پریشان ہوئی۔

ٹھیک ہے بابا میں کل تک آپکو سوچ کے بتادوں گی۔وہ کچھ سوچ کر بولی تو غازی نے سر ہلا دیا۔

میں جاؤں بابا۔۔سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

ہم جاو۔غازی کے اجازت دیتے ہی وہ کمرے سے باہر آ گئی۔

💞💞💞

بابا اپنے بلایا۔۔

ہاں آجاؤ بیٹے۔ولی نے کہا تو وہ اسکے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔

کیسی جا رہی ہیں سٹڈیز میری گڑیا کی۔ولی اسکے گرد بازو پھیلا تا نرمی سے بولا۔

بہت اچھی بابا۔وہ مسکرائی تھی۔

بیڈ یہ تو اچھی بات ہے۔زمل مجھے اور تمہاری ماما کو ضروری بات کرنی تھی تمسے۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

جی بابا بولیں۔وہ دونوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

زمل تمہارے لیے آبان کا پرپوزل آیا ہے۔زہرہ نے اسکے سر پہ بومب پھوڑا۔

وہ دونوں کو بے یقینی سے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

باباپ۔۔وہ کچھ بول نا سکی۔

زمل میری بات دھیان سے سنو بیٹا۔ بچپن میں جو کچھ ہوا تب تم بھی بچی تھی اور آبان بھی بچہ تھا۔دونوں ہی نا سمجھ تھے لیکن اب وقت بھی بدل چکا ہے اور تم دونوں بڑے ہو چکے ہو۔

آبان نے اپنے کیے کی سزا بھی کاٹ لی ہے بیٹا وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اسمیں کوئ برائ نہیں ہے۔

لیکن ہمیں تمہاری مرضی جاننی ہے تم کیا چاہتی ہو۔دیکھو بیٹا میں جانتا ہوں تم آبان سے خوفزدہ ہو لیکن کیوں اب تو کوئ وجہ بھی نہیں ہے تمہارا ڈر،خوف بے وجہ ہے۔

تم اچھے سے سوچو اسکے بعد تم جو چاہتی ہو وہی ہو گا۔

ولی اسکی آنکھوں میں امڈتی نمی سے نظریں چراتا نرمی سے بولا تھا۔

وہ سختی سے مٹھیاں بھینچے خود کو رونے سے باز رکھ رہی تھی۔

زمل تم آبان کے ساتھ بہت خوش رہو گی ایک بار اس نہج پر سوچ کر دیکھو اپنا ڈر ایک طرف رکھو آبان میں وہ ساری خوبیاں ہیں جو ایک لڑکی اپنے لائیف پاٹنر کے طور پر سوچتی ہے۔اور پھر وہ تمہیں پسند بھی کرتا ہے اور سب سے بڑی بات کہ تم ہماری آنکھوں کے سامنے رہو گی۔زہرہ اسے خود سے لگاتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تم سوچو اس بارے میں اسکے بعد بھی اگر تمہاری نا رہے گی تو ہمیں کوئ پرابلم نہیں۔ وہ اسکا گال تھپتھپاتے بولی۔

وہ خاموشی سے سنتی رہی کچھ دیر تک وہ ان سے اجازت لیتی اپنے کمرے میں آ گئ۔

💞💞💞

بابا ایسے کیسے سوچ سکتے ہیں جس انسان نے میری جان لینے کی کوشش کی جسکی وجہ سے مجھے ہائیٹ فوبیا ہو گیا، جسکی وجہ سے مینے اپنی زندگی کے کتنے ہی سال ڈر ڈر کے گزارے ہیں مجھے اسی کو سونپنا چاہتے ہیں آخر کیوں۔

کیوں کیوں کیوں وہ بیڈ شیٹ نوچتی چیخی تھی۔

آپکو اپنی بیٹی کا درد کیوں نظر نہیں آیا بابا میں اس انسان سے نفرت کرتی ہوں۔ وہ ڈریسینگ پر پڑی چیزیں نیچے پھینکتی روتے ہوئے چیخی تھی۔

کیا آپکو میرے چہرے کا یہ نشان نظر نہیں آتا بابا۔ جو میرے لیے ایک بری یاد ہے اور ہمیشہ کے لئیے میرے ساتھ رہے گا۔

وہ آئینے میں اپنے ماتھے پر سٹیچیز کے نشان کو دیکھتے قرب سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ یہ نشان ہمیشہ میکاپ سے کور رکھتی تھی اسی لیے تو آبان نے آج تک نہیں دیکھا تھا۔۔

اسے لگتا تھا کہ یہ نشان اسے بدصورت بناتا ہے حالانکہ ایسا نہیں تھا اسکے ماتھے پر بنا وہ نشان اسے اور خوبصورت بناتا تھا۔لیکن اس نشان سے جڑی بری یاد اسے یہ سوچنے نہیں دیتی۔

میں تم سے نفرت کرتی ہوں آبان شاہ۔سنا تم نے نفرت کرتی ہوں تمسے۔وہ پورا کمرہ تیس نہس کرتے چیخ رہی تھی چیخ چیخ کر گلا بھی بیٹھ چکا تھا۔

تھک کر وہ بیڈ پہ گرتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

سارا دن وہ کمرے میں بند رہی،زہرہ نے کسی کو بھی اسے ڈسٹرب کرنے سے منع کر دیا تھا۔

وہ جانتی تھی زمل جزباتی ہے اور وہ جزبات میں آکر اس رشتے سے انکار کر دے گی۔جو وہ نہیں چاہتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ظہر کی نماز پڑھتے وہ روتے ہوئے سو گئ۔جانے وہ کب تک سوتی رہی جب اسے خود پر کسی کی گہری نظریں اور سانسوں کی تپش محسوس ہوئ وہ کسمسا کر آنکھیں کھول گئ۔

Posted On Kitab Nagri

نظروں سیدھا کھڑکی سے نظر آتے لان پر پڑی۔باہر سورج ڈوب چکا تھا۔شام ہو چکی تھی افف۔۔ میں اتنی دیر سوتی رہی وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔

جب اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔اسنے تیزی سے پیچھے مڑتے دیکھا سامنے آبان کو دیکھتے اسکے چہرے پر ڈر پھیلا تھا۔

ت۔تم۔وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھی تھی۔

کیسی ہو۔۔آبان نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

زمل چونک کر اسے دیکھنے لگی وہ یہاں کب سے تھا۔اسے پریشانی ہوئی۔

مینے کچھ پوچھا ہے۔قدم اسکی طرف بڑھاتے روعب دار لہجے میں پوچھا۔

ت۔تم میرے۔وہ قدم پیچھے لیتی ابھی بول رہی تھی جب آبان اسکی بات کاٹ گیا۔

اپ۔۔شوہر کو آپ بلاتے ہیں۔وہ اسکے قریب آتا مزے سے بولا تھا۔

زمل نے نفرت سے اسے دیکھا۔

میں تمہاری۔آپکی بیوی نہیں بنو گی۔مجھے آپسے شادی نہیں کرنی۔وہ دیوار سے لگتے اسے تم کہتی کہ آبان کے ڈر سے جلدی سے آپ بول گئی۔

اسکی آواز بیٹھی ہوئی تھی آنکھیں بھی کافی سوجھی ہوہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ آپ کہنے پر آبان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔وہ یوں تم سے آپ پر آتی اسے بہت پیاری لگی تھی۔

کیوں نہیں کرو گی مجھ سے شادی۔وہ اسکے دائیں بائیں ہاتھ رکھتا بولا۔

زمل دیوار میں سمٹ گئ۔

ن۔نہیں کرنی۔اپنے چہرے پر پڑتی اسکی گرم سانسوں سے وہ خوفزدہ ہوئ تھی۔

وجہ۔۔۔؟ آبان اسکے ماتھے پر بنے نشان کو دیکھنے لگا۔اسنے پہلی بار یہ نشان دیکھا تھا لیکن وہ اس نشان کے پیچھے وجہ جانتا تھا۔

مجھے آپ پسند نہیں۔نفرت سے کہا گیا۔

جانے کیوں اسکے نفرت سے کہنے پر آبان کے دل میں درد سا اٹھا تھا لیکن وہ سر جھٹک گیا۔

لیکن مجھے تو تم پسند ہو۔وہ اسکے نشان پر آہستہ سے انگلی پھیرتا مدھم لہجے میں بولا۔

زمل اسکی انگلی اسی جگہ پر محسوس کرتی بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔

آنسو بے ساختہ پلکوں کی بار توڑتے اسکے چہرے پر پھسلے تھے۔

پھر بھی نہیں کرنی۔اسکا ہاتھ جھٹکے کہا۔

آبان کی آنکھوں میں سرخی دوڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر تمنے مجھ سے شادی سے انکار کیا تو میں تمہیں اپنے شیر و (آبان کا کتا) کے آگے ڈال دوں گا۔ وہ اسکے چہرے کے قریب تر چہرہ کرتا مدھم آواز میں غرایا۔

میں پھر بھی نہیں کروں گی۔ وہ جانتی تھی شیر و آبان کے فارم ہاؤس پر ہوتا ہے وہ یہاں نہیں اسکتا۔

نہیں کرو گی۔۔۔؟ اسکی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا.

آبان کے سرسراتے لہجے پر اسکا وجود کپکپایا تھا۔

لیکن پھر بھی نفی میں سر ہلا گئ۔

ٹھیک ہے پھر میں تمہیں مار دوں گا۔ وہ اچانک پسٹل نکالتا اسکی ماتھے پر رکھتا بولا۔

زمل خوفزدہ سی اسے دیکھنے لگی۔

ا۔اپ ایسا ن۔ نہیں کر سکتے۔ م۔ میں بابا کو بتا۔وں گی۔ وہ پسٹل کو خوف سے دیکھتے کپکپاتے لہجے میں بولی۔ اسے اپنی جان بہت پیاری تھی۔

میں ایسا ہی کروں گا کل صبح جا کر تم ولی چاچو کو ہاں کروں گی اگر تمہیں انکار کیا تو میں اس پسٹل کی ساری گولیاں تمہارے دماغ میں اتاروں گا۔ وہ اسکی سوجھی آنکھوں پر پسٹل کی نوک پھیرتا بولا۔

زمل کی سانسیں بند ہونے لگی خوف سے۔

بولو کیا کرو گی۔ اسکی توڑی تلے پسٹل رکھتے زارا غصے سے پوچھا۔

ہ۔ہاں کروں گی۔ لبوں پر زبان پھیرتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

کیاہاں کرو گی۔ آبان کی آواز مدھم ہوئ تھی۔اسکی نظریں اسکے گیلے ہونٹوں پر تھیں جنہیں چھونے کی خواہش شدت سے ہوئ تھی۔

ش۔شادی کرنی اپسے۔وہ پسٹل کو اپنے چہرے پر دیکھتے رونے لگی۔

ان پر کیالگاتی ہو۔وہ پسٹل اسکے ہونٹوں پر رکھتا گھمبیر تا سے بولا۔

زمل کارنگ فق ہوا۔انکھوں کے سامنے پہلی ملاقات کا منظر گھوما تھا۔

ک۔کچھ نہیں۔پ۔لیز جائیں۔م۔میں ہاں کروں گی۔وہ بند ہوتی سانسوں سے لڑکھڑاتے لہجے میں بولی۔

آبان تیزی سے پیچھے ہوا تھا۔اسے ایک اخری تنبیہ کرتے وہ چلا گیا۔

جانتا تھا اگر کچھ دیر اور وہاں رکھتا تو شائید خود پر سے کنٹرول کھو کے اسکے ہونٹوں کو چھولیتا۔

جبکہ اسکے جاتے ہی زمل تیزی سے اپنی انہیلر کی طرف لپکی تھی۔

آئ۔ہیٹ۔یو۔چہرہ ہاتھوں میں چھپاتے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

لیکن یہ تو طے تھا کہ وہ اب انکار نہیں کرے گی۔آبان کا۔خوف اور بڑھ جو گیا تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

حازق اسے پسند کرتا ہے یہ بات اسے کسی طور پر چین نہیں لینے دے رہی تھی وہ جانتی تھی یقیناً اسکے پیچھے اسکی کوئی نا کوئی چال ہو گی۔

اسے کرنا تو انکار ہی تھا۔وہ جانتی تھی کہ اسکی پھوپھو اسے سمجھیں گی لیکن اس سے پہلے وہ حازق میر سے دو دو ہاتھ ہونا چاہتی تھی۔کیونکہ وہ یہ انکار اسکی منہ پر مارنا چاہتی تھی۔اس لیے بنا سوچے سمجھے وہ اسکے آفس پہنچ چکی تھی۔

یہاں تک کہ اسنے صبح ہونے کا انتظار بھی نہیں کیا۔وہ غصے میں یہ بات بھی بھول چکی تھی کہ حازق جس کیس پر کام کر رہا ہے اسکی وجہ سے اسکو کافی دھمکیاں مل چکی تھیں اسلیے اسنے سختی سے سبکو منع کر رکھا تھا کہ کوئی بھی کبھی اسکے آفس نہیں آئے گا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی اسکے مخالفوں کی نظر نہیں ائے۔ غصے سے جلتی کڑھتی وہ ہوسپٹل سے کچھ دیر کے لیئے آف لیتی خود ڈرائیو کرتے اسکے آفس پہنچ چکی تھی۔

رات ہونے کی وجہ سے یہاں کافی سناٹا تھا۔ورکرز بھی جا چکے تھے لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ اندر ہی ہے۔ سناٹا دیکھ ایک پل تو اسکا دل کیا واپس لوٹ جائے لیکن پھر سر جھٹکتی اسکے کیبن کی طرف بڑھی۔

جھٹکے سے دروازہ کھولتے وہ اندر آئی۔

فائل پر جھکے حازق نے چونک کر آنے والے کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

سامنے ایزل کو دیکھتے وہ بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا۔اسکی نظریں ایزل سے ہوتی گھڑی پر گئ جو رات کے دس بجا رہی تھی۔

یہاں کیا کر رہی ہو تم اس وقت۔سرد و سپاٹ تاثرات سے اسکی طرف بڑھتے کہا۔

آج تم نہیں میں سوال کروں گی۔اور تم جواب دو گے۔انگلی اٹھا کر کہا گیا۔

حازق نے ائیبرو اچکاتے اسکی ہمت کو داد دی۔وہ اس سے تھوڑا دور رکتے ٹیبل سے ٹیک لگا گیا۔جیسے اسے اجازت دی ہو پوچھو کیا پوچھنا ہے۔

غصہ تو اسے اس لڑکی پر حد سے زیادہ آرہا تھا لیکن وہ جانتا تھا اسکے کہنے سے تو وہ نہیں جائے گی۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئ میرے لیے رشتہ بھجوانے کی۔تمہیں کیا لگتا ہے سب کی طرح میں بھی تمہارے جھانسے میں آجاوں گی۔میں بہت اچھے سے جانتی ہوں تم مجھے اپنا پابند کرنا چاہتے ہو۔تم چاہتے ہو کہ جیسے ہر کوئ تمہارے آگے جھکتا ہے میں بھی جھکوں۔لیکن ایسا کبھی نہیں ہو گا میں تمہارا اصلی چہرہ سب کو دکھاؤں گی۔

تم ہو گے مسٹر پرفیکٹ لیکن میری نظر میں تم زیرو ہو زیرو۔وہ غصے اور تیش سے اسے دیکھتے پھولتی سانسوں سے بولی تھی۔

حازق اطمنان سے اسے دیکھتا رہا۔

ہو گیا۔اسکے چپ ہوتے وہ جس قدر سکون سے بولا تھا ایزل جل کر رہ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

میں تمہیں بتا رہی ہوں میں ہر گز تم سے شادی نہیں کروں گی۔وہ اسکے قریب آتے دھاڑی تھی۔

حازق ابھی کچھ بولتا کہ اسے باہر کسی ہلچل کا احساس ہوا۔

وہ تیزی سے ایزل کو بازو سے کھینچتے فائلز کے پیچھے بنے ہوئے ریک کے پیچھے ہوا تھا۔

کیا کر رہے ہو۔لگتا ہے میری باتوں سے دماغ پر اثر پڑا ہے۔وہ اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرتے چیخی تھی۔

ششش۔حازق نے اسے دیوار سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھتے سرد نظروں سے اسے دیکھا۔

باہر سے اب قدموں کی آواز آ رہی تھی۔

ایزل اپنے منہ پر اسکے ہاتھ سے تڑپ اٹھی۔

ششش آواز نا ائے۔۔وہ اسکے بازو پر زور ڈالتا اسکے کان کے قریب پھنکارا۔

ایزل نے غصے اور بے بسی سے اسے دیکھا۔

ڈھونڈو یہیں ہو گی وہ فائل۔اج یا تو وہ ثبوت سارے ختم ہونگے یا حازق میر خود ختم ہو جائے گا۔

دروازہ کھول کر کوئی اندر آتا نفرت سے بولا تھا۔

ایزل نے سہم کر حازق کو دیکھا جو ریک سے باہر دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ایزل کپکپائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چار سے پانچ لوگ تھے۔چہرے کور کر رکھے تھے جبکہ ہاتھوں میں بندوق تھی۔ان میں سے ایک جو بول رہا تھا اسنے ہاتھ میں چھوٹا سا خنجر پکڑ رکھا تھا۔

ڈھونڈو کوئی بھی جگہ بچنی نہیں آج وہ سالا۔میرے ہاتھ سے بچے گا نہیں۔دادا کے خلاف ثبوت ڈھونڈے گا ایسا حال کروں گا کہ اسکی روح کانپ جائے۔ان میں سے جو شائید انکا باس تھا وہ ٹیبل کو ٹھوکر مارتا غرایا تھا۔

ایزل کی گرین آنکھیں خوف سے پھیلی تھیں۔

میرا اسکے لب۔پھڑ پھڑائے۔

حازق اپنے ہاتھ تلے دبے اسکے لبوں کی حرکت پر چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

وہ بھیگی سہمی نظروں سے کبھی اسے تو کبھی ان آدمیوں کو دیکھ رہی تھی جو اسکے کیبن کا حشر نشر کرنے میں لگے تھے۔

ہاتھ ہٹا رہا ہوں آواز مت کرنا۔ سرگوشی میں بولتے وہ اسکے چہرے سے ہاتھ ہٹا گیا۔

ایزل خوف سے سانس بھی روک گئی حتیٰ کہ اسکا سانس پہلے ہی بند ہو رہا تھا اس نے کافی زور سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

حازق نے نرمی سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے خود میں بھینچا۔

ایزل اسکی شرٹ جکڑتے اسکے سینے میں چہرہ چھپاتے گہری سانسیں بھرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

م۔میر یہ لوگ ت۔ تمہیں م۔مارنے آئے ہیں۔۔ بھیگتی آواز میں سرگوشی کی۔لہجے میں خوف اور غصے کا عنصر تھا۔

اتنی سیریس سچویشن میں بھی حازق کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئ۔

وہ لوگ اب ریک کی طرف بڑھ رہے تھے۔

حازق مزید سختی سے اسے خود میں بھینچ گیا۔

ریلیکس میں ہوں نا۔اسکے کانپتے وجود کو محسوس کرتے حازق نے اسکی کمر سہلائی۔

وہ بے اواز روتی سختی سے اسکی شرٹ مٹھیوں میں جکڑ گئ۔

ایزل میری بات سنو۔انہیں ریک کی فائلز نکالتے دیکھ حازق نے اسے خود سے الگ کرنا چاہا وہ مزید سختی سے اس سے لپٹ گئ۔

ایزل لسن۔حازق نے زبردستی سے اپنے سامنے کیا۔

میں باہر جاکر انکا دھیان بھٹکاتا ہوں لیکن تم یہاں سے باہر نہیں نکلو گی۔جب تک میں ان سے نبٹ نا لوں تم اس طرف دیکھو گی بھی نہیں۔وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے سرگوشی میں بول رہا تھا۔

تم کیوں جاؤ گے وہ لوگ تمہیں مارنے آئے ہیں۔وہ اسکا گریبان جکڑتی دبی آواز میں بولی۔

مینے جو کہا ہے وہ کرو گی۔یہاں سے باہر نہیں آؤ گی ۔وہ سختی سے اسکے کان میں پھنکارا۔

ایزل بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔لیکن وہ اسے دیوار سے لگاتا خود انکے سامنے آگیا۔

Posted On Kitab Nagri

آہٹ پر ان لوگوں نے چونک کر دیکھا۔

حازق سرد تاثرات سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

پیٹ پیچھے وار کرنے والے بزدل ہوتے ہیں۔اپنے پیچھے کھڑے آدمی کے وار کو روکتے سرد لہجے میں کہتے اسنے اس آدمی کو کھینچتے سامنے ٹیبل پر دے مارا۔

ایزل نے منہ پر ہاتھ رکھتے اپنی چیخ روکی تھی۔

اسکے منع کرنے کے باوجود وہ انہیں دیکھ رہی تھی۔

وہ سرد نظروں سے انہیں دیکھتا اپنے شرٹ کے اگلے دو بٹن کھول گیا۔

اج میں بتاتا ہوں تمہیں کہ حازق میر شاہ کون ہے۔اپنے بازو کے کف کے چڑھاتے وہ پھنکارا تھا۔

وہ آدمی ایک پل کے لیئے گھبرائے تھے لیکن اپنے باس کے اشارے پر وہ لوگ اسکی طرف بڑھے۔

وہ لوگ اسے مار نہیں سکتے تھے کیونکہ اگر مار دیتے تو ان پر لگے سارے کیس سچ ثابت ہونے تھے۔

اس لیے وہ لوگ ہتھیار پھینکتے اسکے مقابل آئے تھے۔

لیکن حازق ان سب پر بھاری پڑ چکا تھا۔وہ لوگ نہیں جانتے تھے کہ وہ صرف وکیل ہی نہیں تھا اسے آرمی کی سپیشل ٹریننگ دی گئ تھی۔اسکی حفاظت کے لیئے اسلیے اسنے ابھی ان سب کو چیونٹی کی طرح مسل کر رکھ دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ کی پشت سے ناک سے نکلتا خون صاف کرتے وہ انکے بوس کی طرف بڑھا جو اب خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ بھاگتا حازق اسے دبوچ چکا تھا۔

بتا دینا اپنے اس دادا کو حازق میر انصاف کے لئیے کھڑا ہے جب تک خدا نا چاہے کوئ اسکا بال بھی با قا نہیں کر سکتا پھر چاہئے تم جیسے ہزاروں ہی آجائے حازق میر انہیں مسل کر رکھ دے گا۔

وہ اسکے چہرے پر پے در پہ مکے برساتا دھاڑا تھا۔

ان سب میں اسکا دھیان ایزل سے ہٹ چکا تھا۔

جبکہ وہ سفید چہرے اور سہمی نظروں سے اسے دیکھتے کانپ رہی تھی۔اسنے ایسی سچویشن پہلی مرتبہ فیس کی تھی۔وہ چاہے جتنی بھی بہادر سہی لیکن تھی تو ایک نازک سی لڑکی ہی نا جانے کیسے اسنے اپنی چیخوں کو دبایا ہوا تھا۔

حازق نے انکی ہڈی پسلی صحیح معنوں میں ایک تھی کہ وہ لوگ حواس کھو گئے تھے۔

زمین پر ہر چیز بری طرح سے بکھری پڑی تھی جبکہ وہاں کہیں کہیں خون کے داغ بھی تھے جسے دیکھ کسی بھی چیخیں نکل سکتی تھیں۔

اسکے خود کے ناک سے خون نکل رہا تھا ہونٹ بھی پھٹ چکا تھا جبکہ چہرے پر اور بھی کافی نشان تھے۔ہاتھوں کی جلد بری طرح سے چھل چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

انہیں اچھے سے سبق سکھاتے حازق نے کسی کو فون کیا۔اگلے پانچ منٹ میں ہی اسکے گارڈز اندر آئے تھے۔

وہ گارڈز کو پہلے ہی جانے کے لیئے کہہ چکا تھا لیکن وہ لوگ جانے کی بجائے اسکے آفس سے کچھ دوری پر کھڑے تھے۔ان آدمیوں کو تو انہوں نے اندر جاتے نہیں دیکھا تھا لیکن انکی گاڑی ضرور دیکھیں تھی وہ لوگ انتظار میں تھے تو حازق کے ایک اشارے کے وگرنہ وہ اسکی مرضی کے بغیر اندر جانا مطلب اپنی جان گنوانا۔

حازق نے انہیں سب صاف کرنے کا کہا اور خود ایزل کی طرف قدم بڑھائے۔

ایزل کے قریب پہنچتے وہ تڑپ اٹھا تھا۔اسکے سرد چہرے پر تکلیف کے تاثرات لہرائے تھے۔

جبکہ ایزل دیوار کے ساتھ نیچے سمٹ کر بیٹھی دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے کانپ رکھے تھی۔ہیزل آنکھیں سختی سے بند تھیں لیکن آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر بکھر رہے تھے۔

ایزل۔۔اسکے قریب بیٹھتے نرمی سے پکارا۔

آواز پر ایزل نے بھیگی سہمی آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔

میر۔شبنمی لہجے میں کہتے وہ تیزی سے اسکے سینے میں سمائی تھی۔

م۔میر خ۔خون۔خون۔و۔وہاں خ۔خون۔۔وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپائے بس یہی لفظ دہرائے جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کو دھچکا لگا۔ کیا اسے ابھی تک وہ سب یاد تھا۔

ایزل ریلیکس کچھ نہیں ہے وہاں۔ کوئی خون نہیں ہے۔ وہ اسے سختی سے خود میں بھینچتا اسکی کمر سہلاتا بولا تھا۔

وہ خوف سے کانپتی اسمیں سمٹتی جا رہی تھی۔

حازق مسلسل اسے بہلا رہا تھا لیکن وہ نیم بے ہوشی میں جا چکی تھی۔

باہر اسکے گارڈز سب صاف کر چکے تھے۔ ایزل کو بانہوں میں اٹھائے اسنے اسکا چہرہ اچھے سے اپنے سینے میں چھپا دیا۔

اسے سختی سے خود میں بھینچے وہ اسے لیے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

احتیاط سے اسے فرنٹ سیٹ پر بٹھاتے وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر آیا۔

ایزل۔ اسکے چہرے پر پانی کا چھڑکاؤ کرتے حازق نے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن وہ پوری طرح سے بے ہوش ہو چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اسکا سر سیٹ سے ٹکاتا گاڑی ہوسپٹل کے راستے پر ڈال گیا۔

زہن میں کئی سال پہلے کا وہ منظر گھوم رہا تھا جسے سوچتے اسکے ہاتھوں کی رگیں پھولتی جا رہی تھیں۔

(یہ ان دنوں کی بات تھی جب انکے سکول حادثے کے بعد حازق نے اس لڑکے کو مارا تھا۔ وہ لوگ سکول تو چینج کر چکے تھے لیکن نہیں جانتے تھے مصیبت ابھی بھی انکے پیچھے ہے۔ اس لڑکے اور اسکے

Posted On Kitab Nagri

دوستوں نے بدلہ لینے کے لیئے ایزل کو سکول سے کڈنیپ کروایا تھا۔لیکن عین ٹائم پر حازق انکے پیچھے پہنچ چکا تھا۔

اس وقت بھی اسنے ایسے ہی ایزل کو ایک جگہ چھپاتے ان لڑکوں کی اچھی خاصی دھلائی کی تھی۔مرتسم اور غازی کو وہ پہلے ہی انفارم کر چکا تھاتب تک وہ لوگ بھی پہنچ چکے تھے۔لیکن وہ لڑکے کافی ڈھیٹ ہڈی ثابت ہوئے تھے جو باز نہیں آرہے تھے ان میں سے ایک اپنی پینٹ میں چھپائے چاقو سے وہ حازق پر وار کر چکا تھا مجبور دانین کو ان پر گولی چلانی پڑی۔ان سب سے انجان کے ایزل اپنی آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہی ہے۔

ان سب کے بعد سے وہ خون سے کافی ڈرنے لگی تھی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اسکا ڈر زائل ہوتا گیا۔وہ ایک آرمی ڈاکٹر تھی جہاں خون بہنا ہر روز عام بات تھی اس کے لیئے۔لیکن اس دن بھی کچھ ایسا ہی منظر تھا اس لیے وہ شائید وہ اس حادثے میں ہی چلی گئ تھی)

سوچوں کے بھنور میں الجھتے اسنے ہوسپٹل کے سامنے گاڑی کو بریک لگائ۔

وہ جانتا تھا اسکی مام یہیں ہونگی۔

ایزل پر اپنا کوٹ پھیلاتے وہ اچھے سے اسکا چہرہ چھپا چکا تھا۔اسے بازوں میں اٹھاتے وہ اندر کی طرف بڑھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے ہوسپٹل میں اینٹر ہوتے ہی کافی لوگوں نے مڑ مڑ کے اسے دیکھا تھا ایک تو وہ خود ابھرتا ہوا ستارہ تھا اور دوسرا مہر اور زہرہ کی وجہ سے بھی کافی لوگ اسے جانتے تھے۔

ابھی وہ کچھ قدم ہی آگے آیا تھا کہ اسے سامنے راہداری میں ہی مہر نظر آئی۔وہ کسی دوسرے ڈاکٹر کے ساتھ کھڑی اپنے سامنے کھلی فائل کو ڈسکس کر رہی تھی۔

مام۔اسکے قریب جاتے حازق نے اسے پکارا۔

مہر نے چونک کر سر اٹھایا۔

حازق۔یا میرے خدا یا یہ کیا ہوا تمہیں۔وہ اسکے چہرے پر خراشیں دیکھتے دہل کر بولی تھی۔

حازق یہ ایزل۔کیا ہوا ہے اسے۔کہاں سے آرہے ہو تم دونوں۔وہ اسکے بانہوں میں ایزل کو دیکھتے خوفزدہ ہوئی تھی۔

مام ریلیکس اسے ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے آپ پلیز ڈاکٹر کو بلایئے۔

وہ اس پاس کے ڈاکٹرز کو جمع ہوتے دیکھ ایزل کو مزید خود میں بھینچتے مدھم لہجے میں بولا۔

مہر اسکی بات پر سر ہلاتے نرس کو کچھ کہنے لگی۔تم چلو میرے ساتھ۔نرس کو ہدایت دیتے وہ حازق کو کہتے آگے چلنے لگی۔

یہاں لٹاؤ اسے۔۔ایک روم میں انٹر ہوتے مہر نے اسے بیڈ کی طرف اشارہ کیا۔اسی وقت ایک اور ڈاکٹر بھی اندر آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر مہر اپنے بلایا مجھے۔

حازق جو ایزل پر سے اپنا کوٹ ہٹا رہا تھا اسکے ہاتھ تھمے۔

مام کسی فی میل ڈاکٹر کو بلایئے۔وہ بنا مڑے ہی سنجیدگی سے بولا۔

مہر نے حیرت سے اسے دیکھا۔اور پھر معذرت خواہ نظروں سے اس ڈاکٹر کو۔اپ پلیز ڈاکٹر نیلم کو بھیج دیں۔معزرت خواہ انداز میں کہا تو وہ تعجب سے حازق کی پشت دیکھتے سر ہلاتے وہاں سے چلے گئے۔

اب تم مجھے بتاؤ گے کیا ہے یہ سب۔کہاں سے مار پیٹ کر کے آرہے ہو۔اور ایزل کیا ہوا ہے اسے۔

فار گوڈ سیک حازق مجھے بتاؤ مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔وہ ایک ہی سانس میں بولی تھی۔

ریلیکس مام۔میں آپکو سب بتاتا ہوں پلیز پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہے۔وہ اسے اپنے حصار میں لیتا نرمی سے بولا۔

اس سے پہلے کہ مہر کچھ کہتی ڈاکٹر نیلم اندر آئی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈاکٹر نیلم پلیز اسے دیکھیں۔اسکے آتے ہی اسنے ایزل کی طرف اشارہ کیا تو وہ سر ہلاتی ایزل کو چیک کرنے لگی۔

سب ٹھیک ہے ڈاکٹر۔از شی ال رائیٹ۔حازق نے بے چینی سے پوچھا تھا۔

مہر چونکی جبکہ ڈاکٹر نیلم مسکرا دیں۔

Posted On Kitab Nagri

بیس۔سب ٹھیک ہے یہ بس کسی ڈر سے بیہوش ہو گی ہیں۔اچانک سے جیسے زہن کو کوئ جھٹکا سا لگتا ہے۔جیسے کوئ ماضی یاد آتا ہے۔اور بی پی بھی کافی لو ہے انکا۔آپ پلیز دھیان رکھیں کے آئیندہ ایسا نا ہو ورنہ انکے دماغ پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔

وہ اسے ڈرپ لگاتے سنجیدگی سے بولیں۔

یہ ڈرپ ختم ہوتے ہی آپ انہیں گھر لے جاسکتے ہیں لیکن ہوش انہیں صبح ہی آئے گا۔ای مین ابھی ہوش جاتا لیکن فلحال انکے لیے نیند ضروری ہے تو اسلیے انہیں ایک ڈوز دی ہے۔وہ اب مہر کی طرف دیکھتے بولی۔

تھینکیو نیلم۔ہم دھیان رکھیں گے۔مہر نے کہا تو وہ اسے میڈیسنز کے مطعلق ہدایت دیتی وہاں سے چلی گئ۔

مہر نے زرد پڑی ایزل کو دیکھا اور جھک کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

اب اسکی سنجیدہ نظریں حازق پر تھیں۔

اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے مہر فرسٹ ایڈ کا سامان لے ائ۔جانتی تھی اسکے علاوہ وہ کسی بھی ڈاکٹر کو خود کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دے گا۔

وہ سنجیدگی سے اسکی بینڈیج کرنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جبکہ حازق اب مدھم لہجے میں اسے سب بتا رہا تھا۔ ایزل کے وہاں آنے کی اصل وجہ وہ گول مول کر گیا تھا۔

مام پلیز نو۔۔ اسکی بات ختم ہوتے ہی وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رو دی تو وہ تڑپ اٹھا تھا۔

مینے تم سے پہلے ہی کہا تھا یہ فیلڈ مت چوز کرو حازق

میں بہت بہادر سہی لیکن اپنی اولاد پر ایک خراش برداشت نہیں کر سکتی خدانا خواستہ اگر آج ایزل کو کچھ ہو جاتا تو۔ وہ بھیگے لہجے میں بولی۔

مام کیسی باتیں کر رہی ہیں اپ۔ جبکہ آپ خود ایسے دور سے گزر چکی ہیں پھر بھی۔ اور آپ خود ہی تو کہتی ہیں ہم چاہے محل کی چار دیواری کی حفاظت میں کیوں نا ہو موت تو وہاں بھی جائے گی۔ پھر اب کیوں ایسے کہ رہی ہیں۔

وہ اسے خود سے لگا تا نرمی سے بول رہا تھا۔

وہ کچھ بھی کہے بغیر روتی رہی۔ حازق نے بہت مشکل سے اسے چپ کروایا تھا۔ لیکن وہ تھی کہ چپ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ اسے آب سمجھ آیا تھا کہ کیوں ارسل کہتا تھا تمہاری ماں کو چپ کروانا صرف تمہارے باپ کا ہی کام ہے۔ اج اسے شدت سے اس بات کا احساس ہو رہا تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

مرتسم نے کڑی نظروں سے اسے گھوراوہ خفت سے سر جھکاتے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

اسے تھوڑی دیر پہلے ہی حازق نے فون کیا تھا۔

مہر کو بمشکل اسنے چپ کروایا تھا کہ وہ مرتسم کو دیکھتے پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

اور ایک یہی چیز تو مرتسم شاہ سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔مہر ماہ شاہ کی آنکھوں میں چمکتی نمی۔

ششش۔بس میری جان ایزل ٹھیک ہے نا پھر کیوں رو رو کر مجھ پہ ستم کر رہی ہیں۔وہ اسکا ماتھا چومتے نرمی سے بولا۔

مہر نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

دیکھیں ایزل بھی اٹھنے والی ہے وہ ڈری ہوئی ہے آپ بھی روتی رہیں گی تو اسے کون سنبھالے گا۔وہ اسکی آنکھیں چومتا بولا۔

مہر حازق کی موجودگی میں سٹپٹا گئی۔

جبکہ حازق لب دباتے رخ موڑتے اپنے موبائل پہ بزی ہو گیا۔

وہ سرخ پڑتی مرتسم کو گھورتی اس سے فاصلے پر ہوئی تھی۔جو اسے واپس گھورتا اپنی طرف کھینچ گیا۔

جانم مینے آپسے کتنی بار کہا ہے جب آپ میرے پاس ہوتوں تو اس پاس سے آتی ہوا بھی آپکو چھونی نہیں چاہیئے۔لیکن آپ سو میل کی دوری بنا دیتی ہیں۔وہ مدھم لیکن سخت لہجے میں بولا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مہر ماہ شاہ کا دور جانا اسے آج بھی ناگوار گزرتا تھا۔

مہر اسکی آنکھوں ناگواری دیکھتی گھبرا کر اسکے قریب ہوئی۔

بال سفید ہو گئے ہیں آپکے لیکن رومینس آج بھی کم نہیں ہوتا۔وہ حازق کی موجودگی میں بھی اپنی کمر پر اسکا ہاتھ محسوس کرتے تھوڑا غصے سے لیکن دھیمی آواز میں بولی۔

مرتسم مسکراہٹ دباتا شرافت سے اسکی کمر سے بازو ہٹا گیا۔

جبکہ حازق جو بظاہر موبائل میں بزی تھا اپنی ماں کی ایک ہی گھوری پر باپ کو شرافت سے پیچھے ہٹتے دیکھ اسنے بامشکل اپنا قہقہ دبایا تھا۔

بابا آپ مام کو کچھ دیر باہر لے جائیں۔ایزل جب ہوش میں آئے گی تو میں آپکو انفارم کر دوں گا۔

کافی دیر تک وہ لوگ انتظار کرتے رہے لیکن جب اسے ہوش نہیں آیا تو وہ مہر کا تھکا چہرہ دیکھ سنجیدگی سے بولا۔

مہر کچھ کہتی کہ مرتسم کی آواز پر چپ ہو گئی۔

آپ تھکی ہوئی ہیں مہر بس کافی پی لیجیے پھر واپس آجایئے گا۔مرتسم کے نرمی سے کہنے پر وہ ایک نظر ایزل کو دیکھتے اسکے ساتھ باہر آگئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

اپھو۔۔ایزل کی مدھم آواز پر وہ چونکا۔

وہ ہوش میں آرہی تھی۔ہمیشہ کی طرح ڈر کے اسنے ماں نہیں اپھو پکارا تھا جیسے وہ بچپن میں اسے کہتی تھی جب اسے پھوپھو نہیں کہنا آتا تھا۔اسکے بعد سے یہ اسکی عادت بن گئ تھی۔

جب بھی اسے زرا سی بھی چوٹ لگتی تو وہ ماں کہنے کی بجائے اپھو کو یاد کرتی روتی تھی۔

اپھو۔اسکے دوبارہ پکارنے پر حازق جلدی سے اسکی طرف بڑھا۔

ایزل۔اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے نرمی سے پکارا۔

ساتھ مرتسم کو میسج بھی کر دیا۔

بابا۔وہ بے چینی سے آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتی پکار رہا تھی۔

ایزل آنکھیں کھولو۔حازق اسکا کپکپاتا ہاتھ سہلاتے نرمی سے بولا۔

حازق کی آواز پر اسکے پھڑپڑاتے لب ساکت ہوئے تھے۔

اسنے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔پلکوں پر بوجھ اس قدر تھا کہ اسے پانچ منٹ آنکھیں کھولنے میں لگے۔

حازق اس پر جھکا غور سے اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میر۔خود پر جھکے حازق کو دیکھتے اسنے نم لہجے میں پکارا۔

میر کی جان۔بے خودی میں اسکے لبوں سے پھسلا تھا۔

جسکانا اسے احساس ہوا ناہی ایزل کو۔

وہ ہیزل آنکھوں میں گہری سرخی اور نمی لیے اسکی بھوری آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

حازق نے بے خودی میں اسکی گلابی ہوتی آنکھوں کو انگلی کے پور سے چھوا جو اسے پاگل کر رہی تھیں۔

سب ٹھیک ہے۔میں ہوں تمہارے پاس۔میرے ہوتے ہوئے کوئ بھی تم تک نہیں پہنچ سکتا۔اسکی سہمی آنکھوں کو دیکھتے وہ ہاتھ اسکے رخسار پر رکھتا جنون خیزی سے بولا تھا۔

ایزل اپنے گال پر اسکا ہاتھ تھام گئ۔اسکی پکڑ میں سختی تھی۔

انجیکشن کی وجہ سے وہ نیم غنودگی میں تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کر رہی ہے۔

وہ سختی سے اسکا ہاتھ تھامتی اپنی آنکھیں موند گئ۔اسکو ہیوی ڈوز دی تھی اس لیے وہ زیادہ دیر تک آنکھیں نہیں کھول پائ۔پھر سے غنودگی میں چلی گئ۔

حازق ہنوز اس پر جھکا ہوا تھا۔اسکا ایک ہاتھ ایزل کی ہاتھ میں تھا جبکہ دوسرا بے خودی میں ایزل کے بالوں میں حرکت کر رہا تھا جس سے وہ پر سکون ہوتی چلی گئ۔

وہ بنا پلکے جھپکائے اسے دیکھتا رہا۔وہ اسے ایسے اچھی نہیں لگ رہی تھی۔

یہ ڈری سہمی تو ایزل شاہ نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ تو ہر ڈر کا ڈٹ کے سامنہ کرتی تھی۔بڑی سی بڑی مشکل میں بھی کسی کے سامنے کمزور نہیں پڑتی تھی۔ سپیشلی اسکی سامنے تو بلکل نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ڈمپل جو اسے سخت زہر لگتا تھا۔اور وہ اسے دیکھتے جان بوجھ کر اسکی نمائش کرتی تھی۔ آج اسکے ساکت ہونٹ بھی اچھے نہیں لگے تھے۔

دروازے میں کھڑے مرتسم اور مہر مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتے وہیں سے واپس چلے گئے۔

💞💞💞

آپ نے دیکھا ناشاہ وہ کیسے ایزل کی کیئر کر رہا تھا۔مہر کی مسکراتی آواز پر مرتسم نے اسے دیکھا۔

ہاں بلکل عقل آگئی ہے اس گدھے کو۔وہ مسکراہٹ دباتا بولا۔

مہر نے خفگی سے اسے دیکھا آپ میرے بیٹے کو گدھا کہہ رہے ہیں شاہ۔نروٹے پن سے اسے گھورا۔

اب جس کو عقل نا ہو تو وہ گدھا ہی ہوا نا۔وہ اسکے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتا بولا۔

جانتا تھا اب اسکا اگلا قدم کیا ہو گا۔

مہر نے اسکی بات سنتے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن مرتسم نے مضبوطی سے اسکا دوسرا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔مہر نے اسے گھورا تو اسکا قہقہ گونجا۔

وہ نفی میں سر ہلاتا سوری کر گیا۔مہر مسکراہٹ دباتے بظاہر اسے خفگی سے گھورتی آگے بڑھ گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

بڑے پاپا کیا آپ دونوں کی کوئی لڑائی ہوئی ہے۔ ایناره غازی اور زرنور کو ضرورت سے زیادہ سنجیدہ دیکھ بولی۔

غازی نے چونک کر اسے دیکھا۔ اور پھر زرنور کو وہ سنجیدہ سی اپنی پلیٹ پر جھکی ہوئی تھی۔

نہیں بیٹا ایسی تو کوئی بات نہیں۔ وہ سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے بمشکل مسکرایا۔

ورنہ رات سے جب مہر نے اسے ایزل کے بارے میں بتایا تھا دل کو دھڑکا سا لگا ہوا تھا جانے وہ کس حال میں ہو گی۔

وہ اسی وقت اسکے پاس جانا چاہتا تھا لیکن مہر نے منع کر دیا تھا اس طرح سے زرنور بھی پریشان ہو جاتی۔ اسنے زرنور کو نہیں بتایا تھا لیکن وہ رات سے اسے کہہ رہی تھی کہ اسکا دل بہت گھبرا رہا ہے۔ جانے کیوں اسے عجیب سی فیلینگز آ رہی ہیں۔ غازی نے بمشکل اسے سمجھاتے بہلاتے سلایا تھا لیکن دونوں جانتے تھے کہ وہ ساری رات نہیں سو سکے۔

پھر زرنور ماما اتنی چپ چپ کیوں ہیں۔ آبان نے بھی اسکا خاموش ہونا محسوس کیا تھا۔

کچھ نہیں بس تھوڑی سی طعبیت ڈاؤن ہے۔ وہ سر اٹھاتے ابان کو دیکھتے مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

طعبیت کو کیا ہوا امارات کو تو آپ بلکل ٹھیک تھیں۔ زیان اپنی چیئر سے اٹھتا اسکے قریب ایا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں ٹھیک تھی اور اب بھی ٹھیک ہوں بس ہلکا سا سر درد ہے۔ وہ اپنے ماتھے پر رکھا اسکا ہاتھ تھامتے مسکراتے ہوئے بولی۔

تمہیں ریسٹ کرنی چاہیئے گڑیا تمہاری طعبیت واقعی ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔ ولی اسکا مرجھایا چہرہ دیکھ بولا۔

ہاں جاؤ تم ریسٹ کرو میں کمرے میں ہی تمہارا ناشتہ بجھواتی ہوں۔ آیت بھی فکر مندی اسے دیکھتے بولی۔

وہ سر ہلاتی وہاں سے اٹھ گئ۔

غازی خاموش رہا۔ وہ جانتا تھا جب تک وہ ایزل کو نہیں دیکھ لے گی ایسے ہی رہے گی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایزل کو وہ تینوں رات ہی مہر کے فلیٹ لے گئے تھے۔ کیونکہ ایک تو وہ نیم غنودگی میں تھی دوسرا وہ سب کو اس وقت پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے۔

وہ اب صبح پوری طرح سے ہوش میں آئ تھی۔ لیکن اسنے رات کے جیسے رئیکٹ نہیں کیا۔ وہ بلکل نارمل تھی کیونکہ وہ خود پہ قابو پا چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ناشتہ کرنے کے بعد وہ چاروشاہ ولا کے لیئے نکلے تھے۔

💞💞💞

گھر کے آگے گاڑی روکتے مہر اور مرتسم اتر گئے۔مہر نے ایزل کو بھی اپنے ساتھ آنے کا کہا لیکن وہ بعد میں آنے کا کہتے ٹال گئ۔

اس سے پہلے کہ وہ اترتی حازق نے گاڑی لاک کر دی۔

اسنے حیرت اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

طعبیت کیسی ہے تمہاری۔وہ بغور اسکا اترا ہوا چہرہ دیکھ بولا۔ صبح سے وہ مہر کے ساتھ تھی اس لیے اسے زاراسی بھی مہلت نہیں ملی اس سے بات کرنے کے لیئے۔

ایزل نے ابیر واچکاتے اسے دیکھا۔

اب تمہیں یعنی کے حازق میر کو ایزل شاہ کی فکر ہو رہی ہے۔وہ اپنے ازلی انداز میں بولی۔

اسے کل رات جب سے وہ اٹیک آیا تھا اسکے بعد سے کچھ بھی یاد نہیں تھا۔

حازق کے لبوں پر مسکراہٹ مچل گئ جسے وہ استہزائیہ مسکراہٹ میں بدل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

فکر نہیں میں دیکھنا چاہتا تھا دماغ ٹھکانے پر آچکا ہو گا تمہارا۔اور یقیناً اب تمہاری نا بھی ہاں میں بدل چکی ہو گی۔وہ استہزائیہ انداز میں اسے دیکھتا بولا۔

کیوں کل رات ایسا بھی کیا ہو گیا جو میری ناہاں میں بدل جائے گی۔وہ اسکی مسکراہٹ پر تیکھے چتون سے بولی۔

کیا تمہیں واقعی یاد نہیں کل رات کیسے تم مجھ سے لپٹ رہی تھی۔میری سینے سے چپکتے تم الگ ہونے کو تیار نہیں تھی۔ رات بھی ہوسپٹل میں تم میری بانہوں کے حصار میں تھی۔وہ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا کچھ جھوٹ کی ملاوٹ کرتا بے باکی سے بولا۔

ایزل آنکھیں پھاڑے اس بے شرم انسان کو دیکھنے لگی۔

تم جھوٹ بول رہے ہو۔اسکے لب پھڑپھڑائے۔چہرہ سرخ اناری ہوا تھا۔

حازق اسکے چہرے پر پھیلتے رنگوں کو دیکھ ایک پل کے لیئے مبہوت ہوا تھا۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔پہلی بات اگر ایسا کچھ ہوتا تو مجھے یاد ہوتا۔دوسری بات اگر مجھے کسی کے سینے سے لپٹنا بھی ہوتا تو وہ تم تو بلکل نہیں تھے۔ہاں اگر لپٹی بھی ہو نگی تو شائید ویر سمجھ کر۔

وہ اسے آگ لگانا اچھے سے جانتی تھی۔

ویر کا نام سنتے اسکے لبوں کی مسکراہٹ گم ہوئی تھی۔چہرے پر اشتعال لہرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سٹیرینگ پر اسکی گرفت سخت سے سخت تر ہوئی تھی۔اسنے شعلہ اگلتی نظروں سے ایزل کو دیکھا جو اسکی پھولتی رگوں کو دیکھ ایک پل کے لیئے گھبرائی۔

حازق نے پیچھے مڑتے اسے دیکھا اگلے ہی پل گاڑی کا دروازہ کھولتے اسکا ہاتھ تھامتے اسے اپنی طرف کھینچا۔

ایزل اچانک سے جھٹکا لگنے پر سیدھا اسکی سیٹ کی بیک سے ٹکراتی لیکن حازق اسے سنبھال گیا۔

ایزل غازیان شاہ پہلی اور آخری بار سمجھا رہا ہوں اپنے دل و دماغ سے کسی بھی اور مرد کا خیال نکال دو تم پر ازل تا ابد حازق میر شاہ کا حق ہے اور رہے گا۔

تیاری کر لو خود کو ایزل حازق میر شاہ بنانے کی۔

آج شام کو پوری رسم کے ساتھ تمہیں مانگنے آئیں گے اگر تمنے انکار کیا تو میں تمہاری کھال ادھیڑ دوں گا۔وہ ایک ہاتھ سے اسکا بازو سختی سے پکڑے جبکہ دوسرا ہاتھ اسکے سر کے پیچھے رکھتا اسکی آنکھوں میں جھانکتا غرایا تھا۔

ایزل نے تھوک نگلتے اسے دیکھا۔

انکار کرنا میرا حق ہے پھوپھو بھی میری خوشی چاہتی ہیں۔میں۔۔وہ ہکلاتے ہوئے بولی تھی لیکن حازق اسکی بات بیچ میں ہی کاٹ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تمہارے انکار سے میری مام ہرٹ ہونگی اور بری طرح سے ہونگی۔اگر تمنے آج انکار کیا ایزل شاہ تو میں قسم کھاتا ہو تمہیں زندگی بھر مام کے آس پاس تو دور انکا چہرہ بھی نہیں دیکھنے دوں گا۔۔

وہ سرد لہجے میں بولتا اسے جھٹکے سے چھوڑ گیا۔

ایزل اوندھے منہ پچھلی سیٹ پر جا گری۔وہ پلٹ کر بے یقینی سے حازق کو دیکھنے لگی۔

حازق گاڑی انلاک کرتا باہر نکلا ایزل کی طرف جاتے اسنے اسے بازو سے پکڑتے باہر نکالا۔وہ ابھی تک حیرت و بے یقینی اور کچھ بے بسی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

حازق اسے دیکھے بغیر دیکھے گاڑی شاہ ولا کے گیٹ سے اندر لے گیا۔

وہ بے حسی و حرکت وہیں کھڑی رہی۔

حازق اسے اسکی اپھو جو کہ اسکے لیئے دوسری ماں تھی انسے دور کر دے گا۔وہ اسے انکا چہرہ بھی نہیں دیکھنے دے گا۔وہ جانتی تھی اگر اسنے ایسا کہا ہے تو وہ ایسا ہی کرے گا۔

ایزل۔۔ایزل۔اپنے نام کی پکار پر وہ ہوش میں آئی۔اسنے دھندھلائی نظروں سے سامنے دیکھا جہاں آبان پریشان سا کھڑا تھا۔

کیا ہوا یہاں کیوں کھڑی ہو ایسے۔وہ فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

چلو تمہاری طعبیت ٹھیک نہیں لگ رہی وہ اسے بازو سے تھامتا اندر لے گیا۔وہ تھانے جا رہا تھا جب جیپ میں بیٹھتے اسنے شاہ ولا کے سامنے کھڑی ایزل کو دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

حازق جو اسے وہیں کھڑے دیکھ اسکی طرف بڑھا تھا آبان کو آتے دیکھ وہ اپنے قدم روک گیا۔

اسنے سلگھتی نظروں سے اسکے بازو پر آبان کے ہاتھ کی مضبوط گرفت دیکھی تھی۔

سرد سانس چھوڑتے وہ سر جھٹکتا واپس مڑ گیا۔

💞💞💞

ابراہیم۔اسے انوشے کو دھکا دیتے دیکھ وشہ نے اونچی آواز میں اسے پکارتیے رکھ کے اسے تھپڑ دے مارا۔

وشہ۔۔وجدان بھائی اسے سختی سے گھورتے ابراہیم کو اپنے پیچھے کر گئے۔

وش کیا کر رہی ہو۔مرتسم ابراہیم کو اپنے حصار میں لیتا وشہ کو گھورتے سختی سے بولا۔

مہر نے جلدی سے اگے بڑھتے روتی ہوئی انوشہ کو اٹھایا۔

بھائی آپکو نہیں پتہ یہ کیا کرتا پھر رہا ہے۔

آپکو پتہ ہے جس دن سے یہ واپس آیا ہے اسنے انوشہ کا جینا حرام کر دیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے تنگ کرتا ہے، بات بات پر اسے جھٹکتا ہے ، اسکی بکس خراب کر دیتا ہے، سکول میں اسکے بال کھول دیتا ہے اسکا یونیفارم گندا کر دیتا ہے، اور کل رات تو اسنے اسے ڈرایا بھی۔اور آج بھی سب کے سامنے جب انو میرے پاس بیٹھ رہی تھی تو اسنے اسے دھکا دے دیا۔

کیا آپ زمل اور آبان کا وہ منظر بھول گئے ہیں جو مجھ پر بھڑک رہے ہیں۔وہ روتے ہوئے چیخی تھی۔

اسکے انکشاف سب بے یقینی سے ابراہیم کو دیکھنے لگے۔جو خود دنگ ساماں کو دیکھ رہا تھا۔

مہر بے یقینی سے اسے دیکھتے انوشے کو خود میں بھینچ گئ۔وہ تو وشہ کی اس سے اٹیچ مینٹ اور پیار کی وجہ سے کچھ دن اس سے غافل کیا ہوئ اسکی انو کے ساتھ یہ سب کیا جا رہا تھا۔

اور اسنے اسے بتایا بھی نہیں۔

آنسو زار و قطار اسکا چہرہ بھگوتے جا رہے تھے۔

آج پہلی بار میرا دل کر رہا ہے کہ میں تمہارا چہرہ تھپڑوں سے سرخ کر دوں۔

وہ ابرہیم کو دیکھتے دکھ، بے یقنی، غصے سے بولی تھی۔

مینے مان لیا کہ شاہ ولا کا ہر فرد احسان فراموش ہے۔وہ شکوہ کناہ نظروں سے سب کو دیکھتے رندھے لہجے میں بولی۔

خاموش کھڑے حازق اور میثم نے جلدی سے اگے بڑھتے مہر کو سہارا دیا۔

مرحا انوشے کو اس سے لیتی وہاں سے چلی گئ۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے ایک نظر ساکتت کھڑے مرتسم پر ڈالی۔اور تیز قدموں سے مرحا کے پیچھے ہی چلی گئ۔

حازق اور میثم اسکے ہم قدم تھے۔

مرتسم تڑپ کر رہ گیا اسکی ایک نظر سے۔کیا کچھ نہیں تھا اس ایک نظر میں۔

شکوہ،بے یقینی،ٹوٹے مان کی کرچیاں۔

پس ثابت ہوا کہ شاہ خاندان نے مہرماہ شاہ ور اس سے جڑے ہر عزیز رشتے کو صرف دکھ ہی دیئے ہیں۔

عادی بیٹے کو بے یقین نظروں سے دیکھتا گہرے دکھ سے بولا تھا۔

مہرماہ شاہ نے کبھی انسے کوئ شکوہ نہیں کیا تھا۔حالات چاہے جیسے بھی ہوں لیکن آج اسکے ایک شکوے نے سب کی زبان تالوں سے چپکا دی تھی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایزل۔۔غازی اسے اندر آتے دیکھ بے چینی سے اسکی طرف بڑھا تھا۔

میرا بہادر بچہ،میری گڑیا،میری جان۔وہ اسے خود میں بھینچے اسکا ماتھا چومتے سب کو چونکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیسی طبعیت ہے میری جان۔ اسکے ہاتھوں کی پشت پر لب رکھتے غازی نے فکر مندی سے اسے دیکھتے پوچھا۔

بابا میں ٹھیک ہوں۔ وہ چونک کر غازی کو دیکھتے لبوں پر تر کرتے آہستہ سے بولی۔

کیا ہوا ہے ایزل کو۔ ارسل جو آفس کے لیئے نکل رہا تھا۔ حیرانگی سے اسے دیکھتا بولا۔

غازی اپنی بے چینی پر لب بھینچ گیا۔

رات سے اسے ہلکا سا بخار تھا تو اس لیے میں پریشان تھا۔ وہ اسے اپنے حصار میں لیتا بولا۔

ارے بخار ہی تو تھا یہ تو میری شیرنی ہے بخار کو ایسے بھگا دیا ہو گا ہے نا۔ ارسل اسکے گال چھوتا بولا تو وہ مسکرا دی۔

جاؤ فریش ہو جاو۔ غازی نے اسے کہا تو وہ سر ہلاتے اوپر کی طرف بڑھ گئ۔

آپکو ایزل کچھ ڈاؤن نہیں لگی۔ آبان اسکے جانے کے بعد بولا۔

رات بھر جاگے گی تو ڈاؤن ہی ہو گی۔ آیت نے کہا تو وہ سمجھتے سر ہلا گیا۔

💞💞💞

کافی دیر بعد وہ کمرے میں آیا تو وہ ایزل زرنور کی گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی تھی۔

زرنور اسے آتے دیکھ خفگی سے نظریں پھر گئ۔

Posted On Kitab Nagri

مینے کہا تھا میرا دل گھبرا رہا ہے میری بچی ٹھیک نہیں ہے لیکن نہیں یہاں کسے پرواہ ہو۔وہ ایزل کا ماتھا چومتے نم لہجے میں بولی۔

غازی نے ماتھا سہلاتے صوفے پر بیٹھتا اسے دیکھنے لگا۔

جب کچھ دیر بعد ایزل کے ہچکولے کھاتے وجود کو دیکھتے وہ دونوں چونکے تھے۔

ایزل۔وہ تڑپ کر اسکے پاس گیا۔

میری گڑیا کیوں رو رہی ہے ایسے۔کیا ہوا۔وہ دونوں حق دق سے اسے دیکھنے لگے۔

وہ بہت کم ہی روتی تھی۔جب اسے بہت زیادہ ہرٹ ہوتا تھا بہت زیادہ گہرائی سے اسکا دل دکھے کسی اپنے سے تب۔ورنہ وہ ہر سچویشن میں خود پر قابو پا لیتی تھی۔

وہ غازی کے کندھے میں چہرہ چھپائے سسک پڑی۔

ایزل میری جان نکل رہی ہے پلیز بتاؤ ماں کو کیا ہوا ہے۔کسی نے کچھ کہا ہے۔ہو سپٹل میں کچھ ہوا ہے۔زرنور خود بھی رونے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آیزو میری جان بابا پریشان ہو رہے ہیں۔بتاو کیا ہوا ہے۔میرا بہادر بچہ کیوں رو رہا ہے۔وہ اسکا چہرہ صاف کرتا تڑپ کر بولا تھا۔

بابا میں مہرا پھو کو کھونا نہیں چاہتی۔میں انہیں ایک دن بھی دیکھوں نا انسے بات نا کروں تو مجھے اچھا نہیں لگتا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہچکیوں سے روتی بولی رہی تھی۔

شائید ہی وہ دنیا کی واحد ایسی بھتیجی ہو گی جو اپنی پھوپھو سے دور جانے کے خیال سے ہی سسک پڑی تھی۔وہ کبھی نا رونے والی تڑپ کر رو دی تھی۔

تو آپکو کون دور کر رہا ہے پھوپھو سے۔کون روک رہا ہے انسے ملنے سے۔وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا اسے پچکارتے بولا۔

وہ خاموش ہو گئ۔

اسے اپنے ماں،باپ کے سامنے یہ نہیں کہنا چاہئیے تھا اسے احساس ہو رہا ہے۔

نہیں بابا اگر میری شادی کہیں اور ہو گئ تب میں کیسے رہوں گی تب کی بات کر رہی ہوں۔اس لیے میں میر سے ہی شادی کروں گی اب۔

وہ سنبھل کر مسکرائی تھی۔

زرنور اور غازی حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

سچی کہہ رہی ہوں۔مانا کہ مجھے وہ بلکل پسند نہیں لیکن اپھو تو پسند ہیں نا پھر انکے بیٹے کے ساتھ بھی گزارا ہو ہی جائے گا۔

وہ شرارتی انداز میں بولی۔

ایسی ہی تو تھی توپل میں اپنے خول میں سمٹ جاتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل پاگل ہو تم ڈرادیا۔اور کسی باتیں کر رہی ہو رشتے ایسے بنائے جاتے ہیں۔زرنور نے اسے جھڑکا۔۔

سوری ماما مزاق کر رہی تھی۔ مینے آپ دونوں کی باتوں پر غور کیا ہے اور میں دل سے راضی ہوں۔وہ غازی کو دیکھتے بولی۔

لیکن بیٹا ایسے اچانک سے کیسے آپکی ناہاں میں بدل گئ۔غازی اسکا چہرہ پڑھنے کی کوشش کرتا بولا۔

ایزل اسے دیکھتے مسکرائی۔

بتایا تو ہے بابا۔سچ کہہ رہی ہوں میں مہرابھو سے دور نہیں جا سکتی اور میر میں بھی ایسی کوئ برائ نہیں بس تھوڑا کڑوا ہے باقی سب تو ٹھیک ہے نا۔وہ نارمل لہجے میں بولی۔

زرنور اور غازی مسکرادیئے۔

میری گڑیا راضی ہے تو پھر بھلا ہمیں کیا پرابلم۔وہ اسکا ماتھا چومتے بولا۔

اچھا اب میں چلتی ہوں آپ زرا اپنی زرجان کو منالیں۔وہ غازی کی طرف جھکتے سرگوشی میں بولی تو اسکا قہقہ گونجا تھا۔

وہ اسکے سر پہ چپت لگا گیا۔

ایزل زرنور کو آنکھ مارتی خود کمرے سے نکل گئ۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ کمرے میں آیا تو انوشہ اسکے گود میں سو رہی تھی جبکہ اسکے ایک طرف حازق بیٹھا تھا اور دوسرے طرف میثم۔حازق کے حصار میں مرحا بیٹھی تھی۔

مرحا مرتسم کو آتے دیکھ بیڈ سے اترتے جلدی سے اسکی طرف بڑھی تھی۔

بابا سب ماما کو کیوں ہرٹ کرتے ہیں۔وہ اسکے سینے سے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رہ دی۔

دونوں بھائیوں نے پہلے ماں کے رونے اور اب لاڈلی بہن کے رونے پر مرتسم کو شکوہ کناہ نظروں سے دیکھا تھا۔

بابا کی جان سب سے زیادہ تو بابا ہی کرتے ہیں۔وہ کرب سے آنکھیں مینچتے دھیمے لہجے میں بولا۔

مرحا نے تڑپ کر اسے دیکھا۔نہیں بابا آپ نہیں کرتے لیکن باقی سب کرتے ہیں۔

وہ بچوں کی طرح ناک سکوڑتے بولی۔

آپکو بابا سے کوئ شکوہ نہیں۔وہ اسکا ماتھا چومتے بولا تو وہ نفی میں سر ہلا گئ۔

میرے بابا دنیا کے بیسٹ بابا ہیں لیکن آپ پلیز ماما کو رونے مت دیا کریں نا۔پھر مجھے بھی ہرٹ ہوتا ہے۔وہ مہر کی جھکی ہوئ پلکوں سے آنسوں ٹوٹ کر گرتے دیکھ شبنمی لہجے میں بولی۔

مرتسم کا دل کٹ گیا۔

ایم سوری میری جان۔۔وہ اسے خود میں بھینچتے مدھم لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ سوری مت کریں بابا مجھے اچھا نہیں لگتا۔وہ اس سے الگ ہوتے بولی تو مرتسم ہلکا سا مسکرا دیا۔

حازق اور میثم خاموشی سے اٹھتے مرحا کو اشارہ کرتے کمرے سے نکل گئے۔

پیچھے وہ دونوں رہ گئے اور خاموشی۔

میں کل ہی انوشے کو واپس فلیٹ لے جاؤں گی۔میں سمجھ گئ ہوں کہ یہاں اسکا کوئ خونی رشتہ نہیں ۔یہاں تو بس اسکے باپ کے۔۔وہ کہتے لب بھینچ گئ۔

مرتسم نے کرب سے آنکھیں مینچیں تھی۔ابراہیم نے اسے واقعی میں بہت تکلیف دی تھی۔

سارا قصور میرا ہے مجھے ہی اس سے لاپرواہی نہیں برتنی چاہیے تھی انفیکٹ اسے یہاں لانا ہی نہیں چاہئیے تھا۔وہ چہرہ صاف کرتی بات بدل گئ۔

مرتسم آہستہ سے چلتا اسکے قریب آیا۔وہ بیڈ کے قریب گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھا۔

مہر خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔ایم سوری اسکا ہاتھ تھامتے اپنے ماتھے سے لگاتے وہ نم لہجے میں بولا۔

مہر نے ازیت سے اسے دیکھا تھا۔

آپ ایسے کہہ کے میری تکلیف اور بڑھا رہے ہیں۔ایسے تو کوئ شکوہ نہیں کیا مینے۔وہ دوسرا ہاتھ اسکے بالوں میں چلاتے خفگی سے بولی۔

لیکن مجھ سے بنتا تو ہے۔وہ سر اٹھائے اسے دیکھتا تھکے سے انداز میں بولا۔

مہر نفی میں سر ہلا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

آپ تو ہر قدم پر میرے ہم قدم رہے ہیں آپسے کیسا شکوہ۔اپ تو میری روح کے ساتھی ہیں۔ہماری تکلیف سانجھی ہے ناشاہ۔وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے بولی تو وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتا اسکی گود میں چہرہ چھپایا گیا۔

دونوں کے لیئے ساحر کا غم آج بھی تازہ تھا۔

💞💞💞

کل ہانم اور عاشر کا نکاح تھا اس لیے ناچاہتے چاہتے ہوئے بھی گھر کا ماحول بدل گیا۔

مہر نے سب کو انوشے کے واپس جانے کا فیصلہ سناتے بات ختم کر دی تھی لیکن ان دونوں میں سے کسی نے بھی ابراہیم کو ایک بار دیکھا تک نہیں۔

وشہ اور عادی نے اسے معافی مانگی لیکن اسنے انہیں الٹا جھڑک دیا وہ دونوں مرتسم کے لیئے آج بھی بچے تھے وہ دونوں سے الٹا ناراض ہوا تھا۔

وہ دونوں آج بھی بڑا دل کرتے مسکراتے گھر کا ماحول نارمل کر گئے تھے۔

اور پھر حازق اور ایزل کے پرپوزل نے گھر کا ماحول خوشگوار کر دیا تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ صبح ہی صبح یونی جا چکی تھی۔ لیکن دل میں آبان کا ڈر بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

زہرہ نے جب دوپہر میں اس سے پوچھا تو وہ بھاری ہوتے دل سے جیسے آپ لوگوں کی مرضی کہتے سر جھکا گئ تھی جبکہ آبان کے لیئے نفرت مزید بڑھی تھی۔

شام تک حازق کے کہے مطابق شاہ ولا کے تمام افراد وہاں موجود تھے۔

ایزل اور حازق کے رشتے پر سب کی حیرانگی بجا تھی لیکن جب وہ دونوں راضی تھے تو بھلا انہیں کیا اعراض تھا۔

زمل کی ہاں پر ابان اور زمل کے رشتے نے خوشیوں کو دوبالا کر ڈالا تھا۔

اور آہان شاہ کی طرف سے نور کے لیئے بھی ہاں ہو چکی تھی۔

دانین لوگ بھی آج یہیں آئے ہوئے تھے۔

کل ہانم اور عاشر کے نکاح کے ساتھ ساتھ حازق، آبان اور براق کا نکاح بھی طے پایا تھا۔

لیکن صرف نکاح انکی رخصتی کے ابھی دور دور تک کوئ امکان نہیں تھے۔

یہ نکاح بھی ان تینوں لڑکوں کی ضد پر ساتھ کیا جا رہا تھا۔

اب ایک ساتھ اتنے نکاح تھے تو تیاری بھی بہت زیادہ تھی

اس لیے سب میں کام بانٹے جا چکے تھے اب بچوں سے لے کر بڑے تک مصروف تھے۔

Posted On Kitab Nagri

انکی تیاری سے لگ رہا تھا کہ یقیناً یہ نکاح کا فنکشن کافی زور و شور سے ہونے والا ہے۔

💞💞💞

صبح ہی صبح ہر طرف افراتفری مچی ہوئی تھی وہ لوگ رات نا ہونے کے برابر ہی سوئے تھے۔کام بہت زیادہ تھا اچانک اتنے سارے نکاح اکھٹے تھے تو کسی کو آرام کرنے کا زارا بھی موقع نہیں ملا۔اور سب سے بڑی بات دلہنوں کے ڈریس تھے جو ارجنٹ بیس پر منگوائے گئے تھے۔

باقی سب کے تو اچکے تھے لیکن مرحا کا ڈریس رہتا تھا۔اسے مشکل سے ہی کوئی چیز پسند آتی تھی۔مہر ہی اسکے لیئے شاپنگ کرتی تھی اب بھی مہر بدر اور اسکا ڈریس لینے جا رہی تھی۔بدر کو اپنی شوپنگ کرنی تھی۔اور مہر اسے اکیلی نہیں بھیج سکتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اگر اکیلی گئی تو دو تین گھنٹے تو وہاں لگا کر ہی آئے گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور وہی ہو رہا تھا جو مہر نے کہا تھا وہ مہنگے سے مہنگا خوبصورت سے خوبصورت ڈریس ریجیکٹ کرتی جا رہی تھی۔جبکہ شوپنگ سے چڑنے والا بدر اطمنان سے انکے ساتھ چلتا جا رہا تھا۔

ماما میرے فرینڈز آنے والے ہیں مینے بتایا تھا نا آپکو بہارے اور ساحل وہ دونوں کل ہی پاک واپس آئے ہیں مینے انہیں نکاح پر بھی انوائیٹ کیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک شوپ کے سامنے رکتے مہر سے بولی۔

مہر نے چونک کر اسے دیکھا۔

چلو آج مل ہی لیں گے تمہاری بہارے اور ساحل سمندر سے بھی جنکی تم اتنی تعریفیں کرتی ہو۔مہر شرارت سے بولی تو مرحا ہس دی۔

ساحل سے اسکی فرینڈ شپ کالج میں ہوئ تھی۔اسکے پیرینٹس پیرس رہتے تھے لیکن اسے پاک پسند تھا اس لیے کچھ سال پہلے ہی وہ پاکستان واپس آ گیا تھا۔

کالج کے بعد پھر یونی بھی دونوں کی ساتھ ہی تھی۔اس طرح سے دونوں کی فرینڈ شپ اور بھی گہری ہو گئ۔

یونی کے بعد وہ کچھ ماہ کے لیئے پیرس واپس چلا گیا۔پھر جب واپس آیا تو اسکی بہن بھی اسکے ساتھ تھی جسکی مرحا سے بہت اچھی دوستی ہو گئ تھی۔وہ ساحل سے چھوٹی تھی اور کافی شرارتی بھی تھی۔اکیلی بہن ہونے کی وجہ سے اسکی مرحا سے بہت اچھی بن گئ تھی۔

صرف مرحا سے ہی نہیں ایزل سے بھی۔

وہ کافی بار دونوں سے مل چکی تھی۔افٹر ال وہ مرحا کی بیسٹی تھی اور ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ ساحل اور بہارے سے نا ملے۔

ان دونوں کو باقی فیملی بس نام سے ہی غائبانہ جانتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں اگئے۔

ساحل۔۔وہ دور سے کسی کو دیکھتے ہاتھ ہلاتے خوشی سے چیخی تھی۔

بدر اسکے چہرے پر آتی چمک اور اسکے منہ سے مرادنہ نام سنتے چونک گیا۔لیکن اسنے پیچھے مڑ کر دیکھنے کی زحمت نہیں کی۔

اسلام وعلیکم!!اپنے پشت سے آتی بھاری مردانہ آواز پر بدر چونک کر مڑا تھا۔

جبکہ مہر کو کسی کی کال آگئ تو سائیڈ پر ہو کر بات کر رہی تھی۔

بدر کے بلکل روبرو اسی کے قد کاٹھ کا ایک لڑکا کھڑا تھا۔

اسکے تیکھے نقوش اور سرخ و سفید رنگت سے وہ ایک منٹ میں جان چکا تھا کہ اسکے سامنے ایک خان کھڑا ہے۔

اتناویٹ کون کرواتا ہے۔مرحا کی خفگی بھری آواز پر بدر نے چہرہ موڑتے اسے دیکھا۔

وہ کسی لڑکی سے گلے مل رہی تھی۔

میری نہیں لالا کی غلطی تھی انہیں کی تیاری نہیں ختم نہیں ہو رہی تھی۔

جھوٹ بول رہی ہے یہ چھٹانکی اسی کی لپسٹک سیٹ نہیں ہو رہی تھی۔ساحل اسکے سر پر چپت لگاتا بولا

۔

اللہ اللہ بس کرو تم دونوں مجھے تو کہیں سے بھی خان نہیں لگتے ہو۔مرحا نے دونوں کو جھڑکا۔

Posted On Kitab Nagri

دیدہ یہ نیلی آنکھوں والا کون ہے۔ بہارے کی نظر بدر پر پڑی تو اسنے مرحا کے کان میں سرگوشی کی۔

اسکی آواز بدر کے کانوں میں بھی پڑی تھی۔اسنے چونک کر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا۔

وہ مرحا سے چھوٹی لگ رہی تھی۔

ساحل نے بھی مرحا کے ساتھ کھڑے مرد کو دیکھا۔

دونوں نے سر تا پاوں ایک دوسرے کو گھورا تھا۔

ساحل کی سیاہ آنکھوں میں سوال تھا۔

جبکہ بدر کی نیلی آنکھوں میں اسے دیکھتے ناپسندیدگی کے تاثرات تھے۔

یہ میرے کزن ہیں۔بدر عالم۔میرے ماموں کے بیٹے کچھ ماہ پہلے ہی یہ بھی پاک آئے ہیں۔

اور بدر یہ میرے کالج فرینڈ ساحل خان۔اور یہ میری چھوٹی سی گڑیا بہارے خان۔

مرحا نے دونوں کو انٹرڈیوس کروایا۔

ہیلو۔ ساحل نے سنجیدگی سے ہاتھ آگے بڑھا تو بدر نے بھی سنجیدگی سے تھام لیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے جب مرحا کی نظر ساحل کے ساتھ ساکت کھڑی لیڈی پر پڑی۔

اپ۔اسنے سوالیہ نظروں سے ساحل کو دیکھا۔

سرپرائز دیدہ۔ دیکھیں ہم ماما کو بھی ساتھ لائیں ہیں اس بار۔ بہارے اسکے تاثرات دیکھتے چہک کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو مینے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔مرحا الجھے تاثرات سے بولی۔

جبکہ وہ عورت ٹرانس کی سی کیفیت میں آگے بڑھی۔

مہر۔اسنے ہاتھ اٹھاتے مرحا کے چہرے کو چھوا۔

مہر نہیں مرحا۔مہر تو میری ماما ہیں۔وہ اپنے چہرے پر رکھا اسکا ہاتھ تھامتے مسکراتے ہوئے بولی۔

اکثر لوگ مجھے ماما سمجھ لیتے ہیں کیونکہ میں انکے جیسی دکھتی ہوں نا۔وہ ہس کے بولی۔

وہ عورت چونک کر اسے دیکھنے لگی۔تبھی مہر کال سے فری ہوتی انکے پاس ائی۔

ماما دیکھیں میرے فرینڈز آگئے۔فائنلی آج آپ انسے مل ہی لیں۔

مرحا ایکسائیٹڈ سی مہر کا ہاتھ پکڑتے اسے ساحل کے سامنے لاتے بولی۔

مہر نے ابھی تک ساحل کی ماں کو نہیں دیکھا تھا۔

اسلام وعلیکم آنٹی!!ساحل کہتے اسکے سامنے ہلکا سا جھکا۔

وعلیکم اسلام!!مہر اسکا چہرہ دیکھ چونکی تھی۔اسے اسمیں کسی کی جھلک دکھائی دی۔

مہر۔۔اپنے نام کی سرگوشی پر وہ چونکی۔

اسنے چونک کر ساحل کے پیچھے دیکھا۔

زینی۔اسکے لبوں سے بے ساختہ پھسلا تھا۔

جبکہ وہ سب منہ کھولے ان دونوں کو دیکھنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

زینی تم یہاں۔مہر جلدی سے آگے بڑھتے اسکے گلے لگی۔

لانگ ٹائم۔۔زینی بھی اسے گلے لگاتے نم آنکھوں سے بولی۔

کتنی ہی دیر وہ دونوں ایک دوسرے کو گلے لگائے کھڑی رہی۔

سب ٹھیک ہو جانے کے بعد دونوں نے کافی اچھا ٹائم سپینڈ کیا تھا۔

مجھے تو لگا تھا کہ شائید تم پیرس جا کر ہمیں بھول گئ اور اب کبھی واپس نہیں آؤ گی۔مہر اس سے الگ ہوتے آنکھیں صاف کرتے بولی۔

اپنوں کو بھولنا اتنا آسان تھوڑی ہوتا ہے۔زینی ہس کے بولی۔

مطلب یہ زینی پھوپھو ہیں۔زین چاچو کی بہن۔مرحا کی آواز پر وہ دونوں چونکی۔

ہاں۔مہر اسکے صدمے والے تاثرات دیکھتے ہسی تھی۔

تبھی مجھے یہ دیکھی دیکھی لگ رہی تھیں۔

آپکو پتہ ہے زین چاچو آپکا کتنا زکر کرتے ہیں لیکن آپکی پکس کبھی نہیں دکھائی کہتے تھے جب آئے گی پہلے بار تبھی دیکھنا۔لیکن پھر بھی مینے چوری چوری آپکی پکس دیکھی تھیں۔

وہ ایکسائیٹڈ انداز میں زینی کے ہاتھ تھامتی بولی۔

بلکل تمہاری کاپی ہے۔زینی مرحا کی گال پہ ہاتھ رکھتے نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔

ہمم۔مہر سر ہلا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

مطلب دیدہ ہماری کزن بھی ہیں۔ بہارے کی چیخ نما آواز نکلی تھی۔

جبکہ ساحل اور بدر بھی معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ہاں۔زینی نے کہا۔

کتنی غلط بات ہے ہمارے اتنے کزنز ہیں اور ہمیں معلوم ہی نہیں۔

ماما آپکو پتہ ہے نادیدہ کے کتنے زیادہ کزنز ہیں وہ کتنا انجوائے کرتے ہیں اور زین ماموں کے بھی تو بچے ہیں اگر لالا مجھے نالاتے تو کبھی پتہ ہی نہیں چلتا۔وہ خفگی سے زینی کو دیکھتے بولی۔

مہر مسکراتے اس چلبلی سی لڑکی کو دیکھنے لگی۔

شارٹ پٹھانی فراک ٹراوزر میں ملبوس وہ بمشکل سولہ، سترہ سال کی لگ رہی تھی۔

سرخ وسفید پٹھانی نقوش اور سیاہ آنکھوں پر چشمہ یقیناً وہ خوبصورتی کا شہکار تھی۔

اسنے بہارے سے نظریں ہٹاتے ساحل کو دیکھا جو زینی سے کچھ کہہ رہا تھا۔

اسکے نقوش بھی بلکل پٹھانوں جیسے تھے کچھ کچھ جھلک زینی کی آرہی تھی۔

سرخ وسفید رنگت پر سیاہ آنکھیں اور کچھ سنجیدہ سا چہرہ وہ کافی پرکشش سا تھا۔

مہر سوچتے مسکرادی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

(مرتسم اور مہر کی شادی کے دو سال بعد زینی کی شادی ہوئی تھی زین کے فرینڈ سے وہ پٹھان تھا لیکن اسے زینی پسند تھی اس لیے اسنے اپنے ماں باپ کو بھیجتے زینی کا رشتہ مانگ لیا۔زینی نے بھی آگے بڑھنے کا فیصلہ کرتے زین کی ہاں میں ہاں ملادی۔

دانیال خان اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا وہ شروع سے ہی پیرس میں رہا تھا اسکا سارا بزنس پیرس میں تھا اس لیے وہ شادی کے بعد اپنے ماں باپ اور زینی کے ساتھ پیرس شفٹ ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے پہل تو اسکے ماں باپ خانوں کے باہر شادی کرنے پر راضی نہیں تھے لیکن پھر اپنے بیٹے کی پسند پر راضی ہو گئے۔

زینی شادی کے بعد دو تین بار ہی شاہ ولا آئی تھی۔ قاسم شاہ کی ڈیتھ کے بعد وہ اپنے بابا کی ڈیتھ پر آئی تھی لیکن بچے ہونے کے بعد وہ کبھی پاکستان نہیں آئی اسکا بہت کم کسی سے رابطہ ہوتا تھا وجہ دانیال خان کا آرمی میں ہونا تھا۔ دشمنوں کی وجہ سے انہیں بہت محتاط رہنا پڑتا تھا اس لیے اسکا زین بھی رابطہ نا ہونے کے برابر تھا لیکن دانیال کا زین سے ہر طرح سے رابطہ تھا)

یہ نورین آپی کا بیٹا ہے۔زینی بدر کی نیلی آنکھیں دیکھتے بولی۔

آپکو کیسے پتہ چلا۔ مرحا نے آنکھیں پھیلاتے پوچھا۔

اسکی نیلی آنکھوں سے اور چہرے سے۔ بلکل اپنی ماں پر جو گیا ہے۔وہ مسکراتے بولی۔

بدر بھی مسکرا دیا۔

اسنے بھی مسکرا کر ان سب کو ویلکم کہا تھا۔

زین بھائی نے بتایا مجھے سب کے نکاح کا تو مجھ سے رہا نہیں گیا اور مجھے اسکی دیدہ اور اسکی مرحو سے بھی ملنے کا کافی شوق تھا جسکا ذکر ان دونوں کی زبان سے ختم ہی نہیں ہوتا تھا اس لیے سوچا سرپرائز دے دوں۔زینی مرحا کو محبت سے دیکھتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

بہت اچھا کیا۔یقیناً یہ سرپرائیز سب کے لیئے بہت اچھا ہو گا۔مہر نے کہا تو وہ سر ہلا گئ۔

جبکہ بدر کو جانے کیوں اسکا ساحل کی مرحو کہنا ناگوار گزرا تھا لیکن وہ لب بھینچ گیا۔

چلیں پھر ہم لوگ بہت ایکسائیٹڈ ہیں۔بہارے کی پرجوش آواز پر مہر ہس دی۔

تمہاری دیدہ کی شاپنگ تو کر لیں۔مہر نے کہا تو مرحا مسکرا دی۔

ماما شاپنگ نہیں کرنی نا مینے سب کے ڈریسسز منگوائے ہیں سوات سے یہ تو بس آپکو باہر لانے کا بہانا تھا۔مرحا اسکے گلے میں بازو ڈالتے بولی تو مہر نے اسے گھورا۔

تمہیں پتہ ہے ناگھر میں کتنے نکاح ہیں اور تمہیں شرارت کی پڑی ہے۔مہر مصنوعی خفگی سے بولی تو مرحا لب دبا گئ۔

تو پھر چلیں سب کو شوک دینے۔ساحل کی شرارتی آواز پر وہ سب ہستے باہر کی طرف بڑھے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

سب لوگ لان میں بیٹھے چائے پی رہے تھے شائید کچھ دیر کے لیئے ریسٹ کر رہے تھے جب ایک ساتھ تین گاڑیوں کو رکتے دیکھ چونکے۔

مہر،مرحا اور بدر کے بعد زینی کو اترتے دیکھ سب شاکڈ ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

زینی۔زین نے بے یقینی سے اسے دیکھا وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھا تھا۔

میری گڑیا۔اسے خود میں بھینچے اسکے آنکھیں نم ہوئ تھیں۔

بھائ۔زین سے لپٹتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

میری جان کتنا انتظار کروایا ہے بھائ کو۔وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا بولا۔وہ رو بھی رہا تھا ہس بھی رہا تھا۔

پیچھے ہٹو مجھے بھی تو ملنے دو آخر کو میری اکلوتی نند ہے۔دانین دونوں کو امیوشنلی ہوتے دیکھ زین کو پیچھے کرتے مصنوعی رعب سے بولی۔

زینی ہس پڑی۔

آپ آج بھی نہیں بدلی نا۔وہ نفی میں سر ہلاتے دانین سے ملنے لگی۔

ایک ایک کرتے سب سے ملتے اسکے چہرے پر چلتی خوشی دیدنی تھی۔

اپنے کیا ہوتے ہیں یہ اسے سب سے بچھڑنے کے بعد معلوم ہوا تھا۔ترس ہی تو گئ تھی تو سب رشتوں کے لیئے۔باپ کی موت کے بعد وہ کبھی یہاں نہیں آئ تھی۔

کیسی ہو۔مرتسم نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے مسکراتے پوچھا۔

اب بوڑھی ہو گئ ہوں۔وہ شرارت سے بولی تو سب ہس دیئے۔

حتیٰ کہ اسکے سراپے میں فرق نہیں آیا تھا۔اسنے اپنے آپکو ویسے ہی فٹ رکھا ہوا تھا۔بس تھوڑا سا چہرہ بھر گیا تھا اور سنجیدگی آگئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لالا یہاں ہماری کوئی قدر ہی نہیں ہے۔بابا کو فون کریں ہمیں ابھی واپس جانا ہے۔

بہارے کب سے خود کا اگنور ہونا برداشت کر رہی تھی۔لیکن اب تو حد ہی ہو گئی تھی۔

اس لیے اونچی آواز میں کہتے وہ ساحل کے سینے سے لگتے منصوری رونے لگی۔

ارے ارے ایسے کیسے کوئی قدر نہیں ہے تمہاری دیدہ ہے نا۔مرحا جلدی سے اسے بانہوں میں لیتے بولی۔

ایک آپ ہی تو ہیں۔ماما بھی ہمیں یہاں آکر بھول گئیں۔وہ چشمہ سیٹ کرتے خفگی سے بولی۔

سب نے دلچسپی سے اس پٹھانی گڑیا کو دیکھا تھا۔

ماشاءاللہ یہ تو بہت پیاری سی گڑیا ہے۔مرتسم اسکے قریب آتا اسکا ماتھا چومتے بولا۔

آپ مرتسم انکل ہیں نا۔دیدہ کے بابا۔وہ چمکتی آنکھوں سے بولی۔

مرتسم مسکراتے سر ہلا گیا۔

واؤ آپ تو آج بھی کتنے فٹ ہیں۔وہ اشتیاق سے اسے دیکھتے بولی۔

چلو آؤ میں تم دونوں کو سب سے انٹرڈیوس کرواتی ہوں۔مرحا اسے اور ساحل کو لیے ینگ جینریشن کی طرف بڑھی۔

بہارے کو اپنے سب کزنز کافی پسند آئے تھے۔

سپیشلی حازق میر جسے دیکھتے ہی وہ اسے اپنا کرش بنا گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ساحل ہلکی مسکراہٹ سے اب سے ملتا رہا۔وہ کافی سنجیدہ سی نیچر کا تھا۔

لیکن پہلے بار سب سے یوں سنجیدہ ہو کر ملنا اسے روڈ ہونا لگا۔اور پھر سب مرحا سے بھی ریلیٹڈ تھے تو وہ دل سے خوش تھا۔

دوسرا اسے حازق سے مل کے کافی اچھا لگا تھا۔وہ اس سے بڑا تھا۔بڑی تو مرحا بھی تھی لیکن حازق اور بدر اسے اپنی نیچر کے ہی لگے تھے۔

چلو بہت ہو گیا ملنا ملانا اب جا کے ریڈی ہو جاؤ۔بابا نے کہا تو سب ہی وقت دیکھتے ریڈی ہونے بھاگے تھے۔

مرحا نے سب لڑکیوں کے لیئے پٹھانی ڈریسز منگوائے تھے یہ انکا تھیم تھا سب کو بہت پسند آئے تھے۔

اسنے تو مہر لوگوں کے بھی منگوائے تھے لیکن ان لوگوں نے منع کر دیا۔

مغرب کے بعد نکاح تھا جسکی تیاری شاہ ولا کے بڑے سے لان میں کی گئی تھی۔وہیں سب کا نکاح ہونا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ابھی عصر کی اذان ہو رہی تھی۔نماز کے بعد سب ہی اپنی اپنی تیاریوں میں گم ہو گئے۔۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

ماشاءاللہ۔۔حازق اور میثم اسے دیکھتے بے ساختہ بولے تھے

مرحا جھنپ گئ۔

کیسی لگ رہی ہوں۔وہ اپنی پٹھانی فراق میں اسکے سامنے گھومتی اشتیاق سے بولی۔

وہ اس وقت گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تک اتی لائیٹ پنک پٹھانی فراق پہنے ہوئے تھے جس پر مختلف گوٹو سے مختلف طرزِ عمل کا کام ہوا تھا۔ناتو بہت زیادہ ہیوی تھا نا سمپل نکاح کے لحاظ سے بلکل پرفیکٹ تھی۔

جبکہ اسکے ساتھ لائیٹ سی ہی جیلوری تھی جو اسنے ابھی پہنی نہیں تھی۔

اپسر الگ رہی ہو۔کسی اور ہی دنیا کی حور۔

دونوں کے ایک ساتھ کہنے پر وہ خوشی سے کھکھلائ۔

اپنے بھائیوں سے اپنی تعریف اسے خوش کر گئ تھی۔

اسکے بھائ ہمیشہ کھلے دل سے اسکی تعریف کرتے تھے۔

میری شہزادی توسب کو پیچھے چھوڑ دے گی۔حازق اسکا ماتھا چومتے محبت سے بولا۔

اکثر لڑکیاں باپ کی لاڈلی ہوتی ہیں اور بیٹے ماں کے جبکہ وہ باپ بھائیوں کے ساتھ ماں کی بھی لاڈلی تھی یہاں تک کہ چھوٹے بھائ سے لاڈ اٹھوانا بھی اپنا فرض سمجھتی تھی۔

اور نہیں تو کیا کسی کی نظر نا لگے میری پرنسز کو۔حازق کے بعد میثم اسکا ماتھا چومتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا چلیں اب جلدی سے میری ہیلپ کریں مجھے پارلر جانے کا ٹائم نہیں ملا۔ وہ ڈریسینگ کے سامنے بیٹھتے بولی۔

ہمیشہ ایسے ہی کرتی تھی۔ عین وقت پر اسکے بھائی ہی اسکی مدد کیا کرتے تھے۔ ابھی بھی وہ ڈریس چینج کرتے اپنا ہالف میکاپ کر آئی تھی۔ لیکن جیلوری اور بال بنانے میں بھائیوں کی ہیلپ کی ضرورت تھی۔ مہر اسکی کافی ہیلپ کرتی تھی لیکن آج وہ کافی بزی تھی۔

حازق اور میثم نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کندھے اچکاتے اسکے پاس ہی کھڑے ہو گئے۔

حازق تم میرے بال کرل کر دو اور میثم تم میرے نیل پینٹ لگاو۔ وہ تحکم سے بولتے اپنے میکاپ کو کمپلیٹ کرنے لگی۔ وہ دونوں سر کو خم دیتے "جی شہزادی" کہتے اسے کھکھلانے پر مجبور کر گئے۔

اسکے کہے مطابق حازق نے اسکے بالوں میں لوز کرلز ڈال دیئے جو کہ اسے مرحانے ہی سکھائے تھے جبکہ میثم نے نفاست سے اسکے پاؤں پر نیل پینٹ لگائی جب تک اسنے اپنا میکاپ کمپلیٹ کر لیا۔

اب یہ سیٹ کرو۔ وہ اسے چھوٹا سا پٹھانی طرز کا ماتھا ٹیکا دیتے بولی۔

حازق نے بے چاری نظروں سے اسے دیکھا۔

یہ اسکے سوراخ میں پن ڈالتے اسے بالوں میں لگانا ہے۔ اپنی چوڑیاں پہنتے اسے بتایا۔

دو تین بار کوشش کرنے کے بعد وہ دونوں اسے سیٹ کرنے میں کامیاب ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھ لو تم دونوں کی بیویاں کتنی خوش رہیں گی صرف میری وجہ سے۔ آخر کو مینے تم دونوں کو اتنی ٹریننگ دی ہے اب انکی اتنی ہیلپ کروگے تو وہ تو خوش رہیں گی نا۔

وہ لپسٹک کو آخری ٹچ دیتے مسکراتے ہوئے بولی۔

سپیشلی ایزل اسے تو تیار ہونے کے لیئے دو تین گھنٹے لگتے ہیں۔حازق تم تو اسے دس منٹ میں ریڈی کر دو گی۔وہ شرارت سے حازق کو دیکھتے بولی۔

ہاں بلکل کیوں نہیں بھائ جس طرح سے ایزل آپی سے شادی کے لیئے بابا کی منتیں کر رہے تھے یہ تو انکے پیر دھو دھو کے پیئں گے۔ میثم نے کہا تو وہ ان دونوں کا قہقہ گونجا۔

حازق نے مسکراہٹ دباتے دونوں کو گھورا۔

کمپلیٹ۔اپنی تیاری پر آخری نگاہ ڈالتے کہا۔

اسنے کانوں میں چھوٹے چھوٹے سے جھمکے ڈالے تھے۔بال دونوں اطراف سے نکالتے نیچے لوز کرلز ڈالتے مانگ میں چھوٹا سا ٹیکا سیٹ کیا ہوا تھا۔جسکے نیچے لٹکتے چھوٹے چھوٹے سے موتی اسکے ماتھے پر اٹکلیاں کر رہے تھے۔ناک میں مہر کی طرح ہیرے کی چھوٹی سی نتھلی چمک رہی تھی۔

ہاتھوں میں گول ٹکی والی مہندی اور بھر بھر کے کانچ کی چوڑیاں ڈالی ہوئ تھیں۔

بلکل شہزادی لگ رہی ہیں۔وہ دونوں اسے دیکھتے ایک ساتھ بولے۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے والٹ سے پانچ پانچ ہزار کے کافی سارے نوٹ نکالتے ان دونوں کے سر پر سے وارے تھے۔اسکے لیئے اسکی بہن تو شہزادی تھی ہی بھائی بھی شہزادہ تھا۔

جبکہ دروازے میں کھڑے مرتسم اور مہر مبہوت سے اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔

کتنی غلط بات ہے مرحو نکاح تمہارے بھائی کا ہے اور تم اسی سے کام کروا رہی ہو۔

مہر مسکراتے ہوئے بولتے اندر آتی بولی۔

ہاں تو اکلوتی بہن ہوں میں انکی اتنا تو بنتا ہے۔وہ اترا کر بولی۔

بلکل۔حازق نے اسکا سر چومتے ہاں میں ہاں ملائی۔

میرے تینوں بچے نظر لگ جانے کی حد تک پیارے لگ رہے ہیں۔

وہ وائٹ کرتے میں ملبوس مرحا کے دائیں بائیں کھڑے میثم کو دیکھتے محبت سے بولی۔

لیکن آپ ہم تینوں کو مات دے رہی ہیں۔۔ ہے نا بابا۔مرحا نے اسے چھیڑا۔

وہ بلیو لانگ فراق میں ملبوس تھی۔بال کی فرنچ چوٹیاں کر رکھی تھی۔لائیٹ سے میکاپ میں وہ آج بھی پندرہ سال پہلے والی مہر ہی لگ رہی تھی۔

بلکل۔مرتسم اسے اپنے حصار میں لیتا بولا۔

مہر جھنپ گئ۔

اوہو۔۔تینوں نے ہوٹنگ کی۔

Posted On Kitab Nagri

چپ کرو تم تینوں باپ کے ساتھ خود بھی بے شرم ہو گئے ہو۔ وہ سرخ چہرے سے بولتی تینوں کو جھڑک گئ۔

جلدی سے باہر آؤ نیچے سب ویٹ کر رہے ہیں۔ وہ تینوں کی نظر اتارتے کہتے خود نیچے بڑھ گئ۔

آپکو صرف ماما سے ہی پیار ہے نا۔ اپنے میری تو تعریف نہیں کی۔ مرحا منہ پھلاتے بولی۔

مرتسم مسکرا دیا۔

وہ میری جان ہیں تو تم تینوں بھی انہی کے وجود کو حصہ ہو پھر الگ کیسے ہوئے۔ اور تم تو میرے جگر کا ٹکرا ہو تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں۔

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اسکے ماتھے پر لب رکھتا بولا۔

مرحا کی بھوری آنکھیں چمک اٹھیں۔

آئ نو۔ وہ باپ کی محبت پر اترائ۔

حازق اور میثم اسے خوش دیکھ مسکراتے اسے لیے باہر کی طرف بڑھے تھے۔

💞💞💞

نیچے تو رنگو بو کا سیلاب آیا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایناره نے بھی سیم مرحا جیسی ڈریسینگ کی ہوئ تھی بس کلر چینج تھا۔

صرف ایناره ہی نہیں۔

ہانیا، رمشاء، پریشے، بریره، بہارے، دور فشاں، اور نورالعین سب کی ڈریسینگ سیم تھی بس کلر چینج تھا۔ جبکہ بال کسی نے باندھے ہوئے تھے تو کسی کے کھلے تھے۔

بریره کے شولڈر کٹ بال تھے اس لیے اس نے بندیا بھی نہیں لگایا تھا، نورالعین ویسے ہی چڑ رہی تھی اسلیے اسے بھی نہیں لگای گیا۔

جبکہ لڑکوں کے سب کے وائیٹ کرتے پر واسکٹس پہن رکھی تھیں۔

💞💞💞

نکاح کا وقت ہو چکا تھا اور دلہنیں بھی پارلر سے اچکی تھیں۔

سب سے پہلے ہانم اور روشانے کو لایا گیا۔

انکا تھیم پٹھانی تھا۔

اندھیرا ہو چکا تھا اس لیے ہر طرف لائیٹس اون ہو چکی تھیں۔

جیسے ہی ہانم گاڑی سے باہر نکلی میوزک کی ہلکی سی دھن کے ساتھ ہی اس پر اسکے پسندیدہ سفید پھولوں کی برسات ہونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

داؤد اسے دیکھتا سٹل ہوا تھا۔

پٹھانی طرز کا وہ لہنگا جسکا مین کلر پیچ تھا جبکہ باقی پورے لہنگے پر مختلف نگینوں اور دھاگوں سے کام ہوا تھا۔ خاکستری سفید رنگ کا ڈوپٹہ جو اسکے جوڑے پر پیچھے کی طرف سیٹ کیا گیا تھا۔ برائیڈل میک اپ کے ساتھ ہیوی جیولری جو کہ پٹھانی طرز کی ہی تھی۔ وہ سب دیکھنے والوں کو اپنی نظر اتارنے پر مجبور کر گئ تھی۔

داؤد نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہتے دل میں اسکی نظر اتاری تھی۔

وہ اپنا لہنگا پکڑے پھولوں کی بارش کے نیچے چلتی آرہی تھی۔ اسکے ایک طرف صائم شاہ تھے تو دوسری طرف کاشان تھا۔

ماہین بھابھی اور ماہم اپیا انہیں آگے سے رسیو کرتے پھولوں کے بنے پردے کے پیچھے لے جا چکی تھی۔ جبکہ دوسری طرف داؤد تھا۔

ہانم کے بعد دوسری گاڑی اینٹرس پر رکی تھی جس میں سے روشانے نکلی تھی۔

وہ سیم ٹو سیم ہانم جیسی ڈریسنگ میں تھی لیکن اسکے لہنگے کا کلر لائیٹ بلو تھا۔

سیاہ آنکھوں میں ہلکا سا خوف لیے وہ سختی سے آہان شاہ کا ہاتھ تھامے آگے بڑھی تھی۔

اسکے بڑھتے قدموں کے ساتھ اس پر لی لی روزز جو کہ اسکے فیورٹ تھے وہ برسنا شروع ہو گئے تھے۔ جو اسے کھکھلانے پر مجبور کر گئے۔ لیکن وہ دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

عاشر مبہوت سا اسے دیکھتا رہ گیا۔ جانے اسنے آج ہی اتنے غور سے دیکھا یا وہ ہمیشہ سے ہی اتنی خوبصورت تھی وہ سمجھ نا سکا۔

زمل اور ایزل کو ابھی پارلر سے دیر تھی اس لیے ان چاروں کا نکاح پڑھانے کا کہا گیا۔

درود و کلمات کے بعد ایجاب و قبول کا مرحلہ آیا تو سب کے ہی دل دھڑکے تھے۔

لیکن باری باری دونوں طرف سے قبول ہونے کے بعد سب کے چہروں پر اطمنان پھیلا تھا۔

آہان شاہ کے حصار میں سائین کرتے روشانے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

روشانے کے بعد ہانم سے سائین لیے گئے اسکی آنکھیں نم تھیں لیکن وہ سب کو رولانا نہیں چاہتی تھی وہ صائم اور میثم کے حصار میں بنا آواز کے رو دی تھی۔ لیکن پھر بھی وہ خود پر قابو پا چکی تھی۔

جبکہ روشانے کو زارا اور ماہم اپیانے بہت مشکل سے سنبھالا تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انکے نکاح کے بعد اب نورالعین اور براق کا نکاح تھا۔

نور کو ویسے تو روشانے اور زارا نے بہت سمجھایا تھا لیکن پھر بھی وہ کنفیوز سی تھی۔

جب قاضی صاحب نے اس سے پوچھا تو وہ انہیں گھورنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

Noor beta say yes

زارا نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔

Why mama..?

اسنے منہ بگاڑا۔

نور یہ انکل پوچھ رہے ہیں کیا تم چاہتی ہو کہ براق صرف تمہارا فرینڈ رہے اور ہمیشہ کے لیئے رہے۔اگر تم یس کہو گی تو پھر براق صرف تمہارا فرینڈ ہو گا۔

دانین نے اسے سمجھایا۔

نور کی آنکھیں چمک اٹھیں۔اسنے فوراً سے یس کہا۔

دوسری بار پر بھی اسنے یس کہا۔تیسری بار جب پوچھا گیا تو وہ اپنا ٹیڈی پٹکتے کمر پر ہاتھ رکھتے کھڑی ہو گئی

۔

آپکو کیا لگتا ہے آپ بار بار پوچھیں گے تو میں نو کہہ کے اپنا فرینڈ کسی اور کو دے دوں گی۔وہ قاضی صاحب کو غصے سے گھورنے لگی۔

سب کی دبی دبی سی ہسی نکلی تھی۔

نہیں نور سب سے تین بار ہی پوچھتے ہیں روشا آپی سے بھی تو تین بار ہی پوچھا ہے نا۔زارا اسے بٹھاتے تھوڑا سختی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے سختی سے کہنے پر خاموش ہوتی بیس کہہ گئ۔

دوسری طرف براق سے پوچھا گیا تو اسکے طرف سے بھی ہاں ہوتے ہی وہاں کلر بوسٹرز پھوٹ پڑے تھے۔

ڈھول والوں کو اشارہ کیا گیا۔ایک جشن کا سا سماں ہو گیا تھا۔

وہ سب ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہس رہے تھے، خوش ہو رہے تھے تو کوئ نم آنکھوں سے مسکرا رہا تھا۔

تبھی زمل اور ایزل کے آنے کا شور اٹھا۔

ہر طرف دوبارہ خاموشی چھا گئ۔

حازق اور ارسل نے آگے بڑھتے اسے گاڑی سے اتارا۔

جبکہ آبان جو عاشر کو چھیڑ رہا تھا اسکی بے ساختہ نظریں سامنے کی طرف اٹھی تو پھر جھک نا پائ۔

اسکا ڈریس بھی سیم ہانم اور روشانے جیسا تھا ہاں لیکن اسکا کلر پنک تھا۔

برائیڈل میکاپ میں وہ قہر ڈھا رہی تھی۔

گھنی پلکیں سیاہ آنکھوں پر سایہ کی ہوئ تھیں جسے دیکھنے کے لیئے وہ بے چین ہوا تھا۔

ہانم اور روشانے کے جیسے اسنے بھی مانگ میں بڑا سا مانگ ٹیکا سجایا ہوا تھا۔بڑے بڑے جھمکے جنہیں سہارے سے اٹکایا ہوا تھا مہندی سجے ہاتھوں سے اسنے ارسل کا بازو پکڑ رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکا وجود ہلکا ہلکا سا کپکپا رہا تھا۔

آبان کو لگا جیسے وہ سانس نہیں لے سکا گا۔ وہ استھما کی پیشنٹ تھی لیکن آج اپنی خوبصورتی اور ناز کی سے وہ اسکا سانس اٹکا گی تھی۔

جیسے جیسے وہ قریب آتی جا رہی تھی آبان کو اپنا سانس تھمتا محسوس ہو رہا تھا۔

اس پر گرتی پھولوں کی پتیاں اسے کسی اپسرا سے کم نہیں بنا رہی تھیں۔

سٹیج کے قریب پہنچتے زرنور اور آیت نے اسے تھام لیا۔

آبان ابھی بھی ساکت سا کھڑا تھا۔ہاں لیکن اب نظریں پھولوں کے پردے کے اس پار تھیں۔

بھای بس کریں آپ ہی کی ہیں اب وہ بعد میں تاڑ لیجیے گا۔ میثم نے اسکے کان میں سرگوشی کی تو وہ چونک گیا۔

جیل سے سیٹ کیے گئے بالوں میں ہاتھوں چلاتے اسنے گہری سانس بھری۔ آیت اسے کہتی تھی زمل میں عجیب سی کشش ہے جو سب کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور آج اسے اب بات کا یقین ہو رہا تھا۔

حازق اسکی حالت دیکھتے لب دبا گیا۔ نہیں جانتا تھا کچھ دیر بعد اسکی اپنی بھی یہی حالت ہونے والی ہے۔۔

زمل کافی گھبرائی ہوی تھی مرحا، اور رمشاء اسکے پاس ہی بیٹھیں تھیں۔اسکا وجود بھی ہلکا ہلکا سا کپکپا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زہرہ نے جلدی سے اسے پانی نے گلو گوس ڈال کر دیا تو وہ تھوڑا سنبھلی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد اینٹرس پر ایزل کی گاڑی رکی تھی۔

سب کی نظریں بے ساختہ اینٹرس کی طرف اٹھی تھیں۔

جہاں سے وہ گاڑی سے اتر رہی تھی۔

ایک پل کے لیئے اسے دیکھ کسی محل کی شہزادی کا سا گمان ہوا تھا سب کو۔

اسکا لہنگا اور جیلوری باقیوں سے تھوڑا مختلف تھا۔یہ اسکے لیئے سپیشل مرحانے خود ڈیزائین کروایا تھا ایک تو وہ اسکی بیسٹ فرینڈ تھی اور دوسرا وہ اسکی اب بھابھی بننے والی تھی اس لیے وہ اسے کچھ سپیشل گفٹ دینا چاہتی تھی۔اور یقیناً یہ گفٹ اسے بہت زیادہ پسند آیا تھا۔

حازق سب کی نظریں سامنے دیکھتے خود بھی چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

وائیٹ کلر کا لہنگا جس پر پٹھانی طرز کا کام ہوا تھا اسمیں اسکا نازک سراپا قیامت ڈھا رہا تھا۔

اسکی کرتی باقیوں کی مانند تھوڑی سمپل تھی بازو جو کلائیوں تک تھے صرف وہیں کام ہوا تھا باقی ساری سیمپل تھی بس کہیں کہیں سٹون لگا ہوا تھا۔

ہیزل گرین آنکھیں جن میں ایک چمک سی تھی۔ان پر برائیڈل میکاپ کیا گیا تھا لیکن لائیٹ سا۔گھنی لمبی پلکیں جنہیں مسکارے سے اور سنوارا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تیکھی سی ناک اسمیں چٹکی والی نتھلی تھی۔(کیونکہ اسنے ناک نہیں سلاوایا تھا)جسکا موتی اسکے اوپری لب پر چمک رہا تھا۔جبکہ نتھ کی لمبی سی لڑی اسکے گال سے جاتی بالوں میں اٹکائی ہوئی تھی۔

نیوڈ لپسٹک سے سجے لب جنمیں مسکراہٹ نمایا تھی۔

چاکلیٹی بالوں کا آگے سے ہیئر سٹائل بنا کے ماتھا پٹی سیٹ کی گئی تھی۔پٹھانی ماتھا پٹی اسکو بہت خوبصورت لگی تھی جسکے موتی جسکے ماتھے پر بوسہ دے رہے تھے۔

جبکہ پیچھے سے بالوں کو رول کرتے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔

اسکا وائیٹ کلر کا لمبا سا ڈوپٹہ جو بالوں پر اٹکایا ہوا تھا۔جبکہ پیچھے سے وہ اسکے لہنگے کی طرح پھیلتا ہوا زمین کو بھی ڈھانپے ہوئے تھا۔(یہ ڈوپٹہ مرحا نے نہیں بنوایا تھا صبح جب مرحا اسے پارلر خھوڑنے گی تھی وہیں اسکے لیئے یہ ڈوپٹا آیا تھا۔وہ اتنا خوبصورت تھا کہ وہ دونوں حیران رہ گئیں۔پھر شائید گھر سے کسی نے بھیجا ہو سوچ کر اسے وہی ڈوپٹہ پہنایا گیا تھا تھا)

جبکہ اسے اس ڈوپٹے میں حازق مسمرائیز ہوا تھا۔یہ ڈوپٹا حازق بھیج سکتا ہے وہ دونوں سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔

وہ اپسراؤں کو بھی مات دے رہی تھی۔اسکی سرخ و سفید رنگت کی وجہ سے وہ ایک پٹھانی ہی لگ رہی تھی۔

کوئی بھی آگے بڑھتے اسے تھامنے نہیں بڑھا تھا کیونکہ یہ بھی مرحا اور میثم کا اسکے لیئے سرپرائز تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے ایک قدم رکھا تھا اسکے اطراف میں کلر بوسٹرز پھوٹ پڑے۔

وہ مسکائی۔ دوسرا قدم آگے بڑھاتے ہی ایک اور بلاسٹ ہوا اور اسکے اطراف میں پاور بوسٹز پھوٹ پڑے۔اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔ڈمپل نمایاہوتے اپنی چھپ دکھلانے لگے۔

جبکہ تیسرا قدم آگے بڑھاتے ہی اسپر ریڈ روزز کی بارش ہو گی۔

اسکے ساتھ ہی ایزل کی کھکھلاہٹ گونجی تھی۔

سرخ پھولوں کی بارش میں چلتی سفید کپڑوں والی دلہن سب مبہوت سے اسے دیکھ رہے تھے۔

جبکہ حازق نے دل پہ ہاتھ رکھتے اپنی بڑھتی دھڑکنوں کو حیرت سے محسوس کیا۔اسکا دل کیوں اتنی تیز دھڑک رہا تھا۔اسکی پلکیں کیوں نہیں جھپک رہی تھیں۔وہ چاہ کر بھی اس پر سے نظریں کیوں نہیں ہٹا پارہا تھا۔

اور اب اسکی کھکھلاہٹ۔اسے سیدھا دل میں کیوں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔

وہ کھکھلاتی آگے بڑھ رہی تھی۔اور سب سے مختلف لگ رہی تھی۔

لوگوں کے منہ سے اسکے لیئے بے ساختہ شہزادی، ملکہ، اپسرا، حور جیسے الفاظ نکلے تھے۔

ایک تو غیر معمولی حسن کی مالک دوسرا اپٹھانی ڈریس آپ اور تیسرا اسکی کھکھلاہٹ۔ایک مسکراتی ہوئی دلہن اپنی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

مہندی سے سجا دائیاں ہاتھ جس سے اسنے اپنا دوپٹہ پکڑ رکھا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے لہنگے کو چٹکیوں میں اٹھایا ہوا تھا۔

سٹیج کے قریب پہنچتے مرحا اور زرنور اسے سٹیج پر چڑھنے میں مدد دیتیں پردے کے اس پار لے گئیں۔

جبکہ حازق کی آنکھوں میں جانے کیوں سرخی کی لہر سی دوڑی تھی۔یہ خمار کی سرخ تھی یا غصے کی مرتسم سمجھ نہیں پایا۔

وہ کنپٹی سہلاتے نامحسوس انداز میں گہری سانسیں بھر رہا تھا۔

مرتسم کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

یقیناً اسکی بہو اسکے بیٹے کو چاروخانے چت کر گئ تھی۔اسکا دل کیا قہقہ لگائے اسکی حالت پر لیکن ضبط کرتا ہاتھ کی مٹھی بناتا لبوں پر ٹکا گیا۔

شروع کریں قاضی صاحب۔۔بابا نے کہا تو وہ کلمات شروع کرتے ایجاب و قبول کی طرف آئے۔

زمل احمد ولد ولی احمد آپکا نکاح آبان ارسل شاہ سے سکہ رائج الوقت پانچ لاکھ حق مہر طرح پایا ہے کیا اپکو قبول ہے۔۔

قاضی صاحب کی آواز پر وہ خاموش رہی۔

زمل۔ولی نے اسکے گرد بازو پھیلائے۔

اسکی خاموشی پر آبان لب بھینچ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا آپکو قبول ہے۔۔؟انہوں نے دوبارہ پوچھا۔

زمل جواب دو۔زہرہ نے اسکا کندھا ہلایا۔

زمل نے بھیگی پلکیں اٹھاتے اپنے بابا کو دیکھا جنکے چہرے پر خوف تھا۔

ق۔قبول ہے۔کپکپاتے لبوں سے کہا۔

سب کی سانس میں سانس آئی تھی۔

شائید ڈر گئ ہے۔حازق نے آبان کے کندھے پر ہاتھ کہا۔

وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

تینوں بار اسنے کانپتے لبوں سے قبول کیا تھا۔سائین کرتے وقت بھی اسکے ہاتھ کانپ رکھے تھے۔

جبکہ آبان نے اطمنان سے ہاں میں جواب دیتے اسکے سائین دیکھتے لبوں پر مسکراہٹ سجائے سائین کیئے تھے۔

چلیں بھابھی جی اب آپکی باری۔۔مرحا ایزل پر گھونگھٹ کرتے شرارت سے اسے دیکھتے بولی۔

ایزل نے اسے گھورا۔

نکاح سے پہلے چاروں دلہنوں پر گھونگھٹ کیا گیا تھا۔

ایزل شاہ ولد غازیان شاہ آپکا نکاح سکہ رائج الوقت پانچ لاکھ حق مہر کے عوض حازق میر شاہ ولد مرتسم میر شاہ کے ساتھ طے پایا ہے کیا آپکو قبول ہے۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے بہت ضبط سے آنسو اپنے اندر اتارے تھے۔

(تم نے زبردستی مجھ سے ہاں کروائی تھی نامیر اب دیکھو کیسے ناک سے چنے ناچبوائے تو کہنا وہ دل میں عزم کرتی حازق سے مخاطب تھی۔)

قبول ہے۔ مدھم آواز میں کہا گیا۔

سب کے لبوں پر مسکراہٹ مچل گئ۔

کیا آپکو قبول ہے۔۔؟ دوسری بار پوچھا گیا۔

(میں تم سے اپنا ایک ایک حساب برابر کروں گی۔)

قبول ہے۔۔

کیا اپکو قبول ہے؟ تیسری بار پوچھا گیا۔

(مینے تمہارا جینا حرام نا کیا تو میرا نام بھی ایزل حازق میر نہیں)

قبول ہے۔۔ سر کو خم دیتے کہا۔

کئ آنسو ٹوٹ کر اسکے مومی چہرے پر پھسلے تھے۔

بہتے آنسوں سے سائین کیے گئے۔

ناچاہتے ہوئے تھے وہ غازی کے خود سے لگاتے ہی بے آواز رو دی تھی۔

غازی اسکا سر چومتے اسے حوصلہ دیتے مردوں کی طرف طرف چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اب حازق سے اجازت لی گئ۔

حازق میر شاہ ولد مرتسم میر شاہ آپکا نکاح ایزل شاہ سے سکہ رائج الوقت پانچ لاکھ حق مہر کے عوض طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔؟

(تمہاری اکڑ توڑنا آج سے حازق میر پر فرض ہے اسنے دل میں عزم کیا تھا۔)

قبول ہے۔۔ سنجیدہ چہرے سے کہا گیا۔

کیا آپکو قبول ہے۔۔؟ دوسری بات پوچھا گیا۔

(آج سے تم سانس بھی حازق میر کی مرضی سے لو گی)

قبول ہے۔۔

کیا آپکو قبول ہے۔۔؟

(حازق میر پر فرض ہے اپنی شدتوں سے تمہارے ہوش ٹھکانے لگانا)

قبول ہے۔لبوں پر ہلکی مسکراہٹ سجائے اسنے سر کو خم دیتے آخری بار بھی قبول کیا۔

سائین کرنے کے بعد سب ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے۔

دلہنوں کی نظر اتاری گی۔

تمام جوڑوں کا صدقہ دیا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

غازی تو جانے کتنی بار ایزل اور زمل کی نظر اتار چکا تھا۔اسے ڈر لگ رہا تھا کہیں اج اسکی بیٹیوں کو نظر نا لگ جائے۔

ایزل کو دیکھ کر تو سب کے لبوں پر شہزادی کا لفظ ہی نکل رہا تھا۔وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔صرف کچھ دیر کے لیئے امیوشنلی ہوئ تھی۔جبکہ اب وہ مسکراہٹ سجائے سب سے مل رہی تھی جو اسے سب سے منفرد بنا رہی تھی۔

فوٹو شوٹ کا دور چلا تو بیچ میں سے پردہ ہٹا دیا گیا۔

کپلز کے بیٹھنے کے لیئے خوبصورت سے جھولے سجائے گئے تھے۔

سب سے پہلے ہانم اور داؤد کا فوٹو شوٹ کیا گیا۔

انکے لیئے یہ جگہ الگ سے سیٹ کروائی تھی کہ وہ لوگ اوکورڈ فیل نا کریں۔

انکے سارے پوززکیرہ مین بتا رہا تھا جبکہ وہ سرخ پڑتی ویسے ہی کرتی جا رہی تھی۔

آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں ڈر لگ رہا کہیں آپکو میری ہی نظر نا لگ جائے۔اسکے کمر پر ہاتھ رکھے بظاہر مسکراتے مدھم لہجے میں سرگوشی کی۔

ہانم کی مسکراہٹ گہری ہوئ تھی۔لیکن وہ بولی کچھ نہیں۔

انکے بعد روشانے اور عاشر کا فوٹو شوٹ ہونا تھا۔

سر پلیز میم کو ٹائٹلی ہگ کریں پیچھے سے۔

Posted On Kitab Nagri

فوٹو گرافر نے کہا تو روشانے سٹپٹا گئ۔

جبکہ عاشر لب دباتا اسکے کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکی پشت سینے سے لگا گیا۔

روشانے گھبرا گئ۔

آپ انکمفرٹیبل ہیں تو ہم آپکی مرضی سے پوزز کروا لیتے ہیں۔ وہ اسکے چہرے پر گھبراہٹ دیکھتا مدھم لہجے میں بولا۔

روشانے نے تیزی سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

عاشر نے اسکی سچویشن سمجھتے سمپل سے پوزز میں کچھ پکچرز کیپچر کروائی تھیں۔

وہ لوگ چلے گئے تو زمل اور آبان کو بھیجا گیا۔ آبان تو بنا چوں چرا کیے مان گیا البتہ زمل نے کافی رونا ڈالا تھا کہ اسے نہیں کروانا فوٹو شوٹ لیکن زہرہ نے اسے ڈانٹ ڈپٹ کر بھیجا تھا۔

وہ سہمی سہمی سی جھولے پر بیٹھی تھی جبکہ آبان فوٹو گرافر سے کوئ بات کر رہا تھا۔

لیکن جب اسنے قدم اپنی طرف بڑھتے دیکھے تو اسکے ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں چمکیں تھیں۔

ہیلو مسز۔ آبان اسکے قریب جھکتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے کھڑا کر گیا۔

زمل کا وجود کپکپا گیا۔

اسنے بے بسی سے آبان کو دیکھا جو اسے آنکھ ونک کر گیا۔

سر میم کو فور کیڈ کس کریں۔ فوٹو گرافر کی آوز پر زمل کے چھکے چھوٹے۔

Posted On Kitab Nagri

آبان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

یہ پوز تو اسنے پچھلے دونوں کپل سے بھی کروایا تھا۔

اسنے جھکتے سرشاری سے زمل کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔

زمل آنکھیں موند گی۔ایک آنسو اسکی گال پر پھسلتا اسکی گردن میں جزب ہوا تھا۔

ا۔ابان۔م۔مجھے س۔سانس۔ن۔نہیں ارہا۔آبان نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے خود میں بھینچا تو وہ گھٹی گھٹی آواز میں بولی۔

ابکی بار وہ واقعی پریشان ہوا تھا۔کیونکہ اسکا رنگ زرد پڑ رہا تھا۔فوٹو گرافر کو روکتے اسنے جھٹکے سے زمل کو بانہوں میں اٹھایا اور اندر کی طرف قدم بڑھائے۔جبکہ باقی سب باہر لان میں تھے۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دیکھو میری ایک ایک پک کلیئر ہونی چاہیئے۔زرا سی بھی خراب ہوئی نا تو میں پیمینٹ نہیں کروں گی۔

حازق جب وہاں آیا تو وہ فوٹو گرافر کو سختی سے کہہ رہی تھی جو بے چارہ اس انوکھی دلہن کو دیکھ کر رہ گیا۔

چلو پہلے میری کچھ سولو پکچرز لو۔حازق کو آتے دیکھ بھی وہ اگنور کرتی رعب سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

جھولے کی قریب جاتے اسنے مختلف پوززسے اپنی پکچرز بنوائی تھیں۔

اب حازق کی بس ہوئی تھی۔

وہ تیز قدموں سے اسکی طرف بڑھا۔

ایزل جو کمر پر ہاتھ رکھے پوز کر رہی تھی اپنی کمر پر کسی کی سخت گرفت کر چونک گئی۔

حازق نے جھٹکے سے اسکا رخ اپنی طرف کیا تھا۔

ایزل اس جھٹکے کے لیئے تیار نہیں تھی۔وہ اسکے سینے سے الگی۔بامشکل اسنے دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے زارا سا فاصلہ بنایا تھا ورنہ اسکے لب حاذق کے لبوں کو چھو لیتے۔

پہلی بار کسی مرد وہ بھی محرم کا لمس محسوس کرتے اسکی بادی میں سپارک سا ہوا تھا۔

جبکہ حازق بے تاثر چہرے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھ رہے تھے جب فوٹو گرافر کی آواز پر ہوش میں ائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پرفیکٹ۔۔بہت اچھا پوز تھا۔وہ ستائشی انداز میں انہیں دیکھتا کہہ رہا تھا۔

باقی بھی میں خود بتاوں گی۔وہ اطمنان سے مسکرائی۔

تھوڑا سا اوپر ہوتے اسنے حازق کے گلے میں بازو ڈالے تھے۔

حازق محظوظ ہوا تھا۔اسکے آنکھوں میں دیکھتے اسنے جھکتے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں کے دل ہی دھڑکے تھے۔۔ لیکن چہرے بے تاثر ہی رہے۔

ایزل کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ جبکہ حازق نے لبوں پر دبی سی مسکراہٹ تھی۔

اسکے ماتھے سے لب ہٹاتے اسنے اسکی پشت اپنے سینے سے لگاتے اسکے کندھے پر تھوڑی رکھی تھی۔

سختی سے اسکی پشت کو خود میں بھینچے حازق نے نامحسوس انداز میں اسکے بالوں میں چہرہ چھپاتے گہری سانس بھری تھی۔

اسکی خوشبو اسے مدہوش کر گی تھی۔

ایزل کا وجود ایک پل کو کپکپایا۔

حازق کے وجود سے اٹھتی مردانا پرفیوم کی خوشبو اسکے حواس سلب کر رہی تھی۔

اسکی سلگھتی سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتے وہ اسکے حصار میں پلٹ آئی۔

اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے کانفیڈینٹ سے اسے دیکھتے اسکی گردن پر بازو باندھتے اسکا ہلکا سا خود پر جھکاتے اسکے دائیں گال پر لب رکھے۔ وہ الگ بات تھی کہ اسکا رنگ تانبے کی مانند سرخ پڑا تھا جبکہ لب کپکپائے تھے۔

حازق اسکے ایکٹ پر مسمرائیز ہوا تھا۔

اسنے ایزل کی کمر پر دباؤ دیتے مزید خود میں بھینچا تھا۔

اسکے لبوں پر مچلتا وہ نتھ کا موتی اسے اسکے لبوں کو چھونے کے لئیے پاگل کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فوٹو کلک ہوتے ہی وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی تھی۔

دونوں کا خمار جیسے ٹوٹا تھا۔

دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر نظرے چرا گئے۔دل تو دونوں کے دھڑک رہے تھے۔

ایزل کی پلکیں حیا کی بوجھ تلے جھکی تھیں جبکہ حازق کی آنکھوں میں خمار پھیلا تھا۔

خود کو کمپوز کرتے دونوں نے فوٹو گرافر کے بتائے گئے کچھ پوزز سے پکچرز بنوائیں۔پھر مرحا انہیں کھانے کے لیئے بلانے آ گئ۔۔

💞💞💞

آبان اسے لیے کمرے میں آ گیا۔جہاں پر اسے صبح مہندی لگائی گئ تھی۔اسکا کچھ سامان آج کے لیئے یہیں سیٹ کیا تھا سپیشلی انہیلر۔

ان۔انہیلر۔وہ گہری سانسیں بھرتی سامنے پڑے انہیلر کو دیکھتے تڑپ کر بولی۔

آبان اسے انہیلر تک پہنچنے سے پہلے ہی اسکا بازو کھینچتا خود میں بھینچ گیا۔

انہیلر نہیں ملے گا تمہیں آج سے کیونکہ۔اسکے خوف سے پھیلی آنکھوں میں دیکھتے جملہ ادھورا چھوڑا زمل کا چہرہ سفید پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ آج سے میرے لب پہ تمہارا انہیلر ہونگے جتنی مرضی سانسیں کھینچ لو۔اسکے لبوں سے لب مس کرتے سرگوشی میں کہا۔

زمل نے نفی میں سر ہلایا لیکن وہ اسکے ڈوپٹے سے ڈھکے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے اسکے لبوں پر جھک گیا۔

نرمی سے اسمیں سانسیں انڈیلتے وہ اسکے لبوں کی نازکی محسوس کر رہا تھا۔

کچھ دیر بعد پیچھے ہوتے اسنے زمل کو دیکھا جسکی سانسیں ابھی بھی بے ترتیب تھیں۔

کھینچو سانس جیسے انہیلر سے کھینچتی ہو۔اسکی کمر پر دباؤ ڈالتے مزید خود میں بھینچتے کہا۔

زمل نفی میں سر ہلاتے شدت سے رو دی۔

کھینچو۔۔آبان اسکا ڈوپٹہ اتار کر پھینکتے سخت لہجے میں غرایا۔

زمل اب سانس کے لیئے پھر سے تڑپنے لگی۔لیکن وہ بے رحم بنا اسکی کمر پر اپنے ہاتھ سہلاتا اسے کانپنے پر مجبور کر گیا۔

آخر کو وہ موت کے خوف سے اسکا کالر کھینچتے اسے خود پر جھکاتی اسکے لبوں سے لب جوڑ گئ۔

اسنے ویسے ہی سانس کھینچی جیسے انہیلر سے کھینچتی تھی۔

آبان کی آنکھوں میں خمار پھیلا تھا۔وہ ایک ایک کر کے اسکے جوڑے سے پنز نکال رہا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اسکی کمر کو سہلا رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

زمل اپنی سانس نارمل کرتے پیچھے ہوئ لیکن اسی وقت آبان اسکے بالوں میں انگلیاں پھنساتے شدت سے اسکے لبوں پر جھک گیا۔

وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے لمہ بالمحہ اسکے نازک لبوں کو اپنے لبوں سے دبوچے اسکی سانسیں حلق میں اتارنے لگا۔

زمل بری طرح سے کانپنے لگی تو آبان کو اسپر رحم اگیا۔

وہ اسکے نچلے لب کو دانتوں سے دباتے پیچھے ہوا۔

زمل سسکی بھرتے اسکے سینے پر سر رکھتے ہچکیوں سے رونے لگی۔

کیوں رو رہی ہو۔ آبان اسکی کمر سہلاتا اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا نرمی سے بولا۔

وہ اور شدت سے رونے لگی۔

مینے پوچھا کیوں رو رہی ہو کوئ گناہ کیا ہے مینے۔۔؟ اسکے مسلسل رونے پر وہ اسکے بال مٹھی میں دباتے اسکا چہرہ اوپر اٹھاتے ڈھاڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زمل سہم کر اسے دیکھنے لگی۔

اب اگر تمہاری آنکھ سے ایک بھی انسو نکلا یا لبوں سے ایک بھی ہچکی بلند ہوئ تو میں رخصتی کے سارے تقاضے آج ابھی یہیں پورے کرتا تمہارے وجود میں اتروں گا۔۔ وہ اسکے آنسو لبوں سے پیتا مدھم لہجے میں غرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زمل اسکی بے باک دھمکی پر اسکے سینے میں سمٹتے اپنے آنسو تک روک گئ۔

آبان مسکرایا۔

تمہیں پتہ کس قدر خوبصورت ہو تو۔بالوں میں منہ چھپاتے گھمبیر تا سے کہا۔

زمل سر تا ہوں سرخ پرتی اسکا کرتا مٹھیوں میں بھینچ گئ۔

آبان کے لب اسکی پچھلی گردن سے ہوتے کندھے پر سرکنے لگے۔وہ مدہوشی میں اسکی کرتی کی ڈوریاں کھینچتے کرتی کندھوں سے ہٹاتا جا بجا لب رکھتا پاگل سا ہوا تھا۔

زمل بری طرح کانپنے لگی۔

زمل۔۔مدھم آنچ دیتے لہجے میں پکارتے اسکا چہرہ اپنے سینے سے نکالتے اپنے سامنے کیا۔۔

وہ لرزتی پلکوں سے اسے دیکھنے لگی۔

کیا تمہیں میرا چھونا برا لگا۔اسکے بھیگی آنکھوں پر لب رکھتے پوچھا۔

زمل کو لگا جیسے اسکی دھڑکنیں آبان کے سینے میں بج رہی ہوں۔

بولو۔اسکے رخسار نرمی سے چھوتے کہا۔

ن۔نہیں۔۔جھکی پلکوں سے کہا۔واقعی میں اسکا چھونا برا نہیں لگا تھا بلکہ سرشاری سی وجود میں ڈوری تھی لیکن وہ اسکی شدتوں سے ڈر رہی تھی۔

پھر کیوں رو رہی تھی۔۔۔؟اسکے لبوں پر گھنی مونچھتے رگڑتے خماری سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

زمل اسکی مونچھوں کی چھبن سے کسمسکائی۔

لب ہلکے سے پھیلے تھے۔

ڈ۔ڈر لگ ر۔رہا۔۔مدھم سی سرگوشی میں کہا۔

مجھ سے۔۔سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔

وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

پھر۔۔اسکی تھوڑی تلے ہاتھ رکھتے اسکا چہرہ اوپر اٹھایا۔

زمل نے زرا سی پلکیں اٹھاتے اسے دیکھا اسکی خمار آلودہ آنکھیں دیکھتے گھبرا کر پلکیں جھکا گئی۔

ا۔اپ اتنی۔ش۔شدت سے چھوتے۔۔وہ بات ادھوری چھوڑتے اسکے سینے میں چہرہ چھپایا گئی۔۔

آبان کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

مطلب تمہیں میری شدت سے ڈر لگ رہا ہے۔وہ محفوظ ہوتا بولا۔

بے بی ڈول اس میں میرا نہیں تمہارا ہی قصور ہے۔تم سے کسنے کہا تھا اتنی خوبصورت لگو کے میرا دل میرے بس میں نا رہے۔اسکے لبوں کو چھوتے گھمبیرتا سے کہا۔

زمل کے لبوں پر مسکراہٹ مچل گئی۔

آبان اسکے لبوں پر مسکراہٹ دیکھتا اس پر جھکا۔

کوشش کروں گا کہ شدت کم رکھو۔۔سرگوشی میں کہتے وہ اسکے لبوں پر جھک گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

نرمی سے اسکے لبوں کا جام پیتے وہ ناچاہتے ہوئے بھی شدت اختیار کر گیا۔

زمل گھبرا کر اسکا کالر تھام گئ۔۔

آبان اسکے لبوں سے ہوتا اسکی گردن پر جھکا اسکے گردن پر جابجا لب رکھتا وہ اسے بوکھلانے پر مجبور کر گیا۔

اسکے کرتی ڈھیلی ہوتی کندھوں سے کھسکنے لگی۔جسے وہ دونوں ہاتھ سے تھام گئ۔

اسکا چہرہ بھانپ چھوڑنے لگا۔۔

آبان نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔اسنے نرمی سے اسکے ہاتھ اسکے کندھوں پر رکھتے اسکی کرتی کی ڈوریاں باندھیں۔

مجھے جانا چاہیے اس سے زیادہ نا تم برداشت کر سکتی ہو نا میں اور کنٹرول کر پاؤں گا۔۔

اسکی کان کی لو کو دانتوں تلے دباتے کہا۔

زمل سسک کر رہ گئ۔

آبان اسکی گردن پر ہلکے سے دانت گاڑھتے ایک آخری بار اسکے لبوں کو شدت سے چومتے اسے دیکھے بغیر جھٹکے سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

وہ گہری سانسیں بھرتے اوندھے میں بیڈ پر جا گری۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

مر حو میری پیاری سی بہن نہیں ہے پلیز جانے دے نا۔۔۔عاشر اسکے گال کھینچتے پچکارتے بولا۔

مر حا اپنے سرخ ہوتے گالوں کو سہلاتے اسے گھورنے لگی۔

بلکل بھی نہیں۔اکڑ کر کہا۔

اچھا ٹھیک ہے اگر اتنا ہی ضروری ہے تو پہلے پرامس کریں کل آپ مجھے اور ایزل کو گول گپے کھلائیں گے۔وہ اسکا اترا چہرہ دیکھ بولی۔

عاشر کب سے اس سے روشانے سے ملنے کی درخواست کر رہا تھا لیکن وہ دروازے کے سامنے ایسے پھیل کر کھڑی تھی کہ اسے اندر نہیں جانے دے گی۔

اوکے پرامس۔وہ فوراً مان گیا۔

اوئے ہوئے بیوی سے ملنے کی کتنی جلدی ہے نا اپکو۔وہ اسے چھیڑتے دروازے سے ہٹ گئ۔

عاشر اسے گھورتا اسکے جانے تک وہیں کھڑا رہا۔جیسے ہی وہ نظروں سے اوجھل ہوئ وہ کمرے میں داخل ہوا۔

روشانے اپنی دادی سے فون پر بات کر رہی تھی چونک کر کھڑی ہوئ۔

ج۔جی دادی ٹھیک ہے میں بعد میں بات کرتی ہوں اللہ حافظ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ عاشر کو دیکھتے جلدی سے بائے بولتے پاس پڑا اپنا بھاری ڈوپٹہ سر پر اوڑھ گئ۔

جبکہ عاشر مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا۔

آپ کو کچھ چاہئیے تھا۔وہ انگلیاں چٹخاتے بولی۔

ہمم۔وہ اسکی گھبراہٹ سے محظوظ ہوا تھا۔

کیا۔وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

تمہارا تھوڑا سا وقت۔وہ بہت جلد ہی آپ سے تم تک آ گیا تھا۔

جی۔روشانے منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

سب کی موجودگی میں نا تمہیں دیکھنے کا وقت ملا نا بات کرنے کا تو سوچا کچھ وقت اپنی دلہن کے ساتھ اکیلے سپینڈ کر لوں۔

وہ اسکی تھوڑی تلے ہاتھ رکھتا اسکا چہرہ اوپر اٹھاتے گھمبیرتا سے بولا۔

روشانے کی پلکیں لرز گئیں۔وہ اسکے اتنا قریب تھا کہ اسکی پرفیوم کہ خوشبو تک اسے محسوس ہو رہی تھی۔

آپ ہمیشہ سے اتنی خوبصورت تھیں یا آج مجھے لگ رہی ہیں۔وہ اچانک اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا بولا۔

روشانے اسکے پہلے لمس پر اندر تک کانپی تھی چہرے پر گلال اترا تھا۔

اتنی سی بات پر کون ایسے سرخ ہوتا ہے۔وہ مبہوت سا اسکا سرخ چہرہ دیکھتے سرگوشی میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

روشانے نے پلکیں اٹھاتے اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں جزبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا وہ گھبرا کر پلکیں گرا گئ۔

اسکی یہ اداسیدھا عاشر کے دل میں اترتی چلی گئ۔

تمہاری یہ پلکیں اٹھانے گرانے کی ادا بہت ظالم ہے۔وہ اسکی آنکھوں پر بوسہ دیتا بہکے سے لہجے میں بولا۔

کیا تمہارے ساتھ تھوڑی سی شرارت کرلوں۔اسکے تھوڑی پر لب رکھتے پوچھا۔

اسکی اجازت لینے کی ادا پر روشانے گھائل ہوئ تھی۔

لبوں پر دھیمی مسکراہٹ سجائے وہ اثبات میں سر ہلا گئ۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

عاشر کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسنے روشا کو خود میں بھینچا۔

روشانے سٹپٹاتی اسکے سینے پر ہاتھ رکھ گئی۔

آج سے پہلے میں کسی لڑکی کو کبھی غور سے نہیں دیکھا لیکن تم پر سرسری سی نگاہ بھی میرے دل کی دھڑکنیں بڑھا دیتی ہے۔وہ اسکے لبوں پر انگوٹھا پھیرتا خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

روشانے کا وجود کپکپا گیا۔

پ۔پلیز۔وہ اسکی شرارتوں کا مطلب اب سمجھی تھی۔

لیکن عاشر اسکی پلیز نظر انداز کرتا اسکے لبوں پر جھک گیا

روشانے بوکھلاتے اسکا کالر تھام گئی۔

جبکہ عاشر نرمی سے اسکے لبوں کو چومتا گھونٹ گھونٹ اسکا سانس پی رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے لمس میں نرمی تھی اتنی نرمی کے روشانے پگھلنے لگی۔ وہ سرشاری کے عالم میں اسکے گلے میں بانہیں ڈال گئ۔

عاشر اسکی کمر پر گرفت بڑھاتا اسے مزید خود میں بھینچ گیا۔

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو دونوں کی سانسیں بری طرح سے پھولی ہوئ تھیں۔ روشانے اسکے سینے پر سر رکھے اپنی بے ترتیب ہوتی سانسیں بحال کرنے لگی جبکہ عاشر اسکا ڈوپٹہ اتارتے اسکے کھلے بالوں میں چہرہ چھپا گیا۔

روشانے نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

لیکن وہ اسکے بالوں میں چہرہ چھپائے اسکی گردن کو لبوں سے چھوتا مدہوش ہو رہا تھا۔

ع۔عاشر۔ کپکپاتے لبوں سے کہا۔

ہم۔ اسکی گردن میں گہری سانس بھرتے ہنکار بھرا۔

پ۔پچھے ہوں۔پ۔پلیز۔ وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرتے بھیگے لہجے میں بولی۔

عاشر چونک کر ہوش میں ایا۔

سوری میں کچھ زیادہ ہی بہک گیا۔ اسکے ماتھے پر لب رکھتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

روشانے مسکرادی۔۔پہلے وہاں فوٹو شوٹ کرواتے اور اب یہاں اسکی خواہش کا احترام کرتے وہ سیدھا اسکے دل میں اترتا چلا گیا۔

روش۔۔اسکے ماتھے سے لب ہٹاتے گھمبیر تا سے پکارا۔

روشانے اسکے انوکھے انداز میں پکارنے پر مسمرائیز ہوئی تھی۔

آپکا نکاح کا گفٹ۔۔

وہ ایک خوبصورت سی ڈائمنڈ رنگ اسکے سامنے کرتا اسکے تاثرات دیکھنے لگا۔

میں پہناؤں۔۔اسکے تاثرات سے وہ جان گیا تھا کہ اسے رنگ پسند آئی ہے۔

روشانے اپنا ہاتھ بڑھا گئی۔۔

عاشر نے اسکے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں وہ ڈائمنڈ رنگ پہنائی۔

پرفیکٹ۔اسکے ہاتھ کی پشت پر بوسہ دیتے کہا۔

وہ شرمیلی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اس رنگ کو دیکھنے لگی۔

تم کچھ نہیں کہو گی۔؟وہ اس کی مسلسل خاموشی محسوس کرتا بولا۔

میں۔۔میں کیا بولوں۔وہ انگلیاں چٹخاتے کنفیوز سی بولی۔

میرا ساتھ پا کے خوش ہیں۔وہ اسکی کنفیوژن سمجھتا خود ہی سوال کر گیا۔

روشانے نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

سرخ و سفید رنگت، سیاہ آنکھیں، کھڑی ناک، مونچھوں تلے دبے عنابی لب وہ مردانہ وجاہت کا منہ بولتا شہکار تھا۔ لیکن روشانے کو اسکی ظاہری خوبصورت نے نہیں اسکے دل نے متاثر کیا تھا۔

تم جتنا چاہیں دیکھ سکتی ہو تمہارا ہی ہوں لیکن فلحال اتنا وقت نہیں۔ باہر میری ظالم بہنیں کھڑی ہیں جو کبھی بھی اندر آسکتی ہیں۔ وقت نکال کر ملنا پھر فرصت سے دیکھ لینا گا جتنا دیکھنا ہوا۔

وہ اسکے چہرے پر پھونک مارتا گھمبیر تا سے بولتا اسے بوکھلا گیا۔

جواب نہیں دیا۔ اسکا ہاتھ تھامتے مہندی دیکھتے پوچھا۔

آپ بہت اچھے ہیں۔ میں خوش ہوں۔ دھیمے لہجے میں کہا گیا۔

عاشر کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئ۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی تعریف پر اسے خراج تحسین پیش کرتا دروازے پر زوردار دستک ہوئ تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

افف پریشے۔ اسنے دانت پیسے۔

دیکھ لو کتنا ظالم سماج ہے دو گھڑی بھی تمہارے پاس نہیں رہنے دیا۔ وہ اسکے ماتھے سے ماتھا جوڑتے بے بسی سے بولا۔

روشانے ہس دی۔

وہ دل میں اسکی نظر اتارتا۔ اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنا خیال رکھنا۔اللہ حافظ۔

اسکا چہرہ آنکھوں میں بھرتے وہ دروازہ کھولتا کمرے سے سے چلا گیا۔

وہ شرمیلی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اس رنگ کو دیکھنے لگی جو اسکی سفید مومی انگلی پر چمک رہی تھی۔

وہ شرما کر چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئ۔

💞💞💞

مہر مامی۔۔داؤد کی آواز پر وہ مڑی۔

ہانم کی دیکھا دیکھی وہ بھی اسے مامی کہنے لگا تھا۔

جی بیٹے کیا ہوا۔مہر نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

وہ مجھے ہانم سے ملنا تھا۔وہ جھجھک کر بولا۔

مہر نے مسکراہٹ دباتے اسے دیکھا۔

اچھا اور وہ کیوں۔وہ شرارت سے اسے دیکھتے بولی۔

بڑی ہمت کی تھی لڑکے نے جو سیدھا اسے بول دیا۔

مجھے گفٹ دینا تھا اسے۔وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اچھا مجھے دے دو میں دے دوں گی۔وہ قہقہہ ضبط کرتے بولی۔

داؤد اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔

ہاہاہاہاہا۔۔مہر اسکا چہرہ دیکھتے قہقہہ لگا گئ۔

مزاق کر رہی تھی جاؤ مل لو۔اب تو وہ تمہاری منکوحہ ہے دو ماہ بعد ہونے والی بیوی اب کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں تمہیں۔

وہ نرمی سے بولی۔

اوپر سے رائیٹ سائیڈ پر تیسرا روم۔اسکی سوالیہ نظروں کو دیکھتے کہا۔

تھینکیو سو مچ۔یو آر بیسٹ۔وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا جلدے سے سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا۔

مہر نفی میں سر ہلاتے مسکرا دی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ پھولوں کا تھال ہاتھ میں پکڑے تیز تیز چل رہی تھی جب سامنے سے آتے بدر سے ٹکرا گئ۔

آئ ماما۔ماتھا مسلتے اسنے ٹکرانے والے دیکھا۔

جبکہ بدر سانس روکے اسے اپنے اتنے قریب دیکھنے لگا۔

انسان ہو کے پتھر۔ اپنا ماتھا مسلتے خفگی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

بدر اسکا سرخ ہوتا ماتھا دیکھ پریشان ہوا۔

ایم سوری دکھائیں بہت زور سے لگی ہے کیا۔ وہ اسکے ہاتھ پیچھے کرتا فکرمندی سے اسکا سرخ ہوتا ماتھا دیکھنے لگا۔

ٹکرانے سے اسکے ماتھے پر لگی بندیا بری طرح سے چبھی تھی۔

مرحا کی آنکھوں میں نمی تیر گئی۔

بندیا کے موتی اسے بری طرح سے لگے تھے۔

ایم سو سوری مینے دیکھا نہیں۔ ایم ویری سوری۔ وہ اسکی بندیا پیچھے کرتا نرمی سے پھونک مارتا پریشانی سے بول رہا تھا۔

اٹس اوکے اتنی بھی نہیں لگی۔ وہ اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے کسمساتے دور ہوئی تھی۔

بدر اب بھی فکرمندی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اسکی بھوری آنکھوں میں تیرتا وہ پانی بدر عالم شاہ کو بری طرح سے گھائل کر گیا تھا۔

مرحو کیا ہوا۔ ساحل اسکے قریب آتا اسکی آنکھوں میں نمی دیکھتا پریشان ہوا تھا۔

کچھ نہیں بس ہلکی سی چوٹ لگ گئی۔ وہ ماتھا سہلاتے بولی۔

دکھاو زرا۔ ساحل اسکا ٹیکا ہٹاتے دیکھنے لگا۔ موتی چبھنے سے ایک دو خراشیں بھی پڑی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

خراشیں پڑ گئی ہیں چلو آؤ اینٹمینٹ لگا دیتا ہوں۔

وہ اسکا ہاتھ تھامتا بولا۔

مرحا سر ہلاتی اسکے ساتھ چل گی۔

جبکہ بدر مٹھیاں بھینچے سلگھتی نظروں سے اسکے ہاتھ میں تھما ساحل کا ہاتھ دیکھنے لگا۔

گہری سانسیں بھرتے اسنے خود پر قابو پایا لیکن جانے کیوں اسے شدید غصہ آرہا تھا۔پاس پڑے ٹیبل کو پاوں سے ٹھوکر مارتے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

💞💞💞

اسلام و علیکم!! اسکے پیچھے کھڑے ہوتے بھاری لہجے میں کہا۔

ہانم جو آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال کھول رہی تھی اچھل پڑی۔

اسکے بال سارے پشت پر بکھرے گئے۔

سینے پر ہاتھ رکھتے اسنے داؤد کو دیکھا۔

ا۔اپنے ڈرا دیا۔گہری سانس بھرتے خفگی سے کہا۔

اسے پتہ ہی نہیں چلا وہ کب روم میں آیا۔

Posted On Kitab Nagri

آپکی تو ابھی سانسیں بھاری ہونے لگی ابھی تو مینے کچھ کیا بھی نہیں۔وہ اسکی طرف قدم بڑھاتا گھمبیر تا سے بولا۔

ہانم اسکی بات کا مطلب سمجھتے سرخ پڑی تھی۔وہ قدم پیچھے لیتے ڈریسینگ سے جا لگی۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔گھبراتے لہجے میں پوچھا۔

آپسے ملنے آیا ہوں۔اسکے قریب جھکتے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے دلکشی سے کہا گیا۔

آپ پ۔پیچھے ہو کر بھی مل سکتے ہیں۔اسے خود پر جھکے دیکھتے لرزتی پلکوں سے کہا۔

دور سے کیسے ملتے ہیں۔وہ اسکی تھوڑی اٹھاتا بولا۔

ہانم نچلہ لب دانتوں تلے دبا گئ۔

انہوں۔انہیں تو ابھی مینے بھی نہیں چھوا اور میرے ہی سامنے انہیں تکلیف دے رہی ہیں۔وہ اسکا لب آزاد کراتے انگوٹھے سے سہلاتے گھمبیر لہجے میں بولا۔

ہانم نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

نکاح مبارک وائفی۔وہ اسکے دیکھنے پر مسکراتا اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا۔

ہانم مسکرا دی۔

آپکو بھی۔سرگوشی میں کہا۔

آپکے لئیے۔اپنی پاکیٹ سے ایک لمبی سی ڈبیا نکالتے اسکے سامنے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہانم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

خود دیکھ لیں۔اسکے ہاتھ میں پکڑاتے کہا۔

ہانم مسکراتے اسے کھولنے لگی۔

ماشاءاللہ!!!اسمیں ڈائیمنڈ نیکلس دیکھتے اسکے منہ سے بے ساختہ پھسلا۔

بلکل سیمل سی چین تھی اور اس میں ایک لاکیٹ تھا۔جسمیں داؤد کی ہانی کندا ہوا تھا۔

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

پسند ایا۔اسکی نم آنکھوں پر بوسہ دیتے کہا۔

ہانم اثبات میں سر ہلا گئ۔

بہت پیارا ہے۔نیکلس کو چھوتے کہا۔

مے ائ۔؟اسکے ہاتھ سے نیکلس لیتے پوچھا۔

وہ اثبات میں سر ہلا گئ۔

وہ اسکا رخ موڑتا اسکے بکھرے بال اکھٹے کرتے اسکے کندھے پر رکھ گیا۔

اسنے نرمی سے اسے لاکیٹ پہناتے اسکی گردن پر لب رکھے۔

ہانم کپکپا کر اسکی طرف مڑی۔

آپکو پتا ہے جب میں بارہ سال کا تھا پہلی بار شاہ ولا آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے ہاتھ تھامتا مسکراتے ہوئے بولا۔

جب یہاں میری نظر ایک چھوٹی سی بچی پر پڑی جو سو رہی تھی۔ وہ بہت پیاری تھی اتنی کے سیدھا میرے دل میں اتر گئی۔ لیکن جانے کیوں میرا دل کیا وہ اٹھ کے میرے ساتھ کھیلے اس لیے میں اسے سوتے میں پیار کرنے لگا۔

کبھی یہاں، تو کبھی یہاں۔ اسکے ماتھے پر لب رکھتے آنکھوں کو نرمی سے چوما۔

لیکن وہ بچی پھر بھی سوئی رہی۔

مینے اسکے پھولے ہوئے گالوں پر پیار کرتے تھوڑا سا کاٹ دیا۔

وہ اسکی سرخ گالوں پر لب رکھتے لبوں کا دباؤ دیتا مخمور لہجے میں بولا۔

وہ پھر بھی نہیں اٹھی تو مینے اس یہاں پیار کیا۔

وہ اچانک اسکے لبوں پر جھک گیا۔

ہانم ڈر کے اسکا کرتا تھام گئی۔

جبکہ وہ نرمی سے اسکے لبوں پر جھکتا سک کرتا رہا۔

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو اسے گہری سانسیں بھرتے دیکھ مسکرا دیا۔

تب وہ بچی گھبرا کر اٹھ گئی اور رونے لگی۔ وہ پھر سے بات وہیں سے شروع کر گیا۔

مینے اسے اٹھاتے چپ کروانے کی کوشش کی لیکن وہ روتی جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جب میں باہر لے کر آیا اسے تو مرتسم ماموں نے اسے مجھ سے لے لیا۔

مینے روتے ہوئے بابا سے کہا کہ مجھے یہ پرنسز چاہئیے۔تب وجدان بابا نے کہا کہ جب بڑے ہو جاؤ گے تب یہ پرنسز مجھے ملے گی۔

جانتی ہیں وہ پرنسز کون تھی۔

وہ اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکاتے بولا۔

ہانم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

آپ۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے سرشاری سے کہا۔

ہانم حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

ہمم آپ ہی تھیں جب پہلی بار اپکو دیکھا تھا تب ہی فیصلہ کر لیا تھا آپ صرف میری بنے گی۔

وہ جزبات سے بوجھل لہجے میں کہتا ہانم کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

خوش ہیں۔۔اسکے سر سے سر ٹکاتے پوچھا۔

ہمم۔مبہم سا کہا۔

داؤد سرشاری سے اسے خود میں بھینچ گیا۔

سنا تھا محبت ملنا آسان نہیں ہوتا لیکن اسے تو بہت آسانی سے مل گئ تھی جسکا شکر کرتے وہ تھکتا نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

حازق۔کہاں جارہے ہو۔مہرا سے باہر کی طرف جاتے دیکھ بولی۔

مام ایک ضروری کام ہے۔وہ نرمی سے بولا۔

ایسا کونسا ضروری کام ہے جو تم اپنی نئی نویلی دلہن کے پاس جانے کی بجائے وہاں جارہے ہو۔

وہ سنجیدگی سے بولی۔

حازق لب بھینچ گیا۔

دیکھو حازق میں نہیں جانتی تمنے کیوں ایزل سے نکاح کے لیئے اتنی جلدی مچائی تھی۔تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے لیکن تم اتنا جان لو کہ ایزل شاہ مہر ماہ شاہ کو بہت عزیز ہے۔اس پر آئی زرا سی بھی خراش مجھے میرے وجود پر اتری ہوئی لگتی ہے۔

وعدہ کرو کبھی اسکی آنکھوں میں شکوہ یا نمی نہیں اترنے دوگے۔اگر کبھی ایسا ہوا تو یہ یاد رکھنا کہ ایزل کو تکلیف دے کر تم اپنی ماں کو تکلیف دے رہے ہو۔وہ اسکا سنجیدہ چہرے دیکھ بولی۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے مام جیسا آپ سوچ رہی۔یقین رکھیں اپنے بیٹے پر وہ آپکی تربیت پر کبھی حرف بھی نہیں آنے دے گا۔

Posted On Kitab Nagri

کام بہت امپورٹنٹ تھا اس لیے جانا ضروری تھا بٹ آپ کہہ رہی ہیں تو پہلے اپنی نئی نویلی دلہن سے مل ہی لینا چاہیے۔

ایزل کا زکر کرتے اسکی آنکھوں میں پر اسرار سی چمک آئی تھی۔

مہر نے خفگی سے اسے دیکھا۔

باقی تینوں کو دیکھا ہے وہ اپنی دلہنوں سے ملنے کو کتنے بے تاب تھے اور ایک تم ہو جسے کوئی دلچسپی ہی نہیں۔

میں نا کہتی تو تمنے تو نکل جانا تھا۔وہ نروٹھے پن سے بولی۔

ایسی بات نہیں ہے مام میں ملنا چاہتا تھا بٹ آپ دیکھ تو رہی ہیں کتنے مہمان ہیں ایسے سب کے سامنا ملنا ٹھیک نہیں لگا۔وہ اسکا ماتھا چومتے بولا۔

اچھا چھا بس زیادہ مسکے مت لگاؤ اور جاؤ جو بھی غلط فہمی، شکوہ، شکایت ہو سب دور کر کے انا۔وہ اسے تنبیہ کرتے بولی۔

وہ سر ہلاتا مہر کے بتائے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسنے ناک کرنا ضروری نا سمجھا۔دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوا۔

کمرے میں نیم اندھیرا تھا مدھم سی روشنی تھی۔

شکر ہے مرحو تم آ گئ کب سے ویٹ کر رہی ہوں جلدی سے او میری ہیلپ کرو۔

آئینے کے سامنے کھڑی ایزل اپنی ماتھا پٹی کھولنے کی کوشش کرتے بولی۔وہ حازق کو مرحا سمجھی تھی۔

آواز میں تھکن نمایا تھا۔

حازق کی نظر بے اختیار اسکی پشت پر گئ۔

گھنے چاکلیٹی بال جو اسکی کمر سے تھوڑا نیچے تھے اسکی پوری کمر ڈھانپے ہوئ تھی۔اسکے ہلنے سے بال کبھی اسکی کمر سے ایک سائیڈ جاتے تو کبھی دوسری سائیڈ۔

مرحا کیا کر رہی ہو یار۔وہاں کیوں کھڑی ہو گئ۔۔وہ جھنجھلا کر بولی۔نیم اندھیرے میں اسے مرحا کا گمان ہو رہا تھا۔

حازق نے بے اختیار اسکی طرف قدم بڑھائے۔

یار یہ ڈوریاں کھول دو اتنی کس کے باندھی ہوئ ہیں نا۔وہ ماتھا پٹی ٹیبل پر رکھتے بولی۔

اسکا سر جھکا ہوا تھا اس وجہ سے وہ دیکھ نہیں پائ کے پیچھے کون ہے۔

پاس ہی بیڈ پر اسکا نائیٹ ڈریس رکھا تھا۔شائید وہ چینج کرنے والی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حازق محظوظ ہوتا اسکی کرتی کی ڈوری کھینچ گیا۔ اس سے باقی ڈوریاں بھی ڈھیلی ہوتی گئیں لیکن پوری کھلی نہیں۔

مرحو یار کیا کر رہی ہے ایسے نہیں۔۔ باقی کے الفاظ اسکے منہ میں دب گئے اسے اپنے بہت قریب مخصوص خوشبو محسوس ہوئ جو ابھی تھوڑی دیر پہلے فوٹو شوٹ کے درمیان اسے اپنے گھیرے میں لیے ہوئ تھی۔

اسنے جھٹکے سے پیچھے مڑتے دیکھا تو سامنے حازق کو دیکھ اسکے ہوش اڑے تھے۔

تم۔وہ چیخی تھی۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ تمیز نہیں ہے کسی لڑکی کے کمرے میں آنے کی۔

وہ بناڈوپٹے کے اپنا سراپا دیکھتے خفت سے سرخ پڑی تھی اوپر سے اسکی ڈوریاں بھی کافی ڈھیلی ہو چکی تھیں اسکے زیادہ ہلنے پر وہ بلکل ہی کھل جاتیں۔

کسی اور لڑکی کے نہیں اپنی بیوی کے کمرے میں آیا ہوں بیوی میری ہے تو اجازت کی کیا ضرورت۔وہ اسے جتاتے سرد لہجے میں بولا۔

بیوی نہیں منکوحہ۔وہ بھی جوابا سرد لہجے میں بولی۔

نکاح ہو چکا ہے اس سے زیادہ کسی چیز کی اہمیت نہیں چاہوں تو ابھی تمہیں اپنے کمرے میں لے جاؤں کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ حازق میر کو روک سکے۔وہ تمسخرانہ لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کا چہرہ سرخ پڑا شرم سے نہیں ضبط سے۔

یہاں کیوں آئے ہو۔وہ نامحسوس انداز میں اپنی ڈوریاں باندھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

باہر سب کہہ رہے تھے اپنی نئی نویلی دلہن کو کچھ وقت دے دوں تو سوچا کیوں نا دے ہی دوں۔ وہ صوفے کی طرف بڑھتا اطمنان سے بولا۔

ہنہہ پر مینے تو سنا تھا کہ مجھ سے شادی کے لیئے تم نے پھوپھو اور ماموں کی کافی منتیں تڑلے کیے ہیں۔ سو اس صورت تو تمہیں کسی کے کہیے بغیر ہی بھاگے بھاگے آنا چاہیئے نا۔

وہ چٹکی بجاتے تمسخرانہ انداز میں بولی۔

حازق کا چہرہ سرخ پڑا۔

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو ٹکر کے جواب دینا جانتے تھے۔

تڑلے، منتیں نہیں بس ایک بار کہا تھا اور دیکھو تم آج میرے نام ہو میری ملکیت۔اور رہی بات یہاں آنے کی تو آنا تو مجھے تھا ہی آخر کو تمہاری اکڑ بھی تو توڑنی تھی۔وہ سرد لہجے میں بولا۔

جانے کا کیا لوگے۔وہ سر جھٹکتے بولی۔

حازق سے لڑائی میں وہ بھول گئی کہ اسکی کرتی کی ڈوریاں کھلی ہیں۔میکاپ وہ ریموو کر چکی تھی۔ جیولری بھی وہ آل موسٹ اتار چکی تھی بس اب چوڑیاں رہتی تھیں۔

حازق سرد نظروں سے اسے دیکھتا اسکی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ڈوری۔

جو مجھے چاہئیے وہ دینا تمہارے بس کی بات نہیں۔وہ اسکی جھکتے اسکی کمر میں بازو ڈالتا اسے اپنے طرف کھینچتا سرد لہجے میں پھنکارا۔

ایزل کے وجود میں سپارک سا ہوا تھا۔

حازق کی گرم سانسیں اسکے اپنے چہرے پر پڑتی محسوس ہوئی۔

اسنے ہیزل آنکھیں پھیلاتے حازق کی بھوری آنکھوں میں جھانکا۔

حازق اسکے آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے پر محظوظ ہوا۔

اسکے کھلے بالوں میں ہاتھ ڈالتے اسنے اچانک اپنے ہاتھوں میں سخت گرفت میں لیا۔

ایزل کی سسکی بے ساختہ تھی۔

کس سے پوچھ کر تمنے اپنا حلیہ ٹھیک کیا۔کس سے پوچھ کر چینج کرنے والی تھی۔تم پہلے سے ہی بتایا گیا تھا کہ میں تم سے ملنے آنے والا ہوں۔یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی تھی ہاں۔وہ اسکے بالوں کو مٹھی میں دبوچتا سرد لہجے میں غرایا تھا۔

اتنے قریب سے اسکی غراہٹ سنتے ایزل کا دل کانپا تھا۔بالوں پر سخت گرفت سے اسکی آنکھوں میں پانی بھر گیا۔

جنگلی انسان چھوڑو۔وہ اپنے بالوں کی جڑوں میں اٹھتی ٹھیسوں سے بامشکل بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق اسکے چہرے پر درد کے آثار دیکھتا بے ساختہ گرفت نرم کر گیا۔ اسکے نظریں ایزل کے کپکپاتے لبوں پر گئیں۔

ایزل اسکی نرم گرفت پر آنکھیں مینچتے اپنے بال سہلانے لگی۔

دو آنسو ٹوٹ کر اسکی آنکھوں سے بہے تھے۔

شادی کی ہے اسکا مطلب یہ نہیں جنگلی بن کے اپنا اصلی روپ دکھاو۔ ٹھیک کہتا ہے ویر انسان نہیں جانور ہو تم۔

وہ درد کی شدت سے چلائی تھی۔

جبکہ حازق جو اسکے آنسو دیکھتا نرم پڑا تھا اسکے منہ سے ویر کا نام سنتے اسکے وجود میں چنگاریاں سی بھری تھیں۔

وہ اچانک اسکا چہرہ اونچا کرتا اسکے لبوں پر جھک گیا۔

ایزل کی آنکھیں ضرورت سے زیادہ ابل پڑیں۔

اسے لگ رہا تھا جیسے اسکے لبوں پر کسی نے جلتا انگارہ رکھ دیا۔ وہ اسکی کمر پر گرفت مضبوط کرتا اسے خود میں بھینچتا جا رہا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اسکے بالوں کی جڑوں کو سہلا رہا تھا۔

ایزل نے پیچھے ہونے کی کوشش کی لیکن وہ ہل بھی نہیں پائی۔ سہارے کے لیئے وہ اسکا کرتا مٹھیوں میں دبوچ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی دھڑکنیں حازق کو اپنے سینے پر باخوبی محسوس ہو رہی تھیں۔

اسکی آنکھوں میں پل میں خمار اترا تھا۔

سرخ چہرے سے اسنے ہیزل آنکھیں اسکے چہرے پر ٹکائیں لیکن وہ آنکھیں موندیں شدت سے اسکے لبوں پر جھکا ہوا تھا۔

وہ بڑی فرصت سے اسکے لبوں کی نازکی محسوس کر رہا تھا۔جبکہ ایزل کی سانسیں اٹکنیں لگی اسے لگ رہا تھا آج یہ کھڑوس مان اسکی سانس بند کر دے گا۔وہ شدت سے مچلی۔

حازق اسکے نچلے لب پر دانت گاڑھتا پیچھے ہوا تھا۔

وہ نڈھال سی اسکے سینے پر گری۔دونوں کی سانسیں بے ترتیب تھیں جبکہ ایزل کو سانس ٹوٹ کر آرہی تھی۔سانس کچھ بحال ہوا تو اسنے نامحسوس انداز میں اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے اسکی ڈھڑکن محسوس کی جو نارمل انداز میں تھی۔

کیا اسے ایزل کی قربت سے کوئی فرق نہیں پڑا۔وہ سوچ کر رہ گئی۔

حازق نے اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا۔

مینے تمسے پہلے بھی کہا تھا آج آخری بار کہہ رہا ہوں آئیندہ اگر تمہارے لبوں پر کسی اور مرد کا نام بھی آیا تو تمہاری نازکی یا ٹوٹتی سانسوں کی بھی پرواہ نہیں کروں گا۔وہ اسکی کمر پر انگلیاں گاڑھتا سرد لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے غصے سے اسے دیکھا اگلے ہی پل وہ زرا سا اوپر ہوتے اسکے نچلے لب پر دانت گاڑھ گئ۔

لبوں سے ہوتے وہ اسکی گردن پر جھکتی جگہ جگہ اپنے دانتے گاڑھنے لگی۔

وہ اسکے بال سہلاتے جیسے اسکی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔اسکی نظر آئینے میں ایزل کی پشت پر گئ۔

ڈوریاں جو ڈھیلی ہوئ تھیں ان میں سے دو کھل چکی تھیں جبکہ دو اٹکی ہوئ تھیں۔

تبھی ایزل اپنا غصہ اسکی گردن پر اتارتی سیدھی ہوئ۔

اور فاتح نظروں سے اسے دیکھا۔جیسے اسنے بہت بڑا کام کیا ہو۔

اب میری باری۔اسکے گلابی لبوں کو دیکھتا وہ دبی مسکراہٹ سے بولا۔

ایزل نے فق ہوتے چہرے سے اسے دیکھا اسنے کافی بے دردی سے اسکی گردن پر دانت گاڑھے تھے

کیا وہ بھی ایسے ہی۔سوچتے اسنے لبوں پر زبان پھیری۔

تبھی وہ اسکا چہرہ تھوڑی سے تھام کر اونچا کرتا اسکے لبوں پر جھک گیا۔

کمر سے اونچا کرتے اسنے ایزل کو اپنے پاؤں پر کھڑا کیا تھا۔

ایزل گرنے کے ڈر سے اسکی گردن میں بانہیں ڈال گئ۔

حازق متبسم ہوتا اسکے لبوں پر شدت بڑھا گیا وہ زرا سی مزاحمت کرتی تو وہ شدت بڑھا دیتا۔ایزل نے

غصے سے جوابی کارروائی کرتے اسکے نچلے لب کو بری طرح سے اپنے ہونٹوں سے دبایا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کی آنکھوں میں اترا خمار گہرا ہوا تھا۔وہ اسکی سانسیں پھولنے پر اسکے لب آزاد کرتا اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اسکی گردن پر جھک گیا۔

ہاتھ اسکے وجود کی گہرائی میں اترنے لگے۔

ایزل حلق تر کرتی دھک دھک کرتے دل سے اسمیں سمٹ گئ۔

وہ اسکی سفید گردن پر اپنی مونچھیں رگڑتے اسے پھڑ پھڑانے پر مجبور کر گیا۔

م۔میر۔اسنے تیز ہوتی سانسوں سے پکارا تھا۔

شش۔نام مت لو میرا۔وہ خمار الودہ لہجے میں کہتے اسے ڈپٹتا اسکی شہ رگ کو ہونٹوں میں دبا گیا۔

ایزل کا وجود کانپ اٹھا۔اسکا روم روم پسینے سے تر ہوا تھا۔حازق اسکی گردن کو اپنے لبوں سے گیلا کرتے اپنی شدتوں سے سرخ کرنے لگا۔

ایزل کا رنگ سرخ قندھاری ہوا تھا وہ اسکے سینے میں سمٹ رہی تھی۔

حازق اسکی شہ رگ پر لب رکھتا اچانک وہاں اپنے دانت گاڑھ گیا۔ایزل سسکی تھی۔اسکے حصار میں تڑپی لیکن وہ اسے آزاد کرنے پر راضی نہیں تھا۔

کیا ہوا بولتی بند ہو گئ۔۔۔؟اسکے کانپتے وجود کو دیکھتے وہ اسکی دھڑکنوں کے مقام پر انگلیاں چلاتا مخمور لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل شرم و حیا سے سرخ پڑتی کانپ رہی تھی۔اسے حازق جیسے سرد انسان سے اتنی بے باکی کی توقع ہرگز نہیں تھی۔

وہ لرزتی پلکیں جھکائے گہری سانسیں بھرتی اسکی گردن میں چہرہ چھپا گئ۔

حازق نے خمار آلودہ نظروں سے آئینے میں نظر آتی اسکی شفاف پشت کو دیکھا تھا۔دو ڈوریاں جو اٹکی ہوئ تھیں اسنے ہاتھ بڑھاتے انہیں کھینچتے کھول دیا۔

ایزل سٹپٹائ۔لیکن وہ اسکا رخ موڑتا اسکی پشت سینے سے لگاتا جھک کر اسکی پچھلی گردن کو اپنے لبوں سے چھونے لگا۔

اسکی مونچھوں کی چبھن اور سلگھتی سانسوں سے ایزل کی جان پر بن ائ۔کمرے میں اسکی تیز سانسیں گونج رہی تھی۔

اسنے پورا زور لگاتے جھٹکے سے حازق کو خود سے دور کیا۔

حازق اسکے وجود کی مہک میں مدہوش تھا لیکن وہ اتنا بھی بے خبر نہیں تھا۔

اسکے جھٹکے پر وہ بس زرا سا ہلا۔

الٹا ایزل کی کرتی اسکے کندھوں سے ڈھلکتی چلی گئ۔

اسنے بوکھلاتے کانپتے ہاتھوں سے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے نیچے گرنے سے روکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کی آنکھوں میں پھیلتا خمار اسکی جان لبوں پر لے ایا۔وہ انچ دیتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ایزل اسکی نظروں سے پگھلنے لگی۔

اسکی کمر کو ہاتھ سے سہلاتے وہ خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ایزل کانوں کی لوں تک سرخ پڑی کانپتے وجود سے اسکے حصار میں تھی۔مدھم روشنی میں اسکا وجود چاندی کی مانند چمک رہا تھا۔وہ پل میں اسکی حالت بگاڑ چکا تھا۔

وہ اسکی نظروں سے سمٹ گئ۔

حازق اسے دیکھتا اپنے بازوں میں اٹھا گیا۔

میر۔ایزل نے خوف سے اسے دیکھا۔

وہ اسے لیے بیڈ کی طرف بڑھا۔

حازق نے اسے بیڈ پر اتارنا چاہا لیکن وہ اسکی گردن میں سختی سے بازو ڈالتی نفی میں سر ہلا گئ۔

حازق اسکی پتلی حالت دیکھتا اپنا قہقہ ضبط کرنے لگا۔

میری بانہیں بہت زیادہ پسند آگئ ہیں تمہیں۔وہ زبردستی اسے بیڈ پر ڈالتا گھمبیر تا سے بولا۔

ایزل نے اسکے گلے سے بازو نہیں نکالے۔وہ اسے گھورنے لگی۔

مجھے نہیں اترنا بیڈ پہ۔وہ روہانسے ہوتے بولی۔

وہ اسکے کھینچنے پر اسکے اوپر آگرا تھا ایزل کا نازک وجود اسکے وجود تلے دب گیا۔

Posted On Kitab Nagri

قہقہ ضبط کرنے کے چکر میں حازق کا چہرہ سرخ پڑا۔

فکر مت کرو جیسا سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہیں کروں گا۔ ابھی اس کے لیئے وقت ہے اتنے سے لمحوں کی مار تھوڑی ہو تم۔ وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا اسکے کان کی لو کو دانتوں تلے دبا گیا۔

ایزل کانپتے اسکی گردن سے بازو نکال گئ لیکن حازق اسکے بازو پر اپنے ہاتھ رکھتا اسے روک گیا۔

ایزل نے اسے دیکھا دونوں کی نظریں ملیں۔

ایک کی آنکھوں میں خمار تھا جبکہ دوسرے کی آنکھیں میں شرم وحیا اور خوف تھا۔

حازق نے جھک کر اسکی سہمی ہوئی آنکھیں چومیں۔ آنکھوں سے ہوتے وہ اسکے رخسار کو لبوں سے چھوتا اسکے ہونٹ کے نیچے بنے تل تک ایا۔

اسنے ایک نظر گہری سانسیں بھرتی ایزل کو دیکھا اور پھر اسکے تل پر جھکا نرمی سے چھونے کی بجائے وہ اسکو ہونٹوں میں بھر گیا۔۔

ایزل نے تڑپ کر اسے دیکھا وہ اسکے تل کو چھوڑتا اسکے نچلے لب کو سک کرنے لگا۔

وہ مزاحمت کرتے تھک گئ تھی۔ اسے پیچھے کرنے کی ہمت بھی نہیں بچی۔ آنکھیں موندتے وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

اسکا یہ ایکٹ حازق کو مزید بے خود کر گیا۔ وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اٹھاتے کروٹ بدل گیا۔

اس سے ایزل اسکے اوپر آ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

حازق۔اپنے لب آزاد ہوتے دیکھ اسنے اسے پکارا جواب اسکے گردن میں چہرہ چھپائے گردن سے نیچے کی حدود سر کر رہا تھا۔جبکہ ہاتھ اسکی کرتی سے الجھ رہے تھے۔

ایزل کا دل کانوں میں دھڑکنے لگا وہ شدت سے اس سے لپٹ گئ۔

میر نو۔۔اسے اپنی کرتی اتارتے دیکھ وہ کانپتے لہجے میں بولی۔

حازق نے سائیڈ لیمپ اوف کرتے کمرے میں چلتی مدھم روشنی بجھادی۔

ایزل کا دل سکڑ کے پھیلا۔اسنے دور ہونے کی کوشش کی لیکن نہیں ہو پائ بے بسی سے اسکے حازق کی گردن میں دانت گاڑھ دیئے جو پہلے ہی اسکی شدت سے جامنی ہو رہی تھی۔

حازق اسے یونہی لیے جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔اسے اپنی گود میں بٹھاتے اسنے نرمی سے ایزل کے وجود سے کرتی اتارتے پاس پڑی اسکی نائیٹ شرٹ پہنائ۔

ایزل جو اسے کچھ کہنے والی تھی خاموش ہو گئ۔

حازق اسے چینج کرواتے بیڈ پہ ڈال گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پہلی بار تھا اس لیے اتنے میں چھوڑ رہا ہوں کہیں تمہاری بکھرتی سانسیں ٹوٹ ہی نا جائیں۔اگلی بار زبان چلانے سے پہلے یہ سب یاد کر لینا۔وہ اسکے اوپر لب کو اپنے ہونٹوں سے سک کرتے سرگوشی میں بولتا اسکے ہوش اڑا گیا۔

وہ کچھ دیر اسکے کانپتے وجود کو دیکھتا رہا پھر اسکے ماتھے پر لب رکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل آنکھیں موندیں پڑی رہی۔کچھ ہی دیر میں اسے احساس ہوا کہ وہ جاچکا ہے وہ یونہی کروٹ بدلتی اپنی دھڑکنیں نارمل کرنے لگی۔اسکا لمس اسے اپنے روم روم میں اترتا محسوس ہو رہا تھا۔وجود ابھی بھی اسکی شدتوں سے کانپ رہا تھا۔

وہ تو اسے بہت سرد،روڈ اور ان رومینٹیک انسان سمجھتی تھی لیکن آج وہ اچھے سے جان گئ تھی کہ وہ صرف اوپر سے ہی سرد مہری کا خول چڑھائے رکھتا ہے۔

بدتمیز،بے شرم،اکڑو،کھڑوس مان،وہ اسے گالیوں سے نوازتے بڑبڑاتے نیند گہری وادیوں میں اتر گئ۔۔

اسکی سفید گردن پر حازق کی شدتوں کے نشان واضح تھے۔

💞💞💞

بہارے سر جھکائے سیڑھیوں پہ بیٹھی تھی جب وہاں سے گزرتے ارحم کی نظر اس پر پڑی۔

بہارے۔۔اسنے چونک کر اسے پکارا۔

بہارے نے نظریں اٹھاتے اسے دیکھا پھر واپس چہرہ ہاتھوں میں گرا لیا۔

کیا ہوا پٹھانی گرل۔وہ اسکے قریب بیٹھتا حیرت سے اسے دیکھتا بولا۔

وہ تو پورے فنکشن میں چہک رہی تھی اب کیا ہوا۔

بہارے کوئ پرابلم ہے کیا۔ارحم نے سنجیدگی سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

بہارے کی آنکھوں میں نمی تیر گئ۔

کیا آپ میری ہیلپ کریں گے۔ آنکھیں رگڑتے پوچھا۔

اسکی سیاہ آنکھوں میں ہلکا سا گلابی پن چھایا تھا جو اسے اور خوبصورت بنا رہا تھا۔

ارحم ایک پل کو اسے دیکھتا مبہوت ہوا تھا۔

بولیں میری ہیلپ کریں گے۔ بھیگے لہجے میں پوچھا۔

ہاں کیوں نہیں۔ ارحم نظریں چراتے بولا۔

کیا ہوا کسی نے کچھ کہا ہے۔ نرمی سے پوچھا۔

میں ناوہاں پہ پکس بنا رہی تھی بٹ وہاں پہ کچھ لڑکے کھڑے تھے ان میں سے ایک نے میری پکچرز بنائ ہیں اور اب ڈیل بھی نہیں کر رہا۔ وہ روتے ہوئے بولی۔

ارحم نے چونک کر اسے دیکھا۔

کس نے بنای ہیں تمہاری پکچرز۔ ماتھے پر بل ڈالے وہ کھڑا ہوا۔

وہ وہاں پہ۔ بھیگے رخسار رگڑتے اشارہ کیا۔

چلو میرے ساتھ۔ اسکا ہاتھ تھامتے وہ اسکی بتائ جگہ کی طرف بڑھا۔

کون تھا ان میں سے۔ وہاں کھڑے لڑکوں کے گروپ کو دیکھتے پوچھا۔ وہ اسکے اور زیان کے فرینڈز تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بلیک ڈریس میں۔۔ایک لڑکے کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

یہیں رکو میں آتا ہوں اور ہاں اب رونا نہیں۔ سختی سی تنبیہہ کرتے وہ ان لڑکوں کی طرف بڑھا۔

اوارحم۔کہاں بزی ہو گئے ہمیں بلا کے خود حسیناؤں کے ساتھ ہمم۔۔وہی لڑکا ارحم کے پیچھے بہارے کو دیکھ معنی خیز سے بولا۔

ارحم نے لب بھینچے۔

وہ لوگ کافی الگ تھلگ کونگ میں بیٹھے تھے مشکل ہی تھا کہ کوئ انہیں یہاں سے دیکھ سکتا۔

تو نے کچھ دیر پہلے ایک لڑکی کی پکچرز لی ہیں۔وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

ہاتھوں کی مٹھیاں بری طرح سے بھینچی ہوئ تھیں۔

وہ اس وقت کوئ تماشہ نہیں کرنا چاہتا تھا ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ اسکا حلیہ بگاڑ دے۔

نہیں تو کس کی بات کر رہا ہے۔وہ صاف مکر گیا۔

ارحم نے ایک نظر بہارے پر ڈالی جو بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلانے لگی۔

فون دے۔۔اسنے جس قدر سنجیدگی سے کیا تھا۔

وہ لڑکا جسکا نام کامران تھا گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

مینے کہا نا مینے کسی کی پکچرز نہیں بنائ۔وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتا بولا۔

نہیں بنائ نا تو لا فون۔ارحم نے جھپٹ کر اسکے ہاتھ سے فون کھینچا۔

Posted On Kitab Nagri

کامران تھوک نگلتے اسے دیکھنے لگا۔

اسکے فون میں ایک کے بعد ایک بہارے کی تقریبا دس پکچرز جو کہ واہیتا طریقے سے کھینچی گئ تھی دیکھتے اسکا پارہ ہائی ہوا۔

پوری گیلری اڑاتے اسنے فون سامنے دیوار پر دے مارا۔

بہارے ڈر کے اچھلی۔

تیری ہمت کیسے ہوئ۔وہ کامران کے منہ پر مکہ مارتا چیخا۔

بہارے کانپتے منہ پر ہاتھ رکھ گئ۔

کہاں دیکھا تھا اسنے ایسا کچھ۔

ہرام۔زادے میرے گھر کی عزت پر نظر رکھتا ہے۔وہ کسی چیل کی طرح اس پر جھپٹا تھا۔

اسکے دوستوں نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی لیکن وہ کسی کے قابو نہیں آرہا تھا۔

اسکے کسی دوست نے براق اور زیان کو کال کر دی۔

وہ لوگ فوراً سے پہلے وہاں پہنچے تھے۔

ارحم اکیلا ہی اسکا حشر بگاڑ چکا تھا۔ان دونوں نے بامشکل ارحم کو اس سے الگ کیا۔

ارحم کیا کر رہا ہے پاگل ہو گیا ہے۔زیان اسکے بازو سے کھینچتا چیخا تھا۔

ہاں پاگل ہو گیا ہوں۔اگر کوئ میرے گھر کی عزت پر نظر رکھے گا تو میں پاگل ہی ہو نگا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کامران کے پیٹ میں ٹانگ مارتا دھاڑا تھا۔۔

تبھی بہارے کی چیخ پر وہ تینوں متوجہ ہوئے۔وہ منہ پر ہاتھ رکھے تھر تھر کانپ رہی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ گرتی دانین نے اسے تھام لیا۔

ایک سخت نظر ان تینوں پر ڈالتے وہ اسے وہاں سے لے گئ۔

ارحم نے براق اور زیان کو ساری بات بتائی تو ان دونوں کو بھی بہت غصہ آیا تھا لیکن اس لڑکے کا حشر ارحم پہلے ہی کافی برا کر چکا تھا۔اسلیے وہ لوگ خاموش ہو گئے۔

انکے دوست اس لڑکے کو لے گئے تھے۔

💞💞💞

ماماوہ مہر کی گود میں بیٹھی کھانا کھا رہی تھی جب اچانک کچھ یاد آنے پر اسے پکارا۔

جی بیٹا۔اسکے منہ میں نوالہ ڈالتے کہا۔

انوشے اس وقت چھوٹی سی پٹھانی فراق میں ملبوس تھی۔سر پہ پٹھانی رومال باندھ رکھا تھا جسکے نیچے ماتھے پر موتیوں کی لڑیا لگی ہوئ تھیں۔جو اسکے ماتھے پر بکھری اسے دل کش بنا رہی تھی۔

اس چھوٹی سی پٹھانی فراق میں وہ چھوٹی سی پٹھانی گڑیا لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نکاح کے وقت تک سو چکی تھی اب دوبارہ اٹھی تھی۔

ابراہیم مجھے ہیٹ کیوں کرتا ہے۔ آنکھوں میں اداسی لیے پوچھا۔

مہر نے تڑپ کر اسے دیکھا۔

نہیں میری جان وہ آپکو کیوں ہیٹ کرے گا۔ اسکا سر چومتے کہا۔

ہماری گڑیا ہے ہی اتنی پیاری ہے اسے کوئی ہیٹ کیسے کر سکتا ہے۔ مرحا کی آواز پر وہ دونوں چونکی۔

ماما مجھے اسے اپنی فرینڈز سے ملوانا ہے۔ کیا میں لے جاوں۔

وہ اسے مہر کی گود سے اٹھاتی اسکا گال چومتے بولی۔

انوشے نے اپنا گال رگڑتے اسے گھورا۔۔

اومیلہ پالا سا بچہ۔۔ مرحا اسکی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں چومتے کھکھلائی۔۔

ہاں لے جاؤ۔۔ مہر ان دونوں کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے بولی۔

مرحار کو ایک منٹ۔ مہر کی نظر اسکے ماتھے پر پڑی۔

یہ کیا ہوا۔ اسکے ماتھے پر چھوٹی سی بینڈ یج دیکھتے فکر مندی سے پوچھا۔

کچھ نہیں ماما وہ بندیا کے موتی چبھ گئے تھے۔ وہ تھوڑے تیکھے تھے تو خراشیں پڑ گئیں۔ بندیا ٹھیک کرتے کہا۔ ساحل نے اسے ائینٹمینٹ لگاتے چھوٹی سی بینڈ یج لگا دی کیونکہ اسنے دوبارہ سے ٹیکہ لگانا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیسے لگا یہ اور تمنے دوبارہ کیوں لگالیا۔وہ تفتیش سے اسکا ماتھا دیکھنے لگی۔

او ہو ماما پریشان مت ہوں میں بلکل ٹھیک ہوں۔زارا سی خراش ہی تو ہے۔وہ اسکا پریشان چہرہ دیکھ مسکراتے ہوئے بولی۔

ہاں زرا سی خراش ہے اپنے باپ بھائیوں کا پتہ نہیں ہے تمہیں بعد میں انہیں پتا چلانا تو گھر سر پہ اٹھالینا ہے پھر خود ہی جواب دے دینا۔مرتسم ،حازق اور میثم کا زکر کرتے اسے ڈرایا۔

اچھا نا پریشان مت ہوں کچھ نہیں ہوا ابھی مجھے جانے دیں۔

وہ اسکے سر پہ بوسہ دیتے جلدی سے بھاگ گئ۔

مہر نے پر سوچ نظروں سے اسے دیکھا۔

پھر سر جھٹک کر مہمانوں کی طرف متوجہ ہو گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

یہ کیوٹی پائ کون ہے۔ساحل مرحا کی گود میں انوشے کو دیکھ بولا۔

یہ میری ڈول ہے۔نوشے ڈول۔مرحا اسکا گال چومتے بولی جو ٹکر ٹکر ساحل کو دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بہت پیاری ہے ماشاءاللہ۔۔ساحل نے ہاتھ بڑھاتے انوشہ کو اس سے لے لیا۔

کہاں سے ملی تمہیں اتنی پیاری فیری۔وہ اسکا ماتھا چومتے بولا۔

انوشے نے اپنا ماتھا رگڑتے اسے گھورا۔

ساحل نے حیرت سے اسے دیکھا جبکہ مرحا کا قہقہ گونجا تھا۔

کتنے ہی لوگوں نے مڑ مڑ کے اس گلابی گڑیا کو دیکھا جو لوگوں مسمرائیز کر دیتی تھی۔

چاکلیٹ۔۔ساحل نے پاکیٹ سے چاکلیٹ نکالتے اسکے سامنے کی۔

انوشے کا مسکراتا چہرہ اداس ہو گیا۔

نفی میں سر ہلاتے اسنے مرحا کی طرف بانہیں پھیلائیں جسنے ہاتھ بڑھاتے اسے تھام لیا۔

وہ مرحا کی گردن میں چہرہ چھپا گئ۔

کیا ہوا۔۔ساحل اسکے ریکشن پر حیران ہوا تھا۔

انو کو ڈائبٹیز ہے۔۔مرحا نے اداس چہرے سے کہا۔

ساحل نے بے یقینی اسے دیکھا۔

اتنی چھوٹی سی بچی کو ڈائبٹیز۔یقین کرنا مشکل تھا۔

اچھا کوئ بات نہیں ہم انو کے لیئے شوگر فری چاکلیٹ کے آئیں گے پہلے انو ہماری فرینڈ تو بن جائے۔وہ خود کو نارمل کرتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

انوشے نے سر اٹھاتے اسے دیکھا پھر مرحا کو جسنے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اوکے انو آپکو فرینڈ بن جائے گی بٹ پھر آپ پرامس کرو آپ مجھے ابراہیم سے پروٹیکٹ کروگے جیسے حازق بھائی اور مرحا آپی کرتے۔وہ معصومیت سے ہاتھ پھیلاتے بولی۔

ساحل نے چونک کر اسے دیکھا۔اوکے ۔۔اسکے ننھے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے کہا۔

انوشے مسکرادی۔۔اسنے ساحل کو آگے ہونے کا اشارہ کیا۔

ساحل اسکے قریب جھکا۔

یو آر سو ہینڈسم۔۔وہ اسکے گال پر بوسہ دیتے سرگوشی میں بولی۔

ساحل ہس پڑا۔۔مرحا نے خفگی سے اسے دیکھا۔

You are more beautiful then him..

ہے نا ساحل بھائی۔

جلدی سے مرحا کے گال پر بوسہ دیتے ساحل سے بھی تائید مانگی۔

ساحل نے ایک نظر مرحا کے کھلکھلاتے چہرے پر ڈالی۔لبوں پر خود بخود مسکراہٹ دوڑ گئی۔

یس۔۔مبہم سا کہا۔

جبکہ مرحا اس سے انجان انوشے کی کسی بات پر اسے کچھ بتا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

چلو اب باقی باتیں کل میڈیسن کا ٹائم ہو گیا ہے نا۔۔وہ ساحل کو بائے کہتی انوشہ کو لیے اندر کی طرف بڑھ گئ۔

ساحل لوگ زین کی طرف رکے ہوئے تھے۔

💞💞💞

پانی پیو۔دانین نے اسے چیئر پر بٹھایا۔

مامی ایم سوری میری غلطی نہیں تھی مجھے نہیں پتہ تھا یہ سب ہو جائے گا۔

وہ ہچکیوں سے روتے بولی۔

اسکے کانپتے وجود سے لگ رہا تھا کہ وہ کافی زیادہ ڈر گئ ہے۔

ارے نہیں گڑیا آپکی وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔

اور اتنا کیوں ڈر رہی ہو میری جان اس لڑکے نے غلط کیا تو ارحم نے اسکو بس اسکی سزا دی ہے نا۔

اب بس بلکل چپ رونا نہیں۔

بی بریو پٹھانی گرل۔۔جیسے تیسے دانین نے اسے سمجھاتے چپ کروایا تھا۔

اور اسے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ اس بات کا زکر کسی سے نا کرے۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔۔ نہیں۔۔ نہیں فرینڈ نہیں جائے گا۔اب تو یہ میرا اپکا والا فرینڈ ہو گیا ہے نا اب یہ کیوں جائے گا۔۔ آہان شاہ نے جب سب کو چلنے کا کہا تب سے نور العین نے رولا ڈالا ہوا تھا کہ براق بھی انکے ساتھ جائے گا۔

نور گڑیا براق اپکا فرینڈ ہے بٹ اسکی بھی تو فیملی ہے نا اسے اپنی فیملی کے ساتھ بھی تو رہنا ہے نا میری جان۔ داؤد سے نے اسے پچکارا۔

نو ماما نے کہا تھا جب یہ میرا اپکا والا فرینڈ ہو جائے گا تو نور براق کے لیئے سب سے امپورٹنٹ ہو جائے گی۔ وہ زارا کی بات یاد کرتے معصومیت سے بولی۔

براق خاموش کھڑا تھا۔

او کے نور آپکو فرینڈ کے ساتھ رہنا ہے تو پھر آپکو فرینڈ کے گھر جانا پڑے گا۔زین کچھ سوچ کر بولا۔

نور العین کچھ دیر کے لیئے چپ ہوئی۔

او کے بٹ فرینڈ مجھے ماما، بابا سے ملوانے لے کر آئے گا نا۔وہ مان گئی۔

زین بھائی آپ کیا کہہ رہے ہیں۔زارا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

میں جانتا ہوں ابھی یہ وقت نہیں ہے اور نا ہی ہم نور کی رخصتی کا کہہ رہے ہیں بٹ آپ دیکھ رہے تو رہے ہیں نور العین کتنی ضد کر رہی ہے اور ہم سب جانتے ہیں وہ نہیں مانے گی اس لیے مجھے یہی بہتر لگ رہا ہے۔

آپ پلیز بھروسہ رکھئے ہم پر بہو نہیں بیٹی سمجھ کر لے جا رہے ہیں۔

ایک بار نور ٹھیک ہو جائے پھر دھوم دھام سے اسے رخصت کروا کر لے جائیں گے۔زین کی بات پر سب متفق ہوئے تھے۔

لیکن آپ جانتے ہیں نور کی حالت ایسے میں اسکا براق کے ساتھ رہنا۔۔زارا کچھ کہتی جھجک گئ۔

میں سمجھ رہی ہوں تم کیا کہنا چاہتی ہو لیکن بھروسہ رکھو میرا بیٹا اتنے کچے نفس کا بھی نہیں ہے کہ خود پر قابو نا رکھ سکے اگر آپ کو ٹھیک نہیں لگ رہا تو رہنے دیتے ہیں۔

دانین کو کسی چیز کا لحاظ رکھنا ہی کہاں آتا تھا۔وہ سب کے سامنے بولتے سب کے چہرے سرخ کر گئ تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایسی بات نہیں ہے زارا کا وہ مطلب نہیں تھا۔نور اگر راضی ہے تو کوئی مسلہ نہیں۔

آہان شاہ سنجیدگی سے بولے۔

تو پھر چلیں۔براق نے کہا تو سب نے اسے گھورا۔

وہ کب سے خاموش کھڑا تھا جانتا تھا نور اپنی بات منوا کر ہی رہے گی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن کوئی بھی یہ نہیں جانتا تھا کہ نور کے دماغ میں یہ بھی بات ہی براق نے ڈالی ہے۔اس لیے تو اب معصومیت کی تصویر بنا کھڑا تھا۔

نور تھک گئی ہے نا تو بس اس لیے کہ رہا تھا۔وہ سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے منمنایا۔

اجازت دیں ماما۔زین روحاما نے ملنے لگا تو باقی سب سے اللہ حافظ کہتے باہر کی طرف بڑھے تھے۔

غازی لوگ بھی جا چکے تھے۔جبکہ ایزل یہیں سو چکی تھی۔

سب کے جانے کے بعد وہ لوگ بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھے تھے۔

لائیٹس اوف ہوتے ہی ایک سایہ ایزل کے کمرے کی طرف بڑھا جہاں وہ سو رہی تھی۔

دروازہ کھولتے وہ اطمنان سے اسکے کمرے میں داخل ہوا۔

سارے دن کی تھکی ایزل گہری نیند میں سو رہی تھی۔

حازق نے اس پر سے کمفرٹ ہٹاتے جھک کر اسے اٹھالیا۔

انہوں۔۔وہ نیند میں کسمسائی۔

حازق نے اسے یونہی تھپکا تو وہ اسکے گلے میں بازو ڈالتی چہرہ سکی گردن میں چھپا گئی۔

حازق نے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

وہ اسے اٹھائے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

پاؤں کی ٹھوکر سے دروازہ کھولتے وہ اندر ایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

احتیاط سے ایزل کو بیڈ پر ڈالتے اسنے پیچھے مڑتے دروازہ لوک کیا۔

ایک نظر اسکے بے سود وجود کو دیکھتے وہ باتھ لینے چلا گیا۔

پندرہ منٹ بعد وہ واپس آیا تو ڈھیلے سے ٹراوزر میں ملبوس تھا۔ جبکہ بال گیلے تھے جنسے پانی کی بوندیں اسکے سینے پر ٹپک رہی تھی۔

بال ڈرائے کرتے اسنے کمرے میں جلتی مدھم لائیٹس بھی اوف کر دیں اور خود بیڈ کی طرف بڑھا۔

ایزل کے قریب لیٹتے اسنے ہاتھ بڑھاتے اسے اپنی طرف کھینچا وہ سیدھا اسکے شرٹ لیس سینے پر آگری۔۔

اسکے گرد بازو باندھتے وہ آنکھیں موند گیا۔

دونوں مان نہیں رہے تھے لیکن دونوں کے دل ہی ایک دوسرے کے ہو کر مطمئن تھے۔ جیسے بنے ہی ایک دوسرے کے لیئے ہوں۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

باہر سے آتی چڑیوں کی چہچہاہٹ کی آواز پر اسنے کسمسا کر آنکھیں کھولیں۔

روز کی طرح انگڑائی لیتے اپنی وجود کی تھکان اتارنی چاہی۔

لیکن آج وہ ہل بھی نہیں پائی۔ خود کو کسی کی چٹانی گرفت میں محسوس کرتے وہ بوکھلائی۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں ابھی تک اندھیرا تھا۔جبکہ کھڑکی کی طرف سے پرندوں کی اچھی خاصی آواز سے پتہ چل رہا تھا کہ صبح ہو چکی ہے۔

جبکہ اندر کمرے کا ماحول خوابناک تھا۔اسنے چہرہ اوپر کرتے دیکھا تو دل دھک سے رہ گیا۔

حازق میر کا چہرہ دیکھ اسکے چودہ طبقے روشن ہوئے تھے۔وہ اسکے گرد سختی سے حصار باندھے ہوئے تھا۔جبکہ ایزل خود پوری طرح اس کے اوپر تھی۔

وہ یہاں کیسے آئی اور اوپر سے خود کو اس طرح حازق کے شرٹ لیس سینے پر سوچتے اسکے پسینے چھوٹے۔

وہ سرخ پڑتے جلدی سے پیچھے ہوئی لیکن ہو نا پائی۔حازق کی چٹانی گرفت میں اس کے لیئے ہلنا بھی مشکل تھا۔

اسنے بے بسی اور غصے سے اسے دیکھا۔

انہوں سو جاو۔اسکے مسلسل مزاحمت کرنے پر غصے سے بولتا وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا کروٹ بدلتا اسکے بالوں میں چہرہ چھپا گیا۔

ایزل کا دل کانوں میں دھڑکنے لگا۔

م۔میر۔کپکپاتے لبوں سے اسے پکارا۔

میر۔۔اسکے بازو کھولنے کی کوشش کرتے اونچی آواز میں پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کی گرفت زارا سی ڈھیلی پڑی لیکن کھلی نہیں۔وہ زبردستی اسکے حصار میں گھوم کر اسکی طرف کروٹ لے گئ۔

میر بازو کھولو مجھے باہر جانا ہے۔وہ سختی سے بولی۔

حازق نے مندی آنکھیں کھولتے اسے گھورا۔

ایزل اسکے بھوری آنکھوں میں نیند کا خمار اور سرخی چھائ دیکھ ایک پل کو مبہوت ہوئ تھی۔

لیکن اگلے ہی پل وہ نظریں چرا گئ۔

ہاتھ ہٹاؤ مجھے باہر جانا ہے۔وہ نظریں چراتے بولی۔

اسکا سرخ چہرہ دیکھا حازق نے بازو کو جھٹکا دیا جس سے ان میں رہا سہا فاصلہ بھی ختم ہو گیا۔وہ اسکی سانسوں کے قریب تر ہو گئ۔۔

میر۔حلق تر کرتے سہم کر اسے پکارا۔

حازق اسکی سہمی آنکھیں دیکھتا محظوظ ہوا تھا۔

کہاں جانا ہے۔اسکے چہرے سے بال ہٹاتے نیند سے بھاری ہوتی آواز میں پوچھا۔

ب۔باہر۔اسکی سانسوں کی تپش سے لہجہ لڑکھڑا گیا۔

یہاں کیا پرابلم ہے۔۔۔؟اسکی ناک سے ناک رگڑتے پوچھا۔

ایزل نے غصے سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں تمہاری بیوی نہیں منکوحہ ہوں اگر باہر کسی کو پتہ چلا کہ ہم رات بھر یوں ایک کمرے میں ہی سوئے تھے تو جانتے بھی ہو سب کیا سوچیں گے۔اور تم مجھے بتاؤ میں یہاں آئی کیسے۔وہ اسکے بازو پر چٹکی کاٹتے غصے سے بولی۔

صرف ایک کمرے میں نہیں ایک ہی بیڈ پر ایک دوسرے کی بانہوں میں ایک دوسرے کی سانس میں سانس لیتے۔اور سوچیں گے کیا آج پی ڈائیریکٹ رخصتی دے دیں گے۔اور رہی بات تمہارے یہاں آنے کی تو میں لایا تھا۔اپنی پرابلم۔۔

وہ سپاٹ لہجے میں بولتا ایزل کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ کر گیا۔

تم۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔سر جھٹکتے اسنے اسکے بازو ہٹانے کی کوشش کی۔

اسنے حازق کے بازو پر ہاتھ رکھا تو اسکی نظر اسکے سکس پیک پر پڑی۔

اسکی آنکھیں پھیلیں۔وہ بے خودی میں اسکے پھولے مسلز کو چھونے لگی۔

حازق کے لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی خواہش تھی کہ اسکے ہسبنڈ کی بوڈی ہو لیکن ایسی ہو گی اسنے سوچا نہیں تھا۔۔

وہ بے خودی میں اسکے بازو کی ابھری لکیروں پر انگلی چلاتے اسکے سینے تک لے ائی۔

اسکا سفید چٹانی سینہ دیکھتے ایزل نے تھوک نگلا۔اسنے سر اٹھاتے حازق کو دیکھا جو آنکھوں میں خمار لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ ہڑبڑا کر مچلی۔

Posted On Kitab Nagri

ہٹاؤ اپنے یہ موٹے بازو۔وہ روہانسی ہوتی اسکے مسلزز کو موٹے بازو کہہ گئ۔

حازق نے اسکی تھوڑی تھامتے چہرہ اوپر کیا۔

ٹھیک ہے چھوڑ دوں گا۔پہلے تم میری ڈیمانڈ پوری کرو۔۔بغیر اپنے فائدے کے میں تمہارے بات کیوں مانوں۔وہ اسکے لبوں پر اپنے ہونٹ رب کرتا مخمور لہجے میں بولا۔

ایزل کا دل سرپٹ دھڑکنے لگا۔چہرہ بھانپ چھوڑنے لگا۔

ک۔کیسی ڈیمانڈ۔اسکے بازو پر انگلی چلاتے نظریں جھکائے مدھم لہجے پوچھا۔

Keep kissing my lips until my last breath is yours..

(میری لبوں کو چومتی رہو تب تک جب کہ میری آخری سانس تمہاری سانس میں اترنا جائیں)

وہ انگلش لینگویج یوز کرتا مدھم لہجے میں بولتا ایزل کی سانس سینے میں اٹکا گیا۔

ی۔یہ ک۔کیسی ڈیما۔نڈ ہے۔وہ کافی دیر تک کچھ بولنے کے قابل ہوئ۔

تم نہیں کرو گی۔۔؟اسکے بالوں میں انگلیاں پھنساتے چہرہ اوپر اٹھاتے پوچھا۔

ایزل نفی میں سر ہلا گئ۔

تو ٹھیک ہے پھر میں کروں گا تب تک جب کہ تمہاری ہر سانس میری سانسوں میں اترنا جائے۔۔جنونی انداز میں کہتے وہ اسکا چہرہ اونچا کرتا اسکے لبوں پر جھکا۔ایزل کا دل اچھل کر حلق میں آیا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق شدت سے اسکے نرم لبوں کو اپنے سخت لبوں کی گرفت میں لیتا اسکی سانسیں چراتا جا رہا تھا جیسے اسکی ہر سانس خود میں اتار لینا چاہتا ہو۔

ایزل سختی سے آنکھیں مینچتے اسکی گردن میں ناخون گاڑھ گئ۔

حازق کو فرق نہیں پڑا۔وہ اسے اپنے اوپر کھینچتا اسکی کمر کو بے باکی سے چھوتے آنکھیں کھولتے اسے اپنا ساتھ دینے کا اشارہ کیا۔

ایزل اسمیں سمٹ گئ۔وہ اتنی بے باکی سے اسکا ساتھ نہیں دے سکتی تھی۔

حازق اپنی پوری شدت سے اسکے لبوں کو سک کرنے لگا کہ ایزل کا وجود کانپ اٹھا۔

وہ اسکی گردن سے ناخون ہٹاتے اسکے بالوں کو سہلانے لگی۔ساتھ ہی اپنے لبوں کو حرکت دیتے اسکے نچلے لب کو نرمی سے چھوا تھا۔

حازق مسرور سا اسے خود میں بھینچتا کروٹ بدلتا اپنے نیچے کر گیا۔

دونوں ہی بے خود ہوتے سانسوں کو الجھا رہے تھے۔ایزل بہکتی بے ترتیب ہوتی سانسوں سے جھٹکے سے اسے خود سے دور کر گئ۔دونوں کی سانسیں بری طرح سے پھولی ہوئ تھیں۔

ایزل گہری سانسیں لیتے تکیے پر سر پٹک گئ۔جبکہ حازق خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھا اسکی گردن پر جھکا۔جہاں پہلے ہی اسکی استحاق شدتوں کے گہرے نشان ٹھہرے تھے۔

اسکے وجود میں خمار اترنے لگا۔وہ اسکی شہ رگ کو اپنے ہونٹوں سے سہلاتا اسے اچھلنے پر مجبور کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق۔ حلق تر کرتے پھولتی سانس سے اسے پکارا۔

لیکن وہ مدہوش سا اسکی گردن پر جھکا تھا۔ وہ نرمی سے چھونے کی بجائے اسکی گردن پر دانت گاڑھتا اسے سسکنے پر مجبور کر گیا۔

اسکی سسکیاں حازق کو مزید مدہوش کرتی اسے گردن کی حدود سر کرنے پر مجبور کرنے لگیں۔

وہ تڑپ کر اسکی بانہوں میں مدھم سسکیاں لیتے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن الٹا اسکے دونوں ہاتھ اسکے سر پر چلے گئے۔ وہ ایک ہاتھ سے اسکے دونوں ہاتھ قابو کر گیا جبکہ دوسرا ہاتھ اسکی نائیٹ ڈریس کی شارٹ شرٹ کے اندر اسکے پیٹ پر تھا۔۔ جبکہ لب اسکے کندھے پر سرک رہے تھے۔

ایزل مچلی وہ شدت سے کسمسائی۔ لیکن حازق اس پر اپنا پورا بوجھ ڈال گیا۔

میر۔۔ بھیگے لہجے میں اسے پکارا۔ اسکا بھیگا لہجہ محسوس کرتے حازق نے سر اٹھاتے اسے دیکھا وہ سرخ چہرے سے گہری سانسیں بھرتے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

وہ بے ساختہ اوپر ہوتے اسکی نم آنکھیں چوم گیا۔ ہاتھ آزاد کرتے اپنے گلے میں ڈالے تھے۔

اب وہ نرمی سے اسکے چہرے کا ایک ایک نقش چوم رہا تھا۔

اسکی خالی ناک دیکھتے اسے شدت سے اسمیں چھوٹی سی نتھ دیکھنے کی خواہش ہوئی تھی۔۔

آہستہ سے اسکے لبوں کو چھوتے وہ اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکاتے اسے دیکھنے لگا۔

ایزل بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیاوہ اتنی نرمی سے بھی اسے چھو سکتا تھا۔اسے تولگ رہا تھا کہ وہ جان بوجھ کر اسے بے بس کر رہا ہے۔

وہ بے یقینی سے اسکی بوجھل خمار آلودہ بھوری آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

حازق اسکی آنکھوں میں دیکھتا اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا اسکے پیٹ پر انگلیاں چلاتا وہ اچانک اسکے بیلی بٹن کو چھو گیا۔

وہ سسکی بھرتے اسکا ہاتھ جھٹکتے اسکے کندھے پر دانت گاڑھ گئ۔

حازق مدھم سا ہستا کروٹ بدلتا اسے اپنے سینے پر گرا گیا۔

وہ جانتا تھا جنگلی بلی اب اپنا غصہ اتارے گی۔

ایزل اسکے سینے پر ناخون گاڑھتے اسکے کندھے پر جگہ جگہ دانت گاڑھ گئ۔

اسکے سینے کو نوچتے اسنے چہرہ اٹھاتے حازق کو دیکھا کو جو آنکھوں میں خمار کی سرخی لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ گردن اور کندھے پر ہوتی جلن سے نروٹھے پن سے چہرہ موڑتے زبردستی اسکے حصار سے نکلتے بیڈ سے اٹھی۔

اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتے باہر نکل جاتی حازق بیڈ سے اٹھتا اسے پیچھے سے اپنا حصار میں لے گیا۔

ناراض ہو کر جا رہی ہو جنگلی بلی۔اسکے بالوں پر لب رکھتے مسرور لہجے میں پوچھا۔

ایزل نے غصے سے اسکے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

نخرے دکھا رہی ہو۔ جھٹکے سے اسکا رخ اپنی طرف کرتے پوچھا۔

ایزل کو خود پہ حیرت ہوئی کہ وہ کھڑوس مان کو نخرے دکھا رہی ہے کیوں۔ حیرت سے سوچتے اسنے حازق کو دیکھا۔

دکھا سکتی ہو جنگلی بلی لیکن صرف مجھے۔ اسکی تھوڑی تھام کر کہتے وہ ایزل کو جنونی سا لگا۔

وہ حلق تر کرتے نظریں چرا گئی۔ پیچھے ہو مجھے باہر جانا ہے۔ وہ سختی سے بولی۔

ایسے جاؤ گی باہر۔ وہ اسے آئینے کے سامنے لاتا بولا۔

ایزل نے نا سمجھی سے چہرہ اٹھاتے دیکھا تو دل دھک سے رہ گیا۔

سرخ چہرہ ، بوجھل آنکھیں،، بکھرے بال، کندھوں سے ڈھیلی ہوئی شرٹ۔ اور اس پر تضاد اسکی گردن اور کندھے پر اسکی شدتوں کے واضح لال نشان تھے۔ وہ شرٹ ٹھیک کرتے روہانسے ہوتے لب کاٹنے لگی۔

حازق نے لب دباتے اسے دیکھا۔ نفی میں سر ہلاتے وہ صوفے کی طرف بڑھا جہاں اسکا ڈوپٹہ رکھا تھا جو وہ رات اسے جب لے کر آیا تھا اسکے ساتھ ہی لایا تھا۔

اسنے ڈوپٹہ ایزل کی طرف بڑھایا جسنے جھپٹنے کے انداز میں لیتے خود پر پھیلاتے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

زرا سا دروازہ کھولتے اسنے احتیاط سے باہر دیکھا اوپر کوئ بھی نہیں تھا نیچے سب لوگ شائید ڈائینگ ٹیبل پر تھے۔وہ دبے قدموں سے تیزی سے اس روم کی طرف بڑھی جہاں وہ رات کو سوئ تھی۔

حازق اسکی حرکتیں دیکھتا قہقہ لگا گیا۔

وہ ایسے ہی اسے اپنا دشمن سمجھتا تھا۔جبکہ کچھ دنوں سے وہ اسے اپنے دل کے بہت قریب تر لگ رہی تھی۔وہ جانتا تھا وہ بہت نرم دل کی ہے بلکل موم کی گڑیا جیسی بس ایک ہی بات میں اسے زہر لگتی جب وہ اسکی مام پر اپنا حق جتاتی تھی۔

لیکن آج وہ اسپر اپنا حق جتاتی اسکے روم روم کو مسرور کر گئ تھی۔

دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ فریش ہونے چلا گیا۔۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مہرا تنی صبح صبح کہاں جارہی ہو انوشے کر لے کر اور یہ بیگ بھی۔۔وجدان بھائ کی نظر اس پر پڑی تو اسے دیکھتے حیرت سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

کہاں جارہی ہو مہر۔۔۔؟روحامانے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

انو کو واپس فلیٹ چھوڑنے جارہی ہوں۔۔اسنے سنجیدگی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ابراہیم کا چہرہ کھل اٹھا۔فائینلی انوشے واپس جارہی تھی۔

لیکن کیوں بھابھی۔۔وشہ نے جلدی سے اس سے انوشے کو لیا۔جو ابھی آدھی نیند میں تھی۔

کیونکہ یہی انوشے کے لیئے اور ہم سب کے لیئے سہی ہے۔انوشے نے بہت کچھ جھیلا ہے ماما اتنی سی عمر میں اسے خطرناک بیماری لگ چکی ہے میں نہیں چاہتی کہ وہ مزید کوئ دکھ جھیلے ورنہ اس بار اگر انوشے کو کچھ ہوا تو مہر سچ میں برداشت نہیں کر پائے گی۔اسکے لہجے میں تکلیف تھی۔درد تھا،ازیت تھی۔

مہر۔مرتسم نے اسے اپنے حصار میں لیتے تنبیہ لہجے میں پکارتے اسے رونے سے باز رکھا۔

وہ زکام زدہ سانس اندر کھینچتے مسکرائی۔

آپ لوگ پریشان مت ہوں میں اس گھر کو چھوڑ کر نہیں جارہی۔جانتی ہوں میری یہاں پر بہت زمہ داریاں ہیں جنسے بھاگ نہیں سکتی۔انوشے جیسے پہلے رہتی تھی اب بھی ویسے ہی رہے گی۔

اکیلی۔۔

نہیں ایسا بلکل نہیں ہو گا میں انوشے کو کہیں نہیں جانے دوں گی۔

بھائ پلیز میں معافی مانگتی ہوں جو بھی ہوا۔اپ لوگ پلیز اسے مت لے کر جایئے۔وشہ روتے ہوئے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر پہلے ہمیں نہیں پتہ تھا لیکن اب تو ہم جاتے ہیں نا۔ یہ اتنی چھوٹی سی بچی کیسے رہے گی وہاں اکیلی۔ملازموں کے سہارے کیسے چھوڑ سکتی ہو تم اسے۔ آج کسی کسی پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے کیا۔ماہم اپیا بھی وشہ کی تائید کرتے بولیں۔

تو پھر کیا کروں اپیا میں جانتی ہوں اگر یہ یہاں ہر رہی تو ابراہیم اسے سکون سے رہنے نہیں دے گا۔ کوئ بھی بچہ اپنے ماں باپ کی توجہ کسی غیر بچے پر کیوں کر برداشت کرے گا۔

مہر سنجیدگی سے بولی۔

البتہ ابراہیم اسکی بات پر دکھ سے اسے دیکھنے لگا۔وہ کبھی اسے ابراہیم نہیں بلاتی تھی وہ تو اسے بہت پیار سے ابراہم کہتی تھی۔وہ غصے سے انوشے کو گھورنے لگا۔

جو وشہ کی گود میں پرسکون سی سو رہی تھی۔

وہ ویسے تو سات سلا کی تھی لیکن اپنی بیماری کی وجہ سے وہ پانچ سال کی لگتی تھی۔

لیکن انوشے اکیلی کیسے رہے گی۔۔

ایک آخری بار موقع دے کر دیکھو۔ہم پوری کوشش کریں گے انو کو ابراہیم سے دور رکھنے کی۔ اور وشہ بھی انوشے سے دور رہے تو بہتر ہو گا۔ماہین بھابھی کی بات پر وہ مرتسم کو دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے آپ لوگ کہہ رہے ہیں تو ایک موقع دے کر دیکھتے ہیں۔لیکن اگر اس بار انوشے کو زرا سی خراش آئی ماما یا وہ دوبارہ سے روئی میں ہمیشہ کے لیئے اس گھر سے چلی جاؤں گی۔مہر کے فیصلے پر سب بے یقینی سے اسے دیکھنے لگے۔

مہر بھابھی آپ نہیں وہ جائے گا جسکی وجہ سے انوشہ ہرٹ ہو گی۔وہ جائے گا کبھی نا واپس آنے کے لیئے۔وشہ ابراہیم کو دیکھتے بولی۔

مہر چپ رہی۔

میں وشہ کی بات سے متفق ہوں۔مرتسم نے وشہ سے انوشہ کو لیتے کہا تو ابراہیم بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔مرتسم اور مہر ہر حال میں اسے سپورٹ کرتے تھے لیکن آج وہ دونوں اسے دیکھنے تک کو راضی نہیں تھے۔

انوشے کے لیئے اسکی نفرت اور بڑھی تھی۔وہ نفرت سے اسے دیکھتا پیر پٹکتا اپنا سکول بیگ لیے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

مہر انوشہ کو لیے اوپر کمرے کی طرف بڑھ گی۔مرتسم بھی اسکا سامان لیے اوپر کی طرف بڑھا تھا۔

جب اسکی نظر سامنے سے آتی مرحا پر پڑی۔جو مرتسم کو دیکھتے بھاگ کر اسکے سینے سے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

Posted On Kitab Nagri

انوشے کو لٹا کر واپس آتی مہر تڑپ کر مرحا تک پہنچی۔اسکا چہرہ دیکھتے وہ دونوں بے یقین ہوئے تھے۔

💞💞💞

میری جان یہ کیا ہوا۔۔؟مرتسم اسکے چہرے پر ریشیز دیکھتا بوکھلایا تھا۔

پتہ نہیں بابا میں جب اٹھی تو یہ ایسے ہی تھا۔بہت عجیب سی جلن ہو رہی ہے اور خارش بھی۔وہ ہچکیاں بھرتے بچوں کی طرح بولی۔

مرحو ادھر دیکھو کل تمنے بادام تو نہیں کھائے۔اسے بادام سے الرجی تھی۔مہر اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے بولی۔

نہیں ماما۔اسنے نفی میں سر ہلایا۔

مرحا کی آواز سنتے سب اوپر اچکے تھے۔

حازق بھی اپنے کمرے سے اسکی طرف بڑھا تھا۔

مرحو یہ کیا ہوا ہے۔کیوں رو رہی ہو۔وہ اسے بازوں کے حصار میں لیتا تڑپ کر بولا تھا۔

بھائی مجھے بہت جلن ہو رہی ہے۔میرا سانس اٹک رہا ہے۔وہ گلا جکڑتے مدھم لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی کی جان، میری شہزادی ابھی ٹھیک ہو جائے گا ہم ہوسپٹل چلتے ہیں۔ وہ اسے بانہوں میں اٹھاتا جلدی سے نیچے کی طرف بڑھا تھا۔

کیا ہوا ہے مرحا آپی کو کیوں رو رہی تھیں۔ میثم بھاگنے کے انداز میں ان تک پہنچا لیکن حازق مرحا کو لیے جا چکا تھا۔

مرتسم اور مہر بھی اسکے ساتھ ہی نیچے بڑھے تھے۔

اپیا۔ انو کا خیال رکھئے گا۔ مہر جلدی سے بولتے مرتسم کے پیچھے بھاگی تھی۔

رکو میثم مجھے بھی ساتھ لے کر جاو۔

ایزل پارکنگ میں اسکے پیچھے بھاگی تھی۔ مرحا کے رونے کی آواز سنتے وہ باہر آئی تو اسے وشہ نے ساری بات بتائی تھی۔

جلدی چلیئے بھابھی۔ وہ اسکو گاڑی میں بٹھاتا تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ کی بڑھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ڈاکٹر کو بلاؤ جلدی۔۔ وہ روتی ہوئی مرحا کو بیڈ پر لٹاتا نرس پر چیخا تھا جسنے اسے کمرے کا بتایا تھا۔

وہ اسکی دھاڑ پر ڈر سے اچھلتی ڈاکٹر کو بلانے بھاگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میری جان بس کچھ دیر ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔وہ اسکے ہاتھ پر بوسہ دیتا پچکارتے بولا۔

اسی وقت ڈاکٹر اندر آئی تھی اور انکے ساتھ ہی مہر بھی۔

ڈاکٹر پلیز جلدی دیکھیں۔وہ مرحا کے ہاتھ مسلتا بے چینی سے بولا تھا۔

حازق ڈاکٹر کو دیکھنے دو۔۔ مہر نے اسکے ہاتھ سے مرحا کا ہاتھ چھڑواتے سنجیدگی سے بولتے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا۔

لیکن ماما مرحو۔وہ باہر جانے پر راضی نہیں تھا۔

وہ ٹھیک ہو جائے گی ڈاکٹر کو چیک کرو دو جاو۔وہ کچھ سختی سے بولی تو وہ لب بھینچتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

جہاں مرتسم، میثم اور ایزل کھڑے اندر کا منظر سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

حازق کیا ہوا ہے مرحا کو کیا بولا ڈاکٹر نے۔مرتسم تیزی سے اسکی طرف بڑھا۔

ابھی چیک کر رہی ہیں۔وہ سنجیدگی سے بولتا میثم کی طرف بڑھا۔

پریشان مت ہو وہ ٹھیک ہے شائید ریئکشن ہو گیا ہے کسی چیز سے۔میثم کو گلے لگاتے نرمی سے کہا۔

وہ دونوں بہن بھائی جتنے مضبوط تھے میثم اتنا ہی سینسٹیو تھا اور مرحا اور مہر کے معاملے میں وہ بہت جلد پریشان ہو جایا کرتا تھا وہ جانتا تھا۔

مرتسم کی نظر ایزل پر پڑی جو بھیگی نظروں سے دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

وہ جانتا تھا مرحا اور ایزل بیسٹ فرینڈز ہیں بلکہ ایک جان کہا جائے تو کم نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے طرف بڑھا نرمی سے اسے خود سے لگاتے تھپکا۔

ماموہ ٹھیک ہو جائے گی نا۔ایزل نے بھیگے لہجے میں پوچھا۔

بلکل ٹھیک ہو جائے گی۔بی بریو آپ دونوں تو میری سٹورنگ بیٹیا ہیں۔وہ اسکے آنسو صاف کرتا نرمی سے بولا۔

ورنہ بیٹی کی حالت پر دل کی حالت تو بہت نازک تھی۔

ایزل نے حازق اور میثم کو دیکھا۔

حازق اسکا کندھا تھپکتا اسے کچھ کہہ رہا تھا۔جبکہ میثم کی پریشان نظریں دروازے پر تھیں۔

مرحا میں ان دونوں بھائیوں کی جان تھی اسپر ایک خراش بھی انکی جان لبوں پر لے آتی تھی۔یہ بات ان دونوں کے چہرے پر صاف عیاں تھی۔

مہر کے باہر آتے ہی وہ چاروا سکی طرف لپکے۔

مام مرحو ٹھیک ہے نا۔حازق اسکی طرف بڑھتا بولا۔

مرحا بلکل ٹھیک ہے۔اسے الرجی رئیکشن ہو گیا ہے۔مرحا کو گولڈ سوٹ نہیں کرتا کل اسنے فنکشن میں گولڈ پہنا تھا اس لیے اتنی بری طرح سے ریشیز ہو گئے۔

وہ سب کے پریشان چہرے دیکھتے مدھم لہجے میں بولی۔

لیکن مرحو کو پہلے تو کبھی ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔ایزل نے چونک کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں مہر پہلے تو مرحا کو نہیں ہوا ایسا کبھی۔ مرتسم نے پریشانی سے پوچھا۔

پہلے کبھی اسنے اتنا گولڈ پہنا ہی کب ہے۔ اتنی ہیوی جیلوری اسنے کبھی پہلے پہنی ہے کیا۔ مہر کی بات پر وہ خاموش ہو گئے۔

اب کیسی ہیں آپی۔ میثم اپنی نم آنکھیں رگڑتا بولتا۔

وہ چاروچونک کر اسے دیکھنے لگے۔

میرا بچہ آپی ٹھیک ہیں۔ مہر اسے خود سے لگاتے پیار سے بولی۔ وہ سب جانتے تھے وہ کتنا سینسٹیو ہے۔

مام مرحو سے مل سکتے ہیں ہم۔ اور گھر کب تک لے جاسکتے۔ حازق شیشے کے پار اسکے بے ہوش وجود کو دیکھتا مدھم لہجے میں بولا۔

وہ ٹھیک ہے حازق ہوش آجائے گا تو پھر گھر لے جاسکتے ہیں۔

مہر نے کہا تو وہ سر ہلا گیا۔

مرتسم گھر میں سب کو انفارم کرنے لگا۔

جبکہ ڈاکٹر کو مہر سے کچھ ڈسکس کرنا تھا۔ اس لیے وہ انکے کیبن کی طرف بڑھ گئ۔

ادھر آؤ۔ ایزل میثم کا بازو پکڑتے بینچ کر بٹھا گئ۔

پانی کی بوتل جو ابھی نرس دے کر گئ تھی اسنے میثم کی طرف بڑھائ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تمہاری آپی نا کوئی عام لڑکی نہیں نا۔وہ اپنے بابا کی پرنسز نہیں شیرنی ہے۔اتنی سی بیماری اس کے لیئے کچھ نہیں ہے۔اب بلکل بھی نمی نا دیکھوں تمہاری آنکھوں میں مرد بنو مرد۔وہ نرمی سے اسے سمجھاتے آخر میں شرارت سے بولتے اسے مسکرانے پر مجبور کر گئ۔

اسکے بال بگاڑتے ایزل نے اسے خود سے لگایا۔

وہ اسکے جیسا ہی تھا۔کوئی اسے، مرحا اور ایزل کو ساتھ دیکھتے تو یہی سمجھتے تھے کہ تینوں بہن بھائی ہیں۔

جبکہ تینوں کی ایک جیسی شکل اور رنگ برنگی آنکھیں دیکھتے منہ کھولے انہیں دیکھتے رہتے تھے۔

وہ مرحا کے لیئے بچہ تھا تو ایزل کے لیئے بھی بچہ ہی تھا۔

اپنے قد کی وجہ سے وہ مرحا اور اس سے دونوں سے بڑا لگتا تھا۔ورنہ وہ ایزل سے سات سال چھوٹا تھا۔

میثم اسکی فکر پر مسکرایا جس سے اسکی سرمئی آنکھیں بھی مسکرا اٹھیں۔

شیشے کے پار مرحا کو دیکھتے وہ گہری سانس بھرتے مڑا تو اسکی نظر ایزل پر گئ وہ میثم کو خود سے لگائے اسکا سر تھپکتے کچھ کہہ رہی تھی۔

اسکی بھوری آنکھوں کی سرخی کچھ اور بڑھی تھی۔

وہ کچھ غلط نہیں سمجھ رہا تھا وہ ایزل کی میثم کے لیئے محبت سے آگاہ تھا۔لیکن وہ اپنی پوزیسیسو نیس نیچر سے بھی باخوبی واقف تھا۔

لب بھینچتے اسنے نظریں پھیرتے کسی دوسرے منظر ہر گاڑھنی چاہی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن نظریں بھٹک بھٹک کر انہیں کی طرف جا رہی تھی۔

سرد سانس چھوڑتے وہ جھٹکے سے انکی طرف بڑھا۔

اس سے پہلے کہ وہ ان دونوں تک پہنچتا ایناره اور ولی کو دیکھتے وہ بے ساختہ رکا تھا۔

ثم۔۔ایناره میثم کو یہاں دیکھتے پریشانی سے اس کی طرف بڑھی تھی۔

ایزل اور میثم نے چونک کر اسے دیکھا۔

ولی حازق کی طرف بڑھا۔ وہ زہرہ کو چھوڑنے آیا تھا لیکن مرتسم کو دیکھتے وہ پریشان ہوتا اندر اگیا۔ایناره بھی اسکے ساتھ ہی تھی۔

مرتسم نے اسے سچویشن سے آگاہ کیا تو ایناره نے مرحا سے ملنے کی ضد کی اس لیے وہ اسے یہاں لے ایا۔۔

اینی۔ میثم اسے روتا دیکھ بے ساختہ اسکی طرف بڑھا تھا۔

وہ ہتھیلی سے بھیگی آنکھیں رگڑتے اس سے کچھ کہہ رہی تھی انداز شکایتی تھا۔

میثم دھیمے لہجے میں اسے کچھ کہنے لگا جسے سنتے وہ خاموش ہو گئ۔

سر ہلاتے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے کچھ کہا۔

میثم گھر چلے جاؤ میں شام تک مرحا کو لے آؤں گا۔

حازق اسکے قریب آتا نرمی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی۔اسنے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا۔

یہاں رہو گے تو تمہاری اینزائیٹی بڑھے گی نا اسلیے کہہ رہا ہوں۔جاو شاباش۔مرحا اب ٹھیک ہے۔۔

حازق نے اسکے ماتھے سے بال ہٹاتے اسکے ماتھے پر لب رکھتے نرمی سے کہا تو وہ سر ہلاتا ولی اور اینارہ کے ساتھ جانے پر راضی ہو گیا۔

مرحا بے ہوش تھی اسلیے اینارہ کو ملنے نہیں دیا گیا۔

ولی نے ایزل کو بھی چلنے کا کہا تھا لیکن وہ کسی طور پر راضی نہیں تھی۔

ولی اینارہ اور میثم کو لے گیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

انکے جاتے ہی حازق رخ موڑے دوبارہ شیشے سے مرحا کو دیکھنے لگا جہاں اب نرس اسکی ڈرپ میں انجکشن لگا رہی تھی۔

ایزل لب کاٹتے اسے دیکھتے رہی پھر ہمت کرتی اسکی طرف بڑھی۔۔

وہ ٹھیک ہے میر۔اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے مدھم لہجے میں کہا۔

حازق نے چونک کر اسے دیکھا۔

اسکی بھیگی سرخ ہیزل آنکھیں دیکھتے اسکا دل عجیب سے انداز میں دھڑکا تھا۔

ایزل اسکی نظریں اپنے چہرے پر محسوس کرتے اسکی طرف دیکھنے لگی دونوں کی نظریں ملیں۔

اسکی کانچ سی آنکھوں میں تیرتی سرخی کی لکیر اسکی آنکھیں اتنی سحر زدہ بنا گئ اگر وہ کسی کو ان آنکھوں سے ایسے دیکھتی تو وہ اسکی آنکھوں کا اسیر ہو جاتا۔

لیکن اگر وہ ان آنکھوں سے کسی کو ایسے دیکھتی تو حازق اسے زندہ نہیں چھوڑتا۔اسنے دل میں سوچا تھا۔

بے ساختہ ہاتھ بڑھاتے اسنے نرمی سے اسکی آنکھوں کو چھویا تھا۔۔

ایزل ہڑبڑا کر پیچھے ہوئ۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے ناگواری سے اسکے پیچھے ہو جانے والی حرکت دیکھتی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ کہتا مرتسم اور مہر کی موجودگی پر وہ چپ ہو گیا۔

💞💞💞

مرحو۔اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے حازق نے نرمی سے پکارا۔

وہ کچھ دیر پہلے ہی ہوش میں آئی تھی۔

اسکے ریشیز پر کوئی کریم سی لگی ہوئی تھی۔

مرحا نے بھوری سوجھی آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔

کیسی طبعیت ہے اب۔ کہیں جلن یا پین تو نہیں ہو رہی اب۔

وہ اسکے چہرے سے بال ہٹاتا پریشانی سے بول رہا تھا۔

مرحا بے ساختہ مسکراتے نفی میں سر ہلا گی۔

وہ اسکا جڑواں تھا لیکن اسے ٹریٹ ایسے کرتا تھا جیسے اس سے کئی سال بڑا ہو۔

گھر کب جائیں گے۔وہ ہوسپٹل کے ماحول سے بیزار ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

بس کچھ دیر میں میری شہزادی۔ڈاکٹر ایک بار چیک اپ کر لیں پھر چلیں گے۔اسکی آنکھوں پر بوسہ دیتے وہ نرمی سے بولا۔

مرحا سر ہلاتے دوبارہ سے آنکھیں موند گئ۔

اسے چہرے اور گردن پر ابھی بھی ہلکی ہلکی سی جلن ہو رہی تھی۔لیکن لب بھینچے وہ خاموشی سے لیٹی رہی۔

حازق اسکے چہرے پر تکلیف کے تاثرات دیکھتا پریشان ہوا تھا۔

اسے اپنا وجود جلتا سا محسوس ہو رہا تھا۔وہ اسکا جڑواں تھا اسکی تکلیف پر حازق کا اپنا دل بھی بے چین ہو رہا تھا اسکے جسم کو وہ تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔

تبھی ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوئ۔

آپ کوئ پین کلر دے دیں۔مرحا کو تکلیف کو رہی ہے۔وہ ڈاکٹر کو دیکھتا سپاٹ لہجے میں بولا۔

مہر اور مرتسم نے چونک کر اسے دیکھا۔

مرحا نے بھی آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔وہ کیسے جان گیا۔

مرحا میری جان بہت زیادہ تکلیف ہو رہی ہے۔مرتسم اسکا سر چومتے فکر مندی سے اسے دیکھتا بولا۔

کیا ابھی بھی جلن ہے۔مہر اسکے ریشیز کو دیکھتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تو وہ سر ہلا گئ۔اسے واقعی بہت جلن ہو رہی تھی۔

بھوری آنکھیں پانی سے بھر گئیں۔

آپ کھڑی کیوں ہیں کچھ کر کیوں نہیں رہی ڈاکٹر کیوں ہیں اپ۔حازق ڈاکٹر کو یونہی کھڑے دیکھ دبے انداز میں غرایا۔

ڈاکٹر ڈر سے اچھلی تھی۔

م۔میں دیکھتی ہوں۔ہکلا کر کہتے وہ مرحا کی طرف بڑھی۔

مہر اور مرحا تو نہیں البتہ مرتسم اور اندراتی ایزل نے حازق کو ڈاکٹر پر برستے دیکھا تھا۔

اسکے غصے سے سرخ چہرے کو دیکھتے مرتسم لب بھینچ گیا۔

اسکے بیٹے کا غصہ ہمیشہ ہی آؤٹ اوف کنٹرول ہوتا تھا۔

سر جھٹکتے وہ مرحا کی طرف متوجہ ہوا۔

ایزل اسے غصے سے غراتے دیکھ تھوک نگلتے وہیں رک گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈاکٹر نے مرحا کو پین کلر کا انجیکشن لگاتے اسکے ریشیز پر کریم لگائ تھی جس سے اسکی جلن کافی حد تک کم ہوئ تھی اور آہستہ آہستہ ختم ہوتی گئ۔

شام تک وہ لوگ اسے گھر لے آئے جہاں سب جمع تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا کا سرخ چہرے اور گردن دیکھتے سب پریشانی اور فکر مندی کے تاثرات سے اسے دیکھ رہے تھے۔ ان سب کزنز کی ایک دوسرے سے بہت بنتی تھی یوں کہاں جائے وہ ایک دوسرے پر جان دیتے تھے تو غلط نا تھا۔ کسی ایک بھی تکلیف پر وہ سب ایسے ہو جاتے تھے جیسے یہ تکلیف ان سب کی ہو اور مرحا اور ایزل تو ان سب کی لاڈلی تھیں۔ جن پر ایک خراش بھی ان میں سے کسی کو برداشت نہیں تھی۔

جبکہ مرحا کی حالت دیکھتے زینی شرمندہ ہو رہی تھی کیونکہ وہ جیولری تو وہی لائے تھے جبکہ مہر نے نرمی سے اسے ٹوک دیا کہ ان سب میں اسکا کوئ قصور نہیں۔

چلو اب تم سب باہر جاؤ مرحا کو ریسٹ کی ضرورت ہے۔ ایزل سب کو دیکھتے رعب سے بولی وہ اپنے بڑے ہونے کا خوب فائدہ اٹھاتی تھی۔

ہاں ایزل سہی کہہ رہی ہے تم لوگ چلو نیچے لنچ لگ چکا ہے۔ مرحا کو کچھ دیر آرام کرنے دو۔ مہر نے کہا تو وہ سب خاموشی سے اٹھتے نیچے چلے گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سب کے جانے کے بعد حازق اسکے روم میں آرہا تو وہ مہر کی گود میں سر رکھے لیٹی کوئ تھی۔۔

سو گئ۔ اسنے دھیمے لہجے میں مہر سے پوچھا۔

مہر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتی سر ہلا گئ۔

اسکے گہری نیند میں جانے کا یقین کرتے مہر نے آہستہ سے اسکا سر تکیے پر رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے اسکے چہرے کا معائنہ کرتے جھک کے اسکا سر چوما۔

اس پر بلینکیٹ ٹھیک کرتے وہ دونوں باہر اگئے۔

💞💞💞

پریشان مت ہوں کل تک یہ ریکشنز ٹھیک ہو جائیں گے۔

وہ مہر کو بازو کے حصار میں لیے نیچے آتا بولا۔

مہر بس مسکرادی۔

تم کہیں جارہے ہو۔اسے تیار دیکھ بولی۔

جی مام مجھے آفس جانا ہے۔کل میرے کیس کی لاسٹ ہیرنگ ہے کچھ کام کرنا ہے اس پر۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

سنبھل کر رہنا حازق۔اور گارڈز بھی تمہارے ساتھ جائیں گے۔ایک تو تمنے اتنی خطرناک فیلڈ چوز کی ہے۔جب جب تم باہر جاتے ہو مجھے دھڑکا سا لگا رہتا ہے۔

وہ پریشانی اور فکرمندی سے بول رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مام کیوں پریشان ہو رہی ہیں اپ۔ آپ خود بھی ایسے خطرناک کام کرتی آئی ہیں ہمیشہ۔وہ کچھ خفگی سے بولا۔

مہر نے اسے گھوراوہ لب دباتا اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

💞💞💞

وہ گہری نیند میں تھی جب کوئی اسکے کمرے کا دروازہ کھولتے اندر آیا۔

سایہ سا کمرے میں داخل ہوا جو مرحا کی طرف بڑھا تھا۔

اسکے بیڈ کے قریب رکتے وہ اسپر جھکا اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔اسکے جھکنے سے مدھم روشنی میں اسکا چہرہ واضح ہوا۔

بدر نے اسکے سرخ چہرے کو دیکھا۔آنکھوں میں تکلیف ہلکورے لے رہی تھی۔

کیوں کرتی ہیں آپ ایسے۔ بلکل بھی دھیان نہیں رکھتی نا اپنا۔اسکے لہجے میں اس سے کئی گناہ زیادہ تکلیف تھی۔

آپ ٹھیک ہو جائیں آپکو اس لاپرواہی کی سزا ضرور ملے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اپکی سزا میری پر تپش قربت ہو گی پسونا۔ بہت جلد آپکو میری محرم بننا ہے۔تب آپسے ہر ایک لاپرواہی کا بدلہ لوں گا۔

اسکے کان کے قریب جھکتے گھمبیر سرگوشی میں کہا۔

دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند میں سوئی مرحا اپنے کان کی لو پر گرم سانسوں کی تپش سے کسمسائی۔

گھمبیر آواز میں کی گئ سرگوشی سنتے اسکا وجود پسینے سے تر ہوا تھا۔

You will pay for this senorita۔

اسکے کان کی سرخ لو کو ہونٹوں میں دباتے سرد لہجے میں سرگوشی کی۔

مرحا نیند میں بھی بے چین ہوئ تھی۔

بدر ایک نظر اسکے بے چین چہرے پر ڈالتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

مرحا شدت سے کسمساتے جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ گہری سانس بھرتے اسنے لائیٹس اون کی۔

سہمی بھوری آنکھیں پورے کمرے میں دوڑائیں۔ اسکے علاوہ کمرے میں کوئ نہیں تھا۔

اسے اپنی گردن اور کان کی لو پر تپش سانسوں سے جلتی سی محسوس ہوئ۔

اسنے ہاتھ اٹھاتے اپنی گردن کو چھوا۔ اسے کسی کا شدت بھرا لمس اپنے کان کے لو پر محسوس ہوا تھا۔ لیکن یہاں تو کوئ بھی نہیں تھا۔

کیا وہ کوئ خواب تھا یا حقیقت۔ جو بھی بہت بھیانک سا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے بچپن سے ہی بھاری سر گوشیوں سے عجیب سا خوف آتا تھا۔خود کو ریلیکس کرتے وہ فریش ہونے چلی گئ۔

شائید بے وقت سونے سے اسے ایسے خواب آرہے تھے۔سر جھٹکتے سوچا۔

💞💞💞

آج موسم کافی بر آلود تھا۔شام کے سات بجے تھے لیکن پھیلتی آندھی کی وجہ سے رات کا سا سماں لگ رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں بارش زور پکڑ چکی تھی۔

بارش اتنے زور و شور سے ہو رہی تھی کہ رات کے نو بج چکے تھے لیکن بارش نہیں رکی۔

بادل کافی زور سے گرج رہے تھے اور کبھی کبھار زور دار بجلی چمکتی لوگوں کے دل دہلا دیتی۔

مارگلہ کی ان سرد پہاڑیوں پر چمکتی بجلی کسی کو بھی ڈرا سکتی تھی۔لیکن ایسے میں وہ شیطان سلگھتی نظروں سے اس بارش کو دیکھتا آسمان پر چمکتی بجلی سے مسکرا دیتا۔

دادا۔اپنے پیچھے سے آواز سنتے ایش ٹرے میں سگریٹ مسلتے وہ مڑا۔

آئیبر واچکاتے آنے والے سے آنے کی وجہ پوچھی۔

Posted On Kitab Nagri

دادا ہمنے بہت کوشش کی لیکن وہ حازق میر اور وہ ایس پی آبان شاہ جانے کیسی قسمت پائی ہے دونوں نے ہمیشہ ہی بچ جاتے ہیں آج بھی اس بارش نے اس ایس پی کو بچالیا۔وہ نڈر اور شاطر ہے دادا۔اسے پکڑنا اتنا آسان نہیں۔

اور حازق میر جانے پتہ نہیں کیسا انسان ہے وہ دادا کسی سے ڈرتا نہیں ہے۔اسے دھمکیاں دیں،ڈرانے کے لئیے اس پر حملے کئے لیکن وہاپنے عزم سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹا کہتا ہے خدا کے علاوہ کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ اسے روک سکے۔

اسکا آدمی سر جھکائے کسی طوطے کی طرح بول رہا تھا۔

کچھ نیا بتاؤ رابرٹ۔۔وہ دوسری سگریٹ سلگھاتے بولا۔انکھوں میں طوفان سا ہلکورے لے رہا تھا۔

سننے میں آیا ہے کہ کل ان دونوں کا نکاح ہوا ہے۔

اس وکیل کا نکاح غازیان شاہ کی بیٹی سے ہوا۔

آرمی ڈاکٹر ہے اسی کے جیسی نڈر ہے لوگوں کو تگڑی کا ناچ نچواتی ہے۔وہ اپنی ناگ رگڑتے جھرجھری لیتے بولا۔

اسے صبح کا منظر یاد تھا جب وہ اسکا پیچھا کر رہا تھا لیکن ایزل نے اسے دیکھ لیا جیسے ہی وہ ایزل کی گاڑی کی طرف بڑھا اسنے اسے دیکھتے دروازہ کھولا جو سیدھا اسکے ناک پر آکر لگا۔

وہ اسے گھورتے گاڑی بھگا لے گئ۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی بات سنتے دادا کا قہقہ گونجا تھا۔

دکھنے میں کیسی ہے وہ۔۔ناک سے دھواں نکالتے پوچھا۔اسکے لہجے میں کچھ تو ایسا تھا کہ رابرٹ نے خوف سے اسے دیکھا۔

چلتی پھرتی قیامت ہے دادا۔وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

دادا نے مسرور ہوتے گہرا کش لگایا۔

پھر تو اس تتلی کو رگو دادا کی دسترس میں ہونا چاہیئے۔

قہقہ لگاتے کہا۔

اس ایس پی کا بتاو۔

آنکھوں میں چمک لیے پوچھا۔

ایس پی کا نکاح بھی اسکی کزن سے ہی ہوا ہے۔ابھی پڑھتی ہے۔یونی ورسٹی جاتی ہے۔

وہ سر جھکائے بولا۔

یعنی دونوں کچی نوکیز کلیاں ہیں۔دادا کی آنکھوں میں حواس چمکی۔

رابرٹ جھرجھری لے کر رہ گیا۔وہ جتنا برا سہی لیکن اسنے آج تک کسی لڑکی کی عزت کو پامال کرنے کا سوچا بھی نہیں تھا۔

کل تک دونوں کی تصویر مجھے چاہیئے۔دادا کی کمینگی سے بھرپور آواز گونجی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ سر ہلاتا دادا کے اشارے پر وہاں سے چلا گیا۔

پیچھے ایزل اور زمل کو تصور کرتا کچھ گنگنانے لگا۔

اسکے چہرے پر حوس چمک رہی تھی۔

وہ چالیس سال کا آدمی کا۔ گھنی داڑھی مونچھوں سے وہ کسی شریف خاندان کا لگتا تھا۔

اسکے اندر کے جانور سے انجان لوگ اسے ایک بھلا انسان سمجھتے تھے جو ہر ماہ جانے کتنے ہی یتیم خانے میں ضرورت کا سامان مہیا کرتا۔

کتنے ہی کالجز اور سکولز کو اسکی طرف سے فنڈز جاتے تھے۔

کوئ نہیں جانتا معروف مشہور رجب رندھاوا کے پیچھے ایک بہت بڑا گینگسٹر رگو دادا چھپا ہوا تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگلے دن انکی لاکھ کوششوں کے باجود حازق نے تمام ثبوت کورٹ میں پیش کر دیئے۔

رگو دادا جسے کوئ نہیں جانتا تھا اسے ڈھونڈھے کی آرڈرز جاری کر دیئے گئے تھے۔ جبکہ اسکے کافی اڈوں پر آبان نے اپنی ٹیم سمیت ریڈ ماری تھی۔

جسمیں وہ کامیاب بھی رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

رگو دادابری طرح سے ناکامی کا شکار ہوتے کچھ ماہ کے لیئے افغانستان چلا گیا۔کیونکہ اسکی ساکھ کمزور پڑ رہی تھی۔فلحال وہ خود کمزور پڑ رہا تھا۔خود کو دوبارہ اپنی جگہ پر لانے کے لیئے اسے کچھ دیر اندر گراؤنڈ ہونا ہی تھا۔

💞💞💞

زندگی اپنے معمول پہ آنے لگی تھی۔دونوں گھروں میں شادی کی تیاریاں زور وشور سے ہو رہی تھیں۔

مرحا کے ریشیز اگلے دون دن تک بلکل ٹھیک ہو گئے۔وہ دوبارہ سے آفس جانے لگی۔

بدر نے مرحا کے ساتھ ہی آفس جوائین کیا تھا۔مرحا اسکی کافی ہیلپ کرتی کیونکہ اسکا نیا نیا بزنس تھا۔وہ دونوں اکثر میٹنگز اکھٹی اٹینڈ کرتے تھے۔

آج بھی ان دونوں کی ایک میٹینگ تھی جسکے کے لیئے وہ دونوں مونل آئے تھے۔

میٹینگ کافی اچھی رہی۔کلائنٹس کے جانے کے بعد انکا ارادہ ساتھ میں ڈنر کرنے کا تھا جب اچانک وہاں ساحل کی آمد نے مرحا کا موڈ خوشگوار جبکہ بدر کا موڈ بگاڑ دیا۔

ساحل اکثر ایسے ہی کسی بھی وقت پہنچ کر اسکا موڈ بگاڑ دیتا تھا۔

تمنے یہاں آنا ہی تھا تو مجھے بتا دیتے۔مرحا نے خفگی سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارے پاس وقت ہی کہاں ہوتا ہے۔۔ساحل اس سے خفا تھا۔

ایسی بات نہیں ہے کچھ دنوں سے آفس میں بہت زیادہ کام تھا بٹ کل سے کام نارمل ہے تو میں تمہارے لیے بہت سارا وقت نکال سکتی ہوں۔

میرے حصے کا کام بدر کرلے گا۔کیوں بدر۔ساحل سے کہتے اسنے بدر کو دیکھتے پوچھا۔

ہم۔۔سر ہلاتے بس اتنا ہی کہا۔

ویسے کیسا لگا تم دونوں کو میرا اسلامباد۔کھانا کھاتے مرحا نے اچانک پوچھا۔

تمہارا اسلامباد بہت اچھا ہے لیکن ہمارے سوات کے آگے کچھ بھی نہیں ہے۔ساحل فخر سے بولا۔

سوات بھی بہت خوبصورت ہے انگیٹ پورا پاکستان ہی بہت خوبصورت ہے لیکن یہاں کی بات ہی الگ ہے۔بدر کے بولنے پر دونوں اسے دیکھنے لگے۔

ویسے تو لاہور کو پاکستان کا دل کہا جاتا ہے بٹ،

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Now ,Islamabad is the heart and soul of Pakistan, a city which symbolizes the aspirations of a young and dynamic nation that looks forward to a glorious future for its people, which

Posted On Kitab Nagri

welcomes modern ides but at the same time recognizes and cherishes its traditional values and its past history.

وہ انگلیش میں بولتا مرحا کو مبہوت کر گیا تھا۔

انگلش بولتے اسکا لہجہ برٹش انگلش جیسا ہوا تھا۔

بدر اسکے مبہوت ہونے پر مسکرایا۔

بلکل اسلیے تو عشق ہے مجھے اس شہر سے۔مرحا مدھم س کھکھلاتے بولی تھی۔

اسلامباد خوبصورت ہے بٹ ایسا بھی کیا ہے کہ تمہیں اس سے عشق ہے۔ساحل نے حیرت سے اسے دیکھتے پوچھا۔

بدر نے مرحا کو دیکھا۔

اسلامباد دنیا کا دوسرا خوبصورت ترین دارلحکومت جانا جاتا ہے۔

تم نے دیکھی نہیں ،یہاں کی فیصل مسجد اس قدر خوبصورت نظارہ دیتی ہے کہ دیکھنے والا دیکھتا رہ جائے۔

تم نے نہیں دیکھے یہاں کے والکنگ ٹریکس۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مارگلہ کی سڑکیں۔ جن پہ تم اپنے ہمسفر کے سنگ ہاتھ پکڑ کر نکلو تو دل کرتا ہے چلتا ہی جائے یہ سفر کبھی ختم نا ہو۔

وہ مدھم سا مسکرائی۔

اس جگہ کے بارے میں بات کرنا جس سے اسے عشق تھا اسے بہت پسند تھا۔

تمنے دیکھے ہیں کبھی رات کے وقت روشن ایئرپورٹس یوں لگتے ہیں جیسے وہ ستاروں سے بھرے ہوں۔

بہار کے موسم میں کھلے پھولوں کو دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے انسان خوابوں کی دنیا میں آ گیا ہو۔

تمنے نہیں دیکھے نا یہاں کے قدرتی نظارے جو انسان کی روح کو پر سکون کر دیتے ہیں۔

تم نے نہیں دیکھا بارش میں بھیگا اسلامباد، اسکی سڑکوں پر سلو ڈرائیونگ کرتی گاڑیاں۔

وہ دل پہ ہاتھ رکھتے جزب کے عالم میں بولتی جا رہی تھی۔

تم نے نہیں دیکھا نا سینٹورس مال کے قریب وہ برا وقت بتانے والی گھڑی۔

کبھی ڈرائیونگ کرتے مارگلہ کی سڑکوں کو دیکھا ہے۔

یہاں اتری بہاروں کو نہیں دیکھا نا۔

رات کے وقت یہاں کے پارک نہیں دیکھے تمنے۔

راوال جھیل کے اس خوبصورت پانی کو نہیں دیکھا تم نے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سب سے خوبصورت اور میری پسندیدہ ترین تم نے دیکھی نہیں مارگلہ کی پہاڑیاں،مارگلہ کی پہاڑیوں کی سڑکیں کس قدر خوبصورت اور پر سکون ہیں۔

یوں لگتا ہے جیسے جنت کا ٹکڑا ہو۔

اسنے سر اٹھاتے آسمان کی طرف دیکھتے گہری سانس کھینچی جیسے محسوس کیا ہو کہ وہ سچ میں ابھی مارگلہ کی سڑکوں پر کھڑی ہو۔تم نے نہیں دیکھا نا

The most hidden pristine resort..

یقین مانو دیکھو گے تو یوں لگے گا جیسے پریوں کے دیس میں آ گئے ہو۔

اور یہ جہاں تم بیٹھے ہو یہ مونال ریسٹورنٹ۔یہ نہیں دیکھ رہے تم۔مارگلہ کی پہاڑیوں پر واقعی یہ ریسٹورنٹ قدرتی نظاروں اور قدیم یادوں سے بھرا پڑا ہے۔

وہ پر سکون سا مسکرائی۔

بدر اور ساحل دونوں ہی مبہوت سے اسے سن رہے تھے۔

وہ اس قدر خوبصورتی اور محبت سے بول رہی تھی کہ دونوں کو اسکے اس شہر سے عشق پر کوئی شبہہ نا رہی۔

اسے اس شہر سے،مارگلہ کی پہاڑیوں سے،یہاں رچی فضا سے عشق تھا۔

اب بتاو۔اسنے ساحل کو دیکھتے ابرو اچکایا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہلکا سا مسکراتے نفی میں سر ہلا گیا۔

اب تمہیں اس شہر سے عشق ہے تو مجھے کیسے برا لگ سکتا ہے۔ کولڈ ڈرنک کا سپ لیتے وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

بدر نے لب بھینچے۔

تم بتاو بدر تمہیں اتنا پسند ہے یہ شہر تو تم نے ابھی تک یہاں کی خوبصورتی کو دیکھا کیوں نہیں۔

وہ اسے دیکھتے بولی۔

آپ نے دکھائی ہی نہیں۔۔وہ خوبصورتی سے مسکرایا۔

مرحا اسکے مسکرانے پر ایک لمحے کو سٹل ہوئی تھی۔

وہ عربی شہزادوں سا حسن رکھتا تھا یہ بات ماننے میں اسے کوئی عار محسوس نہیں ہوتی تھی۔

اسے آج تک اپنے باپ سے خوبصورت کوئی نہیں لگا تھا۔ لیکن بدر کو دیکھتے اسے اپنا تجزیہ غلط لگا تھا۔

وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے چیئر پہ بیٹھا تھا بلیک کوٹ میں ملبوس جس کے اندر سفید شرٹ کا پہلا بٹن کھلا تھا۔

ایپل جوس کا گلاس ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا! تھوڑی سی شیو بڑھی تھی اور بال ماتھے پر بکھرے تھے۔

ہینڈسم۔بے حد ہینڈسم اپنے باپ بھائی کے بعد اتنا وجیہہ مرد اس نے پہلی بار دیکھا تھا! یا پھر شائید اسے ہی پہلی بار کوئی اس قدر وجیہ لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بدر اسکی نظریں خود پر محسوس کرتے بے چین سا ہوا تھا۔بے اختیار اسنے شرٹ کا دوسرا بٹن بھی کھول دیا۔

مرحا کی نظر اسکے بازو پر پڑی۔سفید مردانہ کلائی جس پر بال نا ہونے کے برابر اتھے۔ہلکی سی نیلی رگیں ابھری ہوئ تھیں۔اسے اسکی بازو اور ہاتھ خوبصورت لگے تھے۔

ساحل نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسکی مسکراہٹ دیکھی وہ ہستے ہوئے کسی کو بھی گھائل کر سکتا تھا۔وہ مرحا جیسی لڑکی کو بھی مبہوت ہوتے دیکھ سوچ کر رہ گیا۔

ساحل کے بجتے فون نے تینوں کو ہوش میں لا پٹکا۔

ایکسوزمی مجھے جانا ہو گا۔۔وہ دونوں سے کہتا اٹھا تھا۔

مرحا کو خدا حافظ کہتے وہ وہاں سے چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تمہیں پتہ ہے میرے بابا کا تعلق مصر سے ہے۔لوگ کہتے ہیں انکا حسن بھی مصری ہے۔مجھے آج تک اپنے بابا اور بھائ کے علاوہ کوئ مرد اتنا وجیہہ نہیں لگا۔

لیکن تم بلکل کہانیوں میں لکھے ان عربی شہزادوں جیسے لگتے جیسے دیکھتے کوئ بھی لڑکی اپنا دل ہار دے۔

وہ صاف گوئی سے بولی۔بدر اسے دیکھ کر رہ گیا۔وہ مہرماہ شاہ کی بیٹی تھی صاف گو جو دل میں بات رکھنا جانتی ہی نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے تو لڑکیوں کو کہتے ہیں لیکن مجھے لگتا ہے تمہیں بھی خود کر چھپا کر رکھنا چاہیئے۔

مینز یہ شرٹ کے بٹن اور بازو کے کف ٹھیک سے بند کر کے رکھنے پڑے گیں۔ورنہ لڑکیاں بری طرح سے تم پر فلیٹ ہو جائیں گی۔وہ اپنی ہی بات پر قہقہ لگاتے بولی۔

بدر بھی اپنی مسکراہٹ نہیں روک پایا۔

کیا آپ بھی انہیں لڑکیوں میں سے ایک نہیں ہو سکتی جو مجھ پر دل ہاریں۔وہ اچانک اسکی طرف جھکتا عجیب سے انداز میں بولا۔

مرحا کے مسکراتے لب ساکت ہوئے۔وہ خاموش ہوتے بدر کو دیکھنے لگی۔

کچھ دیر خاموشی کا وقفہ آیا۔

خیر آپ نے مجھے اپنا شہر نے گھومایا ہی نہیں اور شہر وہ بھی اس قدر خوبصورت۔۔وہ کھنکھارتا بات بدل گیا۔

مرحا بھی سر جھٹکتی اسکی بات کی طرف متوجہ ہوئی۔

تم نے کبھی کہا ہی نہیں۔بٹ کوئی بات نہیں میں اب دکھاؤں گی۔اپنی ہر خوبصورت جگہ۔وہ پانی کا گلاس منہ سے لگاتے بولی۔۔

بدر سر ہلا گیا۔

ویسے تمہیں یہ شہر اتنا کیوں پسند ہے۔وہ اچانک اس سے پوچھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

پتہ نہیں بس شروع سے ہی پسند ہے جیسے آپکو اس شہر سے عشق ہے یوں کہہ لیں مجھے بھی ہے۔

وہ کندھے اچکاتا بولا۔

مرحا ہس پڑی۔ڈنر ختم کرتے وہ لوگ واپس آ گئے۔

💞💞💞

ہبی۔۔اپنی گڑیا سے کھیلتے براق کو پکارا۔

جی۔وہ اپنی اسائمنٹ بنا رہا تھا۔اسکی انٹرن شب ختم ہو گئی تھی۔اس اسکی کلاسز دوبارہ سٹارٹ ہو گئ تھیں۔

نور پچھلے ایک ہفتے سے یہیں تھی براق روز اسے آہان لوگوں سے ملوانے لے جاتا لیکن وہ وہاں رکتی نہیں تھی۔

ہبی کہنے کا بھی اسے براق نے ہی کہا تھا۔وہ اب کے سامنے اسے فرینڈ جبکہ اکیلے میں اسے ہبی کہتی تھی۔

اسکی دانین اور زین سے بہت بنتی تھی رات میں وہ بہارے کے ساتھ سوتی تھی۔لیکن آج بہارے کو بخار تھا زینی اسکے پاس تھی اسلیے دانین نے براق کو اسے اپنے کمرے میں لے جانے کا کہہ دیا۔

ہبی۔نور نے غصے سے اسے پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

براق نے سر اٹھاتے اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں غصہ دیکھتے وہ گہری سانس بھرتا فائلز رکھتے اسکی طرف بڑھا۔

جی ہبی کی جان۔۔اسکے ساتھ نیچے بیٹھتے اسکی ناک دباتے پیار سے کہا۔

نور مسکای۔۔۔دیکھیں آج میری گڑیا کی شادی ہے آپ بھی انوائیٹڈ ہیں۔

اب جلدی سے یہ دلہے کے ساتھ دلہن کو لینے ائیں۔وہ اسکے ہاتھ میں گڈا پکڑاتے بولی۔

براق نے نفی میں اس ہلاتے اس سے گدا پکڑا۔اسکے کہے مطابق وہ گڈے کی برات لے کر آیا۔

نور سجی ہوئی گڑیا کو اسکے پاس لے ای۔اس پر اپنے کھولونوں میں رکھے مصنوعی پھول پھینکتے چھوٹی سی چیئر پر بٹھایا۔دلہے کو بھی اسکے جیسی چیئر پر بٹھاتے وہ خوش ہوتی تالیاں مارنے لگی۔

ہبی دیکھو میری گڑیا کی شادی ہوگئی وہ براق کے بازو سے چپکتی خوشی سے بولی۔

براق اسکا خوشی سے دمکتا چہرہ دیکھ بے اختیار اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا۔

نور خاموش ہوتے اسے دیکھنے لگی کچھ سوچتے وہ بھی اسکے ماتھے پر لب رکھ گی۔

براق حیران ہوا تھا۔اسنے پر سوچ نظروں سے اسے دیکھا اسکے چہرے پر شرارت ابھری۔

اسنے آگے ہوتے نور کے دائیں گال پر لب رکھے۔یہی عمل بائیں گال پر کیا۔

نور نے بھی اسکے ڈارھی پر دائیں بائیں لب رکھے۔جبکہ براق کو اب جھٹکا لگا تھا جب اسنے اسکے لب پر نرمی سے لب رکھے رکھتے ہلکا سا چھوا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے وجود میں سپارک سا ہوا تھا۔اسنے جھٹکے سے نور کو اپنے سامنے کیا۔

یہ کیا ہے نور کہاں سے سیکھا ہے آپ نے یہ۔وہ اسے اپنے سامنے کرتا سختی سے بولا۔

نور نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

ہبی میں آپکی برائیڈ ہوں میں آپکو کس کر سکتی ہوں۔ناراضگی سے کہتے پھر سے اسکے ہونٹ چھونے چاہے۔۔

براق کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

نور مینے پوچھا کسنے سکھایا ہے یہ سب تمہیں۔وہ اپنی آواز میں سختی لاتا بولا۔

نور اب کچھ سہم گئ۔

وہ مینے ڈرامے میں دیکھا تھا۔نچلہ لب باہر نکالتے رونے کی تیاری پکڑتے کہا۔

نور تمہیں فون مینے اسلیے دیا تھا۔اسے گھورتے پوچھا۔

وہ نچلہ لب باہر نکالے بچوں کی طرح رونے لگی۔

براق نے بوکھلاتے اسے دیکھا۔

آپ گندے ہو گندے ہبی کوئ ایسے کرتا ہے اپنی فرینڈ اور برائیڈ کے ساتھ۔ایک تو پہلے اتنے دن مجھے یہاں کالا کر مجھ سے دور ہو گئے اور آج مجھ پر غصہ کر رہے ہو۔

اسکے سینے پر ہاتھ مارتے بری طرح سے روتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

براق دنگ سا اسے دیکھنے لگا۔ اسے لگا تھا کہ وہ یہاں آکر باقی سب میں بہل گئی ہے۔ لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اسے ایسے محسوس کرے گی۔

اچھا، اچھا میرا بچہ سوری سوری، اب ہبی آپکو نہیں دانٹیں گے۔ پکارا پراامس پلیز ہبی کو معاف کر دو۔ اسے اپنی گود میں کھینچتے کہا۔

وہ ہچکیاں بھرتی اسکی گردن میں چہرہ چھپائے رونے لگی۔

نور ہبی کا بچہ ہے نا۔ ہبی کو معاف کر دو۔ اسے پیار سے پچکارا۔

ڈانٹا کیوں۔ اسے غصے سے دیکھتے ناک سکوڑتے پوچھا۔

آپکو فون گیم کے لئیے دیا تھا آپ ایسے گندے ڈرامے دیکھ رہی تھی۔ غلط بات ہے نا۔ اسے پیار سے سمجھایا۔

وہ خاموش ہو گئی۔

اچھا ابھی بھی کس کرنا ہے۔ اسکا چہرے اوپر کرتے پوچھا۔

وہ کچھ دیر اسے دیکھتے رہی پھر نفی میں سر ہلا گی۔

میں کسی اور کو کروں گی۔ اسکی شرٹ سے ناک رگڑتے غصے سے کہا۔

براق کا دماغ بھک سے اڑا۔

Posted On Kitab Nagri

نور ہبی کا بچہ میری بات سنو۔ آپکو مجھے جتنے کسسز کرنے ہیں جہاں کرنے ہیں کروبٹ صرف اپنے ہبی کو کسی اور کو نہیں۔ اسنے نرمی سے کہا۔

کیوں۔۔ خفا سے لہجے میں پوچھا۔

گناہ ملے گا۔ اللہ جی تمہیں سزا دیں گی مائے بچہ۔ ہبی صرف اپنی برائیڈ کو اور برائیڈ صرف اپنے ہبی کو ہی کس کر سکتے ہیں۔ اسکی آنکھیں چومتے نرمی سے کہا۔

نور کچھ دیر سوچنے لگی۔

پر آپ تو مجھے کس نہیں کرتے ہیں نا ہی پیار کرتے ہیں۔ بھری آنکھوں سے اسے دیکھا۔

براق نے گہری سانس بھری۔ اب سے کروں گا کس بھی اور پیار بھی۔ اسے خود میں بھینچتے مدھم لہجے میں کہا۔

لیکن پہلے آپ پرامس کرو ہمارے بیچ جو بھی بات ہو گی یا کس آپ کسی سے ڈسکس نہیں کرو گی۔ یہ صرف آپکے ہبی اور میرے بچے کی بات ہو گی۔ ورنہ پھر آپکو سزا ملے گی۔

اسکے چہرہ ہاتھوں میں بھرتے پیار سے سمجھایا۔

اوکے پرامس۔۔ وہ مسکائی۔ یہ بات اسمیں اچھی تھی کہ وہ بہت جلد باتیں سمجھ بھی لیتی تھی اور مان بھی۔

Posted On Kitab Nagri

ویری گڈ۔براق نے اسکا ماتھا چوما۔

اب میں کس کرلوں۔چہرہ اونچا کرتے پوچھا۔

براق مسکرایا دیا۔ ہم۔۔سر ہلایا تو وہ مسکراتی اسکے گال کو لبوں سے چھونے لگی۔

وہ بار بار اسکے ہونٹوں پر اپنے لب مس کرتی براق کو بے چین کو گئ۔

میرا بچہ ایسے کس نہیں کرتے۔اسکے گلابی لب کو انگوٹھے سے سہلاتے گھمبیر لہجے میں کہا۔

تو پھر کیسے کرتے۔حیرانگی سے آنکھیں پھیلاتے پوچھا۔

میں سکھاوں۔اسکے لبوں سے لب مس کرتے پوچھا۔

وہ ہاں میں سر ہلا گئ۔

براق اسکے چہرے کو دیکھتا اسے لبوں پر جھکا۔وہ بہت نرمی سے اسکے لبوں پر جھکا اسکی سانسیں چرانے لگا۔

جبکہ نور اسکے گردن میں بازو ڈالے اب بے چین ہو رہی تھی۔

وہ کسمسای اس کے لیے براق کی اتنی نرمی بھی برداشت سے باہر تھی۔

براق اسکے کسمسانے پر پیچھے ہوا۔

ایسے کرتے ہیں کا میرا بچہ۔اسکی کمر سہلاتے گھمبیر لہجے میں کہا۔

مجھے نہیں کرنی۔وہ گھبرا کر بولتی اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

براق کا قہقہ گونجا۔وہ جانتا تھا وہ اسکی اتنی نرمی بھی برداشت نہیں کر پائے گی۔

اب تو میں روز کروں گا اور اس سے بھی زیادہ کروں گا۔ آخر کو میرے بچے کو مجھ سے پیار نا کرنے کی شکایت ہے۔۔وہ اسے خود میں بھینچے گھمبیر تا سے بولا۔

نور کپکپاتی اسکے سینے میں چھپتے آنکھیں موند گئ۔

براق کا یہ انداز اسے ڈرا گیا تھا۔۔

💞💞💞

وہ ہونٹوں پر مٹھی جمائے کافی دلچسپی سے سامنے کا منظر دیکھ رہا تھا۔

جبکہ زمل اس سے بے نیاز اس چھوٹی سی گڑیا سے کھیل رہی تھی۔ان لوگوں کے پڑوس میں جو لوگ رہتے تھے انکی ماں کی طعبیت اچانک خراب ہو گئ تھی۔گھر میں صرف انکی دو بہوئیں تھی جو انہیں آنا فانا ہوسپٹل لے گئیں۔ لیکن انکی چھوٹی بہو کی بیٹی جو ابھی چھ ماہ کی تھی وہ اسے ساتھ نہیں لے جا سکتی تھی اس لیے وہ اسے ادھر زمل کے پاس چھوڑ گئیں۔

زمل پہلے بھی انکے گھر آتی جاتی رہتی تھی اس بچی کے لیے۔اسے بچے بہت پسند تھے جہاں کہیں وہ بچو کو دیکھتی وہ وہاں سے ہل نہیں پاتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی بھی وہ سب سے لاپرواہ اس بچی کے بھرے بھرے گال ہونٹوں میں دباتے اسکے کان میں سرگوشیاں کرتی اسے کھلکھلانے پر مجبور کر رہی تھی۔

جبکہ آبان گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

جس دن سے انکا نکاح ہوا تھا۔اس سے اگلے دن سے ہی وہ بہت بزی ہو گیا تھا۔رگو داداوالے کیس میں وہ رات رات بھر گھر بھی نہیں آتا تھا۔

پورا ہفتہ وہ ایک پل کو سکون نہیں لے سکا۔اسکا فیصلہ ہونے کے بعد اسے سکون آیا تھا۔آج وہ جلدی پولیس سٹیشن سے آگیا تھا۔

جب سے گھر آیا تھا زمل اسی بچی کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔اب آبان کو اس بچی سے جیلیسی ہونے لگی تھی۔

زمل میرے لیے کافی بنا کر میرے روم میں لے آؤ۔وہ تحکم سے بولا۔

زمل ساکت ہوئی۔آج وہ پہلی بار سب کے سامنے یوں مخاطب کر رہا تھا۔

وہ کیوں بنائے گی دیکھ نہیں رہے وہ بزی ہے ملازمہ سے کہتی ہوں وہ بنا دے گی۔آیت نے اسے گھورا۔ماما میں ایک ہفتے سے سویا نہیں ہوں سر درد سے پھٹ رہا ہے وہ ملازمہ بلکل اچھی کافی نہیں بناتی۔اب میرا اتنا بھی حق نہیں کہ میں اپنی بیوی کو کافی کا کہہ سکوں۔اسکا موڈ بگڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں کیوں نہیں کہہ سکتے۔ابھی بنا دے گی۔ اٹھو زمل جاو بناؤ کافی اوور آبان کو دے کر او۔ زہرہ نے اسکے ہاتھ سے بچی لیتے اسے اشارہ کیا۔وہ روہانسے ہوتے اسے دیکھنے لگی۔

بنانے تک تو ٹھیک تھا لیکن اسے دے کر آنا۔

آبان سر جھٹکتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

زمل زہرہ کی ڈانٹ پر منہ بناتے کافی بنانے چلی گئ۔

نکاح کے دن کے بعد سے انکا سامنا ہونے کے برابر ہوا تھا۔اس سے وہ تو سکون میں تھی لیکن آج اسکا دل کانوں میں ڈھڑک رہا تھا۔

ڈرتے،ڈراتے وہ اسکے کمرے تک پہنچی، کپکپاتے ہاتھ سے نوک کیا۔

یس کی آواز پر وہ دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئ۔

کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔اسنے گھبراتے لائیٹس اون کر دی۔

آبان شرٹ لیس بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا۔

لائیٹس اون ہونے پر ناگواری سے کروٹ بدلتے سیدھا ہوا۔

اسے لگا تھا شائید ملازمہ یا آیت آئ ہو گی۔

زمل کو دیکھتے اسکے لبوں پر مسکراہٹ مچلی تھی۔جسے وہ لب بھینچتے سنجیدگی میں چھپا گیا۔

وہ آپکی کافی۔۔اسے شرٹ لیس دیکھتے وہ نظریں جھکائے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

چہرے پر واضح گھبراہٹ تھی۔

یہاں رکھ دو۔سائیڈ ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔

زمل نے گھبرا کر اسے دیکھا لیکن اسکی گہری نظریں خود پر محسوس کرتے وہ بھاری قدم اٹھاتے سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھی۔

اسکے وجود میں ہلکی ہلکی سی کپکپاہٹ تھی۔اسنے جھکتے کپکپاتے ہاتھوں سے ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔

آبان بیڈ کروان سے ٹیک لگائے گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

وہ واپس مڑتی کہ آبان کی آواز پر رک گئ۔

ادھر آؤ۔سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ج۔جی۔۔انگلیاں چٹخاتے مڑتے اسے دیکھا۔

یہاں آؤ۔۔ دوبارہ سے پکارا۔

وہ لرزتے قدم اٹھاتے دوبارہ سے اسکے قریب اگئ۔

بیڈ کے قریب رکتے جھکی نظریں اٹھاتے اسے دیکھا۔

آبان اسکا ہاتھ پکڑتے بیڈ پر بٹھاتے خود اسکی گود میں سر رکھ گیا۔۔

زمل نے بوکھلاتے اسے دیکھا۔

سر دبادو بہت درد کر رہا ہے۔دھیمے لہجے میں کہتے وہ کروٹ لیتا اسکے گود میں چہرہ چھپا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

زمل کو ڈر بھی لگ رہا تھا اور گھبراہٹ بھی ہو رہی تھی لیکن اسکی دھیمی آواز پر اسے اندازہ ہوا اسے سچ میں سر درد ہو رہا تھا۔ لیکن اسکے شرٹ لیس سینے کو دیکھتے اسکا دل اچھل کر حلق میں آیا۔ اوپر سے اسکے پھولے مسلز سے ڈر لگ رہا تھا۔

وہ کپکپاتے ہاتھوں سے اسکا سر دبانے لگی۔

اسکے نازک ہاتھوں کا لمس اپنے ماتھے پر محسوس کرتے آبان کو اپنا سر درد اڑتا محسوس ہوا۔

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیوں اسکے ساتھ نرمی برت رہا ہے۔۔ وہ تو اس سے بدلہ لینا چاہتا تھا اسے تڑپانا چاہتا جیسے وہ اتنے سال سے اپنوں سے دور رہ کر تڑپا تھا۔ لیکن اسکے سامنے ہی آتے ہی اسپر بس پیار نچھاور کرنے کا دل کرتا۔

اسکی انگلیاں اپنے بالوں میں محو رقص دیکھتے وہ سکون محسوس کرتے اسکے پہلو میں چہرہ چھپانے لگا۔

زمل جو فکر مندی سے اسکا سر دبا رہی تھی وہ ساکت ہوئی۔

آبان اسکی کمر پر ہاتھ لے جاتے اپنے ہاتھوں سے سہلانے لگا جان بوجھ کر اپنا چہرہ اسکے پہلوں میں چھپاتے اسنے اسکے پیٹ پر لب رکھے تو وہ اچھل پڑی۔

لیکن آبان نے اسکی کمر کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔

چہرہ اٹھاتے اسے دیکھا۔ وہ سرخ چہرے سے سختی سے آنکھیں مینچے ہوئے تھے۔

آبان نے اسکا چہرہ تھوڑی سے تھامتے خود پر جھکایا۔

Posted On Kitab Nagri

زمل نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔وہ سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔آبان اسکی آنکھوں میں دیکھتا اسکے لبوں پر انگوٹھا رب رکھتا اسے کانپنے پر مجبور کر گیا۔

اس دن کے بعد سے کتنی بار انہیلر کی ضرورت پڑی۔۔تھوڑا سا اوپر اٹھتے اسنے زمل کو کھینچا تو وہ بیڈ پر گرتی اسکے پہلو میں آ گری۔

اسکے اٹھنے سے پہلے ہی آبان سایہ کرتے اس پر چھا گیا۔۔

زمل نے کانپتے ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے پیچھے کرنے کی کوشش کی۔

مینے پوچھا اس دن کے بعد سے کتنی بار انہیلر یوز کیا ہے۔اسکے بھرے بھرے ہونٹ دیکھتے آبان کو اپنے حلق میں کانٹے سے چبھتے محسوس ہوئے۔۔

دو۔بار۔۔اسکی نظریں اپنے ہونٹوں پر محسوس کرتے کانپتے لبوں سے کہا۔

کیوں۔اسکے بال مٹھی میں بھرتے تیش سے پوچھا۔

جب مینے کہا تھا کہ اب سے میرے ہونٹ ہی تمہارا انہیلر ہیں تو پھر سانس لینے میرے پاس کیوں نہیں آئی۔کیوں نہیں میرے لبوں سے لپٹتے سانس کھینچی۔۔وہ سرد لہجے میں بے باکی سے اسکے چہرے پر پھنکارا۔

زمل تڑپ کر اسے دیکھنے لگی۔آنکھوں میں نمی لہرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

خبر دار، خبر دار اگر ایک آنسو بھی نکالا۔ واپس بھیجو ان آنسوں کو۔ وہ اسکی نم آنکھیں دیکھتے سختی سے بولا۔

زمل نے اسکے خوف سے آنکھیں مینچتے گہری سانس بھرتے آنسوں کو اندر دھکیلا تھا۔

آبان کچھ دیر اسے لرزتے دیکھتا رہا۔ اسکے لبوں پر طلب ہوتے بھی جھکنے کی بجائے وہ اسکی گردن میں منہ دیئے اپنی بئیرڈ سہلانے لگا۔

زمل سسک پڑی۔ اسکی ہلکی بئیرڈ سے اپنی گردن پر جلن سی محسوس ہونے لگی تھی اسے۔ آبان کبھی لبوں سے چھوتا تو اسکے بیئرڈ سہلاتا اسکی جان لبوں پر لے آیا۔

اسکی سانسیں رکنے لگیں۔

اچانک آبان اسکے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتا اسکا چہرہ اوپر اٹھاتا اسکی شفاف گردن اپنے سامنے کر گیا۔

وہ اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر جھکتے اسکی گردن پر دانت گاڑھ گیا۔ زمل کی مدھم چیخ نکلی تھی۔

لب دانتوں میں دباتے اسنے اپنی سسکیوں کو روکا۔ آنکھوں سے آنسو بہتے اسکے گال گیلے کر گئے۔

آبان جگہ جگہ اسکی گردن پر بے رحمی سے دانت گاڑھتا اسکی شہ رگ پر رکا۔

اسنے ہونٹوں میں دباتے اسکی شہ رگ کو ہونٹوں سے سہلایا۔

زمل بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپنے لگی۔ اسے انہیلر کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آبان اسکی حالت کی پرواہ کیے بغیر اب اسکی اپنی شدتوں سے اسکی جامنی ہوتی گردن کو لبوں سے چھوتے لگا۔

گردن سے ہوتا وہ اسکے کندھوں تک ایا۔اسکی شرٹ کندھوں سے سرکاتے اسنے جابجا اپنے لب رکھے

۔

زمل نے تکیے پر سر پٹکتے اسکے کندھوں کو دبوچتے ہوش دلایا۔

آبان نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

سانس چاہئیے۔اسکے کان کی لو کو ہونٹوں میں دباتے خمار آلودہ لہجے میں پوچھا۔

زمل نے اثبات میں سر ہلایا۔

لے لو اسکے ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ کرتے فراخ دلی سے کہا۔

زمل نے بے بسی سے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا۔

آبان کی آنکھوں میں سرخی بڑھی تھی۔وہ کندھے اچکاتا اسکی گردن سے نیچے جھکا۔

اسکے دھڑکنوں پر لب رکھتے آبان اسکا سانس اٹکا گیا۔

وہ جانتی تھی وہ جان بوجھ کر یہ گستاخیاں کر رہا ہے تاکہ وہ بے بس ہوتی اسکے لبوں سے لب جوڑتے سانس لے۔لیکن زمل کو اپنا انہیلر ہی چاہئیے تھا۔

وہ نیلی پڑتی اسکے کندھے پر مکے مارنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

آبان چہرہ اٹھائے اسے دیکھنے لگا۔

انہیلر تمہیں ملے گا نہیں۔ سانس چاہئیے تو لے لو۔ اسکے چہرے پر اپنی سلگھتی سانسیں چھوڑتے گھمبیر تا سے کہا۔

جبکہ ہاتھ بے باکی سے کمر کو چھوتے اسکی نشیب و فراز میں الجھنے لگے۔

زمل نے شدت سے روتے اسے دیکھا۔ بے بس ہوتے اسنے خود پر جھکے آبان کے لبوں سے لب جوڑ دیئے۔

اسنے ویسے ہی سانس کھینچا جیسا انہیلر سے کھینچی۔

آبان مسرور ہوتا اسے اپنی سانسیں کھینچنے دے رہا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوئی تو آبان ہوا میں سانس کھینچتے پھر سے اسکے لبوں پر جھکے اسے سانس دینے لگا۔

زمل کی سانس بحال ہوئی۔ وہ گہری سانسیں بھرتے نڈھال سی تکیے پر گری۔

لیکن آبان کی طلب کہا مٹی تھی۔ اسے ریلکس ہوتے دیکھ وہ اسکے لبوں پر جھکتا شدت سے اسکی سانسوں سے سانس الجھانے لگا۔

زمل نے بھی شدت سے مزاحمت کی۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے آبان کے سینے پر مکے مارے۔اپنی ٹانگیں چلاتے اسنے آزاد ہونے کی کوشش کی لیکن آبان اسکے ہاتھوں کو قابو کرتا تکیے سے لگاتا اسکی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے قابض کر گیا۔جبکہ دوسرے ہاتھ سے اسے کمر سے اٹھاتے خود میں بھینچا۔

وہ اسکی سانس کھینچتا پھر اسے سانس دیتا۔زمل سانسوں کے کھیل پر تڑپ کر رونے لگی۔

آبان اسکا نچلہ لب دانتوں میں جکڑتے شدت سے دبایا جیسے دانتوں سے چبانا چاہتا ہو۔گہرا زخم اسکے ہونٹ پر دیتے وہ پیچھے ہوا۔

زمل کی مدھم سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں۔

کیوں رو رہی ہو بے بی۔۔؟کروٹ بدلتے اسے اپنے سینے پر گراتے پوچھا۔اسکا اپنا سانس بھی پھولا ہوا تھا۔آنکھوں میں خمار کی سرخی تھی۔

زمل ہچکیاں بھرتی اسے دیکھنے لگی۔

ایسا تو ابھی کچھ کیا ہی نہیں بے بی جو تمہیں یوں ہچکیاں یا سسکیاں بھرنی پڑے۔اسکے آنسوں صاف کرتے معنی خیز لہجے میں کہا۔

ابھی تو تم پر غسل فرض نہیں ہوا پھر کیوں سسکیاں بھر رہی ہو۔

اسکے مسلسل سسکنے پر اسکے لبوں کا شدت بھرا بوسہ لیتے خمار آلودہ لہجے میں کہا۔

زمل نے خوف سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

بتاو کیوں رو رہی ہو۔۔؟اسکی خوفزدہ آنکھیں دیکھتے نرمی سے پوچھا۔

ا۔اپ۔بہت گن۔دے ہیں۔مج۔ھے آپکے س۔ساتھ نہیں رہنا۔

آئی۔ائی۔ہیٹ۔یو مونسٹر۔اسکے سینے پر مکے برساتے ہچکیوں سے کہا۔

آبان کا مدھم قہقہ گونجا۔

ابھی سے ہیٹ کر رہی ہو ابھی تو صرف تمہیں چھوا ہے جب میں تمہارے نازک وجود میں پوری شدت سے اتروں گی پھر تو تم مجھے مار ہی دو گی بے بی۔۔اسکی ناک سے ناک ناکرتے گھمبیر مدھم آنچ دیتے لہجے میں کہا۔

ک۔۔کیا مطلب۔وہ خوف سے سیاہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی۔

کتنے سال کی ہو تم۔گہری نظروں سے دیکھتے پوچھا۔

بائیس۔نا سمجھی سے اسے دیکھتے کہا۔

کیا پڑھتی ہو۔۔۔؟اسکے رخسار سہلاتے پوچھا۔

جی۔۔؟وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

کمپیوٹر یا سائنس۔۔اسکی حیرت سے کھلی بڑی آنکھیں دیکھتے پوچھا۔

کمپیوٹر۔۔جھجھکتے کہا۔

آبان نے گہری سانس بھری۔

Posted On Kitab Nagri

بائیس سال کی لڑکی کو کم از کم میاں بیوی کے رشتے کا تو پتہ ہی ہوتا ہے۔

پھر بھی بائیس سال کی ہو میاں بیوی کے رشتے کی گہرائیوں کا نہیں پتہ۔۔اسکے چہرے سے بال ہٹاتے پوچھا۔

زمل کا چہرہ بھانپ چھوڑنے لگا۔

آبان اب پر سوچ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ بہت معصوم سی تھی۔سادہ سی۔آیت سے اسے پتہ چلا تھا کہ وہ کہیں آتی جاتی بھی نہیں تھی کبھی اپنے کالج یا سکول ٹرپ پر بھی نہیں گئ۔اسنے شائید آج تک اپنا اسلامباد بھی پوری طرح سے نہیں دیکھا ہو گا۔

موبائل وہ نا ہونے کے برابر یوز کرتی تھی اسے کوکینگ کا شوق تھا اسلے وہ سارا دن کچن میں گھسی رہتی۔

آج کل کے زمانے میں بھی زمل جیسی معصوم بھی لڑکیاں تھیں جنکے ماں باپ انکی معصومیت کو وقت سے پہلے ختم نہیں کرتے تھے۔موبائل پر صرف اپنے کام کا یوز کرنا انہیں ہر بری چیز سے بھی دور رکھتا تھا۔

وہ سوچ کر رہ گیا۔

کوئی بات نہیں میں ہوں نا میں سمجھا دوں گا اپنے بے بی کو سب کچھ۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے پیار سے کہا۔

ک۔کیا سمجھانا ہے۔۔اسکے سینے میں سمٹتے چہرہ اٹھاتے اسے دیکھتے پوچھا۔

رومینس بے بی۔آنکھ ونک کرتے کہا۔

وہ سٹپٹاتے اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

چھپ کیوں رہی ہو بے بی مجھے اپنی بیوی اپنے جیسی بے باک چاہیے نا کہ شرما کے میرے سینے میں چھپنے والی۔۔

وہ بے باک گستاخی کرتے بولا۔

زمل نے روہانسے ہوتے اسے دیکھا جواب کروٹ لیتا اسے اسپر گہری گھٹا کی طرح چھا گیا۔

ک۔کیا کر رہے ہیں۔اسے اپنے سینے پر سر رکھتے آنکھیں موندتے دیکھ کہا۔

سو رہا ہوں بے بی۔کیا تم چاہتی ہو میں ناسو کر گستاخیاں کرتا رہو۔شرارت سے اسے دیکھتے کہا۔

ن۔نہیں باہر مامالوگوں کو پتہ ہے میں یہاں ہوں۔وہ سٹپٹاتے بولی۔

تو۔۔ائیبرو اچکاتے پوچھا۔

سب کیا سوچیں گے میں اتنی دیر۔۔ہتھیلیاں اسکے سینے پر جماتے کہا۔

یہی سوچیں گے اپنے شوہر کو دو گھڑی سکون دے رہی ہے اچھی بیوی کی طرح۔اب چپ ہو جاؤ سونے دو مجھے۔نہیں تو ابھی ہوش ٹھکانے لگا دوں گا تمہارے۔

Posted On Kitab Nagri

بے باکی سے کہتے وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپائے آنکھیں موند گیا۔

زمل نے بے بسی سے اسے دیکھا وہ اس پر اپنا پورا وزن ڈالے ہوئے تھا اوپر سے اسکی سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتے وہ بے چین ہوئی تھی۔

لیکن اسکی دھمکی کی وجہ سے خاموشی سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

آبان کچھ ہی دیر میں سکون محسوس کرتا نیند میں چلا گیا۔اسکی بھاری سانسوں سے زمل کو اندازہ ہوا کہ وہ واقعی تھکا ہوا تھا۔

اسکا شرٹ لیس سینہ دیکھتے اسے شرم بھی آرہی تھی لیکن اسکی نیند کے خیال سے وہ خاموشی سے پڑی رہی۔

اسے پتہ ہی نہیں چلا جب وہ خود بھی گہری نیند میں چلی گئی۔

اسکی نازک بانہوں کا حصار اپنے گرد محسوس کرتے آبان نے نیند سے بھری آنکھیں کھولتے اسے دیکھا وہ گہری نیند میں شائید اسے اپنا تکیہ سمجھتی خود میں بھینچے کی کوشش کر رہی تھی۔

آبان کے ماتھے پر بل پڑے کیا وہ تکیے کو اس طرح خود میں بھینچ کر سوتی تھی۔

غصے سے اسے دیکھتے سوچا۔

اسکے ہلکے سے وا ہوئے ہونٹوں کو دیکھتے وہ نفی میں سر ہلاتا نرمی سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے اوپر کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

واقعی بے بی ہے۔اسکے نچلے لب پر اپنے دیے زخم کو انگوٹھے سے سہلاتے سوچا۔

اسے اس وقت شدید نیند آرہی تھی۔زمل کو خود میں بھینچے وہ ریموٹ سے لائیٹس اوف کرتا اے۔سی کی سپیڈ بڑھا گیا۔

باہر ابھی شام کے چار ہوئے تھے لیکن وہ خود پر اور زمل پر چادر اوڑھے آنکھیں موند گیا۔

💞💞💞

آپی یہ دیکھیں یہ آپ پر بہت اچھا لگے گا۔ایزل ہانیہ کے سامنے لہنگا رکھتے بولی۔وقت گزرتا جارہا تھا جبکہ انکی شاپنگ ابھی ویسے کی ویسے ہی تھی۔روز بازاروں کے چکر لگتے لیکن کچھ خاص پسند نا آنے پر وہ لوگ ایسے ہی واپس آجاتی۔

آج بھی وہ لوگ مال آئے ہوئے تھے شاپنگ کے لیئے۔

یہ کافی اچھا ہے۔ہانیا کو پسند ایا۔ڈیسنٹ سا مہندی کے فنکشن کے لحاز سے بلکل پرفیکٹ تھا۔

اوکے تو پھر یہ ڈن کریں۔ماہین بھابھی نے پوچھا۔

جی ماما یہ ڈن کر دیں میری طرف سے۔ہانیہ نے کہا تو انہوں نے ہانم اور روشانے کے لیئے بھی ویسے ہی سیم ڈریس نکلوائے انسے پوچھنے کے بعد وہ تینوں سیم لہنگے ڈن کر دیئے۔

Posted On Kitab Nagri

مائیوں کا سب لڑکیوں کا پہلے ہی ہو چکا تھا۔ آج کے دن وہ لوگ صرف مہندی کے ڈریس دیکھنے آئے تھے۔

دلہنوں کے ہو گئے تو باقی لڑکیوں کے لیئے دیکھنے لگے۔

ماما۔حازق کی آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

اپنے کال کی تھی۔وہ سیدھا مہر کے پاس ایا۔

جبکہ ایک ہفتے بعد اسے اپنے سامنے دیکھتے ایزل کا دل ڈھڑکا۔

ہاں جیولر کے پاس کچھ ڈائمنڈز کے سیٹ رکھوائے تھے ہمیں ابھی دیر ہے تو وہ تم گھر لیتے جاؤ ایسے ساتھ لے کر گھومنا مجھے سیف نہیں لگا۔انکی شاپ بند ہونے میں بس آدھا گھنٹہ رہ گیا ہے۔مہر نے کہا تو وہ اس سے شاپ کا پوچھنے لگا۔

ایزل کو۔پتہ ہے یہ تمہارے ساتھ چلی جائے گی۔

جاو ایزل بیٹا حازق کو اس جیولر کے پاس لے جاو۔مہر نے کہا تو نا چاہتے ہوئے بھی وہ سر ہلاتے اسکے ساتھ چلی ائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حازق ایک ہفتے بعد اسے اپنے سامنے دیکھتے لب بھینچ گیا وہ اس ایک ہفتے میں جتنا بزی رہا تھا اسے وقت نہیں ملا ایزل سے بات کرنے کا بھی لیکن وہ اسے سبق بھی سکھانا چاہتا تھا جو اسے دیکھتے جان بوجھ کر اپنا رستہ بدل کر نکل جاتی تھی۔

ایک فلور چھوڑ کر اوپر والے فلور پر وہ اسے لے ائ۔

شاپ میں انٹر ہوتے شاپ کیپر نے اسے پہچان لیا تھا۔

ساری جیلوری ڈن کرواتے وہ لوگ واپس آنے لگے تو حازق کی نظر سامنے لگی نتھلی پر گئ۔

وہ گولڈ کی برائیڈل نتھ تھی جس میں صرف ایک موتی تھا باقی اسکے سہارے کے لیئے تین موتیوں کی لڑیاں تھیں جو بالوں میں اٹکانی تھیں۔

وہ بے ساختہ رک گیا۔

نظریں گھماتے اسے چھوٹی چھوٹی ہیرے کی نتھلیاں دکھیں اسے شدت سے یہ چھوٹی سی نتھ ایزل کے ناک میں دیکھنے کی خواہش ہوئ۔

ایزل اسے رکتے دیکھ حیرت سے اسے دیکھنے لگی اسکی نظریں نتھلی پر دیکھتے اسکا دل دھڑکا تھا۔

حازق نے ایزل کو دیکھا اسکی تو پریسینگ ہی نہیں ہوئ تھی۔

کچھ سوچتے اسنے شوپ کیپر کو دیکھا۔

کیا آپ لوگ نوز پریسینگ بھی کرتے ہیں۔ سنجیدگی سے ہوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی سر۔شوپ کیپر نے کہاتو حازق کا دل مچلا۔

جبکہ ایزل منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔اسے اپنی طرف متوجہ پاتے اسنے نفی میں سر ہلایا۔

پیچھے کو قدم لیتے اس سے پہلے کہ وہ بھاگتی حازق اسکا بازو پکڑتے شاپ کیپر کی بتائی سائیڈ پر آ گیا۔

وہاں ایک درمیانہ عمر کی عورت تھی جو کسی لڑکی کے کان کی پریسینگ کر رہی تھی۔

کافی لڑکیوں اس پاس کھڑی تھیں شائید انتظار میں تھی۔

ایک مرد کو اس سائیڈ دیکھتے وہ حیران ہوئیں۔

مجھے اپنی بیوی کی نوز پریسینگ کروانی ہے۔لڑکیوں کے نظریں خود پر محسوس کرتے سنجیدگی سے کہا۔

نہیں۔میں نہیں کروں گی میری مجھے نہیں کروانی۔ایزل رونے لگی۔

اسے بہت ڈر لگتا تھا اس لیے تو اسنے آج تک کروائی نہیں۔

حازق نے مسکراہٹ روکتے اسے دیکھا۔

ڈونٹ وری میری جنگلی بلی کچھ نہیں ہو گا۔اسے خود سے لگاتے مدھم لہجے میں کہا۔

لڑکیاں انہیں دیکھتے دبی آواز میں ہسنے لگیں۔

خود کروالو۔ایزل نے غصے سے کہا۔

آپ پلیز کریں۔اسکے بازو قابو کرتے اسنے سامنے چیئر پر بٹھاتے اس عورت سے کہا۔۔

مجھے نہیں کروانی میر میں بتا رہی ہوں خبر دار جو مجھے ہاتھ لگایا۔وہ چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لڑکیاں منہ پر ہاتھ رکھے دبی مسکان سے اسے دیکھنے لگیں۔

حازق نے ایک ہاتھ سے اسکے دونوں ہاتھ قابو کرتے جبکہ دوسرا ہاتھ اسکی کمر میں ڈالتے ایزل کو پیچھے سے سختی سے خود میں بھینچا کہ وہ ہل بھی نہیں پائی۔

وہاں موجود لڑکیاں اور وہ عورت سرخ چہرے سے سٹپٹا گئیں۔

ایزل اب ٹانگیں چلا رہی تھی جب اچانک بیلٹ میں بندھ گئیں۔

اسنے آنکھیں پھاڑتے حازق کو دیکھا۔

یہ ویسے تو بچوں کے لئیے ہوتا ہے لیکن شائید آپکی بیوی کے لئیے کام اگیا۔وہ عورت دبی مسکان سے کہتے ایزل پر جھکی۔

اے ہاتھ مت لگانا مجھے تم مجھے جانتی نہیں۔وہ اسے دھمکانے لگی۔

جنگلی بلی اب تم نے مزاحمت کی تو میں یہیں سب کے سامنے تمہاری سانسوں پر قابض ہوتا اپنے ہاتھ سے تمہاری پریسینگ کروں گا صرف نوز پریسینگ ہی نہیں تمہارے بیلی بٹن کی پریسینگ بھی اپنے ہاتھ سے کروں گا۔

وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا ایزل کا چہرہ سرخ کر گیا۔

وہ بے بسی سے اسے دیکھتے مزاحمت روک گئ۔

لڑکیاں حازق کو سرگوشی کرتے دیکھ اور اب ایزل کو ساکت ہوتے دیکھ کھکھلا کر ہس پڑیں۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے کاٹ دار نظروں سے سب کو دیکھا وہ اچانک خاموش ہو گئیں۔

وہ عورت اب نشان لگاتے حازق کی پسند کی گئ نتھ کو تھامے ایزل کی پریسینگ کرنے لگی۔

آہہہ مما۔۔ جیسے ہی نتھ اسکی ناک میں گئ وہ چیخ پڑی۔

اتنا تو بچے بھی نہیں روتے ہونگے جتنا وہ چیخ رہی تھی۔

میر مجھے بہت پین ہو رہا ہے۔ نچلہ لب پھیلاتے بچوں کی طرح روتے کہا۔

چھوٹی سی ناک جسمیں اب ہیرے کی چھوٹی سی نتھ چمک رہی تھی وہ سرخ ہو گئ تھی۔

بس بس جنگلی بلی ہو گیا دیکھو بس اتنی سی بات تھی۔ حازق اسکے ہاتھ چھوڑتا اسے خود میں بھینچتا اسکی کمر سہلاتا بولا۔

لیکن مجھے بہت پین ہو رہا ہے۔۔۔ ہچکیاں بھرتے وہ اونچی آواز میں رونے لگی۔

حازق نے پریشانی سے اس عورت کو دیکھا جیسے وہ رو رہی تھی اسے اندازہ نہیں تھا کہ اتنا پین ہوتا ہے۔

بڑی عمر میں کرواو تو پین تھوڑا زیادہ ہوتا ہے بٹ یہ سپرے، ڈراپس اور پین کلر لے لیں اس سے آرام ملے گا۔

وہ ایک پین کلر اسکے ہاتھ میں دیتے بولی جبکہ باقی سامان لڑکے کو پیک کرنے کا کہا۔

میری جنگلی بلی پین کلر کے لوا بھی سارا درد بھاگ جائے گا۔ اسکے ماتھے پر لب رکھتے پچکارتے کہا۔

وہاں کھڑی لڑکیاں بری طرح سے سرخ پڑتی سٹپٹاتے چہرہ موڑ گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھتے اسکے سے پین کلر لیتے کھالی۔

اسکے ناک پر نرمی سے ڈراپس ڈالتے حازق اسکی بھیگی متورم آنکھیں دیکھتا اب پریشان ہو رہا تھا۔

وہ بڑے سے بڑے درد پر بھی ایسے نہیں روتی تھی۔۔

اسکا دل کیا وہ اسکے ناک اور آنکھوں پر پر لبوں پر مرحم رکھے لیکن پبلک پلیس کا خیال رکھتے نرمی سے اسے خود سے لگاتے وہ سامان اٹھاتے باہر آگیا۔

ایزل بیچ بیچ میں ہچکی لیتے بری طرح سے آنکھیں رگڑتی اسے سہی معنوں میں بوکھلا کر رکھ گئ۔وہ اسے فوڈ کارنر میں لے ایا۔

فیملی فوڈ پوائینٹ تھا پر ائیویسی کا خیال رکھا گیا تھا پر دہ ٹھیک کرتے وہ اسکی طرف متوجہ ہوا۔اب انہیں کوئ نہیں دیکھ سکتا تھا۔

بہت زیادہ درد ہو رہا ہے۔متفکر ہوتے اسکا ہاتھ ناک سے ہٹاتے کہا۔

ہاں۔۔زور و شور سے سر ہلایا۔

حازق نے اسکے سرخ ناک دیکھتے جھک کر اسکے ناک پر نرمی سے لب رکھے۔پھر اسکی نتھلی کو نرمی سے لبوں سے چھوا۔

بس پین کلر لی ہے ناٹھیک ہو جائے گا۔اسے چیئر سے اٹھاتے اپنی گود میں بٹھاتے پچکارتے کہا۔

ایزل کا دل گدگدایا۔حازق میر کی اپنی لیئے فکر اور توجہ اسکا سارا درد اڑا گئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اسکے آنکھوں کو نرمی سے چومتے اسکے آنسوں اپنے حلق میں اتارے۔

اسکے گلابی لب جنہیں وہ بچوں کی طرح مروڑتی رو رہی تھی انہیں دیکھتے حازق کو اپنا حلق سوکھتا محسوس ہوا۔

وہ اسکا چہرہ اوپر اٹھاتے اسکے لبوں پر قابض ہوا۔

ایزل جو مزے سے اس سے لاڈ اٹھوا رہی تھی گھبرا کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

وہ شدت سے اسکی سانسیں پیتا ایزل کو بوکھلا کر رکھ گیا۔

اسکے نچلے لب کو ہونٹوں سے کھینچتے وہ اسے سسکنے پر مجبور کر گیا۔

ایزل گہری سانس بھرتی بامشکل اپنی سسکتی دباتے اسکے سینے پر سر رکھ گئ۔

اسکے لبوں کو اپنی شدت سے سرخ ہوتے دیکھ وہ مطمئن ہوتا اسکے رخسار سہلانے لگا۔

جبکہ لمحہ بالمحہ اسکی سرخ ہوتی ناک اب اسے پھر سے پریشان کرنے لگی۔

کیا ابھی بھی پین ہو رہا ہے۔اسکے نتھلی پر نرمی سے لب رکھتے پوچھا۔

ایزل کو پین تو نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ زور و شور سے سر ہلا گئ۔

وہ یہ بھی بھول گئ کہ اسکی گود میں بیٹھی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر کچھ دیر تک بھی کم نا ہوا تو پھر ڈاکٹر کے پاس چلیں گے کہیں مرحا کی طرح تمہیں بھی کوئی ریکشن نا ہو گیا ہو۔۔پر سوچ نظروں سے اسکے سرخ ناک دیکھتے کہا۔

ایزل گھبرا کر اسے دیکھنے لگی۔

حازق نے اسکے لیئے اسکی فیورٹ آئیس کریم اور جوس آڈر کیا شائید وہ بہل جائے۔

سر آڈر۔۔باہر سے آتی آواز پر وہ جلدی سے اسکی گود سے اٹھی۔

حازق نے یس کہتے اسے اندر آنے کا کہا۔

وہ آڈر رکھتا چلا گیا۔

ایزل نے بھرپور طریقے سے آئیس کریم سے انصاف کیا تھا۔حازق اسے بچوں کی طرح کھاتے دیکھ ناک چڑھا گیا۔وہ صفائی ستھاری کے معاملے میں کافی پوزیسو تھا۔

جوس ختم کرتے اسنے ہاتھ کی پشت سے ہونٹ صاف کرنا چاہے لیکن حازق اسکا ہاتھ پکڑ تا یکدم اسکے ہونٹوں پر جھکا تب تک جب تک اسے جوس اور آئیس کریم کا ذائقہ اپنے حلق میں گھلتا محسوس نا ہوا۔

اچھے سے اسکی سانس پھلاتے وہ پیچھے ہوا تو وہ سرخ قندھاری چہرے کے ساتھ نظریں چرا گئی۔

چلو۔بل پے کرتے اس سے کہا تو وہ سر ہلاتے اسکے ساتھ چل پڑی۔

گارڈز کو فون کرتے اسنے سارا سامان اسے دیا تب تک ایزل نے مہر کو فون کرتے پوچھ لیا کہ وہ کہاں ہیں۔مہر سے جگہ کا پوچھتے وہ حازق کے ساتھ اس طرف بڑھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اب تو بلکل درد نہیں ہو رہا نا۔ مہر لوگوں کو دور سے دیکھتے حازق نے رکتے اس سے پوچھا۔

ایزل نے معصومیت سے اسے دیکھا۔ ابھی بھی تھوڑا تھوڑا سا ہے۔ اداس چہرے سے کہا۔

اس سے پہلے کہ حازق کچھ کہتا مہر لوگ اسے دیکھتے انکے قریب آگئیں۔

تبھی حازق کا فون بج اٹھا۔ وہ سب کو دیکھتا مطمئین ہوتا فون کی طرف متوجہ ہوا۔

اتنی دیر ایزل۔ مرحا نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھا۔

ارے یہ کیا تمنے نوز پریسینگ کروالی۔ زرنور کی حیرت بھری آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

آپکے لاڈلے داماد نے زبردستی کروائی ہے۔۔ منہ بسورتے کہا۔۔

ہاہاہاہا۔ لیکن بہت پیاری لگ رہی ہے میری جان۔ مہر نے اسکا ماتھا چومتے کہا۔

واقعی اسکے گلابی چہرے پر وہ نتھ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

درد تو نہیں ہو رہا نا۔ زہرہ نے فکرمندی سے اسکی سرخ ناک دیکھتے پوچھا۔

ارے نہیں نہیں بڑی ماں۔ بس ہلکا سا ہوا تھا انجیکشن لگنے جیسا۔ پین کلر لیتے وہ ہلکا سا بھی چلا گیا۔

آنکھیں پٹپٹاتے مزے سے کہا۔

حازق جو کال سنتے انکی طرف مڑا تھا اسنے حیرت سے ایزل کو دیکھا۔

وہ تو ہچکیاں بھرتی ایسے رو رہی تھی جیسے خدانخواستہ اسکی ناک ہی اتر گئی ہو۔ اور ابھی بھی تو کہہ رہی تھی کہ درد ہو رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اوتو مسز زحازق میر کو میری توجہ چاہیئے تھی۔انٹر سنٹنگ۔کچھ سوچتے وہ مسکرا دیا۔

اب تو بہت اچھے سے توجہ دینی پڑے گی۔سوچتا وہ باہر کی طرف بڑھ گیا۔

جبکہ وہ لوگ اب اپنی شاپنگ کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

💞💞💞

اسنے کسمسا کر کروٹ لینی چاہئ تھی سخت گرفت خود پر محسوس کرتے مندی آنکھیں کھولتے دیکھا۔

سفید مردانہ بازو اسکی کمر کے گرد لپٹا تھا۔

آنکھیں جھپکتے اسنے سمجھنے کی کوشش کہاں ہے۔

پھر اسے یاد آیا وہ آبان کو کافی دینے آئ تھی اور پھر اسکی شدتیں یاد کرتے وہ سرخ پڑی۔

چہرہ اوپر اٹھاتے اسے دیکھا وہ پر سکون چہرے سے گہری نیند میں تھا۔

وہ دونوں اس قدر سکون سے سوئے تھے کہ کروٹ بھی نہیں لی۔اسکا پر سکون چہرہ دیکھتے سوچا۔

بے ساختہ گھڑی کی طرف دیکھا جہاں سات بج رہے تھے۔

افف۔۔اسنے آبان کا بازو ہٹانے کی کوشش کی۔

اسکی مزاحمت سے آبان کی آنکھ کھل گئ۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں جانا ہے۔نیند کے خمار سے بھاری ہوتی آواز میں کہا۔

ر۔رات ہو گئ باہر۔سب کیا سوچ رہے ہو نگیں۔۔پلیز جانے دیں۔۔روہانسے لہجے میں کہا۔

آبان اسکے نم لہجے پر گہری سانس چھوڑتا بازو ہٹا گیا۔

وہ تیزی سے اٹھتی ڈوپٹہ سہی کرتے اتنی سپیڈ سے اسکے کمرے سے بھاگی تھی کہ آبان کا قہقہ گونجا۔

آنکھیں مسلتے وہ دوبارہ بیڈ پر گرا اسکا ارادہ ابھی اور سونے کا تھا۔

لیکن اب نیند نہیں آرہی تھی۔بیزاری سے اٹھتے وہ فریش ہونے چلا گیا۔

💞💞💞

آنٹی سب کہاں ہے۔خالی گھر دیکھتے چونک کر پوچھا۔

ساری خواتین تو شاپنگ پر گئ ہیں۔

آبان سر شائید اپنے کمرے میں ہیں۔

ارحم اور زیان بابا شاہ ولا ہیں۔اور باقی مرد ابھی آفس سے نہیں ائے۔

انکی پرانی ملازمہ جو کافی وقت سے انکے ہاں کام کرتی تھی اسنے بتایا۔

میرے بغیر ہی شاپنگ پر چلی گئیں۔آنکھوں میں نمی لیے کہا۔

آپ سو رہی تھیں نا بیٹا۔وہ اسے دیکھتے پیار سے بولیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کیاہوا۔۔ آبان کی آواز پر وہ جھٹکے سے مڑی۔

غصے،اور شکوے سے اسے دیکھتے وہ نم آنکھیں رگڑتے اپنے کمرے میں بھاگ گئ۔

آبان نے حیرت سے اسے دیکھا۔

آنٹی سب ٹھیک ہے زمل کو کیاہوا۔اسکی پشت دیکھتے پریشانی سے پوچھا۔

وہ ساری خواتین اسے چھوڑ کے شاپنگ پر چلی گئ نا اس لیے اداس ہو گئیں۔انہوں نے تاسف سے کہا

تو وہ سر ہلاتے اسکے پیچھے گیا۔۔

زمل۔۔وہ بیڈ پر بیٹھی تو رہی تھی۔

اواز پر بھی سر نہیں اٹھایا۔

بے بی۔ آبان اسکے قریب آیا۔

زمل شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھتے رخ موڑ گئ۔

میرا بے بی ناراض ہے۔۔ آبان گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھا۔

زمل حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

ا۔اپ پلیز ایسے نا بیٹھیں۔بے چین ہوتے کہا۔

کیسے نا بیٹھوں۔۔اسکے آنسو صاف کرتے نرمی سے پوچھا۔

میرے۔پیروں میں۔ جھجھکتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں جب میں تمہاری قربت میں تمہارے پاؤں چوم سکتا ہوں تو تمہیں منانے کے لئیے تمہارے پاؤں میں نہیں بیٹھ سکتا۔ اسکا ہاتھ تھامتے نرمی سے کہا۔

زمل کے دل نے بیٹ مس کی۔ آبان آہستہ سے اسکے دل میں اترتا دل کی سب سے اونچی مسند پر براجمان ہوتا چلا گیا۔

ناراض ہو میری وجہ سے تمہاری شاپنگ رہ گئ۔ اوپر ہوتے اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے پوچھا۔

وہ خاموش رہی۔ تیار ہو جاؤ ہم شوپنگ پر جا رہے ہیں۔ اسکا گال تھپکتے کہا۔

زمل حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

ایسے مت دیکھو وہ اب تمہیں اسی لیے تو چھوڑ گئ کہ اب تمہارا شوہر ہی تمہیں شوپنگ کروائے۔ وہ اسے آنکھ ونک کرتا بولا۔

زمل مسکراہٹ دبا گئ۔

جلدی سے تیار ہو کر اجاو میں باہر ویٹ کر رہا ہوں۔۔ وہ کہتا باہر کی طرف چلا گیا۔

زمل کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آ گئ۔

اہستہ آہستہ اسکا ڈر زائل ہو رہا تھا۔

اسے آبان کا ساتھ اچھا لگ رہا تھا۔ ایز اپاٹنر وہ بہت اچھا ثابت ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکا دل کر رہا تھا وہ آبان کو نخرے دکھائے، اس سے لاڈ اٹھوائے، فرمائشیں کرے کیونکہ اب وہ جانتی تھی وہ خوشی سے اسکا ہر نخرہ برداشت کرے گا۔

سوچتے وہ تیار ہونے چلی گئ۔

ییلو کلر کی شارٹ فراق جو پر دامن اور بازوں پر ہلکا سا کام ہوا تھا۔ جبکہ اسکے ساتھ وائیٹ ٹراوزر تھا۔

بالوں کی ہالف فرینچ بناتے اسنے لائیٹ سا میکاپ کیا۔ وہ آج دل سے تیار ہوئ تھی۔

جانے کیوں اسکے دل میں یہ بات آئ تھی کہ آبان کی ساری توجہ بس اس پر رہے۔ اس لیے وہ آج خاص طور پر اسی لیے دل لگا کر تیار ہوئ تھی۔

سینڈل پہنتے اسنے ڈوپٹہ سر پہ لیا اور کمرے سے باہر آگئ۔

آبان لاؤنج میں بیٹھا موبائل یوز کر رہا تھا۔

لکونگ گارجئیس بے بی۔ اسکی تیار پر بھرپور نظر ڈالتے اسکے ماتھے پہ لب رکھتے کہا۔

زمل جھنپ گئ۔

چلیں۔ ابان اسے بازو کے حلقے میں لیے باہر کی طرف بڑھا۔

تبھی پورچ میں تین گاڑیاں رکی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ماشاءاللہ میں صدقے جاوں۔وہاں ہم اس کے لیئے پریشان ہوتے جلدی گھر آگئے کہ کہیں یہ اکیلی گھر میں ڈر ہی نا جائے اور یہاں دیکھو میڈم ڈیٹ پر نکلی ہیں۔ایزل گاڑی سے اترتے انہیں دیکھتے شرارتی لہجے میں بولی۔

ایزل آپی اپنے نوز پریسینگ کروائی ہے۔زمل اسکے ناک میں نتھلی دیکھتے چونک کر بولی۔

ایزل نے منہ بنایا۔

حازق بھائی نے زبردستی کروائی ہے۔

اب آپ خود ہی سوچ لیں کیسا منظر ہو گا جب وہ انہیں دونوں ہاتھوں سے قابو کیے انکی پریسینگ کروا رہے ہونگے۔اینارہ قہقہ لگاتے بولی۔

جبکہ ایزل وہ منظر یاد کرتے سرخ پڑی۔واقعی حازق نے اسے قابو کیا تھا تبھی تو اسنے کروائی تھی۔

اسنے اینارہ کو گھورا۔زمل ہس پڑی۔

آپ لوگ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔اچانک یاد آنے پر وہ ناراضگی سے سب کو دیکھتے واپس آبان کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

آبان اسکے خود کے پاس آنے پر مسرور ہوا تھا۔

جب تم میاں جی کو کافی دے کر واپس نہیں آئی دو گھنٹے بعد بھی تو ہمیں جانا ہی تھا نا۔

زرنور آنکھیں پٹپٹاتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سٹپٹاتے آبان کو دیکھنے لگی۔

وہ اسکے دیکھنے پر مسکراہٹ دبا گیا۔

آپ لوگ تنگ نہ کریں میری بیوی کو۔آپ لوگوں نے کرلی نا شاپنگ اب میں اپنی بیوی کو خود کرواؤں گا۔جتا کر کہتے اسنے زمل کو بازو کے حلقے میں لیا۔

ہاں ہاں کروا بھئ ہمنے کب منع کیا ہے۔جاو شاباش۔ایزل بڑی اماوں کی طرح کہتی سب کے ہسنے پر مجبور کر گئ۔

سارا سامان گاڑی سے اتر واتے وہ لوگ اندر لے آئیں جبکہ آبان اور زمل جا چکے تھے۔۔

💞💞💞

اسلام و علیکم!!وہ لوگ اندر آئ تو سامنے داؤد کو دیکھتے ہانم چونکی۔

وعلیکم سلام بیٹا تم کب ائے۔!!ماہین بھابھی نے حیرت سے پوچھا۔

کچھ دیر پہلے ہی آیا ہوں۔

ماما اور روشا کو لینے۔دھیمے لہجے میں کہا۔

ابھی اتنی جلدی کہاں۔اتنا تھک گئ ہیں کھانا کھا کر ہی جانا ہے۔روحاما نے رعب سے کہا۔

نہیں دادو پھر کبھی بابا بھی انتظار کر رہے ہیں۔وہ مسکراتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا پھر رکو میں کھانا پیک کروا دیتی ہوں کہاں اب جا کر بنائے گیں۔

ماہم اپیا کہتے کچن کی طرف بڑھ گئیں۔

داؤد نے ہانم کو دیکھا وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔نامحسوس انداز میں اسے باہر کی طرف اشارہ کیا جسے وہ آنکھیں گھوماتے اگنور کر گئ۔

داؤد مسکراتا فون کا بہانہ کرتے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

ہانم کو اشارہ کرنا نہیں بھولا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

ہانم سب کو باتوں میں مگن دیکھتے آہستہ سے وہاں سے کھسک گئ۔

اہم۔۔وہ پارگنگ میں کھڑا تھا۔

اسے دیکھتے مسکرایا۔

کیسی ہیں۔وہی ٹھہرا ہوا سا دھیما لہجہ۔۔

میں بلکل ٹھیک الحمدللہ۔۔آپ کیسے ہیں۔اسکی نظروں کے تعاقب میں چاند کو دیکھتے پوچھا۔

آپکو کیسا لگ رہا ہوں۔وہ اچانک اسکی طرف مڑتا بولا۔

ہانم ٹھہر کر اسے دیکھنے لگی۔

وہ اس وقت وائیٹ شرٹ پہنے ہوئے تھا۔شرٹ کے اگلے دو بٹن کھلے تھے جبکہ کف لنکس بھی فولڈ کیے ہوئے تھے۔بلیزر بازو پر تھا،ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے جبکہ آنکھوں میں تھکان تھی۔

مجھے تو ٹھیک ہی لگ رہے ہیں۔آنکھیں گھماتے ادائے بے نیازی سے کہا۔

وہ عش عش کر اٹھا۔۔

پھر ٹھیک ہی ہوں گا۔خیر آپکی شاپنگ کیسی رہی۔سر جھٹکتے وہ دوبارہ چاند کو دیکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھی تھی۔اہستہ سے کہا۔

بس اب تو کچھ ہی دیر پھر ہمیشہ کے لئے میرے پاس آجائیں گی۔ گاڑی سے ٹیک لگاتے وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔

ہانم کا چہرہ گلابی ہوا۔

داؤد اسکی طرف جھکا اسکے چہرے سے بال ہٹاتے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

آئی مسڈ یو سو مچ۔۔ آہستہ سے کہا۔

وہ ہس پڑی۔ایک ہفتہ پہلے ہی تو ملے تھے۔ہستے ہوئے کہا۔

ایک ہفتے میں سات دن ہوتے ہیں اور سات دن میں کتنے گھنٹے اور ان گھٹنوں میں کتنے سیکینڈ ہوتے ہیں آپ جانتی ہیں۔گھمبیر تا سے کہا۔

وہ چپ ہو گئ۔

میرے خیال میں ماما کھانا پیک کر چکی ہوں گی۔میں دیکھتی ہوں۔کترا کر کہتے وہ وہاں سے کھسک گئ۔

داؤد کھل کے مسکرا دیا۔

💞💞💞

بابا۔۔وہ مرتسم کے بازو پر لیٹی موبائل میں گیم کھیل رہی تھی جب اچانک اسے بلایا۔

Posted On Kitab Nagri

بیس بابا کی جان۔۔اسکے سر پہ بوسہ دیتے کہا۔

بابا نقلی فیملی کیا ہوتی ہے۔سر اوپر اٹھائے اسے دیکھتے پوچھا۔

فائل کا صفحہ پلٹتے مرتسم کے ہاتھ تھمے۔ماتھے پر بل آئے۔

اپنے کہاں سنا یہ۔نرمی سے پوچھا۔

وہ چپ رہی۔

انو بیٹے بابا نے کچھ پوچھا ہے۔۔اسے اوپر اٹھا کر بٹھاتے کہا۔

بابا ابراہیم کہہ رہا تھا کہ یہ میری نقلی فیملی ہے۔روتے ہوئے بتایا۔

مرتسم کا رنگ پھیکا پڑا۔

ابراہیم نے ایسا کہا۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے بے بی۔ابراہیم نا آپ سے جیلس ہوتا ہے سب آپکو پیار کرتے ہیں نا اس لیئے۔

مرحا اندر آتے بولی۔

بلکل انو ہماری لاڈلی گڑیا ہے نا اس لیے وہ آپکو ایسے کہہ رہا۔

حازق بھی اسکے پیچھے ہی اندر آیا۔

اب اگر وہ آپکو ایسے بولے تو اپنے نا اسے زور سے پنچ کر دینا ہے۔مرحا اسے اسے اٹھاتے بولی۔

میں کیسے کروں گی اپی۔وہ پریشان ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مرتسم خاموش سے انہیں دیکھنے لگا۔

یہ دیکھو یہ ہاتھ کو ایسے کر کے اور سامنے دیکھتے اسنے منہ پر مار دینا۔حازق نے اسے سکھایا۔

وہ کھکھلائی۔اوکے بھائیو اب سے میں یہی کروں گی۔حازق کے گال پر بوسہ دیتے کہا۔

ویری خود۔دونوں نے اسکا سر چوما۔

جاؤ دیکھو ماما کہاں ہیں انہیں ڈھونڈ کر لاو۔سونے کا ٹائم ہو رہا ہے نا۔حازق نے کہا تو وہ جی کہتی باہر بھاگ گئی۔

کیوں پریشان ہو رہے ہیں آپ۔مرحا اسکے کندھے پر سر رکھتے نرمی سے بولی۔

انو کو یہاں سے لے جا کر آپ اسے پروٹیکٹ نہیں کر سکتے بلکہ اسے مضبوط بنا کر کر سکتے ہیں۔اسے لڑنا سکھا کر۔وہ بہت نازک ہے بابا بہت ڈرتی ہے ایسے تو وہ کبھی حالات یا دنیا کا سامنہ نہیں کر سکے گی اسے سٹرونگ آپ نے بنانا ہے۔جیسے مرحو کو بنایا ہے۔مجھے بنایا ہے۔

حازق اسکے ہاتھ تھامتا بولا۔

وہ نرمی سے مسکرا دیا۔اسنے صرف ایک بار کہا تھا انوشہ ان کے لیئے بہت ضروری ہے اور ہونی چاہیئے۔

آج تک اسکے بچوں نے انوشے کو اتنا پیار دیا تا جیسے وہ اب انکی چھوٹی بہن ہو۔

تم دونوں کے ہوتے ہوئے مجھے پریشان ہونے کی کیا ضرورت بھلا۔

وہ دونوں کو بازوں کے حصار میں لیتا بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کیا بات ہے یہاں تو فیملی ٹائم چل رہا ہے۔ ہمیں تو بھول ہی گئے ہے نا انو۔ مہر انوشے کو اٹھائے اندر آتے خفگی سے بولی۔

یس ماما۔ انوشے نے زور و شور سے سر ہلایا۔

آپکو کیسے بھول سکتے ہیں آپ تو قلب ہیں۔ حازق اسکے قریب آتا اسے اپنے حصار میں لیے اسکے ماتھے پر لب رکھتا بولا۔۔

اور نہیں تو کیا ماما آپ ہیں تو بابا ہیں اور آپ اور بابا ہیں تو ہم سب ہیں۔۔ میسم پیچھے سے آتا بولا۔

مرتسم مرحا کو سینے سے لگائے ان ماں بیٹوں کا پیار دیکھنے لگا۔

یہ پانچوں اسکی جنت تھے وہ جنت جسے اسے ہمیشہ خوشحال اور ہری بھری رکھنا تھا۔

مرحا کے ماتھے پر لب رکھتے سوچا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ثم۔۔وہ آج کافی دن بعد فٹ بال کھیل رہا تھا جب ایناره کی آواز سنتے تھما۔

گھر کے پچھلے لان میں اسنے باسکٹ لگا رکھی تھی جہاں کبھی اسکا دل کرتا تو وہ رات میں بھی فٹ بال پریکٹس کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فٹ بال کھیلنا اسکا جنون تھا جانے اسمیں یہ جنون کیسے ابھرا تھا لیکن مرتسم یا مہر نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی وہ جس طرف بڑھنا چاہتا تھا وہ لوگ اسے بڑھنے دے رہے تھے۔

اتنی دیر لگادی۔فٹ بال سے کیچ کرواتے کہا۔

رات کو کھیلتے وقت وہ اکثر اسے بھی بلالیتا تھا اس طرح اسے کمپنی مل جاتی۔

آج میں بھی کھیلوں گی۔وہ فٹ بال پکڑتے بولی۔

وہ اس وقت ڈھیلے سے ٹی۔شرٹ ٹراوزر میں تھی جبکہ میثم نے ٹراوزر کے ساتھ بلیک ویسٹ پہن رکھی تھی۔

میثم نے چونک کر اسے دیکھا۔

وہ اکثر اسکے ساتھ کھیلتی تھی۔

نہیں پچھلی بار تمہیں بال لگ گئ تھی۔وہ فکر مندی سے بولا۔

تب تو مجھے نہیں آتا تھا نا اب تو مینے سیکھ لیا ہے پلیز نا۔وہ ضد کرنے لگی۔

اچھا ٹھیک ہے بٹ زیادہ دیر نہیں۔وہ میثم ہی کیا جو ایناره کی کوئ بات ٹال دے۔

اوکے لیٹس سٹارٹ۔بال پھینکتے اسنے کہا۔

میثم مسکراتے بال کے پیچھے بھاگا۔وہ دونوں ہی کھیل کم لڑ زیادہ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن آخر پہ جیتی ایناره۔ یہ کیا ثم تم سب سے جیت جاتے ہو لیکن مجھ سے ہمیشہ ہار جاتے۔ وہ منہ بناتے بولی۔ جانتی تھی کہ وہ جان بوجھ کر ہارتا ہے۔

کیونکہ میں تمہیں ہمیشہ جیتتے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اسکے بال کھینچتے کہا۔

لیکن ہر جگہ تو نہیں جیتا جاتا نا۔ ارحم کی آواز پر وہ دونوں چونک کر مڑے۔

ہاں بلکل ہر جگہ تم تو اسکے ساتھ نہیں ہو گے کہ اسے جیتا سکو۔۔ وہ اسکے ہاتھ سے بال لیتا بولا۔

کیوں نہیں ہو گا ثم میرے ساتھ ہر جگہ ہو گا۔ ہے نا ثم۔ ایناره کو شائید برا لگا تھا اس لیے وہ خفگی سے ارحم کو دیکھتے میثم کا بازو کھینچتے بولی۔

ہاں بلکل میں ہر جگہ تمہارے ساتھ ہوں گا۔ جہاں بات تمہاری ہو گی ثم تمہیں لازمی جتائے گا۔ وہ اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامتا بولا۔

ارے یار تم تو ناراض ہو گی میں تو مزاق کر رہا تھا۔

ارحم اسکے بالوں کو چھیڑتا بولا۔

آئیندہ ایسا مزاق نہیں کرنا۔ ایناره نے اسے گھورا۔

اوکے میڈم جیسا آپکا حکم۔ وہ سر کو خم کرتے بولا تو ایناره کا قہقہ نکلا۔

ارحم بھی ہس دیا جبکہ میثم کو جانے کیوں ارحم کا ایناره کے بال کھینچنا اور پھر اسکے قریب کھڑے ہونا چھبا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے نامحسوس انداز میں ایناره کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتے اسے اپنی دوسری سائیڈ کر لیا۔

جبکہ کمرے کی کھڑکی یہ منظر دیکھتے مرتسم اور مہر نے حیرت سے اسے دیکھا۔

مہر نے مرتسم کو دیکھا اسنے بھی چونک کر مہر کو دیکھا۔

اپنے کچھ نوٹس کیا شاہ۔وہ گہری نظروں سے میثم کا سنجیدہ چہرے دیکھتے بولی۔

ہم لیکن شائید ایسا کچھ نا ہو جیسا ہم سوچ رہے۔وہ بغور میثم کا ہاتھ جسمیں اسنے ایناره کا ہاتھ پکڑا تھا دیکھتے بولا۔

ہم شائید۔مہر سر ہلا گئ۔۔

تم اب جاؤ ہم کل ملے گیں۔وہ ایناره کا ہاتھ چھوڑتے بولا۔

ہاں چلو اینی میں بھی جا۔

ایناره نام ہے اسکا اینی صرف میں بول سکتا۔ناچاہنے کے باوجود بھی اسکی آواز میں غصہ چھلکا تھا۔

ارحم نے حیرت سے اسے دیکھا۔

پہلی بار ان میں ایسی سچویشن بنی تھی۔

بیس ارحم تم آئیندہ مجھے اینی مت بولنا۔ایناره کو بھی ناگوار گزرا۔

اوکے۔وہ سنجیدگی سے کہتے مڑ گیا۔

جاؤ تم بھی۔میثم نے ایناره سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مجھ سے کیوں ناراض ہو رہے ہو۔وہ اسکا بازو پکڑتے بولی۔

نہیں ہوں میں ناراض مینے کہانا جاو۔وہ اسے آنکھیں دکھاتا اسکے پیچھے جانا کا اشارہ کرتے بولا۔

ایک سیکینڈ یہ انکھیں۔یہ آنکھیں کسے دکھا رہے ہو ہاں۔تم اب مجھے آنکھیں دکھا کر ڈراو گے۔وہ کمر پر ہاتھ رکھتے کڑے انداز میں بولی۔

میثم نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

میرے سامنے ایسی شکل مت بناؤ اور آئیندہ مجھے آنکھیں مت دکھانا ورنہ۔وہ اسکی سنجیدہ شکل کو دیکھتے انگلی اسکے ماتھے پر ٹچ کرتے بولی۔

ورنہ۔ وہ ابھی بھی سنجیدہ تھا۔

ورنہ تمہیں پش اپس کرنے پڑیں گے جیسے ابھی کرو گے۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتے تحکم سے بولی۔

ناکروں تو۔ائیبرو اچکاتے کہا۔

ایسی بات ہے تو پھر ٹھیک ہے اینارہ بھی تم سے ایسی ہی سنجیدگی برتے گی۔اور نا ہی تم سے بات کرے گی۔وہ اچانک سنجیدہ ہوتے رخ موڑ گئ۔

ایسا ہو ہی نہیں سکتا تم اور سنجیدہ اور مجھ سے بات کیے بغیر اینی کبھی نہیں رہ سکتی۔وہ اسکا رخ اپنی طرف کرتا چٹکی بجاتا بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ایناره نے سنجیدگی سے اسے دیکھا اگلے ہی پل وہ رخ موڑتے خاموشی سے وہاں سے چل دی۔

میثم حق دق اسے دیکھنے لگا۔

اینی۔اینی رکو۔اسکے پیچھے بھاگتے بازو پکڑتے روکا۔

اسنے کہا کچھ نہیں بس ائیبرو اچکایا۔

اچھانا سوری مزاق کر رہا تھا۔۔معصوم سی شکل بنائی۔

تو پھر لگاؤ پش اپس۔جس تحکم سے کہا تھا میثم انکار ہی نہیں کر پایا۔

ایناره سامنے جا بیٹھی اور اب میثم اسکے سامنے پش اپس لگا رہا تھا۔

اسکے بلیک ویسٹ جو اسکے سینے سے بلکل چپکی ہوئی تھی۔پہلے کھیلنے کی وجہ سے اور اب پش اپس سے پسینے تر ہو گئ۔اسکے مساموں سے پسینا نکل ایا۔

اسکے بالوں اور گردن سے ٹپکتا وہ گھاس میں جزب ہو رہا تھا۔

اچھا اچھا بس۔دس کے بعد وہ ہاتھ اٹھاتے بولی۔

آئیندہ مجھ آنکھیں یا یہ سنجیدگی دکھائ نا تو پھر دس پہ بس نہیں ہو گی۔اسے ویٹ ٹاول دیتے رعب سے کہا۔

وہ مسکراتے اپنے سینے سے پسینہ صاف کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ایناره کی نظر بے ساختہ اسکے سکس پیک پر پڑی۔ سفید مردانہ سینہ جو اسکے ویسٹ پیچھے کرنے سے نظر آرہا تھا۔ اس پر چھلکتی پسینے کی بوندیں اسے سٹل کر گئیں۔ اور اس پر تضاد اسکی گردن بھی پسینے سے تر تھی۔ گردن کی ابھری ہوئی ہڈی جو بار بار ابھرتی ایناره کو حلق تر کرنے پر مجبور کر گئی۔

وہ اب اپنے بازوں کو صاف کر رہا تھا تو ایناره کی نظریں بے ساختہ اسکے ابھرے ہوئے بازوں سے ہوتی ہاتھوں کی رگوں تک گئیں۔ نیلی رگیں ابھری ہوئی تھیں جو اسے مسمرائیز کر گئیں۔

ایناره کے زہن میں اسکے لیئے بس ہوٹ کا لفظ آیا اسے ایسے دیکھتے کوئی بھی لڑکی بری طرح سے پگل سکتی تھی۔

کیا اسے پہلے بھی کسی نے ایسے دیکھا ہے۔ سوچتے اسکے ماتھے پر بل آئے۔

نہیں وہ یونی میں اگر کھیلتا تھا تو ہالف سلیوز کی ٹی شرٹ میں ویسٹ میں نہیں۔ سوچتے وہ مطمئن ہوئی۔

جانو کیوں اسے جیلسی سی ہوئی تھی کہ کیوں کوئی لڑکی اسے یا اسکی بوڈی کو ایسے دیکھے۔

چلو تمہیں چھوڑ کے آتا ہوں۔ شرٹ پہنتے کہا۔

وہ سر ہلاتی اسکے پیچھے چل پڑی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزرتا گیا۔ گرزتے گزرتے یہ دو مہینے کیسے گزرے کسی کو پتہ ہی نہیں چلا اور آج شادی میں صرف دس دن رہ گئے تھے۔

سب کچھ ٹھیک تھا ساری تیاری مکمل تھی جب اچانک آبان نے رخصتی کا بھانڈا پھوڑنے سب کو حیران کیا۔

وہ بضد تھا کہ اسے بھی انکی شادی کے ساتھ ہی رخصتی چاہیئے۔

سب کے لیئے یہ جھٹکا کافی بڑا تھا۔

لیکن آبان وہ ابھی پڑھ رہی ہے۔ ولی نے اسے ٹوکا۔

تو بڑے پاپا مینے کب منع کیا ہے بے شک وہ بچوں کے بعد بھی پڑھتی رہے۔ وہ اطمینان سے بولا۔

وہیں خواتین نے بوکھلاتے اسے دیکھا۔

بے شرمی میں تیرے پہ ہی چلا گیا ہے۔ مہر آہستہ سے ارسل سے بولی۔

وہ مسکراہٹ دباتا اسے گھور کر رہ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن ایسے اچانک کیوں جب تمسے پہلے ہی کہا تھا کہ اسکی پڑھائی مکمل ہونے پر رخصتی نہیں ہو گی۔

ارسل نے اسے گھورتے کہا۔

ہاں تو بابا پڑھائی مکمل کر لے لیکن رخصتی کے بعد۔

Posted On Kitab Nagri

یار اپنی بیوی کو ہی مانگ رہا ہوں آپ لوگ تو ایسے عدالت لگا کر بیٹھے ہیں جیسے خدانخواستہ میں لڑکی بھگانے کی بات کر رہا۔

وہ منہ بگاڑتا بولا۔

ٹھیک ہے اگر زمل راضی ہے تو ہمیں کوئی اعراض نہیں۔غازی نے کہا تو سب نے زمل کو دیکھا جو گڑبڑا گئی۔

ا۔اپ لوگوں کو جو ٹھیک لگے۔گھبراتے آہستہ سے کہا۔

دیکھا میری دلہن کی بھی ہاں ہیں آپ لوگ ایسے ہی ولن بن رہے ہیں۔وہ شیر ہوتے بولا۔

ٹھیک ہے پھر تیاریاں کروں۔روحاما نے اچانک کہا تو وہ وہ خوشی سے اٹھتا انکا گال چوم گیا۔

بے شرم۔انہوں نے اسے ڈپٹا۔

دادو اپنے تو دل خوش کر دیا۔وہ ہستا بولا۔

جبکہ باقی سب اسکی خوشی دیکھتے ہس دیے۔

جتنی خوشی تمہیں ہو رہی ہے صاف پتہ چل رہا ہے کتنے ترسے ہوئے ہو شادی کے لیئے۔ایزل کی بات پر محفل زعفران بنی تھی۔۔

اب سب نے کہہ دیا تھا تو انکی بھی تیاریاں شروع کر دی گئیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

چار دن بعد سے فنکشنز سٹارٹ تھے باقی تیاری تو مکمل تھی بس دلہن کے جوڑوں کا ہی مسلہ تھا کیونکہ شادی تو ہو ہی رہی تھی اب تین کی بجائے چار ہوتی تو بھی کوئی مسلہ نہیں تھا۔

💞💞💞

ویسے تو شادی میں ابھی نو دن تھے لیکن آج کل کے جو فنکشنز اتنے بڑھ گئے ہیں جو کہ بڑوں کے لیئے فضول فنکشنز کہلاتے ہیں انہیں ملاتے انکے پانچ فنکشنز بنتے تھے۔۔

آبان کے اچانک شادی کے بھانڈے نے انکے چار دن بھی شوپنگ میں گزار دیئے۔

کیسے گزرے یہ تو بس لڑکیاں ہی جانتی تھی کہ چار دن میں برائیڈل کے ڈریس کتنی مشکل سے لیئے تھے انہوں نے۔

شادی کے فنکشنز کے لیئے انکے پرانے فارم ہاؤس کا انتخاب کیا گیا تھا۔

قوالی نائیٹ کے لیئے بڑے بڑے قوال کو بلایا گیا تھا۔

مردوں اور عورتوں کا الگ الگ انتظام کیا گیا تھا۔

فارم ہاؤس میں لان میں مردوں کے لیئے انتظام تھا جبکہ لاؤنج کا بہت بڑا حصہ عورتوں کے لیئے سجایا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بلیک تھیم میں سجالان اور لاؤنج بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

تینوں فیمیلیز وہیں پر تھیں جبکہ ہانیہ کے سسرال والے بھی اچکے تھے۔

بلیک کرتے پر بھوری مردانہ شال رکھے شاہ ولا کے مرد لڑکیوں کا دل بری طرح سے دھڑکا چکے تھے۔

وہ سب لوگ اس وقت آئے ہوئے قوال کی خاطر توازن میں مصروف تھے تو کچھ مہمانوں کو وقت دے رہے تھے۔

سب مرد باہر تھے سوائے مرتسم کے جو انوشے کی طعبیت خرابی کی وجہ سے ابھی تک اسکے پاس ہی تھا۔

مہمان بار بار اسکے بارے میں پوچھ رہے تھے حازق ایکسکیوز کرتا اب اسے بلانے کے لئیے اندر کی طرف بڑھا تھا۔

وہ پچھلے دروازے سے اندر آیا کیونکہ عورتوں میں سے کسی سنگر کو بلایا ہوا تھا اسلیے لڑکیوں کا کافی رش تھا وہ سیدھا اس کمرے میں آیا جہاں انوشے صبح سے تھی اسے لگا شائید مرتسم ابھی تک وہیں ہو گا۔

وہ دروازہ کھولتے اندر آیا۔

سامنے کے منظر نے اسے ساکت کیا تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اب ہم جلدی سے پیارا پیارا سا تیار ہونگے تو بخاریوں بھاگ جائے گا۔

وہ اسے شرٹ پہناتے اسکے ناک کھینچتے بولی۔

انوشے کھکھلا دی۔

اب میں آپکا پیارا سا ہیئر سٹائل بناؤں گی سب دیکھتے رہ جائیں گے اس چھوٹی سی گڑیا کو۔ وہ اسکے بال سنوارتے بولی۔ تبھی کوئی دروازہ کھولتا اندر ایا۔

اسے لگا مہر ہو گی۔

پھوپھو دیکھیں تو ہمارے گڑیا کیسی لگ رہی ہے۔ وہ مڑے بغیر بولی۔

جبکہ انوشہ حازق کو دیکھتے منہ پر ہاتھ رکھتے ہس دی۔

کیوں ہس رہی ہو۔ ایزل نے آنکھیں چھوٹی کرتے پوچھا۔

انوشے نے بیڈ پر کھڑے ہوتے ایزل کے کان میں کچھ بولا۔

وہ ہڑبڑاتے جلدی سے مڑی۔

حازق بھائیو میں کیسی لگ رہی ہوں۔ ایزل اسکا ہیئر سٹائل بنا چکی تھی تو بیڈ سے اترتے حازق کی ٹانگوں سے لپٹی۔

بامشکل ایزل پر سے نظریں ہٹاتے اسنے انوشے کو دیکھا۔

ایک گھنٹہ ٹکاتے وہ اسکے پاس نیچے زمین پر بیٹھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ماشاءاللہ میری گڑیا جنت کی حور لگ رہی ہے۔اسکا ماتھا چومتے کہا۔

وہ کھکھلا دی۔

مطلب پھر ایزل آپی بھی جنت کی حور پھر لگ رہی ہیں۔

وہ ایزل اور اپنا ایک جیسا ڈریس دیکھتے بولی۔

حازق نے بے ساختہ اسے دیکھا۔

بلیک کلر کی گول گھیر والی قمیض جو گھٹنوں سے تھوڑی اوپر تھی۔اسکے بازو نیٹ کے تھے جبکے باڈر اور گلے پر ہلکا سا گولڈن کام ہوا تھا۔باقی قمیض بلکل سادہ تھی۔

اسکے ساتھ بیلٹ والی بلیک ہی شلوار تھی۔

ڈوپٹہ بے ترتیبی سے بیڈ پر پڑا تھا۔

چاکلیٹی بالوں کی مانگ نکال کر دونوں طرف سی لوز فرنچ چوٹیا بنائی ہوئی تھی نیچے سے لوز کرل ڈالتے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔

ایک ہاتھ میں کافی ساری بلیک اور گولڈن چوڑیاں مکس کر کے پہنی ہوئی تھیں جبکہ دوسرے ہاتھ میں ایک بریسلٹ تھا۔

کانوں میں چھوٹی سے جھمکی والے ائیر رینگز پہنے ہوئے تھے۔جبکہ ناک میں سجی وہی ہیرے کی نتھ پہنے لائیٹ سے میک میں وہ حازق خان کو چاروخانے چت کر گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

انوشے اسے ایزل میں مگن دیکھتے آہستہ سے وہاں سے کھسک گئ اسے مہر کو اپنی تیاری دکھانی تھی۔

ایزل اسکی گہری نظروں کے ارتکاز سے گھبراتی رخ موڑتے اپناڈوپٹہ اٹھانے لگی۔

بلیک کلر اسکی سفید دودھیار نگت پر جچ رہا تھا۔

ڈوپٹہ کندھوں پر پھیلاتے اسکے ہاتھ دروازہ بند ہونے کی آواز پر تھمے۔

اسنے بے ساختہ مڑتے حازق کو دیکھا۔وہ اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔سنجیدگی سے کہتے قدم بے ساختہ پیچھے لیے۔

اپنی بیوی کو توجہ دینے آیا ہوں جسکی اسے سخت ضرورت تھی۔گھمبیرتا سے کہتے وہ اسکے قریب پہنچ گیا۔

اسے دوماہ پہلے والی ایزل کی وہ شرارتیں ابھی بھی یاد تھیں۔

ایزل دیوار سے لگ گئ۔

وہ اسکے اطراف میں ہاتھ جماتا اس پر جھک ایا۔

وہ واقعی حور لگ رہی تھی۔جو حازق میر کا دل بری طرح سے دھڑکا گئ تھی۔

ایزل نے نظریں اٹھاتے اسے دیکھا۔

اسکی کانچ سی شفاف آنکھوں میں شکوہ دیکھتے وہ بے ساختہ جھکتا ان پر لب رکھ گیا۔

ایزل مٹھیاں بھینچ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ حازق اسکے ماتھے پر لب رکھتا اسنے جھٹکے سے حازق کو خود سے دور کیا۔

وہ بے دھیانی میں لڑکھڑاتے پیچھے ہوا۔

بے یقینی سے ایزل کو دیکھا۔

ڈونٹ ٹچ میں۔انگلی اٹھاتے وہ پھولتی سانسوں سے غرائی۔

حازق نے سرد نظروں سے اسے دیکھا۔

اگلے ہی پل اسے بازو سے کھینچتا دیوار سے لگاتا اس پر جھکا۔

Don't you dare to do that again.

اسکے بازو کو جنونی گرفت میں لیتے سرد لہجے میں کہا۔

وہ بازو میں اٹھتی تکلیف پر لب بھینچ گئی۔

Why? Why can't I dare.?

وہ اس سے بھی زیادہ سرد لہجے میں غرائی۔

بازو پر اسکی سخت گرفت سے آنکھوں میں نمی بھر رہی تھی جسے وہ بامشکل پیچھے دھکیلتے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

.--as you can do it, I can do it too

اسکی آنکھوں میں دیکھتے نروٹھے پن سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ناراض ہو۔۔۔؟اسکا گال سہلاتے گہری نظروں سے اسے دیکھتے پوچھا۔

ایزل نے آنکھوں میں نمی لیے اسے دیکھا اپنے گال سے اسکا ہاتھ ہٹاتے وہ چہرہ موڑ گئ۔اسکا ہاتھ جھٹکا نہیں جانتی تھی وہ برداشت نہیں کرے گا۔

جنگلی بلی ناراض ہے اپنے کھڑوس مان سے۔۔

وہ اسکے ہاتھ ہٹانے کی احتیاط پر مسکراتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا خود میں بھینچتا مدھم لہجے میں بول۔۔

چھوڑو۔اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے پیچھے ہونے کی کوشش کی۔

اب کیوں آئے ہو رہتے وہیں۔اسکی گرفت سے آزاد نا ہو پائ تو اسکا کالر جکڑتے خود پر جھکاتے غصے سے غرائ۔

حازق مدھم سا ہنسا۔

یعنی میری جنگلی بلی نے مجھے مس کیا۔وہ اپنے مطلب کی بات نکالتا اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا۔

ایزل کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گلا پر پھسلا۔

یہاں وہ پگھل گئ،ہار گئ۔

نروٹھے پن سے اسے دیکھتے وہ نچلہ لب دانتوں میں دباتے اپنے رونے کی خواہش دبا گئ۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

جس دن ایزل کی نوز پریسینگ کروائی تھی اس سے اگلے دن ہی ایزل کی جو فرینڈز نکاح میں نہیں آئی تھیں۔انہوں نے ان دونوں کے لیئے ڈنر رکھا تھا۔

جس پر حازق سے پوچھتے وہ ہاں کر چکی تھی۔

وہ اسے اڈریس میسج کرتے اکیلے ہی وہاں چلی گئی تھی۔

لیکن اسی دن عین وقت پر حازق کو اپنے ایک کیس کے سلسلے میں کراچی جانا پڑا۔اس ملزم سے حادثے کے متعلق پوچھنا تھا اسکے بعد انہیں کسی اور جیل میں شفٹ کر دیا جاتا اور پھر حازق اس سے مل نہیں سکتا تھا۔

وہ ایزل کو بنا انفارم کیے اسی رات کراچی کے لیئے چلا گیا۔

جلدی میں وہ بھول چکا تھا کہ ایزل اسکا ویٹ کر رہی ہے۔

ایزل اور اسکی فرینڈز نے کافی ویٹ کیا۔لیکن جب وہ نہیں آیا تو اسنے مہر سے فون کرتے پوچھا جسنے بتایا کہ وہ کراچی کے لیئے نکل چکا ہے۔

وہ کتنی ہی دیر بے یقینی سے فون کو دیکھتی رہی۔

بامشکل اپنی دوستوں سے معزرت کرتے اسنے خود کو رونے سے باز رکھا تھا۔

لیکن گھر آتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔اگر حازق کو جانا ہی تھا تو کم از کم اسے انفارم تو کر دیتا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے اگلے دن سے ہی حازق نے اسے بہت کالز کیں میسجز کیے لیکن وہ اسکا نمبر بلاک کر گئ۔

اسے وہاں پورے دو ماہ لگ گئے۔ تین دن پہلے ہی وہ واپس آیا تھا۔

لیکن ایزل نے اس سے ملنا گوارا نہیں کیا۔

شادی کی مصروفیت کی وجہ سے وہ بھی چاہ کر اس سے مل نہیں پایا۔

💞💞💞

جانا ضروری نا ہوتا تو میں اپنی جنگلی بلی کو چھوڑا کر کبھی نا جاتا۔

اسکا لب آزاد کراتے مدھم لہجے میں کہا۔

مجھے انفارم کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا اتنی آرزاں ہوں تمہارے لیے۔وہ نا چاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گئ۔

حازق نے بے چینی سے اسے دیکھا۔

میری بانہوں میں تمہاری موجودگی تمہاری اہمیت کا پتہ دے رہی ہے۔

تین دن سے تم سے ملنے کی سر توڑ کوشش کی ہے۔

بتاو تو کیا کبھی حازق میر کسی سے ملنے کی خاطر اسکے پیچھے بھاگا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ کل کا زکر کرتے بولا۔جب وہ اسے دیکھتے بات کرنے کے لیئے اسکے پیچھے ایا تھا لیکن وہ اتنی ہی تیزی سے بھاگتی اپنی گاڑی اڑا لے گئ تھی۔

ایزل نے نفی میں سر ہلایا۔

کیا کبھی کسی کے ایسے نخرے اٹھائے ہیں۔

سلگھتی سانسیں اسکے چہرے پر چھوڑتے اسکی ناک پر لب رکھتے پوچھا۔

وہ مسکاتی نفی میں سر ہلا گی۔

حازق دیوانہ وار اسکی نتھلی پر لب رکھ گیا۔

جتنی شدت سے اسنے اس نتھ کو دیکھنے کی خواہش تھی وہ بیان نہیں کر سکتا تھا۔

اب ناراضگی ختم کرو دو جنگلی بلی ورنہ میں اپنے طریقے سے ختم کروں۔اسکے لپ گلوز سے چمکتے لبوں پر ہلکے سے ہونٹ رب کرتے کہا۔

ایزل نے گھبرا کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھا۔

چہرہ سرخ اناری ہوا تھا۔

نہیں ایسے ہی۔اترا کر کہتے ناک چڑھائی۔

حازق نے گہری نظروں سے اسکا سرخ چہرہ دیکھا اس سے پہلے کہ وہ کوئ گستاخی کرتا باہر مائک میں گونجتی قوال کی آواز پر وہ دونوں چونکے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

باہر فنکشن شروع ہو گیا۔ پیچھے ہٹو مجھے جانا ہے۔ اپنی کمر سے اسکا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرتے کہا۔

حازق نے سختی سے اسے خود میں بھی بھینچا۔

کوئی بھی چیز تمہارے لیے مجھ سے امپورٹنٹ نہیں ہونی چاہیے۔ اسکی تھوڑی تھامتے سرد لہجے میں کہا۔

ایزل نے تھوک نگلتے اسے دیکھا۔

لیکن باہر تو جانا ہے نا۔ اسکا سرد لہجہ محسوس کرتے اسکے سینے پر ہتھیلیاں جماتے مدھم لہجے میں کہا۔

ایسے نہیں۔ اسکے ناک سے ناک رب رکھتے وہ اسکے انداز پر مسکرایا۔

پھ۔ پھر کیسے۔ اسکی ہتھیلیاں پسینے سے تر ہوئی۔

حازق نے اسے دیکھا۔

اسکی آنکھوں میں پنپتی اپنی طلب سے وہ کانپ اٹھی۔

حازق اسکی آنکھوں میں دیکھتے اسکے ہونٹوں پر جھکا۔

ایک ک۔۔ کس۔ اسکے بعد۔ ج۔ جانا۔ اسکے لبوں پر ہاتھ رکھتے کانپتے لہجے میں کہا۔

اس سے کیا ہو گا۔ وہ اسکا ہاتھ چومتے اپنے ہونٹوں سے ہٹا گیا۔

د۔ دو۔ اسنے جیسے لالچ دیا۔

حازق ہس پڑا۔

ایزل خفت سے سرخ ہوتی نظریں چرا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے پھر کرو۔اسکا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کرتے گھمبیر لہجے میں کہا۔

ایزل نے سرخ پڑتے اسے دیکھا۔

کرو۔۔اسکی کمر پر انگلیوں کا دباؤ بڑھایا۔

ایزل اسکی وارننگ دیتی نظروں کو دیکھتے آنکھیں مینچتے اسکے ہونٹوں پر جھک گئ۔

نرمی سے اسکے ہونٹ چومتے وہ پیچھے ہوتی کے حازق پوری شدت سے اسکے لبوں پر جھک گیا۔

ایزل اسکا کالر جکڑ گئ۔

حازق شدت سے اسکی سانسیں چراتا اسکا لپ گلوز اتار گیا۔

لمحہ بالمحہ اسکی بڑھتی شدت سے ایزل نے اسکے نچلے پر دانت گاڑھے وہ مسرور ہوا تھا۔

اسکی کمر سہلاتے وہ اسے خود میں بھینچ گیا۔

اسکی ٹوٹتی سانسیں محسوس کرتے وہ اسکے اوپر والے ہونٹ پر دانت گاڑھتا پیچھے ہوا۔

ایزل گہرے سانس بھرتی اسکے سینے پر سر گرا گئ۔

حازق نے اسکے بالوں میں منہ چھپاتے گہری سانس بھری وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئ۔

ب۔باہر جانا ہے پلیز۔پھولتی سانسوں سے کہا۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا اسکا فون بج اٹھا۔

موبائل پر مرتسم کی کال دیکھتے وہ ناچاہتے ہوئے بھی اٹھا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

مرتسم اسکی غیر موجودگی کا استفسار کرتے ڈانٹ رہا تھا۔

ایزل اسے فون پر مصروف دیکھتے آئینے کے سامنے جاتی اپنا حلیہ سہی کرنے لگی۔

اپنا لپ گلوز غائب دیکھتے اور اوپر لب کا زخم محسوس کرتے اسنے غصے سے حازق کو گھورا۔

وہ اسکی نگاہوں میں غصہ محسوس کرتے اسکی طرف بڑھا۔

آئینے میں اسکا عکس دیکھتے وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اسکی گردن پر جھکتا دانت گاڑھ گیا۔

ایزل کی چیخ بے ساختہ تھی۔

لپ گلوز اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرا۔

جبکہ دوسری طرف مرتسم ایزل کی آواز سنتے حازق کو سناتے نیچے پہنچنے کا حکم دیتے جلدی سے کال کاٹ گیا۔

وہ اپنی گردن سہلاتے اسکے حصار سے نکلی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حازق نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا۔

باقی کا یہیں سے کنٹینیو کریں گے جنگلی بلی اب جانا ضروری ہے۔۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے وہ سرگوشی میں کہتے اسے بوکھلا گیا۔

سینے پر ہاتھ رکھتے اسنے اپنی معمول سے ہٹ کر تیز ہوتی ڈھڑکن کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی گردن اور لب پر نشان دیکھتے اسنے حازق کو گالیوں سے نوازہ۔

گردن بالوں سے چھپاتے جبکہ ہونٹوں پر لب گلوز لگایا اور نیچے چلی ائ۔

💞💞💞

قوالی نائیٹ میں اکثر لڑکیوں کا تھیم ساڑھی ہوتا ہے جبکہ قوالی ایک مشرقی لوگوں کا فنکشن ہے۔

جس پر لڑکیوں نے پنجابی سٹائل اپناتے بلیک قمیض شلوار کا انتخاب کیا تھا۔

ایزل اور مرحا کی قمیض گول گھیرے والی تھی جبکہ باقی لڑکیوں کی دوسری تھی۔باقی انکی سیم تھی۔

دلہنوں کا ڈریس ساڑھی ہی تھی۔

بلیک ساڑھی وہ لوگ سب سے کافی ہٹ کو لگ رہی تھیں۔

برائیڈل کو پروٹوکول تو ملنا ہی چاہئیے آخر۔

وہ نیچے آئ تو رنگ و بو سیلاب دیکھتے مسکرا دی۔

کہاں رہ گئ تھی میڈم۔۔مرحا اسے نیچے آتے دیکھ ائیبرو اچکاتے بولی۔

اسکا ڈریس سیم ایزل جیسا تھا جبکہ بال اسنے مانگ نکالتے فل کھلے چھوڑے ہوئے تھے ایزل کی نسبت اسنے میک اپ نہیں کیا تھا صرف لپسٹک اور مسکارا لگایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے میں ہی وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ دیکھنے والوں کی نظریں بے ساختہ اس پر ٹھہر جاتی۔

وہ تھی ہی اتنی پیاری گلابی گڑیا سی۔

بلکل مہر کی جوانی جسے ایک نظر دیکھتے کوئ دوبارہ نظریں نہیں ہٹا پاتا تھا۔

تجھے پتا ہے وہاں پہ نا ایک آنٹی تجھے دیکھتے کہہ رہی تھی بیٹا یہ تمہاری بہن ہے۔

مینے کہا نہیں بھابھی تو وہ حیرت سے مجھے دیکھنے لگیں۔

مرحا نے اسے بتایا تو وہ ہس دی۔

ان دونوں کی سیم شکلوں کی وجہ سے کافی لوگوں کو کنفیوژن ہوتی تھی۔

چلو۔ قوالی شروع ہوتے دیکھ وہ لوگ سکرین کی طرف بڑھی جہاں پر مردوں کی سائیڈ کا حصہ نظر آرہا تھا۔

سکرین پر ایک قوال "کالی کالی زلفوں کے پھندے ناڈالو" قوالی گا رہا تھا۔

اسکی آواز بہت خوبصورت تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

واؤ پاکستان میں کتنے مزے کے فنکشنز ہوتے ہیں۔ بہارے آنکھوں پر چشمہ ٹھیک کرتے مسکراتے بولی۔

وہ کافی ایکسائیٹڈ تھی شادی کے لیئے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بھی بلیک شلوار قمیص میں ملبوس تھی۔لیکن اسکی قمیض کا گھیر گول نہیں سمپل تھا گلے اور باڈر پر کام ہوا تھا جبکہ بازو نیٹ کے تھے۔

شولڈر کٹ بالوں کو کھلا چھوڑے لائیٹ سے میک اپ میں آنکھوں پر چشمہ لگائے وہ کافی کیوٹ لگ رہی تھی۔

اسکے پٹھانی نقوش کافی اٹریکٹیو سے تھے۔

ہاں واقعی۔بریرہ نے پرجوش لہجے میں کہا۔

وہ بھی سیم بہارے جیسی ہی ڈریسینگ میں تھی لیکن اسکے لمبے ڈھیلی سی ہونی میں قید تھے۔

ہاں بس تم ابھی دیکھتی جاو۔اور کتنے فنکشنز ہوتے ہیں۔دور فشاں نے مسکرا کر کہا۔

ہاں یہی تو ہمارے پاک کی خوبصورتی ہے۔پریشے نے بھی مسکراتے اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔

وہ چارو بہت کلوز فرینڈز بن چکی تھیں۔پریشے اور دور فشاں تو پہلے ہی فرینڈز تھیں اور اب انہیں بریرہ اور بہارے کا بھی اضافہ ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ چارو ایک جیسی ڈریسینگ میں تھیں۔دور فشاں اور بہارے کے شولڈر کٹ بال تھے جو کھلے تھے جبکہ بریرہ اور پریشے لمبے بال تھے جو ڈھیلی سی پونی میں بندھے تھے۔

ان سے کچھ دور بلیک ساڑھی کھڑی زمل گھبراہٹ سے بار بار اپنی ہتھیلیاں مسل رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شفون کی ساڑھی جس پر وائیٹ سٹونز سے کام کیا ہوا تھا لائیٹ سے میک اپ اور ڈھیلے سے بن نے اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیئے تھے۔

یقیناً اگر آبان اسے دیکھتا تو بری طرح سے گھائل ہو جاتا۔

بلیک شلوار قمیض میں اسکے پاس کھڑی رمشاء اسے تسلی دے رہی تھی۔

لیکن اسکی گھبراہٹ حد سے زیادہ تھی۔

جبکہ اسکے برعکس ہانم اور ہانیا کافی انجوائے کر رہی تھی۔

وہ دونوں بھی بلیک ساڑھی میں ملبوس تھیں۔ہانم کی ساڑھی جس پر وائیٹ سٹونز سے کام ہوا تھا جبکہ ہانیا کے ساڑھی پر کہیں کہیں سٹونز لگے ہوئے تھے۔

ہانم نے میک اپ نہیں کیا تھا اسکی سکن کافی سینسٹیو تھی باقی فنکشنز میں بھی میک اپ کرنا تھا اس لیے اسنے آج بس لپسٹک اور مسکارا کے علاوہ کچھ نہیں لگایا۔

جبکہ ہانیا نے لائیٹ سا میکاپ کیا ہوا تھا۔ہانم اور زمل کے برعکس اسکے بال کھلے تھے۔

ان سب سے دور روشانے اپنی دادی کے ساتھ چپکی بیٹھی تھی جو آج ہی آئی تھیں۔وہ انسے کافی اٹیچ تھی۔

وہ بھی ان تینوں کی طرح بلیک ساڑھی میں ہی تھی۔لائیٹ سے میک اپ اور کھلے بالوں میں وہ چہرے پر معصومیت سجائے کسی کا بھی دل دھڑکا سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر اسکی پھوپھو اور دادی کو دیکھتے سنجیدگی سے سلام کرتے وہاں سے ہٹ گئ تھی۔باقی انکے بیچ کوئ بات ہی نہیں کوئ۔

شاہ ولا کی ہر لڑکی ایک سے بڑھ کر ایک ہے نا۔وہاں پر آئ مہمانوں میں سے دو عورتیں باتیں کر رہی تھیں۔

ہاں دیکھو یوں لگتا ہے جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔

دوسری عورت نے بھی تائید کی۔

زہرہ اور مہر انکے پیچھے بیٹھی مسکرا رہی تھیں۔

مہر لوگوں نے لڑکیوں کے برعکس سمپل سی بلیک فراق پہنے ہوئے تھی۔

تبھی وہاں سے اینارہ گزری۔

یہ زہرہ کی چھوٹی بیٹی ہے نا۔اسی گروپ میں سے ایک نے سرگوشی کی تو دور سے نے سر ہلایا۔

سنو بیٹا۔اسی عورت نے اسے مخاطب کیا۔

جی۔۔وہ مہر کی طرف جاتی ٹھہر گئ۔

بیٹا برا مت ماننا ایک بات کہوں۔وہ لہجے میں چاشنی سموئے بولی۔

جی آنٹی بولیں۔اینارہ نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

دیکھو بیٹا تھیم بیشک بلیک ہے اور سب پہ سوٹ بھی کر رہا ہے لیکن تمہیں نہیں لگتا تمہارا کلر تھوڑا سا سانولا ہے تو تمہیں بلیک نہیں پہننا چاہئے تھا۔وہ عورت تاسف سے سے دیکھتے بولی۔

ایناره کا رنگ پھیکا پڑا۔

وہ بھی بلیک شلوار قمیض میں تھی۔ آج اسنے ایزل لوگوں کے نکاح کے بعد دوسری بار میک اپ کیا تھا ورنہ وہ لڑکیوں والی ڈریسینگ اور میک اپ کم ہی کرتی تھی۔

لائیٹس سے میک اپ میں وہ کافی پیاری لگ رہی تھی۔

اسکا رنگ سانولا نہیں تھا بس ہلکا سا براون بروان تھا جو اسے اور پرکشش بناتا تھا۔

زہرہ کا چہرہ اتر گیا۔ جبکہ مہر نے غصے سے مٹھیاں بھینچی۔اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر کچھ کہتی میثم کی آواز سنتے بے ساختہ رکی۔

سانولی نہیں براؤن گرل ہے یہ جس پر ہر رنگ جچتا ہے۔وہ ایناره کے پیچھے کھڑے ہوتا سنجیدگی سے بولا۔

ایناره کے ہم قدم ہوتے وہ دونوں ایک ساتھ اتنے خوبصورت لگے تھے کہ عورتوں نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا تھا۔

شائید آپ لوگ بھول جاتے ہیں خانہ کعبہ کا غلاف بھی سیاہ ہے۔اور ہمارے نبی کی کملی بھی کالی ہے۔

وہ عورتیں شرمندہ ہوتے سر جھکا گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جبکہ ایناره یک ٹک اسے دیکھے گئ۔

کپڑوں میں بھی سب کو سیاہ رنگ بھاتا ہے لیکن چہرے کا رنگ نہیں کیوں۔

وہ ایناره کا ہاتھ تھامتا جس قدر سنجیدگی اور خوبصورتی سے بولا تھا مہر نے بے ساختہ دل میں اسکی نظر اتاری۔

کافی لڑکیاں اسکی طرف متوجہ ہوئ تھیں۔

لیکن آپ جیسے لوگ کیا جانے۔ ہزاروں میں سے کوی ایک لڑکی ہوتی ہے جو ایسی کشش رکھتی ہے۔ اور میری اینی انہیں ہزاروں میں سے ایک ہے۔ بہتر ہے آپ مہمان بن کر فنکشن ہی انجوائے کریں۔

اسکے دوٹوک کہنے پر وہ لوگ شرمندہ ہوتے معزرت کرتی جلدی سے وہاں سے کھسکیں۔

وہ ایناره کا ہاتھ پکڑتے اسے قدرے سائیڈ لے ایا۔

میرے سامنے تو تمہاری یہ زبان پٹر پٹر چلتی ہے مجھے تو بڑا اترا کر کہا جاتا ہے براؤن گرل ہوں میں۔

انکے سامنے منہ میں دہی جمالیا۔

وہ اسے اپنا سامنے کرتا گھورتے بولا۔

ایناره نے نم آنکھوں سے اسے خفگی سے گھورا۔

ہر کوئ میثم میر نہیں ہوتا جو ہر ایناره کی باتیں برداشت کرلے۔ خفا سا انداز تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تو بول دیا کر یہ سوچ کر ہر تیرے پیچھے میثم میر کھڑا ہے سامنے والے کو میں دیکھ لوں گا۔اسکی آنکھیں صاف کرتے مضبوط لہجے میں کہا۔

ایناره اسے دیکھنے لگی۔

مہر جو پریشان ہوتی انکے پیچھے آئی تھی۔انہیں دیکھتے اسے لگا جیسے وقت کئی سال پیچھے چلا گیا ہو۔

وہاں جہاں مرتسم میر کھڑا اسے ایسے ہی ڈانٹ رہا تھا کہ وہ دوروں کے سامنے چپ کیوں رہتی ہے۔اور وہ ایسے ہی تو خفا ہو کر کہتی کہ ہر کوئی مرتسم میر نہیں ہوتا۔

مرتسم نے بھی تو ایسے ہی مان بخشا تھا اسے۔ مسکرا کر انہیں دیکھتے وہ وہیں سے واپس مڑ گئی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کہہ دے وے سب اکھیاں سچیاں

تم جیسی ناتکیا اکھیاں

ہمم

کہہ دے وے سب اکھیاں سچیاں

تم جیسی ناتکیا اکھیاں

Posted On Kitab Nagri

دن بھی جاگے ے ے

رت جگائے

ہجر تیرا مجھے زہر لگاے ے ے

واری جاؤں میں ساری ساری

واری جاؤں میں ساری ساری

من رقصم، رقصم، تن رقصم

آیارم پیارم، غم رقصم

جو عشق کرے ہر دم رقصم

جو عشق کرے ہر دم رقصم

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس عورت کی مدھر آواز پر وہ اب آنکھیں موندیں اسے سن رہی تھیں۔

لاؤنج کا دروازہ بند کر کے سکرین بھی اوف کر دی گئ تھی۔

کیونکہ اب وہ عورت گا رہی تھی۔

مردوں کی سائیڈ کیا ہو رہا تھا انہیں معلوم نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

واؤ آپکی آواز کتنی پیاری ہے۔

ایزل اسکے چپ ہونے پر مبہم سا بولی۔

وہ عورت مسکرا دی۔ سر کو خم دیتے اسنے سب سے اپنی تعریف وصولی۔

وہ دو گھٹنوں سے مسلسل کچھ ناکچھ گا رہی تھی اب اسکا حلق سوکھ گیا تھا تو اسے ریسٹ دے دی گئ۔

سکرین اون کی تو مردوں کو دیکھتے ان سب کے منہ کھلے۔

وہ سب قوال کے گرد جمع اس پر پیسوں کی برسات کرتے جا رہے تھے۔

جبکہ قوالی جا رہی تھی۔

بھری محفل میں مجنوں نے پکارا

میری لیلہ کو دیکھا ہے کسی نے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قوال کے بولوں پر کتنے ہی مردوں نے آخری لائین کو اونچی آواز میں انکے پیچھے دہرایا تھا۔

انکے سہی مزے ہیں۔ مرحا انہیں دیکھتے بولی۔

اور نہیں تو کیا۔ ایزل نے بھی منہ بگاڑا۔

لیکن اس قوال کی آواز واقعی بہت پیاری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سمندر تو یہاں پہلے نہیں تھا

سمندر تو یہاں پہلے نہیں تھا

یہاں آنسو گرایا ہے کسی نے

دل امید توڑا ہے کسی نے

اب کے صرف قوال ہی نہیں انکے اپنے لڑکے بھی مائک پکڑتے شروع ہوئے تھے انکے ساتھ ہی۔

چلو اس سے گلے ملتے ہیں جا کر

ہمیں دشمن پکارا ہے کسی نے

ہمیں دنیا کہاں اب راس آئے

ہمیں دل سے نکالا ہے کسی نے

دل امید توڑا ہے کسی نے

ابان کی آواز پر زمل منہ کھولے اسے دیکھنے لگی بھلا اسے کونسے غم لگے تھے۔

کوئی نی اپی صرف لائیر کس ہی تو ہیں۔

ایناره اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے شرارت سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسے دیکھتے سب ہس دئیں۔

سر جھٹکتے وہ سکرین کی طرف متوجہ ہوئ جہاں پر اب لڑکے حازق کی طرف بڑھ رہے تھے۔

حازق بھائ آج آپ بھی کچھ سنا دیں۔ ہم لوگ کب سے لگے ہوئے ہیں لیکن مجال ہے جو اپنے منہ سے ایک لفظ بھی نکا ہو۔

میثم اسکے پاس آتا ناراضگی سے بولا۔

آج تو تمہیں کچھ سنانا ہی پڑے گا۔ آبان نے بھی اسے گھیرا۔

تمہاری آواز کے کافی چرچے سنے ہیں اب تو سننی پڑے گی۔ داؤد نے کہا تو سب اصرار کرنے لگے۔

فائین۔ ایک لفظ کہتے وہ مائیک پکڑتے سٹیج کی طرف بڑھا جہاں پر سکرین کے لئیے کیمرے سیٹ کیے ہوئے تھے۔

وہ کیمروں کی طرف دیکھتا مسکرایا۔

ایزل کے دل نے بیٹ مس کی۔

وہ نامحسوس انداز میں کیمرے کے سامنے ہوا تھا کہ کسی کو شک نا کو۔

تیری بانہوں میں ملی ایسی راحت سی مجھے

ہو گئ جانے جہان تیری عادت سی مجھے

Posted On Kitab Nagri

دیکھوں میں تب مجھ کو

توتب میرا دن یہ ڈھلے

دیوانہ کر رہا ہے تیرا روپ سنہرا

مسلسل کر رہا ہے مجھ کو اب یہ صحرا

بتا اب جائیں تو جائیں کہاں۔۔؟

اسکی گھمبیر آواز پر سب کی نظریں بے ساختہ ایزل کی طرف اٹھی جو مبہوت ہوتے اسے سن رہی تھی وہ جھنپ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دیوانہ کر رہا ہے تیرا روپ سنہرا

مسلسل کر رہا ہے مجھ کو اب یہ صحرا

بتا اب جائیں تو جائیں کہاں۔۔؟

بالوں میں ہاتھ چلاتے اسکے لب ہل رہے تھے۔

واقعی اسکی آواز کے اگر چرچے ہوتے تو غلط نہیں تھا اسکی آواز واقعی بہت خوبصورت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دل کا ارمان بنا ہے تو

میری پہچان بنا ہے تو

سانسوں میں روح بن کے سما گیا

جاں بھی تیری، دل بھی تیرا

تجھ سے ہے یہ میرا سویرا

نامحسوس انداز میں سر کو خم دیا تھا جیسے وہ سامنے ہو اور اسکے سامنے سر خم تسلیم ہو رہا ہو۔

وہ جانتا تھا وہ یقیناً اسے دیکھ رہی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہووووو

دیوانہ کر رہا ہے تیرا روپ سنہرا

مسلسل کر رہا ہے مجھ کو اب یہ صحرا

بتا اب جائیں تو جائیں کہاں۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

ایزل سرخ چہرے سے مبہوت سی اسے دیکھتی جا رہی تھی۔

اسکی زرا سی ناراضگی بھی کہیں دور جا سوئی تھی اسے سر تسلیم خم ہوتے دیکھ وہ بے یقین ہوئی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ حازق میر کا ایسا روپ بھی ہے۔

ہائے میرے بھائی کو دیوانہ کر دیا ہے تو نے۔مرحا اسکے گرد بازو باندھتے سرگوشی میں بولی۔

ایزل جھنپ کر نظریں ہٹا گئی۔

گلابیاں تو دیکھو میڈم کے چہرے پر اور کہتی ہے حازق پسند نہیں۔ہانم نے اسے چھیڑا

ہانی آپی یار نہیں کریں۔وہ مرحا کے کندھے میں چہرہ چھپاتے منمنائی۔

ہاہاہا۔انکے قریب آتی مہر اور زرنور کا قہقہ گونجا تھا۔

ارے میرا بچہ اتنا کیوں شرما رہا ہے۔مہر اسکا ماتھا چومتے بولی۔

ایزل اور حازق کی شادی کا فیصلہ سو فیصد درست تھا۔وہ دونوں بنے ہی ایک دوسرے کے لئیے تھے۔

اسنے بے ساختہ ایزل کی نظر اتاری تھی وہ شرما کر مہر کے سینے میں چھپ گئی۔

جبکہ اسکا شرمایا روپ دیکھتے سب ہس رہی تھیں۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

رات کے بارہ بجے تک انکا فنکشن چلتا رہا۔ اب کہ سب مہمان اور قوال جا چکے تھے تو عورتیں بھی باہر لان میں اگئیں۔

وہاں بیٹھنے کے لیئے نیچے گدے بچھائے گئے۔

یہاں پر سب نے کچھ نا کچھ سنایا ہے سوائے بدر کے۔ مرحا گدے سے ٹیک لگائے بدر کو بیٹھتے دیکھ بولی۔

بدر کی نظریں بے ساختہ اس پر گئیں۔

اس سیاہ لباس میں وہ اسکے دل پر قیامت برپا کر گئ تھی۔

اسکی تو سادگی ہی بدر کے لیئے برادشت سے باہر تھی کجا کہ سج دھج کے اسکے سامنے آنے پر اسکا دل اسکے قابو میں نہیں رہا۔

کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔ آبان جو اسکے ساتھ بیٹھا تھا اسکے دل کی دھڑکن جو کہ اتنی تیز تھی کہ ابان کو بھی صاف آواز سنائ دی تھی۔ وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔

ہ۔ہاں میں ٹھیک ہوں۔ گہری سانس بھرتے کہا۔

اسے پتہ نہیں تھا کہ اسکی ایک جھلک ہی اسکے دل کی حالت بگاڑ دے گی۔

Posted On Kitab Nagri

دوبارہ اسنے غلطی سے بھی اسکی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی۔

آبان نے زمل کو دیکھا وہ بلیک ساڑھی میں اس پر قیامت ڈھا رہی تھی لیکن وہ اس تک جا نہیں سکتا تھا بے چارگی سے اسے دیکھتے وہ بس گہری سانس بھر کے رہ گیا۔

سنا دیتا ہوں۔سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے وہ مدھم آواز میں بولا۔

میثم نے اسے مائک کیچ کروایا جسے تھامتے وہ کھنکھارتے آنکھیں موند گیا جبکہ لبوں نے حرکت کی تھی۔

یہاں ملے دیوانے دو وہیں کہیں پہ عشق بنا

سب سے پہلے عشق کا عہدہ کا

رب نے کہا،رب نے کہا خود مینے سنا ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسنے سلوموشن میں شروع کیا تھا۔

سب نے بے ساختہ مرحا کو دیکھا جو خود حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

بدر کی آوز پر سب نے دم سادھ گئے اسکی آواز اتنی پر کشش اور سحر انگیز تھی کہ کوئی سانس لے سکا۔

جبکہ مرحا کو لگا جیسے اسکے دل کی مراد بھر آئی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"روبروتووو"

اب کہ اسکی آواز سلوموشن میں نہیں تھی بلکہ نارمل تھی۔
مرحا کی آنکھیں خود بخود بند ہوئی تھیں۔
بدر کی آواز پر اسکا دل عجیب سے انداز میں دھڑکا تھا اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ بس گاتا ہی جائے۔
اسے یہ قوالی بہت پسند تھی، اتنی کہ وہ دن میں جانے کتنی بار سنتی تھی۔

ہے لہو تووو۔ ہو و
روبرو تو، ہے لہو تو
تو ہی اندر بہتا ہے
سانسوں میں بھی تو ضروری تیرا
حاجی کہتا ہے
ایک بوند عشق پہ ہوں زندہ
ایک بوند عشق پہ ہوں زندہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ایک بوند عشق پہ ہوں زندہ ہ۔

وہ آنکھیں موندیں گھمبیر مدھم آواز میں گا رہا تھا اسکی آواز اور بول اتنے سحر انگیز تھے کہ سبکی آنکھیں خود بہ خود بند ہوئ تھیں۔

تو ہی سایہ عکس بھی تو
روح میں بھی تو رہتا ہے
تو ہی میں ہوں، میں ہی تو ہے
تیرا حاجی کہتا ہے
ایک بوند عشق پہ ہوں زندہ
ایک بوند عشق پہ ہوں زندہ
ایک بوند عشق پہ ہوں زندہ

وہ مرحا کو تصور کیے گھمبیر آواز میں گاتا سب کو ہوش سے بیگانہ کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اب کے وہ سانس لینے کو رکا۔ آگے کی لیریکس لڑکی کے تھے وہ چھوڑتا وہ اگلی لائین سوچ رہا تھا جب مرحا کی آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

یار میرا ہیر دیوانی

یار کے بن یہ تن من خانی

تن من خانی

یار میرا کعبہ کاشی

یار سے بھر جائے روح کی پیالی

روح کی پیالی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ آنکھیں موندیں اپنی آواز کا سحر بکھیر رہی تھی۔

سب کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئ کیونکہ سب ہی جانتے تھے اسے یہ قوالی کتنی پسند ہے

یار بسالوں روم روم دیوانی بن جاؤں،

اور کہاں رب ڈھونڈوں

Posted On Kitab Nagri

میرے یار میں رب پاوں

ہووو۔

یار بسالوں روم روم دیوانی بن جاؤں

اسکی آواز پر سب کے دل دھڑکے تھے۔

ایک تو بول ایسے تھے کہ سیدھا دل پہ جا کر لگیں دوسرا بدر اور مرحا کی آواز نے سب پر عجیب سی کیفیت طاری کر دی۔

اب کہ وہ چپ ہوئی تو بدر اسکی طرف دیکھتا ٹرانس کی سی کیفیت میں گانا شروع ہوا۔

تو ہی تب تھا تو ہی اب ہے

جگ ہے جب سے تب سے تو ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بدر کی مدھم گھمبیر آواز پر عورتیں تو عورتیں مرد بھی کھوئے بیٹھے تھے۔

میری ہستی، میرا رتبہ،

Posted On Kitab Nagri

میری دولت شہرت تو ہے

ایک بوند عشق پہ ہوں زندہ

ایک بوند عشق پہ ہوں زندہ

ایک بوند عشق پہ ہوں زندہ

دل پہ ہاتھ رکھے مرحا کو دیکھتے اسکے لب ہلتے جا رہے تھے۔وہ بول مکمل کرتے گہری سانس لیتے چپ ہوا تھا۔

عکس میں رکھ لے تیرے

رہنے کو دے دے تیری ڈھڑکن

بن تیرے یہ جاں ہے بے گھر

دیکھ بھئ سانسیں یہ جوگن

ہائے ئے ئے ئے

اسکے ساتھ بیٹھا ساحل مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا وہ اسے دیکھتے مسکرائ۔

Posted On Kitab Nagri

آس تلاش میں جل جل تیری راکھ نا بن جاؤں

بخش دے تیری دید مجھے میں بھی تو سنور جاوں

آس تلاش میں جل جل تیری راکھ نا بن جاؤں

تو کرم ہے تو دھرم ہے

تو ہی میرا کملہ ہے

تیری خاطر تیرے دم سے راہ عشق پہ چلنا ہے

وہ ہاتھ کو جھلاتی ساتھ اتنے پیارے انداز میں گا رہی تھی کہ سب مبہوت سے بدر اور اسے کو دیکھنے لگے

۔

بدر اسے ساحل کو دیکھا پا کر ازیت سے آنکھیں مینچتے گویا ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

من سمندار تو ہے دریا میں تو تو ہی بہتا ہے

تو سفر یرا، تو ہی ساحل

تیرا حاجی کہتا ہے

Posted On Kitab Nagri

ایک بوند عشق پہ ہوں زندہ

اب کہ وہ دونوں مل کے یہی لائین گا رہے تھے۔ مرحابدر کو دیکھتے مسکرائ بدر کو لگا جیسے ساری کائنات مسکراتی اٹھی۔

ایک بوند عشق پہ ہوں زندہ

ایک بوند عشق پہ ہوں زندہ

دونوں نے ایک ساتھ ختم کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انکے چپ ہوتے ہی مرتسم مسکرا کر انہیں دیکھتا انہیں طرف بڑھا۔

اسنے ان دونوں کی نظر اتاری تھی۔

بہت پیاری آواز ہے تمہاری بہت گہری سی۔ مرتسم بدر کا کندھا تھپتھپاتے بولا۔

واقعی تمہاری آواز نے سب کو دیکھو مبہوت ہی کر دیا ہے۔ مرحاسب کو ابھی بھی یونہی بیٹھے دیکھ بولی۔

بدر اب کے کھل کے مسکرایا۔

ان سب کو ماننا پڑا کہ اسکی آواز واقعی بہت خوبصورت اور سحر انگیز تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تو جب بولتا تھا تب بھی سامنے والا اسے دم سادھے سنتا تھا۔ مدھم ٹھہری ہوئی سی پر سکون گھمبیر آواز۔ جو جانے کتنوں کا چین لے آڑی تھی آج۔

آپکی آواز نے دل کے تار ہلا دیئے بدر بھائی۔ رمشاء نے کہا تو وہ مبہم سا سر کو خم دے گیا۔

نورین نم آنکھوں سے اپنے بیٹے وہ دیکھ رہی تھی وہ صرف امن جیسا دکھتا نہیں تھا وہ تو تھا ہی دوسرا امن۔

امن کی آواز بھی تو ایسی ہی تھی۔

اسے کبھی کبھار لگتا تھا جیسے خدا نے امن کو دوسرا جنم دے دیا ہو بدر کے روپ میں۔ لیکن یہ سوچ کر اسکا دل کانپ جاتا کہ اگر اسنے قسمت بھی امن جیسی پائی تو۔

مرحا کو دیکھتے سوچا۔

اگر امن کا دوسرا جنم بدر تھا تو مہر کا دوسرا جنم مرحا تھی۔ کیا ان دونوں انجام بھی مہر اور امن جیسا تھا وہ سوچتے کپکپائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یا اللہ میرے بدر کے نصیب میں خوشیاں اور سکون لکھ دے۔ سر اٹھاتے آسمان کو دیکھتے دل میں کہا۔

آنکھیں صاف کرتے اسنے بدر کو دیکھا جسے اب وہ سب گھیرے بیٹھے تھے۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

ماما کیا یہ اپٹن اور گینک ہے کسی کے فیس پر کوئی افیکٹ نا کر جائے۔وہ مہر کو اپٹن مکس کرتے دیکھ بولی۔

حازق لوگوں کے نکاح پر اپنے ریشیز سے وہ کافی ڈر گئی تھی۔مہر نے شادی کے لئے اسکی جیولری ڈائمنڈ کی بنوائی تھی تو کچھ آرٹی فیشل تھی۔

کیونکہ وہ ایسے شادی میں ڈائیمنڈ پہن کے نہیں گھوم سکتی تھی اسکی شادی تھوڑی تھی۔یہ مرحا کا ہی کہنا تھا۔

مہر نے مسکراتے اسے دیکھا۔بلکل پیور ہے اس سے کوئی افیکٹ نہیں ہو گا۔

وہ دل میں اسکی نظر اتارتے بولی۔

مرحا اس وقت پاؤں تک آتی گھیرے دار آف وائیٹ فراق میں ملبوس تھی۔

جس پر گولڈن کام ہوا تھا۔بلکل سمپل سی فراق تھی اسپر کہیں کہیں گولڈن چھوٹے چھوٹے سے پھولوں کی شیپ میں سٹونز لگے تھے۔جبکہ اسکا ڈوپٹہ فل گولڈن تھا۔بالوں کی فرنچ چوٹیا بنائی ہوئی تھی جسمیں رنگ برنگے پھول لگے ہوئے تھے۔

آج اسنے لائیٹ سا میک اپ کیا ہوا تھا جبکہ جیلوری کے نام پر کانوں میں چھوٹے سے ائیر رینگز اور ہاتھوں میں گجرے پہنے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مہر کی نظر مرحا کے پیچھے گئ جہاں سے ایزل آرہی تھی۔وہ بھی مرحا جیسی ڈریسینگ میں تھی۔دونوں کا ڈریس، جیولری، میکاپ سب سیم تھا۔جبکہ ایزل کا ہیئر سٹائل ڈفرنٹ تھا۔

دونوں طرف سے مانگ نکالتے لائیٹ ساروں بناتے نیچے سے بالوں کی کھجھوری چٹیا کی ہوئ تھی۔مرحا کی طرح چٹیا میں پھول بھی لگائے ہوئے تھے۔

ماشاءاللہ۔دونوں کو دیکھتے بے ساختہ کہا۔

میری بیٹیا تو دن بہ دن پیاری ہوتی جارہی ہیں۔ایزل نے قریب پہنچتے پر اسکا ماتھا چومتے اسنے مرحا کا بھی ماتھا چوما۔

وہ دونوں ہس دیں۔

دونوں ہی ایک دوسرے سے بڑھ کر خوبصورت لگ رہی تھیں۔

مرحا کی بھوری آنکھیں اور چہرے کی معصومیت اگر اسے پرکشش بناتی تھی تو ایزل کے چہرے پر چمکتی شرارت اور اسکی ہیزل لوگوں کو مبہوت کر جاتی تھیں۔

وہ دونوں اسکا ہی تو پرتوں تھیں۔مہر نے ان دونوں کی نظر اتاری۔

اماں برائیڈلز اندر روم میں بیٹھی ہیں ہم نہیں ہیں۔ایزل اسکے گلے میں بازو ڈالتے خفگی سے بولی۔

ہاں تو کیا ہوا میری بیٹیاں اتنی پیاری لگ رہی ہیں اگر کسی کی نظر لگ گئ تو۔وہ اسکا گال تھپتھپاتے بولی۔

پیاری تو آپ بھی بہت لگ رہی ہیں پھر تو بابا کو بھی آپکی نظر اتارنی چاہیئے۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا اسکو دوسری طرف سے ہگ کرتے بولی۔

مہر جھنپ گئ۔

وہ خود بھی اس وقت سمپل سی لانگ فراق میں تھی جسکا کلر ڈل ییلو تھا۔وہ وائیٹ اور ییلو کا شیڈ دیتا تھا۔ لائیٹ سے میک اپ میں وہ ہمیشہ کی طرح اپنی تمام تر خوبصورتی سے مرتسم شاہ کے دل کے تار ہلا چکی تھی۔

کیا ہوا نہیں اتارنی چاہئیے کیا اتنی پیاری تو لگ رہی ہیں اپ۔ایزل اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے بولی۔

وہ لب دباتے مسکراہٹ روک گئ اب انہیں یہ تو نہیں بتا سکتی تھی انکا سر پھرا باپ آج بھی اسکی نظر اتارے بغیر اسے کمرے سے باہر قدم نہیں رکھنے دیتا تھا۔

اوہو ماما آر یو بلشنگ۔اسکے گال سرخ ہوتے دیکھ مرحا اونچی آواز میں بولی۔

شرم کرو تم دونوں ماں کو چھیڑتے شرم نہیں اتی۔ چلو جاؤ دیکھو باقی لڑکیاں تیار ہوئ کہ نہیں۔ وہ جھنپ کر کہتی جلدی سے وہاں سے واک آؤٹ کر گئ۔

مرحا اور ایزل کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نہیں پہننا، نہیں پہننا۔وہ فراق بیڈ پر پٹکتے غصے سے بولی۔

نور ہبی کا پیارا بچہ ہے ناضد نہیں کرتے چلو شاباش پہن لو۔وہ اسے پچکارتے بولا۔

نہیں نور کو ویسا ڈریس پہننا ہے جیسا روشے آپی نے پہنا ہے۔وہ پاؤں پٹختی بولی۔

براق نے سر پکڑا۔وہ کب سے ایک ہی ضد کیے جا رہی تھی کہ اسے وہی ڈریس پہننا ہے۔

ان دو ماہ میں اسمیں کافی چینج آیا تھا۔وہ سب کے سامنے اب باقیوں کی طرح بیوہو کرنے کی کوشش کرتی جو کہ براق کے سیشنز کا اثر تھا لیکن کمرے میں آتے ہی وہ اسے اپنی حرکتیں بتاتے خود بھی ہستی اور اسے بھی ہساہسا کر پاگل کرتی تھی۔۔

لیکن کبھی کبھار وہ ایسے ہی کسی چیز کے لیئے ضد پر اڑے جاتی تو پورا کیے بغیر پیچھے نہیں ہٹتی تھی۔

اج بھی وہ جب سے روشانے اور زمل کا ڈریس دیکھ کر آئی تھی اسے وہی تھا کہ مجھے ویسا ہی پہننا ہے۔

اچھا ادھر آؤ اپنے ہبی کی بات تو سن لو۔براق نے اسے اپنے پاس بلایا۔

وہ منہ پھلائے اسنے پاس آکر بیٹھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اتنا ضدی کیوں ہے میرا بچہ۔۔ ایسے ہبی کو تنگ کرتے ہیں۔ اسے گود میں بٹھاتے پیار سے گال سہلاتے کہا۔

لیکن مجھے بھی برائیڈ بننا ہے اب تو ہماری شادی ہو گئی ہے نا۔وہ اپنے تئیں سمجھداری سے بولی۔

ہاں میری جان کیوں نہیں برائیڈ بنے گی لیکن ابھی نہیں ابھی جب آپ مکمل ٹھیک ہو جاؤ گی تب۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو صرف برائیڈز ہی ایسے کپڑے پہن رہی باقی لڑکیاں تو آپکے جیسے ہی پہن رہی ہیں نا کیونکہ وہ برائیڈ نہیں ہیں برائیڈل کو سپیشل پروٹوکول دیا جاتا ہے۔براق نے اسے سمجھایا۔

پھر میں کب برائیڈ بنوں گی۔اسکے گلے میں بانہیں ڈالتے اداس ہوتے پوچھا۔

بہت جلد میرا بچہ۔اسکے ماتھے رہ لب رکھتے کہا۔

وہ خاموش ہو گئ۔چہرہ بھی اداس تھا۔

اسکا اترا چہرہ دیکھ براق نے شرارت سے اپنی بئیرڈ اسکی گردن پر سہلائی۔۔

وہ کھلکھلا اٹھی۔۔

ہاہاہا ہبی نا کریں۔اسکے بالوں میں انگلیاں پھنساتے چہرہ پیچھے کیا۔

براق اسکا کھلکھلاتا چہرہ دیکھ پر سکون ہوا۔

کتنے دن ہو گئے نور نے اپنے ہبی کو پیار نہیں کیا۔وہ اسے کمر سے تھامتا نرمی سے خود میں بھینچتا بولا۔

نور نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

سوری ہبی نور روشا آپی کے پاس تھی نا اس لیے۔۔اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا پھر اسکی آنکھوں اور گالو کو لبوں سے چھوا۔

لیکن اب میں اپنے ہبی کو پیار کروں گی۔اسکے ہونٹوں سے ہونٹ مس کرتے کہا۔

ایسے نہیں جیسے میں کرتا ہوں ویسے کرو۔وہ بے چینی سے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نور اسکی بات سنتے سر ہلاتے اسکے ہونٹوں کو نرمی سے چومنے لگی کبھی اوپری لب کو چومتی تو کبھی نچلے لب کو۔

براق آنکھیں موندتے اسکی کمر سہلانے لگا۔

ہبی۔۔ پیچھے ہوتے اسکی بند آنکھوں کو دیکھتے اسے پکارا۔

بس اتنی چھوٹی سی کس اور کرو۔ وہ بے چینی سے اسے خود میں بھینچتا اسکے ہونٹوں پر نظریں جمائے گھمبیر تا سے بولا۔

وہ نور کو بہت نرمی سے چھوتا تھا جانتا تھا اسکی شدت برداشت نہیں کر پائے گی۔ اسلیے وہ اسکے ہونٹوں پر کس سے گریز کرتا تھا نا چاہتے ہوئے بھی وہ ایک دو بار شدت اختیار کر گیا تھا کہ نور بری سے ڈر گئ تھی۔

ہاں لیکن اس ایک دو بار میں اس نے نور کو بہت اچھے سے سکھایا تھا۔

میں یہاں پر کاٹی کر لوں۔

اسکے نچلے لب پر انگلی رکھتے پوچھا۔

براق کے بھرے بھرے ہونٹ اسے دانتوں سے انہیں کاٹنے پر مجبور کر رہے تھے۔

ہاں جہاں مرضی کو تمہارا ہی ہوں۔ اسے خود پہ جھکاتے گھمبیر تا سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نور انجانے میں سرخ پڑتے اسکے ہونٹوں کو چومنے لگی اچانک اسکے نچلے لب پر زور سے اپنے دانت گاڑھ دیئے۔

براق اس میٹھے سے درد پر مسرور ہوتا اسکے بال سہلانے لگا۔

آپکو درد نہیں ہوا ہبی۔اپنے دیئے زخم پر لب رکھتے سہمے لہجے میں بولا۔

نہیں میرا بچہ آپ چاہو تو یہاں پر بھی بائیٹ کو لو ہبی کو کوئی اعتراض نہیں۔اسکی ناک کی ٹپ پر لب رکھتے اسکا ہاتھ اپنی گردن اور سینے پر رکھا۔

سچ میں کر لوں اسکی گردن دیکھتے آنکھوں میں چمک لیے پوچھا۔

براق کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔اسے کچھ دن پہلے ہی روشانے سے پتہ چلا تھا کہ نور کو کاٹنے کا بہت شوق تھا وہ لڑائی میں بھی ہاتھ پاؤں نہیں چلاتی تھی اپنے دانت چلاتی تھی اور بھرے بھرے گال دیکھتے تو وہ کسی بھی بچے پر حملہ کر دیتی تھی۔

نور اسکی اجازت ملتے اسکی گردن پر جھکتے اپنے دانت گاڑھ گئی۔

اسنے اتنی زور سے کاٹا تھا کہ براق کی گردن پر دانتوں کے نشان واضح ہوئے تھے جبکہ گردن سرخ پڑی تھی۔

وہ گھبراتے جلدی سے اپنے ہونٹ رکھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے براق کے چہرے کو دیکھا جو سرخ ہو رہا تھا اسے لگا شائید اسے درد ہو رہا ہے جبکہ براق کا چہرہ جزبات کے تلاتم سے سرخ پڑ رہا تھا۔

براق نے آنکھیں کھولتے اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں خمار کی سرخی واضح تھی۔

میں مرحا آپی سے تیار ہو جاؤں گی۔اسکی سرخ آنکھوں میں عجیب سے رنگ دیکھتے وہ جلدی سے اسکی گود سے اٹھتے اپنے کپڑے لیتے باہر بھاگ گئ۔

براق گہری سانس بھرتا بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

یہ لڑکی دن بہ دن اسکے جزبات بری طرح سے اجاگر کرتی اسے تڑپاتی تھی۔

سر جھٹکتے وہ شاور لینے چلا گیا اسے ابھی تیار ہونا تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ماشاءاللہ شہزادیاں لگ رہی ہیں میری بچیاں۔

روحاماما انکی نظر اتارتے بولیں۔

وہ چاروں اس وقت شارٹ فراق اور شرارے میں ملبوس تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

روشانے اور ہانیا کا شرارہ لائیٹ ییلو کلر کا تھا جبکہ ہانم اور زمل کا ڈارک ییلو تھا۔ شرارے کے باڈر پر کام تھا باقی سمپل تھا جبکہ پورے فراق پر ہلکا ہلکا سا کام ہوا تھا۔

پنک کلر کے ڈوپٹے جو چٹیا میں بندھے انکے بالوں پر پھول اٹکائے گئے تھے۔

لائیٹ سے میکاپ اور پھولوں کی جیولری پہنے وہ چاروں حوروں کو مات دے رہی تھیں۔

انکی نظر اتارتے وہ لوگ انہیں نیچے لے ائیں۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

نکاح تو ہو ہی چکا تھا اسلیے سارے فنکشنز اکھٹے تھے۔

انکے لیئے جھولے کی بجائے نیچے آرام دہ گدے بچھاتے جگہ کچھ اونچی کی گئ تھی۔

جہاں پر دو دو جوڑیاں بیٹھی تھیں۔دو ایک سائیڈ تو دو دوسری سائیڈ۔۔

لکونگ لائک پھولوں کی گڑیاں۔آبان اسکے ساتھ بیٹھتے سرگوشی میں بولا۔

زمل جھنپ گئ۔

آبان کل سے ہی اس سے ملنے کی سر توڑ کوشش کر رہا تھا لیکن مجال تھی جو ان چڑیلوں نے اسے ملنے دیا ہو۔

فنکشن نے بعد اکیلی روم میں رہو گی۔مجھے تمہیں کچھ دینا ہے۔وہ اسکا ہاتھ پکڑتے بظاہر سامنے دیکھتا مسکرا رہا تھا۔

جبکہ اپنی سرگوشیوں سے زمل کو گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا۔

زمل نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے میں سب کے سامنے ہی تمہیں اٹھا کر اپنے کمرے میں لے جاؤں گا۔ پھر پرسوں کی بجائے آج ہی سہاگ رات منائیں گے۔ وہ اسکے قریب جھکتا اسکے کان کی لو کو ہونٹوں میں دباتا گھمبیر تا سے بولتا زمل کی جان لبوں پر لے ایا۔۔

سب لوگ ہانیا اور اور عمر ہانیہ کا منکوحہ اسے اپٹن لگانے میں مگن تھے اس لیے کسی کا دھیان انکی طرف نہیں گیا۔

پلیز۔ وہ کانپتے لہجے میں بولتے اس سے تھوڑا دور ہوئی۔

مینے کیا کہا ہے۔ وہ اسکے دور ہونے پر سرد نظروں سے اسکا دیکھتا اپنی طرف کھینچتا بولا۔

ا۔اوکے۔ وہ اسکی سرد نظروں سے گھبراتی جلدی سے سر ہلا گئ۔

گڈ گرل۔ اسکا ہاتھ سہلاتے کہا۔

زمل بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ہانی آپی یہ تو بہت سیریس لگ رہے ہیں یار۔ انہیں اپٹن لگاتے بھی ڈر لگ رہا۔ مرحا عمر کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے ہانیہ کے کان کے قریب بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہانیہ نے بے ساختہ اسے دیکھا۔

وہ اسے اپنی طرف دیکھتے پا کر اسکی طرف دیکھنے لگا۔

سالی صاحبہ کو کہو ڈرے مت تمہارا شوہر اتنا بھی کھڑوس نہیں۔ وہ بظاہر بہت سنجیدگی سے بولا تھا لیکن اسکی

کی بات سنتے ہانیا اور مرحا دونوں سٹپٹائیں۔

مرحا خجل ہوتے جلدی سے وہاں سے بھاگی۔

تم کیوں ڈر رہی ہو یار تم تو جانتی ہو میں سیریس ٹائپ کا بندہ نہیں ہوں۔ لیکن اب سب کے سامنے دانت نکلانا بلاوجہ کے مجھے عجیب لگ رہا ہے۔

وہ بے بسی سے بولا تو ہانیہ ہس دی۔

بہت پیاری لگ رہی ہو۔ وہ اچانک بولا تو ہانیہ جھنپ کر سر جھکا گئی۔

اسکا جھنپا روپ دیکھتے وہ مسکراتے مہمانوں کی طرف متوجہ ہوا۔

وہ دونوں بڑے تھے اس لیے سب سے پہلے انہیں کی رسم کی جا رہی تھی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

ویسے یہ تو ظلم ہے۔۔وہ ہانم کو دیکھتے بولا۔

کیا۔۔؟اسنے ائیبرو اچکایا۔۔

آپ یوں میرے ہی لیے سج دھج کے میرے ہی سامنے بیٹھی ہیں میں آپکی تیاری کو داد بھی نہیں دے سکتا۔وہ بے چارگی سے بولا۔

ہانم جھنپ گئ۔

ہاں تو دو دن بعد اپکے پاس ہی آنا ہے دے دیجئیے گا جتنی مرضی داد۔وہ سرخ چہرے سے مسکراتے ہوئے بولی۔

یہ دو دن ہی تو نہیں کٹ رہے۔وہ اسکی طرف جھکتا گھمبیرتا سے بولا۔

ہانم سٹپٹا کر پیچھے ہوئ۔

شرم کریں۔اسے لتاڑا۔

وہ لب دباتا مسکراہٹ روک گیا۔

💞💞💞

روش۔۔عاشر نے سرگوشی میں اسے پکارا۔

روشانے نے چونک کر اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں تمہیں سب سے پہلے اپٹن لگانا چاہتا ہوں۔

وہ اپنے سامنے رکھے اپٹن کے بول میں ہاتھ ڈالتے بولا۔

ن۔ نہیں ایسے نہیں ہوتا۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہوئے۔

ایسی ہی ہوتا ہے میرے نام کا اپٹن کا میں ہی سب سے پہلے لوگوں گا۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

س۔ سب ہیں یہاں پر پلیز۔ وہ تھوڑا سا کھسک کر پیچھے ہوئ۔

سب لوگ ہان میں بزی ہیں کوئ بھی متوجہ نہیں۔ کہتے اسنے اپٹن والا ہاتھ اہستہ سے اسکے گال سے مس کیا۔

عاشر بھائ یہ کیا کیا کیا۔ پریشے چیخی تھی۔

اسکی چیخ پر سب انکی طرف متوجہ ہوئے۔

عاشر سٹپٹاتا روشانے سے دور ہوا۔

جبکہ روشانے خفت سے سر جھکا گی۔

کیا ہوا۔ ماہم اپیا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

بڑی ماما دیکھیں عاشر بھائ نے روشا بھابھی کو اپٹن لگا دیا۔

جبکہ ابھی بڑوں نے رسم کرنی تھی۔ وہ تاسف سے بولی۔

کیا یار دلہن میری ہے تو سب سے پہلا حق بھی میرا ہی بنتا ہے۔ وہ منہ بناتا بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بات تو بلکل ٹھیک کی ہے اسنے۔ارسل اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا۔

ہاں تو پھر ایسے ہی کرتے ہیں سب سے پہلے یہی اپنی دلہنوں کو اپٹن لگائیں۔

غازی مسکراتے بولا۔

میرے ساتھ کیا دشمنی تھی۔عمر کی خفگی بھری آواز پر سب کے قہقے چھوٹے۔

ہانیا خفت سے اسے گھور بھی نا سکی۔

ان تینوں نے سب سے پہلے اپنی دلہنوں کو خود اپٹن لگایا تھا۔

اب دلہے یہ نیک کام کر رہے ہیں تو تم لوگ بھی اپنے ہاتھوں سے ہی کر دو۔

مہر نے لڑکیوں کو کہا۔

ان تینوں نے بھی سب سے پہلے اپنے اپنے دلہے کو اپٹن لگاتے رسم شروع کی تھی۔

چل آجا بیٹے آج تیرا باپ تجھے بہت اچھے سے اپٹن سے نہلائے گا آخر کو روپ بھی تو آنا چاہیئے۔

ارسل اسکے سامنے بیٹھتا شرارت سے بولا۔

بابا۔۔وہ احتجاجاً چلایا۔

چپ کرو یہی ہوتا ہے۔ولی نے اسے گرکا۔جبکہ ارسل نے ہاتھ بھرتے اسکے چہرے بالوں اور سفید کرتے ہوا چھے سے اپٹن لگایا۔

افف شادی مہنگی پڑ گئ۔غازی اسکی حالت دیکھتا قہقہ لگاتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اب ہماری باری۔ارحم،زیان اور میثم اسکے سامنے بیٹھے۔

ان تینوں نے اپنی مرادیں اچھے سے پوری کی تھیں۔

جبکہ ساحل نے اسے انسانوں کی طرح ہی اپٹن لگایا تھا۔

ان لوگوں نے چھوڑا باقی تینوں کو بھی نہیں تھا۔

جبکہ لڑکیوں کے ڈریس اور میک اپ کی وجہ سے انہوں نے دلہنوں کا حلیہ نہیں بگاڑا تھا۔

بدر اور حازق کے علاوہ سارے لڑکے اچھے سے اپٹن میں رنگ چکے تھے۔

ارحم بروبدر بھائی بلکل صاف ستھرے کھڑے ہیں۔

ابراہیم نے اسکی توجہ دور کھڑے بدر کی طرف کروائی۔

وہ لوگ بدر کی طرف بڑھے تھے حازق کے ساتھ وہ ایسا رسک نہیں لے سکتے تھے۔

وہ ویسے بھی رسم کرنے بعد اپنے روم میں چلا گیا تھا۔

بدر انہیں اپنی طرف آتا دیکھا پیچھے کو قدم لیتا بھاگا۔

جبکہ اسکے پیچھے آتی مرحا اس سے بری طرح سے ٹکرائی مرحا کے ہاتھوں پر لگا اپٹن اسکا سفید کرتا پشت سے رنگین کر گیا۔

ایم سو سوری۔وہ اسکی طرف مڑتا بولا۔

مرحا نے ایک نظر اسکے پیچھے آتے لڑکوں کو دیکھا اور پھر اپنے ہاتھوں پر۔

Posted On Kitab Nagri

سوری ٹو۔ معصومیت سے کہتے وہ جلدی سے اپنے ہاتھ اسکے گالوں پر مل گئ۔

بدر ساکت رہ گیا۔

ہاہاہاہا۔۔ کوئ تو ملا جسے پہلا اپٹن مینے لگایا ہے۔ وہ قہقہ لگاتے بولی۔

بدر کو اسکے ہاتھوں کا لمس ابھی تک اپنے چہرے پر محسوس ہو رہا تھا۔

وہ سانس روکے اسے کھکھلاتے دیکھنے لگا۔

ہٹ جائیں مرحا آپی اب ہماری باری۔ کاشان اسے کہتا بدر کی طرف لپکا۔

وہ قہقہ لگاتے جلدی سے وہاں سے بھاگی۔

جبکہ بدر ہوش میں آتا چیخا لیکن لڑکوں نے چھوڑا اس بے چارے کو بھی نہیں۔

💞💞💞

آپکو جیسا کہا ہے بلکل ویسا ہی کرنا ہے اوکے۔ وہ اسے شوگر فری چاکلیٹ دیتا بولا۔

انوشے نے زور و شور سے سر ہلایا۔

اب جاؤ جلدی سے۔ اسکا گال چومتے کہا تو وہ جی کہتی بھاگی۔

وہ مسکراتا اپنے کمرے میں طرف بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

ایزل آپی۔انوشے اسکے پاس آئی۔

یس بے بی۔ہانم کا ڈوپٹہ سہی کرتے اسے دیکھا۔

آپی میرے رنگ جو اپنے مجھے صبح دی تھی وہ گر گئی ہے۔وہ روہانسے ہوتے بولی۔

انو آپی آپکو اور لا دیں گی۔۔وہ اسے اٹھاتے بولی۔

نہیں نا آپی مجھے وہی چاہئیے۔وہ وہاں پر روم میں گری ہے آپ پلیز ڈھونڈ دیں۔

وہ ادس سی شکل بناتے بولی۔

اچھا میرا بچہ اداس مت ہو۔ہم ڈھونڈھتے ہیں۔وہ اسکا اترا چہرہ دیکھ اسکے گال پر بوسہ دیتے بولی۔

انوشے کی آنکھیں چمکیں۔

کس روم میں گری ہے۔وہ اسے اندر لاتے بولی۔

وہ وہاں پہ۔۔اسنے سامنے والے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔

ایزل نے گھبرا کر اسے دیکھا۔اسنے صبح اس کمرے سے حازق کو نکلتے دیکھا تھا۔

انو بے بی اسی روم میں گری تھی پکا۔اسنے انوشے سے پوچھا۔

یس آپی اسی روم میں جلدی چلیں نا۔اسکا ہاتھ ہلاتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہ۔ہاں چلو۔وہ سر جھٹکتی اسکے ساتھ بڑھی۔

انوشہ اسے کمرے کے دروازے کے پاس جاتے دیکھ آہستہ سے وہاں سے بھاگ گئ۔

ابھی وہ نوک کرتے کے دروازہ کھلا اور اسے بازو سے پکڑ کر اندر کھینچ لیا گیا۔

وہ چیخ مارتی سامنے والے سینے سے ٹکرائ۔۔

آہستہ جنگلی بلی چیخ چیخ کر کہیں تمہارا گلہ ناکارہ ہی نا ہو جائے۔

وہ اسے دروازے سے لگاتا اپنے ازلی انداز میں بولا۔

ایزل دل پہ ہاتھ رکھے گہری سانس لیتے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی۔

ی۔یہ کیا بدتمیزی ہے۔وہ سامنے اسکا شرٹ لیس چٹانی سینہ دیکھتے کانپتے لہجے میں بولی۔

ابھی تو نہیں کی۔جھک کر اسکے چہرے پر پھونک ماری۔

انو۔انو کہاں گئ۔ایزل کو یاد آیا وہ تو انوشے کے ساتھ آئ تھی۔

چلی گئ۔۔وہ دلفریب مسکراہٹ سے بولا۔

ی۔جہ سب تمہاری چال تھی۔ایزل کو آب سمجھ ایا۔

سمجدار ہو رہی ہو۔۔وہ اسکے چہرے پر آئ لٹ کو پیچھے کرتا مسکراہٹ سے بولا۔

کیوں بلایا ہے۔۔اسکا ہاتھ ہٹاتے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نیچے اپٹن اپٹن کھیل رہے ہیں تو سوچا ہم بھی کھیل لیتے ہیں لیکن اپنے طریقے سے۔وہ گہری نظروں سے اسے دیکھا اسکا گلابی چہرہ آنکھوں میں بھر تا بولا۔

ک۔کیا مطلب۔اسکے سینے سے نظریں چراتے پوچھا۔

ابھی سمجھاتا ہوں۔وہ مبہم سا مسکراتے اسے آئینے کے سامنے لے ایا۔

اسکا ڈوپٹہ جو اسنے سینے پر پھیلایا ہوا تھا ایک جھٹکے سے اتارا۔

م۔میر۔وہ بوکھلائی۔

اسکے بازو ہالف تھے۔اسلیے اسنے اچھے سے ڈوپٹہ پھیلایا ہوا تھا۔

حازق کی آنکھوں میں سرخی بڑھی تھی۔

اسکے سفید دودھیا بازو پر انگلی ٹریس کرتے وہ اسکی کمر تک لایا۔

ک۔ک۔کیا کر رہے ہو پ۔پیچھے ہٹو۔وہ سرخ پڑتی اسکے ہاتھ ہٹھا گئ۔

وہ مڑتی اس سے پہلے ہی حازق جھٹکے سے اسے کمر سے تھامتا ڈریسینگ سے لگا گیا۔

م۔میر۔۔وہ اسکے انداز سے سہم گئ۔

حازق نے اسکی کمر چھوڑتے اسکے دونوں ہاتھ تھامتے سامنے پڑے ابٹن والے باؤل میں ڈپ کئے۔

ایزل نے تھوک نگلتے اسے دیکھا جو اب اسکے ہاتھ اپنے چہرے کے قریب لے ایا۔

اسکا سرخ چہرہ دیکھتے اسنے دونوں ہاتھ اپنے گالوں سے مس کیے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے ہاتھوں پر ہوتی اسکی ڈارھی کی چھبن سے وہ کسمسائی۔

اسکے دونوں گالوں پر لگا اپٹن اسے بھایا تھا۔

اب تمہاری باری۔ سرگوشی میں کہتے وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتا اس پر جھکا۔

ایزل نے آنکھیں پھیلاتے اسے دیکھا وہ کیا کرنے جارہا تھا۔

حازق اسکی پھیلی آنکھیں دیکھتا مسکرایا۔

اسکی انکھوں میں دیکھتے اسنے اپنا دائیاں گال اسکے بائیں گال سے مس کیا۔

ایزل سختی سے آنکھیں مینچ گئ۔

حازق نے وہی عمل دوسری طرف کیا۔وہ گالوں پر ہوتی اسکی ڈارھی کی میٹھی سی خود میں سمٹ گئ۔

سی۔اسنے جان بوجھ کر زور سے اپنا گال اسکی گال سے مس کیا۔

ہ۔ہو گیا اب جانے دو۔۔وہ شرم وحیا سے سیمٹتے کانپتے لہجے میں بولی۔

حازق مسکرایا اب کی بار اسنے اپنے ہاتھ اپٹن میں ڈپ کیے۔

ایزل نے کن اکھیوں سے اسکی حرکت دیکھی تھی۔

وہ صرف انگلیوں پر اپٹن مس کر رہا تھا۔

حازق کی نظریں اسکے دودھیا بازوں پر پھسلیں۔ اسنے آہستہ سے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کندھے سے لے کر اسکے بازوں پر ٹریپ کی۔ سارا اپٹن اسکے آدھے سلیوز اور باقی بازوں کو رنگ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کا چہرہ بھانپ چھوڑنے لگا وہ اسے چھو ہی ایسے رہا تھا کہ وہ خود پگھل رہی تھی۔

وہ اسکے ہاتھوں کی گستاخیوں سے گھبراتے اسکے گردن میں بانہیں ڈالتے اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

جس سے اسکے بازو گال پر لگا اپٹن حازق کی گردن اور سینے کو رنگ گیا۔

حازق نے خمار آلودہ نظروں سے آئینے میں نظر آتی اسکی پشت دیکھی۔

اسنے جھٹکے سے ایزل کا چہرہ اپنے سامنے کیا۔

جانا ہے۔۔اسکے گلابی ہونٹوں پر نظریں جمائے مدھم آنچ دیتے لہجے میں پوچھا۔

وہ جلدی سے ہاں میں سر ہلا گئ۔

Ok Then kiss my lips deeply

اسکے نچلے لب کو انگوٹھے سے سہلاتے خمار الودہ لہجے میں کہا۔۔

ایزل کانپ کر رہ گئ۔

نو۔۔ نفی میں سر ہلاتے وہ اسکے گردن میں چہرہ چھپا گئ۔

تو ٹھیک ہے پھر مجھے گلہ مت کرنا کیونکہ اب میں ایک کس سے تو ہر گز نہیں ٹلنے والا۔

وہ اسکے بال مٹھی میں بھرتا اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتا غرایا۔

ایزل سہم کر اسے دیکھنے لگی۔

وہ اسکی سہمی آنکھوں میں دیکھتا اسکے ہونٹوں پر جھکا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے ہونٹوں پر کبھی نرمی نہیں دکھاتا تھا ابھی بھی اپنی شدت سے اسکی سانسیں اٹکا رہا تھا۔۔

اسے کمر سے پکڑ کر اٹھاتے ڈریسینگ پر بٹھایا۔ جبکہ لبوں کو ابھی بھی رہائی نہیں دی تھی۔

ایزل نے مزاحمت نہیں کی وہ جانتی تھی جتنی وہ مزاحمت کرے گی وہ اتنی شدت سے اسکی جان نکالے گا۔۔

حازق اسکے نچلے لب کو اچھے سے زخمی کرتے پیچھے ہوا۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے اسکے کندھے پر سر رکھتے اپنی سانسیں بحال کرنے لگی۔

حازق کا ہاتھ اسکی فراق کی کمر کی زپ سے الجھنے لگا۔۔

میر۔وہ تڑپ کر اسکا ہاتھ ہٹا گئ۔

وہ اسکے چہرے پر بکھرے رنگوں کو دیکھتا مبہم سا مسکراتے اسکی گردن پر جھکا۔

اسکے بالوں میں انگلیاں پھنساتے اسنے جھٹکے سے اسکا چہرہ اوپر کرتے گردن اپنے سامنے کی۔ وہ کسی شکاری کی طرح اسکی شہ رگ پر جھکا۔

لیکن اسنے نا تو دانت گاڑھے نا اپنے لب رکھے۔ بلکہ وہ اپنی بئیرڈ سہلاتا ایزل کو بے جان کرنے لگا۔

وہ بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپی۔

حازق اسکی بے چینی دیکھتا اپنے ہونٹوں سے اسکے شہ رگ کو چھونے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی گہری سانسیں لینے لگی۔ وہ ہونٹوں سے چھوتا یا دانت گاڑھتا قابل برداشت تھا لیکن جب وہ بئیر ڈسہلا کر اسے تڑپاتا تھا تو وہ برداشت نہیں کر پاتی تھی۔

اپنی گردن پر جگہ جگہ اسکے دانتوں کا لمس محسوس کرتے اسنے حازق کے سینے پر ناخون گاڑھے۔

جھٹکے سے اسے پیچھے کرتے وہ اسکی گردن پر جھکی جو ظلم پہلے وہ کر رہا تھا اب ایزل اسکی گردن پر کر رہی تھی۔۔

اسکی گردن پر ظلم ڈھاتے گہری سانسیں بھرتے بھیگی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

حازق اسکی سرخ انکھوں کو میں اپنی قربت کا اثر دیکھتا مسکرایا۔

اسنے سختی سے ایزل کو کمر سے تھاما۔وہ سسک پڑی۔کمر میں تکلیف کی لہر بری طرح سے اٹھی تھی۔

جبکہ حازق اسکی کمر کو مٹھیوں میں دبوچتا اسکی گردن سے ہوتے کان کی لو کو دانتوں سے دبا گیا۔

وہ سسک کر بری طرح سے رو پڑی۔

حازق نے چونک کر اسے دیکھا۔وہ اس سے زیادہ اسکی شدت برداشت کر چکی تھی لیکن ایسے روئ نہیں تھی۔

اسکی کمر پر گرفت نرم کرتا وہ تھوڑا سا پیچھے ہوا۔

جنگلی بلی کیا ہوا۔اپنی گردن سے اسکا چہرہ نکالتے وہ تڑپ کر اس سے پوچھنے لگا۔

وہ ہچکیاں بھرتی بری طرح سے کانپتے اونچی آواز میں رونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل۔۔وہ اسے ڈریسینگ سے اٹھاتا بیڈ تک لایا۔

لیکن وہ اور شدت سے چیخ پڑی۔

حازق نے جلدی سے اسے اوندھے منہ بیڈ پر ڈالتے اسکی فراق کی زپ کھولی۔اگلے ہی لمحے اسکا چہرہ فق ہوا تھا۔

آنکھوں میں خمار کی سرخی کی بجائے غصے کی ایک شدید لہر دوڑی تھی۔تباہ کر دینے والی لہر۔

ایزل تکیے میں منہ چھپائے سسک رہی تھی۔

اسکی کمر پر بری طرح سے سرخ نیل کا نشان پڑا ہوا تھا۔کہیں کہیں ایک خراش بھی تھی کہ اس سے خون کی ننھی بوندیں چمک رہی تھیں۔

وہ چہرے پر قہر لیے کبڈ کی طرف بڑھا۔فرسٹ ایڈ باکس نکالتے وہ واپس بیڈ کی طرف ایا۔

اسکی خراشوں کو اچھے سے صاف کرتے اسنے بہت نرمی سے ان پر ٹیوب لگا دی۔

جبکہ لمبے سے سرخ نیل کے نشان پر سپرے کرتے ائینٹمینٹ لگائی تو وہ چیخ پڑی۔

شش بس ہو گیا۔وہ اسکا سر چومتا نرمی سے بولا۔

اس نشان کی سرخی سے اسے اندازہ تھا کہ درد کتنا شدید ہو رہا ہے اسے۔

باکس رکھتے وہ ہاتھ دھونے چلا گیا واپس آیا تو وہ ابھی تک سسک رہی تھی۔وہ لب بھینچتا اسکے قریب بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے زخموں کو دیکھتے اسنے جھک کر نرمی سے ان پر اپنے لب رکھے۔

ایزل کا وجود یک دم ساکت ہوا۔

حازق سیدھا ہو تا بغور ان زخموں کو دیکھنے لگا وہ بلکل تازہ تھے شائید آج صبح کے۔

اسکا چہرہ لمحہ بالمحہ سرخ پڑ رہا تھا۔ آخر اسے یہ زخم آئے کیسے۔ اسکی ہمت کیسے ہوئی حازق میر کی امانت کو اتنی تکلیف دینے کی۔

اسکی آنکھوں میں قہر برپا تھا۔

فراق کی زپ بند ہونے پر ایزل نے چہرہ موڑتے اسے دیکھا۔ اسکے چہرے پر بھسم کر دینے والے تاثرات دیکھتے اسنے لمبی ہچکی لی۔

حازق نے اسکی طرف دیکھا وہ اسکے دیکھتے کہنی کے بل اٹھتے اپنے دونوں بازو وا کر گئ۔

حازق کا غصہ پل میں اڑن چھو ہوا۔۔

وہ جھکتا نرمی سے اسے اٹھا گیا۔

بیڈ پر گرتے اسنے احتیاط سے اسکی کمر سے ہاتھ ہٹاتے اسے اپنے سینے پر لٹایا۔

کیسے ہوا یہ۔ اسکی آواز اتنی سرد تھی کہ ایزل کا ہچکولے کھاتا وجود کپکپا گیا۔

صب۔ح لگی۔ ہچکی لیتے کہا۔

کیسے۔ اسکے آنسو صاف کرتے اب آواز میں نرمی تھی۔ ایزل نے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سن رہاہوں میں۔اسکے بال سہلاتے کہا۔

ایزل کی آنکھوں کے سامنے صبح کا منظر لہرا گیا۔

اسکے لب آہستہ سے ہلے۔۔

💞💞💞

آج صبح کا منظر:

صبح وہ ہانم لوگوں کے پھولوں کی جیولری بنوانے کے لیئے بازار گئ تھی جب وہ جارہی تھی تب بھی اسے لگا جیسے کوئ گاڑی اسکا پیچھا کر رہی ہے جبکہ واپسی پر بھی اس گاڑی کو اپنے پیچھے دیکھتے اسکا دماغ گھوما۔

اسنے جھٹکے سے گاڑی روکی اسکے گاڑی روکتے ہی وہ گاڑی بھی رکی وہ غصے سے باہر نکلی۔

باہر نکلو۔اس گاڑی کے قریب جاتے اسنے ونڈو کا شیشہ بجایا۔

جب اسے لگا آس پاس دو گاڑیاں اکر رکیں۔

جس سے کالے کپڑوں میں کافی سارے لوگ نکلے تھے۔

جو اسکی طرف بڑھنے لگے اسے خوف سا محسوس ہوا۔

آس پاس لوگ نا ہونے کے برابر تھے۔

Posted On Kitab Nagri

تھوک نگلتے اسنے قدم پیچھے لیے۔

جبکہ آدمی اب ابھی اسکی طرف بڑھ رہے تھے۔اس سے پہلے کہ وہ بھاگتی کسی نے اسے بازو کھینچتے سڑک پر پھینکا۔جس سے اسکی کمر بری طرح سے چھلی تھی۔

جبکہ اسکی چیخ بے ساختہ تھی۔

وہ سامنے کھڑے آدمی کے پیٹ میں ٹانگ مارتے اٹھی۔وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی جب پھر سے کسی آدمی نے اسے کھینچا اسنے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کی اس آدمی نے اسے کھینچنے کے لیئے جھٹکا دیا جس سے گاڑی کا کھلا دروازہ سیدھا اسکی کمر میں لگا تھا۔

وہ اپنی چیخیں روکتی اس آدمی کو دھکا دیتے جلدی سے گاڑی میں بیٹھتے گاڑی بھگا لے گئ۔

اسنے ٹریفک والی جگہ پر گاڑی گھمائ تا کہ وہ لوگ اسکے پیچھے نا ائیں۔

جبکہ کمر میں درد سے ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں۔چہرہ آنسوں سے تر تھا۔

وہ گاڑی کسی قریبی کلینک پر موڑ گئ۔۔ڈاکٹر نے اسے ریسٹ کے لیئے کہا تھا لیکن اسنے ضد کر کے انجیکشن اور پین کلرز لینے کے بعد ایک اوور ڈوز بھی کی تھی جس سے اسکی کمر سن ہو گئ تھی تو اسے درد فیل نہیں ہوا۔

لیکن اب شائید اس ڈوز کا اثر ختم ہو گیا تھا اور جب حازق نے سختی سے اسے تھاما تو وہ اپنی چیخیں نہیں روک پائ۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہ چپ ہوئی تو چہرہ اٹھاتے حازق کو دیکھا۔اسکے چہرے کو دیکھتے وہ تھوک نگلتے واپس اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔

اسکے چہرے کے تاثرات اتنے خطرناک تھے کہ ایزل کا وجود سرد پڑا۔

تم نے کسی کو بتایا کیوں نہیں۔تاثرات کے برعکس لہجہ کافی نرمی لیے ہوئے تھا۔

فنکشن کے بعد بتانا تھا بابا کو۔آہستہ سے کہا۔

حازق نے اسکا چہرہ اپنے سامنے کی۔

تم پر، تمہارے وجود پر، تمہاری ہر جاتی جاتی سانس پر اب حازق میرے کا حق ہے اگر تمہارے وجود پر ایک خراش بھی آئے گی تو تمہیں مجھے اسکا حساب دینا پڑے گا یہ تو پھر بہت بڑے زخم ہیں۔آئیندہ سے ایک زرا سی چوٹ پر بھی تم صرف مجھے بتاؤ گی۔

وہ سرد لہجے میں بولا تو وہ جلدی سے سر ہلا گئی۔

کیا تمہیں اس گاڑی کا نمبر یا پھر ان آدمیوں کے بارے میں کچھ یاد ہے۔۔اسکی سوجھی آنکھوں کو نرمی سے چھوتے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔ لیکن ایک بار پہلے بھی مینے انہیں دیکھا تھا ہمارے نکاح سے کچھ دن بعد۔ تب وہ کسی دادا کا نام لے رہے تھے۔

اسنے مختصر سا بتایا۔

دادا کا نام سنتے وہ پل میں سمجھ گیا تھا۔

اور یہ بات تمنے مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی۔ وہ اسکی بال مٹھی میں بھر تا غصے سے بولا۔

تم تو چلے گئے تھے کیسے بتاتی۔ وہ اپنے بال چڑواتے نروٹھے پن سے بولی۔ وہ جانتی تھی جھوٹ بول رہی اسکے کافی دن بعد حازق گیا تھا۔ لیکن وہ اور اسکے غصے کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

حازق کے تاثرات ڈھیلے پڑے۔

اب بھی درد ہے۔ اسکے گال پر انگلی ٹریس کرتے پوچھا۔ وہ زور و شور سے سر ہلا گئ۔ اسے واقعی میں درد تھا۔

حازق کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئ۔ اسے بے ساختہ اس دن والا واقع یاد آ گیا جب وہ اسکی توجہ کے لیئے۔ جھوٹ بول رہی تھی۔

لیکن آج اسکے چہرے اور آنکھوں میں تکلیف عیاں ہو رہی تھی۔

وعدہ کرتا ہوں تمہیں اس درد دینے والا کا حال ایسا کروں گا کہ اسکی روح کانپ جائے۔۔ اسکے چہرے کو نرمی سے چھوتے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

لہجے میں اب کچھ تباہ و بھسم کر دینے والا جنون تھا۔

ایزل نے اسکی بات پر غور ہی نہیں کیا۔وہ اسکے نرمی سے چھونے پر مسکاتی اسکے سینے پر سر ٹکا گئ۔

جبکہ وہ دونوں بھول چکے تھے کہ انکے گھر میں فنکشن چل رہا ہے۔۔

💞💞💞

اسنے نوک کیا۔

اگلے ہی پل دروازہ کھل گیا۔

کیا ہوا تم نے ایسے میسج کر کے کیوں بلایا۔۔؟وہ اندر آتے اسکا سنجیدہ چہرہ دیکھ بولی۔

حازق نے دروازہ بند کرتے اسے دیکھا۔

وہ شاور لے چکا تھا اس وقت وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں تھا۔

جب مرحا کی نظر ایزل پر پڑی۔وہ اوندھے منہ بیڈ پر لیٹی ہوئ جبکہ اسکی گردن تک بلینکیٹ دیا گیا تھا۔

ایزل یہاں کیا کر رہی ہے۔وہ حیرانگی سے اسکی طرف بڑھی۔

شش۔سو رہی ہے۔حازق نے اسکا ہاتھ پکڑتے اسے پیچھے کیا۔

سو رہی ہے۔۔کیا مطلب یہ یہاں کر کیا رہی ہے اور سو کیوں رہی ہے۔باہر فنکشن چل رہا ہے تم دونوں کو کوئ ہوش ہے۔وہ کمر پر ہاتھ رکھتے لڑاکا انداز میں بولی۔

حازق اسکے انداز پہ مبہم سا مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ حازق بے ساختہ جھکتے اسکا ماتھا چوم گیا۔

اب بتاؤ گے کیا ہوا۔وہ سنجیدہ ہوئی۔

سیڑھیوں سے پھسل گئی تھی کمر پر چوٹ آئی ہے۔

وہ ایزل کو دیکھتے بولا جسکا چہرہ بھی تکیے میں چھپا ہوا تھا۔

اومائی گاڈ۔کیسے پھسل گئی۔کیا بہت زیادہ چوٹ آئی ہے۔وہ فکر مندی سے اسے دیکھتے بولی۔

ہم۔وہ بس یہی کہہ سکا کیونکہ اسکی چوٹ واقعی میں کافی شدید تھی اسے گھر والوں کو بتانا ہی تھا ورنہ وہ خود سے لاپرواہی برتتی اور اسکے زخم گہرے ہو جاتے۔

تمہیں کیا ہوا ہے۔۔مرحا چونک کر اسکی سرد ہوتی آنکھیں دیکھتے بولی۔

حازق نے نفی میں سر ہلایا۔اسکے اندر کا آتش فشاں پھٹنے کے قریب تھا جو وہ صرف ایک ہی شخص پر پھاڑنا چاہتا تھا۔

آنکھیں اور چہرہ لمحہ بالمحہ سرد ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مرحا کو اپنی طرف متوجہ پاتے اسنے اپنے تاثرات پر قابو پایا۔

سیدھا کہو نا بیوی کی تکلیف برداشت نہیں ہو رہی۔وہ جھک کر ایزل کو دیکھنے کے کوشش کرتے بولی۔

حازق اسے دیکھتا رہ گیا۔واقعی اسے اسکی تکلیف برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں وہ اس پر ایک خراش برداشت نہیں کر سکتا تھا اور آج اسی کی وجہ سے اتنی تکلیف برداشت کرنی پڑ رہی تھی۔

اچھا پریشان مت ہو ٹھیک ہو جائے گی۔وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے پیار سے بولی۔

حازق بے ساختہ مسکرا دیا۔

میں ٹھیک ہوں تمہیں بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جنگلی بلی ہے ابھی ہاتھ پاؤں مارتے اٹھ بیٹھے گی۔وہ اسکا فکر مندی چہرہ دیکھتے اسے خود سے لگاتے نرمی سے بولا۔

مرحا خفگی سے اسے دیکھتے دور ہوئی۔

تم میری دوست کے بارے میں ایسے مت بولو۔

وہ صرف کہنے کو سٹرونگ ہے تمنے دیکھا نہیں زرا سی تکلیف پر پورا گھر سر پہ اٹھا لیتی ہے۔اتنی نازک سی تو ہے۔

وہ محبت سے ایزل کو دیکھتے بولی۔

نازک کو واقعی وہ بہت تھی۔حازق نے دل میں سوچتے اعتراف کیا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

ایزل کہاں ہے۔۔؟غازی کو وہ کافی دیر سے نظر نا آئی تو اسنے زرنور سے پوچھا۔

پتہ نہیں مجھے بھی کافی دیر سے نظر نہیں آرہی۔زرنور نے بے چینی سے کہا۔

مہر ایزل کو دیکھا ہے کہیں۔غازی نے اس سے پوچھا۔

نہیں بھائی میں بھی کب سے ڈھونڈ رہی ہوں پتہ نہیں کہا چلی گئی۔

وہ پریشانی سے بولی۔

حیرت ہے فنکشن ختم ہونے کو ہے اور ایزل پورے فنکشن میں دکھی ہی نہیں۔ولی نے حیرت سے کہا۔

وہ تو اندر ہیں روم میں۔انوشے کی آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

کہاں ہے۔۔ماہم اپیا نے اس سے پوچھا۔

اندر روم میں۔وہ سر پہ ہاتھ مارتے بولی جیسے ان سب کی عقل پر تاسف کیا ہو۔

کونسے روم میں ہیں بتاو مجھے۔غازی اسے اٹھاتا اندر لے آیا۔

باقی سب بھی اسکے پیچھے ہی آئے تھے۔

یہاں۔وہ حازق کے روم کے سامنے رکتے بولی۔

مہر نے چونک کر اسے دیکھا یہ تو حازق کا روم ہے۔مرحا اور مہر کے علاوہ باقی سب انجان تھے کہ اس روم میں حازق ٹھہرا ہے۔

زرنور نے دروازہ کھولا وہ لاک نہیں تھا کھلتا چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق اور مرحا نے چونک کر پیچھے دیکھا جبکہ باقی سب دونوں کو حیرت سے دیکھنے لگے۔

تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو۔ فنکشن باہر چل رہا ہے۔ مرتسم نے دونوں کو دیکھتے کہا۔

باباوہ۔ ابھی مرحا کچھ کہتی کہ زہرہ کی نظر ایزل پر پڑی۔

ایزل۔۔ اسکی آواز پر سب نے بیڈ کی طرف دیکھا۔

حازق لب بھینچ گیا۔

یہ یہاں پر کیا کر رہی ہے اور ایسے کیوں سو رہی ہے۔ جبکہ فنکشن کے لیئے بھی یہی سب سے زیادہ ایکسائیٹڈ تھی۔ آیت اسے دیکھتے بولی۔

غازی اسکی طرف بڑھا اس سے پہلے کہ وہ اسے چھوتا حازق اسکے سامنے آگیا۔

غازی نے چونک کر اسے دیکھا۔ حازق نے چہرہ موڑتے ایزل کو دیکھا جو کسمسا رہی تھی۔

وہ سب کو نظر انداز کرتا ایزل کی طرف جھکا اسپر بلینکیٹ ٹھیک کرتے اسنے نرمی سے اسے تھپکا جیسے کسی بچے کو تھپکتے ہوں۔۔ وہ پر سکون ہو گئی۔

حازق نے جھکتے اسکا سر چوما۔

اسکی حرکت پر سب کے چہرے سرخ پڑے تھے۔

کمرے سے باہر چل کر بات کریں ایزل ڈسٹرب ہو رہی ہے۔ وہ لائیٹس اوف کرتا بولا۔

کمرے میں اب صرف مدھم روشنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سب کو جیسے جھٹکا لگا تھا۔ لیکن وہ کمرے سے نکل گیا تو باقی سب بھی اسکے پیچھے ہی نکل ائے۔

یہ سب کیا ہے حازق کچھ بتاو گے۔۔مہر نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے پوچھا۔

ایزل سیڑھوں سے پھسل گئ تھی جس سے اسکی کمر پر کافی چوٹیں ائی ہیں۔وہ سپاٹ چہرے سے سب کو دیکھتا بولا۔

مہر سے وہ نظریں چرا گیا تھا اپنی ماں سے آج پہلی بار جھوٹ بولتے اسے نظریں ہی چرانی تھیں۔

واٹ کب،کیسے اور تم نے اسی وقت کیوں نہیں بتایا۔غازی کے چہرے پر پریشانی چھلکی تھی۔

ریلیکس ماموں وہ ٹھیک ہے اب۔اتنی گہری چوٹیں نہیں تھیں۔

وہ غازی کے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا۔

زرنور تو سنتے ہی رونے لگی تھی۔

پھر بھی ایک بار ڈاکٹر کو دکھانا تو پڑے گا نا۔مہر آنکھوں میں آئی نمی دھکیلتے بولی۔

مام ایزل بلکل ٹھیک ہے مینے خود اسکی ڈریسینگ کی ہے اتنی گہری چوٹ نہیں ہے۔وہ مہر کو حصار میں لیتا نرمی سے بولا۔

جب آنکھوں کے سامنے اسکی زخمی کمر لہرائی تو وہ لب بھینچ گیا۔

اور تم نے ہمیں اسی وقت کیوں نہیں بتایا۔مرتسم نے اسے گھورا۔

اس وقت ایزل کو بینڈیج کی ضرورت تھی سو پہلے مینے اسے فرسٹ ایڈ دیا۔وہ سپاٹ چہرے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے دیکھنا ہے اسے پتہ نہیں کتنی چوٹ لگی ہو گی میری بچی کو۔زرنور روتے ہوئے بولی۔

مامی پلیز فلحال آپ لوگ اسے ڈسٹرب مت کریں ابھی مینے اسے پین کلر دی تھی سو اسے سونے دیں۔وہ زرنور کو روکتا بولا۔

حازق ٹھیک کہہ رہا ہے فلحال اسے ریسٹ کرنے دو صبح دیکھ لینا۔غازی نے اسے سمجھایا۔ناچاہتے ہوئے بھی وہ مان گئ۔

میں ایک ضروری کام سے جارہا ہوں ایزل کو آپکے حوالے کرتے وہ میرے روم میں ہی رہے گی اور اس بات کا دھیان آپ رکھیں گی۔وہ آہستہ سے مہر سے بولا۔

انداز حتمی تھا۔

مہر نے اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں عجیب سی سرد مہری اور تکلیف سی تھی۔

اسنے نرمی سے اسکے بال سہلاتے اسکا ماتھا چوما۔

حازق کی آنکھوں میں نرمی اترائ۔

جلدی انا۔بس اتنا ہی کہا۔

وہ سر ہلاتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

گیارہ تو ہو ہی گئے تھے اس لیے سب لوگ اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

رات کے اندھیرے میں وہ اپنے نرم بستر پر پر سکون نیند سو رہا تھا جب اسے اپنے چہرے پر کچھ رینگتا سا محسوس ہوا۔

اسنے ہاتھ مارتے اپنے چہرے سے کچھ ہٹانا چاہا لیکن وہ جو بھی چیز تھی مستقل اسکے چہرے پر رینگ رہی تھی۔

اسنے ناگواری سے آنکھیں کھولیں۔

لیکن خود پر جھکے سائے کو دیکھتے اسکی آنکھوں کی نیند پل میں اڑی۔

حازق سرد نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

کون ہو تم۔وہ اپنے گلے پر رکھے خنجر کے باعث ہلنے سے قاصر تھا۔

اندھیرے میں اسے کچھ دکھائی بھی نہیں دے رہا تھا۔

میری بیوی کو حراس کرنے والے کتنے لوگ تھے۔اسکی آواز اس حد تک سرد تھی کہ رابرٹ کو اسکی ٹھنڈک اپنے وجود میں اترتی محسوس ہوئی۔

اسکا وجود برف کی مانند ٹھنڈا پڑا۔ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں لہرائی تھیں۔

ح۔حازق میر۔ہکلاتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے بار بار بات دہرانا پسند نہیں۔ خنجر اسکے گلے سے چہرے تک لایا۔

بتاتا ہوں۔ اپنے سامنے موت کو دیکھتے اسے آج زندگی میں پہلی بار ڈر لگا تھا۔

حازق نے لائیٹ اون کرتے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا۔

لائیٹ اون ہوتے اس پر نظر پڑتے رابرٹ کا خون خشک ہوا۔

اسکے چہرے اور ہاتھوں پر خون لگا ہوا تھا وائٹ شرٹ پر بھی خون کے چھینٹے تھے۔

یقیناً وہ اسکے گارڈز کی دھجیاں اڑا کر اندر آیا تھا۔

تھوک نگلتے سوچا۔

اسکا فون گود میں پھینکتے حازق نے اسے اشارہ کیا۔

بلاؤ سب کو ابھی کے ابھی یہاں۔

اسکی گردن پر خنجر کا دباؤ ڈالتے سرد لہجے میں پھنکارا۔

رابرٹ کی گردن پر خون کی ننھی بوند چمکی تھی۔

اسنے کانپتے ہاتھوں سے گارڈز کی اس ٹیم کو فون ملایا جسے ایزل کے پیچھے لگایا تھا۔

اگلے پانچ میں وہ لوگ اسکے کمرے کے باہر تھے۔

لیکن اس سے پہلے ہی حازق رابرٹ کو اچھے سے خاموش کروا چکا تھا۔

اچھے سے اسکے ہاتھ پاؤں اور منہ باندھتے اسنے اسے زمین پر پھینکا۔

Posted On Kitab Nagri

تبھی دروازہ کھلا اور آٹھ سے نو لوگ اندر داخل ہوئے تھے۔

دروازے کے پیچھے کھڑے حازق نے سب کو اندر آتے دیکھ دروازہ لوک کیا۔

وہ لوگ نیند سے بھاری آنکھیں مسلتے بغیر ہتھیار کے کھڑے تھے جب حازق میر کو سامنے دیکھتے انکے چھکے چھوٹے۔

جبکہ انکے پیچھے رابرٹ زمین پر بندھا پڑا تھا۔

وہ پڑی ہیں رسیاں اٹھاؤ اور ان سب کو باندھو ویسے ہی جیسے اسے باندھا ہے مینے۔

رابرٹ کی ٹانگوں پر اپنا بھاری بوٹ رکھتے سرد لہجے میں کہا۔

اسکے ہاتھ میں خنجر اور پسٹل دیکھتے ایک آدمی خاموش سے اٹھ کر باقی سب کر باندھنے لگا۔

اپنے پاؤں اور منہ باندھو۔سب کے باندھنے کے بعد اسنے اسے کہا۔

اس آدمی نے کانپتے ہاتھوں سے پاؤں باندھتے منہ پر ٹیپ لگائی۔

حازق نے آگے بڑھتے اسکا ہاتھ باندھتے اسے بھی اوندھے پر زمین پر پھینکا۔

اب وہ سب ادھر ادھر اوندھے منہ پڑے ہوئے تھے۔

حازق نے بیڈ پر پڑا چمڑے کا بیلٹ اٹھاتے اپنے ہاتھ لپیٹا اور انکی طرف بڑھا۔

اگلے ہی پل کمرے میں دبی دبی سی چیخیں گونج گئ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چمڑے کی بیلٹ سے اچھی طرح سے انکی چمڑی ادھیڑ رہا تھا۔ جبکہ کہ ہر آدمی کی پشت خون سے تر نا ہو گئ انکے پیٹھ سے جلد اکھڑتے گوشت نظر نہیں آنے لگا اور وہ بے ہوش نا ہو گئے وہ رکا نہیں۔

ماتھے سے پسینا صاف کرتے اسنے ایک سرد نظر ان سب کے بے سود وجود پڑ ڈالی۔

بے ہوش رابرٹ کے ہاتھ کھولتے وہ ایک طائرانہ نگاہ ہر جگہ ہر دلاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

اسنے انہیں جان سے نہیں مارا تھا انفیکٹ کسی بھی گارڈ کو جان سے نہیں مارا تھا۔

وہ بس انہیں بتانا چاہتا تھا کہ انہوں نے کس سے پنگا لیا ہے اور کسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

راستے میں اسنے کسی کھلی بیکری سے براؤنیز اور چاکلیٹس لیں تب تک واپس فارم ہاؤس آتے اسے ایک بج چکا تھا۔

اسنے کن اکھیوں سے ادھر ادھر دیکھا کوئ بھی نہیں تھا پھر بھی احتیاط کے لیئے اسنے شرٹ پر کورٹ پہن رکھا تھا جبکہ چہرہ اور ہاتھ وہ پہلے ہی دھو چکا تھا۔

کمرے میں داخل ہوتے اندھیرے نے اسکا استقبال کیا۔

اسنے سائیڈ لیمپ جلاتے بیڈ کی طرف دیکھا جہاں وہ ہنوز اسی پوزیشن میں سو رہی تھی۔

سامان ٹیبل پر رکھتے وہ کپڑے لیتے فریش ہونے چلا گیا۔

شاور لیتے وہ واپس آیا تو صرف ٹراوزر میں تھا۔ گیلے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔

بال ڈرائے کرتے اسنے بیڈ کی طرف قدم بڑھائے۔

Posted On Kitab Nagri

ویک اپ ڈارلنگ۔۔وہ جھک کر اسکا سر چومتے بولا۔

اسکے وجود میں ہل چل سے وہ جان چکا تھا کہ وہ جاگ گئ ہے۔

ایزل جو آنکھیں موندیں سونے کا ناٹک کر رہی تھی پٹ سے آنکھیں کھولیں تو سیدھا بھوری آنکھوں سے جا ٹکرائیں۔

وہ ایک سائیڈ سے اس پر جھکا ہوا تھا۔اسکا شرٹ لیس سینا دیکھتے وہ ہڑبڑا کر پیچھے ہوئ۔

ڈونٹ موو۔گھور کر اسے دیکھتے سختی سے کہا۔

وہ وہیں سٹل ہو گئ۔بھوری آنکھوں میں ابھری سرخی اسے ڈرا گئ تھی۔

کب سے جاگی ہو۔اسکے قریب بیٹھتے چہرے سے بال ہٹاتے پوچھا۔

جب تم آئے تھے۔آہستہ سے کہا۔

حازق سر ہلا گیا۔

پین تو نہیں ہو رہا۔۔اسکے گال پر انگلی ٹریس کرتے بغور اسکی گلابی ہوتی آنکھوں کو دیکھتے پوچھا۔

وہ نفی میں سر ہلا گئ۔

میں یہاں کیوں ہوں۔اپنے کمرے میں کیوں نہ۔باقی کے الفاظ اسکے سرد آنکھیں اسکے حلق میں ہی دبا گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مجھے بھوک لگی ہے تو اس لیے کہہ رہی تھی کہ میں نیچے جاوں۔۔ آنکھیں پٹپٹاتے معصومیت سے کہا۔

مجھے کھالو تمہارا ہی تو ہوں کیونکہ ڈنر تو مینے بھی نہیں کیا تھا اسلیے میرا ارادہ بھی تمہیں کھانے کا ہی ہے۔

وہ اسے اٹھاتے گھمبیر لہجے میں بولا۔

ایزل بوکھلا کر اسکے گلے میں بانہیں ڈال گئ۔

اسے شرٹ لیس دیکھتے اسکا چہرہ پل میں گلابی ہوا تھا۔

اسنے بہت احتیاط سے اسے اٹھایا تھا ایک ہاتھ اسکی گردن سے تھوڑا نیچے تھا جبکہ کمر پر بہت نرمی سے ہاتھ رکھتے اسے اٹھایا تھا کہ ایزل کو فیل نا ہو۔

ایزل نے اسکے چہرے کو دیکھا بے ساختہ نظر ٹھہر سی گئ۔

اسکی بھوری آنکھیں جنمیں سرخی چھائ تھی۔وہ اسے غضب ناک حد تک ہینڈسم بنا رہی تھیں۔

ماتھے پر بال بھی بکھرے ہوئے تھے جو ہلکے ہلکے نم تھے۔

جبکہ عنابی لب جو سختی سے آپس میں پیوست تھے۔

ہلکی سی بیئرڈ اس پر جچ رہی تھی۔

مونچھیں اسکی اتنی گھنی نہیں تھیں تو اتنی ہلکی سی بی نہیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے دیکھنے میں اتنی مگن تھی اسے ہوش بھی نا رہا کہ حازق اسے اپنی گود میں لیے صوفے پر بھی بیٹھ چکا ہے۔

اسکی بئیر ڈ کو دیکھتے ایزل کا دل مچلا۔بے ساختہ ہاتھ بڑھاتے اسنے نرمی سے اسکی بئیر ڈ پر رکھا۔

وہ سٹل ہوا تھا۔

ایزل نرمی سے اسکی بئیر ڈ انگلیوں سے سہلاتے متبسم ہو رہی تھی۔

حازق کی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھری تھی۔وہ اسکے ہاتھوں کی ناز کی اپنی بئیر ڈ پر محسوس کرتا محظوظ ہو رہا تھا۔دماغ پر سکون ہونے لگا۔

ایزل کی نظر اسکے چٹانی سینے پر پڑی اسکا دل کیا وہ اسکے سینے کو ہاتھ سے چھو کر محسوس کرے لیکن شرم سے وہ نظریں چرا گئی۔

حازق اسکی نظریں اپنے سینے پر محسوس کرتے متبسم ہوا۔

اسکا دوسرا ہاتھ تھامتے اسنے اپنے سینے پر دل کے مقام پر رکھا۔

ایزل کو جھٹکا لگا۔اسنے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

ہیزل آنکھیں بھوری آنکھوں سے ٹکرائیں۔

اسکی آنکھوں میں دیکھتے ایزل نے اپنے ہاتھ کو حرکت دی۔

Posted On Kitab Nagri

آہستہ سے وہ اپنی انگلیاں اسکے دل کے مقام پر چلانے لگی۔

حازق آنکھیں موندتے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔

اسکے دل میں جیسے سکون اتر رہا تھا۔ابھری ہوئی رگیں آہستہ آہستہ نارمل ہونے لگیں۔

ایزل اسکے چہرے پر اترتے سکون کو دیکھتے مسکرائی۔

ٹیبر ڈ سے ہوتے اسکا ہاتھ اسکے مونچھوں سے کھیلنے لگا۔ جبکہ دوسرا ہاتھ اسکے سینے پر شرارت کر رہا تھا۔وہ اپنے ہاتھ تلے اسکی دل کی دھڑکن بخوبی محسوس کر رہی تھی جو آج معمول سے زیادہ تیز تھی۔

شائید اسکی قربت کا اثر تھا۔اسی بند آنکھیں دیکھتے سوچا۔

حازق نے آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔اسکی آنکھوں میں خمار سا اترا ہوا تھا۔

ایزل اسے آنکھیں کھولتے دیکھ بے ساختہ اسکے سینے اور چہرے سے ہاتھ ہٹا گئی۔

حازق کے لب ہلکے سے پھیلے اسنے نرمی سے ایزل کو خود میں بھینچا۔اسکے بالوں میں چہرہ چھپائے اسکی خوشبو انہیل کرنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اس خوشبو کا ایڈیکٹ ہو رہا تھا۔

میر مجھے براؤنیز کھانی ہیں۔اسکے سینے پر سر رکھے فرمائشی انداز میں کہا۔

اسنے ابھی تک ٹیبل پر پڑا سامان نہیں دیکھا تھا۔

شیور۔ مسکراتے لہجے میں کہتے آگے ہوتے اسنے ٹیبل سے شاپر اٹھاتے اس میں سے براؤنیز نکالیں۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کا چہرہ کھل اٹھا۔

لیکن اگلے ہی پل اسکے چہرے پر حیرانگی در آئی۔

حازق کو کیسے پتا کہ وہ اداس ہو، یا خوش ہو، چوٹ لگی ہو تو اسے براؤنیز کی کریوینگ ہوتی ہے۔

کیا وہ اسکی اتنی سی بات بھی نوٹ کرتا تھا۔ دھڑکتے دل سے سوچا۔

حازق نے براؤنی نکالتے اسکے سامنے کی۔ اسنے منہ کھلوتے چھوٹی سی بائیٹ لی۔

حازق متبسم ہوا وہ جانتا تھا اسکی وجہ سے تمیز سے کھا رہی ہے ورنہ براؤنیز دیکھتے ایزل ان پر ٹوٹ پڑتی۔

ڈونٹ وری ڈارلنگ میں تمہیں بچپن سے ان پر ٹوٹتا دیکھ رہا ہوں آج بھی ٹوٹ پڑو تو کوئی نہیں بات نہیں۔

وہ اسکے چھوٹی سی بائیٹ لینے پر مدھم لہجے میں بولا۔

ایزل خجل سی ہو گئی۔ اسکے ہاتھ سے براؤنیز لیتے وہ واقعی ان پر ٹوٹ پڑی۔

وہ یہ بھی بھول گئی اسکی گود میں بیٹھی ہے۔

اسکے ہاتھ، چہرے یہاں تک کہ حازق کے سینے پر بھی براؤنی لگ گئی تھی۔

حازق صوفے پر سر ٹکائے نرم گرم نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

آج اسے اسکی اس بچگانی سی حرکت نے جھنجھلاہٹ پر مجبور نہیں کیا تھا۔

نا ہی اسے اپنے سینے پر اسکے گندے ہاتھ اریٹیٹ کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اتنا میٹھا کھاتی ہو تبھی تو اتنی میٹھی ہو۔ براؤنی کے بعد اسے چاکلیٹس کھاتا دیکھ وہ اسکے لبوں پر انگوٹھا سہلاتا بے ساختہ بولا۔

ایزل نے چاکلیٹ کو بامشکل حلق سے نیچے اتارا تھا۔

میٹھی تو میٹھا کھانے سے ہوا اتنی گلابی کیسے ہو کیا گلاب کا رس پیتی ہو۔ وہ اسکا چہرہ اپنی طرف کرتا اسکے ہونٹوں کا زوردار بوسہ لیتا مخمور لہجے میں بولا۔

ایزل سرخ چہرے سے آنکھیں مینچ گئ۔

اسے لگا تھا کہ وہ پھر سے جسارتوں پر اتر رہا ہے۔ لیکن وہ نرمی سے اسکے ماتھے پر لب رکھتے ٹشو سے اسکے ہاتھ اور چہرہ صاف کرنے لگا۔

ایزل آنکھیں کھولتے اسے دیکھنے لگی۔

حازق میر کو صرف اپنی طلب سے یا اسکے جسم سے مطلب نہیں تھا اسکی تکلیف کا احساس اور اسکا خیال بھی تھا۔

وہ سوچتے مسکرائی تھی۔ زندگی سے بھرپور مسکراہٹ۔

اچھے سے اسکے ہاتھ اور چہرہ صاف کرتے اسنے ویٹ ٹشو سے اپنے سینے سے بھی ساری براؤنی صاف کی۔

Posted On Kitab Nagri

سب صاف کرتے وہ اسے لیے پھر سے بیڈ کی طرف بڑھا۔

اسنے نرمی سے اسے اوندھے منہ لٹایا۔

ایزل کچھ کہتی کہ وہ اسکی فراق کی زپ کھولتا اسکے زخم چیک کرنے لگا۔

اسکے زخم سوکھ گئے تھے۔لیکن اتنی جلدی ٹھیک ہونے سے تو رہے۔

وہ الماری کی طرف بڑھا۔ایزل کو لگا شائید وہ فرسٹ ایڈ باکس لینے گیا ہے۔

لیکن وہ واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں اپنی ٹی شرٹ اور ٹراوزر تھا۔

ایزل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

اسے دیکھے بغیر لائیٹ اوف کرتے حازق نے اسے اٹھاتے بٹھایا۔

کچھ دیر بعد لائیٹس اون کی تو وہ اسکی ٹی شرٹ،ٹراوزر میں تھی۔

شرم سے اسکا وجود ہلکا ہلکا سا کپکپا رہا تھا۔

لیکن اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اسے روک پاتی کمر کے درد نے جیسے اسکی ساری ہمت نچوڑ لی تھی۔وہ واقعی بازوں کو موو کرتے شرٹ چینج نہیں کر سکتی تھی۔

حازق اسکے کپڑے صوفے پر رکھ کر واپس آیا تو وہ بیڈ کروان سے ٹیک لگائے ہوئ تھی۔

اسکی شرٹ اسے کافی کھلی تھی۔لیکن اس وائیٹ کلر میں سرخ چہرے سے وہ کھلا ہوا گلاب لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ٹی شرٹ کے بازو ہالف تھے جس سے اسکے سفید بازو نظر آرہے تھے۔اسکے سونے کے بعد اسنے گیلے ٹاول سے اسکے بازوں اور چہرے سے اپٹن اچھے سے صاف کر دیا تھا۔

اسکا ٹراوزر جو وہ پاؤں سے فولڈ کر چکی تھی کافی بڑا بڑا سا تھا۔اپنی شرٹ ٹراوزر میں وہ اسے کافی کیوٹ سی لگی تھی۔

جبکہ اسکی خوشبو سے مہکتی شرٹ کو اپنے وجود پر محسوس کرتے ایزل کو یوں لگا جیسے وہ اسکے وجود سے لپٹا ہو۔

گہری سانس لیتے اسنے جیسے اسکی خوشبو اندر اتاری تھی۔

آگے ہو جاؤ ائینمینٹ لگا دوں۔وہ فرسٹ ایڈ باکس لاتا بولا۔نرمی سے بولا۔

ایزل جھجکتی آگے ہو گئ۔وہ اسکے پیچھے بیٹھتا شرٹ کو کمر سے اوپر کر گیا۔

بہت نرمی سے اسنے ائینمینٹ لگائ کہ ایزل کو اب درد نہیں ہوا بلکہ اسے ٹھنڈک سی محسوس ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اچھے سے ائیمینٹ لگاتے وہ ہاتھ دھو کر آیا تو وہ ابھی بھی ویسے ہی بیٹھی تھی۔

ادھر آؤ۔۔بیڈ کی دوسری سائیڈ اتے بازو وا کرتے اسے اپنے پاس بلایا۔

وہ جھجکتی، سمٹتی اسکی آغوش میں اگئ۔

وہ سیدھا لیٹتا اسکی کروٹ اپنی طرف کرتا نرمی سے خود میں بھینچ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے نیند نہیں آرہی، سو سو کر تھک گئ ہوں میں۔

منہ بگاڑتے کہا۔

تو پھر باتیں کرلو۔اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے نرمی سے کہا۔

ایزل نے اسکے سینے پر تھوڑی ٹکاتے اسے دیکھا۔

کیا تم تھکے نہیں۔اسکی سرخ آنکھوں میں دیکھتے پوچھا۔

شام سے تم میرے سینے سے لپٹی ہو لیکن تھکن والا کوئ کام نہیں کیا مینے تو پھر تھکن کیسے ہوئ۔

اسکے چہرے پر پھونک مارتے گھمبیر تا سے کہا۔

ایزل اسکی زو معنی بات پر لب دباتے چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئ۔

تم تو مجھے سوتا چھوڑ چلے گئے تھے۔شکوہ کیا گیا۔

کیا تمہیں ایک پل کے لئیے میری خوشبو کا احساس دور ہوتا محسوس ہوا۔وہ دوبدو بولا۔

تم پہلے تو اتنے بے شرم نہیں تھے۔سرخ چہرے سے کہا۔

پہلے تم بانہوں میں کہاں ہوتی تھی۔وہ حازق میر تھا اسکا منہ بند کروانا اچھے سے جانتا تھا۔

تم تو مجھ سے نفرت کرتے تھے۔سر اٹھاتے پھر سے اسے دیکھا۔

وہ بے ساختہ نفی میں سر ہلا گیا۔

سب کو لگتا تھا کہ مجھے تم سے نفرت ہے اور تم مجھے مام کے قریب برداشت نہیں ہوتی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن اصل وجہ تو یہ تھی کہ مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا تھا کہ تم میرے آس پاس رہو۔ وہ صاف گوئی سے بولا۔

اتنی نفرت کرتے تھے۔ اسکی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

نفی میں سر ہلاتے اسکا ماتھا چوما۔

بچپن میں ایک بار سنا تھا تم میری ہو وہ بات میرے زہن میں بیٹھ گئی لیکن تم جب میرے اس پاس ہوتی تھی مجھے چھوڑ کر باقی سب پر توجہ دیتی تھی لیکن میرا دل چاہتا تھا کہ تمہاری ساری توجہ صرف میری ہو۔ دل کرتا تھا کہ تمہیں کہیں ایسی جگہ چھپا دوں جہاں صرف تم مجھ تک محدود رہ سکو جہاں صرف تم مجھے توجہ دے سکو مجھے محسوس کر سکو۔

کیونکہ تم صرف میری ہو۔ میں اپنے جنون سے خود ہی ڈرنے لگا تھا۔ اس لیے تمہیں خود سے دور رکھتا تھا۔ اسکے لہجے میں جنون سا در آیا تھا۔

ایزل اس انکشاف پر سٹل ہوئی تھی۔

میں چاہتا تھا تمہاری شرارتیں، تمہاری نفرت ، غصہ، پیار سب مجھ تک محدود ہونا چاہتے ہوئے بھی تمہاری ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کے بارے میں جانتا تھا۔

وہ مزید بولتا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

وہ بوکھلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ایزل۔اسنے اسکا چہرے سامنے کرنے کی کوشش کی لیکن وہ نفی میں سر ہلا گئ۔

پاگل ، جنونی، گندے انسان پہلے نہیں بتا سکتے تھے تم مجھے ایسے ہی مجھے سبکے سامنے ڈانٹتے رہتے تھے، میں بھی ایسے ہی تمہیں اتنی گالیاں دیتی تھی۔اسکے سینے پر مکے مارتے بچوں کی طرح روتے ہوئے کہا۔

حازق ہس پڑا۔اور کتنی ہی دیر ہستا رہا۔

یو سائیکو انسان اب کیوں ہس رہے ہو وہ اسکے ہسنے پر تپش میں آئ۔

تبھی اسکے سینے پر چٹکی کاٹتے غصے سے بولی۔

اگر پہلے بتا دیتا تو تمہارا یہ ایٹیٹیوڈ کیسے دیکھنے کو ملتا(جس پر مینے اپنا دل ہارا تھا۔)

آخری لائین دل میں سوچی تھی۔

تمہیں دیکھ کر ہی تو لگتا تھا میرے مقابل بھی کوئ ہے۔اسکی تھوڑی تھامتے چہرہ اوپر کرتے کہا۔

کیا تمہیں میرے لیے کبھی کچھ ایسا فیل نہیں ہوا۔اسنے بے ساختہ پوچھا۔

ایزل خاموش ہوتی اسے دیکھنے لگی۔

اسے خاموش دیکھ حازق کا چہرہ سپاٹ ہو گیا۔

تبھی اسے ایزل کے لب اپنے سینے پر محسوس ہوئے۔وہ سانس روک گیا۔

پھو پھو کہتی ہیں جب تم پیدا ہوئے تھے تمہیں سب سے زیادہ مینے اٹھایا تھا تمہیں پیار بھی سب سے زیادہ میں کرتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لیکن تم جب بڑے ہوتے گئے تو مجھے اگنور کرنے لگے جس سے مجھے برا لگا تا تھا۔اس لیے میں جان بوجھ کر ایسی الٹی سیدھی حرکتیں کرتی تھی تا کہ تم میری طرف متوجہ ہو سکو لیکن تم الٹا مجھے ڈانٹ دیتے تھے لیکن میں پھر بھی باز نہیں آتی تھی اور آج تک نہیں ائی۔

آخر میں شرارت سے بولی۔

حازق کے دل میں جو طوفان اٹھا تھا وہ آہستہ سے تھمتا اسکے دل میں سکون اتارتا چلا گیا۔

تم ہمیشہ ایسے ہی رہو گے نا اب۔وہ اچانک سر اٹھاتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولی۔

حازق نے اسکی ہیزل آنکھوں پر ٹکی نمی کو انگلی سے چنا۔

اس کے لیئے تمہیں ساری دنیا سے کٹ کر صرف حازق میر کی بن کے رہنا پڑے گا۔

وہ اسکی تھوڑی پر گرفت بڑھاتا بولا۔

مجھ سے ایک وعدہ کرو۔وعدہ کرو کچھ بھی ہو جائے تم مجھے کبھی اگنور نہیں کرو گی۔تمہاری ساری توجہ صرف اور صرف میری ہو گی ہر حال میں۔ چاہے میں ناراض ہوں یا غصے میں ہمیشہ رات کو یونہی میرے بازوں میں میرے سینے سے لپٹ کو سو گئ۔

میری جنونی شدتوں میں بھی تمہیں میرا ساتھ دینا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

چاہے میں جتنے بھی غصے میں ہو تم ایک بار سینے پر اپنے یہ نازک ہونٹ رکھ دینا میرا سارا غصہ پل میں اتر جائے گا۔

ہر صبح مجھے اپنے ہونٹوں کی شرارتوں سے مجھے بیدار کرنا ہے۔

تمہیں رونا ہوا تو میری بانہوں میں رو گی، ٹوٹنا بھی تو میری بانہوں میں ہر پل میں تمہیں صرف مجھ تک محدود رہنا ہے۔وعدہ کرو۔

چاہیے کچھ بھی ہو جائے تم ہمیشہ میری ہی رہو گی یونہی۔

بدلے میں جیسا چاہو گی حازق میر کو پاؤ گی۔

وہ جنون خیزی سے بولتا ایزل کو بوکھلا کے رکھ گیا۔

تمہیں انکار ہے میری بات سے۔وہ اسکے چپ رہنے پر سرد لہجے میں بولا۔

ایزل نے نفی میں سر ہلایا۔میں ویسی ہی رہوں گی جیسے تم چاہتے ہو لیکن بدلے میں تمہیں بھی اپنی توجہ مجھے دینی ہے ساری کی ساری توجہ۔

میرے ایک بار بلانے پر دوڑے چلے آنا ہے، میرے بچپنے کو ایسے ہی قبول کرنا ہے، میرا ہر نخرہ اٹھانا ہے، ہر خواہش تمہیں پوری کرنی ہے۔ایسے ہی میرے اور صرف میرے کھڑوس مان رہنا ہے تو میں بھی تمہاری جنگلی بلی ہی رہوں گی۔وہ اسکے تھوڑی پر لب رکھتے تحکم سے بولی۔

حازق کا چہرہ پر سکون ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا تمہیں مجھ سے محبت ہے۔۔؟اسکے لبوں پر دبی مسکراہٹ دیکھتے پوچھا۔

حازق نے نفی میں سر ہلایا۔ایزل کا چہرہ پھیکا پڑا۔

تو پھر کیا عشق ہے۔پھر سے پوچھا۔

حازق اسکا چہرہ دیکھنے لگا جو پھیکا پڑ چکا تھا۔اسنے تھوڑی سے اٹھاتے اسکا چہرہ اوپر کیا اور اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

حواس جھنجھوڑ دینے والی شدت تھی اسکے لمس میں لیکن وہ اپنی حالت سے بے پرواہ ہوتی اسکی شدت میں اسکا ساتھ دینے لگی۔

اسکی دھڑکنیں سست ہو گئیں لیکن حازق اسکی سانسیں خود میں جزب کرتا رہتا۔

کچھ دیر تک کمرے میں معنی خیز خاموشی چھائی رہی۔

اسکی سانسیں دم توڑنے لگیں تو وہ پیچھے ہوا۔

ایزل گلابی چہرے سے آنکھیں موندیں پھولتی سانسوں سے اسے مبہوت کر گئ تھی۔

I am getting addicted to those pink lips .

اسکے شبنم سے بھیگے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے مخمور لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

And your smell

Your smell is my addiction this fragrence is driving me crazy day by day..

اسکی گردن میں چھرہ چھپاتے گہری سانس بھری.

I don't love you, you are my obsession which is increasing dangerously day by day.

(میں تم سے محبت نہیں کرتا تم میرا جنون ہو جو دن بادن خطرناک حد تک بڑھتا ہی جارہا ہے)

اسکے پنکھڑیوں جیسے گلابی ہونٹوں پر نمی دیکھتے وہ جھک کر اسے اپنے ہونٹوں سے چنتا گھمبیر تا سے بولا تھا۔

ایزل دھک دھک کرتے دل سے اسے دیکھتی رہی۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔

Posted On Kitab Nagri

نفرت، درد، زخم ہر چیز پیچھے چھوٹ گئ یاد تھا تو بس اتنا کہ وہ اسکے حصار میں ہے اسکی جنگلی بلی اور وہ اس کھڑوس مان کے پاس جو صرف اور صرف اسکا ہے جسکی ساری توجہ صرف اسکی ہے۔

جب دور کہیں سے فجر کی اذان پر دونوں چونکے۔

فجر ہو رہی ہے۔ایزل کی آواز میں حیرت واضح تھی۔

ہمم۔وہ متبسم ہوتا بس اتنا ہی کہہ سکا۔

تمہارا بازو تھک گیا ہو گا۔وہ خجل سی بولی۔

حازق کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

کیا تم نے کبھی پھولوں کے بوجھ سے بازو دکھتے دیکھے ہیں۔وہ کچھ مبہم سا بولا

ایزل نظریں چراتے مسکراہٹ دبا گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

کیا پھر سے شاور لو گے۔وہ دونوں نماز کے لیئے اٹھے تو وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی۔وہ ایک ہی رات میں دو بار شاور لے چکا تھا۔

وہ نفی میں سر ہلا گیا۔صرف کپڑے چینج کروں گا۔

Posted On Kitab Nagri

نرمی سے کہتے وہ فریش ہونے چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وہ بھی فریش ہو کے آیا تو وائیٹ کرتے میں تھا۔

ایزل نے اسے دیکھتے بے ساختہ دل میں ماشاءاللہ کہا۔

میں کیا اسمیں پڑھوں گی نماز۔ نچلا لب دباتے بچوں کی طرح منہ پھلایا۔

حازق نے پر سوچ نظروں سے اسے دیکھا۔

ایک منٹ رکو میں آتا ہوں۔ اسکا ماتھا چوم کر کہتے وہ باہر کی طرف بڑھا۔

کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں ایزل کا ایک ڈریس تھا۔

تم میرے کمرے میں گئے تھے۔ وہ اسکے ہاتھ میں اپنا وائیٹ ڈریس دیکھتے صدمے سے بولی۔

تمہیں شرم نہیں آئی کسی لڑکی کا کبڈ کھولتے ہوئے۔ وہ خامخواہ شرمندہ ہوئی تھی۔

حازق دبی مسکراہٹ سے اسے دیکھتا آگے بڑھا۔

اب تو میں ٹھیک ہوں میں اپنے کمرے میں۔ اسکے ہاتھ سے فراق لیتے بولتے اسنے حازق کے چہرے کو دیکھا جہاں سرد سے تاثرات لہرائے تھے۔ وہ وہیں پر بات ختم کر گئی۔

میں فریش ہو کے آتی ہوں۔ اسکے تاثرات سے گھبراتے وہ جلدی سے آگے بڑھی۔

میں ہیلپ کرو دوں۔ ابھی کندھوں کو اوپر نیچے موو کرو گی زخم میں پین ہو گا۔ اسے کندھوں سے تھامتے فکرمندی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل اسکی بات پر لب دبا گئ۔وہ سہی کہہ رہا تھا۔

لیکن وہ شرم سے کچھ کہہ نا پائ۔

آؤ۔۔اسکا ہاتھ پکڑتے وہ ڈریسینگ روم میں لے گیا۔

چینج کرتے وہ وضو کرنے چلی گئ۔

اسکی امامت میں نماز ادا کرتے اسکی روح میں سکون سا اترا تھا۔

اسکی خواہش تھی کہ وہ اپنے ہمسفر کے امامت میں نماز دا کرے دل کے کسی کونے نے چپکے سے حازق میر کا عکس نمایا کر رکھا تھا اور آج اسکی یہ خواہش پوری ہو گئ تھی۔

نماز پڑھنے کے بعد وہ دونوں سو گئے تھے۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ناشتے کی ٹیبل پر چہل پہل سے معلوم ہو رہا تھا کہ ہاں یہ شادی والا گھر ہی ہے۔

لیکن یہ شور صرف بڑوں کا تھا کیونکہ بچے تو ابھی تک گھوڑے گدھے بیچ کے سو رہے تھے۔

کیا ایزل ابھی تک اٹھی نہیں۔غازی نے مہر سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے خیال میں ایزل کے ساتھ رات میں مہر سوئ تھی۔کیونکہ حازق کے جانے کے بعد وہی اسکے پاس تھی۔

مہر نے کن اکھیوں سے حازق کے کمرے کا بند دروازہ دیکھا۔

بھائ نہیں صبح نماز کے وقت اٹھی تھی پھر دوبارہ سو گئ نظریں چراتے کہا۔

وہ اب اسے یہ تو بتانے سے رہی کہ ایزل ساری رات اسکے بیٹے کے ساتھ ایک ہی روم میں تھی۔

رات کو حازق نے واپسی پر اسے میسج کر دیا وہ حازق کے آنے سے پہلے ہی اسکے کمرے سے چلی گئ تھی۔

غازی سر ہلا گیا۔چہرے پر پریشانی تھی لیکن وہ شادی والے گھر میں سب کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مہر سب کو ناشتے مہیں مصروف دیکھتے آہستہ سے وہاں سے کھسکی۔

کمرے میں جاتے اسنے حازق کو فون کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

وہ گہری نیند میں پر سکون سو رہے تھے جب فون کی چنگھاڑتی آواز پر دونوں نے کسمساتے ناگواری سے آنکھیں کھولیں تھیں۔

ہونہہ۔۔ہمیشہ کی طرح ایزل نے منہ بسورا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے ہاتھ بڑھاتے ٹیبل سے فون اٹھایا جہاں مہر کا نمبر چمک رہا تھا۔

چکی دوسرے ہاتھ سے آہستہ سے ایزل کو تھپکا جو دوبارہ سے آنکھیں موند گئ۔

جی مام۔دھیمے لہجے میں احترام سے کہا۔

حازق ابھی تک تم کمرے میں ہی ہو گھر میں سب ایزل کو دیکھنا چاہتے ہیں اگر کسی کو پتہ چل گیا کہ تم دونوں رخصتی سے پہلے ایک ہی کمرے میں پوری رات تھے جانتے ہو کتنی باتیں بنیں گی۔گھر میں کتنے مہمان ہیں کچھ شرم کرو اور جلدی سے کمرے سے نکلو باہر۔اور دھیان سے کہیں کوئ تمہیں دیکھے نا۔

وہ بنارو کے غصے سے بولتی چلی گئ۔

اسکی اواز سوی ہوئ ایزل تک بھی گئ تھی کیونکہ وہ غلطی سے سپیکر اون کر چکا تھا۔

آپ پریشان مت ہوں میں آرہا ہوں ڈونٹ وری۔نرمی سے کہتے اسنے اسے تسلی دیتے فون رکھا۔

ایزل شرمندہ سی اٹھی تھی۔جسے وہ دوبارہ سے لٹا گیا۔

اٹس اوکے۔تم میری بیوی ہو مجھے اس بات کی وضاحتیں دینے کی کسی کو ضرورت نہیں ہے۔اسکی شرمندگی محسوس کرتے اسکے بال سہلاتے نرمی سے کہا۔

اٹھو فریش ہو جاو میں نیچے جا رہا ہوں بٹ صرف مام کی وجہ سے وگرنا حازق میر کو کسی کا ڈر نہیں۔

اسے اٹھا کر بٹھاتے سنجیدگی سے کہا۔

اگر تم نہیں چاہتی تو میں نہیں جاتا۔اسے یونہی اپنے سینے سے لگے دیکھ وہ شرارت سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل ہڑبڑا کر پیچھے ہوئی۔

آرام سے۔۔اسے گھورتے کہا۔

وہ سر ہلاتے اٹھتے فریش ہونے چلی گئی۔

حازق نے اپنی شرٹ پہنتے ایک نظر کمرے کو دیکھا۔ سر جھٹکتے اسنے براوئیز اور چاکلیٹس کے ریپر ڈسٹبین میں پھینکیں اپنے کپڑے وہ پہلے ہی بھگو آیا تھا جس سے خون کے داغ اچھے سے ریمو ہو چکے تھے اب جو بھی دھوئے گا اسے خون کے داغ بھی فیل نہیں ہو گا۔

موبائل اٹھاتے اسنے مہر کا میسج پڑھا جو اسے راستہ صاف ہونے کا اشارہ دے رہی تھی۔

وہ مسکراتے نفی میں سر ہلاتے دروازے کھولتے ایک محتاط نظر اس پاس ڈالتے باہر کی طرف بڑھا۔

اوپر کوئی بھی نہیں تھا سب لوگ نیچے ہی تھے۔باقی بچے تو سو رہے تھے جنکے کمرے اوپر تھے۔

اطمنان سے باہر نکلتے وہ میثم کے کمرے کی طرف بڑھا اسے فریش اپ ہونا تھا۔

جبکہ مہر اسے کمرے سے نکلتا دیکھ پر سکون ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

غصہ تو اسے ورنہ اس پر حد سے زیادہ آرہا تھا اب جانے یہ غصہ حازق میر پر تھا یا اسکے باپ پر کیونکہ اسکا باپ بھی تو رخصتی سے پہلے اسکی جان یونہی سولی لٹکائے رکھتا تھا۔

سرخ چہرے سے سوچا۔۔

سر جھٹکتے غازی کو ایزل کے جاگنے کا بتاتے وہ اسکے کمرے کی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

کیسی طبعیت ہے اب میری بیٹی کی۔۔مہر اندر آتے بولی۔

آئینے کے سامنے کھڑی ایزل جو سوچ رہے تھے بال کیسے بنائے اسکا چہرہ کھل اٹھا۔

بلکل ٹھیک ہوں اماں۔۔بھاگ کے مہر کے گلے لگتے کہا۔

آرام سے ایزل حازق نے مجھے ابھی بتایا کے تمہارے کندھوں میں موو کرنے سے کمر میں بھی درد اٹھے گا۔وہ اسکا ماتھا چومتے ڈپٹ کر بولی۔

پہلے تو مجھے یہ بتاؤ سیڑھیوں سے گر کیسے گئ۔پہلی بار ہیل تھوڑی پہنی تھی۔ضرور بھاگ رہی ہو گی۔

اسکے ہاتھ سے برش لیتے اسکے بال سلجھاتے کہا۔

ایزل نے چونک کر اسے دیکھا۔

کیا حازق نے سب کو یہ کہا تھا کہ وہ سیڑھیوں سے گر گئ ہے۔دھڑکتے دل سے سوچا۔

ایزل مائ پرنسز۔غازی کی آواز پر اسنے پیچھے مڑتے دیکھا۔

غازی کو دیکھتے بے ساختہ اسکی آنکھوں میں نمی آئ۔

وہ بھاگ کر اسکے سینے سے جا لگی۔

Posted On Kitab Nagri

میرا بچہ کیسا ہے۔بابا کو بتایا کیوں نہیں۔اتنی چوٹ لگی تھی اپکو۔غازی اسکی نم آنکھیں چومتا فکر مندی سے بولا۔

میں ٹھیک ہوں اب بابا۔وہ غازی کا پریشان چہرہ دیکھ مسکرائی۔

زرنور تو اسکا کملایا چہرہ دیکھ ہی رو پڑی۔

بابا یار چپ کروائے اپنی زرجان کو۔بے بسی سے اسے دیکھتے غازی کو کہا۔

جو سٹپٹا گیا سب کے سامنے اسکی بات پر۔

ایزل۔مہر نے اسے تنبیہ کی وہ لب دباتے مسکرا دی۔

ہاں بیٹا اب میری شادی کی باری آئی تو تم چوٹ لگوالو۔عاشر اندر آتا مصنوعی افسوس سے بولا۔

وہ سب کچھ دیر پہلے ہی جاگے تھے۔

یہ نہیں کہ مجھے چوٹ لگی آپکو اپنی شادی کے پڑی ہے۔اپکو تو چاہیئے کہ شادی کینسل کر دیں۔ایزل آنکھیں پٹپٹاتے معصومیت سے بولی۔

استغفر اللہ لڑکی پہلے تو مشکل سے ہو رہی ہے۔وہ بدک گیا۔

ایزل کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

جبکہ باقی سب بھی مسکرا دیئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

غازی نے اسکے نام کا صدقہ دیا تھا کہ شائید اسے کل نظر لگی ہے باقی سب نے اسکی بات پر اتفاق کیا تھا۔جبکہ ایزل بس انہیں دیکھ کر رہ گئ۔

💞💞💞

مام ایزل کے زخم چیک کرتے اینمینٹ لگا دیجئیے گا۔پلیز آپ ہی چیک کیجئے گا وگرنہ یہ کام میں بھی باخوبی کر سکتا ہوں۔

مہر اسکا میسج پڑتے مسکراہٹ دبا گئ۔

اسے اپنے بیٹے کی پوزیسیسو نیس پر ہسی بھی آرہی تھی اور پیار بھی۔

اسنے حازق کے کہے مطابق خود ایزل کے زخم پر اینمینٹ لگائ تھی۔

کافی دیر تک وہ لوگ اسکے پاس بیٹھے رہے پھر مہندی کے فنکشن کی تیاریوں کے لئیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایزل بھی لیٹ لیٹ کر تھک گئ تھی اسلیے مرحا کے کمرے میں آگئ۔

تمہیں پتہ ہے ایزل کل رات کو ہمیں ایک شوکنگ سین دیکھنے کو ملا۔

کپڑے نکالتی مرحا مصروف سی بولی۔

اچھا وہ کیا۔وہ اپنے فون پر گیم کھیلنے میں مصروف تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم دیکھو گی۔

مرحا اسکے پاس ائی۔

ایزل نے حیرت سے اسکی ایکسائیٹمینٹ دیکھی۔

دکھاو۔حیرت سے کہا۔

مرحا شرارت سے اسے دیکھتے اپنا فون اسکے سامنے کر گئی۔

جہاں کل رات کی ویڈیو تھی جب سب حازق کے روم میں تھے۔

جہاں وہ غازی کو روکتا اسکی طرف مڑا اسے کسی بچے کی طرح تھپکتے اسکا سر چوما اور پھر لائیٹس اوف کر دی۔

ایزل کا دل ڈھڑک ڈھڑک کے پاگل ہوا تھا جبکہ چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ چھائی تھی۔

وہ اسکا مسکراتا چہرہ دیکھا خود بھی مسکرا دی۔

اسنے کچھ دیر پہلے ہی حازق کو یہ ویڈیو سینڈ کی تھی جو اسے "تمہیں دیکھ لوں گا" کہہ کے دھما گیا تھا۔وہ آگے سے ہس دی۔

جب سب حازق سے ایزل کا پوچھ رہے تھے تو اسنے چپکے سے یہ مومینٹ کیپچر کر لیا۔

اللہ تم دونوں کو یونہی ہمیشہ خوش رکھے۔امین۔اسکا مسکراتا چہرہ دیکھ مرحا نے دل میں کہا تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

مرحا آپی آپکو زمل آپی بلا رہی ہیں یار انکی کرتی کی فٹنگ میں کوئی پرابلم ہے جلدی جا کر دیکھیں۔

ایناره ہاتھو میں پھولوں کا تھال لیے کہتی نیچے کی طرف بڑھ گئ۔

وہ اس وقت پرپل کلر کے لہنگے میں تھی جس پر لائیٹ سا وائیٹ سٹونز سے کام ہوا تھا جبکہ کرتی کے بازو اور لہنگے کے گھیر پر گولڈن چمکیلی سی پٹی لگی ہوئ تھی۔۔وہ نا زیادہ ہیوی تھا تو نا زیادہ سمپل۔بالوں کو ہیئر سٹائل بنائے اسمیں ٹکا سیٹ کیا ہوا تھا جبکہ کانوں میں بھی گول ایرینگز ادھر ادھر نج رہے تھے۔مہندی کے فنکشن کے لحاز سے کیے گیے میک اپ میں وہ ایناره نہیں ایلاره لگ رہی تھی۔

کوئ معصوم سی پری۔جو پھولوں کا تھال ہاتھ میں لیے ادھر سے ادھر گھومتی سب کو خود کر دیکھنے پر مجبور کر دیتی۔

مرحا اپنا لہنگا چٹکیوں میں تھامتی نیچے کی طرف بڑھی۔

اسکا لہنگا پنک کلر کا تھا۔اسکی کرتی جو کہ نارمل پنک کلر کی تھی وہ بلکل سمپل تھی اس پر کہیں کہیں ڈوٹس بنے ہوئے تھے جو وائیٹ اینڈ لائیٹ پنک کا شیڈ دیتے شائین کر رہے تھے۔

جبکہ اسکا لہنگا وہ بلکل لائیٹ پنگ کلر کا تھا۔اس پر زرا کسی سٹون کا کام نہیں وہاں تھا بلکہ کپڑا ہی ایسا شائینگ سا تھا کہ دور سے دیکھنے پر اس میں وائیٹ شیڈ چمکتے اور قریب سے دیکھنے پر پنگ شیڈز۔

بالوں کا ہیئر سٹائل بناتے اسمیں بندیا گول سیٹ کی ہوئ تھی۔

جبکہ کانوں میں بھی بڑی بڑے جھمکے پہن رکھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

لائیٹ سے میک اپ میں ڈوپٹہ ایک بازو پر پھیلائے وہ دیکھنے والوں کو مبہوت کر گئ تھی۔

وہ کہنے میں ہی نہیں واقعی میں بہت خوبصورت تھی۔

بدر ٹھیک ہی کہتا تھا وہ ساحرہ تھی جو اسے ایک بار دیکھ کے وہ اسے اپنے سحر میں جکڑ لیتی تھی۔

ہاں بھی کیا مسلہ ہو رہا ہے۔

دروازے کھول کر اندر آتے وہ جلدی سے بولی۔

مرحا آپی یہ دیکھیں یہ بہت لوز ہے اوپر کو جاتی ہے جس سے پیٹ دکھ رہا تھا۔

زمل اسکے آتے ہی جلدی سے کھڑے ہوتے اپنا ڈریس دکھاتے بولی۔

اسکے ساتھ ہی ہانیا بھی کھڑی ہوئ تھی۔

ماشاءاللہ آپ دونوں کتنی پیاری لگ رہی ہو۔وہ کسی اماں کی طرح انکی بلائیں لیتے بولی۔

زمل نے ییلو کلر کا لہنگا پہن رکھا تھا۔جس پر مہندی کے فنکشن کے لحاظ سے ملٹی شیڈ سے ہلکا سا کام ہوا تھا۔جبکہ اسی کرتی فل ملٹی شیڈ کی تھی۔

بالوں کو مانگ نکال کر دونوں سائیڈوں سے کھلا چھوڑے نیچے سے لوز کرل ڈالے تھے جبکہ مانگ میں بڑا سا مانگ ٹیکا سجایا ہوا تھا۔

کانوں میں جھمکی والے ائیر نگز پہن رکھے تھے۔مہندی برائیڈ کے میک اپ میں حوروں کو شرمائے دے رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈوپٹہ اچھے سے اسکے بالوں پر سیٹ کرتے پیچھے چھوڑا ہوا تھا۔

ہانیا کا گرین کلر کا تھا۔فل گرین۔جسکے ساتھ پنک ڈوپٹہ تھا

پہلے تو سب کے ایک جیسے لیے تھے پھر ان لوگوں نے چینج کرواتے آڈر پر بنوائے تھے۔

اسکی لک بھی بلکل زمل جیسی تھی۔لیکن زمل کے برعکس وہ کافی مطمئن اور خوش تھی۔

جبکہ زمل گھبرائی ہوئی تھی۔

کیا ہو رہا ہے تمہاری کرتی کو۔مرحا نے اسے دیکھتے پوچھا۔

جب زمل نے ہاتھ اٹھاتے اسے دکھایا۔

واقعی اسکے کرتی لوز تھی اسکے ادھر ادھر موو کرنے سے اسکا پیٹ دکھ رہا تھا۔

ایک منٹ رکو۔مرحا کہتی باہر چلی گئی۔کچھ دیر بعد آئی تو اسکے ہاتھ ملٹی شیڈ کا بیلٹ تھا۔

یہ میرے ایک ڈریس کے ساتھ تھا بیلٹ دیکھو اب تمہارے کام اگیا۔

بیلٹ سیٹ کرتے اسنے اچھے سے پنز لگائیں کے اسکی کرتی سیٹ ہو گئی۔

چلو بھئی ہو گیا اتنی سی بات تھی۔

وہ زمل کا روہانسا چہرہ دیکھ تاسف سے بولی۔

ہانیہ ہس دی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایسے ہی پریشان ہو جاتی ہے روندو کہیں کی۔ اندر آتی رمشاء بیزاری سے بڑبڑائی تھی۔

آخر کو وہ زمل کی بیسٹ فرینڈ تھی اس سے بہتر اسے کون جانتا تھا۔

تینوں نے مڑتے اسے دیکھا۔ اسکے ساتھ دور فشاں بھی تھی۔

رمشاء نے زنک کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا جبکہ اسکی کرتی پنک تھی مرحا کی نسبت اسکی کرتی پر سٹونز کا کام ہوا تھا جبکہ لہنگے پر بھی لائیٹ سا کام ہوا تھا۔

لائیٹ سے میک اپ کے ساتھ جیولری کے نام پر صرف بندیا لگائی تھی۔ جبکہ ڈوپٹہ بھی بامشکل سنبھلا ہوا تھا۔ آخر کو وہ دانین کی بیٹی تھی دانین جیسی بھی تو لگنی چاہیئے تھی نا۔

اسکے برعکس دور وفشاں کافی معصوم سی تھی۔

اسکا لہنگا لائیٹ گرین کلر کا تھا۔

رمشاء کے برعکس اسنے لائیٹ سے میکاپ کے ساتھ جیولری باقیوں جیسی ہی پہنی تھی جبکہ چہرے پر پھیلی معصومیت اور شرارت سے وہ کافی پرکشش سی لگتی تھی۔

ماشاءاللہ آج تو لگتا ہے پریاں اتر آئی ہیں اپی۔ وہ انہیں دیکھتے چہک کر بولی۔

بس خدا نے حسن ہی اتنا دیا ہے کہ کیا کریں۔ ہانیا اترائی۔ تو سب کا قہقہ گونجا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

یار میں تو یہاں ہانم آپی کو دیکھنے ائی تھی آپ کون ہیں۔ایزل آنکھیں پٹپٹاتے انہیں دیکھتے بولی۔

ہانم نے اسکے بازو پر چٹکی کاٹی۔اب پتہ چلا کون ہوں۔ ائیبرو اچکاتے کہا۔

افف ہانم آپی اتنا ظلم نا کریں میرے شوہر کو پتہ چلانا تو آپکی خیر نہیں۔ڈرامائی انداز میں ہائے کرتے کہا۔

ہانم کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

ہاں ہاں بلکل کل تو ہم لائیو نظارے بھی کر چکے ہیں۔

اسنے کہا تو ایزل کے چہرے پر گلال بکھرا۔

یار آپ کتنی پیاری ہو۔روشا نے اسکے گلابی چہرے کو دیکھ بے ساختہ بولی۔

بس کریں برائیڈل آپ دونوں ہیں۔وہ جھنپ کر بولی۔

ایزل کا لہنگا بھی سیم مرحا جیسا تھا لیکن عین وقت پر اسکے لیئے کسی نے اسکے کمرے میں نیو لہنگا بھیجا تھا۔

پہلے تو وہ کافی حیران ہوئی لیکن پھر اسکی نظر ایک چٹ پر پڑی۔جس پر لکھا تھا۔

تمہاری خراشوں پر زارا سا بھی زور پڑا تو وہ خراب ہو جائیں گی اس لیے دھیان رکھنا اب تمہیں اور تکلیف ملی تو اسکے ساتھ سزا بھی ملے گی۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ سمجھ گئی تھی کہ بھیجنے والا کون تھا۔

اسنے لہنگا کھولا جو کہ وائیٹ کلر کا تھا لیکن اسپر ڈفرٹ کلرز کے بڑے بڑے فلاورز بنے ہوئے تھے جس سے وہ ملٹی شیڈ کا بن گیا تھا۔ جبکہ اسکی کرتی فل وائیٹ تھی کرتی کے باڈر پر ایک ییلو کلر کا باڈر تھا ویسا ہی باڈر بازوں پر بھی تھا باقی وہ سمپل تھی۔

حازق کی چوائیز واقعی بہت خوبصورت تھی۔

لیکن اسے سمجھ نہیں آیا وائٹ کیوں۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ رات کو اسکے لیے ڈریس بھی وائیٹ لایا۔شائید اسے اس پر وائیٹ کلر اچھا لگا تا تھا۔ لہنگے کو دیکھتے سوچا۔

مرحا کی مدد سے اسنے کرتی چینج کی تھی باقی تیار بھی اسے مرحا نے ہی کیا تھا۔

آج اسکے چاکلیٹی بال بلکل سٹیریٹ کیے گئے تھے جبکہ آگے سے ہیئر سٹائل بناتے مانگ ٹکا سیٹ کیا تھا۔

وہ گول سا مانگ ٹیکا اسپر جج رہا تھا۔

مہندی کے لحاظ سے لائیٹ سا میکاپ کیا ہوا تھا۔

ناک میں وہی چھوٹی سی ہیرے کی نتھ اور کانوں میں گول جھمکے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ خود میں اپنی ماں، پھوپھو اور باپ کا حسن سمو کر آئی تھی۔

اسکی ماں کی خوبصورت تو تھی ہی غیر معمولی اور اب ایزل شاہ اس غیر معمولی حسن کی مالک تھی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

آپی یہ کلر آپ پہ کتنا کھل رہا ہے نا۔ایزل ستائش سے اسے دیکھتے بولی۔

ہانم نے بلو اینڈ اورنج کمبینیشن میں لہنگا پہن رکھا تھا۔

اسکی بلو کرتی پر وائیٹ سٹونز کا کام تھا جبکہ لہنگے پر لائیٹ سا تھا۔

برائیڈل مہندی میک اپ کے ساتھ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

جبکہ روشانے کا لہنگا بھی اورنج تھا لیکن اسکی کرتی ڈارک گرین تھی۔

جس پر وائیٹ سٹونز سے کام ہوا تھا۔

چلیں جلدی کریں ماما نے بولا تھا آپکو نیچے لانا ہے۔وہ جلدی جلدی بولتے بھاگی ۔وہ دونوں اسکی جلد بازی پر نفی میں سر ہلاتی اسکے پیچھے ہی چل دیں۔

کمرے سے نکلتے ہی ماما نے ان چاروں کی نظر اتاری۔

لڑکیاں ہر فنکشن میں ڈفرنٹ ڈریسینگ میں تھی جبکہ لڑکے آج بھی وائیٹ کرتے میں تھے۔

اب لوگ دلہن کی ائینٹری کا ویٹ کر رہے تھے جب اینٹرس پر پٹاخوں اور ڈھول کی آواز پر چونکے۔

سب لڑکیاں اور لڑکے ہاتھوں میں پھولوں کے تال لیے انکے استقبال کے لئیے کھڑے تھے۔

تبھی ایک سجی ہوئی بائیک اندر داخل ہوئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس پر ہانیا اور عمر بیٹھے ہوئے تھے۔ انکی اینٹری کے ساتھ ہی پٹاخوں اور ڈھول والوں نے شور مچاتے بتا دیا کہ دلہا دلہن اینٹری دے چکے ہیں۔

ایزل لوگوں نے دل کھول پر ان پر پھول پھینکے تھے۔

وہ ایک الگ ہی نظارہ بنا تھا۔

انکے بعد داؤد اور ہانم کی بایک داخل ہوئی تھی۔ انکے بائیک کافی سپیڈ سے اندر گئی تھی۔

تبھی کچھ دیر کے لیئے خاموشی چھائی اور پھر دو بائیکس اکھٹی اندر ائیں۔

اسکے ساتھ ہی لڑکوں کی سیٹیوں سے لان گونج اٹھا۔

آبان اور عاشر نے ایک دوسرے کو دیکھتے تھمز آپ کا اشارہ کیا اور پھر بائیکس کو راؤنڈ میں گھمایا تھا۔

انکے ایک ہاتھ میں کلر بوسٹرز پکڑے ہوئے تھے۔

جبکہ دوسرے ہاتھ سے بائیک کافی آہستہ سے چلا رہے تھے۔

ان چاروں کی دھماکے دار اینٹری نے مہمانوں کے ساتھ انکے بڑوں کو بھی چونکا دیا تھا۔

اب لڑکیوں نے آگے بڑھتے گھونگھٹ میں بیٹھی سہمی ہوئی تھی دلہنوں کو بائیک سے اتارتے انکے لیئے سجائے گئے جھولوں پر بٹھایا۔

باہر ان چاروں دلہنوں کو اپنی موجودگی میں مرتسم نے بٹھایا تھا نا کسی دلہے کو دیکھنے نا موقع ملا نا بات کرنے کا کیونکہ انہیں عین وقت پر گھونگھٹ میں لاتے اینٹری کروائی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

افف بھائی کیا کمال کی اینٹری تھی۔اینارہ آبان کے بازو سے چپکتی چہک کر بولی۔

کہو تو ایک راونڈ تمہیں بھی لگاواں۔وہ اسکی ناک دباتا بولا۔

بھائی وہ چیخی۔ آبان ہستا پیچھے ہوا۔

زمل نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔رات ایزل کی ٹینشن میں وہ اینارہ کے ساتھ ہی سو گئ تھی اب صبح سے آبان نے اسے دیکھا تک نہیں تھا۔

وہ اسے دیکھتے سنجیدہ چہرہ بنائے وہاں سے نکل جاتا۔

ابان۔۔اسکے قریب بیٹھنے پر نم لہجے میں پکارا۔

ہم۔سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

ناراض ہیں۔نم لہجے میں پوچھا۔

تمہیں فرق پڑتا ہے۔انداز طنزیہ تھا۔

آبان ایم سوری میں بہت تھک گئ تھی کہ میرے دماغ سے نکل گیا پلیز ایم سوری۔میں آج آپسے ملنے آؤں گی پکا۔وہ اسکی ناراضگی کہاں برداشت کر سکتی تھی اسلیے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑتے نم لہجے میں کہا۔

آبان نے حیرت سے اسکے گھونگھٹ کو دیکھا تھا۔

افف کب ہٹے گا یہ۔۔کوفت سے سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے امید نہیں تھے کہ زمل اسے منانے کے لیئے سب کے سامنے ویں اسکا ہاتھ بھی پکڑ سکتی ہے۔

ٹھیک ہے آج میرے کمرے میں او گئ تو دیکھ لوں گا کتنی فکر ہے تمہیں میری ناراضگی کی۔ سنجیدہ لہجے میں کہتے وہ اس سے دور ہو کر بیٹھ گیا۔

دل تو کر رہا تھا اسکا گھونگٹ الٹتے ابھی اسکا چہرہ دیکھتے لیکن ہائے رے یہ مصنوعی ناراضگیاں۔

ٹھنڈے آہ بھرتے سوچا۔

باری باری انکی رسم کرتے اب لڑکیاں نیچے گدوں پر بیٹھی ڈھولکی پر جمع تھیں۔

جب اچانک کچھ لڑکیاں اٹھتیں لڈی ڈالنے لگیں۔انہوں نے ایزل اور مرحا کو بھی گھسیٹا۔

وہ سب انکے جھولوں کے آگے گھومتی تو یوں لگتا جیسے تتلیاں بکھر رہی ہوں سب نے مبہوت ہوتے انہیں دیکھا تھا۔

حازق اور بدر دونوں کچھ ڈسکس کر رہے تھے دونوں ہی اپنی بات بھولے انہیں دیکھنے لگے۔

وہ بھول چکے تھے دونوں کے ہاتھ بات کرتے اٹھے ہوئے ہیں دونوں ایک ہی پوزیشن میں ہیں۔

وہ تو بس اپنی اڑتی تتلیوں کو دیکھ رہے تھے۔

کچھ دیر تک وہ لوگ تھک کر واپس بیٹھ گئیں تو انکا ارتکاز ٹوٹا۔

دونوں ایک دوسرے سے نظریں چرا گئے۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ حازق نے گہری نظروں سے اسکی پشت کو دیکھا تھا۔وہ اس لہنگے میں حازق میر کے دل کے تار بری طرح سے چھیڑ گئ تھی۔

💞💞💞

یار یہ کتنی غلط بات ہے یہ اتنا لمبا گھونگھٹ کیوں نکالا ہے ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔داؤد بے چینی سے بولا۔

ہانم مسکراہٹ دبا گئ۔

یہ رسم ہے آپ اب برات سے پہلے میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتے۔اترا کر کہا گیا۔

ایسی کی تیسی رسم کی۔وہ بڑبڑایا۔

ہانم نے بہت مشکل سے اپنا قہقہ روکا تھا۔داؤد کی حالت اسے مزہ دے رہی تھی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روش میں آپکو کوئ ڈاکو لگاتے وہ جو اتنا بڑا گھونگھٹ ڈال کے آئ ہیں۔عاشر اسکے گھونگھٹ سے چڑا۔

سب نے کیا ہے۔اور یہ ماما نے کروایا ہے اب کل بارات سے پہلے اب میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتے۔معصومیت سے کہا گیا۔

وہ عش عش کر اٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں صدقے اس معصومیت کے تھوڑا اپنے معصوم شوہر پر رحم کھاؤ جسے تمہیں دیکھنا ہے۔وہ بے چارگی سے بولا۔

روشانے منہ پر ہاتھ رکھتے ہس دی۔

ہس لیں کل بتاؤں گا اپکو۔وہ اسکی مدھر ہسی پر مسکرایا تھا۔

روشانے کی ہسی کو بریک لگی۔

منہ بناتے وہ مہمانوں کی طرف متوجہ ہوئی۔

کافی دیر تک فنکشن چلتا رہا۔لڑکے اٹھ کر باہر چلے گئے جبکہ لڑکیاں اب اپنے آرام دہ کپڑوں میں بیٹھی مہندی لگا رہی تھیں۔

دلہن کو لگانے کے لئے الگ سے لڑکیاں آئی تھیں جبکہ باقی کے لیئے الگ تھیں۔

کچھ کو مرحا اور ایزل لگا رہی تھیں وہ دونوں اس کام میں ایکسپرٹ تھیں۔

ایزل۔۔اپنے نام کی پکار پر اسنے چونک کر سر اٹھایا۔

چلو اٹھو تھوڑی دیر ریسٹ کرو۔کافی دیر سے بیٹھی وہی ہو۔وہ اسکے تھکے چہرے کو دیکھ بولا۔

لڑکیاں مسکراہٹ دبا گئیں۔

ایزل کا چہرہ بے ساختہ گلابی ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

میں ٹھیک ہوں۔ جھجھک کر کہا۔

حازق نے اسے دیکھا اگلے ہی پل وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

لیکن مجھے مہندی لگوانی ہے۔ آہستہ سے کہا۔

کمرے میں لگ جائے گی۔ وہ کہتا اسکا ہاتھ پکڑ تا سب کے سامنے سے لے گیا۔

سب نے زو معنی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ لیکن حازق کو روکنے کی ہمت کسی میں نہیں تھی۔

سب جانتے تھے وہ اپنی رشتوں میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتا۔

کچھ دیر بعد وہ مہر کے پاس آیا اور اسے کچھ کہا اسنے مسکراتے سر ہلاتے اسے آگے سے جواب دیا تو وہ مطمئن ہوتا واپس چلا گیا۔

پیچھے مہر ہس دی۔ وہ بلکل مرتسم میر کی کاپی تھا۔

ایزل واقعی تھک گئ تھی کمرے میں آتے ہی وہ لیٹ گئ۔

کچھ دیر تک ایک مہندی والی اسکے کمرے میں آگئ تو اسنے ریلیکس ہوتے اپنی مہندی لگوائی جانے اسے کیا سوجھا کے اسنے اپنی مہندی میں حازق کا نام بھی لکھوالیا۔

کھڑوس مان کے لیئے تھینکیو۔ دل میں سوچتے وہ مسکائی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

اسکی مہندی سوکھ چکی تھی اب وہ جلے پیر کی بلی بنی گھوم رہی تھی۔

کیا کرے اگر نہیں گئ تو آبان راضی نہیں ہو گا بلکہ اور ناراض ہو جائے گا۔

سوچتے وہ روہانسی ہو جاتی۔

پھر ایک فیصلہ کرتی ہمت کرتی اٹھی۔

ابھی وہ اٹھی ہی تھی کے اسکے کمرے کا دروازہ نوک ہوا

اسنے چونک کر دیکھا۔

شائید ایناره ہو سوچتے اسنے دروازہ کھولا جبکہ سامنے کھڑے انسان کو دیکھتے اسکا سانس خشک ہوا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ا۔ آپ یہاں۔ آبان کو سامنے دیکھتے ہکلا کر کہا۔

وہ اسے پیچھے کرتا اندر آتے دروازہ بند کر گیا۔

یہی پرواہ ہے تمہیں میری ناراضگی کی۔ سپاٹ چہرے سے کہا۔

ن۔ نہیں میں آرہی تھی۔ قسم سے میں آرہی تھی۔ وہ نم لہجے میں بولتے اسکے قریب ہوئ۔

Posted On Kitab Nagri

ان دوماہ میں آبان نے جتنے اسکے نخرے اٹھائے تھے اسے جس قدر پیار دیا تھا وہ اسکی ناراضگی برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

تو ٹھیک ہے پھر مناؤ مجھے۔بیڈ پر بیٹھتے سپاٹ سے انداز میں کہا۔

اسنے کن اکھیوں سے زمل کو دیکھا۔وہ سادہ سے کمیض، شلوار میں تھی، ہاتھوں پاؤں بھر بھر کے مہندی لگائی ہوئ تھی جو گہرے رنگ میں رچی ہوئ تھی وہ آبان کے دل کے تار ہلا چکی تھی۔۔

ا۔ابان ایم سوری۔میں۔۔وہ اسکے قریب آتی مدھم لہجے میں بول رہی تھی کہ آبان اسکی بات کاٹ گیا۔

میں تم سے معافی مانگنے کو نہیں کہا منانے کو کہا ہے۔کہنی کے سہارے بیڈ پر لیٹتے کہا۔

کیسے مناوں۔انگلیاں چٹخاتے پوچھا۔

کچھ ایسا کرو کے مجھے یقین آئے کہ میں تمہارے لیے امپورٹنس رکھتا ہوں۔جیسے میں تمہیں مناتا ہوں ۔وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زمل کانوں کی لوں تک سرخ پڑتے اسے دیکھنے لگی۔وہ جیسے اسے مناتا تھا زمل نہیں منا سکتی تھی۔وہ تو اپنی بے باکیوں سے اسے ماننے پر مجبور کر دیتا تھا۔

آبان پلیز مان جائیں نا۔آپ سچ میں میرے لیے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔بھیگے لہجے میں بے بسی سے کہا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

آنسو ٹوٹ کر پلکوں کی بار توڑنے لگے تھے۔

آبان نے گہری سانس بھرتے اسے دیکھا۔

وہ اپنا ہتھیار (آنسو) استعمال کرتے ہمیشہ اسے بے بس کر دیتی تھی۔

ادھر آؤ۔ ہاتھ بڑھاتے اسے بلایا۔

وہ آنسوں سے تر چہرے سے اسکے قریب ائی۔

آبان نے نرمی سے اسے خود سے لگایا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

مجھے سچ میں سمجھ نہیں آرہا کہ میں کیسے مناؤں اپکو۔ آپ کل سے مجھے دیکھ نہیں رہے، مجھ سے بات نہیں کر رہے مجھے برا لگ رہا ہے۔ مدھم ہچکی لیتے کہا۔

اچھا بس اب مان گیا ہوں۔ رونا بند کرو چلو شاباش۔ آبان نے پیچھے بیڈ پر گرتے اسے بھی خود پر گراتے کہا۔

وہ نظریں جھکائے اپنا چہرہ صاف کرنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیسی بیوی ہو اپنے شوہر کو منانا بھی نہیں اتا۔ اسکی بھیگی پلکیں صاف کرتے تاسف سے کہا۔

وہ نظریں جھکائے اسکے حصار میں پڑی رہی۔

مہندی دکھاؤ۔۔ کچھ دیر بعد آبان نے کہا۔ وہ نفی میں سر ہلاتے ہاتھ پیچھے کر گئ۔

کل دیکھنی ہے پلیز۔ مدھم لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

آبان کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

کل تو اور بھی بہت کچھ ہونا ہے۔ مہندی آج ہی دیکھ لیتا ہوں ٹائم ویسٹ نہیں ہو گا نا۔

آنکھ ونک کرتے بے باکی سے کہا۔

زمل سٹپٹاتے اٹھنے لگی لیکن آبان کی گرفت مضبوط تھی۔

کل تمہاری زرا سی بھی مزاحمت نہیں چلے گی۔ اسکے کھلے بالوں میں چہرہ چھپاتے گہری سانس کھینچتے گھمبیر تا سے کہا۔

زمل دھک دھک کرتے دل سے اسے دیکھنے لگی۔

کل تم ہمیشہ کے لیئے میری دسترس میں آجاو گی میری بن کے۔ بہت کچھ بتانا ہے تمہیں، بہت کچھ سننا ہے۔ انتظار بہت کٹھن ہے۔ اسکے ماتھے پر لب رکھتے کہا۔

ابھی بتادیں۔ سرخ چہرے سے نظریں جھکائے معصومیت سے کہا۔

وہ نفی میں سر ہلاتا مسکرایا۔

کل جب تم مکمل میری دسترس میں او گی تب بتاوں گا۔

اسکے رخسار پر ہتھیلی کی پشت سہلاتے کہا۔

اسکے وجود سے بھینی، بھینی سی، اپٹن اور مہندی کی مہک اٹھ رہی تھی جو آبان کو مدہوش کر رہی تھی۔

وہ کروٹ بدلتا اسے نیچے کرتا اسکے لبوں پر جھک گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زمل اس اچانک افتاد پر پھڑ پھڑانے لگی۔

لیکن آبان اسکے ہاتھ لوک کر تاشدت سے اسکی سانسیں پینے لگا۔

زمل کی کم ہوتی مزاحمت دیکھ وہ اسکے ہونٹوں کو چھوڑ گیا۔

وہ ابھی سانسیں بہال کر رہی تھی کہ اپنی گردن پر اسکے لبوں کا لمس محسوس کرتے اسکی سانس حلق میں اٹکی۔

ا۔ابان۔۔گہری سانسیں بھرتے اسے روکا۔

جان آبان۔۔۔گردن سے ہوتے اسکے کان کی لو کو لبوں سے کاٹا۔

زمل سسکی۔

میں تمہاری ان سانسوں کا اڈیکیٹ ہو رہا ہوں اور ایک تم ظالم ہو جو میری سانسیں لینے کی بجائے انہیلر کو ان نازک لبوں میں دباتی ہو۔

اسکے بھیگے لبوں کو شدت سے چومتے گھمبیر لہجے میں کہا۔

زمل شرم سے سرخ پڑتے سختی سے آنکھیں مینچ گئ۔

اس سے پہلے کہ وہ بہک کر اور شدید گستاخیاں اسکے فون پر مخصوص ٹون بجی۔

وہ چونک گیا۔

تم سو جاؤ اب کل ہی ملیں گے۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے وہ اب پر سے اٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے چھوڑ تا وہ دروازہ کھولتے باہر چلا گیا۔

زمل گہری سانسیں بھرتے حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

جو بھی ہوا سکی جان بچ گئ۔کندھے اچکاتے وہ بستر میں گھس گئ۔

💞💞💞

اگلے دن کا طلوع ہوتا سورج اپنے غروب کے ساتھ آج کئ زندگیوں کو بدلنے والا تھا۔

کسی کے گھر کی رونق آج کسی اور کی بننے جا رہی تھی۔

اگر سب خوش تھے تو اداس بھی تھے۔

لیکن اپنی اداسی کو ظاہر کرنے کی بجائے وہ لوگ خوشی سے مسکراتے چھوٹے چھوٹے سے پل انجوائے کر رہے تھے کہ یہی یادیں تو ساری زندگی اب یاد رہنے والے تھے۔

لڑکیاں سب دو بجے سے ہی سیلون جا چکی تھیں۔

اسلیے گھر میں اس وقت اتنا زیادہ شور نہیں تھا۔

کیونکہ ایک بھی لڑکی جو گھر میں نہیں تھی۔

لڑکے ادھر سے ادھر بھاگتے تیاری دیکھنے میں مگن تھے۔

چھ بجے انہیں ویڈینگ حال کے لیئے نکلنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلیے افراتفری مچی ہوئی تھی کیونکہ چار بج چکے تھے۔

آبان جلدی آو مجھے واپس زمل کے پاس بھی جانا ہے۔

ایزل پھولوں کا تھال ٹیبل پر رکھتے اونچی آواز میں بولی۔

بلیک ٹیکسڈو میں ملبوس اپنی شاندار اور رعبدار پرسنیلٹی کے ساتھ کھڑا احازق میر ٹھٹھک گیا۔

اسنے چونک کر اسے دیکھا۔

اسنے پیل ٹی پنک کلر کا فراق پہن رکھا تھا جو اسکے گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تھا۔ فراق کی چیسٹ پر بھاری گولڈن ایمبرائیڈری کا کام ہوا تھا۔ جبکہ باقی باڈی پر کہیں کہیں گولڈن ایمبرائیڈری کے پھول بنے ہوئے تھے۔ جبکہ فراق کا باڈر بھی چیسٹ کی طرح بھاری گولڈ کام سے تر تھا۔

شفون کے فل بازو جسکی کلائیوں پر بھاری گولڈن کام ہوا تھا جبکہ باقی بازو سمپل تھے۔

اسکے ساتھ کھلا پلازو ٹراوزر تھا۔ جس پر لائیٹ سا گولڈن ایمبرائیڈری کام ہوا تھا۔

شفون کا ڈوپٹہ جو بائیں کندھے پر اکٹھا کر کے رکھا ہوا اسکے چاروباڈر پر بھاری کام تھا۔

بالوں کا جوڑا بناتے مانگ میں گول مانگ ٹیکا سیٹ کیا ہوا تھا۔ جبکہ گلے میں چوکر پہن رکھا تھا۔ کان خالی تھے جبکہ ناک میں وہی ہیرے کی نتھ چمک رہی تھی۔

برات کے فنکشن کے لحاظ سے کیے گئے میک اپ میں وہ قہر ڈھا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق اسے دیکھنے میں اتنا مگن تھا کہ اسے ہوش نہیں رہا کہ آبان اسکے پاس سے ہوتا سیڑھیاں اتر گیا ہے۔

اتنی دیر آبان اتنی دیر میں تو دو لڑکیاں بھی تیار ہو جائیں۔وہ اسے گھورتے بولی۔

آبان ہس دیا۔

وہ روایتی دلہنوں کی طرح گولڈن کلر کی دلہے کی سٹائلش سی شیروانی میں تھا۔جس پر میرون کلر کی نفیس سی کڑھائی ہوئ تھی اسکے ساتھ میرون ہی گھیرے دار شلور پہنی ہوئ تھی۔جیل سے بالوں کو مخصوص سٹائل دیا گیا تھا۔

گرے آنکھوں میں چمک لیے وہ نک سک سا تیار ڈیسنٹ دلہا لگ رہا تھا۔

ایزل ماشاءاللہ کہتے اسکی مہرون کلر کی شال سیٹ کرنے لگی۔

آبان کی تو کوئ بہن نہیں تھی،اینارہ زمل کے پاس تھی تو ایزل نے ہی اسکی بہن کا فرض نبھاتے یہ رسم کی تھی۔

چلو اب جلدی سے نکالو میرا نیگ۔شال اسکے کندھے پر سیٹ کرتے چہک کر کہا۔

کونسا نیگ یہ شال میری تھی تو تمہارا کونسا نیگ۔وہ شرارت سے بولا۔

آیت ماما دیکھے اسے۔وہ سامنے سے آتی آیت کو دیکھتے خفگی سے بولی۔

حازق گہری سانس چھوڑتے سر جھٹکتا تیز قدموں سے اوپر کی طرف بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت اسکا دیکھنا ایزل کے لئیے مہنگا پڑ سکتا تھا۔اس لیے وہ منظر سے ہی غائب ہو گیا۔

ماشاءاللہ۔ آبان کو دیکھتے بے ساختہ اسکی آنکھیں نم ہوئ تھیں۔

اسنے آگے بڑھتے اسکا ماتھا چومتے نظر اتاری۔

چلو اب بہن کو نیگ دو۔زہرہ نے کہا۔

یہ اچھا بھی نیگ کے نام پر لوٹ لو ہم لوگوں کو۔عاشر پریشے سے شال سیٹ کرواتا تاسف سے بولا۔

اسکی شیروانی بھی سیم آبان جیسی تھی۔

شرم تو نہیں آتی نا آپ لوگوں کو بہنوں کو دیتے ہوئے جیسے جان نکل رہی ہے۔یہیں بیوی کی بات ہوتی تو می

ں دیکھتی۔ایزل کمر پر ہاتھ رکھتے لڑاکا انداز میں بولی۔

ارے تم پہ تو جان بھی قربان ہے میرا بچہ پیسو کی تو کیا ہے بات ہے۔عاشر نے اسکے گال کھینچتے کہا۔

جان نہیں چاہئیے پیسے دیں۔اتراتے کہا تو سب ہس دیئے۔

آبان اور عاشر نے شرافت سے پیسے نکالتے انکے حوالے کیے تو وہ دونوں خوش ہوتی وہاں سے چلی گئیں۔

ماہین بھابھی نے دونوں کا صدقہ نکالا تو وہ باقی سب کے ہمراہ مسجد کے لیے نکل پڑے۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

دیکھیں تو ماما مجھ سے اتنی چھوٹی ہے پھر بھی اسکی شادی میرے ساتھ ہی ہو رہی ہے۔

مجھے تو یقین ہی نہیں ہو رہا کہ واقعی میں آج اسکی شادی ہے۔

دلہن بنی روشانے سے امام ضامن بندھواتے داؤد محبت سے اسے دیکھتا بولا۔

وہ بھی اس آبان اور عاشر جیسی شیروانی ہی پہنے ہوئے تھا۔ لیکن اسنے شال کی بجائے کلہ پہنا ہوا تھا۔

وہ لوگ کچھ دیر پہلے ہی حال پہنچے تھے۔

روشانے ریڈ بلڈ برائیڈل ڈریسز میں برائیڈل ہی میک اپ اور بھاری جیلوری میں آج حور لگ رہی تھی۔

بڑے سا گول ٹیکا اور جھومر اسے منفرد سا بنا رہا تھا۔

زارا اور آہان تو کتنی ہی بار اسکی نظر اتار چکے تھے۔

روشانے کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی تھیں۔

روشے اپی کو رلا دیا اپنے بھائی۔ نور جو آہان کے قریب بیٹھی تھی روشانے کو روتے دیکھ جلدی سے اٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس وقت پاؤں تک آتی بلیو فراق میں ملبوس تھی۔ فراق پر گولڈن ایمبرائیڈری کا کام ہوا تھا۔ اتنی ہیوی بھی نہیں تھی کہ وہ سنبھال نا سکے۔

جوڑے کی بجائے اسکی فرینچ چٹیا بنائی تھی۔ لائیٹ سے میک اپ میں جسے کرواتے ہوئے بھی اسنے تنگڑی کا ناچ نچایا تھا وہ کافی کیوٹ لگ رہی تھی۔

گڑیا اسمیں رونے والی کیا بات ہے۔ یہ خوشی کا موقع ہے روتے ہوئے نہیں مسکراتے ہوئے وداع کہنا ہے۔

وہ اسکا ماتھا چومتے بولا۔

میرا بھی۔ نور جلدی سے آگے ہوئی تو داؤد نے مسکراتے اسکا بھی ماتھا چوما۔

میری پیاری سی گڑیا جان ہو تم دونوں میری۔ دونوں کو خود سے لگاتے وہ محبت سے چور لہجے میں بولا۔

لیکن بھائی ہبی نے کہا تھا کہ جب شادی ہو جاتی ہے پھر بیوی جان بن جاتی ہے تو ہم آپکی جان کیسے ہوئی۔

نور اس سے الگ ہوتی پریشانی سے بولی۔

اسکی بات سنتے وہ چاروشٹپٹائے تھے۔

ہاں جیسا ہبی نے کہا ہے ویسا ہی ہوتا ہے اب بس چپ۔ زارا نے اسے ڈانٹا تو وہ پیر پٹکتی باہر کی طرف بڑھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ پہلے ہی حال اچکے تھے کیونکہ یہی ڈیسائیڈ کیا گیا تھا کہ ہانیا کے سسرال والے اور آہان شاہ لوگ پہلے وہاں پہنچیں گے۔

💞💞💞

آپی اتنا کیوں گھبرا رہی ہیں یار ایک ہی گھر میں تو رہنا ہے اپنے بس کمرہ ہی تو چینج ہونا ہے۔ لیکن آپ تو ایسے ڈر رہی ہیں جیسے کوئی جنگ لڑنی ہو۔

آپسے اچھی تو وہ باقی تینوں ہیں جنہیں دور جانا ہے پھر بھی مسکراتے اپنا فنکشن انجوائے کر رہی۔

ایناره اسکے مسلسل گھبرا پر تنگ ہوتے بولی۔

ایناره اس وقت شارٹ بلیک فراق میں تھی جس پر سٹونز سے کام ہوا تھا۔ ساتھ کھلا سا ہی فلیپر تھا۔ فنکشن کے لحاز سے کیا گیا میک اپ اور لائیٹ سی جیلوری وہ کوی گڑیا لگ رہی تھی۔

اسکی آنکھوں میں چمکتی شرارت اور چہرے پر سجی مسکراہٹ اسے منفرد سا بناتی تھی۔

بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے ایناره تم واقعی میں اب اوور ریئکٹ کر رہی ہو۔ رمشاء نے بھی اسے ڈپٹہ۔

رمشاء نے پرپل کلر کا لانگ فراق پہن رکھا تھا۔

جس پر شیشے سے کام ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہلکا سا بن بنائے باقی سب کی نسبت اسنے لائیٹ سا میکاپ ہوا تھا۔

شیشیوں والی فراق میں وہ پٹھانی گڑیا رہی تھی۔

اسکی سرخ و سپید اور گلابی رنگت اسے اس قدر حسین بنا رہی تھی کہ کوئی بھی مبہوت ہو جاتا۔

اسکے بر عکس دور فشاں نے سیم اینارہ جیسی ڈریسنگ کی ہوئی تھی لیکن اسکے ڈریس کا کلر گولڈن تھا۔

زمل روہانسی ہوتے ان دونوں کو دیکھنے لگے۔

اسکا ڈیپ ریڈ کلر برائیڈل لہنگا تھا۔

ڈارک برائیڈل میک اپ میں وہ نازک سی کانچ کی گڑیا لگ رہی تھی۔

بندیا کی جگہ اسنے ماتھا پٹی لگائی ہوئی تھی۔ جو اسپر بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ بڑی سی نتھ جسکا موتی اسکے نچلے لب کو چھوتا اسے اور گھبراہٹ میں مبتلا کر رہا تھا۔

انڈین ساڑھی سٹائل میں سیٹ کیا گیا ڈوپٹہ جو کہ بہت زیادہ بھاری نہیں تھا۔

جبکہ سر پر جو ڈوپٹہ سیٹ کیا گیا تھا وہ کافی بھاری تھا۔

ولی نے تو باقاعدہ اسکے نام کے صدقے کے بکرے دیئے تھے۔

کہیں اسکو نظر نا لگ جائے۔

زہرہ بھی کئی بار اسکی نظر اتار چکی تھی۔

اسنے تو نظر بھر کے اسے دیکھا تک نہیں تھا کہ کہیں اسے اسی کی نظر نا لگ جائے۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں ہو گا فالتو میں پریشان ہو رہی ہو۔رمشاء نے اسکے ہاتھ پکڑتے تسلی دی۔

وہ سر ہلا گئ لیکن جانے کیوں اسکا دل عجیب سا ہو رہا تھا۔گھبراہٹ ہو رہی تھی۔یہ گھبراہٹ شادی کی نہیں تھی وہ جانتی تھی لیکن پھر کس چیز کی تھی وہ سمجھ نہیں پائ۔

💞💞💞

بریرہ اپنا ڈوپٹہ سیٹ کرتے آگے کی طرف چل رہی تھی۔جب سامنے سے آتے زیان سے ٹکرائی۔

اوئ ماں مر گئ۔کس پتھر سے ٹکرائی گئ۔ماتھا مسلتے وہ اونچی آواز میں بڑبڑای۔

زیان حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔لیکن جانے کیوں اسکی نظر ٹھہر سی گئ۔

زنک کلر کی شارٹ فراق جو اسکے گھٹنوں سے تھوڑا اوپر تھی۔اس پر گولڈ امبرائیڈری کا کام ہوا تھا۔

باڈر اور گلے پر بھاری کام تھا جب کہ باقی سمپل تھا۔اسکے ساتھ زنک ہی کیپری جیسپر بھاری گولڈن ہوا تھا۔موقع کی مناسبت سے کیے گئے میک میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

شولڈر کٹ بالوں کو سٹریٹ کرتے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔آنکھوں پر وہی گول چشمہ جبکہ مانگ میں چھوٹا سا مانگ ٹیکا بھی تھا۔

وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اوہیلو ہری آنکھوں والے مینڈک کہاں گھو گئے۔

وہ اسکے سامنے ہاتھ لہراتے بولی۔

ہ۔ہاں۔وہ چونک کر ہوش میں ایا۔

انسان ہو کے پتھر سر د کھ گیا میرا۔وہ اپنا ماتھا سہلاتے بولی۔

کیا ہوا۔سنجیدگی سے پوچھا۔

زیان چونک کر اسے دیکھنے لگا ہیل کی وجہ سے وہ اسکے کندھے کے برابر تک آرہی تھی۔

وہ خود بھی اسوقت بلیک تھری پیس میں تھا۔

جیل سے سیٹ کیے گئے مخصوص بال اور ہیزل گرین آنکھوں میں میں سنجیدگی اسکی شخصیت کو کہیں کہیں غازیان شاہ کے روپ میں ڈھال گئ تھی۔

بریرہ اسکے چہرے پر سنجیدگی دیکھتے چپ ہو گئ۔

وہ ویسے تو ہس مکھ سا تھا دوستوں یا کزنز کے ساتھ ہوتا تو اس سے بڑھ کر ہستا مسکراتا اسنے کسی کو نہیں دیکھا تھا۔لیکن عام حالات میں وہ ایسے سنجیدہ سا رہتا تھا۔اسکے چہرے پر سختی نہیں بلکہ نرمی ہوتی تھی لیکن آنکھوں کی سنجیدگی اسے ڈیشینگ بنا دیتی تھی۔

کچھ نہیں۔نروٹھے پن سے کہتے وہ آگے بڑھ گئ۔

زیان اسے جاتا دیکھتا رہا۔پھر سر جھٹکتے وہ بھی مڑ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

برات آگئی۔حال کے باہر شور سنتے حال کے اندر ہل چل سی مچی تھی۔

چارو دلہنیں حال میں پہنچ چکی تھیں اب انکے دلہے ایک ساتھ آئے تھے۔

چاروایک ساتھ دروازے پر کھڑے تھے جنہیں آگے بڑھتے مرحانے روکا تھا۔

ہانم اور ہانیہ کے بعد ایزل اور وہ دونوں بڑی تھیں۔اس لیے وہ دونوں پیش پیش تھیں۔

بلیو ٹیکسیڈو میں ملبوس بدر مبہوت سا اسے دیکھتا رہ گیا۔

اسکا ڈریس سیم ایزل جیسا تھا لیکن اسکے ڈریس کا کلر ٹیل گرین تھا۔

وہ اس ڈریس میں اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی کہ مرتسم بے ساختہ اسکی نظر اتار چکا تھا۔

جب وہ سحر زدہ بھوری آنکھوں سے سامنے والے کو نظریں اٹھا کر دیکھتی تو وہ سانس نہیں لے پاتا تھا۔

ڈیسینٹ سے میک اپ نے اسے اور دلکش بنا دیا تھا۔

چہرے پر معصومیت، چمک اور کشش لیے وہ بدر عالم شاہ کو چاروخانے چت کر چکی تھی۔

ناصرف بدر عالم شاہ کو بلکہ اسکے ساتھ کھڑے ساحل کا دل بھی بری طرح سے دھڑکا چکی تھی۔

اندر جانا ہے تو اس سے پہلے ہر جانا بھرنا ہے۔آنکھیں پٹپٹاتے معصومیت سے کہا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

نٹیوڈ لپسٹک سے سجے ہونٹوں پر دبی سی مسکان تھی۔

کیسا ہر جانا۔عاشر نے ائیبرو آچکاتے پوچھا۔

دیکھیں بھائی یہ رسم ہوتی ہے سالیاں بارات کا راستہ روکتی ہیں اور پھر اپنی مانگ پورے ہونے کے بعد ہی اندر جانے دیتی ہیں۔ایزل انگلی اٹھاتے حتمی لہجے کیں بولی۔

اسکے انداز پر حازق کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

لو ابھی سے لوٹنا شروع کر دیا اندر جا کر بھی تو تم لوگوں نے ابھی جانے کون کون سی رسمیں کر کے ہمیں کنگال کرنا ہے۔عمر صدمے سے بولا تو پورا حال قہقوں سے گونج اٹھا۔

ہاں تو اسی لیے کہتے ہیں شادی مطلب بربادی۔

آبان نے لقمہ دیا۔

محفل میں جیسے بہارے اتر آئی تھیں۔

جتنا ٹائم ویسٹ کریں گے اتنا ہی وقت لگے گا دلہن تک پہنچنے میں۔رمشاء نے اونچی آواز میں کہا۔

چار و دلہے سیدھے ہوتے اپنی جیبیں کھنگالیں لگے۔

اب آئے نا لائین پر۔اپنی ڈیمانڈ کے مطابق پیسے لیتے ایزل قہقہ لگاتے بولی۔

حازق نے لب دباتے اسپر سے نظریں ہٹائی تھیں۔

ہسنے کی وجہ سے اسکا چہرہ گلابی ہو چکا تھا اسے لگا جیسے سچ میں گلاب کا رس نچوڑ کی پیا ہو اسنے۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

دلہے سٹیج تک پہنچے تو کچھ ہی دیر بعد دلہنوں کی اینٹری کا بھی شور اٹھا تھا۔
حال کی لائیٹس اوف ہو گئیں اسکے ساتھ ہی ایک مین لائیٹ اوون ہوئی تھی جسنے حال کے وسط میں کھڑی دلہنوں کو کور کیا تھا۔
مدھم میوزک نے ماحول کو خوابناک بنایا تھا۔

Teri Kudmayi Ke Din ,

Aa Gaye Ohh.

Tere Kudmayi Ke Din Aa gye

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سب سے آگے ہانم کھڑی تھی اسکے برابر میں ہانیا جبکہ ان کے پیچھے روشانے اور زمل تھیں۔
چاروں کے چہرے پر گھونگھٹ تھا جسے ان چاروں نے دونوں ہاتھوں سے آگے سے پکڑا ہوا تھا۔
جبکہ انکے دائیں بائیں ساری لڑکیاں کھڑی تھیں ہاتھوں میں پھولوں کے تھال پکڑے۔

Posted On Kitab Nagri

salma sitaron wali

Shagna di shab aye ry

Bano ki bany sy Jo milny ki rut laye wy

Shehnaye Yun gonji

Sub ki ankhyn Bhar aye ry

Hoo

انکے چلتے ہی انہوں نے وہ پھول ان پر برسائے جبکہ بیک گراؤنڈ میں مدھم میوزک ابھی بھی بج رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Teri Kudmayi Ke Din

Aa Gaye Ohh.

Tere Kudmayi Ke Din Aa Gaye

Madhaniya...

Posted On Kitab Nagri

وہ جیسے جیسے چلتی جارہی تھی پھول ان پر برستے جارہے تھے جبکہ مدھم میوزک بھی تھوڑالاؤڈ ہوا تھا۔

Haaye Oh Mere Babula Teriyan Mithiyan Yaadan Mere Peeche

Peeche Auniyan Haayee

وہ چارو حال کے وسط میں چلتی اتنی خوبصورت لگ رہی تھیں کہ سب مبہوت سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

Ankhiyan Jo digdy hanju

Khushiyan dy

Teri banjana AJ to

Sajna vy

سونگ چینج ہوا تھا۔

انکے سٹیج تک پہنچتے چارو دلہے ٹرانس کی سی کیفیت میں انہیں دیکھتے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

Khusiyaan Da Chadeye Aaj Vela Ve, Saareyaan Ne Nachana Saareyaan Ne

چلیں بھی اپنی اپنی دلہن کو پہنچانے اور لے جائیں ہاتھ پکڑ کر۔

ایزل کی چہکتی آواز محفل زعفران بنی تھی۔

آبان لب دباتے ہانم اور ہانیہ کے بیچ سے ہوتا زمل کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

زمل نے دھڑکتے دل سے اسے دیکھا۔اسنے اسے پہچان لیا تھا۔

آبان نے ہاتھ آگے بڑھایا تو وہ لرزتا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ گئ۔

اسکے ساتھ ہی ہال سیٹیوں سے گونج اٹھا۔

وہ مدھم مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسے سٹیج پر لے ایا۔

ایک جتاتی نظر نیچے کھڑی لڑکیوں پر بھی ڈالی۔

آبان کے بعد اب وہ تینوں ایک ساتھ آگے بڑھے تھے اور ٹھیک اپنی اپنی دلہنوں کے سامنے جاتے بڑے حق سے انکا ہاتھ پکڑتے سٹیج پر لے ائے۔

ینگ جینریشن کی ہوٹینگ سے دلہنیں سرخ پڑی تھیں جبکہ دلہے بے شرمی سے مسکرا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

زرک نگینوں سے سجے برائیڈل لہنگے میں ہانم نے کن اکھیوں سے اپنے ساتھ بیٹھے داؤد کو دیکھا جو اپنے ساتھ بیٹھے کاشان کی طرف متوجہ تھا۔

وہ برائیڈل میک اپ اور ہیوی جیولری میں انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔

کھنکھارتے اسنے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

داؤد چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

آپ میرے ڈوپٹے پر بیٹھے ہیں۔ مدھم لہجے میں کہا۔ داؤد لب دباتا تھوڑا سا سرک کر پیچھے ہوا تو اسنے اپنا دوپٹہ اسکے نیچے سے نکالتے سکون کا سانس کیا۔

آج ان کے شوہروں نے گھونگھٹ پر کوئ رولا نہیں ڈالا تھا بلکہ یہ انہی کا حکم تھا کیونکہ فنکشن کافی پڑے پیمانے کا تھا بہت سارے لوگ تھے اس لیے انہیں انکے گھونگھٹ پر کوئ اعتراض نہیں تھا۔

کچھ دیر تک رسم کے بعد سب لوگ کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

اور پھر کچھ دیر تک لڑکیاں دودھ پلائ کی رسم کے لیئے سٹیج پر نیچے ہی ڈیرہ ڈالا چکی تھیں۔

چلیں عمر بھائ آپ سب سے بڑے ہیں سب سے پہلے آپسے شروع کرتے ہیں۔

دلہن بنی ہانیا کے پاس بیٹھے عمر کو گھیرا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مسکراتے دودھ کا گلاس اٹھا گیا۔

لیکن یہ کیا جیسے ہی اسنے منہ سے لگایا دودھ کی جگہ میٹھی لسّی کا ذائقہ محسوس کرتے اسے کھانسی کا شدید دورا پڑا

یہ تو لسی ہے۔اسکی صدمے بھری آواز گونجی اسکے ساتھ ہی پورا حال قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ہاہاہاہا۔ہاں تو تھوڑا سا اینٹیٹینمینٹ بھی تو چاہیئے تھا نا۔مرحا قہقہ لگاتے بولی۔

لڑکیاں ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہس دیں۔وہ بے چارا اپنی سی شکل لے کر رہ گیا۔

اچھا اچھا یہ لیں اسمیں دودھ ہی ہے پکا۔ایزل دودھ کا گلاس اسے دیتے بولی۔

جسے اسنے مشکوک نظروں سے دیکھتے سپ لیا لیکن وہ دودھ ہی تھا تو اسنے شکر کا سانس لیا۔

اب وہ داؤد کی طرف گھومی جو عمر کی درگت بنتے دیکھ سیدھا ہوا تھا۔

دیکھو میں لسی نہیں پیتا تم لوگ مجھے دودھ ہی دینا مینے تو تم لوگوں کا نیگ بھی تیار کر رکھا ہے۔وہ جلدی سے ایک لفافہ نکالتے معصومیت سے بولا۔

محفل ایک دفع پھر سے زعفران بنی تھی۔

ڈونٹ وری بس آپ لوگوں کو وارن کرنا تھا۔ایناہ ہستے ہوئے بولی۔

ہاں ساری دشمنی سے مجھ معصوم سے تھی۔عمر انہیں گھورتا بڑبڑایا۔

اسکے بعد انہوں نے آبان اور عاشر کو بھی شرافت سے دودھ ہی دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہاں بھئی نکالو اب ہمارا نیگ۔چاروں سے ایک ساتھ کہا گیا۔

جسے عمر اور داؤد نے تو شرافت سے دے دیا وہ اب اپنی ان خطرناک سالیوں سے کوئی پنگا نہیں لینا چاہتا تھے۔

آبان بھائی، عاشر بھائی آپ بھی دلہے ہیں۔انہیں ایسے ہی دیکھتے بریرہ نے خفگی سے کہا۔

بیٹا جی دلہا ہوں اور پولیس والا بھی اسلیے مجھ سے رشوت مت مانگو دلہن دینے کی۔وہ مونچھوں کو تاؤ دیتا رعب سے بولا۔

آبان بھائی یہ جو آپکے پہلو میں دلہن بنی بیٹھی ہے نا اس کا آپسے زیادہ رعب ہے اسلیے شرافت سے نکالیں ورنہ ہم دلہن بھی نہیں دیں گے۔

مرحانے نروٹھے پن سے کہا۔

البتہ عاشر دلچسپی سے انکی نوک جھوک دیکھنے لگا۔

وہاں سب لوگ ہی انکی نوک جھوک انجوائے کر رہے تھے۔

اسکا روٹھا روٹھا سا چہرہ اس قدر دل نشین تھا کہ بدر کا دل مچل اٹھا۔

ساحل البتہ یہاں نہیں تھا۔

کیٹرینگ والوں کو کوئی پرابلم ہو گئی تھی وہ اور حازق وہیں پر بزی تھے۔

پولیس والے کو دھمکی وہ فوراً سے سیدھا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو پولیس والے ہونے کا رعب مت جمائیں نکالیں ہمارے پیسے جلدی کریں۔

ایزل اسے کسی خاطے میں نہیں لائی۔

آبان نے انکے نروٹھے چہرے دیکھتے مسکراتے زیان کو اشارہ کیا وہ سر ہلاتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اسکے پاس چھوٹے چھوٹے سے کافی سارے باکس تھے۔

یہ لو ہم دونوں کی طرف سے۔ حق حلال کی اتنی ہی تنخواہ ہے گزارا کرو۔ عاشر نے بچارگی سے کہا۔

وہاں سب لڑکیوں کے لیئے ان دونوں نے مل کے گولڈ کی رنگز بنوائی تھیں۔

بہت پیاری ہیں بھائی تھینکیو سو مچ۔۔ ایزل خوشی سے چیخی۔ عاشر نے مسکراتے اسکا گال کھینچا۔

جبکہ اس منظر کو حال میں آتے حازق نے سرد نظروں سے دیکھا تھا۔

وہ صبح سے تتلی بنی ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔ اسکی کمر کے زخم اتنے بھی ہلکے نہیں تھے کہ ایک دن میں بلکل ٹھیک ہو جاتے۔

اور وہ نیل جو کہ کافی گہرا لگ رہا تھا حازق کو بے چین کیے ہوئے تھا لیکن اسے کل سے ایک ایک پل کے لیے بھی وقت نہیں ملا اس سے ملنے کا۔

ایزل صبح بھی اس سے بات کرنا چاہتی تھی وہ شائید اسے کچھ دکھانا چاہتی تھی لیکن جلدی میں وہ اسکے پاس جا ہی نہیں سکا۔

سر جھٹکتے وہ مرتسم کی طرف بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

رخصتی کے وقت سب کی آنکھیں نم تھیں۔

زارا اور آہان روشانے کے جانے پر غمگین تھے تو وہ لوگ ہانیا اور ہانم کے جانے پر لیکن پھر بھی کافی حد تک وہ لوگ خود کو سنبھالتے خوشی سے اپنی بیٹیوں کو رخصت کر چکے تھے۔

روشانے اور زمل کو لے کر وہ لوگ شاہ ولا کے لیئے نکلے تھے۔

جبکہ آہان شاہ لوگ اپنے گھر اور ہانیا اپنے سسرال کی طرف روانہ تھی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پھولوں، پٹاخوں سے اسکا شاندار استقبال کیا گیا۔

اسکے سسرال والوں نے بہت محبت اور پیار سے اسے اپنوں میں ویلکم کہا تھا۔

وہ جھکی، شرمائی سی عمر کے پہلو میں کھڑی تھی۔

کچھ رسموں کے بعد اسے عمر کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔

اسکے کچھ دیر بعد ہی عمر کمرے میں ایا۔

Posted On Kitab Nagri

ہانیا خود میں سمٹ گئ۔

اسلام و علیکم!!اسکے قریب مسہری سے سجے بیڈ پر بیٹھتے آہستہ سے کہا۔

ہانیا نے سر ہلاتے زیر لب جواب دیا۔

عمر نے آگے بڑھتے اسکا گھونگھٹ ہٹا دیا۔

وہ سٹل ہوا تھا۔ مبہوت سا اسے دیکھتا رہا۔

اہم۔۔وہ ہلکا سا کھنکھاری۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہیں اپ۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے گھمبیر تا سے کہا۔

ہانیہ مسکرا دی۔

وہ دونوں کزنز تھے اور انکا نکاح بھی سال پہلے ہوا تھا جس سے ان دونوں میں اچھی بونڈینگ بن چکی تھی اس لیے وہ زیادہ کمفرٹیبل تھی۔

تمہاری منہ دکھائ۔ عمر نے اسکے سامنے دو گولڈ کے کنگن رکھے۔

بہت پیارے ہیں۔وہ کنگنوں پر ہاتھ پھیرتے مسکراتے بولی۔

ہاں لیکن تم سے کم۔وہ اچانک اسکا ہاتھ کھینچتا اسے اپنے قریب کرتا بولا۔

ہانیا سرخ چہرے سے نظریں جھکا گئ۔

کیا میں اسے تمہاری اجازت سمجھوں۔اسکی جھکی آنکھوں کو چومتے وہ گھمبیر تا سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شرمیلی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

عمر سرشاری میں اسے خود سے لپٹا گیا۔

💞💞💞

دلہن کی طرح سجے گھر کے سامنے گاڑی رکتے دیکھ ہانم کا دل دھڑکا تھا۔

اسکے ساتھ بیٹھے داؤد نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اسے تسلی دی۔

گاڑی سے اترتے وہ ہانم کی سائیڈ ایا۔

اسکی سائیڈ کا دروازہ کھولتے اسنے ہاتھ بڑھایا ہانم جھجکتے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے باہر ائ۔

داؤد نے اسکے لہنگے کو تھامتے اسکے سہارا دیا تو انکے استقبال کے لئیے کھڑی لڑکیاں ہوٹینگ کرتی اسنے شرمانے پر مجبور کر گئیں۔

ان دونوں کا شاندار استقبال کرتے انہیں اندر آنے دیا گیا۔

رات کافی ہو گئ تھی اس لیے چھوٹی موٹی رسموں کے بعد اسے داؤد کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

دلہن کے طرح سجے شاہ ولا اور احمد والا میں روشانے اور زمل کا گرینڈ ویلکم کیا گیا۔

ماہین بھابھی اسکی نظر اتارتے اسے اندر لے ائیں۔

ٹائم کافی زیادہ ہو گیا تھا وہ بھی بیٹھے بیٹھے تھک گئ تھی اسلیے اسکا خیال کرتے اسے سیدھا عاشر کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔

روشانے سب کے اس قدر خوبصورت انداز پر اب مسکرا رہی تھی۔

تھوڑی دیر پہلے جو آنکھیں نم تھیں اب وہ مسکرا رہی تھیں۔

مرحا اور پریشے اسے یہاں بٹھا کر جا چکی تھیں۔سجے ہوئے کمرے کو دیکھتے اسے گھبراہٹ ہونے لگی۔

آنے والے پلوں کا سوچتے جان ہتھیلی پر سج رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

زمل کے لیئے تو ہر چیز وہی تھی سوائے ایک کمرے کے اسکی بگڑتی طعبیت نے باعث اسے سیدھا آبان کے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا۔

جبکہ باقی سب اب آبان کو گھیرے بیٹھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے چھیڑتے اسکا جھنپا ہوا روپ دیکھتے سب محظوظ ہو رہے تھے۔

آبان ارحم اور زیان کو گھورتا کچھ کہہ رہا تھا جو آج جان بوجھ کر اسکے دونوں بازوں سے چپکے بیٹھے تھے جیسے اسکے بغیر انہیں نیند ہی نہیں آتی ہو۔

تبھی اسکا موبائل رنگ ہوا۔ سامنے چمکتے نمبر کو دیکھتے وہ سنجیدہ ہوتا نامحسوس انداز میں باہر کی طرف بڑھا تھا۔

کیا ہوا مینے تم سے کہا تھا نا کہ آج کے دن مجھے ڈسٹرب مت کرنا۔ پہلے رات کو اب پھر سے کیوں کال کر رہے ہو۔

وہ فون کان سے لگائے مدھم آواز میں غصے سے بولا۔

سر ایک ضروری خبر دینی تھی اپکو۔ رمضان منمنایا۔

بولو۔ بالوں میں ہاتھ چلاتے نظریں ادھر ادھر گھماتے کہا۔

سر میری اطلاع کے مطابق کچھ غیر معمولی لوگوں کو آپکے گھر کے باہر دیکھا گیا دیکھا گیا تھا۔ اس لیے ان دو مشکوک بندوں کو پکڑ لیا گیا ہے۔

شادی کے ہنگامے میں گارڈز کے ساتھ کون انکے ہلیے میں داخل ہوا کچھ سمجھ نہیں ایا۔ ڈر ہے کہیں کوئ گھر میں میں نا آگیا ہو۔ آپکو یا آپکے گھر والوں کو خطرہ ہو سکتا ہے۔

وہ سامنے سکرین پر آبان کے گھر کا فوٹیج دیکھتا پریشانی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

آبان فوراًسیدھا ہوا۔

کہاں ہو تم۔ سنجیدگی سے پوچھا

سر آپکے فلیٹ پر ہو۔ آپکے گھر کے کیمرے چیک کرتے جیسے کے اپنے کہا تھا مجھے ایک فوٹیج دکھائی دی جسمیں کچھ لوگ مشکوک سے تھے۔ان دو کو پکڑ رکھا ہے سر۔

وہ دوبارہ وہی فوٹیج چلاتا بولا۔

وہیں رکو آرہا ہوں میں۔ پریشانی سے کہتے اسنے فون کاٹ دیا۔

گارڈز اور سیکیورٹی کو الرٹ کرتے وہ اپنی گاڑی لیے گھر سے نکل گیا۔

اسکو باہر جاتا دیکھ ولی پریشانی سے اسکے پیچھے ہی گاڑی لے کر نکلا تھا۔

آبان اپنی شادی کی رات کہاں جارہا تھا اسکی بیٹی کو دلہن بنی چھوڑ کے۔ دماغ میں عجیب سے وسوسے آرہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

اہم اہم۔۔وہ کھنکھارتا کمرے میں داخل ہوا۔

ہانم جو بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی سیدھی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسکے قریب آکر بیٹھا۔ پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو اور مدھم جلتی لائیٹس نے کمرے کے ماحول کو رومانٹک بنا دیا تھا۔

اسلام وعلیکم !! مدھم لہجے میں کہا۔

ہانم نے سر کو خم دیتے زیر لب جواب دیا۔

اب تو نکال دیں اسے یار کب سے آپکو دیکھنے لیئے بے چین ہے دل۔ وہ اسکے چہرے پر ہنوز گھونگھٹ دیکھتے بے چینی سے بولا۔

آپ نکال دیں۔ آہستہ سے کہا۔

داؤد مسکراتے اسکا گھونگٹ الٹ گیا۔

گھونگھٹ الٹتے اسے لگا جیسے اسنے بادلوں میں چھپے چاند کو پکڑ کر اپنے پہلو میں بٹھا لیا ہوں۔

اسکا دل تھم گیا۔ وہ سانس روکے اسے دیکھنے لگا۔

کوئی اس قدر خوبصورت اور دلنشین کیسے ہو سکتا ہے۔

اسکے چہرے کو انچ دیتی نظروں سے دیکھتے مدھم گھمبیر لہجے میں کہا۔

ہانم جھنپ گئ۔

آپکو ہی لگتی ہوں۔ مسکراتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ہیں۔ اتنی خوبصورت ہیں تو لگتی ہیں۔ پتہ ہے ابھی بھی یہ سب ایک خواب سا لگ رہا ہے۔ کسی کی خواہش کی کسی کو پہلی نظر میں محبت بنایا وہ آج میرے پاس میرے سامنے میری بن کے بیٹھی ہیں۔ میں بے یقین ہوں۔

وہ اسکی جھکی پلکوں کو دیکھتا ٹرانس کی سی کیفیت میں بولا۔

ہانم مسکرائی۔ آہستہ سے آگے ہوتے وہ اسکے سینے پر سر رکھ گئ۔

یقین کر لیں داؤد آہان شاہ ہانم اب آپکی بن کے آپکے پاس موجود ہے۔ مدھم لہجے میں کہا گیا۔

آواز میں مان سا نمایا تھا۔ داؤد شاہ کی محبت کا مان۔

داؤد اسے خود میں بھینچ گیا۔

میری اور صرف میری۔ اسے سختی سے خود میں بھینچتے دیوانگی سے کہا۔

داؤد۔ وہ اسکی سخت پکڑ کر کسمسائی۔

داؤد نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا۔

ایک منٹ۔ کہتا وہ اٹھتے ڈریسینگ ٹیبل تک گیا۔ وہاں سے ایک باکس نکالتے وہ واپس اسکی طرف ایا۔

آپکی منہ دکھائی۔ اسکے قریب بیٹھتے ایک باکس اسکے سامنے کیا۔

کھولیں۔ اسکے ہاتھ میں دیتے اشارہ کیا۔

ہانم نے اس باکس کو کھولا تو اسمیں سے ایک ڈائمنڈ کا ہارٹ شیپ کا پینڈنٹ نکلا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ حیرانگی سے پینڈنٹ دیکھتے اس دل کو کھول گئ۔

واؤ اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا۔اس ہارٹ میں ان دونوں کی نکاح کی چھوٹی سی تصویر لگی ہوئ تھی۔

اتنی خوبصورت کہ وہ مسمسرائیز ہوئ تھی۔

تھینکیو یہ بہت خوبصورت ہے۔نم آنکھوں سے اسے دیکھتے کہا۔

مے آئ۔اسے پہنانے کے لیئے ہاتھ بڑھایا۔

ہانم سر ہلا گئ۔

داؤد نے اسکی طرف جھکتے اسکا ڈوپٹہ پنز کی قید سے نکالا۔

اسے ڈوپٹے کے بوجھ سے آزاد کرتے داؤد نے نرمی سے اسے پینڈنٹ پہنایا۔

ہانم خود میں سمٹ گئ۔

پرفیکٹ۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے کہا۔

بچپن کی ایک نظر میں ہی اپ میرے روم روم میں بس گئ تھیں۔اپکو پانے کی تڑپ نے مجھے آپ تک پہنچا دیا۔

وہ اسکے ایک ایک نقش کو چومتے دیوانگی سے بولا۔

اسکے جیلوری اتارتے وہ اسکے نقش پر لب رکھتا ہانم کو پاگل کر رہا تھا۔

داؤد۔۔ہانم اسکی دیوانگی پر بوکھلائ۔

Posted On Kitab Nagri

شش آج آپ مجھے روک نہیں سکتی آپکو برداشت کرنی پڑے گی میری دیوانگی بھی میری شدت بھی۔وہ اسکے ہونٹوں پر انگوٹھارب کرتا شدت سے بولا۔

اوراسی شدت سے اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔ہانم اسکی شدت پر گھبراتی اسکا کرتا مٹھیوں میں دبوچ گئ۔

وہ شدت سے اسکی سانسوں سے سانس سلجھاتا اسے پاگل کر رہا تھا۔

کچھ دیر بعد اسکے لب ازاد کیے تو وہ نڈھال سی اسکے کندھے پر سر رکھ گئ۔

جبکہ داؤد کے لب اسکی گردن پر سرکنے لگے۔اسکی گردن پر جگہ جگہ لب رکھتا وہ ہانم کو کانپنے کر مجبور کر گیا۔

اسکی شہ رگ کو شدت سے چومتے داؤد نے ہلکا سا دانتوں کا دباؤ بڑھایا۔

ہانم کی سسکی بے ساختہ تھی۔

وہ داؤد کو دھکا دیتی پیچھے ہوئ۔

سرخ چہرے سے گہری سانس بھرتی وہ اپنی انتھل پتھل سانسیں درست کرنے لگی۔

داؤد گہری خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھتا متبسم ہوا تھا۔

پیچھے ہوتے اپنا کرتا اتارتے دور پھینکا۔

ہانم اسکا شرٹ لیس سینہ دیکھتے نظریں چرا گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

داؤد نے ایک جھٹکے سے اسے کھینچا وہ اسکے سینے میں سمائی۔

اسکی کمر پر گرفت مضبوط کرتے اسکی بلاؤز کی ڈوریوں کو کھینچتے کھولا۔

ہانم کانپتے وجود سے اسکی گردن میں بانہیں ڈالتی اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔

اسکا بلاؤز کندھوں سے سرکاتے داؤد نے اسکے کندھے کو اپنے لبوں سے نم کیا۔

اسے پیچھے تکیے پر گراتے وہ اسپر جھک ایا۔

مدھم روشنی میں تیز تیز سانس لیتی ہانم اسکو مبہوت کر گئی تھی۔وہ جھکتے اسکے ہونٹوں کو جکڑ گیا۔

کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے زارا سا اوپر اٹھاتے خود میں بھینچا۔

جبکہ دوسرا ہاتھ اسکے بالوں میں الجھتے اسکے بال بکھیر دیے۔

اسکے نچلے لب پر دانت گاڑھتے داؤد نے اسکے ہونٹوں کو چھوڑا۔

کمرے میں معنی خیز خاموشی کے ساتھ دونوں کی تیز سانسوں اور ہانم کی مدھم سسکیوں کا شور تھا۔

وہ خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھتا جھٹکے سے اسکا بلاؤز اسکے تن سے جدا کر گیا۔

ہانم سرخ گلاب ہوتے سختی سے آنکھیں مینچتے اسکے سینے میں سمٹ گئی۔

داؤد نے مسکراتے اسے نرمی سے تکیے پر ڈالا۔اسکے کندھے سے تھوڑا سا نیچے اکھٹے دو تل دیکھتے داؤد کی سانسیں گہری ہوئی تھیں۔

وہ ان تلوں پر نرمی سے لب رکھتا اسکے دھڑکنوں کو شدت سے چھوتا ہانم کی سانس روک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بن پانی کے مچھلی کی طرح اسکی گرفت میں تڑپ رہی تھی۔

داؤد نے سرخ خمارالودہ نظروں سے اسے دیکھتے اسکے پیٹ پر لب رکھے۔

داؤد۔ سسکی بھرتے اسے پکارا۔

داؤد اسکے تڑپتے وجود کو دیکھتا لائیٹ اوف کرتا اس پر جھکتا اسے مکمل اپنی گرفت میں لے گیا۔

دونوں کے بیچ کررہ پردہ گراتے وہ ہر حد سے گزر گیا۔

کمرے میں معنی خیز خاموشیوں کے ساتھ ہانم کی سسکیاں اور گہری سانوں کی آواز گونج رہی تھی۔

جو ماحول کو خطرناک حد تک رومانٹک بنا رہا تھا۔

داؤد اسکی مدھم سسکیوں پر مدہوش ہوتا اپنی شدت سے اضافہ کر گیا۔

اسے سختی سے خود سے لپٹائے وہ اسکے راہ فرار کا ہر راستہ بند کر گیا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کنفرم ہیں یہی دو بندے تھے۔ آبان اپنے سامنے بندھے دو بندوں کو دیکھتے بولا۔

جی سر یہی ہیں لیکن کچھ بولنے پر راضی نہیں ہیں۔ وہ سر ہلاتا بولا۔

ٹھیک ہے کام۔ پر لگو ہوش میں لاو ہر حال میں پتہ لگواو اور کون کون ہے انکے ساتھ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کمرے کی طرف بڑھتا بولا۔

رمضان نے اسے وہی فوٹیج دکھائی جہاں پر یہی دونوں بندے انکے گارڈز میں گھسنے کی کوشش کر رہے تھے۔

یقیناً دادا اپنی ہار آسانی سے تو قبول نہیں کر سکتا تھا۔

سر جھٹکتے سوچا۔

جو کہا ہے وہ کرو سیکورٹی بڑھا چکا ہوں انکے ساتھی اگر ہونگے بھی تو کسی بھی صورت اندر نہیں آج سکتے۔

وہ گھر کے باقی حصوں کی فوٹیج دیکھتا بولا۔

سر انہیں ہوش آگیا ہے۔ تبھی ایک کانسٹیبل انکے پاس آتا بولا۔

چلو زارا دیکھ ہی لیں انہیں۔ وہ کرتے کے کف فولڈ کرتا بولا۔

شیروانی وہ پہلے ہی اتار آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

بولنا سٹارٹ کرو۔ وہ انکے سامنے ٹیبل پر گن رکھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہ کرسی پر بیٹھا اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

ہم کچھ نہیں جانتے آپ لوگ جو سوچ رہے ہیں ہم لوگ وہ نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی گڑگڑایا۔

سہی سہی۔ رمضان زاریہ پلگ اندر لگاؤ ایک دو جھٹکے لگے گیں تو شائید کچھ یاد آجائیں انہیں۔

وہ سامنے رکھی وائیرز کو دیکھتا رمضان سے بولا۔

اسنے سر ہلاتے پلگ لگاتے سوچ اون کر دی۔ ان دونوں آدمیوں نے تھوک نگلا۔

بتا رہے ہو یا نہیں۔ دونوں وائیرز کو جوڑ کر کرنٹ نکالتے پوچھا۔۔ وہ چپ رہے۔

آبان نے رمضان کو اشارہ جسنے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی اس وائیر کو ان میں سے ایک بندے کے بازو سے ابھی ٹچ ہی کیا تھا کہ وہ چیخ پڑا۔

بتاتا ہوں۔۔ بتاتا ہوں۔ چیختے کہا۔

آبان ہس پڑا۔ وہ جب جلدی میں ہوتا تھا مار کٹائی کی بجائے یہی طریقہ اپناتے مجرموں کا منہ کھلواتا تھا۔

ہمیں آپکے گھر پر نظر رکھنے کے لیئے کہا گیا تھا۔ اور موقع ملتے ہی آپکی بیوی کو غائب۔

اسکی بات پوری ہونے سے پہلے آبان کا زوردار مکا اسکا جبڑا ہلا گیا۔

اسکے بعد وہ رکا نہیں دونوں کا حشر بگاڑتے ہی اسنے دم لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایسی خاطر داری کروانگی کہ آبان شاہ سے پناہ مانگیں۔

ایک زور دار ٹانگ دونوں کے پیٹ میں رسید کرتے کہا۔

ٹشو سے پسینہ صاف کرتے وہ ساتھ ساتھ رمضان کو ہدایت بھی دے رہا تھا۔

سالے ہرامیوں نے میری گولڈن نائیٹ سپائل کر دینے میں کوئ کثر نہیں چھوڑی۔ دانت پیستے بڑبڑایا۔

چابیاں اٹھاتے وہ باہر کی طرف بڑھا۔

تبھی اسکا موبائل رنگ ہوا۔ ارسل کی کال دیکھتے وہ پک کر گیا۔

بات کرتے وہ گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

جبکہ اسکی گاڑی سے کچھ دور گاڑی میں بیٹھے ولی نے اسے واپس آتے دیکھ سکون کا سانس لیا۔

اس سے پہلے کہ وہ گاڑی واپس موڑتا اسے دور سے آبان پر نشانہ باندھے کوئ نظر آیا۔

وہ بنا سوچے سمجھے دروازہ کھولتے باہر نکلا۔

آبان۔۔وہ اونچی آواز میں چیخا۔

فون پر بات کرتے آبان نے چونک کر مڑتے دیکھا۔

ولی اسکی طرف بھاگا آرہا تھا۔

بڑے بابا۔زیر لب دہراتے اسنے فون کٹ کیا۔

آبان ہٹو وہاں سے۔ولی چیخا تھا۔

آبان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

وہیں دور کھڑے شوٹر نے سیلینسر لگی گن سے گولی چلائ۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ وہ گولی آبان کو چھوتی ولی سرعت سے اسکے سامنے آیا تھا۔

اور گولی سیدھا اسکے سینے میں پیوست ہوئ تھی۔

وہ جھٹکا کھاتے لڑکھڑایا۔

بابا۔وہ دھاڑا تھا۔

اسی وقت دوسری گولی چلی اور ولی کے پیٹ پر لگی۔

وہ خون سے تر ہوتے وجود سے سڑک پر گرتا چلا گیا۔

بابا۔ آبان دھاڑتے اسکے قریب گرا۔

اسکی دھاڑ سنتے اسکے ساتھی باہر آئے تھے۔

بابا۔۔۔بابا اٹھیں۔یہ کیا کیا اپنے بابا۔وہ ولی کو جھنجھوڑ رہا تھا۔

لیکن ولی اسی وقت ہوش وحواس سے بیگانہ ہو چکا تھا۔

تبھی ایک اور گولی آبان کے بازو میں پیوست ہوئ تھی لیکن اسے ہوش نہیں تھا۔

سر انہیں ہوسپٹل لے کر جانا جلدی کریں۔رمضان ولی کی نبض چیک کرتا اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا۔

آبان اسکا چہرہ دیکھنے لگا اسکا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رمضان نے دوسرے آدمیوں کے ساتھ مل کے اسے گاڑی میں ڈالا اور ہوسپٹل کی طرف روانہ ہوئے۔

آبان کو بازو پکڑتے گاڑی میں دھکیلا۔

اسکے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے، اسے ٹھنڈے پسینے آرہے تھے، آنسو آنکھوں کو دھندھلا کر رہے تھے۔

وہ مسلسل ولی کو جھنجھوڑ رہا تھا لیکن وہ بے سود پڑا تھا۔

ہوسپٹل کے باہر پہنچتے جلدی سے اسے باہر نکالتے سٹریچر پر لٹایا۔

ولی کا وجود تڑپ رہا تھا۔ ہر تھوڑی دیر بعد اسکے وجود کو جھٹکا لگتا اور وہ گہری سانسیں بھرتا آبان کا دل بند کر جاتا۔

سٹریچر کے ساتھ بھاگتے جانے وہ کتنی بار لڑکھڑایا تھا۔

ڈاکٹر، ڈاکٹر پلیز میرے بابا کو دیکھیں، پتہ نہیں انہیں کیا ہو گیا ہے۔

وہ بچوں کی طرح آنسو رگڑتے بول رہا تھا۔

جیسے کوئی چھوٹا بچہ اپنے بابا کے گم ہونے پر رو رہا ہو۔

ولی کو ایمرجنسی میں آپریشن تھیٹر لے جایا گیا۔

آبان دیوار سے سر ٹکائے خون سے تر شرٹ کے ساتھ بے حال سا کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سر آپکو بھی گولی لگی ہے آپکو ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے۔رمضان اسکے قریب آتا فکر مندی سے بولا۔

لیکن وہ بت کی مانند کھڑا رہا۔

اسکی حالت دیکھتے رمضان نے حازق اور مرتسم کو فون کرتے سچویشن سے آگاہ کیا۔

ان کے بعد اسنے ارسل کو بھی فون کرتے یہاں بلایا۔

آبان کی حالت ٹھیک نہیں تھی اسے اس وقت اپنوں کی ضرورت تھی، تسلی کی ضرورت تھی۔

ولی، کہاں ہے ولی، کیا ہوا ہے اسے۔مرتسم پھولتے سانس سے اسکی طرف بھاگتا ایا۔

اسکی آواز پر آبان نے آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔

اگلے ہی پل وہ بچوں کی طرح اسکے سینے سے لگتا پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

چاچو بابا کو پتہ نہیں کیا ہو گیا۔وہ اٹھ نہیں رہے، مجھ سے بات بھی نہیں کر رہے، لمبے لمبے سانس لے رہے تھے۔

چاچو آپ کہیں نا انہیں کہ وہ ایسا نا کریں۔

آبان اسنے بہت محبت کرتا آپ انہیں کہیں وہ میرے ساتھ ایسا نا کریں۔

وہ اونچا لمبا مرد، ہوسپٹل کے وسط میں کھڑا اونچی آواز میں ہچکیوں سے روتا فریاد کر رہا تھا۔

اس وقت وہاں صرف ایک مرد نہیں تھا وہاں صرف ایک بیٹا جو ایک باپ کو کھونے کے احساس سے رو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بھول چکا تھا کہ اسے خود کو گولی لگی ہے۔

مرتسم کا ضبط ٹوٹنے لگا۔اس عمر میں ایک بھائی،ایک دوست کو کھونے کا حوصلہ اسمیں نہیں تھا۔

اسکا وجود شدت سے کانپ اٹھا۔

حازق نے ان دونوں کو سنبھالا۔رمضان نے مرتسم کو سنبھالا تو حازق نے آگے بڑھتے آبان کو سہارا دیا۔

اسکے آنکھیں حد سے زیادہ سرخ ہو رہی تھیں۔جیسے لہو چھلکا رہی ہوں۔

آبان۔۔ارسل کی سرگوشی جیسی آواز پر حازق کے کندھے سے لگے نڈھال سے آبان نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

ارسل اسے دیکھتے لڑکھڑایا تھا۔

اپنی پہلی اولاد کو خون میں نہائے دیکھ اسکے قدموں میں جان نہیں رہی تھی۔

اگر غازی نے اسے سنبھالا نہیں ہوتا تو وہ اب تک زمین بوس ہو چکا ہوتا۔

بابا۔وہ حازق کو پیچھے کرتا ارسل کی طرف بڑھا۔

ارسل نے شدت سے اسے گلے لگایا۔

ارسل کی گرفت اس پر اتنی مضبوط تھی کہ آبان کا سانس گھٹنے لگا۔

و۔ولی۔۔اسکے چہرے کو دیکھتے سرگوشی کی۔

Posted On Kitab Nagri

آبان لب بھینچتے او۔پی کی طرف دیکھنے لگا۔

اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے مرتسم اور ارسل کا حوصلہ ختم ہو گیا۔

وہ ایسے کیسے کر سکتا ہے۔اسے کچھ نہیں ہو گا۔ سالہ تنگ کر رہا ہے اسے عادت ہے ہمیں ستانے کی۔مرتسم بے یقینی سے بڑبڑایا تھا۔

بہت بڑا کمینہ ہے وہ اتنی جلدی کچھ نہیں ہو گا اسے ابھی تو اسے دادا، پردادا بننا ہے۔ارسل مرتسم کے کندھے پر ہاتھ رکھتا پر یقین لہجے میں بولا۔

ہاں کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔وہ ٹھیک ہو جائے گا۔غازی نے دونوں کو گلے لگاتے حوصلہ دیا۔

ان کی دوستی بڑھتی عمر کے ساتھ ایک مضبوط درخت بن چکی تھی۔

جس کی ایک جڑ بھی ہلتی تو ساری جڑیں اکھڑ جاتی۔

جبکہ حازق رمضان سے ساری بات پوچھ رہا تھا۔

آبان تمہیں ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے۔حازق اسکے زرد ہوتے چہرے کو دیکھ بولا۔

تمہیں گولی لگی ہے اس حالت میں تم زیادہ دیر کھڑے بھی نہیں رہ سکتے۔

حازق نے زبردستی اسے ایمرجنسی روم میں گھسیٹا۔

ارسل نم آنکھوں سے اسکی پشت دیکھنے لگا۔

ٹھیک ہے وہ۔۔مرتسم نے مضبوطی سے غازی اور اسے گلے لگایا۔

Posted On Kitab Nagri

انکی آنکھوں سے بہتے آنسو انکی دوستی کی وفاداری کے گواہ تھے۔

💞💞💞

ڈاکٹر نے اسکی گولی نکالتے بینڈ یج کرتے پین کلر دے دی۔ان سب میں وہ لب بھینچے بیٹھا رہا۔

حازق سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔وہ بینڈ یج کرواتے ہی اٹھ کر باہر آ گیا۔

حازق نے اسے روکا نہیں۔

گھر میں ہماری غیر موجودگی سوال اٹھا سکتی ہے۔

حازق آبان کو دیکھتے بولا۔

زمل تمہارا انتظار کر رہی ہو گی اگر تم نہیں گئے تو گھر والوں کو شک ہو سکتا ہے۔

مجھے نہیں لگتا کہ زمل اچانک اس خبر کو ایکسیپٹ کر پائے گی۔

حازق کی بات پر سب ہوش میں آئے تھے۔

ہماری غیر موجودگی سب محسوس کر چکے ہونگے۔آبان تمہیں گھر جانا ہو گا۔غازی آنکھیں صاف کرتا بولا۔

آبان بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ایسے مت دیکھو اگر تم نہیں گئے تو سوچا ہے زمل کی حالت کیا ہو گی وہ کیا کیا سوچے بیٹھی ہو گی۔

اور ہم سے کسی کا گھر ہونا ضروری ہے، دشمنوں کا کوئی بھروسہ نہیں نہیں گھر پہ تاک نا لگائے بیٹھے ہوں۔ارسل بھاری آواز میں بولا۔

لیکن بابا۔وہ بے بسی سے بولا۔

تمہارے یہاں رکنے سے کیا وہ ٹھیک ہو جائے گا۔مرتسم نے زخمی لہجے میں کہا۔

یہ لو۔چینج کرو اور گھر جاو۔جیسے ہی بابا کی کوئی خبر آئے گی میں فوراً تمہیں انفارم کر دوں گا۔

گھر میں بہت مہمان ہیں ایسے میں اچانک یہ خبر میڈیا پر گئی تو دشمن چوکنا ہو جائیں گے۔

گھر کی عورتوں کو اور زمل کو اعتماد میں لیتے تمہیں تحمل سے انہیں سمجھانا ہے۔

حازق لہو چھلکاتی آنکھوں سے اسے دیکھتا بولا۔

اسے ابھی رمضان سے کہہ کے آبان کے لیئے کپڑے منگوائے تھے اسکے کپڑے خون سے تر تھے ایسے میں وہ نہیں جا سکتا تھا۔

آبان ناچاہتے ہوئے بھی زمل کی وجہ سے چلا گیا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسے بیٹھے ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ دروازہ کھلا اور عاشر اندر ایا۔۔

روشنی سہمی سی بیٹھی تھی۔

اسلام و علیکم!!اسکے قریب آتے آہستہ سے کہا۔

روشانے نے بس سر ہلایا۔

عاشر اپنی شیر وانی اتارتے بغور اس گھونگھٹ میں چھپے وجود کو دیکھنے لگا۔

شیر وانی اتار کر صوفے پر رکھتے اسنے روشانے کی طرف قدم بڑھائے۔

اہم۔کیا میں اب یہ ہٹادوں بے چارگی سے پوچھا۔

روشانے مسکراہٹ دباتے سر ہلا گئ۔

عاشر جلدی سے آگے ہوتے اسکا گھونگھٹ الٹ گیا۔

ماشاءاللہ۔منہ سے بے ساختہ نکلا۔

روشانے جھپ گئ۔

روش۔۔اسے دیکھتے گھمبیر تا سے پکارا۔

اتنی۔پیاری لگ رہی ہیں جان لینی ہے کیا۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے گھمبیر لہجے میں کہا۔

روشانے کے لبوں پر شرمیلی مسکراہٹ مچل گئ۔

عاشر اسکا ایک ایک نقش کو گہری نظروں سے دیکھتا اپنی نظروں کی تپش سے ہی اسے پگھلانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

روشانے کی پلکیں لرز گئیں جسے دیکھ وہ آہستہ سے مسکرایا۔

ہاتھ بڑھتے اسے اپنی کھینچتے وہ اچانک اسکی نتھلی اتارتا اسکے لبوں پر جھک گیا۔

روشانے سہم کر اسکا کرتا تھام گئ۔

وہ نرمی سے اسکے لبوں کو چومتا سے بے خود ہونے لگا۔اسکے چھونے میں نہایت نرمی تھی اتنی نرمی کے روشانے بے ساختہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

جسے محسوس کرتے عاشر کی آنکھوں میں خمار کی سرخی بڑھی۔

وہ اچانک اسکے لبوں پر شدت اختیار کر گیا۔اسکے ہونٹوں کو اپنے لبوں سے چومتے وہ اسے سرخ گلاب بننے پر مجبور کر گیا۔

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو دونوں کی سانسیں پھولی ہوئی تھیں۔

اتنی پیاری کیوں ہیں اپ۔اسکے رخسار پر لب رکھتے شدت سے کہا۔

اسکے ہاتھ روشانے کا ڈوپٹہ اتار رہے تھے۔

روشانے سرخ چہرے سے اسکے حصار میں کپکپانے لگی۔

عاشر نے اسکی پنز نکالتے ڈوپٹہ اتارتے صوفے پر پھینکا۔

اسکے بال کھوتے وہ ان میں چہرہ چھپاتے گہری سانسیں بھرنے لگا۔جیسے اسکی خوشبو کو انہیل کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ اٹھاتے اسکی پچھلی گردن کو سہلاتے اسی نیکلس سے آزاد کراتے اسکی گردن پر لب رکھے۔ وہ اسکے گردن پر لب رکھتا اسے لبوں میں بھرتے سک کرتا روشانے کو بری طرح سے بوکھلانے پر مجبور کر گیا۔

وہ سسکی بھرتی اسکے کندھوں کو تھام گئ۔

عاشر اسے زیورات کی قید سے آزاد کرتا اس پر اپنا لمس چھوڑنے لگا۔

اسکی شہ رگ پر دانت گاڑھتے وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوتا اپنا کرتا اتارتے لائیٹس اوف کرتا اسے بیڈ پہ گراتا اس پر ہاوی ہوا۔

روشانے گہری سانسیں بھرتے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

عاشر اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اوپر اٹھاتے اسکی کرتی کی زپ کھولتے اسکے کندھوں سے سرکا گیا۔

روشانے بوکھلاتے اپنے کندھوں پر ہاتھ رکھ گئ۔

کیا ہوا تم تیار نہیں ان سب کے لیئے۔ اسکے ماتھے پر لب رکھتے انچ دیتے لہجے میں پوچھا۔

روشانے نے نفی میں سر ہلایا۔

م۔ میری منہ دکھائی۔ کانپتے لبوں سے کہا۔

صبح لے لینا وایفی اس وقت مجھے خود میں اور خود کو مجھ میں سمانے دو۔۔ وہ بے باکی سے بولتا اسے بری طرح سے سرخ کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے ہاتھ ہٹاتے اسکے کرتی کندھوں سے سرکاتے نیچے کی۔

وہ مدہوش سا اسکی گردن کو لبوں سے نم کرتا کندھوں تک ایا۔

ہونٹ کندھوں سے ہوتے دھڑکنوں تک سرکنے لگے۔ جبکہ ہاتھ اسکے وجود کی گہرائیوں میں اترے تھے۔

اسکی دھڑکنوں پر دانت گاڑھتے اسنے جھٹکے سے اسے پلٹا۔ اسکی کرتی اسکے وجود سے الگ کرتے وہ اسکی کمر پر جھکتے اپنی شدتوں سے سرخ کرنے لگا۔

روشانے کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں۔

عاشر۔ مدھم سسکی لیتے اسے پکارا۔

وہ اسکا رخ اپنی طرف کرتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

اسے ہر پردے سے آزاد کراتا وہ خود کو شدت سے اسمیں سما گیا۔

عاشر پلیز۔۔ وہ اسکے کندھے پر دانتے گاڑھتے اپنی سسکیوں سے اسے مدہوش کر رہی تھی۔

شش۔ مجھے محسوس کریں وائفی۔۔ آپ نازک ہی اس قدر ہیں کہ میری زرا سی شدت پر بھی سسکیاں بھر رہی ہیں۔ ابھی تو میں بہت نرمی دکھا رہا ہوں۔ اپنی شدتوں میں نرمی لاتے اسکے ہونٹوں کو نرمی سے چومتے کہا۔

روشانے سختی سے اسکے سینے سے لپٹتے اسکی گردن میں چہرہ چھپا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہ گھر پہنچا تو ہر طرف خاموشی چھائی تھی سب لوگ تھکن سے چور اپنے کمروں میں گھسے ہوئے تھے۔

وہ نم سانس کھینچتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

دروازہ کھولتے وہ آہستہ سے اندر داخل ہوا۔

پورا کمرہ سرخ گلابوں سے سجا ہوا تھا۔ جگہ جگہ کینڈلز لگائی گئی تھیں مدھم روشنی ماحول کو خوشگوار بنا رہی تھی۔

پورے کمرے میں نظر دوڑاتے اسکی نظر بیڈ پر گئی۔

گلابوں کے بیچ وہ سرخ جوڑے میں سجی بیڈ کروان سے ٹیک لگائے شائید سو چکی تھی۔

لب بھینچتے وہ اندر داخل ہوا۔

لائیٹس جلاتے اسنے پورے کمرے میں روشنی کر دی۔

آہٹ سے زمل کی آنکھ کھل گئی۔

وہ چونک کر سیدھی ہوئی آبان کو سامنے دیکھتے وہ جھنپ کر سیدھی ہوئی۔

آبان سرخ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔ وہ پور پور اسکے لیئے سجی قدر خوبصورت لگ رہی تھی کہ آبان بے ارادہ اسے دیکھے گیا۔

Posted On Kitab Nagri

پورے دن میں وہ اب اسے دیکھ رہا تھا۔

زمل نظروں کی تپش سے گھبرا گئ۔

وہ آہستہ سے اسکے قریب بجھٹا۔

تھک گئ ہو۔۔ہاتھ بڑھاتے اسکی نتھ اتارتے بھاری لہجے میں پوچھا۔

رونے کی وجہ سے اسکی آواز کافی بھاری وہ گئ تھی۔

جبکہ زمل اسکی بھاری آواز کو گھمبیر سمجھتی نظریں جھکاتی سر ہلا گئ۔

آبان کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر یک دم اسے کھینچتا خود میں بھینچ گیا۔

زمل حق دق سی رہ گئ۔

آبان سختی سے اسے خود میں بھینچ گیا۔

اسکے کندھے پر سر ٹکاتے کئ آنسو زمل کی کرتی پر گرے تھے۔جس پر بھاری کام کی وجہ سے وہ محسوس نا کر سکی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اسکی حصار میں سرخ پڑتی اسکی جسارتوں کے لیئے خود کو تیار کر رہی تھی۔۔

آبان کتنی ہی دیر اسے خود میں بھینچے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرتا رہا۔

کچھ دیر بعد اسنے نرمی سے اسے خود سے دور کرتے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

میں فریش ہو کے آتا ہوں۔۔جان بوجھ کر اپنی آواز گھمبیر بنا کر کہتے وہ واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پہلے شاور لینا چاہتا تھا تا کہ اپنے دماغ کو پر سکون کر سکے پھر وہ زمل سے بات کرنا چاہتا تھا۔
زمل دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسکا انتظار کرنے لگی۔

شاور کے نیچے بھیگتے دیورا پر ہاتھ رکھے وہ سختی سے لب بھینچے سر میں اٹھتی ٹھیسوں کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔اسکے سامنے ولی کا خون آلودہ وجود آرہا تھا جو اسکا سانس اٹکا رہا تھا۔
اسکی بینڈیج پوری طرح سے بھیگ چکی تھی لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔
دیوار پر مکے مارتے اسنے بہت مشکل سے اپنی چیخوں کا گھلا گھونٹا تھا۔
💞💞💞

وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے آبان کا انتظار کر رہی تھی کہ سامنے ٹیبل پر رکھا آبان کا موبائل رنگ ہوا۔
جو اسنے ابھی آتے رکھا تھا۔
ایک بار، دوبار اور بار بار رنگ ہونے لگا تو تنگ ہوتے زمل بیڈ سے اٹھتی فون تک گئ۔
ایک نظر واشروم کے بند دروازے کو دیکھتے اسنے تھوک نگلتے فون اٹھالیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی آگے سے کسی مرد کی آواز پر چپ گئ۔ اور جو اسے سننے کو ملا تھا وہ بے یقینی سے کھڑی رہ گئ۔

سر میں جانتا ہوں اس وقت ولی سر کی کنڈیشن کافی کریٹیکل ہے ابھی وقت مناسب نہیں لیکن میں پھر بھی آپکو بتانا چاہتا تھا کہ آپ پر گولیاں چلانے والا دادا کا ہی آدمی تھا آپ تو بچ گئے لیکن افسوس ان گولیوں کی ضد میں ولی سر اگئے۔

وہ بولتا جا رہا تھا۔

فون زمل کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرا۔ اسکے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔

بابا۔ اسکے لب ہلے اور وہ دیوانہ وار باہر بھاگی تھی۔

بابا۔۔ دونوں ہاتھوں سے لہنگا پکڑے وہ کمرے سے نکلتے اونچی آواز میں پکارنے لگی۔

بابا۔ سیڑھیاں اترتے پھر سے پکارا اسکی آواز میں نمی بھی شامل ہوئ تھی۔

بابا۔ وہ چیخ پڑی۔ اسکی اواز سے سب جاگتے کمروں سے نکلے تھے۔

زمل کیا ہوا کیوں چیخ رہی ہو۔

زہرہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

ماما۔۔ بابا۔ بابا کہاں ہے۔ وہ زہرہ کا ہاتھ تھامتے کانپتے لہجے میں بولی۔

ماما بولیں نا۔ وہ ہزیانی ہوتی چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارے بابا کسی کام سے باہر گئے ہیں۔زہرہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

زمل لڑکھڑا کر پیچھے ہوئی۔

نہیں۔بابا کو کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔بابا۔وہ گہری سانسیں بھرتے بڑبڑائی۔

زمل کیا ہوا ہے کیوں میری جان نکال رہی ہو۔زہرہ نے بے چینی سے پوچھا۔

💞💞💞

آبان شاور لیتے باہر آیا تو کمرہ خالی دیکھتے چونک گیا۔

تبھی باہر سے زمل کے چیخنے کی آواز سنتے وہ ٹاول پھینکتا باہر کی طرف بھاگا۔

تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے وہ زمل تک پہنچا۔

زمل نے نظریں اٹھاتے اسے دیکھا۔

کیا آپکی وجہ سے میرے بابا کو گولیاں لگی ہیں۔وہ اسکی شرٹ جکڑتے مدھم لہجے میں بولی۔

لہجہ اس قدر مدھم تھا کہ کوئی دوسرا سن نہیں پایا۔

آبان لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔شائید یہی وقت تھا زمل کو سچ بتانے کا۔

اسنے آہستہ سے سر ہلا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

چٹاخ۔۔ تھپڑ کی گونج سب کے کانوں میں گونجتی انہیں چونکنے پر مجبور کر گئی تھی۔

ایزل نے منہ پر ہاتھ رکھتے اسے دیکھا۔

میرا باپ وہاں مر رہا ہے اور آپ یہاں میرے ساتھ سہاگ رات منانے آئے ہیں۔ وہ وہشت زدہ ہوتی چیخی تھی۔

زہرہ لڑکھڑا کر صوفے پر گری۔

سب اسے بے یقینی سے دیکھنے لگے۔

آپکی وجہ صرف اور صرف آپکی وجہ سے میرا باپ وہاں مر رہا ہے اور آپکو یہاں پر مجھ سے اپنی طلب پوری کرنے کی پڑی ہے۔ آپکو اپنی حوس کی پڑی ہے۔وہ چیخی تھی۔

پہلے مجھے بچپن میں جان سے مارنے کی کوشش کی پھر اب واپس آئے تو بدلہ لینے کے لیئے میرے قریب آئے لیکن پھر آپکو مجھ سے پیار ہو گیا ہے اپنے مجھے ڈرا دھما کر زبردستی مجھ سے شادی کی اور آج آپکی وجہ سے میرے بابا کو گولیاں لگی ہیں اور آپ آپکو یہاں پر میرے جسم کی طلب ہو رہی ہے۔

کیسے انسان ہیں آپ۔ میرا جسم ہی چاہیئے تھا تو میرے باپ کے مرنے یا ٹھیک ہونے کا ہی انتظار کر لیتے

۔

وہ مسلسل چیخ رہی تھی۔ آج اسکی سانس نہیں اٹکی تھی ناوہ آبان سے ڈری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور آبان وہ لہو چھلکتی آنکھوں سے بس اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا کچھ نہیں تھا اسکے چہرے پر بے یقینی، ٹوٹے یقین کی پرچیاں، تکلیف، درد۔

اسے اپنے سینے پر بوجھ سا محسوس ہو اسے لگ رہا تھا جیسے اسے استھماء ہو اور اسے انہیلر کی شدید ضرورت ہو۔

اسنے اپنا سینا مسلا اسے آکسیجن کی شدید کمی محسوس ہو رہی تھی۔

وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ اسکے دائیں کندھے پر گولی لگی ہے۔

زمل چہرہ ہاتھوں میں چھپائے شدت سے رو رہی تھی۔

آبان یہ زمل کیا کہہ رہی ہے۔ بابا کو گولی لگی ہے۔ ایزل آبان کا بازو پکڑتے روتے ہوئے بولی۔

آبان لب بھینچے سر ہلا گیا

زہرہ ہوش کھوتے گر پڑی تھی۔ ایک ہی منٹ میں وہاں کہرام مچ گیا۔

آبان یہ خون کیوں نکل رہا ہے۔ کیا تمہیں بھی گولی لگی ہے۔

آیت روتے ہوئے چیخی تھی۔

اسکا کندھا خوں سے تر ہو رہا تھا۔

زرنور اور زیان زہرہ کہ سنبھال رہے تھے۔

ایناره سیڑھیوں پر بے جان سی کھڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ارحم آبان کی طرف ایا۔

بھائی آپکو گولی لگی ہے دیکھیں کتنا خون بہہ رہا ہے۔وہ نم آواز میں چیخا تھا۔

زمل سر اٹھات اسے دیکھنے لگی۔

اسکا خون سے بھیگا کندھا دیکھتے وہ چیخ مارتی اسکی طرف بڑھی تھی۔

لیکن آبان ہاتھ اٹھاتے اسے روک گیا۔

ایزل کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔

اسنے جلدی سے حازق کو فون کیا لیکن اسکے نمبر بند تھا۔

اسنے مہر کو فون کیا۔

جو پہلی ہی بیل پر اٹھالیا گیا۔

پھوپھو پلیز آپ جلدی سے گھر آجائیں۔روتے ہوئے کہا۔

میں آپکو سب بتاتی ہوں پلیز آپ جلدی سے گھر اجائیں۔

روتی ہوئی ایناره کو خود سے لگاتے کہا۔

ایک پل میں سب کچھ درہم برہم ہو گیا ہے۔خوشیوں کی جگہ آنسوں اور چیخ وپکار نے لے لی تھی۔

سب کے لبوں پر ولی کے لیئے دعائے خیر تھی جبکہ انجانے خوف سے دل دھڑک رہے تھے۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

آبان۔۔مہر کی آواز پر وہ جھٹکے سے مڑا۔

مہر تیز قدموں سے اسکے قریب ائ۔

آبان بچہ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔کیا ہوا ہے۔انجانے خدشے کے تحت اسکی آواز لرز اٹھی۔

اسکے ساتھ میثم اور وجدان بھی آئے تھے۔

ایزل کی کال آتے ہی وہ ان دونوں کو لیے یہاں آگئ تھی۔

آبان مہر کو دیکھتے ضبط کھوتا اس سے لپٹ گیا۔

ولی بابا کو گولیاں لگی ہیں۔میری وجہ سے وہ وہاں زندگی اور موت سے لڑ رہے ہیں۔بھیگے لہجے میں کہا۔

مہر بے ساختہ لڑکھڑائ تھی۔آبان سختی سے اسے تھام گیا۔

وہ بے یقینی سے باقی سب کو دیکھنے لگی۔

ب۔بھائ۔اسکے لب پھڑپھڑائے۔

ب۔بھائ کو کیا ہوا ہے۔۔ک۔کہاں ہیں بھائ۔وہ کانپتے ہاتھ سے آبان کو دور کرتے بولی۔

اسے اپنی آواز کھائ سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ماما سنبھالیں خود کو۔ میثم نے اسکے لڑکھڑاتے وجود کو تھاما۔

آبان لب بھینچے اسے دیکھے گیا۔

میرا بھائی۔ میثم تم نے سنا یہ کیا کہہ رہا ہے م۔ میرے بھائی کو گولیاں۔ وہ گہری سانسیں لیتی ازیت سے بولتی بات بیچ میں چھوڑ گئ۔

میثم اور آبان نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

مہر پلیز سنبھالو خود کو ولی بھائی کو کچھ نہیں ہو گا۔ وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ آیت اسے گلے لگاتے روتے ہوئے بولی۔

میثم کی نظر ہچکیوں سے روتی بے حال سی ایناره پر گئ وہ بے ساختہ اسکی طرف بڑھا۔

ایناره ایزل کے بازو ہٹاتی تیزی سے میثم کی طرف بڑھتی اسکے سینے سے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

ثم۔ میرے بابا۔ دیکھوں نا یہ سب کیا کہہ رہے ہیں میرے بابا کو کچھ نہیں ہو سکتا۔ وہ تڑپ تڑپ کر رو دی۔

شش۔ کچھ نہیں ہو گا ٹھیک ہو جائیں گے مامو۔ اسکے بال سہلاتے وہ بامشکل خود کو رونے سے باز رکھ رہا تھا۔

ایزل انہیں دیکھتے مہر کی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

اپھو پلیز ایسے مت کریں اگر آپ ایسے کریں گی تو ہم سب کو کون سنبھالے گا۔دیکھیں سب کیسے بکھر رہے ہیں۔

آبان کو بھی گولی لگی ہے۔پلیز ایسے مت بکھرنے دیں سب کو۔

وہ مہر کے ہاتھ تھامتے روتے ہوئے بولی۔

ایزل کی بات سنتے مہر نے پورے حال میں نظر دوڑائی۔

صوفے پر زہرہ ہوش و حواس سے بیگانہ پڑی تھی۔جسے زرنور اور زیان ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔

ایناره میثم کے سہارے کھڑی اونچی آواز میں رو رہی تھی۔

دلہن بنی زمل زمین پر بیٹھی تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی۔جسے ارحم سنبھالنے میں ناکامیاب ہو رہا تھا۔

آبان لب بھینچے نظریں جھکائے کھڑا تھا۔جسے وجدان کچھ کہہ رہا تھا۔

اسکی شرٹ خون سے رنگ رہی تھی۔

وہ تڑپ ہی تو گئی تھی اسے دیکھ کر۔اپنے ارسل کی اولاد کو ایسے دیکھنا اسکے لئیے مرنے کے مترادف تھا۔

آبان میرا بچہ۔وہ آیت کو پیچھے کرتی آبان کی طرف بڑھی۔

ایم سوری۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے بھیگے لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

آیت بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔وہ جانتی تھی اس وقت آبان کو کوئی سنبھلا سکتا تھا تو وہ صرف مہر تھی۔

ایزل جاؤ فرسٹ ایڈ بوکس لے کر او۔اسے صوفے پر بٹھاتے کہا۔

ولی کا سوچتے اسکے جسم سے جان نکل رہی تھی۔لیکن وہ ٹوٹ نہیں سکتی تھی۔

اگر وہ ٹوٹ گئ تو سب ٹوٹ کر بکھر جائیں گے جنہیں پھر کوئی نہیں سنبھلا سکے گا۔

دھندلی آنکھیں رگڑتے اسنے آبان کی بینڈج کی۔وہ لب بھینچے بیٹھا رہا۔

مجھے ولی کے پاس لے چلو۔اسکی آنکھوں سے آنسو لڑھکتے چہرے پر پھسلے تھے۔

آبان نے نفی میں سر ہلاتے اسکے آنسو پونچھے۔

مہر نے ایزل اور ارحم کو خود سے لگاتے حوصلہ دیا۔

آبان زہرہ کی طرف بڑھا۔وہ ہوش میں آرہی تھی۔

بابا ٹھیک ہو جائیں گے پلیز حوصلہ رکھیں میری ہمت بھی ٹوٹ رہی ہے۔

وہ اسکے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتا بھیگے لہجے میں بولا۔

زہرہ کے آنسو چھلک پڑے جسے وہ سختی سے صاف کر گئ۔

کوئی نہیں روئے گا۔کیوں روئیں گے ہم۔تمہارے بابا ٹھیک ہو جائیں گے۔

چلو ہم ابھی انکے پاس جائیں گے۔وہ مضبوط لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ایناره میثم کے سینے سے سر اٹھاتے بھاگ کر اسکے پاس گئ۔

مجھے بابا کو دیکھنا ہے ماما۔بچوں کے طرح ہچکیاں بھرتے کہا۔

ہاں میری جان ابھی جائیں گے چلو۔اسکا ماتھا چومتے تسلی دی۔

مہر نے زمل کو اٹھاتے خود سے لگایا۔

خود کو مضبوط کرتے وہ لوگ ہاسپٹل کے لیئے روانہ ہوئے تھے۔

💞💞💞

شاہ۔بھیگی آواز میں پکارا۔مرتسم نے تڑپ کر سر اٹھایا۔

وہ بکھرے حلیے میں اسکی طرف بھاگ رہی تھی۔

وہ تڑپ کر اٹھتا اسکی طرف بڑھا۔

شاہ کی جان۔اسے تک پہنچتے وہ اسے خود میں بھینچ گیا۔

میرا بھائ ہے مجھے ہی نہیں بتایا۔بھیگے لہجے میں شکوہ۔

مرتسم لب بھینچ گیا۔

سائیں کہاں ہیں بھائ۔کیسے ہیں وہ۔تبھی زہرہ کے ساتھ وہ سب بھی بھاگتے آئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ ٹھیک نہیں ہے۔ آج ہم سب کو ستا رہا ہے۔ ارسل کا لہجہ بھیگا ہوا تھا۔

آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں ارسل پاپا۔ میرے بابا ٹھیک ہو جائیں گے۔ پلیز انہیں بولیں نا میں رو رہی ہوں وہ اٹھ جائیں گے۔

ایناره سسکتے ارسل کے سینے سے لگی تھی۔

میری جان وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔ ارسل نے اسے خود میں بھینچا۔ وہ سب سے چھوٹی تھی اور بہت حساس تھی۔

ولی کی لاڈلی اسکی جان تھی وہ۔

اسے کبھی اپنی بیٹیوں کی آنکھوں میں ایک آنسو برداشت نہیں تھا۔

غازی تکلیف سے سوچتے زمل کی طرف بڑھا۔

وہ لباس بدل چکی تھی۔ بکھرے سے حلیے میں وہ ایزل کے سہارے کھڑی تھی۔

غازی اسکی طرف بڑھتے نرمی سے دونوں کو خود سے لگا گیا۔

ایزل بے آواز رونے لگی جبکہ زمل اونچی آواز میں سسک رہی تھی۔

سامنے سے آتے حازق نے ازیت سے اپنے خاندان کو یوں بکھرتے دیکھا تھا۔

زیان اور ارحم بے حال سے وجدان بھائی سے لگے کھڑے تھے۔

جبکہ میثم اور آیت نے بامشکل زہرہ کو سنبھلا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے آگے بڑھتے انہیں حوصلہ دیا جو اسے دیکھتے بچوں کی طرح روتے اس سے لپٹ گئے۔

بھائی یہ سب کیا ہو گیا ہے اچانک۔ پلیز بابا سے بولیں ٹھیک ہو جائیں۔ ارحم بھیگے لہجے میں بولا۔

وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ لیکن تم دونوں ایسے کرو گے تو گھر کی عورتوں کو کون سنبھالے گا۔

دونوں کو ڈپٹنے کے انداز میں کہا۔

اسکا خود کا چہرہ اور آنکھیں لہو چھلکا رہی تھیں۔ وہ رو نہیں سکتا تھا اسے مضبوط بننا تھا اپنے لیئے اپنے خاندان کے لیئے۔

انہیں تسلی دیتے وہ آبان کی طرف بڑھا جو دیوار سے ٹیک لگائے سپاٹ چہرے سے او۔پی کے دروازے کو دیکھ رہا تھا۔

آپریشن کر دیا گیا ہے۔ پیٹ پر لگی گولی سے اتنا نقصان نہیں ہوا لیکن سینے پر لگنے والی گولی انکی جان کو آن پہنچی ہے۔ اسکے قریب آتے دھیمے لہجے میں کہا۔

آبان نے ویران آنکھوں سے اسے دیکھا۔

ڈاکٹرز پر امید ہیں کہ انہیں بہت جلد ہوش آجائے گا اور وہ خطرے سے باہر ہونگے۔

اسکا کندھا تھپکتے نرمی سے اسے خود سے لگاتے کہا۔

آبان سختی سے اسکے گرد بازو باندھتا بامشکل خود کو چیخنے چلانے سے روک پایا تھا۔

وہ لوگ بچیں گے نہیں۔ سرد آواز میں سرگوشی کی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق سر ہلاتا اس سے الگ ہوا۔

بے ساختہ اسکی نظر مہر کے کندھے پر سر ٹکائے ایزل کی طرف بڑھی۔

اسکا چہرہ آنسوں سے تر تھا۔ جبکہ آنکھیں سرخ ہوتی کافی حد تک سوجھ گئ تھیں۔

لب بھینچتے اسنے نظریں پھیر لیں۔

اسکا رونا حازق میر کو پاگل کر دیتا تھا۔

گہری سانس لیتے وہ انکی طرف بڑھا۔مام۔اسکے قریب آتے نرمی سے پکارا۔

مہر نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

اسکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر بکھر رہے تھے کچھ ہی لمحوں میں وہ نڈھال ہو چکی تھی۔

پلیز مت کریں ایسے۔میں آپکو ایسے نہیں دیکھ سکتا۔سب لوگ بکھر گئے ہیں آپ تو سنبھالیں خود کو۔

ولی ماموں ہوش میں آ کے آپکو ایسے دیکھیں دیکھیں گے تو کتنا برا لگے گا۔

جانتے ہیں نا انہیں آپکا رونا بلکل پسند نہیں۔اسکے آنسو صاف کرتے نرمی سے کہا۔

ایزل انہیں دیکھتے وہاں سے جانے لگی لیکن حازق اسکی کلائی تھام گیا۔

وہ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

بابا پلیز مام کو سنبھالیں۔مرتسم کے قریب آتے دھیمے لہجے میں کہا۔

مرتسم لب بھینچتا مہر کو خود سے لگا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نامحسوس انداز میں وہاں سے ہٹتا ایزل کی کلائی پکڑتا اسے سائیڈ لے آیا۔

اسے دیوار سے لگاتے وہ اسکے قریب جھکا۔

اگر اب تمہاری آنکھ سے زارا سی بھی آنسو کا قطرہ گرا تو میں انتقام پر اتر آؤں گا ایزل حازق میر شاہ۔

جھٹکے سے اسے خود میں بھینچتے سرد لہجے میں بولا۔

ایزل کی ہچکیاں بلند ہوئیں۔

گندے، سفاک انسان کوئی ایسے چپ کرواتا ہے۔اسکے سینے پر مکے برساتے ہچکیوں بھرتے کہا۔

حازق نے سختی سے اسے خود میں بھینچا۔

اسکے بال سہلاتے وہ اسے ریلیکس کرنے لگا۔

ولی بابا ٹھیک ہو جائیں گے نا۔اسکی شرٹ پر ناک رگڑتے سر اٹھتے اسے دیکھتے پوچھا۔

حازق نے ایک نظر اپنی شرٹ کو دیکھا جسکا وہ برا حشر کر چکی تھی۔

انشاءاللہ۔۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب میں تمہیں روتا نا دیکھوں ایزل۔تم کزنز میں سب سے بڑی ہو م تمہیں باقی سب کو سنبھلنا چاہیئے۔

زمل اور ایزارہ کو دیکھا ہے تمنے کیسے ہوش کھو رہی ہیں

زہرہ مامی، ایت مامی کون سنبھالے گا انہیں۔

تھوڑا سختی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بھیگی آنکھیں رگڑتے سر ہلا گئ۔

اور مجھے کون سنبھالے گا۔اسکے شرٹ پر پھر سے ناک رگڑتے کہا۔

حازق بنا کچھ کہے اسے خود میں بھینچ گیا۔

وہ کتنی ہی دیر بے آواز روتی رہی۔

وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔اسے ہمت کرنی تھی اسے زمل لوگوں کو سنبھالنا تھا۔

💞💞💞

ساری رات وہ لوگ جلے پیر کی بلی بنے ادھر سے ادھر گھومتے رہے۔کوئ ایک پل کے لیئے بھی وہاں سے نہیں ہلا۔

آخر کو فجر کے وقت ڈاکٹر نے انہیں ولی کے ہوش میں آنے اور خطرے سے باہر کی خبر سنائ تھی۔

جس پر وہ لوگ شکر ادا کرتے نا تھک رہے تھے۔

مرتسم،غازی اور ارسل فوراً صدقہ دینے نکلے تھے۔زہرہ اور مہر شکرانے کے نفل ادا کرنے گئ تھیں۔

آبان اور حازق نے سب کو زبردستی گھر بھیج دیا کیونکہ ولی ابھی پوری طرح سے ہوش میں نہیں تھا۔

وہاں زہرہ،مہر،حازق اور آبان تھے۔مرتسم لوگ ابھی تک نہیں آئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

صبح کی قریب اسے ایک بار پھر سے ہوش آیا تھا اسکے لبوں پر صرف آبان کا نام تھا۔

وہ اسے سہی سلامت اپنے سامنے دیکھنا چاہتا تھا۔

جبکہ آبان اسکے سامنے آتے ہی بچوں کی طرح اس سے لپٹ کر رو دیا۔

اپنے ایسا کیوں کیا بابا اگر آپکو کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتا بابا۔

آپکی بیٹوں کو کیا جواب دیتا۔زہرہ مام کو کیا جواب دیتا۔

بھیگے لہجے میں شکوہ کیا۔

ولی او کسیجن ماسک کی وجہ سے بول نہیں پا رہا تھا لیکن ڈرپ لگا ہاتھ اسکے سر پر رکھتے تسلی دی۔

آبان نم آنکھوں سے مسکرا دیا۔

💞💞💞

شاہ والا پر ولی کے ساتھ پیش آئے حادثے کی خبر بجلی بن کے گری تھی۔

وجدان اور ایزل سب کو تسلی دے رہے تھے کہ ولی اب ٹھیک ہے لیکن روحاما مسلسل روئ جا رہی تھیں۔انہیں ولی مرتسم جیسے ہی عزیز تھا۔

عالم بابا،عادی اور صائم بھائ الگ شکوہ کر رہے تھے کہ انہیں کیوں نہیں بتایا گیا۔

آنا فانا وہ لوگ اسی وقت ہوسپٹل جانا چاہتے تھے اس لیے نا چاہتے ہوئے بھی وجدان کو ماننا پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہ گہری نیند میں تھے جب کمرے کا دروازہ زور و شور سے بجا۔

عاشر نے کسمساتے آنکھیں کھولیں تو نظر سیدھا اپنے سینے پر پڑی روشانے کو دیکھا۔

وہ بکھرے حلیے میں اسکی بانہوں میں پڑی تھی۔عاشر کے لبوں پر مسکراہٹ مچل گئ۔

تبھی دروازہ پھر سے نوک ہوا۔ وہ چونک گیا۔ باہر سے آتی اونچی ہوتی اور رونے کی آوازوں پر وہ ہڑبڑاتا اٹھا تھا۔

اسکے سینگ پر سوئ روشانے ایک جھٹکے سے بیدار ہوئ۔

ک۔کیا ہوا۔ آنکھیں مسلتے گھبرائے لہجے میں پوچھا۔

عاشر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

گڈ مارننگ وائفی۔اپنی شدتوں کے نشان اسکی گردن اور چہرے پر دیکھتا وہ لب دباتا اسکے ماتھے پر لب رکھتا بولا۔

روشانے سٹپٹا گئ اپنے حلیے پر۔وہ شرم سے اسکے سینے میں گھسی۔

اب کیسی شرم وائفی اب تو میں ہر شرم کا پردہ گرا چکا ہوں۔بے باکی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

تبھی اسکا دروازہ ایک بات پھر سے بج اٹھا۔

وہ دونوں چونکے۔

ایک منٹ وائفی کچھ گڑبڑ الگ رہی ہے۔میں چیک کر کے آتا ہوں۔

اسے تکیے پر لٹاتے اسکا گال تھپکتے کہتے وہ بیڈ سے اٹھا۔اپنے سینے پر لگی خراشیں دیکھتے اسنے روشنا کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

وہ سرخ پڑتی تکیے میں چہرہ چھپا گئ۔عاشر مسکراہٹ دباتا کبڈ سے شرٹ نکال کر پہنتے دروازے کی طرف بڑھا۔

💞💞💞

میری جان میں ٹھیک ہوں۔کیوں ایسے رو کر میرے دل پہ پڑا بوجھ اور بڑھا رہی ہو۔ولی نرمی سے اسے تھپکتا بولا جو اسکے سینے سے لگی زارو قطار رو رہی تھی۔

زمل نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔۔رو رو کر اسکی آنکھیں سوجھ چکی تھیں۔چہرہ سرخ پڑا رہا تھا۔

کٹاؤ دار ہونٹوں کا کٹاؤ بھی سوجھا ہوا تھا۔

اپنے ایسا کیوں کیا اگر آپکو کچھ ہو جاتا تو میں جیتے جی مر جاتی بابا۔

وہ زکام زدہ آواز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ولی مسکرایا۔

سب لوگ صبح صبح ہی وہاں پہنچ گئے تھے۔

ولی اب مکمل ہوش میں تھا۔

کچھ ہوا تو نہیں نا۔ اگر مجھے نا ہوتا تو ابھی یہاں پر تمہارا شوہر پڑا ہوتا پھر تم اسے بھی ایسے ہی کہتی۔ وہ ہستا بولا۔

زمل کا چہرہ تاریک پڑا۔

نظروں کے سامنے اسکا بے یقین چہرہ گھوم گیا اور ساتھ ہی اپنے سفاک الفاظ کانوں میں گونج اٹھے۔

وہ گھبرا کر نظریں جھکا گئ۔

ولی نے بغور اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھا۔

بابا۔۔ تبھی زیان اور ارحم آ گئے تو اسکا دھیان ہٹ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

میں آپسے بلکل بات نہیں کر رہی۔ناک سکوڑتے کہا۔

ولی نے بے چارگی سے اسے دیکھا جو مرتسم کے سینے سے لگی کھڑی اسے کوئ لفٹ نہیں کروا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر میرا پیارا بچہ ہے نا۔ ادھر آو میرے پاس۔۔ مرتسم کو گھورتے ہاتھ بڑھاتے پچکارتے بولا۔

اسنے خفگی سے ولی کو دیکھا لیکن اسکا بڑھے ہاتھ کو جھٹک نہیں سکتی تھی اس لیے اسکے قریب آ گئی۔

بھائی نے ڈرا دیا نا اپنے بچے کو۔ اس بازو سے پکڑ کر خود سے لگاتے پیار سے کہا۔

آپکو کچھ ہو جاتا تو۔ بھیگے لہجے میں کہتے ناراضگی سے دیکھا۔

ہوا تو نہیں نا میری جان تو بس اب بلکل نہیں رونا۔ اسکے ماتھے پر لب رکھتے نرمی سے کہا۔

وہ اسکے سینے سے لگی سوں سوں کرتی رہی۔

مرتسم الگ اسے گھورتا رہا۔

💞💞💞

کھڑکی سے آتی سورج کی روشنی سے اسنے کسمسا کر آنکھیں کھولیں۔

زوردار انگڑائی لیتے اپنے وجود میں اتری تھکن اتاری تھی۔

لیکن اپنے بازو میں مردانہ شرٹ دیکھتے اسکی نیند جھٹکے سے اڑی تھی۔

چہرہ موڑتے پیچھے دیکھا تو داؤد آہان شاہ کو دیکھتے چودہ طبقے روشن ہوئے تھے۔

وہ دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سٹپٹا کر بازو نیچے کر گئ۔

لب کچلتے نظریں جھکائے وہ خفت سے سرخ ہوئ۔

داؤد کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

وہ کافی دیر سے اٹھا ہوا تھا۔ فریش ہوتے وہ دوبارہ لیٹ گیا اب کب سے اسکی حرکتیں ملاحظہ کر رہا تھا۔

ہاتھ بڑھاتے اسے کھینچتے اپنے سینے پر گرایا۔

پہلی صبح مبارک ہو۔۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے گھمبیر تا سے کہا۔

ہانم مسکراہٹ دبا گئ۔

کبھی سوچا نہیں تھا کہ کوئ صبح اتنی بھی حسین ہو گی۔اپ یوں میری بانہوں میں بکھری میرے رنگ میں رنگی صرف میری ہو نگی۔اسکے چہرے پر پھیلتے اپنی قربت کے رنگوں کو دیکھتے مبہوت ہوتے کہا۔

ہانم نے نظریں اٹھاتے اسے دیکھا وہ آنکھوں میں جزبات کا سمندر لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

داؤد اسکے دیکھنے پر آنکھ ونک کرتا اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اسکے لبوں پر جھکتا زور دار بوسہ لیتے پیچھے ہوا۔

فریش ہو کے تیار ہو جائیں ڈارلنگ پھر نیچے چلتے ہیں۔اسکے بھیگے لب صاف کرتے اسکے ماتھے پر لب رکھتے کہا۔

ہانم سٹپٹا کر اٹھتے واشروم میں بھاگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

داؤد کا زوردار قہقہ گونجا۔

💞💞💞

ایم سوری وائفی آپکا پہلا دن ہے یہاں اور یہ سب ہو گیا۔مجھے آپکو اکیلے چھوڑ کر جانا پڑا۔وہ اسکے ہاتھ تھامتا معذرت خواہ انداز میں بولا۔وہ سارا دن ہوسپٹل میں رہا تھا۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ عاشر یہ سب میرے اپنے بھی تو ہیں۔ولی چاچو آپکے لیئے امپورٹنٹ ہیں تو میرے لیے بھی ہیں۔ ہم اپنے دن تو بعد میں بھی انجوائے کر سکتے ہیں فلحال ہمارے اپنوں کو ہماری ضرورت ہے۔

وہ نرمی سے بولی۔

تھینکیو مری جان۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے جزب سے کہا۔

وہ مسکرادی۔

ایسے وقت میں اپنے ہی اپنوں کے کام آتے ہیں۔اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے مسکراتے کہا۔

ہمم۔وہ سر ہلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞

نہیں میں بابا کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہی۔۔وہ ولی کا ہاتھ پکڑتے ضدی انداز میں بولی۔

ایناره بیٹا بات سمجھو بابا اب ٹھیک ہیں۔ہوسپٹل میں اتنے لوگ نہیں رک سکتے۔

ارسل اسے سمجھایا۔

وہ ضد پکڑ کے بیٹھی تھی کہ ولی کے پاس سے ہلے گی بھی نہیں۔

اینی یار سمجھنے کی کوشش کرو۔ماموں ٹھیک ہیں اب چلو شاباش اٹھو۔میثم زبردستی اسے اٹھاتے باہر لے آیا۔

ثم۔۔تم مجھے کیوں لے آئے مجھے بابا کے پاس رہنا ہے۔

پاؤں پٹکتے خفگی سے کہا۔

ارے میری چھوٹی سی گڑیا بابا کے پاس کل پھر لے آؤں گا نا۔اسکے گال کھینچتے بچوں کی طرح پچکارا۔

وہ کھکھلا کر ہس پڑی۔

اسے ہستے دیکھ میثم بھی مسکرا دیا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

سائیں اپنے میری جان نکال دینے میں کوئ کثر نہیں چھوڑی تھی۔

زہرہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

ولی گہری سانس بھر کے رہ گیا۔

سائیں کی جان کتنی بار کہا ہے تمہاری آنکھوں میں ایک بھی انسو برداشت نہیں ہوتا اور تم اتنی دیر سے بیٹھی پتہ نہیں کتنے آنسو بہا چکی ہو۔

ایسے کر کے تم میری تکلیف میں اضافہ کر رہی ہو۔

وہ بے بسی سے بولا۔

زہرہ آنسو پونچھتے اسے دیکھنے لگی۔

میں ٹھیک ہوں میری جان۔نرمی سے کہا۔

وہ اسکی نرم گرم نظروں سے سٹپٹاتی باہر اگئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

داؤد لوگوں کو جب خبر ہوئ تو وہ لوگ بھی فوراً یہاں پہنچے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ولی اور آبان کی حالت کی وجہ سے انکار یسیپشن ڈیلے کر دیا گیا تھا۔

اگلے کچھ دن تک ولی کو ڈسچارج دے دیا گیا تھا۔وہ پہلے سے کافی بہتر تھا۔

آج وہ لوگ اسے گھر لے کر آرہے تھے۔

ویلیکم بیک بابا۔۔

ایناره بھاگ کر اسکے سینے سے لگتے مسکراتے بولی۔

ولی نے نرمی سے اسکا ماتھا چوما۔

اپنی بیٹیوں کو دیکھتے دل میں ٹھنڈک سی اترتی محسوس ہوئ تھی۔

ہاتھ پھیلاتے زمل اور ایزل کو بھی اشارہ کیا تو وہ اسکے سینے سے الگیں۔

ہاں میرے سے تو پرانی دشمنی ہے نا۔

مرحانے روہانسی ہوتے کہا۔

ولی نے مسکراتے اسے بھی اشارہ کیا تو وہ بھی اسکے سینے سے الگی۔

اس وقت لڑکیوں میں صرف وہی چاروں یہاں تھیں۔

میری ساری ہی بیٹیاں میرے لیے سکون کا باعث ہیں۔باری باری انکے ماتھے پر لب رکھتے کہا۔

انہوں نے مسکراتے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

شکر ہے گھر میں سب کے چہروں پر مسکراہٹ دیکھنے کو ملی ورنہ ہر طرف آنسو دیکھ دیکھ کر تو میرا دل جگر اب بس باہر آنے والا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ارسل افسوس سے بولتا ولی کے پاس بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

سب نے ایک ساتھ اسے گھورا۔

ارے میں تو ماحول کو نارمل کرنے کے لیئے کہہ رہا تھا۔وہ سب کی نظریں خود پر پاتے بے چارگی سے بولا۔

سب نے مسکراہٹ دبائی۔

آبان کہاں ہے۔۔۔؟ولی کو وہ کل سے نظر نہیں آیا تھا۔

آبان نے زکر پر سب کے مسکراتے اداس ہوئے تھے۔

جبکہ زمل شرمندگی سے نظریں جھکا گئ۔

آبان روم میں ہے بابا اسکو بھی تو بازو میں گولی لگی تھی ابھی ریسٹ کر رہا ہے۔زبردستی میڈیسنز دی ہیں اسے تبھی تو آپکا سنتے بھی نیچے نہیں ایا۔

ایزل اسکے قریب بیٹھتے مسکراتے بولی۔

ولی نے ایک نظر سب کے چہروں کو دیکھا جو ایزل کی بات پر متفق نظر نہیں آرہے تھے لیکن پھر بھی خاموش ہوتا سر ہلا گیا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

جیسا اپنے کہا تھا ویسا ہی کیا ہے سر بہت جلدی وہ لوگ اپنے انجام تک پہنچ جائیں گے۔ فون کے سپیکر سے آواز گونجی تھی۔

پہنچ جائیں گے نہیں آبان شاہ انہیں انکے انجان تک پہنچائے گا۔

سرد لہجے میں کہا۔

اسکے لہجے کی ٹھنڈک پر رمضان نے تھوک نگلتے جی سر کہا۔

اسے کچھ ہدایت دیتے آبان نے فون بند کر دیا۔

راکنگ چیئر کو جھلاتے وہ بغور باہر اترتی شام کا منظر دیکھ رہا تھا۔

ہاتھ میں سگریٹ کا جلتا شعلہ تھا جسے وہ ہر تھوڑی دیر بعد لبوں میں دباتا گہرا کش لیتا۔

وہ سگریٹ کا ایڈیکٹ نہیں تھا لیکن پچھلے دو دن سے اسنے اتنی سگریٹ پھونکی تھی کہ اسے لگ رہا تھا اب سگریٹ کو چھوڑنا اسکے لیئے ناممکن ہے۔

کمرے کی فضا میں دھواں رچا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جبکہ وہ آنکھوں میں حد درجہ سرخی لیے سگریٹ پر سگریٹ پھونکتا جا رہا تھا۔

کل ولی کے ڈسچارج ہونے کا سنتے ہی وہ وہاں سے نکل آیا تھا۔

یہ فلیٹ اسے گورنمینٹ کی طرف سے دیا گیا تھا۔ جہاں وہ کل سے تھا۔

سب لوگ اسکے فلیٹ کے ایڈریس سے انجان تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے کل سے ابھی تک کوئی اسے ڈھونڈ نہیں پایا تھا۔

کمرے کی خاموش فضا ایک بار پھر سے فون کی تھرتھراہٹ نے ارتعاش پیدا کیا تھا۔

اسنے ہاتھ بڑھاتے فون اٹھایا۔

بابا کالنگ لکھا آرہا تھا لیکن اسکی نظریں سکرین پر لگے وال پیپر پر گئیں۔

انکے نکاح کی تصویر تھی جو اسنے پچھلے دوماہ سے اپنے وال پیپر کی ذہنیت بنائی ہوئی تھی۔

اسکی آنکھوں میں جیسے خون اترا یا۔ جلتا ہوا سگریٹ جھکتا اسکا ہاتھ جلا گیا لیکن اسے فرق نہیں پڑا اسکے دماغ میں زمل کی آوازیں گونج رہی تھی۔

کیا وہ صرف اسکے ڈر سے اس شادی کے لیئے راضی ہوئی تھی۔ کیا اسے اسکے لمس سے کوئی حوس محسوس ہوئی تھی۔ کیا ان دوماہ میں وہ اپنے لیئے اسکا پیار نہیں سمجھ پائی۔ کیا اسے وہ ایک حوس پرست مرد لگتا تھا۔ اسکے جسم کو نوچنے والا۔

آہہہ۔ فون سامنے دیوار پر مارتے وہ چیخ پڑا۔

کیوں۔ کیوں آخر کیوں۔۔ ٹیبل کو ٹھوکر مارتے کمرے کا حشر نشر کرتے وہ چیخ پڑا۔

کیوں اسے میری محبت میں حوس نظر آئی آخر کیسے۔۔ ڈریسینگ مرر پر دائیں ہاتھ کا ملا مارتے وہ ازیت سے چیخ پڑا۔

کندھے میں تکلیف کی شدید لہر اٹھی تھی لیکن یہ درد اسکے دل کے درد کے سامنے کچھ بھی نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے حوس کیسے نظر آئی محبت کیوں نہیں نظر آئی۔دیوار پر مکہ مارتے وہ وحشت زدہ سا چلایا۔

کندھے سے خون رسنے لگا۔لیکن اسے ہوش نہیں تھا۔

کیوں۔۔بار بار اسی ہاتھ کو دیوار پر مارتے وہ اسے دیوار سے سر ٹکائے رو پڑا۔

نڈھال ہوتے وہ گھٹنوں کے بل گرتا چیخ چیخ کر رو دیا۔

وہ الفاظ تھے یا خنجر جو نا صرف اسکے وجود کو بلکہ اسکی روح کو بھی پور پور زخمی کر گئے تھے۔

کندھے میں ٹھیسیں سی اٹھنیں لگی۔

اسکی آنکھوں کے سامنے دھند سی چھائی اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتا زمین پر گرتا چلا گیا۔

💞💞💞

جی۔جی میں سمجھ گئی ہوں آپ مجھے کچھ وقت دیں میں اس پیشنٹ کی فائل ریڈ کر کے آپکو سب کچھ کنفرم کر دوں گی۔

وہ لان میں ٹہلتے ساتھ فون پر بات کر رہی تھی۔

نہیں ایسے نہیں جب تک پوری بیماری پتہ نہیں چلے گی تب تک۔

اسکی زبان کو بریک لگی۔

کسی نے اسے پیچھے سے حصار میں لیتے اسکی بالوں میں چہرہ چھپاتے گہری سانس بھری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک لمحے کے لیئے سن ہوئی لیکن وہ جان چکی تھی کہ پیچھے کون ہے۔

ڈاکٹر ایزل۔۔؟ سپیکر سے آواز گونجی۔

یس۔اپنے پیٹ پر بندھے اسکے ہاتھ کھولنے کی کوشش کی۔

جب تک پرابلم پتہ نہیں چلے گی ہم ٹریٹمنٹ نہیں دے سکتے۔اندازے سے تو کچھ بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ایکسرے ضروری ہیں۔

وہ کسمساتے سنجیدگی سے بولی۔چہرہ سرخ پڑا تھا۔

حازق اسکے بال گردن سے ہٹاتا لبوں سے چھونے لگا۔

م۔میں اپکو۔اسکی سانسیں تیز ہونے لگی۔

اچانک حازق نے اسکے گردن پر دانت گاڑھے۔

آہہہ۔بے ساختہ اسکی مدھم سی چیخ نکلی تھی۔

میں بعد میں کال کرتی ہوں۔تیزی سے کہتے وہ کال کاٹ گئی۔

حازق نے اسکا رخ اپنی طرف پلٹا۔وہ سرخ چہرے سے گہری سانسیں بھر رہی تھی۔

ت۔تم یہاں۔اسکی آنکھوں میں چھائی سرخی دیکھ تھوک نگلا۔

حازق نے سنجیدگی سے اسے دیکھا اگلے ہی پل وہ اسکے لبوں پر جھکتا اسکی سانسیں روک گیا۔

میر۔ایزل کی سرگوشی حازق کے لبوں میں ہی دبا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اتنی شدت سے اسکے ہونٹ جکڑے ہوئے تھا کہ ایزل کو لگا جیسے اسکی جان بس نکلنے والی ہے۔

اسکے کمر پر گرفت مضبوط کرتے حازق اسے زمین سے اٹھاتے اپنے پاؤں پر کھڑا کرتے خود میں بھینچ گیا جبکہ لبوں پر شدت اور بڑھائے تھی۔

ایزل کی آنکھوں میں نمی بھر گئ۔اسنے بے تحاشہ کسمساتے حازق کے سینے پر مکے برسائے۔

حازق نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا۔وہ بھیگی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اسکی ہیزل آنکھوں میں نمی دیکھتے وہ اسکے نچلے لب پر دانت گاڑھتا پیچھے ہوا۔

ایزل بے ساختہ لڑکھڑائی لیکن حازق اسے خود میں سمیٹ گیا۔

ایزل کا سر گھوم گیا۔حلق میں خون کا ذائقہ سا گھلتا محسوس ہوا تو ہاتھ بڑھاتے ہونٹوں پر پھیرا۔

نچلے لب پر خون کی ننھی بوندیں چمک رہی تھی۔

سانس بحال کرتے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھا وہ سرد نظروں سے ایزل کو دیکھ رہا تھا۔

ایزل اسکی آنکھوں میں دیکھتے اسکی گردن میں بازو باندھتے تھوڑا سا اوپر ہوئ نرمی سے اسکے لب چومتے وہ سرخ گلاب ہوئ تھی۔

اسکے ایکٹ پر حازق کی گرفت اسکی کمر پر مضبوط ہوئ تھی۔انکھوں میں غصے کی جگہ خمار کی سرخی چھائ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ صرف دوست ہے میرا۔ بابا کی طعبیت پتہ کرنے آیا تھا۔ اسکے دائیں گال کو انگوٹھے سے سہلاتے کہا۔

حازق نے اسکی کمر انگلیوں سے سہلائی۔

ایزل بامشکل اپنی سسکی ہونٹوں میں دبا گئ۔

اتنے دن سے انہیں ایک دوسرے کو دیکھنے تک کا وقت نہیں ملا تھا۔

آج شاہ ویر ولی کو دیکھنے آیا تو حازق نے اسے دیکھ لیا اسی وقت سے اسکے چہرے پر ایسے سرد تاثرات چھائے ہوئے تھے۔

اتنا غصہ نہیں کرتے مائ انگری مین۔ اسکے ناک کی ٹپ پر لب رکھتے مسکای۔

حازق نے اسکی کمر سہلاتے اسے جیسے آگے بڑھنے کا اشارہ دیا تھا۔

اسنے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔ اسکی بھوری آنکھوں میں ایزل کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا۔ بے اختیار وہ اسکی آنکھوں پر لب رکھ گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حازق مسمرائیز ہوتا آنکھیں موند گیا۔ وہ آنکھوں سے ہوتے اسکے رخسار پر لب رکھتی لبوں تک ائ۔

اسکی گردن سے ہاتھ نکالتے اسنے نرمی سے اسکی بئیرڈ سہلائی۔

یہ بئیرڈ اسکی کمزوری تھی۔ جسے چھونے سے وہ خود کو روک نہیں پاتی تھی۔

اسکی مخروطی انگلیوں کا لمس محسوس کرتے حازق کی آنکھوں میں سرور سا چھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل مسکراتے اسکی بیئر ڈ پر لب رکھ گئ۔

جبکہ دوسرا ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے آہستہ سے رب کیا۔

اسکے پاؤں سے اترتے وہ تھوڑا سا جھکی اور اسکے دل کے مقام پر لب رکھے۔

اور یہاں حازق کی بس ہوئ۔ اسکا چہرہ اوپر اٹھاتے وہ ایک جھٹکے سے اسے لان کی دیوار سے پن کرتا اسکے زخمی ہونٹوں کر جکڑ گیا۔

ایزل نے مزاحمت نہیں کی۔ وہ اسکا ساتھ دیتی اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

اتر گیا غصہ مائ اینگری مین۔ کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو وہ پھولی سانسوں سے بولی۔

حازق نے خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھا۔

اہہ۔ توبہ استغفار۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اسکی گردن پر جھکتا پیچھے سے آنے والی آوازوں پر وہ دونوں چونکے تھے۔

ہانم اور زمل جو ابھی لان میں آئ تھی بے ساختہ چیخ پڑیں۔

جبکہ ہانم نے توبا قاعدہ کانوں کو ہاتھ لگاتے استغفار کیا تھا۔

لوگوں کو تو پبلک پلیس کا بھی کوئ خیال نہیں۔ مسکراہٹ روکتے کہا۔

زمل کے لبوں پر ایک بھولی بھالی سی مسکراہٹ ان چمکی۔

ایزل گلاب چہرے سے حازق کو دیکھنے لگی جسکی آنکھوں میں ابھی بھی خمار تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سٹپٹاتی اسے دھکا دیتی پیچھے کر گئ۔

حازق زمل اور ہانم کو موجودگی کا خیال کرتے ایک گہری نظر اس پر ڈالتے پیچھے دیکھے بغیر اندر کی طرف بڑھ گیا۔

الہہ اللہ بندہ رخصتی تک کا ہی انتظار کر لے۔وہ دونوں اسکی طرف بڑھیں تو ہانم اسے چھیڑنے لگی۔

ویسے حازق بھائ تو بہت ان رومینٹک تھے نا۔اسکے سرخ چہرے کہ دیکھتے زمل نے کہا۔

وہ جھنپ گئ۔

شرم کریں ہانم آپی خود تو آپ سہاگ رات منا چکی ہیں اب ہم بے چاروں کو چھوٹے چھوٹے سے رومینس بھی نہیں کرنے دیتی۔

وہ بے باکی سے بولتی دونوں کو حیران کر گئ۔

ترسی ہوئ عوام--ہانم کا قہقہ بے ساختہ تھا جبکہ زمل کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا۔

اپنے سفاک الفاظ یاد کرتے اسکا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

پتہ نہیں کہاں تھا تو وہ کس حال میں تھا۔ایک بار اسکے سامنے جائے تو وہ اسے منا لے گی۔

دل میں سوچتے اسکی آنکھیں بھر ائیں۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ سپاٹ چہرے سے ہوسپٹل کی چھت کو گھور رہا تھا۔

اسکے قریب کھڑا احازق سرد جبکہ عاشر پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا حال کیا ہے تمنے اپنے زخم کا جانتے بھی ہو ڈاکٹر کو دوبارہ سے سٹیچیز لگانے پڑے ہیں۔اور یہ ہاتھ اتنا زخم تھا نہیں جتنا تمنے بنالیا زخمی کر کر کے اسپر بھی تین سٹیچیز لگے ہیں۔

عاشر سخت نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

وہ دونوں جب اسکی لوکیشن ٹریس کرتے وہاں پہنچے تھے تو آبان خون میں نہایا ہوش و ہواس سے بیگانہ پڑا تھا۔

اسکے کندھے میں لگی گولی کا زخم بری طرح سے خراب ہو چکا تھا جبکہ ہاتھ جو اسنے بار بار زخمی کیا تھا اسکی حالت بھی کافی بری تھی۔

وہ سپاٹ نظروں سے چھت کو گھورتا رہا۔

وہاں پر تیرا موت کا فرشتہ نہیں آیا ہوا جو تو اسے گھور رہا ہے۔عاشر سخت جھنجھلایا تھا۔

بھای میری کراچی کی ٹکٹ کروادیں مجھے آج ہی کراچی کے لیئے نکلنا ہے۔

اسکی سپاٹ آواز اس ہوسپٹل کے سرد روم میں گونجی تھی۔

لیکن ڈاکٹر نے ابھی تمہیں ٹریول سے منع کیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے ماتھے پر بل لیے کہا۔

میرا جانا ضروری ہے جب تک بابا کے مجرموں کو موت کے منہ تک نہیں پہنچا دیتا سکون سے نہیں بیٹھ سکتا۔

وہ حازق کی طرف دیکھتا بولا۔

حازق جانتا تھا وہ آرام سے بیٹھے گا بھی نہیں۔۔

ٹھیک ہے میں کل شام کی ٹکٹ کنفرم کروا دیتا ہوں۔حازق سنجیدگی سے بولا۔

آبان سر ہلاتے آنکھوں پر بازو رکھ گیا۔

لیکن۔۔عاشر نے کچھ کہنا چاہا تو حازق نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھنے نفی میں سر ہلایا۔

وہ ابھی نہیں مانے گا جانے دیں اسے۔۔آہستہ سے کہا۔

عاشر سمجھتا خاموش ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

لیکن کیوں۔آیت نے نم انکھوں سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

ماما پلیز یہ میری ڈیوٹی ہے میرا ٹرانسفر کراچی ہو چکا ہے اسلیے مجھے جانا پڑے گا۔وہ آیت کے ہاتھ تھامتا نرمی سے بولا۔

جبکہ عاشر نے اسکے سفید جھوٹ پر گھورا جسنے ایک ہی دن میں مرتسم کا نام استعمال کرتے اپنا ٹرانسفر کروایا تھا۔

لیکن ایسے اچانک کیسے ابھی تو تم ٹھیک بھی نہیں ہوئے۔بہتے آنسوؤں سے کہا۔

آیت وہ کہہ تو رہا ہے کہ کسی امپورٹنٹ کیس کی وجہ سے اسے کراچی بھیجا جارہا ہے۔تم ایسے رو کر اسے پریشان کرو گی۔

ارسل نے نرمی سے اسے سمجایا۔

لیکن ارسل بھائ آبان پر کچھ دن پہلے ہی جان لیوا حملہ کیا گیا ہے ایسے میں تو اسکے دشمن اور کھلے ہو جائیں گے۔زرنور نے پریشانی سے کہا۔

ہاں زرنور ٹھیک کہہ رہی ہے۔زہرہ نے بھی اسکا ساتھ دیا۔

یہ اسکی ڈیوٹی ہے اگر وہ جانا چاہتا ہے تو تم لوگ کیوں فالتوں کے ایکسکیوز بنا رہی ہو کچھ نہیں ہو گا بہت بہادر ہے یہ۔اب یہ رونا دھونا بند کرو اور جاکے پیکینگ کرواسکی۔دانین نے تحکم سے کہا۔

وہ تینوں خائف ہوتی اٹھ گئیں۔ارسل اور غازی نے اسے گھورا۔

نرمی سے نہیں سمجھنا تھا انہوں نے۔انکی نظریں خود پر پاتے لاپرواہی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ آبان اسکے انداز پر ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

💞💞💞

زمل آپی۔زمل اپی۔ایناره بھاگتے ہوئے اسکے روم میں ائی۔

کیاہوا کیوں شور کر رہی ہو۔زمل نے اسے گھورا۔

آپکو پتہ ہے آبان بھائی کراچی جارہے ہیں۔پریشانی سے کہا۔

زمل کا چہرہ پھیکا پڑا۔آنکھوں میں یک دم نمی بڑھ گئی۔

سات دن ہو گئے اسنے اسے دیکھا تک نہیں تھا وہ گھر آتا ہی نہیں تھا۔آج آیا بھی تو واپس جانے کے لیے۔

روہانسے ہوتے سوچا۔

کیاہوا کس سوچ میں پڑ گئیں۔ایناره اسکی آنکھوں میں نمی دیکھتے چونکی۔

وہ اس دن زمل کی حرکت سے انجان تھی۔

زمل نظریں چراتے باہر نکل گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لیکن باہر کوئ بھی نہیں تھا۔سب لوگ ولی کے پاس جمع تھے۔جہاں پر اب آبان کے لیئے ایک نئ پریشانی تیار تھی۔

ولی کا کہنا تھا کہ اگر وہ جائے گا تو زمل کو بھی ساتھ لے کر جائے گا لیکن آبان راضی نہیں تھا سب لوگ جانتے تھے وہ کیوں راضی نہیں سوائے ولی کے۔

لیکن بابا میں اپنے کام میں اسے ٹائم نہیں دے پاؤں گا آپ جانتے ہیں وہ کتنی حساس ہے نہیں رہ پائے گی آپ لوگوں کے بغیر۔وہ ولی کا ہاتھ تھامتے نرمی سے بولا۔جبکہ آنکھوں میں سرخی بڑھی تھی۔

ارسل نے کرب سے اپنے لاڈلے کو دیکھا۔اسے آیت سب کچھ بتا چکی تھی۔

کیسے منٹوں میں زمل اسکے بیٹے کی محبت کو پاؤں تلے روند چکی تھی۔

کوئ بات نہیں وہ مینیج کر لے گی لیکن تم اسے ساتھ لے کر ہی جاؤ گے۔اگر نہیں لے جانا چاہتے تو مجھے یقین ہو جائے گا کہ ضرور کوئ نا کوئ بات ہے جو مجھ سے چھپائے جا رہی ہے۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

آبان لب بھینچ گیا۔ولی کے لیئے ابھی کوئ بھی ٹینشن خطرناک ہو سکتی تھی۔

مہر نے بے بسی سے مرتسم کو دیکھا وہ آنکھیں جھپکتے اسے تسلی دینے لگا۔

ایسی کوئ بات نہیں ہے بابا ٹھیک ہے جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا ہی ہو گا۔وہ نظریں جھکائے بولا۔نہیں چاہتا تھا کہ اسکی آنکھوں میں اترتا طوفان کوئ دیکھ لے۔

باقی سب اسکی تکلیف سمجھتے دکھ سے اسے دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ باہر کھڑی زمل کا دل دھڑکا تھا اسکے مان جانے پر۔کیا اسنے اسے معاف کر دیا۔دل نے سرگوشی کی تھی۔

لیکن وہ سر جھٹک گئ آبان اسے اتنی جلدی معاف نہیں کرے گا وہ جانتی تھی۔

💞💞💞

کھانا ٹائم سے کھانا اور اپنا بہت دھیان رکھنا۔میں جب جب فون کروں گی تبھی اٹھانا پڑے گا۔ آیت آنکھوں میں نمی لیے اسکا ماتھا چومتے بولی۔

آپ جب کہیں گی تب ہی آپسے ملنے بھی آجاوں گا۔وہ اسے سینے سے لگاتا بولا تو وہ رو دی۔

آیت اب ایسے رخصت کرو گی اسے۔مہر نے اسے ڈپٹا۔

وہ آنسو صاف کرتے پیچھے ہوئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سب سے ملتے وہ خود گاڑی میں سامان رکھوانے لگا جبکہ زمل اب باقی سب سے ملنے لگی۔

کسی نے بھی اس سے سہی سے بات نہیں کی تھی زہرہ تو اسے دیکھتے ہی وہاں سے چلی گئ۔

آیت نے بھی سنجیدگی سے اسے خدا حافظ کہا۔

مہر اور ایزل بھی اس سے ناراض تھی۔

Posted On Kitab Nagri

صرف دانین اور ماہم تھیں جو اسے سہی سے ملی تھی کیونکہ وہ اس دن والی ہر بات سے انجان تھیں۔

شبنمی آنکھوں سے ایک نظر سب کو دیکھتے وہ باہر کی طرف بڑھ گئ۔

زمل کی وجہ سے وہ لوگ بائے روڈ ہی جا رہے تھے۔

💞💞💞

سگریٹ کی سمیل سے اسنے چونک کر اسے دیکھا وہ سنجیدگی سے ڈرائیور کر رہا تھا۔ ہاتھ پر پڑی بندھی ہوئی تھی جبکہ لبوں میں سگریٹ دبی ہوئی تھی۔

وہ حیران ہوئی اسنے کبھی آبان کو سگریٹ پیتے نہیں دیکھا تھا۔

سگریٹ کی سمیل اسے اریٹیٹ کرنے لگی۔ لیکن وہ اسے کہہ نہیں سکتی تھی۔

آنسو پیتے وہ اپنی سائیڈ کا شیشہ کھولتے سیٹ سے سر ٹکا گئ۔

وہ کبھی اپنوں سے دور نہیں گئ اسے ڈر لگ رہا تھا لیکن آبان نے ایک بار بھی اسے اپنے ہونے کا احساس نہیں دلایا۔ بمشکل آنسو پیتے سوچا۔

آبان نے اسے ایک نظر دیکھا تک نہیں تھا۔

اسکا دل رو رہا تھا اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا۔ لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آدھے راستے میں ہی وہ بری طرح سے تھک چکی تھی اور بھوک بھی بہت شدت سے لگی تھی لیکن مقابل کو اسکی کوئی فکر ہی نہیں تھی۔

وہ سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے بے آواز رونے لگی۔

ہوش تو تب آیا جب گاڑی رکتے وہ دروازہ کھولتے باہر چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو خاموشی سے اسکی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔

وہ چونکتی باہر آئی ہوٹل کو دیکھتے اسے اندازہ ہوا شائید وہ لوگ رات یہیں سٹے کرنے والے تھے کیونکہ راستہ کافی لمبا تھا۔

آبان گاڑی لوک کرتا آگے چلنے لگا وہ اسکی تقلید میں چل پڑی۔

وہ ریسیپشن پر رکا۔

روم بک کرواتے اسنے زمل کی طرف اشارہ کرتے کچھ کہا تو سامنے بیٹھی لڑکی اثبات میں سر ہلا گئی۔

آیئے میم۔وہی لڑکی اسکے قریب آتے خوش دلی سے بولی۔

چادر میں لپٹی زمل نے نظریں اٹھاتے آبان کو دیکھا وہ اپنے فون پر جھکا ہوا تھا۔

جاو۔اسے دیکھے بغیر سرد لہجے میں کہا۔

زمل سر ہلاتی اس لڑکی کے پیچھے چل پڑی۔

اسے شدید رونا آرہا تھا۔وہ گھبراتے تیز تیز قدم اٹھاتے اسکے پیچھے چل رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک تو وہ پہلی باریوں اسطرح سے سب سے دور اکیلی آئی تھی دوسرا آج اسکے پاس کسی اپنے کا سہارا بھی نہیں تھا جو تھا وہ تو لاتعلق بنا ہوا تھا۔ آنکھیں رگڑتے وہ اسکے پیچھے چلتی رہی۔

جب وہ ایک کمرے کے سامنے رکی۔

میم یہی روم ہے آپکا۔ اسے کیز دیتے وہ لڑکی خود چلی گئی۔

زمل لب بھینچتے کمرے میں آ گئی۔

سفید شیڈز سے سجا وہ صاف ستھرا کمرا اسے اچھا لگا تھا۔

بیٹھ بیٹھ کر اسکی کمر اکڑ چکی تھی سیدھ جا کر بیڈ پر گری۔

آبان کا خیال آتے وہ تیزی سے اٹھی۔

وہ کہاں گیا اسکے ساتھ کیوں نہیں آیا کیا اسنے اپنے لیے الگ روم بک کروایا تھا یا پھر کہیں اسے چھوڑ کر تو نہیں چلا گیا۔

سوچتے وہ رونے لگی۔ اسے خوف سا محسوس ہونے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ائی۔ ہیٹ۔ یو ابان۔ آئی ہیٹ یو۔ مجھے اکیلا چھوڑ دیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں کبھی اکیلے نہیں گئی کہیں بھی۔ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے ہچکیاں بھرے کہا۔

وہ کافی دیر تک روتی رہی جب ڈور نوک ہوا۔

وہ خوفزدہ ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

چہرہ صاف کرتے اسنے ڈرتے ڈرتے دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔

روم سروس میم۔لڑکی کی آواز پر اسکا اٹکا سانس بحال ہوا۔

دروازہ کھولا تو سامنے وہی لڑکی کھڑی تھی اسکے پیچھے ایک ویٹر کھانا لیے کھڑا تھا۔

اسنے اندر آنے کا راستہ دیا۔

اینی تھنگ ایلز میم۔اس لڑکی نے پوچھا۔

وہ نفی میں سر ہلا گی۔

وہ میرے ساتھ جو آئے تھے وہ نیچے ہیں کیا۔انگلیاں چٹخاتے پوچھا۔

یس میم وہ نیچے لوبی میں ہیں۔لڑکی مسکرا کر کہتے چلی گئ۔

زمل کو سکون ہوا۔دروازہ بند کرتے کھانے کو دیکھا تازہ کھانا دیکھ اسکی بھوک چمک اٹھی۔

اسنے پیٹ بھر کے کھانا کھایا اور پھر تھکان کی وجہ سے سو گئ۔

وہ بھوک اور نیند کی کافی کچی تھی نا بھوکی رہ سکتی تھی نا وہ رات کو جاگ سکتی تھی۔

اس لیے ابھی وہ ہر چیز سے لاپرواہ گہری نیند میں تھی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

آہستہ سے دروازہ کھولتے وہ دبے قدموں سے اندر آئی۔ لیکن سامنے جلتی لائیٹ کو دیکھتے لب دبا گئ۔

داؤد تیکھے انداز سے اسے دیکھا رہا تھا۔

وہ بلاوجہ مسکراتی اپنے بال کان سے ہٹانے لگی۔

داؤد نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ اس وقت لائیٹ بلو ڈریس میں تھی۔ جس پر ہلکا ہلکا سا کام ہوا تھا۔ہاتھوں کی بھری یوئ مہندی ویسے کی ویسے تھی۔ کلائیوں میں بھر بھر کے ڈالی ہوئ چوڑیاں۔ جبکہ چہرے پر لائیٹ سا میک اپ کیا ہوا تھا۔وہ نئ نویلی دلہن کے روپ میں تھی۔

میری کوئ غلطی نہیں ہے نور نہیں آنے دے رہی تھی۔ معصومیت سے کہا۔

لیکن داؤد اسکی معصومیت سے نہیں پگھلنے والا تھا۔ ایک تو پچھلا پورا ہفتہ وہ اپنے مائیکے گئ ہوئ تھی ولی اور آبان کی وجہ سے وہ بھی خاموش رہا اور آج جب وہ آئی تھی تو تب سے نور میڈم اس پر قبضہ جمائے بیٹھی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب آدھی رات کا وقت ہو رہا تھا اور وہ شدت سے اسکے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اشاروں اشاروں میں وہ اسے اوپر آنے کا کہہ آیا تھا لیکن وہ دیکھ کر بھی اگنور کر گئ۔

گڈ۔اب کل صبح جب ہم لیٹ اٹھیں گے تو کہہ دیجئیے گا نور کا بھائ نہیں آنے دے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی طرف بڑھتے وہ گھمبیر تا سے بولا۔

ک۔کیا مطلب۔ہانم پیچھے ہوتے بولی۔

مطلب یہ ڈارلنگ کہ جب رات بھر آپ میری شدتوں سے نڈھال ہونگی تو صبح آنکھ بھی لیٹ ہی کھلے گی نا۔وہ ایک ہی جھٹکے میں اسے بانہوں میں بھر تا آنکھ ونک کر تا بولا۔

داؤد میں بہت تھک گئ ہوں۔وہ احتجاجاً چلائی۔

اچھا کیسے تھک گئیں۔اسے بیڈ پہ اتارتے اس پر جھکتے پوچھا۔

وہ۔۔ہانم کو اپنے پورے میں کوئ کام یاد نا آیا جو اسنے کیا ہو۔

ہانی ڈارلنگ اپنے نہیں لیکن آپکے شوہر نے آج سارا دن بہت کام کیا انفیکٹ پچھلے ایک ہفتے سے بہت کیا ہے۔اور اب بہت شدید تھکا ہوا ہے اور اپنی تھکن آپکے نازک وجود پر اتارنا چاہتا ہے۔

وہ اسکے لبوں کو نرمی سے چومتا خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

ہانم لے لبوں پر شرمیلی مسکراہٹ دوڑ گئ جبکہ چہرہ گلابی ہوا تھا۔

وہ اسکی گردن میں بازو باندھتی اسے اجازت دے گئ۔

داؤد سرشاری سا اسکی کمر میں بازو ڈالتے اسے خود میں بھینچتے شدت سے اسکے لبوں پر جھک گیا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

الارم کی تیز آواز پر اسکی آنکھ کھولی۔وہ جمائیاں لیتی اٹھ بیٹھی۔

سامنے دیکھا تو دل دھک سے رہ گیا۔وہ صوفے پر آڑا ترچھا لیٹا ہوا تھا۔

وہ کب آیا روم میں۔۔لب دباتے سوچا تبھی الارم کی آواز پر اچھلی دل پہ ہاتھ رکھتے اسنے ٹیبل پر پڑا الارم دیکھا۔

شائید آبان نے لگایا تھا۔لیکن وہ اب اٹھ نہیں رہا تھا۔اسکی گہری سانسوں سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ کتنی گہری نیند میں ہے۔

اسنے گھڑی پر ٹائم دیکھا۔صبح کے چھ ہو رہے تھے۔

انگلیاں چٹخاتے اسے اٹھانے کا طریقہ سوچنے لگی۔

الارم بند کرتے وہ اسکے قریب آئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ابان۔آہستہ سے پکارا۔

ابان۔تھوڑی اونچی آواز میں پکارا لیکن وہ ٹس سے مس نا ہوا۔

وہ ہلکا سا اس پر جھکی۔

ابان۔۔بغور اسکے نقش دیکھتے پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے ماتھے پر بکھرے بالوں کو دیکھتے زمل کا دل دھڑکا۔اس سے پہلے کہ وہ اسکے ماتھے پر بکھرے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتی آبان کی آنکھ کھل گئ۔

مندی آنکھوں سے اسنے خود پر جھکی زمل کو دیکھا۔

زمل جھٹکے سے پیچھے ہوئ۔

آبان سمجھ آنے پر تیزی سے اٹھا۔اسکے چہرے کے تاثرات سپاٹ ہوئے تھے۔

وہ آپکا الارم بج رہا تھا۔خفت سے سرخ ہوتے کہا۔

وہ بنا کچھ کہے اٹھ کر واشروم میں چلا گیا۔

زمل شبنمی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔

کیا وہ اب اسے خاموشی کی مات مارے گا۔کرب سے سوچا۔

فریش ہو کر آیا تو وہ ہیں کھڑی تھی۔

آبان نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دس منٹ ہیں فریش ہو کر آؤ ہمیں نکلنا ہیں اگلے گیارہویں منٹ میں گاڑی لے کر نکل جاؤں گا۔

سرد لہجے میں کہتے وہ اپنے بال بنانے لگا۔

زمل اسکی بے حسی پر اسے دیکھ کر رہ گئ۔

پھر تیزی سے واشروم گئ۔وہ پانچ منٹ میں ہی نکل ائ تو وہ دونوں اپنی منزل کی طرف بڑھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

انہیں وہاں پہنچتے پہنچتے شام ہو گئ تھی۔ لمبی ڈرائیو رنگ سے آبان کا کندھا اور ہاتھ شدید درد کر رہا تھا لیکن وہ لب بھینچے ڈرائیو کرتا رہا۔

جبکہ زمل سیٹ سے سر ٹکائے سوئی ہوئ تھی۔

اپنی منزل تک پہنچتے اسنے جان بوجھ کر زور سے ہارن دیا کہ سوی ہوئ زمل ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

آنکھیں مسلتے اسنے سامنے دیکھا جہاں کوئ گارڈ گیٹ کھول رہا تھا۔

آبان گاڑی اندر لے ایا۔۔

سلام ایس۔پی۔ صاحب۔ اسکے گاڑی سے نکلتے ہی گارڈز اور واچ مین جلدی سے اسے سلوٹ کرتے بولے۔

اسنے زیر لب جواب دیتے انہیں سامان نکالنے کا کہا۔

زمل انتظار میں تھی کہ وہ شائید اسکے لیئے بھی دروازہ کھولے لیکن وہ سامان نکلوانے لگا تو وہ خفت سے خود ہی گاڑی سے اتر گئ۔

اسے دیکھ کر بھی کوئ نہیں چونکا۔ وہ جانتے تھے آج آبان اپنی بیوی کے ساتھ یہاں آنے والا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سلام آبان بیٹے۔۔وہ ابھی سامان نکلوا ہی رہا تھا کہ سرونٹ کوارٹر سے ایک درمیانی عمر کی عورت باہر آئی۔

سلام اماں کیسی ہیں اپ۔وہ اسکے آگے سے جھکاتا مسکراتے بولا۔

نرملہ خاتون انکے پرانے ملازم کی بیوی تھی۔وہ دونوں میاں بیوی یہی سرونٹ کوارٹر میں رہتے تھے انکی ایک بیٹی تھی۔جسکا سارا خرچہ آبان اٹھاتا تھا۔

اللہ سائیں کا شکر ہے۔وہ نرمی سے بولیں۔

بسملا دلہن بھی ساتھ آئی ہے۔وہ زمل کو دیکھتے اشتیاق سے بولیں۔

آبان کا چہرہ لمحوں میں سپاٹ ہوا۔

وہ بس جی کہہ سکا۔

ماں صدقے سو بسملا۔وہ زمل کا ماتھا چومتے خوشی سے پھولے نا سما رہی تھیں۔

کتنی سونی ہے یہ معصوم سی گڑیا جیسی۔کہاں سے مل گئی اپکو۔

وہ اسکا نازک سراپا اور چہرے پر سجی معصومیت دیکھتے مبہوت ہوئی تھیں۔۔

آبان تلخی سے مسکرایا۔

ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی اماں۔وہ سر جھٹکتے بولا۔

زمل جو شرماتے سرخیاں بکھیر رہی تھی اسکی رنگت زرد ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا مطلب۔وہ حیرت سے گویا ہوئیں۔

کچھ نہیں سونی کہاں ہے نظر نہیں ارہی۔۔وہ بات بدل گیا۔

زمل نے چونک کر اسے دیکھا۔ابان کسی لڑکی کا زکر کر رہا تھا۔

بے چینی سے اسے دیکھا۔

بخار ہے اسے سو رہی ہے کافی دیر سے آپکا انتظار کرتی رہی تھی۔انہوں نے کہا تو آبان نے پریشانی سے انہیں دیکھا۔

اپنے پھر اسے ڈانٹا ہو گا۔وہ خفگی سے بولتا سرونٹ کوارٹر کی طرف بڑھا۔

سونیا آبان سے دس سال چھوٹی تھی۔ آبان کافی اٹیچ تھا اس سے وہ پہلے اپنے گاؤں داد دادی کے پاس رہتی تھی لیکن پچھلے تین سال سے وہ یہاں آگئ تھی جب یہاں آئی تھی تو چودہ سال کی تھی۔

آبان کے لیئے وہ ایناره، جیسی تھی۔ویسے بھی وہ اپنی بہنوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا اسنے سونیا کو ہی اپنی بہن کا نام دیا تھا۔

وہ اسکا خرچہ خود اٹھاتا تھا۔اسے بلکل بچوں جیسا ٹریٹ کرتا تھا۔اسکے لیئے وہ چھوٹی بچی ہی تھی۔

زمل حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔جو اچانک پریشان نظر آرہا تھا۔

مینے نہیں ڈانٹا آپکی لاڈلی کو کل سارا دن دھوپ میں یہ کام کرتی رہی اتنا کہا کہ رہنے دو شام میں کر لینا لیکن مجال ہے جو وہ سن لے۔

Posted On Kitab Nagri

نرملہ خاتون تو بھری بیٹھیں تھیں۔

آپ ابھی آرام کیجئیے صبح مل لی جئیے گا۔وہ دونوں کے تھکے چہرے دیکھ بولیں۔

آبان کو اس وقت اندر جانا سہی نہیں لگا تو وہ خاموشی سے سر ہلاتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

جاؤ دلہن یہیں کھڑے رہنا ہے کیا۔وہ زمل کو وہیں سٹل دیکھتے بولیں۔

زمل چونک کر انہیں دیکھتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

کھانا وہ دونوں آتے ہوئے ہی کھا آئے تھے اس لیے اب سونے کے لیئے کمروں کی طرف بڑھے۔

زمل جب اندر آئی تو آبان کو روم میں جاتا دیکھ وہ جلدی سے اسکے پیچھے بھاگی۔

آبان شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا چونک کر مڑا۔

جبکہ زمل کا چہرہ گلابی ہوا۔

آبان نے سرد نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ س۔سونا ہے مجھے نی۔ند آرہی۔اسکی سرد نظروں سے ڈرتے کپکپاتے لبوں سے کہا۔

اس گھر میں بہت سارے کمرے ہیں تم کہیں بھی سو سکتی ہو۔

وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

زمل کی آنکھیں بھر ائیں۔

ا۔ابان میں۔وہ آگے بڑھی لیکن وہ ہاتھ اٹھاتے وہیں روک گیا اسے۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے جو بھی کہا تھا مجھے اچھے سے سمجھ آ گیا ہے۔ میں یہاں تمہیں صرف بابا کے کہنے پر لایا ہوں۔
ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں جانتا ہوں حوس پرست ہوں لیکن اب تم سے اپنی حوس پوری نہیں کروں گا اس لیے بے فکر کرو۔ اور ٹھیک کہا تھا تمنے نفرت کرتا ہوں میں تم سے اور ہمیشہ کرتا رہوں گا مجھے صرف تمہارے جسم کی طلب تھی جو کہ اب وہ بھی نہیں رہی۔۔
وہ سادگی سے اسکے لفظ اسے لوٹا رہا تھا۔ لیکن زمل کا سانس اٹک رہا تھا۔
اسے اپنے لفظوں کی سفاکی کا احساس ہو رہا تھا۔ روح گھائل کر دینے والے الفاظ تھے اسکے۔

ہم یہاں ایک گھر میں ضرور رہیں گے لیکن اجنبی بن کے۔
تم جیسے چاہو رہ سکتی ہو ، اگر جانا چاہتی ہو تو میں ڈیوراس پیپرز تیار کروا دیتا ہوں پھر تم جس سے بھی شادی کرنا چاہو گھر والوں کو میں منا لوں گا۔
لیکن جب تک یہاں ہو کوشش کرنا میرے سامنے نا آؤ میں بھی کوشش کرتا ہوں جلد از جلد پیپرز ریڈی کروا لوں گا۔
وہ سنجیدگی سے بولا کمرے سے باہر چلا گیا۔
جبکہ زمل بے جان گڑیا کی طرح گھٹنوں کے بل زمین پر گرتی چلی گئ۔
یہ اسنے کیا کیا تھا۔ اپنے گھر کو اپنے ہاتھوں سے برباد کر دیا اپنی خوشیوں کو خود ہی نوچ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ منہ پر ہاتھ رکھتے سسک پڑی۔

💞💞💞

وہ وہیں بیٹھی رو دی شدت سے، ہچکیوں سے سسکیوں سے اتنا کہ اسکا سانس اکھڑنے لگا۔
اپنا گلہ جکڑتے اسنے آبان کو آواز دینے کی کوشش کی لیکن اسکی آواز نکل نہیں رہی تھی۔
وہ گرتے پڑتے اٹھی لیکن ڈریسینگ ٹیبل سے ٹکرا کر اوندھے منہ زمین پر گری۔ڈریسینگ پر پڑی ساری چیزی اسکے ساتھ ہی زمین بوس کوئ تھیں۔
باہر بیٹھا آبان چونک گیا۔
وہ تیزی سے کمرے کی طرف بڑھا۔
زمل۔اسے زمین پر گرے دیکھ جلدی سے اسکے پاس بیٹھتے اسے سیدھا کیا۔
وہ نیلی پڑ گئ تھی۔
زمل انہیلر کہاں ہے تمہارا۔اسکا گال تھپکتے پوچھا۔
لیکن وہ نیم غنودگی میں جانے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آبان اسے اٹھا کے بیڈ پہ لٹاتا جلدی سے باہر بھاگا۔لاؤنج میں اسکا بیگ رکھا تھا اسنے بیگ کو الٹا تو انہیلر کے ساتھ بہت ساری چیزیں نکلیں۔

وہ انہیلر اٹھاتا کمرے کی طرف بھاگا۔

زمل انہیل کرو۔اس پر جھکتے اسکی نیم وا آنکھوں کو دیکھتے انہیلر اسکے منہ سے لگایا۔

زمل نے گہری سانس کھینچی۔بار بار کھینچتی رہی جب تک اسکا سانس نارمل نہیں ہو گیا۔

ٹھیک ہو۔اسکا چہرہ نارمل ہوتے دیکھ وہ پیچھے ہٹتا سنجیدگی سے بولا۔

زمل شبنمی آنکھوں سے اسے دیکھتے سر ہلا گئ۔

وہ تو اسکے لبوں میں انہیلر برداشت نہیں کرتا تھا لیکن آج۔

یہ بھی غنیمت تھا کہ اسنے انہیلر ہی دے دیا تھا اسے۔

اسے کمرے سے باہر جاتے دیکھ سوچا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

لپسٹک سیٹ کرتے اسنے اپنی تیاری پر بھرپور نگاہ ڈالی۔

ریڈ کلر کی شفون کی ساڑھی جو اسکے نازک سراپے پر قیامت ڈھا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سمو کی آئیز کے ساتھ ڈارک ریڈ لپسٹک لگای ہوئ تھی۔

رخساروں پر ہائ لائیٹر سے چمک کچھ اور بڑھ گئ تھی۔

چاکلیٹی بالوں کو سٹریٹ کرتے نیچے سے لوز کرلز ڈالتے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔

کانوں میں چھوٹے سے ڈائمنڈ ٹاپس اور گلے میں نازک سا ڈائمنڈ نیکلس جگمگ کر رہا تھا۔

پرفیکٹ۔ آج تو تم گئے حازق میر۔

ہونٹ ایک دوسرے سے مس کرتے وہ مسکائ تھی۔

چلو تمہارے ہوش اڑانے کا وقت آگیا۔ ساڑھی کا پلو اکھٹا کر کے کندھے پر رکھتے اسنے اپنی ہیل ہاتھوں میں اٹھائی اور دبے پاؤں کمرے سے نکل ائ۔

پورا لاؤنج اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

وہ دبے پاؤں سیڑھیاں اترتی داخلی دروازے تک گئ اور چپکے سے باہر نکل گئ۔

گاڑی اسنے پہلے ہی گیٹ سے باہر کھڑی کی تھی۔

اس لیے بنا مشکل سے گاڑی میں بیٹھتے وہ اپنی مطلوبہ جگہ کی جانب رواں تھیں۔

حازق کے لیئے میسیج چھوڑتے وہ گاڑی سے اترائ۔ کیونکہ اسکی منزل اچکی تھی۔

ہیل پہنتے اسنے اچھے سے خود کو شال میں کور کیا ہوا تھا۔ جانتی تھی اسکے اکڑو کو پتہ چلا کہ وہ اس حلیے میں یہاں آئ ہے تو اسکے ہوش ٹھکانے لگا دے گا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کے فلیٹ کو ان لاک کرتی وہ اندر چلی گئ۔

اسکے آنے سے پہلے اسے سب تیاری کرنی تھی۔

اس لیے چادر اور ہیل اتارتے جلدی سے شروع ہو گئ۔

ساتھ ساتھ وہ کچھ گنگنانے بھی رہی تھی۔

وہ اتنی مگن تھی کہ اسے پتہ نہیں چلا کہ حازق کب اندر آیا۔

جبکہ حازق جو اسکے میسیج پر حیران ہوتا اپنے کام چھوڑتا آیا تھا سہی معنوں میں اسکے ہوش ٹھکانے لگے تھے۔

ایزل کی پشت اسکی طرف تھی وہ کینڈلز جلاتی ساتھ مدھم آواز میں گنگناتی حازق میر کے ہوش اڑا چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Darlin, can I be your favorite

I ll be your girl

Let you taste it

حازق کے لبوں پر مسکراہٹ مچل گئ جبکہ آنکھوں میں سرخی سی در آئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بلاشبہ اسکی آواز بہت خوبصورت تھی ۔

اوراس پر اسکی لائینز اسکے سوئے ہوئے جذبات جگا چکی تھیں۔

I know what you want

Yeah , just take it

ساڑھی میں چمکتا اسکا نازک ہوش ربا سراپا اسکی آنکھوں میں خمار کی سرخی گہری کر گیا۔

جبکہ وہ ہنوز گنگنا رہی تھی۔

Darlin , can I be your favorite

You crave it

حازق بنا چاپ کے اسکی طرف بڑھا۔

وہ جیسے ہی مڑی تو حازق کو اسکا سائیڈ پوز نظر آیا اسے اپنا دل رکتا سا محسوس ہوا۔

کوئی اس قدر خوبصورت بھی ہو سکتا ہے۔

وہ مبہوت سا اسے دیکھتا اسکی پیچھے اکھڑا ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

My name's whatever

You make it

وہ گنگناتے اچانک رکی بہت قریب سے مخصوص خوشبو کا ادراک ہوا تھا۔

وہ چونک کر پلٹی تو سیدھا حازق کے سینے سے ٹکرائی۔

حازق اسکی کمر میں ہاتھ لپیٹتا اسے خود میں بھینچتا اسکے لبوں کی حرکت پر ہوش کھوتا اس پر جھکا تھا۔

ایزل آنکھیں پھاڑے اس جلاد کو اچانک اپنے اتنے قریب دیکھ رہی تھی کہ اپنے لبوں پر جھکتے دیکھ جلدی سے اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ گئ۔

حازق نے مدہوش ہوتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

سرپرائیز کیسا لگا۔وہ آہستہ سے اپنی کمر سے اسکا ہاتھ ہٹاتے پیچھے ہوتی بولی۔

حازق نے اسے پیچھے ہونے دیا اسکیے پوچھنے پر اسنے ارد گرد نظر دوڑائی۔

پورا کمرہ ریڈ اینڈ گولڈن غباروں سے سجا ہوا تھا۔

جبکہ فرش اور ٹیبلز کو گلاب کے پھولوں سے سجایا ہوا تھا۔

لائیٹس کے بجائے کینڈلز کی مدھم روشنی تھی۔

سامنے دیوار پر بڑا سا ہیپی برتھ ڈے ٹو لکھا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہلکا سا ہسا۔ اسکی بیوی عجیب تھی جو اسکی برتھ ڈے سے ایک پہلے ہی اسکی پری برتھڈے منا رہی تھی۔

لیکن انداز قاتلانہ تھا۔

لیکن برتھ ڈے تو کل ہے نا۔ دوبارہ اسپر نظریں گاڑھتے گھمبیر تا سے کہا۔

ہاں کل ہے بٹ کل سب نے وش کرنا ہے اور مرحو کو بھی تو مینے کرنا ہے اور کل سے ہوسپٹل میں اوور ٹائم بھی شروع ہو رہا تو اسلیے میں تمہیں ایڈوانس میں کر رہی ہو۔

وہ مدھم آواز میں جواب دیتی ٹیبل پر رکھے کیک کی طرف بڑھی۔

او کیک کاٹیں۔ کینڈل جلاتے اسنے اسے بلایا۔

حازق اسکی بچگانہ حرکتوں پر نفی میں سر ہلاتا اسکے قریب آگیا۔

لو کاٹو۔ اسکے سامنے نائیف کرتے کہا۔

حازق نائیف پکڑنے کی بجائے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچتا اسکی پشت اپنے سینے سے لگاتے اسکی کندھے پر تھوڑی رکھے اسکے نائیف والے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گیا۔

اب کاٹو۔ اسکی پیٹ پر دوسرا ہاتھ باندھتے مدھم آنچ دیتے لہجے میں کہا۔

وہ گلابی چہرے سے شرمیلی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسکا ہاتھ تھام کیک کاٹنے لگی۔

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔

Posted On Kitab Nagri

ہیپیی برتھ ڈے ٹو جو۔

ہیپی برتھ ڈے مائ اینگری مین۔

وہ کیک کاٹتے مدھم سا گنگنائ۔

حازق مسمرائیز ہوتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

ایزل نے کیک کا پیس اٹھاتے گردن ٹیرھی کرتے اسکے منہ کے آگے کیا۔

وہ نفی میں سر ہلاتا اسکا ہاتھ پکڑتے وہی کیک اسے کھلا گیا۔

ایزل نے ابھی کیک نگلا بھی نہیں تھا کہ حازق اسکی تھوڑی تھامتا اسکے لبوں پر جھک گیا۔

وہ لڑکھڑائی لیکن حازق اسکا رخ اپنی طرف کرتا اسکی کمر کو مضبوطی سے تھامتے شدت سے اسکے لبوں کی سرخی چرانے لگا۔

میر۔۔اسکی سرگوشی حازق کے لبوں میں ہی دب چکی تھی۔

ایزل کو لگ رہا تھا جیسے وہ آج اسکی ساری سانسیں پی کر ہی دم لے گا۔

اسنے اسکے سینے پر مکے برسائے۔

حازق اسکی ٹوٹتی سانسیں محسوس کرتا اسمیں اپنی سانسیں انڈیلتے لگا۔

ایزل نے غصے سے اسکے نچلے لب پر دانت گاڑھتے اچھا خاصہ زخم دے دیا۔

وہ متبسم ہوتا اسکی کمر کو سہلاتا اسکے لبوں کو چھوڑتا

Posted On Kitab Nagri

کیک انگلیوں پر لگاتا اسکی گردن پر مس کرتا اسکی گردن پر جھک گیا۔

گہری سانس اسکی گردن میں کھینچتے اسنے گردن پر لگے کیک کو اپنے طریقے سے کھایا کہ ایزل جو اسکے ہوش ٹھکانے لگانے آئی تھی اپنے لگ چکے تھے۔

حازق نے اسکی اسکی شہ رگ پر اپنی بئیر ڈر گڑی۔

ایزل لبوں کے بعد اچانک گردن پر اسکے لمس سے نڈھال ہو گئ اسکی شرٹ مٹھیوں میں دبوچتے اسکا جھٹکا دیا کہ وہ ہوش میں ائے۔

کیا ہوا جنگلی بلی آج جوابی کاروائی نہیں کرنی۔وہ اسے خود میں بھینچتے اسکی گردن کو اپنے لبوں سے گیلا کرتے خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

ایزل نے سرخ چہرے اور خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔

مجھے تمہیں وش ہی نہیں کرنا چاہئے تھا۔

کیوں بھول گئ مجھے دیکھتے ہی تم ترسی ہوئی مخلوق بن جاتے ہو۔وہ اسکی گردن پر ناخن گاڑھتے غرائی۔

حازق کا مدھم قہقہ گونجا۔

اچھا گفٹ تو دے دو۔۔وہ اسکی کمر سہلاتا اسے ریلیکس کرتے اسکی چہرے پر نظریں گاڑھتے بولا۔

ناک میں چمکتی وہ ہیرے کی نتھ حازق میر کی کمزوری بنتی جا رہی تھی۔

بے ساختہ جھکتے اسنے نرمی سے اس نتھ کو لبوں سے چھوا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل مسکراتے اسکی گردن میں بازو باندھ گئ۔

یہ سب گفٹ ہی تو تھا۔اسکی شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتے کہا۔

اور میں بھی۔مدھم سی سرگوشی کی۔

تو پھر یہ گفٹ میرا ہوا نا میں جو چاہوں کروں۔اسکا گال ہاتھ کی پشت سے سہلاتے گہری نظروں سے اسے دیکھتے کہا۔

ایزل کے گال کی گڈھے نمایاہوئے۔

حازق اسکے گڈھے کو گھورتے اسکے گال پر جھکتے اسی جگہ دانت گاڑھ گیا۔

میر۔ایزل کی چیخ بے ساختہ تھی۔

جبکہ حازق اب اسکے ہونٹ کے نچلے تل پر ظلم ڈھاتے اسکی رنگت بگاڑ چکا تھا۔

تم بہت ظالم ہو۔اپنے تل پر جلن محسوس کرتے خفگی سے کہا۔

جبکہ حازق اسکی نتھ پر بار بار لب رکھتا متبسم ہو رہا تھا۔

میر تمہیں مجھ میں سب سے زیادہ کیا پسند ہے۔اسکی شرٹ کا پہلا بٹن کھولتے اسکا دھیان بھٹکانے کو پوچھا۔

اسکے سوال پر بے ساختہ حازق نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

بتاو۔۔اسکے گردن میں بازو ڈالتے وہ اسکے پاؤں پر کھڑی ہوتی اسکے برابر ہو گی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جبکہ اسکا ہاتھ اسکی کمر سے ہوتا ساڑھی سے نمایا ہوتے پیٹ تک ایا۔

ایزل سمٹ سی گئ۔

م۔میر میرے سوال کا جواب دو۔اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے گلاب چہرے سے کہا۔

وہی دینے لگا ہوں۔اسکے ہونٹوں کا زور دار بوسہ لیتے انچ دیتے لہجے میں کہا۔

ایزل کا ہاتھ ہٹاتے وہ اسکے پیٹ پر اپنی انگلیاں چلاتے بیلی بٹن تک گیا۔

نرمی سے اسنے اپنی انگلیوں سے اسکے بیلی بٹن کو چھوا۔

ایزل کو کرنٹ سا لگا۔وہ اچھلی لیکن حازق کی مضبوط گرفت کی وجہ سے وہ اسکے حصار سے نکل نہیں پائ۔

حاذق کی آنکھوں میں خمار کی سرخی اس قدر گہری ہوئ تھی کہ ایزل تھوک نگل کر رہ گئ۔

گھر چلیں۔اسکی گردن میں چہرہ چھپاتے مدھم لہجے میں کہا۔

حازق اسکی بات ان سنا کرتا اسے اٹھاتا بیڈ کی طرف بڑھا۔

م۔میر نہیں۔اسکی زبان لڑکھڑائی۔

لیکن وہ اسے بیڈ پر اتارتے ایک گھٹنا بیڈ پر ٹکاتے اسکے دائیں بائیں ہاتھ رکھتا اس پر جھکا۔

تمہیں بتا تو دوں کہ مجھے گفٹ کتنا اچھا لگا۔کہتے وہ اسکے ہونٹوں پر جھکا۔

ایزل اسکی شرٹ سختی سے تھام گئ۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ حازق اسکے لبوں کو اتنی شدت سے سک کر رہا تھا کہ اسکی آنکھوں میں نمی بھر گئ۔

اسنے حازق کی گردن پر اپنے ناخن گاڑھے۔

لیکن وہ اسکی نچلے لب پر اپنی شدت دکھاتا اسکا سانس بری طرح سے پھلا گیا۔

ایزل کی آنکھ سے آنسو گرتا اسکے گال پر پھسلا۔

حازق اسکی آنکھوں میں نمی دیکھتا نرمی سے پیچھے ہوا۔

ایزل شبنمی آنکھوں سے اسے دیکھتے گہری سانسیں بھرنے لگی جب اسے اپنی ساڑھی کا پلو اپنے وجود سے کھسکتا محسوس ہوا۔

اسنے آنکھیں کھولتے حازق کو دیکھا۔

وہ اسکی گردن پر جھکا اسے اپنی شدتوں سے جامنی کرتا ایک جھٹکے سے اسکا پلو ہٹا گیا۔

ایزل تڑپ کر اسکے سینے سے لگی۔

حازق اسکے کھلے بالوں میں منہ چھپائے گہری سانس لینے لگا جیسے کسی نشئ کو اسکا نشہ ملا ہو۔

جبکہ اسکے ہاتھ اسکی کمر کی گہرائیوں کو ماپ رہے تھے۔

اسے خود سے الگ کرتے حازق نے اسکا سر تکیے پر رکھا۔ایزل سختی سے آنکھیں مینچ گئ۔

حازق کی سانسیں بھاری ہونے لگی جیسے کسی نے نشہ دے دیا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے ڈیپ بلاؤز پر جھکتا اسکی دھڑکنوں کو بلاؤز کے اوپر سے ہی اپنے لبوں سے چھوتا اسے بے حال کرنے لگا۔

سینے سے ہوتے اسکے لب ایزل کے پیٹ پر سرکنے لگے۔

ایزل کا چہرہ بھانپ چھوڑنے لگا۔اسکی مدھم سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں۔

جبکہ حازق اسکی سسکیوں پر مدہوش ہوتا اسکی پیٹ کو اپنے لبوں سے چھونے لگا۔ اسکی بیلی بٹن پر نظریں پڑتے ہی حازق کے گلے میں گلٹی واضح ہوئی تھی۔

وہ شدت سے اسکی بیلی بٹن پر جھکتا کبھی لبوں سے چھوتا تو کبھی دانت گاڑھتا ایزل کو تڑپا گیا۔

میر۔وہ گہری بھاری ہوتی سانسوں سے تڑپ کر اسے پکار گئی۔

اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اسے اپنی طرف کھینچا حازق اپنا چہرہ اسکے قریب لے ایا۔

ایزل تڑپ کر اسکے ہونٹوں کو اپنے لبوں سے ملاتے اسکی سانسیں انہیل کرنے لگی۔

وہ نرمی سے اسکے ہونٹوں کو چومتی حازق کو ہر حد سے گزر جانے پر مجبور کر رہی تھی۔

اپنی سانسیں بحال ہونے پر وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔

سرخ آنکھوں سے خود پر جھکے حازق کو دیکھا۔

حازق اسکے دیکھتے ہی اسے جھٹکے سے پلٹ گیا۔

اسکی سفید دودھیا کمر اسکے سامنے ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے بلاؤز کی ڈوریوں میں ہاتھ الجھاتا ایک جھٹکے سے انہیں کھول گیا۔۔

ایزل تکیے میں چہرہ چھپاتے خود کو اسکے حال پر چھوڑ گئ۔

جبکہ حازق اسکی کمر کے خم پر دانت گاڑھتا اسے سسکیاں بھرنے پر مجبور کر گیا۔

اسکی مدھم سسکیاں کمرے میں گونجتی مدھم تال پیدا کر رہی تھیں۔

حازق دیوانہ وار اسکی کمر کو چومتا تو کبھی اپنی شدت سے سرخ کر دیتا۔

میر۔ایزل نے نم لہجے میں پکارا۔

حازق اسکی نم سرگوشی پر اسکی کمر پر دانت گاڑھتا اسکے بلاؤز کی ڈوریاں بند کرتا اسکا رخ اپنی طرف کر گیا۔

کچھ ہی پلوں میں وہ اسکی حالت بگاڑ چکا تھا۔

چہرہ سرخ کندھاری تھا، لب اسکی شدت سے سرخ تھے جبکہ نچلے لب پر گہرا زخم تھا، گردن اسکی شدتوں سے جامنی تھی، ساڑھی کا پلو غائب تھا، بلاؤز کندھوں سے ڈھلکا ہوا تھا، وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے گہرے سانس بھر رہی تھی۔

تم مجھے ہر حد سے گزر جانے پر مجبور کر رہی ہو ایزل حازق میر شاہ۔

I want to taste you for the depths of your body۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی گردن پر ناک رگڑتے خمار آلودہ لہجے میں کہا۔

ایزل تھوک نگلتے اسے دیکھتے جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

واپس چلیں۔اسکے سینے سے لگتے کہا۔

واپس چل کر کیا تم میں سما سکتا ہوں۔اسکے لبوں کو انگوٹھے سے سہلاتے بے باکی سے پوچھا۔

ایزل نے اسکے کندھے پر مکا مارا۔

ابھی کے ابھی گھر چلو۔ورنہ میں آئیندہ کبھی ایسے تیار نہیں ہونگی۔وہ اسے دھمکی لگاتے اسکی گردن میں چہرہ چھپاتے اپنے دانت گاڑھنے لگی۔

حازق اسکی کمر سہلاتا اسے اپنا بدلہ اتارنے دے رہا تھا۔

چلو۔۔اسکی گردن سے چہرہ نکالتے اسکی شرٹ کھینچتے کہا۔

حازق مدہوش ہوتی نگاہوں سے اسے دیکھتا اثبات میں سر ہلا گیا۔

کیونکہ وہ بھی جانتا تھا اگر مزید یہاں رکا تو وہ دونوں بہکتے ہر حد سے گزر جائیں گے۔

اسکی ساڑھی کا پلو ٹھیک کرتے وہ اسے گود میں اٹھا گیا۔

ایزل اسکی گردن میں بانہیں ڈالتے اسکے سینے پر سر رکھ گئی۔

اسے سیٹ پر بٹھاتے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور کھینچتے اسے اپنی گود میں بٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

میر گاڑی ڈرائیو کرنی ہے تمہیں۔وہ گھبرا کر اسکی گود سے نکلنے کی کوشش کرتے بولی۔

میری ڈرائیونگ کے دوران تمہارے لب میرے لبوں سے ایک پل کو بھی ہٹنے نہیں چاہئیے ڈارلنگ ورنہ یہ گاڑی اب سیدھا ہنی مون سویٹ رکے گی۔

وہ اسکے لب وا کرتا اسکے زبان سے چھیڑ چھاڑ کرتا خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

ت۔تم پاگل ہو گئے ہو۔وہ سہم کر بولی۔

تم اچھے سے جانتی ہو مجھے۔گاڑی سٹارٹ کرتے سرد لہجے میں کہا۔

ایزل کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ہوی۔

ایک ہاتھ سیڑ ھیرہنگ وہیل۔پر رکھتے دوسرا ہاتھ اسکی گردن کے پیچھے رکھتے اسے اپنے لبوں پر جھکایا

ایزل بے بسی سے اسے دیکھتے اسکے ہونٹوں کو نرمی سے چومنے لگی۔

حازق مطمئن ہوتا سامنے دیکھتا گاڑی سلو سپیڈ پر کرتا اسکے برہنہ پیٹ کو اپنے ہاتھ سے چھونے لگا۔

ایزل کسمسای لیکن حازق کی وارننگ دیتی نگاہوں کو دیکھتے وہ اسکے گال پر ہاتھ رکھتی اسکے نچلے لب کو سک کرنے لگی۔

حازق کا ہاتھ اسکی بیلی بٹن کے ارد گرد گھومنے لگا۔

جبکہ ڈرائیونگ کی سپیڈ تھوڑی تیز کر دی۔

رات کافی ہو چکی تھی اسلیے سڑکیں خالی تھیں کوئی اکا دکا گاڑی ہی وہاں سے گزر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کبھی اسکے نچلے لب کو چومتی تو کبھی اوپر والے تو کبھی دانت گاڑھی دیتی۔

آدھے راستے میں ہی وہ بری طرح سے تھک چکی تھی اسکا حلق تک سوکھ گیا تھا۔

جبکہ آنکھیں نیند کے خمار سے بھاری ہوتی بند ہوتی چلی گئیں۔

اسکا سر ڈھلک کر پیچھے کو ہوا۔

حازق نے نرمی سے اسکا سر اپنے سینے پر رکھتے اسکے بالوں میں انگلیاں چلائیں۔

وہ مزید اس سے لپٹتی اسکی گردن میں چہرہ چھپا گئی۔

حازق متبسم ہوتا اسی خود میں بھینچ گیا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ گھر سے کچھ دور ہی تھے کہ اسکے سینے پر سر رکھے ایزل بے چین سی ہونے لگی۔ اسکے ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں چمکی۔ حازق چونک گیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا اسکا موبائل زور و شور سے بج اٹھا۔

ایزل اچانک تھرتھراہٹ اور آواز سے نیند میں ڈرتی چیخ مارتی اٹھ گئی۔

حازق کا پاؤں بے ساختہ بریک پر گیا۔ کیونکہ ایزل ابھی بھی بند آنکھوں سے چلاتی کانپ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل۔۔ جنگلی بلی کچھ نہیں ہوا آنکھیں کھولو۔وہ گاڑی روکتا جلدی سے اسکا گال تھپتھپاتے بولا۔

سلو ڈرائیونگ کی وجہ سے وہ لوگ کافی لیٹ ہو چکے تھے اس لیے ایزل گہری نیند میں چلی گئ تھی شائید

۔

ایزل کچھ نہیں ہوا۔۔وہ اسے مسلسل بڑبڑاتے دیکھتے اونچی آواز میں سختی سے بولا۔

ایزل پسینے سے تر ہوتی آنکھیں کھولتی اسے دیکھنے لگی۔

میر۔اسے اپنے سامنے دیکھتے وہ سسکی لیتے اسکے سینے سے لگتے زارو قطار رونے لگی۔

جنگلی بلی کچھ نہیں ہوا بس فون تھا۔وہ اسے خود میں بھینچتا اسکی کمر سہلاتا بولا۔

لیکن وہ اسکی شرٹ جکڑتے اور شدت سے رو دی۔

میر تم چھوڑ دو گے۔وہ اچانک سسکیاں بھرتے بولی۔

حازق کا دماغ بھک سے اڑا۔

کیا بکواس کر رہی ہو۔اسکا چہرہ سامنے کرتے وہ سرد لہجے میں دھاڑا۔

ایزل پہلے ہی سہمی ہوئی تھی اسکے دھاڑنے پر ہچکیاں لیتی اسکے لبوں پر لب رکھ گئ۔

میر میں تمہیں کس بھی کروں گی جب کہو گے جیسے کہو گے۔میں تم سے لڑائ بھی کروں گی، تمہاری شدت بھی سہوں گی لیکن تم مجھے چھوڑنا مت۔

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتی ہچکیاں لیتی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا۔

لیکن وہ کچھ بولا نہیں یقیناً ایزل نے کوئی خواب دیکھا ہے۔

برا خوب دیکھا ہے۔غصے کی شدت سے اسکی آنکھیں تک سرخ ہو رہی تھیں لیکن لہجہ اسکے برعکس نرم تھا۔

وہ جلدی سے سر ہلا گئی۔

کیا دیکھا ہے۔۔اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے نرمی سے پوچھا۔

بہت عجیب سا تھا میر۔پتہ نہیں کیسا۔گہری خوفناک سا دلدل جہاں تم مجھے چھوڑ آتے ہو۔میں تمہیں کتنا پکارتی ہوں لیکن تم مڑ کے بھی نہیں دیکھتے۔۔سسکیاں لیتے شکایتی انداز میں کہا۔

حازق نے گہری سانس بھری۔

کچھ نہیں ہوا بس خواب تھا تمہاری طرح عجیب تمنے سوچ بھی کیسے لیا حازق میر اپنی ملکیت، اپنے جنون کو کبھی چھوڑ سکتا ہے۔وہ جنونی انداز میں غرایا۔

ایزل نفی میں سر ہلاتا سکی گردن میں چہرہ چھپا گی۔مجھے کچھ نہیں پتہ لیکن اگر تمنے مجھے ہرٹ کیا یا چھوڑا نا تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔وہ اس سے بھی زیادہ سرد آواز میں غرائی۔

تم کبھی چھوڑنے کا سوچنا بھی مت ورنہ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے ہی مار دوں گا۔وہ اسکے لبوں کو چومتا متبسم ہوتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

پیچھے ہٹوا بھی کیسے دھاڑ رہے تھے اور اب کتنی جلدی بدل گئے۔وہ اسکے نرم لہجے پر نروٹھے انداز میں بولی۔

حازق اسکے نخرے دکھانے کی ادا پر مسمرائیز ہوا تھا۔

نرمی سے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے وہ اسکے ایک ایک نقش کو اتنی نرمی سے چھو رہا تھا کہ جیسے وہ کانچ سی گڑیا ہو۔

حازق کی نرمی پر وہ ہمیشہ پگل جاتی تھی۔

ابھی بھی مسکرا پڑی۔

شرم کرو ہم گھر سے کچھ ہی دور ہیں۔

اسکی گود سے نکلتے سیٹ پر بیٹھتے شرمیلی مسکراہٹ سے کہا۔

حازق مسکراتا گاڑی سٹارٹ کر گیا۔

ایزل اسے ایک نظر دیکھتے آگے ہوتے اسکا کالر کھینچتے اسے جھکاتے تیزی سے اسکی گردن پر دانت گاڑھ گئ۔

گڈ نائیٹ۔ تیزی سے کہتے وہ دروازہ کھولتے گھر کے اندر بھاگی۔۔

حازق اسکی کاروائ دیکھتا مدھم سا ہس دیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پاگل تھی جو شائید جانتی نہیں تھی کہ حازق میر اپنے جنون یا اپنی ملیکت کو کبھی چھوڑنے کا یا تکلیف دینا کو سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

لیکن وہ خود نہیں جانتا تھا کہ بہت جلد وہ اپنے اسی جنون کو اپنے ہی ہاتھوں سے بری طرح سے توڑنے والا تھا۔

کہ اسے ایک عرصہ ایزل شاہ کی بے رخی برداشت کرنی تھی۔

💞💞💞

مرحا اور حازق کی برتھڈے تھی اس لیے وہ لوگ انکے لیئے سرپرائز پلین کر رہے تھے۔ لیکن اس سے پہلے بارہ بجے انہیں وش کرنا تھا۔

بارہ بجتے وہ سب دبے پاؤں اپنے کمروں سے نکلے تھے۔

ایزل، اینارہ، زیان اور ارحم رات یہیں تھی جبکہ باقی بڑے کال پہ تھے۔

Posted On Kitab Nagri

بارہ بجے ہی وہ لوگ سب سے پہلے حازق کے روم کی طرف بڑھے تھے کیونکہ وہ مرحا سے پانچ منٹ بڑا تھا۔

مہر نے ڈوبلکیٹ کیز سے اسکا روم انلاک کیا اور وہ سارے ایکدم سے اندر ان ٹپکے۔

اوندھے منہ بیڈ پر سویا حازق آہٹ محسوس کرتا پل میں بیدار ہوا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سیدھا ہوتا تبھی ایک ساتھ سب کے چیخنے پر ہڑبڑا گیا۔

کیونکہ وہ سب ایک ساتھ چیخے ہی اتنی زور سے تھے۔

ہیپی برتھ ڈے حازق۔افف اسنے کانوں پر ہاتھ رکھتے سب کو دیکھا۔

کیا آپ لوگ چاہتے ہیں میں اپنی برتھ ڈے کے دن ہی کانوں سے بہرا ہو جاں و۔۔ وہ جس قدر معصومیت سے بولا سب ہس دیئے۔

ہیپی برتھ ڈے میری جان۔مینی مینی ہیپی ریٹرنز اوف داڈے۔مہر اسکا ماتھا چومتے بولی۔

ہیی برتھ ڈے میرے شیر۔مہر کے بعد مرتسم نے اسکا ماتھا چومتے وش کیا۔

ہیپی برتھ بگ برو۔میثم اسکے پاس بیٹھتا چہک کر بولا۔

وہ سر کو خم دیتا شکریہ کہنے لگا۔

وہ مسکراتا سب کی وشز وصولتا رہا جبکہ ایزل منہ میں انگلی دیئے دلچسپی سے اسکا بیزار چہرہ دیکھ رہی تھی وہ جانتی تھی حازق کو برتھڈے منانا بچوں والا کام لگتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ لوگوں ابھی یہیں ہیں جلدی چلیں پانچ منٹ ہو گئے مرحو کو نہیں وش کرنا۔ایزل کی نظر گھڑی پر پڑی تو جلدی سے بولی۔

ہاں چلو۔وہ سب بھی جلدی سے اٹھے تھے۔

ایزل سب سے پہلے باہر بھاگی تھی حازق اسکی پشت کو گھور کر رہ گیا۔جسنے اسے وش بھی نہیں کیا تھا۔

لیکن وہ بھول رہا تھا کہ کل ہی اسکی منکوحہ اسے بہت اچھے سے وش کر چکی تھی۔

وہ بھی مرحا کو وش کرنے کے لیئے اٹھ گیا۔

💞💞💞

وہ سب دبے پاؤں اسکے کمرے میں ائے تو وہ ٹیبل پر بارہ کا الارم سیٹ کیے جو بج رہا تھا گہری نیند میں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شائید وہ بھی حازق کو وش کرنے والی تھی لیکن تھکان کی وجہ سے وہ گہری نیند میں تھی۔

مرتسم کو اپنی بیٹی پر ڈھیروں پیار ایا۔

ہیپی برتھ ڈے میری جان۔وہ اسکے پاس بیٹھتا اسکا ماتھا چومتے بولا۔

مرحا کسمسائی۔

Posted On Kitab Nagri

ہیلی برتھ ڈے مرحو۔۔۔سب کے ایک ساتھ بولنے پر وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔

اسکی اڑی رنگت دیکھتے سب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

مینی مینی،ہیپی ریٹرنز اوف داڈے میری جان۔مہر اسکا ماتھا چومتے مسکراتے بولی۔

تھینکیو ماما،بابابٹ مجھے بھی حازق کو وش کرنا تھا بارہ بجے لیکن میری آنکھ ہی نہیں کھلی۔

وہ حازق کو اندر آتا دیکھ ناک چڑھا کر بولی۔

اسے چھوڑی،ہیپی برتھ ڈے مرحو جان۔ایزل اسے گلے لگاتے چیخی تو وہ مرحا ہس دی۔

تھینکیو جانم۔وہ اسکا نام دباتے حازق کو دیکھتے جان بوجھ کر شرارت سے بولی۔

حازق مسکراہٹ دباتا مہر کے اٹھنے پر اسکی دوسری سائیڈ بیٹھا۔

ہیپی برتھ ڈے پرنسز۔اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا۔

ایزل جو اسے دیکھتے اٹھنے لگی تھی مرحا کے پشت سے حازق اسکا ہاتھ تھام گیا۔

ہیپی برتھ ڈے آپی۔بہت شکریہ اس دنیا میں آکر ہمیں آپکی خدمت کا شرف بخشنے کا۔میثم اسکے پاس شرارت سے بولا۔

وہ ہس دی۔تھینکیو میرے چھوٹے سے خدمت گزار۔وہ اسکے بال بگاڑتے بولی۔

پھر بارہ باری سب نے اسے بھی وش کیا اور ان دونوں نے مل کے کیک کاٹا جو مہر نے خود بنایا تھا ان دونوں کے لئیے۔

Posted On Kitab Nagri

گفٹس وغیرہ دیتے انہیں رات کے دو بج چکے تھے نیند سے بے حال سب اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

جبکہ ایزل مرحا کے بیڈ پر ہی سو چکی تھی۔

کیا ہوا۔۔۔سب کے جانے کے بعد بدر کو وہیں کھڑے دیکھ اسنے حیرانگی سے پوچھا۔

یہ آپکے لیئے۔بدر نے ایک گفٹ باکس اسکی طرف بڑھایا۔

تھینکیو۔مرحا نے مسکراتے تھام لیا کیونکہ سب نے اسے اور حازق کو گفٹس دیئے تھے اس لیے وہ منع نہیں کر پائی۔

بدر ایک نظر اسے دیکھتا مڑ گیا۔

مرحا نے غور سے اس باکس کو دیکھا باقی سب کے گفٹس سے کچھ الگ سا تھا۔

تجسس نے اسنے بیڈ پر رکھتے باکس کو کھولا۔

واو۔اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

اس باکس میں چاکلیٹس، گلاب کے دو پھول، رنگ برنگی چوڑیاں، جھمکے اور اسکے ساتھ ایک لمبی سی سنہری ڈبیا پڑی تھی۔

اسنے جلدی سے ہاتھ بڑھاتے وہ ڈبیہ اٹھاتے کھولی۔

اندر ایک ڈائیمنڈ پائل تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ڈبل چین کی وہ پائل جسکے نیچے چھوٹے چھوٹے سے دل لٹک رہے تھے لیکن وہ آواز نہیں کر رہی تھی۔

کتنی پیاری ہے یہ۔وہ بے ساختہ پائل اپنے پاؤں میں پہن گئ۔

پاؤں کی پک کلک کرتے اسنے سٹوری لگاتے نیچے کیپشن پہ سب سے خوبصورت گفٹ لکھ دیا۔

اسے واقعی یہ تحفہ کافی یونیک اور خوبصورت لگا تھا۔

باقی چیزیں سمیٹتے وہ لائیٹس اوف کرتے جلدی سے سونے کے لیئے لیٹ گئ۔

جبکہ فون سکرول کرتے بدر کو مرحا کی سٹوری کا نوٹیفیکشن شو ہوا تو اسنے جلدی سے اوپن کی۔

وہ ساکت سارہ گیا۔دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے یہ پائل اتنی پسند آئے گی۔

اسکا دل کیا وہ جا کر خود اسکے پاؤں میں سجی اس پائل کو چھوئے لیکن پھر دل کی خواہش دبا گیا۔

باقی کی ساری رات اسنے اس تصویر کو دیکھتے گزاری تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ہمیشہ کی طرح انکی گرینڈ برتھ ڈے منائی گئ۔جہاں سب اپنے غم اور اداسیاں بھلائے انکی خوشی میں خوش ہو رہے تھے۔

پارٹی رات دیر تک چلتی رہی۔سب تھکے ہارے سے اپنے کمروں کی طرف گئے تھے۔

اگلے دن سے زندگی اپنے معمول کی طرف آچکی تھی۔ابان اور زمل کو گئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔

یہ ہفتہ نارمل ہی گزر گیا۔جب چانک ایک دن ساحل مرحا سے ملنے شاہ ولا آیا۔

مرحو یہ دیکھ یہ تیرے پہ بہت اچھا لگے گا۔

ساحل سامنے پڑا ڈوپٹہ اٹھا کر اسکے سر پہ اوڑھاتا بولا۔۔

مرحا ہس دی۔پاگل یہ برائیڈ لز کے لیئے ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ روشانے کی شادی کے کپڑے پیک کر رہی تھی۔

لیکن مجھے تم پہ یہ اچھا لگ رہا ہے میں تمہارے لیئے ایسا ہی بنواوں گا۔۔وہ کچھ ایسے لہجے میں بولا کہ مرحا ٹھٹھک گئ۔

اسے مہر اور مرتسم کی کل کی بات یاد آئ تھی۔

اچھا پھر میری شادی پہ ایسا گفٹ کر دینا۔وہ سر جھٹکتے بولی۔

جبکہ سیڑھیوں سے اترتے بدر نے ناگواری سے اس منظر کو دیکھا تھا۔وہ وہیں سے واپس مڑ گیا۔جانے کیوں اسے ساحل بہت برا لگتا تھا اتنا برا کے اسکا دل کرتا تھا کہ وہاں سے کہیں غائب کر دے ایسی جگہ جہاں سے وہ کبھی مرحا تک پہنچ نا سکے۔

کمر میں آتے اسنے ٹھک سے دروازہ بند کیا۔

دن بہ دن وہ مرحا کے لیئے پاگل جنونی ہوتا جا رہا تھا۔یہ محبت نہیں تھی محبت اسے تب ہوئ تھی جب وہ محبت کے معنوں سے بھی واقف نہیں تھا اسے محبت ہوئ بھی تو صرف اسکے نام سے تھی بن دیکھے۔

گہری سانس لیتے اسنے اپنی شرٹ کے اگلے دو بٹن کھولے۔

آنکھوں کے سامنے بار بار وہی منظر آ رہا تھا جب وہ اسے دلہن کا ڈوپٹہ اوڑھا رہا تھا۔

اسنے ٹیبل کو ٹھوکر مارتے اپنا غصہ اتارنا چاہا۔لیکن غصے کا گراف بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

اپنے بال مٹھیوں میں بھرتے وہ کتنی ہی دیر گہری سانسیں لیتا خود کو پر سکون کرتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر تیزی سے اٹھتا واشروم کی طرف گیا۔

منہ پر پانی کے چھینٹے مارتے اسنے اپنے اعصاب پر قابو پایا۔

کچھ سوچتے وہ تیزی سے باہر نکلتا نورین کے کمرے کی طرف بڑھا۔

ماما۔۔نوک کرتے وہ اندر ایا۔

نورین عالم کو سر درد کی دوائی دے رہی تھی وہ دونوں چونکے۔

کیا بات ہے بیٹا جی آپکو فرصت مل گئی کہ یہاں آپکے ماں باپ بھی ہیں۔عالم طنزیہ لہجے میں بولا۔

بدر ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

بھلا ماں بھی بھولنے والی ہستی ہیں۔اور رہی بات آپکی تو بس آپ بھی یاد ہی تھے۔

وہ نورین کو اپنے حصار میں لیتا اسکا ماتھا چومتے بولا۔

عالم نے اسے گھورا۔

اے خبر دار دور رہ کر بات کیا کرو میری بیوی سے۔وہ نورین کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا بولا۔

بدر نے مسکراہٹ دباتے نورین کو دیکھا جو دونوں باپ بیٹے کو گھور رہی تھی۔

اتنا ہی شوق ہے تو اپنی بیوی لے آؤ۔وہ نورین کو اپنے ساتھ بٹھاتا بولا۔

وہی سوچ رہا ہوں۔وہ صوفے پر بیٹھتا بولا۔

جبکہ اسکی بات سنتے نورین اور عالم کو جیسے صدمہ لگا۔

Posted On Kitab Nagri

نور مجھے لگتا ہے میرے کان بجنے لگے ہیں۔یار کسی ڈاکٹر کی اپائینٹمینٹ لیں۔ عالم اپنے کان مسلتا صدمے کی سی کیفیت میں بولا۔

جبکہ نورین کی حالت بھی اس سے کم نہیں تھے۔

نہیں بابا اپنے بلکل ٹھیک سنا آپکے کان نہیں بج رہے۔وہ مزے سے بولا۔

تم شادی کرنا چاہتے ہو۔نورین کی آواز بھیگی تھی۔

یس ماما۔وہ مسکرایا۔

مرحا کا نازک سراپا اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔

کون ہے وہ۔کس سے شادی کرنی ہے، جلدی بتاو ہم لوگ آج ہی رشتہ لے کر جائیں گے۔

وہ دونوں تیزی سے اسکی طرف بڑھتے بولے۔

بدر ہڑبڑا گیا۔

کیا کر رہے ہیں آپ لوگ آرام سے بتاتا ہوں سب۔وہ دونوں کو پکڑ کر اپنے پاس بیٹھاتا بولا۔

بولو بھی اب۔عالم نے اسے گھورا۔

میں مرحا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔وہ ایک نظر دونوں کو دیکھتا گلا کھنکھارتے بولا۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

نورین کی آنکھوں میں واضح ڈر چمکا تھا۔جبکہ عالم کا چہرہ بھی پھیکا سا پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیاہوا آپ دونوں خوش نہیں۔وہ دونوں کی خاموشی محسوس کرتا بے چینی سے بولا۔

مر حا کیوں۔نورین اپنی حالت پر قابو پاتے بولی۔

Because I love her

وہ لبوں پر دھیمی مسکراہٹ سجائے بولا۔

عالم نے نورین کو دیکھا اسنے بھی عالم کو دیکھا۔عالم نے اسے آنکھوں سے تسلی دی۔

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے میں مہر سے بات کروں گا۔وہ مسکراتے بولا۔

بدر کو تسلی ہوئی۔ٹھیک ہے آپ آج ہی بات کریں بلکہ ابھی چلیں۔وہ تیزی سے اٹھتا بولا۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے کرلیں گے۔نورین گھبرا کر بولی۔

نہیں ماما اتنا وقت نہیں ہے آپ ابھی بات کریں پلیز۔وہ التجائیہ بولا۔

کل کرنی ہے وہ آج ہی کرلیں۔کل بھی تو کرنی ہے۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے بدر ہم ابھی مہر سے بات کریں گے۔

عالم کچھ سوچ کر بولا۔

تو پھر جلدی جائیں نا انتظار کس چیز کا۔بدر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ خود جا کر بات کرلے۔

عالم اور نورین ہس دیئے۔

Posted On Kitab Nagri

جارہے ہیں اب انتظار تمہیں کرنا ہے۔

عالم اسکے بال بگاڑ کر کہتا نورین کو لیے کمرے سے باہر چلا گیا۔

بدر کچھ سوچتا موبائل نکلتا کسی کو میسیج کرنے لگا۔

لبوں پر دل فریب سی مسکراہٹ تھی۔

💞💞💞

یہاں کیوں لائے ہو اب بتاؤ بھی۔ مرحا مارگلہ کی پہاڑیوں کے بیچ و بیچ گاڑی روکتے دیکھ بے ساختہ بولی۔

سرپرائز ہے۔۔وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسکی آنکھوں پر بلیک پٹی باندھتا بولا۔

یہ کیوں۔وہ چونکی۔

بھروسہ رکھیں بس تھوڑی دیر۔وہ کہتا گاڑی کا دروازہ کا کھولتا باہر نکلا گیا۔

پھر اسکی سائیڈ اتے دروازہ کھولتے اسے باہر نکالا۔

بدر میں گر جاؤں گی۔وہ اسکا ہاتھ تھامتے خوفزدہ سی بولی۔

میں آپکو گرنے نہیں دوں گا۔وہ مضبوطی سے اسکا ہاتھ تھامتا بولا۔

وہ اسے کہیں لے جارہا تھا کہیں اونچائی پر مرحا کو فیل ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بس پہنچ گئے۔ مطلوبہ مقام تک پہنچتے وہ مسکراتے بولا۔

اچھا پھر پٹی تو ہٹاؤ جلدی سے۔ مرحا ایکسائیٹڈ سی بولی۔

بدر مسکراتا اسکی آنکھوں سے وہ سیاہ پٹی اتار گیا۔

مرحا نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو آنکھوں کے ساتھ منہ بھی کھل گیا۔

مارگلہ کی پہاڑیوں کے بیچ و بیچ سجا وہ اسلامباد کا موسٹ ہائیڈن سپورٹ تھا۔

شاہ اللہ دتا ریزورٹ۔ جہاں ہر طرف مختلف اقسام کے جھولے اور ایک ریسٹورنٹ تھا۔

لیکن آج وہ جگہ کچھ مختلف تھی۔

وہ پوری جگہ پھولوں سے سجائی گئی تھی۔ گلاب اور موتیے کے پھولوں سے۔

یہاں تک کے زمین کو بھی گلاب سے پھولوں سے ڈھکا ہوا تھا۔

اور وہ خود پھولوں سے بنے دل کے بیچ و بیچ کھڑی تھی۔

کینڈلز اور فیری لائیٹس نے اس جگہ کی خوبصورتی کو اور بڑھا دیا تھا۔

وہ مبہوت سی کھڑی دیکھتی رہ گئی۔

یہ سب۔ سرگوشی میں کہا۔

اسنے بدر کی تلاش میں نظریں گھمائیں تو اسے اپنے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے دیکھ اسکا دھڑکتا دل ساکت ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔

ب۔بدر یہ سب کیا ہے۔اسکا لہجہ لڑکھڑا گیا۔

پتہ نہیں۔۔وہ عجیب سے لہجے میں بولا۔

بس دل کیا آپکے لیئے یہ سب کروں تو کر دیا۔

میں جانتا ہوں آپکو جھٹکا لگا ہو گا لیکن میں اس سے زیادہ مزید انتظار نہیں کر سکتا پندرہ سال انتظار کے لیئے کافی ہیں۔وہ مدھم سا ہسا۔

اسکی ہسی آج بھی ویسی تھی مبہوت کر دینے والی۔

پندرہ سال۔مرحا نے حیرت سے سرگوشی کی۔

ہاں پندرہ سال۔پندرہ سال سے آپکے نام سے محبت کی ہے۔اور آج آپسے عشق۔وہ شدت جزب سے بولا۔

مرحا سانس روک گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جب پہلی بار آپکے بارے میں سنا تھا پتہ نہیں کیوں آپکے نام سے عجیب سے انسیت سی ہوئ تھی پھر وہ نام اچھا لگنے لگ اور ایک دن مہرمامی کے ساتھ انہیں کے جیسی چھوٹی سی فیری کی جھلک دیکھی تو دل نے شور مچا دیا کہ یہی چاہیئے اور ہر حال میں چاہیئے۔

وہ سر جھکائے مدھم لہجے میں کہہ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کب، کہاں، کیسے میری محبت آپکے نام سے پروان چڑھتی گئ۔اور جب پندرہ سال بعد آپکو پہلی بار دیکھاتو پتہ لگا کہ میں تو عشق کی حدوں پر کھڑا ہوں۔

وہ عشق جو مجھے آپکو دیکھے بغیر صرف آپکے نام سے آپکے زکر سے ہوااور پھر آپکو دیکھ کر اسکی جڑیں مضبوط ہو گئیں اتنی مضبوط کہ اب انہیں ہلا پانا ناممکن ہے۔

اور میں انہیں ہلانا بھی نہیں چاہتا بلکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میری بن کے میرے عشق کو کامل کر دیں۔وہ سر اٹھائے اسکی بھوری آنکھوں میں دیکھتا بولا۔جزبات کی شدت سے اسکی آواز میں لرزش سی تھی۔

مرحا کی آنکھوں میں نمی بھر گئ یہ زندگی نے اسے کس دوراہے پر لا کھڑا کیا تھا۔

کل ہی مہر نے اسے بتایا تھا کہ زینی نے ساحل کے لیئے اسکا ہاتھ مانگا ہے۔

اسے بھی تو کل ہی پتہ چلا تھا کہ ساحل اسے پسند کرتا ہے۔

اب اسے ساحل اور بدر میں سے کسی ایک کو چننا تھا۔

ساحل کو وہ بہت اچھے سے جانتی تھی وہ اسکی زندگی کے ہر ایک پہلو سے واقف تھی کہیں نا کہیں اسکا دل ساحل کے لیئے رضامندی تھا لیکن بدر۔بدر سے اسے بہت عجیب فیلینگز آتی تھیں وہ کبھی بدر کے لیئے ایسا نہیں سوچ پائے گی وہ جانتی تھی۔

وہ بے ساختہ نفی میں سر ہلا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

بدر کا چہرہ لمحوں سے سفید پڑا۔

میں جانتا ہوں یہ سب آپکو عجیب لگ رہا ہے ایسے اچانک لیکن آپ وقت لے لیں جتنا چاہئے اتنا وقت ۔۔وہ خود پر قابو پاتا بولا۔۔ابکی بار آواز خوف سے کانپی تھی۔

نہیں۔مرحا کے لب ہلے۔

کیوں۔وہ بے بسی سے چیخ ہڑا۔

نیلی آنکھوں میں سرخی کے ساتھ آنسوں کی لکیر بھی واضح تھی۔

جبکہ مرحا کا چہرہ آنسوں سے تر تھا۔

ملکہ رو کیوں رہی ہیں۔وہ بے چین سا بولا۔

مرحا نے اسکے طرزِ مخاطب پر ہچکی لی۔

وہ چاہ کر بھی بدر کو نہیں چن پا رہی تھی۔

م۔میں ساحل سے م۔محبت کرتی ہوں۔کانپتے لہجے میں کہا۔

وہ خود بھی جانتی تھی کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے لیکن وہ بدر کو نہیں چن سکتی تھی اسے بدر سے خوف آتا تھا بدر ویسا نہیں تھا جیسا اسنے اپنے لائف پاٹنر کے لئیے سوچا تھا وہ عجیب تھا بہت عجیب۔

اسکے لفظوں کے تھپڑ نے بدر کو جیسے بے جان کر دیا ہو۔

وہ جو گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا بے جان ہوتا پیچھے گرا۔اسے اپنی سانس تھمتی سی محسوس ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

محبوب کے منہ سے کسی اور کے لیئے اعتراف محبت سننا انگاروں پر چلنے کے مترادف تھا۔

اسکی پلکوں پر اٹکے آنسو ٹوٹ کر اسکے چہرے پر پھسلے۔

مرحا اسکی حالت دیکھتے خوفزدہ ہوئ تھی۔

ا۔ایم سوری بدرم۔میں۔وہ آگے کچھ بول نہیں پائ منہ پر ہاتھ رکھتے وہ اپنی ہچکیاں دباتی الٹے پاؤں وہاں سے بھاگی تھی۔

بدر ساکت سا اسے وہاں سے جاتے دیکھتا رہ گیا۔

اسکا دل بین کر رہا تھا۔

اسنے بھیگی آنکھوں سے مارگلہ کی ان پہاڑیوں کو دیکھا۔

جو اسکے ٹوٹے دل کی گواہ تھیں۔لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ

یہ کہانی پرسوں پہلے کی ہے۔

مارگلہ کی انہیں خوبصورت سڑکوں پر عشق کی داستاں کی۔جہاں برسوں پہلے ایک دل ٹوٹا تھا اور آج پھر سے ٹوٹا تھا۔

یہ مارگلہ کی خوبصورت پہاڑیاں برسوں پہلے ایک سید زادے کے آنسوں کی اسکی تڑپ کی گواہ رہی ہیں۔

اور آج۔آج وقت نے ایک پھر خود کو دہرایا تھا اور کہانی واپس موڑ پر آکھڑی ہوئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وقت وہی تھا، چہرے وہی تھے بس بدلے تھے تو رشتے اور نام۔

کل جس جگہ امن کھڑا تھا آج اس جگہ بدر عالم شاہ کھڑا تھا۔

اسی کے جیسا سفاک اور ٹوٹ کر عشق کرنے والا اور شائید اسنے قسمت بھی اسکے جیسے ہی پائی تھی۔

برسوں پہلے امن کو ٹھکرانے والی مہر ماہ شاہ تھی اور آج بدر کو ٹھکرانے والی مرحا مرتسم شاہ تھی۔

آج وہ اس موڑ پر کھڑی تھی جہاں کل اسکی ماں تھی۔

فرق صرف اتنا تھا کہ مہر ماہ شاہ نے اپنے محرم کو چنا تھا جبکہ مرحا شاہ نے اپنی محبت کو چنا تھا۔

برسوں پہلے بھی امن کا دل ٹوٹا اور برسوں بعد بھی۔

امن تو مہر ماہ کی جدائی سہتے موت کے گھاٹ اتر گیا۔

یہ تو اب وقت ہی بتا سکتا تھا کہ کیا بدر بھی قسمت کی اس ستم ظرفی کو خاموشی سے سہتے مر جائے گا۔

یا پھر قسمت سے لڑ کے اپنے عشق کو اپنا بنائے گا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

*جب کہا تھا محبت گناہ تو نہیں

پھر گناہ کے برابر سزا کیوں ملی

زخم دیتے ہو کہتے ہو سیتے رہو

Posted On Kitab Nagri

جان لے کر کہو گے کے جیتے رہو

پیار جب جب زمین پر اتارا گیا

زندگی تجھ کو صدقے میں وارا گیا

پیار زندہ رہا مقتولوں میں مگر

پیار جس نے کیا ہے وہ مارا گیا

حد یہی ہے تو حد سے گزر جائیں گے

عشق چاہے گا تو چپ چاپ کر جائیں گے

یہ محبت میں نکلی ہوئی فال ہے

عشق تو لال ہے

عشق تو لال ہے

عشق تو لال ہے*

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ فقیروں کی طرح مارگلہ کی پہاڑیوں پر بیٹھا تھا۔ آنسو اسکا چہرہ بھگوتے جا رہے تھے۔ اسکے لبوں سے سسکیاں نکل رہی تھی۔ چیخیں فریادیں جو ان پہاڑیوں سے ٹکراتی واپس اسی تک آتی۔

اپ نے صرف اپنا چہرہ ہی نہیں اپنی پھوٹی قسمت بھی مجھے دی ہے۔ کیوں۔۔؟ وہ سر اٹھائے آسمان کو دیکھتا چیخا تھا۔

اسے آج امن سے شکوہ ہوا تھا۔

تبھی اسے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا۔

اسنے جھٹکے سے پیچھے مڑتے دیکھا۔

وہ ساکت رہ گیا۔

وہ جو کوئی بھی یقیناً خدا کا پسندیدہ تھا انکی پیشانی پر چمکتا محراب اس بات کا گواہ تھا۔

انکے چہرے پر اس قدر نور تھا کہ بدر سانس روک گیا۔

سفید ڈاڑھی والا وہ شخص مسکرایا۔

انکی عمر شائید ستر، اسی برس کے قریب ہو گی۔

او جھلیا روتا کیوں ہے۔ اس بار اسے تیری ہی قسمت میں لکھا گیا ہے۔

وہ اسکے چہرے پر چمکتے آنسوں کو دیکھتے ہلکا سا مسکراتے بولے۔

آپ جانتے ہیں۔۔ بدر نے ٹرانس کی سی کیفیت میں انہیں دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آج سے نہیں برسوں پہلے سے یہاں سے کئ میل دور اس سڑک پر اسکا دل ٹکرے ٹکرے ہوا تھا۔ انکا چہرہ اداس ہوا۔

انکی آنکھوں میں ازیت سی ہلکورے لے رہی تھی۔

بدر نے انکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔ انکی نظریں پہاڑی کے نیچے کسی سڑک پر مرکوز تھی۔

اس دن، اس رات وہ بھی بہت رویا تھا، تڑپا تھا اور پھر باقی کی جتنی سانسیں بچی وہ تڑپتا ہی رہا تھا۔

وہ اداسی سے مسکراتے بولے۔

آپ کون ہیں۔ وہ اپنا چہرہ صاف کرتا بولا۔

اللہ کا بندہ ہوں سالوں پہلے اسکے ایک بندے کو مسجد کے باہر تڑپتے دیکھا اور آج سالوں بعد پھر لگا کہ وہ سامنے آ کھڑا ہوا ہو۔

وہ اپنی نم آنکھیں صاف کرتے بولے تھے۔

ہاں یہ وہی مسجد کے امام تھے جنہوں نے امن کو امن سے بلال بنایا تھا۔

اسکے نصیب میں وہ نہیں تھی لیکن تیرے نصیب میں تیری ملکہ لکھی ہے جا پالے اسے کر لے اپنے عشق کو کامل۔

وہ اسکا کندھا تھپتھپا کر کہتے اٹھ کھڑے ہوئے۔

بدر بے یقینی سے انکی پشت دیکھتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر اچانک اسکا قہقہ گونجا۔

وہ م۔میری ہیں۔میرے نصیب میں لکھی گئی ہیں۔وہ ہستے ہوئے رو دیا اور روتے ہوئے ہس دیا۔

💞💞💞

مہر اور مرتسم خاموشی سے دونوں کو دیکھنے لگے انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔اور وہ کیا کریں۔

مہر کو لگ رہا تھا کہ جیسے سالوں پہلے کا وقت دوبارہ ان کھڑا ہوا ہے جہاں مرحا کو بدر اور ساحل میں سے ایک کو چننا تھا آج وہ بدر کو چن سکتی تھی لیکن یہ تو اسکی بیٹی ہی کر سکتی تھی۔

مرتسم نے گہری سانس بھری۔

بدر ایک پرفیکٹ لائیف پاٹنر ہو سکتا ہے اسمیں کوئی شک نہیں۔لیکن مینے تمہیں بتایا ہے کہ ساحل کا پرپوزل بھی آچکا ہے جو ہم مرحا کو بتا چکے ہیں اور بدر کے بارے میں بھی بتائیں گے یہ اب مرحا پر ڈیپینڈ کرتا ہے وہ کس کو چنتی ہے۔مرتسم سنجیدگی سے بولا۔

نورین لب بھینچ گئی۔جانے کیوں اسے آج بدر میں امن نظر آرہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں سمجھ سکتا ہوں۔ مرحا کی لائیف ہے وہ جسے چوز کرے گی سوچ سمجھ کر ہی کرے گی ہمیں کوئ مسلہ نہیں۔

عالم مسکراتا بولا۔

لیکن کہیں نا کہیں دل اندر سے خوفزدہ تھا وہ اپنے بیٹے سے واقف تھا جو بہت کم کسی چیز یا انسان کی طرف متوجہ ہوتا تھا لیکن۔ اگر ہو جاتا تھا وہ اسے اپنی پوری شدتوں سے چاہتا تھا اور مرحا وہ تو جیتی جاگتی انسان تھی اسے کتنی شدت سے چاہتا ہو گا وہ۔

میں جانتی ہوں آپ دونوں کیا سوچ رہے ہیں لیکن اسکا فیصلہ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے زندگی مرحا نے گزارنی ہے وہ جسے چاہے گی ہم بس اسکے خوشی میں خوش ہیں۔ میں جانتی ہوں دونوں میں کسی ایک کا دل ٹوٹے گا لیکن ہم مرحا کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔ وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

عالم نے اسکا جھکا سر دیکھا تو آگے بڑھتے نرمی سے اسے خود سے لگایا۔

میں جانتا ہوں میری جان اور وعدہ کرتا ہوں اس سے ہمارے رشتوں پر کوئ اثر نہیں پڑے گا۔ وہ نرمی سے بولا۔

مہر خاموش رہی۔

جانے کیوں اسے بہت خوف سا آرہا تھا۔ کہیں نا کہیں وہ جانتی تھی مرحا کسے چنے گی۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

پھوپھو مرحو کہاہے۔۔؟وہ ماہم اپیا کے قریب آتا ادھر ادھر دیکھتا بولا۔

مرحاتو کافی دیر پہلے بدر کے ساتھ گئ تھی۔خیریت۔ماہم نے اسکا بے چین چہرہ دیکھ حیرت سے پوچھا۔

جی وہ بس ایک کام تھا۔وہ کہتا تیزی سے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

جانے کیوں اسے بے چینی سے ہو رہی تھی۔اور یہ بے چینی اسے تب ہوتی تھی جب اس سے جڑا وجود اسکی جڑواں مرحا کسی تکلیف میں ہو۔

وہ اسکی جڑواں تھی اسکی تکلیف وہ محسوس کر سکتا تھا۔

ابھی بھی وہ کمرے میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب اچانک اسکا دل گھبرانے لگا عجیب سی بے چینی ہونے لگی تھی۔بار بار مرحا کا خیال آرہا تھا اس لیے وہ ہر کام چھوڑتا اسکی تلاش میں نکل پڑا۔

اسنے مرحا کی لوکیشن چیک کی جو مہر کے فلیٹ کی تھی۔وہ حیران ہوا مرحا بدر کے ساتھ رات میں مہر کے فلیٹ کیا کر رہی تھی۔

سر جھٹکتے وہ تیز ڈرائیونگ سے مہر کے فلیٹ پہنچا۔

وہ گاڑی پارک کرتا دروازے تک ایا۔

بیل دی تو دوسری بیل پر ہی ڈور کھل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا حازق کو اپنے سامنے دیکھتے ایک پل کو گھبرائی۔

پھر اپنے تاثرات پر قابو پاتے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔

وہ جانتی تھی وہ اسکی لوکیشن سے یہاں پہنچا ہے۔

اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو۔

دروازہ بند کرتے اسے دیکھا۔اسکی سرخ سوجھی آنکھیں دیکھتے حازق کے دل کو کچھ ہوا۔

اسکے قریب آتے نرمی سے اسکا ماتھا چومتے اسے خود سے لگایا۔

کیا ہوا۔۔اسکا سر ہلاتے نرمی سے پوچھا۔

مرحا اسکا حصار پاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

حازق نے اسے رونے دیا وہ جانتا تھا یقیناً بات کوئی بڑی ہے ورنہ وہ چھوٹی چھوٹی سی باتوں پر کبھی ایسے نہیں روتی تھی۔

وہ نرمی سے اسے تھپکتا رہا۔کچھ دیر بعد وہ خاموش ہوئی تو حازق نے اسکا چہرہ سامنے کیا۔

کیا ہوا ہے۔ابکی بار لہجے میں سنجیدگی بھی تھی۔

مرحا اسے دیکھتے اسکا ہاتھ ہٹاتے پیچھے ہوئی۔

ٹیبل سے ٹشو اٹھاتے اسنے اپنی آنکھیں صاف کیں۔

بدر نے مجھے پرپوز کیا ہے اج۔رونے کی وجہ سے بھاری ہوتی آواز میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق چونکا نہیں وہ جانتا تھا بدر مرحا کو پسند کرتا ہے۔

لیکن مرحا کی اگلی بات پر حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

مرحا اسے سب بتاتی گی۔

بچپن سے۔۔وہ آہستہ سے بڑبڑایا۔

وہ سر ہلا گئ۔

وہ ہمیشہ سے ہی اس سے اپنی ساری باتیں شئیر کرتی تھی۔وہ اس سے کچھ بھی چھپاتی نہیں تھی۔

تم نے انکار کر دیا ہے تو پھر یہ آنسو کیوں۔اسکا سر تھپکتے بغور اسکا سرخ چہرہ دیکھتے پوچھا۔

مینے انکار کر دیا ہے کیونکہ وہ مجھے بہت عجیب لگتا ہے حازق۔میں اسکے ساتھ پوری لائیف گزارنے کا سوچ بھی نہیں سکتی وہ بہت سیریس ٹائپ بندہ ہے اور میں ایسی نہیں۔

لیکن میں اسکا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی۔میرے انکار پر اسکا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا تھا۔حازق وہ رو رہا تھا۔اور مجھے اسکا دل توڑنا بہت برا لگ رہا ہے۔

میں اسکا دل نہیں توڑنا چاہتی لیکن میں اسے ایکسیپٹ بھی نہیں کر سکتی۔وہ اسکے سینے میں چہرہ چھپائے پھر سے رو دی۔

اسکے سامنے ابھی تک بدر کا سفید چہرہ اور آنسوں سے بھری آنکھیں گھوم رہی تھیں۔

بے شک وہ جتنی بھی مضبوط تھی لیکن وہ اپنی ماں کی طرح وہ نرم مزاج اور نرم دل رکھنے والی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے اس سے جھوٹ کیوں بولا۔۔اسے صوفے پر بٹھاتے پوچھا۔

اس لیے کہ وہ پوری طرح سے مجھے بھول جائے۔سوں سوں کرتے کہا۔

بھول جانا آسان ہوتا ہے کیا۔۔اسے پانی دیتے حازق عام سے لہجے میں بولا۔

لیکن اسکی بات کا پس منظر سمجھتے مرحا سر جھکا گئ۔

ڈونٹ وری یہ تمہارا حق ہے اپنی مرضی سے اپنا پاٹنر چوز کرنا۔

اسے خود سے لگاتے نرمی سے تھپکتے کہا۔

مرحا اسکی شفقت بھری آغوش میں آنکھیں موند گئ۔

اسکا سر شدید پھٹ رہا تھا۔لیکن حازق سے بات کر کے وہ اچھا محسوس کر رہی تھی۔

اسے بدر کی ٹینشن تھی بس وہ ٹھیک ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

وہ جلدی سے فریش ہو کے نیچے آئ لیکن وہ آج بھی پچھلے ایک ہفتے کی طرح اسکے اٹھنے سے پہلے ہی جا چکا تھا۔

وہ آنسو پیتے ناشتہ کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

تبھی سونیا چہکتی ہوئی وہاں آئی۔

اسلام و علیکم بھابھی!!اسکے قریب بیٹھتے کہا۔۔

زمل نے زیر لب جواب دیا۔

وہ سانولی سی رنگت والی منموہنی سی لڑکی تھی۔

زمل کو اسے دیکھ ہمیشہ اینا رہ یاد آتی تھی۔اسکی سونیا سے اچھی دوستی ہو گئ تھی۔

لیکن سونیا کالج چلی جاتی تو وہ پھر سارا دن بور ہوتی رہتی۔

سونیا کو اسنے اپنے ساتھ ہی ناشتہ کرنے کی اوفر کی تھی آبان تو چلا جاتا تھا اور اس سے اکیلے ناشتہ نہیں ہوتا تھا اسلیے وہ ناشتہ اور ڈنر سونیا کے ساتھ ہی کرتی تھی۔

کیونکہ آبان تو رات اسکے سونے کے بعد ہی واپس آتا تھا۔

اوکے بھابھی اللہ حافظ !!سونیا جلدی سے ناشتہ کرتے اسکا گال چومتے اپنا بیگ اٹھاتے چلی گئ۔

زمل اداس نظروں سے اسکی پشت دیکھنے لگی۔

زندگی ایسی ہو گئ تھی ایسا تو اسنے کبھی نہیں سوچا تھا۔کیا اسکی ساری زندگی ایسے ہی کٹنے والی تھی۔

بھرائی آنکھوں سے سوچا۔

وہ پہلے والی زمل سے بہت مختلف لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہر وقت نم آنکھیں، پھیکا سا اداس چہرہ، رف سا حلیہ وہ کہیں سے بھی پندرہ دن کی دلہن نہیں لگ رہی تھی۔

نہیں ایسے نہیں چل سکتا مجھے آبان سے بات کرنی ہے میں انسے معافی مانگوں گی میں اب اور یہ سب برداشت نہیں کر سکتی۔

آنکھیں رگڑتے سوچا۔

💞💞💞

وہ ٹی۔وی لاؤنج میں بیٹھی آبان کا انتظار کر رہی تھی آج تو اماں اور سونیاں بھی جلدی چلی گئ تھیں اور اسے اکیلے اس گھر میں خوف سا آرہا تھا۔اور آج موسم بھی برآلودہ سا تھا۔

اسنے ان دونوں کو رکنے کا کہا لیکن سونیا کو اپنی فرینڈ کے گھر گروپ سٹڈی کے لیئے جانا تھا اور اماں کی طعبیت آج خراب تھی۔

ڈر سے اب اسے رونا آرہا تھا۔

یکدم باہر سے بادل گرجنے کی آواز آئ تو وہ چیخ کر کانوں پہ ہاتھ رکھتے خود میں سمٹ گئ۔

بارش شروع ہو چکی تھی اور اسکے ساتھ ہی لائیٹ بھی چلی گئ۔

ا۔ابان۔اسنے روتے ہوئے پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

موبائل کی ٹارچ جلاتے وہ جلدی سے باہر بھاگی۔

سرونٹ کوارٹر میں اس وقت ویسے بھی اندھیرا ہوتا تھا کیونکہ اماں ساری لائیٹس اوف کر کے ہی سوتی تھی شائید اس لیے انہیں بھی پتہ نہیں چلا۔

وہ موبائل کی ٹارچ جلائے سرونٹ کوارٹر کی طرف بھاگی لیکن وہ داخلی دروازے سے تھوڑا دور تھا اور زمل کو وہاں جاتے ہوئے ڈر لگ رہا تھا۔

بارش کی تیز بوچھاڑ اسے پل میں بھگو چکی تھی۔

کیونکہ آسمان پر بہت تیز بجلی چمک رہی تھی۔

بابا۔باہر دروازے کے ساتھ نیچے بیٹھتے سسکتے پکارا۔

بابا پلیز آجائیں۔۔گھٹنوں میں منہ چھپائے وہ شدت سے رو دی۔

بارش اسے بھگوتے جا رہی تھی کہ اسکا وجود کانپنے لگا۔

اسکا سانس بند ہو رہا تھا لیکن اسمیں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اندھیرے میں ڈوبے اس گھر میں جا کر انہیلر لے آئے۔

تقریبا پنتالیس منٹ تک وہ وہاں بیٹھی سکتی رہی۔

تبھی باہر گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔

گارڈز نے بھاگ کر دروازہ کھولا تو آبان کی گاڑی اندر آئی۔

Posted On Kitab Nagri

زمل خود میں سمٹی ویسے ہی بیٹھی رہی۔

مین گیٹ دور تھا بلکل سرونٹ کوارٹر کے ساتھ وہ جانتی تھی آبان نے ابھی گاڑی پورچ میں پارک کرنی ہے پھر اس طرف آنا ہے۔

جیسے ہی پورچ میں گاڑی رکی آبان سر پہ ہاتھ رکھے بارش سے بچتا جلدی سے اندر کی طرف بڑھا لیکن سامنے دہلیز پر بیٹے وجود کو دیکھتے اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

زمل۔زیر لب دہراتے اسکی طرف بڑھا۔

زمل یہاں کیوں بیٹھی ہو۔اسکے قریب بیٹھتے آبان نے اونچی آواز میں اسے پکارا۔

زمل نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

آبان۔۔سسک کر کہتے وہ اسکے سینے سے لگی۔

آبان ساکت رہ گیا۔

بارش ان دونوں کو پوری طرح بگھو چکی تھی۔

ا۔بان مجھے اندر بہ۔ت ڈر لگ رہا تھا۔اندھیرا ہو گیا ہے ا۔ندر۔

مج۔ھے اس بڑے گھر سے خوف آتا ہے۔

میں کھ۔بی اکیلی ن۔نہیں رہی۔می۔نے غلطی کی پل۔یز اتنی بڑی سز۔امت دیں۔م۔مجھے ڈر لگتا ہے تن۔ہائی سے اندھیرے سے۔ب۔بابا ہوتے تو ک۔کبھی مجھے ایسے نا چھوڑتے۔

Posted On Kitab Nagri

شدت سے روتے ہچکیاں بھرتے کانپتے لہجے میں کہا۔

آبان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔زمل نے جو غلطی کی وہ ایک طرف لیکن اسکو یوں اکیلا چھوڑنا آبان کی غلطی تھی وہ جانتا تھا وہ کتنی حساس ہے۔

اور سب سے بڑی بات وہ اسکے ولی کی بابا کی بیٹی ہے۔ابھی جس طرح اسنے کہا کہ بابا ہوتے تو کبھی مجھے ایسا نا چھوڑتے یہ بات اسکے دل کو لگی تھی۔

وہ بے ساختہ اسکے گرد حصار باندھ گیا۔

ریلیکس میں ہوں نا۔اسے کھڑا کرتے خود میں بھینچتے کہا۔

تب تک گارڈز شائید جرنیٹر اون کر چکے تھے وہ اسے لیے اندر کی طرف بڑھا۔

وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔

آبان نے اسے صوفے پر بٹھاتے جلدی سے ٹیبل پر پڑا اسکا انہیلر اٹھاتے اسے دیا۔

اسے گارڈز پر شدید غصہ آرہا تھا جنہوں نے اب جنریٹر اون کیا تھا وہ جانے کب سے وہاں بیٹھی سسک رہی تھی۔

پیو۔زمل نے انہیل کر لیا تو اسے پانی کا گلاس دیا۔

ٹھیک ہو تم۔فکر مندی سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی سرخ سوجھی آنکھیں اس بات کی گواہ تھیں کہ وہ کافی دیر سے رو رہی تھی۔

کپکپاتے ہونٹ بھی نیلے پڑ چکے تھے جبکہ اسکے گیلے کپڑے اسکے بدن سے چپکتے اسکے خدوخال واضح بیان کر رہے تھے۔وہ نظریں چرا گیا۔

تم چینج کر لو ورنہ بیمار وہ جاؤ گی۔نرمی سے کہا۔

زمل بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

اسکی سیاہ آنکھوں میں سرخی کی لکیر آبان کو پاگل سی کر گئ تھی وہ خوبصورت تھی وہ جانتا تھا لیکن اسکی یہ سیاہ آنکھیں سب سے زیادہ آبان کو گھائل کرتی تھیں۔

چلو۔اسکا ڈر سمجھتے اسکا ہاتھ پکڑتے اٹھایا اور اسکے ساتھ ہی کمرے کی طرف بڑھا۔

میں یہیں ہوں تم چینج کر لو۔اسکے کمرے کے باہر رکتے کہا۔

زمل کپکپاتے وجود سے سر ہلاتے جلدی سے اندر کی طرف بڑھی کیونکہ اسے شدید ٹھنڈ لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آبان خود بھی بھیگ چکا تھا اسلیے چینج کرنے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں چینج کرتے نیچے آ گئے۔

آبان اسکے لیئے کافی بنا رہا تھا کیونکہ وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔اسے شائید بخار ہو چکا تھا۔

کافی بنا کر اسے دیتے اسنے گارڈز کی اچھی خاصی کلاس لی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زمل کا سر چکرا رہا تھا اسے شدید ٹھنڈ لگ رہی تھی۔ آبان جب واپس کچن میں آیا تو وہ کانپتے اپنے بازو فولڈ کیے شائید سردی سے بچنا چاہ رہی تھی۔

روم میں چلو۔ وہ اسکے کانپتے وجود کو دیکھتا فکر مندی سے بولا۔

زمل تیزی سے آگے بڑھتے اسکے سینے میں اسمائ۔

آبان ایک بار پھر ساکت ہوا تھا۔ وہ بار بار اسکے سینے سے لگتے اسکے جزبات بھڑکا رہی تھی۔

ا۔ابان مجھے ٹھ۔نڈ لگ رہی تھی۔نیلے پڑتے ہونٹوں سے کہا۔

وہ آبان کے سینے میں گھسنے کی کوشش کر رہی تھی کہ شائید سردی سے بچ سکے۔

آبان نے لب بھینچتے اسے اٹھایا۔

وہ اسے اپنے روم میں لے ایا۔ اسے بیڈ پہ لٹاتے اسنے ہیٹر اون کیا۔

موسم تو ویسے ٹھیک تھا لیکن بارش کی وجہ سے اچھا خاصہ ٹھنڈا ہو چکا تھا اوپر سے وہ پتہ نہیں کب سے بارش میں بھیگ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آبان نے کمبل نکالتے اسے اچھے سے ڈھانپا لیکن وہ ہنوز کانپ رہی تھی۔

اسکا چہرہ اور ہاتھ پاوں شدید ٹھنڈے ہو رہے تھے۔

وہ نیم غنودگی میں جانے لگی۔

آبان پریشانی سے کبھی اسکے ہاتھ سہلاتا تو کبھی پاؤں لیکن کوئ فرق نہیں پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت کوئی ڈاکٹر بھی نہیں مل سکتا تھا کیونکہ بارش بہت تیز ہو گئی تھی۔

اسنے فرسٹ ایڈ باکس سے اسے کچھ میڈیسنز دیں لیکن اس سے بھی اسے کوئی فرق نہیں پڑا۔

زمل کے وجود کو حرارت چاہیئے تھی اور جو وہ سوچ رہا تھا ویسا کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن ناچاہتے ہوئے بھی کرنا پڑا۔

اپنی شرٹ اتار کر پھینکتے وہ زمل کے ساتھ بلیکنٹ میں ایا۔اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے آبان نے اسے خود میں بھینچا۔

اسکی کمر کو سہلاتے وہ مزید اسے خود میں بھینچا۔زمل کا وجود ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔

زمل۔آبان نے اسے پکارا۔لیکن اسکے ہونٹ کے ساتھ چہرہ بھی نیلا پڑنا لگا۔

حلق تر کرتے اسکے نیلے پڑتے ہونٹوں کو انگوٹھے سے سہلایا۔

اسکے سفاک الفاظ یاد کرتے وہ وہ اسکے ہونٹوں پر جھکنے کی خواہش دل میں دباتا انگوٹھے سے ہی سہلانے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی گہری گرم سانسیں زمل کر چہرے پر پڑ رہی تھیں۔

کچھ دیر تک اسکا وجود یونہی ساکت رہا تو آبان ضبط کھوتے اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔وہ اسکے ہونٹوں کو چومتا اپنی شدت سے انہیں سرخ کرنے لگا۔

وہ پچھلے دو ہفتوں کی پیاس بجھاتا اپنی سلگھتی سانسوں سے اسکا حلق سوکھا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نیم غنودگی میں بھی اسکی شدت پر زمل کی سانس حلق میں اٹکی تھی۔

آبان اسکی بند ہوتی سانس کو محسوس کرتا نرمی سے پیچھے ہوا۔

اسکے ہونٹوں کو چھوڑے وہ کروٹ بدلتا اپنے بھاری وجود تلے زمل کو چھپا گیا۔

زمل۔۔اسکے گال کو انگلی سے سہلاتے نرمی سے پکارا۔

زمل کا وجود ابھی بھی ٹھنڈا تھا۔

وہ اسکی شہ رگ کو ہونٹوں سے سہلاتا گردن پر جھکا۔

وہ کبھی اسکی گردن پر اپنی مونچھیں رگڑتا تو کبھی اسے اپنی شدت سے سرخ کرتا۔

آبان کی سانسیں بھاری ہونے لگی۔اسکی آنکھوں میں خمار کی سرخی گہری ہوئی تھی۔

اسکی شرٹ کندھوں سے سرکاتے وہ اسکے کندھوں پر اپنا سلگھتا لمس چھوڑنے لگا۔

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اوپر اٹھاتے جھٹکے سے اسکی شرٹ کی زپ کھولی۔

اسکی زپ کھلتے ہی شرٹ ڈھیلی ہو گئی۔آبان اسکے کندھوں سے ہوتا اسکی دھڑکنوں پر اسکا سلگھتا لمس چھوڑنے لگا۔

زمل کا سرد وجود اسکے لمس سے گرم ہونے لگا۔

اسکی پلکیں لرزنے لگیں۔

Posted On Kitab Nagri

آبان اسکی کمر سہلاتا دوسرے ہاتھ سے اسکے شرٹ میں ہاتھ ڈالتا اسکے پیٹ پر انگلیاں چلانے لگا۔ جبکہ ہونٹ بے باکی سے اسکی گہرائیوں پر سرک رہے تھے۔

آبان کا ہاتھ اسکے پیٹ کو چھوتا بیلی بٹن تک آیا تو زمل کے وجود کو جھٹکا لگا۔ وہ سرخ چہرے سے نیم وا آنکھیں کھولتی اسے دیکھنے لگی جو اسکی دھڑکنوں پر جھکا اپنی شدتوں سے اسے کانپنے پر مجبور کر گیا تھا۔

ا۔ابان۔۔بھاری ہوتی سانس سے پکارا۔

آبان کے لب اور ہاتھ ساکت ہوئے۔

اسنے سر اٹھاتے زمل کو دیکھا وہ گہری سانسیں بھرتی نیم وا آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

دونوں کی آنکھیں سرخ تھیں۔زمل کی آنکھیں زیادہ دیر بارش میں بھیگنے کی وجہ سے تو آبان کی آنکھیں خمار کی وجہ سے۔

آبان اسکے وجود کو نارمل دیکھتے جھٹکے سے پیچھے ہوتا اس سے رخ موڑ گیا۔

جو کہ اسکے لیے مشکل تھا۔اسکی آنکھوں میں زمل کی طلب واضح تھی لیکن زمل کے آنکھیں کھولتے ہی اسکے الفاظ اسکے کانوں میں گونج اٹھے تھے۔

زمل تڑپ کر اسے دیکھنے لگی۔

وہ چاہتی تھی کہ وہ اسکے قریب آئے وہ چاہتی تھی کہ وہ دونوں ایک ہو جائیں۔

ابان۔اسکے برہنہ کندھے پر ہاتھ رکھتے پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

ایم سوری بارش کی وجہ سے ڈاکٹر ملنا مشکل تھا تمہارے وجود کو حرارت دینا ضروری تھا۔

وہ اپنی خمار سے بھاری ہوتی آواز پر چاہتے ہوئے بھی قابو نہیں پا پایا۔

زمل بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔وہ اسکا شوہر تھا لیکن اسکے قریب آنے پر بھی وضاحت دے رہا تھا۔

وجہ وہ خود تھی اسکے سفاک الفاظ تھے۔

تم سو جاؤ میں یہاں صوفے پر سو جاؤں گا۔اپنی شرٹ اٹھا کر پہنتے وہ سنجیدگی سے بولتا صوفے کی طرف بڑھ گیا۔

اسکے دروازقد وجود کے لیئے صوفہ چھوٹا تھا لیکن وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھتا ٹھیڑھا ہوتا پاؤں ٹیبل پر رکھ گیا۔

زمل تکیے میں چہرہ چھپائے بامشکل آنسوں ہر بند باندھتی آنکھیں موند گئ۔

دونوں ہی جانتی تھی نیند آنا مشکل تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ کمرے میں آیا تو وہ آج اسکا انتظار کرنے کی بجائے بیڈ پر لیٹی شائید سو رہی تھی۔

اسے تشویش ہوئ کیونکہ وہ چاہیے آدھی رات کو ہی کیوں نا آئے وہ اسکا انتظار کرتی تھی۔

روش۔۔اسکے قریب بیٹھتے اسکا سر چومتے نرمی سے پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

روشانے نے زرا سی آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔

طعبیت ٹھیک ہے تمہاری اسکے چہرے سے بازو ہٹاتے فکر مندی سے پوچھا۔

روشانے اثبات میں سر ہلا گئ۔

پھر ایسے کیوں لیٹی ہو ڈنر نہیں کرنا۔ بغور اسکا نڈھال سا چہرہ دیکھتے پوچھا۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔ اٹھ کر بیٹھتے کہا۔

او تو ڈارلنگ سیدھا بولو نا آج تمنے میرے آنے سے پہلے ہی موڈ بنایا ہوا ہے۔ وہ اسکے چہرے پر پھونک مار تا شرارت سے بولا۔

روشانے نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

ایسی بات نہیں مجھے سچ میں بھوک نہیں ہے۔ گھبراتے جلدی سے کہا۔

پھر کیسی بات ہے۔ اسکے چہرے سے بال ہٹاتے اسکے ہونٹوں پر جھکا۔

روشانے گھبرا کر اسکی شرٹ تھام گئ۔

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو روشانے گہری سانسیں بھرتی اسکے سینے پر سر ٹکا گئ۔

آج رات تمہاری کوئ مزاحمت نہیں چلے گی بیوی۔ اسکے کمر سہلاتے اسے وارن کیا۔

روشانے نفی میں سر ہلاتے اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

وجہ بیوی۔۔۔؟ مسکراہٹ دباتے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ۔۔وہ مجھے، میں۔وہ کچھ کہہ نا پائی۔

ریلیکس ہو کر بتاؤ ڈارلنگ شوہر سے کیسی شرم۔۔اسکا سر چومتے پیار سے کہا۔

روشانے نے اوپر ہوتے اسکے کان میں کچھ کہا اور سر دپڑتے جلدی سے اسکی گردن میں چہرہ چھپا گئ۔

عاشر کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

ہاہاہا یار تو اسمیں اتنا شرمانے والی کونسی بات ہے۔کوئ نہیں بس کچھ دن انتظار کر لیں گے۔وہ قہقہ لگاتے بولا۔

روشانے سرخ پڑتے اسمیں سمٹ گئ۔

چلو ڈنر کرتے ہیں پھر تمہارے اس پرابلم کا سوچتے ہیں۔اسے بیڈ سے اتارتے کہا۔

روشانے نے اسکے کندھے پر مکہ جھڑا۔

آپ بہت بے شرم ہیں عاشر۔دانت پیستے کہا۔

بیوی کے سامنے کون شریف ہوتا ہے یار۔۔آنکھ ونک کرتے کہا روشانے نفی میں سر ہلاتے کمرے سے نکل گئ۔

عاشر ہستا اسکے پیچھے ہی بھاگا تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ دس بجے تک مرحا کو شاہ ولا کے آیا تھا اسے روم میں چھوڑتے اسکے سونے کے بعد وہ بدر کی تلاش میں نکلا۔

تبھی اسکا فون بیل ہوا۔

سکرین پر چمکتا جنگلی بلی کا نام دیکھتے اسکے لبوں پر پراسرار سی مسکراہٹ دوڑ گئ۔

وہ گاڑی موڑتا دوسری سڑک پر ڈال گیا۔

پندرہ منٹ میں ہی وہ ایزل کے ہوسپٹل کے باہر کھڑا تھا۔

ایزل کو میسج چھوڑتے وہ گاڑی سے باہر نکل ایا۔

جبکہ رات کے وقت بہت ساری ڈاکٹرز اور نرسسز جو واپس جا رہی تھیں حازق میری کو دیکھتے بے ساختہ رکی تھیں۔

اسے کون نہیں جانتا تھا۔ آئے روز وہ نت نئی خبروں کی زینت بنا رہتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

He is handsome

ایک نرس اسے دیکھتے ٹرانس کی سی کیفیت میں بولی۔

No , He is hot

دوسری نرس اسکے سینے سے چپکی شرٹ دیکھتے دیکھتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ انکے پیچھے کھڑی ایزل نے دانت پیسے تھے۔

جان بوجھ کر ان دونوں کو دھکا مارتے وہ آگے بڑھ گئ۔

حازق نے اپنے قریب آتی ایزل کا بغور سرخ چہرہ دیکھا۔

اسے کیا ہوا سوچتے وہ اس سے پہلے کہ آگے بڑھتے گاڑی کا دروازہ کھولتا وہ خود ہی دروازہ کھول کر بیٹھ گئ اور درازی اتنی زور سے بند کیا تھا کہ حازق کو اپنی گاڑی کی فکر ہوئ۔

جانے کس بات کا غصہ اسکی گاڑی پر نکالا تھا۔

اپنی سیٹ پر آتے اسکا سرخ چہرہ دیکھتے سوچا۔

تم کوئ ڈھیلی سی شرٹ نہیں پہن سکتے۔ گاڑی سٹارٹ ہوتے ہی غصے سے اسے دیکھتے پوچھا۔

حازق نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر اپنی شرٹ کو۔

نہیں تم کیوں پہنو گے تمہیں تو بہت شوک ہے نا اپنی بوڈی کی نمائش کروانے کا۔ وہ غصے سے بھری بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکے لہجے میں جیلسی کا عنصر واضح تھا جبکہ اسکی بات سنتے بے ساختہ حازق کا پاؤں بریک پر گیا۔

کونسی نمائش کروائی ہے مینے ایکسپلین کرو گی۔ ائیبرو اچکاتے پوچھا۔

یہ سینے سے چپکی ہوئ شرٹ نمائیش نہیں تو اور کیا ہے لڑکیاں تو ہوٹ کہیں گی ہی۔ اسکی شرٹ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے لفظ چباتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کا دل کیا قہقہ لگائے۔اسکی جنگلی بلی لڑکیوں کے ہوٹ کہنے پر جیلیس ہو رہی تھی۔

وہ لب بھینچتا اپنی مسکراہٹ روکتا اسکی ہیزل آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

نمائش تو کرواتا ہوں لیکن صرف اپنی جنگلی بلی کے سامنے جو میرا چٹانی سینہ دیکھتے ہی آوٹ اوف کنٹرول ہو جاتی ہے۔اسکے کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے گود میں بٹھاتے گھمبیر تا سے کہا۔

ایزل نے گھبرا کر اسے دیکھا۔اسکا رومینٹیک موڈ کہیں بھی اون ہو جاتا تھا۔

مسکے مت لگاؤ اور چھوڑو مجھے۔تھک گئ ہوں میں گھر پہنچاؤ جلدی سے۔اپنی کمر سے اسکا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرتے سنجیدگی سے کہا۔

تھکا ہوا تو میں بھی بہت ہوں میں تو نہیں کہہ رہا اپنے وجود میں میری تھکن سمیٹو۔اسکے نتھلی پر لب رکھتے اسکی کمر پر گرفت مضبوط کرتے کہا۔

ایزل اسکی بھوری آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں اسکی طلب واضح ہو رہی تھی۔

وہ مسکائ۔ہلکے سے جھکتے لبوں کو اسکے ہونٹوں سے مس کیا۔

کیونکہ اسکا پرمٹ نہیں ہے تمہارے پاس۔دھیمے لہجے میں سرگوشی کی۔

حازق نے اسے مزید قریب آیا۔پرمٹ تو تمہاری روح میں اترنے کا بھی ہے تم بس ایک اشارہ کرو۔اسکے لبوں کا شدت بھرا بوسہ لیتے کہا۔

ایزل گھبرا کر پیچھے ہوئ۔

Posted On Kitab Nagri

بیچ سڑک پہ کھڑے ہیں گاڑی چلاو۔ تیزی سے اپنی سیٹ پر آتے گھبرائے لہجے میں کہا۔

حازق گہری نظروں سے اسکا سرخ چہرہ دیکھنے لگا۔ پھر جھٹکے سے اسکا چہرہ اپنے قریب کرتے اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

اور تب تک جھکا رہا جب تک اسکے حلق میں خون کا ذائقہ نا محسوس ہوا۔

اچھے سے اسکا سانس پھلاتے پیچھے ہوتے وہ گاڑی سٹارٹ کر گیا۔

ایزل نے اپنے نچلے لب پر کٹ محسوس کرتے غصے سے اسے دیکھا۔

سٹیرینگ کو تھاما اسکا بازو دیکھتے انسے جھکتے پوری شدت سے دانت گاڑھے۔

حازق قہقہ لگایا۔

جبکہ ایزل اچھا خاصہ زخم دیتے پوچھے ہوئے۔ اسے کوئی فرق نا پڑتے دیکھ اسے گھورتے وہ ونڈو سے سر ٹکا گئی۔

جبکہ حازق اسکی گھورتی نظریں محسوس کر تالب دباتا ڈرائیونگ پر دھیان مرکوز کر گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ہبی۔۔وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا اسے سلانے کی کوشش کر رہا تھا جب نور نے اسے پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

بیس ہبی کا بچہ۔۔پیار سے کہا۔

ہبی مجھے بے بی چاہیئے۔فرمائشی انداز میں کہا۔

براق کا قہقہ گونجا۔

بے بی کو بے بی چاہیئے۔اسکا ماتھا چومتے ہستے کہا۔

ہبی میں سیریس ہوں مجھے سچ میں بے بی چاہیئے۔ناراضگی سے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

آبان نے داڑھی کھجاتے پر سوچ نظروں سے اسکا نروٹھا چہرہ دیکھا۔

اچھا کیوں چاہیئے۔واپس اپنے سینے پر گراتے کہا۔

وہ نرمین (کام کرنے والی) کے پاس بے بی ہے۔اپکو پتہ ہے وہ بہت پیاری ہے میں اسکے ساتھ سارا دن کھیلتی ہوں لیکن وہ رات کو لے جاتی ہے کیونکہ وہ میری بے بی نہیں ہے۔

اداس چہرے سے کہا۔

اوہو۔یہ تو بری بات ہے۔بٹ تم تو ابھی خود بے بی ہو۔بے بی کیسے سنبھالو گی۔اسکا چہرہ اپنے مقابل کرتے پیار سے کہا۔

ہم دونوں سنبھلا لیں گے لیکن آپ مجھے بے بی لا دیں نا۔ضدی انداز میں کہا۔

نور بے بی کہیں سے لاتے نہیں ہیں بے بی بنانا پڑتا ہے۔لب دباتے کہا۔

کیسے۔ہونق بنے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر کھی بتاؤں گا ابھی چپ چاپ سو جاو۔ میرے جزبات بھڑکا کر پھر تمہیں نیند آجاتی ہے۔ آخری لائین خود سے بڑبڑائی۔

ہبی لیکن۔ کچھ کہنا چاہا۔

نور مینے کہانا پھر کبھی بتاوں گا ابھی سو جاؤشاباش۔ سختی سے کہاتو وہ منہ بتاتے آنکھیں موند گئ۔

بے بی کو بے بی چاہیئے زرا سی سی شدت پر تو رونے لگتی ہے بے بی چاہیئے۔ بڑبڑاتے اسنے لائیٹس اوف کی۔

💞💞💞

ہنی مون کا کہاں کا پلین ہے تم لوگوں کا۔۔ وہ سب لوگ ٹی وی اونچی میں بیٹھے کافی اور چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جب ماہم اپیانے پوچھا۔

روشانے کو اچھو لگا۔۔

شاہ فیملی کم از کم اس معاملے میں کافی بے شرم تھی اسے اندازہ ہوا تھا۔

عاشر مسکراہٹ دبا گیا۔

جہاں روش جانا چاہے۔ مسکراتے کہا۔

تو پھر روشانے سے ہی پوچھتے ہیں بتاو بیٹا کہاں جانا ہے۔ مہراسکا سرخ چہرہ دیکھ مسکراتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کنفیوز ہو گئ۔

ارے بیٹا شرماؤ نہیں بتاؤ کہاں جانا چاہتی ہو۔۔ماہین بھابھی اسے خود سے لگاتے بولیں۔

وہ سوچ میں پڑ گئ۔

بابا میں سویزلینڈ کا سوچ رہا ہوں۔عاشر اسکا گھبرایا چہرہ دیکھ بولا۔

کیا خیال ہے روشانے۔وشہ نے شرارت سے اسے دیکھا۔

اچھا ہے۔۔وہ آہستہ سے بولی۔

اللہ یار یہ کتنا شرماتی ہے یہیں ہماری ہانم ہوتی تو منہ پھاڑ کر بولتی اسے کہاں جانا ہے۔۔ماہم کے کہنے پر سب کا قہقہ گونجا۔

تبھی کسی کے چیخنے کی اواز پر سب کی ہسی کو بریک لگی۔

یہ تو انوشہ کی آواز۔۔وشہ ابھی کہہ رہی تھی کہ مہر اور مرتسم جلدی سے اوپر بھاگے۔

وہ ابھی دروازہ کھولتے انداز آئے ہی تھے کہ انوشے ڈھرام سے انکے قدموں میں گری۔

انو۔مرتسم نے تڑپ کر اسے اٹھاتے خود میں بھینچا۔

ا۔انو۔مہر بے یقینی سے کبھی اسے تو کبھی بیڈ کے قریب کھڑے ابراہیم کو دیکھ رہی تھی۔

انکی آواز سے سب لوگ اوپر بھاگے تھے۔

ماما۔میسم نے گرتی ہوئی مہر کو سنبھالا۔

Posted On Kitab Nagri

انوشے کے ناک سے خون نکل رہا تھا جبکہ چہرہ بھی زرد پڑا ہوا تھا۔

مرتسم اسے اٹھائے تیزی سے باہر کی طرف بھاگا۔

پورچ میں گاڑی روکتا حازق چونک گیا۔

مرتسم کے بازوں میں انوشے کو دیکھتے وہ جلدی سے گاڑی سے نکلتا اسکی طرف بھاگا۔

بابا انو کو کیا ہوا ہے۔۔اسکے بازوں سے انوشے کو لیتے دھاڑا تھا۔

ہوسٹل لے کر چلو اسے حازق جلدی کرو یہ سانس نہیں لے رہی۔۔مرتسم کا لہجہ کانپتا ہوا سا تھا۔

انوشے کی مدھم ہوتی سانسیں اسکی جان نکال رہی تھیں۔

حازق مرتسم کو گاڑی میں بٹھاتا انوشے کو اسکی گود میں ڈالتا ابھی گاڑی سٹارٹ کرتا کہ مہر کو بھاگتے دیکھ وہ لب بھینچ گیا۔

تیزی سے باہر نکلتے اسنے نرمی سے اسے گاڑی میں بٹھایا اور وہ ہوسپٹل کی طرف نکلے تھے۔انکے پیچھے ہی مرحا، میسم، وجدان بھائی اور ماہم اپیا کی گاڑی نکلی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

چٹاخ۔

وشہ کے بھاری تھپڑ سے وہ بیڈ پر جا گرا۔

Posted On Kitab Nagri

آخر کیا دشمنی ہے کیا ہے تمہاری اس معصوم کے ساتھ مجھے بتاؤ آخر کیا چاہتے کیا ہو تم۔ وہ اسے سیدھا کرتی دھاڑی تھی۔

ابراہیم بے خوفی سے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

وہ مرتسم چاچو کے ملازم کی بیٹی ہے پھر کیوں آپ اسے مجھ سے زیادہ پیار دیتی ہیں۔ وشہ کے ہاتھ جھٹکتے وہ نفرت سے ڈھاڑا۔

جبکہ باقی سب اس چودہ سالہ بچے کی آنکھوں میں اتنی نفرت دیکھتے ششدر رہ تھے۔

روشانے تو سہمی ہوئی عاشر سے لگی کھڑی تھی۔

پریشے جاؤ بھابھی کو میرے کمرے میں چھوڑ او۔

عاشر نے کہا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

تمہاری طعبیت ٹھیک نہیں ہے جاؤ شاباش میں آرہا ہوں۔۔ نرمی سے کہا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی پریشے کے ساتھ چلی گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بریرہ عالم اور نورین۔ عالم کی کسی دوست کے گھر ڈنر پر انوائیٹڈ تھے جہاں سے ابھی تک واپس نہیں آئے تھے۔

تم جیسی اولاد سے اچھا تو میں بے اولاد ہی رہ جاتی۔ کاش اس دن مرتسم بھائی کا وہی ملازم تمہاری جان بچاتے خود نا مرتا۔ مرنے دیتا تمہیں وہاں تو آج اسکی اولادیوں تکلیف نا سہہ رہی ہوتی۔

Posted On Kitab Nagri

وشہ اپنا ماتھا پیٹتے بولی۔

جبکہ ابراہیم حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

ماما آپ کیا کہہ رہی ہیں۔وہ تھوک نگلتے بولا۔

سہی کہہ رہی ہے تمہاری ماں تمہیں بچاتے ہوئے ہی انوشے کے ماں باپ کی موت ہوئی تھی اور آج تمنے انکی اولاد کو بھی مارنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی۔عادی تاسف سے بولتا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

جبکہ ابراہیم خوف سے وشہ وہ دیکھنے لگا۔

اسے تو اسکے دوست نے کہا تھا کہ اسکے بابا کے جیسے ابراہیم کے بابا نے بھی باہر دوسری شادی کی ہوئی تھی اور انوشہ اسکی دوسری ماما کی بیٹی تھی اسی لیے تو وہ اس سے اتنی نفرت کرتا تھا لیکن آج یہ کیسا انکشاف ہوا تھا۔

ماما۔وہ روتا وشہ کی طرف بڑھا جو اسے دیکھنے بنا ہی باقی سب کے پیچھے ہی کمرے سے نکل گئی۔

پیچھے وہ اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگا جہاں انوشے کا خون لگا تھا۔

اسکے سارے دوست اسے انوشے کی نام سے چڑاتے اس لیے تو آج اسنے غصے میں انوشہ کے روم میں اندھیرا کرتے اسے بھوت بن کے ڈرایا تھا کہ وہ اس گھر سے چلی جائے لیکن اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ اتنا زیادہ ڈر جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

ہوسپٹل کے اس سرد کمرے کے باہر وہ لوگ بے چینی سے ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

حازق نے مہر کو دیکھا وہ آج رو نہیں رہی تھی لب بھینچے وہ سرخ نظروں سے زمین کو گھور رہی تھی۔

وہ اسکی طرف بڑھتا نرمی سے اسے خود سے لگا گیا۔

وہ ٹھیک ہو جائے گی۔اسکے سر پہ بوسہ دیتے کہا۔

مہر گہری سانس لیتے سر ہلا گئ۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آئ تو وہ لوگ بے چینی سے انکی طرف بڑھے۔

بچی مسلسل کسی ذہنی دباؤ کا شکار ہو رہی ہے اور آج ڈر کی وجہ سے انکے برین پر کافی برا افیکٹ پڑا ہے۔وہ پہلے ہی کافی ویک ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ زندہ رہے اور ایک صحت مند زندگی گزارے تو پلیز اسے پریشانی سے دور رکھیں اور ایک ہیپی لائف سٹائل دیں۔

ایکسکیوزمی۔

ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں بولتے جا چکی تھی۔

جبکہ باقی سب اسکے ٹھیک ہونے پر شکر ادا کرنے لگے۔

نم آنکھیں صاف کرتے مرتسم نے مہر کا سپاٹ چہرہ دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جانتا تھا وہ کیا سوچ رہی ہے سرد سانس چھوڑتا اسکی طرف بڑھا۔

مہر۔نرمی سے اسے پکارا۔

مہر نے بھوری آنکھیں اٹھاتے اسے دیکھا۔

زخمی کانچ سی آنکھیں جنمیں شکوہ سا تھا۔

مرتسم لب بھینچ گیا۔

میں اسے اب یہاں نہیں رہنے دوں گا۔ہم اسے لے کر بہت دور چلے جائیں گے یہاں سے۔اسے خود سے لگاتے نرمی سے کہا۔

جبکہ اسکی بات سنتے ماہم اپیا نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر وجدان کو جو خود پریشان سا اسے دیکھ رہا تھا۔

پریشان مت ہوں دیکھتے ہیں۔ماہم کو تسلی دیتے کہا۔

پوری رات وہ ہوسپٹل میں ہی رہی۔صبح اسے مرتسم اور مہر اپنے فلیٹ لے گئے۔وہ اس قدر ڈری ہوئی تھی کہ مہر اور مرتسم کے علاوہ کسی کو اپنے قریب نہیں آنے دے رہی تھی۔

شاہ ہم ساحر کو کیا جواب دیں گیں۔کیا منہ دکھائیں گے روز محشر اسے۔۔ سوئی ہوئی انوشے کا ماتھا چومتے بھرائے لہجے میں کہا۔

مرتسم کرب سے آنکھیں مینچ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہی تو وہ سوچ رہا تھا وہ روز محشر کیا جواب دے گا ساحر کو۔

💞💞💞

کیا مطلب ہے گھر چھوڑ کے جا رہے ہو۔روحاما نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

میں انوشے کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی ماما انفیکٹ میں اب اسے اس شہر کیا ملک میں ہی نہیں رکھ سکتی۔مہر سپاٹ لہجے میں بولی۔

تم کیا کہنا چاہتی ہو تم ہم سب کو چھوڑ کر جا رہی ہو۔ماہم اپیا روتے ہوئے بولیں۔

وہ خاموش رہی۔

تم دونوں خاموش کیوں ہو کچھ بولتے کیوں نہیں۔غازی کی غصے بھری آواز پر مرتسم نے سرخ آنکھیں سے اسے دیکھا۔

انوشے کی زندگی کے لیئے اسے یہاں سے دور بھیجنا ضروری ہے لیکن اسے اکیلے۔وہ ابھی بات کر رہا تھا کہ کاشان اسکی بات کاٹ گیا۔

اکیلے نہیں بڑے بابا وہ میرے ساتھ جائے گی۔کاشان سیڑھیاں اترتے سنجیدگی سے بولا۔

کیا مطلب کہاں جانا ہے تم نے۔ماہین بھابھی نے چونک کر پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

بڑی ماما مینے پیرس کی یونی میں سٹڈی کے لیئے جو اپلائے کیا تھا میرا ایڈمیشن کنفرم ہو گیا ہے۔۔وہ سب کو دیکھتا آہستہ سے بولا۔

تو۔۔مہر نے نم آنکھوں سے اسے دیکھتے پوچھا۔

تو یہ کہ آپ انوشے کو میرے ساتھ بھیج دیں۔وہ اطمنان سے بولا۔

سب کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

تمہارا دماغ ٹھیک ہے خود کو ابھی سنبھال نہیں پاتے ایک بچی کو کیسے سنبھال پاؤ گے۔حازق نے اسے گھورتے کہا۔

بھائی میں سیریس ہوں یار۔وہ بے بسی سے بولا۔

بلکل نہیں۔میں انوشے کو لے کر اب کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتی۔مہر سپاٹ لہجے میں بولی۔

عادی اور وشہ خاموش کھڑے تھے انکے بیٹے نے انہیں کچھ بولنے لائق چھوڑا ہی نہیں تھا۔

مجھ پر نہیں شیری چاچو پر بھروسہ کر لیں۔

انکی فیملی بھی تو پیرس ہی شفٹ ہے نا آپ انوشے کو انکے بھروسے بھیج دیں میرے ساتھ۔وہ مہر کے ہاتھ تھامتا بولا۔

وہ بے یقنی سے اسے دیکھنے لگی۔

کاشان ٹھیک کہہ رہا ہے مہر تک یہاں کتنے رشتوں کو چھوڑو گی۔

Posted On Kitab Nagri

شیری پر تو بھروسہ ہے نا تمہیں انکی بھی ایک ہی بیٹی ہے یقیناً وہ انوشے کو اپنی بیٹی کی طرح ہی رکھیں گے۔روحامامانے اسے سمجھایا۔

لیکن ماں وہ میری زمہ داری ہے میں کیسے۔وہ سسکی۔

حازق اسکی طرف بڑھا لیکن اس سے پہلے ہی مرتسم اسے خود سے لگا گیا۔

مہر ٹھیک کہہ رہی ہیں انو ہماری زمہ داری ہے اور وہ بہت چھوٹی ہے ہم اسے فلحال نہیں بھیج سکتے۔

مرتسم کا انداز حتمی تھا۔

تو پھر اسے احمد والا بھیج دو اور اسکا سکول بھی چینج کریں گے۔کب سے خاموش کھڑے ولی نے لب کشائی کی۔

ہاں ہم سب پہ تو بھروسہ ہے نا تجھے مہر۔پلیز وہ ابھی بہت چھوٹی ہے کہاں لے کر جائے گی تو اسے۔انو کو پیار اور محبت کی ضرورت ہے جو اسے ہم سب سے ہی ملے گی۔ارسل نے التجائیہ کہا۔

آخر کو لاکھ سمجھانے کے بعد وہ دونوں مانے تھے۔

مرحا،ایزل اور عاشر اس وقت انوشہ کے پاس تھے جنہیں مرتسم فون کر کے بلا چکا تھا۔

مہر خود ہی انوشہ کو لیے احمد والا آگئ۔

کیونکہ انوشے بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی کہ وہ اب کسی کو پاس نہیں آنے دے رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

گڈ آفٹر نون ڈارلنگ۔۔ہانم کے قریب جاتے وہ اونچی آواز میں بولا۔ جبکہ ہانم جو فون میں کچھ دیکھ رہی تھی پشت سے اتی آواز سنتے اسکی چیخ بے ساختہ تھی۔

داؤد کا قہقہ گونجا۔

ہانم نے غصے سے اسے دیکھا۔

آپکو یہ مزاق لگ رہا ہے اگر میرا دل بند ہو جاتا تو۔ خفگی سے اسے دیکھتے بیڈ پر جا بیٹھی۔

داؤد نے لب دباتے اسے دیکھا۔ اب مجھے کیا پتہ تھا میری بیوی کا دل اتنا نازک سا ہے۔ مسکراہٹ دباتے کہا۔

ہانم خفگی سے آنکھیں گھما گئی۔

اچھا ناراضگی چھوڑیں میرے پاس آپکے لئیے ایک سرپرائز ہے۔وہ اسکے قریب بیٹھتا بولا۔

کیسا سرپرائز۔ہانم نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا۔

وہ ایسے کرتے اتنی پیاری لگی کہ داؤد بے ساختہ اسکی آنکھیں چوم گیا۔

وہ جھنپ کر پیچھے ہوئی۔

خود دیکھ لیں میں تب تک فریش ہو کے آتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکا ماتھا چومتا اسکے قریب ایک لفافہ رکھتا فریش ہونے چلا گیا۔

ہانم نے چونک کر وہ لفافہ دیکھا۔ تجسس سے ہاتھ بڑھاتے جلدی سے کھولا

تو اسمیں دو ٹکٹس تھیں یورپ کی۔

واو۔ اسکے لب ہلے۔

کیسا لگا سرپرائز۔ وہ فریش ہو کر آیا تو ہانم ابھی بھی وہ ٹکٹس دیکھ رہی تھی۔

ہم یورپ جا رہے ہیں۔ اشتیاق سے پوچھا۔

یس ڈارلنگ ہم لوگ ہنی مون پر جا رہے ہیں۔ اسے پیچھے سے ہگ کرتے کہا۔

کتنے دن کے لیئے۔ وہ ایکسائیٹڈ سے پوچھ رہی تھی۔

جب تک کہ ہمارے بیچ کوئی تیسرا نا جائے تب تک۔ اسکی شرٹ کندھے سے کھسکاتے کندھے سے

تھوڑا نیچے دو اکھٹے جگمگ کرتے تلوں پر ہتھیلی مس کرتے گھمبیرتا سے کہا۔

ہانم کا چہرہ سرخ پڑا۔

کتنے بے شرم ہیں نا آپ۔ حلق تر کرتے کہا۔

داؤد نے اسے جھٹکا دیتے رخ اپنی طرف کیا۔

بے شرم تو میں ہوں ڈارلنگ لیکن فلحال میں جنونی ہو رہا ہوں آپکے یہ مول ہیں نا انسے رقابت فیل

ہوتی ہے۔ وہ اسکے تلوں کو ہاتھ سے سہلاتے شدت سے کہتا ان پر جھکا۔

Posted On Kitab Nagri

ہانم نے بے بسی سے اسے دیکھا جو اسکے ان مول پر دانت گاڑھتا انکی رنگت بگاڑ گیا۔

جانے کونسی دشمنی تھی داؤد کی ان مول سے جو انکی رنگت ہی بگاڑ دیتا تھا اپنی شدت سے۔

وہ سسکی بھرتے اسکی گردن میں بازو ڈال گئ۔

جبکہ داؤد کے لب ان تلوں سے ہوتے گردن پر سرکنے لگے۔وہ اسکی گردن کو اپنی شدت سے سرخ کرتا اسے بوکھلانے پر مجبور کر گیا۔

داؤد۔ حلق تر کرتے اسے پکارا جو مدہوش سا اسکی شہ رگ کو ہونٹوں میں بھرے سک کر رہا تھا۔

ہمم۔اسکے کندھوں پر جا بجا لب رکھتے کہا۔

دن کے دو ہو رہے ہیں ۔ اپنی پچھلی گردن پر اسکی مونچھوں کی چھبن محسوس کرتے گہری سانسیں بھرتے کہا۔

داؤد نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

رومینس کے لئیے دن یا رات کا کیا کام۔رومینس کے لئیے بیوی اور موڈ ہونا چاہئے۔وہ اسے آنکھ ونک کرتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

ہانم سرخ پڑتی آنکھیں مینچ گئ۔

داؤد فرصت سے اسکے بھرے بھرے عنابی لب اپنی لبوں میں جکڑے انکی نازکی محسوس کرتا پاگل سا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے اوپر لب کو ہونٹوں میں بھرتے شدت سے سک کرتے وہ اسے بانہوں میں اٹھا گیا۔

ہانم نے بوکھلاتے اسے دیکھا لیکن وہ اسکے لبوں سے لپٹے اسے لیے بیڈ کی طرف بڑھا۔

اسکی شدت پر ہانم کی آنکھوں میں نمی ابھری تھی۔

داؤد اسے بیڈ پر اتارتا اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتا اسکے ہونٹوں کو آزادی دے گیا۔

ہانم گہری سانسیں بھرتے اپنی سانسیں بحال کرنے لگی اسے اپنے ہونٹوں پر جلن سی محسوس ہو رہی تھی۔

ڈارلنگ آپ تو اتنی سی شدت پر گھبرا گئیں۔ وہ اسکے بھیگے لبوں کو انگوٹھے سے صاف کرتا مدھم آنچ دیتے لہجے میں بولا۔

ہاتھ بڑھاتے لائیٹس بھی اوف کر دیں جس سے اب کمرے میں نیم اندھیرا سا چھا گیا۔

ہانم ابھی کچھ سمجھتی کہ وہ اپنی شرٹ اتار کر صوفے پر پھینکتے ہانم کو بھی شرٹ کے پردے سے آزاد کر گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے خود میں بھینچتے اسکی دھڑکنوں پر جھکا۔ ہانم سرخ گلاب ہوتی اسکی گردن میں چہرہ چھپا گی۔

داؤد اسکے وجود کو اپنی شدتوں سے سرخ کرتا اسے خود میں سمیٹتا اسکے فرار کے راستے بند کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہی ہوا جسکا ڈر تھا مرحا نے بدر کو ٹھکراتے ساحل کے لیئے اپنی رضامندی دے دی تھی۔

لیکن اسکی شرط تھی کہ وہ اسی ہفتے کے اندر اندر نکاح چاہتی ہے۔

مہر اور مرتسم کو اسکے فیصلے سے کوئ اعتراض نہیں تھا لیکن اسکے اتنی جلدی نکاح پر وہ لوگ چونکے ضرور تھے۔

لیکن اپنی بیٹی کی خواہش کا احترام کرتے وہ لوگ چپ ہو گئے۔

زینی لوگوں کو بھی کوئ اعتراض نہیں تھا۔

عالم اور نورین نے بھی مرحا کی خوشی دیکھتے اسے مسکراتے دعائیں دی تھیں۔ جبکہ دل دونوں کے اندر سے ڈرے ہوئے تھے کیونکہ بدر پچھلے دو دن سے گھر نہیں آیا تھا۔ نا وہ کسی کا فون اٹھا رہا تھا نا ہی اسکا کوئ اتا پتا مل رہا تھا۔

مہر بہت پریشان تھی وہ جانتی تھی بدر مرحا کو کس قدر چاہتا ہے جانے اب وہ کہاں کس حال میں ہو گا۔

وہ ڈر رہی تھی کہ کہیں اسکا انجام بھی امن جیسا ہوا تو۔

سر ہاتھوں میں گرائے وہ خود کو الٹا سیدھا سوچنے سے باز رکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہ دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں۔

یہی سچ ہے۔۔

مرحانے گہری سانس بھرتے زکام زدہ آواز میں کہا۔

جبکہ ایزل آنکھیں پھاڑے اس دیکھ رہی تھی۔

تم نے بدر سے جھوٹ کیوں بولا۔کافی دیر بعد وہ بولنے کے لیئے قابل۔

پتہ نہیں۔وہ جھولے سے اٹھتے ٹیرس کی دیورا کے قریب ائ۔

اسنے ایزل سے کچھ نہیں چھپایا حازق کے بعد وہ ایزل سے سب سے زیادہ قریب تھی اور وہ اس وقت مینٹلی ڈسٹرب تھی اپنی ماں کو وہ یہ سب بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے ایزل سے سب شئیر کر دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اچھا تم پریشان مت ہو جو ہوتا ہے بہتر کے لیئے ہوتا ہے۔تمہارا نصیب جسکے ساتھ لکھا ہو گا وہی تمہارا ہمسفر بنے گا پھر چاہئے لاکھوں ہی کیوں نا اس صف میں کھڑے ہو جائے۔

وہ اسکے قریب جاتے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے نرمی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارے جیسی دوست ہو تو میں کیسے پریشان ہو سکتی ہوں۔اسکے گلے میں بازو ڈالتے مرحا نے مسکراتے کہا۔

ایزل ہستے اسے گلے لگا گئ۔

خدا تمہیں یونہی مسکراتا ہر غم تم سے دور رکھے۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے ایزل نے دل میں کہا۔

جبکہ مرحا اب اپنے فیصلے پر مطمئن تھی کہ اسکے نکاح کا سنتے بدر آگے بڑھ جائے گا کیونکہ جو وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ چکی تھی جو دیوانگی اسنے اپنی لیے محسوس کی تھی وہ اس دیوانگی سے ڈر گئ تھی۔

💞💞💞

لالا آپ کتنے چھپے رستم نکلے مجھ سے تو کہتے تھے کہ صرف دوست ہے۔بہارے کمر پر ہاتھ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح بولی۔

جبکہ ساحل سر جھکائے اسکے سامنے خاموش کھڑا تھا یہ اسکی سزا تھی اپنی اکلوتی بہن سے اتنی بڑی بات چھپانے کی۔

ایسی بات نہیں ہے بہارے ابھی بھی دوست ہی ہے مامانے شادی کے لئے پوچھا تو مینے سوچا مرحا کو میں جانتا بھی یوں اور ہمارے اتنی اچھی بنتی بھی ہے اسلیے اسکا نام لیا۔وہ بے بسی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

جب سے بہارے کو پتہ چلا تھا کہ ساحل اور مرحا کی بات طے ہو گئ ہے وہ اس سے ناراض تھی اسنے ساحل کو ناک کے چنے چبوا دیئے تھے خود کو راضی کرنے میں۔

جبکہ اسکی حالت پر نور، دور فشاں اور رمشاء ہس رہی تھیں۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے معاف کیا لیکن آپکو آج رات کا ڈنر ہم سب کو باہر کروانا پڑے گا۔ وہ رعب سے بولی۔

او کے جیسا آپکا حکم ملکہ عالیہ۔ وہ سر جھکائے تعظیم سے بولا کہ وہ کھکھلا دی۔

لالا میں بہت خوش ہوں مرحا آپی میری بھابھی بنے گئ۔

ایکے وہ اسکے گلے میں بازو ڈالتے خوشی سے چیخی۔

ساحل ہس دیا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آج شاہ ولا میں سب لوگ جمع تھے۔

آہان شاہ اپنی فیملی کے ساتھ آئے ہوئے تھے تو دوسری طرف زینی کا شوہر بھی آچکا تھا وہ لوگ باقاعدہ مرحا کا رشتہ لائے تھے۔

مہر، مرتسم، حازق اور ایزل کے علاوہ باقی سب لوگ بدر کے پرپوزل سے انجان تھے۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ والا میں رونق کا سا سماں تھا۔

عاشر اور داؤد کا پینڈنگ ریسیپشن اور مرحا کا نکاح ایک ہی دن فائنل کیا گیا۔

سب لوگ ان دونوں کے جوڑی سے خوش تھے اگر کوئی نہیں تھا تو وہ مہر اور نورین۔

نورین بیٹے کے غم میں اداس تھی تو مہر کو مرحا کا یہ فیصلہ پسند نہیں آیا تھا۔وہ مطمئن نہیں تھی لیکن اپنی بیٹی پر زبردستی بھی نہیں کر سکتی تھی۔

اسکی متلاشی نگاہوں نے اسے ڈھونڈا لیکن وہ آج بھی گھر نہیں آیا تھا۔

سر جھٹکتے اسنے مرحا کو دیکھا جو حازق کے بازو کے حصار میں بیٹھی ہوئی تھی اسکے دوسرے طرف میثم تھا جو اسکے کندھے پر سر رکھے اس سے کچھ کہہ رہا تھا انداز اداس سا تھا۔

مرحا کھلکھلا رہی تھی۔مہر دل میں اسکی نظر اتارتے چہرہ موڑ گئی۔

آبان اور زمل کو بھی بلا لیتے تو انکار ریسیپشن بھی ساتھ ہی ہو جاتا۔

غازی نے ارسل سے کہا۔

ہاں ارسل کتنے دن ہو گئے ان دونوں کو گئے ہوئے ایک بار بھی چکر نہیں لگایا بلا لو انہیں۔

مرتسم نے غازی کی بات سے اتفاق کیا۔

میں بات کرتا ہوں اگر وہ آسکتا ہے تو۔اسکی جاب کا پتہ تو ہے۔وہ کندھے اچکا کر بولا تو سب سر ہلا گئے۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا ادھر آؤ بیٹا۔زینی نے اسے اپنے پاس بلایا۔

اسنے مہر کو دیکھا جسنے سر ہلایا۔وہ حازق کے حصار سے نکلتے زینی کی طرف بڑھی۔

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔اسکا ماتھا چومتے زینی سے اسے اپنے پاس بٹھایا۔

آج سے تم میرے ساحل کی امانت۔اسکے سر پر پٹھانی طرف سے سجا ایک بھاری ڈوپٹہ دیتے کہا۔

اسکے ہاتھ میں کچھ پیسے وغیرہ رکھتے زینی نے اسکی نظر اتاری۔

اسکے بعد مہر اور مرتسم نے اسکے نظر اتاری۔وہ ہلکا سا مسکراتے بیٹھی رہی۔اسے یہ سب اچھا لگ رہا تھا۔

بہارے کی بات پر مسکراتے اسنے یونہی سر اٹھایا تو نظریں اندر آتے بدر پر پڑیں۔

اسکی مسکراہٹ سمٹی۔

اسی لمحے بدر نے سر اٹھایا تو نظریں اس دشمن جاں سے ٹکرا گئیں۔

اسکے لبوں پر زخمی مسکراہٹ پھیل گئ۔

وہ دیوانہ وار اسے دیکھے گیا۔جو اس وقت پنک کلر کے لانگ فراق میں لائیٹ سا میک اپ کیے سر پر بھاری کامدار ڈوپٹہ اوڑھے کسی اور کے نام کی جا رہی تھی۔

جبکہ مرحا اسکی حالت دیکھتے لب بھینچ گئ۔

کتنا فرق تھا اس دن کے بدر اور آج کے بدر میں۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ تین دن پرانے کپڑے جن پر جگہ جگہ مٹی لگی تھی۔

بکھرے بال، سرخ سوجھی آنکھیں، بڑھی ہوئی داڑھی، زخمی مسکراہٹ اور تھکا، تھکا سا وجود۔

وہ ساکت سی اسے دیکھنے لگی۔

جب اسکی نظروں کے تعاقب نے سب نے دیکھا۔

اللہ بدر۔ نورین دل پہ ہاتھ رکھتے جلدی سے اسکی طرف بھاگی۔

بھائی۔۔ دور فشاں کے ساتھ کھڑی بریرہ بھی ماں کے پیچھے بڑھی تھی۔

یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے۔ کہاں تھے تم پچھلے تین دن سے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تمہارے باپ نے تمہیں۔ اور یہ چوٹ کیسے لگی۔

وہ اسکے قریب آتے ایک ہی سانس میں بولی۔

بدر لب بھینچتے مرحا پر سے نظریں ہٹا گیا۔

میں ٹھیک ہوں ماما چھوٹا سا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا۔ نورین کو بازو کے ہلکے میں لیتے مدھم لہجے میں کہا۔

بھائی آپکا ایکسیڈینٹ ہوا تھا لیکن ماما نے تو کہا تھا کہ آپ کسی میٹینگ کے لئیے آؤٹ اوف آتی گئے ہیں۔

بریرہ اسکی بات سنتے بے یقینی سے بولی۔

نورین اور عالم نے سب کو یہی کہا تھا۔

عالم کرب سے آنکھیں مینچتے اپنے بیٹے کی حالت سے نظریں چرا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

جی میرا بچہ بھائی میٹینگ کے لیئے گئے تھے لیکن راستے میں ایکسیڈینٹ ہو گیا۔

وہ دوسرے ہاتھ سے بریرہ کو اپنے قریب کرتا بولا۔

نورین اسے کمرے میں کے جاؤ فریش ہونے دو۔ پتہ نہیں کب سے کچھ کھایا نہیں دیکھو تو اسکا رنگ کیسے زرد ہو رہا ہے۔

ماہم اپیا نے فکر مندی سے کہا۔

ہاں بیٹا جاؤ بچے کو تھوڑا آرام کرنے دو۔ روحاما نے کہا تو وہ سر ہلاتے بدر کو لیے اسکے کمرے کی طرف بڑھ گئ۔

عالم لب بھینچتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

ولی، ارسل، مرتسم اور غازی کی نظروں کا خاموش تبادلہ ہوا ان چاروں نے پر سوچ نظروں سے عالم کی پشت دیکھی۔

مرحا ساکت سی ابھی بھی اسی جگہ کو دیکھ رہی تھی جہاں وہ کھڑا تھا جب ایزل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

اسنے چونک کر ایزل کو دیکھا جو اسے نظروں سے ریلیکس رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔

اسکی نظریں بے ساختہ اپنی ماں کی طرف اٹھیں جو زخمی نظروں سے اسے دیکھتے تیزی سے اوپر کی طرف بڑھ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لب بھینچتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

حازق نے پر سوچ نظروں سے مہر کو دیکھا۔

کیا کچھ تھا جو اس سے چھپا ہوا تھا۔وہ الجھ گیا۔

ایم سوری زینی ماحول کچھ ٹینس سا ہو گیا ہے کہ رسم وغیرہ بعد میں کر لیں میرے خیال میں اب ڈائیریکٹ نکاح پر ہی اب رسمیں کر لینا۔۔

ماہم اپیا سب کو خاموش دیکھتے سنجیدگی سے بولیں۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں اپیا میں سمجھتی ہوں آپ پریشان مت ہوں۔

وہ مسکرا کر بولی۔

ہم لوگ چلتے ہیں ان نکاح پر ہی ملاقات ہو گی۔مرحا کو گلے لگاتے وہ سب سے ملی۔

آپ لوگ اب کھانا کھا کر جاتے۔ماہین بھابھی نے کہا۔

نہیں بھابھی پھر کبھی ابھی چلتے ہیں۔دانیال خان (زینی کے ہسبنڈ) نے نرمی سے کہا۔

چلو جیسے تم لوگوں کی مرضی۔۔انہیں رخصت کرتے باقی سب نے کھانا کھایا تو آہان شاہ لوگ بھی اجازت لیتے چلے گئے۔

پیچھے شاہ ولا کے لوگ بچے تھے ولی لوگ بھی جا چکے تھے۔

وہ سب لوگ بدر کے کمرے کی طرف بڑھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہ مرحا کے کمرے میں جا رہی تھی جب کسی نے اسے کمرے میں کھینچا۔

وہ آنکھیں پھیلائے سامنے کھڑے حازق کو دیکھنے لگی۔

میر۔۔ تھوڑا فاصلہ بناتے خفگی سے اسے دیکھا۔

حازق سرد تاثرات سے اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا ہوا ہے۔۔ اسکے سرد تاثرات دیکھتے تھوک نگلا۔

حازق اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے دیوار سے لگاتا اس پر جھکا۔

اتنا کے دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے پر پڑنے لگیں۔

میر۔۔ اسکے آنکھوں میں اترتا انتہا کا سرد پن اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑا گیا۔

Ok kis me

کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر سرد لہجے میں بولا۔

ایزل اسکے کلون کی مہک اور سانسوں کی تپش سے کسمسا رہی تھی جب اسکے سرد لہجے میں کہنے پر ساکت ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

زاراسی ہیزل آنکھیں اٹھاتے اسے دیکھا۔اسکی آنکھوں میں وارننگ سی تھی۔

وہ پاؤں کہ ایڑھیاں اٹھاتے ہونٹ اسکے ہونٹ کے برابر لائی۔اسکے گلے میں بازو ڈالتے وہ نرمی سے اپنے لب اسکے لبوں پر رکھ گئ۔

وہ بہت نرمی سے اسکے لبوں کو چومتی رہی تھی کہ حازق کا ہاتھ بے ساختہ اسکی کمر کو سختی سے تھام گیا۔

اتنا غصہ کس بات کا آرہا ہے۔کچھ دیر بعد وہ پھولتی سانسوں سے پیچھے ہوتے بولی۔

حازق اسکے پیچھے ہونے پر جھٹکے سے اسے خود سے الگ کرتا پیچھے ہوا۔

ایک گہری نظر اس پر ڈالتا وہ۔دروازے کی طرف بڑھا۔

ایزل نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔اگلے ہی پل وہ تیزی سے حازق کے سامنے ائ۔

تم مجھے اگنور کر رہے ہو۔بے یقینی سی تھی لہجے میں۔

پتہ چلا اگنورینس کیسی ہوتی ہے۔

اسکا چہرہ تھوڑی سے تھامتے سرد لہجے میں پھنکارتے کہا۔

ایزل نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

مینے کب اگنور کیا تمہیں۔۔تیزی سے کہا گیا۔

آج مینے تم سے کچھ کہا تھا ایزل حازق میر شاہ۔اسے کمر سے تھام کر دیوار سے لگاتے کہا۔

ایزل نے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

م۔ مینے میسیج بعد میں ریڈ کیا تھا۔لبوں پر زبان پھیرتے کہا۔

حازق نے اسے میسیج کیا تھا کہ وہ لنچ اسکے ساتھ کرے گی لیکن وہ ہوسپٹل میں اتنی بزی تھی کہ اسنے شام میں جاکر میسیج ریڈ کیا تھا۔

حازق لب بھینچ گیا۔

مینے تم سے کہا تھا تمہارے لیے سب سے اوپر ہر چیز سے پہلے حازق میر شاہ ہونا چاہیئے تمہاری زرا سی اگنورینس تمہارے لیے میرے جنون کو ہوا دے گی ایزل شاہ اس لیے آئیندہ سوچ سمجھ کر کوئ قدم اٹھانا۔۔

گرم سانسیں اسکے چہرہ چھوڑتے وہ دیوار پر ہاتھ مارتا غرایا تھا۔

جانے اتنا غصہ اسے کیوں آرہا تھا۔

اتنا غصہ کیوں آرہا ہے تمہیں۔وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے اسکے گلے میں بازو ڈالتے بولی۔

تمہاری اگنورینس پر آرہا ہے دیمیڈ۔اسکی کمر پر گرفت مضبوط کرتے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے جنون خیزی سے کہا۔

کیونکہ وہ سے باہر بھی شرارت، شرارت میں کافی اگنور کر گئ تھی۔

اوکے ایم سوری میں آئیندہ غلطی سے بھی ایسی غلطی نہیں کروں گی۔

اسکے لبوں کو ہلکے سے چھوتے ایک ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

انداز ایسا تھا کہ کوئی عام مرد ہوتا تو پل میں گھائل ہو جاتا لیکن مقابل حازق میر شاہ تھا جسکا دل اسکی زارا سی اگنورینس پر بھی اسکا برا حال کرنے کو کر رہا تھا۔

ایزل اسکے گلے سے بازو نکالتے ایک ہاتھ سے اسکی شرٹ کے دو اوپری بٹن کھول گئ۔

اسکا سفید مردانہ چوڑا سینہ اسکے سامنے آگیا۔وہ اسکے سینے پر دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے نرمی سے انگلیاں چلانے لگی۔

اسے بولو ہر وقت اتنا غصہ نہیں کرتے اور من پسند عورت پر تو بلکل نہیں۔

اسکی پیشانی پر ہونٹ رکھتے اسکے دل کے مقام پر انگلیاں سہلاتے تحکم سے کہا۔

وہ اچھے سے جانتی تھی حازق میر کو کیسے ہینڈل کرنا ہے۔

حازق مسمرائیز ہوا تھا۔

اسکی کمر کو جھٹکا دیتے اپنے قریب ترین کیا کہ ہوا کے گزرنے کا راستہ بھی نا بچے جبکہ دوسرا ہاتھ اسکے گال پر رکھتے وہ اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اتنی شدت سے کہ ایزل کا دماغ گھوم گیا۔وہ اسے حلق تر کرنے کا موقع دیئے بغیر اتنی شدت سے اسکی سانسیں کھینچ رہا تھا کہ ایزل نے اسکی گردن میں ناخن گاڑھتے اسے ہوش دلانے کی کوشش کی لیکن وہ اسکے دونوں ہاتھ تھامتا اوپر دیوار سے لگا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کا وجود کانپ اٹھا اسکو جھٹکا سا لگا آنکھوں سے آنسو پھسلتے اسکے چہرے پر بہے تھے حازق اسکے وجود کے جھٹکے سے اپنے لمس میں نرمی لاتا اسمیں اپنی سانسیں انڈھیلنے لگا۔

اگلی بار ایسا کچھ ہوا تو اس سے زیادہ دگنی شدت سے تمہاری سانسیں پیوں گا۔ اسکے بھیگے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے سہلاتے گھمبیر تا سے کہا۔

ایزل نے گہری سانسیں بھرتے ہچکی لی۔ اسکی رنگت سرخ کی بجائے زرد ہو گئ تھی۔

نچلے ہونے پر خون کی بوند چمک رہی تھی۔

جنگلی بلی۔ اسکا آنسوں سے تر چہرہ دیکھتے اسکے گال پر ہاتھ رکھتے پکارا۔

دور رہو مجھ سے۔ اور میں کروں گی اگنور اور بہت کروں گی۔ جنگلی انسان۔۔ وہ روتے ہوئے چیخی۔

اسے ابھی بھی لگ رہا تھا جیسے سکی سانس گھٹ رہی ہو۔

ہاہاہاہا۔۔ حازق کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

وہ اسے خود میں بھینچتے اسکی کمر اور بال سہلانے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایزل ہچکیاں بھرتے اسکی گردن پر دانت گاڑھ گئ پوری شدت سے کہ اسے اپنے لبوں پر خون کا ذائقہ محسوس ہوا تو وہ پیچھے ہوئ۔

حازق مسکراہٹ دباتا اسے دیکھ رہا تھا۔

شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھتے ہیزل آنکھوں کی نمی ہتھیلیوں سے رگڑتے صاف کی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے اسے گھورا جواب آنکھوں کے بعد رخساروں کو بھی بے دردی سے رگڑتی گلابی کر گئ تھی۔

Don't

تنبیہ لہجے میں کہتے اسکا ہاتھ پکڑتے نرمی سے اسکے آنسو صاف کیے۔

ابھی ایزل کچھ کہتی کہ باہر سے آتی آوازوں پر وہ دونوں چونکے۔

مجھے تو مرحو کے پاس جانا تھا۔افف پتہ نہیں کیا سوچے گی وہ کیسی دوست ہوں میں جو اسے اکیلا چھوڑ کر یہاں رو مینس کر رہی ہوں۔غصے سے اسے دیکھتے جو منہ میں آیا بول گئ۔

لیکن مرحو کو پتہ کیسے چلے گا کہ تم رو مینس کر رہی ہو۔پیچھے ہوتے کہا۔

ہیں۔وہ ہونق بنی اسے دیکھنے لگی پھر اپنی بات پر غور کیا تو سٹپٹاتی جلدی سے وہاں سے بھاگی تھی۔

اپنے پیچھے سے اسے حازق کا جاندار قہقہ سنائی دیا۔

وہ اسے گالیوں سے نوازتی تیز قدموں سے مرحا کے کمرے کی طرف بڑھ گئ۔

💞💞💞

نور تم نے میڈیسنز نہیں کھائی نا اپنی۔براق اسکے سامنے ہتھیلی پھیلاتا سنجیدگی سے بولا۔

نور نے منہ بناتے اسے دیکھا۔اسنے تو یہ بیڈ کے نیچے پھینکی تھی تو پھر ہبی کو کیسے ملیں۔لب دباتے سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

نور تم روز ایسے ہی کرتی ہو نا۔اس بار تھوڑا غصے سے کہا۔

نہیں تو ہبی بس آج کیا ہے سچی میں آج میرا بلکل دل نہیں کر رہا تھا۔

جلدی سے اسکے گلے میں بازو ڈالتے کہا۔

سچی کہہ رہی ہوں ہبی بس آج نہیں کھائی۔ معصومیت سے اسے دیکھتے کہا۔

لیکن آج بھی کھانی ہے چلو شاباش کھاو۔براق اسکی باتوں میں نہیں آنے والا تھا۔

ہبی آج نہیں کل کھاؤں گی۔روہانسی ہوتے کہا۔

بلکل نہیں نور آج بھی کھانی ہے ایک دن بھی مس نہیں کرنا تمہیں یہ چھ ماہ کا کورس پورا کرنا ہے پھر میری نور بلکل ٹھیک ہو جائے گی۔ چلو شاباش کھاو۔

براق نے اسے سامنے کرتے پانی کا گلاس پکڑایا وہ منہ بناتے میڈیسنز لینے لگی۔

گڈ گرل اپنے ہبی کو بہت تنگ کرنے لگا ہے میرا بچہ۔اسکی ناک دباتے کہا۔

میں تو نہیں کرتے بلکہ ہبی کرتے ہیں یہ گندی گندی میڈی دیتے۔اپنی ناک رگڑتے معصومیت سے بتایا۔

براق مسکرا دیا۔

کل ہبی آپکو ایک جگہ پر لے کر جائیں گے جہاں میرے بچے کا موڈ بلکل سہی ہو جائے گا۔اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

سچی ہبی ابھی چلتے ہیں نا۔وہ ایک سائیڈ سی بولی۔

میرا بچہ ابھی رات ہو گئ ہے وہاں دن کے ٹائم جاتے ہیں چلو جلدی سے اب لیٹ جاؤ جلدی سو گئ تو جلدی اٹھو گی پھر جلدی جائیں گے۔

اسے اپنے بازو پر لٹاتے لائیٹس اوف کرتے کہا۔

اوکے ہبی ہم جلدی جلدی سو جاتے ہیں پھر جلدی جلدی اٹھ جائیں گے۔آنکھیں موندیں تیزی سے کہا جیسے ابھی صبح ہو جائے گی۔

براق ہستا نفی میں سر ہلا گیا۔

آنے والے کل سے انجان کے بہت جلد اسکا بچہ اپنی یہ معصومیت کھوتا اسے تکلیفوں سے دوچار کرنے والا ہے۔وہ اکسے گرد حصار باندھتا آنکھیں موند گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

وہ سب لوگ بدر کے کمرے میں جمع تھے۔سوائے مہر،مرحا ایزل اور حازق کے۔

جبکہ بدر اب فریش اپ ہو کر آرام سے بیٹھا تھا۔ماتھے پر گیلے بال چپکے ہوئے تھے۔جبکہ دائیں طرف پیشانی پر گہرا زخم لگا ہوا تھا۔جس پر نورین بینڈج کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ زخم تو اسے صبح ایک گاڑی سے ٹکراتے ملا تھا۔

میں ٹھیک ہوں آپ لوگ پریشان مت ہوں۔ روتی ہوئی بہارے کو اپنے بازو کے حلقے میں لیتے باقی سب کو دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔

اسکی آواز بہت گھمبیر سی تھی بہت خوبصورت نرم گرم سا انچ دیتا، ٹھہرا ہوا سا لہجہ۔ وہ بولتا تھا تو سامنے والا اسے دم سادھے سنتا تھا۔

دینے والے نے اسے نا صرف حسن سے نوازا تھا بلکہ بولنے کے صلاحیت سے بھی وہ سامنے والے کو چاروخانے چت کر سکتا تھا۔

لیکن بیٹا تمہیں ایک بار ہم سے کسی کو تو فون کرنا چاہیئے تھا۔ اتنی لاپرواہی اچھی نہیں ہوتی۔ ماہم اپیا نے پریشان نظروں سے اسے دیکھتے کہا۔

میرا ایک دوست ہے یہاں ہر وہی تھا میرے پاس مجھے نہیں پتہ تھا کہ گھر میں اتنی بڑی خوشی آرہی ہے نہیں تو آج بھی نہیں اتا۔

اس خوشی کا زکر کرتے اسکے گلے میں پھندا سا لگا تھا۔ نیلی آنکھیں جو گلابی ہو رہی تھی وہ سرخی مائل ہوئی تھیں۔

کیسی باتیں کر رہے ہو کیسی بھی خوشی ہو تمہاری جان سے زیادہ پیاری تو نہیں۔ روحاما نے اسے ڈانٹا۔

جاؤ ماہین بچے کا صدقہ نکالو مجھے لگتا ہے اسے کسی کی نظر لگ گئی ہے۔ وہ بدر کا ماتھا چومتے بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سب جانتے تھے بدر مہر کو کتنا عزیز تھا اسے اپنے بھائی کی ہر اولاد جان سے بڑھ کر عزیز تھی اور مہر سے جڑا ہر رشتہ ان سب کو عزیز تھا۔

جی ماما۔ماہین بھابھی کہتی باہر کی طرف چلی گئیں۔

نورین نظریں جھکائے خاموش بیٹھی تھی۔

چلو آؤ ہمارے ساتھ بھائی کو آرام کرنے دو چلو شاباش۔ بہارے کو پیار سے کہتے وشہ اسے بھی اپنے ساتھ لے گئی۔

چلو تم سب بھی بدر کو آرام کرنے دو۔باقی سب کو ماہم اپیا نے کہا تو وہ سب سر ہلاتے گڈ نائیٹ کہتے روحا ماما کے ساتھ ہی باہر نکل گئے۔

بدر نے گہری سانس چھوڑتے بیڈ کروان سے ٹیک لگاتے سر جھکائے بیٹھی نورین کو دیکھا۔

ہم لوگ کل ہی واپس جا رہے ہیں۔ میں تمہارے بابا سے کہتی ہوں ہماری ٹکٹس کروائیں۔ وہ سنجیدگی سے کہتی اس سے نظریں چراتی اٹھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ماما۔بدر نے اسے پکارا وہ رکی لیکن مڑی نہیں۔

میرا انجام امن ماموں جیسا نہیں ہو گا۔ میں ایسا ہونے نہیں دوں گا۔اسکے سنجیدگی سے کہے گئے جملے پر نورین پر آسمان ٹوٹا تھا۔

اسنے جھکتے سے مڑتے بے یقینی سے بدر کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایسے مت دیکھیں میں سب جانتا ہوں وہ بھی جو آپ نہیں چاہتی تھیں۔ آنکھیں بند کرتے کرب سے کہا۔

جانتے ہوئے بھی اس آگ میں کود پڑے۔ زلزلوں کی ضد میں لرزتی آواز سے کہا۔

جان بوجھ کر نہیں کود اخود بہ خود یہ آگے مجھے اپنی طرف کھینچتی گئ۔ نم آنکھیں رگڑتے کہا۔

بدر مت کرو یہ سب میں تمہاری جدائی برداشت نہیں کر پاؤں گی۔ صوفے پر گرتے سسکتے کہا۔

اور میں مر حا کے بغیر زندہ در گور ہو جاؤں گا ماما۔ وہ جس قدر دیوانگی سے بولا تھا نورین نے تڑپ کر اسے دیکھا۔

جبکہ انکے کمرے کے باہر کھڑی مہر نے گہری سانسیں بھرتے دیوار سے ٹیک لگاتے نیچے بیٹھتی چلی گئ۔

اسکے دل پر یکدم بوجھ بڑھا تھا اتنا کہ اسکے اپنے بائیں جانب ٹھیس سی اٹھتی محسوس ہوئی۔

پھوپھو۔ ایزل کی دل دہلا دینے والی چیخ نے شاہ ولا کے در و دیوار ہلا دیئے۔

💞💞💞

مینہہ ہونے کو آیا تھا انہیں یہاں آئے لیکن انکا رشتہ ابھی بھی ویسا تھا جیسا کل تھا۔

زمل نے کتنی ہی کوشش کی لیکن وہ اس سے بات ہی نہیں کرتا تھا وہ اندر ہی اندر کڑھتی رہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن اس دن کے بعد سے وہ کبھی گھر تھوڑا جلدی جاتا تھا یا پھر جس دن لیٹ ہو سونیا کو اسکے ساتھ رہنے کا کہہ دیتا تھا۔

وہ دونوں ایک ہی کمرے میں رہتے تھے آبان صوفے پر اور وہ بیڈ پر سوتی تھی۔

اسکی ماں بھی اس سے ناراض تھی وہ بھی سہی سے بات نہیں کر رہی تھی۔

انفیکٹ ابھی تک کوئی اس سے سہی سے بات نہیں کرتا۔

اسنے طے کر لیا تھا کہ وہ آج اسے ہر حال میں راضی کر لے گی۔

ویسے بھی آج آبان کی ڈی۔ایس۔پی کے ساتھ میٹینگ تھی اسنے فون کر کے بتا دیا تھا کہ وہ آج کافی لیٹ ہو جائے گا۔

اسنے سونیا سے ہیلپ لیتے آبان کے لیئے اچھا سا سرپرائز تیار کیا۔

سونیا کو بھیجتے وہ اب خود تیار ہونے چلی گئی۔

خود کو آئینے میں دیکھتے وہ شرم سے دہری ہو رہی تھی لیکن اسے آج ہر حال میں آبان کو منانا تھا۔

باہر گاڑی رکنے کی آواز سنتے اسنے جلدی سے ساری لائیٹس اوف کیں اور خود دروازے کے پیچھے چھپ گئی۔

پانچ منٹ بعد اسے سیڑھیاں چڑھنے کی آواز آئی اور پھر کمرے کی باہر قدموں کی آہٹ سے وہ خود میں سمٹ سی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

آبان دروازہ کھولتا اندر آیا تو اندھیرا دیکھتے چونک گیا۔

اسنے سوئچ پر ہاتھ مارتے لائیٹس اون کی لیکن ہوئی ہی نہیں۔

لائیٹس کو کیا ہوا اور زمل کہاں ہے۔ آبان نے حیرت سے سوچا۔

تبھی کمرے میں مدھم فیری لائیٹس اون ہوئی تھیں اور ساتھ ہی قدموں کی آہٹ پر وہ چونکا۔

زمل سج سج کر قدم اٹھاتی اسکے سامنے آئی ہاتھ میں ایک کینڈل بھی پکڑ رکھی تھی۔

آبان کی نظر اسکے سفید پاوں سے اوپر اٹھتی زمل تک گئیں۔ اتنے میں ہی اسے ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔

سلک کی ریڈ نائیٹی جو اسکے وجود پر پھسل رہی تھی۔ اسکا نازک سراپا اس نائیٹی میں قیامت ڈھا رہا تھا۔

آبان نے تھوک نگلتے اس پر سے نظریں ہٹاتے کمرے کا ماحول دیکھا۔

جہاں فیری لائیٹس کی مدھم روشنی کے ساتھ گلاب کے پھولوں سے کمرہ سجا ہوا تھا۔

بلکل انکی پہلے رات کے سجے کمرے کی طرح۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ پھولوں سے سجے بیڈ کو دیکھ رہا تھا جب اپنے پاؤں پر نازک ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے کرنٹ کھاتے پیچھے ہوا۔

زمل اسکے قدموں میں بیٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں جانتی ہوں آبان مینے اس دن جو کیا بہت بہت غلط کیا جو کہا بہت غلط کہا۔ میں ان لفظوں کو واپس تو نہیں لے سکتی لیکن انکا مداوا کر سکتی ہوں۔ وہ نم لہجے میں بول رہی تھی۔

آبان لب بھینچ گیا۔

میں تھک گئ ہوں آپکی بے رخی سہتے سہتے اب اور نہیں سہہ سکتی میں اپنے رشتے کو مکمل چاہتی ہوں میں آپکو چاہتی ہوں جیسے نکاح کے وہ دو ماہ خوبصورت ترین گزرے تھے۔

آبان پلیز مجھے معاف کر دیں۔ میں اور نہیں سہہ سکتی میں مر جاؤں گی پلیز آبان مجھے معاف کر دیں ایک آخر بار اپنی بے بی ڈول کو معاف کر دیں پلیز۔ وہ اسکے پاؤں کو مضبوطی سے پکڑتے وہ سسکتے بولی۔

آبان کی آنکھوں سے کئ آنسو بے مول ہوتے چہرے پر گرے تھے۔

سختی سے آنکھیں رگڑتے وہ جھکتے زمل کے قریب بیٹھا۔

یہ سچ ہے کہ میں پہلے تم سے نفرت کرتا تھا لیکن جب تمہیں پہلی بار دیکھا تھا نا نفرت کا احساس تک نہیں ہوا ایک عجیب سا احساس تھا جو روح تک سرائیت کرتا گیا لیکن میں خود کو سمجھانے کے لیئے کہتا تھا کہ صرف اٹریکشن ہے اور جب ایک دن بڑے بابا کے منہ سے تمہارے رشتے کی خبر سنی تو دل کی حالت بگڑ گئ۔

وہ ہلکا سا ہنسا۔

Posted On Kitab Nagri

مینے اسی دن ماما سے بات کر کے تمہیں اپنے لیے مانگ لیا لیکن خود کو یہی کہتا رہا کہ صرف بدلے کے لیئے ہے لیکن دل جانتا تھا وہ تمہیں اپنی ملکہ مان چکا تھا۔ نکاح کے بعد جو میری فیلینگز تھیں مینے اپنے عمل کے ذریعے تمہیں بتایا تھا۔ ہماری شادی کی رات بھی میں تمہیں وہ سب بتانا چاہتا تھا لیکن آرام سے ایک جھٹکے میں تمہیں بتاتا تو تم برداشت نہیں کر پاتی جو تم سچ میں نہیں کر پائی۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کہاں تمہیں میرے لمس میں حوس نظر ائی۔ اسکے ہاتھ چھوڑتے اپنی نم آنکھیں رگڑیں۔

زمل نے نفی میں سر ہلایا۔

مینے وہ سب غصے میں کہا تھا آبان آئی سویر آپکے لمس سے مجھے ہمیشہ سکون ملا ہے۔ پلیز ایک آخری بار مجھے معاف کریں۔

تڑپ کر سسکیاں بھرتے سختی سے اسکے گلے میں بازو ڈالتی اسکے سینے سے لگتے کہا۔

آبان خود کو اسکے گرد بازو باندھنے سے روک نہیں پایا۔

وہ کتنی ہی دیر اسکے سینے سے لگے روتی رہی۔ آبان کے بے اواز آنسو گرتے اسکا کندھا بھگو رہے تھے۔

غلط فہمیوں کے بادل چھٹ گئے تھے آخر کو اسنے اپنے جلاد مونسٹر کو منا لیا تھا۔

کچھ دیر آبان نے اسے خود سے الگ کرتے کھڑا کیا۔

تو یہ سب مجھے منانے کے لیئے کیا ہے۔ کمرے پر ایک بھرپور نگاہ ڈالتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ہمم۔ آنکھیں صاف کرتے زور و شور سے سر ہلایا۔

آبان اسکے انداز پر مسکرا دیا۔

اپنے مجھے معاف کر دیانا۔ جھجھکتے پوچھا۔

میں تم سے کبھی ناراض تھا ہی نہیں بس تمہارے الفاظ نے تکلیف دی تھی۔ اسکے ماتھے پر لب رکھتے نرمی سے کہا۔

زمل نم آنکھوں سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

جاؤ فریش ہو جاو پھر کھانا کھاتے ہیں۔اسکے وجود سے نظریں چراتے کہا۔

زمل نے چونک کر اسے دیکھا۔

وہ اسکے الفاظ کی وجہ سے اسکے قریب نہیں آرہا تھا وہ جانتی تھی۔

ابان۔اس سے پہلے کے وہ مڑ تا زمل نے اسکا بازو تھامتے اسے روکا۔

اسنے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

زمل حلق تر آہستہ سے اسکے قریب ہوئ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے وہ اسکے پاؤں پر کھڑی ہوئ۔

آبان کو جھٹکا سا لگا تھا۔اسکے گلے میں بازو ڈالتے وہ اسکے سمجھنے سے پہلے ہی اسکے لبوں پر اپنے لب رکھ گئ۔

آبان کی گرے آنکھیں حد سے زیادہ پھیلی تھیں۔

زمل نرمی سے اسکے ہونٹ چومتی پیچھے ہوئ۔

Posted On Kitab Nagri

میں جانتی ہوں آپ اس دن کی وجہ سے میرے قریب نہیں آرہے لیکن میں چاہتی ہوں ہمارا رشتہ مکمل ہو جائے۔ سرخ چہرے سے نظریں جھکائے مدھم لہجے میں کہا۔

آبان گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

شفاف چہرہ جو سرخیاں بکھیر رہا تھا، بھیگی ہوئی سیاہ بڑی بڑی انکھیں جو جھکی ہوئی تھی اس پر تضاد سلک کی نائیٹی آبان کے حواس جھنجھوڑ گئی تھی۔

زمل کی کمر میں بازو ڈالتے اسنے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا۔

سہہ لو گی میری شدتیں۔ میرا جنون جو میں تمہارے پور پور پر لٹانے کو بے قرار ہوں۔

اسکی کمر پر دباؤ دیتے خود میں بھینچتے گھمبیر تا سے کہا۔

زمل بھانپ اڑاتے چہرے سے نظریں جھکائے سر ہلا گئی۔

ابان ضبط کھوتا اسکے کانپتے ہونٹوں پر جھک گیا۔

شدت سے اسکے لبوں کو جکڑتے وہ اسکی آتی جاتی سانسوں کو پیتے اسے بوکھلا کر رکھ گیا۔

زمل اسکی شرٹ جکڑتے آنکھیں موندتی اسکی شدت برداشت کرنے لگی۔

آبان کبھی اسکے نچلے لب کو سک کرتا تو کبھی اوپر لب کر ہونٹوں میں دباتا۔

زمل کا حلق سوکھنے لگا لیکن آبان اسے حلق تر کرنے کا بھی موقع نہیں دے رہا تھا۔

اسکے نچلے لب پر دانت گاڑھتے وہ پیچھے ہوا تو زمل نڈھال سے اسکے کندھے پر گری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نچلے لب پر خون کی ننھی بوند چمک رہی تھی۔سانس بری طرح سے پھولی ہوئی تھی۔

آبان کے ہاتھ اسکی نائیٹی کے گاون سے الجھے۔

ایک جھٹکے سے اسے خود سے الگ کرتے اسکا گاون اتارا تھا۔

زمل سرخ گلاب ہوتی اسکے سینے میں سمٹی۔

اسکے گاون کے نیچے چھوٹی سی ریڈ نائیٹی تھی جو اسکے گھٹنوں سے تھوڑا اوپر تھی۔اسکا نازک سراپا اس نائیٹی میں قہر ڈھا رہا تھا۔ابان کی آنکھوں میں خمار اترا تھا۔

بے بی ڈول آج میری جان نکالنے کا پورا ارادہ کیا ہے۔

گہری نظروں سے اسکے سراپے کو دیکھتے خمار آلودہ لہجے میں کہا۔

زمل کانپتی اسکے سینے میں چھپ گئی۔

یہ چھپنے کا وقت نہیں بے بی۔اسے بانہوں میں اٹھاتے آنکھ ونک کرتے کہا۔

زمل سر تا ہوں سرخ گلاب ہوتی گہری سانسیں لینے بھرنے لگی۔

آنے والے لمحات کا سوچتے اسکی جان سوکھ رہی تھی۔

ابھی تو ایسا کچھ کیا بھی نہیں ہو گہری سانسیں بھر رہی ہو۔

اسے بیڈ پر اتارتے اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتے وہ اسپر جھکتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

آبان نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اوپر اٹھایا جبکہ دوسرا ہاتھ سر کے پیچھے رکھتے اسکی گردن اپنے سامنے کی۔

چمکتی آنکھوں سے اسکی شفاف گردن دیکھتے وہ اس پر جھک گیا۔

تمہاری خوشبو مجھے پاگل کر رہی ہے۔اسکی گردن پر ناک ٹریس کرتے اسکی کمر سہلاتے کہا۔

زمل سختی سے آنکھیں مینچتے اسکی شرٹ مٹھیوں میں بھر گئ۔

آبان اسکی گردن کو چومتا تو کبھی دانت گاڑھتا اسکی پوری گردن اپنی شدتوں سے جامنی کر گیا۔

زمل نچلہ لب دانتوں میں دبائے اپنی سسکیاں روک رہی تھی۔

اسکی نائیٹی کی سٹریپ میں انگلیاں سلجھاتے اسے کندھوں سے کھسکایا۔دیوانہ وار کندھوں ر لب رکھتے اسکی گردن کی گہرائیاں دیکھتے آبان نے حلق تر کرتے اسکی کمر کو اونچا کرتے اسے بٹھایا۔

اسے نائیٹی کے بوجھ سے آزاد کرتے وہ اپنی شرٹ بھی اتارتا مدھم فیری لائیٹس اوف کرتا اس پر گہری گھٹا بن کر چھایا۔

اسکے لبوں پر جھکتے آبان کے لب اسکی دھڑکنوں سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگے۔

زمل سسکی لیکن اسکی سسکیاں آبان اپنے لبوں میں دباتا شدت سے اسکے لبوں کو قید کیے ہوئے تھا۔

لبوں سے ہوتے وہ اسکے رخساروں کو اپنے لمس سے بھگونے لگا۔

You are to much hot my baby doll

Posted On Kitab Nagri

اسکے کان کی لو کو لبوں میں دباتے خمار آلودہ لہجے میں کہا۔

ناہونے کے برابر روشنی میں زمل کا کندن سراپا آبان کو پاگل کر رہا تھا۔

آبان۔۔اسکے لب اپنی دھڑکنوں پر محسوس کرتے زمل نے سسکتے اسے پکارا۔

تمہاری یہ سسکیاں میری شدتوں کو اور بڑھاوا دے رہی ہیں بے بی۔

اسکی دھڑکنوں سے ہوتے اسکے پیٹ پر لب رکھتے وہ بہکے لہجے میں بولا۔

آبان پلیز۔وہ اسکے پور پور کو اپنے لبوں سے چھوتے اپنے لمس سے مہکا رہا تھا۔

اجازت ہے کہ آج ہر حد سے گزرتے تمہاری روح میں اتر جاؤں بے بی ڈول۔اسکے کان کے پاس لب سہلاتے پوچھا۔

زمل ٹوٹتی سانسوں سے اسکے سینے پر ناخن گاڑھتے سر ہلا گئی۔

I promise I will not hurt you my life.

اسکے ماتھے پر لب رکھتے وہ بہت نرمی سے اسکی روح کی گہرائیوں میں اترتا زمل کو سسکنے پر مجبور کر گیا۔

آبان اسکی کمر سہلاتا اسکے ہونٹوں کو نرمی سے چومنے لگا۔

شش۔ریلیکس مائی بے بی۔۔وہ بہت نرمی سے کبھی اسکی کمر سہلاتا تو کبھی بالوں میں انگلیاں چلاتے اسے ریلیکس کر رہا تھا۔

زمل اسکے کندھے،سینے اور گردن کو اپنے ناخنوں سے نوچتی کسی جنگلی بلی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی بڑھتی شدتوں کے ساتھ ساتھ زمل کی مدھم سسکیاں کمرے میں گونجتی آبان کو اور مدہوش کر دیتیں۔

اسکے ہاتھ تکیے سے لگا تا وہ اسکے لبوں کو جکڑتے اپنی شدتوں میں اضافہ کرتا کرتا چلا گیا۔

💞💞💞

وہ گہرے سانس بھرتی بے جان سی زمیں پر گری تھی۔

حازق کے روم سے نکلتی ایزل کی نظر اس پر پڑی اسی وقت مہر ہوش وہواس سے بیگانہ ہوتی ایک جانب لڑکھ گئ۔

پھو پھو۔ایزل کی دل دہلا دینے والی چیخ نے شاہ ولا کے درودیوار ہلا دیئے۔

وہ تیزی سے مہر کی طرف بھاگی جبکہ اسکی چیخ سنتے باقی سب بھی اپنے کمروں سے نکلے تھے۔

بدر اور نورین چونکتے باہر کی طرف بھاگے جب دروازے کے پاس گری مہر کو دیکھتے دونوں کے قدموں کو بریک لگی۔

پھو پھو۔۔بدر نے اسکے قریب بیٹھتے اسے پکارا۔

اسکا وجود ٹھنڈا ہو رہا تھا سانس بھی نا ہونے کے برابر چل رہی تھی۔

پھو پھو۔پھو پھو کیا ہوا اپکو۔ایزل گرتی پڑتی تیزی سے اسکے قریب بیٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مما۔مام۔ میثم اور حازق کی دھاڑ پر بھی اسکے وجود میں زرا ہلچل نہیں ہوئ۔

مہر۔ مرتسم کے لبوں سے ہلکی سی سرگوشی ہوئ تھی۔

اسے اپنے دل میں شدید درد اٹھتا سا محسوس ہوا۔

جبکہ اپنے کمرے کے دروازے میں کھڑی مرحا ساکت سی مہر کے بے جان وجود کو دیکھ رہی تھی۔

حازق کانپتے ہاتھوں سے اسے اٹھاتے باہر کی طرف بھاگا۔

پل میں گھر چیخو پکار سے بھر گیا تھا۔

ماہم اپیا نے جلدی سے ولی لوگوں کو فون کیا۔

حازق اور ایزل کی گاڑی کے پیچھے ہی شاہ ولا سے کئ گاڑیاں نکلی تھیں۔

ہوسپٹل کے سامنے گاڑی رکتے مرتسم اسے اٹھائے تیزی سے باہر بھاگا تھا۔

سٹریچر پر اسے لٹاتے مرتسم اور حازق کے ہاتھ کانپ رہے تھے کیونکہ مہر کا وجود بلکل برف کی مانند ٹھنڈا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Oh no it's an heart attack

جلدی لے کر چلو انہیں۔

سٹریچر کے پاس رکتے ڈاکٹر مہر کا چیک اپ کرتے بولیں۔

مرتسم لڑکھڑایا جسے حازق نے بامشکل سنبھالا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے ایمر جنسی میں لے جایا گیا۔

ح۔حازق م۔ماما کو کیا ہوا ہے۔مرحا کانپتے لبوں سے بولی تھی۔

ہارٹ اٹیک۔دیورا کے ساتھ نڈھال سی کھڑی ایزل کے لبوں سے سرگوشی کی مانند نکلا تھا۔

اور یہ سنتے ہی مرحا لہراتے زمیں بوس ہوئی تھی۔

آپی۔میثم کی چیخ نے پیچھے آتے ولی لوگوں نکے قدم لڑکھڑائے تھے۔

مرحا کے زمین پر گرنے سے پہلے ہی حازق اسے قیمتی شے کی طرح اپنی بانہوں میں تھام گیا۔

اسے اٹھاتے اسنے بے بسی سے ایمر جنسی روم کی طرف دیکھا اور پھر بے ہوش مرحا کو۔

سر آپ انہیں یہاں لے ائیں۔نرس نے اسے مرحا کو اٹھائے دیکھ ایک روم کی طرف اشارہ کیا۔

وہ لب بھینچتا اسے لیے روم میں ایا۔بیڈ پر لٹاتے اسنے بے چینی سے اسے دیکھا۔

تبھی نرس کے پیچھے ڈاکٹر کے ساتھ روشانے اور ماہم اپیا اندر آئی تھیں۔

بہت زیادہ سٹریس کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہیں۔انہیں فل حال نیند اور ریسٹ کی ضرورت ہے۔وہ اسے انجیکشن لگاتے بولیں۔

وہ لب بھینچے کھڑا رہا۔

مرحا کے ماتھے پر لب رکھتے اسنے ماہم کو دیکھا۔

میں یہی پر ہوں پریشان مت ہو جاؤ باہر دیکھو باقی سب کو۔نم آنکھوں سے اسے دیکھتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک نظر مرحا کو دیکھتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

کوریڈور میں اتے اسکی ایک نظر ایمرجنسی روم کے سامنے پڑی۔

مرتسم ہونٹوں پر مٹھی جمائے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ چہرے پر تکلیف اور کرب کے تاثرات تھے۔ آنکھوں میں نمی کے ساتھ سرخی بھی در آئی تھی۔

اسکے پاس میثم اسکے کندھے پر سر ٹکائے ہوئے تھا۔ نم آنکھیں رگڑتا وہ بار بار ایمرجنسی روم کی طرف دیکھ رہا تھا۔

انسے کچھ دور ایزل غازی کے سینے سے لگے زارو قطار رو رہی تھی۔

انکے قریب عالم اور ولی کھڑے تھے جو عاشر سے کچھ پوچھ رہے تھے۔

اسکی نظر بدر پر پڑی وہ لب بھینچے دیوار سے ٹیک لگائے سرخ آنکھوں سے ایمرجنسی روم کی طرف دیکھ رہا تھا۔

اسنے اس دروازے کو دیکھا جسکے پار اسکو زندگی دینے والی خود زندگی اور موت سے لڑ رہی تھی۔

اسکی آنکھوں میں سرخی بڑھی تھی۔

سختی سے بھینچتے وہ بھاری قدموں سے انکی طرف بڑھا۔

سب ہی اپنی اپنی جگہ خاموش تماشائی بنے کھڑے تھے۔

ایک گھٹنے کے کٹھن انتظار کے بعد ڈاکٹرز باہر آئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سب تیزی سے ڈاکٹر کی طرف لپکے۔

کسی نے بھی انسے کچھ پوچھا نہیں تھا بس سوالیہ نظروں سے انکی طرف دیکھ رہے تھے۔

پیشنٹ کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ لیکن شکر کریں کہ منی ہارٹ اٹیک تھا۔ جسمیں اتنا زیادہ نقصان نہیں ہوتا بس یہی سمجھ لیں کہ آدھا ہارٹ اٹیک۔

وہ اس قدر سٹریس فل ہیں کہ انکے دماغ کی کوئی وین بھی پھٹ سکتی تھی۔

ابھی تو ہم نے انکا ٹریٹمینٹ کر دیا ہے لیکن اگر دوبارہ سے انہیں کوئی ٹینشن دی گئی یا کوئی صدمہ تو کچھ بھی ہو سکتا ہے انہیں میجر ہارٹ اٹیک بھی یا پھر وہ اپنی جان سے بھی جا سکتی ہیں۔

ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہتے ان سب کے چہرے کے اڑتے رنگ کو بغور دیکھا۔

فلحال وہ خطرے سے باہر ہیں لیکن بے ہوش ہیں ہمیں لگتا ہے شائید انکے ہارٹ والز میں کچھ پرو بلم ہے اور شائید کافی عرصے سے ہے انہیں سانس کا پرو بلم بھی ہے ایک بار وہ ہوش میں آئیں تو انکے کچھ ٹیسٹ وغیرہ کرنے ہیں پھر ہی ہم بتا سکتے ہیں کہ کیا پرو بلم ہے۔

باقی آپ لوگ دعا کریں اور انہیں کسی بھی ٹینشن سے دور رکھئے گا۔

ایکسکیوزمی۔ ڈاکٹر کہتے جا چکے تھے پیچھے وہ سب ایک دوسرے سے نظریں چرانے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

انہیں لگ رہا تھا شائید اسنے انوشے کی اس قدر ٹینشن لی ہے۔ جبکہ ایزل اور حازق کو لگ رہا تھا کہ وہ بدر کی وجہ سے پریشان تھی، مرحا کو اپنا آپ قصوروار لگ رہا تھا جبکہ اصل وجہ تو بدر اور نورین ہی جانتے تھے۔

💞💞💞

حازق نے سب کو گھر بھیج دیا تھا کوئ بھی جانے کو تیار نہیں تھا لیکن ہوسپٹل میں سب کو رکنے کی اجازت نہیں مل سکتی تھی۔

پھر بھی مرتسم، میثم، ولی، ایزل، مرحا اور بدر یہیں پر تھے۔

ایزل مرحا کے پاس تھی، مرتسم بینچ کی پشت سے سر ٹکائے بیٹھا تھا، اسکے پاس ہی میثم اور ولی بیٹھے ہوئے تھے جبکہ بدر ہنوز ابھی بھی اسی پوزیشن میں دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

حازق کمرے کے دروازے کے بلکل سامنے دیوار کے ساتھ کھڑا تھا جبکہ سرخ نظریں شیشے کے دروازے سے نظر آتی اپنی ماں پر تھی جسکے دونوں بازوں پر ڈرپس لگی ہوئ تھیں، چہرے پر اوکسیجن ماسک تھا۔

وہ سختی سے لب بھینچے ہوئے تھا کہ اسکا جبڑا زرد پڑ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رات سے اسے ایک بار بھی ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔

فجر کی اذانیں ہوئی تو مرتسم نماز کے لیئے اٹھا لیکن اسکے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔

حازق نے کرب سے اپنے باپ کے لڑکھڑاتے قدموں کو دیکھا۔وہ باپ جو آج تک انہیں سہارا دیتا آیا تھا آج اسے سہارا دینا حازق کو دنیا کا مشکل ترین کام لگا۔

وہ جانتا تھا اگر اسکی ماں تکلیف میں ہے تو جان اسکے باپ کی بھی نکل رہی تھی۔

حازق اور میثم اسے سہارا دینے کے لیئے بڑھے لیکن وہ ہاتھ اٹھاتے انہیں روک چکا تھا۔

ولی نے نم آنکھوں سے اسکی پشت دیکھی مرتسم شاہ کو اگر دنیا کا کوئی غم توڑ سکتا تھا وہ تھا مہر ماہ شاہ کا غم۔

مہر ماہ شاہ کی زرا سی تکلیف آج بھی مرتسم شاہ کی جان پر بھاری پڑتی تھی۔

وہ گہری سانس بھرتے سر پیچھے گرا گیا۔

ٹھیک ہو جاؤ میرا بچہ دیکھو تو تمہاری تکلیف نے تمہارے شاہ کے مضبوط قدم لڑکھڑا دیئے ہیں۔وہ تصور میں مہر سے مخاطب تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

آپکے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔فجر کے تین گھنٹے بعد ڈاکٹر نے انہیں مہر کے ہوش میں آنے کا بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

جاؤ۔۔ولی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔

جائیں بابا ماما سے مل لیں وہ یقیناً سب سے پہلے آپکو۔دیکھنا چاہیں گی۔

میثم اسکے کندھے پر سر ٹکائے نم لہجے میں بولا۔

اسنے حازق کو دیکھا وہ سر ہلا گیا۔

مرتسم اپنی نم آنکھیں رگڑتا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر بھی اسنے آنکھیں نہیں کھولیں وہ جانتی تھی کون ہو گا۔وہ ابھی اسے اسکی خوشبو سے پہچان لیتی تھی وہ جانتی تھی اسکی تکلیف سے اب تک مرتسم شاہ مرنے والا ہو گیا ہو گا۔

کچھ دیر جب اسے کوئی ہلچل محسوس نہیں ہوئی تو اسنے آنکھیں کھولتے دروازے کی طرف دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا اسنے کمرے میں نظریں دوڑائیں تو اپنے دائیں طرف دیکھتے وہ ساکت رہ گئی۔

مرتسم شاہ ہوسپٹل کے سرد ٹھنڈے فرش پر بچھے جائے نماز پر سجدے میں گرا ہوا تھا۔

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔

وہ کتنی ہی دیر سجدے میں سر رکھے سسکتا رہا۔

مہر کی مدھم ہچکیاں بلند ہوئی تو وہ آہستہ سے اٹھا۔

سختی سے اپنی آنکھیں رگڑتے وہ جائے نماز سے اٹھا۔

مہر کی طرف دیکھے بغیر وہ اسکے قریب آیا اور جھک کر اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

Posted On Kitab Nagri

شکر الحمدللہ۔۔لبوں سے بے اختیار پھسلا تھا۔

اسکی سرخ آنکھ سے ایک آنسو نکلتا مہر کے لبوں پر گرا جو وہ اپنے حلق میں اتار گئی۔

مرتسم کتنی ہی دیر اسکے ماتھے پر لب رکھے جھکا رہا۔

شاہ۔جب اسنے دس منٹ تک بھی اسے نہیں دیکھا تو مہر نے تڑپ کر اسے پکارا۔

مرتسم نے سختی سے آنکھیں مینچ لیں۔

مجھے دیکھے نا۔ڈرپ لگے ہاتھوں میں اسکا چہرہ بھرتے کہا۔

مرتسم نے آنکھیں نہیں کھولیں۔

شاہ جی۔تڑپ کر ہچکی لیتے پکارا۔

پچھلے چوبیس گھٹنوں سے میں بھی آپکو ایسے ہی پکار رہا تھا شاہ کی جان لیکن اپنے ایک بار بھی مجھے جواب نہیں دیا، آنکھیں کھولتے مجھے دیکھا نہیں پتہ چلا میرے دل پہ کیا قیامت گزر رہی ہو گی۔

حد سے زیادہ بھاری ہوتی آواز میں کہا۔

آنکھیں ہنوز بند تھیں۔

مجھے دیکھے نا کھولیں انہیں۔اسکی آنکھوں کو انگلیوں کے پوروں سے چھوتے تحکم سے کہا۔

آنسو ٹوٹ کر رخسار پر بہہ رہے تھے۔

مرتسم نے آہستہ سے آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مہر کا اچھل کر حلق میں ایا۔

اسکی آنکھیں تھی یا درد کی تصویر۔ سرمئ آنکھوں میں سرخی اور نمی تیر رہی تھی۔

اسکی آنکھوں میں چھلکتے درد پر مہر نے تڑپ کر اسے خود پر جھکاتے اسکی آنکھوں پر لب رکھے۔

Please don't do this shah I can't bear

اسکی ئیر ڈ پر لب رکھتے شکایتی انداز میں کہا۔

کیا کوئ کہہ سکتا تھا کہ وہ دونوں پینتالیس، پچاس سال کی عمر کے ارد گرد گھوم رہے ہیں۔

مینے کیسے برداشت کیا ہو گا آپکو اس حال میں یہ میں جانتا ہوں یا میر اخدا۔ کیوں کیا اپنے ایسا اپنا یہ درد مجھے کیوں نہیں دے دیا، میں کیسے انجان رہا آپکے درد سے آخر کیوں۔

اپنے دل کے مقام کو جکڑتے وہ درد کی شدت سے بول بھی نہیں پا رہا تھا۔

نہیں میر پلیز ایسے مت کہیں میں آپکو ایسے نہیں دیکھ سکتی، پلیز مجھے کچھ ہو رہا ہے آپکو ایسے دیکھ کر ایسے مت کریں میرے سٹرونگ والے شاہ بن جائیں نا۔

اسکے دل کے مقام پر لب رکھتے نچلہ لب پھیلاتے کہا۔

آپکو ایسے دیکھ آپکے شاہ کیسے سٹرونگ رہ سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

مینے تو کچھ نہیں کیا لیکن اپنے ایسا کیوں کا مہر۔ آخر کیوں نہیں بتایا مجھے جو آپکو تکلیف دیتا رہا کیوں اندر ہی اندر گھٹتی رہیں اپ۔

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اوپر اٹھاتے خود میں بھینچتے کہا۔

مہر تھکی سی سانس خارج کرتے اسکے گردن میں چہرہ چھپا گئ۔

جلتے ہوئے دل کو سکون سا ملا تھا۔

مہر۔نرمی سے پکارا۔ آپکے بچے انتظار کر رہے ہیں آپسے ملنے کا۔اسکا سر چومتے اسے خود سے الگ کیا۔

وہ نفی میں سر ہلاتے اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

مجھے ایسے سکون مل رہا ہے شاہ مجھے کسی کو نہیں دیکھنا، کسی سے نہیں ملنا آپ یہیں رہیں میرے پاس۔

اسکی گردن میں بانہیں ڈالتے کہا۔

مرتسم نے نرمی سے اٹھایا بیڈ کراون سے ٹیک لگاتے اسے خود میں بھینچتے وہ آنکھیں موند گیا۔

مہر اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دونوں کے چہروں پر اترتا سکون اس بات کا گواہ تھا کہ وہ دونوں آج بھی ایک دوسرے کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے۔

مرتسم نے ایک سے اسکے بال سہلاتے دوسرے سے فون نکالتے ولی کو میسیج کیا۔

وہ جانتا تھا باہر وہ چار و کتنے پریشان ہونگے۔

Posted On Kitab Nagri

آپکی جدائی آج بھی میری سانسوں پر بھاری ہے جانم۔اسکے سر پر ہونٹ رکھتے زکام زدہ آواز میں کہا۔

شاہ۔مہر نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

شاہ قربان جائیں جانم۔اسکی بھیگی آنکھوں پر لب رکھتے جان نثار کر دینے والے انداز میں کہا۔

کیا ہم کہیں دور نہیں جاسکتے جہاں ہمارے علاوہ کوئ بھی نا ہو جہاں صرف ہم دونوں ہوں کوئ غم کوئ تکلیف نا ہو۔ہم چھپ نہیں سکتے کہیں۔

فرمائشی انداز میں کہا تھا۔

مرتسم کے لب ہلکے سے پھیلے وہ جانتا تھا جب وہ ہرٹ ہوتی تھی وہ اس دنیا سے چھپ جانا چاہتی تھی وہ ہمیشہ تکلیف میں اسے یہیں کہتی تھی شاہ مجھے کہیں چھپا دیں۔

جانم میرے بال سفید ہونے لگے ہیں اب اس عمر میں ہم ہنی مون پر جاتے اچھے لگے گیں بھلا۔

اسکے رخسار سہلاتے مدھم لہجے میں کہا۔

مہر کی آنکھیں پھیلیں۔

شرم نہیں آتی آپکو شاہ یہ آپکے بچوں کے ہنی مون پر جانے کے دن ہیں آپکے نہیں۔اسکے بازو پر چٹکی کاٹتے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جانم عمر بے شک بچوں کی جانے کی ہے لیکن آج بھی آپکو پہلے سے کہیں زیادہ ٹف ٹائم دے سکتا ہوں اپنی شدتوں سے۔۔

چیلینج دیتی نگاہوں سے اسے دیکھتے کہا۔

اٹھے آپ یہاں سے میرے بچوں کو بلائیں مجھے میرے بچوں سے ملنا ہے۔

خفت سے سرخ ہوتے اسکے سینے سے سے اٹھتے کہا۔

آہان جانم چپ چاپ لیٹی رہیں ساری زندگی بچوں کے ساتھ ہی گزاری ک ہے کبھی اپنے شاہ جی سکون کا خیال بھی کر لیا کریں۔

اسکے بالوں میں چہرہ چھپاتے گہری سانس بھرتے کہا۔

اسکی چلتی دھڑکنیں، اسکی خود کو دیکھتی آنکھیں، اسکے ہلتے لب مرتسم شاہ میں جیسے سانسیں بھر رہے تھے۔

وہ اسکا دھیان بھٹکانا چاہتا تھا جو وہ بھٹکا چکا ہے۔

مہر لب دباتے اسکے سینے پر سر رکھے آنکھیں موند گئ۔

وہ جانتی تھی رات سے اسکی جان حلق میں اٹکی ہو گی اسکی بند ہوتی آنکھیں اس بات کی گواہ تھیں کہ اسکے اعصاب پر سکون ہو رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

ولی اسکا میسج پڑھتے قہقہ لگا کے ہس دیا۔

اور ہستا چلا گیا۔

حازق، میثم اور بدر نے حیرت سے اسے پاگلوں کی طرح قہقہ لگاتے دیکھا۔

ماموں آپکی طعبیت ٹھیک ہے۔۔ میثم نے پریشانی سے پوچھا۔

تمہارا باپ ایک نمبر کا کمینہ اور ٹھرکی انسان ہے دیکھو سالا مجھے آج بھی مجھے میسیج کر کے کہہ رہا ہے انہیں کوئی ڈسٹرب نا کرے وہ اپنی بیوی کے ساتھ بزی ہے اور ہم گھر چلے جائیں وہ دونوں خود آجائیں گے۔۔

جیسے یہ ابھی اسکی نئی شادی ہوئی ہے۔اور ہم تو پاگل ہیں نا یہاں پر جو بیٹھے ہیں۔وہ دانت پیستے بولا۔

وہ تینوں شکر کا سانس بھرتے نفی میں سر ہلا گئے۔

حازق میثم کو اشارہ کرتا مرحا کے کمرے کی طرف بڑھا جسے رات میں ایک بار ہوش آیا تھا لیکن ڈاکٹرز نے دوبارہ سے اسے نیند کا انجیکشن دے دیا تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ دروازے کھولتے اندر آیا تو نظر سیدھا بیڈ پر پڑی جہاں وہ گہری نیند میں تھی۔

وہ آہستہ سے چلتا اسکے قریب ایا۔ جھک کر اسکے سر پہ بوسہ دیتے نظریں ایزل کی تلاش میں بے چین ہوئی تھیں وہ اسے سامنے ہی صوفے پر سکڑی سمٹی سی لیٹی نظر ائی۔

مرحا پر بلینکیٹ سہی کرتے قدم خود پہ خود اسکے طرف اٹھے تھے۔

وہ سمٹی ہوئی سی تھی شائید اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی۔ کمرے کا ٹیمپریچر کافی سرد تھا۔

حازق اس پر جھکتے اسے اپنی بانہوں میں اٹھا گیا۔

کمرے میں بنے ڈریسینگ روم جہاں پر شائید پیشنٹس کو چینج اور ڈریسینگ کروائی جاتی تھی کی طرف بڑھا۔

ایزل زرا سا کسمسای لیکن حرارت محسوس کرتے وہ حازق کے سینے میں گھسی۔

حازق وہاں پر رکھے صوفے کی طرف بڑھا۔ صوفے پر نیم دراز ہوتے اسے سہی سے اسے سینے پر لٹایا۔

حازق نے شرٹ کے اگلے دو بٹن کھولتے اسکا سر سینے پر سر رکھتے جیسے خود کو سکون پہنچایا ہو۔

سرخ آنکھیں خود بخود بند ہوئی تھیں۔ جن میں جلن سی اٹھی تھی۔ وہ لب بھینچ گیا۔

غور سے ایزل کو دیکھا۔ کل سے مسلسل رونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں سوج چکی تھیں۔ آنکھوں کے گرد گہری ہلکے پڑ گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

رخساروں پر آنسوں کے مٹے مٹے نشان تھے۔ہونٹوں کا کٹاؤ سوجا ہوا تھا۔

نچلے لب کا تل بھی اداس سا تھا۔چاکلیٹی بال الجھے ہوئے تھے۔

حازق کو اسپر ٹوٹ کے پیار ایا۔وہ رات سے مضبوط بنی سب کو سنبھال رہی تھی کبھی میثم کو تو کبھی مرحا کو وہ اسکے پاس آنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے سنبھالے لیکن اس وقت اسکے باپ کو اسکی زیادہ ضرورت تھی رات سے وہ اب اسے دیکھ رہا تھا۔

میر۔اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے بیٹھی ہوئی آواز میں پکارا۔

حازق نے اسکے ماتھے پر لب رکھتے اسکی نیم وا آنکھوں کو دیکھا۔

اپھو کیسی ہیں۔۔۔؟نیند کے خمار سے بھری ہیزل آنکھوں سے اسے دیکھتے پوچھا۔

ٹھیک ہیں الحمدللہ۔۔اسکے چہرے سے بال ہٹاتے نرمی سے کہا۔

ہوش آگیا انہیں۔اسمیں سمٹتے پوچھا۔اسکا وجود گرم تھا شائید اسے بخار ہو رہا تھا۔

ہم۔۔تمہیں ٹھنڈ لگ رہی ہے۔اسکی ٹانگیں اٹھاتے کسی بچی کی طرح اپنی گود میں سمیٹتے پوچھا۔

وہ سر ہلا گئی۔۔

اسکی شرٹ کے باقی بٹن بھی کھولتے اسکے سینے پر ہتھیلیاں مس کرتے خود کو حدت پہنچانے کی کوشش کی۔

اسکی معصوم سی حرکت حازق متبسم ہوا تھا۔اسکے ایسے کرنے سے اسے بھی سکون سا محسوس ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رات سے جو بے چینی، بے سکونی تکلیف اسے گھیرے ہوئے تھی آہستہ آہستہ سے ختم ہو رہی تھی۔

سچ ہی کہتے ہیں لوگ محرم کی قربت میں خدا نے سکون رکھا ہے۔ ان دونوں کا سکون ایک دوسرے میں تھا وہ دونوں جانتے تھے۔

اپھو سے ملنا ہے۔۔ اسکی گردن میں بازو ڈالتے وہ جیسے اسکے جسم کا حصہ بننے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ اسے بہت ٹھنڈ لگ رہی تھی۔

بابا ہیں انکے پاس۔ اسکی کمر سہلاتے متفکر ہوتے اسکے سرخ چہرے کو دیکھا۔

مائ بیب بہت زیادہ ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔ اسکے پاؤں کے تلوں پر ہتھیلی مس کرتے اسے خود میں بھینچتے فکر مندی سے پوچھا۔

وہ سر ہلا گئ۔ حازق کے ہاتھوں کی حدت اسے سکون دے رہی تھی۔

چلو ڈاکٹر سے میڈیسن لیتے ہیں پھر گھر جا کے ریسٹ کرنی ہے۔۔

اسکے بال سمیٹتے ڈوپٹہ اچھے سے پھیلاتے کہا۔

وہ نفی میں سر ہلا گئ۔ مجھے یہیں رہنا ہے جب تک اپھو اور مرحو ٹھیک نہیں جاتی نہیں جانا۔

بچوں کی طرح ضد کی۔

ایزل۔ حازق نے تنبیہہ لہجے میں پکارا۔ ہاتھ ہنوز اسکی کمر اور پاؤں کے تلوے سہلا رہے تھے۔

پلیز ز۔ نچلہ لب پھیلاتے اسکے سینے سے سر اٹھاتے لاڈ سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بے ساختہ جھکتا اسکے ہونٹوں کو چوم گیا۔

نرمی سے اسکے ہونٹ چومتے وہ اسے حیران کر گیا۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا حازق میر اسے اتنی نرمی سے بھی چھو سکتا ہے۔

وہ کتنی ہی دیر اسکے ہونٹوں کو نرمی سے چومتا رہا۔ اسکے وجود کی حرارت ایزل کو اپنے وجود میں منتقل ہوتی محسوس ہوئی۔

مائی بیب تمہاری طعبیت ٹھیک نہیں ہے ایسے میں کیسے کسی اور چیز پر فوکس کر سکتا ہوں۔ اسکے لبوں کو اپنے لمس سے گیلا کرتے گھمبیر تا سے کہا۔

تو صرف مجھ پر فوکس کرونا۔۔ اسکے سسک پیک پر نظریں جمائے دھیمے لہجے میں کہا۔

You can touch my body form wherever you want.

اپنی گردن سے اسکے ہاتھ نکالتے اپنے سینے سے مس کرتے کہا۔

ایزل سرخ پڑتے چہرے اسکی گردن میں چھپا گئی۔ اسکے ڈمپلز اپنی چھپ دکھلاتے چھپے تھے۔

حازق کا مدھم قہقہ گونجا تھا۔

while you are blushing.You are looking like a red rose.

اسکی گردن کو سرخ ہوتے دیکھ وہ مدھم لہجے میں بولا۔ ہاتھ کمر کو سہلاتے اوپر پہنچے تھے۔

ایزل نے اسکے سینے پر رکھے اپنے ہاتھوں کو آہستہ سے موو کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی ہتھیلیاں اسکے سینے پر سہلاتے وہ حازق میر کی آنکھوں کی سرخی بڑھا گئ۔

Don't you dare to unbutton your shirt Infront of anyone else me.

اسکے سینے پر نظریں جمائے پوزیسیسو انداز میں کہا تھا۔

حازق لب دباتا مسکراہٹ روک گیا۔

I can't unbutton my shirt infornt of anyone including you. Because you are Unbutton my shirt .

اسکی گردن پر ناک سہلاتے گہری سانس کھینچتے کہا۔

ایزل مسکاتی اس سینے پر سر رکھے آنکھیں موند گئ۔ جبکہ ہاتھ ہنوز اسکے سینے پر حرکت کر رہے تھے۔

شرساری سی پورے جسم میں دوڑ گئ تھی۔

حازق اسے خود میں بھینچتا اسکے بالوں میں چہرہ چھپا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی آنکھوں میں جلن سی ہوئ تھی جو ساری رات ایک سیکینڈ بھی پلک نا جھپکنے کی وجہ سے تھی لیکن وہ پھر بھی اسکی خوشبو میں سانس لیتا آنکھیں بند کر گیا۔

💞💞💞

ماما اپنے ایک بار بھی ہمارے بارے میں نہیں سوچا نا اگر آپکو کچھ ہو جاتا تو ہمارا کیا ہوتا۔

میثم شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

مہر نے مسکراتے اسکا سر چومتے خود سے لگایا۔

سرمئ آنکھوں میں خفگی لیے وہ اسے دیکھتا اس وقت مرتسم شاہ کی کاپی لگ رہا تھا۔

وہ بہت سینسٹیو تھا پتہ نہیں کیسے رات سے اسنے برداشت کیا ہو گا۔

ایم سوری میرا بچہ۔۔اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

شام تک مرتسم نے اس سے کسی کو ملنے نہیں دیا تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ فلحال ہر پریشانی سے دور رہے۔

اسکے دماغ پر سکون رہے۔

اور اب سب اس سے ملنے آئے تھے ولی اور ارسل نے تو باقاعدہ دھکے دے کر مرتسم کو یہاں سے نکالا تھا۔

اپھو کو ہم سے بلکل بھی پیار نہیں ہے تبھی تو روز خود کو ہرٹ کرتی رہتی ہیں۔یہ جانتی ہیں انکے ہرٹ ہونے سے سب ہرٹ ہوتے ہیں پھر بھی۔صوفے پر بیٹھی ایزل بھیگے لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ زبردستی ضد کر کے ہوسپٹل رکی تھی۔

حازق نے سختی سے اسے صوفے سے اٹھنے سے منع کیا تھا کہ کچھ دیر ریسٹ کر لے کیونکہ وہ مہر کے پاس ہی رہنا چاہتی تھی اور اس روم میں صرف ایک صوفہ ہی تھا جہاں پر وہ بیٹھ سکتی تھی۔

ایسے نہیں کہتے ایزل میرا بچہ جانے کتنی تکلیف میں تھا۔کسی بھی آئی تکلیف پر قابو پانا ہمارے بس میں تو نہیں ہے نا۔ولی مہر کا سر چومتے اسے خود سے لگاتے نرمی سے بولا۔

مہر کی آنکھیں نم ہوئی تھیں لیکن وہ ولی کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔وہ سب کو اور پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

انوشے اور مرحا کہاں ہے۔وہ سب کو یہاں دیکھتی ان دونوں کی غیر موجودگی پر پریشان ہوتی اپنے پاس کھڑی آیت سے پوچھنے لگی۔

انوشے کے پاس روحاماما اور ماہم اپیا ہیں۔

اور مرحا بھی گھر پہ ہے کل سے تمہیں لے کر کافی پریشان ہے اپنی طعبیت بھی خراب کر لی ہے اس لیے مرتسم اسے زبردستی گھر لے گیا۔

آیت نے آہستہ سے اسے بتایا تھا۔

وہ گہری سانس بھر کے رہ گئی۔جانتی تھی اسکی بیٹی پر اس وقت کیا گزر رہی ہو گی۔

آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں نا پھر لالہ اور مرحا آپی کا نکاح بھی تو ہے جمعے کو۔

Posted On Kitab Nagri

سب کو باتوں میں لگے دیکھ بہارے معصومیت سے اسے دیکھتے بولی۔

مہر لب بھینچ گئ۔

ضرور بچے ایک بار مہر پوری طرح سے ٹھیک ہو کر گھر جائے تو دھوم دھام سے یہ نکاح ہو گا۔

ارسل اسکے سر پہ ہاتھ رکھتا ہلکی مسکراہٹ سے بولا تو وہ سر ہلا گئ۔

وہ لوگ کچھ دیر تک اسکے پاس رہے پھر اسکے آرام کے خیال سے واپس چلے گئے مہر کو ابھی ہوسپٹل سے ڈسچارج نہیں ملا تھا۔

ایزل ابھی یہیں تھی بخار کی وجہ سے اسکے گلے پر کافی افیکیٹ ہوا تھا تو حازق نے اسکے لیئے اپائیمنٹ لی تھی۔

اپھو نے بہت پریشان کیا نا۔اسے اپنے قریب بلاتے اسکا سر چومتے پیار سے کہا۔

وہ نفی میں سر ہلا گئ۔

آپ تو میری بہت اچھی اپھو ہیں ورلڈ کی بیسٹ اپھو آپ کیسے پریشان کر سکتی ہیں۔

لیکن اپکے کھڑوس بیٹے نے بہت تنگ کیا۔وہ کن اکھیوں سے ولی اور غازی سے بات کرنے حازق کو دیکھتے آہستہ سے بولی۔

اسکی آواز کافی بیٹھی ہوئ تھی۔

اچھا پریشان کیا میرے بیٹے نے۔مہر نے مصنوعی حیرانگی سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ زور و شور سے سر ہلا گئ۔

بہت پریشان کرتا ہے آپکا بیٹا، میرے کوئ بات بھی نہیں سنتا، ابھی بھی پتہ نہیں کونسے ڈاکٹر سے فالتو میں اپائیمنٹ لی ہے جبکہ میں بلکل ٹھیک ہوں۔

وہ ناک سکوڑتے مدھم لہجے میں بولی۔

مہر لب دبا گئ۔ وہ ایسے کرتے اسے بلکل اپنی پرچھائ لگی۔

اگر پریشان کرتا ہے تو پیار بھی تو بہت کرتا ہے نا پھر۔ وہ اسکے گردن پر بنے نشان کو دیکھتے اسکا ڈوپٹہ سہی کرتے مسکراہٹ دباتے بولی۔

ایزل نے سٹپٹاتے اسے دیکھا تھا۔

وہ۔یہ۔۔ سرخ پڑتے چہرے پر ہاتھ پھرتے کچھ کہنا چاہا۔

ہاہاہا میرا بچہ شرماتا بھی ہے۔ مہر اسکا سرخ چہرہ دیکھ اسکا ماتھا چومتے پیار سے بولی۔

ایزل نے بامشکل اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔

اب جاؤ شاباش اپھو کے گھر آنے سے پہلے جلدی سے ٹھیک ہو جاو۔ پھر ہم دونوں مل کے میرے بیٹے کو ٹھیک کریں گے اوکے۔

محبت سے اسے دیکھتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل مسکاتی زور و شور سے سر ہلا گئ۔

جاؤ اب۔ مہر نے کہا تو وہ اسکا ماتھا چومتے حازق کو اشارہ کرتے باہر کی طرف بڑھ گئ۔

حازق۔ وہ جانے لگا تو مہر نے اسے پکارا۔

جی ماما۔ اسکے پاس آتے عقیدت سے اسکے ہاتھ چومے۔

ایزل کو چھوڑنے جاؤ گے مرحا کو ساتھ لے انا۔ اسکے ماتھے سے بال ہٹاتے کہا۔

وہ سر ہلا گیا۔

مہر کو کل تک شائید ڈسچارج نا کرتے لیکن وہ مرحا سے ملنا چاہتی تھی۔

اسکے جانے کے بعد اسنے خالی کمرے کو دیکھا گہری سانس بھرتے وہ آنکھوں پر بازو رکھتے لیٹ گئ۔

اسکے پاس ولی، زہرہ اور غازی رکے ہوئے تھے۔

ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کے اسے اپنے پاؤں پر کچھ گیلا سا محسوس ہوا اسنے گھبرا کر آنکھوں سے بازو ہٹایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ساکت رہ گئ۔

بدر گھٹنوں کے بل اسکے بیڈ کے پاس پاؤں سر ٹکائے شائید رو رہا تھا۔

اسکا دل دہل گیا۔

بدر۔ بہت نرمی سے اسے پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

ادھر میرے پاس او۔بدر نے سر نہیں اٹھایا تو اسنے بے بسی سے پکارا۔

بدر اسکے لہجے میں بھیگا پن محسوس کرتے سر اٹھا گیا۔

چہرہ آنسوں سے تر تھا لب سختی سے بھینچے ہوئے تھے، جبکہ آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔

مہر نے ازیت سے آنکھیں مینچیں۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کن لفظوں میں آپسے معافی مانگوں۔میں جانتا ہوں آج آپ جس حال میں ہیں میری وجہ سے ہیں۔۔میں۔وہ دھیمے لہجے میں کہتا اچانک رک گیا۔

مہر نے آگے ہوتے اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے اسکے ماتھے سے بال ہٹاتے اسکا چہرہ اوپر کیا۔

نم آنکھوں سے اسے دیکھتے اسکی پیشانی پر لب رکھے جیسے وہ حازق کی پیشانی چومتی تھی۔

تم مجھے میرے حازق جیسے عزیز ہو بدر تمہاری وجہ سے نہیں تمہاری تکلیف پر تمہاری تکلیف میرے دل پہ بھاری پڑی ہے بدر۔لیکن اسکی وجہ میں ہوں تم نہیں۔وہ اسکی آنکھیں صاف کرتے شبنمی لہجے میں بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مینے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا خدا کی قسم نہیں کیا پتہ نہیں کیسے کب انکے نام سے عشق ہوتا گیا میں لاعلم رہا۔اسکے چپ ہونے پر وہ بے بسی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

میں ان سے دستبردار نہیں ہو سکتا میری جان نکل جائے گی۔یہ سوچتے میرے سانسیں رکنے لگتی ہیں کہ وہ کل کسی اور کی ہو جائیں گی ان کو سوچنا ہمیشہ کے لیئے مجھ پر حرام کر دیا جائے گا۔

اسکے لہجے میں اتنی ازیت تھی کہ مہر کا دل کر لایا۔

کیا ہر بار امن کو ہی مہر سے دستبردار ہونا پڑے گا۔کیا اسبار مہر امن کے نام نہیں ہو سکتی۔

وہ جیسے منت کر رہا ہو۔

مہر نے سختی سے اسکا ہاتھ تھاما۔اسکے دل میں پھر سے تکلیف سی اٹھ رہی تھی۔

وہ کہتی ہیں انہیں میں عجیب لگتا ہوں انہیں مجھ سے عجیب سا خوف آتا ہے،ڈر لگتا ہے۔لیکن انہیں میرا عشق نظر نہیں آتا۔وہ بچوں کی طرح بولا۔

مہر روتے ہوئے ہس دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ نا سمجھ ہے،بچی ہے ابھی بدر لیکن اس بار میں ایک اور امن نہیں بننے دوں گی،اس وقت مہر ماہ شاہ مرتسم شاہ کے عشق کے آگے مجبور تھی لیکن اج مرحا کسی سے عشق نہیں کرتی وہ کسی کی پابند نہیں اسے تمہارا ہونا پڑے گا۔

وہ مضبوط لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نہیں مانے گیں۔وہ کسی اور سے محبت نہیں کرتیں میں جانتا ہوں لیکن وہ مجھ سے تو کسی صورت نہیں کریں گی۔وہ بے بسی سے بولا۔

میں جانتی ہوں وہ میری بیٹی ہے میں اچھے سے جانتی ہوں وہ کیوں تمہیں ٹھکرا رہی ہے۔
کیونکہ جس طرح سے سالوں پہلے امن کا دل مہر ماہ شاہ نے توڑا تھا اسی طرح مرتسم شاہ نے زینب کا دل توڑا تھا۔

وہ بہت حساس ہے وہ زینی اور شاہ کی کہانی سے واقف ہے اسے لگتا ہے کہ اس بار اسنے ساحل کا دل توڑا تو گناہ ہو گا کیونکہ اسکے باپ نے ساحل کی ماں کا دل توڑا تھا۔وہ ہلکا سا ہنسی۔

لیکن وہ نہیں جانتی کہ زینی نے محبت کی تھی تو امن نے عشق کیا تھا۔اسکی آنکھیں آنسوں سے دھندھلا گئیں۔

ہاں میں اعتراف کرتی ہوں امن نے مجھ سے عشق کیا تھا لیکن میں چاہ کر بھی نہیں کر پائی اور نا کر سکوں گی۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے اسکے کندھے سے سر ٹکا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

بدر کی آنکھیں یوں سرخ ہوئی تھیں جیسے لہو چھلکایا ہو۔

لیکن آج۔ آج ایسا نہیں ہے، ساحل اس سے محبت نہیں کرتا وہ اسے پسند کرتا ہے لیکن محبت اور پسند نہیں بہت فرق ہے۔

پسند کچھ دنوں تک بدل جائے گی لیکن تمہارا عشق کبھی نہیں بدلے گا بدر۔

اس لیے میں چاہتی ہوں کہ وہ تمہاری ہو جائے۔ وہ ہچکیوں سے بولی۔

باخدا اگر وہ امن کی کہانی سے واقف ہو جاتی تو تم پر اپنا آپ نثار کر دیتی۔

لیکن امن میں نہیں چاہتی کہ میں اس عمر میں اپنی بیٹی کے سامنے شرمندہ ہوں میں نہیں چاہتی کہ میرے بچے مجھے گنہگار یا پھر انکے باپ کی بے وفا سمجھیں۔ وہ سانس لینے کو رکی۔

جبکہ بدر سانس روک گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مینے کبھی امن کے لیئے کچھ فیل نہیں کیا کیونکہ میرے دل پر ہمیشہ مرتسم کی چھاپ تھی ہے اور تاعمر رہے گی لیکن مینے امن کے جزبات کا احترام کیا۔ وہ احترام بھی مجھے یوں لگتا ہے جیسے اپنے شاہ سے بے وفائی کی ہے۔ یہیں گناہ تو مجھے چین سے سانس نہیں لینا دیتا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لمبی سانس کھینچتے ازیت سے بولی۔

اور بدر وہ ساکت سا اس شاہ کی دیوانی کو دیکھ کر رہ گیا۔

مہر ماہ شاہ کے عشق کے سامنے اسے اپنا آپ، اپنے جزبات بہت کم محسوس ہو رہے تھے۔

اگر میرے بچے میرے ماضی سے واقف ہو گئے تو میں انکے سامنے سر اٹھانے کے قابل نہیں رہوں گی۔

وعدہ کرو کبھی امن کی کہانی میری بیٹی کے سامنے نہیں کھولو گے۔

تڑپ کر اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے تھے۔

بدر نے اسکا ہاتھ آنکھوں سے لگاتے عقیدت سے چوما۔

کبھی نہیں میں وعدہ کرتا ہوں مرتے مر جاوں گا لیکن کبھی آپکو آپکے بچوں کے سامنے شرمندہ نہیں ہونے دوں گا۔ اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے مضبوط لہجے میں کہا۔

اسکے دل پر جیسے قیامت سی ٹوٹی ہو۔

قیامت تو کسی اور پر بھی ٹوٹی تھی۔

وہ بامشکل دیوار کا سہارا لیے اپنی ٹوٹتی سانسوں سے بامشکل اسے سن رہا تھا۔

وہ جانتا تھا جو بھی بات ہے وہ مرحا کے متعلق ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ تو سالوں کا روگ ہے جو اسکی مہر کی سانسوں پر بھاری ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کس قدر چاہتی تھی وہ اسے، یہ اسکے عشق کا کونسا درجہ تھا جہاں وہ نا ہوتے ہوئے خود کو بے وفا کہلانے کے خوف سے مر رہی تھی۔

مرتسم۔۔ولی اور غازی جو چائے پینے گئے تھے واپس آئے تو اسکو اپنے بال نوچتے گہری سانسیں بھرتے دیکھ تیزی سے اسکی طرف بھاگے تھے۔

مرتسم کیا ہوا۔اسے بینچ پر بٹھاتے ولی نے کانپتے ہاتھوں سے اسکے ہاتھ رب کیے۔

جانے کونسی نظر لگی تھی انکے گھر کو جو ایک بعد ایک بعد مصیبت ٹوٹتی جا رہی تھی۔

تم ٹھیک ہو۔اسے بینچ سے سر ٹکاتے دیکھ غازی نے فکرمندی سے پوچھا۔

وہ سر ہلا گیا۔

وجود ابھی تک زلزلوں کی ضد میں تھا وہ کیسے انجان رہا اپنی جان سے پیاری بیوی کی تکلیف سے۔اپنی بیٹی کی الجھن سے، بدر کے عشق سے۔

کیسے۔۔سختی سے لب بھینچتے سوچا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مجھے تیری طعبیت ٹھیک نہیں لگ رہی چل اٹھ ڈاکٹر کے پاس چل۔ولی نے پریشانی سے اسے دیکھتے کہا۔

وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

میں تب تک ٹھیک نہیں ہو سکتا جب تک وہ پوری طرح سے ٹھیک نا ہو جائیں۔ انکی تکلیف میری سانسوں کے بوجھ کو بڑھا دیتی ہے۔

بینچ سے سر پٹختے بے بسی سے کہا۔

ولی اور غازی نے ساکت ہوتے اسے دیکھا۔

مہر ٹھیک ہے مر تسم۔کافی دیر بعد ولی نے لب کشائی کی۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔ آنکھیں کھولتے دھیمے لہجے میں کہا۔

تمہیں کچھ دیر آرام کرنا چاہئے۔غازی نے فکر مندی سے اسے دیکھا۔

وہ سر ہلا گیا۔

جبکہ اس سے انجان بدر کے ہاتھوں پر سر ٹکائے روتی مہر نے اچانک سے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

مر حا سے نکاح کروگے۔اسکے اچانک کہنے پر بدر کی سست دھڑکنوں میں روانگی آئی۔

دل اتنی تیزی سے دھڑکا کے مہر کو اسکی دھڑکنوں کی آواز باخوبی محسوس ہوئی تھی۔

مہر کے ہاتھ چومتے وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔

جبکہ مہر کے لبوں پر ہلکی سے مسکراہٹ دوڑ گئی۔

وہ جانتی تھی اسے کیا کرنا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

مستقبل بجتے فون سے ڈسٹرب ہوتے اسنے کسمساتے ناگواری سے آنکھیں کھولیں۔

ہاتھ بڑھاتے بنا دیکھے ہی فون بند کر دیا۔

جمائی لیتے اسنے آنکھیں مسلیں۔

آنکھیں کھولتے جو منظر دیکھنے کو ملا وہ دل فریب تھا۔

وہ اسکے نیچے دبی چھوٹی چھوٹی سانسیں بھرتی گہری نیند میں تھی۔

آبان کے لبوں پر جان لیوا مسکراہٹ دوڑ گئی۔

رات کا ایک ایک پل آنکھوں کے سامنے گھوما تو آنکھوں میں پھر سے خمار سا اترا تھا۔جزبات نے پھر سے جیسے انگڑائی لی تھی۔

فجر کے وقت ہی تو ابھی اسے اپنی شدتوں سے رہائی دیتے دونوں نے مل کے نماز ادا کی تھی۔

آبان کا ارادہ فجر کے بعد پھر سے اسکے ہوش ٹھکانے لگانے کا تھا لیکن وہ اس قدر تھک چکی تھی کہ دعا مانگتے مانگتے ہی اسکے کندھے پر سر ٹکائے سو گئی تھی۔

گہری نظروں سے اسکے نازک سراپے کو دیکھتے اسکے لب مسلسل مسکرا رہے تھے۔

بجائے اسے اپنے سینے پر سلانے کے وہ خود اسکے سینے پر سو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زمل بے چاری کی سانس ہی اٹک گئ تھی اسکے حرکتوں سے لیکن نیند اس قدر حاوی تھی کہ وہ اسکے بوجھ تلے بھی گہری نیند سو گئ۔

اسکے گلابی معصوم سے چہرے کو دیکھتے آبان کو اس پر ٹوٹ کے پیار ایا۔

وہ اسکے پیار کی بارش میں سر تا پاوں بھیگی ہوئ تھی۔ چہرے پر اترا گلال اسکی شرم وحیا بیان کر رہا تھا۔

اسکی گردن پر آبان کی شدتوں کے نشان واضح تھے۔ جبکہ نچلے لب پر بھی گہرا کٹ تھا۔

مسکراتے اسکے ماتھے پر لب رکھتے اسکے سراپے کو گہرے نظروں سے دیکھا۔

تبھی نظر اپنے سینے پر پڑی خراشوں پر گئ تو مدھم سا ہس دیا۔

وہ اسکی شدتوں سے گھبراتی اسکے سینے پر ناخن مارتی جب اسے جلاد کہہ کے پکارتی تھی وہ جنونی ہوتا اور شدتیں لٹاتا اسے رونے، بوکھلانے پر مجبور کر دیتا تھا۔

اس نازک جان کے لیئے اسکی شدتیں سہنا واقعی محال تھا۔

اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھتے سوچا۔

گڈ مارننگ بے بی ڈول۔ اسکے چہرے پر پھونک مارتے گھمبیر لہجے میں کہا۔

زمل کے لبوں پر شرمیلی مسکراہٹ دوڑ گئ لیکن اسنے آنکھیں نہیں کھولیں۔

جبکہ چہرے پر بے ساختہ گلابی پن بکھرا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آبان دلچسپی سے یہ خوبصورت نظارہ دیکھ رہا تھا تبھی ایک بار پھر سے فون بجنے پر اسنے بدمزہ ہوتے فون کو گھورا۔

دانت کھچاتے اسنے ہاتھ بڑھاتے فون اٹھایا۔

سکرین پر آیت کی بیس مسڈ کالز دیکھتے ساری خماری پل میں اڑی صرف آیت ہی نہیں باقی سب کی بھی لاتعداد کالز تھیں۔

وہ پریشان ہوتا کال بیک کرنے لگا کہ فون پھر سے بج اٹھا۔

اسنے تیزی سے بیس کرتے کان سے لگایا۔

اسلام وعلیکم ماما!!سب خیریت ہے آپ لوگوں کی اتنی کالز۔

زمل پر سے اٹھتے بیڈ کروان سے ٹیک لگاتے اسے اپنے سینے پر لٹاتے پریشانی سے پوچھا۔

واسلام۔کچھ بھی نہیں ٹھیک ابان۔مہر کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔صبح سے تمہیں فون کر رہے ہیں سب لیکن تم جانے کہاں غائب ہو۔

آیت کی روتی ہوئی آواز پر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

مہر پھوپھو کو ہارٹ اٹیک۔ماما آپ کیا کہہ رہی ہیں۔

کب،کیسے اب کیسی ہیں وہ۔آپ لوگوں نے مجھے رات کو ہی کیوں نہیں بتایا۔

وہ زمل کو نرمی سے پیچھے کرتا بیڈ سے اٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ زمل بے یقینی سے اسکی بات سننے لگی۔

مہر اب ٹھیک ہے باقی سب بعد میں بتاؤں گی فلحال تم زمل کو لے کر یہاں اجاو سب کو ضرورت ہے تمہاری۔

آیت نے حتمی لہجے میں کہا۔

ہم لوگ ابھی نکل رہے ہیں۔اپ پریشان مت ہوں۔اسے تسلی دیتے فون رکھا۔

تیزی سے دوبارہ کسی کا نمبر ملایا۔

شاہین مجھے ابھی اسلا آباد کے لیئے دو ٹکٹس چاہیئے ابھی کے ابھی۔۔فون پر سختی سے کسی کو کہتے وہ ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا۔

مہر پھوپھو کو کیا ہوا ہے۔

سہمی ہوئی سی بھیگی آواز پر آبان نے تیزی سے سر اٹھایا۔

ٹھیک ہے ٹکٹس کنفرم کرتے لے آؤ۔فون پر کہتے اسنے فون کاٹتے بیڈ پر پھینکا اور زمل کی طرف قدم بڑھائے۔

وہ بھیگی سہمی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔لیکن ابھی وہ ٹھیک ہیں۔پریشان نہیں ہونا گھبرانہیں ہم لوگ ابھی انکے پاس جا رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اسکا سر سینے سے لگاتے نرمی سے سمجھایا۔

ل۔لیکن ابان۔۔ہ۔ہارٹ اٹیک۔اسکا چہرہ سفید پڑا۔

ہم لیکن وہ ابھی ٹھیک ہیں باقی کچھ مت سوچو۔اسکی پیشانی چومتے پیار سے کہا۔

تیار ہو جاؤ ہم ابھی نکلیں گے۔نرمی سے کہتے وہ اپنی شرٹ پہنتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

زمل بھیگی آنکھیں رگڑتے کپڑے لیتے خود ڈریسینگ روم میں بند ہوئی تھی۔

💞💞💞

ہوسپٹل کے سامنے گاڑی روکتے اسنے مرحا کو دیکھا۔

وہ آنکھیں موندے سیٹ سے سر ٹکائے ہوئے تھی۔چہرے میں زردیاں سی گھلی ہوئی تھی۔

اسنے بے ساختہ اگے ہوتے اسکا ماتھا چوما۔

اگر کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے شئیر کرو۔اسکے گرد بازو باندھتے نرمی سے تھپکتے پوچھا۔

مرحا کی آنکھیں بھر ائیں۔

ماما ٹھیک ہو جائیں گی ناحازق۔اسکے سینے میں چہرہ چھپاتے بھیگے لہجے میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

میری جان مام بلکل ٹھیک ہیں انفیکٹ تم سے زیادہ ٹھیک ہیں۔ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اسکے آنسو صاف رکتے ڈپٹا تھا۔

چلو شاباش جلدی سے آنسو صاف کرو ماما ایسے دیکھیں گی تو پریشان ہونگی جو کے ان کے لیئے بلکل ٹھیک نہیں۔ ہم۔ اسکے چہرے سے بال ہٹاتے اس کی پیشانی چومتے کہا۔

وہ اثبات میں سر ہلا گئ۔

بھائ ہونا اور حازق جیسا ہونا کسی نعمت سے کم نہیں تھا۔ وہ ہر مشکل وقت میں اسکے آگے ڈھال بن کے کھڑا ہو جاتا تھا جیسے وہ کتنا ہی بڑا کیوں ہو۔

اسکے پیچھے چلتے اسکی پشت دیکھتے سوچا۔

او۔ اسے حصار میں لیتے کمرے کا دروازہ کھولتے وہ اندر آئے تو مہر بیڈ پہ ں یم دراز تھی جبکہ ڈاکٹر اسکا چیک اپ کر رہی تھی۔

پاس ہی ولی اور زہرہ کھڑے تھے۔

کیسی ہی میری بیٹی۔ بازو وا کرتے ولی نے اسے اپنے حصار میں لیتے پوچھا۔

ٹھیک ہوں ماموں۔ آہستہ سے کہا۔ نظریں جھکی ہوئ تھیں۔ رونے کی وجہ سے آواز بھی کافی بھاری تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ماں بیٹی دونوں نے کتنی بری حالت کر لی ہے ناٹ فیئر۔ ڈاکٹر کے جانے کے بعد ولی مرحا کی نڈھال حالت دیکھتا خفگی سے بولا۔

مہر پھیکا سا مسکرا دی۔

چلو تم ماما سے بات کرو میں زرا باہر راؤنڈ لگالوں۔ اور حازق تم اب گھر چلے جاو آرام کرو ورنہ خود بھی بیمار پڑ جاؤ گے۔ زہرہ نے کہا تو وہ سر ہلا تا مہر کے سر پہ بوسہ دیتا مرحا کو۔ اسکا اور اپنا خیال رکھنے کی تلقین کرتا گھر کے لیئے نکل گیا۔

وہ کل سے ایک منٹ بھی سکون سے نہیں بیٹھا تھا فلحال اسے شاور اور نیند لینے کی شدید ضرورت تھی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ولی اور زہرہ کے جانے کے بعد وہیں کھڑی اپنے ہونٹ کاٹتی رہی۔

مہر نے تھکے سے انداز میں اسے دیکھا اور اپنے بازو وا کیے۔

مرحا بے یقینی سے اسے دیکھتے بھاگ کر اسکے بازوں میں سمائی۔

ماما۔۔وہ سسک پڑی۔

Posted On Kitab Nagri

ماماایم سوری۔ایم ویری سوری۔پلیز ٹھیک ہو جائیں میں آپکو ایسے نہیں دیکھ سکتی۔پلیز ماما پہلے کی طرح ہو جائیں۔ ہچکیاں بھرتے کرتے کہا۔

مہر نرمی سے اسکے بال سہلاتی رہی۔

ماما ٹھیک ہیں میری شیرنی۔میری لاڈلی گڑیاماما بلکل پہلے جیسی ہیں۔۔لیکن آپ رونا بند کرو۔اسکے چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اسکے انسو صاف کرتے نرمی سے کہا۔

وہ ہچکیاں لیتی بھیگی سوجھی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

ماما آپکے بغیر کچھ اچھا نہیں لگتا۔آپکا مسکراتا چہرہ دیکھے بغیر سانس بھی سہی سے نہیں آتی ہوں لگتا ہے زندگی کا ایک حصہ نہیں کھو گیا ہو۔پلیز مجھے سے ناراض مت ہوں۔اسکے ہاتھ تھامتے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتے کہا۔

میری پاگل گڑیا۔میں کہاں ناراض ہوں اور دیکھو تو بلکل ٹھیک ہوں۔میں بھلا اپنی بیٹی سے ناراض ہو سکتی ہوں وہ بھی اتنی پیاری بیٹی سے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پیار سے اسکے بال سہلاتے کہا۔

لیکن آپ ک ایسی حالت میں ماما کو تکلیف دے رہے ہو مرحو۔اسکی پیشانی چومتے فکر مندی سے اسکے نڈھال وجود کو دیکھا۔

وہ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ٹھیک ہو جائیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔اسکے سینے سے لگتے لاڈ سے کہا۔

مہر نے اسے خود میں چھپالیا۔

ایم سوری مرحوماکو معاف کر دینا لیکن یہ کرنا بھی ضروری ہے۔اسے خود میں بھینچتے دیوانہ وار اسکا چہرہ دیکھا۔

جو وہ کرنے جارہی تھی اسکے بعد تو وہ شائید اسے معاف نا کرتی،شائید اسکی شکل بھی دیکھنا نا گوارا کرتی۔

اسکے نقوش کو دیکھتے دکھ سے سوچا۔

لیکن اپنی بیٹی کی خوشیوں کے لیے اور بدر کی زندگی کے لیئے اسے یہ کرنا تھا ہر حال میں۔

بدر کا خیال آتے ہی اسنے آنکھیں مینچتے خود کو جذباتی ہونے سے روکتے سوچا تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہبی ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔وہ سیڑھیوں پر اچھلتی چہک کر بولی۔

ڈونٹ موو نور ارام سے گر جاؤ گی۔براق نے اسے بازو سے پکڑتے سیدھا کھڑا کیا۔

وہ مہر سے ملنے ہوسپٹل آیا تھا تو نور کو بھی ساتھ لے ایا۔

اسکے منتقلی چیکاپ کے لیئے۔

Posted On Kitab Nagri

ہبی بتائیں نا کیوں آئے ہیں یہاں۔وہ اپنا بازو چھڑواتے پھر سے سیڑھیوں پر بچوں کی طرح اچھلی۔

چیکاپ کے لیئے نور۔براق فون پر اسکی پچھلی رپورٹس کی پکچر ڈھونڈ رہا تھا۔

کیونکہ رپورٹس وہ غلطی سے گھر پہ ہی چھوڑ آیا تھا۔

نور یہیں کھڑی رہو ہبی ابھی بزی ہیں تھوڑا سا۔اسے بازو سے پکڑتے پھر سے سیدھا کھڑا کیا۔

نور نے بیزار سا منہ بناتے اسے دیکھا۔

اسے فون میں محو دیکھ آہستہ سے اسکے ہاتھ سے بازو نکالا۔

براق کو دھیان نہیں رہا اور وہ ساری سیڑھیاں چڑھتی پہلی سیدھی پر کھڑی ہوئی بچوں کی طرح خوش ہوئی۔

براق اسے بہت کم سیڑھیاں چڑھنے دیتا تھا کیونکہ وہ بچوں کی طرح اچھلی تھی۔

ہبی۔پاؤں آگے پیچھے جھلاتے براق کو پکارا۔

اسکی آواز دور سے محسوس کرتے براق نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

نور۔۔چونک کر اسے دیکھا۔

ہبی دیکھیں اب میں اڑ کے آپکے پاس آؤں گی۔وہ دونوں ہاتھ ہوا میں پھیلاتے بولی۔

نور ارام سے نیچے او کوئی شرارت مت کرو۔وہ سیڑھیوں کہ طرف بڑھتا پریشانی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ہبی میں آرہی ہوں۔منہ بنا کر کہتے وہ تیزی سے دوسری سیڑھی اتری لیکن اسکا دھیان نہیں تھا اسی ثناء میں اسکا پاؤں پھسلا اور اسکی دلخراش چیخ نے براق کی سانس روکی تھی۔

نور۔۔وہ چیختا اسکی جانب بڑھا تھا۔

لیکن وہ ریت کی طرح پھسلتی اسکی قدموں میں اگری۔

ن۔نور۔نور۔۔ہبی کا بچہ اٹھو۔آنکھیں کھولو۔نور۔۔وہ اسکا سر اپنی گود میں رکھتا پاگلوں کی طرح چیخ رہا تھا۔

لیکن وہ ہوش وحواس سے بیگانہ پڑی تھی۔

سر سے پانی کی طرح خون بہہ رہا تھا۔

سر انہیں کافی چوٹ آئی ہے پلیز انہیں ایمرجنسی روم میں لے چلیں۔

وارڈ بوائز اور نرسز لوگوں کو پیچھے کرتے اسکے پاس آتے بولے تھے۔

وہ آنکھیں بازو سے رگڑتا اسے اٹھاتا انکے ساتھ بھاگا تھا۔

مسٹر براق آپ پلیز باہر جائیں ہمیں انکا ٹریٹمنٹ کرنے دیں۔

نور کی ڈاکٹر جو مہر کے بعد اسکا روٹین چیکاپ کرتی تھی وہ ہاتھوں پہ گلوز چڑھاتی اسے دیکھتے بولی۔

وہ لب بھینچتا باہر اگیا۔

چاچو۔ارسل کو اپنی طرف آتے دیکھ وہ بھاگ کر اسکے گلے لگتا پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

Posted On Kitab Nagri

چاچو نور کو کچھ ہو گیا ہے اسے بہت چوٹ لگی اسے بہت خون نکل رہا تھا۔

چاچو اسے زرا سی خراش آتی ہے تو وہ بہت روتی ہے اب اتنی بڑی چوٹ پر وہ روہی نہیں رہی۔ مجھ سے بات بھی نہیں کر رہی۔ اپ اسے بولیں پلیز ٹھیک ہو جائے۔

وہ بچوں کی طرح روتا بول رہا تھا۔

ارسل لب بھینچے اسکا کمر سہلاتا رہا۔

ٹھیک ہو جائے گی تمہاری نور۔ بلکل پریشان مت ہو دعا کرو وہ ٹھیک ہو جائے۔

اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے سمجھایا۔

وہ نم آنکھوں سے سر ہلا گیا۔ دعا کے علاوہ اور کر ہی کیا سکتا تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پتہ نہیں کسکی نظر لگ گئ ہے ہمارے خاندان کو ایک کے بعد ایک حادثہ۔ روحاما روتے ہوئے بولی تھیں۔

ولی، غازی جاؤ سب کا صدقہ نکالو۔

صدقہ آنے والی اور آئی ہوئی مصیبت ٹال دیتا ہے۔ اللہ کرم کرے گا جاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ولی اور غازی سے بولیں جو انکی بات پر سر ہلاتے وہاں سے چلے گئے۔

زارا اور روشانے کا رو رو کر برا حال تھا۔

بلکہ سب ہی بہت پریشان تھے۔

بہارے کا تو بہت برا حال تھا وہ بہت کم وقت میں ہی نور سے کافی اٹیچ ہو چکی تھی۔

روش میری جان اس طرح سے رونے سے تو کچھ نہیں ہو گا نا۔ سنبھالو خود کو۔ دیکھو زارا آنٹی کا کیا حال ہے آہان انکل کتنے اکیلے پڑ گئے ہیں انہیں بھی تمہیں سنبھالنا ہے۔

عاشر اسے خود سے لگاتا نرمی سے بولا۔

روشانے نے بھیگی آنکھیں اٹھاتے زارا کو دیکھا جسے ہانم سنبھال رہی تھی۔

اور پھر آہان شاہ کو جو نم آنکھوں سے ایمرجنسی روم کو دیکھ رہے تھے۔

وہ عاشر کے حصار سے نکلتی آہان شاہ کی جانب بڑھی۔

انکے سینے سے لگتے وہ رو دی۔

سب نے نم آنکھوں سے ان باپ بیٹی کو دیکھا تھا۔

تبھی ڈاکٹر باہر ائی۔

کانگریجولیشنز مسٹر براق آپکی وائف بلکل ٹھیک ہو گئی ہیں۔ ڈاکٹر مسکراتے بولی تھیں۔

کیا مطلب۔ وہ الجھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مینے آپکو بتایا تھا نا کہ انکے دماغ میں بلڈ جم چکا ہے جسکی وجہ سے انکی نسیں بھی ڈیمیج تھیں اور اسی لیے تو وہ ٹھیک نہیں ہو رہی تھیں۔ لیکن اب وہ بلکل ٹھیک ہو گئ ہیں۔ وہ جما ہوا خون صاف ہو گیا ہے اور شائید انکی یاداشت بھی واپس آ گئ ہے۔

وہ ایک بچی سے ایک میچیور لڑکی بن چکی ہیں۔

ڈاکٹر کے الفاظ نے جہاں سب کو خوشی دی تھی وہیں براق کے دل میں ایک انجانا سا خوف ابھرا تھا۔

ڈاکٹر کیا اسے ہم سب اب یاد ہو نگیں۔ لبوں پر زبان پھیرتے سہمے سے لہجے میں پوچھا۔

ڈاکٹر خاموش ہو گئیں۔

گہری سانس بھرتے انہوں نے اس بیس سالہ لڑکے کو دیکھا وہ کافی ماہ سے آ رہا تھا انکے پاس نور کو لے کر وہ اسکی اپنی بیوی کے لیئے محبت اچھے سے جانتی تھیں۔

یہ تو انکے ہوش میں آنے کے بعد ہی پتہ چل سکتا ہے۔ وہ سنجیدگی سے بولیں۔

کچھ دیر تک انہیں ہوش جائے گا پھر دیکھتے ہیں آپ دعا کریں سب ٹھیک ہو۔ وہ پر فیشنل انداز میں کہتے جا چکی تھیں۔

جہاں سب خوش ہوئے تھی وہیں یہ بات انکی خوشی کو خوف میں بدل گئ تھی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ دنوں خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

ایک کی آنکھوں میں الجھن تھی تو دوسرے کی آنکھوں میں ازیت ہلکورے لے رہی تھی۔

شاہ۔اسنے بے چین ہوتے پکارا۔مرحا کے جانے کے بعد وہ جب سے آیا تھا خاموش سے بس اسے دیکھ رہا تھا۔کچھ بول ہی نہیں رہا تھا۔

جی۔اس سے نظریں چراتے کہا۔

کچھ ہوا ہے کیا۔اپ مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے۔نروٹھے پن سے اسے دیکھتے کہا۔

مرتسم آہستہ سے چلتا اسکے قریب ایا۔

بولیں نا۔اسکا ہاتھ پکڑتے فکرمندی سے اسے دیکھتے پوچھا۔

مرتسم نے خاموش نظروں سے اسے دیکھا اگلے ہی پل پوری شدت سے اسے خود میں بھینچ گیا۔

مہر حق دق سی اسے دیکھتی رہ گئ ابھی وہ اسے کچھ بولتی کہ اسکی سرگوشی پر ساکت ہوئ تھی۔

میں بدر کو دوسرا امن نہیں بننے دوں گا مہر۔اسکے بالوں میں چہرہ چھپاتے سرگوشی میں کہا۔

دو آنسو اسکی آنکھوں سے ٹوٹتے مہر کے بالوں میں گم ہوئے تھے۔

جبکہ مہر ساکت رہ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

تو کیا وہ جان گیا تھا۔وہ سب وہ جو بدر سے کہہ رہی تھی وہ سن چکا تھا۔دھڑکتے دل سے سوچا۔مرتسم نے اسے اپنے سامنے کیا۔

ش۔شاہ میں۔لبوں پر زبان پھیرتے کچھ کہنا چاہا۔

ششش۔مجھے کچھ نہیں سننا۔نا کوئی صفائی نا کچھ اور۔مجھ آپ پر اتنا بھروسہ ہے مہر جتنا مجھے اپنی وفا پر ہے۔وہ اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھتا نرمی سے بولا۔

میر نفی میں سر ہلاتے اسے بھیگی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔

میں اسے کبھی بھلا نہیں پائی شاہ۔مینے اس سے نفرت نہیں کی تو مینے پیار بھی نہیں کیا لیکن پھر بھی وہ کبھی میرے زہن سے نہیں نکلا اور بدر کو دیکھتے یوں لگا جیسے وہ حساب کے لیئے سامنے آ کھڑا ہوا ہو۔

شاہ میں اس بار اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹا سکتی۔اسکے ہاتھوں میں چہرہ چھپائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

مرتسم لب بھینچتا اسکے بال سہلاتا رہا۔

سینے میں ایک آگ سی جلی تھی وہ امن سے محبت نہیں کرتی تھی لیکن امن سے اس سے عشق کیا تھا یہ بات اسے آج بھی چھبتی تھی۔

ایسا ہی ہو گا۔بدر دوسرا امن نہیں بنے گا۔اسکے سر پہ بولا دیتے مضبوط لہجے میں کہا۔

وہ دونوں نور والے واقعے سے انجان تھے۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

آپکی پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔اپ ایک ایک کرتے انسے مل سکتے ہیں۔

نرس نے کہاتو سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

م۔میں جاوں۔زارانے اٹھتے براق کو دیکھا۔

وہ سر ہلاتے پیچھے ہو گیا۔

زارا آنکھیں صاف کرتی ایک نظر سب کو دیکھتی اندر چلی گئ۔

وہ آنکھیں کھولے چھت کو گھور رہی تھی۔سر پہ پٹی بندھی ہاتھ پر برنولہ لگا ہوا تھا۔

آہٹ پر چونک کر دروازے کو دیکھا۔

آنکھوں میں شناسائی کی ہلکی سی رمق ابھری۔

ماما۔زارا کے قریب آتے وہ آہستہ سے بولی۔

میری جان۔میرا بچہ۔وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے اسکا ماتھا چوم گئ۔

ماما۔وہ زارا سے لپٹ گئ۔جب سے اسے ہوش آیا تھا اسے کچھ یاد نہیں آرہا تھا۔یاد تھا تو بس اتنا کہ وہ اپنی دوستوں کے ساتھ کھیل رہی تھی اور سیڑھیوں سے پھسل گئ تب وہ بہت چھوٹی تھی۔لیکن آج وہ اپنی اندر آئ تبدیلوں کو اپنے وجود کی تبدیلیوں کو دیکھتے صدمے میں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ماما میں کہاں ہوں۔یہ سب کیا ہو رہا ہے۔م۔میں اتنی بڑی ہو گئ۔وہ گھبرائے سے لہجے میں بولی تھی۔

نور آپ ہوسپٹل میں ہو سیڑھیوں سے گر گئے تھے نا اپ۔اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے محبت سے کہا۔

م۔وہ ابھی کچھ کہتی کہ دروازہ پھر سے کھلا۔

براق بے چینی کی حدوں کو چھوتا آخر کو اندر آ ہی گیا۔

نور العین سہم کر زارا میں چھپی۔

م۔ماما یہ کون ہیں۔ سہمی سی آواز میں پوچھا۔

اور یہاں براق لڑکھڑایا تھا۔

ہبی کا بچہ اپنے ہبی کو نہیں پہچان رہا تھا۔درد کی شدت سے اسکا اپنا سانس رکتا محسوس ہوا تو اسنے اپنا گلا تھاما۔

گہری سانس لیتے دیوار سے ٹیک لگائی۔

زارا اسکی حالت پر منہ پر ہاتھ رکھتے رو دی۔

براق کے پیچھے ہوتے ہی سب اندر آئے تھے۔

نور زارا میں گھسی۔

نور میری گڑیا۔داؤد بے چینی سے اسکی طرف بڑھا۔

براق کو زیان اور ارحم کھینچتے وہاں سے لے گئے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آنکھیں بڑی کرتے اسے یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

داؤد بھائی۔اسکے قریب آنے پر اسکے نقوش دیکھتے وہ اسے پہچان گئ۔

بھائی کا بچہ میری جان۔داؤد اسکے ماتھے پر لب رکھتا اسے خود میں بھینچ گیا۔

روشے اپی۔دور کھڑی روشانے کو دیکھتا اسنے اپنے بازو پھیلائے۔ویسے ہی جیسے وہ بچپن میں پھیلاتی تھی اور روشانے بھاگ کر اسے اٹھا لیتی تھی۔

نور تم بڑی ہو گئ ہو میں نہیں اٹھا سکتی۔روشانے آگے بڑھتے اسے گلے لگاتے بولی۔

نور ہس دی۔

بابا۔آہان شاہ کو دیکھتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

وہ خود بھی اسے اپنے سینے سے لگاتے رو دیئے تھے۔

یہ سب کون ہیں بابا۔اسکے سینے سے سر اٹھاتے دروازے میں کھڑی شاہ فیملی کو دیکھتے پوچھا۔

یہ تمہارے بھائی بہن کے سسرال والے ہیں نور جانی۔

میں تمہاری بھابھی اور وہ تمہارے جیجو۔ہانم ماحول کو سنجیدہ دیکھ آگے بڑھتے ہلکے پھلکے لہجے میں بولی۔

نور منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

آپ دونوں نے شادی کر لی۔اسکی چیختی آواز پر انہوں نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

بھائی۔صدمے سے داؤد کو دیکھا وہ بے بسی سے اسے دیکھتا نظریں چرا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک منٹ میں بتاتی ہوں سب تمہیں۔ہانم داؤد کو نظریں چراتے دیکھ آگے بڑھتے بولی۔

اور پھر وہ اسے سب بتاتی گئ کہ بچپن کے ٹراما کے بعد وہ کیسے ایک بچی بن گئ تھی اور پھر انکے گھر آنا ہانم اور داؤد کی شادی،روشانے اور عاشر کی شادی سوائے اسکے اور براق کے نکاح کے اسنے بس بتادیا۔

لیکن مجھے کچھ بھی یاد نہیں۔سب کچھ جاننے کے بعد وہ بھیگے لہجے میں بولی۔

کوئ بات نہیں بیٹا آہستہ آہستہ یاد اجائے گا اور اگر نا آیا تو ہم سب ہیں نا۔ماہم نے پیار سے اسے دیکھتے کہا۔وہ سر ہلا گئ۔

پھر جو جو وہاں تھے سب سے اسکا انٹرڈکشن کروایا۔

وہ کون تھے جو پہلے آئے تھے یہاں۔وہ براق کو یاد کرتے سہمے سے لہجے میں بولی۔

اسے براق کی سرخ آنکھوں سے ڈر لگ رہا تھا۔

وہ تمہارے ہ۔ابھی ہانم بولتی کہ داؤد نے جلدی سے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے روکا۔

وہ زین چاچو کا بیٹا ہے براق۔روشانے گھبرا کر بولی۔وہ بس سر ہلا گئ۔

نور کو ابھی بتانا سہی نہیں ایک دم سے زہن پر اتنا زور پڑنا کوئ نقصان پہنچا سکتا ہے۔وہ آہستہ سے بولا تو ہانم لب بھینچ گئ۔

اپنے براق کی حالت دیکھی تھی نا داؤد جس طرح آپکو نور عزیز ہے میرے لیے بھی وہ چھوٹا بھائ ہے۔بچوں کی طرح عزیز ہے مجھے۔وہ بھیگے لہجے میں لہجے وہاں سے چلی گئ۔

Posted On Kitab Nagri

داؤد بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔

💞💞💞

مہر کو اگلے دن رات تک ڈسچارج کر دیا گیا تھا اور نور کو بھی۔

آبان اور زمل بھی اسی رات پہنچ گئے تھے۔

دو دن تک تو سب کے خاموشی کے نظر ہو گئے۔ مرحا اور ساحل کا نکاح آگے کر دیا گیا تھا۔

آج تیسرا دن تھا براق نے خود کو کمرے میں بند کر رکھا تھا وہ کسی سے بات کرتا نا کچھ کھاتا پیتا اور اسکی حالت دیکھتے سب ایک بار پھر سے جمع ہوئے تھے

اب وہ سب شاہ والا جمع تھے سوائے نور زارا اور براق کے۔

نور کو بتانا تو ہے نا ایک نا ایک دن تو اسے پتا چلنا ہی ہے۔

مرتسم کی سنجیدہ آواز گونجی تھی۔

لیکن فلحال وہ یہ سب برداشت نہیں کر سکتی۔ داؤد نے بے چینی سے کہا۔

براق نے نور کے مشکل وقت میں اسے سنبھلا ہے تو آج بھی سنبھلا لے گا۔ اگر ہم نور کو پیار سے سمجھائیں گے تو وہ سمجھ جائے گی۔۔ ایزل تیکھی نظروں سے اسے دیکھتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

لہجے میں ناگواری کا عنصر بھی تھا۔سب کو ہی وہ لوگ اب خود غرض لگ رہے تھے۔

براق کی حالت کسی سے بھی چھپی ہوئی نہیں تھی۔وہ جلدی کسی سے اٹیچ نہیں ہوتا تھا لیکن جب ہو جاتا تھا تو اپنی آخری سانس تک اسے چاہتا تھا۔

نور تو اسکی پوری دنیا بن چکی تھی۔

بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے ایزل نور کو سمجھنا پڑے گا ایسا نہیں ہے کہ ہمیں نور کی پرواہ نہیں لیکن براق کی حالت ہم سب کے سامنے ہے۔

حازق سنجیدگی سے بولا۔

وہ کزنز ایک دوسرے پر جان دیتے تھے۔اور بڑوں کے لیئے وہ بچوں کی طرح تھے تو بچوں کے لیئے انکے بڑے انکے ماں باپ کی طرح تھے۔

بڑوں کو تو بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے وہ لوگ۔

دانین تم کیوں خاموش ہو کچھ بولو۔زین اسے خاموش دیکھ بولا۔

وہ ایسے خاموش نہیں رہتی تھی۔

میں کیا بول سکتی ہوں جنکی بیٹی ہے وہ فیصلہ کر چکے ہیں اور شائید آگے انکی بیٹی خود کرے گی۔وہ کندھے اچکاتے بولی جیسے بیٹے کی حالت کی کوئی پرواہ نا ہو۔

لیکن سرخ آنکھیں اور ضبط سے سرخ پڑتا چہرہ اسکی باتوں کی عکاسی نہیں کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمیں ایک ہفتہ دے دیں ہم نور کو سب بتادیں گے۔براق کی حالت میں سمجھ سکتا ہوں لیکن اتنی جلدی نور کو بتانا سہی نہیں۔ایک ہفتے تک میں اسے خود سارا سچ بتادوں گا۔

آہان شاہ نرمی سے بولے۔

ٹھیک ہے ایک ہفتے تک کا وقت نور کے لیئے بھی سہی ہے۔یقیناً ایک ہفتے تک وہ سمجھ جائے گی۔زین نے کہا تو سب اسکی بات پر متفق ہوئے۔

💞💞💞

آپی دیکھیں نا براق بھائی کسی سے بات نہیں کر رہے نا کمرے کا دروازہ کھول رہے ہیں۔وہ سب زین کے بنگلے میں آئے تھے۔

دور فشاں انہیں آتے دیکھ بھاگ کر مرحا سے لپٹتی روتے ہوئے بولی۔

کمرے کے باہر رمشا نم آنکھیں لیے کھڑی تھی۔

فشی میری پیاری سی گڑیا بھائی ابھی پریشان ہیں تھوڑے سے نور کو چوٹ لگی ہے نا اس لیے۔

آپ رونا بند کرو براق کو میں دیکھتی ہوں۔جاو شاباش آپ نیچے اینارہ اور پریشے سے پاس جاو۔مرحا نے اسے پیار سے سمجھایا وہ نم آنکھوں سے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتی نیچے چلی گئ۔

Posted On Kitab Nagri

رمشاء آبان کے سینے سے لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

آبان بھائی پلیز براق کو بولیں ایسے مت کرے۔اسکی نور ٹھیک ہو جائے گی لیکن وہ اپنی حالت خراب کر لے گا۔

وہ سسکتے بولی تھی۔

شش ایسے نہیں کہتے کچھ نہیں ہو گا۔نور کی وجہ سے ڈسٹرب ہے لیکن ٹھیک ہو جائے گا۔ہم سب ہیں نا اسے سنبھالنے کے لیئے۔اسکا سر تھپکتے براق نے نرمی سے کہا۔

حازق اور عاشر دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہے تھے۔

لیکن وہ کھل نہیں رہا تھا آخر کو انہیں دروازہ توڑنا ہی پڑا۔

دروازہ کھلتے وہ لوگ اندر آئے تو اندھیرے نے انکا استقبال کیا۔

ہانم نے زمل کو اشارہ کیا تو وہ رمشاء کو لیے نیچے چلی گئ۔

وہ سب کمرے میں داخل ہوئے اندھیرے کے ساتھ سگریٹ کے دھوئیں نے انکے ہوش ٹھکانے لگائے تھے۔

What the hell.

Posted On Kitab Nagri

حازق اسکے ہاتھ میں سگریٹ دیکھتا دھاڑتا اسکے قریب پہنچا تھا۔

اسکے ہاتھ سے سگریٹ کھینچتے اسنے اودیکھانا تاؤر کھ کے ایک تھپڑ اسے لگا دیا۔

براق اوندھے منہ بیڈ پہ گرا پلٹ کر زخمی نظروں سے اسے دیکھا۔

پاگل ہو گئے ہو تم۔وہ اسے کالر سے پکڑ کا اٹھاتا دھاڑا تھا۔

ایزل اور مرحا نے کمرے کی کھڑکیاں کھولیں تو دھواں اور سمیل کچھ کم ہوئ تھی۔

یہ کیا کر کیا رہے تھے تم اپنے ساتھ۔۔ سگریٹ کے آٹھ، دس ڈبیاں خالی دیکھ عاشر نے غصے سے اسے دیکھا۔

تم سے پوچھ رہے ہیں یہ کیا ہے۔حازق غصے سے اسے دیکھتا پوچھ رہا تھا لیکن وہ اچانک اسکے گلے لگتا رو دیا۔

بھائ میں نہیں کر رہا یہ لیکن پتہ نہیں مجھے کیا ہو رہا ہے۔بھائ میں نہیں گیا تھا اسکے قریب وہ آئ تھی۔ پچھلے تین ماہ سے وہ میرے پاس تھی میرے ساتھ تھی مینے ہر لمحہ اسکی ڈھال بن کے اسکے حفاظت کی ہے وہ مجھ میں ایسے رچ، بس گئ ہے۔ جیسے میری روح کا حصہ۔اور آج اچانک اسے مجھ سے الگ کر دیا گیا میں برداشت کیسے کروں۔وہ حازق کے سینے سے لگتا سسک پڑا۔

مرحا اور ایزل منہ پر ہاتھ رکھتے رو دیں۔ہانم اور ہانیہ (وہ کل ہی آئ تھی) نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ بتائیں اگر آپ سے ایزل آپی کو دے کر چھین لیا جائے یا پھر آپسے زمل آپی کو الگ کر دیں اگر روشانے آپی آپکو پہچاننے سے انکار دے تو کیسا لگے گا اپکو۔ وہ حازق سے الگ ہوتا ان تینوں کو دیکھتا نروٹھے پن سے بولا۔

تینوں نے ایک پل کو سوچا اور روح بلبلا اٹھی تھے تینوں کی۔

حازق نے ایزل کو دیکھا اگر وہ اسے بھول جائے وہ تو اسکے دماغ کے پرزے ہلاڈالے گا لیکن خود کو بھولنے کبھی نہیں دے گا۔ اور الگ ہونے کا وہ اسے سوچنے بھی نادے۔

یہی حال عاشر اور آبان کا تھا۔

کوئ تمہیں اس سے الگ نہیں کر رہا ہے براق کوئ الگ کرے گا بھی نہیں اور نا ہی وہ تمہیں اتنی آسانی سے بھولے گی۔ یہ میرا وعدہ ہے۔ حازق اسکے بال ماتھے سے ہٹاتے اسکے پیشانی پر بوسہ دیتے مضبوط لہجے میں بولا۔

وہ تو بھول چکی ہے بھائ۔ اسنے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

تو ہم یاد کروائیں گے ہر حال میں اسے تمہیں یاد رکھنا پڑے گا۔ آبان اسے خود سے لگاتا بولا۔

پرامس کریں۔۔ مشکوک نظروں سے تینوں کو دیکھتے ہاتھ پھیلایا۔

انداز بچوں جیسا تھا۔

وہ تینوں ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیئے۔

Posted On Kitab Nagri

پکاوعدہ۔تینوں ایک ساتھ بولے۔

وہ بچپن میں بھی تو ایسے کرتا تھا جب وہ اور ارحم بائیک ریسینگ کے لیئے جاتے تھے تو واپس آنے پر ایسے ہی وعدہ لیتے تھے کہ وہ انہیں بڑوں کی ڈانٹ سے بچائیں گے۔

انکے لیئے ان بڑے بہن بھائیوں جیسے کزنز کا ساتھ ایک تناور درخت جیسا تھا جسکے سائے میں وہ ہمیشہ چھپ جاتے تھے۔

چلو اب اٹھو کھانا کھاؤ دیکھو میں تمہارے لیئے اپنے ہاتھ سے تمہارے فیورٹ چائنیز بنا کر لائی ہوں۔ ایزل اسکے بال بگڑتے بولی۔

ایک منٹ رکو زارا پہلے یہ بتاؤ یہ سگریٹ کی لت کہاں سے لگی تمہیں۔مرحا اسے گھورتے بولی تو وہ سٹپٹا گیا۔

ہاں بلکل اسکا حساب تو رہتا ہے۔ہانم نے اسے گھورا۔

وہ۔لبوں پر زبان پھیرتے کچھ کہنا چاہا۔

لیکن عاشر اور آبان کے تھپڑ نے اسکے حواس سلب کر ڈالے۔

بھائی۔وہ چیخا تھا۔

آئیندہ اگر سگریٹ کے آس پاس بھی نظر آئے نا تو تمہارے یہ زبان میں اپنے طریقے سے جلاؤں گا۔ سرد لہجے میں کہتے حازق نے اسکے گال تھپتھپایا تو وہ سر ہلاتا جلدی سے ایزل کے پیچھے چھپا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آلے میرا بچہ ڈر گیا۔ چلو اب کچھ نہیں کہیں گے۔

بس بہت ہو گیا اب کوئی کچھ نہیں کہے گا اتنا بہت ہوتا ہے۔رعب سے کہتے وہ اسے لیے باہر کی طرف بڑھ گئی۔

رعب خاص طور پر جمایا حازق میر پر تھا۔

وہ سب مسکراہٹ دباتے اسکے پیچھے ہی نکلے تھے۔

حازق نفی میں سر ہلاتا مسکرا دیا۔

💞💞💞

جیسے تیسے تو اسنے اگلے دو دن بھی گزار لیے لیکن تیسرے دن اس سے بلکل برداشت نہیں ہوا وہ اس سے ملنا چاہتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رات ہوتے ہی وہ آہان شاہ کے گھر کے باہر کھڑا اندر جانے کی ترکیب سوچ رہا تھا۔جب ہانم کا میسیج آیا

۔

رائیٹ والی کھڑکی کھول دی ہے مینے جلدی سے اندر اجاو۔وہ مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

لو یو ہانم اپی۔وائس میسج کرتے وہ جلدی سے کھڑکی کی طرف بھاگا وہ واقعی کھولی ہوئی تھی بس تھوڑی سی اونچی تھی۔

وہ جمپ لگاتا کھڑکی میں چڑھاتا اندر ایا۔

کھڑکی واپس بند کرتا دبے قدموں سے نور کے کمرے کی طرف بڑھا۔

آہستہ سے ناب گھماتے دروازہ کھولا شکر تھا کہ وہ لاک نہیں تھا۔۔

دروازہ بند کرتے اسے دیکھا وہ پنک کمفرٹ میں چھپی ہوئی ہوئی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

ماتھے پر چھوٹی سی بینڈیج تھی جبکہ بازوں میں بڑا سا ٹیڈی بئیر تھا۔

جہاں اسے دیکھ تڑپتے دل کو سکون ملا تھا وہیں ٹیڈی کو دیکھ براق کے ماتھے پر بل پڑے۔

وہ کیسے ایک ٹیڈی کو اپنی بانہوں میں لے کر سو سکتی ہے۔غصے سے لب بھینچتے اسکی طرف قدم بڑھائے۔

اس پر جھکتے اسنے بہت نرمی سے اسکی بانہوں سے وہ ٹیڈی نکالا۔

نور کے ماتھے پر نیند میں بھی بل پڑے۔

اسنے کسمسا کر ہاتھ مارتے اپنا ٹیڈی ڈھونڈا۔

لیکن اسے تو براق کھڑکی سے باہر پھینک چکا تھا۔

جوتے اتارتے وہ اسکے قریب نیم دراز ہوتا اسے خود میں بھینچ گیا۔

خود کو کسی کی مضبوط گرفت میں محسوس کرتے اسنے تیزی سے آنکھیں کھولیں۔

ماتھے پر پسینے کی ننھی سی بوندیں چمکی تھیں۔

جبکہ رنگ سفید پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ک۔کون ہے۔بامشکل حلق سے آواز نکلی۔

ب۔بابا۔سرگوشی سے بھی کم آواز میں پکارا۔

براق دلچسپی سے اسکی حالت دیکھ رہا تھا۔

بابا نے بتایا نہیں جب شوہر کے پاس ہو تو بابا کو یاد نہیں کرتے۔مسکراہٹ دباتے اسکے ماتھے سے بال ہٹاتے کہا۔

وہ آنکھیں پھاڑے اس دیکھنے لگی۔

چھ۔وڑو۔کپکپاتے ہونٹوں سے کہتے شدت سے مزاحمت کی۔

لیکن براق نے اسی کافی مضبوطی سے اپنی بانہوں میں قید کر رکھا تھا کہ وہ ہل بھی نہیں پائی۔

لبوں پر زبان پھیرتے اسنے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا اور پھر دروازے کو۔

اگلے ہی پل اسنے چیخنے کے لیئے منہ کھولا ہی تھا کہ براق اس سے پہلے ہی اسے تھوڑی سے تھام کر چہرہ اونچا کرتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

نور کی آنکھیں حد سے زیادہ پھیلی تھیں۔وجود ساکت ہوا تھا۔

جبکہ چہرے کا رنگ حد سے زیادہ سفید ہوا تھا۔

براق نرمی سے اسکے لبوں کو چومتا اسکی حالت دیکھتا پیچھے ہوا۔

ہ۔ہی۔اسکے پیچھے ہوتے اسکے لبوں سے بے ساختہ پھسلا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہبی کی جان، ہبی کا بچہ۔وہ نثار ہوتا اسکے چہرے پر اپنا لمس چھوڑتا اسے بوکھلا گیا۔

وہ خود اپنے طرز مخاطب پر حیران ہوئی تھی۔

وہیں اسکے لمس پر شدت سے رو دی۔

م۔ماما۔وہ ازیت سے چیخی۔

پ۔پلز مت کریں۔م۔مت چھوئیں م۔میں ن۔نہیں۔غ۔لط۔یہ گن۔اہ وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظوں میں بولتی براق کا دل ٹکڑوں میں تقسیم کر گئ۔

وہ جھٹکے سے اسے چھوڑتا پیچھے ہوا تھا۔

گہری سانسیں بھرتے خود کو پر سکون کرنا چاہا۔

لیکن اسے یہ بات بچھو کی مانند ڈس رہی تھی کہ وہ اپنے محرم کے لمس کو گناہ کہہ رہی تھی۔

نور دیکھو میں۔وہ خود پر قابو پاتا اسکی طرف بڑھا لیکن وہ سہم کر پیچھے کھسکتی پاس پڑا ڈوپٹہ اٹھاتے خود پر اوڑھ گئ۔جیسے خود کو اس سے چھپانا چاہا ہو۔

وہ یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی لیکن اسکے پاؤں بے جان ہو رہے تھے وہ سب کو بلانا چاہتی تھی لیکن اسکی آواز نہیں نکل رہی تھی۔

براق کا دماغ بھک سے اڑا۔لب بھینچتے جھکتے سے اسے بازو پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔

اسکا ڈوپٹہ اتارتے دور اچھلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ تم مجھ سے خود کو اس ڈوپٹے میں چھپا رہی ہو تمہیں میں کوئی لوٹیرا لگ رہا ہو جو تمہاری عزت لوٹ لے گا ہاں۔وہ دھاڑا تھا۔

تمہیں لگ رہا ہے کوئی ریپیسٹ، حوسی ہوں میں۔اسے بازوں سے پکڑتے وہ بے یقینی سے چیخا تھا۔

نور سہمتی تھر تھر کانپتی اسے دیکھ رہی تھی۔

تم جانتی ہو یہ ڈوپٹہ تو دور تمہیں میں اس پردے کے بغیر بھی بہت بار دیکھا ہے لیکن کبھی اپنی حد پار نہیں کی کیونکہ میں تمہاری معصومیت کو ختم نہیں کرنا چاہتا تھا۔

بہت بار تم خود مجھ سے کہتی تھی کہ تمہیں چینج کرواں تب بھی تمہارے وجود کو نوچا نہیں اور آج میں تمہیں حوس پرست درندہ لگ رہا ہوں۔

وہ اسکی شرٹ گلے سے پکڑ تا شدت سے دھاڑا تھا۔

نور سفید چہرے سے اسے سنتی پل میں ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔

وہ جو ابھی دھاڑ رہا تھا اسکے بے ہوش ہونے پر اسکا رنگ فق ہوا۔

اسکی دھاڑوں پر باقی گھر والے بھی بھاگتے نور کے کمرے میں ائے تھے۔

نور۔۔اسکا چہرہ تھپتھپایا۔

جلدی سے اسے بیڈ پر لٹایا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔داؤد اسے نور سے دور کرتا چیخا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا کیا ہے تمنے میری بہن کے ساتھ۔نور کو بے ہوش دیکھتے وہ اسے گریبان سے پکڑ تا ڈھاڑا۔

بھائی میں نے کچھ نہیں کیا میں بس اس سے ملنے آیا تھا۔وہ بہت ضبط سے بولا۔

زاراروشانے اور ہانم،نور کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

بکواس بند کرو جانتے ہو نا اسکی حالت کیسی ہے دو دن صبر نہیں ہوا تم سے۔وہ اسکے چہرے پر مکہ جھڑ تا پوری قوت سے دھاڑا تھا۔

براق لڑکھڑاتا پیچھے گرا تھا۔

ہانم اور روشانے کی چیخیں بلند ہوئ تھیں۔

براق۔۔ہانم چیختی اسکی طرف بڑھی۔

اگر میری بہن کو کچھ ہوا نا تو میں تمہارا حشر بگاڑ دوں گا۔داؤد غصے سے پاگل ہو تا اس سے پہلے کہ دوسرا مکہ اسے مار تا ہانم سرعت سے اسکے سامنے آئ تھی۔

اپی۔براق تیزی سے اسے اپنے سینے میں چھپا گیا۔

داؤد کا مکہ اسکے جبڑا ہلا گیا۔

یہ سب ایک پل میں ہوا تھا کہ کوئ بھی سمجھ نہیں پایا ہوا کیا ہے۔

داؤد نے فق ہوتے چہرے سے ہانم کو دیکھا وہ اتنی تیزی سے سامنے آئ تھی کہ وہ اپنے ہاتھ روک نہیں پایا لیکن براق اسی تیزی سے اسی خود میں بھینچ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہانم تھر تھر کانپتے براق کے چہرے کو دیکھ رہی تھی اسکے سامنے آنے پر بھی داؤد کا ہاتھ رکا نہیں تھا بلکہ اگر براق اسکا چہرہ اپنے سینے میں نا چھپاتا تو وہ اس پر بھی ہاتھ اٹھا دیتا۔

سوچتے اسکا چہرہ سفید ہوا تھا۔

روشانے اور زارا سہمی سی انہیں دیکھ رہی تھیں۔ آہان شاہ بھی بیٹے کی حرکت پر بے یقین ہوئے تھے۔

ہ۔ہانم۔ حلق تر کرتے داؤد نے سہم کر پکارا۔

شٹ اپ۔ جسٹ آپ۔ خبر دار جو اپنے میری آپی کا نام بھی لیا تو۔ میں اب تک چپ چاپ آپکی سن رہا تو کیونکہ بات مجھ تک تھی لیکن اپنے تو میری بہن تک کا لحاظ نا کیا۔

براق ہانم کو سختی سے سینے سے لگاتا دھاڑا تھا۔

انکے گھر کا ماحول کبھی ایسا نہیں رہا ناہی زندگی میں کبھی ہانم نے ایسا کچھ دیکھا تھا۔

وہ فق ہوتے چہرے سے کانپتے براق کے سینے میں چھپی کھڑی تھی۔

م۔میں۔ داؤد نے کچھ کہنا چاہا۔

لیکن۔ آہان کا تھپڑ اسکا منہ بند کروا گیا۔

میری تربیت کا ہی لحاظ کر کہتے داؤد شاہ۔ وہ دکھ سے اسے دیکھتے بولے۔

چلیں آپی۔ وہ ہانم کو اپنے حصار میں لیتا ایک نظر نور کو دیکھتا باہر کی طرف بڑھا۔

ہانم رکیں کہاں جا رہی ہیں اپ۔۔ داؤد تڑپ کر اسکے سامنے ایا۔

Posted On Kitab Nagri

ہانم نے نم آنکھیں اٹھاتے اسے دیکھا۔

داؤد تڑپ ہی تو اٹھا تھا ان آنکھوں میں ٹھہری نمی اور سرخی دیکھتے۔

چلو براق۔ نظریں پھرتے وہ براق کے ساتھ آگے بڑھ گئ۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھتا رہ گیا۔

روشانے نے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا اور پھر بھائ کو نفی میں سر ہلاتے وہ ہانم اور براق کے پیچھے بھاگی تھی۔

💞💞💞

رات کے گیارہ بجے شاہ ولا کی بیل نے سبکو چونکا دیا۔

جمائیاں لیتے اپنے کمروں سے نکلتے وہ ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے۔

مرتسم نے آگے بڑھتے دروازہ کھولا تو سامنے ہانم، براق اور روشانے کو دیکھتے چونک گیا۔

تم لوگ اس وقت یہاں۔ اسنے پریشانی سے انہیں دیکھا۔

جبکہ ہانم اسے دیکھتے ضبط کھوتے اسکے سینے سے لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ مرتسم سمیت سب کو جھٹکا لگا تھا۔ رات کے اس پہر بیٹی کا روتے ہوئے گھر کی دہلیز پر آنا انکے دلوں میں خوف پیدا کر گیا تھا۔

ہانم میری جان کیا ہوا ہے مجھے بتاو۔ مرتسم نے پریشانی سے پوچھا۔

ہانم بابا کی جان کیا ہوا ہے کیوں اس طرح سے رو رہی ہو۔ وجدان نے آگے بڑھتے اسے مرتسم سے الگ کرتے اپنے سامنے کیا۔

باباوہ داؤد۔ سہم کر کچھ کہنا چاہا لیکن ہچکیوں سے وہ کچھ بول نہیں پائی۔

براق کیا ہو رہا ہے یہ سب کچھ بولو گے۔ اور یہ چوٹ کیسے آئی تمہیں۔ مہر نے اسکا چہرہ دیکھتے پوچھا۔

آپ لوگ پلیز ریلیکس رہئیے میں بتاتا ہوں۔ وہ ایک نظر سب کے پریشان چہرے دیکھتا بولا۔

پھر انہیں سب کچھ بتا دیا سوائے اپنی اور نور کی گفتگو کے۔

داؤد نے ہاتھ اٹھایا ہے تم پہ۔ مہر نے بے یقینی نے ہانم کو دیکھا۔

تمہیں کہیں لگی تو نہیں نا۔ ماہم اپیا اسے اپنے سامنے کرتیں روتے ہوئے بولی تھیں۔

نہیں ماما براق سامنے آ گیا تھا۔ اسکے گلے لگتے رندھے لہجے میں کہا۔

اسکی اتنی ہمت کے کہ میرے بھائی، بہن پر ہاتھ اٹھائے۔ حازق کی دھاڑ پر روشانے کانپ اٹھی تھی۔

حازق۔ مرتسم نے تنبیہ پکارا۔

مجھے ایسے مت پکارے بابا اپ دیکھ رہے ہیں اسنے کیا حشر کیا ہے براق کا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ خیال بھی نہیں کیا کہ وہ کتنا چھوٹا ہے۔اور ہانم آپی سوچیئے اگر اسکا بھاری ہاتھ انہیں لگ جاتا تو۔وہ ضبط کے باوجود خود کو غرانے سے روک نہیں پایا۔

حازق وہ داؤد کو ڈیفینڈ نہیں کر رہا لیکن اتنا خیال کرو کے یہاں تمہاری بہنیں اور بھابھی بھی ہے۔

وجدان بھائی نے اسے ٹوکا۔وہ لب بھینچ گیا۔

روشے بیٹا آپ ٹھیک ہونا ایسے چلی آئی رات کو وہ سب پیچھے پریشان ہونگے۔ماہین بھابھی نے فکر مندی سے اسے دیکھا۔

روشانے حیرت سے انہیں دیکھنے لگی۔

روشانے نور کی وجہ سے وہاں رکی تھی اسے کیوں لے آئے وہ پہلے ہی اتنی پریشان تھی۔وشہ نے براق سے کہا۔

جبکہ وہ حیرت سے انکا ظرف دیکھ رہی تھی انکی جگہ کوئی اور ہوتا تو شائید اب تک اسے دھکے دے کر اس گھر سے نکال دیتے لیکن یہاں تو سب اسکی فکر کر رہے تھے۔

وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

وہ سب ہی بوکھلا گئے۔

روش کیا ہوا۔عاشر جلدی سے اسکی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

عاشر ایم سوری داؤد بھائی نے جان بوجھ کر ہانم بھابھی پر ہاتھ نہیں اٹھایا وہ اچانک سامنے آگئی تھیں۔ انہوں نے براق کے ساتھ غلط کیا لیکن اس میں میری کوئی غلطی نہیں تھی۔وہ اسے سینے سے لگتے روتے ہوئے بولی۔

روش ہمیں پتہ ہے آپکی کوئی غلطی نہیں تھی پلیز اپ چپ ہو جائیں۔عاشر نے اسکی کمر سہلاتے فکرمندی سے کہا۔

ہاں روشانے آپکی غلطی نہیں ہے تو آپ پریشان کیوں ہو رہی ہیں جنکی غلطی ہے انہیں پریشان ہونے دیں۔ جاؤ روم میں ریسٹ کرو کل سے گھن چکر بنی ہوئی ہو۔ وجدان بھائی نے کہا تو عاشر کو نا چاہتے ہوئے بھی اسکے ساتھ کمرے میں جانا پڑا۔وہ ہانم سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن روشانے ابھی کافی ڈری ہوئی تھی۔

تمہیں کیا ضرورت تھی اتنی رات کو وہاں جانے کی۔عادی نے براق کو ڈانٹا۔

چاچو پانچ دن ہو گئے ہیں مینے نور کو دیکھا نہیں تھا۔وہ تو ایک سیکینڈ بھی مجھے نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتی تھی اب پانچ دنوں میں ایک جھلک بھی نہیں دیکھی کیسے رہتا۔وہ زخمی لہجے میں بولا تھا۔

مرحا جاؤ بھائی کی ڈریسینگ کر دو۔ مہر نے کہا تو وہ سر ہلاتے براق کی ڈریسینگ کرنے لگی اسکے ناک اور منہ سے خون بہہ رہا تھا۔ دائیں رخسار پر بھی خراشیں تھی جو داؤد کی انگوٹھی کی وجہ سے پڑی تھیں۔

تمہیں تو بخار بھی ہو رہا ہے چلو اٹھو ریسٹ کرو۔ مرحا نے اسکی ڈریسینگ کرتے سنجیدگی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نفی میں سر ہلا گیا۔میں گھر جا کر ریسٹ کروں گا ابھی چلتا ہوں۔وہ کھڑا ہوتا بولا۔

ایک رکھ کے لگاؤں گی نا تو ساری اکڑ نکل جائے گی چپ چاپ جاؤ میسم کے ساتھ اسکے روم میں۔مرحا اسے بازو سے پکڑتے غصے سے بولی۔

ایسے کرتے وہ بلکل مہر کی پرچھائی لگی تھی۔

سب نے اسکے انداز پر مسکراہٹ دبائی تھی۔

جاو۔تحکم سے اسے کہا تو وہ بے چارگی سے اسے دیکھتا میسم کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

ہانم آپی آپکو ایسے نہیں آنا چاہئے تھا۔بلکہ بدلے میں آپکو انہیں ڈبل مار کر آنا چاہئے تھا۔حازق اسے پانی دیتا سنجیدگی سے بولا۔

مرتسم نے اسے گھورا۔

اگلی بار ماروں گی پکا۔سوسوں کرتے کہا۔

اگلی بات ایسا موقع آنے سے پہلے ہی اس سے حساب کتاب کلئیر کر لیں گے۔وجدان کے سنجیدگی سے کہنے پر حازق سر ہلا گیا۔

آپ لوگ جائیں ریسٹ کریں ابھی تو ہم لوگ کچھ نہیں کر سکتے افکیٹ یہ معاملہ مرحا کے نکاح کے بعد دیکھتے ہیں۔وجدان بھائی نے کہا تو سب انکی بات سے متفق ہوئے۔

جبکہ مرحا کے چہرے پر بے چینی لہرائی تھی۔کل اسکا نکاح تھا اور اسے کوئی خوشی ہی نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے اپنے دل کو ٹٹولا کو وہ ویران تھا۔ سر جھٹکتے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئ۔

💞💞💞

اگلی صبح آہان شاہ لوگ وہاں حاضر تھے سوائے داؤد کے لیکن نکاح کی وجہ سے وہ لوگ بھی خاموش ہو گئے۔وہاں

بہت سارے لوگ تھے اس لیے وہ سب ایک فیملی کی طرح ہی بیوہیو کر رہے تھے۔

نکاح کی ساری تیاریاں مکمکل ہو چکی تھیں۔

مرتسم اور حازق نے کوئ کمی نہیں چھوڑی تھی اپنی پرنسز کے نکاح کو سپیشل بنانے میں۔

مرحا کو لے آؤ۔روحاما نے کہا تو ایزل اور زمل لوگ اوپر کی طرف بڑھ گئیں۔

کچھ دیر بعد ایزل پریشان سی باہر آئ تھی۔

حازق نے چونک کر اسے دیکھا۔

اوف وائیٹ کلر کی فراق جو اسکے گھٹنوں تک تھی اس پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا۔ گولڈن ہی ڈوپٹہ جو کہ تھوڑا سا بھاری تھا۔ بالوں میں ہیئر سٹائل بناتے پیچھے سے پونی بنائ ہوئ تھی۔ ڈوپٹہ کندھے پر رکھے لائیٹ سے میکاپ میں وہ حازق میر شاہ کو چاروخانے چت کر گی۔

Posted On Kitab Nagri

ناک کی چمکتی نتھ جو اسکی کمزوری بن چکی تھی اسے اپنی طرف کھنچنے لگی۔

وہ جو اسے دیکھنے میں محو تھا بغور اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھا۔

اسنے مہر کے کان میں کچھ کہا جو اسکی بات سنتے پریشانی سے اٹھی تھی۔

وہ آنکھیں سکیڑتا انکی جانب بڑھا۔

مام سب ٹھیک ہے۔انکے قریب آتے نرمی سے پوچھا۔

میر مرحو نہیں مل رہی۔ایزل کی روہانسی آواز پر اسکا دماغ بھک سے اڑا۔

کیا مطلب نہیں مل رہی۔وہ کوئی بچی ہے جو کھو گئی ہے۔غصہ ضبط کرتے سرد لہجے میں کہا۔

میر مرحا غائب ہے گھر سے اور اپنے کمرے سے۔ایزل مدھم لہجے میں چیخی۔

گھر والے پریشانی سے اسکے اس پاس جمع ہو رہے تھے۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب لوگ ڈرائیونگ روم میں جمع تھے۔ان سب نے گھر کا کونا کونا چھان مارا لیکن مرحا کہیں نہیں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایسے کیسے وہ غائب ہو سکتی ہے۔گھر سے اسے کون لے جا سکتا ہے۔زمین کھا گئی جا آسمان نگل گیا۔حازق ٹیبل کو ٹھوکر مارتا دھاڑا تھا۔

لڑکیاں اسکی دھاڑ پر سہم کر پیچھے ہٹی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

سب لوگ جانتے تھے مرحا کیسی ہے یقیناً وہ خود نہیں بھاگی ہو گی اسکے ساتھ کچھ نا کچھ تو غلط ہوا ہے۔ کیا یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

جبکہ ساحل تو پاگل ہو رہا تھا کہ آخر کو مرحا گئی کہا۔

یہ جس نے بھی کیا ہے اسے بہت بڑی قیمت چکانی پڑے گی میری بہن پر ہاتھ ڈالنے کی۔

مٹھیاں بھینچتے وہ غرایا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے جاتا مہر کی آواز پر وہ ساکت ہوا تھا۔

رکو حازق تم مرحا کو ڈھونڈنے نہیں جاؤ گے۔ مہر کی اطمنان بھری آواز پر سب نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔ جبکہ مرتسم کا شک یقین میں بدل چکا تھا۔

باہر مہمان آئے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے بزنس مین، ہمارے کولیگز، میڈیا جمع ہے اگر تم ایسے یہاں سے جاؤ گے اور اگر آج یہاں کوئی نکاح نہیں ہوا تو جانتے ہو ہمارے خاندان کی کتنی بدنامی ہو گی۔

وہ سنجیدگی سے بولی۔

مام مرحو غائب ہے اور اپکو خاندان کی پڑی ہے۔ حازق کی آواز میں بے یقینی تھی۔

مرحا جہاں بھی ہو گی سیف ہو گی مجھے یقین ہے۔ مینے اپنے بچوں کو اللہ کی امانت میں سونپا ہے اور وہ کبھی کسی کی امانت میں خیانت نہیں کرتا اس لیے تم لوگوں میں سے کوئی بھی اسے ڈھونڈنے نہیں جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ قابل دید اطمنان سے بولی۔

لیکن پھر نکاح کسکا ہو گا۔زینی کی صدمے بھری آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

کسی نا کسی کو کرنا پڑے گا ورنہ ہماری سالوں کی عزت خاک میں مل جائے گی۔

مرحا بدنام ہو جائے۔عالم بابا صوفے پر گرتے ہارے ہوئے لہجے میں بولے۔

سب نے تڑپ کر انہیں دیکھا تھا۔

نکاح ہو گا یہاں اور آج۔ہی ہو گا۔ہماری مرحو کو کوئی بدنام نہیں کر سکتا اگر کسی نے اسکے لیئے کوئی لفظ بھی منہ سے نکالا تو میں زبان کھینچ لوں گی۔دانین کی تیش بھری آواز پر سب کو جھٹکا لگا۔

کسکا نکاح ہو گا دانین۔مرتسم نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

رمشاء اور ساحل کا۔اسکی آواز نے سب پر دھماکہ کیا تھا۔

ساحل جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا وہیں رمشاء بے یقینی سے لڑکھڑائی تھی۔

جسے ایزل اور زمل نے بامشکل سنبھالا۔

دانین یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔زین نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

ایسا بھی کچھ غلط نہیں کہا۔مرحا نہیں ہے تو کسی نا کسی کا نکاح تو کروانا ہے نا اور ویسے بھی مرحا اور ساحل ایک دوسرے سے کوئی طوفانی محبت تو کرتے نہیں تھے جو ایک دوسرے کے علاوہ کسی اور کو سوچ نہیں سکتے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکی لاپرواہی سے بولی۔

دانین۔مرتسم نے اسے گھورا۔

ساحل دانین آپی ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔پلیز منامت کرنا۔زینی کو اسکی بات ٹھیک لگی۔

لیکن ماما میں کیسے۔وہ بے بسی سے بولا۔

پلیز خاندان کی عزت کے لئیے پلیز۔۔وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑ گئ۔ساحل نے تیزی سے اسکے ہاتھ تھامتے اثبات میں سر ہلایا۔

مجھے یقین ہے میری بیٹی کو میرے فیصلے پر اعتراض نہیں ہو گا۔

دانین نے نرمی سے رمشاء کو اپنے حصار میں لیتے کہا۔

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے سر جھکا گئ۔اسکے علاوہ وہ کیا کر سکتی تھی۔

کچھ ہی دیر میں وہ رمشاء ساحل شاہ بن چکی تھی۔

تو یہ ہے میرا نصیب کسی اور سے محبت کرنے والا میرا محرم بن گیا۔نکاح نامے پر دستخط کرتے ٹوٹے دل سے سوچا۔

اللہ مرحا آپی پلیز کہاں ہیں جلدی واپس آجائیں۔دل میں دعا کی تھی۔

مینے تمہیں چاہا ضرور تھا لیکن آج سے تمہیں سوچنا بھی مجھ پر حرام ہے۔چاہے جیسے بھی حالات میں رشتہ جڑا ہے مجھے ہر حال میں اب نبھانا ہے۔ساحل نے نکاح نامے پر دستخط کرتے مضبوط لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ لوگ مرحا کا پوچھ رہے تھے کیونکہ انہیں مرحا کے نکاح کے بارے میں بتایا گیا تھا جنہیں سب نے بہت مشکل سے کوراپ کیا تھا۔

💞💞💞

اسے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔ سر اس قدر بھاری ہو رہا تھا کہ اسے آنکھیں کھولنا بھی مشکل لگ رہا تھا۔

آنکھوں پر ہاتھ رکھتے اسنے بامشکل پلکیں جھپک جھپک کر آنکھیں کھولیں۔

نظریں سامنے اٹھاتے اسے سمجھنے کی کوشش کی وہ کہاں ہے لیکن سامنے نظر پڑتے ہی اسکی آدھی کھلی آنکھیں پوری کھل گئیں۔

وہ گول بیڈ جسکا گدا انہایت نرم پر اس پر لیٹی ہوئی تھی۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ پھولوں پر لیٹی ہو۔

حلق تر کرتے اسنے بیڈ سے اترنا چاہا لیکن اس پاس وائین ریڈ کلر کے پردے دیکھ وہ چونکی۔

اسنے پورے کمرے میں نظریں دوڑائیں۔

اسنے آہستہ سے ایک پردے کو چھوا تو پردے اوپر ہوتے چھت میں مکس ہو گئے وہ منہ کھولے آنکھیں پھاڑے یہ سب دیکھنے لگی اگلے ہی پل اسے حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اوف وائیٹ اور وائین ریڈ کلر سے سجا ہوا کمرہ جسکی دیواروں پر اسکے پورٹریٹ چسپا تھے۔

کچھ ہاتھ سے بنائے گئے تھے تو کچھ پکچرز تھیں۔وہ حیرت سے انکھیں پھاڑے سب دیکھنے لگی۔

پورا کمرہ اسکی پکچرز سے بھرا پڑا تھا۔اور یہ تصویریں اسکی بے خبری میں لی گئ تصوریں تھی۔

وہ بے خبری میں ان تصویروں کو دیکھتی بیڈ سے اترتی جیسے ہی اسنے بیڈ سے نیچے قدم رکھا اس پر گلابوں کی برساتا ہو گئ۔

وہ چونک گئ سر اٹھائے اسنے اوپر دیکھنا چاہا لیکن پھول گرتے ہی جا رہے تھے۔یوں جیسے پھولوں کی بارش ہوئ ہو۔

نرم پتیوں کا لمس اسے اپنے اندر تک اترتا محسوس ہوا۔

آنکھیں بند کرتے آہستہ سے مسکراتے اسنے پھولوں کی خوشبو اپنے اندر اتاری۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے وہ پورے کمرے کے چکر کاٹنے لگی اس میں رکھی ہر چیز اسکی پسند کی تھی

پھول اس پر ہنوز برس رہے تھے۔

وہ گول گول گھومتی کھکھلا دی۔

جب اچانک اسے خود پر گہری نظروں کی تپش کا احساس ہوا۔

اسنے جھکتے سے پیچھے مڑتے دیکھا تو کمرے کے دروازے میں کھڑے بدر کو دیکھ اسکے چودہ طبقے روشن ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

پل میں ہوش ٹھکانے لگے۔

اسے یاد آیا وہ اپنے کمرے میں آئینے کے سامنے کھڑی خود کو دلہن بنا دیکھ رہی تھی اچانک فضا میں کوئ خوشبو پھیلی اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئ۔

م میرا اور ساحل کا نکاح ہے آج۔وہ حواس باختہ سی بڑبڑائ۔

آہان غلط آپکا اور ساحل کا نہیں ساحل اور رمشاء کا۔انفیکٹ نکاح تو ہو بھی گیا۔

بدر مسکاتی نظروں سے اسے دیکھتا مدھم لہجے میں کہتا اسکے قریب ایا۔

ج۔جھوٹ۔لبوں پر زبان پھیرتے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

وہ ابھی تک نکاح کا سفید جوڑا پہنے ہوئے تھی۔

برائیڈل میک اپ کے ساتھ ڈائمنڈ کی جیلوری پہنے وہ بدر عالم شاہ پر قیامت ڈھا رہی تھی۔

یہ دیکھیں۔بدر نے اسکے سامنے موبائل کیا جہاں ساحل اور رمشاء کا نکاح ہو رہا تھا۔

ا۔ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔وہ بڑبڑائ۔

تم۔تم مجھے یہاں لے آئے اس لیے یہ سب ہو رہا ہے۔

تم مجھے کیوں لائے ہو۔وہ چیخی تھی۔

پسونا آپکو آپکی دنیا میں لایا ہوں ۔دیکھیں یہ پریستان آپکے لئیے سجایا ہے مینے۔وہ بانہیں پھیلاتا مسکراتے بول رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بدر پلیز مجھے واپس چھوڑ آؤ سب کیا سوچ رہے ہوں گے میں بھاگ گئ۔ مرحانم انکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

بدر نے تڑپ کر اسے دیکھا۔

نہیں پسونا کوئ بھی کچھ نہیں سوچے گا اگر کسی نے آپکے بارے میں کچھ غلط سوچا تو میں اسکی سوچوں کو بھی آگ لگادوں لیکن آپکے بارے میں کسی کو کچھ سوچنے بھی نہیں دوں گا۔

وہ اسکے ہاتھ تھامتا نفی میں سر ہلاتا تڑپ کر بولا۔

مرحا اس سے ہاتھ چھڑواتے شدت سے رو دی۔

بدر یہ کیا کیا تم نے میری ماں باپ انکی عزت، میرا خاندان وہاں ہزاروں لوگ آئے ہیں بدر کیا جواب دیا ہو گا سب کو انہوں نے۔

وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گرتی روتے ہوئے بولی۔

بدر لب بھینچ گیا۔

بولو نا اب کیا جواب دیا ہو گا۔ وہ اسے خاموش دیکھ چیخی تھی۔

بدر آہستہ سے چلتا اسکے قریب آیا۔

ملکہ میں جانتا ہوں مینے جو کیا وہ غلط تھا لیکن ملکہ میں سب ٹھیک کر دوں گا ایک بار بھروسہ کر کے تو دیکھیں۔ وہ اسکے ہاتھ تھامتا التجائیہ لہجے میں بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مرحا ہچکیوں سے روتی نفی میں سر ہلانے لگی۔

بدر تم نے غلطی نہیں گناہ کیا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے ایک لڑکی کی عزت کتی نازک ہوتی ہے کیا لوگوں نے انگلیاں نہیں اٹھائی ہونگی میرے کردار پر میرے لاپتہ ہونے پر تم کیسے کرواوگے سب کو چپ۔ کیا گزری ہوگی۔ میرے ماں باپ، میرے بھائی سب کیا سوچ رہے ہونگیں۔ وہ زخمی نظروں سے اسے دیکھتے بولی۔

بدر اس سے پہلے کہ کچھ بولتا کہ کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔

وہ آنکھیں صاف کرتا اٹھا تا خود بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

آپ یہاں بیٹھیں میں آتا ہوں پلیز رویئے گا مت ایک بار بھروسہ کریں میں سب ٹھیک کر دوں گا۔ منت کرنے جیسا لہجہ تھا۔

وہ اسکے ہاتھ چھوڑتا اٹھتا دروازے کی طرح بڑھ گیا۔

مرحا بھیگی آنکھوں سے اسکی پشت دیکھتی رہ گئی۔

💞💞💞

جانے کیسے ان لوگوں نے رمشاء کو بے بس کرتے عزت بچانے کی خاطر اسکا نکاح ساحل سے کروایا ہوگا۔

ایم سوری آپی کی جان آپی کی وجہ تمہیں ایک ان چاہے رشتے میں بندھنا پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ فون میں رمشاء کا بے بس چہرہ دیکھ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

ساحل پلیز اب اس رشتے کو پوری ایمانداری سے نبھانا۔ وہ اب ساحل کو نکاح نامے پر دستخط کرتے دیکھتے وہ آہستہ سے بولتے فون بند کر گئ۔

وہ فون سے اور کچھ نہیں کر سکتی تھی ہر جگہ پاسورڈ تھا۔

گہری سانس چھوڑتے وہ بیڈ سے اٹھتے کھڑکی کی طرف بڑھ گئ۔

جہاں سے پول کا خوبصورت منظر دیکھتے وہ ایک پل کو مبہوت ہوئ تھی۔

وہ ابھی تک اسی سفید لہنگے میں تھی۔ جیولری وہ اتار چکی تھی لیکن کپڑے اسکے پاس اور تھے نہیں۔

وہ ابھی تک اس کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی لیکن ابھی اس پول کو دیکھتے وہ خود کو روک نہیں پائ۔

کمرے میں ہر طرف پھولوں کی خوشبو کی تھی کیونکہ ہر جگہ گلاب رکھے ہوئے تھے گہری سانس کھینچتے اسنے اس خوشبو کو اپنے اندر اتارا۔

آہستہ سے دروازہ کھولتے اسنے باہر جھانکا۔ راہداری خالی پڑی تھی۔

وہ دبے قدموں سے چلتی آگے بڑھنے لگی۔

اسے اندازہ ہوا تھا کہ یہ کوئ لکڑی کا کاٹیج ہے۔

کمرے کے باہر ساری جگہ سفید پھولوں سے سجایا ہوئ تھی۔

انکی دھیمی دھیمی اٹھتی خوشبو اسکو پر سکون کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کاٹیج دیکھنے میں کسی رائل کاٹیج جیسالگ رہا تھا۔

اسکے کمرے کے ساتھ ایک اور کمرہ تھا۔

اور پھر سیڑھیاں تھیں۔

وہ چور نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی آگے بڑھ رہی تھی لہنگے میں چلنے سے اسے مشکل ہو رہی تھی۔

کوفت سے جھنجھلاتے دونوں مٹھیوں میں لہنگا بھرتے وہ کسی شہزادی کی طرح سیڑھیاں اترنے لگی۔

اپنے لیپ ٹاپ سے یہ منظر دیکھتا بدر سانس روک گیا۔

سفید لہنگا پہنا وہ روئے روئے چہرے اور تنے ہوئے تاثرات سے کسی اور ہی جہان کی شہزادی لگ رہی تھی۔

یہ جگہ اس کے لیئے بلکل پرفیکٹ تھی تبھی تو بدر نے اس کاٹیج کو پریستان کا نام دیا تھا جہاں کی شہزادی مرحامر تسم شاہ تھی۔

سیڑھیوں کے اطراف میں لگے سفید اوع سرخ گلابوں کو دیکھتے وہ متبسم ہوئی تھی۔

سیڑھیوں سے اترتے اسنے چاروطرف نظریں دوڑائیں۔

چھوٹا سا ٹی۔وی لاؤنج جسے خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا۔اسکے سامنے ہی چھوٹا سا کچن تھا جبکہ لاؤنج کے پیچھے دو کمرے بنے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کمروں کے دروازوں کو سفید پھولوں سے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ایسے کہ دیکھنے والا مبہوت سا اسے دیکھتا رہ جائے۔

یقیناً بدر جانتا تھا کہ وہ سفید اور سرخ پھولوں کی دیوانی ہے۔

وہ آگے بڑھی لاونج کی دیواروں پر اپنی تصویریں دیکھتی چونک گئ۔وہ منہ کھولے اس دیوار کو دیکھنے لگی اسکے بچپن سے لے کر لڑکھ پن اور پھر جوانی کی ساری تصویریں تھیں۔

بدر کی دیوانگی اسکے حواس سلب کر رہی تھی۔

لب بھینچتے اسنے لاؤنج کی بائیں طرف بنا وہ چھوٹا سا دروازہ دیکھا یقیناً وہ پول سائیڈ کی طرف جاتا تھا۔

سوچتے وہ اس دروازے کی طرف بڑھی تو کچھ قدموں کی دوری پر ہی وہ دروازہ اپنے آپ کھل گیا۔وہ چونکی نہیں۔یقیناً سینسر لگا ہوا تھا۔

باہر نکلتے ہی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سے اپنا دل و دماغ پر سکون ہوتا محسوس ہوا۔

پول کا نیلا پانی اسکی آنکھوں کو خیرا ں کرنے لگا۔

وہ دھیمے قدم چلتی پول کے قریب بیٹھی۔

پاؤں سے جوتے نکالتے وہ لہنگا ہلکا سا اوپر اٹھاتے پیر پاؤں میں ڈال گئ۔

اسکا دہکتا ہوا جسم ہلکا سا پر سکون ہوا تھا۔

بھوری آنکھیں گھماتے اسنے اطراف میں دیکھا تو وہ مبہوت رہ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

پول کے دائیں جانب واٹر فال جیسا چھوٹا سا چشمہ بنا ہوا تھا جس سے بہتا شفاف نیلا پانی اس جگہ کی خوبصورتی کی عکاسی کر رہا تھا۔

جبکہ بائیں جانب چھوٹا سا گارڈن تھا جہاں پھول پی پھول تھے سفید اور سرخ گلاب کے پھول۔

یہ کاٹیج کافی پرانا، شائد کافی سال پہلے سے بنا ہوا۔ ان پھولوں کی گرتی دیکھتے سوچا۔

پھولوں کے بیچ و بیچ نظریں گھومیں تو بھوری آنکھیں چمک اٹھیں۔

وہ جھولا جسکی اسے بچپن سے خواہش تھی جو اسنے ضد کر کے مرتسم کو کہہ کے بنوایا تھا وہ اس سے بھی خوبصورت تھا۔

پھولوں کے بیچ و بیچ بنا وہ جھولا جس کے اطراف میں سفید پھولوں کی بیلیں ڈالی کوئی تھیں وہ بڑھتی ہوئی جھولے کے اطراف میں پھیلتی جا رہی تھیں جبکہ باقی جھولا رنگ برنگے پھولوں سے سجایا ہوا تھا۔

انہیں دھوپ سے بچانے کے لیئے ان پر سایہ کیا گیا تھا کہ ایسے کہ وہاں اگر کوئی دوپہر بھی بیٹھے تو دھوپ نہیں پڑتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کتنا خوبصورت اور مکمل منظر تھا وہ۔

افف کتنی خوبصورت جگہ تھی نا یہ وہ سوچتے مسکائی تھی۔

کیا یہ پھول مرجھاتے نہیں ہیں۔ وہ سوچ رہی تھی جب وہاں کام کرتے مالی کو دیکھا۔

کیا یہ پھول مرجھاتے نہیں ہے۔ وہ انہیں اپنے قریب آتے دیکھ آہستہ سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ عمر رسیدہ آدمی تھے اسکے قریب پھولوں کا گل دستہ رکھتے مسکرائے۔

نہیں بٹیا بدر بابا نے کبھی انہیں مرجھانے نہیں دیا۔جب یہاں نہیں تھے تو روز فون کر کے اپنی آنکھوں کے سامنے انکی صفائی اور پانی کا کام کرواتے اور اب جب سے یہاں آئے ہیں خود انکی حفاظت کرتے ہیں پھر کیسے مرجھا سکتے ہیں۔

وہ ہلکا سا مسکراتے بولے۔جبکہ مرحا کو حیرت ہوئی۔

کب سے وہ یہ کروا رہے ہیں۔حیرت کے مارے اسکی آواز بامشکل نکل رہی تھی۔

پچھلے دس سال سے۔بدر بابا دس سال کے تھے ناتب پہلی بار پاکستان یہاں گھومنے آئے تھے اپنے دادا، دادی کے ساتھ۔اس وقت یہ کاٹیج ابھی بن رہا تھا آنکھوں نے جب دیکھا تو اتنی ضد کی یہ انہیں چاہیئے آخر کو انکے دادا کو خریدنا پڑا۔

یہ کاٹیج بنا ویسے ہی جیسے بن رہا تھا لیکن اسکی ایک ایک جگہ سجائی انہوں نے اپنے ہاتھوں سے ہے۔

یوں کہہ لیں کہ وہ ان پھولوں کے ساتھ بڑے ہوئے ہیں تو غلط نہیں۔

وہ پھولوں کو دیکھتے آہستہ سے بولے۔

مرحا کو جھٹکے پہ جھٹکے مل رہے تھے آخر کو اور کتنا کچھ چھپا ہوا تھا اس سے۔

بدر دس سال پہلے پاک آیا تھا اور تب سے اسنے صرف اس کے لیئے یہ سب سوچ رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکا سر پھٹنے لگا تھا سوچ سوچ کے درد کی ایک شدید لہر اسے اپنے سر میں اٹھتی سی محسوس ہوئی اور وہ لہرا کر پیچھے کو زمین بوس ہوئی لیکن اس سے پہلے اسکا سر زمیں پر لگتا دو بازو اسے تیزی سے اپنے حصار میں لے چکے تھے۔

اسکے گرنے سے پہلے ہی بدر اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا۔وہ ابھی آیا تھا جب مرحا مالی بابا سے اسکے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

پسونا۔اسنے مرحا کا گال تھپکا۔

تیزی سے اسے بانہوں میں اٹھاتے وہ اندر کی طرف بھاگا۔

ڈاکٹر کو بلاو جلدی۔اسے بیڈ پہ لٹاتے وہ ملازموں پر ڈھاڑا۔

مرحا۔۔پاس پڑے پانی کے گلاس سے اسکے چہرے پر چھینٹے مارے لیکن وہ بے سود پڑی رہی۔

بدر نے پریشانی سے اپنی کنپٹی سہلائی۔

اسکی پریشانی حد سے سوا ہوئی تو اسنے جلدی سے فون نکالتے کسی کا نمبر ملایا۔

اسلام و علیکم!!پریشانی میں اسکے لہجے میں احترام تھا۔

مینے آپسے کہا تھا کہ وہ برداشت نہیں کر پائیں گی۔

سلام کا جواب ملتے ہی وہ بے بسی سے بولا۔

اچانک جھٹکا ملے تو ایسا ہوتا ہی ہے بچے۔نرمی سے کہا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن میں انہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا۔انکی تکلیف مجھ سے نہیں دیکھی جارہی۔انہیں لگ رہا ہے کہ انکی وجہ سے انکے خاندان کی عزت پر سوال اٹھے گا۔

وہ ادھر ادھر ٹہلتا بہت نرمی سے بول رہا تھا۔

دیکھو بچے ساری زندگی کی تکلیف سے بہتر ہے وہ کچھ پل کی تکلیف برداشت کرلے مینے جیسا کہا ویسا کرو وہ ضرور سمجھ جائے گی۔

نرمی سے کہتے آخر پہ زارا سختی سے تنبیہ کی۔

جی۔۔وہ بے بسی سے مرحا کو دیکھتے بس اتنا ہی کہہ پایا۔

فون کاٹتے اسنے ابھی باہر کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ تبھی ڈاکٹر اندر آتی دکھائی دی۔

پلیز۔ڈاکٹر نے اسے دیکھتے ابھی منہ کھولا ہی تھا کہ اسنے مرحا کی طرف اشارہ کیا۔

ڈاکٹر اسے گھورتی مرحا کی طرف بڑھ گئی۔

آپ کیا لگتے ہیں پیشنٹ کے۔اسکے کلائی پکڑ کر نبض چیک کرتے مشکوک نظروں سے بدر کو دیکھتے پوچھا۔

مرحا کا دلہن کا جوڑا ڈاکٹر کو مشکوک کر رہا تھا۔

ہسبنڈ۔یک لفظی جواب دیا۔

انہوں کب سے کچھ کھایا نہیں۔؟سوالیہ نظروں سے بدر کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

بدر کو یاد آیا رات سے صبح ہو گئ اور مرحا نے ابھی تک کچھ نہیں کھایا تھا۔

شائید اسنے کل سے بھی کچھ نہیں کھایا ہو گا۔

کل سے۔وہ اسکے زرد چہرے پر نظریں جمائے بولا۔

کیسے شوہر ہیں آپ آپکی وائف نے کل سے کھایا نہیں اور اوپر سے انہیں دیکھ کر لگ رہا ہے جیسے کل ہی آپکی شادی ہوئی ہو۔

وہ مرحا کا چیک اپ کر چکی تھی۔اب ہاتھ باندھے بدر کو دیکھتے طنزیہ لہجے میں بولی۔

بدر لب بھینچ گیا۔

آپ مردوں کو بس یہی ہوتا ہے بیوی ملی ہے تو شادی کی پہلی رات ہی اپنے حقوق لینے ہیں پھر چاہئے بیوی اس لائق ہو یا نہیں یہ بھی نہیں دیکھتے۔

ڈاکٹر سخت نظروں سے اسے دیکھتے بولی۔

جبکہ اسکی بات سنتے بدر کا چہرہ سرخ پڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نا صرف بدر بلکہ مرحا کی پلکیں بھی لرز گئ تھیں۔وہ ڈاکٹر کے چیک اپ کرنے کے دوران ہوش میں اچکی تھی۔

انکی ڈائیٹ کا خیال رکھیں کافی ویکنس ہے اور ٹینشن فری بھی۔

Posted On Kitab Nagri

لڑکیاں اکثر ایسے موقعوں پر گھبرا جاتی ہیں تو انہیں پیار سے ڈیل کرتے ہیں۔وہ بڑی عمر کی ڈاکٹر تھیں جو اپنی ہی رو میں بولتی جا رہی تھیں۔

انہیں لگ رہا تھا کہ شائید وہ اپنی ویڈنگ نائیٹ کی وجہ سے ڈر گئی ہے۔

جبکہ بدر کا چہرہ بھانپ چھوڑنے لگا نچلہ لب دانتوں تلے دباتے اسنے اپنی کنپٹی سہلائی۔

اور مرحا کا دل چاہا کہ وہ کہیں غائب ہو جائے۔وہ سختی سے آنکھیں مینچ گئ۔

انہیں کھانا کھلاتے یہ میڈیسنز دینی ہیں۔اپنے بیگ سے کچھ میڈیسنز کے پتے نکالتے بدر کے حوالے کیے

۔

اور زارا نرمی برتیئے گا ابھی اتنی عمر نہیں لگتی بچی کی۔جاتے ہوئے بھی وہ تنبیہ کرنا نہیں بھولی تھی۔

افف۔مرحا تو مرحا بدر خود کانوں کی لوں تک سرخ پڑ گیا۔

اسنے تیز نظروں سے دروازے پر کھڑے طلال کو گھورا وہ اسکی نظروں سے گڑبڑاتا اپنی ہسی دبانے لگا۔

آیئے۔ڈاکٹر سے بیگ لیتے وہ بدر کی نظروں سے کھسک گیا۔

طلال اسے دس سقل پہلے یہیں اسی کاٹیج کے پاس ملا تھا۔

بھیک مانگتے ہوئے تب بدر نے اسکی زمہ داری اٹھالی۔

بدر نے اپنے دادی دادی کی مدد سے اسے ہوسٹل بھیج دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تاکے وہ پڑھ لکھ کے ایک کامیاب بزنس مین بن سکے لیکن طلال اپنی پڑھائی مکمل کرتے ہی اسکے گارڈ کی۔ڈیوٹی سنبھلا چکا تھا۔

بدر نے اسے منع کیا،زبردستی،پیار سے سمجھایا،روکا لیکن وہ نہیں مانا۔

سو مجبوراًبدر کو خاموش ہونا پڑا۔

طلال کی پشت کو دیکھتے وہ انہیں سوچوں میں گم تھا جب کھٹکے کی آواز پر چونک کر مڑا۔

مرحا پیاس لگنے پر آٹھ کر پانی پی رہی تھی لیکن اسے چکر آیا اور گلاس چھوٹ کر نیچے جا گرا۔

اسنے سر تھامتے بے بسی سے گلاس کو دیکھا۔

آرام سے کیا کر رہی ہیں پانی چاہئیے تھا تو مجھے آواز دے لیتیں۔اسے بیڈ پہ بٹھاتے خفگی سے ڈانٹا۔

مرحا نے اسکے ہاتھ جھٹکے۔

بدر لب بھینچتا پیچھے ہو گیا۔

اسکے سپاٹ چہرے کو دیکھتے وہ کمرے سے چلا گیا۔

کچھ دیر بعد ملازمہ کھانے کے ساتھ اسکے کمرے میں حاضر تھی۔

اسے بھی بھوک لگی تھی اسلیے بنا چوں چراں کیے اسنے کھانا کھاتے میڈیسن بھی لے لی۔

دوا لینے کے بعد اسنے نیند آنے لگی تو وہ سو گئ۔

اسے معلوم نہیں وہ کب تک سوتی رہی لیکن کھٹ پٹ کی آواز پر اسکی آنکھ کھل گئ۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں مسلتے سامنے دیکھا تو اپنے کمرے میں دو انجانی لڑکیاں دیکھتے حیرت سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

نظریں گھمائیں تو صوفے پر شاپنگ بیگز کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔

آپ لوگ۔ جھجکتے ان لڑکیوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

میم آپکو تیار کرنے آئی ہیں ہم۔ آپ پلیز چینج کر لیں۔ ایک لڑکی شائستگی سے بولتی اسکے سامنے ایک بیگ رکھ چکی تھی۔

تیار لیکن کیوں اور کسنے کہا ہے آپسے۔ وہ حیرت سے بولی۔

آپ لوگ دو منٹ باہر ویٹ کریں میں بلاتا ہوں اپکو۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتیں بدر کی آواز پر وہ دونوں لڑکیاں باہر چلی گئیں۔

یہ سب کیا ہے کیا کرنا چاہ رہے ہیں اپ۔ بدر کو دیکھتے وہ سلگھتے لہجے میں بولی۔

نکاح کرنا چاہ رہا ہوں بس۔ وہ سامنے کھڑکی سے نظر آتے پول دیکھتے مدھم لہجے میں بولا۔

مرحانے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

ن۔ نکاح۔ وہ آہستہ سے بڑبڑائی۔

جی بلکل نکاح۔ تیار ہو جائیں کچھ ہی دیر میں ہمارا نکاح ہے۔ وہ اسکے بے یقین چہرے کو دیکھتا بولا۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا اور کبھی نہیں ہو گا۔ وہ ہوش میں آتی دھاڑی تھی۔

اور کیوں نہیں ہو سکتا۔ بدر نے نرمی سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ میں ساحل سے محبت کرتی ہوں۔وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

بدر کی آنکھیں جلنے لگیں۔اسنے گہری سانس لیتے شرٹ کے اگلے دو بٹن کھولے۔

لیکن دل پر بوجھ تھا جو بڑھتا ہی جارہا تھا۔

وہ کھڑی کے قریب ہوتا کھڑکی کھول گیا۔

اسے سانس لینے میں دشواری سی ہورہی تھی۔

آپ کچھ بھی کہہ کہتی لیکن یہ نہیں کہنا چاہیے تھا اپکو۔آپ اگر اس سے محبت کرتی تو میں مان بھی لیتا لیکن یہ محبت کا جھوٹا اظہار آپکے منہ سے سننا میرے لئیے یوں ہے جیسے میرے کانوں میں سیسہ انڈیلا جارہا ہو۔

وہ کھڑکی کو تھامتا دل کے مقام کو مسلتے بے بسی سے بولا۔

مرحا اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔بدر کا بے حال ہونا اسے ڈرا گیا تھا۔

ساحل کی شادی ہوچکی ہے۔اسے خاموش دیکھ وہ مزید بولا۔

لیکن میں پھر بھی آپسے نکاح نہیں کروں گی۔وہ جو نرم پڑی تھی لمحوں میں بول پڑی۔

اسنے سوچ لیا تھا وہ بدر کے علاوہ کسی سے بھی شادی کرلے گی لیکن بدر سے نہیں اگر وہ بدر سے شادی کرلیتی تو شائید ساحل اور زینی لوگ اسے غلط سمجھتے کہ اسنے جان بوجھ کر عین نکاح کے وقت بدر کے لئیے بھاگ کر انکی عزت نیلام کی ہے۔اور اس سے انکے رشتوں میں دراڑ آجاتی جو وہ نہیں چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی اسے مردانہ پرفیوم کی خوشبو اپنے بہت قریب محسوس ہوئی۔

اسنے سر اٹھا کے دیکھا تو بدر اس سے دو قدموں کے فاصلے پر کھڑا تھا لیکن وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا وہ اسکے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔

جو بلکل خالی تھے نکاح کے موقع پر بھی ان پر مہندی نہیں لگائی گئی تھی۔

کیوں نہیں کریں گی۔اسکے ہاتھوں پر نظریں جمائے مدھم لہجے میں پوچھا۔

کیونکہ میں ساحل سے محب۔ اسکے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب بدر نے اسے دونوں بازوں سے پکڑتے اپنے قریب کیا۔

کیوں کر رہی ہیں ایسا کیوں بار بار کسی اور کے لیئے اپنی جھوٹی محبت کا اعتراف کر کے میرا دل بند کرنا چاہتی ہیں۔ کیونکہ چاہتی ہیں کہ میری سانسیں رک جائیں۔۔ وہ اسکے بازوں پر جنونی گرفت کرتا ازیت سے چیخا تھا۔

مرحا سہمے تاثرات سے اسے دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپ مجھے ایک وجہ ایک ٹھوس وجہ دے دیں انکار کی میں قسم کھاتا ہوں انہی قدموں سے واپس پلٹ جاؤں گا اور ساری زندگی آپکی طرف دیکھوں گا بھی نہیں۔

وہ اسکے بازو چھوڑتا پیچھے ہوا۔

مرحا نظریں چرا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن وجہ ٹھوس ہونی چاہیے بغیر وجہ کے اگر اب اپنے انکار کیا تو اس پسٹل کی چھ کی چھ گولیاں میں یہاں آپکے سامنے اپنے سینے میں اتاروں گا۔

وہ پسٹل نکال کر اسکے سامنے رکھتا سپاٹ لہجے میں بولا۔

مرحا کا وجود کپکپا گیا کہاں دیکھی تھی اسنے اپنے لیے ایسی کسی کی دیوانگی۔

م۔میں۔کپکپاتے لبوں سے کچھ کہنا چاہا لیکن پسٹل کو دیکھتے اسکا حلق سوکھ گیا۔

آپ مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے۔انسو صاف کرتے بھرائے لہجے میں کہا۔

میں نہیں کر رہا۔

کیا نکاح کرنا ناجائز ہے یا پھر بلیک میل ہے میں تو صرف آپسے وجہ مانگ رہا ہوں۔

وہ جلتی آنکھوں کو مسلتے بولا۔

مجھے آپ پسند نہیں۔۔معصومیت سے کہا گیا۔

بدر کا دل کیا اسکی معصومیت پر خود کو وار پھینکے۔

یہ ٹھوس وجہ نہیں کہ میں پیچھے ہٹ جاؤں۔نکاح کے بعد آپکو پسند آ ہی جاؤں گا۔نرم گرم لہجے میں کہا۔

م۔میرے گھر والے۔کافی دیر سوچنے کے بعد یہ وجہ ملی۔

ایک منٹ۔کہتا وہ موبائل نکالتا اسکے سامنے کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

اگلے ہی پل سکرین پر نمودار ہوتا چہرہ دیکھا اسکی آنکھیں بے یقینی سے پھیلتی چلی گیئں۔

ماما۔۔اسکے لگ پھڑ پھڑ ائے۔

اسنے جھپٹ کر فون چھینا۔

میں جانتی ہوں مرحا تمہیں یہ بات تکلیف دے گی لیکن میرے پاس اسکے علاوہ کوئ راستہ نہیں تھا۔ ساحل سے تمہاری کوئ دلی وابستگی نہیں تھی ورنہ میں یہ قدم کبھی نا اٹھاتی۔اور سیدھے طریقے سے تم مانتی نہیں۔ ساحل اور رمشاء کا نکاح ہو چکا ہے اور کوئ زور زبردستی نہیں کی گئ دونوں کی رضامندی سے ہوا ہے۔

مہر ٹھہر ٹھہر کو بول رہی تھی۔شائید وہ سوچ رہی تھی۔

تم بدر سے نکاح کر لو وہ تم سے عشق کرتا ہے مرحا جو انسان پندرہ سال سے تمہارے نام سے عشق کرتا آیا ہے سوچو کہ وہ تم سے کتنا عشق کرتا ہو گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگر ابھی بھی تم راضی نہیں ہو تو واپس چلی آؤ لیکن وہاں سے نکلنے سے پہلے ایک بار بھی مڑ کر اس دیوانے کو نا دیکھنا کیونکہ تمہارے جاتے ہی وہ اپنی اگلی سانس ہار جائے گا۔

مہر نے گہری سانس بھرتے اپنی آنکھیں صاف کیں۔

میں تمہاری والی وارث ہوں اس ناطے تمہیں اجازت دیتی ہوں کہ تم۔بدر سے نکاح کر سکتی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی ماں پر تھوڑا سا بھروسہ کر لو مرحا ورنہ میں روز محشر کئ لوگوں کے سامنے شرمندہ ہو جاؤں گی۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہاتھ جوڑ گئ۔

ویڈیو ختم ہو گئ۔

مرحا بے یقینی سے ابھی بھی سکرین کو دیکھ رہی تھی۔

اپنی ماں کا ہاتھ جوڑنا اور رونا اسے تڑپا گیا تھا آخر ایسا کیوں ہو رہا تھا کیا چیز تھی جو اسکی ماں کو یہ قدم اٹھانے پر مجبور کر گئ تھی۔

بہتے آنسوں سے سوچا۔

پسونا۔اسکے ہاتھ سے فون لیتے بدر نے نرمی سے پکارا۔

مرحا چونک کر ہوش میں ائ۔

میں تیار ہوں نکاح کے لئیے۔مدھم لہجے میں کہا۔

ک۔کیا۔کیا کہا ہے آپنے۔بدر کا لہجہ بے یقین تھا۔

لیکن میں میک اپ نہیں کروں گی۔وہ اسکا بے یقین لہجہ محسوس کرے لاپرواہی سے بولی۔

آپ نکاح۔مطلب آپ میری ہو جائیں گی۔اپ۔وہ منہ پر ہاتھ پھیر تا ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بول رہا تھا۔

مرحا حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی نیلی آنکھوں میں چمکتی خوشی دیکھ وہ ساکت ہوئی تھی۔

اسکے چہرہ ایسا تھا جیسے اسے دنیا بھر کا خزانہ مل گیا ہو۔

آپ بس چینج کر لیں میں باقی انتظام کرتا ہوں۔ وہ کہتا تیزی سے باہر کی طرف بڑھا لہجے میں ہنوز بے یقینی سی تھی۔

مرحاسر جھٹکتی بیگ اٹھاتے چینج کرنے چلی گئی۔

وہ چینج کر کے آئی تو اسکے کمرے میں وہی دو لڑکیاں آئیں۔

واؤ میم یہ ڈریس آپ پہ بہت اچھا لگ رہا ہے۔ ایک لڑکی نے ستائش سے اسے دیکھتے کہا۔

وہ پھیکا سا مسکرا دی۔

سفید رنگ کا گھیرے دار فراق جو اسکے پاؤں تک تھا۔ فراق کے دامن بازوں اور گلے پر گولڈن کام ہوا تھا جبکہ باقی فراق پر کہیں کہیں گولڈن سٹون لگا تھا۔

وہ فراق اس پر بہت جچ رہی تھی یوں جیسے بنی ہی اس کے لئیے ہو۔

میک سے پاک چہرہ۔ گلابی ہوتی بھوری انکھیں۔ ادس ادس سا چہرہ وہ یقیناً بدر کو پاگل کر دینے کے لئیے کافی تھا۔

میم یہاں بیٹھئے پلیز۔ ایک لڑکی مہندی ہاتھ میں پکڑے اسکے قریب اتے بولی۔

مرحا نے ناسمجی سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

سر کے ارڈرز ہیں۔ مہندی دکھاتے کہا۔

وہ خاموشی سے بیڈ پہ بیڈ گئ۔

لڑکی نے مہارت سے اسکے ہاتھوں پر گول ٹکیاں بناتے پاؤں پر بھی بنادیں۔

وہ ساکت سی بیٹھی رہی۔

دس منٹ بعد اسنے مہندی دھودی لیکن ان دس منٹوں میں اسکی مہندی کا رنگ اتنا گہرا آیا تھا کہ وہ خود بے یقین ہوئ تھی۔

اسکے گورے گورے ہاتھوں پر مہندی کا گہرا رنگ اس قدر خوبصورت پھر تھا مر حا خود اپنے ہاتھوں کو دیکھتی رہ گئ۔

انہوں نے اسے میک اپ نہیں کیا لیکن اسکے بالوں کا جوڑا بناتے انہوں نے ڈوپٹہ سیٹ کر دیا۔

اسنے خاموشی سے خود کو حالات کے حوالے کر دیا تھا۔

وہ ہار گئ تھی اپنی ماں سے بدر کی موت کے ڈر سے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

آدھے گھنٹے بعد طلال مولوی صاحب اور کچھ گواہان کو ساتھ لیے اندر آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا کا دل سوکھے پتے کی مانند لرزنے لگا۔

اسے اس وقت اپنے باپ بھائیوں کی اشد ضرورت تھی جو اسکے ساتھ نہیں تھے اسکا دل کیا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مرتسم کی آغوش میں چھپ جائے۔

لیکن وہ پتھر بنی بیٹھی رہی۔

مرحا شاہ ولد مرتسم میر شاہ آپکا نکاح بدر عالم شاہ ولد عالم شاہ سے سکہ رائج الوقت دس لاکھ حق مہر کے عوض کروایا جاتا ہے کیا اپکو قبول ہے۔۔مولوی صاب کی آواز پر وہ سختی سے لب بھینچ گئ۔

ہاتھوں کی مٹھیوں میں اپنا دوپٹہ دبوچا تھا۔

ماما۔لبوں سے بے آواز سسکی نکلی۔

طلال نے آگے بڑھتے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا۔

ق۔قبول ہے۔ہچکی لیتے کہا۔

(میں تمہیں پورے دل سے قبول کرتی ہوں)

کیا آپکو قبول ہے۔۔؟

قبول ہے۔۔اسکی سسکیاں نکلنے کو بے تاب ہوئ تھیں۔

(لیکن اپنی بے بسی کے لیئے تمہیں معاف نہیں کروں گی)

کیا آپکو قبول ہے۔۔،؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جی قبول ہے۔۔ آخر بار رضامندی دیتے اسکی روح تک کانپ اٹھی تھی۔

(بابا، ایم سوری پلیز مجھے معاف کر دیجئیے گا۔)

اسکے پاس کوئی اپنا نہیں تھا جو اسکے ساتھ کھڑا ہو کے اسکی سہارا دے سکتا۔ وہ بلکل اکیلی تھی اور یہی بات اسے لرزائے جا رہی جب اسکے باپ بھائیوں کو پتا چلے گا تب کیا ہو گا۔

بہتے آنسوں سے اسنے نکاح نامے پر سائیں کرتے سوچا تھا۔

اسکی رضامندی لیتے سب اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے جا چکے تھے۔

انکے جانے کے بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھتی کھڑی کے قریب آتے انسے گہری سانس لیتے خود کو کمپوز کرنا چاہا۔

آنسو بھل بھل کے چہرے پر گرتے اسکی آنکھیں دھندلا رہے تھے۔

جنہیں وہ سختی سی رگڑ دیتی لیکن وہ ڈھیٹ بنے پھر سے اسکا چہرہ بھگو دیتے۔

اب بدر سے پوچھنے کی باری تھی۔

وہ سفید شلوار قمیض پہنے اطمنان سے بیٹھا ہوا تھا۔ جب اس سے رضامندی پوچھی گئی۔

بدر عالم شاہ ولد عالم آپکا نکاح مرحا شاہ ولد مرتسم میر شاہ سے سکہ رائج الوقت دس لاکھ حق مہر کے عوض کروایا جاتا ہے کیا اپکو قبول ہے۔۔ مولوی صاب کی آواز پر وہ بے چین ہوا اٹھا۔

قبول ہے۔ دل پہ ہاتھ رکھتے مدھم مسکراتے لبوں پر سجائے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

(ہاں قبول ہے وہ بھوری آنکھوں والی میری شہزادی میرے دل کی ملکہ)

کیا آپکو قبول ہے۔۔؟

قبول ہے۔ آنکھیں بند کرتے جزب کے عالم میں کہا۔

(میں آپکا ہر غم سمیٹ لوں گا وعدہ کرتا ہوں ساری زندگی آپکی آنکھوں میں ایک آنسو نہیں آنے دوں گا)

کیا آپکو قبول ہے؟؟؟

قبول ہے۔۔اسکی آنکھوں سے آنسو پھسلتے چہرہ پر گرے تھے۔

(میں وعدہ کرتا ہوں ہر جگہ آپکی ڈھال بن کے آپکی حفاظت کروں گا ملکہ۔)

دعا کے بعد مبارک بعد دینے لگے۔

وہ نم انکھوں سے سب کی مبارک بعد لیتا رہا۔

کبھی ہس پڑتا تو کبھی مسکرا دیتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

طلال سب کو کھانا کھلانے کے بعد چھوڑنے جا چکا تھا۔

جبکہ بعد ہنوز بے یقین سا اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ رہا تھا۔

آنسو اب چہرے سے پھلاتے ڈاڑھی میں جزب ہو رہے تھے۔

ملکہ میری ہو گئ۔ میری ملکہ ہمیشہ کے لیئے میری ہو گئیں۔ دل میں یہی کھلبلی مچائے ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

افف اللہ جی تھینکیوں سو مچ۔مجھے سمجھ نہیں آرہی میں آپکا شکریہ کیسے ادا کروں۔

وہ یکدم کھکھلا کر ہستے بولا۔

افف اس دل میں اتنا سکون کیسے ہو گیا۔کیسے ابھی تڑپ رہا تھا اور اب دیکھو اتنا پر سکون۔دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے حیرت سے سوچا۔

اسنے ایک نظر بند کمرے پر ڈالی اور گہری سانس بھر تا اٹھ کھڑا ہوا۔

اسکے قدم مرحا کے کمرے کی طرف تھے۔

💞💞💞

نکاح ہو چکا ہے مہمان بھی جا چکے ہیں اب تو بتا دیں کہاں ہے مرحو۔۔حازق سرخ آنکھوں سے مہر کو دیکھتا مدھم لہجے میں بولا۔

مہر نے حلق تر کرتے ایک نظر سب کو دیکھا۔

سب کی نظریں اسی پر جمی تھیں۔

مرحا کو بدر لے گیا۔کہاں میں نہیں جانتی لیکن مجھے بس اتنا معلوم ہے کہ وہی اسے لے کر گیا ہے۔وہ کچھ جھوٹ کی ملاوٹ کرتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

نورین نے کرب سے آنکھیں مینچتے صوفے کو تھاما۔

بدر لے گیا ہے کیا مطلب ہے کہاں کے گیا ہے وہ اور کیوں۔حازق کی دھاڑ پر مہر کے قریب کھڑی ایزل اچھلی تھی۔

بدر مرحا کو بہت چاہتا ہے اور چاہتا تھا کہ ان دونوں کی شادی ہو جائے لیکن مرحا نے بدر کی بجائے ساحل کو چنا۔

وہ مرتسم پر نظریں جمائے مدھم لہجے میں بولی۔

اسکی ہمت کیسے ہوئ میری بہن کو یوں گھر سے اٹھانے کی اسے اب میرے ہاتھوں سے کوئ نہیں بچا سکتا۔

حازق اپنا کوٹ اتار کر صوفے پر پھینکتا گاڑی کی چابیاں اٹھاتا باہر کی طرف بڑھا تھا۔

بدر نے بہت غلط کیا اسکا انجام اسے بھگتنا پڑے گا۔

حاشر کہتا حازق کے پیچھے ہی نکلا تھا۔

انکے دونوں کے پیچھے ہی میثم، آبان اور غازی لوگ نکلے تھے۔

جبکہ مرتسم ایک نظر مہر کو دیکھتا اوپر کی طرف بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

پتہ نہیں کس حال میں کہاں ہو گی میری بچی۔۔روحاماسر پکڑے روتے ہوئے بولیں۔

مہر نے گھبرا کر سب کو دیکھا اور پھر مرتسم کی پشت کو۔وہ یوں کیوں چلا گیا کچھ بولا کیوں نہیں اور کیا وہ مرحا کو نہیں ڈھونڈھے گا۔

سوچتے اسنے قدم اسکے پیچھے بڑھائے۔

وہ کمرے میں آئی تو مرتسم فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اسکے قریب ائی۔اسکے چہرے کے سخت تاثرات دیکھتے وہ تھوک نگلتے اسکا بازو پیچھے کرتے اسکے سینے پر سر رکھ گئی۔

مرتسم چونکا نہیں لیکن اسکی تنے ہوئے تاثرات ڈھیلے پڑے تھے۔

وہ نرمی سے مہر کا سر چومتا اسکے بال سہلانے لگا۔

ہم ٹھیک ہے باقی کی انفارمیشن کل تک پہنچ جائے۔سرد لہجے میں کہتے اسنے فون کاٹ دیا۔

شاہ۔اسکے فون بند کرنے پر وہ اسکی شرٹ کے بٹن سے کھیلتے سر اٹھائے اسے دیکھنے لگی۔

جی۔فون پر نظریں جمائے کہا۔

ادھر دیکھیں۔اسکا چہرہ اپنی طرف کیا۔

مرتسم نے فون سے نظریں ہٹاتے اسے دیکھا۔

ناراض ہیں۔لب چباتے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

مرتسم نفی میں سر ہلا گیا۔

میں آپسے کبھی ناراض ہو سکتا ہوں۔؟اسکا سر چومتے پوچھا۔

مجھے کچھ بتانا ہے اپکو۔اسکے سینے پر ہتھیلی جمائے تھوک نگلتے کہا۔

مرتسم بغور اسکے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

م۔ مینے مرحا اور بدرکان۔ نکاح کروادیا۔ آنکھیں مینچتے ایک ہی سانس میں کہا۔

مرتسم چونکا نہیں۔وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

ا۔ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں آپکو حیرت نہیں ہوئی۔وہ آنکھیں کھولتے اسکے بے تاثر دیکھتا دیکھتے حیرت سے بولی۔

کیا مجھے ہونی چاہئیے تھی۔ مرحا میری اکلوتی بیٹی ہے مہر وہ پچھلے آٹھ گھنٹوں سے غائب ہے اور اپکو لگتا ہے کہ میں سکون سے بیٹھا رہوں گا۔

وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا بولا۔

میں جانتا ہوں وہ کہاں ہے، آپکو لگتا ہے کہ وہ میری ناک کے نیچے سے واقعی میری بیٹی کو میری مرضی کے بغیر لے جا سکتا ہے۔وہ آئیبرو اچکاتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

تو کیا آپ خود بھی یہی چاہتے تھے۔وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے بولی۔

شائید۔ صرف اسلیے نہیں کے بدر کا دل ٹوٹے گا بلکہ اس لیے کہ بدر ساحل سے بہتر ہے ہماری مرحو کے لئیے۔وہ گہری سانس بھرتا بولا۔

آپ کتنے وہ ہیں شاہ اور میں تب سے اتنی پریشان ہو رہی تھی۔

وہ اب خفگی سے اسے دیکھتے بولی۔

خفا مجھے ہونا چاہئے اب مجھ سے چھپ کر یہ سب کرتی رہی ہیں۔وہ اسکے خفا ہونے پر مصنوعی ناراضگی سے بولا۔

لیکن آپسے کونسا کچھ چھپا تھا چیل جیسی نظریں ہیں اپکی۔وہ چیخ کر بولی۔

مرتسم مسکرایا۔

اپنی بیوی پر نظر رکھنا کونسا غلط ہے۔اسکی سرخ ناک دیکھتے وہ محظوظ ہوتے بولا۔

ہاں یہ غلط نہیں ہے لیکن بیوی سے چھپانا غلط ہے۔وہ دوبدو بولی۔

مرتسم نفی میں سر ہلاتا مسکرا دیا۔

شاہ یہ سب تو ٹھیک ہے حازق کو کیسے روکیں گے وہ بدر کو ڈھونڈ کے گا اور یقیناً وہ اسے چھوڑے گا نہیں۔وہ اب پریشانی سے بولی۔

ڈونٹ وری جانم حازق چاہ کر بھی اسے نہیں ڈھونڈ پائے گا۔وہ مطمئن انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

مہر سر ہلا گئ۔

💞💞💞

ان لوگوں نے شہر کا چپا چپا چھان مارا۔ ہر ہوٹل، ہر بس، ہر میٹرو، یہاں تک کے ائیر پورٹ تک بھی چھان مارا لیکن نا اسے ملنا تھا نا وہ ملا۔

آبان نے ٹریفک کافی حد تک جام کروائ ساری چیکینگ کی گئ لیکن بدر کا کوئ اتا پتا نہیں ملا۔

ساری رات وہ لوگ سڑکوں کی خاک چھانتے رہے۔ لیکن بدر نا تو شہر سے باہر گیا تھا نا ملک سے باہر آخر کہاں گیا وہ لوگ جان نہیں پائے۔

صبح فجر کے وقت وہ لوگ تھکے ہارے لوٹے تھے۔

عاشر، میثم اور حازق گھر میں داخل ہوئے تو خاموشی نے انکا استقبال کیا۔

فجر میں ابھی کچھ وقت تھا۔

وہ لوگ اپنے کمروں کی طرف بڑھے جب تینوں کھٹکے کی آواز پر چونکے۔

ایزل جو حازق کا انتظار کرتی لاؤنج کے صوفے پر سو رہی تھی کروٹ بدلتے وہ دھڑام سے نیچے گری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تینوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔ نیم اندھیرے میں ایزل کو دیکھتے حازق کا میٹر شارٹ ہوا۔

وہ یہاں کیوں سو رہی تھی۔

عاشر اور میثم ایزل کو دیکھتے لب دباتے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

گرنے کی وجہ سے اسکا سر زمین پر لگا تھا جو شائید زیادہ زور سے لگ گیا تھا کہ وہ اب سر مسلتے رونے لگی۔

ہاتھ بھی ٹیبل کے کونے سے لگا تھا جہاں ہلکی سے خراش آئی تھی۔

حازق لب بھینچتا اسکے قریب آیا لیکن اسے روتے دیکھ وہ ماتھے پر بل ڈالے اسکے قریب بیٹھا۔

کیا ہوا۔ بھاری سنجیدہ آواز میں پوچھا۔

وہ جو اپنا ہاتھ پکڑے رو رہی تھی۔ اچانک اپنے اتنے قریب سے حازق کی آواز سنتے اسکی دھڑکنیں سست ہوئیں۔

اسنے چونک کر اپنے دائیں طرف بیٹھے حازق کو دیکھا۔

اگلے ہی پل نچلا لب نکالتے وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

حاذق بوکھلا گیا۔

جنگلی بلی کیا ہوا۔ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے بازوں میں اٹھایا۔

وہ اسکی گردن میں بازو باندھتے اور شدت سے رونے لگی۔

حازق اسے اپنے کمرے میں لے ایا۔

Posted On Kitab Nagri

دکھاو مجھے کیا ہوا۔اسے بیڈ پہ بٹھاتے اسکا ہاتھ تھاما۔

جہاں ہتھیلی کی سائیڈ پر کٹ سا لگا ہوا تھا اور ہلکا ہلکا سا خون بہہ رہا تھا۔

ماتھے سے ہاتھ ہٹاتے دیکھا وہاں بھی سرخ نشان بن گیا تھا وہ جگہ بھی ہلکی سی سویل ہو گئ۔

وہاں کیوں سو رہی تھی گھر میں کمرے کم پڑ گئے تھے۔اسکے زخموں کو دیکھتے وہ سرد لہجے میں بولا۔

تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ہچکی لیتے نروٹھے پن سے کہا۔

حازق ایک نظر اسے دیکھتا فرسٹ ایڈ باکس لے ایا۔اسکے ہاتھ پر ٹیوب لگاتے ماتھے پر بھی لگائ۔

ہاتھ دھو کر واپس آیا تو وہ ہنوز رو رہی تھی۔

کیوں رو رہی ہو اتنی زیادہ چوٹ نہیں لگی۔اسکے قریب آتے کھڑا کیا۔

مجھے چوٹ کی وجہ سے نہیں رونا آرہا لیکن پتہ نہیں کیوں بہت رونا آرہا ہے۔۔وہ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

حازق بغور اسکی ہیزل بھیگی آنکھیں دیکھتا اسے اٹھاتے ڈریسینگ پر بٹھا گیا۔

کیوں آرہا ہے اتنا رونا۔اسکا گال سہلاتے نرمی سے پوچھا۔

مر حو چلی گئ نا اور ابھی تک ملی بھی نہیں۔ مینے ناناولز میں پڑھا ہے ایسے جب ہیرو لڑکی کو اٹھا کے لے جاتے ہیں تو پھر ان سے نکاح کر کے ہی واپس آتے ہیں۔اگر بدر نے مر حو سے نکاح کر لیا تو میرا کیا

Posted On Kitab Nagri

ہو گا۔میں اسکی بیسٹ فرینڈ ہوں میرے بغیر اسکا نکاح کیسے ہو سکتا ہے۔بدر کو اسے اکیلے کڈنیپ نہیں کرنا چاہئیے تھا۔

وہ ہچکیاں بھرتی اسکی گردن میں چہرہ چھپائے رونے لگی۔

حازق منہ کھولے اسے دیکھتا رہ گیا۔

وہ کس بات پہ رو رہی تھی۔مرحا کے کڈنیپ ہونے پر یا اکیلے کڈنیپ ہونے پر۔

کیا مطلب ہے تمہارا ہاں پھر کیا تمہیں بھی ساتھ لے جاتا۔وہ اسے اپنے سامنے کرتا غصے سے بولا۔

وہ زور و شور سے سر ہلا گئ۔

ایزل۔حازق نے تنبیہہ لہجے میں پکارا۔

تمنے مجھے کڈنیپ کر کے کیوں نکاح نہیں کیا۔وہ اس سے ڈرنے کی بجائے اسکے سینے پر ہاتھ مارتے غصے سے بولی۔

حازق نے لب بھینچتے اسے دیکھا۔

اچھا ایسے مت دیکھو اچھا ہو گیا تھا ہمارا نکاح بھی۔اور مرحو کے لیئے پریشان مت ہو بدر اس سے بہت پیار کرتا ہے یقیناً شہزادی بنا کے رکھے گا۔وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتی سمجھانے کے انداز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق متبسم ہوا۔وہ جانتا تھا بدر مرحا سے جتنا پیار کرتا ہے کہیں نا کہیں وہ پر سکون تھا لیکن بدر کا یوں مرحا کو لے جانا اسے پسند نہیں آیا تھا۔

میرا انتظار کیوں کر رہی تھی۔وہ اسکے چہرے سے بال ہٹاتا گہری نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

وہ ابھی تک اسی ڈریس میں تھی۔میک اپ وہ شائید صاف کر چکی تھی۔

بال کا میسی سا بن بنایا ہوا تھا۔

رویا رویا سا چہرہ اس پر تضاد اسکی ہیزل بھیگی آنکھیں اور اسکی معصوم ادائیں۔وہ بری طرح گھائل ہوا تھا۔زہن لمحوں میں پر سکون ہوا تھا۔

سچ کہا ہے کہ اللہ نے میاں بیوی میں ایک دوسرے کا سکون رکھا ہے۔

وہ ایزل کو دیکھتے واقعی پر سکون ہوا تھا۔

وہ تم پریشان تھے نا اس لیے۔ مینے دیکھا ہے جب مرتسم ماموں پریشان ہوتے ہیں تو مہر پھوپھو انکے اس پاس رہتی ہیں چاہے وہ غصے میں بھی ہوں اس طرح انکا غصہ کم ہو جاتا ہے۔وہ اسکی شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتے آنکھیں پٹپٹاتے بولی۔

صرف اس پاس رہنے سے تو نہیں ہو جاتا غصہ اور پریشانی کم۔وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اپنے قریب کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر۔ایزل نے تجسس سے پوچھا۔

پھر یہ کے شوہر کی پریشانی کم کرنے کے لیئے بیوی کو چاہیئے اسکے ساتھ گہری شرارتیں کرے اسے اپنے وجود میں الجھا کے سکون پہنچائے۔

وہ اسے اٹھاتے بیڈ کی طرف بڑھتا بولا۔

ایزل جو تجسس سے اسے غور سے سن رہی تھی اسکا جواب سنتے سٹپٹائی۔

اور جب بیوی پریشان ہو اور غصے میں ہو تو شوہر کو کیا کرنا چاہیے۔۔اسکی بیرڈ کو ہاتھوں سے چھوتے پوچھا۔

حازق نے اسے بیڈ پہ ڈالا۔

واپس آ کے بتاتا ہوں سویٹ ہارٹ ویٹ کرو۔اسکے گال سے انگلی ٹریس کر کے کہتا وہ واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایزل انگلی لبوں میں دبائے اسکی پشت دیکھنے لگی۔

کیا میں بھاگ جاؤ۔اسے واشروم میں بند ہوتے دیکھ دل میں سوچا۔

لیکن وہ پریشان ہے میں اس سے بات کروں گی تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔وہ پریشان ہے ہے اب ایسے میں وہ رومینس تو نہیں کرے گا نا۔

Posted On Kitab Nagri

سوچ کے تانے بنتے بنتے وہ ہنوز واشروم کے دروازے کو دیکھ رہی تھی۔

جب حازق شرٹ لیس باہر ایا۔

وہ سٹپٹا کر نظریں پھیر گئ۔وہ شائید شاور لے کر آیا تھا۔

ڈھیلا سا ٹراوزر پہنے ہوا تھا۔کٹاؤ دار سینے پر پانی کی ننھی بوندیں تھیں جبکہ بال بھی گیلے تھے۔

وہ بے خودی میں اسے دیکھتی گئ۔

اسکا بھیگا مرادنہ سینہ دیکھتے ایزل نے تھوک نگلتے اپنے اپ کو دیکھا۔

کسی دن اگر اس پر اپنا پورا وزن ڈالتے حاوی ہوا تو ایزل کی تو چٹنی ہی بن جائے گی۔روہانسے ہوتے سوچا۔

حازق ٹاول سے بال رگڑتا اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا۔

ٹاول کاوچ پر پھینکتے وہ کمرے کی لائیٹس مدھم کرتا وہ بیڈ کی طرف بڑھا۔

اسکے قریب نیم دراز ہوتے اسنے ایزل کو بازو سے پکڑتے اپنے سینے پر گرایا۔

اگر تم سو رہے ہو تو میں چلی جاوں۔وہ اسکے سینے سے نظریں چراتے مدھم لہجے میں بولی۔

تمہیں نہیں لگتا تم اب ہمیشہ کے لیئے اس کمرے میں آجانا چاہیئے۔وہ اسکا چہرہ تھوڑی سے تھامتا سامنے کرتا ائیبرو اچکاتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے کچھ کہنے کے لیئے لب وا کیے۔

یہ بعد کی بات ہے فلحال میری پریشانی ختم کرو۔اسکے نچلے لب پر انگوٹھا رب کرتے گھمبیر تا سے کہا۔

ایزل نے تھوک نگلا۔

کیسے کروں۔اسکی ہلکی نم بیئرڈ پر انگلیاں سہلاتے پوچھا۔

ویسی ہی گستاخیاں اور شرارتیں کرکے جیسی میں تمہارے ساتھ کرتا ہوں۔ اسکی کمر پر دباؤ دیتے آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

ایزل گلابی ہوتے چہرے سے اسے دیکھے گئ۔

حازق نے اسکو کمر سے اٹھاتے چہرہ اپنے مقابل کیا۔

وہ اسکی خواہش کا احترام کرتی اسکے ماتھے پر لب رکھتے ہاتھوں سے اسکی ابھری ہوئ نسیں سہلائیں۔

حازق کے ماتھے کے بل ڈھیلے پڑتے ختم ہوتے چلے گئے۔

ایزل نے اسکے ماتھے سے ہوتے آنکھوں پر لب رکھے۔

پھر نرمی سے اسکے گال کو لبوں سے چھوتے اسنے اسکی بیئرڈ پر لب رکھے۔

مجھے تمہاری یہ بئیرڈ بہت پسند ہے۔۔اسکی بیئرڈ پر دوبارہ لب رکھتے وہ مسکائ۔

حازق متبسم ہوا تھا۔

اسکی کمر پر دباؤ دیتے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے اسکی بھوری آنکھوں میں جھانکا جہاں اس وقت تھکن سی در آئی تھی۔

وہ اسکے گال پر ہاتھ رکھتی اسکے لبوں کو نرمی سے چوم گئی۔

حازق سکون سے آنکھیں موند گیا۔

صرف ایزل ہی اس وقت اسے اس زہنی انتشار سے رہا کر سکتی تھی اور وہ کر رہی تھی۔

اسے اپنی پھڑکتی ہوئی رگیں پر سکون ہوتی محسوس ہوئیں۔

ایزل نرمی سے اسکے لبوں کر چومتی پیچھے ہوئی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

حازق نے آنکھیں کھولتے اسے دیکھا وہ سرخ گلاب بنی اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

وہ اپنے بھیگے لب صاف کرتا مسکرا دیا۔

اسکے سر پہ لب رکھتے اسے خود میں بھینچتے کروٹ بدلی۔

ایزل کسمسائ۔ لیکن حازق کی مضبوط گرفت سے ہل نہیں پائ۔

حازق اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتا شدت سے اسکے نقوش کو چھونے لگا۔

اسکی تھوڑی پر لب رکھتے وہ اسکی گردن پر جھکا۔

اسکے گردن پر ناک سہلاتے اسنے گہری سانس لی۔

ایزل تیز ہوتی سانسوں سے اسے دیکھے گئ۔

وہ اسکی گردن پر کبھی بئیر ڈر گڑتا تو کبھی ناک سہلاتا گہری سانس بھرتا۔

م۔میر۔اسنے بے چین ہوتے پکارا۔

حازق اسکے گلے میں گلٹی ابھر کر مدھم ہوتے دیکھ شدت سے اسکی شہ رگ کر لبوں میں بھر گیا۔

اسکی پوری گردن کو اپنی شدتوں سے سرخ کرتے دانتوں سے اچھے خاصے نشان بناڈالے تھے اسنے۔

Posted On Kitab Nagri

میر۔اپنی گردن پر ہوتی جلن سے اسنے حازق کے کندھوں پر ہاتھ مارتے اسے ہوش دلایا۔

حازق نے چہرہ اسکی گردن سے نکالتے اسکے لبوں کو دیکھا جنہیں ایک ابھی تک اسنے اپنی شدت سے سرخ نہیں کیا تھا۔

اسکا چہرہ اوپر اٹھاتے وہ اسکے لبوں پر جھک گیا۔

اسکے نچلے لب پر دانت گاڑھتے وہ ایزل کی سسکی کو ہوٹوں میں ہی دبا گیا۔

اسکے ہونٹ چھوڑتے وہ پیچھے ہوا تو نچلے لب پر خون کی ننھی بوند دیکھتے متبسم ہوتے اسے اپنے ہونٹوں سے چن گیا۔

ایزل گہری سانس بھرتے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتے خفگی سے چہرہ موڑ گئ۔

آج کے لیئے اتنا بہت ہے ورنہ پھر نا میں رکوں گا نا تم۔اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے دائیں سائیڈ کروٹ لیتے اسے خود میں بھینچتے مدھم لہجے میں کہا۔

ایزل سانس بحال کرتی جلدی سے آنکھیں موند گئ ورنہ اس جلاد کا کیا پتا کب موڈ بگڑ جائے۔

حازق اسکے سر پہ لب رکھتا خود بھی آنکھیں موند گیا۔

دونوں کی آنکھوں میں اتری ہوئ نیند آہستہ آہستہ انہیں نیند کی گہری وادیوں میں لے گئ۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ تھکا ہارا سا کمرے میں آیا تو نظر سیدھا اس دشمن جاں پر پڑی۔

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے شائید بیٹھے بیٹھے ہی سو گئ تھی۔

اسے دیکھتے آبان کو اپنی تھکن زائل ہوتی محسوس ہوئ۔ اسنے قدم اسکی طرف بڑھائے اسکے قریب رکتے اسے سیدھا لٹایا لیکن زمل کی آنکھ کھل گئ۔

ا۔بان آپ کب ائے۔وہ آنکھیں مسلتے بولی۔

بس ابھی ایا۔ آبان اسکے قریب نیم دراز ہو گیا۔

مرحا آپی ملیں۔پریشانی سے پوچھا۔

آبان نفی میں سر ہلا گیا۔

پتہ نہیں کہاں ہو نگی بدر بھائ انکے ساتھ کچھ کرنا دی ابان۔نم آنکھوں سے اسے دیکھتے کہا۔

ابان اسکی حساس طبیعت سے واقف تھا۔گہری سانس چھوڑتے اسے اپنے قریب کرتے سینے سے لگایا۔

ریلیکس وہ ٹھیک ہو گی پریشان مت ہو بدر اسے کوئ نقصان نہیں پہنچائے گا۔اسکا سر تھپکتے نرمی سے کہا۔

آپ تھک گئے ہیں۔اسکی دھیمی آواز محسوس کرتے سر اٹھاتے پوچھا۔

وہ ہلکا سا سر ہلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ شاور کے لیں بیٹر فیل ہو گا میں کافی لاتی ہوں آپکے لیئے۔وہ بیڈ سے اٹھتے بولی۔

آبان نے اسکا ہاتھ پکڑتے روکا۔

مجھے کچھ نہیں چاہیئے بس تم میرے پاس رہو۔اسے واپس کھینچتے نرمی سے کہا۔

زمل آہستہ سے اسکے سینے پر سر رکھ گئ۔

آبان اسکے بالوں میں چہرہ چھپائے آنکھ موند گیا۔وہ اس وقت شدید تھکا ہوا تھا اسے نیند کی ضرورت تھی اور نیند کے لیئے اسے سکون چاہیئے تھا جو اسے زمل کے پاس ہونے سے مل رہا تھا۔

وہ پر سکون سا آنکھیں موند گیا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ آہستہ سے دروازہ کھولتا اندر آیا۔

کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔اسے تشویش ہوئی۔لائیٹس اون کی تو نظر سیدھا بیڈ کے ساتھ نیچے دائیں طرف بیٹھی اس پری پیکر پر گئ۔

وہ گھٹنوں کے گرد بازو باندھے گھٹنوں پر سر رکھے سامنے کھلی کھڑکی کو دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ڈریس چینج کر چکی تھی۔بدر کے لائے گئے ایک سادہ سے ڈریس میں تھی۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے قریب آیا۔کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا لیکن مرحا کی پوزیشن میں کوئ فرق نہیں ایا۔

بدر گہری سانس چھوڑتا ایک گھنٹہ ٹکاتے اسکے قریب بیٹھا۔

پسونا۔نرمی سے پکارا۔

باہر کے مناظر میں کھوئ مرحا چونک گئ۔

بہت قریب سے بدر کی آواز سنتے اسنے گھٹنوں سے چہرہ اٹھایا اور یہاں بدر کا سانس اٹکا۔

بھوری متورم آنکھیں جو گلابی ہو رہی تھی ان میں جمی پانی کی تہہ بدر کو پگھلا گئ تھی۔

سرخ ہوتی ناک اسکے رونے کا پتہ دے رہی تھی۔

گلابی ہونٹ ہلکے ہلکے سے لرز رہے تھے۔

کیوں رو رہی ہیں پسونا۔ بے چینی سے پوچھا۔

تم جو چاہتے تھے ہو گیا اب مجھے واپس گھر چھوڑ دو۔زکام زدہ لہجے میں کہا۔

لیکن میں ایسا نہیں چاہتا پسونا۔وہ تھکے سے انداز میں اسکے ساتھ ہی بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھے گیا۔

مرحا نے چہرہ موڑتے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں چاہتا ہوں میں یہاں آپکے ساتھ بہت ساری یادیں بناؤں ایسی یادیں جو زندگی کے آخری حصے میں ہمارے چہرے پر مسکراہٹ لے ائیں۔

وہ مدھم نرم گرم لہجے میں بول رہا تھا۔

میں چاہتا ہوں آپ میرے ساتھ ہوتے ہوئے کچھ بھی نا سوچیں بس مجھے سوچیں مجھے دیکھیں مجھے جانیں۔

میں آپسے بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں بہت سے راز ہیں جو آپکو بتانا چاہتا ہوں۔

میں بتانا چاہتا ہوں کہ مینے آج تک کتنی تکلیفیں سہی ہیں جنسے میری ماں تک انجان ہے۔

میں آپکو بتانا چاہتا ہوں کہ میں۔اسکے حلق میں آنسوں کا گولہ سا اٹک گیا۔

مرحا یک ٹک اسے دیکھے گئ اسکے چہرے پر ازیت سی تھی۔انکھوں میں ایک درد سا تھا جو مرحا کو اپنے اندر تک اترتا محسوس ہوا۔

میں ایک عام انسان نہیں ہوں۔وہ بولا تو آواز بہت دھیمی سی تھی۔

مرحا نے بے اختیار اپنا ہاتھ اسکے لرزتے ہاتھ پر رکھا۔

بدر چونک گیا۔وہ جیسے حال میں لوٹا تھا۔

میں اپنے گھر والوں کے لیئے ایک ویڈیو میسیج چھوڑ سکتی ہوں تا کہ وہ لوگ پریشان نا ہوں۔

وہ امید سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بدر نے بے یقینی سے اسے دیکھا کیا وہ اسکے ساتھ رہنے کے لیئے راضی ہو گئ تھی۔

مرحا نے پلکیں جھپکاتے جیسے اسے تسلی دی تھی۔

ہ۔ہاں۔وہ بامشکل بول پایا۔

میں موبائل لاتا ہوں۔گہری سانس چھوڑتے وہ اٹھا لیکن اٹھتے اٹھتے رک گیا۔

آنکھیں صاف کرتے مرحا چونکی جب اپنی پیشانی پر نرم گرم سا لمس محسوس ہوا۔

میری بننے کے لیئے شکریہ پسونا۔

وہ اسکی پیشانی پر شدت بھرا لمس چھوڑتا جا چکا تھا۔

جبکہ مرحا ساکت سی بیٹھی رہ گئ۔محرم کا پہلا لمس اسے اپنے اندر تک اترتا محسوس ہوا تھا۔

آنکھیں بند کرتے اسنے زکام زدہ سانس کھینچی اور آسودگی سے مسکرا دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ماما۔بابا۔بھائ آپی۔بڑی ماما جلدی باہر آئیں۔وہ سیڑھیاں اترتا اونچی آواز میں بول رہا تھا۔

اسکی اونچی آواز سنتے سب حواس باختہ سے اپنے کمروں سے نکلے تھے۔

کیا ہوا میثم کیوں چیخ رہے ہو۔مرتسم نے اسے گھورتے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

بابا مرحا آپی کا ویڈیو میسیج آیا ہے۔وہ خوشی سے سرخ ہوتے چہرے سے بولا۔

مرحا جانتی تھی وہ ایسے ہی شور مچاتا سب کو بتائے گا اسی لیے تو اسے کیا تھا میسج۔

مہر نے جھپٹ کر اس سے فون لیا۔

ایک منٹ یہ سکرین کے ساتھ کنیکٹ کرو۔مرتسم مہر کے ہاتھ سے فون کیتا میسم سے بولا۔

اسکی آواز سے سب لوگ باہر نکل آئے تھے۔

سوائے ایزل کے جو گہری نیند میں سو رہی تھی۔

حازق احتیاط سے اسے تکیے پر لٹاتا شرٹ پہنتا کمرے سے نکلا تھا۔

سکرین پر مرحا پر چہرہ دکھا تو سب نے بے چینی سے اسے دیکھا تھا۔

میں جانتی ہوں آپ سب لوگ مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے پریشان ہونگے۔وہ سر جھکائے بیڈ پر بیٹھی تھی۔

آواز میں گھلی نمی محسوس کرتے حازق نے مٹھیاں بھینچی تھی۔

آپکو لوگ غصہ بھی ہونگے بدر پر جسنے یہ قدم اٹھایا ہے۔

لیکن اسنے مجھے کوئی تکلیف نہیں دی اسکا طریقہ غلط تھی لیکن ارادہ نہیں۔میں بدر کو پرٹیکیٹ نہیں کر رہی نا ہی اسکی صفائی دے رہی ہوں بس سچائی بتا رہی ہوں۔

اسنے سر اٹھایا سکرین کو دیکھتے آہستہ سے مسکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

میرا اور بدر۔ کا نکاح ہو گیا ہے۔ مدھم مسکراتے لہجے میں کہا۔

ماما، بابا حازق ایم سوری لیکن میرے پاس اور کوئ طریقہ نہیں تھا۔

بدر نے غلطی کی ہے جسکی سزا آپ لوگ اسے جب چاہے دے سکتے ہیں میں نہیں روکوں گی لیکن مجھے ڈھونڈنا بند کر دیں کیونکہ آپ لوگ چاہ کر بھی مجھے نہیں ڈھونڈ پائیں گے۔

پریشان مت ہوں میں بلکل ٹھیک ہوں۔

حازق غصے سے لال پیلے مت ہو جب ملے گا تب اسپر غصہ نکال لینا لیکن فکر مت کرو میں بلکل ٹھیک ہوں۔ اگر نہیں ہوتی تو سب سے پہلے تو تمہیں ہی معلوم ہوتا نا۔

وہ اب سکرین کو دیکھتے ہسی تھی۔

اور سکرین اوف ہو گئ۔

سب کی نظریں بے اختیار حازق کی طرف اٹھی۔ اسکا سرخ چہرہ دیکھ سب نے مسکراہٹ دبائ۔

میثم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

لال، پیلے مت ہوں۔ وہ بظاہر سنجیدگی سے بولا لیکن ہونٹوں کے کنارے میں مسکراہٹ دبی ہوئ تھی۔

حازق اسے گھورتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جبکے باقی سب نے سکون کا سانس لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جو بھی ہو بے شک بدر کا طریقہ غلط ہے لیکن مرحو کی مسکراہٹ میں سکون سا تھا۔جو اسکے اطمنان کی گواہی دے رہا تھا۔

وجدان کی بات پر سب متفق ہوئے تھے۔

مہر نے نورین کو دیکھا اور پلکیں جھپکتے جیسے تسلی دی ہو۔

وہ آسودگی سے مسکرا دی۔

💞💞💞

وہ بظاہر غصے میں تھا لیکن کہیں نا کہیں دل پر سکون تھا۔

بیڈ کی طرف بڑھا تو نظر بے سود پڑی ایزل پر پڑی۔

ایک ہاتھ سینے پر رکھے جبکہ دوسرا ہاتھ بیڈ پر تھا۔

چاکلیٹی بال بکھرے ہوئے تھے۔ہونٹ ہلکے سے کھلے تھے۔وہ چھوٹی چھوٹی سانسیں بھرتی حازق میر کو دنیا سے غافل کر گئی تھی۔

وہ آفس جانے کا ارادہ ترک کرتا لائیٹس اوف کرتا شرٹ اتار کر کاوچ پہ پھینک گیا۔

ایزل کو رات میں ہوسپٹل جانا تھا وہ جانتا تھا اس لیے اپنا ارادہ بھی وہ ترک کر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے قریب نیم دراز ہوتے وہ گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

ہاتھ اسکے ادھ کھلے ہونٹوں پر گیا تھا۔

اسنے نرمی سے اسکا نچلہ لب مسلا۔وہ نیند میں مسکائی۔

حازق اسکے مسکانے پر متبسم ہوا تھا۔

وہ اوپر ہوتا اسکے دائیں بائیں ہاتھ رکھتا اس پر جھک ایا۔

اسکی ناک سے ناک مس کرتے اسکی سانس میں سانس کھینچی تھی۔

Your breath and smell is my drug.

سرگوشی میں کہتے وہ اسکی گردن میں جھکتا گہری سانس کھینچنے لگا۔

ہاتھ اسکی کمر میں ڈالتے کمر کو سہلایا تھا۔جبکہ دوسرا ہاتھ اسکی شہ رگ کر سہلا رہا تھا۔

وہ اسکی گردن پر کبھی اپنی مونچھیں سہلاتا تو کبھی ہونٹ رب کرتا۔

ایزل نیند میں بھی بے چین ہوئی تھی۔

میر ڈونٹ۔ ہونٹ گول کرتے ڈپٹنے کے انداز میں کہا۔

حازق گہری مسکراہٹ سے اسے دیکھتا اسکی کمر اٹھاتا دوسرے ہاتھ سے اسکا جبڑا نرمی سے پکڑتے اسکی ہونٹوں پر جھک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنی شدت سے کہ ایزل کی آنکھیں پٹ سے کھلیں خود کو اس جلاد کے شکنجے میں دیکھتے اسنے بے بسی سے اسکے سینے پر مکے برسائے۔

اسکی گردن ابھی تک حازق کی رات کی جسارتوں سے جل رہی تھی۔

حازق اپنے ہونٹوں سے اسکے ہونٹ کھولتا اسمیں اپنی سانسیں انڈھیلنے لگا۔اور پھر اسی شدت سے ان سانسوں کو کھینچا۔

وہ کبھی اسکے نچلے لب کو جکڑتا تو کبھی اوپر لب کو۔

ایزل نے اسکی گردن دبوچی اپنے تیز ناخن اسکے گردن میں گاڑھے لیکن حازق کو کوئ فرق نہیں پڑا۔

وہ اسکی کمر سہلاتا خود میں بھینچتا جارہا تھا۔

آخر کو کچھ دیر بعد اسے رحم آیا تو وہ پیچھے ہوا۔

ایزل نم آنکھوں سے اسے دیکھتی گہری سانسیں لینے لگی۔

حازق اسکے لبوں پر خون کی بوند دیکھتا مسکراہٹ دباتا نرمی سے اپنے ہونٹوں سے چن گیا۔

اسکے ہونٹ جیسے ہی نرمی سے ایزل کے لبوں سے ملے اسنے جھپٹ کر حازق کے نچلے لب پر دانت گاڑھے اتنی شدت سے کہ دونوں کو خون کا ذائقہ حلق میں اترتا محسوس ہوا۔

حازق نے اسے گھورا تو جواباً اسنے بھی اسے گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

جنگلی بلے، ڈریکولا کہیں کے صبح صبح ایسے کون کرتا ہے۔ وہ اسکے سینے کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے غرائی تھی۔

حازق نے سر جھکاتے اپنے سینے پہ اسکے ہاتھوں کو دیکھا اسے اچانک سکون سا ملا تھا میٹھی سی چبھن ہوئی تھی جو اسے سرور دے گئی۔

ایزل اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے اپنے ہاتھ ہٹاتی کے حازق اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ گئی۔

ایزل اسکا اشارہ سمجھتی اسکے سینے کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے سہلانے لگی۔

حازق اسکے ایکٹ پر مسرور ہوتا اسکے بالوں میں چہرہ چھپاتا آنکھیں موند گیا۔

ایک ہاتھ اسکی کمر کو سہلا رہا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اسکے پیٹ پر اپنی منمانیاں دکھا رہا تھا۔

اسکی فراق میں ہاتھ ڈالتے وہ اسکے بیلی بٹن کو چھونے لگا۔

ایزل سمٹ گئی۔

وہ خاموش پڑا اپنے ہاتھوں سے اسکی جان نکال رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایزل سرخ گلاب ہوتے نچلہ لب دانتوں میں دبائے اسکی منمانیاں برداشت کر رہی تھی۔ جب اچانک وہ اسکی گردن کو لبوں سے چھوتے اپنے دانت گاڑھ گیا۔ اسکی چیخ بے ساختہ تھی۔

گندے میر۔ ایزل نے اسکے سینے کے بولوں کو نوچا۔

جبکہ حازق اسکی فراق کندھوں سے کھسکتا جگہ جگہ اپنا لمس چھوڑنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل دھک دھک کرتے دل سے اسکے حصار میں پڑی رہی۔

وہ کندھوں سے ہوتے اسکی دھڑکنوں پر آیا لیکن فراق کو بیچ میں حائل دیکھتے اسنے ایزل کو کمر سے اٹھاتے اس پردے کو ہٹانا چاہا۔

میر نہیں۔وہ گھبرا کر اسکا ہاتھ تھام گئ۔

Why..

خمار سے سرخ آنکھیں اسکی ہیزل آنکھوں میں گاڑھتے ناگواری سے پوچھا۔

ک۔کیا مطلب مجھے ابھی جانا ہے۔وہ تھوک نگلتے بولی۔

حازق کا انداز کچھ سرد سا تھا جو اسے سمجھ نہیں ایا۔

تم کہیں نہیں جا رہی اسی کمرے میں رہو گی۔وہ اسے اٹھا کر بٹھاتا سرد لہجے میں بولا۔

رات سے یہیں تو ہوں۔اسکے سینے میں چھپتے منمنائی۔

اب ہمیشہ کے لئیے یہیں رہو گی۔وہ اسکی فراق کی زپ کھولتا خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

ایزل نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

ک۔کیا مطلب ایسے۔ابھی ر۔رخصتی نہیں۔وہ لبوں پر زبان پھیرتے اٹک اٹک کر بولی۔

سمجھ لو ہو گئ ہے گھر والوں سے میں خود بات کر لوں گا۔

وہ اسے تکیے پر گراتا گھمبیرتا سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا۔

وجود میں کپکپاہٹ سی ہوئی تھی۔

میر تم کیا کہہ رہے ہو ایسے کیسے رخصتی ہو گئی سب۔ وہ حیرت سے چیخی لیکن حازق اسکے الفاظ اسکے لبوں میں ہی گھوٹ گیا۔

وہ بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپی

حازق اسکے لبوں کا زوردار بوسہ لیتے پیچھے ہوا۔

یہ میرا فیصلہ ہے نکاح ہو چکا ہے اس سے بڑھ کر کوئی رسم نہیں۔ وہ سرد لہجے میں غرایا۔

ایزل کی مزاحمت اسکا میٹر شارٹ کر رہی تھی۔

لیکن میری مرضی نہیں ہے اس میں ایسے تھوڑی ہوتی ہے رخصتی۔ وہ غصے سے چیخی۔

کیوں نہیں ہے تمہاری مرضی اور کیا چاہتی ہو تم۔ وہ بے باکی سے اسکی دھڑکنوں کو چھوتا غرایا۔

ایزل کی زبان جیسے تالوں سے جا چپکی۔ اسکا ہاتھ ہٹاتے وہ اسکے سینے میں چھپی۔

اسکی غراہٹ سے دل کانپا تھا۔

ایسے مطلب نا کوئی مایوں، نا مہندی، نا بارات کوئی فنکشن نہیں کوئی ڈھول باجے نہیں ایسے ہوتی ہے شادی۔ اسکی پیٹھ پر ہتھیلیاں جماتے اسکے گردن کو لبوں سے چھوتے وہ نرمی سے بولی۔

جانتی تھی اسکا غصہ کیسے ٹھنڈا کرنا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سب بھی ہو جائے گا تمہاری ہر خواہش پوری ہو گی لیکن تم پھر بھی اسی کمرے میں رہو گی اب سے۔

اسے خود سے الگ کرتے وہ اسکے سمجھنے سے پہلے ہی اسے فراق کے بوجھ سے آزاد کرتا تکیے پر گراتے اس پر سایہ کر گیا۔

وہ سرخ گلاب ہوتی اسکے سینے میں سمٹ گئ۔

م۔میر یہ سب۔کپکپاتے لبوں سے کہا۔

یہی سہی ہے۔۔ مدہوش کن لہجے میں کہتے وہ اسکی پینک کرتی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے لاک کرتے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے بیڈ کروان سے پن کر گیا۔

ایزل کانپ اٹھی۔اسکا انگ انگ کانپ رہا تھا۔

میر لیکن۔وہ کچھ بولتی کے وہ شش کہتا اسے ڈپٹ گیا۔

حازق کی آنکھوں میں وہ طلب بن کر جس طرح سے ڈور رہی تھی وہ اسکی جان نکال رہا تھا۔

سانس سینے میں اٹکنے لگا۔

حازق مدہوش سا اسے دیکھتا اسکی دھڑکنوں پر جھک گیا۔

ایزل سختی سے آنکھیں مینچ گئ۔

وہ اسکی ڈھرکنوں کو لبوں سے چھوتا اپنی شدت سے نشان ڈالتا ایزل کو سسکنے پر مجبور کر گیا۔

وہ سسکیاں بھرتی اسکی شدت پر تڑپ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کو اسکی سسکیاں مدہوش کر رہی تھیں۔

وہ اسکی دھڑکنوں سے ہوتا پیٹ پر ایا۔

اسکے سفید پیٹ پر لب رکھتے وہ آنکھیں موند گیا۔ کتنی ہی دیر وہ اسکے پیٹ کو لبوں سے چھوتا اپنے لمس سے گیلا کرتا رہا۔

ایزل کی مزاحمت دم توڑتی گئ۔

وہ گہری سانسیں لیتی مدھم سسکیاں بھرنے لگی۔

حازق اسکے بیلی بٹن ہاتھ سے رب کرتا اس پر دانت گاڑھ گیا۔

ایزل کی چیخ کمرے میں گونجی لیکن وہ بے رحم بنا کبھی اپنی مونچھیں رب کرتا کبھی ہونٹ سہلاتا تو کبھی دانت گاڑھتا۔

ایزل کے گہری سانسیں بھرنے پر اسکا پیٹ اوپر نیچے ہوتا اسکے نشیب و فراز کو نمایا کر رہا تھا۔

حازق کو آنکھیں یوں سرخ ہوئ تھیں جیسے کسی نے نشہ دے دیا ہو۔

وہ پیٹ سے ہوتا اسکی گردن پر جھکا۔

جو پہلے ہی اسکی شدتوں سے سرخ ہو رہی تھی۔ اسکے دانتوں کے نشان اسکی شفاف گردن پر واضح چمک رہے تھے۔

وہ نرمی سے ان نشانوں پر لب رکھتا اسکی تھوڑی کو چومتا چہرے تک ایا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل آنکھیں مینچیں نچلہ لب دانتوں میں دبائے اسکی شدتیں برداشت کر رہی تھی۔

آنکھوں سے انسو پھسلتے گال پر بہہ رہے تھے جنہیں وہ اپنے لبوں سے چن گیا۔

اسکے ہاتھ چھوڑتے کمر میں ہاتھ ڈالتے شدت سے خود میں بھینچا۔

ایزل جنگلی بلی کی طرح جھپٹتی اسکی گردن پر دانت گاڑھ گئ۔اسکے سینے پر خراشیں ڈالتے وہ خفگی سے اسے دیکھتے چہرہ موڑ گئ۔

حازق خاموشی سے اسکی حرکتیں دیکھتا رہا۔

ایزل نے الجھن سے اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں بے چینی سے تھی وہ سمجھ نہیں پائ کیسی بے چینی۔

وہ دائیں طرح کروٹ لیتا اسکی پشت خود میں بھینچتا دونوں پر بلینکیٹ ڈال گیا۔

میر کیا ہوا۔وہ اچانک اسکی خاموش آنکھیں دیکھتے پریشان ہوئ تھی۔

نتھنگ۔۔اسکے بالوں میں چہرہ چھپائے کہا۔

لاکھ نا چاہنے کے باوجود اسکی آنکھ سے ایک آنسو نکلتا ایزل کے بالوں میں جزب ہوا تھا جس سے وہ انجان رہی۔

میر۔وہ زبردستی مزاحمت کرتی اسکے حصار میں گھوم آئ۔

کیا تم پریشان ہو۔اسکے گال پر ہاتھ رکھتے فکرمندی سے پوچھا۔

ہمم۔اسکا ہاتھ چومتے ہنکار بھرا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا میرا وجود بھی تمہاری پریشانی نہیں کم کر سکا۔وہ اب امید سے اسے دیکھتی بول رہی تھی۔

کیا تم چاہتی ہو تمہارا وجود میری پریشانی کم کرے۔وہ کروٹ لیتا اسے اپنے نیچے کر گیا۔

ہاں۔۔وہ زور و شور سے سر ہلا گی۔بھول گئ کہ اس وقت کس حالت میں اسکے سامنے موجود ہے یاد تھا تو بس اتنا کہ وہ پریشان تھا۔

حازق میر پریشان ہو کوئ عام بات نہیں تھی۔وہ چاہ کر بھی اپنی پریشانی چھپا نہیں پا رہا تھا۔

تو کیا پھر مجھے اپنے وجود میں اترنے کی اجازت دے رہی ہو۔کیا تم چاہتی ہو کے میں اپنی پریشانی بھلا تا تم میں سما جاوں۔وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپائے بے باکی سے بولا۔

ایزل حلق تر کرتی خاموش ہو گئ۔

تمہیں نیند آ رہی ہے۔۔؟وہ اسکی خاموشی محسوس کرتا گہری سانس لیتا بات بدل گیا۔

ایزل نے اسکی سرخ آنکھیں دیکھی جو یوں لگتا تھا جیسے خون چھلکا رہی ہوں۔

اس سے پہلے کے وہ پیچھے ہوتا وہ جلدی سے اسکی گردن میں بازو ڈال گئ۔

میں اجازت دیتی ہوں۔اسکی کان میں سرگوشی کرتے وہ چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئ۔

حازق کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئ۔گہری مسکراہٹ سب کچھ فتح کر دینے والی مسکراہٹ۔

پھر تمہاری وش کا کیا ہو گا۔وہ سیدھا ہوتا اسے اپنے سینے پر لٹاتا بولا۔

وہ ہم پھر شادی کر لیں گے نا۔وہ جھجھک کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر اسکے وجود سے واقعی اسکے شوہر کی پریشانی کم ہو جاتی تو وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔

ہمم اچھا آئیڈیا ہے۔وہ ہس کے بولا۔

لیکن فلحال یہ وقت نہیں بہکنے کا وہ لمحات بہت خاص ہونگے جب ہم ایک ہونگے۔وہ گھمبیر تا سے کہتا اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا۔

لیکن تم پریشان کیوں ہو۔وہ پلکیں جھپکتی بولی۔

مرحو کی وجہ سے تھوڑا سا۔وہ اسے تکیے پر لٹاتا اسے فراق پہناتا بولا۔

کیا سچ میں۔وہ مطمئین نہیں ہوئی۔

ہاں سچ میں اب اور کوئی سوال نہیں مجھے سونا ہے پھر رات بھر کام بھی کرنا ہے۔وہ مدھم لائیٹس بھی اوف کرتے اندھیرا کرتا اسے خود میں بھینچتا آنکھیں موند گیا۔

ایزل ناچاہتے ہوئے بھی خاموش ہو گئی۔

اخر کو ایسا کیا تھا جو حازق میر کو بھی پریشان کر گیا۔زہن میں مسلسل یہی سوال گونج رہا تھا۔

جبکہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا حازق بے چین سا کبھی آنکھیں کھولتا ایزل کو دیکھتا تو کبھی اسے خود میں سختی سے بھینچ لیتا۔

وہ کسی صورت ایزل سے دستبردار نہیں ہو گا۔لب بھینچتے سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

شام کے وقت وہ سب لوگ شاہ ولا کے لاؤنج میں جمع تھے۔

داؤد شرمندہ سا سر جھکائے بیٹھا تھا۔

زارا اور اہان شاہ بھی خاموش شرمندہ سے تھے۔

نور جسے ساری سچائی زہرہ بتا چکی تھی وہ بھی آج انکے ساتھ آئی ہوئی تھی۔

براق کے بارے میں ساری حقیقت سنتے وہ بے یقین تھی کہ وہ کوئی اتنا اچھا کیسے ہو سکتا ہے اور وہ اسکے ساتھ کیا کر رہی تھی۔

جو ہوا تمہیں غصہ آیا وہ ٹھیک تھا لیکن اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیئے تھا کہ وہ تم سے کتنا چھوٹا ہے کیا وہ تمہارا یہ ہاتھ برداشت بھی کر پائے گا یا نہیں یہ کیوں نہیں سوچا تمنے۔

حازق اسے سرد نظروں سے دیکھتا بولا۔

مرتسم نے اسے تنبیہہ نظروں سے دیکھا لیکن وہ سر جھٹک گیا۔

براق تو چھوڑو تمنے تو ہانم کا لحاظ تک نہیں کیا۔ ابکی بار عاشر غصے سے بولا تھا۔

روشانے نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

کسی نے بھی اسے کچھ نہیں کہا تھا اور عاشر وہ تو۔ کل نکاح کی وجہ سے اتنا مصروف تھا کہ اسے بات کرنے کا وقت ہی نہیں ملا آج اسے پہلی بار یوں غصے میں دیکھتے وہ خوفزدہ ہوئی تھی۔

میں معافی چاہتا ہوں جو ہوا۔

براق کے ساتھ داؤد نے غلط کیا لیکن ہانم بیٹی کے ساتھ وہ ایسا کچھ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

ہاتھ اٹھانا تو دور وہ اونچی آواز میں بات بھی نہیں کرتا یہ ہمنے خود دیکھا تھا۔

آہان شاہ شرمندہ سے لہجے میں بولے تھے۔

آپ پلیز ہانم کو بلائیں ہم خود اس سے معافی مانگیں گے۔ زارا بھیگے لہجے میں بولی۔

ہانم کی طعبیت نہیں ٹھیک۔ وہ ریسٹ کر رہی ہے۔ ماہم اپیا سنجیدگی سے بولیں۔

اسے واقعی کل سے تیز بخار تھا جو اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

داؤد نے بے چینی سے سر اٹھاتے انہیں دیکھا۔

کیا میں انسے ایک بار مل لوں پلیز۔

ایک بار مجھے انسے بات کرنے دیں پھر جیسا وہ چاہیں گی ویسا ہی ہو گا پلیز۔ وہ التجائیہ لہجے میں بولا۔

اسکی حالت کافی بکھری ہوئی تھی۔ آنکھوں میں سرخی رت جگے کی گواہ تھی۔

اس سے پہلے کہ حازق منہ کھولتا مرتسم جلدی سے بول پڑا۔

ٹھیک ہے مل لو۔ وہ حازق کو سخت نظروں سے گھورتا بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حازق لب بھینچ گیا۔

باپ کے سامنے کچھ بول نہیں سکتا تھا ورنہ اب تک داؤد شاہ کی ہڈی پسلی اچھے سے ایک کر دیتا۔

اسنے سلگھتی نظروں سے داؤد کی پشت دیکھی اور پھر مرتسم کو جو اسے گھورتا خاموش رہنے کا اشارہ کر گیا۔

وہ سر جھٹکتا مہر کی طرف متوجہ ہوا

💞💞💞

وہ دروازہ کھولتا اندر ایا۔

کمرے میں مدھم روشنی تھی۔نظریں بے ساختہ بیڈ پر گئیں جہاں وہ دشمن جاں بلینکیٹ میں لپٹی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ دروازہ لاک کرتا دبے قدموں سے اسکی طرف بڑھا۔

اسکے قریب جاتے بے تابی سے اسکے چہرے کو دیکھا۔

کل سے اسکی جان جیسے سولی پر لٹکی ہوئی تھی ایک دن بھی اسکے بغیر رہ پانا اب اسکے لیئے مشکل تھا۔

وہ زمین پر گھٹنا اسکے قریب بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکا زرد چہرہ وہ اس مدھم روشنی میں بھی دیکھ سکتا تھا۔

آنکھوں کے پپوٹے سوجھے ہوئے تھے گالوں پر آنسوں کے مٹے مٹے سے نشان دیکھتے وہ لب بھینچ گیا۔

ایم سوری میری جان۔۔ آہستہ سے سرگوشی کرتی اسکے گال کو چھوا۔

یوں لگا جیسے کسی انگارے کو چھو لیا ہو۔

اسنے تڑپ کر ہانم کو دیکھا۔

ہانی۔۔ اسکے گال کو ہاتھ کی پشت سے سہلاتے بے چینی سے پکارا۔

ہانم ایم سوری پلیز آنکھیں کھولیں۔ وہ اس پر جھکا بے بسی سے بولا۔

ہانم نے کسمسا کر آنکھیں کھولیں۔ خود پر جھکے داؤد کو دیکھتے وہ سٹل ہوئ تھی۔

وہ سمجھ نہیں پائ کہ ہوا کیا ہے۔

وہ شائید اسے اپنا خواب سمجھ رہی تھی۔ بے خودی میں ہاتھ اٹھاتے اسکے چہرے کو چھوا۔

داؤد اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا شدت سے چوم گیا۔

ایم سوری ہانی ایم ویری سوری۔ میں جانتا ہوں سوری کا لفظ چھوٹا ہے لیکن میرا یقین کریں میں آپ پر ہاتھ اٹھانے کا کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔

وہ بھیگے لہجے میں بول رہا تھا۔

ہانم نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچا۔ ہوش میں آتی وہ جلدی سے اٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ آپکو میرے کمرے میں کس نے آنے دیا۔

وہ چیخی تھی۔ لیکن اسکی آواز بامشکل نکلی۔

بخار نے اسے بلکل نڈھال کر دیا تھا۔

ہانم میں۔ وہ کچھ بولتا کہ وہ پھر سے چیخ اٹھی۔

کیوں آئے ہیں یہاں اب کیا میں بھی چیخ کر اپنے بھائیوں کو بلاؤں اور اسی طرح پٹواں آپکو جیسے اپنے میرے براق کو مارا۔

اسکی آواز رندھ گئی ابھی تک اسے وہ منظر نہیں بھول رہا تھا جب وہ بے دردی سے براق پر جھپٹا تھا۔

آپکو زارا رحم نہیں آیا وہ بچہ تھا آپسے تو دس سال چھوٹا کیسے اسنے آپکا ہاتھ سہا ہو گا۔

وہ بچپن سے میرا لاڈلہ رہا ہے مینے کبھی اسے خراش تک نہیں آنے دی اور اپنے اتنی بے دردی سے اسکے وجود کو زخموں سے بھر دیا۔

وہ سسک پڑی۔

اگر وہ مجھے خود میں نا چھپاتا تو آپکا ہاتھ شائید میرا چہرہ بھی لال کر جاتا۔ اسکے لہجے میں ازیت سی در آئی تھی۔

داؤد لب بھینچے اسے سنتا رہا۔

سالوں پہلے مینے گھر میں بھی ایسا منظر دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مرتسم ماموں اور ولی چاچو کی لڑائی دیکھی تھی مینے لیکن اس وقت مہر مامی کے اچانک سامنے آنے پر وہ اپنا ہاتھ وہیں روک چکے تھے۔

میں بچی تھی لیکن مجھے اچھے سے یاد ہے آج بھی وہ منظر۔

مرتسم ماموں اس وقت اتنے غصے میں تھے کہ کوئی انہیں روکنے کی جرات نہیں کر رہا تھا لیکن مامی اچانک انکے سامنے آئی تھیں اسکے باوجود انکا ہاتھ اسی وقت تھم گیا۔

یہ ہوتا ہے پیار اور عزت جو بیوی کو دی جاتی ہے۔

وہ آنسو صاف کرتی تمسخر سے ہسی۔

مینے اپنے گھر کے مردوں کو دیکھا ہے چاہے بیٹی ہو، بیوی ہو بہن ہو،، یا ماں ہو وہ کبھی اپنا غصہ ہمارے سامنے نہیں نکالاتے۔ چاہئے پھر وہ چھوٹا کا شان ہی کیوں نا ہو۔

وہ جانتے ہیں عورت نازک ہوتی ہے۔ میرے گھر کے مردوں میں آپسے زیادہ غصہ ہے لیکن وہ بہن، بیٹیوں کا لحاظ کر جاتے ہیں۔ جو کہ آپ نہیں کر سکتے۔

بھیگی کانچ سی آنکھوں میں اذیت لیے داؤد کو دیکھا۔

داؤد اسکے چپ ہونے پر اسے دیکھنے لگا۔

دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے جب وہ اچانک اسکے پاؤں میں بیٹھتا اسکے پاؤں پر سر رکھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہانم بے یقینی سے اسے دیکھتی اچھلی لیکن وہ سختی سے اسکے پاؤں جکڑ گیا۔

میں شرمندہ ہوں ہانم۔نور کی حالت دیکھتے اس وقت میں اپنے حواس کھو گیا تھا۔مجھے لگا شائید ہم پھر سے نور کو کھو دیں گے۔لیکن آپکا اچانک سامنے آنا وہ سب ایک سیکینڈ میں ہوا تھا۔

خدا کی قسم میں تو آپسے سخت لہجے میں بات کرنے پر بھی سو بار سوچوں گا کے آپ پر ہاتھ اٹھانا۔

آپ مجھے کوئ بھی سزا دیں لیں لیکن پلیز یہ بے رخی کی مار مت ماریں میں آپکے بغیر نہیں رہ سکتا۔

آپ چاہیں گی تو میں سب کے سامنے بھی آپکے پیروں میں بیٹھ کر معافی مانگ لوں گا میں براق سے بھی معافی مانگ لوں گا۔

لیکن پلیز خود کو تکلیف مت دیں میں برداشت نہیں کر سکتا۔اسکا چہرہ آنسوں سے تر ہوا تھا۔

ہانم بے یقینی سے اسے دیکھے گئ۔

د۔داود اٹھیں پلیز۔اسے یونہی اپنے پیروں پر سر رکھے دیکھ وہ بھیگے لہجے میں بولی۔

معاف کر دیں تو اٹھوں گا۔شبنمی آنکھوں سے اسے دیکھتے کہا۔

مینے معاف کیا آپکو اپ پلیز اٹھ جائیں۔۔وہ بے چینی سے بولی۔

جو بھی تھا وہ اسکا شوہر تھا وہ یوں اسکے قدموں میں سر ٹکائے بیٹھا اسکا دل دہلا گیا تھا۔

پکا کر دیا نا معاف۔وہ بے یقین تھا۔

ہانم نے اثبات میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

میرے ساتھ چلیں گی ناواپس اپنے گھر۔امید سے پوچھا۔

ہانم روتے ہوئے ہس دی۔

وہ بلکل بچوں کی طرح رئیکٹ کر رہا تھا۔

ہاں چلوں گی لیکن جب میرے گھر والے راضی ہونگے۔اسے اٹھاتے بیڈ پہ اپنے ساتھ بٹھاتے آہستہ سے کہا۔

داؤد اسے کچھ دیر دیکھتا رہا پھر یک دم اسے خود میں بھینچ گیا۔

ایم سوری میری جان۔ مینے بہت غلط کیا پلیز معاف کر دیں وعدہ کرتا ہوں آئیندہ ایسا نہیں ہو گا کبھی نہیں ہو گا۔پلیز مجھ سے دور نت جایا کریں میں برداشت نہیں کر سکتا۔

وہ اسے خود میں بھینچے رو پڑا۔

ہانم نم انکھوں سے اسے دیکھتی اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔

وہ خود بھی تو اس سے دور نہیں رہ سکتی تھی۔

آسودگی سے سوچا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نورالعین بیٹا آپکو ساری سچائی معلوم ہو چکی ہے۔اب بتائیں آپکا کیا فیصلہ ہے۔زین اسے دیکھتا نرمی سے بولا۔

نور انگلیاں چٹخاتے لب چباتی نظریں جھائے بیٹھی تھی۔

م۔میں کیا کہہ سکتی ہوں انکل۔ وہ کنفیوز سی بولی۔

یہی کہ تم براق کے ساتھ رہنا چاہتی ہو یا نہیں۔دانین کی سپاٹ آواز گونجی تھی۔

وہ سر جھکا گئ۔

اسکا فیصلہ کرنے والی نور نہیں ہے ماما۔وہ میری ہے تو اسے میرے ہی پاس رہنا ہے وہ چاہے یا نا چاہے۔

براق کی سنجیدہ سی آواز پر سب نے بے اختیار پیچھے دیکھا تھا۔

وہ ڈھیلے سے ٹی، شرٹ، ٹراؤزر میں ملبوس تھا۔ماتھے پر چھوٹی سی بینڈیج تھی، ویسی بینڈیج ناک پر بھی تھی۔گال میں نیلاہٹ اتری ہوئ تھی۔جبکہ ہونٹ بھی سوجھے ہوئے تھے۔

تمہیں مینے منع کیا تھا ناریسٹ کروگے تم پھر کیوں آئے ہو۔مہراسے گھورتے بولی۔

ہاں میں وہاں ریسٹ کرتا اور آپ لوگ یہاں میری طلاق کروادیں۔وہ منہ بنا کر بولا۔

براق۔زین نے اسے تنبیہہ کی۔

وہ بڑبڑاتا سر جھکا گیا۔

نور خاموش چور نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کل رات اسے کچھ ویڈیوز آئی تھیں جنمیں اسکی کافی کارگردیگیاں تھیں۔جنہیں دیکھتے وہ خود ہی سرخ ہوتی شرمندہ ہو گئی۔

کیسی کیسی باتیں کرتی تھی وہ اسکے ساتھ۔اور اوپر سے اسکی شرارتیں۔وہ یاد کرتے ابھی بھی سرخ پڑی تھی۔

نور براق کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔۔زارا خاموشی محسوس کرتے بولی۔

سب نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

زارا ٹھیک کہہ رہی ہے یہ نور کا اپنا فیصلہ ہے اور ہمیں اسکے اس فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں۔

آہان شاہ نے انکی ہاں میں ہاں ملائی۔

براق نے جھٹکے سے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔وہ نظروں کے ساتھ سر بھی جھکا گئی۔

تبھی وہاں داؤد اور ہانم کے آنے پر سب چونکے تھے۔

سب کی سوالیہ نظریں اب ہانم پر ٹکی تھیں۔

بابا مینے داؤد کو معاف کر دیا ہے۔

جو بھی ہوا تھا وہ انجانے میں ہوا تھا باقی براق کا جو معاملہ ہے وہ آپ لوگ خود دیکھ لیں۔

وہ وجدان کے قریب آتے دھیمے لہجے میں بولی۔

اسکی بات سنتے سبکے چہروں پر سکون آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں انہیں معاف نہیں کروں گا اتنی زور سے مارا ہے انہوں نے۔ براق ہانم کے کندھے سے لگتا خفگی سے بولا۔

میرا بچہ۔ بہت زور سے لگی ہے درد ہو رہا ہے۔ وہ کسی ماں کی طرح اسے اپنی آغوش میں لیتی فکر مندی سے بولی۔

سب انکے پیار پر مسکرا دیئے۔ وہ بچپن سے ہی ہانم، اور ہانیہ کا لاڈلہ رہا ہے۔

یوں جیسے پالا ہی ان دونوں نے ہو۔

ہاں بہت۔۔ وہ بچوں کی طرح زور و شور سے سر ہلا گیا۔

ناٹک کر رہا ہے یہ۔ داؤد نے اسے گھورا۔

ہاں اپنے مارا تھا آپکو کونسا لگی تھی جو پتا ہو۔ وہ تڑخ کے بولا۔

تو تمہیں کسنے کہا تھا آدھی رات کو میری بہن کے کمرے میں گھسے۔ اب وہ بے ہوش ہو گی تو مجھے غصہ آنا تو فطری بات تھی۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

لیکن اپکی بہن میری بیوی ہے گرلفرینڈ نہیں۔ وہ اس سے بھی زیادہ سنجیدگی سے بولا۔

ماحول میں تناؤ سا در ایا۔

میں معزرت چاہتا ہوں۔ میں واقعی بہت زیادہ غصے میں آ گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ شرمندہ سا بولا۔

ہونہہ میں نہیں کرتا معاف۔ چلو بیوی اب تو نا تمہیں کوئ اعتراض ہے نا گھر والوں کو ہم چلتے ہیں۔

وہ خفگی سے کہتا نور کا ہاتھ پکڑے باہر کی طرف چل دیا۔

نور منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

جبکہ باقی سب نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

آخر کو انکی غلط فہمیاں ختم ہوتی انکے رشتے کو مکمل کر گئ تھیں۔

زارا اور آہان شاہ بھی ہانم سے معافی مانگنا چاہتے تھے کہ لیکن ماہین نرمی سے انہیں ٹوک گئ۔ کیونکہ ان سب میں ان دونوں کا کوئ قصور نہیں تھا۔

اب وہ لوگ نور اور براق کی شادی کی بات کر رہے تھے۔

💞💞💞

سر سننے میں آیا ہے کہ دادا پاکستان واپس آرہا ہے اور وہ بھی ڈبل پاور کے ساتھ۔

عزیز کی بات پر آبان معنی خیز سا مسکرایا۔

آنے دو پاور تو سب کے پاس ہوتی ہے عزیز موت کو پھر بھی کوئ نہیں ٹال سکتا۔ وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔

عزیز اسکی معنی خیز بات سنتا سر ہلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

بلکل سر۔پھر کیا کرنا ہے۔وہ سمجھ کر بولا۔

جال بچھانا ہے عزیز۔ایسا جال جو اسے بری طرح سے جکڑ لے اتنی بری طرح سے کہ وہ کسی بھی طرح اس جال میں ہل نا پائے۔آبان کا لہجہ سرد تھا۔

اسکے سرد لہجے پر عزیز جھرجھری لے کر رہ گیا۔

جبکہ آبان کے دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا۔

بس ایک وار دادا اور تم میرے شکنجے میں ہو گے۔

ایسا ماروں گا کے نا مر سکو گے نا جی سکو گے۔وہ دل میں پختہ عزم سے بولا۔

نظر رکھو عزیز وہ جیسے ہی پاک کی زمین پر قدم رکھے گا سب سے پہلے مجھے خبر ہونی چاہیے۔

بس ایک بار اسکا چہرہ دیکھنا ہے آخر کو میں بھی تو دیکھوں اس کالے دھندے کے پیچھے کونسا چہرہ چھپا ہے۔

سرد برفیلی لہجے میں کہتے وہ عزیز کو سارا کام سمجھانے لگا۔

رات دس بجے وہ سارے کام ختم کرتے گھر آیا تھا۔

اس وقت شدید تھکا ہوا تھا۔

پہلے مرحا کو ڈھونڈتے بے حال ہوا تھا اور پھر ڈیوٹی کل سے وہ گھن چکر بنا ہوا تھا۔

لاونج میں داخل ہوتے نظریں بے ساختہ اس دشمن جاں پر پڑیں۔

وہ ارحم سے کسی چیز پر بحث کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لائیٹ بلیو کلر کے ڈھیلے سے کمیض شلوار پہنے چہرے پر لائیٹ سا میک اپ کیا ہوا تھا۔

اسے تیار دیکھ آبان کو خوشگوار حیرت ہوئی۔

اسکا پر سکون مسکراتا چہرہ دیکھ آبان کو اپنی تھکن اترتی محسوس ہوئی۔

آسلام وعلیکم!!اندر آتے اونچی آواز میں کہا۔

زمل نے چونک کر اسے دیکھا۔

لبوں پر دھیمی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

سر پہ ڈوپٹہ ٹھیک کرتے وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔

ارادہ اسکے لیئے پانی لانے کا تھا۔

واسلام ۔سب نے زیر لب جواب دیا تھا۔

اتنے تھکے ہوئے لگ رہے ہو کل سے مسلسل بھاگ دوڑ کر رہے ہو اب تھوڑی دیر ریسٹ کرو ورنہ بیمار پڑ جاؤ گے۔ آیت اسکے چہرے پر تھکان کے تاثرات دیکھتے فکر مندی سے بولی۔۔

نہیں ماما ٹھیک ہوں میں۔بس تھوری سی تھکان ہے۔

ابھی تھوڑی دیر ریسٹ کروں گا پھر کل ہمیں کراچی کے لیئے نکلنا ہے۔وہ ایک نظر سب کو دیکھتا بولا۔

پانی لاتی زمل کا چہرہ اتر گیا۔

اتنی جلدی۔زہرہ اسکا اترا چہرہ دیکھ بے ساختہ بولی۔

Posted On Kitab Nagri

جی بڑی ماما کام کا برڈن کچھ زیادہ ہے۔ آج کل ایک بہت امپورٹنٹ کیس پر کام کر رہا ہوں جو بیچ میں چھوڑ کر آیا تھا لیکن اب جانا ضروری ہے۔

وہ زہرہ کو اپنے حصار میں لیتا مدھم لہجے میں بولا۔

نظریں زمل کے اداس چہرے پر اٹھیں تو دل بے چین ہوا تھا۔

اسکا کھلکھلاتا چہرہ اچانک سے پھیکا پڑتا اسے اچھا نہیں لگا تھا۔

لیکن وہ نا تو اسے چھوڑ کر جا سکتا تھا نا خود یہاں رک سکتا تھا۔

میں فریش ہونے جا رہا ہوں زمل کافی اور کھانا کمرے میں ہی لے انا۔۔ وہ سنجیدگی سے کہتا اوپر کی طرف بڑھ گیا۔

زمل سر ہلاتے اسکے لیئے کافی بنانے چلی گئ۔

دل بے ساختہ بھر آیا تھا۔

کافی اور کھانا لیے اور اوپر کی طرف بڑھ گئ۔ پاؤں سے دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوئ۔

آبان چینج کیے بنا یونہی بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا۔ شوز تک نہیں اتارے تھے۔

وہ شائید کچھ زیادہ ہی تھکا ہوا تھا۔

زمل کھانا ٹیبل پر رکھتی تشویش سے اسکی طرف بڑھی۔

اسکے شوز دیکھتے وہ کچھ سوچتی اچانک اسکے پاؤں میں بیٹھتی اسکے شوز نکالنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

آبان جو آنکھیں موندیں اسکی موجودگی محسوس کر رہا تھا چونک گیا۔

کیا کر رہی ہو۔۔وہ تیزی سے اٹھتا اسے گھورتا بولا۔

آپکے شوز اتار رہی تھی۔وہ مدھم لہجے میں بولی۔

وجہ۔میرے ہاتھ سلامت ہیں ابھی۔سخت نظروں سے گھورا۔

تو کیا ہو گیا میں اپنی مرضی سے اتار رہی تھی۔وہ خفگی سے بولی۔

لیکن مجھے نہیں پسند کے تم میرے جوتوں کو ہاتھ لگاو۔وہ اسکی خفگی محسوس کرتا نرمی سے بولا۔

آپ بھی تو میرے پیروں میں کئی بار بیٹھے ہیں،مجھے جوتے بھی پہنائے ہیں۔وہ ہنوز خفگی سے بولی۔

میں کر سکتا ہوں کیونکہ میں جب قربت کے لمحات میں تمہارے پاؤں چوم سکتا ہوں تو یہ بھی کر سکتا ہوں۔وہ اسے بازو سے پکڑتے اپنی طرف کھینچتا بولا۔

زمل اسکی معنی خیز بات پر سٹپٹائی۔

اچھا آپ فریش ہو جائیں کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔

قریب سے اسکے نقوش دیکھتے وہ مسکائی تھی۔

لیکن میں تو کچھ اور سوچ رہا تھا۔وہ اسے چھوڑتا اپنے شوز اور واچ اتارتا بولا۔

کیا۔زمل نے بے ساختہ پوچھا۔

شاور رومانس۔وہ اچانک اسے اٹھاتا واشروم کی طرف بڑھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

آبان۔۔وہ چیخی تھی۔

لیکن وہ کان بند کیے واشروم کا دروازہ لوک کرتا اسے باتھ ٹب میں اتار گیا۔

آبان نو مینے دو پہر میں ہی شاور لیا تھا۔وہ روہانسی ہو گئ۔

کوئ بات نہیں بے بی ڈول اب پھر سے لے لو اپنے شوہر کے ساتھ۔ثواب ملے گا۔وہ آنکھ ونک کرتا بے باکی سے بولتا شاور اون کر گیا جس سے باتھ ٹب میں پانی بھرنے لگا۔

زمل نے تیزی سے اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کی لیکن اپنی شرٹ اترتا آبان اس بھی زیادہ تیزی سے اسکی کمر میں بازو ڈالتا اسے دیوار سے پن کر گیا۔

شوہر سے چالاکیاں بے بی ڈول۔اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتے چیلیجینگ انداز میں اسے دیکھتے رؤف شاور اون کر گیا۔

آپ بہت برے ہیں ابان۔۔وہ ٹھنڈے پانی کی بوچھاڑ سے بوکھلا کر اسکے سینے میں چھپتی ناراضگی سے بولی۔

آبان قہقہ لگا گیا۔

ابھی اس سے بھی زیادہ برا بننے والا ہوں بے بی۔

وہ گھمبیرتا سے کہتا اسکا چہرہ اپنے سینے سے نکلتا اسکے بھیگے ہونٹوں پر جھک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

شاور کی بوچھاڑ ان دونوں کو پوری طرح سے بھیگا چکی تھی۔ آبان شدت سے اسکے گلابی ہونٹوں کو جکڑتا ان پر گرتی پانی کی بوندیں جزب کر رہا تھا۔

زمل اسکی ویسٹ جکڑے اسکے سہارے بامشکل کھڑی تھی۔

اسکے نازک ہونٹ آبان کو بے خود کر رہے تھے۔

وہ کبھی اسکا نچلا لب سک کرتا تو کبھی اوپری لب۔ زمل کا سانس سینے میں اٹکنے لگا۔

اسنے آبان کے سینے پر مکے برسائے۔

آبان اسکی مزاحمت کمزور ہوتی محسوس کرتا اسکے ہونٹ چھوڑتا پیچھے ہوا۔

زمل کا بھیگا وجود اسکی آنکھوں میں خمار پھیلا گیا۔

اسکی کمر جکڑتے دوسرا ہاتھ اسکے بالوں میں پھنساتے وہ اسکی گردن اپنی سامنے کرتا شدت سے جھکتا اپنے دانت گاڑھ گیا۔

زمل کی چیخ بے ساختہ تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آبان اسکی گردن پر جگہ جگہ دانت گاڑھتا اسکی گردن کو جامنی کر گیا۔

اسکی شہ رگ پر دانت گاڑھتے وہ اپنے لبوں میں بھرتا سک کرنے لگا۔

زمل کانپتے وجود سے اسکے حصار میں کھڑی تھی۔

ابان۔ کانپتے ہونٹوں سے اسے پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

بیس بے بی۔۔۔اسکی بھیگی آنکھوں پر لب رکھتے پیار سے کہا۔

آپ اتنے شدت پسند کیوں ہیں۔وہ اسکی گردن پر ہوتی جلن سے سسکتی بھرتی بولی۔

آبان مسکرا دیا۔

بے بی میں شدت پسند نہیں تم بہت نازک مزاج ہو۔وہ اسکی ناک چومتا بولا۔

آپ بہت والے برے ہیں۔وہ خفگی سے کہتے اسکی گردن میں چہرہ چھپا گی۔

بے بی ابھی اور والا ہونے والا ہوں۔وہ کہتا اسکے لبوں پر جھکتا اسے شدت سے خود میں بھینچ گیا۔

ہاتھ اسکی شرٹ سے الجھتے اسے اس پردے سے آزاد کرواگئے۔

وہ آبان کے سینے میں سمٹ گئ۔

آبان اسکی دھڑکنوں پر اپنی شدتیں لوٹاتا اسکے پیٹ پر جھکا۔

گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسکے شفاف پیٹ پر پھسلتے پانی کے قطروں کو وہ لبوں سے چننے لگا۔

ابان۔زمل کی سسکیاں اسے مدہوش کر رہی تھی۔

وہ اسکے بالوں میں انگلیاں پھساتی اسے اپنی طرف بلانے لگی۔

آبان اسکے مقابل آتا اسکے کانپتے ہونٹوں پر جھکتا دونوں کو ہر پردے سے آزاد کرتا اسے خود میں سما گیا۔

زمل کی سسکیاں اسکے ہونٹوں میں دب گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے مچلتے وجود کو اپنی بھاری وجود تلے چھپاتے وہ اسی دنیا کی سوچوں سے پرے لے گیا۔

💞💞💞

شاہ ولا سے نکلتے ہی اسکا چہرہ سپاٹ ہو گیا۔

وہ لب بھینچے ڈرائیو کرتا رہا۔

گھر کے سامنے گاڑی روکتے اسنے چہرہ موڑتے اسے دیکھا۔

وہ انگلیاں چٹخاتے نم آنکھوں سے کبھی اسے دیکھتی تو کبھی گھر کو۔

چلو۔ تاثرات کے برعکس لہجہ نرم تھا۔

گاڑی سے اترتے وہ اسکی سائیڈ کا دروازہ کھولتے اسکے قریب جھکا۔

آؤ۔۔ اسکے سامنے ہاتھ پھیلایا۔

وہ جھجھکتی اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھتی باہر آئی۔

ویلیکم تو یور نیو ہوم۔۔ اسکے گرد بازو پھیلاتے مسکراتے ہوئے کہا۔

نور حیرت سے اسکے پل پل بدلتے روپ کو دیکھے گئ۔

اسلام و علیکم!! اسکے اندر داخل ہوتے ہی رمشاء اور دور فشاں بھاگ کر انکے قریب آئی۔

Posted On Kitab Nagri

والسلام اب کیسی طبعیت ہے اپکی۔ وہ نور کو چھوڑتا رمشاء کے قریب آتا فکرمندی سے اسے دیکھتا بولا۔

اسے بھی کل سے شدید بخار تھا۔جو کچھ بھی اچانک ہوا تھا اسکی برداشت سے باہر تھا۔

میں بلکل ٹھیک ہوں۔ میری فکر مت کرو جسے لائے ہو اسے دیکھو۔ وہ اسکا گال تھپکتے نرمی سے مسکراتے بولی۔

شکر ہے نور بھابھی آپ واپس آ گئیں مینے آپکو بہت مس کیا۔

اینڈ ویلیکم ٹو یور نیو ہوم۔۔

دور فشاں ایکسائیٹڈ سی اسکا ہاتھ پکڑتے خوشی سے بولی۔

نور مسکرا دی۔

اسے روشانے نے کافی ویڈیوز اور پکچرز دکھائیں تھیں جس سے اسے کچھ کچھ یاد تھا۔

جن میں دور فشاں بھی تھی۔

تھینکیو۔ آہستہ سے کہا۔

جاؤ اسے روم میں لے جاؤ۔ رمشاء نے اسے اشارہ کیا تو وہ سر ہلاتا نور کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آپی میں اپنی اسائمنٹ بنا رہی ہوں اگر سو گئ تو پھر آپ چیک کر لیجئے گا۔ وہ رمشاء کو کہتی اپنے کمرے میں بھاگ گئ۔

زین ڈیوٹی پر تھا جبکہ دانین جوب چھوڑ چکی تھی وہ ابھی شاہ ولا سے ہی نہیں لوٹی تھی۔

بہارے اپنی کسی دوست کے گھر گئ ہوئ تھی۔

زینی اور دانیال واپسی کی ٹکٹ کنفرم کروانے گئے تھے۔

جبکہ ساحل کا کل سے کچھ آتا پتہ نہیں تھا۔

اب بچی وہ اکیلی بور ہونے کے لیئے۔ منہ بناتے سوچا۔

وہ سوچوں میں گم ابھی مڑی ہی تھی کہ پیچھے سے آتے ساحل سے ٹکرائی۔

ماما۔۔ اپنا سر مسلتے بے ساختہ کراہ نکلی۔

ساحل نے چونک کر اسے دیکھا۔

نکاح کے بعد سے وہ اسے اب دیکھ رہا تھا۔

اللہ اللہ انسان ہے کہ پتھر میرا سر پھوڑ د۔ وہ اپنا سر مسلتے بڑبڑا رہی تھی جب نظروں ساحل پر پڑی تو زبان کو بریک لگی۔

گھبراتے بلاوجہ ہی ڈوپٹہ سہی کرنے کی کوشش کی۔ لیکن یہ کیا اسکے پاس ڈوپٹہ ہی نہیں تھا۔

افف۔ خفت سے سرخ ہوتی ادھر ادھر نظریں گھومائیں۔

Posted On Kitab Nagri

ساحل سینے پر ہاتھ باندھے بڑی فرصت سے اسکی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔

محترمہ منہ میں زبان ہے۔کچھ دیر تک اسکی گھبراہٹ سے محظوظ ہوتے بولا۔

رمشاء نے چونک کر اسے دیکھا۔پھر جھٹ سے سر ہلایا۔

سلام کرنا آتا ہے۔ائیبرو اچکاتے پوچھا۔

وہ شرمندہ ہو گئ۔

السلام وعلیکم!!جلدی سے کہا۔

ساحل کے لبوں پر مسکراہٹ اگئ۔

سر کو خم دیتے سلام کا جواب دیا۔

اس وقت کیوں جاگ رہی ہو۔بغور اسکا حیا سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھ پوچھا۔

وہ براق کا انتظار کر رہی تھی۔وہ اسکی گہری نظروں سے خود میں سمٹ گئ۔

ساحل گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بلیک کلر کے ڈھیلے سے ٹی۔شرٹ ٹراوزر میں بالوں کا میسی کا جوڑا بنائے وہ اسے کیوٹ لگی تھی۔

آپ کہاں تھے کل سے سب لوگ پریشان ہو رہے تھے۔وہ اچانک یاد آنے پر سر اٹھائے دیکھتے پوچھنے لگی۔

حیا سے سرخ ہوتے چہرے پر یکدم اداسی چھائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شائید وہ مرحا کے نکاح کا غم منانے گیا تھا۔

لب بھینچتے سوچا۔

ساحل غور سے اسکے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

اپنی زوجہ کو رخصت کروا کے ساتھ لے جانے کا بندوبست کرنے گیا تھا۔

وہ کھنکھار تا بولا۔رمشاء نے چونک کر اسے دیکھا۔

ہاں۔نا سمجھی سے ہونٹ وا ہوئے۔

اسکے گلابی وا ہوئے ہونٹوں کو دیکھ ساحل کی نظریں یک دم ٹھہر سی گئیں۔

وہ بے اختیار اسکے ہونٹوں کو دیکھے گیا۔

وہ اسکی نظریں اپنے ہونٹوں پر محسوس کرتے کانوں کی لوں تک سرخ پڑی تھی۔

ساحل بے اختیار سا اسکے قریب ہوتا یک دم اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اپنے قریب کر گیا۔

رمشاء آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی۔

اسکے کلون کی مہک اسے اپنی نتھنوں میں اترتی محسوس ہوئی۔

سا۔حل اپ۔۔وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بس اتنا ہی کہہ پائی۔

پہلی بار کوئی مرد اس قدر قریب آیا تھا کہ اسکی زبان تالوں سے جا چپکی۔

وجود کپکپایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ساحل اسکے لبوں سے اپنا نام سنتے اور اسکے چہرے پر بکھرے قوس قزاح رنگ دیکھتے مبہوت ہوا تھا۔

بے خودی میں اسکے ہاتھ اسکے نقوش سے الجھے تھے۔

وہ اسکے چہرے پر انگلی ٹریس کرتا لبوں تک لایا۔

ک۔کیا کر رہے ہیں۔۔کانپتے ہونٹوں سے کہا۔

تم بچی تو نہیں۔گھمبیر تا سے کہتے کمر کو جھٹکا دیتے اپنے قریب تر کیا تھا۔

دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے پر پڑنے لگیں۔

وہ اسکے ہونٹوں تک انگلی لاتا اسکے نچلے لب کو سہلانے لگا۔

رمشاء کانپ کر رہ گئ۔

سختی سے آنکھیں بند کرتے وہ اسکی جسارت کے لیئے خود کو تیار کر رہی تھی جب اچانک اسکا کہا گیا جملہ کانوں میں گونجا۔

مرحا میری پسند تھی لیکن اب وہ میری محبت بن چکی ہے۔

اسنے تیزی سے آنکھیں کھولیں اس سے پہلے کہ ساحل اسکے لبوں پر جھکتا وہ اسے دھکا دیتی پیچھے ہوئ۔

وہ بے خودی میں اسکے لبوں پر جھکنے والا لڑکھڑایا تھا۔

بے یقینی سے اسے دیکھا۔وہ سرخ چہرے اور کانپتے وجود سے اسے دیکھتے گہری سانسیں بھر رہی تھی۔

مجبوری میں نکاح ضرور ہوا ہے لیکن میں کوئ کھلونا نہیں ہوں جو کچھ بھی کریں گے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ محبت تو مرحا آپی سے کرتے ہیں لیکن ابھی بہک کر مجھے اپنی قربت کے دو پل سونپتے بعد میں اسکا الزام بھی مجھ پر لگاتے میں اچھے سے جانتی ہوں۔

لیکن میں آپکو ایک بات کلئیر کر دو یہ رشتہ مجبوری میں جڑا ہے میں جانتی ہوں۔اور بہت جلد آپ مجھے اس رشتے سے آزاد کر دیں گے یہ بھی جانتی ہوں لیکن جب تک ہم دونوں اس نکاح میں ہیں اپنی حد میں رہیں گے ہونا ناہونے کے برابر۔

وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

دانین کی بیٹی تھی کوئی بات دل میں رکھنا کہاں جانتی تھی۔

جبکہ اسکی بات سنتے ساحل نے بہت ریلیکس سے انداز میں اسے دیکھا۔

وہ جو اس سے کسی تلخ جملے کی توقع کر رہی تھی اسکی بے باک نظریں اپنی گردن پر پھسلتے دیکھ سٹپٹائی تھی۔

امید ہے میری بات سمجھ گئے ہونگے۔مضبوط لہجے میں کہتے جلدی سے وہاں سے بھاگنا چاہا۔

لیکن اسکی کلائی ساحل کی ہاتھ میں اچکی تھی۔

اسنے بے یقینی سے ساحل کو دیکھا اگلے ہی پل اسکی جان حلق میں اٹکی تھی۔

ساحل اسے کسی گڑیا کی طرح گود میں اٹھاتا اپنے کمرے میں طرف بڑھا تھا۔

ساحل کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے۔وہ ہاتھ پاؤں مارتی دبی آواز میں چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شش آواز نا ائے۔اسکی کمر پر گرفت مضبوط کرتے سرد لہجے میں کہا۔

وہ سہم کر حلق تر کرتی خاموش ہو گئ۔چہرہ سرخ قندھاری ہوا تھا۔

ساحل اسے اٹھائے اپنے کمرے میں آیا پاؤں کی ٹھوکر سے دروازہ بند کرتے اسے نیچے اتارا۔

وہ تیزی سے اس سے دور ہوئ تھی۔

ساحل نے بغور اسکی اس حرکت کو دیکھا تھا۔

تم جانتی ہوں میں کون ہوں۔ڈریسینگ سے ٹیک لگاتے فرصت سے اسے دیکھتے پوچھا۔

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

میں ساحل ہوں۔ساحل دانیال خان۔

خان کے بارے میں جانتی ہو کتنا جنون رکھتے ہیں اپنے اندر اپنی عورت کے لیئے ایک بار جو عورت انکے نام ہو جائے وہ مرتے دم تک صرف انکی رہتی ہے۔پھر تمنے کیسے طلاق کا سوچ لیا۔

وہ ڈرار سے سیگریٹ نکالتا لبوں میں دباتا سرد لہجے میں بول رہا تھا۔

رمشاء کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ہوئ۔

د۔دیکھیں ساحل۔

خان۔۔سگریٹ کا کش لیتے اسے ٹوکا۔

رمشاء اسکے انداز پر تھوک نگل کر رہ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

تمنے دیکھا نہیں مورے بابا کو خان کہتی ہیں۔ لہجہ ہنوز سرد تھا۔

تمہیں لگتا ہے میں مرحا سے محبت کرتا ہوں۔ وہ قدم قدم چلتا اسکی قریب آیا۔

سگریٹ کی سمیل اسکی نتھنوں سے ٹکرائی تو بے ساختہ کھانسی کا دورا پڑا۔

وہ قدم پیچھے لیتی اثبات میں سر ہلا گئ۔

ساحل خان اپنی صفائ کسی کو دینا پسند نہیں کرتا لیکن چونکہ تم میری خانم ہو تو تمہیں تو ہر بار دینی پڑے گی۔

وہ اسکے دیوار سے لگنے پر اس پر جھکتا دلفریب انداز میں بولا۔

سگریٹ کا کش لیتے دھواں اسکے چہرے پر چھوڑا۔

رمشاء نم آنکھوں سے اسے دیکھتے کھانس پڑی۔

اسے یہ دھواں اریٹیٹ کر رہا تھا۔

مرحا میرے لیے صرف دوست تھی۔ تھی کا مطلب سمجھتی ہو نا۔ آج وہ کسی اور کے نکاح میں ہے اور میں تمہارے تو یہ دوستی بھی یہیں ختم ہوئ۔

محبت کا چکر ہوتا تو یہ خانزادہ پہاڑوں سے بھی ٹکرا جاتا لیکن اپنی محبت کو کسی اور کا نا ہونے دیتا۔

وہ اسے مسلسل کھانستے دیکھتے سگریٹ پھینکتے پاؤں سے مسلتا سرد لہجے میں بولا۔

وہ گہری سانسیں لیتی ہلکا سا کھانستی شبنمی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

غور سے سنو جاناں پہلی اور آخری بار سمجھا رہا ہوں میں مرحا سے محبت نہیں کرتا تھا نا کل کرتا تھا نا آج۔

میرے دل میں اگر کسی کے لیئے جزبات ہیں تو صرف اپنی محرم کے لیئے جو نکاح کے دو بولوں کے ساتھ ہی جڑ چکے ہیں۔

وہ نرمی سے اس کا جبڑا ہاتھ میں دبوچتا اسکی آنکھوں میں دیکھتا ٹھہر ٹھہر کر بولا تھا۔

رمشاء کی آنکھوں سے انسو پھسلتے اسکے ہاتھ پر گرے تھے۔

اہاں جانا یہ پہلی اور آخری بار ہیں آئیندہ ان آنکھوں میں انسوں دیکھو۔۔وہ اسکا جبڑا چھوڑتا اسکے آنسو چنتا رمشاء کو بے رحم خانزادہ لگا تھا۔

زما ژوند خانم تہ ° ہ راغلاست

(Welcome to my life khanum)

گھمبیر تا سے کہتے اسنے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

رمشاء جو اسکے پشتو میں کچھ بولنے پر سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی محرم کے پہلے لمس پر دل نے بیٹ مس کی تھی۔

وہ نظریں جھکا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

اس ڈریس میں بہت خوبصورت لگ رہی ہو یقیناً لیکن خانم آئیندہ کے بعد تم یہ ڈریسینگ نہیں کرو گی میرے سامنے یا کمرے میں تم جیسی چاہے ڈریسینگ کر سکتی ہو لیکن سب کے سامنے نہیں میں نہیں چاہتا کہ میری خوبصورت بیوی پر کسی عورت کی بھی نظریں ٹھہریں۔

وہ اسکی تھوڑی انگلیوں سے تھامتا چہرہ اپنے مقابل کر تا نرم لہجے میں بولا۔

اسنے حکم نہیں دیا تھا پیار سے سمجھایا تھا اور اسکی یہ بات رمشاء کو اچھی لگی تھی۔

سمجھ گئی نا۔ اسکے چہرے پر گہری سانسیں چھوڑتے بوجھل لہجے میں پوچھا۔

وہ اسکی سانسوں کی تپش پر کانپتے اثبات میں سر ہلا گئی۔

گڈ گرل۔ اسکا گال چومتے کہا۔

رمشاء اسکی گرم سانسوں کی تپش پر سانس روک گئی۔

مردانہ پرفیوم کی خوشبو اسے اپنے حواسوں پہ چھاتی محسوس ہو رہی تھی۔

تمہیں کچھ نہیں کہنا۔ ساحل بغور اسکے تاثرات دیکھتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا نرمی سے خود سے لگاتا بولا۔

وہ گھبراتے نفی میں سر ہلا گئی۔

م۔ میں جاؤں۔ کسمسا کر زرا سا فاصلہ بناتے کانپتے ہونٹوں سے پوچھا۔

ساحل کی نظر اسکے ہونٹوں پر جا ٹھہری۔ اسے اپنے حلق میں کانٹے سے چبھتے محسوس ہوئے۔

وہ اچانک اسکی گال پر ہاتھ رکھتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

رمشاء ساکت رہ گئ۔

اسے یوں لگا جیسے کسی انگارے نے اسکے ہونٹوں کو چھو لیا ہو۔ حلق میں گرم سانسیں اترتی محسوس ہوئ تھی وہ گرنے کو تھی لیکن ساحل اسکی کمر کو مضبوطی سے تھامتا خود میں بھینچ گیا۔

وہ بہت نرمی سے اسکے ہونٹوں کو چومتا اسکی سانسیں پی رہا تھا۔

جب اچانک شدت اختیار کرتا رمشاء کی سسکی اپنے ہونٹوں میں دبا گیا۔

وہ سرخ گلاب ہوتے شدت سے کسمسائ۔ آنکھوں میں پھر سے نمی ابھری تھی۔

اسنے سختی سے ساحل کی شرٹ کا کالر پکڑتے جھٹکا دیا۔

وہ مدہوش سا اسکے ہونٹوں کو گھونٹ گھونٹ پیتا ہوش میں آیا۔

اسکی غیر ہوتی حالت دیکھتے وہ پیچھے ہوا تو رمشاء نڈھال ہوتی اسکے سینے پر گری۔

دونوں کی سانسیں بری طرح سے پھولی ہوئ تھیں۔

ساحل اپنی شدت پر لب دباتا اسکی کمر سہلاتا اسے ریلیکس کرنے لگا۔

سوری جانا لیکن تمہارے ہونٹ ہیں ہی اتنے رسیلے کہ میں چاہ کر بھی نرمی نہیں دکھا پایا۔

اسکا ماتھا چومتے وہ نرمی سے کہتا اسے چھوڑ گیا۔

اسکے چھوڑتے کی وہ ایک سو بیس کی سپیڈ سے کمرے سے باہر بھاگی تھی۔

ساحل کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میری نازک خانم۔اسکالرز تاسراپایاد کرتے وہ لبوں ہر دھیمی مسکراہٹ سجائے بڑبڑایا۔

💞💞💞

ریلیکس ہو کر بیٹھ جاؤ تمہاری میڈیسنز کے لئیے مینے ڈرائیور کو بھیجا ہے لیکن اس سے پہلے تمہیں کچھ کھانا ہے۔

تو بتاؤ کیا کھاؤ گی۔وہ کمرے میں آتا اسے بیڈ پہ بیٹھنے کا اشارہ کرتا موبائل پر کچھ دیکھتا بولا تھا۔

نور اسکے نارمل لہجے پر حیران ہوئی۔

م۔مجھے آپسے بات کرنی ہے۔انگلیاں چٹخاتے مدھم لہجے میں کہا۔

براق نے چونک کر اسے دیکھا۔

باتیں تو ہوتی رہیں گی بے بی لیکن فلحال تمہارا کچھ کھانا ضروری ہے پھر میڈیسنز بھی تو لینی ہیں۔

وہ جانتا تھا کہ نور کیا بات کرنا چاہتی ہے اس لیے اسے موقع نہیں دے رہا تھا۔

نور نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھا لیکن وہ فون پر بزی تھا۔

تم بیٹھو میں کچھ کھانے کو لاتا ہوں۔وہ کہتا اسکی سنے بغیر جا چکا تھا۔

نور مایوسی سے اسے دیکھتے کمرے کو دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے کمرے کی دیواروں پر اپنی اور اسکی اکھٹی تصویریں دیکھتے وہ چونک گئ۔

کتنی ہی تصور میں دونوں کی اکھٹی تھیں کچھ شائید روشانے لوگوں کی شادی کی تھیں تو کچھ اس روم کی تھیں۔

وہ مبہوت سی ان تصویروں کو دیکھنے لگی۔

کتنے مکمل اور خوبصورت لگ رہے تھے وہ دونوں ان تصویروں میں۔

وہ ان تصویروں کو دیکھنے میں مگن تھی جب براق کھانا لے ایا۔

زیادہ تو کچھ بنانا نہیں آتا تھا سو مینے یہ سینڈوچ ہی بنالیا۔

ہوپ سو تمہیں اچھا لگے۔وہ ٹرے اسکے سامنے رکھتا بولا۔

نور خاموشی سے اسکے ہاتھ سے سینڈوچ لیتے کھانے لگی۔اسے واقعی بھوک لگی ہوئ تھی۔

براق خود بھی اسکے ساتھ کھا رہا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد وہ برتن رکھ آیا واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں نور کی میڈیسنز تھیں شائید ڈرائیور سے لے کر آیا تھا وہ۔

اسکے ہاتھوں کو دیکھتے سوچا۔

براق نے اسے میڈیسنز دیں جسے اسنے بنا چوں چراں کیے پانی سے نگل لیا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی تو بہت شرافت سے کھالیں تم نے پہلے تو تمہیں میڈیسن اور کھانا کھلانے کے لیئے مجھے کئ پاپڑ بیلنے پڑتے تھے۔

کبھی کبھار تو تمہارے دانتوں کی بے رحمیاں بھی اپنی گردن پر سہنی پڑتی تھیں تب جا کر تم کھاتی تھی۔

وہ اسکے خاموشی سے کھانا اور میڈیسن کھانے پر کہے بغیر نا رہ سکا۔

لہجے میں ان دیکھی سی تکلیف سی تھی۔

ایم سوری۔۔وہ اسکے چپ ہونے پر مدھم لہجے میں بولی۔

براق نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

اس دن جو کچھ بھی ہوا وہ سب اچانک سے تھا میں ڈر گئ تھی۔

مینے تو اپنے ہوش میں پہلی بار ہی آپکو دیکھا تھا میں تو نہیں جانتی تھی کہ آپ میرے ہب۔میرا مطلب میرے شوہر ہیں۔

وہ ہی کہتے رک گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

براق اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکے ہی کہنے پر اسکے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئ۔

کیا تم چاہتی ہو میں تمہیں سچ میں معاف کر دوں۔

وہ کچھ سوچتا بولا۔

نورہاں میں سر ہلا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے پھر ویسی ہی بن جاؤ جیسی پہلے تھی تو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔وہ اسکے قریب آتا التجائیہ لہجے میں بولا۔

ک۔کیسی۔دھڑکتے دل سے پوچھا۔

معصوم،ناسمجھ،نادان،جھلی،بے.جحک میرے قریب آنے والی صرف اپنے ہی جان کا بچہ۔اسکے قریب جھکتے وہ اسکے چہرے کو انگلی سے چھوتا گھمبیر تا سے بولا۔

نور دھک دھک کرتے دل سے نظریں جھکا گئ۔

کیا تم جانتی ہو تم میرے ساتھ کیسی تھی۔وہ اسکا گلابی چہرہ دیکھ مبہوت ہوا تھا۔

وہ نفی میں سر ہلا گئ۔

دیکھ لو اور پھر ویسی ہی بن جانا۔وہ اسکے پاس اپنا موبائل رکھتا اچانک اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا فریش ہونے چلا گیا۔

نور نے چور نظروں سے واشروم کے بند دروازے کو دیکھا پھر ہاتھ بڑھاتے فون اٹھالیا۔

سامنے ایک ویڈیو تھی جو اسنے کلک کر دی۔

ویڈیو اون ہوئ تو وہ سرخ پڑ گئ۔

نائیٹ ڈریس پہنے وہ زمین پر بیٹھے براق کی گود میں بیٹھی ہوئ تھی اس پاس کافی کھولنے بکھرے ہوئے تھے جبکہ وہ کھلونے سے کھیلنے کی بجائے براق کی مونچھوں سے کھیل رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کبھی اسکی گردن پر زور سے بائیٹ کرتی کھکھلاتی تو ہونٹوں پر۔

دوسری ویڈیو چلی جسمیں وہ اسے کہہ رہی تھی کہ اسے کس کرنا ہے۔

تیسری ویڈیو چلی وہ اس سے بے بی مانگ رہی تھی۔

ایک اور ویڈیو چلی جسمیں وہ اس سے ضد کر رہی تھی کہ اسے وہی ڈریس پہننا ہے جو روشانے نے پہنا ہے جبکہ براق نے بامشکل اسے مناتے لائیٹس اوف کرتے اسکا ڈریس چینج کیا تھا۔

وہ سرخ گلاب ہوتی کانپتے لب کاٹتے جلدی سے فون بند کر گئ۔

افف وہ کیا کیا حرکتیں کرتی رہتی تھی اسکے ساتھ۔

دل پہ ہاتھ رکھتے اپنی بڑھتی دھڑکنوں کو محسوس کیا۔

تبھی دروازہ کھولا اور وہ باہر ایا۔

اسے صرف ٹراوزر میں دیکھتے وہ سٹپٹاتی رخ موڑ گئ۔

وہ شاور لے کر آیا تھا۔بال بھیگے ہوئے تھے جبکہ سینے پر بھی پانی کی بوندیں گر رہی تھیں۔

وہ بیس سال کا تھا لیکن اسکا چٹانی سینہ اور سکس پیک دیکھتے وہ کہیں سے بھی بیس کا نہیں نہیں لگا تا بلکہ ایک اچھا خاصہ بھرپور مرد لگتا تھا۔

کن اکھیوں سے اسے دیکھتے سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

بے بی خود چینج کرو گی یا میں کراؤں۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بالوں میں ٹاول رگڑتا اسے دیکھتا بولا۔

نور سٹپٹائی۔

م۔میں کرلوں گی۔ گڑبڑا کر کہتے وہ جلدی سے اٹھی۔

تمہارے کپڑے یہاں ہیں ہیں۔ کبڈ کی طرف اشارہ کیا۔

وہ جلدی سے کپڑے سے واشروم میں بھاگی جیسے ڈر ہو کہ وہ واقعی میں چیک کروادے گا۔

براق اسکی حالت پر قہقہ لگا گیا۔

💞💞💞

کمرے میں ادھر سے ادھر ٹہلتے وہ بے چینی سے بار بار گھڑی پر بھی نظر دوڑا لیتی رات کے بارہ ہونے کو تھے لیکن وہ تھا کہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔

شائید بھول چکا تھا کہ گھر میں اسکی بیوی بھی ہے جو اسکا انتظار کر رہی ہو گی۔

اداس ہوتے سوچا۔

تبھی کمرے کا دروازہ کھولا اور وہ اندر ایا۔

Posted On Kitab Nagri

روشانے اسے دیکھتے خفگی سے چہرہ موڑتی بیڈ کی طرف بڑھتی جلدی سے بلینکیٹ لیتی لیٹ گئ۔اسنے یہ اتنی جلدی کیا کہ عاشر حق دق بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔

سر کھجاتے اسنے ٹائم دیکھا۔وہ کافی زیادہ لیٹ ہو چکا تھا۔

آج اسکی اکھٹی تین چار میٹینگز تھیں جن میں سے ایک سے انلائین اٹینڈ کرنی تھی وہ چاہتا تھا کہ سارا کام نبٹا کر ہی گھر لوٹے۔

اپنی خفا خفا سی بیوی کو دیکھتے تھکان پل میں اڑن چھو ہوئ تھی۔

وہ بیگ ٹیبل پر رکھتا شرٹ اور شوز اتر تا فریش ہونے چلا گیا۔

روشانے کمرے میں ہوتی ہل چل پر آنکھیں مینچیں لیٹی رہی۔

کچھ دیر بعد وہ شاور لے کو آیا تو اسے ہنوز ویسے ہی لیٹے دیکھ گہری سانس بھر کے رہ گیا۔

لائیٹس اوف کرتے وہ بیڈ کی طرف بڑھا۔

اسکے ساتھ لیٹتے ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا۔

یہ ناٹک کیوں سونے کا۔ائیبرو اچکاتے پوچھا۔

روشانے نروٹھے پن سے نظریں جھکاتی مزاحمت کرنے لگی۔

عاشر اسکی نروٹھی ادا پر مسکراہٹ دبا گیا۔

وہ کروٹ بدلتا اسے اپنے نیچے کرتا اس پر اپنا وزن ڈال گیا۔

Posted On Kitab Nagri

سوری وائفی میں چاہتا تھا آج سارا کام ختم کر لوں تا کے پھر کل ہم سکون سے ہنی مون کے لیئے نکلیں۔

اسکے ماتھے پر لب رکھتے کہا۔

روشانے نے چونک کر اسے دیکھا۔

کل ہم سویزلینڈ جا رہے ہیں ہنی مون کے لیئے۔اسکے چہرے پر بے یقینی سے دیکھتے وہ ہسا تھا۔

ہ۔ہاں تو میں پھر بھی ناراض ہوں۔وہ ہوش میں آتی جلدی سے بولی۔

کوئی بات نہیں ہم منا لیتے ہیں اپنی وائفی کو۔وہ کہتا اسکے ہونٹوں پر جھکا۔

روشانے آنکھیں مینچ گئی کیونکہ وہ جانتی تھی وہ جتنی مزاحمت کرے گی وہ اتنی شدت دکھائے گا۔

وائفی پورا ایک ہفتہ تڑپایا ہے تمنے اب تیار ہو جاؤ اس ایک ہفتے کی قیمت چکانے کے لیئے۔

آج تمہاری نازک مزاجی نہیں چلے گی۔

وہ اسکے ہونٹ چھوڑ تا خمارالودہ لہجے میں کہتا اسکی گردن پر جھکا۔

اسکی گردن پر دانت گاڑھتے وہ سہی معنوں میں اسکی جان نکال رہا تھا۔اسکی پوری گردن پر عاشر کی شدتوں کے نشان واضح تھے۔

اسکے کندھوں سے ہوتے دھڑکنوں تک آتے اسے اوپر اٹھاتے اسکی شرٹ اتارتے دور پھینکی۔

روشانے سرخ گلاب ہوتی گہری سانسیں بھرتی اسکے سینے میں چھپ گئی۔

عاشر مدہوش سا اسکے نشیب و فراز میں گم ہوتا اسکی دھڑکنوں میں چہرہ چھپا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

دھڑکنوں سے ہوتے اسکے پیٹ کو اپنے لمس سے گیلا کرتے وہ اچانک اسکا رخ موڑتا اسکی کمر کو ہونٹوں میں بھرتے سک کرنے لگا۔

اسکے پورے وجود پر عاشر کی شدتوں کے نشان واضح ہوتے جا رہے تھے اسکے ساتھ ہی روشانے کی سسکیاں کمرے میں گونجتی عاشر کو اور مدہوش کر رہی تھیں۔

وہ اپنا کہا پورا کرتا ایک ہفتے کا جنون اس پر اتارتا اسکے ہوش ٹھکانے لگا رہا تھا۔

اسے سیدھا کرتا وہ اسکے ہونٹوں پر جھکتا اسے شدت سے خود میں سما گیا۔

اسکے مزاحمت کرتے ہاتھ قابو کرتے بیڈ سے پن کیے جبکہ دوسرا ہاتھ کمر میں ڈالتے خود میں بھینچا۔

اپنی شدتوں میں آخری حد تک اضافہ کرتے وہ روشانے کو بوکھلا گیا۔

کمرے میں معنی خیز خاموشی، دھڑکنوں کا شور، تیز سانسوں کا رقص اور روشانے کی سسکیاں اسکے جنون کو بڑھا رہی تھیں۔

دونوں کی سانسیں پھولی ہوئی تھیں وجود پسینے سے تر تھا لیکن وہ حواس سے بیگانہ اسکے وجود میں گم ہوتا اسے بھی خود میں گم کر گیا کہاں سے کسی چیز کا ہوش نہیں رہا۔

💞💞💞

ساری رات ہوسٹل کی ڈیوٹی کے بعد وہ اب آٹھ بجے گھر جا رہی تھی نیند سے برا حال تھا۔

لیکن پھر بھی گاڑی خود ڈرائیو کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

گاڑی ڈرائیو کرنا اسے ہمیشہ سے بہت پسند تھا۔

بیکری کے قریب رکتے اسنے اپنے لیئے براؤنیز لیں۔

ابھی وہ گاڑی میں بیٹھنے لگی جب اچانک نظر سڑک کے اس پار کھڑی گاڑی پر گئ۔

میر۔لبوں سے بے ساختہ نکلا۔

میر یہاں اور یہ لڑکی۔ وہ اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی لڑکی جو اسکی سیٹ پر اسکی طرف جھکی ہوئ اسکے بہت نزدیک تھی اسے دیکھتے بے یقین ہوئ تھی۔

وہ کبھی اپنی گاڑی میں مرحا، مہر اور اسکے سوا کسی لڑکی کو بیٹھنے نہیں دیتا تھا سب جانتے تھے۔

کجا کے اتنے نزدیک۔

نہیں نہیں میر کیسے ہو سکتا ہے۔

یقیناً مجھے نیند چڑھ گئ ہے۔۔وہ آنکھیں مسلتے بڑبڑائ۔

اسنے سر اٹھاتے دیکھا اب وہاں وہ گاڑی نہیں تھی۔

یقیناً مجھے دھوکا ہوا ہے۔

بڑبڑاتے وہ گاڑی میں بیٹھتی گاڑی اڑا لے گئ۔

گھر آتے وہ فریش ہوتے سونے کے لیئے لیٹ گئ لیکن زہن ابھی بھی وہیں اٹکا ہوا تھا۔

جس نیند سے برا حال تھا اس منظر کو دیکھتے وہ بھی جانے کہاں جا سوئ۔

Posted On Kitab Nagri

گھنٹوں تک کروٹیں بدلنے کے بعد جا کر اسے نیند آئی تھی۔

💞💞💞

اسنے کسمسا کر کروٹ لیتے آنکھیں کھولیں۔ہاتھ اٹھاتے انگڑائی لینا چاہی لیکن سامنے صوفے پر بیٹھے بدر کو دیکھتے اٹھے ہوئے ہاتھ پہلو میں گرے تھے۔

گڈ مارننگ پسونا۔وہ نرمی سے مسکرایا۔

مرحا کو اسکی نرم مسکراہٹ دل میں اترتی سی محسوس ہوئی۔

مارننگ۔مدھم آواز میں کہا۔

آپ فریش ہو جائیں میں اپکے لیئے اچھا سا ناشتہ بنایا ہے۔

اسکے قریب آتے بدر اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے بولا۔

مرحا کے دل بیٹ مس کی۔

وہ سر ہلاتے بیڈ سے اتری کمرے میں پھیلی گلابوں کی خوشبو سے اسنے گہری سانس گہری۔

پورا کمرہ پہلے دن کی طرح ہی پھولوں سے معطر تھا۔

وہ ہولے سے مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

بدر اسے مسکراتے دیکھ خود بھی مسکرا دیا۔

کچھ دیر بعد وہ شاور لے کر آئی تو بدر ٹیبل پر ناشتہ لگا رہا تھا۔

وہ اسے ایک نظر دیکھتے آئینے کے سامنے آ گئی۔

ٹاول سے بال نکالتے اسنے انہیں جھٹکتے سکھانا چاہا۔

میں کر دوں۔ بدر کی آواز سنتے وہ گڑبڑائی۔

اسکے پاس ڈوپٹہ نہیں تھا۔

وہ اس وقت لائیٹ پنک کلر کے فراق میں تھی جو اسکے گھٹنوں تک آتی تھی۔

فراق کے دامن اور بازوں پر کام تھا جبکہ باقی فراق سمپل تھی۔

اسکے ساتھ پنک ہی کیپری تھی۔

جبکہ گولڈن کلر کا ڈوپٹہ تھا جسکے دامن پر کام ہوا تھا۔ لیکن فلحال وہ ڈوپٹہ اسکے پاس نہیں تھا۔

بدر ایک گہری نظر اسکے سراپے پر ڈالتے مسکرایا۔

ڈرائیر نکالتے اسنے مرحا کو آئینے کے سامنے بٹھایا اور خود نرمی سے اسکے بال سکھانے لگا۔

مرحا آئینے میں اسکے عکس کو دیکھنے لگی۔

وہ اس وقت وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں تھا۔

شرٹ کے کف موڑے ہوئے تھے، سینے کے پہلے دو بٹن کھلے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

نیلی آنکھوں میں ہلکا سا گلابی پن چھایا ہوا تھا۔ جبکہ بال بھی ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔

وہ کتنا مکمل اور خوبصورت مرد تھا۔ وہ مسکرائی تھی۔

بدر اسکی نظریں اپنے چہرے پر محسوس کرتا بھی لاپرواہ بنا اسکے بال سوکھاتا رہا۔

اسکے بال سوکھاتے اسنے برش کرتے انہیں کھلا چھوڑ دیا۔

چاکلیٹی بال جو اسکی کمر کے خم سے نیچے تک پھیل گئے۔

اسکے بالوں کا ریشمی پن بدر کو اپنی انگلیوں پر محسوس ہوا۔

ہلکا سا سر جھکاتے اسنے اسکے بالوں کے قریب چہرہ کرتے گہری سانس کھینچی۔

مرحا جو غور سے اسے ہی دیکھ رہی تھی اسکی جسارت ہر جھنپ گئی۔

بدر اسے جھنپتے دیکھ مسکرا دیا۔

ہیئر برش ٹیبل پر رکھتے اسکی نظر مرحا کے ہاتھوں پر پڑی۔

سفید مومی ہاتھوں پر مہندی سے بنی گول ٹکیاں انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔

اسکا دل کیا وہ اسکے ہاتھوں کو چھو کر محسوس کرے لیکن بس دیکھ کر رہ گیا۔

مرحا کا ٹیبل گھوماتے اسے تھوڑا سا سائیڈ کیا اور سائیڈ سے کچھ نکالا۔

ایک چھوٹا سا ڈبا تھا بدر نے اسے کھولا تو اسمیں کانچ کی رنگ برنگی چوڑیاں تھیں۔

چوڑیوں کو دیکھتے مرحا کا دل مچلا لیکن وہ خاموشی سے اسکی کاروائی دیکھتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

بدر ایک گھٹنہ نیچے ٹکاتے اسکے قریب بیٹھا۔

مرحا گھبرا گئ لیکن وہ نرمی سے اسکے ہاتھ تھامتا اسکی کلائیوں میں چوڑیاں پہنانے لگا۔

مہندی سے سجے ہاتھ اور چوڑیوں سے سجی کلائیاں۔

پرفیکٹ۔ مسکرا کر کہتے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے باری باری چومے۔

مرحا کے عارض گلابی ہوئے۔ لیکن اسنے ہاتھ نہیں چھڑوائے۔

اسکے ہاتھ چھوڑتے بدر نے اب کچھ اور نکالا۔

دوسرا باکس جس پر ریڈ ویولیٹ شیٹ تھی بدر نے اسے کھولا۔

تھوڑا سا پیچھے ہوتے اسنے مرحا کے پاؤں اٹھاتے اپنے گھٹنے پر رکھے۔

بدر۔ مرحا نے گھبرا کر اسے پکارا۔

شش۔ میں اپنی مرضی سے آپکے قدموں میں بیٹھا ہوں۔ وہ نرم گرم نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

وہ خاموش ہو گئ البتہ چہرہ گلابی ہوا تھا۔

اسکے سفید گلابی پاؤں پر بنی مہندی کی گول ٹکیاں بدل کو بہت بھلی سی لگی تھیں۔

اسکا دل کیا وہ اسکے قدموں میں یونہی بیٹھا انہیں دیکھتا رہے۔

مرحا نے پلکوں کی اوٹ سے اسے دیکھا جو اب اس باکس سے پازیب اٹھاتا اسے پہنا رہا تھا۔

یہ ویسی ہی پازیب تھی جو بدر نے اسے اسکی برتھڈے پر دی تھی لیکن وہ تب ایک تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پہلی ایک اسنے پہلے ہی پہنی ہوئی تھی۔آج دوسری بھی اگئ۔

پائل پہناتے بدر نے اسکے پاؤں پر اپنے لب رکھے۔

مرحا کو لگا جیسے کسی انگارے نے اسکے پاؤں کو چھو لیا ہو۔

لب بھینچتے اسنے اپنے پاؤں پیچھے کیئے۔

بدر اسکے پاؤں نیچے رکھتا خود اٹھ کھڑا ہوا۔

مرحا نے اسے دیکھا وہ پاکیٹ سے کچھ نکال رہا تھا۔

نکاح کا گفٹ۔اسکے قریب جھکتے ڈریسینگ پہ رکھا۔

وہ اتنا قریب جھکا تھا کہ اسکے مردانہ پرفیوم کی خوشبو مرحا کو اپنی سانسوں میں گھلتی محسوس ہوئی تھی۔

اسنے اس خوبصورت سے باکس کو تجسس سے دیکھتے اٹھاتے اسے کھولا۔

واؤ۔لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔

اسمیں وائیٹ اینڈ ریڈ ڈائیمڈ کا ایک بریسلٹ تھا۔

زرا سے نقطے جتنے وہ وائیٹ اور ریڈ ڈائمنڈ جو ورٹیکل شیپ میں تھے ایک وائیٹ پھر ریڈ وہ بلکل ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے خوبصورت لگ رہے تھے۔

یہ بہت خوبصورت ہے۔وہ مبہوت سی اس بریسلٹ کو دیکھتے بولی۔

مے آئ۔بدر نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مدھم مسکراہٹ سے اسے دیکھتی بریسلٹ اسے دیتی ہاتھ آگے کر گئی۔

بدر نے چوڑیوں کے بیچ و بیچ وہ بریسلٹ اسکی کلائی میں سجاتے جھک کر اپنے لب رکھے۔

وہ اسے اتنی نرمی سے چھو رہا تھا جیسے کوئی کانچ سی نازک گڑیا کو چھوتا ہے کہیں اسکی زرا سی سختی پر وہ ٹوٹ کر بکھر نا جائے۔

اسکے چہرے پر بکھرے گلابی پن کو دیکھتا وہ مبہوت ہوا تھا۔اسے اپنے دل کی دھڑکن اچانک تیز بہت تیز سی محسوس ہوئی۔

ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا۔وہ اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتی چہرے پر آئے بال کان کے پیچھے اڑستے بولی۔

چلیں۔وہ گہری سانس چھوڑتا ناشتے کے ٹیبل کی طرف بڑھا۔

مرحا کو سرو کرتے وہ خود صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھے گیا۔

مرحا کو بھوک لگی تھی وہ اس لیے وہ ناشتے سے بھرپور انصاف کر رہی تھی۔

جبکہ بدر بس اسے ہی دیکھے جا رہا تھا دیوانہ وار۔جانے کیوں اسے دیکھ دیکھ کو دل کیوں نہیں بھرتا تھا اسکا دل کرتا تھا وہ بس ایسے ہی اسکے سامنے بیٹھی رہے اور وہ عمر بھر یونہی اسے دیکھتا رہا۔

اسکی آنکھوں میں جو لپک جو دیوانگی تھی اگر وہ محسوس کر لیتی تو اپنی قسمت پر رشک کرتی اپنے نصیب کے صدقے دیتی۔

خود پر گہری نظروں کا ارتقاز محسوس کرتے اسنے چونک کر سر اٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے احساس ہوا صرف وہی کھا رہی تھی۔اسے اچانک شرمندگی سی ہوئی۔

آپ بھی کھائیں۔اسنے پتہ نہیں کیا سوچتے اپنا آدھا کھایا بریڈ اسکی طرف بڑھایا جسے وہ اسی لمحے تھام اسی کے ہاتھ میں دونوالوں میں ہی ختم کر گیا۔

مرحا منہ کھولے اسے دیکھنے لگی یہ کیا تھا۔

تھینکیو۔مسکراہٹ دباتے کہا۔

مرحا اسے گھور بھی نا سکی۔

کچھ میٹھا ہو جائے۔ناشتے کے بعد بدر نے اسکے سامنے چاکلیٹ کی جسے دیکھتے اسکے لبوں پر مسکراہٹ اگئ۔

تھینکیو۔جلدی سے لیتے وہ کھول کر کھانے لگی۔

بدر اسکی بچوں جیسی ایکسائیٹمینٹ پر ہلکا سا ہس دیا۔

پسونا۔اسنے چاکلیٹ کی لاسٹ بائیٹ ابھی ہونٹوں میں دبائے ہی تھی کہ بدر نے اسے پکارا۔

وہ سر اٹھائے اسے دیکھنے لگی۔

میں بھی ٹیسٹ کر لوں۔للچائی نظروں سے چاکلیٹ کو دیکھا۔

مرحا نے خالی ریپر اسکے سامنے لہرایا۔

Posted On Kitab Nagri

بدر نفی میں سر ہلاتا اچانک آگے ہوا مرحا کے ہونٹوں میں دبے چاکلیٹ پر جھکتے اسنے وہیں سے بائیٹ لی۔

اسکے ہونٹ مرحا کے ہونٹوں سے مس ہوئے تھی۔

مرحا سانس روک گئ۔اسے لگا جیسے کسی نے جسم سے جان نکال دی ہو۔

چاکلیٹ نگلنا اسکے لیئے مشکل ہوا تھا۔

اسے بری طرح سے کھانسی لگی۔

جبکہ بدر مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا اپنے ہونٹوں پر زبان پھیر گیا۔

مرحا کھانستی جلدی سے پانی کا گلاس لبوں سے لگا گئ۔

ابھی اسنے گلاس رکھا ہی تھا کہ اسکے قریب بیٹھے بدر نے اچانک اسے اپنی طرف کھینچا۔

وہ کٹی ڈالی کی طرح اسکے سینے سے الگی۔

اسکی بھوری آنکھیں پھیلیں۔

بدر ایک ہاتھ اسکے بالوں میں پھساتا جبکہ دوسرا ہاتھ اسکے گال پر رکھتا اچانک اسکے لبوں پر جھکا۔

مرحا کی آنکھیں ضرورت سے زیادہ کھولیں۔

لبوں پر سلگھتا لمس محسوس کرتے اسکی بھوری پھیلیں آنکھیں خود بخود بند ہوئ تھیں۔

اسکے ہاتھ بدر کی شرٹ کے کالر کو جکڑ گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

چہرہ گلاب کی طرح سرخ ہوا تھا۔

بدر اسکے گال سے ہاتھ ہٹاتا اسکی کمر میں ڈالتا اسے مزید قریب کر گیا۔

وہ بہت نرمی سے اسکے ہونٹوں کو چوم رہا تھا۔

جبکہ مرحا کو اسکے ہونٹ کسی انگارے سے کم نہیں لگ رہے تھے۔

اسکی گرم سانسیں اپنے حلق میں اترتی اسکا حلق جلا رہی تھیں۔

وہ نا جانے کتنی ہی دیر اسکے ہونٹوں کو چومتا رہا مرحا نے نا مزاحمت کی نا اسکا ساتھ دیا دونوں کی سانسیں بری طرح سے پھول چکی تھیں۔

بدر اسکی رکتی سانسیں محسوس کرتا پیچھے ہوا۔

مرحا اسکی شرٹ جکڑے گہری سانسیں لیتی اپنی سانس بحال کرنے لگی۔

جبکہ بدر مزید بے چین ہوا تھا۔ وہ اسکی کمر کو جھٹکا دیتا زرا سا فاصلہ بھی مٹاتا اسکا چہرہ اونچا کرتا پھر سے اسکے لبوں پر جھک گیا۔

لیکن اس بار وہ نرمی سے نہیں شدت سے جھکا تھا۔

سانس روک دینے والی شدت۔

ایک ہاتھ اسکی کمر سہلا رہا تھا اور دوسرا اسکے بالوں کی جڑوں کو سہلاتا جا رہا تھا۔

لبوں پر لمحہ بالمحہ شدت بڑھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی وجود ہولے ہولے لرزنے لگا۔

اسنے پھر بھی مزاحمت نہیں کی بلکہ اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے اسکے جنون کو کم کرنا چاہا۔

بدر اسکے ایکٹ پر مزید بے خود ہوا تھا۔

وہ اسے اٹھاتا اپنی گود میں بٹھاتا اسکے نچلے لب کو بری طرح سے جکڑ گیا۔

مرحا اسکی شدت پر بے حال ہوئی تھی۔

کس کا دورانیہ بڑھتا جا رہا تھا۔

اسے لگا تھا شائید وہ رسپونس کرے گی تو وہ شدت کم کرے گا بلکہ وہ تو مزید جنونی ہوا تھا۔

اسکی شرٹ چھوڑتے اسنے اسکی گردن پر ہتھیلیاں مس کرتے اسے ہوش دلایا۔

بدر اسکے وجود کو نڈھال ہوتے دیکھ اسکے نچلے لب پر اچھا خاصہ زخم دیتے پیچھے ہوا۔

مرحا اسکے کندھے پر سر گرائے ہولے ہولے سانس لینے لگی۔

اسکا سانس بری طرح سے اکھڑ چکا تھا اسکے باجود اسنے زرا سی بھی مزاحمت نہیں کی تھی اور یہی بات بدر کو مزید اسکا دیوانہ کر گئی تھی۔

وہ اپنی سانسیں بھی نارمل کرتا اسکے بال اور کمر سہلاتا رہا۔

آپکا ارادہ میرے ہونٹ کھانے کا تھا۔وہ سانس نارمل ہونے پر اسکے کندھے پر سر ٹکائے مدھم لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

لرزتا وجود آہستہ آہستہ نارمل ہوتا گیا۔

بدر اسے نارمل ریئکٹ کرتے دیکھ پر سکون ہوا تھا۔

آپکے ہونٹ ہیں ہی اتنے نرم اور میٹھے بلکل سٹابری جیسے دل ہی نہیں بھرتا کھانے سے۔۔ وہ اسکے بالوں میں گہری سانس بھرتا اسکی خوشبو خود میں اترتا گھمبیر تا سے بولا۔

مرحا اسمیں سمٹ سی گئ۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنا بے باک ہو گا۔

بدر اسکی خاموشی محسوس کرتا اسکا چہرہ اپنی گردن سے نکالتا اپنے سامنے کر گیا۔

اسکی گردن یہاں تک کے کانوں کی لوں تک بھی سرخ تھی۔

پلکیں لرز رہی تھیں۔ نظریں جھکی ہوئ تھیں۔ ہونٹ جو اسکی شدت سے سرخ قندھاری ہو رہے تھے۔

نچلے لب پر کٹ لگا ہوا تھا جس پر خون کی ننھی بوندیں چمک رہی تھیں۔

آپ اتنی پیاری کیوں ہیں یار۔ اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکاتے نچلے لب کو انگوٹھے سے سہلایا۔

وہ جیسے بے بس ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ باقی لڑکیوں کی طرح شرما گھبرا بھی رہی تھی لیکن اسکی یہ شرماہٹ، گھبراہٹ کچھ مختلف سی تھی، اسنے اسکی شدت پر بھی مزاحمت نہیں تھی، نا ہی اسے جھٹکا، چھوئ موئ سی بنی اسکی پناہوں میں وہ بدر کو بری طرح سے اپیل کر چکی تھی۔

مرحا کے لبوں پر شرمیلی مسکراہٹ اگئ۔

آپکو کیوں لگتی ہوں۔۔ بھوری آنکھیں نیلی آنکھوں سے ٹکرائیں۔

پتہ نہیں بس میرے دل کو لگتی ہیں اور لگتی چلی جارہی ہیں۔ ایسا ہی چلتا رہا تو میں کسی کام کا نہیں رہوں گا پسونا۔۔۔ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا مدھم آنچ دیتے لہجے میں بولا۔

مرحا کو اسکی آواز دل میں اترتی محسوس ہوئ۔

پسونا کیوں کہتے ہیں مجھے۔۔ وہ اسکی شرٹ سے نظر آتے اسکے چٹانی سینے کو دیکھتے تھوک نگلتے بولی۔

پسونا یعنی ساحرہ۔ آپکو پسونا کہتا ہوں کیونکہ آپ ساحرہ ہیں اپنے مجھے اپنے سحر میں بری طرح سے جکڑ لیا ہے کہ میں اب کہیں کا نہیں رہا۔ وہ اسکی بھوری آنکھیں چومتا محبت سے بولا۔

مرحا کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئ۔

اتنا پیار مت کریں خدانا خواستہ اگر آپ کی عادت ہو گئ تو میں تو آپکے بغیر مر جاؤں گی۔ وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپاتے رندھے لہجے میں بولی۔

بدر جو اچانک اسکے رونے پر پریشان ہوا تھا اسکی معصومانہ بات قہقہ لگا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

میں کہاں جاؤں گا آپکو چھوڑ کر جو آپکو میرے بغیر رہنا پڑے گا ہم۔

وہ اسکے سر پہ بوسہ دیتا پچکارتے بولا۔

مرحا اسکے کندھے پر سر رکھے خاموشی سے بیٹھی رہی۔

بدر اس سے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتا اسکا دھیان بھٹکا رہا تھا۔

💞💞💞

عاشر، روشانے، داؤد اور ہانم صبح ہی اپنے ہنی مون کے لیے جا چکے تھے۔

جبکہ آبان اور زمل بھی کراچی کے لئیے نکل چکے تھے۔

بڑے سب ایزل اور حازق کی شادی کا سوچ رہے تھے انکے ساتھ ہی برسق اور نور کی رخصتی کا بھی۔

جبکہ مہر اور مرتسم سوچ رہے تھے کہ بدر اور مرحا جائیں تو انکے بھی سارے فنکشنز ساتھ ہی رکھ لیئے جائیں لیکن فلحال باقی سب بدر سے ناراض تھے تو وہ دونوں خاموش رہے۔

مہر تم نے میسم کے لیئے کوئی لڑکی دیکھی ہے کیا۔

وہ روشانے سے ملنے احمد والا آئی تھی جب اچانک زرنور نے اس سے پوچھا۔

ہیں ماما ثم کے لیئے کیوں لڑکی کیوں دیکھنی ہے۔۔۔؟ مہر کے بولنے سے پہلے ہی وہاں آتی ایناره بولی۔

وہ ابھی یونی سے آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شادی کے لیئے اور کیوں پاگل۔ آیت نے اسکے سر پہ چت لگائی۔

پانی پیتی اینارہ کو اچھو لگا۔

کیا ثم کی شادی۔۔وہ اتنی زور سے چیخی کہ وہ سب چونکیں تھیں۔

افف اللہ اتنا کیوں چیخ رہی ہو شادی کا کہا ہے مجرے کا نہیں۔

ارحم اسکے ساتھ بیٹھتا کان پر ہاتھ رکھتا بیزاری سے بولا۔

لیکن کیوں ماما ثم کی شادی کیوں کرنی ہے۔۔وہ اچانک پریشان ہو گئی۔

مہر گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

کیا مطلب کیوں کرنی ہے۔تم کیا چاہتی ہو وہ ساری عمر کنوارا رہے۔زیان ہستا بولا۔

وہ خاموش رہی۔

ماما میں کمرے میں جا رہی ہوں تھکی ہوئی ہوں اب سو جاؤں گی کوئی ڈسٹرب نا کرے۔وہ کہتی کمرے میں چلی گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مہر کی گہری نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔

وہ کچھ سوچھ کر مسکرا دی۔

پاگل ہے کھانا بھی نہیں کھایا۔زرنور نے تاسف سے اسکی پشت دیکھی۔

ماما کی جان آئیس کریم کھانے چلیں۔مہر انوشے کی خاموشی محسوس کرتے پیار سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے۔ہم چل رہے ہیں بس فائنل۔

کاشان اسکے قریب آتا جھک کے انوشے کا گال چھوتا بولا۔

انوشے مسکرائی بھی نہیں۔

وہ بس سر ہلا گئی۔

مہر نے اداسی سے اسے دیکھا۔

ابراہیم نے بہت بری طرح سے اسکا نازک دل توڑا تھا۔

اسے خود میں بھینچتے سوچا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ دوپہر تک سوتی رہی اسے کسی نے ڈسٹرب بھی نہیں کیا۔سب جانتے تھے اسے رات پھر سے ڈیوٹی پر جانا تھا۔

شام میں وہ سب کے ساتھ بیٹھی رہی پھر ہوسپٹل کے لیئے نکل گئی۔

آج اسکی ایک کولیگ کا برتھڈے تھا تو وہ اسکے لئی گفٹ لینے پہلے مال کی طرف گاڑی موڑ گئی۔

کافی مشکل سے اسے ایک پرفیوم پسند آیا۔

Posted On Kitab Nagri

پیمینٹ کرتے ابھی وہ شوپ سے نکلی ہی تھی کہ اسکے بلکل سامنے حازق آ گیا۔

میر۔اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔

جبکہ اسے دیکھتے حازق کے تاثرات سرد ہوئے تھے۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو کیا میرا پیچھا کر رہے تھے۔وہ مسکراہٹ دباتی بولی۔

ایکیسوزمی۔وہ سرد نظروں سے اسے دیکھتا اسے بازو سے پکڑ کر سائیڈ ہٹاتا آگے بڑھ گیا۔

جبکہ ایزل کا چمکتا چہرہ سفید پڑا۔

میر۔اسنے بے یقینی سے اسکی پشت دیکھی۔

اسکے ساتھ کوئی لڑکی بھی تھی جو ابھی تک مڑ کے اسے دیکھ رہی تھی۔

شائید وہ ناراض ہے مجھ سے سوچتے وہ اسکی طرف بھاگی۔

میر کیا ہوا ہے تم مجھے اگنور کیوں کر رہے ہو کیا تمہیں میں نظر نہیں آئی۔وہ اسکے سامنے آتے نروٹھے پن سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حازق کے ساتھ کھڑی لڑکی نے سر تا پاوں اسے غور سے دیکھا۔

جبکہ حازق نے مٹھیاں بھینچتے اسے سرد نظروں سے دیکھا۔

کیا میں تمہیں جانتا ہوں۔۔؟ائیبرو اچکاتے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں ہو چھا۔

ایزل کی آنکھوں میں نمی بھر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

میں تمہاری بیوی ہوں کیا اب بھی نہیں جانتے۔وہ انسو پیتے بظاہر ہس کے بولی۔

بیوی ہو تو بیوی کی اوقات میں رہو میرے سر پر چڑھنے کی ضرورت نہیں۔وہ برفیلے لہجے میں کہتا اس لڑکی کو اشارہ کرتا وہاں سے چلا گیا۔

جب کہ ایزل کو یوں لگا جیسے کسی نے اسے انگاروں پہ کھڑا کر دیا ہو۔

کیا اسکے کانوں نے کچھ غلط سنا تھا۔

اسکے سامنے یکدم اندھیرا سا چھایا تو وہ لڑکھڑائی تھی۔

لیکن پلر کا سہارا لیتے اسنے خود کو سمبھالا۔

یہ سب کیا ہو رہا تھا حازق کا رویہ اچانک وہ سمجھ نہیں پائی۔

آس پاس لوگوں کو دیکھتی وہ اپنے آنسوں پونچھتی جلدی سے مال سے باہر نکلی۔

وہ نہیں جانتی کیسے وہ اپنی گاڑی تک گئی تھی۔

اسکے جسم میں اچانک سے تکلیف سی اٹھ رہی تھی۔

گاڑی میں بیٹھتے اسکی نظر وہاں سے جاتی حازق کی گاڑی پر گئی۔

فرنٹ سیٹ پر وہی لڑکی بیٹھی تھی۔

وہ سختی سے لب بھینچتی گاڑی سٹارٹ کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

آنسو اسکا چہرہ بھگوتے جارہا تھا جنہیں وہ بار بار رگڑ کے صاف کرتی جس سے آنکھوں کے ساتھ رخسار بھی لال ہو چکے تھے۔

سنان سڑک پر گاڑی روکتے وہ سٹرینگ پر سر رکھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

دل میں عجیب سا درد اٹھا تھا۔

م۔میں کیوں رو رہی ہوں۔وہ پہلے بھی ایسے ہی بات کرتا تھا۔روتے ہوئے خود سے مخاطب ہوئی۔

لیکن اب تو سب بدل گیا ہے۔اسکے پھر سے خود سے پوچھا۔

پھر اسنے مجھ سے ایسے کیوں بات کی۔وہ صبح بھی اسی لڑکی کے ساتھ تھا۔

کیا وہ نہیں جانتا مجھے برا لگا ہو گا۔وہ پاگلوں کی طرح خود سے باتیں کر رہی تھی۔

نہیں تو نا سہی میں کونسا مر رہی ہوں۔اب آئے تو سہی میں بھی ایسے ہی بات کروں گی۔ سختی سے آنکھیں صاف کرتے وہ پختہ عزم سے گاڑی ہوسپٹل کے راستے پر ڈال گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

حازق بظاہر تو بول آیا تھا لیکن اسنے کن اکھیوں سے ایزل کا فق ہوتا چہرہ دیکھا تھا وہ جانتا تھا۔

اسکا بے یقین چہرہ دیکھتے اسنے اتنی سختی سے مٹھیاں بھینچی تھی کہ ہاتھوں کی رگیں ابھر گئ تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن اگر وہ اس وقت ایزل سے نرمی برتتا تو یقیناً ساتھ کھڑی عورت جان جاتی کہ ایزل اسکے لئیے کیا اہمیت رکھتی ہے جو کہ وہ نہیں چاہتا تھا۔

سر جھٹکتے کام میں فوکس کرنا چاہا لیکن ہیزل آنسوں بھری آنکھیں بار بار آنکھوں کے سامنے آتی اسے بے چین کر رہی تھیں۔

کیا مصیبت ہے۔وہ جھنجھلا گیا۔

شرٹ کے اگلے دو بٹن کھولتے اسنے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا لیکن وہ برف جیسا تھا ٹھنڈا پانی اگ پر تپتے پانی جیسا لگا۔

ہر چیز بھاڑ میں جھونکتے وہ گاڑی کی چابی اٹھاتا باہر نگل گہا۔

آدھے گھنٹے میں وہ اسکے ہوسپٹل کے باہر کھڑا تھا۔

ایک تیکھی نگاہ اس پاس ڈالی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ کسی کے نظروں کے حصار میں ہے لیکن ان سے زیادہ ضروری فلحال اسکی جنگلی بلی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سر جھٹکتے وہ گاڑی سے نکلا۔

ریسیپشن پر ایزل کا پوچھتے وہ اسکے کیبن کی طرف بڑھا لیکن وہ اسے راستے میں ہی نظر آگئ۔

وہ سیڑھیوں کے پاس کھڑی تھی اسکا سائیڈ رخ حازق کو نظر آرہا تھا۔

جبکہ اسکے قریب کھڑے شاہ ویر کو دیکھتے حازق کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے کافی قریب کھڑا تھا ایزل اسکے ہاتھ میں پکڑی فائل پر جھکی ہوئی تھی۔ اسکا سر شاہ ویر کے بازو سے ٹکرا سکتا تھا۔

آنکھیں مینچتے اسنے گہری سانس چھوڑتے خود پر قابو پانے کی کوشش کی۔

وہ مقابل کی خوشبو بھی کسی کو محسوس نہیں ہونے دینا چاہتا تھا کجا کہ کوئی اسکو چھوئے۔

سرد نظروں سے اسے دیکھتا وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھا۔

ایزل اپنے آس پاس مخصوص خوشبو سے چونکی ابھی اسنے سر اٹھایا ہی تھا کہ حازق نے اسکا بازو پکڑتے اپنی طرف کھینچا۔

وہ جھٹکے سے اسکے سینے سے لگی۔

شاہ ویر نے بھی چونک کر دیکھا لیکن مقابل حازق میر کو دیکھتے اسکی آنکھوں میں سرد مہری اتر آئی۔

اسنے سلگھتی نظروں سے ایزل کی کمر کے گرد حال ہوتے اسکے بازو کو دیکھا۔

اسکا چہرہ سرخ پڑا تھا شرم سے نہیں غصے سے۔ اگلے ہی پل وہ لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

حازق نے بغور اسکا ایک ایک تاثر نوٹ کیا تھا۔

جبکہ ایزل ابھی تک سچویشن سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

میر چھوڑو۔ ہوش میں آتی وہ دبی آواز میں چیخی۔

حازق اسکی چیخ نظر انداز کرتا اسے یونہی بازو سے پکڑے کمروں کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک خالی کمرہ دیکھتے وہ اسے اندر دھکیلتا خود بھی اندر آیا۔

دروازہ لوک کرتے اسنے مڑتے اسے دیکھا وہ آنکھوں میں شرارے لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

How dare you .

وہ اس پر جھپٹتی اسکا کالر جکڑتے وہ چیخی۔

بد تمیزی مت کرو ایزل۔ وہ بہت ضبط کے سے بولا تھا۔

تم چاہے تو انسلٹ بھی کرو میں بد تمیزی بھی نہیں کر سکتی۔ وہ استہزائیہ بولی تھی۔

کیوں آئے ہو یہاں۔ اور یہ کونسا طریقہ ہوا کسی کو ٹریٹ کرنے کا۔ وہ بلکل نکاح سے پہلے والی ایزل کی طرح ائیر واچ کاتے دھاڑی تھی۔

جیسے اسے حازق میر سے کوئ فرق نا پڑا ہو۔

تم اس چھچھوندر کے اتنے قریب کھڑی کیا کر رہی تھی۔

کیا دور کھڑے ہو کر فائل ڈسکس نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ جھٹکے سے اسکے بازو اپنے کالر سے ہٹاتا اسے دیوار سے پن کرتا سرد لہجے میں غرایا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا مینے تمسے پوچھا صبح گاڑی میں وہ لڑکی تمہارے اتنے قریب تم پر جھکی کیا کر رہی تھی۔ کیا مینے پوچھا کہ تم رات کے اس پہر ایک لڑکی کے ساتھ کیا کر رہے تھے۔

مقابل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے وہ سرد لہجے میں غرائی۔

نہیں پوچھا کیونکہ میں اپنی ذاتیات میں کسی کو دخل اندازی کا حق نہیں دیتا۔ وہ اسکے بازو اسکی کمر پر موڑتا اپنے قریب تر کرتا سرد لہجے میں بولا۔

اسکا لہجہ اتنا سرد برفیلہ تھا کہ کوئی بھی ڈر سے کانپ جاتا لیکن مقابل اسکی جنگلی بلی تھی۔

ایزل کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ پڑا تھا۔ آنکھوں میں نمی سی جھلائی تھی لیکن وہ آنسو اندر اتارتی اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔

میں بھی اپنی ذاتیات میں دخل اندازی کی اجازت تمہیں نہیں دیتی ناہی اپنے اتنے قریب آنے کی۔

شوہر ہو شوہر کی اوقات میں رہو۔ زیادہ سر چڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ جھٹکے سے اپنے بازو آزاد کرتے سرد برفیلے لہجے میں بولتی پیچھے ہوئی۔

اسکے جملے ایسی کو لٹائے گئے تھے۔

حازق نے اسکے الفاظ نہیں سنے وہ بس اسکا خود کو جھٹکنا اور دور جانا دیکھ رہا تھا۔

روک سکتی ہو اپنے قریب آنے سے۔ وہ اسکی طرف قدم بڑھاتا چیلیجینگ انداز میں اسے دیکھتا غرایا۔

ہاں بلکل روک سکتی ہوں۔ وہ اعتماد سے بولی لیکن دل کانپ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تو پھر روک کر دکھاؤ آج تمہاری سانسوں میں اپنی سانسیں بھی اتاروں گا اور تمہارے وجود میں بھی اتروں گا میں بھی دیکھو کیسے روکتی ہو تم مجھے۔

استہزائیہ انداز میں کہتے اسنے ایزل کو بیڈ پہ دھکیلا۔

وہ اوندھے منہ اس نرم بیڈ پر گری تھی۔

میر۔پلٹ کر بے یقینی سے اسے دیکھا۔

کہا ہوا رو کو مجھے۔ سرد لہجے میں کہتے وہ اس پر جھکا۔

میر میں کہہ رہی ہوں دور رہو مجھ سے۔وہ غصے سے چیخی۔

دور کر سکتی ہو تو کرو۔ائیبرو آچکا کر کہتے وہ اسکے پھڑ پھڑاتے ہونٹوں پر جھک گیا۔

اسکے لمس میں اتنی شدت تھی کہ ایزل کو اپنی سانس سینے میں اٹکتی محسوس ہوئی۔

اسنے شدت سے مزاحمت کی اسکی یہی مزاحمت حازق کے غصے کا گراف بڑھا گئی تھی۔

وہ اسکی حد سے زیادہ شدت پر بھی مزاحمت نہیں کرتی تھی بلکہ اسکا ساتھ دیتی تھی۔

لیکن آج اسکی یہ مزاحمت اسکا دماغ گھوما گئی۔

وہ اسکے نچلے لب کو ہونٹوں میں بڑھتا شدت سے سک کرنے لگا۔

ایزل کی آنکھیں نم ہوئی تھیں اسے بلکل حازق سے ایسی امید نہیں تھی اسنے شدت سے مزاحمت کی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق اسکے مزاحمت کرتے بازو کو سر کے اوپر کرتے بیڈ سے پن کیا جبکہ پینک کرتی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے لاک کر گیا۔

اسکی اتنی شدید مزاحمت پر حازق نے اتنی ہی شدت سے اسکے لبوں پر دانت گاڑھے تھے۔

ایزل کی چیخ اسکے لبوں میں ہی دب چکی تھی۔

حازق اسکے لبوں کو اچھا خاصہ زخمی کرتا پیچھے ہوا۔

اب بولو روک سکتی ہو مجھے۔اسکے لبوں پر ٹکی خون کی ننھی بوندیں دیکھتے پوچھا۔

ایزل نے جواب دینے کی بجائے شدید مزاحمت کی۔

وہ لمبی سانسیں لیتی اپنی سانس بحال کرتی بازو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

جواب دو ایزل شاہ۔حازق اپنے اگنور ہونے پر تلملایا تھا۔

ہاتھ چھوڑو میرے پھر بتاتی ہوں روک سکتی ہوں یا نہیں۔وہ سرد لہجے میں غرائی۔

حازق کا چہرہ سرخ ہوا۔وہ اسکی لمس سے مزاحمت کیوں کر رہی تھی اسے یہی بات چبھ رہی تھی۔

وہ سرد نظروں سے اسے دیکھتا اسکے بازوں پر گرفت مضبوط کرتا اسکے بالوں کو مٹھی میں بھرتا اسکی گردن اپنی سامنے کر گیا۔

بھوکے شیر کی مانند اسکی گردن پر جھکا۔اسکے بال چھوڑتے اسکی شہ رگ کو انگوٹھے سے سہلایا۔

لب اسکی بیوٹی بون پر سرک رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل گہری سانسیں بھرتی ابھی بھی مزاحمت کر رہی تھی۔

حازق اسکی بیوٹی بون پر دانت گاڑھتا اسے چیخنے پر مجبور کر گیا۔

ایزل کی چیخ کمرے کی درودیوار سے ٹکراتی اسی تک آئی تھی۔

حازق رکا نہیں اسکی پوری گردن پر جگہ جگہ دانت گاڑھتا تو کبھی ہونٹوں میں بھرتے سک کرتا، اسکی شہ رگ کو سہلاتا انگوٹھا رکا اور اسکے دانت وہاں پیوست ہوئے تھے۔

ایزل کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں۔

آنکھوں سے انسو نکلتے چہرے پر پھسلے تھے۔

لیکن اسنے پھر بھی ہار نہیں مانی۔

سسکیاں لیتے اسنے اپنی ٹانگوں سے مزاحمت کی لیکن حازق کا وزن خود پر محسوس کرتی سانس روک گئ۔

حازق اسکی شرٹ کندھوں سے سرکاتے گردن کے بعد اب کندھے اپنی شدتوں سے سرخ کر رہا تھا۔

ایزل کی سسکیاں اسے مدہوش کر رہی تھیں۔

کندھوں سے ہوتے اسکے کان کی لو کو دانتوں میں دباتے کاٹا۔

میر۔ایزل نے سسکی لیتے اسے پکارا۔

حازق نے سر اٹھاتے اسے دیکھا وہ بے حال ہو رہی تھی۔

اسکے ہاتھ چھوڑتے حازق نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے خود میں بھینچا۔

Posted On Kitab Nagri

Unbutton my shirt

ایزل جو سمجھ رہی تھی جان خلاصی ہو گئ۔

اسکے سینے میں چہرہ چھپائے خاموش ہوئ تھی اسکی سرد سرگوشی پر تھوک نگلا۔

م۔میر میں۔کچھ کہنا چاہا۔

حازق نے وارننگ دیتی نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ حلق تر کرتی کانپتے ہاتھوں سے اسکی شرٹ کھول گئ۔

اپنی شرٹ اتار کر پھینکتے حازق کے ہاتھ اسکی شرٹ کی ڈوریوں سے الجھے۔

آج سے اگلا پورا ایک مہینہ تم ہوسپٹل نہیں آؤ گی۔اسکی کمر کو سہلاتے کان میں سرد سرگوشی کی۔

ایزل نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

کیا بکواس ہے کیوں نہیں آؤں گی۔وہ سرخ چہرے سے غرائی۔

اسکے شرٹ لیس سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی۔

بکواس نہیں کر رہا جو کہا ہے وہی کرو گی۔سرد برفیلے لہجے میں کہا کہ ایزل کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ہوئ۔

میں ایسا نہیں کروں گی۔اسکی آنکھوں میں دیکھتے حتمی لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

تم مجھ پر پابندی نہیں لگا سکتے۔ سلگھتی نظروں سے اسے دیکھا۔

نو پرو بلم ڈارلنگ اس ایک مہینے میں بیڈ سے اٹھو گی ہو سپٹل کے او گی۔

وہ اسے اٹھا کر بٹھاتا بے باکی سے بولا۔

ایزل کا چہرہ بھانپ چھوڑنے لگا۔

حازق اسکے سرخی چھلکاتے چہرے کو دیکھتا اسکے سمجھنے سے پہلے ہی اسکی شرٹ اتارتا اپنی شرٹ پہ پھینک گیا۔

میر۔وہ چیختی اسکے سینے میں چھپی تھی۔

اہاں ڈارلنگ شرم کیسی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھو جو ہونے جارہا ہے۔

وہ اسے بیڈ پر گراتا اس پر سایہ کر گیا۔

ایزل کا وجود کانپنے لگا۔وہ سختی سے آنکھیں مینچتے اسکے سینے میں چھپنے لگی۔

گہری نظروں سے اسکے نازک سراپے کو دیکھتا وہ اسکے دھڑکنوں پہ جھک گیا۔

اسکی ڈھرکنوں پر اپنی شدت ڈھاتے وہ ایزل کو سسکیاں بھرنے پر مجبور کر گیا۔

ڈھرکنوں سے ہوتے وہ پیٹ تک ایا۔

ایزل بن پانی کے مچھلی طرح تڑپنے لگی۔

پرسوں رات بھی تو وہ اس سے ہر حد سے گزر جانے کی اجازت مانگ رہا تھا۔سسکیاں بھرتے سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق آنکھوں میں خمار کی سرخی لیے اسکے پیٹ پر دانت گاڑھتا وہاں نشان ڈالنے لگا۔

بیلی بٹن تک اتے اسنے اپنے ہاتھ کی انگلی سے اسے سہلایا۔

ایزل اچھلی لیکن حازق اسکی کمر پر گرفت مضبوط کر گیا۔

وہ گہری سانس لیتی تو اسکا پیٹ اوپر نیچے ہوتا پیٹ میں پڑتے گدھے حازق میر کو دنیا کا ہوش بھلا گئے۔

وہ دیوانہ وار اسکے پیٹ پر لب رکھتا اپنے لمس سے گیلا کر گیا۔

میر پلیز۔۔وہ تڑپ اٹھی تھی۔

حازق اسکی فریاد ان سنی کرتا اسکے بیلی بٹن پر جھکا جب اچانک اسکی نظر بیلی بٹن کے ساتھ ایک ننھے تل پر پڑی۔ وہ تل بہت چھوٹا سا تھا کہ اسے کبھی نظر نہیں آیا۔ وہ ننھا لیکن موٹا سا تل تھا جو غور کرنے پر ہی نظر آتا تھا۔

اسنے گھور کر اس تل دیکھا کو اگلے ہی پل جھپٹ کر وہاں اپنے دانت گاڑھے۔

آہہہ میر۔ایزل کی جان نکلی تھی۔وہ اسکی اتنی شدت برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

اسنے بے ساختہ ہاتھ اسکے بالوں میں پھنساتے اسکا چہرہ ہٹانا چاہا۔

حازق اس تل کی رنگت بگاڑتا بیلی بٹن پر لبوں میں بھرتا شدت سے سک کر گیا۔

م۔میر نہیں آؤں گی۔ہو۔ سیٹل۔پلیز۔وہ بمشکل سانس لیتی سسکیوں سے بولی۔

اب بہت دیر ہو گئ ہے سویٹ ہارٹ۔وہ مدہوش کن لہجے میں کہتا اسکے لبوں پر جھک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل میں مزاحمت کرنے کی ہمت نہیں بچی تھی وہ اسکے سینے کے بالوں میں انگلیاں پھساتے اپنے ناخنوں سے خراشیں ڈالنے لگیں۔

حازق پہلے کی نسبت اب اتنی شدت سے نہیں چھو رہا تھا۔

وہ اسمیں اپنی سانسیں انڈیلتے کچھ دیر بعد پیچھے ہوا۔

دونوں کی سانسیں بری طرح سے پھولی ہوئی تھیں۔حازق کا چہرہ سرخ تھا جبکہ آنکھیں مدہوشی سے بند ہونے کے قریب تھیں۔

خمار تو ایزل کی آنکھوں میں بھی تھا لیکن اسکا وجود کانپ رہا تھا، آنکھوں میں آنسو بھی تھی۔

جبکہ وجود نڈھال تھا۔

لیکن اب وہ اسکا ساتھ دے رہی تھی تاکے اسکی شدت میں کمی ائے۔

حازق اسکی نم آنکھوں پر لب رکھتا اسکے رخساروں کو چھونے لگا ہاتھ بے تابی اسکے وجود میں الجھ رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تبھی اسکا فون زور و شور سے بجنا شروع ہوا۔

لیکن وہ مدہوش سا اسکے گردن میں چہرہ چھپائے شدتیں لوٹا رہا تھا۔

ایزل بھی آنکھیں موندیں اسکے بال سہلاتی اسکے کندھے پر دانت گاڑھ رہی تھی۔

مستقل بجتے فون پر دونوں کا خمار ٹوٹا۔

Posted On Kitab Nagri

مدہوشی سے بند بھوری آنکھوں کھولتے ایزل کو دیکھا۔

دونوں کی سانسیں پھولی ہوئی تھی۔لب بھیگے ہوئے تھے، آنکھوں میں طلب تھی۔

ویٹ اسیکینڈ ڈارلنگ۔وہ اسکے بھیگے لبوں کو چومتا خماری میں کہتا پینٹ کی پاکٹ سے فون نکالتا سامنے کر گیا۔

لیکن سامنے کالر آئی ڈی دیکھتے اسکی خمار آلودہ آنکھیں سرد ہوئی تھیں۔

ایزل نے غور سے اسے دیکھا اسکی نظر فون پر پڑی ٹیڑھی نظروں سے وہ کالر آئی ڈی پر اسی لڑکی کی چمکتی تصویر دیکھتے لب بھینچ گئی۔

چہرہ موڑتے اسکے حازق کو دیکھا جسکے تاثرات سرد ہو رہے تھے لمحہ لگا تھا اسے فیصلہ کرنے میں۔

اسکی گردن میں بندھے اپنے بازوں کو جھٹکا دیتے وہ اسکے لبوں پر لب رکھ گئی۔

تمہارے سکینڈ ختم ہو گئے۔اسکے لبوں کو چومتے آہستہ سے سرگوشی کی۔

حازق کے سپاٹ تاثرات میں کمی آئی تھی۔

ایزل اسکی گردن سے بازو نکالتی اسکے سینے پر ہتھیلی جما گئی جبکہ دوسرا ہاتھ اسکی بیئیرڈ پر رکھتے وہ اسکے ہونٹ چومنے لگی۔

حازق کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر بیڈ پہ جا گرا۔

وہ آنکھیں بند کرتا اسکے ہونٹ شدت سے جکڑ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل سرشار سی اسکی شدتوں کے لیئے خود کو تیار کر چکی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ واقعی آج اپنا کہا سچ کر دکھاتا ایک بار پھر سے زور و شور سے بجتے فون پر اسکا خمار ٹوٹا۔

اسنے یونہی ہاتھ مارتے فون اٹھاتے کان سے لگایا۔

دوسری طرف سے جانے کیا کہا گیا کہ ایزل کی دھڑکنوں پر سرکتے اسکے لب ساکت ہوئے تھے۔

جبکہ چہرہ سرد۔

کمنگ۔ سپاٹ لہجے میں کہتے اسنے فون کاٹتے بیڈ پہ پھینکا۔

ایزل سہمے تاثرات سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جانے کیوں اسے اس لڑکی سے اچھی وائیبز نہیں آرہی تھیں۔

تمہاری ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد میں خود پک کروں گا تمہیں۔

وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا پیچھے ہوا لیکن ایزل نے جلدی سے اسکے گلے میں بازو ڈالے۔

تمنے کہا تھا آج رات ہر حد سے گزر جاؤ گے۔ نظریں جھکائے مدھم لہجے میں کہا۔

حازق کی آنکھیں جلنے لگیں۔

بس آج کی رات ڈارلنگ کل رات تمہاری روح میں اترتا خود سے جوڑ لوں گا ہمیشہ کے لیئے۔ وہ اسے شرٹ پہناتا گھمبیر تا سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

آج کیوں نہیں۔۔۔ ایزل نے سلگ کر پوچھا۔ وہ اسکے اتنے قریب آکر بھی پیچھے ہٹ سکتا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی آخر کیوں۔

تمہاری اس طلب کو کل پورے وثوق سے مٹاؤں گا بیب لیکن آج جانا ضروری ہے۔ وہ ہس کے کہتا اپنی شرٹ پہننے لگا۔

مینے تمہاری بات مانی تمہیں بھی میری بات ماننی پڑی گی تم نہیں جاؤ گے۔

وہ اسے شرٹ سے کھینچتے خود پہ جھکاتے حتمی انداز میں بولی۔

میرا جانا ضروری ہے۔ وہ سنجیدگی سے بولا۔

مجھ سے زیادہ، میری قربت سے بھی زیادہ ضروری۔ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے سوال کیا۔

حازق اسکی آنکھوں کے سحر میں کھونے لگا۔

ہاں۔ جانے کس ضبط سے کہا تھا۔

ایزل کے ہاتھ اسکی شرٹ پر ڈھیلے ہوئے۔

اگر آج تم گئے تو میں آئیندہ کبھی تمہیں اپنے قریب نہیں آنے دوں گی۔۔

وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

حازق نے پلٹ کر بے یقینی سے اسے دیکھا۔

دیکھیں گے سویٹ ہارٹ۔۔ وہ سر جھٹک کر کہتا دروازہ کھولتا

Posted On Kitab Nagri

باہر چلا گیا۔

ایزل بے یقینی سے بیٹھی رہ گئ۔

کیا اس کے لیئے وہ فون کرنے والی اتنی زیادہ ضروری تھی اسنے ایزل کو وضاحت دینا بھی ضروری نہیں سمجھا۔

کیا اسکے لیئے ایزل کا وجود کوئ معنی نہیں رکھتا تھا۔

دو آنسوں چپکے سے ٹوٹتے ایزل کے بالوں پر پھسلے تھے جسے اسنے صاف کرنے کی زحمت نہیں کی۔

وہ بس خاموشی سے دروازے کو دیکھتی رہی۔

اندر کہیں بہت ٹوٹ پھوٹ سی ہو رہی تھی۔

کچھ دیر تک یونہی بیٹھے رہنے کے بعد وہ اپنی حالت درست کرتے اور اپنے وارڈ میں آتے کام کرنے لگی جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔

جزبات جیسے مر چکے تھے۔

آخر ایسی کونسی مجبوری تھی حازق میر کی۔زہن میں مسلسل یہی سوال چل رہا تھا۔

💞💞💞

کیسا لگا آپکو یہ سب۔بدر اسکے مسکراتے چہرے کو دیکھ مسرت سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

بہت اچھا ایسا لگتا ہے جیسے کسی اور ہی دنیا میں آ گئی ہوں۔وہ خوشی سے چور لہجے میں بولی۔

بدر نے آج سارا دن اسے پورا کاٹیج اسکے اس پاس کی جگہیں، جھولا، لان ہر چیز دکھائی تھی اور وہ بہت خوش لگ رہی تھی۔

آپکو پتہ ہے میرا بچپن سے یہ خواب تھا۔وہ اسے دیکھتے مسکرائی۔

پھولوں کے بیچ و بیچ ایک گھر۔بدر نے اسکا جملہ مکمل کیا۔

مرحا ہس دی۔اسے اب حیرت نہیں ہوئی تھی کہ بدر اسکے بارے میں اتنا جانتا ہے۔

چلیں اب سو جاتے ہیں کافی رات ہو گئی ہے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ گھڑی کی سوئیاں گیارہ پر ہوتے دیکھ بولا۔

مرحا سر ہلاتی اندر کی طرف بڑھ گئ۔

لیکن وہ چونک گئ بدر کو اپنے کمرے میں آتے دیکھا۔

چونک کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

مرحا ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔اس حساب سے ہم دونوں میاں،بیوی ہیں تو ایک ساتھ ہی رہیں گے نا۔وہ مسکراہٹ دباتا بولا۔

مرحا نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کل تو پتہ نہیں کہاں سویا تھا لیکن آج اسکے ساتھ ایک ہی بیڈ پہ سوچتے اسکے پسینے چھوٹے تھے۔

لیکن وہ اسے منع بھی نہیں کر سکتی تھی وہ اسکا شوہر تھا۔

وہ جانتی تھی اسکی اجازت کے بغیر وہ اپنی حدود کبھی کراس نہیں کرے گا لیکن پھر بھی ایک جھجک سی تھی۔

آپ نہیں چاہتی تو میں کہیں اور سو جاتا ہوں۔وہ اسکی جھجک محسوس کرتا بغور اسے دیکھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ن۔ نہیں تو مینے ایسا تو نہیں کہا۔ وہ گڑبڑائی۔

مطلب آپ اجازت دے رہی ہیں آپکے ساتھ سونے کی۔ نچلہ لب دباتے اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔

مرحا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ مسکراہٹ دباتے نائیٹ ڈریس لیتے ڈریسینگ روم میں گم ہو گئی۔

بدر نفی میں سر ہلاتا خود بھی فریش ہونے چلا گیا۔

مرحا چینج کر کے آئی تو خالی روم دیکھتے چونکی۔

واشروم سے پانی گرنے کی آواز پر اسے حیرت ہوئی بدر اس وقت کیوں شاور لے رہا تھا۔

اتنی گرمی تو نہیں تھی۔ ایک نظر واشروم کے دروازے کو دیکھا پھر کندھے اچکاتے ڈریسینگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔

دس منٹ بعد واشروم کا دروازہ کھولا۔

وہ شرٹ لیس بالوں میں ٹاول رگڑتا باہر آیا۔

مرحا اسے شرٹ لیس دیکھتے گڑبڑائی۔

بدر اس سے انجان اپنے بھیگے بالوں کو ٹاول سے رگڑتا خشک کر رہا تھا۔

مرحا نے کن اکھیوں سے آئینے میں اسے دیکھا۔

ہوٹ۔۔ اسے دیکھتے بے ساختہ لبوں سے سرگوشی ہوئی۔

سفید چوڑا مردانہ سینہ جسمیں وہ پوری طرح چھپ سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے سینے پر زیادہ نہیں لیکن ہلکے ہلکے بھورے بال تھے جو اسے اور اٹریکٹیو بنا رہے تھے۔

چٹانی سینے پر ابھرے ہوئے سکس پیک، چوڑے شانے دیکھتے وہ سرخ پڑتی نظریں جھکا گئ۔

My my my

یہ کتنے ہوٹ ہیں۔۔

لبوں پر زبان پھیرتے سوچا۔

لبوں پر دھیمی مسکراہٹ سجائے وہ ہاتھوں پر موسچرائزر لگانے لگی۔

اتنے ہینڈسم ہیں تبھی تو لڑکیوں کی نظریں ہٹتی نہیں۔ متبسم ہوتے سوچا۔

ایک منٹ کیا یہ کسی لڑکی کے سامنے ایسے آئے ہونگے۔

اچانک سوچتے اسکے ماتھے پر بل پڑے۔

بدر بال خشک کر کے اب شرٹ پہن رہا تھا جب اسکی نظر مرحا پر پڑی۔

وہ نظریں جھکائے گلابی چہرے سے مسکرا رہی تھی۔

وہ بغور اسکے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا۔

اچانک اسکے ماتھے پر بل پڑے اور چہرہ گلابی سے سرخ ہوا۔

وہ شرٹ کے بٹن بند کیے بغیر اسکے قریب ایا۔

کیا ہوا پسونا۔ اسکے قریب جھکتے اسکے کھلے بالوں میں گہری سانس کھینچی۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا جھنپ گئ۔

آپ کیا سب کے سامنے ایسے جاتے ہیں۔وہ کنفیوز سی بولی۔اسے سمجھ نا آیا کیسے پوچھے۔

کیسے اور کن سب کے سامنے۔بدر نے حیرت سے اسے دیکھا۔

ا۔یسے شرٹ کے بغیر۔لڑکیوں کے سامنے۔اسکے چٹانی سینے سے نظریں چراتے دھیمے لہجے میں کہا۔

اسکا دل مچل رہا تھا کہ وہ اسکے سینے کو اپنے ہاتھوں سے چھو کر محسوس کرے۔

بدر کچھ پل اسکے جھکے سر کو دیکھتا رہا پھر دو قدم چلتا اسکے قریب تر ایا۔

اچانک ہی اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اسے اپنی طرف کھینچ گیا۔

مرحا کٹی ڈالی کی طرح اسے سینے سے الگی۔

ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے اسنے سٹپٹا کر اسے دیکھا۔

آپ جیلس ہو رہی ہیں یا پوزیسیو۔اسکی ٹھوڑی تلے انگلی رکھتے چہرہ اوپر اٹھاتے بوجھل لہجے میں پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

م۔میں تو ا۔یسے ہی پوچھ رہی تھی۔ حلق تر کرتے نظریں اسکے سینے پر جمائے کہا۔جہاں اسکے ہاتھ رکھے تھے۔

اپنے ہاتھ تلے اسکے دل کی تیز دھڑکنیں وہ باخوبی محسوس کر رہی تھی۔

بدر کو اسکے ٹھنڈے ہاتھ اپنے سینے پر سکون دے رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں بند کرتے اسنے گہری سانس کھینچی۔

آپ حق رکھتی ہیں جو چاہیں جیسے چاہیں جب چاہیں پوچھ سکتی ہیں۔

فکر مت کریں آپکے شوہر کو شرٹ لیس صرف اپنے دیکھا ہے آپکے علاوہ آج تک کسی مرد نے بھی نہیں دیکھا۔

وہ مسکراہٹ ضبط کرتا گھمبیر تا سے بولا۔

مرحا کے ماتھے کے بل کم ہوئے۔

اچھا ہی ہے کسی ایک کی امانت پر ہر کسی کی نظر پڑنی بھی نہیں چاہئے۔۔

اپنی انگلیوں سے اسکے سینے پر مرحا لکھتے وہ تیکھے لہجے میں بولی تھی۔

اسنے اپنی پوزیسیسو نیس چھپانے کی بلکل کوشش نہیں کی۔

بدر کو وہ حیران در حیران کرتی تھی۔

وہ بلا جھجک اسکے قریب بھی آجاتی تھی اور اپنے جزبات چھپانے کی بھی بلکل کوشش نہیں تھی اسکی یہ ادا بدر کو بری طرح سے گھائل کر رہی تھی۔

عورت جب اپنے جزبات مرد پر بلا جھجک عیاں کرے تو مرد خود کو دنیا کا خوشنصیب ترین مرد سمجھتا ہے ۔اور اس عورت کی قدر اسکے دل میں اور بڑھ جاتی ہے۔

اور وہ کیوں جھجکے وہ اسکا محرم ہے اسے پورا حق ہے بدر پہ۔

Posted On Kitab Nagri

مسکراتے سوچا تھا۔

آپ تو بہت خطرناک ہیں۔اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا۔

بچ کے رہیئے گا۔اسکی شرٹ کے بٹن بند کرتی وہ اسے پیچھے کرتی بیڈ کی طرف بڑھتی بولی۔

بدر تو اسکے ایٹیٹیود کو دیکھ کر رہ گیا۔

گڈ نائیٹ۔اسے وہیں سٹل کھڑے دیکھ وہ مسکراہٹ پاس کرتی بیڈ کے دائیں سائیڈ لیٹ گئ۔

لائیٹس اوف کر دیں۔بند آنکھوں سے کہا۔

بدر گہری سانس چھوڑتا لائیٹس اوف کرتا بیڈ کی دوسری سائیڈ آگیا۔

مرحا ایک دم سٹل ہوئ تھی۔

وہ اسکے ساتھ ایک ہی بیڈ پر اسکے قریب سوئے گی یہی بات دل ڈھڑکائے جا رہی تھی۔

لیکن پھر بھی وہ سانس روکے پڑی رہی۔

وہ اسکی پشت دیکھتا لیٹ تو گیا لیکن اسے بے چینی سی ہو رہی تھی۔

اسے اندھیرے میں نیند نہیں آتی تھی عجیب سا خوف سا محسوس ہوتا تھا اسے اندھیرے سے۔

ہر وقت نہیں صرف سوتے وقت دن میں بھی اگر وہ سوتا تھا تو لائیٹس اوف نہیں کرتا تھا۔

ویسے تو وہ اندھیروں میں رہنے کا عادی تھا لیکن لیکن سوتے وقت اسے روشنی چاہیئے ہوتی تھی۔

لیکن وہ مرحا کی خاطر ضبط کیے پڑا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ پل کی گزرے تھے کہ اسے لگا جیسے اسکے جسم پر کچھ رینگ رہا تھا۔اسے اپنے وجود پر کسی کے ہاتھ رینگتے محسوس ہوئے۔اندھیرے میں کوئی اسکے قریب جھکا اسے سلگھا رہا تھا۔

اسکی سانسیں تیز ہونے لگیں۔

مرحا ابھی آنکھیں بند کیے نیم غنودگی میں ہی تھی کہ اسے بدر کی تیز سانسوں کی آواز ائی۔

وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

بدر۔اسنے اسے پکارا لیکن اسے لگا جیسے اسکا وجود کانپ رہا ہے۔

اسنے جلدی سے لائیٹس اون کیں۔

مڑتے بدر کو دیکھا۔وہ پسینے سے تر کپکپاتے وجود سے سختی سے آنکھیں مینچے سیدھا لیٹا ہوا تھا۔

گہری سانس کھینچتا جیسے اسے استھماء ہو۔

مرحا کی جان لبوں پر اٹکی۔

ب۔بدر کیا ہوا۔وہ حواس باختہ سی اس پر جھکی۔

نو۔ڈ۔ڈونٹ۔ڈونٹ ٹچ می۔مرحا کا ہاتھ جھٹکتے وہ کپکپاتے ہونٹوں سے غرایا۔

بدر میں ہو مرحا۔آنکھیں کھولیں۔وہ اس پر جھکتی چیخی تھی۔

بدر کا وجود ٹھنڈا پڑنے لگا اسکا چہرہ نیلا پڑ گیا۔

بدر کیا ہو رہا ہے ایکو۔آنکھیں کھولیں دیکھیں میں ہو آپکے پاس۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکی مدھم سرگوشیوں پر خوف سے کانپتے لہجے میں چیخی تھی۔

کوئی نہیں ہے یہاں پہ بدر یہ میرے ہاتھ آپکی پسوناکے۔وہ اسکے بار بار ہاتھ جھٹکنے پر اپنے ہاتھ سختی سے اسکے سینے پر جماتے رندھے لہجے میں ڈھاڑی۔

بدر کا کانپتا وجود ساکت ہوا۔اسنے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔

مرحا کا دھندھلا سا چہرہ نظر آیا۔اسنے سانس لینے کی کوشش کی اسکے مرحا کے چہرے میں کسی اور کا عکس نظر آیا وہ سانس نہیں لے سکا۔

مرحا نے اسکی ہونٹوں کی حرکت کو بغور دیکھا اگلے ہی پل وہ جھکتے اسنے ہونٹ وا کرتی اپنی سانسیں اسمیں انڈھیلنے لگی۔

بدر اسکی خوشبو محسوس کرتا سانس کھینچ گیا۔

وہ سانس سینے لگا تو مرحا پیچھے ہوئی۔

کتنی ہی دیر وہ سانس بحال کرتا رہا۔

مرحا بھری آنکھوں سے اسے دیکھتے بیڈ کراون سے ٹیک لگا گئی۔

اپنے ڈوپٹہ کا کونا پکڑتے اسنے نرمی سے بدر کے چہرے پر چھایا پسینہ صاف کیا۔

سب ٹھیک ہے۔اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے اسکے کان میں سرگوشی کی۔

اتنا عرصہ ہو گیا اسے مہر کے ساتھ رہتے اسکی سائیکی وہ سمجھ رہی تھی اسے یقیناً کوئی پینیک اٹیک آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ماضی کا کوئی حادثہ جو اسکے زہن پر بری طرح سے سوار تھا۔

بدر نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو نظریں سیدھا خود پر جھکی مرحا پر گئیں۔

پسونا۔ ہلکے سے لب ہلے۔

مرحا نے آنکھیں جھپکتے اسے تسلی دی۔

بدر اگلے ہی پل بیڈ سے اٹھتا اسکی گردن میں چہرہ چھپاتا اسے خود میں بھینچ گیا۔

ایم سوری۔ نم آنکھیں اسکی گردن پر مس کرتے دھیمے لہجے میں کہا۔

بدر کیا آپکو کوئی پریشانی ہے۔ کوئی برا خواب دیکھا یا پھر کوئی ٹراما ہے۔

اگر آپ بہتر فیل کریں تو مجھ سے شئیر کر لیں کیا پتہ اپنی مشکل اسان ہو جائے۔

وہ اسکے بال سہلاتی نرمی سے بولی۔

وہ ایک پل کو گھبرائے ضرور تھی لیکن اب وہ بناڈرے اسے نرمی سے نرمی سے ہینڈل کر رہی تھی۔

بتاؤں گا لیکن سہی وقت آنے پر ابھی وقت نہیں آپکا وہ سب جاننے کا۔ وہ چہرہ اسکے مقابل کرتا اسکی ہتھیلیاں چومتا مدھم لہجے میں بولا۔

مرحا اثبات میں سر ہلا گئ۔

سوری میں اندھیرے میں نہیں سو سکتا۔ انفیکٹ میں تو سو ہی نہیں سکتا۔ پہلی لائین اس سے کہتے دوسری لائین خود سے بڑبڑایا تھا لیکن مرحا سن چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے الجھ کر اسے دیکھا۔

کیا آپ مجھے سلا دیں گی۔وہ سر اٹھائے معصومیت سے اسے دیکھتا بولا۔

مرحا کو بے ساختہ اس پہ ترس اور پیار ایا۔

ہاں۔وہ نرمی سے مسکرائی۔

بدر تھوڑا سا پیچھے ہوتا اسکی گود میں سر رکھ گیا۔

مرحا ایک پل کو جھنپی لیکن اسکی حالت دیکھتے وہ خاموشی سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

بدر آنکھیں کھولے پڑا رہا اسے آنکھیں بند کرنے سے ڈر لگا رہا تھا لیکن مرحا کی موجودگی اور اسکے بالوں میں چلتی انگلیاں اسے سکون دے رہی تھیں۔

وہ اپنے بازو اسکی کمر کے گرد باندھتا اسکے پہلو سے چہرہ مس کرنے لگا۔

مرحا کا چہرہ گلابی پڑا۔

بدر اسکی حالت سے انجان اسکی کمر پر انگلیاں سہلاتا اسکے پہلو پر لب رکھتا اسے اچھلنے پر مجبور کر گیا۔

تھوڑی سی شرارت تو کر ہی سکتا ہوں۔اسکے اچھلنے پر وہ سر اٹھاتا اسے دیکھتے مسکراہٹ دباتا بولا۔

مرحا نے اسے گھورا۔

اوکے اوکے میں سو رہا ہوں۔وہ جلدی سے کہتے چہرہ واپس چھپاتا آنکھیں موند گیا۔

مرحا اسکے ڈرنے کی ایکٹینگ پر مدھم سا ہنس دی۔

Posted On Kitab Nagri

قریباً ایک گھنٹے تک وہ کبھی آنکھیں کھولتا کبھی بند کرتا کبھی بے چین ہوتا چہرہ اٹھا کے اسے دیکھتا آخر کر سو ہی گیا۔

نیند میں بھی اسکے چہرے پر ہلکا سا خوف سا تھا جو مرحا کو سمجھ نہیں آیا آخر کر وہ مرد ہو کر بھی نیند سے اتنا خوفزدہ کیوں تھا۔

اہستہ سے اسکا سر گود سے نکالتے تکیے پر رکھا۔

اسکے ماتھے پر بکھرے بالوں کو ہٹاتی وہ اسکے ماتھے پر لب رکھ گئ۔

بدر کے چہرے پر سکون پھیلا تھا۔

مرحا مسکرا کر اسے دیکھتی اسے سینے پر سر رکھتی اسکے گرد حصار بناتی خود بھی آنکھیں موند گئ۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسنے کسمسا کر کروٹ بدلی۔ہاتھ مارتے بدر کو دیکھنا چاہا لیکن وہ ہوتا دیکھتی۔

ایک آنکھ کھولتے اسنے بیڈ کو دیکھا خالی تھا۔

وہ پریشانی سے اٹھی۔

نظریں گھومائیں تو اسے سامنے ہی وہ جائے نماز پر سجدے کے حالت میں نظر آیا۔

اسنے سکون کی سانس لی۔

Posted On Kitab Nagri

کل رات اسکی حالت دیکھتے وہ کافی پریشانی ہو گئ تھی۔ گھڑی پر وقت دیکھا۔ فجر کا وقت تھا۔ یعنی وہ فجر کی نماز پڑھ رہا تھا۔

مرحا نے غور سے اسے دیکھا۔

وائیٹ کرتا جو سینے سے بھیگا ہوا تھا۔ ہلکی داڑھی بھی نم تھی اسنے شائید ابھی ابھی نماز شروع کی تھی۔

وہ اسکے چہرے پر پھیلا سکون محسوس کرتے مسکرائی۔

کھلے بالوں پر جوڑا بناتے وہ خود بھی وضو کے لیئے اٹھ گئ۔

بدر نے سلام پھیرا تو وہ وضو کر کے باہر آ رہی تھی۔

اسے دیکھتے ہلکا سا مسکرایا۔

مرحا بھی مسکرائی۔

دونوں نے نماز ادا کی پھر قرآن کی تلاوت کرتے بدر اسے باہر لان میں لے ایا۔

ابھی ہلکا ہلکا سا اندھیرا تھا۔ ٹھنڈی ہوا روح کو پرسکون کر رہی تھی۔

ہلکے پھیلے اندھیرے میں بنتا نیلا آسمان آنکھوں کو خیراں کر رہا تھا۔

صبح صبح یہ نظارہ کتنا پیارا لگتا ہے نا۔ وہ پھولوں پر لگی شبنم کو ہاتھ سے صاف کرتے مدھم آواز میں بولی۔

ہاں بلکل پرسکون تھا۔ روح میں اترتا سا نظارہ ہے۔ وہ اسکے چہرے پر پھسلتے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتا مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

ہمم۔وہ مسکراتی پھولوں کی طرف متوجہ ہو گئ۔

ناشتے کے بعد وہ بدر کے ساتھ واک کرنے لیئے باہر اگئ۔

موسم کافی ٹھنڈا تھا۔ہلکے ہلکے بارش کے گرتے قطرے آنکھوں کو بھا رہے تھے۔

یہاں اس پاس صرف لکڑی کے بنے کاٹیج ہی تھے۔

جو اسے بہت اچھے لگ رہے تھے۔

بدر کا ہاتھ پکڑتے وہ واکنگ ٹریک پر چلتی مدھم لہجے میں بول رہی تھی جب اچانک ایک کاٹیج کے گیٹ پر اسکی نظر پڑی۔

وہ رک گئ۔اسے رکتا دیکھ بدر بھی رک گیا۔

اسکی نظروں کے تعاقب میں وہ کاٹیج دیکھا جو انکے کاٹیج سے بڑا اور کھلا تھا۔اسکے گیٹ پر دو گاڑز بھی کھڑی تھے۔

کیا ہوا۔سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

بدر آپ میرے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔آنکھیں پٹپٹاتے معصومیت سے پوچھا۔

بدر صدقے واری ہو گیا۔

جی بلکل آپ جو بولیں۔وہ مسکرایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے پھر وہ سامنے والے کاٹیج سے جو جامن لگی ہیں وہ توڑ کر لائیں میرے لیے۔اسکا ہاتھ چھوڑتے معصومیت سے کہا۔

بدر نے حیرت سے اسے دیکھا۔

آپکو جامن کھانی ہیں تو میں بازار سے منگوا لیتا ہوں۔انسے حیرت سے گیٹ کے باہر تک لٹکتی جامن کو دیکھتے کہا۔

نہیں بازار سے نہیں مجھے وہی کھانی ہیں۔اسکا ہاتھ چھوڑتے چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے کہا۔

اچھا میں شام میں انسے پوچھ کے لے آؤں گا۔بدر نے سمجھتے کہا۔

نہیں نا ایسے نہیں۔آپ ابھی چوری چھپے توڑ کر لائیں۔اسنے بدر کا چہرہ فق کیا۔

پسونا آپ مزاق کر رہی ہیں نا۔بدر نے لبوں پر زبان پھیرتے اسے دیکھا۔

اس گھر میں دو بڑے بل ڈوگز بھی تھے وہ جانتا تھا۔

نہیں تو میں کیوں کروں گی ایسا مزاق آپ ابھی جائیں اور لے کر آئیں میرے لیے۔خفگی سے اسے دیکھتے کہا۔

پسونا۔بدر نے بے چارگی سے اسے دیکھا۔

ویسے تو کہتے ہیں بچپن سے پیار کرتے ہیں لیکن اتنا سا کام نہیں کر سکتے میرے لیے رہنے دیں آپکے بس کی بات نہیں۔نروٹھے پن سے کہتے وہ آگے بڑھ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا چھار کیں لاتا ہوں۔بدر اسے ناراض ہوتے دیکھ جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ تا بولا۔

ٹھیک ہے جائیں پھر۔اسنے زیادہ بھاؤ نہیں دیا۔

بدر دل میں التو جلالتو کا ورد کرتا دبے قدموں سے گیٹ کی طرف بڑھا۔

گارڈز چوکنا کھڑے تھے وہ کچھ سوچتا رکا۔پھر ایک پتھر اٹھاتے دوسری طرف پھینکا۔

گارڈز چونک کر اس طرف دوڑے۔

بدر جلدی سے دیوار پر چڑھتا ہاتھ بھر بھر کے جامن توڑ تا جیب میں ڈالنے لگا۔

اوئے چور۔گارڈز اسے دیکھتے اسکی طرف بھاگے۔

مرحا اسے دیکھتے ہس رہی تھی۔ہس ہس کے اسکی آنکھوں سے پانی نکلنے لگا۔

بدر انہیں اپنی طرف آتا دیکھ دیوار سے چھلانگ لگاتا مرحا کی طرف بھاگا۔

جلدی چلیں۔اسکا ہاتھ پکڑتے وہ اپنی کاٹیج کی طرف فل سپیڈ سے بھاگا تھا۔

گارڈز تھوڑا سا انکے پیچھے آئے لیکن ان دونوں کی سپیڈ کافی تیز تھی اس لیے وہ واپس مڑ گئے۔

اپنے کاٹیج کے سامنے رکتے بدر گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے جھکتے گہری سانس لینے لگا۔

جبکہ مرحا اب قہقہ لگا کر ہس رہی تھی۔

ہاہاہا اف اللہ بدر یہ بہت مزے کا تھا۔وہ آنکھوں سے پانی صاف کرتے بولی۔

بدر نے ایک نظر اسکے ہستے چہرے پر ڈالی اگلے ہی پل وہ خود بھی مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

چلیں آپکو جامن کھلاؤں اب میں۔اسکا ہاتھ پکڑتے وہ خفا سے انداز میں کہتا اندر آگیا۔

کچن میں آتے اسنے اپنی پاکیٹ سے جامن نکالیں اور انہیں دھوتے مرحا کے سامنے پیش کیں۔

مرحا اسکے سفید کرتے کو جامنی ہوتے دیکھ پھر سے قہقہ لگا گئ۔

بدر بس اسے گھور ہی سکا۔

اگر وہ لوگ بل ڈوگز چھوڑ دیتے مجھ پہ تو۔اسنے منہ میں جامن ڈالتے خفگی سے کہا۔

تو کیا پھر وہ آپکے چیتھڑے اڑا دیتے۔ مسکراہٹ دباتے وہ جامن کھانے لگی۔

شوہر کی کوئ قدر ہی نہیں ہے۔وہ تاسف سے بولا۔

مرحا کندھے اچکا تا مزے سے جامن کھانے لگیں۔

اب میں توڑ کر لایا تھا تو تھوڑا اس امیر احق بھی بنتا ہے نا۔وہ اسے ساری جامن کھاتے دیکھ جان بوجھ کر آخر پہ بولا۔

پہلے بولنا چاہیئے تھا نا اب تو مینے ساری کھالیں۔

وہ خالی پلیٹ دیکھتے افسوس سے بولی۔

کوئ بات نہیں میں اپنے طریقے سے کھالوں گا۔

وہ معنی خیزی سے مسکرایا۔

مرحا نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بدر اپنی چیئر سے اٹھتا اسکی طرف طرف آیا اسکے سمجھنے سے پہلے ہی وہ اسے اٹھاتا ٹیبل پر بٹھا گیا۔

بدر اپ۔وہ کچھ کہتی بدر اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنی طرف کھینچتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

مرحا کی آنکھیں باہر کو ابل پڑیں۔

بدر شدت سے اسکے ہونٹوں کو لبوں میں بھرتا سک کر رہا تھا۔

مرحا نے نظریں جھکاتے اسے دیکھا وہ آنکھیں بند کیے لمحہ بالمحہ اسکی سانسیں پیتا جا رہا تھا۔

کمر سے لپٹا ہاتھ اسے خود میں بھینچ رہا تھا۔جبکہ دوسرا ہاتھ بالوں میں سرسرا رہا تھا۔

اسنے ابھی بھی مزاحمت نہیں کی۔لیکن اسکی بڑھتی شدت پر اسکے کالر کر جھٹکا دیا کہ وہ ہوش میں آئے

۔

بدر نرمی سے اسکے ہونٹ چھوڑتا پیچھے ہوتا اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکا گیا۔

دونوں کی سانسیں پھول چکی تھیں۔

وہ ابھی سہی سے سانس بحال بھی نہیں کر پائی تھی کہ اسکا سلگھتا لمس گردن پر محسوس کرتے کانپ کر رہ گئی۔

ب۔بدر۔اسکی کرتا جکڑتے ٹوٹتی سانسوں سے اسے پکارا۔

جبکہ بدر خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھتا اسکی گردن پر جگہ جگہ لب رکھتا اپنے لمس سے گیلا کر گیا۔

اسکے پکارنے پر سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گلابی چہرے سے آنکھیں موندیں چھوٹی چھوٹی سانسیں بھر رہی تھی۔

بدر اسے دیکھتا پھر سے اسکی گردن پر جھکا۔

لیکن لب رکھنے کی بجائے وہ لبوں میں بھرتا اسکی سکن آمدر کی طرف کھینچتا شدت سے سک کرتا سرخ گہرا نشان ڈال گیا۔

بدر اسکی بیوٹی بون کو دیکھتا مسکرایا اگلے ہی پل وہاں اپنے دانت گاڑھ گیا۔

مرحا کی مدھم چیخ نکلی تھی۔

اسکی گردن پر نشان ڈالتا وہ مسکراتے پیچھے ہوا۔

مرحا کی پلکیں لرز رہی تھیں۔ نظریں شرم سے جھکی ہوئی تھیں۔

سینے پر ہاتھ رکھے وہ اپنی ابتر ہوتی دھڑکنوں کو شانت کر رہی تھی۔

آپ اتنے بے باک تو نہیں تھے۔ دانت پیستے کہا۔

بدر کا قہقہ گونجا۔

پہلے آپ میسر بھی تو نہیں تھیں۔ وہ آنکھ ونک کرتا بولا۔

بے شرم۔ وہ سٹپٹاتی کمرے میں بھاگ گئ۔

ہاہاہا۔ پسونا ابھی تو ٹریلر تھا۔ وہ پیچھے سے بڑبڑایا۔

کنگناتے وہ باہر کی طرف بڑھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسے کچھ ضروری کام نمٹانے تھے۔

مرحا اسکے جانے کے بعد کمرے میں آ گئ۔

وہ بری طرح سے بور ہو رہی تھی۔

کچھ دیر تک ٹی۔وی دیکھتی رہی۔پھر ظہر کی اذان ہو گئ نماز پھر کے وہ سو گئ۔

جب اٹھی تو شام کے سائے پھیل چکے تھے۔

فریش ہوتے وہ باہر آ گئ۔

بدر ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔

باہر لان میں آئ تو پھولوں کے بیچ لگے اس جھولے کو دیکھتے مسکائ۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے وہ جھولے کی قریب آتے اس پر بیٹھ گئ۔

ایک پاؤں زمین پر ٹکاتے وہ پھولوں کو غور سے دیکھتی ہلکا ہلکا جھولنے لگی۔

کچھ دیر تک اسکے پاس ایک۔عورت آئ۔

وہ اس مالی کی بیوی تھی صبح بدر نے اسے ملوایا تھا۔

وہ پھولوں کو پانی دیتی ساتھ اس سے باتیں کرنے لگی۔

باتیں کرتے پتہ ہی نہیں چلا کتنا وقت گزر گیا۔

تب تک بدر بھی آ گیا۔وہ کافی تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مرحا اسے دیکھتی اندر کی طرف بڑھ گئ۔

بدر نے تعاجب سے اسے دیکھا پھر خود بھی اسکے پیچھے اگیا۔

مرحا کچن سے پانی کا گلاس لیے نکل رہی تھی اسے دیکھتے چونکی۔

پانی۔۔اسکے سامنے گلاس کیا۔

بدر بطور اسکے مشرقی بیووں والی حرکت پر مسکرایا۔

شکریہ کہتے اسے تھام لیا۔

پانی پیتے وہ فریش ہونے چلا گیا۔

تب تک مرحا نے کھانا گرم کر لیا۔

بدر بھی فریش ہو کے آچکا تھا۔

دونوں نے کھانا کھایا پھر وہ واک کے لیئے اگئے۔

واپس اکے بدر پھر سے اپنا لیپ ٹاپ لیے بیٹھ گیا اور بدر کا موبائل دیکھنے لگی۔

اسکے ایک بار مانگنے پر بدر نے اسے موبائل دے دیا اسے یوٹیوب چلانی تھی باقی سب چیزوں پر پاسورڈ تھے۔

کام کرتے وہ کافی دیر تک فری ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

لیپ ٹاپ بند کرتے اسنے مرحا کو دیکھا موبائل اسکے سینے پر گرا ہوا تھا جبکہ وہ گہری نیند میں سو رہی تھی۔

بدر مسکرا دیا۔

آہستہ سے چلتے اسکے قریب ایا۔

موبائل اٹھاتے اسے سہی سے بیڈ پہ لٹایا۔

اسکے قریب نیل دراز ہوتے وہ اسے دیکھنے لگا۔

کتنا سکون سا اسکے قریب۔کل رات بھی وہ اسکی آغوش میں پر سکون سا سو گیا تھا۔

سالوں بعد اسے اتنی گہری اور پر سکون نیند آئی تھی۔

اسنے آہستہ سے اسے قریب کرتے اپنے سینے پر لٹایا اور سکون سے آنکھیں موند لیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ماما میں جا رہی ہوں یونی ناشتہ بھی وہیں سے کر لوں گی۔وہ جلدی جلدی میں کہتی موبائل اٹھاتے باہر بھاگی۔

اج انکے نیو پروفیسر آنے والے تھے اور وہ پہلے ہی دن لیٹ نہیں ہونا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسائیمنٹس دیکھتے وہ جلدی جلدی چل رہی تھی جب سامنے کسی سے ٹکرا گئ۔

افف اللہ آنکھیں ہیں یا بٹن۔غصے سے کہتے اسنے چہرہ اٹھایا۔

اپنے سامنے ساحل خان کو دیکھتے چونکی۔

اپ۔آنکھیں پھیلاتے اسے دیکھا۔

ساحل نے اسکے تاثرات کو انجوائے کیا تھا جبکہ اگلے ہی پل اسکے سراپے پر نظر پڑی تو چہرہ سرخ ہوا۔

اسنے سلگھتی نظروں سے رمشاء کو دیکھا۔

وہ شارٹ فراق کے ساتھ جینز پہنے ہوئے تھی۔

بالوں کا رف سا بن بنائے اسنے لائیٹ سا میکاپ بھی کیا ہوا تھا۔

وہ تھوک نگلتے جلدی سے ڈوپٹہ سہی کرنے لگی لیکن ڈوپٹہ کیا چھوٹا سا سکارف تھا۔

چور نظروں سے ساحل کے سرخ چہرے کو دیکھا۔

وہ ایک نظر اس پاس سٹوڈنٹس پر ڈالتا اگلے ہی پل لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

وہ اسے یونی میں دیکھ کر حیران ہو رہی تھی وہیں اسے تاثرات دیکھتے گھبرا گئ۔

وہ بچپن سے ہی ایسی ڈریسنگ کرتی تھی۔

اسکی باقی ساری اسکی کزنز حتیٰ کہ دور فشاں بھی بڑا سا ڈوپٹہ ساتھ لیتی تھی لیکن اسے عادت نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دانین جیسی ڈریسینگ کرتی تھی کیونکہ اسے پسند تھی لیکن آج ساحل کی نظروں میں آگ کی سی لپک دیکھتے وہ ڈر گئی تھی۔

سر جھٹکتی وہ جلدی سے رومز کی طرف بڑھ گئی۔

ابھی وہ اکر بیٹھی ہی تھی کہ اسے پئین نے پیچان دیا دین کے آفس میں اسے طلب کیا جارہا ہے۔

وہ پریشان ہوتی جلدی سے اسکے ساتھ اگئی۔

آپ اندر چلی جاؤ بیٹا سر اندر ہی ہیں۔

پئیں کہتا جاچکا تھا۔

وہ انگلیاں چٹخاتے دروازہ نوک کرتی اندر ائی۔

س۔سر اپنے بلایا۔

دروازے پر ہی رکتے نظریں جھکائے مدھم لہجے میں کہا۔

دروازہ بند کریں مس رمشاء۔گھمبیر آواز پر جھٹکے سے سر اٹھایا۔

اپ۔لبوں سے بے ساختہ پھسلا۔

دروازہ بند کر دیں مس رمشاء۔ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا۔

وہ جلدی سے اندر آتی دروازہ بند کر گئی۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔وہ الجھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سلگھتی نظروں سے اسے دیکھتا قدم قدم چلتا اسکے قریب ایا۔

رمشاء اسکے تیوروں سے گھبراتی پیچھے کو قدم لینے لگی۔

لیکن پیچھے دروازہ تھا۔

وہ روہانسی ہو گئ۔

ساحل اسکے قریب آتا رکا ایک گہری نظر اسکے جھکے سر پر ڈالی اگلے ہیں پل وہ دروازلوک کرتا اسکے کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اٹھاتے ٹیبل پر بٹھا گیا۔

رمشاء کو سمجھ نہیں آیا ہوا کیا ہے۔

وہ سینے پر ہاتھ رکھتے خوف سے اسے دیکھنے لگی۔

ساحل اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتا تھوڑا سا جھکا۔

کیا یہ ڈوپٹہ تمہیں چھپانے میں کامیاب ہو رہا ہے خانی۔ وہ بولا تو لہجہ اتنا ٹھنڈا تھا رمشاء نے بے ساختہ تھوک نگلا۔

انفیکٹ یہ ڈوپٹہ ہے کیا۔ وہ دو انگلیوں میں اسکا سکارف تھامتا چبا چبا کر بولتا اسکی جھٹکے سے اسکا سکارف اتار کر صوفے پر پھینک گیا۔

وہ سرخ چہرے سے نظریں جھکا گئ۔

میں شروع سے ہی ایسی ڈریسنگ کرتی ہوں۔ ہولے سے ،ن منای لہجے میں کہیں ناگواری کا تاثر بھی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ساحل نے اسکی ناگواری کو محسوس کیا تھا۔

وہ کچھ پل اسے دیکھتا رہا۔ہاتھ اٹھاتے نرمی سے اسکا چہرہ اوپر اٹھایا۔

میرا ٹوکنا برا لگ رہا ہے۔نرمی سے بولا۔

وہ اثبات میں سر ہلا گئ۔

ساحل کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئ۔

جھوٹ بولنا تو جیسے شاہ خاندان کی لڑکیوں کو آتا ہی نہیں تھا وہ کافی صاف گو تھیں۔

میں جانتا ہوں ابھی تمہیں میرا ٹوکنا برا لگ رہا ہے لیکن ایک بات تم خود کو غور سے دیکھو کیا یہ لباس تمہارا جسم چھپا رہا ہے۔

کیا یہ واقعی میں تمہیں چھپا رہا ہے۔اسکے سراپے پر گہری نظر ڈالتے کہا۔

رمشا نے خود کو دیکھا وہ سمٹ سی گئ۔

واقعی یہ لباس اسکے سراپے کو چھپانے میں ناکامیاب تھا۔

بلکہ وہ تو اسکے سراپے کو واضح کر رہا تھا۔

میں تمہیں یہ نہیں کہ رہا ہے کہ تم برقعے میں چادر میں لپٹی ایک دم سے اتنی چینجینگ نہیں آتی میں جانتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

اگر ماڈرن ڈریس بھی پہنے ہیں تو کم از کم ایسے تو پہنے کہ اسے دیکھتے آپکو نظریں ناجھکانی پڑیں۔وہ بہت نرمی سے سمجھا رہا تھا۔

جبکہ آنکھوں میں شرارے سے پھوٹ رہے تھے۔

سمجھ رہی ہو نا میں کیا کہہ رہا ہوں۔اسکی تھوڑی تلے ہاتھ رکھتے اسکا چہرہ اٹھاتے پوچھا۔

وہ اثبات میں سر ہلا گئ۔

دیکھو میں کوئ پابندی نہیں لگا رہا بس چاہتا ہوں کہ تم خود کو اس طرح سے رکھو کہ تمہیں دیکھتے مجھے شرمندگی نہیں محبت محسوس ہو۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔

رمشاء کو اب اسکا ٹوکنا برا نہیں لگا۔

دیکھو میں کوئ وہ خان نہیں ہوں جو تمہارے سانس لینے پر بھی پابندی لگائے تک جیسے چاہے رہ سکتی ہو لیکن ان حدوں تک جو خدا نے ایک عورت کے لیئے متعین کی ہیں۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

رمشاء کی آنکھیں جھلملانے لگیں۔

ایم سوری۔کپکپاتے لبوں سے کہا۔

ساحل کی لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے تمہارا سوری نہیں چاہیے نا ہی میں تک سے سوری بلوا کر کوئ فخر محسوس کروں گا۔ اور نا ہی میں تمہاری یہ نظریں جھکی دیکھنا چاہتا ہوں۔

یہ نظریں صرف حیا سے جھکی ہونی چاہئے نا کہ شرمندگی سے۔ وہ اسکی آنکھوں پر بوسہ دیتا بولا۔

رمشاء کا چہرہ گلابی ہوا۔

امید ہے میری چھوٹی سی خانم سمجھ گئ ہو گی۔

اسکی تھوڑی پر گرفت مضبوط کرتے سنجیدگی سے پوچھا۔

ج۔جی۔ جلدی سے کہا۔

گڈ گرل۔ اب یہ بتاؤ مجھے یہاں دیکھ کر حیران ہو۔ وہ کسی کو میسیج کرتا فون ٹیبل پر رکھتا اسکی طرف متوجہ ہوا۔

ہمم۔ محض اتنا ہی کہا۔

تو وجہ یہ ہے خانم کہ میں چاہتا ہوں ہر وقت آپکے پاس رہوں اسی لیے آپکے ٹیچر کے عہدے پر فائز ہو گیا۔ وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اپنے نزدیک کرتا مسکراہٹ دبائے بولا۔

رمشاء نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

سچی کہہ رہا ہوں خانم اب آپکے بغیر دل نہیں لگ رہا تھا۔

اسکے گالوں پر بوسہ دیتے وہ آنکھ ونک کرتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

رمشاء نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

ک۔کوئی ا۔جائے گا۔لبوں کو تر کرتے اہستہ سے کہا۔

ساحل کی نظر اسکے ہونٹوں سے ہوتی زبان تک گئی۔

اگلے ہی پل وہ اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

رمشاء ساکت رہ گئی۔

وہ لوگ اس وقت ڈین کے آفس میں تھے اور اس بندے کو زرا پرواہ نہیں تھی۔

روہانسے ہوتے وہ سختی سی آنکھیں مینچ گئی۔

ساحل اسکے لبوں کو شدت سے چومتا اسکی سانس روک گیا۔

شدت سے اسکی سانسیں پیتا وہ کچھ دیر بعد پیچھے ہوا تو رمشاء اسکے کندھے پر سر ٹکائے سانس بحال کرنے لگی۔

س۔خان۔اسے اپنی گردن میں چہرہ چھپاتے دیکھ اسے پکارتے وہ ساحل کہتے کہتے رک گئی اسکی کل کی وارننگ یاد آئی تھی۔

جبکہ ساحل اسکے لبوں سے خان سنتا پاگل سا ہوا تھا۔

افف خانم مجھے پتہ نہیں تھا آپکے لبوں سے خان اتنا اچھا لگے گا۔اسکے گردن پر لبوں کی شدت بڑھاتے مخمور لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

رمشاء سرخ گلاب ہوتی چہرہ جھکا گئ۔

ساحل اسکی شفاف گردن وک لبوں سے چھوتا اسکی شہ رگ کے قریب دانت گاڑھتا اسے چیخنے پر مجبور کر گیا۔

وہ مدھم چیخ مارتی اسکی کندھوں کو تھام گئ۔

خ۔خان پلیز۔لہجہ بھرا گیا۔اسکا وجود کانپنے لگا وہ اس سے زیادہ اسے برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

لیکن ساحل کو کوئ فرق نہیں پڑا۔

وہ تو مدہوش سا اسکی گردن کی گہرائیوں پر جھکتا اپنے لمس سے گیلا کرنے لگا۔

تبھی دروازہ نوک ہوا۔

رمشاء اچھل پڑی۔

ساحل نے اسکی گردن سے چہرہ نکالتے پہلے اسے اور پھر دروازے کو دیکھا۔

اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔لب بھیگے ہوئے تھے۔

جبکہ آنکھیں بوجھل۔

رمشاء نے خوف زدہ نظروں سے دروازے کو دیکھا۔

ریلیکس خانم میں دیکھتا ہوں۔وہ اسے خوفزدہ ہوتے دیکھ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا چہرے پر ہاتھ پھیرتا دروازے کی طرف بڑھا۔زرا سا دروازہ کھولا کہ سامنے والا اندر کا کوئ منظر نا دیکھ پائے۔

Posted On Kitab Nagri

سر یہ اپنے منگوائے تھے۔

پئین نظریں جھکائے اسکے سامنے شوپنگ بیگ کرتا بولا

جی میرے ہی ہیں۔ تھینکیو۔ بیگز لیتے وہ واپس روم میں ایا۔

رمشاء فق ہوئے چہرے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ڈونٹ وری تمہارے لیے ڈریس منگوایا تھا وہی دینے ایا۔ اسے اپنے ساتھ لگاتے نرمی سے کہا۔

ڈریس۔ رمشاء نے حیرت سے اسے دیکھا۔

سوری خانم لیکن اس ڈریس میں آپکو دیکھتے مجھے شدید غصہ آرہا ہے۔ جو کپڑا آپکے جسم کو نا چھپا پائے وہ کونسا لباس ہوا۔

وہ بامشکل اپنا غصہ ضبط کرتے نرمی سے بولا۔

جاؤ چینج کرلو۔ بیگ اسے دیتے کہا جسے وہ خاموشی سے تھامتی واشروم کی طرف بڑھ گئ۔

ساحل اسکی پشت دیکھتا گہری سانس بھرتا صوفے پر بیٹھتا اسکا انتظار کرنے لگا۔

💞💞💞

اگلی رات بھی گزر گئ وہ لاشعوری طور پر منتظر تھی کہ شائید وہ اسے منانے آئے لیکن وہ نہیں ایا۔

Posted On Kitab Nagri

مہر سے اسے پتا چلا تھا کہ حازق ایک ہفتے کے لیئے انگلینڈ جا چکا ہے کسی کام کے سلسلے میں۔

اس بار پھر اس سے پوچھنا تو دور بتانا تک نہیں گوارا کیا گیا۔

تلخ مسکراہٹ لبوں پر سجائے کافی کے گھونٹ حلق میں اتاری منتشر سوچوں میں گری کھڑی تھی۔

تو یہ تھا تمہارا جنون حازق میر یہ تھی میری اہمیت۔وہ جیسے خود پہ ہنسی۔

اب ایزل شاہ خود کو تمہارے لیئے کبھی وقف نہیں کرے گی۔

آنکھوں میں اتری نمی اندر اندر اتارتے وہ ہوسپٹل کی طرف روانہ ہو گئ۔

حازق کے منع کرنے کے باوجود۔

جب حازق کو اس سے کوئ فرق نہیں پڑتا تھا تو وہ کیوں اسکی بلا فصول کی پابندیوں میں گری رہے۔

سر جھٹکتے اسنے ڈرائیونگ پہ دھیان دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ہ۔ہی۔وہ گاڑی کی چابی انگلی میں گھماتا تیز تیز سیڑھیاں اترتا جلدی میں کہیں جا رہا تھا۔جب پیچھے آتی نور کی آواز پر رکا۔

ایک لمحے کے لیئے وہ ساکت ہوا تھا اسکے منہ سے ہبی سن کے۔

Posted On Kitab Nagri

پچھلے دو دن سے دونوں میں بات نا ہونے کے برابر تھی۔

آج وہ جانے کیوں اسے خود بلا رہی تھی۔

اسنے سوالیہ نظروں سے نور کو دیکھا۔

وہ مجھے مامالوگوں کی طرف جانا ہے کیا آپ چھوڑ دیں گے۔

انگلیاں چٹخاتے پوچھا۔

ہم آجاو۔وہ سنجیدگی سے کہتا پلٹ گیا۔

رات نہیں رکنا ایک دو گھنٹے تک لے آؤں گا۔وہ پلٹ کر پھر سے بولا۔

نور سر ہلاتے اپنی چادر لیتے جلدی سے اسکے پیچھے بھاگی تھی۔

زین اور دانین نے آسودہ مسکراہٹ سے دونوں کی پشت دیکھی۔

زینی اپنے شوہر کے ساتھ اپنے گھر میں شفٹ ہو چکی تھی انکے لاکھ منع کرنے کے باوجود۔

دانیال واپس جا چکا تھا۔لیکن زینی اب یہیں رہنا چاہتی تھی اسلیے ان لوگوں نے اپنا گھر لے لیا۔

دانیال اور ساحل اب جلد از اپنا بزنس وہاں سے پاک وائینڈ اپ کرنا چاہتے تھے کیونکہ انکا ارادہ بھی اب پاک ہی رہنے کا تھا۔

انکے اس فیصلے سے بس کچھ خوش تھے۔ سپیشلی رمشاء کے اب اسے شادی کے بعد زیادہ نہیں جانا پڑے گا۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے تو وہ ساحل کو اپنے پروفیسر کے روپ میں دیکھتے ہی حیران پریشان تھی۔

پھر ساحل نے اسے بتایا کہ اسکے ایک دوست کی جگہ کچھ ماہ کے لئیے وہ ریپلیس ہوا ہے۔

وہ بس خاموش رہی۔

💞💞💞

نور نے چہرہ موڑتے کن اکھیوں سے اسے دیکھا۔

بلو جینز شرٹ میں وہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔

شرٹ کے بازو فولڈ کر رکھے تھے۔بالوں کا مخصوص ہیئر سٹائل بنایا ہوا تھا۔

چہرے پر سنجیدگی سجائے وہ ڈرائیور کرتا سیدھا اسکے دل میں اترتا چلا گیا۔

زیادہ پیارا لگ رہا ہوں۔اسکی سنجیدہ آواز پر وہ چونکی۔

سٹپٹاتے جلدی سے چہرہ موڑ گئ۔

اب مینے یہ بھی نہیں کہا کہ چہرہ ہی موڑ لو۔وہ خفگی سے بولا۔

لو آ گئ تمہاری منزل۔اسکے گھر کے سامنے گاڑی روکتے کہا۔

تھینکیوں۔وہ آہستہ سے کہتے اس سے پہلے کہ باہر نکلتی براق نے اسکا ہاتھ پکڑتے روکا۔

Posted On Kitab Nagri

نور نے چونک کر اسے دیکھا۔

اپنی بہی کو بائے تو بول دو بے بی۔وہ نچلہ لب دبائے اسے دیکھتا بولا۔

بائے۔وہ معصومیت سے بولی۔

افف ایسے نہیں ویسے بولو جیسے پہلے بولتی تھی۔

وہ بالوں میں ہاتھ پھیر تا گہری سانس بھر گیا۔

ک۔کیسے بولتی تھی۔

حلق تر کرتے پوچھا۔اسے کوئی اچھی امید نہیں تھی۔

میں بتاوں۔براق کی آنکھوں میں شرارت چمکی۔

وہ نظریں چراتے اثبات میں سر ہلا گئی۔

براق مسکراہٹ دبائے اسے دیکھتا اسکی طرف جھکا۔

نور سٹپٹاتے سیٹ سے جا لگی۔

ایسے بولتی تھی بائے۔

وہ کہتا اسکے گال پر جھکا۔

دونوں گالوں پر بوسہ دیتے براق نے گہری نظروں سے اسکا گلابی ہوتا چہرہ دیکھا۔

اب میں جاوں۔وہ گلابی چہرہ جھکا گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مجھے بائے نہیں بولنا۔وہ شرارت پر آمادہ تھا۔

نہیں اپنے بول تو دیا۔بائے۔کہتے وہ تیزی سے گاڑی سے نکلتے اندر بھاگی تھی۔

ہائے ظالم اندر آنے کا بھی نہیں کہا۔

آہ بھرتا وہ گاڑی واپس موڑ گیا۔اس وقت وہ اپنے دوستوں کی طرف جا رہا تھا۔

💞💞💞

کیسا لگ رہا ہے یہ سب وائفی۔۔

وہ روشانے کو پیچھے سے ہگ کرتا مسکراتے بولا۔

بہت بہت اچھا۔آپکو پتہ ہے مجھے بچپن سے بہت شوک تھا کوئی بہت بڑا ملک گھومنے کا۔

وہ گلاس ونڈو پر اترتے بارش کے قطرے دیکھ ایکسائیٹڈ سی بولی۔

عاشر بارش ہو رہی ہے ہم باہر چلیں۔بارش کو تیز ہوتا دیکھ وہ خوشی سے چیخی۔

عاشر کچھ سوچتا گلاس وال پیچھے کرتا اسے لیے کمرے سے ملحق ٹیرس پر آ گیا۔

بارش کی تیزی بوچھاڑ دونوں کو بھگو گئی تھی۔

افف یہاں کی بارش تو بہت ٹھنڈی ہے۔روشانے کپکپاتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

عاشر کا قہقہ گونجا۔

روشانے کی پشت خود میں بھینچتے اسکی کمر پر بازو باندھے۔

مجھ میں چھپ جاؤ وائفی گرمی نا لگے تو کہنا۔وہ اسے آنکھ ونک کرتا بے باکی سے بولا۔

عاشر آپ اتنے بے شرم لگتے تو نہیں ہیں۔وہ سرخ پڑتی دانت کھچاتے بولی۔

ہاہاہاوائفی بس ہنر ہے۔اسکا رخ اپنی طرف کرتے وہ قہقہ لگاتا بولا۔

ڈانس۔اسکے چہرے پر گرتی بارش کی بوندوں کو لبوں سے چنا۔

بارش میں۔وہ حیران ہوئی۔

یس وائفی اسی میں مزہ ہے۔وہ کہتا اسکے ہاتھ اٹھتا اپنے کندھوں پر رکھتا اسے کمر سے تھامتا اپنے قریب کرتا ہلکے ہلکے موو کرنے لگا۔

ہاہاہاعاشر یہ واقعی میں اچھا ہے۔

روشانے چہرہ اوپر کرتی مدھم ہوتی بارش کو انجوائے کر رہی تھی۔

عاشر نے اسکی کمر چھوڑتے اسکا ہاتھ پکڑتے اسے گھومایا۔

ہلکی بارش میں وہ بھیگے سراپے سے گھومتی عاشر کو مبہوت کر گئی تھی۔

اسے یہ دنیا کا سب سے خوبصورت نظارہ لگا تھا۔

اسے گھومتے واپس اپنی طرف کھینچتے اسکی پشت سینے سے لگائی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ دنیا کا خوبصورت ترین نظارہ ہے۔اسکے کان کی لو لبوں میں دباتے سرگوشی کی۔

روشانے جھنپ گئ۔

عاشر بازو اسکے پیٹ پر باندھے اسے اوپر اٹھاتے گھوما گیا۔

ہاہاہاعاشر میں گر جاؤں گی۔وہ کھکھلائ تھی۔

عاشر کسی بچی کی طرح اسے گھوما رہا تھا۔

عاشر بس میرا سر گھوم گیا۔وہ پانچ منٹ تک مسلسل گھومتا رہا تو وہ چیخی۔

عاشر اسے نیچے اتارتے خود میں بھینچ گیا۔

مزہ ایا۔کچھ دیر بعد پوچھا۔

بہتتت۔وہ کہتے کھکھلائ تھی۔

اپکو پتہ ہے وائفی بارش میں رومینس کا بھی بہت مزہ اتا۔وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا اسکی بھیگی گردن میں چہرہ چھپا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عاشر نو۔وہ بوکھلائ۔

یس وائفی۔ہم ہنی مون کے لیئے ہی آئے ہیں تو اچھے سے مناتے ہیں نا۔وہ بوجھل لہجے میں کہتا اسے اٹھاتا کمرے کی طرف بڑھا۔

عاشر بیڈ گیلا ہو جائے۔۔اسکے سینے میں چہرہ چھپائے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وائفی ہم بیڈ رومانس نہیں شاور رومانس کریں گے۔

وہ بے باکی سے کہتا اسے لیے واشروم میں طرف بڑھا۔

عاشر۔وہ چیخی لیکن وہ اسکے لبوں پر جھکتا اسکی چیخ کا گلا گھونٹ گیا۔

💞💞💞

وہ سلگھتی نظروں سے اسے دیکھتی ہاتھ کی مٹھی بناتے لبوں پر جما گئ۔

وہ لوگ پچھلے تین دن سے پیرس میں تھے۔وہ چاروں ایک ہی دن نکلے تھے۔

عاشر اور روشانے سویز لینڈ کے لیئے اور ہانم اور داؤد پیرس کے لیئے۔

اس وقت وہ لوگ ڈنر کے لیئے پیرس کے فینس ریسٹورینٹ میں بیٹھے تھے۔

لیکن انکے بلکل سامنے لڑکیوں کا ایک گروپ بیٹھا تھا۔جو کافی دیر سے داؤد کو دیکھتی کوئ نا کوئ کمینٹ پاس کر رہی تھیں۔

خلاف توقع وہ کافی مسکرا کر شکریہ کہتا ہانم کو جلا رہا تھا۔

پلیٹ میں نائف پٹکتے اسنے خونخوار نظروں سے ان لڑکیوں کو دیکھا جو اب اسے دیکھتے جلدی سے اپنا اپنا رخ موڑ گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

ہانم ایک خفا نظر مسکراتے داؤد پر ڈالتے اپنا بیگ اور موبائل اٹھاتے باہر کی طرف بڑھ گئ۔

داؤد جو اسے تنگ کرتا مزے سے اسے دیکھ رہا تھا بوکھلاتے جلدی سے بل پے کرتا اسکے پیچھے بھاگا۔

وہ منہ پھلائے باہر ہی کھڑی تھی۔

ڈارلنگ اسمیں ناراض ہونے والی کونسی بات ہے اب آپکا شوہر ہے ہی اتنا ہینڈسم لڑکیوں کی نظریں تو پھسلیں گی ہی۔ وہ اسے اپنے حصار میں کہتا مسکراہٹ دباتا بولا۔

تو جائیں آپ بھی پھسل جائیں انہیں لڑکیوں پر میرے پاس کیا کر رہے ہیں۔ وہ بے حد خفگی سے کہتی اسکے حصار سے نکلتے آگے چل پڑی۔

ہانی ڈارلنگ آپکو کہیں سے جلنے کی سمیل ارہی ہے کیا۔ وہ بازنا ایا۔

داؤد وہ چیخی تھی۔

ہاہاہا اوکے اوکے سوری۔۔ وہ جلدی سے بولا۔

ناٹ ایکسیپٹڈ۔ وہ ایٹیٹیود سے کہتے آگے بڑھ گئ۔

ہانی یار بات تو سنیں س۔ داؤد اسکے پیچھے بھاگا لیکن وہ اسے نظر انداز کرتی اس پاس کی سٹالز دیکھتی آگے بڑھتی جارہی تھی۔

وہ لوگ اس وقت ایفل ٹاور کے قریب تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ہانم خفگی سے آگے چلتی جارہی تھی اور وہ پیرس کی بھیگی سڑکوں پر اپنی بیوی کو مناتا اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

ہانم ایفل ٹاور کے بلکل قریب رکتے مبہوت سی اسے دیکھتی رہ گئ۔

روشنیوں میں ڈوبا وہ ٹاور اس وقت اسے اس پاس کی ہر شے سے بیگانہ کر گیا۔

داؤد اسے دیکھتے کچھ سوچتا مسکرایا۔

کچھ قدم پیچھے کہشتے اسنے ریڈ روزز کا بوکے لیا۔اور ساتھ ایک سپیشل چیز جو آج کل یہاں آنے والے کپلز کے لیئے بنائ جاتی تھی۔

وہ پھول لیتا اسکی طرف بڑھا۔

ہانی۔وہ پکس کلک کررہی تھی جب گھمبیر آواز پر چونک کر پلٹی۔

داؤد گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھا تھا۔

وہ چونک گئ۔

آس پاس لوگ انہیں دیکھتے رکے تھے۔

آہ سمجھ نہیں آرہا کیا کہو۔بیوی ناراض ہو گئ ہے بس اسے منانا چاہتا ہوں لیکن کیسے جانتا نہیں۔وہ بہت کیوٹ طریقے سے انگلش میں بولا تھا کہ آس پاس کے لوگ ہس دیئے۔

ہانم نے مسکراتے دباتے ائیبرو اچکاتے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ناراض سی بیوی ایم سوری دیکھیں آپکا شوہر ہینڈسم ہے آپکو تو فخر کرنا چاہیے۔لڑکیوں کی نظریں مجھ پر پھسلتی ہیں تو آپکو چاہئیے آگے بڑھتے انکے بال نوچ لیں نا کے اپنے معصوم سے شوہر سے ناراض ہوں۔

وہ جس قدر معصومیت سے بولا تھا لوگوں کے قہقے گونجے۔

ہانم بھی ہس دی۔

لیکن خیر جو بھی ہوا اب کیا میری ناراض سی اب اپنے ہینڈسم معصوم شوہر کو معاف کرے گی تا کے ہم اپنا یہ ہنی مون بغیر ناراضگی کے بھرپور طریقے سے انجوائے کر سکیں۔

وہ پھولوں کا بوکے اور اسکے ساتھ گلاب کے پھول سے بنی خوبصورت سی انگھوٹی اسکے سامنے کرتا گھمبیر تا سے بولا۔

ہانم ہستی اس سے بوکے لیتی ہاتھ آگے بڑھا گئ۔

داؤد نے مسکراتے وہ رنگ اسکی انگلی میں پہناتے اسکے ہاتھ پر لب رکھے۔

آس پاس کے لوگ ہوٹینگ کرتے انہیں سرا رہے تھے۔

وہ انہیں تھینکیو کہتا ہانم کو اپنے حصار میں لیتا آگے بڑھ گیا۔

پیرس کی بھیگی سڑکوں نے دونوں کو خوش آمدید کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہانم بولتی جارہی تھی اور وہ مسکراتا اسے سنتا جارہا تھا۔

دونوں کے چہروں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی۔

💞💞💞

وہ ڈیوٹی سے واپس آیا تو روز کی طرح وہ آج بھی ڈائننگ پر اسکا انتظار کر رہی تھی۔

بے بی کتنی بار کہا ہے انتظار مت کیا کرو میرا میں کبھی لیٹ بھی ہو جاتا ہوں تم ڈنر کر لیا کرو۔

فریش ہو کر واپس آیا تو زمل کو ابھی تک بھوکا بیٹھا دیکھ کہے بغیر نہیں رہ سکا۔

لیکن مجھے اچھا لگتا ہے آپکے ساتھ ڈنر کرنا۔وہ مسکراتے بولی۔

آبان کی سنگت میں دن بہ دن وہ نکھری جارہی تھی۔

بے بی تم تو روز بہ روز اور پیاری ہوتی میرے نازک دل پر قہر ڈھا رہی ہو۔

آبان اسکے گال پہ بوسہ دیتا دل پہ ہاتھ رکھتا بولا۔

وہ کھلکھلا کے ہس دی۔

آبان آپ مجھے کہیں باہر گھومانے نہیں لے کر گئے۔

Posted On Kitab Nagri

عاشر بھائی اور روشانے بھابھی تین دن سے سویزلینڈ گئے ہوئے ہیں ملک تو دور اپنے تو مجھے کراچی بھی نہیں گھومایا۔

کھانے کے بعد وہ کافی کے کر ٹیرس پر آئی تو اچانک بول اٹھی۔

میں جانتا ہوں باقی لڑکیوں کی طرح تمہاری بھی بہت سرای خواہشات ہیں زمل اور میں چاہتا ہوں کہ وہ میں پوری کروں۔ لیکن فلحال میں بہت ضروری کیا پر کام کر رہا ہوں اس لیے چاہ کر بھی تمہیں وقت نہیں دے پاتا۔ وہ گہری سانس بھرتا اسے خود سے لگاتا بولا۔

اور رہی بات گھومنے کی تو اس کیس کے بعد ہم لوگ جائیں گے جہاں میرا بے بی چاہے۔

اسکے ہونٹ ہلکے سے چومتے پیار سے کہا۔

وہ جھنپ گئی اثبات میں سر ہلاتے وہ آبان کی بات سمجھ گئی تھی۔

ویری گڈ یہ ہوئی نا میرے اچھے بے بی والی بات۔ اسکے اتنی جلدی ماننے پر وہ اسکے گال کو ہونٹوں میں دباتا بولا۔

افف آبان کافی تو آرام سے پینے دیں آپکو ہر جگہ بس یہی سوجھتا ہے۔ وہ سٹپٹا کر اس سے دور ہوتی بولی۔

آبان کا قہقہ گونجا۔

جب بیوی اتنی پاس ہو اور اوپر سے اتنی ہوٹ تو بندہ اور کچھ سوچنے کے لائق ہی نہیں رہتا۔

وہ اسکے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتا بے باکی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

غلط کیا جو مینے آپکا انتظار کیا کل سے نہیں کروں گی۔

وہ اسکی بہکتی نظروں سے سٹپٹاتی جلدی سے وہاں سے بھاگی تھی۔

پیچھے سے اسے آبان کا زوردار قہقہہ سنائی دیا۔

وہ مسکراتی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

💞💞💞

ایک ہفتہ نہیں بلکے ڈھیڑھ ہفتہ گزر گیا۔

ناہی حازق کا کوئی میسج آیا، ناکال وہ منتظر تھی کہ شائید وہ اس سے معزرت کر کے لیکن اسے تو جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

مہر سے اسے پتا چلا تھا کہ حازق کی انسے بات ہوتی ہے وہ لب بھینچ کر خاموش رہ گئی۔ بولنے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا۔

وہ اندر ہی اندر عجیب سی بے کلی کا شکار ہونے لگی۔

من پسند شخص کا اچانک منہ موڑ لینا اسے اندر ہی اندر کاٹ رہا تھا۔

وہ بظاہر تو سب کے سامنے ہستی مسکراتی رہتی لیکن اکیلے میں وہ جی بھر کے روتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سب اسکی سرخ سوجھی آنکھیں دیکھتے لیکن خاموش رہتے۔

کیونکہ سب ہی جانتے تھے وہ اپنے خول میں رہنے والی لڑکی ہے۔

مہریا مرحا سے وہ ہر بات کر لیتی تھی لیکن اس وقت اسکے پاس مرحا نہیں تھی اور مہر کو وہ کسی قسم کی ٹینشن نہیں دینا چاہتی تھی اس لیے اندر ہی اندر گھٹتی رہتی۔

لیکن اسنے ہوسپٹل جانا بند نہیں کیا تھا۔

آج وہ جلدی فری ہو گئ تھی اسکی صبح کی ڈیوٹی تھی رات آٹھ بجے تک اسکی ڈیوٹی ختم ہو جاتی۔

وہ شاویر کے زبردستی مجبور کرنے پر اسکے ساتھ باہر آ گئ۔

لیکن کافی گم سم سی تھی۔

شاہویر کو ایک ضروری کال آ گئ تو وہ معزرت کرتا چلا گیا۔

ایزل نے مسکرا کر اسے جانے کی اجازت دی تھی۔

اسکے جانے کے بعد وہ اکیلی کافی ہاتھ میں تھامے چلنے لگی۔

اسے پرواہ نہیں تھی کہ رات کا وقت ہے کیونکہ اسلا آباد ایک ٹوریسٹ پلیس ہے وہاں ہر رات کے وقت اتنی روشنی اور رونق ہوتی جتنی دن میں بھی نہیں ہوتی تھی۔

وہ خالی خالی نظروں سے سب کو دیکھتی چلتی جا رہی تھی اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ والکنگ ٹریک سے سڑک پر آ چکی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ہوش تو تب آیا جب گاڑیوں کے ہارن کان میں پڑے۔وہ چونکہ لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی۔

ایک تیز رفتار گاڑی اسکی طرف آرہی تھی۔

وہ غائب دماغی سے اس گاڑی کو دیکھتی رہی وہاں سے ہلنا بھی یاد نہیں رہا۔

اس سے پہلے کہ گاڑی اسے ٹکر مار دی اسکے چیتھڑے اڑا دیتی کسی نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

مسلسل سٹریس اور اچانک حادثے کی وجہ سے اسکے اعصاب اسکا ساتھ چھوڑ گئے اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ مقابل کی باہوں میں جھول گئ۔

غنودگی میں جانے سے پہلے اسے اپنے قریب بہت قریب مخصوص خوشبو محسوس ہوئ تھی ایک تلخ مسکراہٹ اسکے لبوں پر دوڑی اور حواس کھو گئ۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بھاری ہوتے سر سے اسنے بامشکل پلکوں کو جنبش دیتے آنکھیں کھولیں۔

لیکن اعصاب اس قدر بھاری ہو رہے تھے کہ وہ کھول نہیں پائ۔

کراہتے اسنے اپنے سر کو تھاما۔

کچھ دیر تک گہری سانسیں لیتے خود کو پر سکون کیا پھر آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں کھولے وہ سفید چھت کو گھورتی رہی۔

پھر چہرہ موڑتے اس پاس دیکھا۔

اسے یاد آیا وہ گاڑی کے سامنے تھی جب کسی نے اسے اپنی طرف کھینچا اسنے مقابل کو دیکھا نہیں لیکن وہ خوشبو سے پہنچان گئ تھی کہ وہ کون ہے۔

استہزائیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

ہاتھ پر چبھن محسوس ہوئ تو اسنے چہرہ جھکاتے دیکھا اسکے ہاتھ پر سوئ لگی ہوئ تھی۔ اسنے بے رحمی سے اس سوی کو کھینچتے بوٹل میں لگا دیا۔

خون کی بوندیں اسکے ہاتھ پر چمکیں لیکن اسنے پرواہ نہیں کی۔

حازق جو صوفے پر بیٹھا غور سے اسے دیکھ رہا تھا اسکی حرکت پر لب بھینچ گیا۔

ایزل نے نظریں گھومائیں۔ وائٹ شیڈ سے سجا وہ کمرہ جانے کیوں اسے چبھا تھا۔

اسکی نظر سامنے صوفے پر بیٹھے حازق پر گئیں۔

وہ ساکت رہ گئ۔

پورے دس دن بعد وہ اسے دیکھ رہی تھی۔

اسکی آنکھیں جلنے لگیں، آنکھوں میں جیسے کسی نے مرچیں سی بھر دیں ہوں۔

لب سختی سے بھینچ گئے۔ وہ نظریں پھیرنا چاہتی تھی لیکن یہ کمبخت دل اسکے دیدار کے لئیے تڑپ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن اسے دل کی نہیں سننی تھی۔ مٹھیاں سختی سے بھینچتے وہ چہرہ موڑ گئ۔

دو آنسو ٹوٹ کر اسکے رخسار پر پھسلے تھے جنہیں وہ سختی سے رگڑ گئ۔

چہرے پر سنجیدگی سے سجائے وہ خاموشی سے اٹھی ٹیبل پر پڑے ٹشو باکس سے ٹشو اٹھاتے اپنے ہاتھ پر رکھا جہاں اب درد ہو رہا تھا۔

بے دردی سے سوئی کھینچنے پر اسکا ہاتھ اس جگہ سے نیلا ہو گیا تھا لیکن اسکے لبوں سے ایک سسکی بھی نہیں نکلی۔

وہ ہاتھ کے درد پر سختی سے لب بھینچتے حازق کو دیکھے بغیر کمرے سے نکل ائ۔

اسکا سانس گھٹ رہا تھا۔

اسنے حازق کو ایسے نظر انداز کیا جیسے اسکا وجود کمرے میں ہو ہی نا۔

حازق سرخ آنکھوں سے اسکی پشت کو گھورتا رہا۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ جھٹکے سے اٹھتا تیز قدموں سے باہر کی طرف بڑھا۔

ایزل داخلی دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی جو کھل ہی نہیں رہا تھا۔

دروازے کو لات مارتے وہ اپنی بے بسی پر تلملا کر رہ گئ۔

دروازہ کھولو مجھے جانا ہے۔

حازق کے قدموں کی آواز سنتے وہ رخ موڑے بغیر سنجیدگی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق اسکی پشت دیکھتا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے قریب ایا۔

ایزل کو اسکا بازو سانپ کی طرح اپنے پہلو سے لپٹتا محسوس ہوا۔

اسنے تڑپ کر سر جھکاتے اپنے پیٹ پر بندھے اسکے بازو کو دیکھا اگلے ہی پل پوری قوت سے اسنے اسے جھٹکا۔

حازق کی گرفت اتنی مضبوط نہیں تھی وہ جھٹکے سے پیچھے ہوا۔

سلگھتی نظروں سے ایزل کو دیکھا۔

وہ لمبے لمبے سانس لیتی،زخمی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Don't

انگلی اٹھاتے سرد لہجے میں تنبیہہ کی۔

میں کوئ کھولنا نہیں ہوں جس سے جب تمہارا دل چاہے گا کھیل لوگے نا ہی میرا جسم کسی بکاؤ عورت کا ہے کہ جب تمہیں طلب ہوئ آ کے لپٹ گئے۔

وہ بھرے تنفس سے زخمی شیرنی بنی دھاڑی تھی۔

حازق اسکے لفظوں پر پاگل ہوتا ایک ہی جست میں اس تک پہنچتا اسے دیورا سے لگاتا اسکی گردن جکڑ گیا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئ خود کے بارے میں اتنی گھٹیا بکواس کرنے کی۔وہ دھاڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل اسکی دھاڑ سے کانپی نہیں اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے وہ اسے دیکھتی رہی۔

ہمت کیسے ہوئی خود سے لاپرواہ ہونے کی، خود کو تکلیف دینے کی۔ وہ غرایا تھا۔

ایزل اسکے غرانے پر کھکھلا کر ہسی۔

نم آنکھوں سے وہ زخمی ہنسی ہستی حازق کا دل دہلا گئی تھی۔

دیکھو تو حازق میر کو میری پرواہ ہو رہی ہے۔ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہستے ہوئے بولی تھی۔

حازق کی گرفت اسکی گردن پر نرم ہوئی۔

ایزل میں تمہیں ایکسپلین کر سکتا ہوں۔ وہ پیچھے ہوتا سنجیدگی سے بولا۔

ایزل نے نفی میں سر ہلایا۔

ضرورت نہیں میں جانتی ہوں تم کسی کام سے گئے تھے اب کام تو ضروری ہے میں جانتی ہوں۔ وہ نفی میں سر ہلاتے سادگی سے بولی۔

حازق کے دل کو کچھ ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دیکھو ایزل میں۔ وہ کہتا کچھ قدم آگے آیا کہ اسکا فون بج اٹھا۔

اسے دیکھتے فون نکالا اس سے پہلے کہ وہ کٹ کرتا سامنے جگمگاتا نمبر اور تصویر دیکھتے۔ اسنے اضطراب کی سی کیفیت میں چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے اسی دن والی کالر آئی دیکھتے چہرہ پھیر لیا۔

م۔مجھے ابھی۔وہ ابھی کچھ کہتا کہ ایزل اسکی بات کاٹ گئی۔

یقیناً کسی کام سے جانا ہو گا۔وہ اسکی بات کاٹتی بولی۔

دروازہ کھول دو مجھے بھی گھر جانا ہے۔وہ رخ موڑتے سنجیدگی سے بولی۔

حازق چاہ کر بھی اسے روک نہیں سکتا تھا ناوہ خود رک سکتا تھا۔

بے بسی سے فون کو دیکھا اور پھر اسکی پشت کو۔

آگے بڑھتے فنگر پرنٹ سے دروازہ کھولا۔ایزل بنا دیری کے باہر نکل گئی۔

وہ لب بھینچے بگڑے تنفس سے فون کو گھورتا رہا۔

پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اسکے پیچھے گیا لیکن وہ اسکے سامنے ہی کیب میں بیٹھتی چلی گئی۔اود بس اسے جاتا دیکھ کر رہ گیا۔

آہہہ۔۔۔غراتے اسنے اپنی گاڑی کے ٹائر پر ٹھوکر ماری۔

کیوں کیوں کیوں۔۔چیخ کر کہتے وہ لگاتار گاڑی کے بونٹ پر مکے برسانے لگا۔

فرض اور زندگی کے بیچ میں کیوں لا کھڑا کر دیا مجھے آخر کیوں۔

وہ آسمان کی طرف دیکھتا بے بسی سے چیخا۔

اسکا فون دوبارہ بجنے لگا تو وہ لب بھینچتے گاڑی میں بیٹھتا گاڑی بھگا لے گیا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہ بامشکل اپنی ہچکیاں اور سسکیاں دبائے باہر کے منظر دیکھ کر اپنا دھیان بھٹکانے کی کوشش کر رہی تھی۔ آنسو گالوں پر پھسلتے پل میں اسکا چہرہ بھگو دیتے جسے وہ سختی سے رگڑ دیتی۔

لیکن وہ لب بھینچے ہاتھوں کی مٹھیاں سختی سے بھینچے بیٹھی رہی لبوں سے ایک بھی آواز نہیں نکلی تھی۔

احمد والے کے سامنے میں رکی اور وہ شکستہ قدموں سے باہر نکلی۔

چال میں لڑکھڑاہٹ نہیں تھی تو مضبوطی بھی نہیں تھی۔

گھر اندھیرے میں ڈوبا پڑا تھا۔

وہ دبے قدموں سے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

لیکن اسے رکنا پڑا۔ غازی اور زرنور کے کمرے سے آتی اواز پر۔

غاز کوئی نا کوئی بات تو ہے نا۔ اپنے دیکھا نہیں اسے دن بہ دن وہ کیسے مرجاتی جارہی ہے ہماری ایزل تو ایسی نہیں تھی۔

زرنور کی بھرائی آواز گونجی۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے لگتا ہے حازق سے اسکی شادی کا میرا فیصلہ غلط تھا۔غازی کی آواز قدرے دھیمی تھی۔ تھکی ہوئی سی۔اس عمر میں بیٹی کا غم ان دونوں کے دلوں پر قیامت ڈھا رہا تھا۔

وہ اور نہیں سننا چاہتی تھی دل کی وحشتوں سے گھبراتی اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی حازق میر کبھی نہیں۔بڑبڑاتے وہ آئینے کے سامنے ائی۔

خود کو دیکھتے وہ ایک پل کو حیران ہوئی تھی۔

مرجھایا ہوا چہرہ، بھیگی ہیزل آنکھیں اور انکے گرد ہلکے، گلابی لب جو سوکھے ہوئے سے تھے اپنا گلابی پن کھو رہے تھے۔

کیا یہ میں ہوں۔وہ حیرت سے بڑبڑائی۔

پھر تلخی سے ہنسی ہاں میں ہی تو ہوں۔دیکھو تو حازق میر نے اپنی عادت لگاتے مجھے میرا بھی نہیں رہنے دیا۔

وہ ہستے ہوئے آئینے سے مخاطب تھی۔

پھر اچانک خاموش ہو گئی۔

کمرے میں اسکی دبی دبی سسکیاں گونجنے لگیں۔

وہ بے جان سی بیڈ پر گرتی گھٹنوں میں چہرہ دیئے سسک اٹھی۔

آئی ہیٹ یو کھڑوس مان۔آئی ہیٹ ہو۔وہ سسکیوں سے بولی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جانے کتنی ہی دیر وہ سسکتی رہی تھی۔کمرے میں اسکی دبی دبی چیخیں گونجتی رہیں اور پھر شائید اللہ کو اس پہ رحم آگیا کہ وہ غنودگی میں چلی گئ۔

نیم غنودگی میں اسکے لبوں سے دبی دبی سی سسکیاں نکل رہی تھیں۔

جنہیں سننے والا تھا نا کوئ چننے والا۔

💞💞💞

اگلی صبح وہ پھر سے خود کو سمیٹتی حشاش بشاش سی کمرے سے نکلی تھی۔

لیکن آج مرجائے چہرے پر لائیٹ سا میک اپ جو بھی وہ اپنی وجہ سے اپنے ماں باپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

گڈ مارننگ ایوری ون۔پہلے کی طرح چہچہاتے وہ ڈائیونگ ہرائ۔

ناشتے کے دوارن بھی وہ مسلسل زیان اور ارحم سے الجھتی رہی۔

انوشے سے بھی باتیں کرتے وہ پہلے والی ایزل لگ رہی تھی۔

اسے پہلے کی طرح بیہو کرتے دیکھ غازی اور زرنور پر سکون ہوئے تھے۔

ناشتے کے بعد وہ شاہ ولا اگئ۔

Posted On Kitab Nagri

اسے مہر سے ملنے تھا۔

آسلام و علیکم اپھو!! چہک کر کہتے اسکے گلے میں بازو ڈالے۔

واسلام پھو پھو کی جان آخر کو میر اخیال آگیا تمہیں۔مہر خفگی سے بولی۔

وہ ہس دی۔

ایزل بھلا آپکو بھول سکتی ہے۔وہ عقیدت سے اسکے ہاتھ چومتے بولی۔

تو پھر پچھلے ایک ہفتے سے پھو پھو کی یاد نہیں ائی۔اج آپکے سیاں جی آگئے ہیں تو آج پھو پھو کی یاد اگئ۔

میثم شرارت سے بولا۔

ایزل کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا۔

لیکن سب کے سامنے وہ اپنے تاثرات پر قابو پا گئ۔کیونکہ سب شرارت سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

میر آیا ہے واقعی۔۔وہ واپس کب ایا۔وہ بھرپور حیرت سے بولی۔

مہر نے چونک کر اسے دیکھا۔کیا وہ سچ میں نہیں جانتی تھی۔

ہاں جی آگئے ہیں آپکے میر صاحب اور حیرت ہے اپ ابھی تک انجان ہیں۔پریشے ہستے ہوئے بولی۔

وہ بس مسکرادی۔

مہر سے کچھ دیر تک باتیں کرنے کے بعد وہ ہوسپٹل کے لیئے نکل گئ۔

سارا دن ہوسپٹل میں گزارے اسے شام میں جب مہر خود لینے آئ تو وہ حیران ہوئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا میں جلدی اوف لے لیتی۔ وہ اسکے آدھے گھنٹے سے انتظار کرنے پر خفگی سے بولی۔

کوئی بات بیٹا کام زیادہ ضروری ہے۔ وہ مسکرا کر بولی۔

اماں کہاں جا رہے ہیں ہم۔ وہ چونک کر بولی۔

یہ راستہ تو گھر کو نہیں جاتا تھا۔

حازق کے اوفس۔ اسکی کوئی امپورٹنٹ فائنل گھر رہ گئی تھی تو اسنے ڈرائیور کو بھیجا تھا مینے سوچا خود ہی دے آؤں اور آج اپنی گڑیا کے ساتھ کچھ ٹائم سپینڈ بھی کر لوں گی۔

وہ اسکا ناک دباتے بولی۔

ایزل چاہ کر بھی مسکرا نا سکی۔ بس اثبات میں سر ہلاتے وہ خاموش ہو گئی۔

مہر نے شدت سے اسکا خاموش ہونا نوٹ کیا تھا۔

لیکن بولی کچھ نہیں۔

ایزل تم یہ فایل دے آؤ گی اسے۔ وہ آفس کے سامنے گاڑی رکتے دیکھ بولی۔

اپھو آپ خود ہی دے آئیں نا۔ وہ بظاہر مسکراتے بولی۔

تم کیوں نہیں۔ اس بہانے اسے سرپرائز بھی مل جائے گا۔ خوش ہو جائے گا تمہیں دیکھ کر۔ وہ خفگی سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ایزل ناچاہتے ہوئے بھی فائل لیتے باہر نکل ائ۔

گہری سانس لیتے وہ اعتماد سے چلتی اندر ائ۔

اسکا چھوٹا سا وہ آفس جسکا ایک ہی دروازہ تھا جسے کھولتے وہ اندر داخل ہوئ لیکن سامنے کا منظر دیکھتے فائل اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گری۔

اسے لگا جیسے کسی نے قدموں سے جان نکال دی ہو۔ جیسے آسمان اسکے سر پر ٹوٹ پڑا ہو۔

💞💞💞

اسکی شرٹ کے بٹن کھولے ہوئے تھے اور اسکے قریب تر وہی لڑکی اسکی گردن میں بازو ڈالے اسکے ہونٹوں پر جھکی ہوئ تھی۔

اگر ایزل وہاں نا آتی تو وہ لڑکی اسکے ہونٹوں کو چھو لیتی۔

لیکن آہٹ پر چونکتی اسکے ہونٹوں سے تھوڑا فاصلے پر رک چکی تھی۔

آہٹ پر حازق نے بھی چونک کر دیکھا تھا۔

جبکہ ایزل اسکا حال تو یوں تھا جیسا کاٹوں بدن میں لہو۔

وہ آنکھوں میں بے یقینی لیے بس اسے دیکھ رہی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اسکا دماغ بلکل سن ہو گیا۔ ٹانگوں میں جیسے کوئی جان بچی ہی نہیں تھی۔

حازق ایک جھٹکے سے اس لڑکی کو دور کرتا ایزل کی طرف بڑھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

لیکن ایزل قدم پیچھے لے گئی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق وہیں رک گیا۔

ایزل کتنی ہی دیر یونہی اسے دیکھتی رہی۔

پھر بامشکل قدموں کو گھسیٹتے اسکے قریب ائی۔اسکا دل کر رہا تھا وہ چیخے چلائے اسکا گریبان پکڑتے پوچھے آخر کیوں۔

لیکن اسکے حلق سے آواز ہی نہیں نکل پا رہی تھی۔

وہ اس لڑکی کا منہ نوچنا چاہتی تھی لیکن اسے لگ رہا تھا جیسے اسکے ہاتھوں میں جان ہی نا رہی ہو۔

وہ حازق کے مقابل آتے رکی۔ نظریں اسکے سفید سینے پر بنے لپسٹک کے نشان پر گئ تھیں۔

اسنے پلکیں جھپکائیں اسے رونا نہیں آ رہا تھا لیکن اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا رہا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ بڑھاتے اس لپسٹک کے نشان کو چھوتی کسی نے اسکا ہاتھ وہیں روکتے جھٹکا تھا۔

وہ لڑکھڑا کر پیچھے کو گری۔

حازق آگے بڑھتا کہ وہ لڑکی اسکے سامنے ائی۔

ڈونٹ ٹچ ہی از مائین۔وہ ایزل کو دیکھتے سرد لہجے میں بولی۔

ایزل زمین پر گری اسے دیکھنے لگی۔

م۔میں اسکی بیوی ہوں۔اسکے لب ہلکے سے پھیلے۔

آواز اتنی آہستہ تھی کہ وہ بامشکل ہی سن لائ۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری بیوی۔وہ لڑکی اسکی بات کاٹتے استہزائیہ انداز میں بولی۔

ایزل کو لگا جیسے کسی نے اسکے وجود پر تیزاب پھینک دیا ہو۔اسکا جسم جلنے لگا۔

دوسری بیوی۔لبوں سے ہلکی سی جنبش ہوئی۔

ہاں دوسری بیوی۔کیونکہ حازق کی پہلی شادی مجھ سے ہوئی ہے۔

تمہارے نکاح سے ٹھیک ایک دن پہلے اسنے مجھ سے کورٹ میرج کی تھی۔وہ تمسخرانہ انداز میں بولی۔

حازق لب بھینچے خاموش کھڑا بس اسے دیکھ رہا تھا۔

ج۔جھوٹ۔وہ ہکلائی۔آواز بامشکل نکل رہی تھی۔

چچ چچ۔یقین نہیں رہا ہے بے بی کو۔دیکھو تو تمہاری دوسری بیوی کو واقعی تم سے پیار ہو گیا جبکہ تم تو صرف ناٹک کر رہے تھے۔

تم نے بتایا نہیں اسے کے تم صرف استعمال کر رہے تھے اسے گھر والوں کی نظر میں اچھا بننے کے لیئے۔

وہ قہقہ لگاتے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایزل کا وجود کانپنے لگا اسے یکدم شدید ٹھنڈ لگنے لگی تھی۔

حازق نے سختی سے مٹھیاں بھینچی۔اسکی آنکھوں کی سرخی خطرناک حد تک بڑھی تھی۔

ویٹ اسیکینڈ ڈارلنگ۔وہ مزے سے کہتی ٹیبل کی طرف گئی۔

ڈرار سے ایک فائل نکالتے وہ ایزل کی طرف ائی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے منہ پر فائل پھینکتے وہ اسکے قریب بیٹھی۔

دیکھو اسے تمہیں تمہاری اوقات اچھے سے بتادیں گے یہ پیپرز۔

وہ فائل کھولتی اسکے سامنے کر گئ۔

ایزل کی نظریں فائل پر پھسلی۔وہ ٹھیک کہہ رہی تھی انکے نکاح سے ٹھیک ایک دن پہلے کورٹ میرج کی گئ تھی۔

وہ پلکیں جھپکاتے سادگی سے ان پیپرز کو دیکھتی رہی۔

پھر اسنے حازق کو دیکھا۔

ڈارلنگ بتاؤ اسے یہ سچ ہے۔وہ سلینہ نامی لڑکی حازق کی طرف دیکھتے سرد لہجے میں بولی۔

حازق کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔

ڈارلنگ۔سکینہ سے کافی چبا کر کہا۔

سلینہ جو کہہ رہہ ہے وہ سب سچ ہے۔وہ ایزل سے نظریں ہٹاتا زمین کو دیکھتا بولا۔

ایزل کی آنکھوں سے آنسوں پھسلتے چہرے پر گرے تھے۔

اسکا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا اتنی زور سے کہ اسے لگ رہا تھا جیسے یہ آخری بار ڈھڑک رہا ہو۔

اسنے کانپتا ہاتھ سینے پر رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہماری شادی تمہارے نکاح سے ٹھیک ایک دن پہلے ہوئ تھی تو اس حساب سے تم اسکی دوسری بیوی ہوئ۔

دوسری بیوی یعنی دوسری عورت۔اور دوسری عورت کی اوقات تو تم جانتی ہی ہو گی نا۔

وہ ایزل کا چہرہ دبوچے چباچبا کر بولی۔

انف سلینہ۔۔حازق نے جھٹکے سے اسے ایزل سے الگ کیا۔

حازق۔اسنے کچھ کہنا چاہا۔

آئ سیڈ انف۔مجھے یہ اپنے طریقے سے ہینڈل کرنے دو۔

You may leave now

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ سرد برفیلے لہجے میں بولا کہ سلینہ کو اسکی بات ماننی ہی پڑی۔

وہ ایک تنفر بھری نظر ایزل پر ڈالتے باہر کی طرف بڑھ گئ لیکن باہر نکلتے ہی اسکی نظر سامنے کھڑی عورت پر پڑی اسکے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ دوڑ گئ۔

ایک تیر سے دو نشانے۔وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے مہر کے سائیڈ سے گزر گئ۔

جبکہ مہر جو ایزل کے کافی دیر تک واپس نا آنے پر اسکا فون اسے دینے آئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دروازہ کھولا ہونے کی وجہ سے وہ تین سٹیپ بنی ان سیڑھیوں پر ہی ٹھہر گئ۔

اندر کا منظر وہ دیکھ بھی چکی تھی اور سن بھی چکی تھی۔

ٹھاہ ٹھاہ کرتے جیسے ساتوں آسمان اسکے سر پہ گرے تھے۔

وہ ساکت سی کھڑی رہ گئ۔

مہر ماہ شاہ کا بیٹا مرتسم شاہ کا خون کیا واقعی اتنا گر سکتا ہے۔وہ بے یقین تھی۔

حازق آہستہ سے اسکے قریب بیٹھا۔

ایزل زمین کر گھور رہی تھی۔حازق نے ہاتھ بڑھاتے اسے اٹھانا چاہا لیکن وہ بدک کر پیچھے ہٹی۔

لڑکھڑاتے وہ دروازے کو تھامتے اٹھی۔

نفی میں سر ہلاتے اسنے حازق کو دیکھا۔

پ۔پلیزن۔نہیں۔پیچھے کو ہوتے بے بسی سے اسکے لب ہلے۔

ہ۔ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔

تمہارا لمس مجھے زہر کی مانند ڈسے گا۔وہ پیچھے کو قدم لیتے بڑبڑا رہی تھی۔

لیکن اسکی بڑبڑاہٹ حازق کو صاف سنائی دے رہی تھی۔

ایزل پیچھے کو قدم لیتی سیڑھی پر پھسلی اور سیدھا مہر کے قدموں میں جا گری۔

اسکا نچلہ ہونٹ پھٹ گیا جس سے بہت تیزی سے خون نکل رہا تھا لیکن اسے درد محسوس نہیں ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حازق اسکے پیچھے بھاگا لیکن سامنے کھڑی ہستی کو دیکھتے اسکا دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اسمیں سما جائے۔

مہر نے اس پر سے نظریں ہٹاتے اپنے قدموں میں پڑی ایزل کو دیکھا۔

تڑپ کر جھکتے اسے اٹھایا۔

ایزل کا وجود بلکل برف کی ٹھنڈا مانند ہو گیا۔

اسنے زخمی نظروں سے مہر کو دیکھا۔

مہر بے ساختہ نظریں چراتے اسکے بازوں سے ہاتھ ہٹا گئ۔

ایزل کو پیچھے کرتے وہ حازق کی طرف بڑھی۔

حازق کو اپنے قدموں سے جان نکلتی محسوس ہوئ۔

مہر اسکے مقابل آتے رکی۔

کیا تم میرے بیٹے ہو۔اسکے چہرے پر انگلیاں مس کرتے کپکپاتے ہونٹوں سے پوچھا۔

کیا تم مرتسم شاہ کا خون ہو۔وہ پھر سے گویا ہوئ جیسے یقین نہیں آرہا ہو۔

مام۔حازق نے تڑپ کر اسکے ہاتھ تھامے۔

مہر نفی میں سر ہلاتے جھٹکے سے پیچھے ہوئ۔

مر گئ تمہاری ماں۔مار دیا تمنے آج مہر ماہ شاہ۔وہ چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ک۔کیا کمی رہ گئ تھی میری تربیت میں حازق، کیا کمی رہ گئ تھی ایزل کی وفا میں۔اسکا گریبان پکڑتے وہ دھاڑی تھی۔

آخر کیوں کیوں حازق۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ تمہاری ماں کے لئیے کیا اہمیت رکھتی ہے تمنے اسے دوسری عورت بنادیا کیوں حازق کیوں۔

اسکے چہرے پر پہ در پہ تھپڑ برساتے وہ روتے ہوئے دھاڑی تھی۔

حازق کا چہرہ اور سینہ اسکے ناخنوں سے زخمی ہو گیا لیکن وہ پھر بھی رکی نہیں۔

تم جیسی اولاد سے اچھا مہرماہ شاہ ساری زندگی بے اولاد رہتی حازق۔

مجھے شرم آرہی ہے کہ تم میری اولاد ہو۔تم مرتسم شاہ کا خون ہو۔

نہیں تم۔تم میرے بیٹھے ہو ہی نہیں سکتے کسی صورت نہیں میرا بیٹا ایسا نہیں ہو سکتا۔اسکے سینے پر سر ٹکائے وہ سسکیوں سے رو دی۔

کیوں کیا تمنے ایسا حازق کیوں۔وہ سر اٹھاتے اسے دیکھتے کرب سے چیخی۔

میں بتاتی ہوں پھوپھو۔ایزل کی لرزتی آواز پر وہ دونوں چونکے۔

اسکے لبوں سے خون کی لڑی پھسلتی تھوری پر جا گری لیکن اسے صاف نہیں کیا گیا تھا۔

یہ جو انسان ہے نا یہ ہمیشہ اپنی آنا میں رہا ہے پھوپھو یہ سب کو اپنے آگے جھکاتا ہے کیونکہ یہ چاہتا ہے کہ کوئ اسکے سامنے بول نا پائے۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن ایزل شاہ کبھی اسکے آگے نہیں جھکی۔وہ اپنے سینے پر انگلی رکھتے زخمی لہجے میں بولی۔

اس لیے اسنے اسنے مجھے دوسری عورت بنادیا۔دوسری عورت کہتے اسکے لہجے میں اتنی تکلیف تھی کہ حازق برداشت نہیں کرپایا۔

ہر بار یہ حد سے زیادہ میرے نزدیک آیااور بے رحمی سے میرے وجود پر اپنی شدتیں چھوڑتا رہا۔

میں سمجھتی تھی یہ اسکا جنون ہے۔۔لیکن نہیں وہ تو اسکی میرے جسم سے چاہ تھی جو اسکو کھینچ لاتی تھی۔

اپھوم۔مجھے اپنا آپ ایک بازاری عورت کی طرح لگ رہا ہے۔

جسکے تقدس کو پامال کرنے لیئے اسنے نکاح جیسے رشتے کا استعمال کیا۔

وہ ہسی تھی۔اسکی ہسی میں اس قدر درد اور تکلیف تھی کہ مہر کا دل لرز اٹھا۔

میں جانتی ہوں کچھ دنوں تک یہ سب ختم ہو جائے گا اور یہ میری طرف لوٹ آئے گا۔کیونکہ میں حازق میر کو اتنا تو جانتی ہوں کہ وہ یہ کسی مقصد کے تحت کر رہا ہے پھوپھو لیکن پھر بھی اسکا جو بھی مقصد تھا اسنے ایزل شاہ کا وجود کرچیوں میں تقسیم کر دیا اپھو۔

ایسا گرایا ہے کہ شائید ہی اب کبھی میں اٹھ سکو گی۔

شائید کبھی مردزات پر بھروسہ کر سکوں گی۔

اسکی انکھوں سے آنسو گرتے جارہے تھے جبکہ لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

پتہ ہے اپھو مجھے۔۔۔ مجھے خود پہ بہت ہنسی آرہی ہے میں اسکی قربت میں خود کو دنیا کی خوشنصیب لڑکی سمجھتی تھی۔

ہاہاہا کتنی بیوقوف تھی نا میں۔وہ ہسی تھی۔اور ہستی چلی گئ۔

ایزل شاہ اس دنیا کی بدنصیب اور بیوقوف ترین لڑکی ہے۔

وہ ہستی گئ۔

مہر کا بے ساختہ ہاتھ دل پہ پڑا۔

جبکہ حازق کو لگا جیسے کسی نے اسکا دل کچل دیا ہو۔وہ جانتی تھی کہ وہ یہ سب کسی مقصد کے تحت کر رہا ہے اتنا بھروسہ کرتی تھی وہ اس پہ۔

اسکا دل زخمی پرندے کی مانند پھڑ پھڑانے لگا۔

ایزل۔وہ اسکی طرف بڑھا۔

نہ۔میرے قریب مت او حازق مجھے اپنا اپ بازاری عورت کی طرح لگتا ہے۔وہ ہستے ہوئے رو دی۔

اتنا روئ کہ اسکی چیخیں سسکیاں اس شہر کی ہواؤں نے سنی تھی۔

آسمان بر آلودہ ہوتا اسکا ساتھ دیتا زور و شور سے برسنے لگا۔

مہر لڑکھڑاتے قدموں سے اسکی طرف بڑھتی اسکے خود میں بھینچ گئ۔

وہ ساکت سا کھڑا قطرہ قطرہ اسے خود سے دور بہت دور جاتا دیکھتا رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

بارش تلے بھیگتے اسکے آنسو ان بارش کے قطروں میں جزب ہوتے کسی کو دکھائی نہیں دیئے۔

اسکا دل پھڑ پھڑا رہا تھا اسے سچ بتاتے روک لو لیکن وہ تو پہلے سے جانتی تھی کہ یہ سب کسی مقصد کے تحت ہے پھر بھی تکلیف تو حازق میر نے اسے دی تھی۔

دوسری عورت تو وہ کہلا رہی تھی نا۔

اپھو مینے تو اسکا کبھی اتنا بڑا نقصان نہیں کیا پھر اسنے کیوں میرے وجود کو میرے دل کو ٹکڑوں میں بانٹ دیا اپھو۔

اپھو میرا جسم کسی دانے کی مانند پک رہا ہے لیکن دیکھیں مجھے تکلیف محسوس نہیں ہو رہی۔

میرا دل بند ہونے کے قریب ہے اپھو لیکن یہ بند نہیں ہو رہا۔

دیکھیں میں اتنی تکلیف کے بعد بھی زندہ ہوں کیوں اپھو۔

وہ بھیگی سڑک پر فقیرنی کی طرح بیٹھی سسکیوں سے روتی مہر سے سوال کر رہی تھی۔

جنکا جواب مہر کے پاس نہیں تھا۔

اپھو مجھے یہاں سے لے جائیں میرا دل بند ہو جائے گا میرا سانس رک جائے گا۔وہ معصومیت سے اسے دیکھتے بولی۔

مہر کا اپنا وجود ساتھ چھوڑ رہا تھا لیکن وہ ایزل کا سہارا دیتے گاڑی کے پاس لے ائی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق ساکت کھڑا رہ گیا اور وہ اس سے دور چلی گئ۔

وہ گھٹنوں کے بل بھیگی زمین پر گرا۔

آہہہہ۔اسکی ڈھاڑ سے اپنے گھونسلوں میں چھپے پرندے لرز اٹھے۔

میری بربادی کا تماشہ دیکھو اج۔وعدہ رہا حازق میر خود کو برباد کرنے والوں کی بوٹیاں چیل کوؤں کے آگے ڈاکے گا تو سکون پائے گا۔وہ دھاڑا تھا۔

زمین پر پہ درپہ پاگلوں کی طرح نکے برساتے وہ چیخ رہا تھا۔

اس سے اسکا جنون الگ کر دیا گیا تھا۔اپنے جنون کو وہ اپنے ہاتھوں کی برباد کر چکا تھا۔

وہ جنون جو اسکے جسم سے ہوتا خون کی مانند دوڑتا تھا اسکی رگوں میں۔

وہ خود کو دوسری عورت کہہ رہی تھی کیا وہ جانتی نہیں تھی حازق میر اپنے جنون کو لے کر کتنا پوزیسیسو ہے۔

وہ خود کو بازاری عورت کہہ رہی تھی۔کیا وہ نہیں جانتی تھی حازق میر اسکی زبان کھینچ سکتا ہے اسکی اس گستاخی پر۔

وہ جانتی تھی لیکن وہ آزاد ہو چکی تھی اسکے اس جنون سے کیونکہ وہ اپنے جنون کو اپنے ہی ہاتھوں توڑ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سارے راستے روتی رہی ہچکیوں سے، دبی دبی سسکیوں سے آنسوں تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے اپنے وجود کی بے قدری اسے جلائے جا رہی تھی۔

مہر اسے اپنے فلیٹ لے ائی۔

بامشکل اپنے بکھرے وجود کو سنبھالتے وہ ایزل کو سہارا دیئے ہوئے تھے ورنہ اسکے بائیں جانب جس قدر شدید در اٹھا رہا تھا وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

یہ درد جسمانی نہیں روحانی تھا۔ وہ اپنی تربیت پر یقین نہیں کر پا رہی تھی۔

وہ بیٹا جو اسکے شاہ جیسا دکھتا تھا جو ہر کام اپنے باپ جیسا کرتا آخر کو وہ وفا کیوں نہیں اپنے باپ سے سیکھ پایا۔

حازق میر اسکا وہ بیٹا تھا جسے دیکھ وہ فخر سے کہتی تھی یہ میرے شاہ کی پرچھائی ہے۔ لیکن آج آج حازق نے اسکے اس غرور کو اس فخر کو مٹی میں ملا دیا۔

اپھو میں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔ وہ اسکے سینے سے سر اٹھائے معصومیت سے بولی۔

اپھو قربان جائیں اپھو۔ کیسے چھوڑ دیں اپنی بیٹی کو اتنی تکلیف میں۔ وہ اسکا سر چومتے تڑپ کر بولی۔

ایزل نفی میں سر ہلا گئ۔

اپھو میرا وجود بکھر گیا ہے میں اس بکھرے وجود کی پرچیاں سمیٹنا چاہتی ہوں خود اپنے سہارے کھڑے ہونا چاہتی ہوں بس کچھ دن سوگ منانے دیں کچھ دن پھر یہ ایزل اپنے وجود کو سمیٹ لے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نفی میں سر ہلاتے بھیگی زکام زدہ آواز میں بولی۔

مہر کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر اثبات میں سر ہلا گئ۔

بامشکل قدم گھسیٹتے سوزی کو ایزل کا دھیان رکھنے کا کہتے وہ گاڑی کی طرف اگئ۔

شکر تھا کہ وہ ڈرائیور کے ساتھ آئ تھی۔

شاہ ولا کا کہتا وہ سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں موند گئ۔

شاہ ولا کے سامنے گاڑی رکتے دیکھ اسنے گہری سانس بھری۔

کانپتا ہاتھ سینے پر رکھتے وہ گاڑی سے باہر نکلی۔

اس سے قدم اٹھانا مشکل ہو رہا تھا۔

شاہ۔۔لبوں سے سسکی کی مانند نکلا۔

وہ دیواروں کا سہارا لیتے گرتے پڑتے اپنے کمرے تک گئ۔

کپکپاتے ہاتھوں سے دروازہ کھولتے وہ اندر ائ۔

مرتسم جو بے چینی سے ادھر ادھر ٹہلتا کسی کو فون ملا رہا تھا چونکا۔

مہر۔کہاں تھیں آپ۔کب سے فون کر رہا ہوں۔فون کیوں بند تھا اور یہ کیا حالت کر لی ہے۔وہ اسے تھامتا جلدی سے بیڈ پہ بٹھاتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے تب سے بے چینی ہو رہی تھی جب سے آپ گئ تھیں فون کیوں بند کر رکھا تھا جان نکالنا چاہتی ہیں۔گلاس میں پانی ڈالتے وہ ہنوز بے چینی سے استفسار کر رہا تھا۔

میر۔۔مہر کی سسکی پر اسکے ہاتھ رکے۔

وہ بیڈ پر گری لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

مہر۔مہر کیا ہوا ہے۔وہ تیزی سے اسکی طرف لپکا۔

سائیڈ ٹیبل سے انہیلر نکالتے اسکے لبوں سے لگایا۔

بامشکل اسکی سانس بحال ہوئ تھی۔

مہر پلیز بتائیں کیا ہوا میری جان نکل رہی ہے۔اسے خود سے لگاتے وہ بہت ضبط سے بولا تھا۔

ش۔شاہ حازق۔اسنے سسکی لی۔

مرتسم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

ہچکیاں لیتی مہر کے لب آہستہ سے ہلنے لگے۔

💞💞💞

مرتسم بے یقینی سے اسے دیکھے گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ح۔حازق نہیں ہو گا۔کچھ دیر بعد وہ بامشکل بول پایا۔

وہ م۔میرا اب۔بیٹا کیسے۔اسنے سہارے کے لیئے صوفے کو تھاما بے یقنی سے اسے دیکھتا صوفے پر گرا تھا۔

اسکے بال کنپٹوں سے سفید ہونے لگے تھے۔

اور اس عمر میں اسکے بیٹے نے اسے کونسا غم دکھایا تھا۔

وہ سر ہاتھوں میں تھام گیا۔

شاہ وہ ایسے ک۔کیسے کر سکتا ہے م۔مینے اسکی آنکھوں میں ایزل کے لیئے محبت دیکھی تھی چاہ دیکھی تھی، جنون دیکھا تھا پھر وہ کیسے۔

وہ زمین پر بیٹھتے مرتسم کے گھٹنوں پر سر رکھے تڑپ تڑپ کے رو دی۔

مرتسم چہرہ ہاتھوں میں چھپا گیا۔اسکے ہاتھ اسکے آنسوں سے تر ہوتے چلے گئے۔

وہ دونوں آخر کس کس چیز پر سوگ مناتے۔

اپنی تربیت پر بیٹے کی وفائی پر۔،ایزل کی تکلیف پر اپنی تکلیف پر۔

کتنی ہی دیر وہ یونہی چہرہ چھپائے بیٹھا رہا۔

کچھ دیر تک اپنا غم غطاں کرتا رہا۔

چہرہ صاف کرتے اسنے مہر کو دیکھا جو اب اسکے گھٹنے پر گال ٹکائے ہچکیاں لیتی اسکا دل دہلا گئ تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسنے ساری زندگی اپنی مہر کی آنکھوں میں ایک آنسو نا آنے دیا۔رخصتی کے بعد سے لے کر آج تک وہ جب سے اسکی پناہوں میں آئی تھی اسنے اسے سرد ہوا بھی نہیں لگنے دی تھی اور آج۔۔آج اسکی اولاد نے ایک ہی جھٹکے میں اسکی برسوں کی ریاضت مٹی میں ملادی تھی۔

ایزل کا سوچتے اسکا دل پھٹا جارہا تھا۔

چاہے سب کی نظر میں حازق اور مرحا انکی پہلی اولاد تھے۔

لیکن وہ دونوں ہی جانتے تھے ہانم کے بعد انہوں ایزل کو ہی اپنی اولاد ماننا تھا۔

وہ انہیں مرحا جیسی نہیں مرحا سے بڑھ کے عزیز تھی۔

ایزل کہاں ہے۔۔؟مہر کے بالوں کو سہلاتے پوچھا۔

فلیٹ میں چھوڑ ائی ہوں۔بھیگے متورم لہجے میں کہا۔

آپ اسے اکیلا چھوڑ آئی ہیں۔مرتسم چونکا۔

وہ اکیلی رہنا چاہتی تھی شاہ۔اسنے مجھ سے کہا اپھو کچھ دن کا سوگ منانے دیں۔

میں مجبور ہو گئی شاہ میں اسے ایسے۔نہیں دیکھ سکتی۔وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

مرتسم نے لب بھینچتے اسے اٹھاتے خود سے لگایا۔

سب ٹھیک ہو جائے گا مہر۔حوصلہ رکھیں ہمیں ایزل کو بھی سنبھالنا ہے۔

اسکے بال سہلاتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کے اس عمل کے پیچھے کوئی نا کوئی وجہ تو ضرور ہے ہے وہ جانتا تھا بس اب وہ وجہ معلوم کرنی تھی

۔

اور وہ جانتا تھا اسے کیا کرنا ہے۔

💞💞💞

وہ دروازے کے ساتھ نیچے بیٹھی گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے گھٹنوں پر اپنا گال ٹکائے وقفے وقفے سے لمبی ہچکیاں لیتی سوگواری کی مورت لگ رہی تھی۔

آنکھیں بھی رو رو کر سوج چکی تھی۔

رگڑ رگڑ کر عارض گلابی ہو چکے تھے۔نچلے لب سے بہتا خود اسکی تھوڑی پر جم چکا تھا۔

کمرے میں اسکی سسکیاں گونجتی رہی۔

فجر کی اذانیں سنتے اسے اپنے دل پہ بوجھ سا پڑتا محسوس ہوا۔

سانس سینے میں اٹکنے لگی تھی۔

وہ سینے پر ہاتھ رکھے گہری سانسیں لیتی اٹھتے ونڈو کی طرف بڑھی۔

ونڈو کھولتے سرد سی ہوا اسکے وجود سے ٹکرائی تو اسے سکون سا ملا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ دیر وہیں کھڑی رہی۔

آنکھوں کے سامنے بار بار وہی منظر گھوم رہا تھا نا جانے کتنی بار وہ اسکے قریب جا چکا ہو گا جانے کتنی بار وہ لڑکی اسکے لبوں کو چھو چکی ہو گی۔

وہ سینہ جس پر وہ کسی کی نظر بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی اس پر کسی اور کے ہونٹوں کا لمس دیکھتے اسکے دل پر قیامت گزر رہی تھی۔

اسنے اپنی پچھلی گردن پر ہاتھ رکھتے سہلایا۔

اسکا سر درد کی شدت سے پھٹ رہا تھا۔

بال مٹھی میں جکڑتے اسنے گہری سانسیں بھری۔

آنکھوں کے سامنے ہر ایک پل گھومنے لگا جب وہ اپنے ہونٹوں سے اسکے وجود پر اپنی شدتیں چھوڑتا تھا۔

اور وہی ہونٹ کسی اور پر بھی اپنا لمس چھوڑتے۔وہ پاگل ہو رہی تھی۔

آہہہ۔۔۔ ٹیبل پر پڑا واس اٹھاتے اسنے شیشے میں دے مارا۔

کمرے کی ہر چیز تہس نہس کرتے وہ پاگلوں کی طرح چیخ چلا رہی تھی۔

کیوں میر۔۔کیوں۔وہ حلق کے بل چیخ رہی تھی۔

اسکا سانس بری طرح سے گھٹنے لگا اپنا گلا جکڑتے وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

لڑکھڑاتے قدموں سے وہ دروازے کی طرف بڑھی وہ باہر جانا چاہتی تھی۔

لیکن قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ابھی قدم آگے بڑھایا ہی تھا کہ ٹیبل سے ٹکراتے وہ منہ کے بل زمین پر گری۔

دائیں بازو میں ٹوٹا ہوا کانچ بری طرح سے پیوست ہوا تھا۔

ویسا ہی ایک کانچ اسکے پیٹ پر ناف کے بلکل قریب لگا تھا۔

جسم پر کئی جگہوں پر کانچ سے خراشیں پڑی تھیں۔

اسکے منہ سے فلک شگاف چیخیں نکلیں۔

ماں۔۔لبوں سے اسکی نکلی۔

ادھر گہری نیند میں سوئی زرنور ایک چیخ کے ساتھ اٹھ بیٹھی۔

ا۔ایزل۔سینے پر ہاتھ رکھتے اسکے لب کپکپائے۔

غازی جو وضو کر کے نکل رہا تھا پریشان ہوا۔

زر کیا ہوا۔اسنے حیرت سے زرنور کا پسینے سے بھیگا چہرہ دیکھا۔

ا۔ایزل۔غ۔از میری ایزل ٹھیک نہیں ہے۔وہ م مجھے پکار رہی ہے م۔مجھے یہاں تکلیف ہو رہی ہے۔

وہ سینے پر ہاتھ رکھتے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں بولی۔

زر میری جان کوئی برا خواب دیکھا ہے کچھ نہیں ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی حیرت ہر قابو پاتا اسے ساتھ لگا تا نرمی سے بولا ورنہ دل تو صبح سے اسکا بھی گھبرا رہا تھا۔

ن۔ نہیں غازمجھے اسکے پاس لے چلیں۔مج۔ھے اسے دیکھنا ہے۔وہ حواس باختہ ہو رہی تھی۔

زرا اسکی ڈیوٹی ہے ہوسپٹل میں مجھے رات میں اسکا میسج آیا تھا ایمر جنسی کی وجہ سے اسے رات بھی وہی رکنا تھا۔

غازی نے اسے سمجھایا۔

میں کچھ نہیں جانتی مجھے ابھی اسے دیکھنا۔ا۔اپ فون ملائیں۔م۔میں بات کرلوں گی۔

وہ بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔

آخر کو ماں کا دل تھا بیٹی کی تکلیف پہ کیسے خاموش رہتا۔

غازی پریشانی سے اسے دیکھتا ایزل کو فون کرنے لگا لیکن اسکا فون بند جا رہا تھا۔

اسے زرنور کو سنبھالنا مشکل ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

سوزی جو ساری رات بے بسی سے اسکا چیخنا چلانا سن رہی تھی۔

اسکی دل دہلا دینے والی چیخیں سنتی وہ اسکے کمرے کی طرف بھاگی۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل۔اسے خون میں لے پت دیکھتے اسکی چیخیں آسمان کو چھونے لگیں۔

مرتسم اور مہر جو فجر کی نماز کے بعد سیدھا فلیٹ آئے تھی تیزی سے کمرے کی طرف بھاگے۔

م۔ماں۔ایزل نے لمبی ہچکی لی اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئ۔

آج اپھو کی بجائے منہ سے ماں نکلا تھا۔

جسم کے زخم سے زیادہ روح پر لگا زخم اسکی جان ہلکان کیے جا رہا تھا۔

اور ایسے میں اسے صرف ایک ہی نام یاد آیا تھا۔

ماں۔

ایزل۔وہ دونوں چیختے اسکی طرف بڑھے تھے۔

وہ کانچ پر خون میں لت پت پڑی تھی۔

ش۔شاہ۔مہر کانپتے وہیں رک گئ تھی ایزل کو اس حالت میں دیکھنا اسکے لئیے سوہان روح تھا۔

جان تو مرتسم کی بھی نکل رہی تھی وہ اسے اپنی پہلی اولاد کی طرح عزیز تھی۔

مہر سنبھالیں خود کو ایزل کو ہماری ضرورت ہے۔

مرتسم بامشکل خود پر قابو پاتا ایزل کو اٹھاتا باہر کی طرف بھاگا تھا۔

مہر بھی اسکے پیچھے بھاگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

ہوسپٹل کے سامنے گاڑی روکتے مرتسم تیزی سے مہر کی گود سے اسے اٹھاتا اندر کی طرف بھاگا تھا۔

وارڈ بوائز اسے دیکھے سٹریچر لے آئے۔

ڈاکٹر کو بلاو۔۔

مرتسم سے سٹریچر پر لٹاتا ڈھاڑا۔۔

سر آپ حوصلہ رکھیں ہمیں انہیں ہینڈل کرنے دیں۔نرس اسے کہتی ایزل کو لیئے وہ لوگ ایمرجنسی وارڈ میں گم ہو گئے۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو سنبھالنے میں ہلکان ہو رہے تھے۔

ا۔ان کو بتا دیں شاہ۔م۔میں اس سے زیادہ انکی مجرم نہیں بننا چاہتی۔

وہ ہچکیاں دباتے بامشکل بولی۔

مرتسم اسے تسلی دیتا فون کان کو لگائے ایک سائیڈ چلا گیا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

غازی نے بامشکل اسے سنبھالتے نماز پڑھنے کے لیئے اٹھایا کہ شائید اسکے دل کو سکون ملے۔

بے شک دلوں کا سکون خدا کے ذکر میں ہے۔

وہ جائے نماز تہہ کرتا بے حال سی زرنور کو دیکھ رہا تھا جب اسکا فون بج اٹھا۔

وہ دونوں چونکے۔

اتنی صبح صبح مرتسم کا فون دیکھتے وہ گھبرایا۔

زرنور نے بے چینی سے اسے دیکھا۔وہ فون کان سے لگائے اسے دیکھنے لگا۔

جبکہ اگلے ہی پل اسکے ہاتھ سے فون چھوٹ کر زمین پر گرا۔اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھاتا محسوس ہوا۔

غ۔غاز کیا ہوا۔زرنور اسکی حالت دیکھتے سہمی تھی۔

اسنے جلدی سے فون اٹھاتے کان سے لگایا۔

م۔مرتسم بھائی کیا ہوا سب ٹھیک ہے۔کال چلتی دیکھ وہ جلدی سے بولی۔

زرنور گڑیا آپ لوگ ہوسپٹل اجائیں ایزل ٹھیک نہیں ہے۔اتنا کہتے وہ فون رکھ چکا تھا۔

زرنور لڑلھڑائی۔

د۔دیکھا۔م۔میں کہہ رہی تھی نام۔میری ایزل ٹ۔ٹھیک نہیں۔

م۔ مجھے لے جائیں اسکے پاس غاز۔وہ چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی چیخ سنتے ارسل اور آیت جو نماز کے بعد واک کے لیے جا رہے تھے چونکے۔

چلو دیکھتے ہیں۔وہ آیت سے کہتا انکے کمرے کی طرف بڑھا۔

غ۔غاز بولیں نا پوچھ اٹھیں مجھے لے کر جائیں ایزل کے پاس۔اسنے غازی کا بازو پکڑتے ہلایا جو بلکل ساکت سا دل پہ ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔

اسکی چیخ پر ہوش میں ایا۔

ہ۔ہاں چلو۔حلق تر کرتے کہتا وہ دروازے کی طرف بڑھا۔

وہ باہر نکلے تو ارسل اور آیت اندر کی طرف آتے رکے تھے۔

کیا ہوا غازی سب ٹھیک ہے۔

ارسل دونوں کے ہوائیاں اڑتے چہرے دیکھ بولا۔

زرنور مسلسل رو رہی تھی جسے آیت نے تھاما۔

زرنور کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو بتاؤ سب ٹھیک ہے۔آیت نے روہانسے ہوتے پوچھا۔

م۔میری ایزل۔وہ۔ٹ۔ٹھیک نہیں ہوس۔پٹل۔وہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولی۔

کیا ہوا ہے ایزل کو اور کونسے ہو سپٹل میں ہے۔وہ دونوں چونکے تھے۔

مرتسم کا فون آیا تھا چلو راستے میں بتاتا ہوں۔غازی کہتا گاڑی کی چابیاں لیے باہر کی طرف بڑھا۔

بالکونی میں کھڑا ولی چونکا تھا ان چاروں کو ایک ساتھ باہر جاتے دیکھ۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے ارسل کو فون ملایا جو گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا۔

ارسل اسے مختصر سا بتاتے گاڑی بھگا لے گیا۔

زہرہ۔زہرہ۔وہ اسے پکارتا کمرے میں ایا۔

تلاوت کرتی زہرہ چونکی۔

خدا خیر کرے کیا ہوا سائیں۔وہ قرآن چوم کر واپس جگہ پر رکھتی اسکی طرف پلٹی۔

ایزل ہوسپٹل میں ہے میں جا رہا ہوں۔ارسل لوگ جا چکے ہیں تم گھر پہ رکو بچے اکیلے ہو جائیں۔

اور انوشے کا خیال رکھنا۔

وہ کہتا تیزی سے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

کیا ہوا ایزل کو سائیں وہ تو بلکل ٹھیک تھی صبح۔وہ اسکے پیچھے بھاگی۔

وہاں جا کر ہی پتہ لگے گا فلحال کچھ نہیں کہہ سکتا تم بس دعا کرو۔وہ کہتا گاڑی کی چابیاں کیتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زہرہ دل پہ ہاتھ رکھے آنسوں پر بندھ باندھتی زیر لب دعا کرنے لگی۔

ایزل ان سب کو بہت عزیز تھی وہ اس گھر کی پہلی بیٹی تھی جس میں سب کی جان بستی تھی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر کیا ہوا ہے میری بیٹی ٹھیک تو ہے نا۔

مرتسم ڈاکٹر کے باہر آتے ہی انکی طرف لپکا تھا۔

مہر وہیں کھڑی سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

کیا آپکی بیٹی کسی مینٹل ٹراما سے گزر رہی تھی۔؟ڈاکٹر نے ماسک اتارتے سنجیدگی سے پوچھا۔

جی۔۔وہ لب بھینچتے بس اتنا ہی بول پایا۔

کیا آپ یہ جانتے ہیں انکا یہ مینٹل ٹراما انکی جان بھی لے سکتا ہے۔

She had a nervous break down.

ڈاکٹر کے الفاظ ان پر کسی بجلی طرح گرے تھے۔

اور پھر انکے زخم۔

بازو اور پیٹ پر لگا کانچ زیادہ گہری نہیں تھا تو کم بھی نہیں تھا۔شکر کریں آپ لوگ کسی بڑے نقصان سے بچ گئے ہیں۔

انکے باقی باڈی پر بھی کہیں کہیں کانچ کے سکریچ ہیں۔یہ سب زخم تو ٹھیک ہو جائیں گے لیکن جس حد تک انکا مینٹل ٹراما بگڑا ہوا ہے مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ جلدی سنبھل پائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سختی سے کہہ رہے تھے۔

مرتسم اور مہر خاموش ہو گئے وہ کہہ بھی کہا سکتے تھے۔

خیر آپ دعا کریں دوا تو ہمنے دے دی۔وہ پر فیشنل لہجے میں کہتے آگے بڑھ گئے۔

ایک منٹ۔میر کون ہے۔وہ اچانک کچھ یاد آنے پر رکے۔

وہ دونوں چونکے۔

ہر ہسبنڈ۔۔مرتسم کا لہجہ سپاٹ ہوا تھا۔

آئی تھنک وہ اپنے ہسبنڈ کے کافی کلوز ہیں مینز مینٹلی انسے کافی اٹیچ ہے۔بے ہوشی میں بھی وہ بار بار میر کہتے ہچکیاں لیتی رہی تھی۔

میرے خیال میں آپکو انہیں یہاں بلا لینا چاہئے۔

ڈاکٹر ایک نظر نظر انکے سپاٹ چہرے پر ڈالتے وہاں سے چلے گئے۔

یہ کیا کر دیا تم نے حازق۔اپنی محبت کو اپنے جنون کو اپنے ہاتھوں سے موت کے منہ میں انڈیل دیا۔

مہر بے جان سی بینچ پر گرتی سر ہاتھوں میں تھام گئ۔

کچھ ہی دیر میں وہاں غازی اور زرنور لوگ پہنچ گئے۔

مرتسم نے مختصر سا انہیں بتایا تھا کہ وہ کانچ کے ٹکڑوں پر پھسل گئ تھی۔

وہ چاہتا تھا ایزل کے ٹھیک ہونے پر وہ سب کو سچائی بتائے۔

Posted On Kitab Nagri

یااللہ میری بیٹی پتہ نہیں کتنی تکلیف میں ہو گی۔میں آپکو کہہ رہی تھی غازمیر ادل گھبرا رہا ہے میری بیٹی درد میں ہے۔زرنور روتے ہوئے بولی۔

مہر اسی پوزیشن میں بیٹھی رہی نا اسنے سر اٹھایا نا کسی کو دیکھا نا کچھ بولی نا تسلی دی۔

ارسل نے چونک کر دونوں کر اسے دیکھا تھا۔وہ دونوں جیسے نظریں چرا رہے ہوں۔

اور مہر وہ کیوں۔ایسے بیٹھی تھی۔

وہ غازی کو تسلی دیتا اسکی طرف بڑھا۔

مہر۔اسنے آہستہ سے پکارا۔

وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی رہی۔

مہر ڈونٹ وری وہ ٹھیک ہو جائے گی زخم بھر جائیں گے۔ارسل اسے اپنے حصار میں لیتا نرمی سے بولا۔

مہر کی ساکت آنکھوں سے انسو موتی کی طرح ٹوٹ کر گرے۔

جسم پر لگے زخم بھر جاتے ہیں ارسل روح پر لگے زخم کبھی نہیں بھرتے۔وہ سسک پڑی۔

ارسل نے چونک کر اسے دیکھا۔

ارسل آج میں بھی وہی کھڑی ہوں جہاں سالوں پہلے تو اپنے بیٹے کی غلطی کی وجہ سے کھڑا تھا۔

وہ اسکے کندھے پر سر ٹکائے مدھم لہجے میں سسکتے بولے۔

لہجوں اور لفظوں کے وار کبھی نہیں بولتے۔لہجے بھول بھی جائیں پھر بھی لفظ نہیں بھولتے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ ارسل بات کی تہہ تک پہنچتا لب بھینچ گیا۔

یقیناً ایزل حازق کے ہاتھوں سے ٹوٹی ہے لیکن کیوں وہ سمجھ نہیں پایا۔

مہر تیری طعبیت پہلے ہی ٹھیک نہیں کچھ دن پہلے ہی تو ہارٹ اٹیک سے بچی سے بس کر دے سنبھال خود کو۔

ارسل نے اسے ڈپٹا لیکن وہ زارو قطار رو رہی تھی۔

ارسل کی بات پر غازی اور ولی بھی چونکے تھے۔

ایزل کی ٹینشن میں مہر پر تو انکا دھیان ہی نہیں گیا۔

غازی اسکی طرف بڑھنے لگا لیکن سینے سے لگی روتی ہوئی زرنور کو دیکھتے بے بسی سے اسنے ولی کو دیکھا۔

وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا آنکھوں سے تسلی دیتا مہر کی طرف بڑھا۔

ایزل بے شک انکا خون تھی انکی اولاد تھی لیکن مہر انکی خون نہیں تھی پھر بھی بیٹی سے بڑھ کے بیٹی جیسی ہی پیاری تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میری جان کیوں ہلکان کر رہی ہو خود کو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ولی اسکے دوسری طرف بیٹھتا اپنے حصار میں لیتا بولا۔

مرتسم سرخ آنکھوں سے بس اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ دونوں بیٹے کی اس ایک غلطی پر بلکل ٹوٹ چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مہر کو سنبھالنے والے تو بہت تھے لیکن اسکا تو سہارا ہی وہی تھا اسکے قد جتنا لمبا، اسکے جیسا دکھنے والا، اسکا مضبوط سہارا اور وہ اسی کے ہاتھوں ٹوٹ گیا تھا۔

وہ لب بھینچتے آنکھیں مینچتے دیوار سے ٹیک لگا گیا۔

اولاد کا دیا گیا غم انسان کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر دیتا ہے۔

💞💞💞

ایزل کے نروس بریک ڈاؤن کا بس وہی دونوں جانتے تھے اور دونوں ہی اندر ہی اندر گھٹ رہے تھے۔

پورا دن وہ لوگ انتظار کی سولی پر لٹکتے رہے۔ شاہ ولا میں بھی سب کو خبر ہو چکی تھی۔ لیکن مرتسم نے فلحال انہیں یہاں آنے سے منع کر دیا تھا ویسے بھی ایزل بے ہوش تھی۔

اسے رات میں ہوش آیا تھا۔

لیکن وہ ابھی بھی نیم غنودگی میں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صرف ایک ہی بندے کو اس سے ملنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اور وہ ایک زرنور تھی۔

زرنور تقریباً دو گھنٹے اسکے پاس بیٹھی رہی۔ وہ غنودگی میں بھی ہلکی ہلکی سسکاریاں بھرتی زرنور کو تڑپا دیتی

۔

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اسکے بازو اور پیٹ پر بندھی پٹی دیکھتے وہ تڑپ تڑپ کے رو دی تھی۔

دو گھنٹے بعد ڈاکٹر نے اسے باہر جانے کا کہا۔

ارسل اور آیت کے ساتھ اسے زبردستی گھر بھیج دیا گیا تھا کیونکہ اسکی بہت حالت کافی خراب ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حالت تو مہر کی بھی خراب تھی لیکن وہ وہاں سے جانے کے لیئے راضی نہیں تھی۔

رات مرتسم، مہر اور غازی ہی اسکے پاس تھے۔غازی اور مرتسم کچھ دیر تک اسکے پاس بیٹھے رہے پھر وہ لوگ باہر اگئے۔جبکہ مہر اسکے پاس ہی تھی۔

وہ ایک بار بھی اٹھ کے اسکے قریب نہیں گئ۔بس دور سے ہی اسے دیکھتی رہی۔

اسے کسمساتے دیکھ وہ آہستہ سے اٹھتے اسکے قریب آئ۔

ایزل اپھو کی جان۔اسکی لرزتی پلکیں دیکھتے اسنے جھک کے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

ایزل نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔

اسکی آنکھیں سوجھی ہوئ تھی۔ہیزل آنکھوں میں درد کی گہری لکیر تھی۔

اپھو۔آہستہ سے لب ہلے۔

اپھو قربان جائیں۔میری جان بولو۔اسکے گال پر ہاتھ رکھتے وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

درد ہو رہا ہے۔۔اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے پوچھا۔

وہ نفی میں سر ہلا گئ۔

میں۔ٹ۔ٹھیک ہوں۔اپ م۔مت روئیں۔ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں کہا۔

مہر کے بالوں پر آنسوں پھسلتے ایزل کے چہرے پر گرے تھے۔

اپنے درد میں بھی اسے اپھو کی تکلیف کا احساس تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپھو کو معاف کر دینا ایزل۔ اسکے ہاتھ چومتے وہ شرمندہ لہجے میں بولی۔

ایزل نے تڑپ کر نفی میں سر ہلایا۔

ایسے مت کہیں اپھو۔ بے اواز لب ہلے تھے۔

نرس اسکا چیکاپ کرنے آ گئ تو وہ سائیڈ ہو گئ۔

اسکا چیک اپ کرتے نرس نے اسکی ڈرپ میں ایک انجیکشن لگایا تو وہ پھر سے غنودگی میں چلی گئ۔

مہر اسکے پاس بیٹھی اسکے بال سہلاتی رہی۔

عیشاء کی نماز ادا کرے وہ کمرے میں پڑے صوفے پر بیٹھ گئ۔

غازی اور مرتسم اسے پھر سے دیکھنے آئے تھے۔

غازی نم آنکھوں اپنے جگر کے ٹکڑے کو دیکھتا رہا۔

کتنا وہ چاہتا تھا کہ اسے کبھی سرد ہوا بھی نا لگے اتنا ہی وہ تکلیف سے گزر رہی تھی۔

وہ تڑپ ہی تو گیا تھا۔

آنکھیں صاف کرتے اسنے جھک کے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

تمہیں ایسے دیکھ کر وہ اور پریشان ہو گی میری جان۔ پاس کھڑی مہر کو سینے سے لگاتے نرمی سے کہا۔

وہ خاموش ہو گئ۔

غازی اور مرتسم باہر چلے گئے کیونکہ کمرے کے اندر صرف ایک کو ہی رکنے کی اجازت تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مہر صوفے پر بیٹھی آیات وغیرہ پڑھتی غنودگی میں چلی گئ باہر بیٹھے مرتسم اور غازی بھی بینچ پر دیواروں سے ٹیک لگائے اونگ رہے تھے۔

رات بارہ بجے جہاں ہوسپٹل میں ہر طرف خاموشی چھائی تھی۔

ایسے میں ایک سایہ ایزل کے کمرے کی طرف بڑھا۔

دروازے پر ٹھہر کو اسنے زخمی نظروں سے مرتسم اور غازی کی ٹوٹی حالت دیکھی۔

سرد آنکھیں سختی سے رگڑتے وہ آہستہ سے دروازہ کھولتے اندر کی طرف بڑھا۔

دروازہ بند کرتے اسکی نظر سیدھا اپنی جنت سے جا ٹکرائی۔

وہ صوفے پر سکڑی سمٹی سی لیٹی تھی۔

حازق دبے قدموں سے اسکی طرف بڑھا گھٹنا ٹکاتے وہ اسکے پاؤں کے قریب بیٹھا۔

مام۔لبوں سے سسکتی سی سرگوشی نکلی تھی۔

اسکے چہرے اور گردن پر مہر کے ناخون کی خراشیں ابھی بھی واضح تھیں۔

آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھی۔لب سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔

بہت برا بیٹا ہونا میں۔اسکے پاؤں پر آہستہ سے لب رکھتے سرگوشی میں بولا۔

مہر ہلکا سا کسمسای تو وہ فوراً پیچھے ہوا۔

بہت رلاتا ہونا میں آپکو۔اسکے چہرے پر آنسوں کے نشان دیکھتے وہ تلخی سے مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

بس کچھ دن پھر میں آپکو اس گلٹ اور اس تکلیف سے نکال دوں گا۔ آپ مجھے دعا دیں کہ میں کامیاب ہوں۔وہ سرگوشی میں بول رہا تھا۔

آپ دعا کریں میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا لوٹوں۔۔ سرگوشی میں کہتے وہ تھوڑا سا اوپر ہوا اور مہر کے ماتھے پر لب رکھے۔

مہر کی پلکیں ہلکی سی ہلی۔وہ کسمسای تو حازق فورآ پیچھے ہو گیا۔

وہ کچھ دیر کسمساتی رہی پھر دوبارہ سو گئ۔

اسکا چہرہ انکھوں میں بھرتے وہ نم آنکھیں رگڑتا جیسے ہی پلٹا نظریں سیدھا اس دشمن جاں سے جا ٹکرائ۔

اسکے قدم بے ساختہ اسکی طرف بڑھے۔

ہوسپٹل کے نیلے ڈریس میں وہ اسے برسوں کی مریضہ لگی۔

دونوں ہاتھوں پر ڈریس لگی ہوئ تھیں۔

وہ اسکے قریب آتا رکا۔

گلابیاں بکھیرتا چہرہ زرد ہوا پڑا تھا۔ہیزل آنکھوں کے پپوٹے سوجھے ہوئے تھے۔

نچلہ لب زخمی تھا۔

وہ اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتا اس پر جھکا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی دہکتی سانسوں اور مخصوص خوشبو سے ایزل کی پلکیں لرزیں۔

وہ اسکے ماتھے پر لب رکھنے لگا جب اسکی آواز کانوں میں گونجی۔

مجھے مت چھو میر مجھے اپنا آپ ایک بازارو عورت کی طرح لگتا ہے۔ایزل کی لرزتی آواز پر وہ سختی سے لب بھینچ گیا۔

وہ کچھ دیر اسکے چہرے کو دیکھتا رہا پھر خود کو نا روکتے اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا۔

ماتھے سے ہوتے اسکی آنکھوں پر لب رکھتے اسکے رخسار پر لب رکھے تو ایزل کی مدھم سسکی نکلی۔

حازق نے ایک پل کو رکتے اسکا چہرہ دیکھا۔ اسکی پلکیں لرز رہی تھیں۔لیکن شائید وہ دوائیوں کے زیر اثر آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی۔

حازق اسکے بازو پر بندھی پٹی کو دیکھتا کرب سے آنکھیں مینچ گیا۔وہ جھکا اور اسکے بازو پر نرمی سے لب رکھے۔

بھوری آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹتے ایزل کے بازو پر بندھی پٹی میں جذب ہوئی تھی۔

وہ کچھ دیر وہیں رکا پھر کانپتے ہاتھوں سے اسکی شرٹ اٹھاتے اسکے پیٹ کا زخم دیکھا جہاں پر بینڈج ہوئی تھی۔بینڈج کے اوپر سے بھی چھلکتا خون اس بات کا گواہ تھا کہ اسکا زخم بہت گہرا ہے۔

اسنے سختی لب بھینچتے اپنی سسکی روکی تھی۔

نچلہ لب دانتوں میں دباتے وہ جھکتے اسکی بینڈیج پر لب رکھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کتنی ہی دیر وہ جھکا رہا۔

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو بھوری آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھی۔

اسکی نظر ایزل کے پیروں پر گئ جہاں خراشیں تھیں۔

وہ اسکے پاؤں کے قریب ایا۔

اسکے پاؤں پر انگلیاں سہلاتے جھک کر باری باری لب رکھے۔

اس سے پہلے کہ وہ ضبط کھوتا جلدی سے پیچھے ہٹا۔

بازو سے اپنی سرخ آنکھیں رگڑتے اسنے جیسے ہی بازو ہٹایا نظریں سیدھا خود کو تکتی ہیزل آنکھوں سے جا ٹکرائیں۔

وہ آنکھوں میں درد کی تصویر لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

حازق اسکے قریب ایا۔

اسکی ہیزل آنکھوں میں دیکھتے وہ اسکے قریب ہی کھڑا رہا۔

میر۔ایزل کے لب ہلے۔

بائیاں بازو اٹھاتے اسے اپنے قریب جھکنے کا اشارہ کیا۔

حازق بے یقینی سے اسے دیکھتا اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتا اس پر جھکا۔

ک۔کیا تم ا۔اسے بھی ان ہو۔ہونٹوں سے چھوتے تھے۔وہ لرزتی آواز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

سب سے زیادہ تو یہی بات چبھی تھی کہ کیا مقابل اپنی قربت کسی اور کو بھی نصیب کرتا تھا۔

حازق اسکی بات پر ہلکے سے ہنسا۔

نہیں خدا کی قسم نہیں تمہارے علاوہ ان ہونٹوں نے کسی کو چھونے کی گستاخی نہیں کی۔ اسکے اٹھے ہاتھ کی ہتھیلی چومتے وہ مدھم لہجے میں بولا۔

ت۔ تمہارے س۔ینے پر نشان۔ اسے تھوڑا سکون ہوا تھا لیکن وہ لسپٹک کا نشان نہیں بھولی تھی۔

حازق اسکی بات سنتے اپنی شرٹ کے بٹن کھول گیا۔

ایزل کا دل دھک سے رہ گیا۔

اسکے سینا ٹھیک اسکی جگہ سے سگریٹ سے داغا ہوا تھا۔

وہ صرف غلطی سے ٹکرانے کی وجہ سے لگا تھا۔

تمہارے علاوہ کبھی خود بھی اس سینے پر اپنے ہاتھ کا لمس نہیں چھوڑا۔ وہ اسکا ہاتھ تھامتا اپنے سینے پر رکھتا بولا۔

تم نے مجھے دوسری عورت بنا دیا میر۔ لبوں سے اسکی نکلی۔

نہیں بنایا تھوڑا سا بھروسہ کرو تمہاری قسم تمہارے علاوہ نا کوئی تھی نا ہے نا ہو گی۔

وہ تڑپ کر بولا۔

ایزل نفی میں سر ہلا گئی۔ مجھے تمہاری شکل نہیں دیکھنی چلے جاو۔ دور چلے جاو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ منہ پھیر گئ۔

چلا جاؤں گا، بہت دور چلا جاؤں گا لیکن مجھے بولنا مت ایک غلطی سمجھ کر ہی یاد رکھنا۔ وہ التجائیہ لہجے میں کہتا اسکے ماتھے پر جھکا۔

آخری حوس زدہ لمس سمجھ لینا۔ اسکے ماتھے سے لب ہٹاتا وہ اسے دیکھے بغیر مہر کو ایک نظر دیکھتا تیزی سے باہر نکلتا چلا گیا۔

ایزل نے نم بے یقن آنکھوں سے اسے دیکھا۔

وہ تو کہتا تھا جنون ہے اسکے کہنے پر کبھی کبھی نہیں چھوڑے گا پھر اب کیوں ایک ہی بار کہنے پر چلا گیا۔

وہ سسکتے سوچ کر رہ گئ۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دروازہ کھولتے وہ جیسے ہی باہر نکلا تو سامنے بینچ پر لیٹے مرتسم کو دیکھتے وہ خود کو اسکے پاس جانے سے روک نہیں پایا۔

اسکے قریب گھٹنہ ٹکا کر بیٹھتے وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھے گیا۔

جانتا ہوں بہت تکلیف دی کے آپکو مجھے اپنا بیٹا کہتے بھی شرم آرہی ہو گی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن میں جارہاہوں آپ دعاکیجیے گا کہ میں کامیاب ہوتا شہادت کا رتبہ حاصل کرکے سبز پرچم میں لپٹا لوٹوں تاکے اپکا سر فخر سے اونچا ہوسکے۔

سرگوشی میں کہتے اسنے مرتسم کا ماتھا چوما اور تیز قدموں سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

اسکے جانے کے بعد مرتسم نے آنکھیں کھولتے اسکی پشت دیکھی۔

اسکی شہادت کی بات اسے بہت کچھ سمجھا گی تھی۔

دل چاہاہاتھ بڑھاتے اسے روکتے سینے میں بھینچ لے لیکن نہیں یہ وقت نہیں تھا۔

وہ دوبارہ سے آنکھیں موند گیا۔

بند آنکھوں سے ایک آنسو نکلتا اسکی کنپٹی میں جزب ہوا تھا۔

💞💞💞

اسے دوسری بار جب مکمل ہوش آیا تو اسکے پاس زرنور اور ماہم اپیا تھیں۔

اسے حازق کے ساتھ ہوئی وہ ساری باتیں ایک خواب لگ رہی تھیں کیونکہ وہ اس وقت نیم غنودگی میں تھی اسے لگ رہا تھا کہ وہ خواب میں اسکے پاس آیا تھا۔

اسنے کسی سے بات نہیں کی جیسے وہ سب سے روٹھ گئی ہو۔

سب اس سے ملنے آئے وہ آنکھیں بند کیے لیٹی رہی۔

نا وہ کسی کو دیکھنا چاہتی تھی نا ملنا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سب نے یہی سمجھا شائید بیماری کی وجہ سے وہ ایسی ہو گی ہے اس لیے خاموش رہے۔

اب اسکے پاس زرنور، ارسل اور ماہم اپیا تھے۔باقی سب کو گھر بھیج دیا تھا۔

💞💞💞

وہ دونوں سرد نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے جب کرنل خان کھنکھنارے۔

میجر،۔ڈونٹ ایکٹ لائیک ٹین ایج بوائز۔انہوں نے دونوں کو سنجیدگی سے گھورا۔

وہ دونوں سیدھے ہوئے۔

یہاں کسی کی کوئی پرسنل دشمنی یا دوستی کی کوئی اہمیت نہیں اہمیت ہے تو انکے کام کی۔

آپ دونوں یہاں کے سینئیرز ہیں اپ دونوں میجر ہیں لیکن دونوں ہی ایک دوسرے کے جانی دشمن لگتے ہیں۔ایسے چلتا رہا تو آپ دونوں اس مشن کو کیسے مکمل کر پائیں گے۔

وہ انہیں ڈانٹ رہے تھے۔

دونوں سر جھکا گئے۔

مجھے اس مشن میں اسکا ساتھ نہیں چاہئے میں اس مشن کے بہت قریب ہوں اور اس مقصد کے لیئے بہت کچھ گنوا چکا ہوں میں نہیں چاہتا کہ اب کوئی اور بیوقوفی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

میجر میر سرد لہجے میں بولا۔

مجھے بھی اسکے ساتھ کام کرنے کا کوئ شوق نہیں بہتر ہے اسے کرنے دیں۔ میجر شاہ نے بھی سرد لہجے میں کہا۔

شٹ اپ یو بوتھ آف یو۔ یہاں کا سینئیر میں ہوں اور میرا آرڈر تم لوگوں کے لیئے ہر چیز سے پہلے ہونا چاہیئے اگر یونہی دشمنیاں نبھانی ہیں تو اس جگہ پر تم دونوں کی کوئ ضرورت نہیں تم دونوں جاسکتے ہو۔ وہ غصے سے دھاڑے۔

سوری سر۔ وہ دونوں بروقت بولے۔

میجر میر میں جانتا اس مشن میں آپکا پرسنل بہت نقصان ہوا ہے اس لیے مشن کے آخر پر آپکو دشمن سے بدلہ لینا کا پورا موقع دیا جائے گا لیکن اس وقت آپکو میجر شاہ کے ساتھ کی ضرورت ہے۔

آپ میجر شاہ سے واقف نہیں وہ آپسے زیادہ سروائیو کر چکے ہیں۔ کرنل خان سرد لہجے میں بولے۔

میجر میر کی آنکھوں میں الجھن لہرائی تو وہیں میجر شاہ کی آنکھوں میں ازیت۔

آپ دونوں ساتھ کام کریں گے اور جلد از جلد اس مشن کو کمپلیٹ کریں گے اٹس مائ ارڈر۔

وہ کہتے رخ موڑ گئے۔ جسکا مطلب تھا وہ دونوں جاسکتے تھے۔

دونوں انہیں سلیوٹ کرتے باہر آگئے۔

اب دونوں کو ساتھ کام کرنا تھا تو یہی بہتر تھا کہ پرسنل دشمنی سائیڈ پر رکھ کے ایک ساتھ کام کریں۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں ایک ساتھ ڈسکس کرتے الگ الگ راستے نکلے تھے۔

دونوں کو ہی اپنے اپنے شکار کرنے تھے اب اس کھیل کو ختم کرنے کا وقت آگیا تھا۔

💞💞💞

وہ چہرے پر سپاٹ تاثرات سجائے گھر میں داخل ہوا۔

اسے دیکھتے صوفے پر بیٹھی سلینہ چہکتی کھڑی ہوئی تھی۔

کب سے انتظار کر رہی تھی میں تمہارا اور تم اب آرہے ہو۔ خفگی سے کہتی وہ اسکے قریب ائی۔

تم ہمیشہ ہی مجھے انتظار کرواتے ہو۔ وہ بولتے اس سے پہلے کہ اسکے چہرے کو چھوتی حازق کا بھاری تھپڑ اسکے ہوش ٹھکانے لگا گیا۔

حازق۔ وہ اوندھے منہ زمین پر گری چیخی تھی۔

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔ وہ تن فن کرتی اٹھی۔

مینے تم سے کہا تھا نا کہ میں یہ سب اپنے طریقے سے ہینڈل کروں گا تو پھر تمہاری یہ زبان وہاں رکی کیوں نہیں۔ وہ اسکا جبڑا دبوچتے سرد لہجے میں پھنکارا۔

سلینہ سے تھوک نگلتے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کیا فرق پڑتا ہے ویسے بھی تم اسے چھوڑنے ہی والے تھے تم نے وعدہ کیا تھا مجھ سے اور اب تک ایسے۔وہ اپنا پتہ پھینکتے جلدی سے بولتی بات ادھوری چھوڑ گئ۔

حازق تلملا اٹھا۔

تمہاری وجہ سے اگر میری مام کو کچھ ہو جاتا تو۔وہ اسکا جبڑا چھوٹے گلا دبوچ گیا۔

ح۔حا۔سلینہ نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن کہہ نہیں پائ کیونکہ حازق کی گرفت کافی مضبوط تھی۔

حازق لمحہ بالمحہ اسکے گلے پر شدت بڑھاتا سے مارنے کے درپہ تھا۔

اسکی آنکھیں باہر ابلتے دیکھ اسنے جھٹکے سے اسے چھوڑا

وہ زمین۔پر گرتے بری طرح سے کھانسنے لگی۔

حازق ایک گھنٹہ ٹکاتے اسکے قریب بیٹھا۔

سوری ڈارلنگ بٹ تمہارے لیے یہ ضروری تھا میری مام میرے لیے سب کچھ ہیں۔وہ اسکے گال پر ہاتھ پھیر تا نرمی سے بولا۔

سلینہ آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھنے لگی۔

وہ پن ڈرائیور ریڈی کر دی تمنے۔اب وہ اسکا گلا نرمی سے سہلاتا پوچھ رہا تھا۔

سلینہ نم انکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

کر لی ہے لیکن ملے گی تب جب تم میری خواہش پوری کرو گے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے اٹھی تھی۔

حازق لب بھینچ گیا۔

آج رات تمہاری خواہش پوری ہو جائے گی لیکن اس سے پہلے مجھے وہ پن ڈرائیو چاہیئے۔ وہ اسے بازو پکڑ تا اپنے مقابل کرتا بولا۔

سویٹ ہارٹ کمرے میں آ کے لے لو۔ وہ مسکا کر کہتی کمرے کی طرف بڑھ گئ۔

حازق نے پچھلی گردن پر ہاتھ پھیرتے اسے سہلایا اسے اس عورت کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

افف بے بسی سے آنکھیں مینچ کر کھولتے وہ کمرے کی طرف بڑھا۔

وہ جیسے ہی کمرے میں آیا پیچھے سے دروازہ خود بند ہو گیا۔

وہ لب بھینچ گیا۔

پلٹ کر اسنے سلینہ کو دیکھا تو بے ساختہ اسے کراہیت سی محسوس ہوئ۔

وہ بلیک کلر کی شارٹ نائیٹی میں ملبوس تھی جو اسکے گھٹنوں تک آ رہی تھی۔

ڈارلنگ پن ڈرائیو چاہیئے تو لبوں سے نکالنی پڑے گی۔ وہ اسکے سامنے ہی پن ڈرائیو اپنے نائیٹی کے ڈیپ گلے میں پھینک چکی تھی۔

حازق نظریں پھر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

نظریں مت چراؤ بیوی ہوں تمہاری ہر طرح سے دیکھ سکتے ہو کم اون۔

مجھے آج رات تمہاری سلگھتی قربت چاہیئے۔

تمہاری شدتیں چاہیئے اس سے کہیں زیادہ جو تم اسکے وجود پر چھوڑتے ہو۔وہ بے تابی سے آگے بڑھتے اسکے چہرے پر انگلی ٹریس کرتے بولی۔

میں کیسے مان لوں اس پن ڈرائیو میں واقعی سب کچھ ہے۔

وہ اسے پیچھے کرتا سنجیدگی سے بولا۔

میں جانتی تھی تم اتنی آسانی سے نہیں مانو گے ایسے ہی تو نہیں میں تم پہ قربان ہوئی۔وہ دلکشی سے مسکرائی۔

آگے بڑھتے اسنے پن ڈرائیو نکالتے لیپ ٹاپ کے ساتھ کنیکٹ کی۔

اسے کچھ مین پوائینٹس دکھائے۔حازق کا دل چاہا وہ جھپٹ کر اس سے وہ پن ڈرائیو کے لے۔

لیکن ضبط کیے کھڑا رہا۔

اب بولو سویٹ ہارٹ۔وہ پن ڈرائیو نکالتے دوبارہ اسی جگہ پر گرا گئی۔

حازق کھڑکی پر نظریں جمائے کچھ سوچنے لگا۔

اتنا مت سوچو حازق۔اور مت تڑپاو۔وہ بے چینی سے اسکی پشت پر سر ٹکاتے بولی۔

حازق کرنٹ کھاتے اس سے دور ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

کیاہوا۔سلینہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

ویٹ اسیکینڈ آئی وانٹ کاوائلڈ رومینس۔وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے کہتا کبڈ کی طرف بڑھا۔

سلینہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

وہ جانتی تھی ایسی ادائیں دیکھتے وہ پگھل ہی جائے گا۔

وہ مزے سے بیڈ پر بیٹھی اسکی کاروائی دیکھنے لگی۔

حازق اسکے کبڈ سے بیلٹ نکالتا اسکے قریب ایا۔

اسکے دونوں ہاتھ بیلٹ سے باندھتے اسنے بیڈ کروان سے باندھ دیئے۔

اسکی آنکھوں پر ایک بلیک پٹی باندھتے اسنے لائیٹس بھی اوف کر دیں۔

حازق۔سلینہ نے اسے پکارا۔

میں یہیں ہوں۔لیکن اب تم بولو گی نہیں بس آہیں بھروں گی۔میں تمہاری سسکیاں سننا چاہتا ہوں۔

کیونکہ رومینس کے دوران مجھے خود بولنا اور بولنے والی سخت زہر لگتی ہے۔وہ کسی کو میسیج کرتا مسکراتے

بولا۔

سلینہ مسکرا کر خاموش ہو گئی۔

وہ بے چین تھی کب وہ اسے اپنی شدتوں سے رنگے گا لیکن وہ شائید اسے اور تڑپانا چاہتا تھا۔

کچھ دیر بعد کمرے میں دبے قدموں سے کوئی ایا۔

Posted On Kitab Nagri

زرا سا بھی رحم نہیں کھانا اسکی چیخیں مجھے باہر تک سنائی دینی چاہیئے۔اچھے سے طلب مٹانا اسکی۔

وہ اس ہٹے کٹے انسان کے کان میں کہتا متبسم ہوتا خود باہر کی طرف بڑھ گیا۔

حازق۔سلینہ ابھی کچھ بولتی کہ اسکے لبوں پر کسی کا ہاتھ ایا۔

وہ حازق کا ہاتھ سمجھتے خاموش ہو گئ۔

وہ رئیس نامی آدمی للچای نظروں سے اسے دیکھتا کسی بھوکے شیر کی مانند اس پر جھپٹ پڑا۔

سلینہ کی آہیں کمرے میں گونجنے لگیں۔

وہ حازق کو محسوس کرتے اور تیزی سے سسکیاں لیتی۔

رئیس اسکے سینے پر جھکتے ایک جھٹکے میں نائیٹی نکلتا اسے ہر پردے سے آزاد کرا گیا۔

اسکا سفید بدن دیکھتے اسکی آنکھیں چمکیں تھیں۔

وہ لبوں پر زبان پھیرتا اسکے سینے پر جھکا بری طرح سے کاٹنے لگا۔

وہ پن ڈرائیو اٹھاتے اسنے سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سلینہ کی سسکیاں بڑھنے لگیں۔رئیس بری طرح سے اسکے وجود پر دانتوں کے نشان ڈالتا وحشی ہو رہا تھا۔

وہ اسکے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کرتا اسکے بال دبوچتا پوری شدت سے اس میں سمایا ساتھ ہی اسکے لب چھوڑتے گردن پر جھک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

سلینہ کی دردناک چیخ گونجی تھی۔

حازق۔وہ بری طرح سے چیخی۔

شش۔رئیس اسکے نچلے لب پر کاٹتا اسے خاموش کرو تا پوری شدت سے اس میں سمارہا تھا کہ سلینہ تڑپنے لگی۔

لیکن بندھے ہاتھوں کی وجہ سے وہ کچھ کر نہیں پارہی تھی۔

وہ بری طرح سے چیخ رہی تھ رئیس کو اسکی چیخیں اچھی لگ رہی تھیں۔وہ مزید پرجوش ہوتا اسکی فلک شگاف چیخیں نکلوا گیا۔

💞💞💞

باہر بیٹھا حازق اسکی چیخیں سنتا پرسکون ہورہا تھا۔

اسکی چیخیں اسے سکون دے رہی تھیں۔

کتنی ہی دیر وہ چیختی، سسکتی رہی، پھر آہستہ آہستہ اسکی چیخیں مدھم ہوتی بلکل ہی ختم ہوتی چلی گئیں۔

کچھ دیر بعد رئیس باہر ایا۔

سر وہ بے ہوش ہو گئ ہے۔چہرے سے پسینہ صاف کرتے اسنے گھبرا کر حازق کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پن ڈرائیو اسنے حازق کے حوالے کر دی۔

تم جاسکتے ہو۔۔بند آنکھوں سے جواب دیا۔

رئیس ایک نظر بند کمرے پر ڈالتا کندھے اچکاتا وہاں سے چلا گیا۔

حازق صوفے کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندیں پڑا رہا۔

اسکے سامنے ہر ایک پل گھوم رہا تھا جب جب وہ اسکی پناہوں میں ہوتی تھی۔

کبھی شرمائی گھبرائی سی، کبھی جنگلی بلی کے روپ میں، کبھی غصے میں تو کبھی خفگی میں۔

مدھم سی مسکراہٹ اسکے لبوں پر مچل گئ۔

وہ اسکے خیالوں میں کھویا نیند کی گہری وادیوں میں چلا گیا۔

فجر کی اذان کے ساتھ اسکی آنکھ کھلی تھی۔

آزان کا جواب دیتے اسکے اپنی اکڑی ہوئی گردن پر ہاتھ رکھتے ادھر سے ادھر سر گھمایا۔

کچھ دیر تک وہ سلینہ کے بند کمرے کو گھورتا رہا پھر فون اٹھاتے کسی کا نمبر ملایا۔

پانچ منٹ میں اسے پاس پہنچنے کا کہتے وہ بند کرتا وضو کے لئیے اٹھ گیا۔

وضو کر کے باہر آیا تو اسے بے ساختہ میثم یاد آیا جسے وہ روز فجر کے لئیے زبردستی اٹھاتا تھا۔

اسنے سر پر ہاتھ رکھتے ماتھا سہلایا۔

گھر تو وہ گیا ہی نہیں جانے کس حال میں ہو گا میسم۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے پاس تو مرحا بھی نہیں تھی۔اور مرتسم اور مہر تو ہوسپٹل میں تھے۔افف وہ کتنا سینسٹیو تھا وہ جانتا تھا۔اسے سوچتے وہ بے چین ہوا تھا۔

نماز ادا کرتے وہ گھر کا سوچتے نکلا۔

جاتے ہوئے میڈ کو ہدایت دے گیا تھا کہ سلینہ کی حالت ٹھیک کر دے۔

شاہ ولا کے سامنے گاڑی روکتے اسنے گہری سانس لی۔

گارڈ کو چابی دیتے وہ لب بھنچتا گھر میں داخل ہوا۔

سب سے پہلے اسکا ٹکراؤ وشہ سے ہوا۔

حازق تم۔

یہ تمہارے چہرے اور گردن پر کیا ہوا ہے اور تم کب آئے تم تو آسٹریلیا گئے ہوئے تھے نا۔وہ اسے دیکھتے حیران تھی۔

وہ لب بھینچ گیا۔

جانتا تھا اسکی غیر موجودگی کا کوئی نا کوئی بہانہ تو بنایا ہی ہو گا۔

نہیں چاچی میں کراچی میں تھا فلائیٹ ڈیلے ہونے کی وجہ سے واپس آنا پڑا۔وہ آہستہ سے بولا۔

وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن یہ خراشیں یہ کیا ہوا ہے۔

وہ پریشان ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں چاچی بس چھوٹا سا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا۔وہ نظریں جھکائے دھیمے لہجے میں بولا۔

کتنی عجیب بات ہے ناوہاں ایزل کی حالت اتنی بری ہے اور یہاں تم۔تمنے اس پر کچھ لگایا بھی نہیں۔

وہ پہلے حیرت اور پھر خفگی سے بولی۔

تم بیٹھو میں ٹیوب لگاتی ہوں۔اسے بازو سے پکڑتے صوفے پر بٹھایا۔

نہیں چاچی میں ٹھیک ہوں۔وہ اسکا ہاتھ ہٹاتا نرمی سے بولا۔

میں کچھ نہیں سنوں گی۔بیٹھو اگر مہر بھابھی نے تمہیں ایسے دیکھ لیا نا تو جانے کیا حال ہو گا انکا پہلے ہی ایزل کو لے کر انکی حالت بری ہو گئی ہے۔وشہ بڑبڑاتے فرسٹ ایڈ باکس لینے چلی گئی۔

حازق سختی سے مٹھیاں بھینچ گیا۔

وشہ باکس لاتے اسکے قریب بیٹھتے نرمی سے ٹیوب لگانے لگی۔

وہ خراشوں پر ہوتی جلن پر لب بھینچ گیا۔

یہیں بیٹھو میں دودھ لاتی ہوں تمہارے لیے۔وہ فرسٹ ایڈ باکس رکھتی بولی۔

نہیں چاچی میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔یہ ٹیوب کافی ہے۔وہ نرمی سے اسکے ہاتھوں پر بوسہ دیتا بولا۔

پکانا۔وہ مطمئن ہیں ہوئی۔

جی پکا آپ پریشان مت ہوں۔وہ اسکا ماتھا چومتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وشہ پریشانی سے اسکی پشت دیکھتی کچن میں چلی گئ۔

حازق میسم کے کمرے کے سامنے رکا۔

آہستہ سے دروازہ کھولتے وہ اندر آیا۔

کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔اسنے لائیٹس اون کی تو نظر سیدھا بیڈ پہ گئ جہاں وہ اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا۔

حازق گہری سانس بھرتا بیڈ کے قریب گیا۔

اسے دیکھتے وہ پر سکون ہوا تھا۔

وہ ایسا ہی تھا اپنے رشتوں کے معاملے میں۔میثم کے معاملے میں وہ ایک باپ جیسا ثابت قدم تھا جو ہر قدم پہ اسکے ساتھ تھا۔گرنے سے پہلے ہی اسے تھام لیتا۔

اسنے جھک کے اسکے سر پہ بولا دیا تو اسے کچھ حرارت سی محسوس ہوئ۔

اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو وہ جل رہا تھا۔

افف۔وہ پہلے ہی جانتا تھا یقیناً وہ اپنی طبعیت خراب ہو چکا ہو گا۔

میثم اسنے نرمی سے پکارا۔میثم اسنے پکارنے پر ہلکا سا کسمسایا۔

آنکھیں کھولتے سامنے دیکھا تو حازق کو دیکھتے اسکا چہرہ کھل اٹھا۔

بھائ۔وہ تیزی سے اٹھتا اسکے سینے سے لگا تھا۔

بھائ کہاں چلے گئے تھے اپ۔میں آپکو بہت مس کر رہا تھا۔وہ خفگی سے بول رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق مدھم سا مسکرایا۔اسکے بالوں سہی کرتے اسنے میثم کا ماتھا چوما۔

میں یہیں تھا تم لوگوں کو چھوڑ کر کہاں جاؤں گا۔تم یہ بتاؤ یہ کیا حال کر لیا ہے تمنے اپنا۔ایسے چھوڑ کے گیا تھا تمہیں۔وہ پہلے نرمی پھر سختی سے استفسار کرنے لگا۔

لیکن آپ چھوڑ کر تو گئے تھے نا۔

مرحو آپی بھی نہیں ہیں اور ایزل آپی بھی نہیں ہے۔

آپکو پتا ایزل آپی کو کتنی چوٹیں ائی ہیں۔

ماما کی بھی طعبیت ٹھیک نہیں اور بابا بھی بہت پریشان ہیں۔میرے پاس کوئ بھی نہیں تھا۔وہ خفگی سے کہتا روہانسا ہو گیا۔

ایسے کیسے کوئ نہیں ہے میں آگیا ہوں نا اب۔

ڈنر کیا تھا رات کو۔اسکے بال ماتھے سے ہٹاتے سنجیدگی سے پوچھا۔

جی ماما کے ساتھ۔وہ بچوں کی طرح اثبات میں سر ہلاتا بولا۔

حازق اسکی بچوں جیسی حرکت پر نفی میں سر ہلاتا کبڈ سے فرسٹ ایڈ باکس لینے چلا گیا۔

آپکے فیس پہ کیا ہوا ہے بھائ۔وہ اسکا چہرہ دیکھتا دل میں مچلتا سوال کر بیٹھا۔

حازق کے ہاتھ رکے پھر سر جھٹکتے تھرمامیٹر نکالتے اسنے میثم کو دیا جو وہ منہ بگاڑتا پکڑ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں ہوا بس ہلکی سی چوٹ لگی ہے۔وہ سنجیدگی سے بولا۔آپ ماما سے ملے وہ آپکو بہت یاد کر رہی تھیں۔

ایزل آپی کو لے کر وہ بہت پریشان ہیں بہت رو رہی تھیں اور آپکو بھی یاد کر رہی تھیں۔

وہ اب تھرمامیٹر نکالتا حازق کو دیتا اداسی سے بولا۔

حازق اسکی مہر کو اسے یاد کرنے والی بات پر چونکا۔

لب بھینچتے اسنے تھرمامیٹر چیک کیا اسے ٹیمپریچر تھا لیکن اتنا زیادہ نہیں تھا۔

وہ مطمئین ہوتا سر ہلا گیا۔

ناشتہ بھیج رہا ہوں اسکے بعد یہ میڈیسنز لے لینا پھر ریسٹ کرنا اوکے۔

تنبیہہ لہجے میں کہا۔جانتا تھا وہ میڈیسنز سے کتنا بھاگتا ہے۔

نہیں بھائی ریسٹ نہیں کرنا مجھے اینی سے ملنا ہے۔وہ جلدی سے بولا۔

کیوں۔فرسٹ ایڈ باکس واپس رکھتے اسے گھورا۔

شی۔ازمائی بیسٹی بھائی۔مجھے اسکے ساتھ اچھا لگتا ہے۔وہ خفگی سے بولا۔

اتنی صبح صبح سے ملنے جاوگے۔نرمی سے کہا۔

ہاں وہ روز اتنی صبح میرے لیے فریش جوس لاتی ہے جم میں۔وہ مسکراتے بولا۔

حازق چونکا۔پھر کچھ سوچ کر مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا ٹھیک ہے لیکن پہلے ناشتہ اور پھر میڈیسنز پھر جانا ہے اور آج کوئی ورک اور نہیں کرنا جم میں۔اسکے بال بگاڑتے وہ اسے تنبیہہ کرتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

وشہ کو میثم کے لیئے کچھ ہلکا پھلکا سا بنانے کر کہتے وہ دوبارہ اوپر آیا تو نا چاہتے ہوئے بھی قدم مرتسم کے روم کے سامنے رکے۔

گہری سانس لیتے اسنے خود کو باز رکھنا چاہا لیکن ہاتھ خود بخود دروازہ کھول گئے۔

وہ اپنی ماں کو دیکھنا چاہتا تھا۔باپ کو دیکھنا چاہتا تھا۔

ماں کو دیکھے بغیر اسکے دن کی شروعات نہیں ہوتی تو وہ کیسے نا بے چین ہوتا۔

دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوا تھا تو مہر کو جائے نماز پر بیٹھے دیکھ وہیں رک گیا۔

وہ مرتسم کی امامت میں دعا مانگ رہی تھی۔

دونوں کو دیکھتے اسکے دل میں سکون سا اترا تھا۔ماتھے کے بل ختم ہوتے چلے گئے آنکھو کی سرخی کم ہو گئی۔ہاتھ ڈھیلے پڑتے نیچے گرتے چلے گئے۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا آہستہ سے چلتا مہر کے قریب بیٹھا۔

کچھ پل اسکے چہرے پر بہتے آنسوں اور ہلتے لبوں کو دیکھتا رہا۔اوپر ہوتے اسکا ماتھا چومتے وہ وہیں زمین پر اسکی گود میں لیٹ گیا۔

مہر چونکی نہیں اسنے دعا جاری رکھی لیکن اسکی بند آنکھوں سے بہتے آنسوں کی رفتار تیز ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی دعا ختم کرتے اسنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو ہاتھ ہٹایا نہیں۔

حازق اسکی گود میں سر رکھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اسکے دعا ختم کرتے ہی نرمی سے اسکے ہاتھ ہٹاتے اپنے سر پہ رکھے۔اسکی انگلیاں اپنے بالوں میں پھیرنے کی کوشش کی۔

جبکہ دوسرا ہاتھ لبوں سے لگاتے اپنے گال پر ٹکا گیا۔

مرتسم دعا مانگتے فارغ ہوا تو جائے نماز اٹھاتے پلٹا۔

سامنے حازق کو دیکھتے ایک پل کو چونکا پھر گہری سانس چھوڑتے جائے نماز رکھتا صوفے پر بیٹھتا ان دونوں کو دیکھنے لگا۔

مام۔مہر کے ہاتھوں میں کوئ حرکت نا ہوئ تو اسنے بے چین ہوتے پکارا۔

آواز میں نمی سی گھلی تھی۔ایک یہیں آکر تو وہ مضبوط انسان بے بس ہو جاتا تھا۔

مہر سختی سے آنکھیں مینچ گئ اسکے آنسو حازق کے بالوں میں گرتے جزب ہوتے جا رہے تھے لیکن اسنے آنکھیں نہیں کھولیں۔وہ جانتی تھی ایک بار اگر اسے دیکھ لے گی اپنا ضبط کھو دے گی۔

مرتسم لبوں پر مٹھی جمائے اسکا ضبط دیکھنے لگا۔جانتا تھا کچھ ہی پل میں وہ ہار جائے گی۔

مام ایسے مت کریں۔حازق اسکی گود میں چہرہ چھپائے سسک پڑا۔

مہر نے تڑپ کر آنکھیں کھولیں۔

حازق اسکا وہ بیٹا تھا جو مشکل سے مشکل وقت میں بھی آنکھوں میں نمی تک نہیں آنے دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ح۔حازق۔اسکے بالوں میں انگلیوں کو حرکت دیتے اسنے کپکپاتے لبوں سے پکارا۔

ضبط کے باجود حازق کی ہچکی نکلی تھی۔

حازق مام کی جان ادھر دیکھو میری طرف۔اسنے تڑپ کر اسکا سر اٹھاتا۔

دل دھک سے رہ گیا۔

تپتی ہوئ پیشانی، سرخ نم آنکھیں، چہرے پر خراشوں کے نشان، گردن پر بھی ویسی ہی خراشیں تھیں۔

ضبط سے بھینچے لب وہ تڑپ ہی تو گئ تھی۔

مرتسم اسے دیکھتا نظریں پھیر گیا۔

ی۔یہ۔اسے یقین نا آیا کہ یہ اسنے اپنے ہاتھوں سے اپنے بیٹے پر بے رحمی دکھائ ہے۔

س۔سوی میرا بچہ مام بہت بری ہے نا۔ایم سوری۔وہ دیوانہ وار اسکا چہرہ چومتی ہچکیوں سے رونے لگیں۔

مام پلیز مت روئیں مجھے تکلیف ہوتی ہے۔نفی میں سر ہلاتا اسکے آنسو صاف کرتا بولا۔

مرتسم نے تاسف سے اسے دیکھا۔دو دن میں وہ کتنا زیادہ رو چکی تھی۔اتنا تو وہ پوری زندگی میں نہیں روئ ہو گی۔

Posted On Kitab Nagri

تمنے ایسا کیوں کیا حازق۔ تمنے ایزل اتنی تکلیف کیوں دی۔ دیکھو وہ کیسے تمہاری بے وفائی پر تڑپ کر مرنے والی ہو گی ہے۔

کیوں کیا تم نے ایسا کیوں دی مجھے اتنی تکلیف۔ وہ اسے خود میں بھینچتے مدھم لہجے میں بول رہی تھی۔

ایم سوری مام میں بہت جلد سب ٹھیک کر دوں گا آئی پرومس۔ آپ پلیز روئیں مت۔ مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو رہا۔

وہ اسکے سر پہ بولا دیتا نم لہجے میں بولا۔

وہ اسے خود میں بھینچے کبھی اسکا چہرہ چومتی تو کبھی ہاتھ چومتی کوئی دیوانی لگ رہی تھی۔

مام میں کچھ دیر آپکو گود میں لیٹ جاوں۔ کچھ دیر بعد حازق اس سے دور ہوتا التجائیہ لہجے میں بولا۔

مہر اسکا ماتھا چومتے سر ہلا گئی تو وہ کسی بچے کی طرح اسکی آغوش میں سمٹتا آنکھیں موند گیا۔

مرتسم سختی سے لب بھنچتا اپنی نم آنکھیں صاف کرتا صوفے کی پشت سے سر ٹکا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

پسونا۔ بدر نے تیسری بار بے چارگی سے اسے پکارا۔

مرحا نے لیپٹاپ سے نظریں ہٹاتے ائیبرو اچکاتے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے یہ صوفہ چھب رہا ہے۔ معصومیت سے کہا۔

بدر کیا مسلا ہے آپکے ساتھ اگر آپکو یہاں نہیں سونا تو مت سوئیں مینے نہیں کہا آپسے میرے پاس سوئیں۔

کبھی آپکو صوفہ چھوٹا لگتا ہے، کبھی آپکو چھبتا ہے۔

آپکو جانا ہے تو دوسرے کمرے میں جا کر سو جائیں۔ بہانے مت بنائیں۔

وہ اسے گھورتے خفگی سے بولا۔

بدر بوکھلا گیا۔

مینے کب کہا ہے میں جانا چاہتا ہوں اور یہ صوفہ یہ تو بہت ہی زیادہ اچھا ہے میں تو بس ایسے ہی کہہ رہا تھا۔

مزاق کر رہا تھا۔

وہ جلدی سے بولا مبادا وہ کہیں کمرے سے ہی نا نکال دے۔

نہیں آپ چلیں ہی جائیں دوسرے کمرے میں ایسے لگ رہا جیسے میں آپ پر بہت ظلم کر رہی ہوں۔ وہ نروٹھے پن سے بولی۔

دو ہی دن میں سارا پیار اتر گیا۔ بڑبڑاتے وہ واپس سے لیپٹاپ کی طرف متوجہ ہوئ۔

Posted On Kitab Nagri

بدر کبھی بے بسی سے صوفے کو دیکھتا تو کبھی بیڈ کو جہاں وہ ایک سائیڈ خود بیٹھی ہوئی تھی۔ گود میں لیپ ٹاپ رکھا تھا جہاں کر وہ کوئی کورئین شو دیکھ رہی تھی۔

جبکہ بیڈ کی دوسری سائیڈ پر بہت سارے چپس، پوپکورن چاکلیٹس، پڑے ہوئے تھے جنہیں وہ ساتھ ساتھ کھا رہی تھی۔

اسکے ساتھ ایک بڑا سا پنک ٹیڈی بیئر تھا جو وہ مرحا کو دلا کر پچھتا رہا تھا۔

وہ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سے ایسے ہی بیٹھی تھی بدر رات میں بھی کافی لیٹ گھر آیا تھا اسکی نیند پوری نہیں ہوئی تھی اور اب اسکی بیوی نہیں کرنے دے رہی تھی۔

ایک ہی ہفتے میں اسکی بیوی نے اسے تگڑی کا ناچ نچا دیا تھا۔

افف بے چارگی سے سوچا۔۔

وہ جو مزے سے ڈرامہ دیکھ رہی تھی اچانک پتہ نہیں کیا ہوا گھبرا کر لیپٹاپ بند کرتے اسنے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔

پسونا کیا ہوا۔ بدر تیزی سے سیدھا ہوا۔

وہ منٹوں میں تیزی سے رونے لگی۔

بدر بوکھلا گیا۔

پچھلے دو، تین دن سے ایسے ہی ہو رہا تھا وہ اچانک بیٹھے بیٹھے گھبرا جاتی، ہستے ہستے رونے لگتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مرحو کیا ہوا کیوں رو رہی ہیں۔وہ اسے خود سے لگاتا پریشانی سے بولا۔

ب۔بدر مجھے کچھ ہو رہا ہے۔م۔مہر ادل بہت تیزی سے دھڑک رہا ہے۔

م۔مجھے یہاں تکلیف ہو رہی ہے۔وہ نچلہ لب نکلاتے بچوں کی طرح روتے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے بولی۔

بدر کا دل اچھل کے حلق میں آیا اسے دل میں درد ہو رہا تھا۔

اٹھیں ہم ابھی ڈاکٹر کے پاس جائیں گے۔وہ اسے اٹھاتا بولا۔

نہیں ڈاکٹر والا بدر یہ وہ والا پین نہیں ہے۔م۔میں کیسے سمجھاؤں۔وہ ہچکیوں سے رونے لگی۔

کیسا پین ہے پسونا پلیز بتائیں کیا ہوا ہے۔

جب حازق کو تکلیف ہوتی ہے یا پھر اسے کہیں چوٹ لگتی ہو تو مجھے ایسا فیل ہوتا۔

میں کتنے دن سے کہہ رہی آپکو مجھے گھر کے چلیں۔

میرا دل بہت گھبراتا ہے بہت عجیب فیل ہوتا ہے۔

د۔دکھیں یہاں کچھ ہو رہا ہے۔

ح۔حازق تکلیف ہے میں وہ ٹھیک نہیں ہے۔وہ اسکی شرٹ جکڑتے بے بسی سے چلائی۔

بدر اسے خود میں بھینچتا خاموش کروانے لگا۔

حازق اور مرحا جڑواں تھے جب ایک تکلیف میں ہو تو دوسرے کو بھی تکلیف ہوتی ہے اسنے سنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بدر حازق کے پاس لے چلیں۔ پتہ نہیں گھر میں سب کیسے ہونگے۔ پلیز لے چلیں۔ وہ سسکیاں بھرتی بولی۔

اچھا رونا بند کریں۔ بلکل چپ میں ابھی آپکو لے چلتا ہوں۔ اسکے آنسو صاف کرتے بولا۔

ابھی جانا ہے۔ روتے ہوئے کہا۔

ابھی چلیں گے میری جان۔ اٹھیں۔ اسکا ڈوپٹہ سہی کرتے وہ اسے خود سے لگا تا باہر لے ایا۔

اب وہ مزید اپنی بیوی کا رونا نہیں دیکھ سکتا ہے۔ پچھلے تین دن سے وہ مستقل کہہ رہی تھی اسکا دل گھبراتا ہے کچھ ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ کہیں کوئ بڑا نقصان ہو جائے وہ اسے اسکے اپنوں کے پاس لے جانا چاہتا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ وہیں ماں کی گود میں سر رکھے آنکھیں موندیں لیٹا رہا مہر کو لگا وہ سو گیا ہے وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتی رہی۔

کچھ دیر بعد وہ کسمساتا اٹھا تو وہ دونوں چونکے۔

مجھے جانا ہے مام۔وہ اسکے ہاتھ تھامتا نظریں جھکائے بولا۔

ک۔کہاں اور کیوں۔وہ بے چین ہوئی۔

یہ سب ختم کرنے ماما۔آئی پرامس آپکو پھر کبھی مجھ جیسے بیٹے ہونے پر شرمندگی نہیں ہو گی۔

وہ اسکے ہاتھ چومتا مسکراتے ہوئے بولا۔

حازق میں۔مہر نے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

نہیں مام کچھ مت بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دن کی مہلت دیں میں سب ٹھیک کروں گا۔وہ اسے اٹھاتا خود بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

مہر خاموش ہو گئ۔

اسکا ماتھا چومتے اسے کامیابی کی دعائیں دیتے اسنے مرتسم کو دیکھا جو حازق کو گھور رہا تھا۔

حازق اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتا مسکرایا۔

ایک منٹ مام میں زارا آپکے شوہر کو دیکھ لوں۔اسکا سر چومتا اسے بیڈ پہ بٹھاتا وہ مرتسم کے قریب آیا۔

دونوں باپ بیٹے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

بابا میں۔حازق کچھ کہنے لگا لیکن مرتسم کے بھاری ہاتھ کا تھپڑ اسے خاموش کروا گیا۔

شاہ۔مہر نے دہل کر اسے دیکھا۔

حازق مسکرایا تھا۔

مرتسم اسے مسکراتے دیکھ سلگھا اگلے ہی پل اسے کھینچتے خود میں بھینچ گیا۔

حازق مدھم سا ہس دیا۔

مرتسم کچھ بھی کہے بغیر اسے خود سے لپٹائے بے اواز رونے لگا۔

اپنے قد جتنے بیٹے کا غم اسے توڑ کر رکھ گیا تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

مہر نے اسے زبردستی ناشتے تک روک لیا کہ جہاں بھی جانا ہے ناشتہ کر کے چلا جائے۔

وہ جب تک فریش ہو کے آیا مہر ناشتہ بنا چکی تھی۔

میثم ناشتہ کر کے اینارہ سے ملنے جا چکا تھا۔

سب لوگ ہی ایزل کی وجہ سے کافی دیر تک ہوسپٹل میں رکے تھے اسلیے نماز کے بعد دوبارہ سو گئے۔

سوائے وشہ اور عادی کے۔اب وہ پانچوں ڈائیونگ پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔

جب پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز پر چونکے۔

💞💞💞

گاڑی رکتے ہی مرحا تیزی سے گاڑی سے نکلتی اندر کی طرف بھاگی تھی۔

بدر نے اسکی پشت دیکھتے لب بھینچے۔

وہ پانچ گھنٹے کا سفر تین گھنٹوں میں طے کر آیا تھا۔

ریش ڈرائیونگ کرتے کیونکہ اسکی بیوی مسلسل ہچکیوں سے رو رہی تھی جو اسکی برداشت سے باہر تھا۔

وہ گاڑی پارک کرتا اسکے پیچھے ہی نکلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جتنی تیزی سے بھاگ رہی تھی بدر کو ڈر تھا وہ گر ہی نا جائے۔

وہ تیز قدموں سے اسکے پیچھے بھاگا۔

اور وہی ہوا جسکا ڈر تھا۔وہ ابھی داخلی دروازے کی سیڑھیوں پر تھا جبکہ مرحا سپیڈ سے بھاگتے اندر جا چکی تھی۔

کارپیٹ میں اسکا پاؤں رہتا اور وہ اوندھے منہ گری۔اسکی چیخ کے ساتھ ہی بدر کی دھاڑ بلند ہوئی لیکن وہ گری نہیں کیونکہ دو مہربان بازو اسے سمیٹ چکے تھے۔

مرحا نے لرزتی پلکوں سے مقابل کو دیکھا سامنے حازق کو دیکھتے وہ اونچی آواز میں روتے اسکے سینے میں چھپ گئی۔

بدر دروازے کو تھامتا اپنی رکی سانس بحال کرنے لگا۔اسے گرتے دیکھ اسکا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن حازق اسے بروقت سنبھال چکا تھا۔

مرحا اور بدر کو اچانک یہاں دیکھتے وہ چونکتے اٹھ کھڑے ہوئے۔

وہ بلند آواز میں روتی پتہ نہیں کیا کیا بولے جا رہی تھی۔

حازق لب بھینچے بدر کو سرد نظروں سے دیکھتا اسکو تھپکنے لگا لیکن وہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

مہر نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا

مر تسم آگے بڑھتے اسے خود سے لگا گیا۔

اسکی بلند آواز سنتے سب اپنے کمروں سے نکل ائے۔

کمرے کے دروازے سے نکلتی نورین کی نظر مرحا سے ہوتی داخلی دروازے پر گئ تو اسے لگا جیسے اسکی آنکھوں کا دھوکا ہے۔

لیکن نہیں وہ دھوکا نہیں سچ تھا۔وہ ننگے پاؤں تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی۔

بدر کی نظریں بے اختیار اسکی طرف اٹھی اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتا نورین تیزی سے بھاگتے اسکے سینے سے لگی تھی۔

بدر بے ساختہ اسے خود میں بھینچ گیا۔

م۔میرا بدر،م۔میرا بیٹا آگیا۔وہ بے یقینی سے اسکا چہرہ چھوتے بول رہی تھی۔

بدر نے اسکی ہتھیلیاں چومیں۔

میں ہی ہوں ماں آپکا بدر۔وہ نرمی سے کہتا اسے خود میں بھینچ گیا۔

نورین بے اواز رو دی۔

ماما پلیز مت روئیں میں آگیا ہوں نا۔وہ بے بسی سے بولا۔

نورین نم آنکھیں صاف کرتی اسکا ماتھا چومتے اب مرحا کو دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تم ٹھیک نہیں تھے نا۔ مجھے پتہ تھا میں جانتی تھی تم ٹھیک نہیں ہو۔ میں تین دن سے بدر سے کہہ رہی تھی مجھے درد ہوتا ہے حازق ٹھیک نہیں۔ تمہیں پتہ ہے ناجب تمہیں درد ہوتا ہے تو مجھے بھی ہوتا ہے۔

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتی اسکے زخموں پر لب رکھتی سسکیوں سے بولی۔

حازق مسکرا اٹھا۔

وہ جانتا تھا وہ دونوں ایک دوسرے کی تکلیف محسوس کر سکتے ہیں۔

نفی میں سر ہلاتے اسکا ماتھا چومتے اسے خود میں بھینچا۔

میں بلکل ٹھیک ہوں اب تم آ گئ ہو نا۔ وہ آہستہ سے بولا۔

بدر اسے مسلسل سسکیاں بھرتے دیکھ بے چین ہو اٹھا۔

وہ گاڑی میں بھی مسلسل روتی آئ تھی ایسی تو نہیں تھی کہ اتنا رونے والی۔

اب تو اسکا وجود بھی ہچکولے کھا رہا تھا۔

وہ نرمی سے نورین کو خود سے الگ کرتا بے اختیار اسکی طرف بڑھا۔

حازق اسے اپنے سامنے کرتا اسکے بھیگے بال چہرے سے ہٹاتا ابھی کچھ بولتا کہ بدر تیزی سے مرحا کو اپنی طرف کھینچ گیا۔

یہ سب اسنے لمحوں میں کیا تھا کہ مرحا اور حازق دونوں ہی سمجھ نہیں پائے۔

بدر بنا کچھ کہے اسے اٹھاتا صوفے کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

سب کے منہ کھلے تھے۔

اسے نرمی سے صوفے پر بٹھاتے اسنے ٹیبل پر پڑے پانی کے جب سے گلاس میں پانی ڈالتے اسکے لبوں سے لگایا۔

وہ ایک ہی سانس میں ختم کر گئ۔

اور چاہیئے۔اسکے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسکے بال سمیٹتے پوچھا۔

وہ نفی میں سر ہلا گئ۔

اسکی محبت پر سب نے نم آنکھوں سے انہیں دیکھا تھا۔

جبکہ حازق ابھی سرد نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اپنے بولا آپکا دل بے چین ہے میں آپکو لے آیا نا اپنوں میں اب کیوں رو رو کر مجھے بے چین کو رہی ہیں۔دیکھیں اپنے خود کا کیا حشر کر لیا ہے پلیز اب اور مت روئیں مجھے یہاں کچھ ہوتا ہے۔وہ اسکا ہاتھ اپنے سینے پر رکھتا بے بسی سے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مرحاسب کے سامنے سرخ پڑتے سٹپٹاتے اپنا ہاتھ پیچھے کر گئ۔

اب اگر آپکی آنکھ سے ایک آنسو بھی نکلا تو میں آپکو واپس لے جاوں گا۔وہ دھمکانے کے انداز میں بولا۔

تم میری بیٹی کو میرے سامنے ہی دھمکا رہے ہو۔مرتسم اسے گھورتے مرحا کے پاس بیٹھتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

آپکی بیٹی میری بیوی ہے اور آپ لوگوں کی وجہ سے مسلسل پچھلے کئ گھٹنوں سے رو رہی ہے جو میں برداشت نہیں کر سکتا۔

وہ بے بسی سے بولتا اٹھا تھا۔

اسکے انداز پر سب نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

مرحا سرخ پڑتے مرتسم کے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

حازق سر جھٹکتا مہر کو اپنے حصار میں لیتا صوفے کی طرف بڑھا۔

ہاں باپ اور بھائ ہی یاد ہے ماں کی کب کسی کو یاد آتی ہے۔وہ حازق کے کندھے پر سر رکھتے مصنوعی خفگی سے بولی۔

مرحا نے جھٹ سے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

وہ اٹھنے لگی لیکن پھر کچھ سوچتے رک گئ۔

میں آپکی بیوی سے ناراض ہوں۔مرتسم کو دیکھتے خفگی سے کہا۔

کیوں۔۔؟مرتسم نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

بریرہ کو اپنے حصار میں لیے کھڑا بدر بھی چونکا تھا۔

کیونکہ انہوں نے زبردستی میرا نکاح اپنے داماد سے کروایا تھا۔

وہ خفگی سے بولتے مرتسم کے کندھے پر سر رکھ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

مہر نے اسے گھورا اور ساتھ بیٹھے مرتسم کو بھی۔

وہ گڑبڑا گیا۔

جبکہ اسکی بات سنتے سب نے حیرت سے مہر کو دیکھا کیا وہ پہلے سے جانتی تھی۔

اچھا ہم سے کوئی ناراضگی نہیں ہے ہم سے تو ملو۔

عالم بابا اپنی لاڈلی پوتی کو دیکھتے بے تاب ہوئے تھے۔

مرحا انکی آواز سنتے جھٹ سے اٹھتی انکے گلے لگی تھی۔

پھر باری باری سب سے ملتے اسنے ماہم کی غیر موجودگی محسوس کی۔

ماہم پھوپھو کہاں ہیں۔وہ اسکی غیر موجودگی پر حیران ہوئی تھی۔اسوقت وہ کہاں جا سکتی تھی۔

اپی۔ تبھی اسکے پیچھے سے میثم کی چیخ سنتے سب چونکے تھے۔

میسم جو ایناره اور انوشے کے ساتھ اندر آیا تھا مرحا کو دیکھتے بے یقین ہوا تھا۔

وہ انوشے کو نیچے اتار تا مرحا کی طرف بھاگا۔

مرحو آپی آپ کہاں چلی گئی تھیں سب نے آپ کتنا ڈھونڈا۔

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتا بولا۔

مرحا نے اسکا ماتھا چوما۔اسکے بدن کی حرارت سے اسے فیل ہوا تھا اسے بخار ہے۔

تمہاری آپی کو ماما نے زبردستی اپنے داماد کے حوالے کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے ماتھے سے بال ہٹاتے آہستہ سے بولی۔

اپنے شادی کرلی۔ کسی نے بھی میثم کا نہیں سوچا۔ سب نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا نا۔ وہ اسکے کندھے پر سر رکھتا ناراضگی سے بولا۔

سب خاموشی سے انکی گفتگو سن رہے تھے۔

مرحا چونکی۔ کیوں کس نے اکیلا کیا میرے میثم کو میں نہیں تھی باقی سب تو تھے نا۔ حازق، ایزل، ماما۔ وہ سب کے اڑے چہرے دیکھ چونک کر بولی۔

کوئ بھی نہیں تھا۔ آپکو نئ پتا کیا حازق بھائ تو پچھلے پندرہ دنوں سے گھر ہی نہیں تھے ایک دن آئے تھے پھر کل کہیں چلے گئے۔

اور ایزل اپی۔ وہ ابھی کچھ اور بولتا کہ مہر گھبرا کر اسے ٹوک گئ۔

میثم بس کرو ابھی آئ ہے اسے آرام کرنے دو۔ وہ اسے آنکھوں کے اشارے سے منع کر گئ مرحا کو کچھ بتانے سے۔

وہ وہیں خاموش ہو گیا۔

نہیں ماما اسے بولنے دیں۔ کہاں ہے ایزل وہ کیوں نہیں تھی تمہارے پاس بتاؤ مجھے۔ وہ بے چینی سے بولی۔

میثم ادھر مت دیکھو بتاؤ مجھے کہاں ہے ایزل۔ وہ اسکے مہر کے دیکھنے پر اسکا چہرہ اپنی طرف کرتی بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ایزل آپی کو پتہ نہیں کیا ہوا تھا۔وہ اتنی اداس اداس سی رہتی تھیں اور پھر کل وہ پتہ نہیں کیسے کانچ پر گر گئیں۔

انکی پوری باڈی پر کانچ کی خراشیں ہیں اور بازو اور پیٹ پر بہت گہرا زخم ہے۔وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتا بولا۔

مرحا بے یقینی سے اسے دیکھے گئ۔

ایزل کے ذکر پر حازق لب بھینچ گیا۔

م۔م۔مجھے کسی نے ب۔بتانا بھی ضروری سمجھا۔میں اتنی پرائ تو نہیں تھی۔

میری ب۔بہن ۔ دوست پ۔پتہ نہیں کس حال میں ہے اور میں بے خبر رہی۔ وہ بے یقینی سے لڑکھڑائ تو بدر نے بے ساختہ اسے تھاما۔

اپ۔اپ سب جانتے تھے نا اسی لیے۔اسی لیے آپ میری ایزل سے بات نہیں کروا رہے تھے۔وہ بدر کو شکوہ کناہ نظروں سے دیکھتے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بدر نے لب بھینچتے حازق کو دیکھا اسکا سرخ چہرہ دیکھ وہ سر جھٹکتا مرحا کی طرف متوجہ ہوا۔

آپ مجھے ابھی اسکے پاس لے چلیں۔مجھے ابھی ملنا ہے اسے دیکھنا ہے۔وہ بدر کی شرٹ جکڑتے رندھے لہجے میں بولی۔

مرحوا دھر آؤ میرے پاس۔مہر نے بازو وا کرتے اسے پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بدر کے حصار سے نکلتی تیزی سے مہر کی طرف بڑھتے اسکی آغوش میں آتے ہی پھر سے رو دی۔

مر حو۔ڈونٹ کرائے۔میرا بہادر بچہ۔ایزل ٹھیک ہے۔وہ اسکا سر چومتی محبت سے بولی۔

مجھے اسکے پاس لے جائیں نا۔وہ نچلہ لب نکالتے بچوں کی طرح منہ بسورے بولی۔

ہاں ابھی لے چلتے ہیں۔مہر نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

او میں لے چلتا ہوں تمہیں۔حازق اسے اپنے حصار میں لیتا بدر کو جتانے کے انداز میں دیکھتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

بدر اسے گھورتا اسکے پیچھے ہی بڑھا تھا۔

باقی سب انکی بچگانہ حرکتوں پر نفی میں سر ہلا گئے۔

مہر انوشے کو اٹھاتے خود سے لپٹا گئی۔

وہ اب سب سے کافی سہم گئی تھی۔

مہر ماما کیا میں انوشے کو کچھ دیر کے لیئے باہر لے جاؤں اسکا دل بہل جائے گا۔

کاشان اسکا سہما چہرہ دیکھ مہر سے بولا۔

مہر نے ایک پل کے لیئے سوچا پھر ہاں میں سر ہلا دیا۔

بھائی کے ساتھ باہر جانا ہے۔آپکو آئیس کریم بھی کھلائیں گے۔

اپنی گردن سے اسکا چہرہ نکالتے مہر نے اسے پچکارا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ پل کاشان کو دیکھتی رہی پھر ہاں میں سر ہلا گئ۔

گڈ گرل۔ جاو شاباش اور بھائ کو بلکل تنگ نہیں کرنا اوکے۔ اسکا ماتھا چومتے مہر نے اسے کاشان کے حوالے کیا۔

جو اسکی انگلی تھامتا اسے لیے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

چلیں سب ناشتہ کر لیں ناشتہ ریڈی ہے۔

اور پریشان مت ہوں بلکہ یہ تو خوشی کی بات ہے ایزل بھی ٹھیک ہے اور مرحا بھی واپس اگئ۔

مہر نے آسودگی سے مسکراتے کہا تو سب اسکی بات پر اتفاق سے سر ہلا گئے۔

💞💞💞

ہوسپٹل کے سامنے گاڑی روکتے حازق کی آنکھوں کی سرخی بڑھی تھی۔

بدر اپنی گاڑی سے نکلتا جلدی سے مرحا کی طرف بڑھتا اسے اپنے حصار میں لیتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

مرحا نے پیچھے مڑتے حازق کو دیکھا جو اثبات میں سر ہلا گیا۔

وہ مطمئن ہوتی بدر کے ساتھ اندر اگئ۔

ایزل کے کمرے کا پوچھتے وہ لوگ جب وہاں پہنچے تو ماہم اور زرنور اسے دیکھتی شاک ہوئ تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا تم کب ائی۔ماہم اسے خود سے لپٹاتی بے یقینی سے بولی۔

میں کچھ دیر پہلے ہی آئی تھی پھوہھو۔وہ آہستہ سے بولی۔

زرنور نے اسے دیکھتے بازو وا کیے تو وہ بے ساختہ روتے اسکے گلے لگی۔

ایزل بہت لاپرواہ ہے مامی میں اس سے بلکل بات نہیں کروں گی۔وہ اسکے کمرے کے دروازے کو دیکھتے خفگی سے بولی۔

زرنور ہس دی۔اب تم آگئ ہو نا تو کس کے بل نکالنا اسکے۔پیار سے اسکے بال سہلاتے کہا۔

وہ ناک سکوڑتے ایک نظر بدر کو دیکھتے کمرے میں چلی گئ۔

سلام کا رواج نہیں ہے کیا دامادجی۔زرنور اسے نروس ہوتے دیکھ جان بوجھ کر سنجیدگی سے بولی۔

بدر خجل ہوتا جلدی سے سلام کر گیا۔

اور وہ دونوں ہس دی۔

ارسل جو ابھی وہاں آیا تھا چونکا۔

مرحا کے آنے کا سنتے اسے خوشگوار حیرت ہوئ تھی۔

بدر سے ملتے وہ ماہم اور زرنور کو لیے گھر کے لیئے نکل گیا کیونکہ وہ دونوں رات سے کافی تھک گئ تھیں۔

مرحا ایزل کے پاس تھی اس لیے وہ مطمئین ہوتے نکل گئے۔

حازق وہیں گاڑی میں بیٹھا انہیں جاتا دیکھتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہ آہستہ سے دروازہ کھولتی اندر آئی۔

ماما مینے کہا نا مجھے نہیں بات کرنی کسی سے آپکو سمجھ۔ایزل آنکھوں سے بازو ہٹاتے جھنجھلا کر بولتی کہ سامنے مرحا کو دیکھتے وہ خاموش ہوئی۔

ساکت پلکوں میں جنبش ہوئی، سوکھی آنکھوں میں پھر سے پانی جمع ہونے لگا لیکن وہ بے رخی سے چہرہ موڑ گئی۔

ایزل۔مرحا اسکے چہرہ موڑنے پر تڑپ کر اسکی طرف بڑھی۔

مر گئی ایزل۔وہ بے رخی سے بولی۔

ایسے تو مت کہو۔ تمہیں تو میری عمر بھی لگ جائے۔وہ اسکے قریب آتے دہل کر بولی۔

مجھے نہیں چاہیے اپنے پتی کو دے دینا جسکے ساتھ تھی اتنے دن۔وہ ہنوز خفا تھی۔

پتی نہیں ہیں میرے ماما کے داماد ہیں۔وہ منہ بسورتی اسکے ساتھ جگہ بناتے بیٹھی۔

ایزل نے اسے گھورا۔

ایسے مت دیکھو مجھے پیار ہو جائے گا ان آنکھوں سے۔وہ اسکی ہیزل آنکھوں کو چومتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل سٹپٹائی۔

کیا بدر بھائی نے تم میں بے شرمی کا کوئی پرزہ تو نہیں فٹ کر دیا۔وہ اسے گھورتے بولی۔

مرحا کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

ایسا ہی سمجھ لو۔وہ آنکھ ونک کرتے بولی۔

ایزل مسکرا دی۔کتنے دنوں بعد آج وہ دل سے مسکرائی تھی۔

پہلے کیوں نہیں آئی۔

اسکے بازو سے سر ٹکاتے ادسی سے پوچھا۔

وہ ابھی اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتی تھی کہ پیٹ کا زخم ابھی کچا تھا۔

بے خبر تھی۔مرحا آنسو پیتے مدھم لہجے میں بولی۔

بے خبر تھی یار و مینس میں غرق تھی۔ایزل اسے ہسانے کو بولی۔

لیکن وہ ہسنے کی بجائے رو دی۔

ایزل اسکے بازو سے سر ٹکائے بے اواز رونے لگی۔

ایم سوری مجھے تیرے پاس ہونا چاہیئے تھا نا۔وہ اسکے برنولہ لگے ہاتھ کو نرمی سے چھوتے بولی۔

ایزل خاموش رہی۔

ناراض ہے۔مرحا نے چہرہ موڑتے اسے دیکھا وہ بے آواز رو رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ایزل۔ایم سوری نامیں انجان تھی نہیں تو آئی سویر اسی وقت تیرے پاس ہوتی۔وہ بوکھلا گئی۔

لیکن ایزل نفی میں سر ہلاتے ہچکیوں سے رونے لگی۔

کیا کہیں درد ہو رہا ہے۔مرحا پریشان ہوئی۔

ایزل نفی میں سر ہلا گئی۔

بس تجھے دیکھتے رونا آگیا۔وہ آنسو صاف کرتے بولی۔

اتنی بری بھی نہیں لگ رہی۔مرحا نے ناک سکوڑا۔

ایزل روتے روتے ہس دی۔

تبھی دروازہ نوک ہوا اور بدر اندر آیا۔

مرحا کو ایزل کے اتنے قریب بیٹھے دیکھ اسکا چہرہ خوامخواہ سرخ ہوا۔

وہ ایزل سے جیلس ہو رہا تھا لیکن سمجھ نہیں پایا۔

اسلام علیکم جی جاجی۔ایزل اسے دیکھتے لفظ توڑ کر بولی۔

مرحا نے اسے گھورا۔

وعلیکم سلام سالی صاحبہ۔وہ سر کو خم دیتا محظوظ ہوتے بولا۔

کیا حال ہے۔۔وہ اب فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ایزل مرحا کو عزیز تھی تو اسے بھی عزیز تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

میں ٹھیک ہوں وہ نرمی سے مسکرای۔

بدر نے غور سے اسے دیکھا۔

اسکی آنکھوں میں ازیت سی چھلک رہی تھی،انجانا سا درد رسا تھا۔

اسے بے ساختہ ایزل پر ترس ایا۔وہ نازک سی لڑکی پتا نہیں کتنی تکلیف میں تھی۔

لیکن میں آپسے ناراض ہوں۔ایزل اسے خاموش دیکھ بولی۔

وہ کیوں۔اسنے ائیبرو اچکایا۔

اپنے مرحوم کو کڈنیپ کیا مجھے بھی کرنا چاہیئے تھا۔

آخر کو میں اسکی بیسٹی ہوں۔

کیا ہو جاتا اگر میں بھی آپ لوگوں کے ٹریجیڈی نکاح میں شریک ہو جاتی۔وہ تاسف سے بول رہی تھی۔

بدر کو بے ساختہ ہسی ائی۔

کتنی معصوم،بے ضرر سی لڑکی تھی وہ۔

اچھا اب جب لے کر جاؤں گا تو آپکو ساتھ لے کر جاؤں گا آپ بس ٹھیک ہو جائیں۔

وہ نرمی سے بولا۔

ایزل مسکادی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مرحا ایک منٹ بات سنیں۔وہ اسے آنکھوں سے کچھ اشارہ دیتا بولا۔

ایزل نے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا۔

شٹ اپ۔وہ ایزل کی نظروں سے جھنپتی بول۔

ایزل ہس دی۔

مرحا نفی میں سر ہلاتے بدر کے پیچھے ہی باہر نکلی تھی۔

ایزل کی مسکراہٹ مانند ہوئی۔

کچھ لمحوں کے لیئے ہی سہی اسکا دل بہل گیا تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپکو شرم نہیں آتی کیا سوچے گی وہ۔مرحا خجل ہوتی اسے گھورتے بولی۔

کچھ نہیں یہی سوچے گی کہ مجھے اکیلے میں کچھ وقت چاہیئے۔وہ معصومیت سے بولا۔

مرحا کچھ بولتی کہ وہ جلدی سے بول اٹھا۔

میرے خیال میں حازق کو اسکے ساتھ اکیلے میں وقت دینا چاہیئے۔وہ سامنے کھڑے حازق کی طرف اشارہ کرتا بولا جو فون کان سے لگائے کچھ بول رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سمجھ کر سر ہلا گئ۔

چلیں پھر۔بدر نے کہاتو وہ اسکے ساتھ چل دی۔

ہمنے ایزل سے مل لیا ہے۔ویسے تو میں اسکے پاس رکنا چاہتی تھی لیکن فلحال اسے مجھ سے زیادہ تمہاری ضرورت ہے۔

وہ شرارت سے اسے دیکھتے بولی۔

حازق نے مسکراتے اسکا سر چوما۔

تم رہ لیتی مجھے کوئ پرابلم نئ۔وہ نرمی سے بولا۔

نہیں اب اتنی بھی ظالم نئ۔وہ آنکھیں پٹپٹا کر کہتے بدر کے ساتھ باہر کی طرف چل دی۔

حازق کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی۔

اسنے کن اکھیوں سے کمرے کے دروازے کو دیکھا۔

وہ کچھ پل ضبط سے کھڑا رہا پھر ضبط ٹوٹا اور وہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

پھر سے دروازہ کھلنے پر ایزل نے بے ساختہ دروازے کی طرف دیکھا اندر آتے حازق کو دیکھتے اسکے چہرے پر کرب کے تاثرات لہرائے تھے اگلے ہی پل اسکا چہرہ سپاٹ ہو گیا۔

وہ چہرہ موڑے سامنے دیوار کو گھورنے لگی۔

وہ آہستہ سے چلتا اسکے قریب آیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیسی ہو۔اسکے قریب رکتے وہ آہستہ سے بولا۔

وہ خاموش رہی۔

میں تمہیں سننا چاہتا ہوں۔وہ جیسے التجائیہ ہوا تھا۔

ایزل۔حازق نرمی سے پکارتا اسکے قریب جھکا۔

اسکی سانسیں ایزل کے چہرے پر پڑنے لگیں۔

ایزل ضبط سے آنکھیں مینچ گئ۔

حازق نے ہاتھ اٹھاتے نرمی سے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا۔

کیا تم مجھے دیکھنا نہیں چاہتی۔اسکے چہرے سے بال ہٹاتے پوچھا۔

نہیں۔یک لفظ جواب ایا۔

اچھا میں تو دیکھنا چاہتا ہوں۔وہ کچھ پل خاموش ہوا پھر اسکی سوجھی آنکھوں کو انگلی سے چھوتا مدھم لہجے میں بولا۔

حازق پلیز چلے جاؤ میں اس وقت نا تمہیں سننا چاہتی ہوں نا دیکھنا۔وہ بہت ضبط سے بولی۔

روح پر لگے وہ سارے زخم پھر سے اڈھڑنے لگے تھے۔وہ رات پھر سے آنکھوں کے سامنے ان ٹھہری۔

جبکہ وہ تو اسکے منہ سے حازق سنتا ہی خاموش ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حازق نہیں میر۔کیا تم بھول گئ تم مجھے میر بلاتی ہو۔وہ اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتا اسکی خوشبو میں گہری سانس کھینچتا بولا۔

وہ پرانی بات تھی ایزل عازیان شاہ پرانی باتوں کو یاد نہیں رکھتی۔وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے تنفر سے بولی۔

ایزل غازیان شاہ نہیں ایزل حازق میر۔وہ اسے روکتا نرمی سے بولا۔

اب سے نہیں رہوں گی۔وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

حازق کا چہرہ سرخ ہوا۔لیکن وہ آنکھیں مینچ کر کھولتے خود پر قابو پا گیا۔ہاں وہ غصے پر ضبط نا کرنے والا اپنی بیوی کی علیحدگی کی بات پر بھی اپنے غصے پر قابو پا گیا۔

اچھا بولو میر پھر چلا جاؤں گا۔۔وہ اسکی ہیزل آنکھوں میں بھوری آنکھیں گاڑھتا بولا۔

ایزل نے حیرت سے اسے دیکھا اسے لگا تھا اب وہ دھاڑے گا لیکن وہ خاموش کیوں ہو گیا تھا۔کیا سچ میں وہ صرف اسے استعمال کر رہا تھا اسے کوئ فرق نہیں پڑتا تھا ایزل کے جدا ہونے سے۔

دل میں ہوک سی اٹھی۔آنکھوں میں پانی ان ٹھہرا لیکن وہ نچلہ لب دباتے اپنے آنسوں روک گئ۔

نہیں کہوں گی اور کبھی نہیں کہوں گی۔تم اب سے آج سے میرے لیے صرف حازق ہو حازق میر شاہ۔اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کی بھوری آنکھوں میں سرخی چھلکی تھی۔

وہ پورے خاندان کی واحد لڑکی تھی جو ڈنکے کی چوٹ پر اسے میر بلاتی تھی اور حازق میر کو ناگوار گزرتا تھا لیکن آج جب وہ اسے میر نہیں حازق بلا رہی تھی تو یہ بھی اسے تیر کی طرح چبھا تھا۔

پوری دنیا کے لئیے ہوں حازق میر تمہارے لیے صرف میر

میری جنگلی بلی۔وہ نرمی سے مسکرایا۔

جبکہ چہرے پر قہر کے تاثرات تھے۔

ایزل نے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا اسکا ہاتھ جھٹکتے وہ چہرہ موڑتے آنکھیں موند گئ۔

حازق یہ بھی ضبط کر گیا۔

غصہ کر لو چیخو چلاؤ لیکن خاموش مت رہو۔اسکا چہرہ نرمی سے اپنی طرف کرتے کہا۔

حازق مینے کہانا چلے جاؤ یہاں سے میرے درد میں اضافہ مت کرو۔

وہ بائیں ہاتھ کر حرکت دیتے پھر سے اسکا ہاتھ جھٹکتے چلائی تھی۔

چلانے سے اسکی پیٹ پر کھنچاؤ پڑا تو منہ سے کراہ نکلی تھی۔

وہ سسکتی تکیے پر سر پٹک گئ۔

حازق نے تڑپ کر اسے دیکھا۔وہ سیدھا ہوتا اسکی شرٹ ہیٹ سے اٹھاتا اسکا زخم دیکھنے لگا۔

ایزل کا چہرہ سرخ پڑا۔وہ نچلہ لب کاٹتے اسے دیکھنے لگی مزید حرکت کرنے سے قاصر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق فکر مندی سے اسکی بینڈج کو نرمی سے انگلیوں سے سہلاتا اسکے پیٹ پر جھکتا خراشوں کا معائنہ کرنے لگا۔

حازق پیچھے ہٹو۔وہ شرم سے سرخ پڑتے جلدی سے بولی تھی۔

حازق ان سنا کرتے اسکی خراشوں کو انگلیوں سے چھوتا لہو چھلکاتے چہرے سے دیکھ رہا تھا۔

وہ بے اختیار ہوتا جھکتا اسکی خراشوں پر لب رکھ گیا۔

ایزل کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹتے چہرے پر پھلسے تھے۔لبوں سے سسکی بلند ہوئی۔

حازق نرمی سے اسکی خراشوں پر لب رکھتا اسکی شرٹ سہی کرتا سیدھا ہوا۔

وہ نم آنکھوں اور گلابی چہرے سے اسے زخمی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

کیا تھوڑا سا بھروسہ اور نہیں کر سکتی۔وہ اسکا نچلہ لب دانتوں سے آزاد کراتا بولا۔

نہیں۔وہ بے رخی سے بولی۔

حازق لب بھینچ گیا۔

ایک بار بولو میر چلے جاؤ چلا جاؤں گا۔

اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اسکے ماتھے پر لب رکھتے کہا۔

ایزل اسکی بھوری آنکھوں کو دیکھنے لگی۔جن میں حد سے زیادہ سرخی تھی۔

آنکھوں سے ہوتی نظر اسکے چہرے اور گردن کے زخموں پر گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکی زخموں پر انگلی ٹریس کرتے اسکے لبوں تک آتے رکی۔

اسکے لبوں کو دیکھتے اسے پھر سے وہ منظر یاد آیا تو آنکھوں میں چنگاریاں سی پھوٹی پڑیں۔

حازق بغور اسکے تاثرات دیکھنے لگا۔

اگلے ہی پل وہ اسے خود پر جھکاتی اسکے لبوں کو دانتوں سے کچلنے لگی۔

اتنی بری طرح سے کے حازق کا چہرہ ضبط سے سرخ ہوا تھا۔

لیکن وہ بے دردی سے اسکے لبوں کو زخمی کرتی رہی۔

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوئی تو اسکے دونوں لب خون سے رنگے ہوئے تھے۔

اسنے کافی برے طریقے سے کاٹا تھا کہ خون کی پھوار نکلتی اسکے لبوں کو گیلا کر گی۔

لیکن اسنے افف تک نہیں کیا۔

حازق میر میری نظروں سے دور چلے جاؤ اس سے پہلے کہ میں خود کو کچھ کر جاؤں۔ وہ بگڑے تنفس سے اسے دیکھتے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حازق اسکے پھر حازق بولنے پر زخمی نظروں سے اسے دیکھتا قدم پیچھے کو لیتا ایک جھٹکے سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

پیچھے وہ پھر سے رو دی۔

جانے کیوں یہ آنسو اسکے مقدر میں لکھ دیئے گئے تھے۔ تلخی سے سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

حازق جب واپس آیا تو سلینہ سو رہی تھی۔

میڈ نے اسے بتایا تھا کہ دوپہر میں اسے ہوش آیا تھا کافی بری حالت تھی اسکی۔

حازق متبسم ہوا تھا۔

ابھی وہ روم میں آیا تو آہٹ سے سلینہ جاگ گئ۔

اسے دیکھتے سلینہ کی آنکھوں میں نمی دوڑ گئ۔

حازق۔ اسنے نم لہجے میں لاڈ سے اسے پکارا۔

تم تو ایک ہی رات میں ڈھ گئ حتیٰ کہ جتنی تمیں طلب تھی تمہیں تو رات کیا دن کیا۔

وہ صوفے پر بیٹھتا سرد لہجے میں بولا۔

تم نے بھی تو مجھ پر زرا بھی رحم نہیں کیا۔ مجھ سے چلا بھی نہیں جا رہا۔ وہ بھیگے لہجے میں بولی۔

اسنے گردن تک کمفرٹ لیا ہوا تھا لیکن اسکے چہرے پر حازق کو اچھے خاصے نشان دکھ رہے تھے۔

چچ چچ۔ ڈارلنگ اتنی جلدی ابھی تو میرا آج رات بھی سپیشل رومینس کا ارادہ ہے۔ وہ متبسم ہوتے بولا۔

تمہارا دماغ خراب ہے یہاں میری حالت بری ہوئ پڑی ہے۔ وہ چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آگ بھی تو تمہیں ہی لگی تھی۔وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے مزے سے بولا۔

مینے رومینس کا بولا تھا جنگلی پن کا نہیں۔میں بیوی ہوں تمہاری کوئی بکاؤ عورت نہیں۔وہ اسے گھورتے بولی۔

گریٹ۔تو پھر بیویوں والے حق نبھاؤ آج رات تم بے ہوش ہوئی تو تمہاری خیر نہیں۔وہ سرد لہجے میں کہتا اٹھتا دروازے کی طرف بڑھا۔

سلینہ نے خوفزدہ ہوتے اسے دیکھا۔

یہ تمہارے ہونٹوں پر کیا ہوا ہے۔وہ اسکے دونوں ہونٹوں کو زخمی دیکھ چونکی تھی۔

مائینڈ یور اون بزنس۔وہ سرد لہجے میں کہتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رات ہوتے ہی وہ حازق کے سامنے موجود تھا۔

آج اسے اپنے ساتھ لے جانا آگے تم بہتر جانتے ہو ان جیسی عورتوں کو کیسے ہینڈل کرنا ہے۔افٹر آل بیوی ہے تمہاری۔

حازق رئیس کو دیکھتا معنی خیز لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

رئیس مسکرایا دیا۔

جی بلکل سر۔وہ حازق کے اشارے پر سلینہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

حازق تباہی خیز مسکراہٹ لبوں پر سجائے گھر سے باہر نکلتا چلا گیا۔

سلینہ سے وہ ساری انفارمیشن نکلوا چکا تھا اب وہ اسکے کسی کام کی نہیں تھی۔

اور ناہی وہ اسکی بیوی تھی۔وہ سب تو اسے پھنسانے کے لیئے ایک کھیل رچایا گیا تھا۔

💞💞💞

وہ کھانا کھاتے ابھی لیٹی ہی تھی کہ دروازہ کھلا۔

اسنے پلٹ کر دیکھا لیکن اپنے سامنے کسی انجان مرد کو دیکھتے وہ چونکی۔

کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو۔وہ سامنے لمبے چوڑے سانولے سے مرد کو حقارت سے دیکھتے چیخی۔

آواز نیچے ہمارے یہاں بیویاں شوہروں کے سامنے اتنا اونچا نہیں بولتیں۔

رئیس سرد لہجے میں کہتا اپنی شرٹ اتارتا صوفے پر پھینکتا اسکی طرف بڑھا۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔کون ہو تم اور میں تمہاری بیوی نہیں ہوں۔وہ غرائی تھی۔

حازق۔حازق۔وہ بیڈ سے اٹھتی دروازے کی طرف بڑھی لیکن وہ لاک تھا۔

Posted On Kitab Nagri

د۔دیکھو میرے قریب مت انا۔اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھتے وہ ہکلا کر بولتے دروازے میں گھسی۔

کل رات تو بہت آہیں بھرتی رہی تھی تم اور آج کہہ رہی ہو قریب مت انا۔وہ مزے سے بولا۔

سلینہ کا رنگ فق ہوا۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔کل رات میرا شوہر تھا میرے پاس۔وہ صدمے سے چیخی۔

وہی تو بول رہا ہوں شوہر تھا یعنی کہ میں۔وہ اسکے تاثرات انجوائے کر رہا تھا۔

سلینہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔یقیناً اسکے ساتھ کھیلا گیا تھا۔

وہ کسی بڑے خطرے میں تھی اپنے گارڈز کو وہ کل رات ہٹوا چکی تھی۔

کیمرے بھی وہ ریمو کر چکی تھی کیونکہ وہ حازق کے ساتھ کسی قسم کے کوئ مداخلت نہیں چاہتی تھی۔

وہ بری طرح سے پھنسی تھی۔

د۔دیکھو مجھے چھونا مت۔وہ رئیس کے بلکل قریب آنے پر رونے لگی۔

رئیس ایک ہی بازو میں اسے اٹھا بیڈ پر پٹک گیا۔

وہ روتی، منتیں کرتی رہ گئ لیکن رائیس نے اسکی ایک نا سنی۔کل کے مقابل آج وہ اور زیادہ شدت سے اسکے وجود کو بھنبھوڑ رہا تھا۔

سلینہ کی چیخیں پورے گھر میں گونجنے لگیں لیکن پرواہ کسے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

انفارمیشن کے مطابق دونوں میجرز اپنی آرمی ٹیم کے ساتھ انکے مخصوص کیمپ پر حملہ آور ہوتے انہیں شکست دے گئے تھے۔

اس حملے میں انکے بھی دو فوجی زخمی ہوئے تھے جبکہ مقابل کے بارہ کے بارہ مارے گئے تھے۔

اب انہیں انتظار تھا تو بس ایک بڑی جنگ کا جسمیں وہ دشمن کو آر یا پار کر دیتے۔

💞💞💞

عاشر اور روشانے ابھی تک واپس نہیں آئے تھے کیونکہ انکا ایک مہینے کا پیکج تھا جبکہ ہانم اور داؤد پیرس کے بعد ترقی جانے والے تھے۔

وہ لوگ گھر میں ہوئے حادثے سے انجان تھے نا صرف وہ بلکہ آبان اور زمل بھی۔

ایزل کو تین دن تک ہوسپٹل رکھا گیا پھر اسے گھر بھیج دیا گیا۔

سب اسکا بہت خیال رکھتے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لیکن وہ پہلے جیسی رہی ہی نا تھی۔نابلا فصول کی بات کرتی ناقہقہ لگا کر ہستی تھی۔بس ہلکا سا مسکرا دیتی تھی۔

بات بھی ناہونے کے برابر کرتی سوائے مرحا کے۔

مرحا زیادہ تر اسکے پاس ہی رہتی تھی کیونکہ بدر اسے یہاں چھوڑ کر جانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔

فون پر اس سے بات ہوتی تو وہ کہہ دیتا ضروری کام سے گیا ہے بہت جلدی آجائے گا۔

مرحا جب اسکے اس پاس ہوتی تو وہ بات بھی کر لیتی تھی تو ہستی بھی لیکن صرف اسکی موجودگی میں۔

ورنہ وہ جیسے سب سے روٹھ گئی تھی۔

زیان، ارحم، میسم، ایناره سب لوگ اسے ہسانے کی بہت کوشش کرتے لیکن وہ انہیں جھڑک دیتی تھی یا جھنجھلا جاتی تھی۔

یونہی گزرتے گزرتے پندرہ دن گزر گئے۔

وہ بے رحم اس دن کا گیا اب تک واپس نالوٹا تھا۔

ایسی ہی ایک صبح تھا جب مرحا کی صبح سے طعبیت خراب تھی۔اسے شدید بخار تھا اور وہ بخار میں بار بار حازق کو پکار رہی تھی۔

ایسا تب ہوتا تھا جب حازق بھی کسی تکلیف میں ہو۔

لیکن اسکا تو کسی کو کوئی پتہ ہی نہیں تھا وہ کہاں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے دیکھ کر مہر کی حالت بھی بری ہو گئ۔اسکا اپنا دل صبح سے گھبرا رہا تھا۔

لیکن مرحا کے لیئے وہ خود پر قابو پائے اسے سنبھلا رہی تھی۔

لیکن دل تھا کہ ڈر سے کانپ رہا تھا جیسے کچھ برا بہت برا ہونے والا ہو۔

💞💞💞

پندرہ دن میں وہ دشمن پر کافی حد تک بھاری پڑے تھے۔

کشمیر میں سب کچھ شانت ہو چکا تھا لیکن وہ لوگ پھر بھی الرٹ تھے۔

وہ لوگ صبح ہی بھاری نفری کے ساتھ بلوچستان کے لیئے نکلے تھے جب راستے میں ہی انہیں بلوچستان کا بارڈر جو افغانستان کے ساتھ جڑا تھا وہاں ہر حملہ ہو چکا ہے۔

بہت کوششوں کے باوجود انہیں وہاں پہنچتے تین گھنٹے لگ چکے تھے۔

دونوں میجرز چہرے پر غضب ناک تاثرات لیے میدان میں اتر چکے تھے۔

دونوں طرف سے گولیوں کی برسات جاری تھی۔

انکے کافی اوفیسرز شہید ہو چکے تھے لیکن وہ بنا ہمت ہارے بھاری نفری سمیت ان پر حملہ آوار ہوتے انہیں دھول مٹی چٹا چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کافی حد تک وہ دشمن پر قابو پا چکے تھے آہستہ آہستہ سب گولیوں کی آواز کم ہوتی گئ۔

ہوا میں پھیلا دھواں چھٹنے لگا۔

میجر میر اور میجر شاہ فخر سے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھتے قدم آگے بڑھانے لگے جب اچانک شانت ہوئ فضا میں گولیوں کی تھرتھراہٹ گونجی گولیاں دونوں طرف سے برسائ گئ تھیں۔

میجر میر کے سامنے سے آتی گولی جو سیدھا اسکے سینے میں پیوست ہوئ تھی۔

جبکہ اسکے پیچھے سے آتی گولی میجر شاہ کے سینے سے تھوڑا نیچے لگی تھی۔

ابھی وہ لوگ کچھ سمجھتے کہ دو اور اکھٹی گولیاں چلیں ایک میجر میر کے بازو میں دوسری میجر شاہ کی ٹانگ میں پیوست ہوئ تھی۔

دونوں بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھتے گھٹنوں کے بل زمین پر گرے تھے۔

انکی وردی پر لگی نیم پلیٹ پر خون کے چھینٹے پڑتے انکا نام چھپا گئے تھے۔

انکے باقی افسران جلدی سے انکی حفاظت کے لیئے انکے سامنے آتے مقابلے بازی پر اتر چکے تھے۔

جلدی ہی وہ مقابل کے ان چار بندوں کو ڈھیر کرتے ان دونوں کی طرف مڑے۔

وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔

اچانک پھر سے فضاء میں ٹھاہ کی آواز گونجی اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک اور گولی میجر میر کے سینے میں دائیں جانب پیوست ہوئ اور وہ ڈھرام سے زمین بوس ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میجر شاہ اسے بے یقینی سے دیکھتا اسکی طرف بڑھنے لگا لیکن اسے بھی دو گولیاں لگی تھی جسکے باعث وہ تیورا کر زمین پر گرا تھا۔

لبوں سے بے اواز نکلا تھا۔

حازق۔

💞💞💞

ادھر وہ وطن کے لیئے جان دیتا خاک پر گرا ادھر مرحا کی چیخیں بلند ہوئ تھیں۔

وہ سوتے ہوئے اچانک چیخ پڑی۔

اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے وہ بری طرح سے تڑپنے لگی۔

بابا۔بابا حازق کو بلا دیں۔

ماما حازق کو بلائیں وہ بہت تکلیف میں ہے مام مجھے بہت زیادہ تکلیف ہو رہی ہے یہاں پہ ماما اسے بلا دیں۔

وہ تڑپ تڑپ کر رو دوری فریاد کرنے لگی۔

مہرا اسکی حالت دیکھتے بری طرح سے رو رہی تھی۔

جڑواں تو ہانیہ اور عاشر بھی تھے لیکن ہر جڑواں الگ ہوتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کسی کسی جڑواں میں یہ خاص بات ہوتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف بھی محسوس کر سکتے ہیں جیسے کہ حازق اور مرحا۔

وہ بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔

اور اسے دیکھتے ایزل کی حالت بھی بری ہو گئ تھی۔

وہ دشمن جاں آخر کہاں تھا کوئ نہیں جانتا تھا۔

سب لوگ شاہ ولا میں جمع تھے مرحا کو زہرہ نے نیند کا انجیکشن لگا دیا تھا کہ بامشکل ہی سہی وہ کچھ دیر کے لیئے سو گئ۔

سب لاؤنج میں بیٹھے تھے۔

حازق سے ہر طرح سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گئ لیکن ہو نہیں سکا۔

جانے وہ کہاں تھا کس حال میں تھا۔

یقیناً وہ کسی مشکل میں تھا جس طرح سے مرحا تڑپ رہی تھی یقیناً وہ بھی تکلیف میں تھا اور یہی سوچ سوچ کے سب کے دل بیٹھے جا رہے تھے۔

صبح سے شام ہو گئ لیکن حازق کا کوئ اتا پتہ نہیں ملا۔

اچانک مرتسم کا فون زور و شور سے بج اٹھا۔

زین کا فون تھا وہ بوکھلایا ہوا اسے ٹی۔وی اون کرنے کا کہہ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سب لوگ چونکے تھے۔

مرتسم نے جلدی سے ٹی وی اون کرتے اسکا بتایا گیا نیوز چینل لگایا۔

ناظرین ہم اپکو آگاہ کرتے چلیں ایک اہم خبر سے کہ پہلے کشمیر اور پھر آج بلوچستان کے باڈر پر دہشتگردوں کے حملے سے ہمیں بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

سب سانس روکے سننے لگے۔

ہمارے کئ افسران شہید جبکہ کئ بری طرح سے زخمی ہو چکے ہیں اسکے ساتھ ہی ہم اپکو ایک اور ایک خبر سے آگرہ کرتے چلیں کہ اس مشن کو اوپریٹ کرنے والے میجر حازق میر شاہ جو کہ ایک معروف مشہور بزنس مین مرتسم میر شاہ کے صاحب زادہ ہیں اور انکا تعلق اسلامباد سے ہے اور دوسرے میجر بدر عالم شاہ جو مشہور بزنس مین اور اب سیاست سے جڑے بدر عالم شاہ کے اکلوتے صاحب زادے ہیں اور انکا تعلق بھی شاہ خاندان سے بتایا جارہا ہے۔وہ دونوں بری طرح سے گولیوں کی زد میں آچکے ہیں۔ مزید تحقیقات ابھی جاری ہیں کہ وہ کس حد تک زخمی ہیں۔غازی ٹھہرتے ہیں یا شہید۔ مزید خبروں کے لئیے ہمارے ساتھ رہیئے۔

حال میں جان لیوا خاموشی چھائی تھی۔

اینکر ابھی بھی بول رہی تھی تبھی اس جان لیوا خاموشی میں مرحا اور ایزل کی بھیانک چیخیں گونجیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

مہر حوش کھوتے صوفے پر جا گری۔

بریرہ، ایناره، پریشے سب کی چیخیں بے ساختہ تھی۔

سب کو سنبھلنا انکے لیئے مشکل ہوا تھا۔

جبکہ نورین ساکت بیٹھی تھی۔

ناوہ چیخی چلائی بس ساکت نظروں سے سکرین کو گھورے جا رہی تھی۔

مرتسم بے یقینی سے کبھی سکرین کو دیکھتا تو کبھی بے ہوش مہر کو۔

مرحا کو ارسل اٹھائے باہر کی طرف بھاگا تھا کیونکہ وہ بے ہوش ہو چکی تھی اسکے ناک سے پانی کی طرح خون بہہ رہا تھا۔

ایزل غازی کے سینے سے لگے بری طرح سے رو رہی تھی۔

گھر کے سارے مرد خود ابھی تک بے یقین تھے۔

آیت اور روحاما مہر کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

ماہم اپیا اور زہرہ نے بامشکل ایناره، پریشے اور بریرہ کو سنبھالا تھا۔

ولی میثم کو خود سے لپٹائے کچھ کہہ رہا تھا جو بس زار و قطار روتا جا رہا تھا۔

نور۔عالم نے بے یقنی سے نکلتے اسے پکارا۔وہ ابھی تک ساکت بیٹھی تھی۔

نور۔اسے خود سے لگائے عالم نے پھر سے پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

ع۔عالم م۔میرا بد۔رم۔۔میرا امن۔وہ خوفزدہ سی بے ربط جملے بولنے لگی۔

شش کچھ نہیں ہو گا۔۔وہ خود پر ضبط کرتا اسے چپ کروانے لگا جو دیوانی سی ہو گئ تھی۔

💞💞💞

وہ کھانا گرم کرتے ٹیبل پر لگا رہی تھی۔ساتھ ساتھ آبان کو بھی آواز دے رہی تھی جو آدھے گھٹنے میں بھی فریش نہیں ہوا تھا۔

وہ آج جلدی گھر آچکا تھا۔اور اسے باہر گھمانے لے جانے کا ارادہ تھا لیکن وہ ڈنر بنا چکی تھی اس لیے وہ جلدی ہی ڈنر کرتے باہر گھومنے پھرنے کا پلان بنا چکے تھے۔

آبان ابھی جائیں مجھے بھوک لگی ہے۔وہ اونچی آواز میں بولتے ٹی۔وی بند کرنے لگی جب اسکے کانوں میں اینکر کی آواز گونجی۔

اسکی چیخ نکلی تھی۔

آبان جو ایک فائل ریڈ کر رہا تھا اسکی چیخوں ہر بھاگتا نیچے آیا تھا جبکہ سامنے ٹی۔وی پر چلتی نیوز نے اسکے ہوش اڑائے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ا۔ابان۔ حازق بھائی ۔ب۔بدر بھائی وہ گولیاں ۔ وہ اونچی آواز میں رونے لگی آبان بروقت اسے سنبھال نہیں پایا۔

وہ دونوں اسے بتائے بغیر کب اتنے بڑے مشن پر نکلے تھے وہ انجان تھا۔

زمل کو اپنے حصار میں لیتے وہ سوچوں کے تانے بانے بن رہا تھا کل شام ہی تو اسکی بدر سے بات ہوئی تھی باڈر پہ سب ٹھیک تھا تو پھر یہ سب آج اچانک۔

اسکے حواس کھونے لگے۔وہ دونوں اس سے چھوٹے تھے اور چھوٹے بھائیوں کی طرح جان سے زیادہ عزیز تھے کتنا روکا تھا اسنے ان دونوں کو آرمی میں جانے سے لیکن دونوں نے ہی اسکی ایک نا سنی تھی۔

وہ نم آنکھوں سے سکرین پر چلتی اس نیوز کو دیکھنے لگا جو ان سب کی جان نکال گئ تھی یقیناً شاہ ولا میں قیامت اچکی ہو گی اس خبر سے۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بامشکل وہ سب ایک دوسرے کو سنبھالتے بلوچستان کے لیئے روانہ ہو چکے تھے۔

کیونکہ اب مزید ایک پل بھی انکے لیئے یہاں ٹھہرنا جان نکال دینے کے برابر تھا۔

سب کے لبوں پر مستقل انکی خیر کی دعائیں تھیں۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

یہ ان دنوں کی بات تھی جب بدر پانچ سال پہلے پاکستان واپس آیا تھا۔

اور اسنے سب سے چھپ کے آرمی کے لئیے اپلائے کیا تھا۔

وہیں حازق کو بھی آرمی کا جنون تھا۔ اسے بھی آرمی میں جانا تھا لیکن اس کے لئیے اسے کسی نا کسی کے سپورٹ کی ضرورت تھی اور وہ سپورٹ اسے دانین، آبان اور زین سے ملا۔

جس دن انکا انٹرویو تھا اسی دن زین نے بدر کو دیکھا تھا۔

دانین اور زین بدر کو اچھی طرح سے پہچانتے تھے۔ یوں وہ حازق اور آبان سے متعارف ہوا۔

لیکن حازق اور اسکی کچھ خاص نا بنی تھی۔

دونوں ہی آرمی میں سیلیکٹ ہو چکے تھے اور انکی کھٹن ٹریننگ شروع ہو چکی تھی۔

حازق بظاہر تو ان دنوں آبان سے ملنے آیا تھا لیکن اصل میں وہ اپنی ٹریننگ مکمل کر رہا تھا۔

اور تین سال تک وہ دونوں ایک اچھے اور قابل مضبوط افسر کے طور پر جاننے لگے۔

لیکن وہ ابھی دنیا کے سامنے نہیں آسکتے تھے کیونکہ وہ لوگ آرمی کی جس فیلڈ میں تھے اسے ہم ایجینسی کہتے ہیں ایسی ایجنسی جسمیں ہمارے آرمی آفیسر چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔

چھپے ہوئے محافظ۔ ایک سیکریٹ ایجینٹ جو بظاہر ایک عام شہری کے طور پر کام کرتے ہیں لیکن اپنے کسی مشن کے دوران وہ مختلف روپ اپناتے ہیں۔

دو سال پہلے انہیں اکھٹے ایک مشن کو اوپریٹ کرنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جسمیں حازق اور بدر کو چنا گیا تھا لیکن دونوں کو الگ الگ پوسٹ پر بھیجا گیا تھا۔

بدر کو واپس ملک کے باہر جبکہ حازق کو یہیں پاکستان میں۔

وہ لائیر بنا کیونکہ لائیر کی فیلڈ میں وہ ایسے وکیلوں پر ہاتھ ڈالنا چاہتا تھا جو بظاہر لائیر بن کے ملک اور عوام میں فساد برپا کرتے دہشت گردی کا کام کرتے تھے۔

کچھ جو یونیورسٹیوں میں بظاہر ٹیچرز ہوتے لیکن اس قوم کے بچوں کو ڈرگز پہ لگاتے انکا مستقبل تباہ کر رہے تھے۔

سلینہ نامی لڑکی جو کہ اس کینگ کا حصہ تھی۔وہ حازق کو اسی فیلڈ میں ملی تھی۔

وہ پہلی ہی نظر میں حازق پر بری طرح سے دل ہار چکی تھی جسکا اندازہ اسے اچھے سے تھا۔

انہوں نے دو سال میں ہر ممکن طریقے سے چپ چاپ ملک کو تباہ کرتے ان کیڑوں کو مٹایا تھا۔

جبکہ دوسری طرف بدر نے ہر ممکن کوشش کے ساتھ پاکستان سپلائے ہونے والے ڈرگ کے اڈرز تباہ کیے تھے۔اور اب وہ کوشش کر رہا تھا کہ وہ کسی نا کسی طرح پاکستان میں چھپے انکے ماسٹر مائنڈ کا پتا لگا سکے اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہا۔

اور سلینہ کا پاٹنر وہ ماسٹر مائنڈ کوئی اور نہیں ایزل کے ساتھ کام کرنے والا ڈاکٹر شاہ ویر ہی تھا۔

حازق کو پہلے ہی اسپر شک تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جب حازق اور ایزل کے نکاح کی بات چل رہی ہی تھی تبھی دونوں کو میجر کے عہدے پر فائز کیا گیا تھا اور اسی دوران انہیں یہ خبر ملی تھی کہ سلینہ نامی وہ لڑکی کوئی عام لڑکی نہیں تھی وہ بلوچستان کے اکثر علاقوں میں اپنے اندر بمب سے دھماکے کر چکی تھی۔ لڑکیوں کو بہلا پھسلا کر وہ اپنے قابو میں کرتے انسے دھندے کرواتی تھی اور آگے سمگل کرواتی تھی۔

وہ بہت ہی شاطر قسم کی لڑکی تھی آرمی کے ایک بہت ہی قابل ایجنٹ کو پھسا کر ملک کے بہت ہی اندرونی راز حاصل کر چکی تھی اب سے جلد از جلد افغانستان جانا تھا لیکن اس سے پہلے ہی حازق نے اس میں دلچسپی دکھانا شروع کی۔ سلینہ تو پہلے ہی اسپر دل ہارے ہوئے تھی وہ چاہتی تھی کہ بس کسی طرح وہ حازق کے ساتھ ایک رات کے لیئے ہی سہی فزیکل ہو جائے۔

لیکن حازق مسلمان تھا وہ حرام ریلیشن شپ میں دلچسپی نہیں رکھتا تھا اس لیے اسنے اسے کورٹ میرج کا حل پیش کیا جسے حازق نے کچھ دنوں بعد ایکسیپٹ کر لیا۔

اس طرح اپنے اور ایزل کے نکاح سے ٹھیک ایک دن پہلے اسنے سلینہ سے کورٹ میرج کی جھوٹی کورٹ میرج۔ وہ وکیل تھا پیپرز کو الٹنا پلٹنا اسکے دائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ کورٹ میرج تو ہوئی تھی لیکن حازق سے نہیں رئیس نامی آدمی سے۔ جس کی پہلے سے ہی تین بیویاں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

سلینہ کو اسکی قربت چاہیئے تھی اور حازق کو اس سے وہ راز جو اسنے اس آرمی آفیسر کے ناک کے نیچے حاصل کیا تھا۔ اسکے علاوہ بہت ہی خاص انفارمیشن تھی اسکے پاس جیسے کہ وہ عام پبلک میں اگلا حملہ کب کہاں اور کس وقت کرنے والے ہیں۔

اسے سلینہ کو وقت دینا پڑ تا تاکے وہ جلد از جلد اسے اپنے قریب کر سکے اور دو بار ایزل اسے دیکھ چکی تھی۔ اسے اسے بری طرح سے اگنور کرنا تھا تاکہ سلینہ یہ نا جان سکے کہ حازق میر کی کوئ کمزروی بھی ہے۔

ایزل کے بیوی ہونے والے انکشاف پر سلینہ بہت بھڑ کی تھی تب حازق نے اس سے کہا تھا کہ اسے گھر والوں کی خوشی کے لیئے ایزل سے نکاح کرنا پڑا تھا۔

کیونکہ وہ اپنی ماں کو انکار نہیں کر سکتا تھا۔ کسی نا کسی طرح وہ اسے راضی کر چکا تھا۔

لیکن مسلہ تب ہوا جب ایک دن اچانک وہ اسکے آفس اگئ۔

وہ اسکی قربت چاہتی جبکہ حازق کو اس سے نفرت تھی۔ وہ کام کر رہا تھا جب ٹیبل پر پڑی کافی کے کپ سے اسکا ہاتھ لگا جسکے نتیجے میں کافی اسکے کپڑوں پر گر گئ تو اسے چینج کرنا پڑا۔

شرٹ کے بٹن یو نہی کھولے وہ جلے ہوئے سینے کو راحت دینا چاہتا تھا لیکن تبھی اچانک سلینہ ٹپک پڑی۔ وہ اسے وہاں سے بھیجنا چاہتا تھا اسے ثناہ میں کب اسکی لپسٹک کے نشان اسکے سینے پر لگے وہ انجان تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس پر سختی بھی نہیں کر سکتا تھا ابھی وہ اسے آرام سے سمجھاتا کہ وہ اسکا چہرہ تھامتی اسکے ہونٹوں پر جھکی تھی اسنے ابھی کوئی ریکشن نہیں دیا تھا کہ ایزل اور مہر کا اچانک آنا اسکے لئیے کسی دھماکے سے کم نہیں تھا۔

وہی جانتا تھا اسنے کتنی مشکلوں سے اس وقت ایزل کے سامنے وہ الفاظ ادا کیے تھے۔

لیکن وہ مجبور تھا۔

سلینہ پر ہر وقت نظر رکھی جا رہی تھی وہ اسے اتنی آسانی سے قابو نہیں کر سکتے تھے سو مجبوراً حازق کو وہی طریقہ اپنانا پڑا۔

چھوٹی موٹی انفارمیشن وہ پہلے ہی حاصل کر چکا تھا اس سے اور یہ بھی کہ وہ کس حد تک اس ملک کے رازوں سے واقف ہو چکی ہے وہ محبت میں اندھی ہوتی اپنی گینگ سے وفاداری نا کر سکی۔

وہ اسے رئیس کے حوالے کر چکا تھا یہ کہہ کے وہ زندہ کبھی اسکے گھر سے نہیں نکلنے چاہئے اور رئیس نے اس بات کو یقینی بنایا تھا۔

بدر اسکی جھوٹی کورٹ میرج سے آگاہ تھا لیکن وہ فلحال کافی دور علاقے میں تھا جہاں پر وہ سلینہ کے دوسرے دو ساتھیوں پر نظر رکھ سکتا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اسے کسی طرح ان دونوں کو اپنے قابو میں کرنا تھا انہیں وہ دونوں زندہ چاہئے تھے اور بدر بہت مشکلوں سے ان دونوں پر رسائی تو پا چکا تھا لیکن ان میں سے ایک مر چکا تھا جبکہ دوسرا زخمی تھا۔

جسے اسنے اسی دن ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا تھا۔

اسے خود بھی جلد از جلد کشمیر کے لیئے نکلنا تھا بس مرحا کو شاہ ولا چھوڑ کے۔ لیکن اچانک ایزل کے ساتھ ہوئے حادثے نے سب کچھ الٹ پلٹ کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کا دھیان بھٹکا تھا اور دشمن اسکے غیر موجودگی میں حملہ کر چکے تھے لیکن پھر بھی وہ لوگ بروقت اس حملے کو روک چکے تھے۔

بہت حد تک ان لوگوں نے دہشتگردوں پر قابو پا لیا تھا انہیں ختم کرنا تو ناممکن تھا ابھی۔

اچانک بلوچستان کے حملے نے ان سب کو ایک بار پھر سے چونکا دیا تھا۔ جس پر وہ دونوں پیش پیش تھے۔ اپنے ملک کی حفاظت کرتے کرتے آج وہ دونوں ہی سینے پر گولیاں کھائے وطن سے وفاداری نبھا گئے تھے۔

💞💞💞

حال:

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ لوگ رات کی فلائیٹ سے بلوچستان پہنچ چکے تھے۔

سب کی حالت بگڑی ہوئی تھی۔

سپیشلی مرحا کی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہر پل حازق کی تکلیف محسوس کر سکتی تھی۔ ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ وہ جسکی جڑواں ہے جلد از جلد اسکو اسکے پاس بلایا جائے ورنا اسکی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے لیکن وہ لوگ اسے نہیں لا سکتے تھے اس لیے مرحا کو لے کر اسکے پاس جا رہے تھے۔

زین وہیں تھا اسی نے انہیں پک کیا تھا وہ پہلے ہی انکے لیئے وہاں گھر کا انتظار کر چکا تھا۔

سب سے پہلے وہ انہیں گھر لے کر گیا اور وہاں جا کر حالات سے آگاہ کیا تھا۔

حازق کو تین جبکہ بدر کو دو گولیاں لگی تھیں۔

دونوں ہی شدید بری حالت میں تھے۔

انکا علاج جاری تھا لیکن فلحال کچھ کہہ نہیں سکتے تھے۔

کوئ بھی گھر نہیں رک سکا تھا۔

اس لیے وہ لوگ اسی وقت ہوسپٹل کے لیئے نکلے تھے۔

روحا، ماما، عالم بابا اور رضوانہ ماما گھر پہ تھے جنکے پاس وشہ، عادی، زرنور اور آیت تھیں انکے ساتھ انوشے، ابراہیم، پریشے اور ایناره بھی وہیں تھی۔

جبکہ باقی سب لوگ ہوسپٹل کے لیئے نکلے تھے۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

انکی گولیاں نکالی جاچکی تھیں لیکن دونوں کی حالت کافی بری تھی بدر کے دل سے بلکل زرا ایک انگلی برابر گولی لگی تھی۔ جسکے مطابق 24 پرسنٹ چانسسز تھے اسکے بچنے کے کیونکہ سینے کی دیوار پر گولی لگنے سے یا گولی سے لگنے والی چوٹیں مختلف اہم اعضاء کی موجودگی کی وجہ سے زیادہ بیماری اور اموات سے منسلک ہوتی ہیں۔۔ دل، پھیپھڑے، چڑھتی اور اترتی ہوئی شہ رگ اور ، ریڑھ کی ہڈی، سبھی چھاتی پر لگی گولی کے سبب خطرے سے دوچار ہیں۔

جبکہ ٹانگ میں جو گولی لگی تھی اسکا اتنا نقصان نہیں ہوا تھا اور بھی بہت ساری چھوٹی موٹی چوٹیں تھی اسکے سر پر بھی کافی گہری چوٹ تھی لیکن اصلی خطرہ تو وہ سینے پر لگی گولی ہی تھی۔

دوسری طرف حازق اسے دونوں گولیاں ہی سینے پر لگی تھیں جبکہ دوسری بازو میں جسنے اسکے بائی سیپس پر اثر کیا تھا۔

بائیں طرف سینے پر جو گولی لگی تھی اسنے اسکے ہارٹ مسلز کو بری طرح سے افیکٹ کیا تھا جس سے ڈاکٹر کو خطرہ تھا کہ اسکے ہارٹ مسلز کام کرنا بند ہوسکتے ہیں یا پھر اسکے دل کا مسلہ بھی ہو سکتا تھا۔

دوسری گولی جو کہ سینے کے دائیں طرف تھی۔ وہ تھوڑا نیچے تھے سائیڈ کی طرف کہ پشت بیچ میں اجائے جو اسکی ریڑھ کی ہڈی کو خطرے میں ڈال سکتی تھی۔

جس سے اگر وہ بچ بھی جائے تو اگر گولی نے افیکٹ کیا تو وہ چلنے سے بھی ناکارہ ہو سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سب سنتے وہ لوگ ہمت ہار گئے تھے۔

مرحا کو پھر سے انڈرابزرویشن رکھا گیا تھا کیونکہ اسکی حالت خطرناک حد تک بگڑ چکی تھی۔

مہر کو مرتسم بامشکل سنبھلا رہا۔

اسکے کانوں میں حازق کی سرگوشی گونج رہی تھی۔

میں جارہا ہوں آپ دعا کیجیے گا کہ میں کامیاب ہو تا شہادت کا رتبہ حاصل کر کے سبز پرچم میں لپٹا لوٹوں تا کے اپکا سر فخر سے اونچا ہو سکے۔

اسکا دل کانپ رہا تھا۔ آنکھوں میں نمی کی لکیریں تھی چہرے پر قرب وازیت کے تاثرات تھے لیکن اسنے ہمت نہیں ہاری اسکے دونوں بیٹوں نے اسکا سر واقعی فخر سے بلند کیا تھا دشمن کو مٹی چٹاتے۔

نورین کو عالم سنبھلا رہا تھا۔

جبکہ بریرہ کو ماہم اپ بمشکل سنبھالتے پرئیر روم میں لے گئ تھیں۔

میثم مسلسل روئے جارہا تھا وہ کسی سے سنبھالا نہیں جارہا تھا۔ ولی اور ارسل بامشکل اسے سنبھلا رہے تھے۔

ایزل کا خود رو رو کر برا حال تھا وہ زہرہ کے کندھے پر سر رکھے مستقل ہچکیوں سے روئے جارہی تھی۔

سب کے لب مستقل ہلتے انکے لیئے دعا گو تھے۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

انکی گولیاں نکال دی جاچکی تھیں۔

لیکن دونوں کا ہوش میں انا ضروری تھا انکے دل کا صحیح سے کام کرنا ضروری تھا۔

اگلی شام جب وہاں ایک زخمی فوجی شہادت کا رتبہ پا گیا تو اسکے گھر والوں کی حالت دیکھتے سب کی ایک بار پھر سے چیخیں نکلی تھیں۔

مرتسم لوگ سب کو زبردستی گھر لے کر گئے تھے جہاں انہوں نے قرآن خانی کرتے دعا کروائی تھی۔

زمل اور آبان بھی رات پہنچ چکے تھے۔

دانین ،ساحل لوگ بھی انکے ساتھ ہی پہنچے تھے۔

صبح سویرے ہی وہ سب لوگ پھر سے ہوسپٹل میں جمع تھے جہاں پر انہیں بدر کے زرا سے ہوش میں آنے کی خبر ملی تھی۔

لیکن وہ ہوش میں آنے کے بعد پھر سے بے ہوش ہو چکا تھا۔

اور یہی بات ڈاکٹرز کو بوکھلائے ہوئے تھی دو سے تین ڈاکٹرز ائی سی او میں ہڑبڑاتے داخل ہوئے تھے جہاں وہ تیز تیز سانس لے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکا جو دبری طرح سے تڑپ رہا تھا۔

نورین ہاتھ پاؤں چھوڑتے بے ہوش ہو چکی تھی۔

ایک بار پھر سے افرا تفری مچ چکی تھی۔

لیکن دو گھنٹے بعد ڈاکٹرز سے اسکے مکمل خطرے سے باہر ہونے کی نوید سنائی تھی۔

سب نے شکرانے کے نوافل ادا کیے تھے وہیں حازق کے لیئے دعا گو تھے۔

مرحا کی حالت کچھ سنبھل چکی تھی وہ تو بھائ اور شوہر دونوں کی حالت پر دو ہی دن میں نیم مردہ سی ہو گئ تھی۔

بدر ابھی بھی بے ہوش تھا لیکن اسے دیکھنے کی اجازت دے دی گئ تھی۔

سب سے پہلے اس سے نورین اور عالم ملنے گئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

عالم د۔دیکھے نا کیسے پٹیوں میں جکڑا پڑا ہے مینے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میں اپنی آنکھوں سے اسے ایسے دیکھوں گی۔

اسے بولیں اٹھ جائیں میں مر جاؤں گی اسکے بغیر۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے وہ روتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

عالم نے فخر سے اپنے بیٹے کو دیکھتے اسکا ماتھا چوما تھا۔

ہمیں تو فخر ہونا چاہیئے اپنے بیٹے پر نور جسنے اپنی جان وطن کے لیئے قربان کی تھی۔ وہ نورین کو اپنے حصار میں لیتا بولا۔

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھے گئ۔

باری باری اسے سب دیکھنے ائے۔ سب سے آخر میں مرحا آئ تھی۔

لڑکھڑاتے قدموں سے وہ سوکھتے لبوں کو تر کرتی اسے دیکھتے نچلہ لب دانتوں تلے دبا گئ۔

اسکا سینہ پٹیوں سے جکڑا ہوا تھا۔ سر پر بھی پڑی بندھی تھی منہ پر آکسیجن ماسک تھا۔

اس حال میں تو نہیں گیا تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتے اسکے قریب ائ۔

ب۔بدر۔ بہت آہستہ سے پکارا۔

پاس رکھی چیئر پر بیٹھتے وہ اسکا چہرہ دیکھنے لگی اسے بند آنکھیں اچھی نہیں لگیں۔

بدر ایسے مت کریں میرے ساتھ میں یہ برداشت نہیں کر سکتی پلیز اٹھ جائیں۔

اسکا ہاتھ تھامتے وہ آہستہ سے بولی۔

حازق اور آپ دونوں نے ہمیں دھوکا دیا ہے اب یوں مت تڑپائیں۔ میں اور برداشت نہیں کر پاؤں گی مجھے آپکی ضرورت ہے اٹھ جائیں نا پلیز۔ اسکے بازو سے سر ٹکاتے وہ ہچکیوں سے رو دی۔

لیکن شائید آج وہ بے رحم بنا اپنے بدلے لے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بدر آئی پرومس میں آپکو تنگ بھی نہیں کرونگی اور آپکو ب۔بچوں کی پلیننگ بھی کرنے دوں گی اٹھ جائیں نا۔وہ جیسے اسے لالچ دینے لگی۔

لیکن نا اسے اٹھنا تھا نا وہ اٹھا۔

وہ کتنی ہی دیر اس سے باتیں کرتی رہی لیکن وہ بے رحم بنا رہا۔

💞💞💞

حازق کو صرف ایک بار دیکھنے کی اجازت دی گئی تھی مرتسم اور مہر اسے دیکھنے گئے تھے۔

ح۔حازق یہ کیا حالت بنالی ہے۔مینے تمہیں ایسے تو نہیں بھیجا تھا۔

اور مت تڑپاو اپنی ماں کو اور کتنے غم برداشت کروں اٹھ جاو۔وہ ضبط کھوتے چیخ اٹھی لیکن اس پر کوئی فرق نہیں پڑا۔اسے دیکھتے مرتسم کا ضبط ختم ہوتا چلا گیا اور وہ ولی کے سینے سے لگتا رو دیا تھا۔

اسے بول اٹھ جائے اسکا باپ اس عمر میں اسکا غم برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

اسنے نم سرگوشی کی تھی۔

اسکی حالت پر سبکی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

آج چوتھا دن تھا بدر کی حالت بہتر تھی۔

اسے آج مکمل ہوش آیا تھا۔

نرس نے باہر آتے سب کو یہ خوشخبری دی تو سب ہی اس سے ملنے کو بے تاب ہوئے تھے۔

اسے کومن روم میں شفٹ کرتے ڈاکٹرز نے انہیں اجازت دے دی تھی اس سے ملنے کی۔

ہوسپٹل میں اس وقت نورین، عالم، مہر، مرتسم، مرحا، ولی، اور ایزل تھے باقی سب کو گھر بھیج دیا گیا تھا انکے یہاں رہنے کا کوئی فائیدہ ہی نہیں تھا۔

وہ لوگ جب کمرے میں ائے تو آنکھیں کھولے چھت کو گھور رہا تھا۔

بدر میری جان۔نورین تیزی سے اسکے قریب ائی۔

تڑپ کر اسکے ماتھے پر لب رکھتے دیوانہ وار اسکا چہرہ چوما تھا۔

شکر الحمدللہ۔شکر ہے اس زات کا جسنے تمہیں دوبارہ زندگی عطا کی۔

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

بدر اسے دیکھتا ہلکا سا مسکرایا۔

مجھے فخر ہے تم پہ۔عالم اسکا ماتھا چومتے نم آنکھیں صاف کرتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

شکر ہے تمہیں ہوش آیا بدر۔ کیسا محسوس کر رہے ہو۔ کہیں تکلیف تو نہیں ہو رہی۔

مرتسم سنجیدگی سے اسے دیکھتا بولا تو وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

نئی زندگی مبارک ہو غازی۔ ولی نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔

اسنے ایک نظر مہر کو دیکھا جو اسکے دیکھنے پر قرب سے مسکرائی۔

کیسے ہو۔ وہ اسکے قریب آتے اسکا ماتھا چومتے بولی۔

حازق کیسا ہے۔ وہ آج سات دن بعد پہلا فقرہ بولا بھی تو کیا۔

سب کے لبوں پر قفل لگا تھا۔

حازق کہاں ہے، کیسا ہے۔ اسنے بے چینی سے پوچھا۔

وہ ٹھیک ہے تم پریشان مت ہو۔ پہلے پوری طرح ٹھیک ہو جاؤ پھر اس سے مل لینا۔ مرتسم نرمی سے بولا۔

کیا واقعی وہ ٹھیک ہے۔ وہ بے یقین تھا۔

ہاں وہ بلکل ٹھیک ہے۔ مہر کے کہنے پر وہ مطمئین تو نہیں ہوا لیکن خاموش ہو گیا۔

اسکی نظر بے ساختہ دروازے سے لگی کھڑی مرحا پر گئی تھیں۔

پسونا۔ لبوں سے ہلکے سے نکلا۔

وہ چاروں ایک دوسرے کو اشارہ کرتے وہاں سے نکلے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مرحا ساکت سی بس اسے دیکھے جا رہی تھی۔

ادھر ائیں۔بدر نے ہاتھ اٹھاتے اسے اپنے پاس بلایا وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکے قریب اگئ۔

یہ کیا حالت بنالی ہے ایسے تو نہیں چھوڑ کر گیا تھا میں۔وہ اسکا زرد چہرہ، سوجھی آنکھیں، پپڑی زدہ ہونٹ، ہاتھ پر لکھے برنولے کو دیکھتے خفگی سے بولا۔

ا۔اپنے م۔میری بات نہیں سنی تھ۔ی نا۔ مینے کتنا بلایا آپکو ل۔لیکن آپ اٹھے ہی نہیں۔وہ شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھتے بولی۔

بدر مسکرا دیا۔

اچھا ہی ہوا نا آپکی جان چھوٹ گئ تھی۔وہ شرارت سے بولا۔

مرحا نفی میں سر ہلاتے اسکے سینے پر سر رکھتے اونچی آواز میں رو دی۔

میری جان نکل گئ تھی۔

آپکو پتہ ہے نا حازق کو تکلیف ہوتی تو مجھے بھی ہوتی ہے لیکن آپکو تکلیف میں دیکھ کر بھی مجھے اچھا نہیں لگا مجھے درد محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئ میری جان نکال رہا ہو۔

پلیز آئیندہ ایسا مت کیجئے گا میں کیسے برداشت کیا ہے میں جانتی ہوں۔وہ سسکیاں بھرتے بولی۔

بدر بے ساختہ اسے خود میں بھینچ گیا۔

اسے احساس ہوا تھا مرحا کس تکلیف سے گزر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہ لوگ بدر کے روم سے باہر آئے تب انہیں اس بات کا خیال آیا کہ ایزل تو انکے ساتھ ہے ہی نہیں۔ نرس سے پوچھنے پر انہیں پتہ۔ چلا کہ وہ لڑ جھگڑ کر حازق کے روم میں جا چکی ہے۔ ڈاکٹر کو مجبوراً اسے ملنے کی اجازت دینی پڑی تھی۔

میرے خیال میں ایزل کو ملنے دینا چاہئے کیا پتا اسکے بلانے سے ہی اٹھ جائے۔ ولی اسکے کمرے کے دروازے کو دیکھتا آہستہ سے بولا۔

مہر سر ہلاتے مرتسم کے کندھے پر سر ٹکا گئ۔

بدر کی طرح وہ بھی ٹھیک ہو جائے گا نا۔

امید سے اسے دیکھا۔

انشاءاللہ۔ وہ پُر امید تھا۔

پانچوں کی پر سوچ نظریں دروازے پر ٹکی تھیں۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ ڈاکٹر سے باز پرست کرتے اسکے کمرے میں آ گئ اور اب لگ رہا تھا کہ اسنے غلطی کی۔ وہ اسے کبھی ایسے نہیں دیکھ سکتی تھی وہ دیکھ ہی نہیں پا رہی تھی۔

سفید پٹیوں میں جکڑا سینہ۔ بازوں میں لگی ڈرپس، ناک پر لگا اوکسیجن ماسک اور ساتھ پڑی مشین پر اوپر نیچے ہوتی اسکی ڈھرکنیں۔

اسنے کب تصور کیا تھا کہ وہ کبھی اسے ایسے دیکھے گی۔

مردہ قدم اٹھاتی وہ اسکے قریب گئ۔

اسے لگا جیسے وہ سانس نہیں لے پائے گی۔ قریب سے دیکھنا زیادہ مشکل تھا۔

اسکے قریب بیٹھتے اسنے ہاتھ اٹھاتے آہستہ سے اسکی بند پلکوں کو چھوا۔

اسے بھوری سرد سی آنکھیں بند اچھی نہیں لگی تھیں۔

کب تک پڑے رہو گے ایسے۔ تنگ کر رہے ہو نا مجھے۔ دھیمے لہجے میں کہا۔

رو رو کر گلا بھی بیٹھ چکا تھا۔

اس لیے کر رہے ہو نا کہ میں معاف کر دوں تمہیں۔ لیکن میں معاف نہیں کروں گی کچھ بھی کر لو سزا تو تمہیں ملے گی۔

اس لیے جلدی سے ہوش میں او۔ وہ تحکم سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

آنسو بے ساختہ گالوں پر پھسلے تھے۔

اگر تم اب نا اٹھے نا میں تمہیں پھر کبھی میر نہیں بلاؤں گی۔میں ویر سے بھی بات کروں گی اسکے قریب بھی کھڑی ہو نگی۔

وہ دھمکی دینے کے انداز میں بولی۔

کتنی ہی دیر وہ امید سے اسے دیکھتی رہی کہ شائید وہ اٹھ جائے۔

میر۔وہ پھر بھی نا اٹھا تو وہ اس پر جھکی۔

اٹھ جاؤ نا۔ تمہاری جنگلی بلی بلا رہی ہے۔ دیکھو میں کتنا رو چکی ہوں۔ تمہیں تو میری آنکھوں میں ایک انسو بھی برداشت نہیں تھا نا۔وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتے لاڈ سے بولی۔

اچھا اگر تم اٹھ گئے نا تو میں تمہیں معاف کر دوں گی اور رخصتی کے لیئے بھی مان جاؤں گی۔

اسکے کان میں سرگوشی کرتے اسے لالچ دیا تھا جیسے وہ واقعی میں اٹھ جائے گا۔

میں تمہیں کس بھی کروں گی رومینس بھی کروں گی اٹھ جاؤ نا۔ ہچکیوں سے رونے لگی لیکن وہ نہیں اٹھا۔

بہت برے ہو تم مت اٹھو۔ میں اب تم سے کبھی بات نہیں کروں گی۔۔وہ غصے سے اسے دیکھتے اپنی سسکیاں روکتی جلدی سے کمرے سے باہر نکل گئ۔

Posted On Kitab Nagri

ایک بار پیچھے مڑ کے دیکھ لیتی تو وہ حازق میر کی پلکوں کی حرکت اور مشینوں پر تیز ہوتی اسکی ڈھڑکن دیکھتے یقیناً خوشی سے چیخ اٹھتی۔

لیکن وہ تو اسکے نا اٹھنے پر ناراض ہو کر جا چکی تھی۔

وہ باہر نکلی تو سامنے مہر کو دیکھتے وہ بھاگ کے اسکے سینے سے جا لگی۔

اپھو آپ اسے بولیں نا اٹھ جائے۔ وہ اب بدلہ لے رہا ہے ہم سے مینے اسے بے رخی دکھائی تھی چہرہ موڑ لیا تھا اور دیکھیں وہ کیا کر رہا ہے۔

اسے بولیں نا مینے اسے معاف کر دیا ہے اٹھ جائے۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

مہر بے اواز روتے اسے چپ کروانے لگی۔

اسکی ہمت ٹوٹنے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

تین دن اور گزر گئے۔ گھر سے سب لوگ آتے بدر سے مل چکے تھے حازق کے لیئے انکا غم بڑھتا جا رہا تھا اور امید ٹوٹ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹرز کے مطابق وہ بہتری کی طرف آرہا تھا لیکن اسکا ہوش میں انا بھی ضروری تھا۔

مہر نے تھکے سے انداز میں اسی بند پلکوں کو دیکھا۔

اٹھ جاؤ نا اس سے پہلے کہ تمہاری ماں تمہارا غم برداشت کرتے ہمیشہ کے لیئے آنکھیں موند لے۔ ہلکی سی سرگوشی کی تھی۔

آنکھیں اب اسکے اٹھنے کے انتظار میں تھکنے لگی تھیں۔

وہ اسکا ہاتھ آنکھوں سے لگائے سر جھکائے بیٹھی تھی جب اسے لگا اسکے ہاتھ میں حرکت ہوئی ہے۔

وہ چونکی۔۔ تیزی سے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

وہ بھوری آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔

ح۔حازق ت۔تم یہ۔وہ بے یقینی سے اسکی کھلی آنکھوں کو چھونے لگی۔

ماں۔حازق کے لبوں سے ہلکی سی کراہ نکلی۔

الحمدللہ۔مہر کے اسکا ہاتھ لبوں سے لگاتے بولی۔

ماں صدقے ۔ میں قربان جاؤ میری جان۔ کوئ اتنا بھی تڑپاتا ہے۔ اسکے آنکھوں پر بوسہ دیتے وہ جلدی سے باہر کی طرف بھاگی۔

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹرز اندر آئے تھے لیکن ان میں سے کسی کو بھی اندر آنے کی اجازت نہیں دی گئ۔

Posted On Kitab Nagri

سب لوگ بے چینی سے بند دروازے کو دیکھتے ڈاکٹر کے باہر نکلنے کے انتظار میں تھے۔

بلآخر ڈاکٹر زباہر۔

بہت بہت مبارک ہو۔ آپ لوگوں کی دعائیں رنگ لے ائیں۔میجر میر کو ہوش آچکا ہے اور اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔

ڈاکٹر شاہ مسکراتے ہوئے بولے تھے۔

اور وہ سب لوگ بے ساختہ بلند آواز میں الحمدللہ کی تسبیح کرتے چلے گئے۔

بالاخر انکا انتظار ختم ہوا اور حازق آج پندرہ دن بعد اپنی آنکھیں کھول چکا تھا۔

مرتسم نم آنکھیں صاف کرتا الٹے قدم لیتا تیزی سے باہر کی طرف سے اپنے رب کا شکر ادا کرنا تھا جسنے اسکا بیٹے کو دوبارہ زندگی دی تھی۔

حازق کے نام کے صدقے دیئے گئے جو پچھلے پندرہ دنوں سے ہی اسکے اور بدر کے نام کے دیئے جاتے تھے۔

پہلے امید کے لئیے دیئے جاتے تھے اور آج خوشی سے دیئے گئے تھے۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تم بہت برے ہو۔ بلکل بھی اچھے بھائی نہیں ہو۔ مرحا خفگی سے بولتے اسکے بازو سے چپکی تھی۔

وہ مسکرا دیا۔

شام تک اسے کو من روم میں شفٹ کرتے سب کو ملنے کی کی اجازت دے دی گئی تھی۔

اسی لیے تم نے رو رو کے میرے برابر کا بیڈ سنبھال لیا۔ وہ مسکراتے اسکا سر چومتے بولا۔

اسکے بازو کا زخم کافی حد تک بہتر تھا تو وہ بازو کو ہلکا ہلکا موو کر رہا تھا۔

جبکے سینے کے زخم تو زرا سا ہلنے پر بھی حد سے زیادہ تکلیف دے رہے تھے۔

آئیندہ ایسا مت کرنا میں سب میں برداشت نہیں کر پاؤں گی۔ تمہیں پتہ ہے نا مجھے تمہاری ہر چھوٹی سے چھوٹی تکلیف بھی محسوس ہوتی ہے۔ وہ بچوں کی طرح نچلہ لب نکلاتے روتے ہوئے بولی۔

حازق بس مسکرا دیا۔

سب لوگ باری باری اس سے ملتے روم سے نکلتے چلے گئے۔

مرحا بھی اس سے ملتے بدر کو دیکھنے اسکے روم میں اگئی۔

اب روم میں میثم، مرتسم اور مہر تھے۔

میسم اسے شکوہ کنوہ نظروں سے دیکھتا بچوں کی طرح منہ پھیلائے بیٹھا تھا۔

میثم۔ اسنے اسے پکارا۔

وہ بنا جواب دیئے اسکے قریب آکر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ناراض ہو۔اسکے بال بگاڑتے آہستہ سے پوچھا۔

وہ چہرہ جھکائے بیٹھا رہا۔

میثم۔۔اسنے پھر سے پکارا۔

اگلے ہی پل وہ بھوجچارہ گیا۔

میثم اسکے ہاتھ پر چہرہ ٹکائے بچوں کی طرح رو دیا۔

بھائی میرے پاس تو آپکے علاوہ آپکی طرح خیال رکھنے والا محبت کرنے والا اور کوئی بھی نہیں ہے۔ پلیز آئیندہ ایسا مت کریئے گا۔ یہ دن بہت ازیت بھرے تھے جو ہم نے انتظار میں کاٹے۔ یہ انتظار بہت کٹھن تھا بھائی۔ جان لیوا انتظار تھا۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

حازق نے لب بھینچتے اسے دیکھا۔

شش۔بس کرو میسم اب تو بھائی ہوش میں ہیں نا۔ چلو شاباش چپ کرو ورنا اب ڈانٹ لگاؤں گا۔وہ اسے پچکارتے بولا۔

اب ڈانٹ لیں لیکن پلیز آئیندہ ایسا مت کریئے گا۔اسکا ہاتھ تھامتے التجائیہ لہجے میں کہا۔

حازق نے سر ہلا دیا۔

میں مرحا آپی کو دیکھ کے آتا ہوں۔وہ کہتا باہر چلا گیا۔

حازق نے باپ کو دیکھا جو اسکے دائیں طرف بیٹھا اسکے زخموں کو گھور رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بابا۔اسنے آہستہ سے پکارا۔

باب۔اسکے الفاظ منہ میں رہ گئے مرتسم نے سر اٹھانے کے ساتھ ہی ہاتھ بھی اٹھاتے اسکے دائیں گال پر ہلکا سا تھپڑ جھڑا تھا۔

مہر نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

باپ سے ضد لگاتے شرم نہیں اتی۔وہ غرایا تھا۔

حازق ہس دیا۔

باپ کو خوار کرتے اب دیکھو کیسے ہس رہا ہے۔وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا غرایا۔

بس بھی کریں اب۔حازق اسکا ہاتھ پکڑتے آنکھوں سے لگاتے نرمی سے کہا۔

مرتسم اپنا ہاتھ چھڑواتے چہرہ موڑ گیا۔

مہر لب کچلتے اسے دیکھنے لگی۔

اگر تمہارا باپ تمہارا غم برداشت نا کر پاتا تمہارے اٹھنے سے پہلے ہی مٹی تلے دفن ہو جاتا تو کیا برداشت کر پاتے تم۔وہ کچھ دیر نم لہجے میں بولا۔

شاہ۔بابا۔دونوں ہی تڑپے تھے۔

نہیں برداشت ہوا نا۔پھر باپ سے کیسے کہہ سکتے ہو دعا کروں کے اسکا بیٹا شہادت کے رتبے پر فائز ہوتا سبز پرچم میں لپٹا لوٹے۔وہ نم زخمی آنکھوں سے اسے دیکھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

باپ کو روتے دیکھ اسکی سہی معنوں میں جان نکلی تھی۔

ایسے مت کہیں بابا۔ کیا آپکو فخر نہیں ہوتا اگر آپکا بیٹا شہادت کے رتبے پر فائز ہوتا۔ وہ تڑپ کر اسے دیکھتا بولا۔

مرتسم نے نچلہ لب دباتے اسے دیکھا۔

ہوتا نا بہت فخر ہوتا یہ سینا فخر سے چوڑا ہو جاتا۔ لیکن اسی وقت یہ سینہ تمہارے غم سے پھٹ جاتا۔ وہ چہرے پر ہاتھ رکھے بے اواز رو دیا۔

حازق باپ کو روتے دیکھ ساکت ہوا تھا۔

زندگی میں پہلی بار وہ باپ کو یوں ٹوٹتے دیکھ رہا تھا۔

بابا پلیز۔ وہ بے بس ہوا تھا۔

مہر خاموشی سے دونوں باپ بیٹے کی گفتگو سننے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

خدارا حازق آئیندہ ایسا کوئی قدم اٹھانے سے پہلے اپنے باپ کو زندہ مار جانا لیکن بے خبر رکھ کے اپنی اچانک موت کے خبر مت سنانا۔ وہ چہرہ صاف کرتا زخمی لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

آرمی میرا جنون ہے بابا۔وہ تھکے سے انداز میں بولا۔

مینے کب روکا ہے تمہیں اس جنون سے ایک بار آکر باپ کو بتا دیتے کم از کم میں کسی بھی حالات کے لیئے خود کو تیار تو رکھتا۔وہ شکوہ کناہ لہجے میں بولا۔

حازق خاموش ہو گیا۔

کیا تم نہیں جانتے تمہاری ماں کا اس اچانک خبر سے کیا حال ہوا ہو گا۔ تمہاری بہن موت کے منہ سے واپس آئی ہے، بھائی ہمت ہار چکا تھا، باپ کے کندھے جھک چکے تھے اور وہ تمہارے نام سے منسوب ہے اسکی حالت دیکھو گے تو یقیناً یہاں پر قیامت کھڑی کر دو گے۔

وہ غصے سے غرایا تھا۔

اس دشمن جاں کے زکر پر اسنے لب کاٹے تھے۔جب سے ہوش میں آیا تھا وہی تو ایک تھی جو نظر نہیں آئی تھی اور آنکھیں اسے دیکھنے کو بے تاب تھیں۔

اگر تم دونوں ہمیں آگاہ کرتے تو کم از کم ہم لوگ مینٹلی کسی بھی نیوز کے لیئے تیار رہتے لیکن یوں اچانک کوئی کیسے برداشت کر سکتا ہے۔وہ تھکے سے انداز میں بولا۔

ایم سوری بابا۔وہ کچھ دیر بعد بولا۔

مرتسم کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر جھکتے اسکا ماتھا چوما۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے فخر ہے کہ میرے بیٹے نے دشمنوں کو ناک کے چنے چبوانے انہیں جہنم واصل کیا۔ جلی کٹی سنانے کے بعد اب وہ فخر سے بولا تو حازق نے شکوے سے مہر کو دیکھا۔

وہ تھکے سے انداز میں اسے دیکھتے مسکرا دی۔

کچھ ہی دنوں میں ماں کو اچانک سے حد سے زیادہ بوڑھا دیکھتے اسکا دل پہ بوجھ سا پڑا تھا۔

ایم سوری مام۔وہ اسکا ہاتھ لبوں سے لگا تاشر مندہ سا بولا۔

اسے احساس ہوا تھا کہ پہلے ہی اسے سب کو بتانا چاہئے تھا تاکہ وہ لوگ زہنی طور پر خود کو ہر سچویشن کے لئیے تیار رکھتے۔

اس عمر میں ماں باپ اولاد کے غم برداشت نہیں کر سکتے حازق۔

وہ مبہم سا کہتی اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے مرتسم کے ساتھ کمرے سے نکلتی چلی گئ۔

حازق نے انکی پشت دیکھتے گہری سانس چھوڑتے آنکھیں موند لیں۔

ایک پری چہرہ آنکھوں کے سامنے لہرایا تو جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔

ہر ایک انسان اس سے ملنے آیا تھا سوائے اسکے۔

وہی جو کچھ دن پہلے اسکے کانوں میں جان لیوا سرگوشیاں کر رہی تھی۔

آخر کہاں تھی وہ۔۔اسنے بے چینی سے سوچا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

ایزل۔اسکے قریب بیٹھتے مہر نے آہستہ سے پکارا۔

وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے سر جھکائے بیٹھی ہوئ تھی۔

مہر کی پکار پر ہاتھ چہرے سے ہٹاتے اسے دیکھنے لگی۔

کتنے دن سے اس کی آنکھوں کے کھلنے کے انتظار میں تڑپ رہی ہو۔

اب وہ تمہیں دیکھنے کے لیئے بے چین ہیں تو تم یہاں چھپ کے کیوں بیٹھی ہو۔

مہر غور سے اسکا چہرہ دیکھتے بولی۔

اپھو کیا میں اس قابل نہیں تھی کہ وہ مجھے اپنا ہمراز بنالیتا۔

مینے بھی تو اسے زندگی کا ہمراز بنایا ہے پھر وہ مجھے اس چھوٹے سے سچ میں کیوں نہیں ہمراز بنا سکا۔

وہ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتے دھیمے لہجے میں بولی۔

مہر نے اسکا چہرہ دیکھا۔

وہاں نا دکھ تھا،نا تکلیف تھی،نا کوئ آنسو تھے وہاں صرف ویرانی تھی۔

اسکی شرارت سے چمکتی ہیزل آنکھیں بلکل خالی ویران سی تھیں۔

ایسے کیوں کہہ رہی ہو میری جان۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے غلط کیا لیکن اسنے یہ بات صرف تم سے ہی نہیں ہم سب سے چھپائی ہے۔اسکی مجبوری۔ مہر اسکے ہاتھ تھامتے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اسکی بات کاٹ گئ۔

میں کیا باقی سب میں آتی ہوں اپھو۔ مینے تو اپنی زندگی ہی اسکے نام کر دی ہے وہ ایک راز میرے نام نہیں کر سکا۔

اپھو آپ لوگوں میں سے کسی نے وہ ازیت محسوس نہیں کی جو مینے کی ہے۔

خود کو دوسری عورت کی جگہ پر جانا تو لگا جیسے میں بھری دنیا میں بے عزت ہو گئ ہوں اپھو۔

وہ نفی میں سر ہلاتے ازیت سے مسکرائی تھی۔

چاہے نہیں تھی اپھو پر میں دوسری عورت کہلائ اپھو یہ تکلیف نا اپ سب کی تکلیف کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔

وہ شخص جس پر کسی کی نظر بھی پڑے تو میں برداشت نہیں کر سکتی ہو کسی اور کو اپنی قربت بخشتا ہو گا یہ سوچنا ہی روح کھینچنے کے مترادف تھا اپھو۔

وہ گہرے گہرے سانس بھرتی خود ہر ہی ہسی تھی۔

آبان انہیں سب کچھ بتا چکا تھا۔

مہر نم آنکھوں سے اسے دیکھے گئ۔

Posted On Kitab Nagri

اپھو یہ سوچ ہی کسی زہر کی مانند ڈس رہی تھی کہ من پسند شخص جو صرف میرے نام تھا وہ پہلے ہی کسی اور کا تھا۔وہ پہلے ہی بٹا ہوا تھا۔

وہ سینے پر ہاتھ رکھتے گہری سانس لینے لگی جیسے سانس لینے میں مشکل ہو رہی ہو۔

اپھو وہ تکلیف میں تھا تو ہر پل یہاں تڑپی میں بھی ہو۔

لیکن اب میں اسے اپنی شکل بھی نہیں دکھاؤں گی جس طرح سے میں تڑپی ہوں نا اسے بھی تڑپنا پڑے گا۔

وہ شبنمی آنکھوں سے اسے دیکھتی تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئ۔

مہر سر ہاتھوں میں گرا گئ۔

ایزل کی ایک ایک بات ٹھیک تھی اسکا کہاں گیا ایک ایک لفظ ازیت سے بھرا تھا۔

وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی جب اسے مرتسم شاہ کی بیوفائی کی خبر ملی تھی اسنے بھی تو کسی چیز کا لحاظ نہیں کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ دونوں باپ بیٹا ایک جیسے ہی تو تھے دونوں نے مجبوری میں سہی لیکن اپنی من پسند عورت کو اس ایک پل میں بری توڑا اسے توڑا تھا۔

وہ اسکی پشت دیکھتے سوچ کر رہ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

رات تک سب لوگ بدر اور حازق سے ملتے گھر جا چکے تھے۔

عاشر اور داؤد لوگوں کو جب پتہ چلا تھا تو وہ بہت ناراض ہوئے تھے کہ انہیں کیوں بے خبر رکھا انکا ٹرپ ختم ہونے میں ویسے بھی کچھ ہی دن تھے۔

ہانم لوگ بھی اپنا ترقی کا تڑپ کینسل کرتے عاشر لوگوں کے ساتھ ہی واپس آئے تھے لیکن وہ لوگ اسلا آباد میں ہی تھے کیونکہ سب لوگ واپس ہی آرہے تھے۔

ہوسپٹل میں اس وقت ایزل، مرحا، آبان اور دانین تھی۔

وہ چار واب ہوسپٹل رکے تھے باقی سب کافی دنوں سے تھکے ہوئے تھے اس لیے سب کو زبردستی گھر بھیج دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بدر پہلے سے کافی بہتر تھا تو آبان سے باہر واک کے لئیے لایا تھا جب اسنے ایزل کو دیکھا۔

آبان کو اشارہ کرتے اسے وہاں سے جانا کا کہا۔

خود وہ لنگڑا کر کر چلتا ایزل کے قریب ایا۔

وہ یک ٹک آسمان کو دیکھ رہی تھی جب بدر کی آمد پر چونکی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ یہاں ایسے کیوں کھڑے ہیں ابھی اس طرح سے بغیر سہارے کے کھڑے ہونا آپکے لیئے ٹھیک نہیں۔

وہ فکر مندی سے اسے بولتے سہارا دیتے بینچ پر لے ائ۔

ویسے تو بدر اس سے چھوٹا تھا لیکن وہ رشتے کے لحاظ سے اسے عزت دیتی تھی۔

تھینکیو۔ سر کو خم دیتے اسے شکریہ کہا۔

بیٹھ جائیں کچھ باتیں ہی ہو جائیں۔ اسے ہنوز کھڑے دیکھ وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔

ایزل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر ہلکا سا مسکراتے بینچ کے دوسرے کنارے پر ٹک گئ

جب میں پہلی بار اس سے ملا تھا مجھے لگا تھا کہ وہ بہت اٹیٹوڈ والا بندہ ہے جو خود کے سامنے کسی کو کچھ نہیں سمجھتا۔

سامنے بھاگتے لوگوں کو دیکھتے اسنے بات کا آغاز کیا۔

ایزل نے چونک کر اسے دیکھا۔

پھر جب اسے جانا اسکے ساتھ رہ کہ کام کیا تو پتہ چلا وہ سرد سا انداز ضرور رکھتا ہے لیکن خود سر نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بس میری طرح اپنے کام سے کام رکھنے والا ہے لیکن میں کھی کبھار اپنے جزبات کے آگے بے بس ہو جاتا ہوں اپنوں کے سامنے جزبات چھپانے میں ناکام ہوتا ہوں۔جبکہ وہ۔۔

بدر مسکرایا تھا۔

اسکی مسکراہٹ کافی سحر انگیز تھی ایزل کو ماننا پڑا۔

وہ اسکے چہرے سے نظریں ہٹاتے آسمان کو دیکھنے لگی۔

وہ اپنوں کی فکر کرتا ہے انسے محبت بھی کرتا ہے انفیکٹ جان چھڑکتا ہے لیکن وہ جتاتا نہیں ہے۔وہ اپنے جزبات چھپا کر رکھنے کا عادی ہے۔

اپنوں کے لیئے مرنے مرانے پر بھی آجاتا ہے سالا۔وہ ہولے سے بڑبڑایا۔

لیکن ایزل سن چکی تھی۔

جس دن سے تمہارے اور اسکے نکاح کی خبر سنی تھی مینے اسے بے چین سا دیکھا تھا۔

اس وقت ہماری زیادہ نہیں تو تھوڑی بہت دوستی ہو گئ تھی۔

جب مینے اس سے بے چینی کی وجہ پوچھی تو پہلے تو وہ خاموش ہو گیا۔

ایزل نے بے تابی سے اسے دیکھا۔

پھر کہنے لگا جھوٹی ہی سہی بے وفائ تو کر رہا ہوں۔یہ بات ایزل شاہ سے زیادہ مجھے کاٹ رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور میں بس اسکا چہرہ دیکھ کر رہ گیا۔

پھر جس دن تم لوگوں کا نکاح ہوا تھا مینے اس دن پہلی بار اسکے چہرے پر مکمکل سکون اور اطمینان دیکھا تھا۔

اسنے دن مینے ہر پل اسے مسکراتے دیکھا تھا۔

سلینہ اس وقت منظر عام پر نہیں تھی اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا تو وہ ایک الگ ہی حازق میر ہوتا تھا جسے میں تو جانتا ہی نہیں تھا۔

ایزل وہ لمحے یاد کرتے مسکرادی وہ واقعی ہی ایک الگ حازق میر لگتا ہے اسکے ساتھ۔

پھر جس دن اسنے مال میں تمہیں پہلی بار جھڑکا۔اس دن اسکے چہرے سے وہ اطمنان غائب ہو گیا۔

وہ تمہیں اگنور نہیں کر رہا تھا۔بس وہ تم سے نظریں چرا رہا تھا۔

جس دن تمہیں سلینہ اور اسکی جھوٹی کورٹ میرج کا پتہ چلا اس دن زندگی میں پہلی بار مینے اسے اتنا ٹوٹا دیکھا تھا۔

وہ ساری رات یونٹ کے گراؤنڈ میں دوڑتا رہا ایک پل کے لیئے بھی نہیں رکا اگر رک جاتا تو شائید وہ خود کو کچھ کر لیتا۔

Posted On Kitab Nagri

مینے اس دن اسکے چہرے پر ازیت،تکلیف دیکھی۔

وہ بس یہی لفظ دہرا رہا تھا وہ دوسری عورت نہیں ہے۔ وہی پہلی ہے وہی آخری ہے۔ مینے بارہا اسکے لبوں سے یہ جملہ سنا۔

ایزل کی آنکھیں آنسوں سے بھر گئیں۔

اور جب تمہارے ساتھ جو حادثہ ہوا اس رات مینے اسے پہلی بار روتے دیکھا تھا۔

وہ اندھیرے سائے میں اپنے آنسو خود ہی صاف کرتا اور پھر بہا دیتا۔

اور اس دن وہ پہلی بار میرے سامنے بھی رونے سے ہچکچایا نہیں۔

مجھ سے کہنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بدر کچھ بھی کر لینا اپنی من پسند عورت کا اعتبار مت گنوانا۔ اسکا اعتبار کھو دیا تو سمجھ لینا تمنے زندگی میں کچھ پایا ہی نہیں۔

ایزل نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہچکیاں دبائی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

مینے پہلی بار اسے بے بس دیکھا تھا۔میں تو اسے تسلی کے دو بول بھی بول نہیں پایا۔

جب ہم لوگ بلوچستان کے لیئے نکل رہے تھے تو اسنے مجھ سے کہا اسے کچھ ہو گیا اور میں بچ گیا تو ایزل حازق میر شاہ کو کہنا حازق میر بے وفا نہیں تھا وہ تو بس وطن سے وفا کرنا چاہتا تھا۔

اسے کہنا کہ جب میں خون سے سنا واپس آؤں تو مجھے دیکھ کر رونا مت مجھے تمہاری آنکھوں میں ایک آنسو بھی برداشت نہیں۔

وہ سر جھکائے دھیمے لہجے میں بولتا ایزل شاہ کا دل نکال گیا تھا۔

ایزل کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

اسنے تو بس وطن سے وفا کی تھی تم سے بے وفائی کا تو سوچ کر ہی وہ اپنے وجود کو راکھ کر ڈالتا کہ کجا کہ بے وفائی کرنا۔

ایک فوجی کی زندگی کا کوئی پتہ نہیں کب آخری سانس ہار دیں۔

اسے اتنا مت ستاو کہ پھر سے انتظار تمہارے مقدر میں لکھ دیا جائے۔

اور انتظار مت کرواؤ جاؤ شاباش۔اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے بدر کہتا وارڈ بوائے کے سہارے وہاں سے چلا گیا۔

ایزل چہرہ ہاتھوں میں چھپائے ہچکیوں سے رو دی۔

کتنی ہی دیر روتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

پھر چہرہ صاف کرتے گہری سانس چھوڑتے اندر کی طرف بڑھ گئ۔

بدر ٹھیک کہہ رہا تھا اب زندگی کو اور کھٹن نہیں بنانا تھا۔

اسے اب سکون چاہیئے تھا زندگی میں نا کہ یہ گلے شکوے۔

💞💞💞

سر آپکی میڈیسن کا ٹائم ہے پلیز یہ لے لیں۔ نرس پچھلے ایک گھنٹے اسکی منتیں کر رہی تھی۔ لیکن وہ ڈھیٹ بنا آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا ہوا تھا۔

سر پلیز۔ وہ روہانسی ہو گئ۔

آپ مجھے دے دیں میں دے دوں گی۔ ایزل کی دھیمی آواز سنتے اسنے تیزی سے آنکھوں سے بازو اٹھایا۔

تیزی سے حرکت کرنے کی وجہ سے سینے پر کھچاؤ پڑا تھا لیکن وہ لب بھینچ گیا۔

ایزل کی اسکی طرف پشت تھی وہ اسے دیکھنے کے لیئے بے چین ہوا تھا۔

نرس ایزل کو دوائیاں سمجھاتے جا چکی تھی۔

وہ جیسے ہی مڑی حازق نے شدت سے دعا کی تھی کاش وہ نا مڑتی۔

Posted On Kitab Nagri

سوجھی ہوئی ہیزل آنکھیں اسکے پپوٹے اتنے سوجھے ہوئے تھے کہ کوئی دور سے بھی دیکھ کر کہہ سکتا تھا کہ وہ مستقل روتی رہی ہے۔مرجھایا ہوا سا ویران چہرہ۔

گلابی لب جو کہ براؤن ہو رہے تھے دانتوں سے کاٹ کاٹ کر انہیں اچھا خاصہ زخمی کیا گیا تھا۔

سیاہ رنگ کی سادہ سی شلوار قمیض میں سر پر سیاہ ہی ڈوپٹہ رکھے وہ جھکی نظروں سے اسکے قریب کھڑی حازق میر کا دل بری طرح سے دھڑکا گئی تھی۔

وہ نظریں جھکائے اسکی قریب آتے میڈیسنز اسکے سامنے کر گئی۔

جبکہ دوسرے ہاتھ میں پانی کا گلاس تھا۔

وہ بغور اسکی جھکی نظروں کو دیکھتا ہلکا سا اوپر اٹھتے میڈیسنز اسکے ہاتھ سے لیتا منہ میں رکھ گیا۔

ایزل نے جلدی سے اسکے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے اسے پانی پلایا تھا۔

حازق کا چہرہ اتنے میں ہی سرخ پڑ گیا تھا کیونکہ اٹھنے سے اسکے سینے پر بری طرح سے کھنچاؤ پڑا تھا لیکن وہ سختی سے لب بھینچتا کنٹرول کر گیا۔

نرمی سے اسکا سر تکیے پر رکھتے اسنے پانی کا گلاس واپس رکھا اور اسکے قریب رکھی چیئر پر بیٹھ گئی۔

حازق یک ٹک اسے دیکھنے لگا۔وہ کتنی کمزور ہو گئی تھی نا۔آنکھوں کے گرد گہری حلقے اسکی رات جگائی کے گواہ تھے۔

پتہ نہیں اسکے زخم بھی ٹھیک سے ریکور ہوئے ہونگے یا نہیں۔سوچتے وہ بے چین ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ بول کیوں نہیں رہی تھی اسے اسکی آواز سننی تھی اس سے باتیں کرنی تھیں۔

تمہاری خاموشی مجھے میرے سینے پر لگے ان سٹیچز سے زیادہ تکلیف دے رہی ہے۔

وہ آہستہ سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا مدھم لہجے میں بولا۔

اسکی بھاری آواز پر ایزل نے نظریں اٹھاتے اسے دیکھا۔

ہیزل آنکھیں جنمیں سرخی کی گہری لکیر تھی حازق میر شاہ کے دل پر بری طرح سے وار کر گئی تھیں۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے تھے۔

حازق نے اسکے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی تو وہ جھٹکے سے ہاتھ چھڑواتے اٹھی تھی۔

اسکے ہاتھ کھینچنے پر حازق کے سینے پر دباو پڑا تھا اور اسکی کراہ بے ساختہ تھی۔

ایزل جو وہاں سے جانے لگی تھی تڑپ کر اسکی طرف بڑھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایم۔ ایم سوری مینے جان بوجھ کر نہیں کیا۔ کیا درد ہو رہا ہے۔۔ وہ اسکے پٹیوں میں جکڑے سینے پر مخروطی انگلیاں سہلاتے فکر مندی سے اسے دیکھتے بولی۔

حازق اسے خود پہ جھکے دیکھ اسکے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتا اسے خود پر اور جھکاتا اسکے لبوں پر قابض ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کی ہیزل آنکھیں ضرورت سے زیادہ پھیل گئیں۔

کیا وہ پاگل تھا ابھی موت کے منہ سے نکلا تھا۔پیٹوں میں جکڑا بستر پر پڑا تھا لیکن پھر بھی اسے بے بس کر گیا تھا۔

وہ شدت سے اسکے دونوں ہونٹوں کو اپنے لبوں میں لیتا اسکی سانسیں پینے لگا۔۔

ایزل نے احتیاط سے ہاتھ اسکے اطراف میں رکھے تھے اسنے مزاحمت نہیں کی جانتی تھی اگر وہ مزحمت کرے گی تو یہ اکڑ واتنا ہی خود کو تکلیف دیتا اس پر شدت ڈھائے گا۔

حازق لمحہ بالمحہ اپنی شدت شدید کرتا اسکا سانس حلق میں اٹھاتا پیچھے ہوا تھا۔

اب لگ رہا کہ ہاں زندہ ہوں۔ہاں زندگی ابھی باقی ہے۔اسکے نچلے لب پر انگوٹھا رگڑتے وہ گھمبیرتا سے بولا۔

ایزل کا چہرہ سرخ پڑا اسنے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھا۔

بس اس بستر سے اٹھنے دو جنگلی بلی پھر تمہاری روح میں اترتا سارے شکوے مٹادوں گا۔وہ اسکی آنکھیں نرمی چومتا بے باکی سے بولا۔

ایزل سٹپٹا کر پیچھے ہوئی۔

سوچ ہے تمہارے کہ میں تمہیں اپنے قریب آنے دوں گی۔وہ ناک چڑھا کر بولی۔

حازق اسکی ادا پر مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر کیا کہتی ہو یہیں ٹریلر دکھاوں۔ وہ آنکھ ونک کرتا بولا تو ایزل سرخ پڑتے جلدی سے نظریں چرا گئ۔

ناراض ہو۔ کچھ دیر تک خاموشی چھائی رہی تو وہ آہستہ سے بولا۔

نہیں بس کچھ شکوے ہیں۔ وہ سادہ سے لہجے میں بولی۔

تو شکوے کرونا مجھ سے۔ وہ سننے کو بے چین ہوا تھا۔

کس کس چیز پر شکوہ کروں۔ کہنے کو تو کچھ بھی نہیں ہوا حازق لیکن جو ہوا ہے کیا وہ شکوے کرنے سے بھلایا نہیں جا سکتا ہے۔ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولی۔

بے وفا نہیں ہوں۔ وہ بے ساختہ بولا۔

میں دوسری عورت نہیں تھی پھر بھی کہلائ۔ ازیت تو دی نا تم نے مجھے۔ مان تو توڑا تھا۔

تم نے صرف مان ہی نہیں مجھے بھی توڑ دیا حازق جس کے لیئے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔

وہ مضبوط لہجے میں بولی۔ جیسے اس سے زیادہ خود کو باور کرایا ہو۔

اتنا قابل بھی نہیں رہا کہ تم مجھے میر کر سکو۔ حالانکہ وہ ویسا کچھ تھا بھی نہیں۔ وہ شکوے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں کیونکہ تم میرے میر ہو ہی نہیں سکتے۔وہ میر مر تو سکتا تھا لیکن اپنی ایزل کو تکلیف نہیں دے سکتا تھا اپنی عورت کا بھروسہ نہیں توڑ سکتا تھا۔اسکی عزت پر بات نہیں آنے دے سکتا تھا۔

جس دن تمہاری وجہ سے دوسری عورت کہلائی تھی باخدا تم اسی دن دل سے اتر گئے تھے۔جو سالوں کی دفن محبت اڈی تھی مینے اسی وقت تھپک تھپک کر سلادی حازق میر کیونکہ مجھے میری عزت سے پیاری یہ دو ٹکے کی محبت بھی نہیں۔وہ استہزائیہ انداز میں بولی تھی۔

حازق اسے دیکھ کر رہ گیا۔

اور تم کہتے ہو نا کہ ایسا تو کچھ ہوا بھی نہیں تھا بہت آسانی سے کہ دیتے ہو میں بھی کہ دیتی ہوں۔

" ہوا تو کچھ بھی نہیں

بس تھوڑا سا مان ٹوٹا ہے

تھوڑے سے لوگ بچھڑے ہیں

تھوڑے سے خواب بکھرے ہیں

بس تھوڑی سی نیندیں اڑ گئیں ہیں

تھوڑی سی خوشیاں چھن گئی ہیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہوا تو کچھ بھی نہیں

بس اپنا آپ گنوایا ہے

آنکھوں کو کو برسنا سکھایا ہے

چاہتوں کا صلہ پایا ہے

ہوا تو کچھ بھی نہیں

بس کسی اپنے نے رلایا ہے"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے شدت سے بولی تھی۔

کئ آنسوں ہیزل انکھوں سے پھلاتے اسکے چہرے پر گرے تھے اور وہ تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئ۔

حازق بے بسی سے اسے جاتا دیکھ کر رہ گیا۔

اسنے ہاتھ کا مکا بنا بیڈ پہ مارا لیکن سینے میں ہوتی تکلیف سے لب بھینچ گیا۔

اسکی تکلیف شدید تھی لیکن ایزل کا ریکشن اسکی تکلیف سے زیادہ شدید تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

اگلے کچھ دن تک حازق اور بدر وہیں ہوسپٹل میں رہے تھے۔

بدر بہتر تھا لیکن حازق کے لیئے سفر ابھی ناممکن تھا۔

آدھے لوگ واپس اسلا آباد جا چکے تھے جبکہ آدھے آج جانے والے تھے حازق اور بدر کے ساتھ۔

بدر اب بلکل ٹھیک تھا سینے پر جو گولی لگی تھی اس پر ابھی بھی بینڈیج تھی جبکہ ٹانگ کا زخم اور باقی سارے زخم بلکل ٹھیک ہو چکے تھے۔

حازق اب اٹھ کر بیٹھ سکتا تھا، چل بھی سکتا تھا لیکن پھر بھی اسکو ابھی احتیاط کی ضرورت تھی کم سے کم ایک ماہ کے لیئے تو۔

رات تک وہ لوگ اسلا آباد شاہ ولا میں موجود تھے۔

اتنے دن کی پریشانی اور مسلسل شب بیداری کی وجہ سے سب لوگ ہی تھکے ہوئے تھے اس لیے سو گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

وہیں جہاں سب لوگ آرام سے نیند پوری کر رہے تھے وہ بیزاری سے چھت کو دیکھتا کچھ سوچ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر تک کروٹیں بدلنے کے بعد بھی نیند نہیں آئی تو وہ اٹھ بیٹھا۔

کمرے سے باہر نکلتے اسنے ایک نظر پورے حال پر ڈالی جہاں گھپ اندھیرا تھا۔

وہ بنا آواز کے قدم آگے بڑھاتا مرحا کے کمرے کے سامنے روکا۔

ایزل شاہ ولا میں ہی تھی وہ جانتا تھا۔

آہستہ سے دروازہ کھولتے اسنے کمرے میں جھانکا بیڈ پر صرف ایک ہی وجود تھا یعنی مرحا بدر کے پاس تھی۔

وہ مسکرایا۔

دروازہ لوک کرتے اسنے بیڈ کی طرف قدم بڑھا۔

سب سے پہلے شرٹ اتار کر پھینکی۔اسکے سینے پر ابھی بھی بینڈیج تھی۔

کرٹنز گراتے اسنے بیڈ کی طرف قدم بڑھائے۔اب باہر سے آتی آتی روشنی بند ہو گئی کمرے میں بلکل مدھم سی روشنی تھی۔

ایزل کے قریب بیٹھتے اسنے اسے دیکھا۔

وہ گردن تک کمفرٹ لیے مٹھیوں میں کمفرٹ بھرے گہری نیند میں تھی۔

اسکے چہرے پر تھکاوٹ کے اثرات واضح تھے۔اسکے بال چہرے سے ہٹاتے وہ اس پر جھک ایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہوسپٹل میں جتنے بھی دن رہے وہ ہر پل اسکے پاس اسکے ساتھ تھی لیکن روٹھی روٹھی سی۔وہ اس سے ناراض نہیں تھی لیکن پھر بھی ایک کسک سی تھی جو اسے ہر حال میں مٹانی تھی۔۔اسکی بند آنکھوں کو دیکھتے سوچا تھا۔

انکھوں سے ہوتے اسکی نظر اسکے ہونٹوں پر گئ۔

اسکے نیم واگلابی ہونٹوں کو دیکھتے حازق کو اپنے حلق میں کانٹے سے اگتے محسوس ہوئے۔

وہ دائیں ہاتھ کو بیڈ پر ٹکاتا دوسرا ہاتھ اسکے گال پر رکھتا اسکے ہونٹوں پر جھکا۔

زرا برابر بھی نرمی نہیں دکھائی تھی۔

شدت سے اسکے دونوں ہونٹوں کو جکڑتے وہ اسکی سانسیں قید کر گیا۔

نیند میں ایزل کو اپنا سانس گھٹتا محسوس ہوا اسنے سانس لینے کی کوشش کی لیکن اپنے حلق میں اترتی گرم سانسوں سے وہ تیزی سے آنکھیں کھول گئ۔

خود پر جھکے حازق کو دیکھتے اسکی آنکھیں پھیلی تھیں۔

حازق کبھی اسکے نچلے لب کو سک کرتا کبھی اوپر لب کو تو کبھی دونوں کو اکھٹے۔ایزل کا سانس بری طرح سے آکھڑا تھا۔

وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے بھی نہیں کر سکتی تھی۔

بے بسی سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے لمس میں اتنی شدت تھی کہ ایزل سے برداشت کر پانا بہت مشکل تھا۔

وہ شائید پچھلے ایک ماہ کا جنون اتارنا چاہتا تھا۔

حازق اسکی سانسیں اکھڑتے محسوس کرتے پیچھے ہوا تھا۔

ایزل سینے پر ہاتھ رکھتے آنکھوں میں نمی لیے اسے دیکھتے اپنی سانسیں بحال کرنے لگی۔

م۔میر تمہارے زخم۔فکر مندی سے اسے دیکھا۔

پلیز ایسے مت جھکو تمہارے لیے ابھی اچھا نہیں۔اسکے بازو پر ہاتھ رکھتے پریشانی سے کہا۔

ٹھیک ہے نہیں جھکتا لیکن پھر تم ایسے میرے اوپر جھکتے رومینس کرنا پڑا گا۔ وہ اسکی آنکھوں میں بھوری آنکھیں ڈالتا بے باکی سے بولا۔

ایزل کی زبان تالوں سے جا چپکی۔

حازق متبسم ہوتے اسکے گال سہلاتا اسکی گردن پر جھکا تھا۔

اب لگ رہا ہے زندہ ہوں۔یہ خوشبو ہے تو زندگی ہے۔وہ اسکی گردن میں گہرا سانس بھرتا گھمبیرتا سے بولا۔

وہ ایسے سانسیں کھینچ رہا تھا جیسے کسی نشئ کو اپنا نشا ملا ہو۔

اسکی گردن کو اپنے ہونٹوں سے سک کرتے وہ سرخ نشان ڈال گیا۔

ایزل نے گھبرا کر اسے دیکھا۔چہرہ سرخ گلاب ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میر۔اسے پکارا۔

لیکن وہ ان سنا کرتا اسکی شہ رگ پر اپنی مونچھیں سہلاتا اپنے دانت گاڑھ گیا۔

ایزل کی چیخ بے ساختہ تھی۔

حازق نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے نچلہ لب دانتوں میں دبائے ہوئے تھی۔

اہاں۔اسکا لب آزاد کراتے وہ پھر سے اسکے لبوں پر جھکا تھا۔

نچلے لب پر دانت گاڑھتے وہ اسے موقع دیئے بغیر اسکے کندھوں سے شرٹ کھسا گیا۔

اسکے کندھوں پر اپنا گیلا لمس چھوڑتے وہ شرٹ کے اوپر سے ہی اسکی دھڑکنوں پر جھکا۔

ایزل سختی سے آنکھیں مینچتے بیڈ شیٹ مٹھیوں میں جکڑ گئ۔

حازق اسکی دھڑکنوں پر اپنی شدت دکھاتا اسکے ہاتھ اچانک بیڈ شیٹ سے نکالتا اپنے سینے پر رکھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

م۔میر تم۔ہار از خم۔لڑکھڑاتے لہجے میں کہا۔

یہاں الجھاو یہ انگلیاں اور سکون دو مجھے۔وہ اپنے سینے کے بالوں میں اسکی انگلیاں الجھاتا جنون خیزی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں میں مدہوشی رواں تھی۔

ایزل کانپتے وجود سے نظریں جھکائے زخم سے احتیاط سے اسکے سینے کے بالوں میں انگلیاں الجھا گئ۔

حازق اسکی دھڑکنوں پر پھر سے جھکتا اپنے دانت گاڑھ گیا۔

ایزل نے اسنے سینے کے بالوں کو نوچتے سسکی بھری تھی۔

حازق کا ہاتھ اسکی شرٹ کے اندر جاتے پیٹ پر ٹھہرا تو وہ کانپی تھی۔

م۔میر۔پ۔لیز۔۔وہ اسکی گردن میں بازو ڈالتے اوپر ہوتے اسکی گردن میں چہرہ چھپا گئ۔

حازق نے سرخ آنکھوں سے اسکے کانپتے وجود کو دیکھا۔

اگلے ہی پل وہ بیڈ پر گرتا اسے اپنے بازو پر گرا گیا۔

وہ شبنمی آنکھوں سے اسے دیکھتے اسکے کندھے پر تھوڑی ٹکا گئ۔

مینے تم سے کہا تھا نا ایزل حازق میر شاہ مجھے تم ہر حال میں ہر پل میری پناہوں میں چاہئیے۔

ناراض ہو، غصہ ہو یا کچھ بھی لیکن یہ سب بھی تمہیں میری ہی بانہوں میں رہ کے دکھانا ہے۔

وہ اسکی آنکھوں میں بھوری آنکھیں ڈالتا سرد لہجے میں بولا۔

ایزل تھوک نگلتے اسکی سرد آنکھوں سے ڈرتی اسکی گردن میں چہرہ چھپا گئ۔

اسکی خود سے ڈر کر خود میں چھپنے والی ادا پر وہ مسمرائیز ہوا تھا۔

میری بات کا جواب دو۔۔وہ لہجہ سخت کرتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

میر بڑے اب ہماری رخصتی کے بارے میں سوچ رہے ہیں تو ایسے اچھا تھوڑی لگتا ہے۔وہ حلق تر کرتے مدھم لہجے میں بولی۔

حازق اسکے مدھم لہجے پر مسکرایا تھا۔

اسے مہر نے بتایا تھا کہ وہ لوگ اب اسکی اور ایزل کی اوفیشلی رخصتی کا سوچ رہے ہیں۔

ٹھیک ہے رخصتی تک ہی سہی لیکن ان چھوٹی موٹی جسارتوں سے تم مجھے نہیں روک سکتی۔

اسکی توڑی تھامتے چہرہ اوپر کرتے کہا۔

ایزل سر ہلا گئ۔

That's my girl.

اسکی نتھلی پر لب رکھتے مسکراتے لہجے میں کہا۔

سو جاو۔ایک ہاتھ سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے دوسرا ہاتھ اسکی کمر پر رکھتے اسے مکمل اپنے حصار میں لیا تھا۔

ایزل احتیاط سے اسکے کندھے پر سر رکھتی آنکھیں موند گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

اگلی صبح کا سورج نئی امید کے ساتھ طلوح ہوتا سب کو بیدار کر گیا تھا۔شاہ ولا میں رونق کا سا سماں تھا۔

کیونکہ آج وہاں صرف شاہ ولا کے افراد نہیں تھے بلکہ تین اور فیملیز بھی وہاں جمع تھیں۔

آہان شاہ کی فیملی، دانین لوگ اور احمد ولا کے تمام افراد وہاں جمع تھے۔

ہانم اور عاشر ان سب سے ناراض تھے۔

اب بس بھی کر دیں ہانم آپی ایسا لگ رہا جیسا آپکا منہ نہیں غبارہ ہو دیکھے تو کیسے پھولایا ہوا ہے اپ نے۔

ایزل آنکھیں پٹپٹاتے بولی۔

ہانم نے اسے گھورا۔

تم تو چپ ہی رہو۔شادی کیا کر دی آپ لوگوں نے تو مجھے دودھ سے مکھی کی طرح نکال دیا۔کچھ بھی بتانا ضروری نا سمجھا،چاہے وہ ایزل کے بارے میں ہو یا حازق اور بدر کے بارے میں۔وہ خفگی سے بولی۔

لیکن ہانم آپی دودھ سے مکھی تو ایسے ہی نکال دیتے ہیں آپکو نکالنے کے لئیے تھے بڑا پیسہ لگا ہے۔براق کی زبان پر کھجلی ہوئی تھی۔

اسکی بات پر سب کا قہقہ گونجا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہانم تمہیں تو پھر بھی رخصت کیا ہے یہاں تو میری بھی کوئی اہمیت نہیں جبکہ میں تو رخصت بھی نہیں ہوا۔

عاشر مصنوعی آنسو صاف کرتا بولا۔

بس کر دیں بھائی اور ایکٹینگ کے سورپے کٹیں گے۔ مرحا نے کہا تو اسنے صدمے سے اسے دیکھا۔

وہ کندھے اچکا گئی۔

بہت ہو گیا مستی مزاق اب وہ بات کر لیں جسکے لیئے یہاں جمع ہوئی ہیں۔

آہان شاہ کھنکھارتے بولے۔

ینگ جنریشن نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے سے پوچھا تھا آخر کو معاملہ کیا ہے۔ لیکن سارے ہی انجان تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بات دراصل یہ ہے کہ ہم لوگ چاہتے ہیں اب ایزل اور حازق کی شادی کر دی جائے۔ اور انکے ساتھ ہی مرحا اور بدر، براق اور نور، رمشاء اور ساحل کی بھی۔

مہران سب کے ایکسپریشن دیکھتے بولی۔

واؤ اتنی ساری شادیاں۔ بہارے کی پرجوش آواز گونجی تھی۔

عالم کیا خیال ہے۔ مرتسم نے اسے دیکھتے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

بہت اچھا سوچا ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔وہ مسکراتے بولا۔

نورین نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

جبکہ بدر اور مرحا کی طرف سے تو پہلے ہی ہاں تھی۔

دانین تمہاری کیا رائے ہے اس بارے میں۔وجدان بھائی نے پوچھا تھا۔

میری بھی یہی رائے ہے نکاح تو ہو ہی چکا ہے اب باقی رسم و رواج بھی پورے کر دیتے ہیں۔وہ زین کو دیکھتے بولی جو اسکی بات پر سر ہلا گیا۔

دانین کی بات بلکل ٹھیک ہے۔ آہان شاہ بھی رضامند تھے۔ بلکل نکاح تو ہو ہی چکا ہے اور انہیں تو ویسے بھی چین نہیں ہے تو میرے خیال میں ہمیں یہ نام کی رخصتی بھی کر دینی چاہیئے۔

زینی شرارت سے سب کو دیکھتے بولی۔

ایزل،مرحا،نور،رمشاء چاروں گڑبڑائی تھیں۔

اب انکے شوہروں کو ہی چین نہیں تھا تو وہ لوگ کر سکتی تھیں۔

چاروں نے ایک ساتھ انہیں گھورا تھا۔جو آگے سے بے شرمی سے مسکرا دیئے۔

ارے بھئی تو منہ میٹھا کرواو اب ایسے خالی خالی کونسی خوشی ہوتی ہے۔روحاما نے کہا تو وشہ،زرنور اور مہر اٹھتی کچن کی طرف گئی تھیں۔

مٹھائی لاتے سب کا منہ میٹھا کروایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کیوں روکھی سوکھی بیٹھیں ہیں جلدی سے منہ کھولیں۔

میسم زمل کو یونہی بیٹھے دیکھ گلاب جامن اسکے سامنے کرتا بولا۔

زمل پھیکا سا مسکرائی۔

نہیں میسم میرا دل نہیں تم کھاو۔وہ عجیب سا منہ بناتے اسکا ہاتھ پیچھے کر گئ۔

کھالو زمل تمہاری بیسٹ فرینڈ کی شادی کی خوشی میں ہے۔ایزل زبردستی اسکے منہ میں گلاب جامن ڈال گئ۔

زمل نے ابھی حلق میں اتارا ابھی نہیں تھا کہ اسے زوردار ابکائی ائ۔

وہ منہ پر ہاتھ رکھتے کچن کی طرف بھاگی تھی کیونکہ اس وقت سب سے نزدیک کچن تھا۔

اسکے یوں اٹھ کر بھاگنے پر سب چونکے تھے۔

زہرہ اور آیت جلدی سے اسکی پیچھے گئ۔

زمل کیا ہوا۔۔اسکی پشت رب کرتے آیت نے پریشانی سے پوچھا۔

پتہ نہیں ماما پچھلے ایک ہفتے سے یونہی ہو رہا ہے۔وہ نڈھال سی بولی۔

زہرہ اور آیت نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

اچھا چلو باہر۔زہرہ اسے تھامتی باہر لے آئ جہاں سب پریشان سے بیٹھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ لوگ پریشان مت ہوں میں دیکھتی ہوں شائید کچھ الٹا سیدھا کھا لیا ہو گا۔ زہرہ کہتی مہر کو اشارہ کرتی اسے لیے اوپر کی طرف بڑھ گئ۔

وہ لوگ اسے روم میں لے آئیں۔

زمل مجھے بتاؤ بار بار وومیٹ ہوتی ہے۔ موڈ سوینگز ہوتے ہیں۔ اور کھانے میں بھی موڈ سوینگز ہو رہے ہیں۔ زہرہ اسے دیکھتے بے چینی سے بولی۔

یس ماما یہی ہو رہا ہے۔ چکر بھی آتے ہیں۔ وہ روہانسی ہو گئ۔

ایک منٹ میں آتی ہوں۔ مہر اسکی بات سمجھتے مسکرا کر کہتی باہر چلی گئ۔

کچھ دیر بعد وہ واپس آئ تو اسکے ہاتھ میں پریگننسی کٹ تھی۔

زمل یہ لو ٹرائے کرو۔ زہرہ نے کہا تو اسنے حیرت سے اس کٹ کو دیکھا۔

م۔ماما یہ۔ دل اچھل کر حلق میں آیا تھا۔

گھبراو مت جاؤ شاباش ٹرائے کرو۔ اسکا گال تھپکتے مہر نے پیار سے کہا۔

وہ گھبراتے وہ کٹ لیتے واشروم کی طرف بڑھ گئ۔

دس منٹ واپس آتے اسنے وہ کٹ انکے ہاتھ میں تھما دی۔

وہ تینوں بے چینی سے رزلٹ کے انتظار میں تھیں۔

جبکہ زمل کو تو سوچ سوچ کے کی عجیب لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تقریباً پندرہ منٹ بعد مہر نے کٹ سامنے کی تو سامنے پوزیٹو رزلٹ دیکھتے اسکی چیخ نکلی تھی۔

اوئے مائی گاڈ آیت تم۔ تم دادی بننے والی ہو۔ وہ خوشی سے چیخی تھی۔

زہرہ منہ پر ہاتھ رکھتے بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔

جبکہ زمل منہ کھولے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ ہو کیا رہا ہے۔

میں نیچے سب کو بتاتی ہوں۔ مہر کہتے جلدی سے نیچے بھاگی تھی۔

افف اللہ کا لاکھ لاکھ کا شکر ہے۔ زہرہ اور آیت زمل کو خود سے لپٹاتے اسے بوکھلا کر رکھ گئیں۔

وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے بے یقنی سے بیٹھی رہ گئ۔

💞💞💞

مہر پریشان سی اوپر گئ تھی اب ہنستے ہوئے واپس آئی تھی۔

آبان جو ابھی ابھی وہاں آیا تھا اسنے بھی چونک کر مہر کو تیزی سے سیڑھیاں اترتے دیکھا۔

مام آرام سے۔ میسم اور حازق اسکی طرف بڑھے تھے۔

ڈونٹ وری آج تمہاری ماما بہت خوش ہیں آج میں نہیں گروں گی۔ وہ مسکراتے لہجے میں بولی تھی۔

ارسل۔۔ وہ اسے دیکھتے ہسی اور ہستی چلی گئ۔

Posted On Kitab Nagri

سب نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

ارسل تو داد۔ہاہاہاہاہاتو دادا بننے والا ہے۔

وہ ہس ہس کے بے حال ہوتے صوفے پر گرتے سب کے سروں پر بم گرا گئ۔

آبان آنکھیں گھوماتے زمل کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا اسکے الفاظ پر ساکت ہوا تھا۔

کیا۔۔۔؟ لڑکیاں ایک ساتھ چیخی تھیں۔

ہاں۔وہ بھی انہیں کے انداز میں بولی تو وہ لوگ اوپر بھاگی تھیں۔

بہت بہت مبارک ہو۔وہ سب ہوش میں آتے ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے۔

جبکہ ارسل مہر کی طرف جاتا اسکے پاس ہی صوفے پر گرا تھا۔

دونوں پاگلوں کی طرح ہس رہے تھے۔

ارسل کتنا فنی لگے گا ناجب کوئ تمہیں دادا بلائے گا۔وہ ہسی سے بے حال ہوتے بولی۔

ہاہاہامیں دادا لائک سیریسلی۔وہ آنکھوں میں ٹھہری نمی صاف کرتا خود بھی قہقہے لگا رہا تھا۔

مرتسم اور ولی دونوں کو گھور کر رہے گئے جو پاگلوں کی طرح ہستے جا رہے تھے۔

کیا تمہیں شوک لگ گیا۔عاشر آبان ہو ساکت کھڑے دیکھ ہستے ہوئے بولا۔

اسکو تو سچ میں شاک لگا ہے شائید اسے اپنی قابلیت پر یقین نہیں آرہا۔داؤد اور عاشر بے باکی سے اسکے نزدیک سرگوشی کرتے اسکا چہرہ سرخ کر گئے۔

Posted On Kitab Nagri

شٹ اپ۔وہ سرخ چہرے سے انہیں دیکھتا مہر کی طرف بڑھا۔

آپ سچ کہہ رہی ہیں میں۔ب۔بابا بننے والا ہوں۔

اسکے ہاتھ تھامتے بے یقینی سے کہا۔

ہاں بلکل سچ ہے میرے شہزادے۔وہ اسکا ماتھا چومتے پیار سے بولی۔

آبان کچھ پل بے یقینی سے اسے دیکھتا اگلے ہی پل جھٹکے سے اٹھاتا اوپر کی طرف بڑھا تھا۔

اسکی پشت دیکھتے وہ سب نفی میں سر ہلاتے اسکے پیچھے ہی بڑھے تھے۔

💞💞💞

زمل شرمائی،لجائی سی انکے درمیان بیٹھی تھی ہر تھوڑی دیر بعد کوئی نا کوئی اسے بچے کی طرح چومتا تو وہ بوکھلا جاتی۔

اسکی تو شرم سے نظریں ہی نہیں اٹھ رہی تھیں۔

ابھی وہ ان چڑیلوں سے جان چھڑوا نہیں پائی تھی کہ آبان تیزی سے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

وہ سرخ پڑتے جلدی سے زہرہ کے پیچھے چھپ گئی۔

لڑکیوں کے قہقے بے ساختہ تھے آبان ابھی تک بے یقینی سے کھڑا اسے دیکھے جا رہا تھا۔

سب بڑے اسے پیار کرتے مبارکباد دیتے آہستہ آہستہ وہاں سے کھسک گئے۔

Posted On Kitab Nagri

سب کے جانے کے وہ پاؤں کی ٹھوکر سے دروازہ بند کرتا اسکی طرف بڑھا۔

زمل نظریں جھکائے ہونٹ کاٹنے میں مصروف تھی۔

وہ آہستہ سے اسکے قریب بیٹھا۔

نظریں اسکے پیٹ پر گئ تھیں۔

بے خودی میں وہ اسے دیکھتا ہاتھ اٹھاتا اسکے پیٹ پر رکھ گیا۔

ت۔تمہارا۔نہیں۔مطلب ہمارا۔ب۔ب۔بچہ۔وہ بے یقینی سے لڑکھائے لہجے میں بولا۔

زمل سختی سے آنکھیں مینچ گئ رنگ تابنے کی مانند سرخ پڑا تھا۔

آبان کچھ پل اسے دیکھتا رہا پھر جھٹکے سے اسے خود میں بھینچ گیا۔

اسکے سینے سے لگتے ہی وہ بے اواز رونے لگی۔آبان اسکا رونا محسوس کر کے ٹھٹکا۔

اسنے زمل کو اپنے سامنے کیا وہ واقعی رو رہی تھی۔

زمل کیا ہوا کیوں رو رہی ہو۔ک۔کیا کہیں پین ہو رہا ہے۔زہرہ ماما کو بلاؤں۔ہو پسٹل چلیں۔وہ بوکھلایا سا ایک ہی سانس میں سوال کر گیا۔

زمل نفی میں سر ہلاتے چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

فار گود سیک زمل مجھے بتاؤ گی نہیں تو پتہ کیسے چلے گا۔وہ اسے خود سے لگاتا پریشانی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک منٹ کیا تم بے بی کی وجہ سے۔ وہ اچانک اسے خود سے الگ کرتا تیکھی نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

ن۔ نہیں ابان۔ وہ اسکے تیور دیکھتے سہم گئ۔

پھر مجھے بتاو کیوں رو رہی ہو۔ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے پیار سے پوچھا۔

آبان مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ بے بی کی زمہداری کیسے سنبھالوں گی میں۔ وہ روتے ہوئے بولی۔

آبان کا دل کیا سر پیٹ لے۔

زمل ابھی تو بے بی آنے میں بہت ٹائم ہے اور یہاں پر اتنے سارے لوگ ہیں بے بی کے لئیے کیوں پریشان ہوتی ہو۔ وہ اسے خود میں بھینچے نرمی سے بولا۔

آپ خوش ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ جھجکتے پیچھے ہوتی اسے دیکھتے بولی۔

خوش۔ خوشی کا لفظ بہت چھوٹا ہے مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میں تمہیں کیسے بتاؤں میں کیا فیل کر رہا ہوں۔

وہ اسکے چہرے پر دیوانہ وار اپنا لمس چھوڑتے خوشی سے بھرپور لہجے میں بولا۔

دل کر رہا ہے پوری دنیا کو چیخ چیخ کر بتاوں۔

اسے بانہوں میں اٹھاتے گول گول گھماتے وہ زمل کا بوکھلا گیا۔

آبان رکیں میرا سر گھوم رہا ہے۔ اسکی گردن میں ہاتھ باندھے وہ چیخی تھی۔

آبان کھکھلاتا اسے بیڈ پر بٹھا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تھینکیو۔ تھینکیو سو مچ میری زندگی کا سب سے خوبصورت تحفہ دینے کے لیئے۔ وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا نم آنکھوں سے بولا۔

زمل مسکراتے اسکے کندھے پر سر رکھتے آنکھیں موند گئ۔

💞💞💞

ٹیسٹ کے بعد ڈاکٹر نے اسے پریگننسی کنفرم کر دی۔

زمل کی طرف سے ملنے والی اس خوشخبری نے انکی خوشیوں کو دوبالا کر دیا تھا۔

تو دوسری طرف شادی کی تیاریوں نے گھر میں بھرپور رونق لگا دی تھی۔

اگلے ماہ سے انکے شادی کے فنکشنز شروع ہونے تھے تب تک حازق اور بدر بلکل ٹھیک ہو جاتے۔

آبان نے بھی اپنی پوسٹنگ یہی کروانے کا سوچ لیا تھا۔

کیونکہ دادا کا کیس وہ تقریباً پوری طرح سے حل کر چکا تھا۔ دادا کے خلاف اڈرز جاری کر دیئے گئے تھے اور ڈھونڈنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی تھی۔

یہ سارا ٹائم وہ زمل کے ساتھ ہی گزارنا چاہتا تھا۔

اس لیے اسنے ایپلیکیشن کے لیئے اپلائے کر دیا تھا تاکے جلد از جلد اسکی پوسٹنگ واپس پنڈی ہو سکے۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

شادی کی تیاریوں میں یہ ایک مہینہ کیسے پر لگا کر اڑا معلوم ہی نہیں ہوا۔

اس سارے عرصے میں عورتوں نے بھرپور شوپنگ کی تھی تو مرد بیچارے انکے ساتھ بازاروں میں پستے رہے تھے۔

نور کو آہان شاہ لوگ اسی دن واپس لے گئے تھے کہ اب وہ اسے اوفیشلی رخصت کریں گے۔

براق کو کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن یہ دن کاٹنا مشکل تھا۔

دوسری طرف ساحل اور رمشاء کی ملاقات یونی میں ہو جاتی۔

اور وہ وہیں پر موقع دیکھتے اسکی جان حلق میں اٹکائے رکھتا تھا۔

مرحا پھر سے اوفس جوائین کر چکی تھی۔اور ایزل واپس ہوسپٹل۔

جبکہ بدر اور حازق اس دوران کشمیر میں دوبار گئے تھے۔

کیونکہ اب تو سب کو معلوم ہو چکا تھا تو سب انکے کام کی نوعیت جانتے تھے۔

سو ان چاروں کا سامنا ہونے کے برابر تھا۔

آج بھی یہی ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مائیوں کا دن سر پہ اچکا تھا اور دونوں دلہے لاپتہ تھے۔

ابھی وہ سب تیاریوں میں مصروف تھے جب انوشے داخلی دروازے سے بھاگتی ہوئی ائی۔

ماما۔ماما حازق بھائی، بدر بھائی آ گئے۔وہ سیدھا مہر کے پاس آتے بولی۔

مہر کے ساتھ کھڑے کاشان نے چونک کر اسے دیکھا۔

اسنے پیلے رنگ کی پاؤں کو چھوتی گھیرے دار فراق میں پہنی ہوئی تھی جو مرحا اور ایزل اسکے لیئے لائی تھیں۔

بالوں کی فرنچ چوٹیا بنائے۔

چھوٹے چھوٹے گلابی ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے پہنے ہوئے تھے۔

کانوں میں ڈائیمڈز کے چھوٹے چھوٹے سے ٹاپس تھے جو ہمیشہ ہی ہوتے۔

میک اپ اسے ابھی مہریوز نہیں کرنے دیتی تھی البتہ ہونٹوں پر ہلکی سی لپسٹک لگائی ہوئی تھی۔

بڑی بڑی سیاہ آنکھوں سے وہ مہر کو دیکھتے تیز تیز بول رہی تھی۔

اسکی سفید رنگت اس وقت خوشی سے گلابی ہو رہی تھی۔

چہرے پر ازلی معصومیت سجائے وہ کاشان کو مبہوت کر گئی تھی۔

وہ آس پاس سے بیگانہ یک ٹک اسے دیکھے گیا۔

شان، شان، اسکا ہاتھ پکڑتے زور زور سے ہلاتے انوشے نے اپنی طرف متوجہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چونک کر ہوش میں ایا۔

جی۔ہاں کیا ہوا۔وہ بوکھلاتے اپنی نظریں ہٹا گیا۔

میری پن اتر گئ ہے یہ لگا دیں۔وہ پنک کلر کی بچوں والی پن جس پر بٹر فلائے لگی تھی اسے دیتے بولی۔

ہاں دو۔اسکے ہاتھ سے لیتے اسکے بالوں میں پن لگائ تو وہ مہر کے پیچھے بھاگ گئ۔

کاشان نے منہ پر ہاتھ پھیرتے اسکی پشت سے نظریں چرائیں۔

افف کیا سوچ رہا ہوں میں بچی ہے وہ۔ جھنجھلاتے خود کو ڈپٹا۔

وہ اب پہلے سے کافی صحت مند ہو گئ تھی۔

مہر، مرتسم اور حازق کے بعد وہ سب سے زیادہ مرحا اور ایزل سے اٹیچ تھی اور انکے بعد کاشان اور میسم سے۔

وہ اب پہلے کی طرح ہسنے، کھیلنے لگی تھی۔گلابی رنگت پھر سے بحال ہو چکی تھی۔

لیکن ابراہیم سے وہ آج بھی ڈرتی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اسکے ڈر سے وہ وشہ کے قریب بھی نہیں جاتی تھی۔
لیکن باقی سب سے وہ ہستے مسکراتے بات کر لیتی تھی۔
اسے حازق کی بانہوں میں کھلکھلاتے دیکھ وہ مسکراتا کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔

اہو بگ برادرز آج آپ لوگوں کی مائیوں ہے اور اپکو آج بھی کام کی پڑی ہے ماما کہتی ہیں یہ ڈیز سپیشل ہوتے ہیں برائیڈ اینڈ گروم کے لیئے لیکن آپ دونوں کے لیئے تو کام سپیشل ہے۔ وہ خفگی سے دونوں کو دیکھتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

بدر سمیت حازق کا بھی قہقہ بے ساختہ تھا۔

سوری لٹل ڈول بٹ اب وہی کریں گے جیسے آپ کہیں۔

حازق اسکا گال چومتا بولا۔وہ کھکھلا دی۔

حازق اسے مہر کے حوالے کرتا چینج کرنے چلا گیا۔

مائیوں کا فنکشن فارم ہاؤس کے لان میں رکھا گیا تھا تاکے ایک ساتھ ہی رسم ہو سکے اور سب کا فنکشن ایک ساتھ بھی ہو جائے گا۔

کچھ ہی دیر میں تمام لڑکے وائیٹ کرتے میں ملبوس میں لان میں موجود تھے۔

جبکہ لڑکیوں کا ابھی تک کوئی نام ونشان نہیں تھا۔

تبھی اچانک ڈھول کی آواز پر سب چونکے تھے۔

ڈھول کے ساتھ ہی اونچی آواز میں ڈیک شروع ہوا اور لڑکیوں کی طرف سے ہوٹینگ شروع ہوئی تھی۔

لڑکے چونکتے کھڑے ہوئے تھے۔

کیونکہ سامنے سے مرحا اور ایزل پھولوں کے چادر تلے چلتی آرہی تھیں۔

جبکہ انکے ارد گرد بہت ساری لڑکیاں جھومتی اس منظر کو خوبصورت ترین بنا گئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے اوپر سے نیچے تک سکین کیا۔

پاؤں کو چھوتی پیلے رنگ کی فراق جس پر چھوٹے چھوٹے پیلے ہی پھول بنے ہوئے تھے جو اوپر کو ابھرے ہوئے تھے۔

اسکی نظریں نیچے سے ہوتی اوپر تک گئیں۔اسکے چہرے پر پیلے ہی ڈوپٹے کا گھونگھٹ دیکھتے وہ مطمئین ہوا تھا۔

وہ گھونگھٹ میں تھی لیکن اسکے ہاتھ پاؤں ڈھول کی تھاپ پہ بے چین ہوتے پھسل رہے تھے۔

وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

وہ دلہن بن کے بھی نہیں سدھر سکتی تھی۔

جبکہ اسکے برابر چلتی مرحا بھی سیم اسی کے جیسی ڈریسینگ میں تھی لیکن ایزل کی نسبت وہ آرام سے چل رہی تھی۔

بدر اسکے چہرے پر گھونگھٹ دیکھتے مطمئین تو ہوا تھا وہیں اسکا چہرہ دیکھنے کو بے چین بھی۔

ایزل اور مرحا انکے قریب سے گزرتی سامنے پھولوں سے سجے جھولے کی طرف بڑھ گئیں۔

وہ لوگ جھولے میں بیٹھ گئ تو انکے بعد رمشاء اور نور کی اینٹری بھی بلکل ویسے ہی ہوئ تھی۔

ان دونوں کے چہروں پر بھی گھونگھٹ تھا۔

چلو بھئ رسم شروع کرو وقت نکلتا جا رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

روحاما نے کہا مہر اور زرنور نے آگے بڑھتے مرحا اور ایزل کی نظر اتارتے انکے سر سے پیسے وارے تھے۔

پاس پڑی ہلدی اٹھاتے انکے بازوں اور پاؤں پر ہلکی سی لگائی تھی۔

انکے بعد زارا اور دانین نے رمشاء اور نور کی رسم کی تھی۔

تم لوگ وہاں کیوں کھڑے ہو تم لوگوں کی بھی آج ہی رسم کرنی ہے جلدی سے آ کے اپنی اپنی دلہنوں کے پہلو میں بیٹھو۔

مہر نے ان چاروں کو وہیں کھڑے دیکھتے ڈپٹا۔

لڑکیاں انکی عزت پر کھکھلائی تھیں۔

کیونکہ وہ واقعی ایسے کھڑے تھے جیسے کسی اور کی شادی میں آئے ہوں۔

مہر کے کہنے پر وہ چاروا اپنی دلہنوں کے ساتھ جھولے پر بیٹھ چکے تھے۔

انکی ماؤں نے رسم شروع کی۔

اور پھر رسم شروع ہوتے ہی اپٹن کا ایک نا ختم ہونے والا طوفان شروع ہو چکا تھا۔

ہر طرف قہقہے اور خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔

لڑکیاں کا تو نہیں البتہ لڑکوں کا بہت برا حال ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آج تو انہوں نے تو حازق کے غصے کو بھی کسی خاطری۔ نہیں لیا اور اسے بھی اچھے سے اپٹن سے رنگا تھا۔

وہ الجھن کا شکار ہوتا جلدی ہی وہاں سے اٹھ گیا۔

💞💞💞

وہ بریرہ کو اپٹن لگانے کے لیئے اسکے پیچھے بھاگ رہے تھی جب سامنے سے آتے ارحم کے منہ پر اسکے ہاتھ چھپے تھے۔

واٹ دا۔ وہ شاک سے چلایا۔

اوماڑا برانامانومائیوں ہے۔ وہ پشتو اینسینٹ میں کہتی کھکھلاتی تھی۔

ارحم کی نظریں بے ساختہ اسکے نقوش سے الجھی تھیں۔

وہ کھلے پیلے رنگ کے کمیض شلوار میں ملبوس تھی۔ چہرے پر لائیٹ سا میک اپ کر رکھا تھا۔

اسکے پٹھانی نقوش زارسی چیڑ چھاڑ سے قہر ڈھانے لگے۔

وہ بے انتہار خوبصورت تھی ارحم کو ماننا پڑا۔

بہارے اسکے سامنے سے ہٹی تو اسکا ارتقاز ٹوٹا وہ سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

ثم دیکھ نالگائ میرا میک اپ خراب ہو جائے گا۔

پلیز میرا پیارا سا بڈی نہیں۔ایناره اسے پچکارتے بولی۔

وہ اس وقت اوف وائیٹ شلوار قمیض میں ملبوس تھی جو ییلو شیڈ بھی دیتا تھا۔

میک اپ میں صرف مسکارا لگایا ہوا تھا اور نیچرل لپسٹک۔

جبکہ گالوں پر اپٹن لگا ہوا تھا۔اسکی بھوری رنگت الگ سی چمک لیے ہوئے تھی۔

آہاں اینی جانم مجھ سے مسکے۔وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا بولا۔

اسنے اپنے لفظوں پر غور نہیں کیا ناہی ایناره نے۔

ثم نہیں نہیں پلیز۔وہ بھاگنے کو پر تولی۔

میسم نے اسکے بازو کو جھٹکا دیتے اسے اپنے قریب کیا تو وہ سیدھا اسکے سینے سے ٹکرائ۔

یہ عمل بے ساختہ تھا۔

دونوں ساکت ہوئے تھے۔ایناره کی بھوری رنگت میں سرخیاں گھلی تھیں وہیں میثم مبہوت ہوا تھا اسے دیکھ کر۔

وہ ب۔بہارے بلا رہی۔وہ زندگی میں پہلی بار میثم کے سامنے کنفیوز ہوئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں۔مجھے بھی کام تھا۔وہ اسے چھوڑتا نظریں چراتا وہاں سے الٹے قدموں نکلا تھا۔

اینارہ سینے پر ہاتھ رکھتے بے ترتیب ہوتی سانسیں بحال کرنے لگی۔

یہ کیا تھا۔

لو ہو گیا دلوں کو الہام، پہچان لیا روحوں نے، لکھ دی گئ قسمت۔

اب کیسے، کب، کہاں ملانا تھا نہیں یہ تو تقدیر نے طرح کرنا تھا جو دور کھڑی مسکرا رہی تھی۔

💞💞💞

رات کے گیارہ بجے تک سب مہمان جا چکے تھے۔

جیسے ہی لڑکے اور مہمان لان سے غائب ہوئے ایزل نے تیزی سے اپنا گھونگھٹ الٹا تھا اسکے ساتھ ہی رمشاء نے۔

اللہ ایسے لگ رہا تھا جیسے میں کسی کنوئیں میں گر گئ ہوں۔رمشاء پانی کا گلاس اٹھا کر منہ سے لگاتے لگاتے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

قسم سے میرا تو سانس ہی گھٹ گیا افف دلہن بننا کتنا مشکل کام ہے۔اوپر سے چپ رہ رہ کے میری زبان تھک گئ۔

ایزل اسکے ہاتھ سے گلاس لیتے ایسے انداز میں بولی کہ سب کے قہقے چھوٹے تھے۔

مرحا اور نور نے بھی گھونگھٹ اتار دیئے تھے۔

دلہن بننا تو واقعی مشکل ہے۔لیکن ایزل کے لیئے زیادہ مشکل ہے کیونکہ اسے ایک جگہ پہ بیٹھنا پڑ رہا ہے وہ بھی چپ ہو کے۔مرحا نے کہا تو سب کے ایک بار پھر سے قہقے چھوٹے تھے۔

وہ خفگی سے سب کو دیکھنے لگی۔

افف اب گئے نا مہمان ماما اب میں برائیڈ نہیں برائیڈ میڈ کے طور پر یہ رسم انجوائے کروں گی۔

وہ جھولے سے اٹھتے بولی۔

ارے بھئ اتنا سناٹا کوئ میوزک لگاؤ دلہن کی دوست ائ ہے۔وہ پریشے کو اشارہ کرتے خود مرحا کے سامنے بیٹھی اگلے ہی پل مرحا کی چیخیں نکلی تھیں کیونکہ ایزل نے اپٹن بھر بھر کے اسکے گالوں، گلے اور بازوں پر لگایا تھا۔

ایزل کی بچی رکو تم۔مرحا کہتی اسکے پیچھے بھاگی تھی۔

اب منظر یوں تھا کہ ایزل آگے آگے اور مرحا پیچھے پیچھے۔

Posted On Kitab Nagri

آخر کو ایزل پکڑی گئ اور مرحا نے اپنے سے برا حال اسکا بنایا تھا۔

افف کیا لگ رہی ہوں میں جوکر۔وہ ٹشو سے منہ صاف کرتے بڑبڑائی تھی۔

ہاں وہی جوکر جو تو نے مجھے بنایا اور مینے تجھے۔مرحا قہقہ لگاتے بولی۔

رمشاء کھانا کھاتے ان کی نوک جوک دیکھ رہی تھی تو وہی نور بیچاری کنفیوز تھی کہ وہ تو دلہنیں تھی لیکن ان تینوں کو دیکھ کر لگ نہیں رہا تھا۔

ایزل آپی ڈانس ہو جائے پھر۔ایمارہ نے کہا تو وہ فوراً تیار ہوئ۔

ہاں بھی کیوں نہیں آخر کو میری بھی ایک ہی شادی ہونے ہے۔وہ بڑبڑاتے گانا سیٹ کرنے لگی۔

سب لوگ اسے دیکھتے ہس دیئے۔وہ سب ہی جانتے تھے وہ مرحا اور اپنی شادی کے لیئے کتنی ایکسائیٹڈ تھی۔

اسکی یہ کیوٹ کیوٹ سی حرکتیں سب انجوائے کر رہے تھے۔

اوپر سے وہ لگ بھی بلکل گڑیا کی طرح رہی تھی۔

لائیٹ سے میک اپ میں وہ پھولوں کی جیلوری پہنے بلکل کانچ کی گڑیا سی لگ رہی تھی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

میوزک شروع ہوا تو سب لڑکے چونکتے باہر آئے تھے۔

او کڑیو

گڑ کینے کھالیا

Sweety

لان کے وسط میں کھڑے ہوتے اسنے اتنے کیوٹ طریقے سے اشارہ کیا تھا کہ مہر نے بے ساختہ اسکی نظر اتاری تھی۔

گڑ والی چا کینے پیتی

Sweety

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پوا جی داناڑا کینے کھچیا

ہا---

او کھچ کے ماری کینے سیٹی

Posted On Kitab Nagri

اسنے زور دار سیٹی بجائی تھی اور اسکے ساتھ ہی بہارے، بریرہ ، ایناره اور پریشے اسکے پیچھے آئی تھیں۔

او چھڈو جی، چھڈو جا کے

پکڑو وہ حلوائی

او جس نے گڑ کی بنادی مٹھائی

او سب کو بات ہے یہ سمجھائی

او گڑ نالوں عشق اے میٹھا

او گڑ نالوں عشق میٹھا

وہ مہارت سے سٹیپس لیتی سب کو مبہوت کر گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Oye hoye

او گڑ نالوں عشق میٹھا

Aye hyee

اور بالگ ناں کسے نو جاوے

گڑ نالوں عشق میٹھا

Posted On Kitab Nagri

اسنے دور کھڑے میسم لوگوں کو اشارہ کیا جو اگلے ہی پل اسکے ساتھ آئے تھے۔

دور کھڑی ایکسائیٹڈ سی مرحا بھی ایزل کے ہم قدم ہوئ تھی۔

سب مبہوت سے انہیں دیکھ رہے تھے جبکہ حازق میر کی بھوری آنکھوں میں تپش برپا تھا۔

وہ سب کے سامنے یوں ڈانس کرتی سبکو اپنی طرف بری طرح سے متوجہ کر گئ تھی۔

اسکا نازک سا سراپا کسی کو بھی بہکا سکتا تھا۔وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

سوہنی میرا دل لے گئ

Oye hoye

او کڑیو میری جان لے گئ

Aye hyee

او مجھ کو یار کوئ بچائے

او گڑنالوں عشق میٹھا

زیان نے ایزل جبکہ میسم نے مرحا کو گھمایا تو وہ کھلکھلا دیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں پھولوں کی جیلوری پہنے کھلا ہوا پھول ہی لگ رہی تھیں۔

چن چکورا، شگناں دا جوڑا

نچ دئیاں نے، شہنائیاں جی

رنگ رنگیلی، مہندی لا کے

بھر پر جان، کلائیاں جی

ڈولی لے کے آیا ڈھولنا

وہ آگے پیچھے گھومتی اپنا ڈانس ختم کر گئیں۔

پھولتی سانسوں سے جھولے پر بیٹھتے اسکی نظر حازق پر گئی جو سلگھتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اسنے گڑبڑا کر اپنا ڈوپٹہ سہی کیا۔

افف جانے اب وہ پاگل جنونی انسان کیا کرے گا اسکے ساتھ۔

تھوک نگلتے سوچا۔

💞💞💞

برقی قمقموں سے سجا اور قہقہوں سے گونجتا لان سب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مہندی کے فنکشن کے لحاظ سے بھرپور طریقے سے ڈیکوریشن کی گئ تھی۔

کل کی نسبت آج سب کے لیئے نیچے گدے سیٹ کر کے بیٹھنے کی جگہ بنائ گئ تھی کیونکہ لڑکیوں نے مہندی وغیرہ لگوانی تھی اس لیے ایسا سیٹ اپ کیا گیا تھا۔

جبکہ لڑکوں کا دوسرے لان میں سیٹ اپ تھا انکے لحاظ تھے۔

مہندی کے فنکشن میں کافی مہمان تھے اس لیے عورتوں اور مردوں کا انتظار الگ الگ کیا گیا تھا۔

مردوں کی طرف تو وہ سب لوگ فلحال ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑے ڈالنے میں مصروف تھے جبکہ لڑکیوں کی طرف ابھی کہیں چوڑیاں بج رہی تھیں تو کہیں کوئ ہر ا انچل اڑتا دکھائ دے رہا تھا۔

مہر کہاں ہیں ساری لڑکیاں ارے بلاؤ بھی دلہنوں کو بلاو کوئ رونق لگاو۔

وہاں ایک عورت نے مہر سے کہا تو وہ مسکراتی انہیں اینٹرس کی طرف اشارہ کر گئ جہاں اچانک شور اٹھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

NAVRAI MAJHI NAVSACHI NAVSACHI GA

APSARA JASHI INDRACHI INDRACHI GA

Posted On Kitab Nagri

میوزک شروع ہوا تھا اسکے ساتھ ہی پیلے اور ہرے رنگوں سی سجی پالکیاں اٹھائے فی میل گارڈز جو سپیشل دانین نے انکے لیئے اپائینٹ کی تھیں اندر داخل ہوئ تھیں۔

سب سے آگے گرین کلر کی شارٹ فراق اور بھاری شرارے میں ملبوس ایزل کی پالکی تھی جسکا آگے کا پردہ اسنے اٹھایاہوا تھا۔

NAVRAI MAJHI NAVSACHI NAVSACHI GA

APSARA JASHI INDRACHI INDRACHI GA GA GA GA

نیلے ڈوپٹے تلے چھپے چاکلیٹی بالوں کی سائیڈ فرینچ بنائے آگے سے کھجوری چٹیا بنائ ہوئ جسمیں گول بڑا سامانگ ٹیکا سیٹ تھا۔

کانوں میں چھوٹے چھوٹے جھمکی والی اویزے جھلملا رہے تھے۔

ہاتھوں میں بھر بھر کے ڈالی گئ کانچ کی چوڑیاں کھنکھنا رہی تھیں۔

لائیٹ سے میک اپ میں وہ اس قدر پیاری لگ رہی تھی کہ غازی نے اسے دیکھتے سب سے پہلے اسکا صدقہ نکالا تھا۔ کہیں اسے نظر ہی نا لگ جائے۔

نیوڈ لپسٹک سے سجے ہونٹ مسلسل گنگنا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ بھرپور طریقے سے اپنی مہندی کی اینٹری انجوائے کر رہی تھی۔

SUNIYO JI ISKO RAKHYO JATAN SE

ایزل کے پیچھے ہی مرحا کی پالکی اندر آئی تھی۔

O BADI NAZUK HAI NAZUK HAI NAZUK

اورنج اور گرین کلر کی شارٹ شرٹ اور بھاری شرارے میں ملبوس وہ اپنی تمام تر معصومیت سمیت سب کے دل لوٹ گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

KALI HAI ANMOL

KALI HAI ANMOL

Posted On Kitab Nagri

ایزل کی طرح چٹیا بنائے اسمیں ست رنگی گول مانگ ٹیکا سجائے چاکلیٹی بالوں پر اورنج ڈوپٹا سیٹ کر رہا تھا۔

لائیٹ میک سے سجے نقوش قیامت ڈھا رہے تھے۔

چوڑیوں سے بھرے ہاتھ اٹھاتے اسنے جب سٹیپس لیئے تو سب سے اونچی سیٹی ایزل کی تھی۔

AAO JI AAO, THUMKHA LAGAO

انکے پیچھے ہی رمشاء کی پالکی اندر آئی تھی۔

گرین کلر کی پٹھانی فراق کے ساتھ اسنے کھلا ساٹراوزر پہنا ہوا تھا۔ جسکے پہونچوں پر پٹھانی طرز کا کام ہوا تھا۔

اسکا پورا فراق بھی پٹھانی طرز کے کام سے بلکل سجا ہوا تھا۔ جس میں بلیو، پنک اور ریڈ کمبینیشن تھا۔

اس طرح سے وہ ملٹی شیڈ دے رہا تھا جو اسکی دودھیا رنگت پر جچ رہا تھا۔

سلور ماتھا پٹی جسمیں رنگ برنگے موتی لگے ہوئے تھے وہ اسکے چوڑے ماتھے پر سجی اسکی خوبصورتی کو کئی گنا بڑھا گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مہندی کے لحاظ سے لائیٹ میک اپ میں وہ اس رات کے اندھیرے میں چمکتے نقوش سے سب کو مبہوت کر گئ تھی۔

اسکی تھوڑی پر بنائے گئے وہ تین سیاہ نقطے ساحل کو بے چین کر گئے تھے۔

(بہارے نے اسے رمشاء کی پکچر سینڈ کی تھی)

ZARA BEHAKO JI BEHAKO JI BEHAKO

پالکی اوپر سے ڈھکی ہوئی نہیں تھی اسلیے وہ کھڑی ہوتی وہ اونچی آواز میں گانا گاتے سب کو بتا گئ تھی کہ ہاں وہ دانین کی ہی بیٹی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

KHUSHIYON KE BAAJE DHOL

KHUSHIYON KE BAAJE DHOL

اب وہ تینوں زمین پر رکھی پالکیوں سے اتری تھیں جبکہ انکے اترتے ہی گھبرائی سی پنک اور لائیٹ گرین شرارے شرٹ میں ملبوس نور بھی لڑکیوں کے ہجوم میں اندر آئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

AANKHON MEIN ISKE ISHAARE

بالوں کو دونوں اطراف سے کھولا چھوڑے گول ٹیکا لگائے لائیٹ میک اپ اور جیولری میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔
(پالکی سے وہ بہت ڈر گئی تھی اس لیے ان لوگوں سے اسے کمفرٹیبل کے لیئے سادہ سی اینٹری کی تھی)

BADE NAKHREELE NAKHREELE NAKHREELE

SAPNO KE LAKHON NAZAARE

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب وہ چاروں ایک ساتھ سٹیپس لیتی سب کو مبہوت کر گئی تھیں۔

SAARE RANGEELE RANGEELE RANGEELE

BAURAI CHALI SHARMATI GHABRATI WOH

Posted On Kitab Nagri

ہانم،روشانے،زمل دور کھڑی انہیں ہوٹینگ کرتیں انہیں سراہ رہی تھیں۔
مہارت سے سٹیپس لیتی وہ چاروں ایک ساتھ کھکھلاتی حوروں کو بھی مات دے رہی تھیں۔

PIYA KE GHAR ITHLATI BALKHATI WOH

SURMAI NAINA CHALKATI CHALKATI WOH

ایزل نے آگے اتے سٹیپس لیتے آنکھوں کی طرف اشارہ کیا تھا

PIYA KE GHAR BHARMATI, SAKUCHATI WOH

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکے برابر مرحانے آتے اسے گھمایا تھا۔
دونوں ایک دوسرے کا عکس لگ رہی تھیں۔
مہر نے بے ساختہ دل میں دونوں کی نظر اتاری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

NAVRAI MAJHI LADACHI LADACHI GA

گانا چل رہا تھا لیکن وہ لوگ اب اپنی اپنی جگہ پہ بیٹھ چکی تھیں۔

افف ایزل آپی کیا اینٹری دی آپ لوگوں نے۔قسم سے مزہ آگیا۔

گرین اور پنک کلر کے لہنگے میں ملبوس ایمارہ چہک کر بولی۔

مہندی کے موقع کے لحاظ سے کیے گئے میک اپ اور جیولری میں وہ بہت پیاری اور معصوم سی لگ رہی تھی۔

سانولی سی رنگت کر کسی کے لیئے کشش سی بنی ہوئی تھی۔

ہاں بلکل یہ تو ڈریم ویڈینگ جیسا ہی ہو گیا۔

امارے خاندانوں میں تو لالا لوگ ہی ایسی مستی کرتا ہے ام عورتوں کو تو بس زنان خانہ میں بند کر دیتا ہے۔بہارے ان چاروں کو اشتیاق سے دیکھتے پٹھانی اینسینٹ بولی۔

یار رکتنا کیوٹ بولتی ہو تم۔ایزل نے اسکا گال کھینچتے کہا۔

وہ اس وقت اپنے کلچر کے مطابق پرپل کلر کی فراق پہنے ہوئے تھے۔اسکی چیسٹ پر پٹھانی طرز کا خوبصورت سا شیشوں کام ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بالوں پر سلور کلر کی ماتھا پٹی لگائے وہ لائیٹ میک اپ میں پٹھانی نقوش کے ساتھ ہر کسی کی آنکھوں کا مرکز بنی ہوئی تھی۔

بہارے کی دھیال سے جو دور کی باقی عورتیں آئی تھیں انہوں نے بھی پٹھانی کپڑے ہی پہن رکھے تھے۔

انہیں کے کہنے پر رمشاء کے لیئے ہر رسم کا ڈریس پٹھانی طرز کا تھا کیونکہ وہ ایک خان کی خانی بننے والی تھی۔

چارو دلہنوں کو انکی جگہ پر بٹھاتے رسم کی تھی اور اسکے بعد لڑکیاں کافی دیر تک ڈھول لیے بیٹھیں بولیاں گاتی رہی۔

بلیک ایندہ گولڈن لہنگے پہنا مہندی کے لحاظ سے لائیٹ میک میں دور بیٹھی زمل بس انہیں دیکھتے مسکراتی رہی۔

پریگننسی کی وجہ سے وہ زیادہ دیر تک نیچے نہیں بیٹھ سکتی تھی اس لیے زہرہ لوگوں کے پاس اوپر صوفوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایسی رونق تو ہماری شادی پر بھی نہیں لگائی تھی جتنی اسنے اپنی خود کی شادی پر لگائی ہے۔ہانم قہقہ لگاتے بولی توسب ہس دیئے۔

وہ اس وقت پرپل اور گرین کلر کے کمبینیشن لہنگے میں تھی۔ مہندی کے لحاظ سے لیا گیا وہ لہنگا اسپر کھل رہا تھا۔

لائیٹ میک اپ کے ساتھ وہ لائیٹ سی جیلوری پہنے داؤد کا چین و قرار لوٹ گئ تھی۔

روشانے نے بھی اورنج اور بلو کمبینیشن کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔ بندیا کی بجائے اسنے بھی ماتھا پٹی رکھار کھی تھی جس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔باقی کوئ جیولری نہیں پہنی تھی۔

کھلی کھلی سی وہ عاشر کی قربت کے رنگوں میں نہائ حوروں کو شرمائے دے رہی تھی۔

کافی دیر تک فنکشن چلتا رہا پھر مہندی لگوانے والی آگئ تو کھانے کے بعد سب لڑکیاں مہندی لگوانے بیٹھ گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

دوسری طرف لڑکے جو آج بیلو کرتے ملبوس تھے انکے کرتوں کا بیڑا تیل غرق کر چکا تھا۔

جبکہ ہاتھ پر رکھے نوٹ پر جو مہندی لگای جاتی ہے وہ انکے ہاتھوں پر اچھے خاصے نشان چھوڑ گئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے تو آج سختی سے ان سب کو اپنے آس پاس بھی بھٹکنے سے ڈپٹا تھا۔ وہی حال بدر کا تھا جبکہ ساحل اور براق نے اپنے بالوں میں خوب تیل لگواتے اچھے سے اپنی رسم نبھائی تھی۔

پھر انکے دوست کافی دیر تک ہلہ گلہ کرتے رہے تھے۔

کھانے کے بعد سب مہمان آہستہ آہستہ جانے لگے تو وہ لوگ عورتوں کو بھی جاتے دیکھ اب انکی سائیڈ آئے تھے۔

💞💞💞

لڑکیوں کی مہندی کافی حد تک سوکھ چکی تھی۔

دلہنوں کے علاوہ ساری لڑکیاں ہی اپنی اپنی مہندی دھو دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میری تو کمر اکڑ گئی ہے ماما یار اور کتنی دیر تک ایسے بیٹھنا ہے۔ لان میں قدم رکھتے ہی اسکے کانوں میں ایزل کی جھنجھلائی سی آواز گونجی تھی۔

بے ساختہ اسکی نظر اس طرف اٹھی تھی اور یہاں حازق میر کو اپنی سانس رکتی سی محسوس ہوئی۔

کل وہ اس سے بچ گئی تھی کیونکہ ساری لڑکیاں ایک ہی کمرے میں سوئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن آج، آج وہ شائید اپنی حالت پر خود ہی رحم نہیں کھانا چاہتی تھی۔

نچلہ لب باہر نکالے بچوں کی طرح مہندی سے چڑچڑی ہو رہی تھی۔

حازق کی نظریں اسکی ناک سی نتھ سے ٹکرائیں۔

ہیرے کی چھوٹی سی نتھ حازق میر کی جان لبوں پر لے آئی تھی۔

چہرے سے ہوتی اسکی نظریں اسکی مہندی پر گئی۔

اسکے فراق کے سلیوز کہنوں تک تھے۔ کہنیوں سے تھوڑا آگے تک دونوں بازوں اور ہاتھ مہندی سے سجے ہوئے تھے۔

اسکے دونوں پاؤں پر بھی مہندی لگی ہوئی تھی جو شائید سوکھ چکی تھی اس لیے ریلیکس انداز میں پاؤں پسارے بیٹھی تھی۔

اسکا دل کیا وہ اسے یہاں سے لے جاتے اس پل خود میں قید کرتے اپنی شدتوں سے بوکھلا دے۔

وہ ایسا کر بھی گزرتا کیونکہ اسے کونسا کسی کی پرواہ تھی لیکن اسکے بعد اسکی جنگلی بلی شائید اسکی ویڈینگ نائیٹ برباد کر دیتی جو وہ کسی صورت نہیں چاہتا تھا۔

بامشکل اس پر سے اپنی نظریں ہٹاتے وہ میثم کی طرف متوجہ ہوا جو اسے کچھ کہہ رہا تھا۔

حازق کے پیچھے وہ ان جنوں سے بچتا بچاتا لان میں داخل ہوا تھا جہاں رنگ و بو کا سیلاب آیا ہوا تھا۔

اسکی نظریں بے تابی سے مرحا کی تلاش میں اٹھیں اور ایک جگہ ساکت ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

ہائے ئے ئے۔لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا اسنے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے سینے سے باہر نکلنے کو بے تاب دل کو تھپکا۔

وہ دنیا جہاں سے بے خبر مہر کے ہاتھ سے کھانا کھاتے پتہ نہیں کونسی باتیں کر رہی تھی۔

ہاتھوں پاؤں پر ایزل کی طرح بھر بھر کے مہندی رچی ہوئ تھی۔

اسکا یہ سلونا سنہرا روپ بدر کو چاروخانے چت کر چکا تھا۔

اسکا دل کیا وہ اسے ساری دنیا سے چرا لے اسکے علاوہ اسے کوئ نا دیکھ سکے۔

جبکہ اسکی حالت سے بے نیاز وہ ایزل کی کسی بات پر قہقہ لگا کر ہسی تو بدر کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا۔

افف پسونا اتنا ظلم۔بڑبڑاتے اسنے اپنی نظریں ہٹانا ہی بہتر سمجھا تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تیل سے اچھی خاصی ہولی کھیلنے کے بعد ان دونوں نے جلدی سے شاور لیا تھا ورنہ تیل میں ہی ڈوبے رہتے۔

شاور لینے کے بعد وہ دونوں بھی سب کے پاس نیچے لان میں آ گئے۔

ساحل نے بے چینی سے نظریں اپنی خانی کی تلاش میں نظریں دوڑائیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ اسے نظر آگئ۔

اسکا یہ پٹھانی روپ دیکھتے ساحل خان کو اپنی دھڑکنیں سست ہوتی محسوس ہوئ تھیں۔

اسکی تھوڑی پر بنے ان نقطوں کو دیکھتے اسکا حلق سوکھا تھا۔

چہرہ جزبات کی شدت سے سرخ ہوا تھا۔

وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ ساحل کو خود پر کنٹرول ختم ہوتا محسوس ہوا۔

وہ تیزی سے وہاں سے ہٹ گیا ورنا سب کے سامنے اپنی خانی کو ایسی خراج تحسین پیش کرتا کہ شرم بھی شرما جاتی۔

براق جو اسکے ساتھ ہی آیا تھا اسکی نظر اپنی چھوٹی سی دلہن کی طرف اٹھیں۔

وہ زینی کے بازو سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئ تھی۔

گلابی خوبصورت چہرے پر تھکن کے اثرات نمایاں تھے۔

جبکہ مہندی کو دیکھتے لبوں پر شرمیلی مسکراہٹ دوڑ جاتی۔

وہ براق کو نازک سی کلی محسوس ہوئ جو اسکے اندر تک گھلتی جا رہی تھیں اور وہ بے بس کھڑا اسے خود میں سماتے دیکھتا رہا۔

وہ مبہوت سا اسے دیکھنے میں مگن تھا جب ارحم کی پکار پر ہوش میں آیا۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتے گہری سانس بھرتے وہ اپنی نظریں اس پری پیکر سے ہٹا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

طعبیت کیسی ہے۔زیادہ تھکان تو نہیں محسوس ہو رہی۔آبان اسکے قریب آتا فکر مندی سے اسے دیکھتا بولا۔

وہ زہرہ کے ساتھ بیٹھی ہوئ تھی جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی اٹھ کے مرحا کے پاس گئ تھی اسے اکیلے دیکھ آبان وہیں آ گیا۔

جی ٹھیک ہے اور تھکان تھوڑی سی ہے۔وہ مدھم لہجے میں بولی۔

ویکینس کی وجہ سے اسکی طعبیت اکثر خراب ہو جاتی تھی اس لیے آبان اسکی چھوٹی سے چھوٹی بات کا بھی خود دھیان رکھتا تھا کہ وہ خود سے لاپرواہی نا برتے۔

اچھا چلو بہت انجوائے کر لیا اب کمرے میں چل کے آرام کرو۔

وہ اسے بازو سے پکڑ کے اٹھاتا بولا۔

آبان ابھی سب یہیں پر ہیں ہم کیسے۔وہ کنفیوز سی بولی۔

سب تھوڑی پریگنیٹ ہیں تم چلو چاپ چاپ نہیں تو میرے پاس اور بھی طریقے ہیں جو تمہیں اچھے نہیں لگے گیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے آنکھیں دکھاتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اپنے ساتھ لیے آگے بڑھ گیا۔

زمل اسکے بے باکی پر اسے گھور بھی نا سکی۔

آیت اور زرنور جو انکے قریب سے گزر رہی تھی ہس دیں۔

وہ خوامخواہ شرمندہ ہو گئ جبکہ آبان کو کوئ فرق نہیں پڑا۔

کمرے میں آتے آبان نے اسکی جیولری اتارنے میں مدد کی اور خود فریش ہونے چلا گیا۔

جب تک وہ آیا زمل میک اپ ریمو کر چکی تھی۔

وہ آئینے میں اسکا عکس دیکھتا مسکرایا تھا۔

ویسے آج بہت پیاری لگ رہی تھی میری بیوی۔وہ اسکے ہاتھ سے برش لیتا مسکراتے لہجے میں بولا۔

صرف اج۔زمل نے ائیبرو اچکائ۔

نہیں تم تو روز بروز حد سے بھی زیادہ پیاری لگتی ہو۔

وہ اسکے سر پہ بوسہ دیتا بولا۔

زمل مسکرا دی۔

تمہارے ہاتھوں پر مہندی بہت اچھی لگتی ہے۔اسکی ہتھیلیاں چومتے آبان نے محبت سے چور لہجے میں کہا تھا۔

یہ آپ ہی کی محبت کا رنگ تو ہے۔وہ مدھم لہجے میں بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آبان ہستا اسکا ماتھا چوم گیا۔

جب وہ چینج کر کے آئی تو آبان اسی کے انتظار میں تھا۔ اسکے لاکھ منع کرنے کے باجود آبان نے اسکے مالش کی مالش کی تھی کیونکہ دوسرے مہینے میں ہی اسکے پاؤں میں سویلینگ ہونا شروع ہو گئی تھی۔

اس لیے وہ اکثر رات کو اسکے پاؤں کی مالش کر دیتا تھا

وہ سکون محسوس کرتے جلد ہی نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

💞💞💞

کیا ارادہ ہے بیگم گھر نہیں چلنا کیا۔۔داؤد ہانم کے قریب آتا سرگوشی میں بولا۔

آج وہ سب گھر جا رہے تھے تاکے صبح لڑکے والے رسم کے مطابق برات لاتے اپنی دلہن رخصت کروا کے لے جاتے۔

نہیں میرے گھر میں ایک یا دو نہیں چار شادیاں ہیں میرے بہن بھائیوں کی آپکو لگتا ہے میں جاوں گی۔

وہ ائیں رو اچکاتے بولی۔

تو وہاں بھی آپکی نند کی شادی ہے۔وہ بظاہر مسکراتے لیکن بے چارگی سے بولا۔

تو وہاں صرف ایک ہے نا اتنا کام نہیں یہاں میری زیادہ ضرورت ہے۔

وہ اطمنان سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی میری جان میں آپکو صبح چھوڑ جاؤں گا ویسے بھی فنکشن تو رات کا ہے نا۔ داؤد نے پیار سے پچکارا۔

ہانم نے اسے گھورا۔

پلیز ہانی کل بھی ساری رات آنکھوں میں کٹی ہے آپکے بغیر۔ وہ اسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی جلدی سے بولا۔

ہانم کی ہسی چھوٹ گئ۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن اپ پھر مجھے صبح ہی واپس چھوڑ کے جائیں گے وہ نیم رضامند ہوئ تھی۔

ہاں پکا وعدہ۔ وہ مان گیا۔

💞💞💞

وائفی بات سنیں آپ ہمارے ساتھ شاہ ولا چلیں گی ماما کو بتا دیں۔ عاشر اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسکے کان میں سرگوشی کرتا کان کی لو کو ہونٹوں میں دباتا بھیگا لمس چھوڑتا بولا۔

وہ سب کے سامنے اسکی بے باکی پر کانپ گئ وہ تو شکر تھا کہ کوئ بھی انکی طرف متوجہ نہیں تھا۔

م۔ میری بہن کی شادی ہے۔ اسکی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہوتے روہانسے ہوتے کہا۔

اپکی نند اور دیور کی بھی ہے۔ فنکشن رات کا ہے میں صبح چھوڑ آؤں گا۔

اسکی پشت کو خود میں بھینچتے مدھم لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

عاشر ماما لوگ کیا سوچے گیں۔ بامشکل اسکا ہاتھ کمر سے ہٹاتے رخ موڑتے اسے دیکھا۔

ہانم آپی بھی جا رہی ہیں داؤد بھائی کے ساتھ کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ وہ اسکی بات پر مسکرایا تھا۔

چارو ناچار وروشانے کو اسکی بات ماننی پڑی۔

ہانم ماہم کو انفارم کرتی انکے ساتھ گھر کے لیئے روانہ ہو چکی تھی۔

براق بیچارہ موقعے کی تلاش میں رہا کہ ایک بار تو نور سے ملاقات ہو سکے لیکن بریرہ اور پریشے ایک منٹ کے لیئے بھی اسکے پاس سے نہیں ہلی تھیں وہ بس ٹھنڈی آہ بھر کے رہ گیا۔

💞💞💞

آہان شاہ لوگ نکلے تو دانین لوگ بھی انکے پیچھے ہی نکلنے والے تھے لیکن تب تک چائے کا پروگرام بنا سب ہی تھکے ہوئے تھے اس لیے کسی نے بھی منع نہیں کیا۔

یہیں ساحل کو موقع مل گیا۔

سب لوگ چائے پینے میں مصروف تھے تو وہ اپنی مہندی دھونے چلی گئی تھی۔

اسکے ساتھ بہارے بھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مہندی دھونے میں بہارے نے اسکی مدد کی تھی۔جب ساری مہندی دھل گئ تو اسے یاد آیا کہ وہ ٹاول تو باہر ہی چھوڑ آئ ہے۔

بھابھی آپ رکیں میں بس ابھی ٹاول لے کر ائ۔

وہ کہتی جلدی سے باہر کی طرف بڑھ گئ۔

راستے میں اسے ساحل ملا جسنے مکھن لگاتے اسے وہیں سے واپس بھیج دیا تھا اب اطمنان سے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

مہندی کے گہرے رچے رنگ کو دیکھتی رمشاء نے چونک کر سر اٹھایا سامنے ساحل کو دیکھتے اسکے چودہ طبقے روشن ہوئے تھے۔

ا۔اپ ی۔یہاں کیا کر رہے ہیں۔ب۔بہارے کہاں ہے۔۔؟لڑکھڑاتے لہجے میں کہا تھا۔

وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتا اسکی طرف بڑھا۔

رمشاء پیچھے کو قدم لیتی دیوار سے جا لگی تو وہ اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتا اس پر جھک ایا۔

جب پورے کا پورہ اپکا بندہ یہاں ہے تو کسی اور کی کیا ضرورت۔وہ اسکے گیلے ہاتھ تھامتا ٹاول سے صاف کرتا شوخی سے بولا۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہے یہ مہندی تمہارے ہاتھوں پر۔وہ مبہوت سا اسکے دودھیا بازوں اور ہاتھوں پر رچی گہری مہندی کو دیکھتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

رمشاء نے بھی غور سے اپنی مہندی کو دیکھا واقعی اسکی مہندی کافی پیاری لگ رہی تھی۔

اور خوب رنگ بھی چڑھا تھا پاؤں کی وہ پہلے ہی دھو چکی تھی وہاں بھی خوب گہرا رنگ آیا تھا۔

سمجھ نہیں آرہا تھا یہ خوشبو مدہوش کرنے والی ہے یا تمہارے وجود سے اٹھ رہی ہے اس لیے مدہوش ہو رہا ہوں۔

وہ اسکی گردن پر جھکتا گہری سانس کھینچتا بولا۔

رمشاء سانس روک گئی۔

خ۔خان۔ حلق تر کرتے اسے پکارا۔

حکم خانم۔ وہ اسکے طرز مخاطب پر نثار ہوتا اسکا ماتھا چومتا بولا۔

ب۔باہر جانا۔ نظریں جھکائے آہستہ سے کہا۔

کچھ پل اپنے خان کے نام کر دو پھر چلی جانا ویسے بھی کل پوری طرح سے میری دسترس میں آجاؤ گی پھر کیسے بچو گی۔ وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتا اسکی تھوڑی پر بنے نقطوں پر دانت گاڑھ گیا۔

رمشاء نے نچلہ لب دباتے سسکی روکی تھی۔

تم خان کی خانی کے روپ میں مجھے پاگل کر دی گی۔ اسکے لبوں پر جھکتے وہ بڑبڑایا تھا۔

رمشاء کچھ سمجھتی کہ وہ اسکے لبوں کو اپنی قید میں کر گیا۔

وہ پھر پھڑا بھی نا سکی۔

Posted On Kitab Nagri

ساحل شدت سے اسکے گلابی لبوں کا رس نچوڑتا اسے نڈھال کر گیا۔

اسکے نچلے لب کو ہونٹوں سے کھینچتے پیچھے ہوا تو وہ نڈھال سی اسکے کندھے پر سر گراتے گہری سانسیں لینے لگی۔

دل کر رہا ہے کھا جاؤں تمہیں۔اسکے عارض پر نرمی سے دانت گاڑھتے وہ گھمبیر تا سے بولا۔

رمشاء نے روہانسے ہوتے اسے دیکھا۔

خ۔خان پلیز۔کانپتے ہونٹوں سے سرگوشی کی۔

ساحل پھر سے اسکے کانپتے ہونٹوں پر جھکا زوردار بوسہ لیتے وہ جھٹکے سے پیچھے ہوا۔

کل تمہاری زرا سی بھی مزاحمت نہیں چلے گی رمشا ساحل خان۔

اسکے ماتھے پر لب رکھتے وہ گھمبیر تا سے کہتا تیزی سے کمرے سے نکلا تھا۔

پیچھے وہ دیوار سے ٹیک لگائے اپنی ابتر ہوتی دھڑکنیں درست کرنے لگی۔

افف اسکی زرا سی قربت اسکے حواس گم کر دیتی تھی جانے کل وہ کیسے سہے گی۔۔عارض پر ہوتی جلن محسوس کرتے ناک سکوڑتے سوچا تھا۔

💞💞💞

آبان جو سوئی ہوئی زمل کو سیٹ پر ٹھیک سے لٹاتا مڑا تھا حازق کی کال دیکھتے چونکا۔

Posted On Kitab Nagri

کیاہوا۔۔؟ابھی تک گئے نہیں۔کال اٹینڈ کرتے حیرت سے پوچھا۔

تمہاری گاڑی میں جو دو پیسینجرز اور جانے والے تھے وہ جاچکی ہیں اس لیے اب تم بھی جاسکتے ہو یہی بتانے کے لئیے رکا تھا۔

وہ ایک پل کو سوچتا اچانک بولا۔

ایزل اور مرحا۔ آبان نے چونک کر پوچھا۔

ہاں۔۔یک لفظی جواب ایا۔

اسکے ہاں کہنے پر ساتھ بیٹھی ایزل جھٹپٹائی تھی جسکے دونوں ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھے جبکہ منہ پر اسکا دوسرا ہاتھ تھا۔

وہ بلوٹوتھ کنیکیٹ کیے بات کر رہا تھا۔

کس کے ساتھ گئ ہیں وہ تو میرے ساتھ جانے والی تھیں۔وہ چونک کر بولا۔

مرحا اپنے شوہر کے ساتھ جبکہ ایزل اپنے شوہر کے ساتھ۔ وہ گاڑی کے شیشے سے اسے دیکھتا مسکراہٹ اچھالتا کہتا اسکی سنے بغیر کال کاٹ گیا۔

آبان نے دانت پیستے اسے گھورا تھا۔

پھر سر جھٹکتا گاڑی کی بیٹھتا گاڑی بھگا لے گیا۔

کچھ بھی ہو وہ دونوں اپنے شوہر کے ساتھ تھیں اس لیے وہ مطمئن تھا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

اسکے منہ سے ہاتھ ہٹاتے بلوٹوتھ نکالتے سامنے رکھااور ایک مسکراتی نظر اس بپھری شیرنی پر ڈالی۔

ایزل اسکے منہ سے ہاتھ ہٹانے پر اپنی سانسیں بحال کرتی خون آشام نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔

ابھی کچھ دیر پہلے جب سب لوگ جارہے تھے تو مرتسم نے آبان کی ڈیوٹی لگائی تھی ان دونوں کو لے جانے کی۔

وہ اور مرحا مہندی واش کرنے کے بعد جب باہر آئی تو صرف تین گاڑیاں تھیں۔

حازق کی گاڑی کو تو وہ دونوں پہچان گئی تھیں لیکن آبان کی کونسی تھی نہیں جانتی تھیں۔

تبھی ڈرائیور نے مرحا کو سب سے آگے کھڑی گاڑی کا بتایا کہ اسنے اس گاڑی میں جانا ہے مرتسم سر نے کہا ہے۔

وہ دونوں چونکی تھیں۔

مرحا جب گاڑی کو دیکھنے آگے بڑھی اسی وقت بدر تیزی سے اسے گاڑی میں بٹھاتا گاڑی بھگا لے گیا۔

ایزل آنکھیں کھولے ابھی انہیں دیکھ رہی تھی کہ حازق کو دیکھتے چونکی۔

ڈارلنگ تمہارے ساتھ بھی یہی کروں یا آرام سے بیٹھو گی۔وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے اطمنان سے بولا۔

ایزل کو ان دونوں کا سارا پلان سمجھ آگیا یقیناً ان دونوں کو بیوقوف بنایا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے گھورتی اسکی گاڑی سے کچھ فاصلے پر کھڑی گاڑی کی طرف بڑھ گئ۔

ایہہ عزت راس نہیں آتی جنگلی بلی کو۔ تاسف سے اسے دیکھتے وہ اسکی طرف بڑھا۔

ایزل کچھ سمجھتی کے وہ اسے کندھے پر ڈالتا گاڑی میں پٹک گیا۔

آبان کو کال کرتے اسکے دونوں ہاتھ اور منہ کو اپنے ہاتھوں سے جکڑ رکھا تھا کیونکہ وہ شدید مزاحمت کر رہی تھی۔

آنکھوں سے کھانے کا ارادہ ہے تو غلط چیز استعمال کر رہی ہو۔

آنکھوں سے نہیں لبوں سے یا دانتوں سے کھاتے ہیں جسمیں تم بہت اچھی ہو جنگلی بلی۔

وہ اسے ہنوز خود کو گھورتا پا کر آنکھ ونک کرتا گاڑی سٹارٹ کر گیا۔

دھوکے باز انسان میں تمہاری جان لے لوں گی ابھی کے ابھی اتارو مجھے گاڑی سے۔ وہ چیخی تھی۔

اتار دوں تو کہاں جاؤ گی۔ وہ مسکراہٹ دباتا بولا۔

آبان کے ساتھ جاوں گی۔ چیٹر انسان ہمارا پردہ تھا جو تم نے خراب کر دیا۔ وہ اسکے بازو پر ناخن گاڑھتے غرائی تھی۔

حازق کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

جب کل سارے پردے گرنے ہی والے ہیں تو سوچا آج کچھ ٹریلر ہی ہو جائے کہیں تم کل بگڑ ہی نا جاو۔ وہ اچانک اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے طرف کھینچتا گھمبیر تا سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

میر گاڑی چل رہی ہے۔ایزل کو اسکی دماغ حالت پر شبہ ہوا۔

میں ہی چلا رہا ہوں۔اسکی پچھلی گردن کو انگلیوں سے سہلاتے جتایا۔

چھوڑو۔وہ پیچھے ہونے کے لئے کسمسائی۔

اسکے بازو پر ہاتھ رکھتے پیچھے کرنا چاہا۔حازق کی نظریں اسکی مہندی پر گئ۔

اسکی مہندی کا رنگ اس قدر گہرا تھا کہ اسکے لبوں پر فتح مند مسکراہٹ دوڑ گئ۔

گاڑی کی سپیڈ بلکل سلو کرتے خالی سڑک پر ڈالتے اسے اور قریب کرتا اسکی گردن میں چہرہ دیتے گہرا سانس بھرا۔

ایزل کی پھٹی آنکھیں بس سامنے ٹکی تھیں کہ کہیں گاڑی لگ ہی نا جائے اس جنونی انسان سے اور کیا توقع کی جاسکتی تھی۔

اسکی گردن پر ناک ٹریس کرتے وہ اچانک اسے اٹھاتا اپنی گود میں بٹھا گیا۔

وہ بوکھلائ تھی لیکن حازق اسکے ہاتھ سٹیرینگ پر رکھتا اپنے ہاتھ اسکی کمر پر باندھ گیا۔

ایزل سرخ پڑتے بے بسی سے گاڑی سنبھالنے لگی۔رات کے اس وقت ٹریفک تھی ہی نہیں کوئ اکا دکا گاڑی تھی جو دور سے کہیں نظر اجاتی۔

اسکی سلگھتی سانسیں اپنی پچھلی گردن پر محسوس کرتے اسکی جان نکلی تھی۔

حازق ایک جھٹکے میں اسکا ڈوپٹہ اتارتے سیٹ پر پھینکتا اسکی گردن پر جھک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

مہندی، اپٹن اور گلاب کی ملی جلی خوشبو اسکی سانسوں میں گھلنے لگی۔

وہ اسکی پچھلی گردن پر جا بجا لب رکھتا اپنے دانت گاڑھ گیا۔

ایزل کے ہاتھ سے سٹیرینگ چھوٹتے چھوٹتے بچا نچلہ لب دباتے بامشکل اپنی سسکی روکتے وہ ایک جھٹکے سے گاڑی روک گئ۔

حازق نے اسکی گردن سے چہرہ اٹھاتے سامنے دیکھا جہاں پوری سڑک خالی تھی۔

وہ اسے اٹھاتا اسکا رخ اپنی طرف کرتا اپنی گود میں اڈجیسٹ کرتا گہری نظروں سے اسکے ڈوپٹے سے ندارسراپے کو دیکھتا اسکی گردن پر جھکا۔

گہری سانسیں لیتے وہ جیسے اسکی خوشبو انہیل کر رہا ہو۔

کبھی اپنی مونچھیں رگڑتا تو کبھی ناک سہلاتا اسکی جان نکال گیا۔

ایزل کانپتے وجود سے سختی سے آنکھیں مینچے بیٹھی رہی۔

جانتی تھی اسے روکے گی تو وہ اتنی ہی شدت دکھائے گا۔

میر۔اسکی سلگھتی سانسوں سے گردن سلگھتی محسوس ہوئ تو بے بسی سے اسے پکارا۔

حازق اسکی پکار ان سنا کرتا اسکی بالوں میں ہاتھ پھساتا اسکا چہرہ اوپر اٹھاتا اسکی گردن پر جھک گیا۔

اسکی گردن کی جلد کو اپنی لبوں میں بھرتے وہ شدت سے سک کرتا اسے سسکیاں بھرنے پر مجبور کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل بگڑے تنفس سے مدھم سسکیاں لیتی سختی سے اسکے کندھوں پر ناخن گاڑھ گئ۔

حازق اسکی گردن پر کبھی دانت گاڑھتا تو کبھی اپنے لبوں سے سرخ کرتا۔

گردن سے ہوتے وہ تھوڑی تک ایا۔

اسکے نچلے لب کے عین نیچے بنے تل پر دانت گاڑھتے وہ اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

اسکے دونوں ہونٹوں کو اپنے لبوں میں دباتے وہ اسکی آتی جاتی سانسیں چرانے لگا۔

ہاتھ بے چینی سے اسکی کمر کی گہرائیوں کو ماپنے لگے تھے۔

ایزل نے شدت سے مزاحمت کی لیکن وہ جتنی مزاحمت کرتی وہ اتنی شدت اور بڑھا دیتا۔

آخر کو وہ اسکا ساتھ دینے لگی تو اسکی شدت میں کچھ کمی ائ۔

اسکے لبوں کو اچھا خاصہ زخمی کرتے وہ بگڑے تنفس سے پیچھے ہوا۔

ایزل مدھم سسکیاں لیتے اسکے کندھے پر ناخن گاڑھتے اپنی سانسیں بحال کرنے لگی۔

حازق نے ہاتھ اسکی فراق کی ڈوریوں سے جا الجھے۔ وہ ایک جھٹکے سے دوڑیاں کھولتا اسکے فراق کندھوں سے کھسکاتا کندھوں پر جھکنے کی بجائے اسکی دھڑکنوں پر جھکا۔

میر۔۔ایزل نے لمبی ہچکی لی۔

وہ سختی سے اسکی دھڑکنوں پر لبوں سے لمس چھوڑتا ہاتھ فراق کے اندر ڈالتا اسکے پیٹ کو چھونے لگا۔

ایزل کی مدھم سسکیاں اونچی ہونے لگی اسنے جھٹکے سے حازق کو پیچھے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سرد خمار آلودہ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔

ایزل بھیگی بوجھل آنکھوں سے اسے دیکھتی اپنا بگڑا تنفس بحال کرنے لگی۔

حازق پھر سے کوئی گستاخی کرتا کے وہ اسکا کالر ہٹاتی اسکی گردن پر جھکتے اپنے دانت گاڑھنے لگی۔

حازق کی آنکھوں کی سرخی بڑھی تھی۔

وہ اسکی بیلی بٹن پر انگلی رب کرتا دوسرا ہاتھ اسکے بالوں میں پھنساتے سہلانے لگا۔

ایزل اسکی گردن پر دانتوں سے کاٹتے اب اسکے سینے کا بھی وہی حال کر گئی۔

پاگل، جنونی، اوور رومینٹیک، رومینس کو ترسے ہوئے ہو۔وہ پھولی سانسوں سے سر اٹھائے اسکی بیئرڈ پر دانت گاڑھتے غرائی تھی۔

حازق مدہوش ہوتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

گاڑی میں دونوں کی مدھم سانسیں الگ ہی سر بکھری رہی تھیں۔

وہ کچھ ہی پل میں اسکی حالت بگاڑ گیا تھا۔

اگر ابھی کے ابھی تم نے مجھے شرافت سے گھرنا چھوڑا نا تو میں تمہاری کل کی ویڈنگ نائیٹ کی ایسی کی تیسی کر دوں گی۔

وہ اپنے پیٹ سے اسکا ہاتھ ہٹاتے دھمکی دینے کے انداز میں غرائی۔

تم کر سکتی ہو۔اسکی دھڑکنوں کو سختی سے ہاتھ سے چھوتے اسنے چیلینج دیتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

میر۔وہ سسکی لیتے اسکا ہاتھ پیچھے کرتی جلدی سے اسکی گود سے اٹھی تھی۔

پلیز میں بہت تھک گئ ہوں۔کل تو ویسے تمہاری دسترس میں ہی آنا ہے۔وہ اپنی ڈوریاں باندھتے مدھم لہجے میں بولی۔

انداز التجائیہ سا تھا۔

حازق متبسم ہوتا اسے دیکھنے لگا۔

بلکل کل تو میری ہی دسترس میں انا ہے اور میں تمہاری کوئ چوں چرا نہیں سنو گا۔

کل صرف تمہاری سسکیاں اور میری شدتیں جنمیں تم بھی میرا بھرپور ساتھ دو گی۔

تمہاری نازکی کی کل میں پرواہ نہیں کروں گا یہ یاد رکھنا۔

وہ اسکے ہونٹوں کو نرمی سے چومتا معنی خیز لہجے میں کہتا ایزل کو لرزا گیا۔

وہ بس سر ہلاتے اپنا ڈوپٹہ لیتی سیٹ سے سر ٹکا گئ۔

حازق گہری نظروں سے اسے دیکھتا گاڑی سٹارٹ کرتا ایک جھٹکے میں بھگا لے گیا۔

💞💞💞

مرحا اس سے رخ موڑے گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی۔جب بدر نے بے بسی سے پھر سے پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

پسونا یار میں بس کچھ وقت آپکے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔

وہ بے بسی سے بولا۔

وہ اس سے ناراض ہو گئ تھی تب سے چہرے پر نو لفٹ کا بورڈ لگائے بیٹھی تھی۔

ایسے چاہتے تھے آپکو، شرم نہیں آئ آبان بھائ کیا سوچتے ہونگے۔

وہاں سے گھورتے بولی۔

شادی شدہ ہے سمجھ جائے گا۔وہ مسکراتا بولا۔

مرحا کی گھوری سے اسکی مسکراہٹ سمٹی۔

اچھا نا یار اب کر بھی دیں معاف۔وہ بے چارگی سے بولا۔

یہ وقت پھر کبھی نہیں آئے گا۔

بس شادی سے پہلی ہمارے آخری رات ہے جو ساری زندگی ہمیں یاد رہے گی۔

وہ اسکا ہاتھ تھامتے محبت سے بولا تو وہ مسکرا دی۔

لیکن یہ کیا تھا۔اپنے لبوں اور گردن پر اسکی شدتوں کے نشان دیکھتے وہ پھر سے خفا ہوئ۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی بدر نے بغیر اسے سمجھنے کا موقع دیئے اسکے لبوں اور گردن پر جو ظلم ڈھائے تھے وہ پھڑ پھڑا بھی نا سکی۔

یہ توکل کے لیئے ٹریلر تھا۔وہ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا جھنپتی اسکے بازو پر مکا جھڑ گئ۔

بدر قہقہہ لگاتا اسے اپنے بازو کے ہلکے میں لیتا اسکا سر چوم گیا۔

یقیناً انکا یہ سفر ساری زندگی کے لیئے یادگار بننے ولا تھا۔

اسکے کندھے پر سر رکھتے آسودگی سے مسکراتے سوچا۔

💞💞💞

مہر نم آنکھوں سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھیں۔ سر فخر سے اونچا ہوا تھا۔

آج پہلی بار وہ اپنے بیٹے کو اس یونیفارم میں دیکھ رہی تھی۔

وہ آرمی یونیفارم پہنے ہوئے تھا۔

اسکے بائیں جانب سینے پر لگی میجر حازق میر شاہ کی نیم پلیٹ جسے دیکھتے مرتسم کو آج اپنی قسمت پر رشک اور اپنے بیٹے پر فخر ہو رہا تھا۔ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے میڈیا کو جواب دے رہے تھے۔

حازق دور سے مہر کی نم آنکھوں کو دیکھتا مرتسم کو اشارہ کرتا میڈیا سے ایکسکیوز کیے مہر کی طرف بڑھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے قریب آتا اپنا سر جھکا گیا۔

مہر نم آنکھوں سے اسے دیکھتی اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اسکے ماتھے پر لب رکھ گئ۔

کتنی نادان تھی میں جو تمہارے جیسے بیٹے کو اپنی شرمندگی کہہ رہی تھی تمہارے جیسے بیٹے ہوں تو ماں باپ کے سر ساری زندگی فخر سے اونچے رہتے ہیں۔ وہ مر بھی جائیں تو لوگ انہیں اتنی عزت سے پکارتے ہیں جیسے وہ سامنے کھڑے ہوں۔

وہ اسکے نقوش کو دیکھتے مدھم لہجے میں بولا۔

حازق نفی میں سر ہلاتا اسکے ہاتھ چوم گیا۔

آپکی غلطی نہیں ہے مام وقت کا تقاضا تھا اس وقت جو ہوا واقعی ایک ماں کے لئیے شرمندگی کا باعث ہی تھا۔ وہ سر جھکائے نرمی سے بولا۔

مہر نے مسکراتے اسکا سر چوما تھا۔

تمہاری ماں کو فخر ہے تم پہ اور ہمیشہ رہے گا۔ خدا تمہیں زندگی کے ہر مقصد میں کامیاب کرے۔

آمین۔

اسکی نظر اتارتے پھر سے اسکا ماتھا چومتے اسے دعا دی تھی۔

حازق مدھم مسکراہٹ سے اسے دیکھتا زیر لب امین کہہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہ اپنی آرمی شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا جب دروازہ نوک ہوا۔

بٹن بند کرتے اسنے آنے والے کو اجازت دی اور اپنی تیاری پر آخری نظر ڈالی۔

اسنے بھی آج آرمی یونیفارم ہی پہنا تھا۔

اپنی نیم پلیٹ ٹھیک کرتے اسنے پلٹ کر آنے والے کو دیکھا۔

دروازے میں ساکت کھڑی اپنی ماں اور بہن کو دیکھتا وہ مسکرایا۔

ماشاءاللہ بھائی یہ یونیفارم آپ پر کتنا پیارا لگ رہا ہے۔بریرہ مبہوت سی اسے دیکھتے بولی۔

تھینکیو میرا بچہ۔بدر اسکے قریب آتا اسکا ماتھا چومتے بولا۔

وہ اس وقت گرے کلر کی میکسی میں فنکشن کے لحاظ سے میک اپ کیے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

آپ جلدی سے نیچے آجائیں سب آپکا ویٹ کر رہے ہیں۔

وہ کہتی ایک نظر ساکت کھڑی ماں کو دیکھتے دروازہ کھولتے باہر چلی گئ۔

اسنے جانے کے بعد بدر نے نورین کو دیکھا۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہیں۔اسکے ہاتھ تھامتے وہ نرمی سے مسکرایا۔

نورین کے دل نے گواہی دی تھی اسنے امن کے بعد بدر جیسا خوبصورت مرد آج تک نہیں دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے نہیں کہ وہ اسکا بیٹا تھا اس لیے کہ وہ واقعی بہت خوبصورت تھا۔

بلکل عربی شہزادوں جیسا اسکی نیلی آنکھیں جو پہلے ویران رہتی تھی اب مسکراتی گہرے نیلے سمندر کی مانند لگتی تھیں۔

جسکی گہرائی میں کوئی ڈوب جائے تو کبھی نہیں ابھر سکتا تھا۔

اسکی سرخ و سفید رنگت، چوڑے شانوں اور چٹانی وجود پر وہ ڈارک بلیو یونیفارم جو بلیک شیڈ دے رہا تھا

وہ اتنا خوبصورت لگ رہا تھا نورین نے بے ساختہ نظریں چرائی تھیں۔

وہ ابھی حازق کو نیچے دیکھ کر آرہی تھی وہ بھی بدر سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

مصری شہزادوں کو مات دے رہا تھا۔وہ بہت خوبصورت تھا یہ بات ماننے سے انکار نہیں تھا۔

لیکن بدر صرف خوبصورت ہی نہیں تھا اسمیں ایک عجیب سی کشش تھی جو لوگوں کو اسکی طرف کھینچتی تھی۔

اسکا دھیما، انچ دیتا تھا لہجہ اگر کوئی سنے تو مبہوت سا سنتا ہی جاتا تھا۔

نورین نے جلدی سے اسکی نظر اتاری تھی اسے ڈر تھا کہ کہیں اسکی ہی نظر نا لگ جائے۔

مت کریں ماما مجھے نہیں لگتی کسی کی نظر۔وہ اسکے ہاتھ چومتا ہستا ہوا بولا۔

اگر لگ گئی تو۔وہ اسکا ماتھا چومتے مسکراتے لہجے میں بولی۔

چلیں۔اسے اپنے حصار میں لیتا نیچے لے ایا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سب لوگ بینکوئٹ نکلنے کے لیئے تیار تھے۔

آدھے سے زیادہ مہمان جا چکے تھے۔

لڑکیاں تو ویسے ہی سیلون گئ تھی وہاں سے انہیں آبان اور میسم اور زیان نے پک کرنا تھا۔جبکہ باقی لڑکے مہمانوں کے استقبال کے لیئے پہلے ہی جا چکے تھے۔

زیادہ مہمانوں میں برگیڈیئرز، میجرز، کرنل، کیپٹنز آرمی سے متعلق فوجی انوائیٹڈ تھے جنکا استقبال بدر اور حازق نے خود کیا تھا۔

وہ دونوں اس وقت بھی آرمی کی بڑی سی ٹیم کے ساتھ کھڑے باتیں کر رہے تھے۔

انکے ساتھ مرتسم، عالم، غازی اور ولی بھی تھے۔

وہاں آرمی سے بہت سارے لوگ غازی کو جانتے تھے یہ بات سب کو چونکا گئ تھی جبکہ غازی بس مسکرا دیا۔

آج شاہ خاندان کے ہر فرد کا سینہ فخر سے چوڑا تھا۔

بہت سارے لوگ حازق اور بدر کے آرمی میں ہونے کا سنتے حیران تھے۔

لڑکیاں تو انہیں آرمی یونیفارم میں دیکھتے اپنا دل تھامیں بیٹھیں تھیں لیکن افسوس وہ دونوں آج کسی اور کے ہو چکے تھے۔

انسے کچھ دور براق اور ساحل بھی آج کسی سے کم نہیں لگ رہے تھے

Posted On Kitab Nagri

براق ڈرارک مہرون شیروانی پہنے ہوا تھا۔

روایتی دلہوں کی طرح کندھے پر شال پھیلائے بالوں کو مخصوص جیل سے سٹائل کر رکھا تھا۔ وہ کافی پرکشش لگ رہا تھا۔ ارحم کی کسی بات پر ہستا ہوا وہ لڑکیوں کے دل دھڑکا گیا تھا۔

اسکے برعکس ساحل گولڈن شیروانی میں ملبوس تھا۔ پٹھانی نقوش اور اسکے چہرے پر چھائی سنجیدگی اسے ڈیشینگ بنا رہی تھی۔

وہ اس وقت بہت سارے لوگوں کی آنکھوں کا مرکز بنا ہوا تھا۔

تبھی مرتسم اور ولی نے سب کو سٹیج پر جانے پر اشارہ کیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

اسی وقت ہال کی تمام لائیٹس اوف ہوئی تھیں بس ایک سپوٹ لائیٹ اون تھی۔

بیک گرائونڈ میں مدھم میوزک اون ہوا تھا۔

سپوٹ لائیٹ نے دروازے سے اینٹر ہوتی ایزل کو فوکس کیا تھا۔

وہ بھاری گولڈن کام سے سجے ڈارک مہرون لہنگے میں ڈارک مہرون ڈوپٹہ جو اورنج شیڈ دے رہا تھا اسکا گھونگٹ کیے دونوں ہاتھوں سے چہرے کے آگے سے تھامے کانفیڈینٹ سے کھڑی تھی۔

اسکا پیچھے تک پھیلا ڈوپٹہ اینارہ، پریشے اور ہانم نے تھاما ہوا تھا۔

اسکے دائیں کندھے پر ساڑھی کے انداز میں رکھا ڈارک مہرون ویلویٹ کلر کا تھا بھاری کام سے سجا ہوا ڈوپٹہ جو اسکے پیٹ تک آرہا تھا بہت خوبصورت سا لک دے رہا تھا۔

Hyee sajeya ay vy Sara shehr

Aaj ho gai Aa vy

Rab di mehr

Posted On Kitab Nagri

وہ سہج سہج کر قدم اٹھاتے اسکے قریب آرہی تھی۔
ویسے ہی حازق کی مسکراہٹ گہری ہورہی تھی۔

Ankhiyan Chon digdy hanju Khushiyan dy

Teri bn jana AJ to sajna vy

ایزل گھونگھٹ کے نیچے سے مسکرائی تھی۔
وہ آج سے اسکی صرف اسکی ہو جائے گی یہ خیال ہی اسے سرشار کیے جارہا تھا۔
وہ بلکل سٹیج کے قریب پہنچ چکی تھی۔
اینارہ لوگ اسکا ڈوپٹہ چھوڑتے پیچھے ہٹ گئ تھیں۔

Ankhiyan Chon digdy hanju

Khushiyan dy

Teri bn jana AJ to sajna vy

Posted On Kitab Nagri

غازی اور زرنور نے نم آنکھوں سے دور سے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا۔

اسکے سٹیج تک پہنچتے حازق نے اپنا ہاتھ بڑھاتے اسے اوپر چڑھنے میں مدد دی تھی۔

اسے سٹیج پر اپنے مقابل لاتے اسنے عقیدت سے اسکے ڈوپٹے سے ڈھکے سر پہ لب رکھے تھے۔

ایزل جھنپ گئ۔

حال ہوٹینگ سے گونج اٹھا لیکن اسے کونسا پرواہ تھی۔

Khushiyan da chadheya

Aaj vela vy

Saareyan ny nachna

Saareyan ny gauna vy

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ دھک دھک کرتے دل سے اسکے پہلو میں بیٹھی کانپتا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ گئ۔

اج دل الگ ہی انداز میں دھڑکتا اسے نڈھال کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

ایزل کی اینٹری کے فوراً بعد ہی مرحا کی اینٹری ہوئی تھی۔

بدر بے چینی سے اینٹرس کی طرف دیکھ رہا تھا کہ کب وہ آئے گی۔

تبھی سپوٹ لائیٹ نے ریڈ بلڈ کلر کے گولڈن کام سے سجے لہنگے میں جالی دار لال ڈوپٹے سے گھونگھٹ نکالے کھڑی مرحا کو فوکس کیا تھا۔

ایزل کے برعکس اسکے لہنگے پر بائیں کندھے پر بھاری نگینوں سے سجا ڈوپٹہ سیدھا رکھا تھا جو کمر سے کمر بند نے جکڑا ہوا تھا اسکا ڈفرنٹ اور خوبصورت لک دے رہا تھا۔

اسکا ڈوپٹہ پیچھے سے ہانیا، زمل اور بریرہ نے پکڑا ہوا تھا۔

میوزک چینج ہوا تھا اور بدر کی دھڑکنیں بڑھی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Yeh narm narm nasha hy bjharta jye

Koi Pyar sy ghnghtiya daita uthye

وہ دھیمے دھیمے قدم اٹھاتے بدر کی طرف بڑھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں کی ڈھر کنیں اسکے ہر قدم کے ساتھ تیز ہو رہی تھیں۔

Ab bavra hua man

Jagg ho gya hy roshan

Yeh nai nai suhagan

Ho gai hy Teri jogan

بدر کی نیلی آنکھوں میں بے ساختہ نمی ابھری تھی وہ جتنا اپنے رب کا شکر ادا کرتا کم تھا۔
یہ سب ایک خواب لگ رہا تھا وہ اسکی ہو گئ تھی ہمیشہ کے لیئے یہ خواب جیسا ہی تو تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Koi prem ki pojaran

Mandir sajye

وہ سٹیج تک آئ تو لڑکیاں پیچھے ہٹ گئیں۔ جبکہ بدر ٹرانس کی سی کیفیت میں آگے بڑھتا اسکے قریب جھکتا ہاتھ پھیلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

Saiyannnnn

Saiyannnnn

مرحا زیر لب مسکراتی کپکپاتا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیتی اسکے سہارے سٹیج پر چڑھی تھی۔

بدر نرمی سے اسے خود سے لگاتا صوفوں کہ طرف بڑھا تھا۔

اپنے پہلو میں اسے بیٹھتے دیکھ وہ روح تک سرشار ہوا تھا۔

مدھم سا مسکراتے وہ سامنے کی طرف متوجہ ہوا۔

جہاں پر اب رمشاء کی اینٹری ہو رہی تھی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Ho Solah Baras Ke Do Kadam

Chaukhat Ke Baahar Kya Gaye

Posted On Kitab Nagri

ڈارک پنچ کلر کا لہنگا جس پر گولڈن اور گرین ایمبرائیڈری کا کام ہوا تھا جبکہ اسپر ڈیزائین مختلف قسم تھا کیونکہ وہ ایک پٹھانی کلچر کا لہنگا تھا۔

جو سپشل رمشاء کے لیئے زینی نے خود ڈیزائین کروایا تھا۔

Teri Kudmayi Ke Din Aa Gaye

Teri Kudmayi Ke Din Aa Gaye

ڈارک ریڈ کلر کا بھاری کام کا ڈوپٹہ سر پر سیٹ کیے جبکہ پنچ کلر کے لائیٹ کام والے ڈوپٹے سے گھونگھٹ نکالے وہ حال میں اینٹر ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Haaye Banno

اسکا ڈوپٹہ زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن پھر بھی دور فشاں، ہانم اور پریشے نے پکڑ رکھا تھا کہ تاکے اسے لگے وہ اسکے ساتھ ہی ہیں کہ وہ گھبرائے نا۔

Posted On Kitab Nagri

Pardeshiya Ke Desh Ke Chaubare Tujhko Bha Gaye

Teri Kudmayi Ke Din Aa Gaye

وہ سہج سہج کر چلتی سٹیج کے قریب آتی جارہی تھی۔ ساحل گہری مسکراہٹ سے اسے دیکھتا سٹیج کے کنارے تک ایا۔

Le Raha Sau Balayein Teri Maai Baabul Ka Ghar Baar Hai Ho Genda

ساحل کے ہاتھ بڑھاتے اسنے کانپتا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیا تھا۔
زین نے نم آنکھوں اور اسودگی سے اپنی بیٹی کو دیکھتے ڈھیروں دعاؤں سے نوازہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Gulabon Se Saji Doli Teri Taiyar Hai

ساحل احتیاط سے اسکا لہنگا اڈجیسٹ کرتا اسے بیٹھنے میں مدد دیتے رہا تھا وہیں لڑکے لڑکیوں نے خوب ہوٹینگ کی تھی انہیں دیکھتے۔

Posted On Kitab Nagri

رمشاء جھنپتی جلدی سے خود ہی لہنگا ٹھیک کرتے بیٹھ گئ۔

وہ نفی میں سر ہلاتا مسکراتے اسکے پہلو میں ٹک گیا۔

💞💞💞

اب ہماری آخری برائیڈ یعنی کے نور العین کی اینٹری کی باری تھی۔

جو کہ سپوٹ لائیٹس کے حصار میں نظر آرہی تھی۔

Beetein Saare Mausam Babul Tere Ghar Mein

جہاں بیگ گراؤنڈ میوزک نے سب کو ادس کیا تھا وہیں سب اسے دیکھتے چونکے تھے۔

کیونکہ وہ باقی دلہنوں کی طرح ریڈ یا کسی اور ڈارک کلر میں نہیں بلکہ اوف وائٹ لہنگے میں تھے جو کہ پورا ایمبرائیڈری سے سجا ہوا تھا۔

Ab Chale Paanv Mere

Piya Ke Shehar Mein

Posted On Kitab Nagri

ساڑھی کے انداز میں دائیں کندھے سے لے کر پیٹ تک بھاری کام سے سجا مہرون ویلوٹ ڈوپٹہ سیٹ کیا ہوا تھا جبکہ سر پر بھی بھاری مہرون ڈوپٹہ ہی سیٹ تھا۔

Ho tune vidayiyan kaise Likhi marjaaniyan

اسنے گھونگھٹ کر رکھا تھا لیکن نیچے گرایا ہوا تھا ایک ہاتھ سے اپنا لہنگا تھاما ہوا تھا اور دوسرا ہاتھ داؤد کے بازو میں ڈالا ہوا تھا۔

گانے کی ان لائینز نے سب کی آنکھیں نم کی تھیں۔واقعی بیٹیوں کو وداکر مشکل تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kaise batayein oh rabba Sahi nahiyon jaaniyan

وہ ابھی صرف اٹھارہ سال کی تھی اور اتنی جلدی تھی اسکی شادی ہو رہی تھی جس وجہ آہان شاہ بھی گھبرائے ہوئے تھے کہ وہ کیسے سب مینیج کرے گی دوسرا وہ خود بھی کافی گھبرائی ہوئی تھی اس لیے داؤد اور ہانم اسکو سٹیج تک لائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

Madhanya, Haaye Oh Mere Babula Teriyan Mithiyan Yaadan

وہ ہلکا ہلکا سا کپکپا رہی تھی۔

داؤد نے اسکے سر پہ بوسہ دیتے اسکا ہاتھ تھامتے نرمی سے براق کے ہاتھ میں دیا اور خود ہانم کو لے کر پیچھے ہو گیا۔

براق مضبوطی سے اسکا ہاتھ تھامتا سہارا دیتے سٹیج پر لے ایا۔

ریلیکس۔اسکا ہاتھ دباتے آہستہ سے کہا۔

وہ سمٹی سی اسکے پہلو میں بیٹھ گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Mere Peeche Pichhe Auniyan Haaye

گانے کے بولوں نے سبھی کو اداس کر دیا تھا لیکن ان چاروں کو ایک ساتھ دیکھتے سب خوش بھی تھے۔

وہ چاروں ایک ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔

بدر اور حازق پانچ منٹ ہی انکے ساتھ بیٹھے پھر نیچے سب لوگوں کے بیچ اگئے۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ ہی دیر میں کھانا لگ چکا تھا تو سب کھانے میں مصروف ہو گئے۔

چار و دلہے اب نیچے تھے تو دلہنوں کے ساتھ جگہ لڑکیوں نے سنبھالی ہوئی تھی۔

💞💞💞

ایزل آپی میں آپسے کہہ رہی تھی نا کہ کھالیں کھانا اسوقت کھانا اب کیسے کھائیں گی۔ ایناره فکر مندی سے اسے دیکھتے بولی۔

بعد میں کھالوں گی کھانے کی فکر مت کرو یہ بتاؤ یہاں کب تک بیٹھنا ہے اتنا ہیوی ڈریس اور جیولری پہن کے بیٹھنا مجھے اپنا آپ کوئی عجیب شے لگ رہا ہے۔ وہ گھونگھٹ کے نیچے سے مدھم لہجے میں بولی۔

ایناره نے بامشکل اپنا قہقہہ روکا تھا۔

جبکہ ایناره کے ساتھ ہی اسکے پاس بیٹھا زیان قہقہہ لگا گیا۔

وہ بس اسے گھور ہی سکی۔

بس کھانے کے بعد ہم دودھ پلائی کی رسم کریں گے پھر گھر چلنا۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

اوہو تو مطلب کھانے کا بعد تم لوگوں کا لوٹنے کا پلان ہے۔۔ وہ اسکے قریب ہوتے اسکے پاس جھکتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایناره کھانا کھارہی تھی اسکا دھیان کھانے کی طرف تھا اسنے زیان کا جھکنا نوٹ نہیں کیا۔ ویسے بھی اسکے لیئے وہ بھائ جیسا ہی تھا تو اسے اسکا قریب بیٹھنا برا نہیں لگا۔

لیکن دو سرمئ آنکھوں نے اسکا جھکنا اور قریب ہونا نوٹ کیا تھا اور ان میں پل میں سرخی دوڑی تھی۔

یہ ہمارا حق ہوتا ہے۔ وہ سر اٹھاتے جتا کر بولی۔

تبھی اسکی نظر میسم پر پڑی جسنے اسے نیچے آنے کا اشارہ کیا۔

آپی میں ائ۔ میثم کو اپنی طرف اشارہ کرتے دیکھ وہ جلدی سے سٹیج سے نیچے آئ تھی۔

زیان سر جھٹکتا ایزل کی طرف متوجہ ہو گیا۔

وہ دونوں ہاتھوں سے میکسی تھامے سٹیج سے اتر رہی تھی اسکے کندھے پر سیٹ کی گئ پن اچانک کھلی تھی اور اسکی میکسی کندھے سے ہلکی سی ڈھلکی تھی لیکن اسے پتہ ہی نہیں چلا اسکا دھیان میثم کی طرف تھا۔

ہاں بولوں کیا ہوا ثم۔ وہ اپنی میکسی تھامے اسکے قریب آتے بولی۔

میثم نے ایک قہر بھری نظر اس پر ڈالی اور پھر اس پاس دیکھتا اسکا ہاتھ پکڑتا واشرومز والی سائیڈ میں کھینچ لایا۔

ثم کیا ہوا۔ وہ اسکی سرمئ آنکھوں میں سرخی دیکھ چونکی تھی۔

میثم کچھ بھی کہے بغیر اسکا رخ پیچھے لگے آئینے کی طرف کر گیا۔

ایناره نے نا سمجھی سے خود کو دیکھا اپنا گلا دیکھتے وہ سرخ پڑتے جلدی سے اپنی میکسی ٹھیک کر گئ۔

Posted On Kitab Nagri

پلٹ کر میثم کو دیکھا وہ شرربار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ م۔ مینے د۔ دیکھا نہیں۔ وہ ہکلا گئ۔

پہلی بار آج اسنے میثم کو اتنے غصے میں دیکھا تھا وہ اسکے لیئے پوزیسیسو تھا وہ جانتی تھی لیکن آج اسکا بیہو تھوڑا عجیب تھا۔

اتنی لاپرواہ کیسے ہو سکتی ہوں اینی اور یہ گھٹیا ڈریس یہی ملا تھا تمہیں پہننے کو۔

وہ اسے بازو سے تھامتا اپنے قریب کرتا مدھم لہجے میں غرایا تھا۔

اسکا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

اینارہ اسکی غرانے پر سہم کر اسکی واسکٹ مٹھیوں میں دبوچ گئ۔

وہ اس وقت پنک میکسی میں ملبوس تھی جو اسے کافی فٹ تھی۔

اسکی نازک سی پتلی کمر اس میکسی میں نمایا تو نہیں وہ رہی تھی لیکن اسکی فگر کا صاف پتہ چل رہا تھا۔ میکسی فٹڈ تو تھی لیکن اسکے شوڈرز اور گلا لوز تھا جسے اسنے پنز سے سیٹ کیا تھا لیکن شائید پن کھل کے گر گئ تھی اسکا ڈوپٹہ بھی کندھے سے ہٹ چکا تھا جس سے اسکا کندھا نمایا ہو رہا تھا۔

میثم اسکے ڈرنے پر لب بھینچتا زور سے آنکھیں بند کرتا کھولتا اسے دیکھنے لگا۔

اینی جواب دو مجھے کون لایا تھا یہ ڈریس۔ وہ اب سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

م۔ماما لائی تھیں۔ وہ اسکے سنجیدہ لہجے پر نم ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں دھیان رکھنا چاہیئے تھا۔وہ اسکی آنکھوں میں نمی دیکھتا اب نرمی سے بولا۔

ایناره نے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھتے اسکے سینے پر مکہ جڑا۔

گندے ثم مجھے ڈرادیا ایسے کون غصہ کرتا تم پیار سے بھی تو بول سکتے تھے۔ناک سکوڑتے کہا۔

تم جس حالت میں سٹیج سے اتر رہی تھی تمہیں لگتا ہے کہ مجھے غصہ نہیں آنا چاہیئے تھا اتنا بے غیرت لگتا ہوں میں تمہیں۔وہ اسکا ڈوپٹہ اچھے سے اسکے کندھوں پر سیٹ کرتا آئیرو اچکاتا بولا۔

ایناره شرمندہ ہوتے اپنا ڈوپٹہ سہی سے تھامتے نفی میں سر ہلا گئ۔

کیا تم نے نہیں دیکھا زیان تمہارے کتنے قریب بیٹھا تھا۔ابکی بار وہ بولا تو اسکے لہجے میں عجیب سی جلن تھی۔

ایناره نے حیرت سے اسے دیکھا۔

زیان بھائ تو ایسے ہی بات کر رہے تھے۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ میثم کیا کہنا چاہ رہا ہے۔

اینی وہ تمہارے اتنے قریب تھا کہ اسکی نظر تمہارے نا صرف کندھے پر پڑ سکتی تھیں بلکہ کندھے سے۔وہ کہتا لب بھینچ گیا۔

ایناره حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ثم وہ میرے بھائی ہیں اگر وہ میرے قریب بیٹھیں گے تو میں منع تو نہیں کروں گی نا اور رہی میکسی کی بات تو وہ شائید ابھی سٹیج سے اترتے پن اترتی تھی سٹیج پر جب میں بیٹھی تھی تب بلکل سہی تھی مینے دیکھا تھا۔

وہ تذبذب کا شکار ہوتی کنفیوز سی بولی۔

میثم نے گہری سانس چھوڑتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا وہ ٹھیک کہ رہی تھی زیان اسکے لیئے تو بھائی ہی تھا وہ زیان کو بھی جانتا تھا وہ بھی ایناره کو بہن ہی کہتا تھا۔

لیکن وہ اپنے جزبات سمجھنے سے قاصر تھا۔ پتہ کیوں وہ اسکے قریب کسی کو برداشت نہیں کر پاتا تھا چاہے وہ اسکا بھائی ہی کیوں نا ہو۔

ثم میں۔ وہ ابھی کچھ بولتی کہ انکی یونی فیلو رائمہ وہاں اچانک وہاں آئی تھی۔

ارے تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو اور میثم کتنی غلط بات ہے ہمیں بلا کر خود بھول گئے۔ وہ پہلے حیرت سے پھر خفگی سے اسے دیکھتے بولی۔

ایناره نے نا محسوس انداز میں میثم کو واسکٹ سے کھینچتے اسے اپنے پیچھے کیا تھا۔

میثم اسکی حرکت پر چونکا تھا۔

وہ ہم لوگ ایک ضروری بات ڈسکس کر رہے تھے

Posted On Kitab Nagri

You know na we are best friends

چھوٹی سے چھوٹی بات بھی ثم مجھ سے ہی شیئر کرتا ہے اس لیے آج بھی میرے ساتھ ہے۔وہ مدھم مسکراہٹ سے بولی جیسا کچھ جتانا چاہ رہی ہو۔

اسکے لہجے پر میثم کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئ۔

ایناره بھی اب وہی فیل کر رہی تھی جو کچھ دیر پہلے وہ کر رہا تھا وہ سمجھ گیا تھا۔

لیکن دونوں ہی اپنی فیلینگز سے انجان تھے کہ آخر کو وہ کیوں ایک دوسرے کے لئیے انسیکویر ہو رہے ہیں۔

ہاں ہاں جانتی ہوں میں تو بس ویسے ہی کہہ رہی تھی تم لوگ کروڈسکس میں چلتی ہوں۔وہ اسکے انداز پر خائف ہوتی جلدی سے کہتے وہاں سے کھسکی تھی۔

ایناره کی سلگھتی نظروں نے دور تک اسکا پیچھے کیا تھا۔

مجھے کہہ رہے تھے خود کیوں کہ سلمان خان بنے گھوم رہے ہو۔

وہ پلٹ کر اسے دیکھتے خونخوار لہجے میں بولی۔

میثم نے ناسمجی سے اسے دیکھا۔

وہ پاؤں اٹھاتے اسکے کرتے کے اوپری دو بٹن جو کھلے تھے بند کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بنا پلکیں جھپکاتے اسے دیکھتا رہا۔

وہ خوبصورت تھی وہ جانتا تھا لیکن آج سے پہلے اتنی خوبصورت نہیں لگی تھی۔

اسکے قریب کھڑی رعب جتاتی سی حق سے اسکے بٹن بند کرتی گلابی لبوں سے کچھ بڑبڑاتی وہ اسے مبہوت کر گئی تھی۔

اب یہ کھلے نا میں جا رہی ہوں آجاؤ تم بھی۔ تحکم سے کہتے وہ بنا اسکے تاثرات دیکھتے وہاں سے چلی گئی۔

میثم ساکت نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

یہ کیا ہوا تھا۔ یہ کیا ہو رہا تھا۔ اسنے دل پہ ہاتھ رکھتے حیرت سے اپنی بڑھتی ڈھڑکن کو محسوس کیا۔

کچھ تو عجیب ہو رہا تھا لیکن اسے اچھا لگ رہا تھا۔

سر جھٹکتا وہ اسکے پیچھے ہی حال میں آگیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

کھانے کے بعد لڑکیوں نے دودھ پلائی کی رسم کی کچھ بحث کے بعد انکی ڈیمانڈ پوری کی گئی تھی۔

اور پھر رخصتی کا شور اٹھا تھا۔

سب سے پہلے رمشاء کی رخصتی کی باری آئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ زیادہ دور تو نہیں جا رہی تھی لیکن پھر بھی اسکی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

زمین اور دانین نے مسکراتے اسے رخصت کیا تھا۔

براق سے ملتے وہ اسے نور کا خیال رکھنے کی تنبیہہ کرتی رہی تھی جسے وہ نم آنکھوں اور مسکراتے لبوں سے سنتا رہا۔

دور فشاں اس سے ملتے زار و قطار رو دی تھی۔

وہ چھوٹی تھی اور اسکی لاڈلی بھی اسے بامشکل دانین نے سنبھالتے چپ کروایا تھا۔

براق نے قرآن کے سائے تلے اسے رخصت کیا۔

اب وہ لوگ نور کی رخصتی کی اجازت چاہ رہے تھے۔

وہ سب سے ملتی زار و قطار رو رہی تھی۔

آہان شاہ لوگ کچھ ہی دنوں میں واپس ملتان جا رہے تھے اور یہی بات اسے زیادہ رلا رہی تھی۔

اسے بہلاتے، چپ کرواتے داؤد نے قرآن نے سائے تلے اسے گاڑی میں بٹھایا۔

جھک کے اسکا سر چومتے گاڑی کا دروازہ بند کرتے وہ پیچھے ہو گیا۔

جو ہوا اسکے لیئے مجھے معاف کر دینا۔ پلیز نور کو خوش رکھنا وہ ابھی چھوٹی ہے اسکی غلطیوں کو نادانیاں سمجھ کر نظر انداز کر دینا۔

براق سے ملتے داؤد نے نم لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ فکر مت کریں نور آج سے میری زمہداری ہی نہیں میرے وجود کا حصہ بن گئ ہے اور اسکی خوشی میرے لیے مجھ خود سے بھی بڑھ کر عزیز ہے۔وہ مضبوط لہجے میں بولا۔

فکر مت کریں آپکی بیٹی کو بہت خوش رکھوں گا۔ آہان شاہ سے ملتے وہ آہستہ سے بولا۔

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے سر ہلاتے پیچھے ہو گئے۔

زارا کو بامشکل ماہم اپیا نے سنبھالا ہوا تھا وہ بے اواز رو رہی تھی۔

یوں وہ دعاؤں تلے رخصت ہو گئ۔

💞💞💞

اب مرحا کو رخصت ہونا تھا وہ رخصت ہو کر اپنے پریستان ہاؤس جا رہی تھی۔

بدر نے نورین لوگوں کو بھی وہاں شفٹ ہونے کا کہا تھا لیکن اسنے منع کر دیا کیا۔بریرہ کا بھی سب سے دل لگ گیا اب وہ وہاں اکیلے نہیں رہنا چاہتی تھی اس لیے اسنے بھی منع کر دیا تھا۔

وہ مسکرا کر سب سے ملتی مہر سے اور مرتسم سے ملی تو نا چاہتے ہوئے بھی آنکھیں نم ہوئ تھیں۔

آہاں مائ بریو گرل۔اسکا سر چومتے مرتسم نے تنبیہہ کرتے اسے روکا تھا۔

وہ نفی میں سر ہلاتے میثم سے ملی جو لڑکیوں کی طرح آنکھیں نم کیے کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرے بہادر بلے پریشان مت ہو میں دور ہو کر بھی پاس ہوں جب چاہو مجھ سے ملنے آسکتے ہو اور اب تو ایزل بھی ہمیشہ کے لیے وہاں آ گئی ہے نا۔اسکے بال بگاڑتے وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔

میسم نم آنکھوں سے اسے دیکھتا سر ہلا گیا۔

گڈ بوائے۔

ظالم عورت مجھے اپنے بھائی کے حوالے کر کے جا رہی ہے شرم نہیں آتی تجھے۔کیا ضرورت تھی ایک ہی دن شادی کرنے کی کم از کم میں تیرا بہانہ کرتے بھاگ تو سکتی تھی۔ایزل اس سے ملتے روہانسے ہوتے بولی تو مرحا کو اپنا قہقہہ روکنا مشکل ہوا۔

کھا نہیں جائے گا تمہیں میرا بھائی۔وہ اسے گھورتے بولی تو وہ منہ بنایا کر رہ گئی۔

اس سے ملتے وہ حازق کی طرف آئی جو قرآن اسکے سر پہ کیے گاڑی تک لایا۔

قرآن بدر کو دیتے اسنے مرحا کو دیکھا۔

وہ مسکراتے اسکے سینے سے الگی۔

کبھی بھی مجبور یا جزباتی ہو کر ہم سے کچھ چھپانے کی غلطی مت کرتا مرحو۔تم نظروں سے دور جا رہی ہو پھر بھی میری نظریں ہمیشہ تم پہ ہی رہیں گی۔

وہ اسے کیا سمجھانا چاہتا تھا وہ سمجھ گئی تھی جو قدم اسنے ساحل کو چن کے اٹھایا تھا اب وہ بہت اچھے سے سمجھ چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ اسے گاڑی میں بٹھاتا دروازہ بند کر گیا۔

میری مرحو کی آنکھوں میں کبھی انسو تو دور نمی تک مت آنے دینا اسکی مسکراہٹ کبھی مانند نہیں پڑنی چاہیے۔

بدر نے ملتے وہ سرد لہجے میں بولا۔

جواباً بدر اسے گھور کر رہ گیا۔

سب سے ملتے بدر مرحا کو لیے نکلا تھا۔

سب لوگ اداس سے کھڑے تھے جب زرنور نے ایزل کو دیکھا۔

پلیز مجھے کو نسا رخصت ہونا ہے اس لیے مجھ سے رونے کی توقع مت رکھیئے گا اتنی مشکل سے شادی ہوئی ہے اسپر کیوں روں۔

وہ گھونگھٹ کے نیچے سے بولی تھی۔

اداس کھڑے سب اسکی باتوں پر نم آنکھوں سے ہس دیئے۔

مہر نے نم آنکھیں صاف کرتے آگے بڑھتے اسکا سر چوما۔

ہاں میری جان تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے رونے کی تم اپنی اپھو کے پاس ہی تو آرہی ہو۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولی تو ایزل بھی مسکرادی جبکہ اگلے ہی پل اسکی مسکراہٹ مانند پڑی تھی مہر کی اگلی بات سنتے۔

Posted On Kitab Nagri

چلو اب جلدی حازق تمہارا انتظار کر رہا ہے۔

کیا مطلب اپھو میں آپ لوگوں کے ساتھ نہیں جا رہی۔ وہ کچھ حیرت سے بولی۔

نہیں بیٹے حازق نے تمہارے لیے کچھ سپیشل پلین کیا وہ تمہیں وہیں لے جانا چاہتا ہے۔ وہ مدھم لہجے میں بولی۔

ایزل نے روہانسے ہوتے اسے دیکھا۔

اس جنونی جن کے ساتھ کہیں باہر جانا یعنی آج رات وہ کسی صورت نہیں بچ سکتی تھی۔ تھوک نگلتے سوچا تھا۔

تبھی گاڑی کے ہارن پر وہ چونکی۔

پھولوں سے سجائی گئی گاڑی اسکے سامنے آتے رکی تھی۔

زرنور اور غازی سے ملتے وہ گاڑی کی طرف بڑھی۔

مہر نے اسے گاڑی میں بیٹھنے میں مدد دی تھی۔

اسکے بیٹھتے ہی گاڑی ہوا کی سپیڈ سے وہاں سے نکلی تھی۔

💞💞💞

یار وائفی آپ کیوں رو رہی ہیں۔ آپکی رخصتی کو تو بہت ٹائم ہو گیا ہے۔ وہ اسے خود میں بھینچتا بے بسی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

روشانے کو جب سے آہان شاہ لوگوں کے واپس جانے کا پتہ چلا تھا وہ روئے جا رہی تھی۔

وائفی اگر اب تم چپ نا ہوئی تو میں اپنے طریقے سے کرواوں گا۔عاشر نے اسے دھمکایا۔

اسکی دھمکی سنتے روشانے کی ہچکیاں مانند پڑی تھیں۔

وہ اسکے سینے سے سر اٹھائے خفگی سے اسے دیکھنے لگی۔

اسکی بھیگی متورم آنکھوں کو دیکھتے عاشر کو اپنا دل ان میں ڈوبتا محسوس ہوا۔

وہ ویسے بھی آج بلیو میکسی میں برات کے لحاظ سے میک اپ کیے اسکے دل پر بجلیاں ڈھاتی رہی تھی۔

رونے سے بھی اسکا میکاپ خراب نہیں ہوا تھا بلکہ وہ اور زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

چھوٹی سی ناک سرخ ہو گئی تھی۔

ایسے تو مت دیکھیں یار جان نکالنی ہے۔وہ اسکی آنکھیں چومتا اسے سٹپٹا گیا۔

روشانے نے گھبرا کر اس پاس دیکھا لیکن وہ لوگ اس وقت باہر لان میں کھڑے تھے جہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ریلیکس ہوتے اسنے عاشر کو گھورا۔

وائفی یار اب آپ شوہر والی ہو گئی ہیں ایک نا ایک دن تو انہیں واپس جانا ہی تھا نا۔ہانم بھی جا رہی ہے ہم سب سے دور۔

Posted On Kitab Nagri

آپ جب کہیں گی میں آپکو ملانے لے چلوں گا لیکن پلیز ایسے روئیں مت۔ وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر تا نرمی سے بولا۔

وہ آہستہ سے سر ہلاتے اسکے سینے پر واپس سر رکھی گئ۔

وائفی میں کیا سوچ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ اچانک بولا۔

روشانے نے سر اٹھاتے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

آبان اور ہماری شادی ایک ہی دن ہوئ تھی لیکن دیکھیں وہ باپ کے عہدے پر فائز ہونے والا ہے آپکو نہیں لگتا ہمیں بھی اب اس بارے میں سوچنا چاہیے۔ وہ اسے آنکھ ونک کرتا بولا۔

روشانے غور سے اسکی بات سن رہی تھی سٹپٹا کر اس سے دور ہوئ۔

شرم سے چہرہ گلابی ہوا تھا۔

عاشر کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

یار تم تو آج بھی پہلی رات کی طرح شرماتی ہو۔ اور یقین جانوں تمہاری یہ شرم و حیا مجھے اپیل کرتی ہے۔ وہ اسے بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کرتا مدھم گھمبیر لہجے میں بولا۔

روشانے کی پلکیں لرز گئیں۔

کیا خیال ہے پھر آج رات ٹرائے کریں۔ اسکے کان میں سرگوشی میں وہ اسکے کان کی لو کو ہونٹوں میں دبا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ انتہا کے بے شرم انسان ہیں عاشر۔وہ اسکے سینے پر مکہ مارتے تیزی سے وہاں سے بھاگی تھی۔

عاشر قہقہ لگاتے ہس دیا۔

وہ اسکا دھیان بھٹکا چکا تھا اس لیے ریلیکس تھا۔

💞💞💞

گاڑی ڈرائیو کرتے اسنے گردن موڑتے اسے دیکھا۔

وہ ابھی تک گھونگھٹ میں تھی یقیناً اسکے ڈر سے اسنے ابھی تک گھونگھٹ نہیں اتارا تھا ورنہ وہ جانتا تھا اسے کتنی الجھن ہوتی ہے گھونگھٹ سے۔

ایزل انگلیاں چٹخاتے کنفیوز سی گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

دل الگ سے دھک دھک کرتا اسے پاگل کر رہا تھا۔

عجیب سی شرم وحیا اور ڈر لگ رہا تھا اسے اس کھڑوس مان سے۔

وہ جانتی تھی آج وہ اسپر رحم نہیں کھائے گا وہ جنونی اور ضدی انسان ہے اور اسکی اسی جنونیت سے اسے ڈر لگ رہا تھا۔

آج تو اسے سارے حقوق مل چکے تھے اور آج اسے کوئی روکنے والا بھی نہیں ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

جسم میں کپکپی سی تاری ہوئ تھی لیکن وہ لب بھینچے بیٹھی رہی۔

ہر تھوڑی دیر بعد اسکی گہری نظروں کی تپش اسے خود پر محسوس ہو رہی تھی لیکن اسنے ایک بار بھی مڑتے اسے نہیں دیکھا تھا۔

اسکا کیا بھروسہ کل رات کی طرح آج بھی یہیں شروع ہو گیا تو۔لب کاٹتے سوچا تھا۔

حازق اسکی شرم و گھبراہٹ سے محظوظ ہوا تھا۔

جنگلی بلی آج بھیگی بلی بنی بیٹھی تھی وہ زیر لب مسکراتا گاڑی کی سپیڈ بڑھا گیا۔

💞💞💞

گھر کے سامنے گاڑی رکتے دیکھ رمشاء نے گھبرا کر ساحل کو دیکھا۔

ساحل اسکی گھبراہٹ محسوس کرتا اسکے ہاتھ پر دباؤ دیتا اسنے اپنے ہونے کا احساس دلاتا خود نیچے اتر گیا۔

اسکی سائیڈ اتے دروازہ کھولتے اسکے لیئے ہاتھ بڑھایا تھا۔

رمشاء اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے دوسرے ہاتھ سے بھاری لہنگا سنبھالتے باہر نکلی تھی۔

اسکے باہر نکلتے ہی آسمان میں کلر شیڈز اور پٹاخے پھوٹ پڑے۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے چونک کر سامنے دیکھا تھا جہاں اسکے استقبال کے لیئے آسمان برقی قمقموں سے سج اٹھا تھا۔

وہ مبہوت سی اسے دیکھتی رہ گئ۔

ویلیکم ہوم بھابھی۔بہارے اور اسکی کزنز نے اس پر پھول پھینکتے ایک ساتھ اونچی آواز میں کہا تھا۔

وہ مسکرادی۔

چلیں لالا اب رسم نبھائیں اور بھابھی کو اٹھا کر روم تک لے کر جائیں۔

ساحل کی ایک کزن شرارت سے بولی تو وہ مسکراتا سر کو خم دیتا رمشاء کی طرف مڑا۔

جبکہ انکی ڈیمانڈ سنتے رمشاء کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

وہ ساحل کو دیکھتے تیزی سے نفی میں سر ہلا گئ۔

ساحل مسکراہٹ روکتا اسکے قریب جھکتے اسے کسی گڑیا کی طرح باہوں میں اٹھا گیا۔

خ۔خان۔اسنے گھبرا کر پکارا۔

شش ڈونٹ موو یہ یہاں کی رسم ہے۔وہ اسکے کمر کو ہاتھوں سے سہلاتا مدھم لہجے میں بولا۔

وہ اپنی کمر پر اسکے ہاتھ محسوس کرتے اسکی باہوں میں سمٹ گئ۔

لڑکے لڑکیوں نے بھرپور ہوٹینگ کی تھی۔

وہ جھنپ کر اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

ساحل اسے خود میں سمیٹے کمرے تک لے ایا۔

Posted On Kitab Nagri

آہستہ سے اسے نیچے اتارتے کھڑا کیا۔

ویلیکم خانی۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے کمرے کا دروازہ کھولتے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔

وہ لبوں پر مدھم مسکراہٹ سجائے گھونگھٹ کی اوٹ سے کمرے کی سجاوٹ دیکھتے سانس روک گئ۔

پورا کمرہ گلاب کے پھولوں سے سجا ہوا تھا۔

پھولوں کی بھینی بھینی سی خوشبو اسے اپنی سانسوں کی گھلتی محسوس ہوئ۔

آو بیٹا۔۔ساحل کو باہر لڑکیوں نے روک لیا بہارے اور زینی اسے بیڈ پر بٹھانے لگی۔

اسکا لہنگا ٹھیک کرتے زینی اسے کافی دیر تک بہلاتی رہی۔

باہر ساحل نے بامشکل لڑکیوں کو فارغ کرتے اپنی جان چھڑوائ تھی۔

کیا رکھنا بہت سہمی ہوئی ہے۔زینی شرارت سے ساحل کو دیکھتے بولی تو وہ جھنپ کر سر ہلا گیا۔

زینی ہستی وہاں سے چلی گئ۔

دروازہ لوک ہونے کی آواز پر رمشاء کی ڈھرکنیں سست ہوئ تھیں۔

💞💞💞

ریلیکس ہو کر بیٹھو بیٹا۔دانین اسے پانی پلاتے اسکی کمر سہلاتے بولی۔

اسکی حالت کافی خراب ہو گئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈر، گھبراہٹ، رونا اسکا بی۔پی بری طرح سے لو ہو گیا تھا لیکن دانین اور آیت جو اسکے ساتھ ہی آئی تھی تا کے اسکی کچھ ہیلپ ہو سکتے دونوں نے اسے سنبھال لیا تھا۔

اسکی حالت سنبھلتے وہ لوگ اسے براق کے کمرے میں بٹھا کر چلی گئیں۔

پھولوں سے سجے بیڈ کے بیچ و بیچ وہ سفید لہنگے میں بیٹھی سحر زدہ لگ رہی تھی۔

براق کافی دیر بعد کمرے میں آیا تو اسے یونہی گھونگھٹ لیے بیٹھے دیکھ مسکرا دیا۔

دروازہ لوک کرتا وہ چلتا اسکے قریب آیا۔

شیروانی اتارتے اسنے صوفے پر رکھی اور اسکے قریب بیڈ پہ بیٹھا۔

نور خود میں سمٹ گئی۔

براق نے آگے ہوتے اسکا گھونگٹ اٹھایا تو ہاتھ وہیں ساکت ہو گئے۔

وہ اسے حور کہے یا اپسرا اسے سمجھ نہیں آیا۔

برائیڈل میک میں وہ اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی کہ وہ نظریں نہیں ہٹا پایا۔

وہ فیصلہ نہیں کر پایا کہ اسکے ماتھے پر سجی بندیا خوبصورت تھی یا سائیڈ پر لگا جھومر۔

اسکے ناک میں پہنی نتھ یا اسکی تیکھی ناک۔

اسکے ڈارک لپسٹک سے سجے کپکپاتے ہونٹ یا اسکی لرزتی پلکیں۔

وہ مبہوت سا بس اسے دیکھتا رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

نور تم۔ تم اتنی خوبصورت کیوں لگ رہی یار۔۔بالوں میں ہاتھ پھیرتا بے بسی سے بولا۔

نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

وہ اسکی حیرت پر مسکراتا اسکے ہاتھ تھام گیا۔

اتنی خوبصورت لگو گی تو پھر تمہاری اپنی ہی جان لبوں پر آئے گی۔وہ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

وہ جھنپ گئ۔

براق نے آہستہ سے اسکا ہاتھ تھامتے ہونٹوں سے لگایا۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو سیدھا دل میں اترتی روح میں بس گئ۔اسکا ماتھا چومتے گھمبیرتا سے کہا۔

نور کا چہرہ گلابی ہوا۔

براق اسکا ہاتھ چھوڑتا پیچھے ہوا کرتے کی جیب سے کچھ نکالتے وہ سیدھا ہوا۔

تمہاری رونمائی کا تحفہ۔۔اسکے ہاتھ میں خوبصورت سا ڈائیمنڈ بریسلیٹ پہناتے اسکی کلائی پر لب رکھے۔

بہت خوبصورت ہے۔وہ مدھم لہجے میں بولی۔

تم سے کم۔وہ اسے اپنے طرف کھینچتا گھمبیرتا سے بولا۔

نور نے تھوک نگلتے اسے دیکھا۔

ہب۔ی۔اسکے سینے پر ہتھیلیاں جماتے کچھ کہنا چاہا۔

Posted On Kitab Nagri

شش۔براق اسکے ماتھے پر لب رکھتا اسکا ڈوپٹہ اتارتے اتارتے جیلوری اتارنے لگا۔

نور نے کانپتے ہاتھوں سے اسکا کرتا مٹھیوں میں جکڑا تھا۔

براق اسکی بندیا اور جھومر اتارتے اسکی نتھلی بھی اتار گیا۔

اسکی لرزتی پلکوں پر لب رکھتے اسکے پھولے رخساروں میں لبوں میں دباتے زور دیا۔

نور نے نچلہ لب دباتے سسکی روکی تھی۔

وہ گال سے ہوتے ہونٹوں تک ایا۔انگوٹھے سے اسکے ہونٹ دانتوں سے آزاد کرواتے وہ اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

وہ بہت نرمی سے اسکے ہونٹوں کو چومتا ساتھ اسکے جوڑے کی پنز نکالتا جا رہا تھا۔

نور سرخ گلاب ہوتے چہرے سے سختی سے آنکھیں مینچیں اسکے سینے میں سمٹ گئ۔

وہ اسکے بال کھولتا انمیں اپنی انگلیاں الجھاتا اسکے ہونٹوں پر شدت اختیار کر گیا۔

نور کی سسکی اسکے ہونٹوں میں دب گئ۔

براق کبھی اسکے نچلے لب کو تو کبھی اوپر لب کو شدت سے چومتا اسکی سانسیں پھولا گیا۔

نور نے اسکے سینے پر ہاتھ مارتے اسے ہوش دلایا۔

اسکا سانس بری طرح سے پھولا تھا۔

براق اسکی مزاحمت پر ہوش میں آتا پیچھے ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں کی سانسیں بری طرح سے پھولی ہوئی تھیں۔

وہ اسکے کندھے پر سر گرائے اپنی سانس بحال کرنے لگی جب اسکی ہاتھ اپنی گردن پر محسوس کرتے کانپ کر رہ گئی۔

براق اسکی گردن سے نیکلس اتارتا اسکی گردن پر ہونٹوں کا لمس چھوڑتا اسے پاگل کر گیا۔

ب۔براق۔ پھولتی سانسوں سے اسے پکارا۔

براق کہاسنتا وہ تو مدہوش سا اسکی گردن پر جھکا کبھی ہونٹوں سے کاٹتا تو کبھی لبوں میں بھرتا سک کرتا اچھے خاصے نشان ڈال گیا۔

نور کی مدھم سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں۔

ب۔ر۔اق۔اسکے کندھے پر ناخن گاڑھتے ٹوٹتے لفظوں سے اسے پکارا تھا۔

براق اسکی نم آواز پر ہوش میں آتا جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا۔

نور سینے پر ہاتھ رکھتے اپنی سانس بحال کرتے نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

ایم سوری لیکن کیا کروں آج تم پر ساری شدتیں نچھاور کر دینے کا دل کر رہا ہے۔اسکی نم آنکھوں پر لب رکھتے وہ بے بسی سے بولا۔

نور نے مدھم ہچکی لیتے اسے دیکھا۔

پل۔یز براق ک۔م مجھے کچھ وقت چاہیئے۔وہ ہچکی لیتے مدھم لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

براق اسے خود میں بھینچ گیا۔

تمہاری برتھ ڈے تک کا وقت دینے کا سوچا تھا لیکن اب لگ رہا ہے مشکل ہے۔ اسکی خوشبو میں گہری سانس بھرتے وہ خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

برتھ ڈے مطلب چھ ماہ اسکی برتھ ڈے کافی دور تھی۔ براق اسے اتنا وقت دے رہا تھا۔ وہ حیرت سے سوچتی سر اٹھائے اسے دیکھنے لگی۔

کیا ہوا کم ہے۔۔؟ اسکے خود کو دیکھنے پر وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

نور سٹپٹاتے نفی میں سر ہلا گئی۔

مطلب زیادہ ہے۔ وہ شرارت سے بولا۔

نور نے اس سے بھی زیادہ تیزی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

براق کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

تھینکیو ہبی۔ وہ اسکی مدھر ہسی دیکھتے آہستہ سے بولی۔

براق نفی میں سر ہلاتا اسکی ہتھیلیاں چومتا اسکے ہاتھ اپنے سینے پر رکھ گیا۔

میں جانتا ہوں ان سب کے لیئے ابھی تم چھوٹی ہو۔ میں سمجھ سکتا ہوں اتنی جلدی اتنی ساری ذمہداریاں اچانک سنبھالنا تمہارے لیے مشکل ہو گا۔ اور یہ میرا فرض ہے کہ میں تمہیں کنفی دوں تمہارے ساتھ ہر قدم پر کھڑا رہوں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے بیڈ سے اٹھاتا مدھم لہجے میں بولا۔

نور آہستہ سے سر ہلا گئ۔

بے بی چینج کر لو گی یا میں کراؤں۔

اسے ڈریسینگ روم کے سامنے اتارتے گھمبیر تا سے کہا۔

نور تیزی سے اس سے دور ہوتے ڈریسینگ میں بھاگی تھی۔

براق اسکی سپیڈ پر قہقہ لگا گیا۔

💞💞💞

پریستان والا کے سامنے گاڑی روکتے وہ باہر نکلتے مرحا کی طرف ایا۔

آیئے پسونا۔اسکا ہاتھ تھامتے اسے باہر نکلنے میں مدد دی۔

مرحا نے چونک کر گھر کو دیکھا۔پورا گھر کسی دلہن کی طرح سجا ہوا تھا۔

جہاں وہ کھڑی تھی وہاں سے پھولوں کی لمبی راہداری بنائ گئ تھی۔

اور اس پاس کافی ساری لڑکیاں ہاتھوں میں پھولوں کے تھال تھامیں کھڑی تھیں۔

اسکے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

Posted On Kitab Nagri

بدر کا ہاتھ تھامے وہ دھیمے دھیمے ان پھولوں پر چلتی اپنی نئی زندگی میں قدم رکھ رہی تھی۔

لڑکیاں ان پر پھول پھینکتی جا رہی تھیں۔

جب تک کہ وہ گھر کے اندر نا چلی گئی۔

گھر نا صرف باہر سے بلکہ اندر سے بھی سجا خوبصورتی مثال اپنے آپ تھا۔

کیسا لگا۔۔وہ گھونگھٹ ہونے کے باعث اسکے تاثرات نہیں دیکھ پایا تھا۔

بہت خوبصورت ہے۔وہ آہستہ سے بولی۔

آپسے کم۔وہ اسکی طرف جھکتا بولا۔

اس سے پہلے کہ مرحا کچھ کہتی دو لڑکیاں انکی طرف آئی تھیں۔

میڈم کو روم میں لے جاو۔بدر نے انہیں دیکھتے کہا تو وہ مرحا کو اوپر روم میں لے گئیں۔

بدر نورین کو اپنے پہنچنے کی خبر دینے لگا۔

کچھ دیر تک وہ ان لڑکیوں کو انکی پیمینٹ کرتا اوپر کی طرف بڑھا تھا جہاں اسکی زندگی اسکے انتظار میں تھی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ دروازہ لوک کرتا مڑتے اپنی شیروانی اتارتا صوفے پر رکھتا بیڈ پر بیٹھی رمشاء کی طرف بڑھا۔

رمشاء اسکے قریب بیٹھنے پر پیچھے کو کھسکی۔

خانی یار اب تو یہ پردہ گرا دیں ویسے بھی آج تو سارے پردے گرنے ہی والے ہیں۔

وہ اسکا گھونگھٹ دیکھتا معنی خیز لہجے میں بولا۔

رمشاء کا وجود کپکپایا تھا اسکی معنی خیز بات پر۔

ساحل اسے کانپتے دیکھ مسکراہٹ دباتا آگے ہوتا اسکے چہرے سے گھونگھٹ ہٹا گیا۔

افف خانی آج سے پہلے مینے اتنی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی۔

وہ مبہوت سا اسے دیکھتا بولا۔

برائیڈل میک اپ اور جیولری میں وہ واقعی غضب ڈھا رہی تھی۔

وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا۔

رمشاء نے لرزتی پلکوں کی اوٹ سے اسے دیکھا تو اسے مبہوت سا خود کو دیکھتے وہ گھبرا کر دوبارہ پلکیں گرا گئیں۔

اسکی اس پلکیں اٹھانے گرانے کی ادا نے ساحل کے دل پہ وار کیا تھا۔

وہ م۔میں چ۔چینج۔وہ کانپتے ہونٹوں سے اتنا ہی کہہ پائی کہ ساحل بول اٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

شش خانی آج کوئی بہانہ نہیں چلے گا اور رہی چینج کی بات تو زیادہ دیر تک آپکو اس بھاری ڈریس میں ٹکنے نہیں دوں گا۔وہ اسے بازو سے پکڑتے اپنے قریب کرتا گھمبیر تا سے بولا۔

رمشاء کی سانس وہیں اٹک گئ۔اسنے آہستہ سے حلق تر کیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

ساحل اسکاڈوپٹہ اتارتا اسکی ماتھاپٹی اتارتے لگا۔

یہ ماتھاپٹی بہت خوبصورت لگتی ہے تم پہ خانی یوں جیسے بنی ہی تمہارے لیے ہو۔ اسکا ماتھالبوں سے چھوتے وہ مدھم آنچ دیتے لہجے میں بولا۔

رمشاء دھک دھک کرتے دل سے پلکیں جھکا گئ۔

ساحل اسکا سرخ چہرہ دیکھتے مسکراتا تھوڑاسا جھکا سائیڈ ڈرار سے کچھ نکالتے اسنے رمشاء کے سامنے کیا۔

تمہاری منہ دکھائ کا تحفہ خانی۔

مہرون ڈبیا اسکے گود میں رکھتے کہا۔

رمشاء نے کپکپاتے ہاتھوں سے اسے اٹھاتے کھولا تو اسمیں ڈائمنڈ رنگ تھی۔

مے آئ۔ ساحل نے رنگ اٹھاتے اسکے سامنے ہاتھ کیا۔

رمشاء نے بائیاں ہاتھ اسکے آگے بڑھادیا۔

اسکی تیسری انگلی میں ساحل نے رنگ سجاتے اسکے ہاتھ کی پشت پر بوسہ دیا۔

پرفیکٹ۔ وہ دلکشی سے مسکرایا۔

مینے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تم کبھی میری بن کے یوں میرے سامنے بیٹھی ہو گی۔

وہ اسکے ہاتھ کی پشت سہلاتا نرمی سے بولنا شروع ہوا۔

دل میں کسی کے لیئے کوئ جزبات نہیں تھے کیونکہ وہ سب مینے اپنی ہمسفر کے لیئے سنبھال رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں موڈرن ضرور ہوں لیکن آج بھی نکاح کے بعد والی محبت پر ہی یقین رکھتا ہوں۔

جس دن تم سے نکاح ہوا اسی دن سے تمہارے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔

نہیں بلکہ تم میری سوچوں میں خود بہ خود آتی گئ۔

کب تم محبت بن کے رگوں میں دوڑنے لگی پتہ ہی نہیں چلا۔وہ ہلکا سا ہنسا۔

خانی میں اعتراف کرتا ہوں مینے یہ رشتہ اپنی مرضی سے تم سے جوڑا ہے نا کہ کسی کے دباؤ میں۔

تم وہ پہلی لڑکی ہو جسنے میرے دل پہ قبضہ کیا ہے اور تم ہی آخری ہو گی۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا محبت سے بولا۔

رمشاء مبہوت سے اسے سن رہی تھی۔

یہ تو تھی ساحل خان کی تمہارے لیے محبت جو مینے لفظوں میں بیان کی باقی آج رات تمہیں میرے ہر عمل سے پتہ چل جائے گا کہ تم اس خانزادہ کی رگوں میں خون بن کر دوڑنے لگی ہو۔

وہ اسکی نتھلی اتارتا انچ دیتے لہجے میں کہتا اسکی ناک پر لب رکھ گیا۔

تمیں پتہ ہے بہت خوبصورت ہو تم اتنی کہ دل کرتا ہے تمہیں دنیا سے چھپاتے اپنے دل میں قید کر لوں۔

وہ اپنی گرم سانسیں اسکے چہرے پر چھوڑتے نرم گرم نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

رمشاء اسکی سانسوں کی تپش سے کسمسکائی۔

Posted On Kitab Nagri

آہاں خانی آج رات زارا بھی مزاحمت نہیں چلے گی۔

وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کرتا جنونی انداز میں بولا۔

رمشاء سہم کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے سختی سے آنکھیں مینچ گئ۔

ساحل خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھتے اسکے بال کھولتا اسکے بالوں میں ہاتھ ڈالتے اسکا چہرہ اوپر اٹھاتے ہونٹوں پر جھک گیا۔

اسکی کمر پر دباؤ دیتے خود میں بھینچتے وہ شدت سے اسکی لبوں کو چومتا اسکی سانسیں حلق میں اٹکا گیا۔

رمشاء شدت سے کسمسای۔

لیکن اسکی چٹانی گرفت سے نکلنا اسان نہیں تھا۔

ساحل اسکی کمر کو سہلاتا دوسرا ہاتھ اسکے بالوں کی جڑوں کی پھنساتا مزید شدت سے اسکے ہونٹوں سے لپٹا تھا۔

اسکی شدت پر رمشاء کی آنکھوں میں نمی بھر گئ۔

اسے لگ رہا تھا کہ اسکی سانسیں ابھی دم توڑ دے گی۔

اسنے ساحل کے سینے پر مکے برسائے۔

وہ مدہوش سا اسکے ہونٹوں پر ظلم ڈھا رہا تھا ہوش میں آتے جھٹکے سے پیچھے ہوا۔

رمشاء اسکے سینے سر رکھے اپنی سانس بحال کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں سے آنسو ٹوٹتے گالوں پر پھسلے تھے۔

ساحل اسکی کمر سہلاتا دوسرا ہاتھ اسکے بالوں سے نکالتا اسکے بالاوز کی زپ سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگا۔

رمشاء مزید اسکے سینے میں سمٹی۔

وہ اسکے نیکلس کا ہک کھولتا اسکی پچھلی گردن پر جھکا اپنے لمس سے مہکانے لگا۔

نیکلس اسکی گود میں آگرا وہ ساحل کی گردن میں مزید سختی سے بازو باندھ گئ۔

ساحل اسکی پچھلی گردن پر جا بجا لب رکھتا ایک جھٹکے سے اسکے بلاوز کی زپ کھول گیا۔

خان۔۔رمشاء نے سہم کر اسے پکارا۔

ہمم۔ہنکار بھرتے وہ اسے اپنے سامنے کر گیا۔

رمشاء شرم وحیا سے پاؤں تک سرخ پڑتے جھنپی سے اسکے سینے سے نکلنے سے ہچکچا رہی تھی۔

لیکن ساحل زبردستی اسے اپنے سامنے کرتا تکیے پر گراتا اس پر سایہ کر گیا۔

تھوڑا سا اوپر ہوتا اپنا کرتا بھی اتار گیا۔

رمشاء اسکے پہاڑی وجود اور چٹانی سینے کو دیکھتے روہانسی ہو گئ۔

زپ کھلنے سے اسکا بلاؤز کندھوں سے ڈھلکا گیا جسے ساحل مزید کھسکاتا اسکے کندھوں پر جھکتا دیوانہ وار اپنا لمس چھوڑنے لگا۔

کندھوں سے ہوتے وہ اسکی گردن پر جھکتا اپنے دانت گاڑھتا اسی سسکنے پر مجبور کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی شہ رگ پر دانت گاڑھتا ہاتھ اسکے پیٹ پر سہلانے لگا۔

اسکی گردن پر بری طرح سے اپنی شدتوں سے سرخ نشان ڈالتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا تھوڑا سا اوپر اٹھاتے اسکے سمجھنے سے پہلے ہی بلاوز اسکے تن سے جدا کر گیا۔

ساحل۔۔۔وہ مدھم لہجے میں چیختی اسکے سینے میں چھپی تھی۔

ساحل کا قہقہ گونجا تھا۔

خانی شوہر سے کیسی شرم۔وہ اپنے ہاتھوں کی گستاخیوں سے اسے سمٹنے پر مجبور کرتا لائیٹس اوف کرتا اس پر جھکا۔

اسکی ڈھرکنوں پر جھکتے وہ لو بائیٹس بنانے لگا۔

رمشاء بیڈ شیٹ مٹھیوں میں بھرتی اپنی سسکیاں روک نہیں پائی۔

اسکی یہ مدھم سسکیاں ساحل کو اور جنونی بنا رہی تھی۔

وہ اسکی ڈھرکنوں سے ہوتا اسکے پیٹ کو اپنے لبوں سے گیلا کرتا چلا گیا۔

خان۔۔ بہکتی سانسوں سے تڑپتے اسے پکارا تھا۔

دونوں کی بھاری اور تیز سانسیں کمرے میں گونج رہی تھیں۔

ساحل اوپر ہوتا اسکے ہونٹوں پر جھکتا اسکی سسکیاں اپنے لبوں میں دبا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اجازت ہے خانی۔۔ اسے بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپتے دیکھ وہ اسکے لب چھوڑ تا سرگوشی کرتا اسکے کان کی لو ہونٹوں میں دبا گیا۔

رمشاء نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہاں میں سر ہلاتے اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

ساحل سرشاری سے اسکے ماتھے پر لب رکھتا ہر پردہ گراتا اسکی روح میں اترتا چلا گیا۔

س۔ساحل۔۔ وہ سسکیاں بھرتی بوجھل ہوتی سانسوں اور بہتے آنسوں سے اسکے کندھے پر ناخن گاڑھ گئ۔

ساحل اسکی پینک کرتی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے لاک کرتا اور شدت سے اس میں سماتا اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے لاک کرتا اسکی سسکیاں اپنے اندر اتار گیا۔

رمشاء کی ناخن اسکی پشت اور کندھوں پر نشان چھوڑتے جا رہے تھے لیکن اسے پرواہ کہاں تھی۔

کمرے میں دونوں کی بہکتی سانسیں اور دبی دبی سسکیوں کی آواز گونجتی معنی خیز خاموشی کو چیرتی چلی گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

وہ آنکھیں چھوٹی کرتے بغور اس جگہ کا معائنہ کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق اسے اندر چھوڑتے دروازہ لاک کرتے باہر سے ہی اسے انتظار کرنے کا کہتا چلا گیا۔

کہاں وہ نہیں جانتی تھی لیکن شکر کر رہی تھی۔

اسنے یہ جگہ پہلے کبھی نہیں دیکھی زمین ریتلی ریتلی سی تھی لیکن معلوم ہوتا تھا جیسے یہ کوئی پہاڑی علاوہ ہو شہر سے کافی دور تھا اسے اندازہ ہوا تھا جو بھی تھا یہ کاٹیج خوبصورت تھا۔

اس میں دو ہی کمرے تھے ایک لاک تھا جبکہ دوسرا کھولا تھا۔

وہ گھونگھٹ والا ڈوپٹہ اتار چکی تھی بھاری لہنگا دونوں ہاتھوں سے اٹھائے وہ دوسرے کمرے میں ائی۔

سامنے ہی بیڈ پر ایک بڑا سا بوکس پڑا تھا جس پر بڑا سا

Change it

لکھا تھا۔

کیا ہو گا یہ۔لب دباتے سوچا۔

نائیٹی، گاون، یا پھر کچھ اور سوچ کے تانے بانے بنتے اسنے باکس کھولا اور اسکے ساتھ ہی اسکا منہ بھی کھل گیا۔

اسے حازق سے ایسی امید بلکل نہیں تھی۔

اس باکس میں نا تو نائیٹی تھی نا ہی کوئی اور ڈریس بلکہ اسمیں ویڈینگ ڈریس ہی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جسے دیکھتے ایزل کے پسینے چھوٹے تھے۔

بد تمیز، بے شرم انسان اسے کوستے اسنے جلدی سے باکس بند کر دیا۔

تبھی اسکے فون پر میسج کی بیل ہوئ تو وہ چونکی۔

ہاتھ میں پکڑے چھوٹے سے بیگ سے فون نکالتے اسنے میسج دیکھا تو حازق کا تھا۔

ڈارلنگ خاموشی سے چینج کر لینا ورنہ میں اپنے ہاتھوں سے کرواؤں گا۔۔ اسکی سرد دھمکی پر اسکے ماتھے پر پسینے کے ننھے قطرے چمکے تھے۔

روہانسے ہوتے اس باکس کو دیکھا۔

گہری سانس چھوڑتے وہ کچھ دیر سوچتی رہی پھر چینج کرنے چلی گئ۔

اگر اسنے کہا تھا تو وہ ایسا کرے گا بھی وہ جانتی تھی بہتری اسی میں تھی کہ وہ چینج کر لیتی۔

وہ چینج کر کے آئ تو آئینے میں خود کو دیکھتے شرم سے نظریں جھکا گئ۔

جیولری اتارنے کا سوچا لیکن جیولری سے اسکا گلا تھوڑا بہت چھپا ہوا تھا اسلیے صرف بن کھولتے بال پشت پر پھیلاتے اسنے اپنا ویلویٹ والا ڈوپٹہ خود پر پھیلا لیا۔

حازق کارئیکشن سوچ کر ہی اسکے حواس سلب ہو رہے تھے۔

تبھی باہر دروازہ کھلنے کی آواز پر اسکی سانس سینے میں اٹکی تھی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ آہستہ سے دروازہ کھولتا اندر آیا۔

کمرے میں مدھم روشنی تھی۔

پھولوں کی خوشبو خود میں اترتا وہ آگے بڑھا لیکن خالی بیڈ دیکھتے چونکا۔

کمرے میں ارد گرد نظریں دوڑائیں تو وہ ونڈو کے پاس کھڑی نظر ائی۔

وہ ہلکا سا مسکرایا۔

دبے قدموں سے اسکی طرف بڑھتے وہ اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لے گیا۔

مرحا اسکی آمد سے بے خبر نہیں تھی۔

یہاں کیا کر رہی ہیں پسونا۔ اسکی خوشبو میں گہری سانس بھرتے بوجھل لہجے میں کہا۔

مرحا لب کاٹتی خاموش رہی۔

مجھ سے ڈر رہی ہیں پسونا۔ وہ اسکی پسینے سے بھیگی ہتھیلی اپنی ہتھیلیوں سے مس کرتے شرارت سے مسکایا۔

مرحا جھنپ گئ۔

بدر نے آہستہ سے اسکا رخ پلٹے اپنی طرف کیا۔

اور اسے لگا جیسے دنیا رک سی گئ ہو۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی اٹھتی گرتی پلکوں کی لرزش میں بدر کو اپنا آپ ڈوبتا سا محسوس ہوا۔

اسکی ناک کی نتھلی دیکھتے بدر کا دل اسکے بس سے باہر ہوا تھا۔

وہ خوبصورت تھی بے انتہا تھی لیکن آج وہ قیامت ڈھا رہی تھی اسکے دل پہ۔

ان سب کی کیا ضرورت تھی یار میں تو پہلے ہی آپ پر پور پور فدا ہوں۔

وہ سینے پر ہاتھ رکھتا جزب سے بولا۔

مرحا کے لبوں پر شرمیلی مسکراہٹ دوڑ گئ۔

آپکو پتا ہے آپ کتنی خوبصورت ہیں۔

وہ اسکے قریب ہوتا اسکے ماتھے پر لب رکھتا گھمبیرتا سے بولا۔

لہجے میں آگ کی سی تپش تھی۔

مرحا نفی میں سر ہلا گئ۔

کوئ بات نہیں آج میں آپکو بتاؤں گا آپ کتنی خوبصورت ہیں۔ وہ اسکی ناک کی ٹپ پر لب رکھتا انچ دیتے لہجے میں بولا۔

مرحا نے ہلکی سی پلکیں اٹھاتے اسے دیکھا وہ آنکھوں میں چاہت کے بے شمار دیپ جلائے اسکی طلب لیے کھڑا تھا۔

وہ گھبرا کر پلکیں گرا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

یوں مت کریں پسوناورنہ میرا دل میرے بس سے باہر ہو جائے گا۔

وہ اسے بانہوں میں اٹھاتا گھمبیر تا سے بولا۔

مرحا سرخ پڑتے اسکی گردن میں بازو حمائل کرتے اسکے سینے پر سر رکھ گئ۔

بدر نے نرمی سے اسے بیڈ پہ اتارا۔

پھولوں سے سجے اس بیڈ پہ وہ حسین گلاب لگ رہی تھی۔

اسنے پھولوں کو ہاتھوں میں بھرتے انکی نرماہٹ خود میں اتاری۔

بدر خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھتا پیچھے ہوتا اپنی شرٹ اتارتے صوفے پر پھینکتا اسکے قریب بیٹھا۔

مرحا سمٹ کر پیچھے ہوتی بیڈ کروان سے جا لگی۔

بدر زیر لب مسکراتا اور قریب ہوتا اسپر جھکا۔

کتنا دور جائیں گی جتنا دور جائیں گی میں اتنا ہی آپکے قریب آؤں گا۔کب تک بھاگیں گی۔اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتے وہ جھکتا بھاری لہجے میں بولا۔

مرحا اسکے شرٹ لیس چٹانی سینے کو ستائش سے دیکھتے نظریں چرا گئ۔

دیکھ سکتی ہیں آپ ہی کا ہوں۔وہ اسکے ہاتھ اپنے سینے پر رکھتا خمار آلودہ لہجے میں بولتا اسے بوکھلا گیا۔

ن۔نہیں تو میں تو بس۔وہ لبوں پر ہر زبان پھیرتے سٹپٹاتے ہاتھ ہٹا گئ۔

بدر کی سانسیں اسکے چہرے پر پڑتی اسے جھلسا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ تو بس۔ نچلہ دباتے وہ شرارت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

مرحا خفت سے نظریں پھیر گئ۔

بدر تھوڑا اور اس پر جھکا تو وہ سختی سے آنکھیں مینچ گئ تبھی اسے اپنی گردن سے نیکلس گرتا جبکہ کچھ ریشم جیسا محسوس ہوا۔

اسنے بے ساختہ آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔

وہ اسکا نیکلس سائیڈ ٹیبل پر رکھ رہا تھا اسنے اپنا سر جھکاتے خود کو دیکھا اسکے گلے میں ڈائمنڈ کی پتلی سی چین جگمگا رہی تھی۔

اس چین میں ایک نیکلس تھا جو پھول کی شیپ جیسا تھا اسکی چمک سے مرحا کی آنکھیں چندھیا گئیں۔

یہ بہت خوبصورت ہے۔وہ انگلیوں سے نیکلس چھوتے محبت سے بولی۔

آپکی خوبصورتی کی آگے یہ کچھ بھی نہیں۔وہ آنکھوں میں جزبوں کی تجارت سمیٹے بولا۔

مرحا نظریں جھکا گئ۔

بتانا شروع کروں کتنی خوبصورت ہیں اپ۔۔وہ اسکی سانسوں میں سانس لیتا خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

مرحا کی پلکیں کپکپائ تھیں۔بدر اسکا بڑا گولا سا ٹیکہ اتارتا اسکے ماتھے پر لب رکھتا اسکی بھوری آنکھوں کو دیوانہ وار چوم گیا۔

اسکی ناک سے نتھ اتارتے اسکے رخساروں پر شدت سے لمس سے چھوڑا۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا کی سانسیں بکھرنے لگی۔

بدر اسکے سرخ لپسٹک سے مزین لبوں کو دیکھتا حلق تر کرتا اسکی لپسٹک انگھوٹے سے مسل گیا۔

آپکو پتہ ہے کتنی شدت سے انتظار کیا تھا مینے اس دن کا۔

جب میں آپکو پورپور اپنی شدتوں سے بگھوتا ہمیشہ کے لئیے اپنا بناؤں گا۔

انگوٹھے سے اسکا لب سہلاتے وہ بوجھل لہجے میں بولا۔

سسی۔مرحا ہاتھوں کی مٹھیاں سختی سے بھینچتی پھولوں کو مسل گئ۔

بدر ضبط کھوتا اسکے ہونٹوں پر جھکتا شدت سے اسکے ہونٹوں کو قید کرتا اسکی سانسیں سینے میں لاک کر گیا۔

مرحا نے بے ساختہ اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھتے خود کو سہارا دیا تھا۔

بدر کبھی نرمی تو کبھی شدت سے اسکے لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کرتا مدہوش ہو رہا تھا۔

وہ بے ساختہ اسکے بالوں میں ہاتھ ڈالتا مزید شدت سے اسکے ہونٹوں سے لپٹا تھا۔

کبھی اسکے نچلے لب کو سک کرتا تو کبھی اوپری لب کو سک کرتا اپنے دانت گاڑھتا تو کبھی دونوں کو ایک ساتھ اپنے ہونٹوں کو جکڑتا اسے بوکھلا گیا۔

بدر۔مرحا کی آواز اسکی ہونٹوں میں دب گئ۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا اسکی شدت برداشت نا کرتے اسنے نچلے لب پر دانت گاڑھ گئ آنکھوں سے اسے رکنے کا اشارہ کیا۔

بدر اسکا اشارہ سمجھتا۔اسکے ہونٹوں واکرتا اسے سانس دینے لگا۔

مرحا نے تیزی سے اسکی سانس انہیل کی تھی۔

بدر کچھ دیر بعد پیچھے ہوا تو وہ دونوں پھولتی سانسوں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

دونوں کے لبوں پر خون کے ننھے قطرے چمک رہے تھے۔

آپکی قربت میرے سکون کی آخری حد ہے۔۔اسکے لبوں کو ہولے سے چومتا وہ مدھم لہجے میں بولا۔

مرحا کھکھلا دی۔

اسکی پرسوز کھکھلاہٹ کمرے میں گونجتی بدر کا ضبط ختم کر گئ۔

وہ اسکی تھوڑی تھام کر چہرہ اوپر اٹھاتا پھر سے اسکے لبوں سے لپٹا تھا۔

مرحا نے مزاحمت نہیں کی وہ اسکی گردن میں بازو ڈالتے اسکا ساتھ دینے لگی۔وہ اسکا شوہر تھا اور یہ اسکا حق جس سے وہ اسے محروم نہیں رکھ سکتی تھی۔

بدر اسکے لبوں سے ہوتا اسکی تھوڑی چومتا گردن تک ایا۔

اسکی گردن پر مونچھیں سہلاتا وہ لبوں سے اسکی گردن کو چھوتا اپنے ہونٹوں میں بھر کے چومتا گہرے نشان ڈال گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ناصرف ہونٹوں سے بلکہ دانتوں سے بھی اسکی سفید گردن کو سرخ کیا تھا۔

مرحا بہکتی نظروں اور تیزی ہوتی سانسوں سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے اسکی شدت کو مزید بہکاوا دے گئ۔

بدر اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا سے اوپر اٹھاتا خود میں بھینچتا دوسرے ہاتھ سے اسکے بلاؤز کی ڈوریاں کھولتا دیوانا وار اسکے نازک کندھوں پر جھکا۔

اسکے کندھوں کو اپنے لبوں سے گیلا کرتے وہ جھٹکے سے اسکا رخ پلٹ گیا۔

اسکے بالوں نے اسکی پشت ڈھک رہی تھی جنہیں وہ اکٹھا کر کے اسکے کندھے سے آگے ڈالتا اسکے پچھلی گردن پر جھکا۔

مرحا اسکی سانسوں کی تپش اور اسکے لبوں کی شدت سے کسمسای۔

لیکن بدر کی گرفت میں ہلنا ناممکن تھا۔

وہ اپنے لبوں سے اسے چھوتا جبکہ ہاتھوں کی بے باک گستاخیوں سے اسے نڈھال کر گیا۔

مرحا کی دبی دبی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں۔

اسکا بلاؤز کھسکاتے بدر کی نظر اسکے کندھے سے نیچے قطار میں بنے تین تل پر گئ۔

اسنے آنکھیں چھوٹی کرتے بغور ان تلوں کر دیکھتے ہاتھ سے سہلایا اگلے ہی پل ان پر جھکتا اپنی دانت گاڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا جو اسکے رکنے پر ریلیکس ہوئی تھی اسکی چیخ بے ساختہ تھی۔

وہ تکیے میں چہرہ چھپاتے اپنی چیخ کا گلا گھونٹ گئی۔

بدر ان تلوں کی رنگت بگاڑتا مطمئین ہوتا اسکی کمر پر اپنی جنونی شدتیں چھوڑنے لگا۔

اسکی کمر کو پوری طرح سے اپنی شدتوں سے سرخ کرتے وہ اسکا رخ اپنی طرف پلٹ گیا۔

مرحا کانپتے وجود سے اسکے سینے میں چھپ گئی کیونکہ اسکا بلاؤز ڈھیلا ہوتا اسکے نشیب و فراز کی چھپ دکھلاتا اسے شرم سے دہرا کر رہا تھا۔

بدر اسے تکیے پر گراتا اسکی ڈھرکنوں پر نظر جماتا مدہوش ہوتا جھکا تھا۔

ہاتھ اسکے وجود کی گہرائیوں میں الجھے تھے۔

وہ اسکی ڈھرکنوں کو لبوں سے چھوتا تو کبھی دانت گاڑھتا اسے بے حال کر گیا اسکی بے چین سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی۔

بد۔۔بدر پلیز۔وہ اسکے بالوں کو مٹھی میں بھرتے تڑپ کر بولی۔

بدر سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا اوپر ہوتے کمرے میں جلتی واحد روشنی بھی بجھاتا اسکی ہونٹوں سے لپٹا۔

اجازت ہے پسونا میں اپکی روح کی گہرائیوں میں اترتا آپکو ہمیشہ کے لیئے خود سے جوڑلوں۔اسکی گردن میں چہرہ چھپائے بہکے لہجے میں سرگوشی کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا سختی سے اس سے لپٹ گئ۔

بدر متبسم ہوتا اسکے وجود کو پردوں سے آزاد کرتا اسے خود میں سختی سے قید کر گیا۔

خود پر بلینکیٹ ٹھیک کرتے وہ اسکی انگلیوں میں انگلیاں الجھاتا اسکی مزحمت کرتی ٹانگوں کو قابو کرتا اسکے لبوں پر جھک گیا۔

مرحا اسکی شدت میں اسکا ساتھ دینے لگی جب وہ اچانک شدت سے اسمیں سمایا تو اسکی چیخ بدر کے ہونٹوں میں دبی تھی۔

اسنے شدید مزاحمت کی لیکن بدر اسکی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے لاک کرتا اسکے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کر گیا۔

ششش، ریلیکس، اسکے کان میں سرگوشی کرتے وہ اسکے ہاتھ چھوڑتا اسکے کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے خود میں بھینچتا ریلیکس کرنے لگا۔

مرحا کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹتے گالوں پر پھسلے تھے۔

بدر اسکے ماتھے پر لب رکھتا اسکے نقوش کو نرمی سے چومتا اسے ریلیکس کرنے لگا۔

بدر اسے ریلیکس کرتے اپنی شدت بڑھا گیا۔

مرحا اسکے کندھے پر دانت گاڑھتے اپنی چیخ دباتی اسکے سینے میں سمٹ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

بدر اسے مزید سختی سے خود میں بھینچتا اپنی شدتوں میں اضافہ کرتا دنیا جہاں کی سوچوں سے الگ کسی اور ہی دنیا میں لے گیا۔

کمرے میں مرحا کی دبی سسکیاں اور بدر کی بہکتی سانسوں کی آواز گونجتی دونوں کو اور مدہوش کر رہی تھی۔

مرحا کے بازوں سے چوڑیاں ٹوٹتی بیڈ پر گرتی جا رہی تھیں۔بیڈ پر بکھرے پھول بری طرح سے مسلے گئے۔لیکن ہوش کسے تھا۔

ڈھلتی رات کے ساتھ ساتھ وہ اسے خود میں جزب کرتا چلا گیا۔اور وہ قطرہ قطرہ اسکی بانہوں میں پگھلتی خود کو اسے سونپ گئ۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دروازہ کھلنے کی آواز اور پھر بند ہونے کی آواز ائ۔کچھ دیر خاموشی چھائی رہی پھر قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

وہ اسی طرف آرہا تھا۔

ایزل سختی سے ڈوپٹہ تھام گئ۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے کا دروازہ کھولا وہ سانس روکے کھڑی رہی۔

اپنے پیچھے اسے قدموں کی آہٹ سنائی دی پھر پشت پر سانسوں کی تپش۔

حازق اسکی کمر پر پھیلے چاکلیٹی بالوں کو دیکھتا جھکتے اسکی خوشبو میں گہرا سانس بھر گیا۔

ایزل کا وجود کپکپایا تھا لیکن وہ سختی سے پاؤں جمائے کھڑی رہی۔

تبھی اسے اپنی آنکھوں پر کچھ محسوس ہوا اور اندھیرا چھا گیا۔

پھر اسنے اپنے گرد حازق کے بازو حائل ہوتے اور خود کو ہوا میں محسوس کیا۔

میر۔گھبرا کر اسے پکارتے اندازے سے اسکی گردن میں بازو باندھے۔

ہمم۔وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتا باہر کی طرف قدم بڑھا گیا۔

ک۔کہاں جا رہے ہیں۔حلق تر کرتے پوچھا۔

سرپرائز۔۔یک لفظی جواب دیتا وہ آگے بڑھا گیا۔

ایزل نے مزید کوئی سوال نہیں کیا۔

پانچ منٹ کے بعد حازق رکا۔اور اسے نیچے اتارا۔

ایزل کی نتھنوں سے گلاب کی خوشبو ٹکرائی۔اپنے پاؤں تلے بھی اسے گلاب کی نرماہٹ محسوس ہوئی۔

حازق نے آہستہ سے اسکی آنکھوں سے پٹی کھسکائی۔

ایزل کی آنکھیں چندھیائیں کچھ پل آنکھیں جھپکتے اسنے سامنے کا منظر دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسکی نظروں کے بلکل سامنے کیمپ لگا ہوا تھا جو کہ عام کیمپ سے کافی بڑا تھا۔

وہ کھلا تھا جس سے اندر کا منظر صاف پتہ چل رہا تھا کہ اسے سرخ گلابوں سے سجایا گیا ہے۔

جبکہ وہ خود بھی گلابوں سے بنی راہ داری پر کھڑی تھی۔

اندر چلو۔ اپنی پشت پر حازق کی بھاری سرگوشی محسوس کرتے اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑی تھی۔

وہ آہستہ سے قدم آگے بڑھا گئ۔

اپنے پاؤں تلے دبے نازک پھولوں کی نرماہٹ اسے اپنے اندر اترتی محسوس ہوئ۔

کیمپ کے اندر آتے اسے اپنے پیچھے سے زپ بند ہونے کی آواز ائ۔

جبکہ اندر کا منظر دیکھتے اسکا حلق سوکھا تھا۔

سفید پردے اس پاس لگے ہوئے تھے جبکہ زمین پر سفید گدا بچھا تھا اور اس سپر سفید بلینکیٹ رکھا ہوا تھا جسے سرخ گلاب کی پتیوں نے ڈھکا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پاس ایک پانی کی بوتل پڑی تھی اور ایک لال ٹین جسکی مدھم روشنی سے میں یہ سب دیکھ رہی تھی۔

ابھی وہ یہ سب دیکھ رہی تھی جب حازق کا بازو اپنی کمر میں حائل ہوتا پھر پیٹ پر آتا محسوس ہوا۔

پسند ایا۔ اسکے کان میں سرگوشی کرتے اپنی سانسوں کی تپش سے پگھلایا تھا۔

م۔میر پانی۔ وہ اسکا بازو ہٹاتے پلٹ کر سوکھتے لبوں سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈوپٹے کو مزید سختی سے خود سے لپٹایا تھا۔

ابھی سے۔وہ معنی خیز انداز میں کہتا پانی کی بوتل اٹھاتا اسے دے گیا۔

جسے وہ تھامتی دو ہی سانسوں میں ختم کر گئی۔

حازق کو اپنا قہقہہ روکنا مشکل لگا۔

وہ نچلہ لب دانتوں میں دبائے اسکی پتلی ہوتی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔

م۔میر آج ہماری و۔ویڈینگ۔نا۔ئٹ ہے نا۔وہ نظریں چرائے آہستہ سے بولی۔

اسی لیے تو یہاں آئے ہیں۔وہ پھولوں سے سجے گدے پر لیٹنے کے انداز میں بیٹھتا اطمنان سے بولا۔

ی۔یہاں۔یہاں ک۔کوئی ا۔سکتا۔ایزل کا چہرہ فق ہوا تھا۔

اسکے بولنے سے ناک میں پہنی نتھ کا موتی اسکے لبوں پر بوسہ دینے لگا جو حازق کو ڈسٹریکٹ گیا۔

ڈونٹ وری ڈارلنگ آج کی رات یہاں کوئی نہیں آئے گا۔

حازق نے بغور اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھتے کہا۔

وہ انگلیاں چٹخاتے خاموش ہو گئی۔

یہ شال اتارو۔وہ اسکے ویلوٹ کے ڈوپٹے کو دیکھتا چڑ کے بولا۔

ایزل کی سانسیں تھمیں۔

وہ نفی میں سر ہلاتے شال کو مزید سختی سے تھام گئی۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں لگتا ہے تم نہیں اتارو گی تو میں نہیں اتار سکتا۔میرا ٹائم مت ویسٹ کرو اور اتارو اسے۔

ریمیمبر ڈارلنگ جتنا انتظار کرواو گی اتنی ہی شدت برداشت کرنی پڑے گی۔وہ اسے جتاتا جنونی انداز میں بولا تھا۔

ایزل نے اسکی دھمکی پر اسے گھورا۔وہ کیوں ڈر رہی تھی اس سے شوہر ہی تو تھا اسکا ویسے بھی وہ کونسا پہلی لڑکی تھی جسکی ویڈینگ نائیٹ ہو رہی تھی۔

گہری سانس چھوڑتے سوچا تھا۔

حازق کی وارننگ دیتی نگاہوں کو دیکھتے کانپتے ہاتھوں سے شال اتاری تھا۔اسکے کانپتے ہاتھ دیکھتے حازق تھوڑا سا آگے ہوتا ایک جھٹکے میں اسکی شال اتار کے پھینک گیا۔

ایزل سختی سے آنکھیں مینچ گئ۔چہرہ سرخ گلاب ہوا تھا

جبکہ حازق کی نظریں اسکے وجود پر ساکت ہوئ۔

بلڈ ریڈ انڈین سٹائل کا وہ لہنگا اسکے وجود پر ایسے کھلا تھا جسے سفید کپڑے پر لال گلاب۔

اسکا بلاؤز کافی ڈیپ تھا لیکن اسکا ڈیپ گلا اسکے ہیوی نیکلس نے چھپا لیا بازو سلویس تھے صرف کندھے پر سٹریپس تھے۔اور وہ کافی چھوٹا تھا کہ اسکا پیٹ بھی نمایا ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کی نظریں اسکے سفید پیٹ پر پھسلتی اسکی بیلی بٹن پر الجھی تھیں جہاں وہ ننھا سا تل پوری آب و تاب سے جگمگا رہا تھا۔ کمر میں ڈھیلا سا کمر بند بندھا ہوا تھا۔ جو اسکی پتلی سی نازک کمر پر خوبصورت لگ رہا تھا۔

اسکی آنکھیں سرخ ہوئی تھیں یوں جیسے کسی نے نشہ دے دیا ہو۔

لال ٹین کی مدھم روشنی میں اسکا وجود سنہری کرنوں کی مانند چمکتا اسے مدہوش کر گیا تھا۔

اسکے سرخ لپسٹک سے مزین ہونٹ حازق کی طلب کو مزید بڑھا گئے تھے۔

اسنے ہاتھ بڑھاتے جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا۔ وہ اوندھے منہ اسکے برابر آ گری۔

ایزل کو اپنا وجود اس نرم گدے میں پیوست ہوتا محسوس ہوا۔

اسکا بلاؤز بیک لیس تھا جو اسکے پشت کو نمایا کر گیا۔ حازق کی آنکھیں مزید سرخ ہوئی تھیں۔

ان بٹن مائی شرٹ۔۔ وہ اسکے ہاتھ اٹھاتا اپنی شرٹ پر رکھتا بھاری خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

آرمی یونیفارم وہ چینج کر چکا تھا۔ رخصتی سے پہلے ہی بدر اور اسنے چینج کر لیا تھا۔

ایزل کا چہرہ بھانپ چھوڑنے لگا۔ اسکی پلکیں لرز گئیں لیکن اگر وہ ابھی انکار کرتی تو وہ جن مزید جنونی ہوتا۔

اسکی جنونیت سے ہی تو ڈر لگ رہا تھا اسے۔

تھوڑا سا اوپر تھوڑا کانپتے ہاتھوں سے اسکی شرٹ کے بٹن کھولے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

بٹن کھولتے ہی حازق نے شرٹ اتارتے اسکی شال پر پھینکی تھی۔

ایزل کو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہ اسے تکیے پر گراتا اسکی نتھلی اتارتے اسکے ہونٹوں سے لپٹا تھا۔

ایزل کی آنکھیں ضرورت سے زیادہ پھیلی تھیں۔

حازق جتنی شدت سے اسکی ہونٹوں سے لپٹا تھا اسکی سانسیں سینے میں بلاک ہوئی تھی۔

ناصرف سانس وہ اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لاک کر گیا تھا۔

بڑی فرصت اور شدت سے اسکے ہونٹوں کو چومتا تو کبھی کاٹتا وہ آج اس پر بلکل رحم نہیں کھا رہا تھا۔

اسکی اتنی شدت پر ایزل کی آنکھوں میں نمی بھر گئی۔ لیکن وہ اسکی گردن میں بازو ڈالتے اسکا ساتھ دینے لگی کہ شائید اسکی شدت کم ہو لیکن حازق مزید بے خود ہوتا اسکی زبان سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگا۔

ایزل کا سانس بری طرح سے سینے میں اٹکا تھا۔ اسنے شدید مزاحمت کی اپنے ہاتھ سے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی کرنا پائی۔

حازق اسکی سرخ ہوتی آنسوں سے بھری آنکھیں دیکھتا جھٹکے سے پیچھے ہوا۔

ایزل کی لپسٹک اس پاس پھیلی ہوئی تھی جبکہ ہونٹوں پر خون کے ننھے قطرے چمک رہے تھے۔

حازق کی اپنی سانسیں پھولی ہوئی تھیں لیکن وہ کچھ سیکینڈ کی مہلت دیتا اسے پھر سے اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے اسکے سینے پر اپنے ناخن گاڑھے حازق اسکے ہاتھ قابو کرتا اوپر تکیے سے پن کرتا پوری شدت سے اسکی سانسیں پینے لگا۔

ایزل نے شدید غصے سے اسکی بند آنکھوں کو دیکھتے اسکے لبوں پر دانت گاڑھے تھے پوری شدت سے کہ اسے اپنے حلق میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس ہوا۔

آنکھوں سے بے ساختہ آنسوں پھسلے تھے۔

حازق اپنے چہرے پر گیلا پن محسوس کرتے آنکھیں کھولتا اسے دیکھنے لگا اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھتے وہ اپنی شدت میں نرمی لاتا اسے سانسیں دینے لگا۔

ایزل نے تڑپ کر اسکی سانسیں انہیل کی تھیں۔اسے لگ رہا تھا کہ اب وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گی لیکن حازق کے سانسیں دیتے اسنے پوری شدت سے سانسیں حلق میں اتاری تھی۔

حازق اسکی رنگت بحال ہوتے دیکھ اسکے ہونٹ چھوڑتا پیچھے ہوا تھا۔

ایزل اپنی سانس بحال کرنے لگی۔

وہ اسکی ماتھا پٹی دیکھتا اس پر لب رکھتا اسے اتار گیا۔

بس اتنی سی برداشت ابھی تو پوری رات مجھے جھیلنا ہے۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے بوجھل لہجے میں سرگوشی کی۔

ایزل نے شدید غصے سے اپنی کلائیاں آزاد کروانی چاہیں لیکن ایسا ممکن کہاں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حازق اسکی مزاحمت دیکھتا اپنی گرفت سخت کرتا دوسرے ہاتھ سے اسکی جیولری اتارنے لگا۔

سوائے اسکے کمر بند کے چوڑیاں وہ شائید پہلے ہی اتار چکی تھی۔

گہری نظروں سے اسکے سراپے کو دیکھتا وہ اسکی گردن پر جھکا۔

چھوتو وہ لبوں سے رہا تھا لیکن شدت سے۔وہ اسکی گردن کی جلد کو لبوں میں بھر تا شدت سے سک کرتا گہرے نشان ڈال گیا۔

تمہاری خوشبو مجھے پاگل کرتی ہے۔اسکی شہ رگ پر ناک سہلاتے گہری سانس کھینچتے خمار آلودہ لہجے میں کہا۔

ایزل گہری سانسیں بھرتی سرخ بھانپ چھوڑتے چہرے سے اسے دیکھتی مسکرائی تھی۔

وہ جانتی تھی وہ اسکی خوشبو کا دیوانہ ہے۔

حازق اسکی شہ رگ پر مونچھیں سہلاتا دانت گاڑھ گیا۔

ایزل نچلہ لب دباتے اسکی سسکی روک گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حازق اسکی گردن کندھوں کو بری طرح سے اپنی شدتوں سے سرخ کرتا اسکی دھڑکنوں پر جھکا۔

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکے بازو اپنی گردن میں ڈالے تھے۔جبکہ ہاتھ دوسرا بھی اسکی کمر میں ڈالتے اسکی گہرائیوں سے الجھایا تھا۔

ایزل نے سسکی بھرتی اسکے بالوں میں انگلیاں چلائی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

حازق اسکی کمر سے ہاتھ اوپر لے جاتا اسکے بلاؤز کا ہک کھولتا اسکی ڈھرکنوں سے کھسکا گیا۔

خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھتا وہ سرخ ہوتے چہرے سے اسکی ڈھرکنوں پر جھکتا دانت گاڑھ گیا۔

جگہ جگہ اپنے دانت گاڑھتا ایزل کی سسکیاں بلند کر گیا۔

میر۔۔وہ ٹوٹتی سانسیں سے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی جو کہ بیکار تھا۔

اسکی شدت برداشت کرتے بے ساختہ ہاتھ اسکے سینے کے بالوں میں الجھتے انہیں نوچا تھا۔

حازق متبسم ہوا تھا۔وہ اسکی ڈھرکنوں کو اپنے لمس سے گیلا کرتا اپنی شدتوں کے نشان ڈالتا جھٹکے سے اسکا رخ پلٹ گیا۔

اسکی برہنہ سفید پشت اور کمر کے خم کو دیکھتا وہ ہاتھ اسکے کمر بند میں الجھاتا اسکے بے داغ پشت پر سرخ نشان چھوڑنے لگا۔

ایزل تکیے میں چہرہ چھپائے اپنی سسکیوں کو دبا گئی۔

حازق اسکی کمر کے خم پر دانت گاڑھتا جنونی ہوا تھا اور ایزل کی برداشت ختم ہوئی تھی۔

وہ جھٹکے سے پلٹ آئی اسکے حصار میں۔

میر۔ب۔بس م۔میں اور برداشت ن۔نہیں۔وہ اسکے سینے سے لپٹتے ٹوٹتے لفظوں سے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آج کی رات تمہاری نا نہیں چلے گی مینے پہلے ہی کہا تھا ڈارلنگ۔ وہ اسکی کمر سہلاتا اسکے سر پہ بوسہ دیتا خمار الودہ لہجے میں بولا۔

ک۔کل۔وہ ابھی کچھ کہتی کہ وہ اسے تکیے پر گراتا اس پر جھک ایا۔

آج،ابھی اور اسی وقت،وہ جنونی انداز میں غراتے اسکے پیٹ پر جھکا۔

اسکے کمر بند پر لب رکھتا وہ آہستہ سے اسکا کمر بند کھولتا اسکے کمر سے نکالنے لگا۔

وہ آہستہ آہستہ اسکا کمر بند نکال رہا تھا کہ اسکی پتلی نازک سی کمر پر وہ کمر بند پھسلتا اسکی آنکھوں میں مدہوشی طاری کر گیا۔

وہ مدہوش سا اسکے پیٹ پر جھکتا اسکے پور پور پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا۔

ایزل سفید چادر کو مٹھیوں میں بھرتے بلند سسکیاں بھرتی اسے مزید جنونی کر گئ تھی۔

وہ اسکے پیٹ پر دیوانہ وار لمس چھوڑتا اسکی بیلی بٹن پر دانت گاڑھ گیا۔

ایزل کی مدھم چیخ گونجی تھی۔حازق اس ننھے تل کو لبوں میں بھرتا اسکی رنگت بگاڑ گیا۔

حازق۔ایزل نے تڑپتے اسکے بال کھینچتے اسکا چہرہ اوپر کیا تھا۔

وہ اسکی پکار پر متبسم ہوتا اسکے چہرے کے قریب چہرہ لاتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

اسکے لبوں پر جنونی گرفت کرتا وہ اسکی چیخ کا گلا گھونٹ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل اپنی سانسیں ایک دفعہ پھر سے لاک ہونے پر شدت سے کسمکسائی اسکا پورا وجود حازق کی شدتوں سے کانپ رہا تھا۔ اسکے سینے پر مکے برسائے ٹانگوں سے شدید مزاحمت کی جسے وہ اپنی ٹانگوں سے لاک کرتا اسکے ہاتھوں کو قابو کرتا روک گیا۔

وہ رو دی۔۔ اسکی مزاحمت کم ہوتے دیکھ وہ آنکھیں کھولتا پیچھے ہوا تو ہچکیاں بھرتی شدت سے رو دی۔

حازق اسکی رونے پر بوکھلاتا اسکے ہاتھ چھوڑ گیا۔

ہے جنگلی بلی کیا ہوا۔ وہ اسے بری طرح سے ہچکیاں بھرتے دیکھ حقیقتاً پریشان ہوا تھا۔ خمار پل میں ہوا ہوا تھا۔

ایزل چہرہ ہاتھوں میں چھپائے اور شدت سے رو دی۔ اسکا نازک وجود ہچکولے لینے لگا۔

ایزل۔۔ وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتا فکر مندی سے اسکے ہاتھ پیچھے کرنا لیکن وہ اسکے ہاتھ جھٹک گئ۔

ایزل۔۔ اسنے پیار سے پکارتے اسکے ہاتھ ہٹانے چاہے لیکن وہ پھر سے بری طرح سے اسکے ہاتھ جھٹک گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حازق نے غصے کی شدت سے جبڑے بھینچتے سختی سے اسکے ہاتھ پیچھے کیے تھے۔

میں پوچھ رہا ہوں کہا ہوا ہے۔ یوں رو کر تم کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہو کہ زبردستی کر رہا ہوں میں تم سے ہاں۔ وہ اسکے ہاتھ سختی سے تھامتا غرایا تھا۔

ایزل اسکے غرانے پر اچھلی۔

Posted On Kitab Nagri

رونا بھولتی وہ سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

بولو کیوں رو رہی ہو ہاں غیر ہوں میں یا پہلی بار چھو رہا ہوں میں تمہیں۔وہ دھاڑا تھا۔

ایزل سہم کر سانس روکتی نفی میں سر ہلا گئ۔

حازق لہو رنگ آنکھوں سے اسے دیکھتا جھٹکے سے اسکے ہاتھ چھوڑتا پیچھے ہوا اس سے پہلے کہ اسکے وجود سے اپنا سایہ اٹھاتا وہ بوکھلاتے تیزی سے اسکی گردن میں بازو ڈال گئ۔

نفی میں سر ہلاتے کانپتے ہونٹوں سے کچھ کہنا چاہا۔

کیا چاہتی ہو۔وہ اسکے بال مٹھیوں میں بھرتا اسکے چہرے پر ڈھاڑا۔

ایزل اسکی گردن میں بازو ڈالتے چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئ۔

م۔میرج۔ھے ڈر لگ رہا ہے۔ا۔ا۔اپ اتنی ش۔دت سے چھوتے۔بہ۔ت جنونی ہو جاتے ہو۔وہ اسکے ڈر سے تم سے آپ پہ آتی ہچکیاں بھرتے بولی۔

حازق جبڑے بھینچے اسے گھورتا رہا۔

آئ سویرم۔مجھے سچ میں ڈر۔۔لگ رہا تھا۔اسے خاموش ہونے پر وہ اسکے سینے سے چہرہ نکالتی مدھم لہجے میں بولی۔

حازق کے تنے جبڑے ڈھیلے ہوئے تھے لیکن اسنے ایزل کے گرد بازو نہیں باندھے۔

وہ سلگھتی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ اتنے نرم ہیں لیکن اتنی شدت سے چھوتے کہ سانس اٹکا دیتے۔وہ اسکے لبوں کو نرمی سے چومتے شکوہ کناہ لہجے میں بولی۔

حازق کا غصہ پل میں اڑن چھو ہوا تھا۔

اسکا قصور بھی نہیں تھا وہ چھوتا ہی اسے اس قدر شدت اور جنون سے تھا کہ اسکی جگہ کوئ بھی لڑکی ہوتی وہ۔برداشت نا کر پاتی۔

ایزل نرمی سے اسکے ہونٹ چومتی اسکی بئیر ڈپر دانت گاڑھتے اسکی گردن تک ائ۔

حازق کے ہاتھ اسکی کمر اور بالوں میں پھسلے تھے۔

ایزل تھوک نگلتے گلاب ہوتے چہرے سے اسکی گردن پر دانت گاڑھتے اپنا بدلہ اتارنے لگی۔

حازق کی سرخ آنکھوں میں پھر سے خمار کی سرخ بڑھی تھی۔

ک۔کیا تم رات ضائع کرنا چاہتے ہو۔وہ اسکے سینے پر ہتھیلیاں جماتے لرزتی پلکوں سے اسے دیکھتے بولی۔

حازق کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

ایزل خفت سے سرخ پڑتی اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

حازق اسکا سر تکیے پر رکھتا اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتا اسپر جھکا۔

فکر مت کرو رات ختم ہو بھی گئ تو اب ہر دن ہر رات ہمارا ہے۔۔اسکے چہرے پر سلگھتی سانسیں چھوڑتے گھمبیر تا سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

میں کوشش کروں گا تمہیں ہرٹ نا کروں۔اور اپنی شدت میں کمی لاؤں۔وہ اسکی بھیگی آنکھیں چومتا سرگوشی میں بولا۔

ایزل سر ہلاتے اسکی گردن میں بازو باندھ گئ۔

حازق اسکے رخساروں کو چومتا کمرے میں جلتی واحد لال ٹین کی روشنی بجھاتے اسے ہر پردے سے آزاد کراتا اسکا لباس بن کے اس سے لپٹتا دونوں کو سفید بلینکٹ تلے چھپا گیا۔

اسکے لبوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لیتا شدت سے اس میں سماتا اسے اپنے وجود کا حصہ بنا گیا۔

ایزل کی چیخ اسکے ہونٹوں میں دبی تھی۔وہ اسکے بال اور کمر سہلاتا نرمی سے اسکے ہونٹ چومتا اسے ریلیکس کرنے لگا۔

ایزل کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو پھسلے تھے وہ حازق کے کندھوں پر ناخن گاڑھتے اسکی شدتیں برداشت کرنے لگی۔

حازق اسکے لب چھوڑتا اسکی بھیگی آنکھیں نرمی سے چومتا اسے خود میں بھینچ گیا۔

ایزل اسکی نرمی پر پرسکون سی سے اس سے لپٹتی خود کو اسکے رحم و کرم پر چھوڑ گئ۔

بڑھتی رات کے ساتھ حازق کی نرمی شدت میں بدلتی ایزل کی سسکیاں بڑھا گئ۔

وہ قطرہ قطرہ اسے خود میں اتارتا چلا گیا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

خود پر گرتی پانی کی بوندیں محسوس کرتے وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔

یہ بارش کہاں سے آرہی ہے۔اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے وہ نیند سے بوجھل آواز میں بڑبڑایا۔

مگر جیسے ہی سامنے کا منظر دیکھا لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ مچل گئ۔

رمشاء اسے مکمل اگنور کیے اپنے بال ٹاول سے جھٹکتے سکھانے کی کوشش رہی تھی۔

وہ شاور لے کر آئ تو اسے ہنوز سوتے دیکھ اسے شرارت سوجھی اسنے جان بوجھ کر اپنے بال اسکے چہرے پر نچوڑے تھے۔لیکن اب ایسے شوکر رہی تھی جیسے اسے پتہ ہی نہیں۔

وہ گہری نظروں سے اسکی پشت دیکھتا بیڈ کروان سے ٹیک لگا گیا۔

بال تھوڑے سے خشک کرتے اسنے یونہی کھولے چھوڑ دیئے اور میکاپ کرنے لگی۔

ساحل کی گہری نظریں اپنی پشت کر محسوس کرتے ہاتھ لرز رہا تھا۔وہ پچھتا رہی تھی کیوں اسنے اسے اٹھایا۔

لائینز لگاتے کتنی بار اسکا ہاتھ ڈگمگایا لیکن پھر بھی جیسے تیسے لگا چکی تھی۔

پندرہ منٹ میں ہی وہ تیار ہو چکی تھی۔

کانوں میں چھوٹے چھوٹے سے ٹاپس پہنتے اسنے اپنی تیاری پر ایک آخری نگاہ ڈالی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ڈارک پرپل کلر کے پٹھانی فراق میں تھی۔

لائیٹ سا میک اپ اور جیولری میں اسنے ماتھا پٹی لگائی تھی۔

وہ اتنی ہیوی نہیں تھی باریک سی تھی اسے بھی پسند ائی تھی۔

اسکا ڈریس اور جیولری زینی نے ہی صبح اسکے کمرے میں بھجوایا تھا۔

ایک ہاتھ میں سونے کی چار چوڑیاں جگمگا رہی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں بھر بھر کے اسنے کانچ کی چوڑیاں پہنی تھیں۔

بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں ساحل کی دی گئ انگوٹھی چمک رہی تھی۔

بالوں کو یونہی کھلا چھوڑتے کندھے پر رکھا ڈوپٹہ سر پہ اوڑھتے پیچھے مڑی۔

آہہہ۔ پیچھے مڑتے ہی سر چٹانی سینے سے ٹکرایا تو اسکی چیخ نکلی تھی۔

ساحل کب اسکے پیچھے اکھڑا ہوا اسے پتہ ہی نہیں چلا۔

بہت زور سے لگی ہے دکھاو۔۔ساحل فکرمندی سے اسکا چہرہ اوپر اٹھاتا بولا۔

نہیں میں ٹھیک ہو۔۔وہ اسے شرٹ لیس دیکھتے سٹپٹاتے پیچھے ہوئ تھی۔

ساحل نے گہری نظروں سے اوپر سے نیچے تک اسکا جائزہ لیا۔

وہ پل میں گلابی ہو گئ تھی اور اسے مبہوت کر گئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اتنی جلدی کیوں اٹھ گئ تھوڑی دیر اور سو جاتی۔ وہ اسکی تھوڑی تلے ہاتھ رکھتے اسکا چہرہ اوپر اٹھاتا گھمبیر تا سے بولا۔

رمشاء نے کچھ نہیں کہا بس لب کاٹتے نظریں جھکا گئ۔

افف خانی اتنی شرم۔ اتنا تو رات کو بھی نہیں شرمائ تھی۔ وہ اسکے چہرے پر پھیلے قوس قزاح کے رنگ دیکھتا اسے خود سے لگاتا ہستا ہوا بولا۔

رمشاء جھنپتی اسکے بازو میں چہرہ چھپا گئ۔

نئ زندگی کی حسین مبارک ہو خانی۔ وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا محبت سے بولا۔

اسکے ماتھے پر لگی وہ ماتھا پٹی اسے بے خود کر رہی تھی۔

وہ ماتھا پٹی اس پر لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔

آپکو بھی۔ وہ بلکل آہستہ سے بولی کے ساحل بامشکل سن پایا۔

میرے کپڑے نکالو میں فریش ہو کے آتا ہوں پھر ساتھ چلتے ہیں نیچے۔ وہ اسکے گالوں پر بوسہ دیتا جلدی سے کہتا واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

رمشاء اس اچانک افتاد پر منہ پر ہاتھ رکھے اسکی پشت دیکھتی رہ گئ۔

پھر اچانک ہس دی۔

اسکے لیئے وائیٹ کرتا نکالتے وہ اسکا انتظار کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

چہرے پر پڑتی سورج کی کرنوں سے وہ کسمسا کر اٹھی۔

کچھ دیر سستی سے لیٹی رہی پھر اٹھتے ایک بھرپور انگڑائی لی۔

بکھرے بالوں کو اٹھاتے اسنے ڈھیلا سا بن بنایا یونہی نظریں اٹھائیں تو سامنے بیٹھے بدر سے جا ٹکرائیں۔

وہ لبوں پر مٹھی جمائے گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ جھنپ کر ہاتھ نیچے گراتے نامحسوس انداز میں کمفرٹ میں چھپی۔

وہ بلیک کلر کی سلویس نائٹی میں تھی جو اسنے نماز کے بعد بدر کی ضد پہ پہنی تھی۔

اسنے مسکرانے کی کوشش کی لیکن وہ اسے دیکھ بھی نہیں پائی۔

کل رات کی اسکی بے تابیاں اور شدتیں یاد کرتے وہ پل میں گلابی ہوئی تھی۔

فجر سے کچھ دیر پہلے کتنی مشکل سے اسنے اپنی نازک جان اسکے آہنی شکنجے سے چھڑوائی تھی۔

پھر فجر کی نماز پڑھتے وہ دونوں سو گئے تھے۔

اسنے گھڑی پر وقت دیکھا گیارہ بج رہے تھے۔

وہ خوامخواہ ہی شرمندہ ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

بدر آرام سے بیٹھا اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا۔

پسونا یہاں پر نا تو آپکی ساس ہیں نا سسرال والے جو آپکو لیٹ اٹھنے پر کچھ کہیں گے۔

یہاں صرف آپ ہیں اور آپکے شوہر نامدار جو اپنے لیٹ اٹھنے کی وجہ اچھے سے جانتے ہیں۔اس لیے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔وہ صوفے سے اٹھتا اسکی طرف بڑھتا بولا۔

مرحا خود میں سمٹتی کمفرٹ میں چھپی تھی۔

کبھی سوچا نہیں تھا کہ کوئی صبح اتنی حسین بھی ہو گی۔

اسکے قریب بیٹھتے وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

اور میں چاہتا ہوں میری زندگی کی ہر صبح آپسے شروع ہو کر رات آپ پہ ختم ہو۔

اسکے قریب جھکتے وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا آنچ دیتے لہجے میں بولا۔

مرحا سرخ گلاب ہوتی نظریں جھکا گئی۔

افف پسونا یہ شرم وحیا یہ میری قربت کے بکھرے رنگ مجھے بے خود کر رہے ہیں۔

وہ جھٹکے سے اسے خود میں بھینچتے مدھم گھمبیر لہجے میں بولا۔

مرحا کے لبوں پر شرمیلی مسکان اگئی۔

تھینکیو۔اسکے سینے میں چہرہ چھپاتے آہستہ سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

کس لیے۔۔اسکی گردن میں چہرہ چھپائے گہری سانس کھینچتے پوچھا۔

اتنامان اور پیار دینے کے لیئے۔کپکپاتے لبوں سے کہا۔

بخدا آپ پر پیار خود بخود اجاتا ہے پسونا۔

اور یہ مان آپکا حق ہے۔ آپ ڈیزرو کرتی ہیں۔ میں آپکو ہمیشہ اپنی محبت کے مان پر مغرور ہوتے دیکھنا چاہتاہوں۔

وہ اسکے لبوں کو ہولے سے چومتے محبت سے چور لہجے میں بولا۔

مرحا حیرت سے اسے دیکھتے ہس دی۔

غرور کرنے سے وہ چیز چھین لی جاتی ہے میں تو خود پر رشک کروں گی۔۔اسکے سینے پر تھوڑی ٹکائے وہ دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولی۔

بلکل ویسے ہی جیسے مجھے اپنی قسمت پر رشک آتا ہے۔ آپکو اپنے پاس دیکھ کے۔وہ اسکی ناک پر لب رکھتاہولے سے ہستا بولا۔

مرحا اسے ہستا دیکھ مبہوت سی اسے دیکھنے لگی۔

وہ ہستا ہوا قہر ڈھاتا تھا اسے ماننا پڑا۔

آپ بہت خوبصورت ہیں بدر۔وہ کہے بغیر نا رہ سکی۔

بدر تھم کے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

یہ میرے لیئے اعزاز کی بات ہے کہ میں آپکو پسند آیا۔وہ دلفریب انداز میں ہسا تھا۔

مرحابے خودسی اسے ہستے دیکھ بے ساختہ اسکے مسکراتے لب چوم گئ۔

بدر ساکت رہ گیا۔

وہ اپنی بے خودی پر سرخ ہوتی اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

بدر کچھ پل ساکت سا اسے دیکھتا رہا پھر قہقہ لگا گیا۔

مرحا مسکراہٹ چھپانے کو اسکے سینے میں منہ دے گئ۔

💞💞💞

وہ گہری نیند میں تھی جب اسے اپنے پیٹ پر اچانک کسی چھبن کا احساس ہوا۔

نیند کے خمار سے بھری آنکھیں کھولتے اسنے دیکھنا چاہا لیکن نیم اندھیرے میں اسے کچھ خاص نظر نہیں ایا۔

اچانک اپنے پیٹ پر مونچھوں کی چھبن سے اسے گدگدی سی ہوئ۔

کسی ٹھنڈی چیز کا لمس اسے اپنے پیٹ پر محسوس ہو رہا تھا لیکن وہ اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتی تھی۔

حازق اس پر جھکا دیوانہ وار اسکے پیٹ پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتا جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

م۔میر۔اسنے کپکپاتے ہونٹوں سے پکارا۔

کتنی مشکل سے تو ابھی گھنٹہ پہلے اس جن سے جان چھڑائی تھی۔

وہ تھا کہ جونک کی طرح چمٹ ہی گیا تھا۔

ہم۔۔وہ اسکے برابر لیٹتا اسے اپنے سینے پر گراتا بس ہم ہی کر سکا۔

یہ کیا ہے۔اپنے پیٹ پر کسی چین کا احساس ہوا انگلیوں سے چھوتے محسوس کرنا چاہا۔لیکن نیند اس قدر ہاوی تھی کہ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

تمہاری منہ دکھائی کا گفٹ۔وہ اسکا ہاتھ ہٹاتا نرمی سے اسکے پیٹ پر انگلیاں چلاتا اس چین کو چھیڑتا گھمبیر تا سے بولا۔

ی۔یہ کیسا گفٹ ہے۔اسکی انگلیوں کی گستاخیوں سے وہ کپکپاتے اسکے سینے میں چھپی۔

تمہاری وجود سے یہ کبھی الگ نہیں ہونی چاہئیے ایزل شاہ ورنہ اسکے بعد جو میں کروں گا تو تمہاری سسکیاں بھی مجھے روک نہیں پائیں گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اسکی چین میں انگلی پھساتا اسکی پیٹ پر اسے تنگ کرتا شدت سے بولا۔

ایزل نے خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی ویسے بھی اس وقت اسے شدید نیند آرہی تھی۔

اسکے سینے میں سمٹتے وہ پھر سے آنکھیں موند گئ۔

حازق اسکی نیند کا خیال کرتا اسے خود میں بھینچتا خود بھی آنکھیں موند گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ کچھ دیر پہلے ہی کار ٹیج کے اندر آئے تھے۔

💞💞💞

انو اچھے سے کھاؤ۔ جلدی جلدی کھاؤ گی تو ڈائجیسٹ نہیں ہو گا اچھے سے چبا کے کھاؤ۔ مہر اسے یونہی حلق میں نوالہ اتارتے دیکھ بولی۔

انوشے اسکی بات ان سنی کرتی اور تیزی سے کھانے لگی۔

انوشے کیا ہو گیا ہے بیٹا مینے کہا آرام سے کہا۔ مہر نے اسکے ہاتھ سے نوالہ پکڑا تھا۔

وہ ایک ساتھ ہی بہت سارے نوالے منہ میں میں ڈالتی جا رہی تھی۔

ماما میں ولی ماموں کے گھر چلی جاؤں وہیں پر کھالوں گی۔۔ وہ سیڑھیوں کو سہمی نظروں دیکھتے آہستہ سے بولی۔

مرتسم نے بھی چونک کر اسے دیکھا۔

ہاں چلے جانا بٹ کھانا تو کھالو۔ روز وہیں تو کھاتے ہو آج ماما کے ساتھ کھالو۔ مہر نے پریشانی سے اسے دیکھتے کہا۔

نہیں ماما میں وہیں کھالوں گی پلیز چلیں نا۔ وہ سیڑھیوں پر آہٹ محسوس کرتے خوفزدہ ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

مرتسم اور مہر نے بغور اسکا سفید پڑتا چہرہ دیکھا۔

ارے انوشے آئی ہے۔۔وشہ کی آواز سنتے اسکار کا سانس بحال ہوا۔

وہ سر جھکائے کھانا کھانے لگی۔

انوشے مجھ سے ملو گی نہیں۔وشہ اسکے قریب بیٹھتے پیار سے بولی۔

انوشے نے سر اٹھاتے اسے دیکھا پھر نفی میں سر ہلاتے مہر سے چپک گئ۔

وشہ کا چہرہ اتر گیا۔

مرتسم اور مہر خاموش ہی رہے۔

انوشے میں آپکی چھوٹی ماما ہوں۔میں بھی بہت پیار کرتی ہوں اپسے۔کتنے دن ہو گئے اپنے مجھے ہگ نہیں کیا۔

آو ایک بار میرے گلے لگ جاو۔وشہ بازو پھیلاتے حسرت سے اسے دیکھتے بولی۔

انوشے نے اسکی بھیگی آنکھیں دیکھتے مہر کو دیکھا جسنے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ مہر سے الگ ہوتی ابھی آگے بڑھی ہی تھی کہ اسکی نظر سیڑھیوں سے اترتے ابراہیم پر پڑی۔

وہ سفید چہرے سے واپس مڑتے مرتسم کی ٹانگوں سے چپکی۔

بابا دوسرے گھر جانا پلیز۔سہمی سی آواز میں کہا۔

اچھا چلو بابا آپکو لے چلتے ہیں آج ہم وہیں پر ناشتہ کریں گے۔

Posted On Kitab Nagri

مرتسم نے اسکا ہاتھ پکڑتے مہر کو اشارہ کیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

وشہ اپنے پھیلے بازوں کو بھری آنکھوں سے دیکھتے سر جھٹکتے کچن کی طرف بڑھ گئ۔

ابراہیم خاموشی سے یہ سب دیکھتا رہا۔

مہر کو اکیلے بیٹھے دیکھ وہ اسکی طرف بڑھا لیکن مہر فوراً وہاں سے اٹھ گئ۔

وہ اترے چہرے سے سر جھکائے اپنی آنکھیں مسلتا بیگ اٹھاتا باہر کی طرف بڑھ گیا ڈرائیور اسکے انتظار میں تھا۔

💞💞💞

مرتسم انوشے کو لے کر آیا تو وہاں میثم کو دیکھتے چونکا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔تمہاری تو امپورٹنٹ پریزینٹیشن تھی نا۔مرتسم اسے دیکھتے چونکا تھا۔

وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی ناشتہ کرتے جلدی میں گھر سے نکلا تھا۔

بابا اینی کو لینے آیا تھا لیکن میڈم ابھی تک تیار ہی نہیں ہوئی۔وہ منہ بگاڑتا بولا۔

کوئی بات نہیں لڑکیوں کو تیار ہونے میں وقت لگتا ہے انتظار کرو شاباش۔وہ اطمنان سے کہتا آگے بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

میرا بچہ آ گیا۔۔۔ولی اسے اپنی طرف بلاتا پیار سے بولا۔

ولی ماموں مجھے بھوک لگی ہے۔۔وہ کھکھلاتے بولی۔

یہاں سب کے ساتھ وہ کافی خوش رہتی تھی۔

آجاو میری گڑیا ناشتہ ریڈی ہے۔۔ آیت اسے لیے ڈائینگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئ۔

ثم چلیں۔ اینارہ بھاگنے کے انداز میں سیڑھیاں اترتی وہیں سے بولی تھی۔

میثم نے یونہی ایک نظر اسپر ڈالی اور پلٹ گیا لیکن اسی لمحے تیزی سے مڑتے دوبارہ اسے دیکھا۔۔

وہ وائیٹ کلر کی شارٹ فراق کے ساتھ جینز پہنے بالوں کا رف سا بن بنائے ہوئے تھی۔

گلے میں چھوٹا سا سٹالر تھا ایک ہاتھ میں موبائل تھا جبکہ دوسرا ہاتھ شولڈر پر لٹکتے بیگ کی سٹرپ پر تھا۔

میثم نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا۔

وہ پہلے بھی ایسے ہی ڈریسینگ کرتی تھی پھر آج وہ اسے ایسی ڈریسینگ میں کیوں چھپ رہی تھی۔

مرتسم نے گہری نظروں سے بیٹے کا چہرہ دیکھا جہاں ناگواری واضح تھی وہ کچھ سمجھ نہیں پایا۔

چلو بھی خود ہی جلدی جلدی کی رٹ لگائی ہوئی تھی۔

اسکا کندھا ہلاتے کہا۔

وہ سر جھٹکتا اسکے ساتھ ہی چل پڑا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

کیا سبجیکٹس ہیں تمہارے۔۔ گاڑی ڈرائیو کرتے زیان نے چہرہ موڑتے اسے دیکھتے پوچھا۔

بی۔ایس۔زولوجی۔وہ بکس بیگ میں ڈالتی مصروف سی بولی۔

زیان چونک گیا۔

زولوجی۔۔چونک کر پوچھا۔

ہاں۔وہ زور وشور سے سر ہلا گئ۔

ایڈمیشن ہو گیا تمہارا کیمسٹری میں۔وہ حیرت سے بولا۔

جی۔پہلی لسٹ میں سیکینڈ نمبر پر نام تھا میرا۔بریرہ فخر سے بولی۔

زیان حیرت سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔وہ اتنی لائق تھی اسے انداز نہیں تھا۔

بریرہ نے یہاں آکر اپنی سٹڈیز دوبارہ سے سٹارٹ کر لی تھیں۔

زیان اور میسم لوگوں کی یونی میں ہی اسکا ایڈمیشن ہوا تھا۔لیکن زیان نہیں جانتا تھا۔

اسکی کلاسز آج سے سٹارٹ ہوئ تھیں میسم لوگ تو چلے گئے تھے اس لیے مہر نے اسے بریرہ کو ساتھ لے جانے کا کہا پہلے تو وہ حیران ہوا پھر مان گیا۔

کیا تمہیں وہاں کی یاد نہیں اتی۔آئ مین فرینڈز وغیرہ۔وہ یونہی اس سے بات کرنے کو بولا۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے آتی تھی اب تو اتنے ماہ ہو گئے ہمیں یہاں آئے تو عادت ہو گئی ہے۔وہ چشمہ ٹھیک کرتے مسکراتے بولی۔

کیا تم واپس نہیں جانا چاہتی۔۔وہ بغور اسکا چہرہ دیکھتا بولا۔

نہیں وہاں میں اکیلی بور ہی ہوتی تھی۔بس فرینڈز کے ساتھ ہوتی تو اچھا لگتا نہیں تو پھر اکیلی۔لیکن مجھے یہاں سب کے ساتھ زیادہ اچھا لگتا۔وہ چہک کر بولی۔

اچھا کتنی فرینڈز تھیں تمہاری۔اسنے دلچسپی سے پوچھا۔

ہم چھ فرینڈز کا گروپ تھا۔

میں،ڈیزی،رینا، سمن،زونی،اور روحا۔وہ مسکراتے بولی۔

دوستوں کے زکر پر وہ اداس ہوئی تھی۔

زیان کو افسوس ہوا کہ اسنے کیوں انکاز کر کیا۔

اچھا چھوڑو انہیں میری فرینڈ بنو گی۔وہ اچانک بول اٹھا۔

بریرہ چونکی۔پھر قہقہ لگا کے ہس دی۔

ہاں مجھے یہ گرین آئیز والا دوست اچھا لگے گا۔وہ قہقہ لگاتے بولی۔

زیان نے اسے گھورا۔وہ پھر بھی ہستی رہی۔

یونی کے سامنے گاڑی روکتے وہ دونوں اکھٹے ہی اندر ائے۔

Posted On Kitab Nagri

بریرہ تھوڑا گھبرائی ہوئی سی تھی پہلا دن تھا اس لیے وہ کنفیوز تھی۔

زیان اور اسکا ڈیپارٹمنٹ سیم تھا وہ بھی زولوجی کا ہی سٹوڈنٹ تھا لیکن اسکا سمیسٹر تھری تھا اور بریرہ کا فرسٹ۔

فون دو اپنا۔۔اسکی کلاس کے سامنے رکتے سنجیدگی سے اسے دیکھتے کہا۔

وہ ناسمجھی سے اسے دیکھتے فون اسے دے گئی۔

مینے اپنا نمبر فیڈ کر دیا ہے کوئی ضرورت ہوئی تو مجھے کال کر لینا اینا رہ کا نمبر تو ہے نا تمہارے پاس۔۔نمبر سیو کرتے پوچھا۔

جی۔۔اسنے سر ہلا دیا۔

گڈ گرل اب جاؤ کوئی بھی پریشانی ہوئی تو بس ایک میسیج کر دینا ہمارا ڈیمارٹمنٹ سیم ہے بس سمیسٹر ہی چینج ہے۔

وہ ایک طائرانہ نگاہ روم کے اندر ڈالتے بولا۔

اتنے لڑکے تو نہیں تھے لیکن پھر بھی وہ اسے گھبرائی سی لگی۔

کیا آپ میرے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے۔۔وہ جانے لگا تو بریرہ نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

واٹ۔۔ اسکی بات پر اسے جھٹکا ہی تو لگا تھا۔

ہاں نا پلیز صرف فرسٹ لیکچر کے لیئے ہی مجھے بہت عجیب سا لگ رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میں یہاں کسی کو جانتی بھی نہیں۔وہ اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے معصومیت سے بولی۔

بریرہ دیکھو۔وہ ابھی کچھ کہتا کہ کچھ لڑکوں کا گروپ اسکے سامنے آکر کھڑا ہوا۔

اسنے نامحسوس انداز میں بریرہ کو اپنے پیچھے کیا۔

ائیبر واچکاتے آنے والے سے وجہ پوچھی۔

یہ نیو آنے والے جونئیرز کا روم ہے جہاں ہم لوگ آج ریگینگ کرنے والے ہیں۔

وہ اسکے پیچھے کھڑی بریرہ کو دیکھنے کی کوشش کرتا بولا۔

بریرہ اسکی ریگینگ والی بات پر زیان کا بازو تھامتے تھوڑا اوپر ہوئی۔

دیکھا اسی لیے کہہ رہی تھی میں مجھے اکیلا مت چھوڑیں۔وہ اسکے کان میں بولی تھی۔

رومی کی نظر اسکے آدھے چہرے پر پڑی۔لیکن اسی وقت زیان پیچھے مڑا تو وہ پھر سے چھپ گئی۔

خاموشی سے کھڑی رہو۔سختی سے اسے ٹوکا تو وہ اچھے بچوں کی طرح منہ پر انگلی رکھ گئی۔

دیکھو رومی یہاں آج نیو لڑکیاں بھی ہیں بہتر ہو گا کہ تم صرف لڑکوں کی ہی ریگینگ کرو۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

رومی نامی لڑکوں کا گروپ پوری یونی میں بدمعاشوں کے گروپ سے فیمس تھا۔

وہ لوگ یونی میں آئے روز کوئی نا کوئی ہنگامہ کرتے رہتے تھے وہ اونچے گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے اسلیے نا تو ڈین انہیں کچھ کہہ سکتا تھا اور باقی بھی انسے پنگا نہیں لیتے تھے سوائے زیان لوگوں گے۔

Posted On Kitab Nagri

زیان، ارحم، براق، میثم، کاشان اور انکے کچھ اور دوست تھے انکے ڈیپارٹمنٹ بے شک الگ تھے لیکن پوری یونی میں انکا گروپ بھی فینس تھا جو رومی لوگوں کے مقابلے پر آتا تھا اور انہیں روکنے کی جرات رکھتا تھا۔

رومی لوگ کافی بار انسے مار کھا چکے تھے اس لیے کم کم ہی پنگا لیتے تھے۔

تو ہم لوگ سینئیر ہیں ریگینگ ہی کریں گے عزت تھوڑی لوٹیں گے۔وہ اسے آنکھ مارتا بولا۔

اسکے پیچھے کھڑے لڑکے قہقہ لگا گئے۔

زیان نے شدید غصے سے مٹھیاں بھینچیں تھیں اگر بریرہ اسکے ساتھ نہیں ہوتی تو وہ اب تک اسکا منہ اچھے سے بند کروا دیتا لیکن وہ اسے پہلے ہی دن ڈرانا نہیں چاہتا تھا۔

عزت لوٹنے والی شکل بھی نہیں ہے تمہاری ایک لگاؤں گی نا تو ساری عزت باہر جائے گی تمہاری آیا بڑا عزت لوٹنے والا۔بریرہ اچانک اسکے بازو سے جھانکتے غصے سے بولی۔

زیان کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا وہیں سٹوڈنٹس رومی کی عزت افزائی پر قہقہ لگا گئے۔

رومی تو رومی زیان بھی اسکی جرات پر حیران تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بدر بھائی نے کہا تھا جب ہمارا محافظ ساتھ ہو تو کوئی بھی غلط بات بولیں تو چپ نہیں رہتے آگے سے منہ توڑ جواب دیتے ہیں۔وہ زیان کے دیکھنے پر معصومیت سے بولی۔

زیان کو اسکی اتنی گہری بات دل پہ لگی تھی۔

کیا وہ اسے اپنا محافظ سمجھ رہی تھی سوچتے اسکے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔

سن لیا۔۔زیان نے مڑتے رومی کو دیکھا۔

اب سیدھے سیدھے یہاں سے جاؤ گے یا پھر پچھلی بار کی طرح پٹ کے۔وہ اسے پچھلی بار کا واقعی یاد کرواتے بولا تو وہ غصے سے ایک نظر بریرہ کو دیکھتا اپنے گروپ کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔

دادی اماں ابھی تو بول دیا آئیندہ جب تک ضرورت نا ہو نہیں بولنا۔سنجیدگی سے مڑتے بریرہ کو دیکھتے کہا۔

اوکے۔۔وہ سر ہلا گئی۔

زیان نے کسی کو فون کیا تو اگلے پانچ منٹ میں دو لڑکیاں وہاں تھیں۔

ہائے زیان۔وہ دونوں بریرہ کو دیکھتے زیان سے بولیں۔

زیان نے سر کو خم دیتے دونوں کو دیکھا۔

یہ میری کزن ہے نیو ہے فرسٹ ڈے ہے کچھ دیر اسکے ساتھ رہنا جب تک کوئی فرینڈز نا بن جائیں۔کوی بھی پریشانی ہوئی تو تم دونوں کی خیر نہیں۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

نمرہ اور جیوریہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

وہ کب سے کسی لڑکی کو اتنی امپورٹنس دینے لگا۔

لیکن زیان آپ خود نہیں رہ سکتے میرے ساتھ۔وہ اترے چہرے سے اسے دیکھتے بولی۔

زیان خاموش ہو گیا اسے انکار کرنا اچھا نہیں لگا۔

صرف ایک لیکچر۔وہ کہتا ان دونوں کو اشارہ کرتا اسکا ہاتھ تھامتا روم میں چلا گیا۔

پیچھے وہ دونوں بے یقینی سے اسے دیکھتی رہ گئ۔

کیا یہ سچ میں زیان تھا۔

نمرہ نے بے یقنی سے پوچھا۔

پتہ نہیں۔دوسری بھی بے یقین تھی پھر کندھے اچکاتے اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئیں۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دوبارہ اسکی آنکھ کھلی تو دن کے دو ہو رہے تھے۔

انکا ریسیپشن دو دن بعد تھا اسلیے سب ریلیکس تھے۔

بھرپور انگڑائی لیتے گردن کو ادھر سے ادھر جھٹکا دیا۔

کمفرٹ پیچھے کرتے وہ جمائیاں روکتی آئینے کے سامنے آئ۔

Posted On Kitab Nagri

معمول کی طرح بکھرے بال اٹھاتے سمیٹتے آئینے کی طرف دیکھا۔

اگلے ہی پل دو سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا تھا۔

چہرہ بری طرح سے سرخ ہوا تیزی سے پلٹ کر روم کو دیکھا۔

وہ اکیلی تھی شکر کرتے کن اکھیوں سے خود کو دیکھا۔

حازق کی وائیٹ شرٹ جو اسکے گھٹنوں سے تھوڑی نیچے تک تھی اسمیں وہ بلکل چھپی ہوئ تھی۔

کھلی سی شرٹ جو کندھوں سے ڈھلکتی اسکی گردن اور کندھے پر حازق کی شدتوں کے نشان واضح کرتی اسے سرخ گلاب بنا گئ تھی۔

اسکے نچلے لب پر بھی اچھا خاصہ کٹ کا نشان تھا۔

وہ تھوڑا سا آگے ہوتے اپنے ہونٹ کے زخم کو دیکھنے لگی جب پیٹ پر کچھ ٹھنڈا سا محسوس ہوا۔

اسنے شرٹ کا سیکینڈ لاسٹ بٹن کھولتے دیکھا تو اپنے پیٹ پر چمکتی وہ ڈائمنڈ کی چین دیکھتے مبہوت ہوئ تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے یاد آیا صبح جب حازق نے اسے یہ چین پہنائی تھی۔

وہ وائیٹ ڈائیمنڈ کی چین جس پر چھوٹے چھوٹے سے گول ڈسک چارم لٹک رہے تھے۔

وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ ایزل خود حیران رہ گئ۔

اسکو گھماتے ایزل نے اسکا لاک دیکھنا چاہا لیکن وہ پرمانینٹ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

واٹ۔وہ شاک ہوئی۔

کیا اسکا دماغ گھوم گیا ہے۔میں کیا بتاؤں گی سب کو مجھے یہ رونمائی کا گفٹ ملا ہے۔

شرٹ سہی کرتے روہانسے ہوتے بڑبڑائی۔

نہیں ڈارلنگ وہ تو الگ ہے۔۔حازق کی آواز سنتے وہ اچھلی۔

تیزی سے پلٹ کر اسے دیکھنا چاہا لیکن اس سے زیادہ تیزی سے حازق کے ہاتھ اسکے پیٹ پر باندھے تھے۔

گڈ مارننگ مائی لیڈی۔۔اسکے بالوں میں گہری سانس کھینچتے کہا۔

وہ سر تا پاؤں سرخ پڑ گئی۔

کیا ہوا پسند نہیں ائی۔۔وہ آئینے میں اسکا چہرہ دیکھتا شرٹ کے اندر ہاتھ لیجاتے چین سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگا۔

ایزل کانپ اٹھی اسکا ہاتھ اپنی بیلی بٹن کے گرد محسوس کرتے۔

ا۔اچھی ہے۔۔حلق تر کرتے کہا۔

شا۔ور لینا۔اسکے ہاتھ کھولنے کی کوشش کرتے کسمساتے کہا۔

اچھا۔۔وہ اسکے گردن میں چہرہ چھپائے اسکی خوشبو میں گہری سانس کھینچنے لگا۔

م۔یر۔۔کسمساتے دور ہونا چاہا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے جھٹکے سے اسکا رخ پلٹا اسکے سمجھنے سے پہلے وہ اسکے ہونٹوں پر جھکتا پھر سے اسکی سانسیں لاک کر گیا۔

ایزل کی آنکھیں حد سے زیادہ پھیل گئیں۔

کیا ابھی تک اس جن کا دل نہیں بھرا ساری رات اسکی جان سولی پر لٹکانے کے بعد بھی۔

اسکے کالر کو جھٹکا دیتے اسے ہوش دلانا چاہا۔

حازق نے آنکھ کے اشارے سے اسے ساتھ دینے کا کہا۔

وہ بھانپ اڑاتے چہرے سے اسکی گردن میں بازو ڈالتے آنکھیں موند گئ۔

اسے رسپونس کر کے اپنی شامت نہیں بلوا سکتی تھی۔

حازق نے اسے گھورتے شدت سے اسکے سانس حلق سے کھینچی تو وہ نڈھال ہوتے گرنے کو تھی۔

روہانسے ہوتے اسے دیکھا۔

وہ اسکے روہانسے ہونے پر پھر سے شدت سے اسکی سانس کھینچتا پیچھا ہوا۔

اسکے اتنی شدت سے سانس کھینچنے پر ایزل کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھایا۔اگر حازق نے اسے نا پکڑا ہوتا تو وہ اب تک زمین بوس ہو چکی ہوتی۔

حازق اسکی نڈھال ہوتے حالت دیکھتے اسکا چہرہ اٹھاتے اسکے ہونٹ وا کرتے اسے سانس دینے لگا۔

وہ خفگی سے اسے دیکھتے سانس کھینچ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے وہ بے دردی سے ظلم کرتا تھا پھر مرحم رکھتا تھا۔

نروٹھے پن سے سوچتے اسے پیچھے کیا۔

حازق اسکا نروٹھا چہرہ دیکھتے مسکراہٹ دباتا پیچھے ہوا۔

ایزل تیزی سے واشروم کی طرف بھاگی تھی۔

وہ اسکی سپیڈ دیکھتے قہقہ لگا گیا۔

💞💞💞

میرے بغیر کیوں نیچے اگئ۔وہ اسے گھورتا بولا۔۔

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو وہ کمرے میں نہیں تھی۔جب وہ نیچے آیا تو زارا لوگ آئے ہوئے تھے۔

وہ روشانے اور زارا کے ساتھ ہی رہی تو اسے موقع نہیں ملا بات کرنے کا۔

ابھی سب لوگ کھانے میں مصروف ہوئے تو وہ اسے اشارہ کرتا روم میں چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وہ اسکے پیچھے آئ تو وہ اس سے پوچھنے لگا۔

آپ سو رہے تھے۔آہستہ سے کہا۔

تو اٹھا لیتی۔ویسے بھی رات ایسا تو کچھ نہیں ہوا کہ لیٹ تک سوتے۔وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتا شرارت سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

بلیو ڈریس میں وہ اسکے دل کے تار چھیڑ رہی تھیں۔

نور جھنپ گئ۔

ادھر آؤ۔لیپ ٹاپ رکھتے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا۔

کچھ کہنا ہے۔اسے اپنے قریب بیٹھاتے پوچھا۔

وہ تیزی سے سر ہلا گئ۔

بولو۔اسکے بال چہرے سے سمیٹتے کہا۔

وہ میں مامالوگوں کے ساتھ چلی جاؤں۔وہ لوگ کچھ دنوں تک واپس چلے جائیں گے۔میں کل آجاوں گی۔

نظریں اٹھاتے اسے دیکھتے آہستہ سے کہا۔

ہم تو اسمیں اتنا ڈرنے والی کیا بات ہے تم جب چاہے ان سے مل سکتی ہو۔اسکا گال سہلاتے محبت سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا آپ مجھے وہاں بھی انسے ملانے لے جائیں گے۔۔بے چینی سے پوچھا۔

ہم بلکل کیوں نہیں جب میرا بچہ چاہے گا تب۔اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا۔

نور کی آنکھیں بھر آئیں اتنی محبت پر۔

ایم سوری۔وہ نم لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

نور کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو۔وہ پریشان ہوا۔

آپ بہت اچھے ہیں ہبی میری ساری باتیں بنا کہے ہی سمجھ جاتے ہیں اور میں آپکو آپکا حق بھی نہیں دے پا رہی۔وہ اچانک پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

نور کیا کہہ رہی ہو مینے اپنی مرضی سے تمہیں وقت دیا ہے۔ مینے تو تم سے کوئ شکوہ نہیں کیا۔

کیا زارا ماما نے کچھ کہا ہے۔۔ اسے اچانک یاد آیا جب وہ کمرے میں آیا تھا تو زارا اسے ڈانٹ رہی تھی لیکن اسے دیکھتے خاموش ہو گئ۔

وہ روتے ہوئے سر ہلا گئ۔

ڈانٹا ہے ماما نے۔اسکا چہرہ صاف کرتے پوچھا۔

وہ منہ بگاڑتے زور و شور سے سر ہلا گئ۔

اے میرا بچہ۔کوئ بات نہیں ماما کی تھوڑی سی دانٹ سن لیتے ہیں۔میں تو نہیں کہہ رہا نا اپنے بچے سے کچھ۔اور مجھے کوئ شکایت بھی نہیں۔اسے خود سے لگاتے پیار سے کہا۔

آپ بہت اچھے ہیں ہبی۔وہ اسکے گرد بازو باندھتے رندھے لہجے میں بولی۔

براق ہس پڑا۔

چھ ماہ بعد برا بھی لگوں گا۔وہ معنی خیز لہجے میں بولا تو وہ سٹپٹاتے اس سے دور ہوئ تھی۔

وہ سب ڈھونڈ رہیں ہونگے آپ بھی آجائیں نیچے۔وہ جلدی سے کہتی باہر بھاگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

براق اسکی پتلی ہوئی حالت پر ہستا اسکے پیچھے ہی نیچے اگیا۔

💞💞💞

شاور لینے کے بعد اسے یاد آیا کپڑے تو ہیں ہی نہیں اسکے سوائے شادی کے لہنگے کے۔زار سا سر نکالتے باہر جھانکا وہ کمرے میں نہیں تھا۔ایزل نے شکر کیا۔

پھر جلدی جلدی سے باہر اتے کبڈ سے اسکے کپڑے نکالے اور تیار ہونے لگی۔

واؤلکنگ پریٹی۔۔خود کو دیکھتے کھکھلائی۔

حازق کی پلین بلیک شرٹ جو پہلی شرٹ کی طرح ہی اسے کافی کھلی تھی۔

لیکن اسنے بازو فولڈ کر لیے اور سارے بٹن بند کرنے سے وہ پہننے لائق ہو گئی تھی۔

شرٹ کے ساتھ حازق کا ٹراوزر جو اسنے تھوڑا سا کاٹ کے اپنے لائق بنایا تھا وہ پھر بھی بڑا تھا تو اسنے نیچے سے فولڈ کر لیا۔

بالوں کا ڈھیلا سا بن بنایا اور لپسٹک جو اسکے بیگ میں تھی وہ ہونٹوں پر لگاتے چیکس پر بھی لگالی۔

جس سے اسکا چہرہ گلابی گلابی ہو گیا۔

وہ کافی کیوٹ لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دو تین مرر سیلفیز لیتے مرحا کو بھیجیں پھر اپنی شال کندھوں پر ڈالتے باہر اگئ۔

حازق کو کچن میں دیکھتے وہ بھی کچن میں چل دی۔

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔چیئر پر بیٹھتے آہستہ سے کہا۔

ناشتہ ریڈی ہے سویٹ ہارٹ۔۔وہ بولتا جیسے ہی مڑا ایک پل کو ساکت ہوا تھا۔

ایزل فون پر جھکی مرحا کے ہوٹ ایموجیز والے میسیج دیکھتی مسکرا رہی تھی نظروں کی تپش پر چہرہ اٹھاتے اسے دیکھا۔

وہ بڑی فرصت سے اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

وہ میرے کپڑے نہیں تھے تو۔شال سہی کرتے کنفیوز ہوتے کہا۔

حازق سر ہلاتا اسکے قریب آیا تھوڑا سا اس پر جھکا تو ایزل پیچھے کو ہوئ۔

لکنگ ہوٹ جنگلی بلی۔۔اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ جھٹکے سے اسکی شال اتار گیا۔

ایزل منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

ابھی بھی شرم آرہی ہے تو کیا خیال ہے ایک بار پھر سے تمہاری شرم دور کر نا دوں۔۔اسے شال کی طرف ہاتھ بڑھاتے دیکھتے وہ آئبرو اچکاتا گھمبیرتا سے بولا۔

ایزل سٹپٹاتے ہاتھ پیچھے کر گئ۔

ناشتہ۔اسکے سینے پر انگلی رکھتے پیچھے کرنا چاہا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق اسکے تاثرات دیکھتا بامشکل قہقہ ضبط کرتا پیچھے ہو گیا۔

وہ جیسے ہی مڑا ایزل نے جلدی سے بال کھولتے آگے پیچھے پھیلائے۔

اسے حازق سے شرم آرہی تھی یہ بات اسے خود بھی حیران کر رہی تھی۔

حازق نے ٹیبل پر ناشتہ لگایا تو اپنا فیورٹ ناشتہ دیکھتے اسکی بھوک جاگ اٹھی۔

حازق چیئر کھینچتا اسکے برابر ابیٹھتا اچانک اسے چیئر سے اٹھاتا اپنی گود میں بٹھا گیا۔

وہ تو سمجھ ہی نہیں پائی کہ ہوا کیا ہے۔

میر ناشتہ کرنا ہے بھوک لگی ہے مینے رات کو بھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے جلدی سے معصوم سا منہ بناتے بولی۔

وہی کروا رہا ہوں جنگلی بلی۔ حازق ہستا اسکا ماتھا چوم گیا۔

ایزل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

ایسے مت دیکھو ناشتہ کرو۔ وہ اسے خود کو دیکھتا پا کر بولا۔

ا۔ایسے۔۔ گلابی چہرے سے اسے دیکھا۔

ہم ایسے ہی۔ کوئی پرابلم ہے تو میں خود کروادوں۔ اسکے چہرے پر بکھری لٹیں پیچھے کرتے بوجھل لہجے میں کہا۔

ایزل نفی میں سر ہلاتے ٹیبل کی طرف چہرہ کرتی جلدی جلدی ناشتہ کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے واقعی میں شدید بھوک لگی تھی۔

تمہیں نہیں کرنا۔اچانک اسے یاد آیاوہ بھی تو بھوکا ہے۔

نہیں میں بعد میں کروں گا تم کرو۔۔وہ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

ایزل کندھے اچکاتی اپنا ناشتہ کرنے لگی۔

💞💞💞

مینے کہا بھی تھا تمسے مت پہنو یہ ہیلز لیکن نہیں تم لڑکیوں کے لیئے فیشن ضروری ہے باقی ہر چیز جائے بھاڑ میں۔

وہ اسکے پیروں کی مالش کرتا ساتھ اسے سخت سناتا جارہا تھا۔

زمل شرافت سے بیٹھی ڈانٹ کھاتی رہی۔کیونکہ غلطی اسی کی تھی۔

وہ ڈیوٹی سے واپس آیا تو زمل میڈم کمرے میں زور وشور سے رونے میں مصروف تھی وجہ اسکے پاؤں بری طرح سے سوجن کا شکار تھے اور اسکی کمر میں بھی درد تھا کیونکہ کل اسنے ہیلز پہن رکھی تھیں۔

اسنے پانی تک نہیں پیا پہلے اسے میڈیسنز دیں اور اب اسکے پاؤں کی مالش کر رہا تھا۔

پین تو نہیں ہو رہا نا اب۔۔اچھی طرح سے مالش کرتے وہ ہاتھ دھو کر آیا تو اسے ہنوز وہیں بیٹھے دیکھ پوچھا۔

وہ نفی میں سر ہلا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

نیند آرہی ہے۔۔ معصومیت سے اسے دیکھتے کہا۔

آجاؤ۔اسے اپنے بازو پر لٹاتے وہ لائیٹس اوف کرتا اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔

آبان اسکے سینے پر ہاتھ سے زمل لکھتے آہستہ سے پکارا۔

ہمم۔۔وہ نیند میں جارہا تھا لیکن اسکی پکار پر آنکھیں کھول گیا۔

اگر میں ڈیلوری کے دوران مر گئ تو اپ۔

زمل۔۔

وہ اچانک سے بول اٹھی لیکن اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی آبان کی دھاڑ اسے چپ کروا گئ۔

کیا فضول سوچیں چل رہی ہیں تمہارے دماغ میں۔وہ لائیٹس اون کرتا اسے اپنے سامنے بٹھاتا شدید غصے سے بولا۔

زمل ڈبڈبائ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

آبان نے گہری سانس چھوڑی۔

کیوں الٹا سیدھا سوچتی رہتی ہو میری جان۔تمہاری پریگننسی میں تو کوئ پرابلم بھی نہیں ہے ڈاکٹر نے بتایا تو ہے سب ٹھیک ہے۔۔اسے اپنے سینے سے لگاتے محبت سے سمجھایا۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لیکن آبان مجھے بہت ڈر لگتا ہے نارمل ڈیلیوری میں بھی تو اکثر عورتیں مر جاتی ہیں نا۔ وہ جانے کن خدشات کا شکار تھی۔

ادھر دیکھو میری طرف ابھی وہ وقت دور ہے ابھی تو تمہارا سیکینڈ منتھ ہے تم خود کو سٹریس دے کر پہلے ہی کیوں پریشان کر رہی ہو۔ دعا کیا کرو سب کچھ ٹھیک سے ہو جائے الٹا سیدھا کیوں سوچتی ہو۔

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر تا نرمی سے اسے سمجھانے لگا۔

وہ کافی دیر روتی رہی۔ آبان نے اسے رونے دیا کہ اسے آج کل بہت موڈ سوینگز ہو رہے تھے کبھی بھی کسی بھی بات پر رونا شروع کر دیتی۔

روتے روتے وہ کچھ دیر بعد سو گئ۔

ابان اسے اپنے بازو پر لٹاتا لائیٹس اوف کرنے لگا جب اسکی نظر زمل کے موبائل پر پڑی۔

جہاں کسی سیریل کی ایپیسوڈ چل رہی تھی لیکن آواز بند تھی۔

اسنے فون اٹھاتے اپنے سامنے کیا تو وہاں لڑکی کے ڈیولری کی وجہ سے مرنے والی ایپی سوڈ چل رہی تھی۔ وہ شائید یہی دیکھ رہی تھی اور یونہی چلتا چھوڑ دیا تھا اسے اسی وجہ سے وہ الٹے سیدھے وہم پال رہی تھی۔

تاسف سے اسکی بند آنکھیں دیکھتے سوچا۔

پھر لائیٹس اوف کرتے اسے خود میں بھینچتے آنکھیں موند گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے صبح چار بجے پھر سے نکلنا تھا۔

💞💞💞

میر یہ سب کیا ہے۔۔ اسکی گردن میں سختی سے بازو باندھتے تھوک نگلتے پوچھا۔

شاور نہیں لینا تمہیں۔۔وہ اسکے چہرے کے تاثرات پر مسکراہٹ ضبط کرتا بولا۔

ن۔ نہیں۔لینا مینے صبح ہی تو لیا تھا رات میں کون شاور لیتا ہے۔وہ روہانسے ہوتے بولی۔

ناشتے کے بعد وہ اسے چھوڑتے خود کہیں جا چکا تھا۔وہ سارا دن گھر میں بور ہی ہوتی رہی۔

اب رات کو وہ واپس آیا تھا تو اسکے کے لیئے شاپنگ بھی کر لایا تھا۔

جب وہ چینج کرنے کے لیئے جانے لگی تو وہ بنا کچھ کہے اسے اٹھاتا دوسرے روم میں لے آیا جو لاک تھا۔

اور یہاں ایزل کے چودہ طبقے روشن ہوئے تھے۔

پورا روم گلابوں سے سجا ہوا تھا جو تھوڑی تھوڑے سے مرجھا گئے تھے وہ شائید کل کا ہی سجا ہوا تھا۔

لیکن وہ کمرے میں ٹھہرنے کی بجائے باتھ روم میں لے آیا جو کہ کمرے کی ہی طرح سجا تھا۔

باتھ ٹب میں گلاب اور کینڈلز سے ماحول کو رومانوی بنایا ہوا تھا۔

وہ اسکی گود سے نکلنے کو تیار نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شاور تو تمہیں لینا ہی نا اکھٹیں لے لیں گے تو ٹائم کم ویسٹ ہو گا۔

وہ گھمبیر تا سے کہتا اسے باتھ ٹب میں اتار گیا۔

وہ پل میں پانی میں بھیگ گئ۔گلاب کے پھول اسکے وجود سے چپک گئے۔

حازق اسکے ہوائیاں اڑا چہرہ دیکھتا باتھ ٹب کے کنارے گھٹنا ٹکا تا اس پر جھکا۔

ایزل سمٹ کر پیچھے ہوئ لیکن وہ اگلے ہی پل اسے بازو سے پکڑ کر کھینچتا اپنے مقابل لے ایا۔

تمہیں مجھ سے ان رومینٹیک ہونے کی بہت شکایت ہوتی تھی نا تو سوچا اب ختم کر دوں تمہاری شکایت۔

وہ دلفریب انداز میں کہتا اسکا جبڑا تھامتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

ایزل نے سہارے کے لیئے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھے۔

وہ اسکے دونوں ہونٹوں سے بری طرح لپٹا تھا کہ وہ سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی۔

م۔میر۔اسکی سسکی حازق کے ہونٹوں میں ہی دب چکی تھی۔

وہ اپنے ہونٹوں سے اسکے ہونٹوں وا کرتا اسکی گردن میں ہاتھ لپیٹتا اسکی سانس حلق سے کھینچ گیا۔

ایزل نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ٹس سے مس نا ہوا۔

اسے پیچھے نا ہوتے دیکھ اپنا سر پیچھے کیا لیکن حازق نے اسکا نچلہ لب دانتوں تلے دباتے سرخ آنکھوں سے اسے گھورا۔

وہ اتنی ہی تیزی سے واپس اس سے آ کر لپٹی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق اس پر یونہی جھکے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا ایک جھٹکے میں اتار پھینکتا اسکے ساتھ ٹب میں گرا تھا

--

وہ چیختی سختی سے اسکے سینے میں سمائی یوں اچانک اسکا اپنے ساتھ گرنا ایزل کو ڈرا گیا تھا۔

حازق کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

ابھی تو مینے کچھ کیا بھی نہیں جنگلی بلی ابھی کیوں چیخ چیخ کے دیواریں ہلا رہی ہو۔

وہ پلٹ کر اسے ٹب میں لٹاتا اس پر سایہ کرتا معنی خیز لہجے میں بولا۔

ایزل نے کانپتے وجود سے اسے دیکھا۔

ٹب کا ٹھنڈا پانی اسے کانپنے کا مجبور کر گیا تھا۔بارش کی وجہ سے موسم ٹھنڈا سا تھا ایسے میں یخ ٹھنڈے میں ٹہرنا کسی کو بھی کپکپا سکتا تھا۔

میر مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔کپکپاتے لبوں سے کہتے وہ اسکے سینے سے چپکی۔

کچھ دیر تک گرمی بھی لگے گی۔وہ گھمبیرتا سے کہتا اسکا چہرہ اوپر کرتا ہونٹوں پر جھک گیا۔

ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈالتے اسے خود میں بھینچا جبکہ دوسرا ہاتھ اسکے وجود پر اپنی شرٹ کے بٹنوں سے الجھا تھا۔

اسکے مخملی وجود پر گلاب کے پھولوں کی مہک اور نرماہٹ اسے مدہوش ہو گئ تھیں۔

وہ شدت سے اسکے ہونٹ جکڑتا اسکی سانسیں خود میں اتارنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل اسکی گردن میں بازو ڈالتے اسکی سلگھتی سانسیں شدت سے خود میں اترتی محسوس کرنے لگی۔

کچھ دیر تک اسکے نڈھال کرنے کے بعد وہ اسکے ہونٹوں کو چھوڑتا گردن پر جھکا۔

ایک جھٹکے سے اسکے وجود سے شرٹ الگ کرتے وہ خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھتا شدت سے خود میں بھینچ گیا۔

ایزل شرم سے سرخ پڑتی آنکھیں مینچتے اس جنونی انسان کی شدتیں برداشت کرنے نڈھال ہو گئ۔

وہ اسکے کندھے گردن، بازو پیٹ پر اپنی شدتیں لٹاتا اسے سسکنے پر مجبور کر گیا۔

واقعی اسکے کہے مطابق اب ایزل کو ٹھنڈ نہیں لگ رہی تھی اسکے پر تپش ہونٹوں کا لمس اسے اندر تک جھلسائے دے رہا تھا۔

حازق مدہوش ہوتا اسکے ہونٹوں پر جھکتا اسکی سسکیوں کا گلا گھونٹا اسے خود میں سماتا چلا گیا۔

ایزل اسکے بھاری وجود تلے پھڑ پھڑا بھی نا سکی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

بدر میں آپسے کہہ رہی ہوں شرافت سے پیچھے ہو جائیں تیار ہونے دیں مجھے۔۔وہ کسمساتے اپنی گردن سے اسکا چہرہ نکلاتے وارن کرنے کے انداز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

پسوناب تو مجھے پرمٹ مل چکا ہے آپکو ہر لمحہ تنگ کرنے کا ابھی بھی یہ پابندیاں کیوں۔۔وہ اسکی گردن پر جا بجا لب رکھتا گھمبیر تا سے بولا۔

مرحا نے اسکے پیٹ پر کہنی مارتے پیچھے کیا۔

وہ بلبلا کر پیچھے ہوا۔

ظالم بیوی۔۔اسے گھورتے بڑبڑایا۔

پرسوں رات سے اپ نے میری جان ہلکان کی ہوئی ہے میں آپکو بتا رہی ہوں اب خبر دار جو آپ میرے قریب بھی آئے تو۔وہ برش ٹیبل پر پٹکتے بولی۔

یہ دیکھیں کیا حال کیا ہے آپ نے میری گردن کا۔اپنی گردن پر سرخ نشان دیکھتے وہ روہانسی ہو گئ۔

بدر نے نچلہ لب دباتے اسکی گردن کو بغور دیکھا۔

جہاں اسکی شدتوں کے سرخ نشان جبکہ شہ رگ پر دانتوں کے نشان بھی واضح تھے۔

وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی پچھلی دو راتوں سے اسنے اپنی شدتوں سے اس بے چاری کو بوکھلا دیا تھا۔

مسکراہٹ دباتے وہ اسکے قریب ہوا۔

کوئی کچھ بھی نہیں کہے گا بیوی جان سب کو پتہ ہے کہ نئی نئی شادی ہوئی ہے۔۔وہ اسے آنکھ ونک کرتا اسکے ہاتھ سے برش لیتا اسکے بال سلجھانے لگا۔

مرحا سٹپٹاتے نظریں چرا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

کل کا پورا دن ان دونوں نے ساتھ گزارا تھا اور آج وہ لوگ صبح صبح ہی شاہ ولا جا رہے تھے کیونکہ شام میں انکا ریسیپشن تھا۔

کیسی لگ رہی ہوں۔مکمل تیار ہوتے اسنے گھومتے بدر کو دیکھتے پوچھا۔

بدر نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

وائیٹ کلر کی گھیرے دار فراق جس پر ہلکا سا کام ہوا تھا۔اسکی سفید گلابی رنگت پر جچ رہی تھی۔

جیولری کے نام پہ بدر کی دی گئ وہی چین پہنی ہوئ تھی جبکہ میک اپ میں اسنے بس لپسٹک لگائ تھی کیونکہ شام میں پھر سے برائیڈل میک اپ ہونا تھا اسلیے اسنے میک اپ نہیں کیا۔

میری اور صرف میری لگ رہی ہیں۔۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے گھمبیرتا سے کہا۔

اتنی پیاری کیوں ہیں آپ یار دن بہ دن صرف آپ ہی آپ ہوتی جا رہی ہیں کچھ تو مجھے میرا رہنے دیں پسونا۔۔اسکے لبوں کو ہولے سے چومتے وہ جیسے بے بسی سے بولا۔

مرحا کا چہرہ گلابی ہوا۔۔

شرمیلی مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ اسے پیچھے کرتی ڈوپٹہ اوڑھنے لگی۔

چلیں۔۔مسکراتے اسکی طرف دیکھا۔

بدر محبت سے اسے دیکھتا اسکے قریب ہوا پھر والٹ سے پیسے نکالتے اسکے سر پر سے وارے۔

چلیں۔۔اسکے سر پہ ڈوپٹہ دیتے اسکا ماتھا چومتے وہ اسکا ہاتھ تھامتے باہر لے آیا۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا خود پر رشک کرتی لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسکے ہمقدم ہو گئ۔

💞💞💞

ایک بار پھر سے سب جمع تھے۔کیونکہ آج انکا ریسیپشن تھا۔

جس سے وہ لوگ کچھ دیر پہلے ہی فارغ ہوئے تھے۔

آہان شان لوگ کل جانے والے تھے اس لیے وہ لوگ ہانم اور داؤد کے ساتھ محفل جمائے بیٹھے تھے۔

بدر بھائ پچھلی بار جب اپنے قوالی نائیٹ پہ وہ سونگ گنگنایا تھا سب لوگ آپکی آواز کے سحر میں جکڑ گئے تھے۔

ہم چاہتے ہیں آج آپ مرحا آپی کے لئیے کچھ گنگنائیں۔۔ایزل کو جانے کیا سوجھی وہ داؤد سے باتیں کرتے بدر سے اونچی آواز میں بولی۔

مرحا نے اسے گھورا تو وہ آنکھ ونک کر گئ۔

وہ مسکراہٹ دباتے بدر کو دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

بیس بدر بھائ سنا دیں کچھ آپکی آواز بہت پیاری ہے۔۔سب لوگ کہنے لگے تو وہ مان گیا۔

کھنکھارتے اسنے چمکتی نظروں سے مرحا کو دیکھا ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکے لب ہلے۔

سجدے کیے ہیں لاکھوں

Posted On Kitab Nagri

لاکھوں دعائیں مانگی

پایا ہے مینے پھر تجھے

وہ والہانہ نظروں سے اسے دیکھتا گنگنایا۔

مرحا کے عارض گلابی ہوئی وہ نظریں چرا گئی۔

اہم اہم۔ ایزل نے اسے کندھا مارا۔ وہ اسے گھورتے اپنا کندھا سہلانے لگی۔۔

داؤد نے بے ساختہ ہانم کو دیکھا۔ اسنے بھی تو بچپن سے اسے چاہا تھا۔ کتنی منتوں اور دعاوں کے بعد تو وہ اسے ملی تھی۔

اسکے مسکراتے چہرے کو دیکھتے سوچا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چاہت کی تیری مینے

حق میں ہوائیں مانگیں

پایا ہے مینے پھر تجھے

تجھ سے ہی دل یہ بہلا

تو کیسے کلما پہلا

Posted On Kitab Nagri

چاہوں نا پھر میں کیوں تجھے

اسکی پر سوز آواز ہر طرف گونجتی اپنا سحر بکھیر رہی تھی سب مبہوت سے اسے سن رہے تھے۔

جس پل نا چاہا تجھ کو
اس پل سزائیں مانگی
پایا ہے مینے پھر تجھے
اوو
سجدے کیے ہیں لاکھوں
لاکھوں دعائیں مانگیں
پایا ہے مینے پھر تجھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی زبان سے کہا گیا ایک ایک لفظ اسکے جزبات کی عکاسی کر رہا تھا۔
یہ تو بدر اور مرحا ہی جانتے تھے کہ اسنے کتنی مشکلوں سے اسے پایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری آواز میں واقعی جادو ہے۔سب نے سچے دل سے اسکی تعریف کی تھی جسے وہ سر کو خم دیتا وصول کر رہا تھا۔

اسکی نیلی آنکھوں میں جزبات کا ایسا سمندر تھا کہ مرحا کی آنکھیں احساس تشکر سے نم ہوئ تھیں۔

شکر تھا کہ بدر اور مہر نے عین وقت پر اسے کوئ غلط فیصلہ لینے پر روک دیا تھا۔

کہاں گم ہو گئ۔ایزل نے اسکا کندھا ہلایا۔

کہیں نہیں یہی ہوں۔۔تو مجھے بتا حازق نے کیا دیا منہ دکھائ میں تجھے اسکے علاوہ۔۔وہ اسکے نچلے لب کے زخم کو دیکھتے شرارت سے بولی۔

حتیٰ کے ایزل نے لسپٹک سے اچھے سے اسے کور کیا تھا لیکن اس وقت اسکی لپسٹک بہت لائیٹ ہو گئ تھی کیونکہ وہ یہاں بیٹھی مسلسل کچھ نا کچھ کھائے جا رہی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دکھانے والی چیز نہیں۔وہ سرخ ہوتے چہرے کے باجود اسے آنکھ مارتے بے باکی سے بولی۔

مرحا کا مدھم قہقہ گونجا۔

مجھے پھر بھی دیکھنا ہے۔وہ اسکے کان میں جھکتے بولی۔

بے شرم نند۔۔ایزل نے مسکراہٹ دبائ۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں بے شرم بیستی۔مرحانے اسی کے انداز میں آنکھ ماری۔

یہاں نہیں کمرے میں دکھاؤں گی ابھی کے لیئے یہ دیکھ۔وہ بھی سرگوشی کے انداز میں کہتی اسے ہاتھ میں پہنا بریسلیٹ دکھا گئ۔

جو صبح آنے سے پہلے حازق نے اسے پہنایا تھا۔

ماشاءاللہ بہت پیارا ہے۔۔مرحا ستائش سے اس بلیک نگوں والے بریسلیٹ کو دیکھتے بولی۔

تجھے کیا دیا بدر بھائ نے۔۔؟یا صرف ان نشانوں پر ٹرخایا۔۔

وہ آنکھیں پٹپٹاتے اسکے گردن پر بنے سرخ نشانوں کی طرف اشارہ کرتے بولی۔

مرحانے سٹپٹاتے ڈوپٹہ ٹھیک کیا تھا۔پھر دونوں کا مدھم قہقہ گونجا۔

وہ دونوں بچپن سے ہی ایسی تھیں۔

ہر ایک بات ایک دوسرے سے شئیر کرنے والی۔ایک دوسرے کو چھیڑنے والی پریشانی میں غم میں، خوشی میں ایک دورسے کے ساتھ ہر پل کھڑی رہنے والیں۔

اسی لیے تو دونوں کو آج تک بہن کی کمی کا احساس نہیں ہوا تھا۔

اور دونوں ہی جانتی تھیں کہ وہ دونوں کتنی بے باک تھیں۔

دیکھ لے اللہ نے ہمیں شوہر بھی دیئے تو دونوں فوجی جسکا ہمیں شوق تھا۔وہ مرحا کی گردن میں بازو ڈالتے اسکے گال کو لبوں سے چھوتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

مرحانے اسے گھورا۔

ایزل کو ہمیشہ اس پر بے وقت ایسا پیار آتا رہتا تھا۔

میرا کیا قصور ہے اب تو خود ہی سیب کی طرح لال ہو گی تو۔وہ اسے سرخ ہوتے پھر سے اسکا گال چومتے بولی۔

مرحانے اسے دھکا دیتے پیچھے کیا تھا۔

وہ رہا تیرا شوہر جا کے اسکے گال چوم۔وہ اسے حازق کی طرف اشارہ کرتی ہانم کے ساتھ بیٹھ گئ۔

ایزل کی نظریں بے ساختہ اسکی طرف گئیں۔وہ کافی دیر سے خود پر نظروں کی تپش محسوس کر رہی تھی۔

اسنے جیسے ہی سامنے دیکھا۔ہیزل آنکھیں بھوری آنکھوں سے ٹکرائی جنمیں شدید سرخی نمایا تھی۔

وہ یقیناً اسے مرحا کو ہگ کرتے اور کس کرتے دیکھ چکا تھا۔

تھوک نگلتے وہ تیزی سے اٹھتے مہر کی اوٹ میں ہوئی۔۔۔

کیا ہوا اب ڈر لگ رہا ہے۔مہر مسکراہٹ دباتے سرگوشی میں بولی۔

اپھو۔ایزل نے روہانسے ہوتے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

کس نے کہا تھا مرحا سے چپکو۔کوئی بات نئی اب کمرے میں جا کے ایک کس اسے بھی کر دینا مان جائے گا۔مہر اسکا گلابی چہرہ دیکھتے اسکا ماتھا چومتے شرارت سے بولی۔

ایک کس سے مان ہی نا جائے آپکا بیٹا۔اسکی جنون خیزیاں یاد کرتے سوچا۔

وہ لوگ رات کافی دیر تک محفل جمائے بیٹھے رہے پھر نیند سے بے حال ہوتے اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھے تھے لیکن لڑکیوں کا ابھی بھی کوئی ارادہ نہیں تھا۔وہ لوگ ابھی بھی وہیں بیٹھی تھیں۔

حازق کی کاٹ دار نظروں کو خود پر محسوس کرتے ہوئے بھی وہ ڈھیٹ بنی وہیں بیٹھی رہی لیکن جانتی نہیں تھی اسکا بدلہ وہ کیسے لے گا اس سے۔

مرحا بھی بدر کی لاکھ اشارے کرتی نظروں کو اگنور کرتے ہانم سے باتوں میں مگن ہو گئی۔

جبکہ ساحل رمشاء کو یہاں چھوڑتے صبح سے ہی غائب تھا اسلیے وہ سکون میں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

میں سب کو بہت مس کروں گی بابا۔وہ وجدان کے سینے سے لگی رندھے لہجے میں بولی۔

صبح ہی صبح سب لوگ انہیں سی اوف کرنے آئے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

نور اور روشانے مسلسل رو رہی تھیں تو وہیں آج ہانم بھی خود کو رونے سے باز نا رکھ سکی۔

ہانی میری گڑیا ایک نا ایک دن تو بیٹیوں کو دور جانا ہی ہوتا ہے اور تم سمجھ لو تمہاری رخصتی آج ہی ہو رہی ہے۔ اور تم کونسا ملک سے باہر جا رہی ہو ہم اتے رہیں گے ملنے تم سے۔ بیٹی کی جدائی وجدان کو بھی اداس کر رہی تھی لیکن وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتے تھے اسلیے پیار سے اسے سمجھانے لگے۔

بابا مت جائیں یا پھر مجھے بھی ساتھ لے جائیں۔ نور زار و قطار روتے آہان شاہ کے سینے سے لگے بولی تھی۔

آہان شاہ ہس دیئے۔

بیٹیوں کو ساری زندگی ساتھ تھوڑی رکھا جاتا ہے۔ وہ اسکا سر چومتے بولے۔

بس بھی کرو نور تم تو ایسے رو رہی ہو جیسے خدانخواستہ یہ لوگ تمہیں کسی جنگل میں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ تم تو پھر بھی ہم سب کے بیچ رہو گی جبکہ ایزل اور مرحا کو دیکھو وہ دونوں تو اکیلی سب سے دور جا رہی ہیں پھر بھی ایسے نہیں رو رہی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جب تم چاہو گی ہم ملنے جائیں گے نا اب شاباش رونا بند کرو۔ دانین نے سختی سے اسے ڈانٹا۔

وہ کل سے رو رہی تھی اس وقت اسے سختی سے ہی سہی چپ کروانا زیادہ بہتر لگا۔

وہ دانین کے سخت لہجے پر سہم کر خاموش ہو گئ۔

بدر اور حازق نے بھی آج صبح ہی سب پہ بم پھوڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے تو پاکستانی آرمی کا ہیڈ کوارٹر GHQ راولپنڈی میں ہی ہے لیکن ان دونوں کی پوسٹنگ الگ الگ جگہ پہ ہو چکی تھی۔

حازق کی پوسٹنگ کشمیر جبکہ بدر کی پوسٹنگ بنوں جو پاکستان کے جنوبی خیبر پختونخواہ میں دریائے کرم پر واقع ہے۔وہاں ہوئی تھی۔

دانین کے کہنے پر سب کی نظریں ان دونوں پر گئی تھیں۔

ایزل کا چہرہ سپاٹ تھا جبکہ مرحا کا چہرہ بھی سنجیدہ تھا دونوں کی آنکھیں سرخ تھیں لیکن رو نہیں رہی تھیں یقیناً وہ دونوں اکیلے میں خوب رو چکی تھیں۔

حازق اسکی سرخ آنکھیں دیکھتا لب بھنچ گیا۔

وہ صبح سے اس سے ناراض تھی بات کرنا تو دور وہ اسے دیکھ تک نہیں رہی تھی۔

اسکا اکیلے جانا وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی اور اسے اکیلے یہاں چھوڑنا وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

لب بھینچتے وہ داؤد کی طرف متوجہ ہو گیا۔

وہ لوگ سب سے ملتے ملتان کے لئیے روانہ ہوئے تھے۔

مام ہمیں بھی نکلنا چاہئے پہنچتے ہوئے کافی وقت لگ جائے گا۔

حازق نے سنجیدگی سے کہا تو سب کے چہروں پر اداسی چھلکی تھی۔

بدر لوگوں نے کچھ دن بعد جانا تھا لیکن حازق کو آج ہی آنے کے اڈرز دیئے گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اپھو آپکا بیٹا بہت برا ہے۔۔ہچکی لیتے کہا۔

مہر کو خود رونا آرہا ہے تھا پہلی بار ایزل گھر سے باہر جارہی تھی اور اوپر سے جب سے حازق کا آرمی میں ہونے کا پتہ چلا تھا دل کو دھڑکا ہی لگا رہتا تھا۔

برا نہیں ہے تھوڑا سا ٹیڑھا ہے لیکن تم سیدھا کر لینا آخر کو تم بھی اسکی ٹیڑھی پسلی سے بنی ہو۔

اسے خود میں بھینچتے آہستہ سے کہا۔

وہ روتے ہوئے ہس دی۔

پھر دور کھڑی زرنور سے ملنے لگی۔

اب آپکو بیٹی کی قدر ہو گی۔اس سے ملتے خفگی سے کہا۔

زرنور نم آنکھوں سے اسے دیکھتے مسکرا دی۔

پہلے نہیں تھی کیا۔اسکا ماتھا چومتے ڈپٹا۔

پھر باری باری سب سے ملی۔

مرحا آپی نے کہا تھا اب وہ چلی جائیں گی تو آپ ہو نگی لیکن اب آپ بھی جارہی ہیں۔وہ میثم سے ملی تو وہ شکوہ کناہ لہجے میں کہتا خفگی سے رخ موڑ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اوئے دو فٹ کے چوزے میرے سامنے یہ خفگیاں نا دکھائو۔ یہ سب تمہارے بھائی کے کارنامے ہیں اور تم فکر کیوں کرتے ہو میں کونسا ہمیشہ کے لیئے جا رہی ہوں بہت جلدی واپس بھی تو آنا ہے۔۔وہ اسے کالر سے پکڑتے اپنے ظرف کھینچتے رعب سے بولی۔

اسکے رعب جمانے والی حرکت پر سب کے لبوں پر مسکراہٹ چھا گئی۔

پھر واپس آ کے تمہارے لیے پیاری سی دلہن اور اپنے لیے معصوم سی دیورانی ڈھونڈھوں گی تا کے تمہاری تنہائی ختم ہو جائے۔

اسکے بال بگاڑتے شرارت سے کہا۔

میثم جھنپ گیا۔۔

ہاہاہا دیکھو تو یہ شرماتا بھی ہے۔وہ بے ساختہ اسکا گال کھینچتے قہقہ لگا گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

خیال رکھنا اور کوئی بھی پریشانی ہوئی تو یاد رکھنا چھپانے سے نہیں بلکہ ڈسکس کرنے سے جائے گی۔مرحا کا ماتھا چومتے حازق نے تنبیہ کی۔

وہ سر ہلا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اجازت دیں ماما۔باقی سب سے ملتے وہ مہر کے پاس آتے بولا۔

اللہ کے امان میں میری جان۔اپنی آنکھوں میں اترتی نمی بامشکل اندر دھکیلتے اسکا ماتھا چومتے وہ دعائیں پڑھتے اس پہ پھونکنے لگی۔

آپ دعا کیجئے گا جب تک آپکی دعا ساتھ ہے کوئ بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا میرا۔اسکی ہتھیلیاں چومتے وہ محبت سے کہتا اسے خود سے لگاتا اسکا ماتھا چوم گیا۔

پھر مرتسم سے ملتے وہ سامان گاڑی میں رکھوانے لگا۔

ایزل بھی باقی سب سے ملتے خدا حافظ کہتے گاڑی میں بیٹھ گئ۔

ایک آخری نگاہ سب پر ڈالتے وہ گاڑی شاہ ولا کی حدود سے نکالتا چلا گیا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایزل میرا دماغ خراب مت کرو اور چپ چاپ باہر آؤ۔

حازق سرد نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

تم بھی میرا دماغ خراب مت کرو مینے کہانا میں نہیں آؤں گی تو نہیں آؤں گی۔نہیں کھانا ہے مجھے کچھ بھی۔وہ سپاٹ لہجے میں بولتی ٹھک سے گاڑی کا دروازہ بند کر گئ۔

Posted On Kitab Nagri

فائن میں بھی دیکھتا ہوں کیسے نہیں کھاتی تم۔ سرد لہجے میں کہتا وہ ریسٹورنٹ کی طرف بڑھ گیا۔

ایزل نے کن اکھیوں سے اسکی پشت دیکھی تھی۔

وہ لوگ راستے میں ایک ریسٹورنٹ رکے تھے کھانے کے لئیے لیکن ایزل نے سختی سے کھانے سے انکار کر دیا۔

مہر نے اسے بتایا تھا کہ اسنے صبح کا ناشتہ بھی نہیں کیا اور اب شام ہونے والی تھی وہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ بھوک کی کتنی کچی ہے اب صرف اس سے ضد میں وہ کھانا نہیں کھا رہی تھی۔ اور ویسے بھی زیادہ دیر تک بھوکے رہنے سے ایزل کا بی پی بہت جلدی شوٹ کر جاتا تھا وہ اس بات سے انجان نہیں تھا۔

راستے میں بھی اسنے کوئی بات نہیں کی۔ حازق نے اسکے لئیے چپس، چاکلیٹس لے رکھی تھیں جسے اسنے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔

وہ کچھ دیر بعد واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں برگر اور فرائیز تھے۔

گرما گرم برگر اور فرائیز دیکھتے ایزل کے منہ میں پانی آگیا بھوک تو اسے زور و شور سے لگی تھی لیکن آنا بھی تو دکھانی تھی۔

سپاٹ چہرہ کیے وہ باہر دیکھنے لگی۔

حازق ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا سامان اسکی گود میں رکھ گیا۔

کھالو ایزل۔ نرمی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن ایزل نے وہ اٹھاتے سامنے رکھ دیئے بغیر اسے دیکھے۔

وہ لب بھینچتے گاڑی کی سپیڈ تیز کر گیا۔

کافی آگے جاتے اسکے ایک سنسان سڑک پر گاڑی روکی گاڑی کے شیشے بند کرتے اسنے ایزل کو دیکھا۔

وہ گاڑی روکنے پر چونکی تھی لیکن کچھ بولی نہیں۔

تو تم نہیں کھاؤ گئ۔۔بازو سے پکڑتے اسکا رخ اپنی طرف کرتے پوچھا۔

نہیں۔وہ سپاٹ لہجے میں کہتی اپنا بازو چھڑوانے لگی۔

لیکن اگلے ہی پل حازق اسکے بازو کو جھٹکا دیتا اور قریب کرتا اپنی گود میں بٹھا گیا۔

وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔

یہ کیا بدتمیزی ہے ہم سڑک ہیں تمہارا بیڈ روم نہیں ہے یہ۔وہ اٹھنے کی کوشش کرتی غرائی تھی۔

خاموشی سے بیٹھی رہو۔وہ دھاڑا تھا۔

اسکی دھاڑ سے کانپتے ایزل کی مزاحمت رک گئ۔

وہ نم شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھتے چہرہ موڑ گئ۔

حازق برگر کھولتا اسکے سامنے کر گیا۔

کھاو۔سرد لہجے میں کہا۔

ایزل چہرہ موڑے باہر دیکھتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل میر اضبط مت آزماؤ مینے کہا کھاؤ تمہارابی۔پی لو ہو جائے گا۔۔اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے سنجید گی سے کہا۔

بی۔پی ہی لو ہو گا مروں گی نہیں۔۔وہ تلخی سے کہتی اسکا ہاتھ ہٹا گئ۔

حازق نے اسکا جبڑہ پکڑتے اپنی طرف چہرہ کیا اسکی نم آنکھیں دیکھتا وہ برگر کی بائیٹ لیتا بغیر چبائے اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

ایزل کو بلکل توقع نہیں تھی کہ وہ بیچ سڑک پر ایسی کوئ حرکت کرے گا۔

اسے اپنے منہ میں برگر کا وہی نوالہ محسوس ہوا۔حازق تب تک جھکا رہا جب تک وہ پورا نوالہ حلق میں نا اتار گئ۔

اب بولو کھاؤ گئ یا ایسے ہی کھلاوں۔اسکی ہونٹوں کی نمی چراتے ائیبرو اچکاتے پوچھا۔

ایزل کی آنکھوں سے آنسو پھسلتے عارض پر گرے تھے جنہیں وہ سختی سے رگڑ گئ۔

اسکے ہاتھ سے برگر لیتے وہ چھوٹے چھوٹے بائیٹ لیتے کھانے لگی۔

حازق نے لب بھینچتے اسکی حرکت دیکھی تھی۔

آنسوں کی وجہ سے نوالہ بامشکل حلق میں اتر رہا تھا۔

ابھی اسنے آدھا بھی نہیں کھایا تھا کہ حازق اسکے ہاتھ لیتا سامنے ڈیش بورڈ پر رکھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ کیا چاہتی ہو وہیں چھوڑ آتا تمہیں۔۔ پانی کی بوتل اسکے منہ سے لگاتے سنجیدگی سے پوچھا۔

میں کیا چاہتی ہوں وہ امپورٹنٹ کہاں ہے تمہارے لیے تم جو چاہے مرضی کرو میں تو کٹ پتلی ہوں جو تمہارے اشاروں پر ناچتی ہوں۔وہ تلخی سے کہتی اسکا ہاتھ اپنے رخسار سے جھٹک گئ۔

کیا مطلب ہے اس بکواس کا۔وہ اسکے ہاتھ جھٹکنے پر غراتا اسکا جبڑا دبوچ گیا۔

وہی جو تم سمجھنا نہیں چاہتے۔

آج ہماری شادی کا تیسرا دن ہے حازق۔ایک عام لڑکی کی طرح میرے بھی بہت سارے ارمان، خواہشات تھیں جنہیں مار کر تمہارے ساتھ اگئ۔وہ بھی جواباً دھاڑی تھی۔

میں بھی ہوسپٹل میں جوب کرتی تھی مینے تم سے کہا تھا مجھے کچھ دن دو میں بعد میں آجاؤں گی سب کچھ سیٹل کر کے لیکن نہیں تمہیں تو آج ہی آنا تھا اور مجھے بھی لانا تھا۔

وہ رندھے لہجے میں کہتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

حازق گہری سانس چھوڑتے اسے خود میں بھینچ گیا۔

ایزل ٹھیک کہہ رہی تھی کوئ بھی لڑکی شادی کے تیسرے دن اپنے شوہر سے یہ اسپیکٹ نہیں کرے گی۔

Posted On Kitab Nagri

میں جانتا ہوں جو کچھ بھی ہوا بہت جلدی میں ہوا لیکن جنگلی بلی تم بھی حالات کو سمجھو میری جوب ہی ایسی ہے میں کیا کر سکتا ہوں۔اور جہاں تک ہے بات تمہیں وہاں چھوڑنے کی وہ میں نہیں کر سکتا تھا۔

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر تا نرمی سے بول رہا تھا۔

میں تو ہر پل تمہیں اپنی نظروں کے سامنے چاہتا ہوں۔تم نہیں جانتی کیا تم سانس بن کر میرے وجود میں دوڑتی ہو اسی لیے تو ہر پل تمہاری سانسوں میں سانس لینا چاہتا ہوں تو کیسے تمہیں چھوڑ آتا وہاں۔۔

اسکے لب ہولے سے چومتے گھمبیر تا سے کہا۔

ایزل سانس روکے اسے دیکھنے لگی۔

اور رہی بات شادی کے تیسرے دن کی تو اچھا ہی ہے نا ہمارا ہنی مون ہو گیا اب ہمیں کوئ بھی ڈسٹرب کرنے والا نہیں ہو گا میں تم اور یہ بہکتی سانسیں۔۔وہ نشیلی بھوری آنکھوں سے اسے دیکھتا اسکی گردن پہ جھکتا گہری سانس کھینچ گیا۔

ایزل کا چہرہ سرخ ہوا۔

تمہیں تو خوش ہونا چاہیے تمہارا شوہر ایک پل کو بھی تمہارے بغیر سانس نہیں لیتا ہر وقت تمہارے پاس تمہاری مٹھی میں ہے۔۔

اسکی شہ رگ سہلاتے وہ خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

ایزل نے آہستہ سے حلق تر کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا لیکن وہ شائید پہلی بار سب سے دور آئی تھی تو اس لیے زیادہ رئیکٹ کر رہی تھی۔

مان گئی ہو جنگلی بلی اگر نہیں تو باقی کا پروسیس روم میں کر کے منالوں گا۔

وہ اسکی بیلی چین میں انگلیاں پھسنا تا بھاری بوجھل لہجے میں بولا۔

م۔مان گئی ہوں۔وہ ہڑبڑا کر کہتی اسکی گود سے اترتی اپنی سیٹ پر آئی تھی۔

حازق کے ہاتھ اسکی چین سے پھسلے تھے اسنے سرخ آنکھوں سے ایزل کو گھورا۔

وہ گ۔گاڑی۔۔اسکی سرخ آنکھیں دیکھتی وہ حلق تر کرتی ابھی بول رہی تھی جب وہ اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

اسکے نچلے ہونٹ سے لپٹتے وہ شدت سے اپنے دانت گاڑھتا پیچھے ہوا۔

ایزل سیٹ سے سر ٹکائے اپنی بکھری سانسیں بحال کرنے لگی۔

نچلے لب پر جلن سی ہو رہی تھی۔

آنکھیں کھولتے اسے گھورا جو اب گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا۔

ڈارلنگ ایسے مت گھورو۔وہاں پہنچتے سب سے پہلے یہ ادھورا رومینس پورا کریں گے۔

وہ اسے آنکھ ونک کرتا گاڑی سڑک پر ڈال گیا۔

ایزل سٹپٹاتے چہرہ موڑ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

صرف یہی لائے لانا تھا تو کچھ اچھا خاصہ لے کر اتے۔وہ فرائیز کھاتے بولی۔

حازق نے اسے گھورا۔

اتنا کھاتی ہو لیکن کمر اور پیٹ تمہارا اتنا سا ہے کہاں بھیجتی ہو۔وہ چیپس اسکی گود میں پھینکتا بولا۔

ایزل جواب دیئے بنا برگر سے انصاف کرنے لگی۔

وہ واقعی فاسٹ فود بہت کھاتی تھی۔

ٹیلنٹ ہے کسی کسی میں ہوتا ہے اتنا کھا کر بھی سمارٹ ہوں تمہاری طرح نہیں کے پہاڑ جیسا وجود بنا کے اگلے انسان کی جان نکال دو۔وہ جتاتے ہوئے بولی۔

ویسے بھی تم نے سنا نہیں وہ

کمر جتنی بھی پتلی ہو مزہ اتنا دوبالا ہے۔۔وہ اسے چڑانے کو بغیر سوچے سمجھے بولی۔

حاذق کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

جبکہ ایزل کو اپنے لفظوں کا احساس ہوا تو سرخ پڑتی سٹپٹاتے رخ موڑ گئی۔

بلکل سہی کہا تمنے کمر جتنی بھی پتلی ہو مزہ اتنا دوبالا ہے ایک ہی ہاتھ سے جیسے مرضی الٹ پلٹ دو اور تمہاری پتلی کمر ہی تو یہ پہاڑی جیسا وجود برداشت کرتی ہے اور کسی میں اتنی ہمت کہاں۔وہ گردن موڑتے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

بے شرم۔ایزل بڑبڑاتے برگر کے بعد اب چپس کھانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

انہیں وہاں پہنچتے تک رات ہو گئ تھی۔

اپارٹمنٹ تو انکے لیئے پہلے ہی سیٹ تھا وہ سوئ ہوئ ایزل کو اٹھاتا گارڈز کو سامان اندر رکھنے کا کہتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

انہوں اس ٹائم کون جھولے دیتا ہے۔وہ نیند میں اسکی گردن میں چہرہ چھپاتے ناگواری سے بڑابڑئ تھی۔

بھئ ایزل شاہ کو اپنی نیند کتنی پیاری تھی یہ تو سب ہی جانتے تھے۔

حازق مسکراہٹ دباتا اسے بیڈ پہ اتار گیا۔

نو۔۔وہ بیڈ پہ اتارنے کو تیار نا ہوئ۔

اسکی گردن میں سختی سے بازو باندھتے وہ بلند آواز میں بڑبڑائ۔

حازق اسکی حرکت پر چونک گیا۔

پھر شائید نیند میں سوچتے سر جھٹکتے واپس بیڈ پر لٹایا۔

نو میر تمہاری خوشبو میں سانس لینی۔۔وہ زارا سی آنکھیں کھولتے ناگواری سے اسے دیکھتے لاڈ سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

آواز میں نیند کا خمار واضح تھا۔

حازق کو یقین ہو گیا کہ وہ نیند میں ہی ایسی حرکتیں کر رہی ہے۔

وہ پہلے فریش ہونا چاہتا تھا کہ لیکن وہ اس سے ایسے چمٹی تھی کہ اسے کہیں جانے نہیں دے گی۔

وہ یونہی جھکا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے ساتھ لپٹائے بیڈ پر گرا تھا۔

ایزل اسکے سینے پر اگری۔

وہ یونہی لیٹے پاؤں اوپر کرتا اپنے شوز اتارتے، پھر گھڑی اتار گیا۔

اب مسلہ شرٹ کا تھا وہ کبھی بھی شرٹ میں نہیں سو سکتا تھا۔

انفیکٹ وہ شاور لینا چاہتا تھا کیونکہ مسلسل ڈرائیونگ کر کے وہ کافی تھک گیا تھا لیکن ایزل میڈم سختی سے اسکی شرٹ دبوچے اسکی گردن میں چہرہ چھپائے ہوئے تھی۔

اسکی یہ کیوٹ سی حرکت حازق کو متبسم کر رہی تھی جاگتے ہوئے نا سہی سوتے ہی اسنے اپنے جزبات کا اظہار تو کیا۔

وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا تھوڑا سا اوپر ہوتے ایک سائیڈ سے اتار گیا جبکہ دوسرے بازو سے جتنی سختی سے ایزل نے شرٹ پکڑی ہوئی تھی اسنے تھوڑا سا اتارنے کی کوشش کی تو ایزل نے اور سختی سے اسے کھینچا کے وہ ایک جھٹکے میں پھٹ گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ بے یقینی سے اپنی پھٹی شرٹ کو دیکھتا تو کبھی اپنی جنگلی بلی کو جو اپنی نیند ڈسٹرب ہونے پر ناگواری سے اسکے سینے پر ناخن گاڑھتے بڑبڑاتے پھر سے نیند کی وادیوں میں جا چکی تھی۔

معصوم جنگلی بلی۔وہ پھٹی شرٹ صوفے پر پھینکتا اسکے ہلکے واہوئے لب چومتا ہسا تھا۔

اسکی یہ معصوماناحرکتیں حازق میر کے جزبات کو ہوا دے رہی تھیں لیکن فلحال وہ اسکی نیند نہیں خراب کرنا چاہتا تھا۔

اس لیے فون اٹھاتے نیچے گارڈ کو سامان رکھ کے جانے کا کہا ایزل کو خود میں بھینچے وہ خود بھی آنکھیں موند گیا۔

💞💞💞

مرحا روم میں آئیں بات کرنی ہے۔۔وہ سب لوگ نیچے لاؤنج میں بیٹھے تھے بدر جو اچانک ریلینگ سے جھانکتے اونچی آواز میں بولا۔

مرحا نے ہڑبڑاتے اسے دیکھا۔

سب کی معنی خیز نظریں خود پر محسوس کرتے وہ جھنپ گئ۔

جاؤ مرحوبات سنو بدر کی۔مہر نے سنجیدگی سے اسے گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ صبح سے دیکھ رہی تھی مرحابدر کو اگنور کر رہی تھی۔

وہ ماں کی گھوریوں پر ناچاہتے ہوئے بھی اٹھتے اوپر اگئ۔

بولیں کونسا ایسا ضروری کام پڑ گیا اپکو۔۔کمرے میں آتے سنجیدگی سے پوچھا۔

بدر اسکے قریب آتا دروازہ لوک کرتا اسے دروازے سے لگا گیا۔

صبح سے کہاں تھیں اپ۔شوہر نامدار کا کیا خیال نہیں آیا آپکو۔

اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتے پوچھا۔

اسکی سلگھتی گرم سانسیں مرحا کے چہرے پر پڑ رہی تھیں وہ کسمسائ۔

جواب دیں پسونا کیوں اگنور کر رہی تھیں آپکو ایک بار بھی میرا خیال نہیں آیا نا صبح سے آپکی اگنورینس پر میں کیسے جل رہا ہوں۔

وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اپنے قریب کرتا سلگھتے لہجے میں بولا۔

مرحا نے تھوک نگلتے اسکا یہ روپ دیکھا تھا۔

م۔میں ناراض تھی اپسے۔خفگی بھرے لہجے میں کہا۔

تو ناراضگی میں بھی مجھے اگنور کرنے کا حق کس نے دیا اپکو۔وہ دبے لہجے میں غرایا تھا۔

مرحا پہلی بار اسکو یوں غصے میں دیکھ رہی تھی۔

اسکے اچانک یوں غرانے پر اسکی چیخ نکلی۔

Posted On Kitab Nagri

ب۔بدر۔کانپتے ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے نروٹھے پن سے پکارا۔

اسکے سہمے تاثرات دیکھتے بدر کے ماتھے کے بل کم ہوئے۔

میری ایک بات ذہن میں بٹھالیں پسونا چاہے آپ ناراض ہوں، غصہ یوں یا کچھ بھی لیکن آپ مجھے اگنور نہیں کریں گی کسی صورت نہیں میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔

وہ اسکا جبڑا نرمی سے ہاتھ میں دبوچے سرد لہجے میں بولا۔مرحا اسکے ڈر سے جلدی سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

اب بتائیں ناراض کیوں تھی۔۔اپنی پکڑ ڈھیلی کرتے آئیبرو اچکاتے پوچھا۔

بدر بنوں جانا ضروری ہے۔۔ناچاہتے ہوئے بھی اسکا لہجہ نم ہوا تھا۔

بدر گہری سانس خارج کرتا اسے چھوڑتا پیچھے ہوا۔

بہت ضروری ہے پسونا۔آپ جانتی ہیں نا آرمی کے لوگوں کے پاس آرڈز ماننے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہوتا میں پولیس میں نہیں ہوں جو اپنی مرضی سے ٹرانسفر کروا سکوں۔وہ اسے کندھوں سے تھامتا نرمی سے بولا۔

لیکن بدر سب کو چھوڑ کر اتنی دور جانا میں کیسے رہوں گی سب کے بغیر۔پریشانی سے پوچھا۔

میں ہوں نا پسونا اور رہی بات دور رہنے کی تو ایک نا ایک دن تو آپکو رخصت ہو کر کہیں نا کہیں جانا ہی تھا ۔پھر اب بھی یہی سمجھ لیں آپ مائیکے سے رخصت ہو کر سسرال جا رہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

نرمی سے اسکے آنسو صاف کیے۔۔

ہم۔۔وہ سر ہلاتے اسکے کندھے پر سر ٹکا گئ۔

اچھا ادھر دیکھیں لانگ ڈرائیو پہ چلیں گی۔ آئیس کریم بھی کھلاؤں گا۔وہ پچکارنے کے انداز میں بولا۔

مرحا ہس دی۔۔

میں بچی نہیں ہوں۔ خفگی سے کہا۔

پھر کیسے مانیں گی بیگم صاحبہ۔۔وہ سوچنے کے انداز میں بولا۔

ایک شرط پہ۔مرحا کچھ دیر بعد بولی۔

کیا۔۔۔؟

آپکو میرے سانس ڈانس کرنا ہو گا کپل ڈانس۔۔مزے سے کہا۔

لیکن مجھے تو نہیں اتا۔وہ چونک گیا۔

کوئ بات نہیں میں سکھا دوں گی نا۔مجھے بہت شوق تھا اپنے پاٹنر کے ساتھ کپل ڈانس کا پلیز نا۔۔ اسکے ہاتھ پکڑتے معصومیت سے کہا۔

اوکے آپکی وش ہے تو پوری تو ہر حال میں کرنی ہے۔۔اسکی ناک دباتے کہا۔

مرحا کھکھلا دی۔

ایک منٹ۔۔بدرونڈو بند کر رہا تھا مرحا نے لائیٹس ڈم میں کرتے میوزک لگا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

مے ائ۔۔۔بدر ایک ہاتھ پشت پر لے جاتے دوسرا ہاتھ اسکے سامنے کرتے جھکا۔

مرحا کھکھلاتے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گئ۔

بدر نے ایک ہاتھ اسکی کمر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اسکی انگلیوں میں الجھائیں۔

مرحا دوسرا ہاتھ اسکے کندھے پر رکھتے اسکے قریب ہو گئ۔

Tum huye meharbaan

To hai yeh dastaan

الجھے ہوئے ہاتھوں کو حرکت دیتے آہستہ سے موو کا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Hoo Tum huye meharbaan

To hai yeh dastaan

کندھے اور کمر سے ہاتھ ہٹاتے دونوں ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھوں میں دیئے تھے۔

دائیں پاؤں کو موو کرتے سٹیپ کیا پھر بائیں پاؤں کو۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بدر کے ہاتھ چھوڑتے تھوڑا سا پیچھے ہوئ تو بدر نے اسی لمحے اسکے ہاتھ دوبارہ تھامتے اپنے طرف کھینچتے گھومایا۔

کمرے میں مرحا کی کھکھلاہٹ گونجی تو وہ مبہوت سا اسے دیکھنے لگا۔

Ab tumhara mera ek hai karwan

Tum jahaan main wahaan

مرحا اسکی گردن میں بازو ڈالتے اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکاتے اہستہ سے گنگنائی تھی۔

Main agar kahoon humsafar meri

Apsara ho tum

بدر نے ہولے سے گنگناتے اسے گھومایا۔۔وہ اسکی انگلی تھامتے گول گول گھومتی اسے واقعی کوئ اپسرا لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ya koi pari

Tareef yeh bhi to sach hai

kuchh bhi nahin

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کرتے خود میں بھینچ گیا۔

Tum ko paya hy to jaisy

khoya hun mein

Kehna chaon bhi to

Tum sy Kiya khaon

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک دوسرے کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے وہ دونوں آنکھیں موندیں ہلکا ہلکا موو کر رہے تھے۔
گانا ابھی بھی چل رہا تھا لیکن وہ دونوں الگ ہی دنیا میں پہنچ چکے تھے۔

Kisi zuban mein bhi wo lfz hi nahi

Posted On Kitab Nagri

KY Jin mein Tum ho Kiya

thumy bta skaon

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

مرحانے آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔اسکی سانسوں کی تپش اسکے چہرے پر پڑتی اسکے سلگھا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بدر۔ آہستہ سے کہا۔

بدر نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو نیلی آنکھیں سیدھا بھوری آنکھوں سے ٹکرائیں۔

اسکے لب ہلکے سے پھیلے وہ مرحا کی کمر پر رکھے ہاتھ کو جھٹکا دیتا اسے خود سے قریب تر کر گیا کہ ہوا کا بھی گزرنا ہو۔

Main agar kahoon humsafar meri

Apsara ho tum

مرحا مسمرائیز سی اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جب وہ اسکی گردن پر ہاتھ لپیٹتا اسکے ہونٹوں پر جھکا۔

اسکی آنکھیں خود بخود بند ہو گئیں۔

وہ اسکی گردن میں ہاتھ باندھتے اپنی حالت سے بے پرواہ ہوتی اپنے لبوں پر اسکی شدت برداشت کرنے لگی۔

ya koi pari

Tareef yeh bhi to sach hai

Posted On Kitab Nagri

kuchh bhi nahin

بدر اسکے دونوں ہونٹوں کو شدت سے اپنے سخت ہونٹوں کی گرفت میں لیے قطرہ قطرہ اسکی سانسیں نچوڑنے لگا۔

مرحا کی سانسیں گھٹنے لگی۔ اسنے بدر کے کندھوں پر ہاتھ کا دباؤ دیتے اسے ہوش دلانا چاہتا لیکن وہ وہ مدہوش سا جھکا جیسے ہر چیز بھول چکا تھا۔

اسکے نچلے لب کو دانتوں کی گرفت میں لیتے اسنے دباؤ بڑھایا تو مرحا کی سسکی نکلی جو اسکے ہونٹوں میں دب گئی۔

I love u

I really, really do

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکے ہونٹ چھوڑتے بے ترتیب سانسوں سے سرگوشی کی۔

مرحا گلاب ہوتے چہرے اسے دیکھتی اپنی سانسیں بحال کر رہی تھی۔

جب وہی سلگھتا لمس اپنی گردن پر محسوس ہوا۔ وہ دیوانہ وار اسکی گردن پر جھکا اپنے لمس سے اسے پاگل کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بدر اسکی گردن پر مونچھیں سہلاتا اسکی شہ رگ پر دانت گاڑھ گیا۔

مرحا کی مدھم سسکی گونجی تھی۔

وہ اسکی کمر سہلاتا خود میں بھینچتا جارہا تھا جبکہ لب گردن سے نیچے کی گہرائیوں میں رقص کرنے لگے۔

بدر۔مرحا نے تڑپتے بکھرتی سانسوں سے اسے پکارا۔

شش۔وہ سرگوشی کرتا اسے اٹھاتا بیڈ پہ لے ایا۔

مرحا تھوک نگلتی خود کو اسکی شدتوں کے لیئے تیار کرتی اسے دیکھنے لگی۔

وہ اپنی شرٹ اتارتا ڈم لائیٹس بھی اوف کرتا اس پر جھک آیا۔

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے تھوڑا سا اوپر اٹھاتے وہ جھٹکے سے اسے شرٹ کے پردے سے آزاد کروا گیا۔

مرحا اسکے سینے میں سمٹ گئ۔

بدر زرا سی روشنی میں اسکی کندن سراپے کو مدہوش نگاہوں سے دیکھتا اسکی انگلیوں میں انگلیاں الجھاتا اسکی دھڑکنوں پر جھک گیا۔

مرحا سختی سے آنکھیں مینچتے اسکی انگلیوں پر گرفت مضبوط کر گئ۔

وہ شدت سے اسکی دھڑکنوں پر لمس چھوڑتا کبھی دانتوں کا دباؤ بڑھاتا تو کبھی ہونٹوں کے لمس سے اسے پاگل کرتا اسکی سسکیاں بڑھا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی مدھم سسکیاں بدر کو اور مدہوش کر رہی تھیں۔وہ اسکی انگلیوں پر گرفت مضبوط کرتا انکے بیچ کے پردے گراتا اسے خود میں سماتا چلا گیا۔

کمرے میں مرحا کی مدھم سسکیاں اور بدر کی معنی خیز سرگوشیوں کے ساتھ دونوں کی بھاری سانسیں گون رہی تھیں جو بڑھتی رات کے اس اندھیرے میں گم ہوتی چلی گئیں۔

💞💞💞

یہ سب کچھ بہت اچھا ہے خان ہے۔ مینے ہمیشہ بس سنا تھا لیکن آج جب اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہوں تو یقین نہیں آرہا۔۔

وہ اسکے کندھے پر سر رکھے دور سے نظر آتے پہاڑوں کو دیکھتے بولی۔

ساحل کے کسی دوست کی فیملی نے انہیں ڈنر پہ انوائیٹ کیا تھا وہ سوات میں رہتے تھے۔

ساحل اور وہ آج صبح ہی یہاں آئے تھے وہ لوگ خان تھے اور یہاں کے سردار تھے۔

یہاں پر سب لڑکیاں پٹھانی لباس میں ملبوس رہتی تھیں۔انکے رسم و رواج مردان خانہ، زنان خانہ یہ سب اسکے لیئے ایک نیا تجربہ تھا۔جو کے اسے اچھا لگ رہا تھا۔

وہ خود بھی اس وقت پٹھانی پوشاک پہنے ہوئے تھی جو اسکے وجود پر کھل رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اب تو ساری عمر انہیں خانوں کے بیچ رہنا ہے۔وہ اسے اپنے حصار میں لیتا بولا۔

رمشاء کچھ کہتی کہ پیچھے آہٹ پر وہ دونوں چونکے۔

لالا۔اوپس سوری سوری ام نے کچھ نہیں دیکھا۔

وہ سولہ، سترہ سال کی لڑکی انہیں دیکھتے جلدی سے آنکھوں پر ہاتھ رکھتے بولی تھی۔

رمشاء سٹپٹا کر اس سے الگ ہوئی۔

وہ مورے بلا رہی تھیں نیچے آپ دونوں کو۔وہ رخ موڑے کہتی تیزی سے وہاں سے غائب ہوئی۔

رمشاء نے خفت سے اسے دیکھا۔

انہوں خانی تم بیوی ہو میری گرل فرینڈز نہیں سو چل۔وہ آنکھ ونک کرتا اسکا ہاتھ پکڑتے نیچے کی طرف بڑھ گیا۔

آو بیٹا۔۔دونوں نیچے آئے تو صوفے پر بیٹھی بڑی عمر کی خاتون نے جو شائید اس لڑکی کی مورے تھیں مسکرا کر انہیں بیٹھے کا اشارہ کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انکے گھر میں اس وقت تین ہی مرد تھے۔سب سے بڑے انکے بابا جو کہ خان لالا کہلاتے تھے اور دو انکے بیٹے۔جن میں سے ایک ساحل کا دوست تھا وہ دونوں ہی شادی شدہ تھے۔

گھر میں ان دونوں کی بیویاں اور دو چھوٹی بہنیں تھیں۔

رمشاء کو سب بہت اچھے لگے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹا ہم لوگ سوچ رہے ہیں اب تک لوگ اتنی دور آئے ہی ہو تو تھوڑا گھوم پھر کے جاو۔

سوات گھومنے کے لیئے بہت اچھی جگہ ہے۔۔وہ بڑی عمر کی خاتون نرمی سے بولی لیکن پھر بھی انکے لہجے میں ایک رعب سا تھا۔

بات تو آپکی ٹھیک ہے مورے لیکن ہم لوگ بس ایک دن کے لیئے ہی ائے تھے اور کپڑے وغیرہ۔

ساحل انکے بات ختم ہونے پر ابھی بول رہا تھا کہ خان لالا بیچ میں ٹوک گئے۔

کیا تمنے ہمیں سڑک پر بھیک مانگنے والے سمجھا ہے جو تمہیں اور اس بچی کو کپڑے بھی نہیں دے سکیں گیں۔وہ بظاہر مسکراتے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں ساحل کی اچھی خاصی کر گئے تھے۔

ساحل پہلے بھی آتا جاتا رہتا تھا اور دانیال خان کی وجہ سے بھی وہ سب گھر والے ہی ساحل کو اچھے سے جانتے تھے۔

رمشاء مسکراہٹ دبانے کو سر جھکا گئ۔

ساحل کھسانی سی ہسی ہنس دیا۔

رمشاء بیٹا یہ دیکھو تمہارے لیے کچھ پوشاک منگوائے ہیں دیکھ لو اگر پسند آئ تو ورنہ ہم دوسرے کپڑے منگوادیں گے۔۔مورے نے اب رمشاء کو کہا۔

رمشاء نے ایک نظر ٹیبل پر رکھی ان پٹھانی فراق کو دیکھا وہ دیکھنے میں اتنی خوبصورت لگ رہی تھیں کہ اسکا دل نہیں کیا انکار کرنے کا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حالانکہ وہ ایسے ڈریسز کی عادی نہیں تھی۔

یہ بہت خوبصورت ہیں میں یہی پہنوں گی۔وہ آہستہ سے بولی۔

سن لیا اب تمہیں بھی کچھ نا کچھ تو دے ہی دیں گے۔ساحل کا دوست اسفند اسکی طرف جھکتا طنزیہ لہجے میں بولا۔

ساحل اسے گھور بھی نا سکا۔

وہ لوگ کافی دیر تک باتیں کرتے رہے پھر اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

💞💞💞

واؤ خان میں بہت خوش ہوں اب ہم سارا سوات گھومیں گے۔۔وہ کمرے میں آتے ساحل کو دیکھتے خوشی سے بولی۔

ہمم خانی تمنے ایک بات سوچی۔وہ دروازہ لوک کرتا اسکی طرف بڑھا۔

کیا۔۔؟رمشاء نے چونک کر اسے دیکھا۔

یہ ہمارا ہنی مون نہیں ہو گیا۔اسکے کندھے پر تھوڑی ٹکاتے وہ ہاتھ اسکے پیٹ پر باندھتے اسکی پشت خود سے لگا گیا۔

رمشاء جھنپ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

سہی کہہ رہاہوں نامیں اب یہاں ہم ہر پل صرف ایک دوسرے کے ساتھ گزار سکیں گے۔

یہاں کوئی ہمیں ڈسٹرب کرنے والا نہیں ہو گا۔

وہ اسکی پچھلی گردن پر لب رکھتا گھمبیر تا سے بولا۔

رمشاء نے کسمساتے اس سے دور ہونے کی کوشش کی۔

خانی کتنی بار کہا ہے دور مت جایا کرو۔ وہ جھٹکے سے اسکا رخ اپنی طرف موڑتا شدت سے کہتا اسکے ہونٹوں پر جھکا۔

رمشاء اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھتے سختی سے آنکھیں بند کر گئی۔

ساحل اسکے نچلے لب کو سک کرتا اپنے ہونٹوں سے کھینچتا اسکے سانس روک گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ دونوں بہکتے دروازہ نوک ہوا اور زور و شور سے ہوا۔

رمشاء نے جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا۔

بے ترتیب ہوتی سانسیں بحال کرتے اسنے گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا۔

ساحل نے بھی اس مداخلت پر ناگواری سے دروازے کو دیکھا تھا۔

ایک گھورتی نظر اسکے مسکراتے چہرے پر ڈالتے وہ دروازے کی طرف بڑھا۔

ہائے لالا۔۔ سامنے ہی اسفند کی بیوی اسکی بھابھی اور دونوں بہنیں کھڑی تھیں۔

آپ لوگ یہاں سب ٹھیک ہے۔۔ وہ چونکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لالا وہ ہم لوگوں نے نابھا بھی کے لیئے آج کچھ سپیشل پلین کیا ہے آئی مین باتیں اور مووی وغیرہ گرلز نائیٹ یونو تو کیا ہم انہیں لے جائیں۔

اسفند کی بھابھی پیچھے کھڑی رمشاء کو دیکھتے بولیں۔

پوچھنا کیا ہے ہم لینے ہی تو آئے ہیں لالا کو کیا اعتراض ہو گا ہے نا لالا۔۔سب سے چھوٹی امینہ اندر آتی رمشاء کا ہاتھ پکڑتے اسکے سامنے لاتے بولی۔

وہ سب تو ٹھیک ہے بھابھی لیکن رمشاء تھک گئی ہے کافی ابھی بھی کہہ رہی تھی کہ بیٹھا بھی نہیں جا رہا بس سونا چاہتی ہے۔۔وہ رمشاء کو بازو سے پکڑتے اپنے قریب کرتا بولا۔

رمشاء منہ کھولے اسے دیکھنے لگی اسنے کب بولا تھا۔

اوہاں ہمیں بھی خیال کرنا چاہئے تھا آپ لوگ صبح ہی تو اتنا سفر کر کے آئے ہیں۔کوئی بات نہیں آپ لوگ آرام کریں۔اسفند کی بیوی نے کہا تو وہ چاروانہیں گڈ نائیٹ کہتے وہاں سے کھسک گئیں۔

چلو خانی تھکن اتارتے ہیں۔وہ دروازہ بند کرتا معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

خان ابھی اپنے کہا کہ میں تھک گئی ہوں تو میں واقعی بہت تھک گئی ہوں بہت نیند آرہی ہے آجائیں سوتے ہیں۔وہ مصنوعی جمائیاں لیتی بیڈ کی طرف بڑھی۔

ہاں سلاتا ہوں تمہیں اچھے سے۔ دانت کچکچاتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ وہ اسکی طرف بڑھتا دروازہ پھر سے نوک ہوا۔

افف اب کیا ہو گیا۔بندہ ٹھیک سے رو مینس بھی نہیں کر سکتا۔وہ جھنجھلایا۔

رمشاء کی کھنک دار ہسی کمرے میں گونجی تھی۔

وہ اسے گھورتا دروازہ کھول گیا۔

اب کیا ہوا بھابھی۔۔؟بظاہر مسکراتے جبکہ پیچھے کھڑے اسفند کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

وہ مسکراہٹ دباتا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

لالا وہ میں دودھ لائی تھی۔

آپ دونوں ہی لیجئے گا سونے سے پہلے۔وہ ڈش اسکے سامنے کرتے بولی جہاں دو گلاس دودھ کے رکھے تھے۔

بہت شکریہ بھابھی۔وہ جلدی سے ڈش تھامتا بولا۔

اوکے گڈ نائیٹ۔کہتے اسنے جتنی تیزی سے دروازہ بند کیا تھا اسفند کا قہقہ بے ساختہ تھا جبکہ اسکی بیوی حیرت سے کبھی بند دروازے کو تو کبھی اسے دیکھ رہی تھی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

بہت ہسی آرہی تھی نا تمہیں اب بتاتا ہوں۔

وہ دروازہ لوک کرتا ڈش ٹیبل پر رکھتا اسکی طرف بڑھا۔

رمشاء تھوک نگلتے بیڈ سے دوسری طرف کھسکی۔

آہاں کہاں بھاگ رہی ہو جاناں۔ساحل تیزی سے اسکا بازو پکڑتے اپنی طرف کھینچ گیا۔

وہ توازن برقرار نا رکھ سکی اور بیڈ پر گھٹنا ٹکائے کھڑے ساحل کے سینے سے ٹکرائی جس سے وہ دونوں ہی دھڑام سے بیڈ پہ گرے تھے۔

ہاں تو کیا کہہ رہی تھی بہت تھکان ہو گئ ہے ہم۔۔اسکے ہاتھ تکیے سے پن کرتے آئیبرو اچکاتے پوچھا۔

ن۔نہیں تو خان مینے کب بولا۔وہ معصومیت سے بولی۔

میں صدقے اس معصومیت کے۔وہ اسکی ناک کی ٹپ پہ لب رکھتا اسکے فوراً سے رنگ بدلنے پر ہنسا تھا۔

خان۔اسے اپنی گردن پر جھکتے دیکھ احتجاجاً پکارا۔

شش خانی ہم یہاں ہنی مون کے لیئے رکے ہیں تو پھر وہی مناتے ہیں نا باتوں میں ٹائم ضائع مت کرو۔وہ گھمبیرتا سے کہتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

رمشاء مزاحمت بھی نا کر سکی کرتی بھی تو کونسا اسکے خان نے اس پر رحم کھالینا تھا۔

ساحل اسکے لبوں کو شدت سے چومتا اسے بوکھلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھے سے اسکی سانسیں پھلاتے وہ لب چھوڑتا اسکی گردن پر جھکا۔

اسکی شفاف گردن دیکھتے وہ شدت سے دانت گاڑھتا پل میں نشان ڈال گیا۔

رمشاء اسکی شدت پر مچل گئی لیکن اسکی چٹانی گرفت سے نکلنا ناممکن تھا۔

مزاحمت بیکار ہے خانی پھر کیوں خود کو تھکا رہی ہو۔۔وہ اسکی فراق کندھوں سے کھسکاتا وہ شدت سے اسکے وجود پر اپنی مہریں لگانے لگا۔

خا۔خان۔۔اسے اپنی ڈھرکنوں پر جھکتے دیکھ بہکتی سانسوں سے پکارا۔

ساحل لائیٹ اوف کرتا اپنی شرٹ اتارتا اسے بھی فراق کے بوجھ سے آزاد کر گیا۔

رمشاء حلق تر کرتی اسکی گردن میں بازو ڈالتے اسکی شدتیں برداشت کرنے لگی۔

وہ اسکے خود کو سپرد کر دینے پر سرشار ہوتا شدت سے اس پر اپنے پیار کی بارش کرتا چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

یہاں قریب ہی ایک ہوسٹل ہے مینے بات کر لی تھی تم چاہو تو اپنی جاب کنٹینیوں کر سکتی ہو۔ناشتہ کرتے حازق نے سنجیدگی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے چونک کر اسے دیکھا۔انہیں یہاں آئے آج تیسرا دن تھا۔ان دو دنوں میں وہ سارا دن بس گھر میں بور ہوتی رہی تھی اسلیے حازق نے اسے یہ مشورہ دیا۔

شکر ہے ورنہ مجھے لگ رہا تھا میں یہاں پاگل ہو جاؤں گی وہ جھنجھلائی ہوئی تھی۔

ڈونٹ وری جو پہلے سے پاگل ہوں وہ اور پاگل نہیں ہوتے۔وہ کافی سنجیدگی سے بولا تھا۔

ایزل نے کھا جانے والے نظروں سے اسے دیکھا۔

روم میں چلیں وہاں اچھے سے کھالینا۔وہ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

ایزل سٹپٹاتے نظریں موڑ گئی۔

وہ مسکراہٹ دباتا کافی ختم کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

تم نے مجھے ابھی تک کشمیر بھی نہیں دکھایا۔مینے تو سنا تھا کشمیر کو جنت کا ٹکڑا کہا جاتا ہے لیکن مینے تو آج تک نہیں دیکھا۔وہ اسے جاتے دیکھ جلدی سے بولی۔

فرائیڈے کو چلیں گے۔۔وہ پیچھے مڑتا اسکے ہونٹوں پر زوردار بوسہ دیتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ایزل یک دم سانس رکنے پر اسے صلاوتوں سے نوازتی ناشتہ کرنے لگی۔

وہ ناشتہ کرکے ابھی فارغ ہوئی تھی کہ حازق نے اسے ہوسپٹل کی ساری ڈیٹیلز بھیج دیں اور ساتھ ہی ڈرائیور اور ایک لیڈی گارڈ بھی۔

گارڈ تو ایسے کھڑے کر رکھے ہیں جیسے میں کہیں کی پرائم منسٹر ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپارٹمنٹ کے باہر کھڑے گارڈز دیکھتے بڑبڑائی تھی۔

موسم سرما سٹارٹ ہو چکا تھا اور کشمیر کا موسم تو ویسے بھی سرد ہی رہتا آج بھی باہر ہلکی ہلکی سی سنو فال تھی۔

اور ٹھنڈ بھی اچھی خاصی تھی۔

اسنے بلیک کلر کی ویلویٹ کی فراق جو کے گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تھے اسکے ساتھ جینز پہنی ہوئی تھیں۔

فراق کے اوپر اسنے شال اوڑھ رکھ تھی جبکہ سر پر چھوٹا سا سکارف حجاب کی طرح کر رکھا تھا۔

میک اپ کے نام پہ چیکس اور لپس پر ٹنٹ لگایا تھا لیکن اسے لگ رہا تھا اسکی بھی ضرورت نہیں کیونکہ سردی کی وجہ سے ویسے ہی اسکا پورا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

پاؤں تو اسکے شوز میں قید تھے لیکن ہاتھ اچھے خاصے ٹھنڈے ہو گئے تھے۔

گاڑی میں ہیٹر اون ہوا تو اسے کچھ افاقا ہوا تھا۔

ہوسپٹل زیادہ دور نہیں تھا بیس منٹ کی دوری پر ہی تھا۔

ہوسپٹل پہنچتے اسنے جب کاؤنٹر پر اپنا نام بتایا تو اسے اندر بھیج دیا گیا حازق پہلے ہی سارے بات کر چکا تھا اسکے پہلے بھی ہوسپٹل میں کام کرنے کی ساری ڈیٹلیز بھی انکے پاس موجود تھی اور وہ اس سے اچھے خاصے متاثر ہوئے تھے اسلیے اسکی جاب ڈن ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کل سے وہ جوائین کر سکتی تھی آج اسنے گھوم پھر کے سارا ہوپسٹل چیک کر لیا اور کچھ ڈاکٹرز سے انٹرڈکشن بھی تاکے اسے کل زیادہ پروبلم نا ہو۔

ایک اچھا دن ہوپسٹل میں گزارتے وہ شام میں واپس لوٹی تھی۔

حازق نے رات دیر تک آنا تھا اس لیے وہ گھر آتے ہی سو گئ۔

💞💞💞

دیکھئے سر آپ لوگوں کو ضرور کوئ غلط فہمی ہوئ ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو آپ لوگ سمجھ رہے ہیں۔

وہ ایک پھر تحمل سے بولا۔

ہم جیسا سمجھ رہے ہیں بلکل ویسا ہی ہے آپکے بیٹے کو ہمارے ساتھ چلنا پڑے گا باقی کی کاروائ وہیں ہو گی۔ حازق سرد لہجے میں کہتا پولیس انسپکٹر کو اشارہ کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ رانا ہاشم مٹھیاں بھینچتے اپنے بیٹے کے ہاتھوں میں ہاتھ کڑیاں دیکھ کر رہ گئے۔

یہ علاقہ رانا ہاشم کا تھا یہ لوگ یہاں کے سردار تھے لیکن پولیس کی کاروائ کے کچھ رزلٹس میں رانا ہاشم کے دونوں بیٹے ڈرگس میں ملوث پائے گئے تھے۔ انکی نمک کی فیکٹریاں جہاں پر بظاہر تو نمک بنتا تھا

Posted On Kitab Nagri

لیکن اندر کیا ہوا تھا کوئ نہیں جانتا تھا پولیس کے مطابق وہاں انکا ڈرگز کا دھندھا تھا اور یہ ڈرگز نمک کے نام پر بارڈرز کے آر پار بھیجی اور لائ جا رہی تھیں۔

اس لیے یہ کیس آرمی کو دیا گیا تھا جسے حازق ہینڈل کر رہا تھا۔

فلحال وہ لوگ نہیں جانتے تھے کہ حازق آرمی آفیسر ہے انہیں یہی بتایا گیا تھا کہ وہ ایک ڈیٹیکٹو اوفیسر ہے جسے اس سارے کیس کی چھان بین کے لیئے بلایا گیا ہے۔

پتہ کرو اس لونڈے کے بارے میں بہت زیادہ اچھل رہا ہے پیسے دے کر منہ بند کرواو اسکا ورنہ دوسرا طریقہ اپناؤ سالوں سے ہمارا دھندلی چل رہا ہے ہمارا ایک نام ہے جسے یہ پل میں یوں برباد نہیں کر سکتا۔

رانا ہاشم اپنے آدمیوں پر گرجے تھے۔

اگلے کچھ دنوں تک انکے دوسرے بیٹے کو بھی گرفتار کر لیا گیا لیکن وہ کچھ نا کر سکے۔

نا تو انہیں انکے بیٹوں سے ملنے دیا جا رہا تھا نا ہی انکی بیل ہو رہی تھی۔حازق کو جب انہوں نے پیسوں کی لالچ دی تو الٹا میڈیا پر انکی عزت کی دھجیاں اڑ گئیں۔

رانا ہاشم برباد ہو رہے تھے اور وہ اس بربادی میں حازق کو بھی گھسیٹنا چاہتے تھے۔

تبھی دادا جسے پولیس ہر جگہ ڈھونڈ رہی تھی وہ رانا ہاشم کے پرانے دوستوں میں تھا اور اسی نے اسے پناہ دی تھی اسے جب حازق کے بارے میں معلوم ہوا وہ بھی تو بدلے کی آگ میں جل رہا تھا۔

تب اسنے ساری انفارمیشن انہیں دی تھی ایزل کے بارے میں بھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ دن بادن پھانسی کے پھندے کے قریب جارہے تھے اس سے پہلے انہیں اس بپھرے شیر کو روکنا تھااور اسے روکنا کا ایک ہی طریقہ تھااس شیر کی شیرنی کو قابو کیا جائے۔

لیکن وہ لوگ ابھی جانتے نہیں تھے کہ حازق میر شاہ ہے کون ورنہ اس بلا سے کو چھیڑنے کا سوچتے بھی نہیں۔۔

💞💞💞

میر میں تمہیں گنجا کر دوں گی پیچھے ہٹو۔۔وہ بکھرتی سانسوں سے چیخی تھی۔

حازق اسکی چیخ ان سنا کرتا شدت سے اسکی ڈھرکنوں پر جھکا اسے تڑپا رہا تھا۔

میر فجر ہونے والی ہے۔۔وہ اسکا چہرہ زبردستی اپنی دھڑکنوں سے ہٹاتے اپنے روبرو کرتے روہانسے لہجے میں بولی۔

چہرہ سرخ انار ہوا تھا گال تپ رہے تھے۔

آنکھوں میں خمار کی سرخ تھی۔بکھرے بال اور بکھرا سراپا وہ رات سے حازق میر کے شکنجے میں قید تھیم

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ ہر رات اسے اپنے جنون کی بارش میں بگھوتا خود قید کرتا تھا اور آج بھی کر رہا تھا ایزل کی مزاحمتیں سب بیکار جاتی تھیں وہ پوری رات اسے اپنی شدتوں سے نڈھال کرتا تھا۔

تو۔۔ائیبر واچکاتے پوچھا۔

بھوری آنکھوں میں ابھی بھی خمار اور طلب دیکھتے وہ کانپ اٹھی۔

میں تھک گئی ہوں۔ معصومیت سے کہا۔

اتنی جلدی۔۔وہ اسکی گردن پر بنے جامنی نشانوں پر انگلی چلاتا گھمبیرتا سے بولا۔

ایزل کا دل کیا اسکا سر پھاڑ دے۔

رات سے فجر ہونے والی تھی اور ابھی اسکے لیئے جلدی تھا۔

ہاں۔۔اسکا ہاتھ پکڑتے کہا۔

دن میں ریسٹ کر لینا۔خمار آلودہ لہجے میں کہتا وہ شدت سے اسمیں سماتا اسکی سسکیاں اپنے لبوں میں دبا گیا۔

ایزل اسکے شرٹ لیس سینے پر اسکے ناخن اور دانت گاڑھتا اچھا خاصہ بدلہ اتار رہی تھی لیکن اسے پرواہ کہاں تھی۔

وہ اسکے وجود میں گم ہوتا اسے بھی اپنے ساتھ گم کرتا چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

آج مت جاؤ۔۔اسکی شرٹ کے بٹن بند کرتے سنجیدگی سے کہا۔

حازق نے چونک کر اسے دیکھا۔۔انہیں یہاں آئے پندرہ دن ہو چکے تھے وہ ویسے تو اسے کبھی نہیں روکتی تھی لیکن پچھلے دو دن سے وہ روز اسے جانے سے پہلے یہی کہتی تھی لیکن وہ کسی نا کسی طرح اسے منا کر چلا جاتا تھا۔

کچھ دن پہلے بدر اور مرحا بھی انسے ملنے آئے تھے وہ لوگ بنوں کے لیئے نکلے تھے انسے مل کے وہ لوگ آگے اپنی منزل کی طرف بڑھے تھے۔

کیوں۔۔گہری نظروں سے اسکا اداس سا چہرہ دیکھا۔

ایسے ہی میرا دل نہیں کر رہا آج تم جاو۔۔اسکے سینے پر تھوڑی ٹکاتے اسے دیکھتے کہا۔

آج اسکی ہوسپٹل سے چھٹی تھی۔

تو کیا کر رہا ہے دل۔۔حازق کو اسکی ہیزل آنکھوں میں بے چینی سے نظر آئی۔

بس تم میرے پاس رہو آج۔۔اسکے گرد بازو باندھتے روہانسے لہجے میں کہا۔۔

ٹھیک ہے پھر سارا دن تمہیں میرا جنون اور شدتیں سہنی پڑیں گی۔وہ اسکا دھیان بھٹکانے کو کہتا اسے شدت سے خود میں بھینچ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

دل تو آج اسکا بھی نہیں کر رہا تھا اسے اپنی نظروں سے دور کرنے کا۔

تم نہیں مانو گے میری بات۔۔وہ ہیزل نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

حازق نے گہری سانس چھوڑی۔

وہ لوگ رانا ہاشم کے کیس پر کام کر رہے تھے اس لیے اسکا جانا بہت ضروری تھا وہ ایک دن بھی مس نہیں کر سکتا تھا۔

ایزل میرا جانا بہت ضروری ہے لیکن میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا۔۔۔وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اسکے ماتھے پر لب رکھتا نرمی سے بولا۔

تم میری کوئی بات نہیں سنتے ہو ہمیشہ اپنی ہی کرتی ہو جاؤ لیکن مجھ سے اب بات مت کرنا۔ وہ ہیزل بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتے نروٹھے پن سے اسکا ہاتھ جھٹکتے تیزی سے ڈریسینگ روم میں بند ہوئی تھی۔

ایزل۔۔حازق نے اسکا ہاتھ جھٹکنا تیش دلا گیا تھا۔

ایزل باہر آؤ کیا بچپنا ہے یہ۔۔وہ دروازہ نوک کرتا غصے سے بولا۔

تم چلے جاو اپنی منمانی کرو مجھے بات نہیں کرنی تم سے۔وہ بھیگی آواز میں چلائی تھی۔

اسکی بھیگی آواز سنتے حازق بے چین ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ایزل میری بات سنو میرا جانا بہت ضروری ہے میں کل نہیں جاؤں گا پرامس اب باہر او۔وہ نرمی سے بولا۔

لیکن آگے سے کوئی آواز نہیں ائی۔

وہ لب بھینچتا دوسری کیز نکالتا دروازہ کھولنے لگا لیکن ایزل اوپر سے کنڈی لگا چکی تھی۔

ایزل ابھی کے ابھی دروازہ کھولو۔۔۔وہ دھاڑا تھا۔

اندر ایزل کی دھاڑ سے کانپ اٹھی لیکن دروازہ نہیں کھولا۔

حازق اس سے پہلے کہ غصے میں دروازہ توڑتا اسکا فون بج اٹھا۔

ضروری کال تھی اس لیے اسے اٹھانا پڑا۔

ہاں بولو۔منہ پر ہاتھ پھیرتے غصہ کم کرنا چاہا۔

واٹ۔۔کہاں مر گئے تھے تم سب کے سب ایک زخمی بندہ نہیں سنبھال سکتے۔ڈھونڈو اسے ورنا آج تم سب کو اسکی موت مرنا پڑے گا۔۔فون پر رانا ہاشم کے بیٹے کے بھاگنے کی خبر نے اسے پاگل کر دیا تھا۔

آرہا ہوں میں میرے آنے سے پہلے وہ وہیں پر ہونا چاہیئے ورنا تم سب کا جو حشر کروں گا یاد رکھو گے۔وہ غرایا۔

دروازے سے لگی ایزل اسکی دھاڑیں سنتے شدت سے کانپ رہی تھی۔

حازق نے بند دروازے کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے ضروری کام سے جانا ہے آکر تمہارے ہوش ٹھکانے لگاتا ہوں۔۔وہ دروازے پر ہاتھ کرتا سرد لہجے میں کہتا اپنی کیز اٹھاتا باہر ہی طرف بڑھ گیا۔

ایزل شدت سے رو دی۔

تمہیں بس اپنے کام کی ہے ایزل کی کسی کو نہیں پڑی۔

میں بھی اب بات نہیں کروں گی تمسے نا ہی تمہیں اپنی شکل دکھاؤں گی۔۔وہ غصے سے ڈھاڑی تھی۔

ڈریسینگ سے باہر اتے تیزی سے کھڑکی کی طرف بڑھی۔

اکسے گاڑی جاتے دیکھ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

آئی ہیٹ یو گندے میر۔۔وہ کافی دیر تک روتی رہی اور روتے ہوئے ہی سو گئ۔

اسکی آنکھ فون بجنے سے کھلی تھی۔

لیڈ لائین پر کال تھی اس سے کوئ ملنے آیا تھا کوئ پیشنٹ۔

وہ حیران ہوئ پھر سکرین پر دیکھا تو دو عورتیں تھی برقعے میں لیکن گارڈز نے انکے نقاب اتروا دیئے تھے۔ایک نڈھال سی تھی اور پریگنٹ لگی رہی تھی جبکہ دوسری عورت سے بامشکل سنبھال رہی تھی۔

ایزل کو بے ساختہ ان پہ ترس آیا اسنے گارڈز کو انہیں فوراً اندر بھیجنے کا کہا۔

وہ لوگ انکے آئ ڈی کارڈز وغیرہ چیک کرنا چاہتے تھے لیکن ایزل کے حکم پر انہیں اندر بھیج دیا گیا۔

آپ لوگ کون ہیں اور میرا کیسے پتہ چلا۔وہ ان دونوں کو صوفے پر بیٹھاتی حیرانگی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

جی وہ ہم یہاں قریب ہی رہتے ہیں۔ ہمیں یہاں ایک آدمی نے بتایا تھا کہ آپ ڈاکٹر ہیں۔

یہ میری بہو ہے پریگنٹ ہے اسے چانک سے سے درد ہو رہا ہے تو سوچا آپ ہی قریب ہیں تو آپکو دکھا لیں وہ عورت پریشانی سے بولی۔

جی میں ڈاکٹر ہوں لیکن گائینا کولیجسٹ نہیں۔۔وہ انہی جوس وغیرہ سرو کرتے بولی۔

ان دونوں عورتوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارہ کیا۔

ایزل انہیں سرو کرنے کے لیئے جھکی ہوئی تھی۔

وہ دونوں تیزی سے اٹھیں اور ایزل کو دونوں بازوں سے پکڑا۔

کیا کر رہی ہو تم دونوں۔وہ چیخی۔

ان دونوں نے تیزی سے نقاب اتارتے پھینکا اور وہ عورت جو پریگنٹ لگ رہی تھی اسنے اپنی شرٹ سے وہ ابھرا ہوا کشن نکالتے ایزل کو دیکھتے قہقہ لگایا۔

ایزل کا چہرہ فق ہوا اسنے باہر بھگانے کی کوشش کی لیکن ایک عورت دروازہ لاک کر چکی تھی جبکہ دوسری نے اسکے دونوں بازو قابو کیے۔

وہ دونوں کافی ٹرینڈ لگ رہی تھیں ایزل انکی پکڑ پر سسکی اٹھی۔

کون ہو تم لوگ چھوڑو۔وہ چیخی۔

کوئی ہے بچاو گارڈز۔۔وہ حلق کے بل چیخی لیکن باہر اسکی آواز نہیں جا سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک عورت انجیکشن نکالتے ایزل کی طرف بڑھی۔

ایزل نفی میں سر ہلاتے مچل اٹھی۔

اسنے کہنی اس عورت کے پیٹ میں ماری اور اوپر کی طرف بھاگی۔

وہ دونوں عورتیں بھی انکے پیچھے بھاگی تھیں۔۔ایزل نے کمرے کا دروازہ بند کرنے کی کوشش کی لیکن وہ عورتیں بیچ میں اگئیں۔

وہ دروازہ چھوڑتے فون کی طرف لپکی۔

وجود کانپ رہا تھا۔ابھی اسنے نمبر ہی نکالا تھا کہ پیچھے سے ایک عورت نے اسے بالوں سے پکڑا۔

اہہہ۔۔وہ سر پہ ہاتھ رکھتے چیخ اٹھی۔

سالی ہم سے چلاکی۔۔وہ عورت غصے سے اسکے چہرے پر تھپڑ مارتے چیخی۔

ایزل اسکی پکڑ سے نکلتے زمین پر گری تھی۔تھپڑ اتنا شدید تھا کہ اسکا ہونٹ پھٹ گیا۔۔

وہ ٹیبل سے ٹکرائی تھی ساری چیزیں زمیں بوس ہوئیں۔

میر۔۔شدت سے اسے پکارتے اسنے ڈریسینگ سے چیزیں اٹھاتے ان پر پھینکیں۔

کمرہ تہس نہس ہو چکا تھا وہ شدید مزاحمت کر رہی تھی۔

اسکی کلائیوں میں کانچ لگے تھے خون کے قطرے تیزی سے فرش پر گرے تھے۔

اپنی شدتوں کے سوا وہ تو اسکے وجود پر ایک خراش بھی برداشت نہیں کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کانچ کے واس ان پر پھینکتے وہ باہر بھاگی۔

گارڈز۔۔چیختے گرتے پڑتے وہ دروازے تک پہنچی۔

لیکن ایک عورت تیزی سے اس تک پہنچتی اسے بالوں سے کھینچتی زمین پر پھینک گئ۔

حازق۔۔سسکتے اسے پکارا۔۔

سیدھے ہوتے وہ پیچھے کو کھسکی ٹیبل پر پڑا سامان اٹھاتے ان پر پھینکا۔

ٹیبل کے سہارے اٹھتے اسنے کشنز وغیرہ ان پر پھینکے۔

میر۔۔۔شدت سے سسسکتے پکارا۔

بس۔۔اسے نڈھال ہوتے دیکھ وہ دونوں عورتیں ہسنے لگیں۔

بہت تھکایا ہے۔

ایک عورت نے اسکے ہاتھ پیچھے موڑتے بالوں سے پکڑا اور دوسری نے انجیکشن اسکے بازو میں لگایا۔

حازق۔۔پھڑپھڑاتے لب ساکت ہوئے اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی انکے بازوں میں جھول گئ۔

جلدی کر بہت شانی ہے یہ۔۔ان میں سے ایک اپنا برقعی اتارتے کر اسے پہناتے بولی۔

اسکے چہرے پر نقاب کرتے اسکی شرٹ کے نیچے وہی کشن رکھ دیا جس سے وہ پریگنٹ لگ رہی تھی۔

میں لے کر جاتی ہوں تم پچھلی کھڑکی سے او جلدی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہی عورت جسنے پہلے اسے سہارا دیا تھا ایزل کو سہارا دیتے باہر کی طرف بڑھ گئ۔

دروازہ ایسے کھولا تھا کہ اندا کا منظر نظر نا ائے۔

ایزل نیم بے ہوشی میں تھی۔

وہ جی اندر ڈاکٹرنی صاحبہ نے دوا دی ہے۔بے ہوش ہے۔۔ گارڈز کی مشکوک نظریں دیکھتے کہا۔

چہرہ دکھاوبی۔بی۔ گارڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

شرم نہیں آتی عورت پیٹ سے ہے درد میں ہے اور تمہیں یہ چیکنگ کرنی ہے۔۔ جاتے ہوئے دکھایا تو تھا چہرہ۔

ارے کوئ خدا کو خوف کرو تم لوگوں کو ہم جیسیاں ہی جنم دیتی ہیں۔ وہ عورت جلدی سے روتے ہوئے چیخ اٹھی۔

گارڈز بوکھلا گئے۔

معاف کرنابی۔بی وہ اپنا کام کر رہا تھا تم جاو۔دوسرا گارڈ جلدی سے بولا۔

وہ بڑبڑاتے ایزل کو لیے وہاں سے نکلتی چلی گئ۔

وہ دوسری عورت جو گھر میں تھی وہ جلدی سے لان میں کھلتی پچھلی کھڑی سے کودتے باہر ائ۔

اور پچھلے لان سے ہوتے وہ چھوٹی سے دیوار پر آسانی سے چڑھتے باہر اگئ۔

کچھ دور جا کر وہ دونوں مل گئیں تبھی گاڑی آئ تو انہوں نے ایزل کو اسمیں بٹھا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

انکا کام ختم ہو چکا تھا وہ دوسری گاڑی میں بیٹھتی جا چکی تھیں۔

💞💞💞

افف قیامت ہے قیامت چلتی پھرتی تباہی۔

دادا ایزل کے چہرے کو حوس بھری نظروں سے دیکھتے بولا۔

رانا ہاشم نے قہقہ لگایا۔

یہ تباہی آج تمہاری ہے۔ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا تو دادا بھی قہقہ لگا گیا۔

ماننا پڑے گا ایسے ہی تو نہیں وہ شیر اسکے قابو میں آیا ہوا۔۔ اسکے زخمی ہونٹوں کو دیکھتے دادا نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے کہا۔

شیلا نے بتایا کے بہت مشکل سے قابو میں آئی ہے۔ دادا ان عورتوں میں سے ایک کا زکر کرتا قہقہ لگاتا بولا۔

اور اب وہ شیر ہماری مٹھی میں ہو گا ہماری قید میں۔ رانا ہاشم زہر خند لہجے میں کہتا ایزل کے وجود کو قہر بار نظروں سے گھورتا اٹھ کھڑا ہوا۔

یہ اب تمہاری ہے جو مرضی کرو لیکن یاد رکھنا مرنی نہیں چاہیئے۔ وہ دادا کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ایزل کو نفرت بھری نظروں سے دیکھتے وہاں سے چل دیا۔

Posted On Kitab Nagri

دادا ایزل کو للچائی نظروں سے دیکھتا اسکی طرف بڑھا۔

افف تمہارا یہ حسن کسی کو بھی بہکا سکتا ہے دل کرتا ہے کھا جاوں لیکن نہیں ابھی نہیں۔

وہ حوس بھری نظروں سے اسے دیکھتا قہقہے لگا رہا تھا۔

💞💞💞

مبشر رانا، رانا ہاشم کا بیٹا جو کہ بھاگنے میں کامیاب ہوا تھا لیکن بہت جلد پکڑا گیا۔

حازق نے اسے اچھا خاصہ سبق سکھایا تھا کہ اب وہ بھاگنے کے قابل تو ہرگز نہیں بچا تھا۔

ایزل کی ناراضگی کا سوچتے وہ جلدی گھر جانا چاہتا تھا لیکن کام کی وجہ سے اسے رات ہو چکی تھی۔

دل کو الگ سے پتا نہیں کیوں بے چینی سے ہو رہی تھی۔

راستے میں اسکے لیئے پھول اور چاکلیٹس بھی لیں۔

رات کے گیارہ بجے وہ تھکا سا اندر آیا لیکن پورے اپارٹمنٹ میں اندھیرا دیکھتے چونکا۔

ایزل۔لائیٹس اون کرتے چونک کر پکارا۔

ٹیبل پر چاکلیٹس اور پھول رکھتے جیسے ہی پلٹا اسکے چودہ طبقے روشن ہوئے تھے۔

واٹ دا ہیل۔وہ دنگ رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

پورے اپاٹمنٹ کا حشر نشر ہوا پڑا تھا۔ ہر چیز بکھری ہوئی تھی۔ کانچ ٹوٹے پڑے تھے لیکن وہ کہیں نہیں تھی۔

ایزل۔۔ وہ دھاڑتا آگے بڑھا تھا۔

ایزل کہاں ہو باہر او۔ وہ شیر کی سی ڈھاڑ سے گرج اٹھا۔ لیکن وہ ہوتی تو باہر اتی۔

وہ کمرے میں گیا کمرے کا بھی یہی حشر تھا پورا ڈریسینگ بکھرا پڑا تھا۔

زمین پر خون کے قطرے گرے ہوئے تھے۔

ایزل۔۔ اسکی دھاڑ سے زمین و آسمان لرز اٹھے۔

آخر کیا ہوا تھا یہاں۔ کہاں جا سکتی تھی وہ۔ گھر کے باہر آرمی کی سیکورٹی تھی تو پھر کوئ کیسے اندر کی جرات کر سکتا تھا یا اسے نقصان پہنچا سکتا تھا۔

وہ پاگل ہوتے دماغ سے سوچتا چیل کی سی نظریں ہر طرف دوڑا رہا تھا۔

ایزل کی غیر موجودگی اسے پاگل کرتی کسی آنے والے طوفان کا پتہ دے رہی تھی۔

ایزل ڈیمڈ کہا ہوں ابھی کے ابھی میری نظروں کے سامنے او۔ وہ صوفے کو ٹھوکر مارتا دھاڑا تھا۔

تیزی سے باہر نکلتے گارڈز کو دبوچا۔

کہاں ہے میڈم تم لوگ یہاں صرف شو پیس کے لیئے کھڑے ہو کوئ میرے گھر میں گھس کے میری بیوی کو لے گیا اور تم لوگوں کو خبر تک نا ہوئ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پے در پہ انکا حشر بگاڑ تا خون خرابا کرنے کے در پہ تھا۔

کچھ گارڈز نے بامشکل اسے سنبھالتے سیکیورٹی ٹیم کو انفارم کیا۔

وہ کسی بپھرے شیر کی مانند لگ رہا تھا اسکی شیرنی اسکے گھر سے غائب ہوئ تھی اور یہ کوئ عام بات نہیں تھی۔

گارڈز نے انہیں ان دو عورتوں کے بارے میں بتایا تو وہ انکی لاپرواہی پر بپھر گیا۔

سی۔سی ٹی فوٹیج سے وہ گھر کا منظر دیکھتے اسکے حواس جھنجھلا اٹھے تھے۔

اسنے ہر تکلیف پر صرف اسے پکارا تھا۔کیسی تڑپ تھی اسکی پکار میں۔

اسے شائید پہلے ہی اس سے جدائ کا الہام ہو چکا تھا اسی لیے تو نہیں چاہتی تھی اس سے دور جائے۔

لیکن ایک بار پھر سے فرض نبھاتے وہ جنون سے غافل ہو چکا تھا۔

لب بھینچتے اسنے شدت سے آنکھوں میں اترتی نمی اندر دھکیلی تھی۔

چیف اگر میری بیوی کو ایک خراش بھی آئ ہوئ یا کسی کی گندی نظر اس پر پڑی تو مجھے نا تو یہ وردی روکے گی تباہی پھیلانے سے نا کوئ قانون۔۔وہ سرد لہجے میں غراتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

ایزل کے نیکلس میں لگی چپ سے لوکیشن ٹریس کرنے کی کوشش کی لیکن سگنل نہیں آرہے تھے۔

فوری طور پر رانا ہاشم کے گھر کی چھان بین کی گئ انکے فارم ہاؤس مختلف اڈے لیکن ایزل کہیں نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ٹریفک جام کروایا گیا۔ ہر گاڑی کی چیکینگ ہو رہی تھی، ریلوے سٹیشنز، بس سٹینڈ، سڑکیں ہر کونا کونا چھان مارا لیکن اسے جانے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا

جیسے جیسے رات گزرتی جا رہی تھی اسکا ضبط جواب دیتا جا رہا تھا۔

💞💞💞

فجر کی اذان ہو چکی تھی لیکن ایزل کا ابھی تک کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔

چیف نے پیشانی مسلتے اسے دیکھا۔

وہ کمپیوٹر سکرین پر جھکا ہوا تھا۔

سرد آنکھیں، سرد برفیلہ چہرہ، بھینچے ہوئے جبڑے، ہاتھوں اور گردن کی ابھری ہوئی نیلی رگیں وہ کوئی زخمی شیر لگ رہا تھا جسکی کچھار میں ہاتھ ڈالنے کی غلطی کی گئی تھی۔

اہہہ۔ کسی کام کی نہیں ہے یہ سیکیورٹی یہ سسٹم۔

وہ کمپیوٹر اٹھا کے زمین پر پٹکتا دھاڑا تھا۔

وہاں پر پڑا سسٹم بری طرح سے تباہ کرتے وہ ہاتھ سے بہتے خون کی پرواہ کیے بغیر فل سپیڈ سے گاڑی ڈرائیو کرتا رانا ہاشم کے سر پہ جا پہنچا۔

Posted On Kitab Nagri

اب تک اسے چیف نے روک رکھا تھا چیکینگ کرتے وقت بھی اسنے رانا ہاشم کو ایک لفظ نہیں کہا لیکن اب بس ہو گئ تھی۔

میری بیوی کہاہے۔۔؟

اسے گریبان سے دبوچتے اپنے مقابل کھڑا کیا۔

ہاشم کے گارڈز نے اس پر بندوقیں تانی لیکن اسنے ہاتھ کے اشارے سے اپنے گارڈز کو منع کر دیا۔

ہم نہیں جانتے کہاں ہے تمہاری بیوی تمہارے گھر سے غائب ہوئ ہے کیا پتہ کسی عاشق کے ساتھ۔

ابھی اسکی بات منہ میں تھی کہ اسکا مکارانا ہاشم کو زمین کی دھول چٹا گیا۔

اسکے گارڈز کو حازق کے گارڈز قابو کر چکے تھے۔

ہمت کیسے ہوئ میری بیوی کے بارے میں اتنی گھٹیا بات کرنے کی۔

تمہاری زبان اب تک سلامت تھی تو چیف کی وجہ سے لیکن اب تم سلامت نہیں رہو گے۔

وہ اسکے پیٹ پر ٹانگوں اور چہرے پر مکوں کی برسات کرتا جا رہا تھا۔

رانا ہاشم زمین پر پڑے ہس دیئے۔

مجھے مار دیا تو کیسے پتہ چلے گا بیوی کہاں ہے تمہاری۔

وہ نیم بے ہوشی میں بڑبڑائے تھے۔

حازق کے تیز کانوں کے اسکی بڑبڑاہٹ واضح سنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں ہے بول کہاں ہے میری بیوی۔وہ اسکا گریبان جھنجھوڑا چلایا لیکن وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

اٹھ میں کہہ رہا ہوں بتا کہاں ہے میری بیوی۔اسکے چہرے پر زور دار مکہ رسید کرتے کہا۔

سر پلیز وہ مر جائے گا اسے ہوش میں لانے دیجئے۔چار پانچ گارڈز نے مل کر بامشکل اسے پکڑتے ہاشم سے پیچھے کیا۔

وہ پھولتی سانسوں اور لہو چھلکاتی نظروں سے اسے دیکھتا پیچھے ہوا تھا۔

اسکے بیٹے کو بلاو۔۔پاس کھڑے اوفیسر پر غرایا۔

وہ تیزی سے وہاں سے بھاگے تھے۔

بیس منٹ میں ہی وہ اسکے چھوٹے بیٹے کو لے ائے۔

رانا ہاشم کو بھی ہوش آ چکا تھا۔

اپنے بیٹے کو زخمی حالت میں دیکھتے وہ تڑپ اٹھے۔

میری بیوی کہاں ہے جلدی بتا۔اسکے بیٹے پر بندوق تانتے کہا۔

نہیں بتاؤں گا کر لو جو کرنا ہے۔وہ شاطرانہ انداز میں مسکرایا تھا۔

ٹھیک ہے تو پھر دیکھو میں کیا کر سکتا ہوں۔

اپنی بیلٹ نکالتے اسنے اسکے سامنے اسکے بیٹے کے منہ میں کپڑا ٹھونستے اپنی بیلٹ سے دھونک دیا۔

مبشر کی گھٹی گھٹی سسکیاں نکلنے لگیں۔

Posted On Kitab Nagri

کھولتا ہوا گرم پانی لے کر آؤ جلدی۔پاس کھڑے اوفیسر سے کہا۔

وہ سر ہلاتے کچن کی طرف بھاگے تھے۔

رانا ہاشم گارڈز کی گرفت میں مچل رہے تھے۔

بیٹے کی گھٹی گھٹی چیخیں انکی جان نکال رہی تھیں۔

میں نہیں جانتا تمہاری بیوی کہاں ہے۔وہ چلا پڑے۔

ابھی پتہ چل جائے گا۔

حازق کہتا وہ کھولتا پانی اسکے بیٹے کے بازوں پر ڈال گیا۔

وہ تڑپتا پل میں ہوش و حواس سے بیگانہ ہوا تھا۔

مینے اسے دادا کے حوالے کر دیا میں نہیں جانتا وہ اسے کہاں لے گیا۔

وہ چیخ پڑا۔۔

حازق کی رگیں ابھر پڑی جیسے ابھی پھٹ جائیں گی۔۔

اسنے گن نکالتے بنا رکے تین فائر اسکے بیٹے کے سینے پر کیے۔

اسے لے جاؤ اور دفنا دو۔۔اوفیسرز کو حکم دیتے وہ ساکت کھڑے رانا ہاشم پر ایک نظر ڈالتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

رانا ہاشم ساکت سے فرش پر پھیلے خون کو دیکھتے رہ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

حازق میر کیا ہے وہ اچھے سے جان گئے تھے۔

💞💞💞

اسنے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اعصاب اس قدر بھاری تھے آنکھیں کھل نہیں رہی تھیں۔

لیکن اپنے بازو پر رینگتے بچھو کی مانند وہ ہاتھ اسے مجبور کر رہے تھے۔

اسنے پوری طاقت لگاتے آنکھیں کھولیں۔

اگلا منظر دیکھتے اسکا شدت سے دل چاہا کاش وہ ساری عمر آنکھیں نا کھول سکتی۔

کوئ غیر مرد اس پر جھکا اسکے بازوں پر اپنی انگلیاں چلا رہا تھا اسے یہ لمس بچھو کے ڈنگ کی مانند محسوس ہوا۔

وہ ہاتھ بازوں سے ہوتا اسکے کندھے پر آیا اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ اسکی شہ رگ کو چھوتا یک دم اسمیں جانے کہاں سے اتنی طاقت آگئ اسنے اپنی بازوں کو حرکت دیتے پوری شدت سے اس درندے کو پیچھے دھکا دیا۔

دادا جو مدہوشی کے عالم میں اس پر جھکا تھا تیورا کر زمین پر جا گرا۔

ایزل تیزی سے اٹھتی کمفرٹ سینے تک لپیٹ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی۔۔وہ شیر بنی غرائی تھی۔

دادا اسکی ہمت پر دنگ سا اسے دیکھتا رہ گیا۔

اسکی ہیزل گرین آنکھیں دیکھتے وہ مبہوت ہوا تھا۔

مینے پوچھا کون ہو تم کیوں لائے ہو مجھے یہاں۔۔وہ پھر سے غرائی تھی۔

دادا زمین پر گرا قہقہہ لگا گیا۔

واقعی ایک شیر کی شیرنی ہو۔اور اس شیر کو قابو کرنے کے لیئے تمہیں قابو کیا گیا ہے۔۔

وہ حوس بھری نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

ایزل کا دل چاہا اسی آنکھیں نکال دے۔

تم جانتے نہیں ہو اسے تمنے مجھے مہرہ بنا کر اسکے جنون کو ہوا دی ہے۔کاٹ کے رکھ دے گا تجھے۔وہ بگڑے تنفس سے ڈھاڑی۔

ہاہاہاہا وہ تب ناجب اس لائق بچے گا۔وہ قہقہہ لگاتا بولا۔

جسکی بیوی کڈنیپ ہو گئ ہو اور پوری رات باہر ہو اسے کیا پتہ کس کس نے اسکے ساتھ کیا کیا کیا۔وہ پاگلوں کی طرح قہقہے لگانے لگا۔

وہ حازق میر,وہ بپھرا شیر جب اپنی بیوی کو بے لباس کسی اور مرد کی بانہوں میں دیکھے گا غیرت سے مر نہیں جائے گا۔مرے گا نہیں تو پاگل تو ہو ہی جائے گا۔وہ نفرت سے پھنکارا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کے وجود سے جان نکلی تھی۔ ٹھاہ ٹھاہ کرتے ساتوں آسمان اسکے سر پہ گرے تھے۔

کیارات گزر گئ۔ کیاوہ پوری رات اس درندے کی قید میں تھی۔ کیاوہ اسے ڈھونڈ نہیں پایا۔۔وہ سانس نہیں لے سکی۔

اپنی مٹی سے وفا کرتے رہے میر کاش ایک بار اپنی عزت سے بھی وفا کر جاتے۔

وہ جیسے سب کچھ ہار گئ تھی۔

تجھے پتہ ہے کیا قیامت ہے تو۔ دادا اسکے قریب آتا مخمور نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

ایزل نے غائب دماغی سے اسے دیکھا۔

دادا کا چہرہ دیکھتے وہ اگلے ہی پل کسی جنگلی بلی کی طرح اس پر جھپٹ پڑی۔

کتے، کمینے، نامرد، تجھے تو میں چھوڑوں گی نہیں۔ وہ اسکا چہرہ اپنے ناخنوں سے نوچتی دھاڑی تھی۔

دادا نے اسے قابو کرنے کی کوشش کی تو ایزل نے تیزی سے گھٹنا اسکی نازک جگہ پر مارا وہ بلبلا اٹھا۔

میری عزت پر گندی نظر لگائے گا تیری آنکھیں نکال دوں گی۔

اسنے ناخن اسکی آنکھ میں مارا لیکن وہ چہرہ پیچھے کر گیا۔

کہاں مر گئے سالو اندر او۔ وہ چیخا تھا۔

تبھی گارڈز اسکی آواز سنتے اندر آئے تو تیزی سے ایزل کو قابو کیا۔

Posted On Kitab Nagri

چھوڑو مجھے نامردوں، مردانگی کے نام پر عورت کی عزت پر وار کرتے ہو ہمت ہے تو اس سے لڑ کے دکھاتا کائروں کی طرح پیٹ پیچھے وار نہیں کرتا۔

وہ اسکے پیٹ میں ٹانگیں مارتے چیخی تھی۔

باندھو اسکو۔وہ چیخا۔

دو گارڈز نے ایزل کو قابو کیا لیکن وہ تھی کہ قابو میں انہیں رہی تھی۔

تیری تو۔ایک گارڈ نے رکھ کے اسے تھپڑ دے مارا۔۔ایزل کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

اسی گال پر اس عورت نے تھپڑ مارا تھا جو پہلے ہی سوجھا ہوا تھا ایزل کو لگا جیسے کسی نے اسکا گال چھیل دیا ہو۔

اسکی آنکھیں دھندھلا گئیں۔

گارڈز نے اسکا دائیاں ہاتھ اور بائیاں پاؤں زنجیر میں باندھ دیا۔

وہ بے بسی سے بیڈ پہ گری اس زنجیر کو دیکھتی رہ گئی۔

وہ لوگ دادا کو اٹھاتے باہر لے گئے۔

پیچھے وہ اپنی بے بسی پر ماتم مناتے رو دی۔

میر کبھی نہیں سنتے ہو تم میری دیکھو تمہاری وردی کے ساتھ وفاداری نے آج مجھے کہاں پہنچا دیا۔

وہ سسکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں تم مجھے ڈھونڈ نہیں پائے۔

کیارات اتنی چھوٹی تھی کیا یہ زمین بہت بڑی تھی جو تم مجھے ڈھونڈھ نہیں پائے کیوں میر کیوں۔وہ چیخی تھی۔۔

تم تو کہتے تھے میں تمہاری آنکھ سے اوجھل ہوئی تو تم زمین کی تہوں سے بھی ڈھونڈھ لاؤ گے تباہی مچادو گے اب کیوں نہیں مچاتے تباہی۔وہ چیخ چیخ کر رو دی۔

اپنی بے بسی پر ماتم منا رہی تھی لیکن جانتی نہیں تھی اسنے کہا تھا وہ تباہی مچائے گا اور اسنے تباہی مچادی تھی۔

پورا شہر ہلا کر رکھ دیا تھا اس ایک اکیلے نے اسکو ڈھونڈنے کے لیئے زمین کی تہیں کھود ڈالیں تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چیخ چیخ کر اسکا گلا بیٹھ گیا، آنکھیں رو رو کر سوجھ گئیں۔

نچلہ ہونٹ پہلے ہی زخم کی وجہ سے سوجھا ہوا تھا۔

بائیں گال پر انگلیوں کے نشان واضح تھے۔

کلائیاں بھی زخمی تھی وہ ایک ہی رات میں اجڑ گئی تھی۔

اللہ ہمیشہ اچھوں کے ساتھ کیوں برا ہوتا ہے۔برے تو ہمیشہ برائی کر کے بھی مزے میں رہتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شکوہ کناہ لہجے کیں کہتی بیڈ کرواؤں سے سر ٹکا گئ۔

اسکی دبی دبی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھی۔

💞💞💞

اسنے اپنے پورے زور سے دروازے کو دھکا مارا اور وہ کھلتا چلا گیا۔

یہ دسواں تہہ خانہ تھا جو وہ لوگ دیکھ رہے تھے لیکن وہ نہیں تھی۔

رانا ہاشم کے بڑے بیٹے سے جتنے تہہ خانوں کے بارے میں پتہ چلا تھا اسنے سب کھنگال لیے لیکن ایزل کہیں نہیں ملی اسے۔

اگلا دن شروع ہو چکا تھا وہ پاگلوں کی طرح بنا سانس لیے مارا مارا اسے ڈھونڈھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

اللہ کیا مٹی سے وفا نبھانے کی اتنی بڑی سزا دیں گے اپ۔

میں تو اسے آپکے سپرد کر کے جاتا تھا پھر کیوں وہ محفوظ نہیں رہ سکی۔

وہ دیوار سے سر ٹکائے آسمان کو دیکھتا سوچ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پورا سسٹم اسنے ہلا کر رکھ دیا تھا وہ لوگ ایزل کی لوکیشن ٹریس کر رہے تھے۔

اسکی آنکھیں لہو چھلکا رہی تھیں۔

مینے یہاں پر کئ معصوموں کی عزت کی حفاظت کی ہے اس درندے سے اور اپنے میری ہی عزت کو اس درندے کے ہاتھوں میں دے دیا۔

اسے کچھ ہو گیا تو۔اللہ ایسا مت کیجئے گا میں جیتے جی مر جاؤں گا۔ایسی قیامت انی ہوئ تو اس سے پہلے میری سانسیں کھینچ لے جیئے گا۔اسکے دل سے شدت سے دعا نکلی تھی۔

حازق ہم پہ بھروسہ رکھو ہم تمہاری بیوی کو۔۔کرنل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہ رہے تھے لیکن انکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ انکا ہاتھ جھٹک گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا بھروسہ رکھو آپ پر آپکے ان اوفیسرز پر۔وہ دھاڑا تھا۔

مینے آپکے ایک حکم پر اپنی جان کی بازی لگائ ہے۔

ہر بار اپنے جیسا کہا ویسا کیا ہے۔

آپ کہتے رہے وطن سے وفا کرو، مٹی سے وفا کرو مینے کی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے کہا اپنے لوگوں سے وفا کرو مینے کی۔

کیا ملا مجھے۔۔ میں یہاں پر ان لوگوں کی عزتیں محفوظ کر رہا تھا اور یہ آپکے اوفسرز کچھ گھنٹے بھی میری بیوی کی حفاظت نہیں کر پائے۔وہ ٹیبل کر ٹھوکر مارتا غرایا تھا۔

اوفسرز کی گردنیں شرمندگی سے جھک گئیں۔

یہ میرا کام نہیں تھا کہ میں اس مجرم کی نگرانی کروں یہ ان لوگوں کا کام تھا وہ بھی نہیں کر پائے تو مجھے اپنی بیوی کو اکیلے چھوڑ کر آنا پڑا کیونکہ مجھے مٹی سے وفا نبھانی تھی۔وہ تمسخر سے ہنسا۔

لیکن یہ اپکے اوفسرز مجھ سے کچھ دیر وفا نا کر پائے۔

انکی لاپرواہی سے میری بیوی کی عزت پر اسکی جان پر بات بن آئی ہے۔

کیا ہے یہ آپکا سسٹم جو پوری رات گزر گئی دوسرا دن ڈھلنے وال ہے لیکن ایک چپ ہیک نہیں کر پائے۔

کیا بھروسہ کروں میں آپ پر کیا دیا ہی کیا ہے آپکے لوگوں نے مجھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اسکے لہجے کی ازیت نے سب کو لب بھینچے پر مجبور کیا تھا۔

یہ آپ تھے جسنے مجھے یقین دلایا تھا میری بیوی اس گھر میں محفوظ رہے گی جہاں میں جانا چاہتا تھا وہاں اپنے مجھے نہیں رہنے دیا کیوں بھول گئے یہ بات اپ۔وہ کرنل پر دھاڑا تھا۔

وہ لب بھینچتے سر جھکا گئے۔

غلطی آپ کی نہیں غلطی ان لوگوں کی بھی نہیں وہ میری تھی میری بیوی، میری عورت میری امانت میری عزت اسکی حفاظت کی زمہداری میری تھی میری غلطی تھی جو مینے آپ ہر آپکے اوفیسرز پر بھروسہ کیا لیکن اب بس اور نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

یہ رہی میری وفا اور آج سے میں اس زمہداری سے آزاد۔وہ اپنی وردی پر لگے بیجیز اتارتے انکے ہاتھ پر رکھ گیا۔

حازق۔کرنل اور چیف دونوں نے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ ان سنا کرتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سرلوکیشن ٹریس ہو گئ ہے۔۔

پیچھے سے آتی آواز پر اسے لگا اسے زندگی کی نئ نوید سنائی گئ ہے۔

وہ تیزی سے مڑا۔

کہاں ہے۔۔بس اتنا کہا تھا۔

اوفیسر نے سکرین کی طرف اشارہ کیا اور وہاں کھڑا ہر فرد ساکت ہوا تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ بھوک پیاس سے نڈھال سی بیڈ کروان سے ٹیک لگائے اپنی قسمت پر ماتم کناہ تھی آنکھوں میں جو امید کے دیئے جلے تھے وہ ڈھلتی شام کے ساتھ بجھ چکے تھے ایک اور رات اور پھر شائید ہی وہ کبھی واپس نا جا سکے۔

Posted On Kitab Nagri

حازق میر شاہ اگر میں یہاں سے یہی سلامت باعزت نکل گئ تو کبھی مڑ بھی تمہاری شکل نہیں دیکھوں گی وعدہ رہا۔۔

گھڑی پر شام کا وقت دیکھتے آہستہ سے لب ہلے تھے۔

تبھی دروازہ کھولا۔وہ چونک کر سیدھی ہوئ۔

دادا پھر سے اسکے سامنے تھا۔

اسکے چہرے پر اسکے نوچنے کی وجہ سے کافی زخم پڑ چکے تھے لیکن باقی وہ سہی سلامت اسکے سامنے کھڑا تھا۔

اسکا چہرہ دیکھتے ایزل کا دل کانپا۔

بہت ہمت ہے نا تجھ میں۔وہ نفرت سے اسے دیکھتا آگے ایا۔

ایزل کھسک کر پیچھے ہوئ۔

مجھے مارے گی تو ہاں۔وہ اپنا زخمی چہرہ لیے اسکے قریب جھکا۔

ایزل مزید پیچھے نہیں جا سکتی تھی اسکی پاؤں کی زنجیر اتنی ہی تھی۔

پہلے سوچا تھا تجھے اپنی رانی بناؤں گا لیکن تو اس لائق نہیں۔وہ اسکا جبڑا دبوچتا پھنکارا۔

بے بسی کی انتہا تھی وہ اپنے چہرے پر پڑتی اسکی غلیظ سانسوں کی وجہ سے اپنا سانس روک گئ۔

Posted On Kitab Nagri

اب تجھے اپنی رکھیل بناؤں گا۔لیکن تیرے ساتھ زبردستی نہیں کروں گا کیونکہ تو خود تڑپتی میرے قریب آئے گی۔

وہ تمسخرانہ انداز میں مسکرایا۔

ایزل کا پورا وجود کانپ اٹھا۔

دادا نے چٹکی بجائی۔کمرے میں ایک آدمی ایا۔

ایزل شدت سے نفی میں سر ہلاتے خود میں سمٹی۔

مت کرو پچھتاؤ گے۔۔وہ چیخی۔

خدا کا خوف کھاؤ کتے کی موت مرو گے۔وہ پھر سے چیخی آواز بامشکل نکل رہی تھی۔

دادا قہقہہ لگا گیا۔

پلیز میرے قریب مت اور حم کرو۔مرد ہو کر لڑو کیوں ایک عورت سے کھیل رہے ہو۔۔وہ بے بسی سے گڑگڑائی۔

وہ آدمی کسی ساکت بت کی مانند کھڑا تھا دادا کے اشارے پر آگے بڑھتے اسے انجیکشن لگانے لگا۔

نہیں پلیز نہیں۔۔وہ مچلنے لگی جانے اسے کونسا انجیکشن لگایا جا رہا تھا۔

اس آدمی نے اسے انجیکشن لگایا اور واپس چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل بیڈ پر گری بگڑتے تنفس سے دادا کو دیکھتی رہی۔

جو صوفے پر بیٹھا دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اب میں نہیں تو میرے قریب آئے گی اور اسکا ویڈیو جائے گا تیرے اس جنونی شوہر کے پاس جو پاگل ہو گا۔۔وہ شاطر انداز میں قہقہ لگاتا بولا۔

ایزل یونہی پڑی رہی۔

اہستہ اہستہ اسکی سانسیں بھاری ہونے لگیں۔اسکی آنکھیں خمار سے بند ہونے لگیں۔جسم میں بے چینی سے ہونے لگی تھی۔

دادا اٹھتا اسکے قریب ایا۔

چیچچچ مجھ سے بھاگنا چاہتی تھی۔اپنی عزت بچانا چاہتی تھی اب کیا ہو گا جب خود اپنی عزت لٹوائے گی۔

اسکی سوجھی گال پر انگلی ٹریس کرتے وہ مخمور نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

افف کیا قیامت خیز منظر ہو گا وہ جب تو میری قربت کے لیئے مچلے گی۔۔وہ گال سے ٹریس کرتا ہاتھ اسکی گردن تک لے ایا۔

ایزل کا جسم بے جان ہو رہا تھا۔

پتہ نہیں اسے کیا ہو رہا تھا اسکے سارے جسم میں چیونٹیاں رینگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بے چینی ہو رہی ہے۔ جسم میں آگ بھڑک رہی ہے۔۔ اسکا ہاتھ زنجیر سے آزاد کرتا وہ حوس بھر نظروں سے اسے دیکھتا پچکارتے بولا۔

اب تو خود اس بے چینی کو ختم کرنے کے لیئے میرے قریب آئے گی۔ اسکے پاؤں سے بھی زنجیر نکالتے اسنے اسکے پاؤں کے تلوے کو ہاتھ سے سہلایا۔

ایزل تڑپ اٹھی۔ وہ شدت سے کسمسائی۔

تیرے جیسا حسن مینے آج تک نہیں دیکھا دل کر رہا ابھی تیرا وجود نوچ کھاؤں لیکن نہیں تھوڑا سا صبر تو کر ہی سکتا ہوں آخر کو صبر کا پھل میٹھا ہونے والا ہے۔

وہ اسکے کندھے سے شرٹ کھسکاتے اسکے قریب گہری سانس کھینچتا بولا۔

ایزل نے پوری وقت لگاتے اسے پیچھے کرنا چاہا۔

ہاہاہاہا کیا ہوا ہاتھ پاؤں کام نہیں کر رہے۔۔ وہ قہقہ لگاتا بولا۔

ایزل کا وجود تڑپنے لگا۔

اسے بے چینی ہو رہی تھی لیکن پھر بھی اسنے ٹانگ دادا کے پیٹ میں مارنے کی کوشش کی کہ وہ اس سے دور ہو جائے کی نہیں مار سکی۔

بہت ہمت ہے تجھ میں اب دیکھتا ہوں کیسے دکھاتی ہے ہمت۔ دادا اسکے بال گدی سے پکڑتا پھنکارا۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے سگریٹ سلگھاتے ایزل کو دیکھا اگلے ہی پل کمرے میں ایزل کی دل دہلا دینے والی چیخیں گونجی تھیں۔

دادا نے اسکے کندھے پر جلا ہوا سگریٹ رکھا تھا۔

اسکی جلد بری طرح سے جھلسی تھی۔

پلیز چھوڑ دو۔ بامشکل حلق سے آواز نکلی۔ آنسوں سے پورا چہرہ تر ہو چکا تھا۔

اپنے وجود کی بے چینی سے وہ سمجھ چکی تھی اسے کونسی ڈرگ دی گئی ہے۔

اسکے ہارمونز تیزی سے ایکٹیو ہو رہے تھے وہ جانتی تھی کچھ دیر اور پھر وہ خود پر قابو نہیں رکھ سکے گی

اسکے وجود کسی کی قربت کی طلب ہو گی اور شدت سے ہو گی جسکے لیئے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے۔

اللہ۔ اسنے بے بسی سے پکارا۔

دادا اسکے کندھے کی جلی سکن کو دیکھتا سر جھٹکتا صوفے پر جا بیٹھا۔

ڈرگز کا اثر کچھ ہی دیر میں شروع ہو جائے گا اور پھر اصل کھیل کھیلنے میں مزہ آئے گا۔

سگریٹ پھونکتے دھوئیں میں تحلیل ہوتے ایزل کے وجود کو دیکھتے سوچا۔

لبوں پر فتح یاب مسکراہٹ تھی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

اسکے اپاٹمنٹ کے بلکل پیچھے ایک بہت بڑا بنگلا تھا اور ایزل وہیں تھی دادا کتنا شاطر تھا وہ سمجھ نہیں سکا وہ اسکے اتنے قریب تھی اور وہ شہروں کی خاک چھان رہا تھا۔

وہ دادا کسی بھی حال میں مجھے زندہ چاہیئے۔ زندہ مطلب زندہ۔۔ پسٹل پر گرفت مضبوط کرتے اسنے سارے اوفیسرز کو وارن کیا۔

وہ سر ہلاتے اسکے پیچھے ہی اندر داخل ہوئے تھے۔

بنگلے میں سیکورٹی نہیں تھی۔

کچھ ہی پل میں پورا گھر چھان مارا لیکن ایزل نہیں ملی۔

لوکیشن یہیں کی شو ہو رہی تھی تو پھر کہاں ہے میری بیوی۔ وہ ڈیوائس پر لوکیشن یہیں کی دیکھتا ڈھاڑا۔

اوفسرز ڈر کے پیچھے ہوئے۔

تہہ خانہ کیا پتہ یہاں بھی کوئی تہہ خانہ ہو۔ چیف نے پر سوچ نظروں سے اسے دیکھتے کہا۔

ڈھونڈھو۔ وہ چیخ کر کہتا خود بھی زمین کھنگالنے لگا اور انہیں مل گیا تہہ خانے کا دروازہ۔

اندر داخل ہوتے ہی انہیں حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔

پورا تہہ خانہ شراب کی بوتلوں سے بھرا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل یہاں نہیں تھی ہو ہی نہیں سکتی تھی کیونکہ وہاں جگہ ہی نہیں تھی جہاں وہ ڈھونڈھ سکتے سامنے ہی سب کچھ نظر آرہا تھا۔

ایک اور تہہ خانہ ڈھونڈو یہیں ہو گا۔

لوکیشن قریب ہوتی دیکھتے وہ مضبوط لہجے میں بولا۔

وہ منزل کے قریب تھا اسے امید تھی۔

وہ باریک بینی سے زمین کو دیکھ رہا تھا جب آگے بڑھتے اسکے پاؤں کے نیچے کچھ ایا۔

اسنے نیچے بیٹھتے غور سے دیکھا وہ باریک سی زنجیر تھی۔جو بلکل زرا سی باہر تھی۔

اسنے کھڑے ہوتے پوری قوت سے پاؤں نیچے مارا اور وہ چھوٹا سا لکڑی کا دروازہ کھولتا چلا گیا۔

شکر اللہ کا۔۔زیر لب کہتے وہ نیچے بنی سیڑھوں سے زمین کی دوسری تہہ میں اترنے لگے۔

لیکن یہاں کا منظر بھی پہلے والے منظر کی طرح مایوس کن تھا کیونکہ یہاں پر ہر جگہ بڑے بڑے باکس تھے انکے بیچ اتنی جگہ نہیں تھی کہ کوئی انسان کھڑا بھی ہو سکے۔

ان میں تو ڈرگز ہیں۔ایک اوفیسر باکس کھولتے اونچی آواز میں بولا۔

ایک اور تہہ خانہ۔حازق ضبط سے بڑبڑایا۔

ایسے ہی ڈھونڈتے انہیں چھ تہہ خانے ملے۔

ان چھ میں سے کسی میں بھی ایزل نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سرلوکیشن بہت قریب چکی ہے۔امید ہے ایک آخری تہہ خانا ہو۔

اوفیسر کی آواز نے جیسے اسمیں جان بھر دی ہو۔تو وہ زمین کی سات تہوں کے نیچے تھی۔

لیکن اس بار انہیں کوئی راستہ نظر نہیں ایا۔

ڈھونڈھو کوئی نا کوئی راستہ تو ہو گا۔وہ اونچی آواز میں کہتا دیواریں دیکھنے لگا۔

دیواروں کو ٹٹولتے چیف کا ہاتھ پتہ نہیں کہاں لگا کے دیوار کھلتی دو حصوں میں بٹ گئی۔

وہ سب چونکے تھے۔

وہ دیوار نہیں دروازہ تھا جسے پینٹ کیا گیا تھا اور وہ دیوار لگ رہی تھی۔

چلو لیکن دھیان سے کیا پتہ یہی ہماری منزل ہو۔چیف نے سب کو وارن کیا۔

حازق تیزی سے سیڑھیاں اترا تھا۔

یہ کوئی گھر لگ رہا تھا۔لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ زمین کی ساتویں تہہ ہے۔

وہ لوگ دبے قدموں سے آگے بڑھے لیکن گارڈز الرٹ ہوئے تھے۔

کیونکہ یہ جگہ ہی ایسی تھی کہ زرا سی آہٹ بھی محسوس ہوتی تھی۔

وہ فلحال مار دھاڑ کر کے وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے سیلینسر لگی پسٹل سے راستے میں جو کچھ گارڈز تھے انہیں ہٹاتا جا رہا تھا۔

وہ لوگ بہت محتاط ہو کر آگے بڑھ رہے تھے کہ سارے گارڈز ابھی متوجہ نہیں ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

حازق پلر کی اوٹ سے کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑے دو گارڈز کو دیکھتا نشانا باندھ رہا تھا کہ ایک گولی اڑتی ہوئی اسکا بازو چیر گئی۔

وہ لڑکھڑایا۔

میجر۔چیف اسکی طرف بڑھے لیکن وہ انہیں ہاتھ کے اشارے سے روک گیا۔

اس آدمی کو دوسرے اوفیسر نے وہیں ڈھیر کر دیا۔

اسکے بازو سے بھل بھل کے خون نکل رہا تھا لیکن اسے جیسے محسوس ہی نہیں ہوا۔

گارڈز اتنے زیادہ نہیں تھے۔

شائید دادا کو یقین تھا کہ یہاں کوئی اسے ڈھونڈھ نہیں پائے گا۔

تین کمرے تھے جن میں سے دو کھلے تھے اور ایک بند۔

کمرے کے دروازے کو دیکھتے حازق کا دل شدت سے دھڑکا تھا وہ یہیں تھی اسکا دل اور ہاتھ میں پکڑی ڈیوائیس یہی کہہ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ تیز قدموں سے اس دروازے کی طرف بڑھا۔

پیچھے اوفیسرز گارڈز کو قابو کر رہے تھے۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

ایزل پوری طرح سے ہوش کھو چکی تھی اسکے وجود میں کسی دوسرے وجود کی طلب شدت سے جاگ اٹھی تھی۔

وہ دھندھلائی نظروں سے سامنے بیٹھے اس درندے کو دیکھتے لڑکھڑاتے اٹھی تھی۔

اسے اس وقت صرف اپنی طلب مٹانی تھی اسکا دماغ مفولوج ہو چکا تھا وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو چکی تھی۔

سامنے بیٹھے دادا کو اسکی حالت دیکھتے یہی لگا۔

ایزل اسے سے دیکھتے بیڈ سے اترتے اسکی طرف قدم بڑھانے لگی لیکن دروازے کے پاس سے گزرتے اسے اچانک کیا ہوا۔

وہ ایک تیز سانس کھینچتے اللہ کا نام لیتے اپنے اعصاب کی پوری طاقت لگاتے دروازے کی طرف لپکتے دروازے کھول گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی وقت گارڈز کو موت کی نیند سلاتے حازق نے دروازہ کھولا اور ایک نازک وجود اسکے قدموں میں ڈھیر ہوا تھا۔

وہ ٹھہر گیا۔

اسکا دل دھڑکنا بھول گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے لگا وقت رک گیا اس پاس کی آوازیں آنا بند ہو گئیں۔

شکر الحمدللہ۔۔اسکے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔

دادا جو ہڑبڑاتے ایزل کے پیچھے بڑھا تھا دروازے میں کھڑی اپنی موت دیکھتے الٹے قدموں سے پیچھے ہوا۔

حازق گھٹنوں کے بل نیچے گرا۔

ایزل اسکے پاؤں میں گری آدھی کھلی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

حازق اسکے قریب گرتے اسی پل سجدہ ریز ہوا تھا۔

اسکے بازو سے نکلتا خون زمین کو رنگ گیا تھا۔

پیچھے کھڑے اوفسرز، چیف اور کرنل کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

شکر الحمدللہ۔۔وہ سجدے میں پڑا اونچی آواز میں گڑگڑایا تھا۔

چہرہ آنسوں سے تر ہوا تھا۔

اسنے کہا تھا اگر وہ اسکی نظروں سے اوجھل ہوئی تو وہ زمین کی تہوں سے بھی نکال لائے گا اور آج وہ اسے زمین کی ساتویں تہہ سے بھی ڈھونڈ لایا تھا۔

اور اسی کے قدموں میں گرتے سجدہ ریز ہوا تھا۔

ایزل اجنبی نظروں سے اسے دیکھتے لڑکھڑاتے اٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ بے چینی سے اپنے بازو کو رگڑ رہی تھی۔

حازق کچھ پل بعد اٹھا تو وہ دروازے کو تھامے پیچھے کھڑے دادا کی طرف دیکھ رہی تھی۔

وہ تیزی سے اٹھتا اسے تھامتا اپنے وجود کا حصہ بنا گیا۔

دادا کو اوفسرز نے اپنے گھیرے میں لیا تھا۔

ایزل اس سے بھی زیادہ شدت سے اسکے وجود سے لپٹی تھی۔

میری جنگلی بلی۔ اسکے سر پہ بار بار بولا دیتا وہ بڑبڑا رہا تھا۔

ایم سوری میری جان۔ ایم سوری۔ وہ اسکی ہتھیلیاں چومتا دیوانہ وار بول رہا تھا۔

ایزل مجھے۔ اسکے چہرے سے بال ہٹاتے وہ کچھ کہتا رک گیا۔

اس لگا جیسے کسی نے اسکا دل مٹھی میں بھینچتے مسل دیا ہو۔

سرخ سوجھی آنکھیں، گال پر انگلیوں کے نشان، بکھرے بال، پھٹا ہوا ہونٹ، زرد رنگت، زخمی کلائیاں۔ کیا وہ اسے ایسے چھوڑ کر گیا تھا۔

اسنے سختی سے ایزل کو خود میں بھینچا۔

ایزل نے اسکی کمر پر بازو باندھتے اسکی گردن میں چہرہ چھپایا تھا۔

اسے لگا تھا کہ ایزل اسے پہنچان کے اسکے وجود سے لپٹی ہے لیکن اسکے لب اور پھر دانت اپنی گردن پر محسوس کرتے اسنے جھٹکے سے اسے اپنے سامنے کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ایزل خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھتے ہلکا سا مسکرائی۔

اسکی گردن پر ہتھیلیاں جماتے وہ پھر سے لب اسکی گردن پر رکھنے لگی لیکن حازق نے سختی سے اسکا چہرہ تھامتے اوپر کیا وہ اسکے قریب ہونے کو بے چین ہوئی تھی۔

حازق بے یقینی سے اسے دیکھے گیا۔

اسکا دل کسی انہونی کے احساس سے بند ہو رہا تھا۔

ایزل بے چینی سے اسکے قریب ہوتی سختی سے اسکے وجود سے لپٹ گئی۔

اوفسرز نظریں جھکائے کھڑے تھے لیکن چیف اور کرنل نے ایک پل صرف دیکھا اور اور دونوں کے دماغ نے جو سگنل دیا تھا دونوں نے تھوک نگلا تھا۔

حازق نے دادا کو دیکھا جو آنکھوں میں چمک لیے اسے دیکھتا قہقہ لگا گیا۔

اسنے سختی سے ایزل کو خود میں بھینچا۔

کیا کیا ہے تو نے میری بیوی کے ساتھ۔وہ غرایا تھا۔

دادا کا قہقہ بے ساختہ تھا۔وہی جو پچھلی رات کر کے مزہ لیا تھا۔وہ اسے آنکھ ونک کرتا بولا۔

حازق کی رگیں پھڑ پھڑا اٹھیں۔

آفیسرز نے اسے دیکھتے تھوک نگلا تھا۔

جبکہ ایزل اسکی گردن میں چہرہ چھپائے سے بے چینی سے اسکی گردن کو چوم رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے بازوں میں اٹھاتا باہر کی طرف بھاگا۔

اپنے زخمی بازو کی پرواہ کیے بغیر۔

جتنی تیزی سے بھاگ سکتا تھا وہ بھاگ رہا تھا۔

آخر کو وہ اسے لیے باہر نکل آیا۔

تیزی سے گاڑی کی طرف قدم بڑھاتے اسنے ایزل کو گاڑی میں بٹھایا۔

وہ پیچھے ہونے لگا لیکن وہ اسکے وجود سے لپٹ گئ۔

اسکی شرٹ دبوچتے اسکے گال پر لب رکھے وہ خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

حازق نے کرب سے آنکھیں مینچتے سیٹ بیلٹ اسکے گرد باندھا۔

نو۔ نہیں۔ نہیں پلیز مت جاو۔۔وہ پیچھے ہوا تھا تو وہ تڑپتے التجا کرنے لگی۔

حازق نے گاڑی میں پڑا چھوٹا سا وہ رومال اٹھاتے اسکے ہاتھ باندھ دیئے۔

سیٹ بیلٹ سختی سے باندھا کے وہ ہل بھی نہیں پائ۔

نہیں مت جاو۔ پلیز نہیں۔ وہ تڑپنے لگی۔

وہ گاڑی کا دروازہ بند کرتا دادا کی طرف بڑھا جسے اوفسرز نے ہتھ کڑی لگائ تھی۔

اسنے تیزی سے آگے بڑھتے اسکا سر دیوار کے مارا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا کیا ہے تو نے میری بیوی کے ساتھ۔ اتنا تو میں جانتا ہوں تیری اتنی اوقات نہیں نا ہی ہمت کے تو اسے اپنی غلیظ ہاتھوں سے چھو سکے۔

کیا دیا اسے جلدی بتا۔ وہ اسے زمین پر دھکا دیتا اسکے پیٹ سے نیچے گھنٹہ مارتا دھاڑا تھا۔

دادا کا چہرہ فق ہو گیا۔

اسے لگا رہا تھا کہ اسکے وجود سے جان نکل رہی ہے لیکن اتنی جلدی نہیں نکلے گی وہ جانتا تھا۔

نہیں کیا کچھ بھی نہیں کیا کہنا سے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ درد کی شدت سے وہ چیخ اٹھا۔

کیا دیا اسے کہ اسکی یہ حالت ہو گئ وہ بھونک۔۔ اسکی نازک جگہ پر گھنٹہ مارتے وہ چیخا۔

ڈرگز دیئے ہیں جس سے وہ اپنے کنٹرول میں نا رہے اور خود میں میرے قریب آجائے۔ وہ درد سے چیختا بامشکل بولا۔

حازق اسکے سر پر پاؤں کی ٹھوکر مارتا پیچھے ہوا۔

اسکے بازو سے خون نکلتا اسکی شرٹ بگھو گیا تھا لیکن اسے جیسے فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

میجر آپکو بینڈج کی ضرورت ہے۔ اوفیسر شایان اسکا بازو دیکھتے پریشانی سے بولا۔

وہ بنا کچھ کہے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔

دادا کو باقی اوفیسرز لے گئے تھے۔

آپ پلیز یہ باندھ لیجئے تاکے خون رک جائے۔۔ وہ ایک کپڑا اسکے سامنے کرتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے اس سے وہ کپڑے کا ٹکرا لیتے کس کے بازو پہ باندھ لیا جس سے خون فوراً رک گیا۔

لب بھینچے وہ اپنی گاڑی کے قریب ایا۔

ایک گہری سانس چھوڑتے وہ اسنے جیسے ہی گاڑی کا دروازہ کھولا اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

ایزل کیا ہوا۔۔سیٹ پر بیٹھتے تیزی سے اسکے قریب ہوا۔۔

وہ سسکیاں بھرتی اونچی آواز میں رو رہی تھی۔چہرہ شدید سرخ تھا۔

م۔مجھے کچھ ہو رہا ہے۔۔وہ دانت پہ دانت جمائے شدید ضبط کر رہی تھی لیکن اسکا جسم آگ کی مانند جل رہا تھا۔

وہ حازق تک کو پہنچان نہیں رہی تھی۔

کچھ نہیں ہو گا ہم ابھی ڈاکٹر کے پاس جائیں گے ریلیکس۔۔

وہ اسکے ہاتھ کھولتا اسے خود میں بھینچتا پیار سے بولا۔

ایزل نے جھپٹ کر اسکی گردن میں ناخن گاڑھے تھے۔

مجھے کچھ ہو رہا ہے۔ سمجھ نہیں آرہا تمہیں۔یہ دیکھو یہ جل رہا ہے۔۔وہ شدید غصے سے چیخی تھی۔

جیسے ہی وہ چیخی اسکے منہ سے خون کی بوندیں ٹپکی تھی۔

اوکے اوکے سٹاپ۔بولو مت میں کچھ کرتا ہوں۔وہ اسکے ہونٹوں سے خون صاف کرتا نرمی سے بولا۔

یقیناً چیخ چیخ کر اسکا گلا شدید ڈیمیج ہو چکا تھا اسکی آواز سے پتہ لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل اپنے بازوں اور گردن کو ناخنوں سے رگڑنے لگی۔

ایزل سٹاپ۔۔وہ ایک ہاتھ سے گاڑی چلاتا بامشکل اسے قابو کر رہا تھا۔

گھر کے سامنے گاڑی روکتے وہ تیزی سے نیچے اترتا روتی مچلتی ایزل کو اٹھاتا اندر کی طرف بڑھا تھا۔

ایزل کا وجود کانپ رہا تھا، حازق کو لگ رہا تھا جیسے اسنے آگ کو چھو لیا ہو۔اتنی شدید ٹھنڈ میں بھی اسکے پسینے چھوٹ رہے تھے۔وہ لب بھینچے اسے لیے کمرے کی طرف بڑھا۔

یہ گھر وہی تھا جہاں وہ پہلے ایزل کو لانا چاہتا تھا۔

ڈاکٹرز پہلے ہی موجود تھے جو کہ چیف نے بھجوائے تھے۔

کوئی پین ریلیف، کوئی اینٹی ڈوٹ کچھ بھی دیجئے اسے ریلیکس کریں۔۔وہ مچلتی ایزل کو بیڈ پہ ڈالتا میں بولا۔

آپ پلیز باہر جائے میں دیکھتی ہوں۔ڈاکٹر بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی سسکتی ہوئی ایزل کی طرف بڑھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حازق باہر چلا گیا۔جہاں دوسرا ڈاکٹر اسکے لیئے موجود تھا۔

اسکا بازو اب سویل ہو رہا تھا اسے بینڈج کی ضرورت تھی۔

گولی اندر نہیں تھی۔لیکن کافی گہرائی سے گزر کر گئی تھی۔ڈاکٹر نے اسکی بینڈج کرتے اسے پین کلر کا انجیکشن بھی دے دیا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ میڈیسنز بھی دی تھیں جنہیں ابھی لینا تھا۔

اسنے ابھی پانی کا گلاس ہاتھ میں پکڑا ہی تھا کہ ایزل کے چیخنے کی آواز سنتا تیزی سے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

ایزل۔۔وہ ڈاکٹر پر کشن پھینکتے چیخ رہی تھی۔

منہ سے خون نکل رہا تھا۔

ایزل سٹاپ۔۔حازق نے سختی سے اسکے بازو قابو کرتے اسکی پشت سے لگاتے خود میں بھینچا۔

اسکے گلے کی ابھری نسیں یہ واضح کر رہی تھیں اسکا گلا کس حد تک ڈیمیج ہوا ہے۔

مسٹر میر آپکی وائف کو جو ڈرگز دیئے گئے ہیں وہ نہایت خطرناک ہیں۔اسکا علاج کوئی اینٹی ڈوٹ نہیں ہے۔

اس وقت انہیں جو چاہیئے وہ آپ ہی دے سکتے ہیں۔

میرا مطلب ہے آپکو انکے فیزیکلی کلوز ہونا پڑے گا۔کیونکہ انہیں کافی ہیوی ڈوز دیا گیا ہے ہمارا انجیکشن کام نہیں کر رہا۔

انہیں لگ رہا ہے انکا وجود اس وقت جل رہا ہے اتنی خطرناک ڈرگز ہیں یہ کہ انکی جان بھی خطرہ ہو سکتا ہے اگر یہ برداشت نا کر سکیں۔

آپ سمجھ رہے ہونگیں میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں۔ڈاکٹر سنجیدگی سے ایزل کو دیکھتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ حازق کے سینے سے لپٹی اسمیں چھپنے کی کوشش کر رہی تھی۔

حازق لب بھینچتا سر ہلا گیا۔

اور انکا گلا بھی بری طرح سے انٹرنل سویلینگ کا شکار ہوا ہے پلیز کوشش کریں یہ نا بولیں تاکہ کچھ ریلیکس ہو سکے ورنا کچھ بہت برا بھی ہو سکتا ہے۔۔

ڈاکٹر نے کہا تو حازق نے ازیت سے لب چبائے تھے۔

کتنی تکلیف برداشت کر رہی تھی وہ۔

ڈاکٹر چلی گئ تو وہ دروازہ لوک کرتا ایزل کو اٹھائے باتھ روم کی طرف بڑھا۔

ایزل ابھی بھی مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔

وہ ٹھنڈے پانی کا شاور اون کرتا اسے کندھوں سے تھامتا نیچے کھڑا کر گیا۔

وہ ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل نہیں کرنا چاہتا تھا ایزل کی جو حالت تھی اس وقت وہ اسکے کلوز نہیں ہونا چاہتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اپنی سی کوشش کر رہا تھا کہ کسی نا کسی طرح وہ تھوڑا بہت ہوش میں اجائے۔

یخ ٹھنڈا پانی خود پر محسوس کرتے وہ تھوڑا ریلیکس ہوئ تھی۔

کچھ دیر تک خاموشی سے کھڑی رہی حازق نرمی سے اسے تھامے کھڑا تھا۔

ٹھنڈے پانی سے اسکے زخم میں ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں لیکن وہ دانت پہ دانت جمائے برداشت کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد ایزل نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔

میر۔۔حازق کو دیکھتے بے یقینی سے بڑبڑائی۔

وہ سچ میں تھوڑا سا ہوش میں آئی تھی۔

میر۔۔ سہمی سے آواز میں کہتے وہ اسکے سینے میں سمائی۔

میر وہ گندا ادمی۔وہ۔۔وہ کچھ کہنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے گلے میں شدید تکلیف ہو رہی تھی۔

حازق کے تنے اعصاب کچھ پر سکون ہوئے تھے۔

شش،ریلیکس کوئی نہیں ہے بس میر ہے نا تمہارے پاس۔۔

وہ بار بار اسکا سر چومتا نرمی سے اسکے بال سہلا رہا تھا۔

کچھ دیر تک وہ بے اواز روتی رہی پھر اچانک کسمسانے لگی۔

میر۔بے چینی سے پکارا۔

مجھے کچھ ہو رہا ہے۔د۔دیکھو میرا جسم جل رہا ہے۔۔وہ شدت سے روتے اپنے بازوں کو ناخنوں سے نوچنے لگی۔

ایزل۔حازق بے بسی سے اسکے ہاتھ تھامے۔

اسکا ڈوز کافی ہائی تھا جسکا اثر کل رات تک ختم ہونا تھا۔

ایک لمحہ لگا تھا اور ایزل کی آنکھوں میں پھر سے خمار بھر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ حازق کے قریب ہوتی اسکے پاؤں پر پاؤں رکھتی اسکے ہونٹوں پر جھک گئ۔

حازق نے اسکی کمر پر ہاتھ رکھے سہارا دیا لیکن اسکا ساتھ نہیں دیا۔

وہ اسکے ہونٹ چومتی تو کبھی دانت گاڑھی اپنے بے چینی واضح کر رہی تھی۔

میر مجھے پیار کرو نا۔۔اسکے ہونٹ چھوڑتے بے چینی سے اسکی گردن پر ہتھیلیاں جماتے خمار آلودہ لہجے میں کہا۔

حازق نے سختی سے آنکھیں مینچ کر کھولی۔

نہیں آج تم کرو۔۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے آہستہ سے کہا۔

ایزل نے غصے سے اسے دیکھا۔

کرو۔۔اسکے نچلے لب پر دانت گاڑھتے سختی سے کہا۔

اسنے اتنی شدت سے دانت گاڑھے تھے کہ حازق کے لبوں سے خون کی بوند ہی نہیں نکلی تھی بلکہ اچھا خاصہ ہونٹ زخمی ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حازق جب اس پر شدتیں لوٹاتا تھا اسمیں بھی ایک نرمی ہوتی تھیں۔لیکن ایزل بے دردی سے اسکی بئیرڈ اور گردن پر دانتوں سے کاٹ رہی تھی۔

وہ سختی سے مٹھیاں بھینچے کھڑا رہا۔

اسکا دل کر رہا تھا وہ ابھی جائے اور دادا کے چیتھڑے اڑا دے۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل اسکی شرٹ کے بٹن کھولتی ایک جھٹکے سے اتار کر پھینکتی اسکے سینے پر ناخن اور دانت گاڑھنے لگی۔

میر۔۔اسکے ہاتھ اپنی کمر پر موو کرتے بے بسی سے اسے دیکھا۔

حازق نے اسی پل شدت سے اسے خود سے لپٹایا۔

ایم سوری، ایم سوری میری جنگلی بلی۔میں تمہاری حفاظت نہیں کر پایا، میں تمہیں پروٹیکٹ نہیں کر پایا۔

تمہیں اپنا جنون کہتا تھا لیکن اپنے جنون کو اس درندے سے بچا نہیں پایا۔

ایم سوری۔۔وہ دیوانہ وار اسکے چہرے کو چومتا رندھے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

شاور کے پانی میں اسکے آنسو ڈوبتے جا رہے تھے۔

ایزل اسکی گردن میں بازو باندھتے بے چینی سے اسے دیکھا۔

ای۔یسے نہیں۔جیسے پہلے کرتے کرتے ہو ویسے۔۔وہ بے چینی سے بولی۔

وہ چاہ رہی تھی وہ شدت سے چھوئے جیسے پہلے اپنی شدتوں سے اسے بوکھلا دیتا تھا۔

میر مجھے اس ازیت سے چھٹکارا دو۔اسکی بے چینی حد سے زیادہ بڑھی تو وہ اپنے بال نوچتی دیوار سے لگتی بے بسی سے بولی۔

حازق شاور بند کرتا اسے اٹھاتا کمرے میں لے ایا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے میر کو معاف کر دینا۔اسکی نوز پن پر شدت سے لب رکھتے وہ اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

اتنی ہی شدت سے جتنی شدت سے پہلے جھکتا تھا۔

اسکے دونوں ہونٹوں کو اپنے لبوں میں دبائے وہ شدت سے اسکی سانسیں پی رہا تھا۔

ایزل کی سانس گھٹ رہی تھی لیکن وہ بھی اتنی ہی شدت سے اسے رسپونس کر رہی تھی۔

وہ آج اپنی سانس رکنے پر بھی اسے پیچھے نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔

حازق نے اسکے اوپری لب پہ نرمی سے دانت گاڑھے تو ایزل نے بھی جواباً اسکے نچلے لب پر زخم دیا تھا۔

وہ اسکے لب چھوڑتا اسکی گردن پر جھکا اپنے دانت گاڑھتا تو کبھی مونچھیں سہلاتا سرخ نشان ڈال گیا۔

گردن سے ہوتے اسنے ایزل کے کندھے سے شرٹ کھسکائی تو سگریٹ سے داغا ہوا نشان دیکھتے اسکی آنکھوں میں بے یقینی کے ساتھ شدید سرخی ابھری تھی۔

دادا تجھے ایسی ازیت دونگا کہ تیرا روم روم تڑپ اٹھے گا۔بگڑے تنفس سے سوچتے اسنے نرمی سے لب اسکے زخم پر رکھے۔

ایزل کی دبی سی سسکی نکلی تھی۔

حازق کتنی ہی دیر اس زخم کو چومتا رہا۔ایزل نے اسکے سینے کے بالوں کو نوچا تو وہ لائیٹس اوف کرتا اسکی کمر کی ہاتھ ڈالتا اسے بھیگی شرٹ کے بوجھ سے آزاد کراتا خود میں بھینچ گیا۔

ایزل اسکے وجود میں سمٹ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسکے وجود میں جو ازیت بھر رہی تھی وہ شدت سے رو رہی تھی یقیناً یہ ازیت اسکی برداشت سے باہر تھی۔

حازق اسکی ڈھرکنوں پر جھکتا اسکی شدت سے اسکی سانسیں بھاری کر گیا۔

ایزل کی بے چین سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی۔

وہ اسکی ڈھرکنوں سے ہوتا پیٹ پر لب رکھتا اسکی چین کو دیکھتا ازیت سے مسکرایا۔

دیوانہ وار اس چین پر لب رکھتے اسکی آنکھوں میں وہ پل گھوم گئے جب وہ اسکی چین کو چھوتا تھا تو وہ شرم سے سرخ گلاب ہو جاتی تھی۔

اسنے اوپر ہوتے اسکا چہرہ دیکھا۔

آج وہ چہر شرم سے نہیں ازیت سے سرخ ہو رہا تھا۔

وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے خود میں بھینچتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

آہستہ آہستہ وہ دونوں کے بیچ کے پردے گراتا اسے شدت سے خود میں سما گیا۔

اسکی شدت پر ایزل کی بے چین سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھی۔

وہ پوری شدت سے اسکے وجود کو خود میں بھینچ رہا تھا۔

ایزل کے چہرے پر سکون پھیلا تھا۔

اسکے چہرے پر پھیلے سکون کو دیکھتے وہ اسکی دھڑکنوں پر دانت گاڑھتا زخمی سا ہنس دیا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر وہ ہوش میں ہوتی تو یقیناً اسکی اتنی شدت پر مرنے والے ہو جاتی۔

اتنی شدت وہ نہیں دکھا رہا تھا جتنی شدت سے وہ اسکے سینے اور گردن کو زخمی کر رہی تھی۔

حازق کی بینڈج پر خون کی ہلکی سی لکیریں ابھری تھیں لیکن ایزل اسے خود سے دور ہونے نہیں دے رہی تھی۔

💞💞💞

دھند اور برف میں لپٹا یہ سرد کشمیر حازق اور ایزل کے لیئے میں واقع سرد ثابت ہوا تھا۔

ایزل ہمیشہ کہتی تھی اسے سرد موسم پسند نہیں سرد موسم ہمیشہ اپنے ساتھ کچھ برفیلہ سا لاتے ہیں اور زندگی تو کھٹی میٹھی رنگین، نرم گرم اور ہونی چاہئے نا کہ برفیلی۔

اور آج یہ سرد کشمیر حازق کو بھی نہیں بھایا تھا۔

وہ باہر اترتی ہلکی بوندا بادی کو دیکھتے سوچ رہا تھا۔

پیچھے مڑتے ایک نظر بے سود پڑی ایزل کو دیکھا۔

وہ صبح آٹھ بجے کے بعد سے ایسی سوئی تھی کہ اب شام کے چار بج رہے تھے اور وہ ابھی تک نہیں اٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شائید ڈاکٹر نے ٹھیک کہا تھا حازق کے اسکے قریب آنے سے وہ واقع پر سکون ہو کر سو گئ تھی۔

وہ اسکے ہوش میں آنے کا انتظار تو کر رہا تھا لیکن آج پہلی بار اسکا سامنا کرنے سے بھی ڈر لگ رہا تھا۔

جانے وہ کیسے رئیکٹ کرے گی کیا وہ اسے معاف کر دے گی۔۔

ایسی کئ سوچیں اسکے دماغ میں چل رہی تھیں جب فون کی آواز نے اسے ہوش میں لا پٹکا۔

آبان کا نام دیکھتے وہ لب بھینچ گیا۔اسنے کال پک نہیں کی جیسے ہی رنگ بند ہوئ اسنے فون اوف کر دیا۔

صبح سے اسے گھر سے کافی کالز اچکی تھیں کیونکہ ایزل روز ہی سب سے بات کرتی تھی اور کل سے اسکی کال نا آنے پر سب پریشان ہوئے تھے لیکن حازق نے اسکی طعبیت ناساز ہے کہہ کے بات ٹال دی۔

سر جھٹکتا وہ جیسے ہی پلٹا نظر سیدھا بیڈ پر گئ۔

وہ ہلکا ہلکا کسمسا رہی تھی۔

وہ چونک گیا۔

وہ ہوش میں آ رہی تھی۔۔اسکا دل ڈھڑکا۔

وہ آہستہ سے اسکے قریب آیا۔

ایزل۔۔اسکے چہرے سے بال ہٹاتے نرمی سے پکارا۔

ن۔نہیں۔دور رہو۔

وہ بے چینی سے بازو جھٹکتی بڑبڑائ تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حازق پریشان ہوا۔

ایزل میں ہوں میر۔۔نرمی سے اسکی بازو تھامتے وہ اونچی آواز میں بولا کہ وہ ہوش میں ائے۔

نہیں دور رہو۔پلیز مت چھوو۔میر بچاو۔۔وہ سر تکیے پر پٹکتی چیخی۔

چہرے پر پسینے کے قطرے ابھرے تھے۔

حازق کا دماغ بھک سے اڑا۔

ایزل۔۔اسکے بازوں کو جھٹکا دیتے جھنجھوڑا۔

وہ جھٹکے سے آنکھیں کھول گئ۔

خود پر جھکے حازق کو دیکھتے اسکا وجود پوری شدت سے کانپا تھا۔

سہمی ہوئ خوفزدہ آنکھوں سے اسے دیکھتے گہری سانسیں بھرتے وہ حازق میر کا دل ٹکروں میں تقسیم کر گئ۔

وہ اسے پہچان نہیں رہی تھی۔

ایزل میں ہوں میر دیکھو تمہارا میر۔۔۔وہ نرمی سے بولتا اسکا ہاتھ سہلانے لگا۔

اسکی آنکھیں حد درجہ سرخ ہو رہی تھی شائید ڈر گزر کی وجہ سے۔

پلیز نہیں۔سر تھامتے ادھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہاتھ چھڑوانا چاہا۔

اسکا نشہ ابھی پوری طرح ٹوٹا نہیں تھا اس لیے وہ اسے پہچان نہیں رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے ایک پل کے لیئے تھم کے اسے دیکھا۔

وہ خود میں سمٹتی کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

اگلے ہی پل وہ اسے کھینچتا خود میں بھینچ گیا۔

ششش۔ محسوس کرو کون ہے ایزل حازق میر شاہ۔

کون ہے تمہارے قریب تمہارے پاس۔ کسکی ہے یہ خوشبو تمہاری سانوں میں گھلی۔۔

وہ اسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی سرد لہجے میں اسکے کان میں سرگوشی کے انداز میں بولا۔

ایزل دم سادھ گئ۔

کچھ دیر تک وہ بنا حرکت کیے اسکی آغوش میں رہی پھر آہستہ سے چہرہ اوپر کرتے اسے دیکھا۔

آنکھوں میں دھندلاہٹ سی تھی جسے اسنے ہتھیلیوں سے رگڑا۔

م۔میر۔۔اسکی بھوری آنکھیں دیکھتے لبوں سے ہلکی سی سرگوشی ہوئ۔

حازق نے سختی سے اسے خود میں بھینچتے اپنے ہونے کا احساس دلایا۔

ریلیکس میں ہونا تمہارے پاس میری جنگلی بلی۔۔ اسکے سر پہ بوسہ دیتے وہ اسکے بال سہلاتا نرمی سے بولا۔

آہستہ آہستہ ایزل کا کانپتا وجود ریلیکس ہوا تو اسکی دبی دبی سی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی۔

میر وہ گندا ادمی۔وہ بہت برا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ عورتیں اسنے میرے بال کھینچتے تھے میر مجھے مارا بھی یہاں۔۔۔بامشکل گھٹی سی آواز میں کہتے سر اٹھاتے اپنے گال پر ہاتھ رکھتے اسے شکایت لگائی۔

اسکی آواز بہت بھاری ہو چکی تھی وہ بامشکل بول پا رہی تھی کیونکہ مسلسل چیخنے سے اسکے گلے میں ابھی خاصی خراشیں پڑ چکی تھیں۔

ایم سوری انہوں نے میری بلی کو مارا میں انہیں اتنا ماروں گا کہ جگہ جگہ نشان پڑ جائیں گے۔وہ اسکے سوجھے گال پر نرمی سے لب رکھتا بولا۔

وہ گندا آدمی اسنے مجھے یہاں چھوا۔۔وہ اپنے بازو کو اسکے سامنے کرتے سسکیوں سے بولی۔

وہ شائید حازق کے لمس سے اپنے وجود سے اسکا غلیظ لمس مٹانا چاہتی تھی۔

ایم سوری میں اسکے ہاتھ کسی کو چھونے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔اسکے بینڈج کیے ہوئے بازوں پر نرمی سے لب رکھے۔

اسنے یہاں پر جلایا تھا۔اپنے کندھے پر ہاتھ رکھتے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھا۔

میں اسکا روم روم جلادوں گا۔۔اسکے کندھے پر عقیدت سے لب رکھے۔

بال بھی کھینچے تھے۔۔بالوں پر ہاتھ رکھتے چہرہ اسکے سینے میں چھپالیا۔

اسکا وجود زخموں سے بھر دوں میری جان وعدہ رہا۔۔اسکے بالوں پر بوسہ دیتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

مینے تمہیں کتنا بلایا اتنا وقت لگا دیا تمنے مجھے ڈھونڈھنے میں اتنا وقت کیسے لگا سکتے ہو۔ میں پوری رات اسکے پاس تھی اور۔۔وہ یک دم خاموش ہوئ تھی۔

اور۔۔حازق نے ضبط سے لب بھینچتے نرمی سے اسکے بال سہلائے۔۔

رات۔کل رات اسنے مجھے وہ انجیکشن۔۔میر میں اسکے پاس جارہی تھی میں اسکے پاس گئ تھی تم نہیں تھے وہ تھا۔

وہ میں خود اسکے قریب تھی میں۔۔وہ بال مٹھیوں میں جکڑتی ہزیانی ہوتی چیخی تھی۔

حازق نے بے یقینی سے اسے دیکھا اسے کل رات کا کچھ بھی یاد نہیں تھا۔

ایزل ادھر دیکھو نہیں تھی تم اسکے پاس۔اسکے ہاتھ پکڑتے حازق نے نرمی سے سمجھانا چاہا۔

م۔میں تھی م۔میں اسکے قریب جارہی تھی۔

م۔میں خود۔اہہہ چھی۔ کتنی گندی ہوں میں۔۔میں اسکے قریب گئ تھی میں گندی ہو گئ میرا اسنے مجھے ۔۔وہ خود کو نوچتی وحشیانہ انداز چیخی تھی۔

ایزل۔۔حازق کی دھاڑ سے وہ سہم کر خاموش ہوتی اسے دیکھنے لگی۔

حازق اسے اٹھاتا آئینے کے سامنے لایا۔

اپنی شرٹ اتارتے اسکا چہرہ سامنے کیا۔

یہ دیکھو یہ یہاں تھا کل رات تمہارا لمس۔میرے پاس تھی تم میرے قریب صرف میرے پاس۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے سینے اور گردن پر بنے نشانوں کی طرف اشارہ کرتا وہ اسے جھنجھوڑ گیا۔

یہ نشان دیکھو اپنے وجود پر اور سوچو کیا کوئی تمہیں چھو سکتا ہے۔

کیا میرے علاوہ کوئی تمہارے اس قدر قریب آسکتا ہے۔۔

اسکا رخ آئینے کی طرف کرتے اسکے گردن سے بال ہٹائے۔

ایزل نے نیم وا آنکھوں سے خود کو آئینے میں دیکھا اگلے ہی پل وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی حازق کے بازوں میں جھول گئ۔

ایزل۔۔ایزل۔۔اسکا چہرہ تھپتھپاتے حازق نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

جلدی سے اسے اٹھاتے بیڈ پہ ڈالا ۔

ایزل۔۔پاس پڑے ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھاتے اسکے چہرے پر چھینٹے مارے۔

وہ کسمساتی آنکھیں کھول گئ۔

حاذق کی سانس میں سانس ائ۔

اسنے شدت سے ایزل کو خود میں بھینچا۔

اس پل اسکی آنکھوں میں جو خوف تھا جو ڈر تھا اسے کھونے کا اگر ایزل ہوش میں ہوتی تو خود پر رشک کرتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تم کیوں نہیں آئے۔تم مجھے پروٹیکٹ نہیں کر پائے نا۔

اسکے سینے پر مکے برساتے وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔

حازق اسے اٹھاتا اپنے گود میں بٹھاتا بیڈ کروان سے ٹیک لگا گیا۔

آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھیں۔

فرض ضروری تھا میں کیوں نہیں۔۔کیوں لائے تھے مجھے یہاں۔جب حفاظت نہیں کر سکتے۔تم ہمیشہ مجھے تکلیف دیتے ہو۔

I hate you

نفرت ہو گئی ہے مجھے تم سے خود سے اپنے وجود سے ہم دونوں سے۔۔

شدت سے روتے وہ بولتی جا رہی تھی۔

اسکے آنسو حازق کا سینہ بھگوتے جا رہے اور حازق کے آنسو اسی کے سینے میں اترتے ایک گہرا سمندر بناتے جا رہے تھے جہاں وہ لمحہ بالمحہ ڈوبتا جا رہا تھا۔

وہ روتی رہی جب رو رو کر۔تھک گئی تو اسمیں سمٹ کر نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

حازق نرمی سے اسکے بال سہلاتا رہا۔

جب وہ گہری نیند میں چلی گئی تو نرمی سے اسے بیڈ پہ لٹاتے کمفرٹ سہی کیا۔

اسکا ماتھا چومتے وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکا رخ گھر میں بنے چھوٹے سے جم روم کی طرف تھا۔

اسکا سانس لمحہ بالمحہ پھول رہا تھا۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا کمرے میں داخل ہوا۔

کمرے کا ٹیمپریچر نہایت سرد تھا لیکن حازق کا وجود جل رہا تھا۔

اسکے سینے میں جو آگ دہک رہی تھی وہ یہ برفیلہ موسم بھی ٹھنڈی نہیں کر سکا۔

اسے سب سے پہلے پنچینگ بیگ نظر ایا۔وہ تیزی سے پنچینگ بیگ کی طرف بڑھا۔

اسکے کانوں میں ایزل کی چیخیں گونج رہی تھیں۔

اسکا کہا گیا ایک ایک لفظ زہر کی مانند اسکے سینے میں اتر رہا تھا۔

وہ گلوز چڑھائے بغیر پے در پے مکے اس بیگ پر برسانے لگا۔

اسکی نظروں کے سامنے ایزل کا کانپتا وجود ایا۔

اسکا داغا ہوا کندھا۔

اسکی رفتار تیز ہوئی تھی حتی کہ اسکے زخمی بازو سے خون نکلنے لگا۔

پسینے کے قطرے اسکے سینے اور چہرے سے ٹپکنے لگے لیکن اسکی رفتار تیز ہوتی جا رہی تھی۔

نظروں کے سامنے ایزل کی کل رات والی حالت ائی۔

اسکی آنکھیں کب بھیگنے لگیں وہ جان نہیں پایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسکے ہاتھ زخمی ہو چکے تھے بازو سے خون نکلتا فرش بھگونے لگا آنسوں اور پسینے سے چہرہ تر ہو گیا۔

ہاتھ شدید زخمی تھی، نسیں ابھری ہوئ تھی لیکن اسنے ہار نا مانی لیکن پنچینگ بیگ کے چیتھڑے اڑ گئے۔

وہ پنچینگ بیگ اتنا ہارڈ تھا کے اسے چیڑنا پھاڑنا مشکل تھا لیکن حازق کے قہر کے آگے اسے بھی ہار ماننی پڑی۔

آہہہ۔۔پھولتی سانسوں سے وہ زخمی شیر کی مانند وہ چیئر کو ٹھوکر مارتا غرایا۔

ماں۔۔لبوں سے سسکی نکلی اور وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گرا تھا۔

ماں میں پور پور زخمی ہو گیا۔

وطن سے وفا نبھاتے وطن کی حفاظت کرتے میں اپنی عزت سے وفا نا کر پایا اسے پریٹیکٹ نا کر پایا۔ماں میں ہار گیا۔۔وہ چیخ پڑا۔

کیوں ماں آخر کیا قصور تھا آپ تو کہتی ہیں جو اچھائ کرتے ہیں انکے ساتھ کبھی برا نہیں ہوتا تو پھر ہمیشہ میرے ساتھ کیوں ماں۔۔وہ ازیت کے حدوں پر تھا۔

وہ میرا جنون ہے، میرے وجود کا حصہ، میرے پسلی سے بنی عورت اسکی تکلیف میری رگوں میں زہر کی مانند گھلی ہے ماں میں کیسے برداشت کروں۔

ماں پلیز مجھے سنبھالا لیں میں بکھر گیا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

میں ٹوٹ گیا ہوں پلیز کہیں سے اجائیں۔۔وہ سسکیوں سے رو دیا۔

ہاں وہ حازق میر اپنے خاندان کا مضبوط مرد جو آج تک نہیں رویا تھا وہ رو رہا تھا اپنی بیوی کی تکلیف پر۔ وہ جسکی ہمت کبھی نہیں ٹوٹی جسکے حوصلے چٹانوں جیسے تھے جو دشمن کو للکارتا تھا وہ آج اپنی بیوی کے سامنے ہار گیا اسکے آنسوں سے ہار گیا اسکی تکلیف سے ہار گیا۔۔

دیوار سے ٹیک لگائے وہ ہاتھ کی پشت سے آنکھیں رگڑتا اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگا۔

اس وقت صرف ایک ہی ہستی تھی جو اسے اور ایزل کو سنبھال سکتی تھی۔

اسنے پینٹ کی پاکیٹ سے فون نکالتے اون کیا۔

تیزی سے کسی کو فون ملایا تھا۔ آدھی بیل پر ہی رسیو کر لیا گیا۔

حازق۔بے چین سی آواز ابھری تھی۔

حازق نے سکون سے آنکھیں بند کیں۔

ماں۔۔ازیت سے بھرا لہجہ۔

مہر تڑپ اٹھی۔

میری جان کیا ہوا۔ تم ٹھیک ہو۔ ایزل ٹھیک ہے۔ حازق بتاؤ میرا دل گھبرا رہا ہے۔وہ بے چینی سے بولی۔

مام آپ آجائیں پلیز۔۔ بھیگی آواز میں التجا کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ماں قربان جائے حازق مجھے بتاؤ تو سہی کیا ہوا تم جانتے تو سب کتنے پریشان ہیں کل زرنور بھابھی سیڑھیوں سے گر گئی ہیں وہ مستقل ایزل کو یاد کر رہی ہیں پلیز بتاؤ کیا ہوا ہے مجھے کیوں لگ رہا ہے جیسے بہت کچھ برا ہوا ہے۔وہ شدت سے روتے ہوئے بولی۔

حازق کو چپ لگ گئی۔

مہر اسکی ماں تھی اور ایزل کے لیئے بھی ماں تھی لیکن ایزل کو جنم دینے والی وہ کیسے نا اپنی بیٹی کی تکلیف محسوس کر پاتی۔

یقیناً انکی ممتا اپنی بیٹی کی تکلیف محسوس کر گئی تھی۔

مامی کیسی ہیں۔۔بہت دیر بعد وہ بولنے کے قابل ہوا۔

وہ ٹھیک ہے لیکن ایزل سے بات کرنا چاہتی ہیں اس لیے بھابھی اور بھائی وہاں آنا چاہ رہے ہیں۔۔

مہر کی آواز سے لگ رہا تھا جیسے وہ مستقل روئی ہو۔

مام پلیز آپ آجائیں فلحال میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ آپ پلیز گھر میں کسی کو کچھ مت بتایئے گا اور مامی کو یہاں مت آنے دیں پلیز۔۔وہ تڑپ کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

مام پلیز۔۔اسنے التجا کی تھی ٹھیک ہے میں تمہارے بابا سے بات کرتی ہوں تم بتاؤ ایزل کہاں ہے میری بات کرواو اس سے۔۔مہر کے لہجے میں بے چینی سے تھی۔

مام میں ابھی نہیں کرواسکتا بات آپ پلیز یہاں آجائیں پھر بات ہو گی۔وہ کہتا تیزی سے فون کاٹ گیا۔

اگر زرنور یہاں آجاتی تو وہ ایزل کی حالت دیکھتے خود کو سنبھال نا پاتی۔

حازق اسے سنبھال سکتا تھا وہ سنبھال بھی لے گا لیکن اسے کون سنبھالے گا اگر اسے کسی نے نا سمیٹا تو وہ یقیناً وہ دونوں ٹوٹ کر بکھر جائیں گے۔

💞💞💞

مہر۔۔مرتسم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونکی۔

پیچھے مڑتے اسے دیکھا۔

کیا ہوا۔۔اسے پھر سے روتے دیکھ پریشانی سے پوچھا۔

مہر نے گہری سانس چھوڑتے بیڈ پر لیٹی زرنور کو دیکھا اسکے سر پر پٹی بندھی تھی۔

کل وہ اچانک سیڑھیوں سے پھسل گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

گھر میں عجیب سی بے کلی پھیلی ہوئی تھی کچھ دن پہلے مرحا اور بدر بھی جا چکے تھے گھر خالی خالی سا ہو گیا تھا۔

اور پھر ایزل اور حازق سے بھی بات نہیں ہو رہی تھی تو سب پریشان ہو گئے تھے۔

مہر نے اسے حازق سے ہوئی ساری بات بتائی تو وہ سوچ میں پڑ گیا۔

آپ پریشان مت ہوں میں دیکھتا ہوں۔وہ نرمی سے کہتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

مہر نم آنکھوں سے اسکی پشت دیکھتی رہ گئی۔

جانے کونسی آزمائش تھی جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

یا اللہ میرے بچوں کو محفوظ رکھنا۔دل سے دعا نکلی تھی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سب لوگ خاموشی سے بیٹھے ہوئے تھے زرنور حازق سے بات کر رہی تھی جو اسے یقین دلا رہا تھا کہ ایزل بلکل ٹھیک ہے بس تھوڑا سا بخار ہے۔

حازق کافی دیر تک اس سے بات کرتا رہا اور وہ کافی حد تک ریلیکس ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زر کی طعبیت ٹھیک نہیں ایسی حالت میں اسکے لیئے سفر کرنا بھی ٹھیک نہیں میرے خیال میں تم دونوں چلے جاو۔

مہر ابھی بات کرتی کہ غازی خود ہی بول پڑا۔

لیکن بھائ آپ لوگ جانا چاہتے تھے نا۔وہ چونک کر بولی۔

ہاں لیکن تم جاؤ گی تو بھی تسلی ہو جاؤ گی۔ایزل تو پہلے بھی تمہارے پاس ہی زیادہ رہتی تھی تو ہمارے سے زیادہ تمہیں اسکی کمی کھل رہی ہو گی اور تمہارے تو تین تین بچے آنکھوں سے دور ہوئے ہیں۔

تم چلی جاؤ گی تو سمجھ لینا ہم ہی چلے گئے۔وہ اسکے سر پہ بوسہ دیتا نرمی سے بولا۔

غاز ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ دونوں چلے جائیں گے تو مجھے یونہی لگے گا میں ہی گئ ہوں اور ایزل تو تمہیں دیکھ کر خوشی سے پاگل ہو جائے گی۔

زر نور مسکرا کر بولی۔

حازق سے بات کرنے کے بعد اسکا موڈ خوشگوار ہو گیا تھا۔

مہر سر ہلا گئ۔

زمل اکیلی کیوں آرہی ہو منع کیا تھا نا اکیلی مت اترا کرو۔۔

زمل کو سیڑھیوں سے تیزی سے اترتا دیکھ آیت اسے سہارا دیتے بولی۔

اسکے پاؤں میں اب اکثر سوجھن رہنے لگی تھی اس لیے سب لوگ اسے کم کم ہی چلنے دیتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

میں ٹھیک ہوں ماما۔۔وہ مسکرا کر بولی۔

ایناره کہاں ہے اسے تمہارے ساتھ رہنے کا بولا تھا مینے کہاں گئ۔ آبان نے اسے اپنے ساتھ بٹھاتے پوچھا۔

میں یہاں ہوں۔وہ زمل کے پیچھے ہی تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتی اتری تھی۔

کہاں تھی کچھ دیر بھی ٹک زمل کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔زہرہ نے اسے گھورا۔

ہاں گھور لیں سب کو میں ہی ملی ہوں ڈانٹنے اور گھورنے کے لیئے۔وہ پاؤں پٹختی بولی۔

ایناره۔۔زہرہ نے سختی سے اسکا نام لیا۔

یار ماما ایسے مت دیکھیں۔سب مجھے ہی ڈانٹتے رہتے ہیں آپی سے بھی تو کوئ پوچھے انہوں نے ہی بھیجا تھا میں چاکلیٹ کھانی ہے۔میں اپنے کمرے سے لینے گئ تو یہ نیچے بھاگ ائیں۔

ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہیں میری بات تو سنتی نہیں ہیں اور ڈانٹ ہر وقت مجھے پڑتی رہتی ہے۔

کتنا ایکسائیٹڈ تھی میں بے بی کے لیئے لیکن آپ لوگوں کو میری ایفرٹس نظر ہی نہیں اتی۔آپی بھی ہر وقت مجھے ہی ڈانٹتی رہتی ہیں۔

وہ تو بھری بیٹھی تھی۔

اسکی نم آواز پر سب کی آنکھیں پھیلی تھیں۔

زمل تم نے ایناره کو ڈانٹا ہے۔۔آبان ایناره کو خود سے لگاتا سنجیدگی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

زمل شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

ایناره ٹھیک کہہ رہی تھی پچھلے تین ماہ سے ایناره سائے کی طرح اسکے ساتھ رہتی تھی لیکن زمل چاہتی تھی کہ وہ اکیلی رہے اسلیے ہمیشہ اسے دوسرے کام میں لگا کر خود میڈم نکل پڑتی اور پیچھے سب ایناره کو سناتے۔

وہ بے چاری چپ چاپ اسکے موڈ سوینگز بھی برداشت کرتی اور سب کی ڈانٹ بھی۔

ابھی بھی ایناره اسے کہہ رہی تھی وہ چاکلیٹ بعد میں لا دے گی کیونکہ وہ جانتی تھی زمل پھر سے فرار ہو جائے گی لیکن زمل نے اسے اچھا خاصہ ڈانٹا تو اسے جانا پڑا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

ایم سوری گڑیا اب سے آپکو کوئ نہیں ڈانٹے گا اور زمل کی ڈیوٹی بھی آپکی نہیں۔۔ آبان اسکے انسو صاف کرتا پیار سے بولا۔

باقی سب اب زمل کو گھور رہے تھے۔

وہ نفی میں سر ہلا گئ۔

میں بے بی کی ماسی ہوں میں یہ سب نا صرف بے بی کے لیئے کر رہی ہوں میں بتا رہی ہوں آپکے بے بی پر سب سے زیادہ حق میرا ہو گا اس لیے میں یہ سب برداشت کر لوں گئ۔۔ وہ خفگی سے جتانے کے انداز میں بولی۔

اسکے انداز پر سب نے مسکراہٹ دبائی وہ ایسے کہتے ہوئے بلکل ولی کی کاپی لگی تھی۔

ہاں ہاں میرا بچہ کیوں نہیں۔ ارسل نے اسکا ماتھا چومتے کہا۔

بس بس زیادہ پیار مت جتائیں بعد میں پھر ڈانٹنا ہی ہے۔ وہ خفگی سے بولتی پیچھے ہوئ۔

ارسل قہقہ لگا گیا۔

اب کہاں جا رہی ہو۔۔ اسے دروازے کی طرف جاتے دیکھ زہرہ نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

جارہی ہوں میں ثم کو بتانے سب جو آپ لوگ میرے ساتھ کرتے ہیں۔وہ ناک سکوڑ کر بولتی دروازہ سے نکلتی چلی گئ۔

مہر اور مرتسم نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا۔

ہاں وہ جج لگا ہے نا ہم پہ۔۔ارسل نے پیچھے سے ہانک لگائی تو سب ہس دیئے۔

کیا سوچ رہے ہیں۔۔اسکے چہرے پر مسکراہٹ دیکھتے مہر نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔

سوچ بھی رہا ہوں اور دیکھ بھی۔ آپکو یاد ہے آپ بھی ایسے ہی سب کی شکائتیں مجھ سے لگاتی تھیں انفیکٹ آج بھی لگاتی ہیں۔۔وہ ہولے سے ہنسا۔

ہاں لیکن آپ تو سب سے بڑے تھے ڈانٹ دیتے تھے میرا بچہ بے چارہ سب سے چھوٹا ہے وہ صرف اینارہ کی شکائتیں سن سکتا ہے اور اسکا غصہ ٹھنڈا کر سکتا ہے۔۔وہ بھی ہس کے بولی۔

جس دن آپکے چھوٹے سے بچے کو احساس ہو گیا نا تو چھوٹا ہو کر بھی سب سے لڑ جائے گا۔

وہ خود سے بڑبڑایا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ زرنور سے بات کر کے روم میں آیا تو وہ جاگ رہی تھی۔

رات بھی وہ بے سکونی میں رہی تھی اچانک ڈر جاتی تو حازق اسے سختی سے خود میں بھینچ لیتا وہ اسے محسوس کرتے پر سکون ہو گئ تھی۔

وہ کچھ دیر پہلے ہی اسے سوتا چھوڑ کے سب سے بات کرنے گیا تھا۔

ایزل آنکھیں کھولے چھت کو گھور رہی تھی۔

آہٹ پر ہیزل آنکھوں نے رخ بدلا اور بہت آہستگی سے بھوری آنکھوں کو چھویا۔

ہیزل آنکھیں بہت خاموشی سے بھوری آنکھوں کو تک رہی تھیں۔

حازق انتظار کر رہا تھا وہ کچھ بولے اسے اپنے پاس بلائے لیکن وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

آخر کو وہ خود ہی آگے بڑھا۔

ہیزل آنکھوں میں اتری اجنبیت اسے اندر سے کاٹ رہی تھی۔

کیسی طبعیت ہے۔۔وہ اسکے قریب آتا نرمی سے بولا۔

ایزل نے اس پر سے نظریں نہیں ہٹائیں وہ بہت خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

اسکے چہرے پر کوئ تاثر نہیں تھا۔

شاور لے لو بیٹر فیل ہو گا پھر ناشتہ کرتے ہیں۔ وہ کچھ دیر تک انتظار کرتا رہا وہ کچھ بولے لیکن وہ نہیں بولی تو اسے وحشت سی ہوئ اس لیے نرمی سے کہتا واڈروب سے اسکے کپڑے نکالنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل آہستہ سے اٹھتے واشروم کی طرف بڑھ گئ۔

حازق کی آنکھوں میں سرخی بڑھنے لگی۔

وہ کچھ بول کیوں نہیں رہی تھی۔۔اسنے اپنا سینہ مسلہ وہاں اسے شدت سے جلن ہو رہی تھی۔

لب بھینچتے اسکے کپڑے ڈریسینگ روم میں ہینگ کرتے وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

💞💞💞

وہ بے یقینی سے خود کو دیکھ رہی تھی۔

الجھے، بکھرے چاکلیٹی بال، سرخ آنکھیں جنکے نیچے گہرے سیاہ ہلکے تھے، بائیں گال پر ہلکی سی سوجھن تھی، پٹری زدہ ہونٹ جو کہ نچلہ کونے سے پھٹا ہوا تھا، زرد رنگت، بازوں پر بینڈ تج۔۔۔

کیا یہ ایزل تھی۔

نہیں یہ تو حازق میر کی بیوی تھی اسکی لاپرواہی کا نتیجہ تھی۔ تلخی سے سوچا

اسے کل رات والی اپنی حالت یاد تھی لیکن اس سے پہلے کا کچھ نہیں یاد تھا۔ لیکن اتنا یقین تھا کہ اسکے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوا لیکن نہیں ہو کے کہ بھی بہت کچھ غلط ہو چکا تھا۔

وہ اجنبی نظروں سے خود کو دیکھتی چلی گئ۔

Posted On Kitab Nagri

کیا کر دیا تھا حازق میر نے اسکی ایک غلطی نے اسکا بسا بسایا گھر اجاڑ دیا تھا۔

💞💞💞

بھیگے بال ٹاول سے خشک کرتے وہ آئینے کے سامنے آئی تو حالت قدرے بہتر تھی۔

تبھی حازق ناشتہ کی ٹرے لیے اندر ایا۔

وہ اپنے بالوں کو سلجھانے لگی۔

لیکن وہ اتنی بری طرح سے کھینچے گئے تھے کہ اسے تکلیف ہوئی بے ساختہ لبوں سے سسکی نکلی۔

حازق نے چونک کر اسے دیکھا وہ سختی سے لب بھینچ گئی۔

گلے میں بھی تکلیف ہو رہی تھی لیکن اس تکلیف سے کم جو اس وقت اسکے دل میں اٹھ رہی تھی۔

لاو میں کر دوں۔۔اسکے ہاتھ سے برش لیتے وہ نرمی سے بولا۔

ایزل نے ہاتھ پیچھے کر لیا تو برش زمین پر گر گیا۔

حازق اسکے ریکشن پر پریشان ہو رہا تھا وہ کچھ بول کیوں نہیں رہی تھا۔

اس پر چیخے چلائے اسے الزام دے لیکن کچھ بولے تو سہی۔

شائید وہ اسے اس بار خاموشی کی مار مارنا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے اسکے بال سلجھائے تو وہ خاموشی سے اٹھتے ٹیبل کی طرف آ گئ جہاں ناشتہ پڑا تھا۔

ناشتہ کیا تھا دودھ کا گلاس اور نرم کیک تھے۔

اسنے دو کیک کھائے اور دودھ کا گلاس پی لیا۔

حازق بس اسکی کاروائ دیکھتا رہا اسنے دودھ ہالف پیا تو اسنے میڈیسنز دیں جو اسنے خاموشی سے لے لیں۔

میڈیسنز لینے کے بعد وہ جا کر بیڈ پر لیٹی آنکھوں پر بازو رکھ گئ۔

حازق نے ازیت سے اسے دیکھا تھا۔

لیکن وہ خاموش رہا۔اسے کچھ وقت دینا چاہتا تھا۔

کچھ دیر میں ڈاکٹر آ گئ تو وہ اٹھ کے باہر آ گیا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپکی وائف اب بلکل ٹھیک ہیں۔بس کوشش کریں کے وہ کم بولیں تا کے انکے گلے کو ریسٹ مل سکے اور جو واقع انکے ساتھ ہوا ہے وہ اتنی آسانی سے نہیں بھولیں تو آپکو ہر لمحہ انکے لئیے ایسا بنانا ہے کہ وہ اس واقع سے ابھر سکیں۔

ورنہ وہ سائیکی پرابلمز کا بھی شکار ہو سکتی ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر اسکے سامنے کھڑی سنجیدگی سے کہہ رہی تھی وہ خاموشی سے سنتا سر ہلا گیا۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ پیچھے کھڑی لیڈی اوفیسرز کی طرف مڑا۔

صرف کچھ دیر۔۔بس تین لفظ کہے تو وہ سر ہلا گئ۔

آپ فکر مت کریں آپ جب تک انہیں جاتے ہم لوگ یہاں سے ہلکیں گی بھی نہیں۔

ان تین میں سے ایک مضبوط لہجے میں بولی۔

وہ سر جھٹکتا کمرے کی طرف بڑھا۔

وہ میڈیسنز کے زیر اثر سو رہی تھی۔

وہ دبے قدموں سے اسکے قریب ایا۔

تمہارے مجرم کو موت نہیں دوں گا لیکن وعدہ کرتا ہوں موت سے بدتر سزا دوں گا۔

اسکا ماتھا چومتے سرگوشی کی۔

خاموشی کی مار مت مارو میں سچ میں مر جاوں۔اسکے زخمی لب ہولے سے چومتے کہا۔

اسکی بند آنکھوں پر لب رکھتے وہ باہر اگیا۔

ان لیڈی اوفیسرز کو وارن کرتا وہ اپنی منزل کی طرف روانہ تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

سر جیسا آپ نے کہا تھا ویسے ہی کیا ہے اسکی مرحم پٹی کر دی ہے۔وہ اب بہتر ہے۔

اور ان دونوں عورتوں کو بھی دوسرے سیل میں رکھا گیا ہے۔

گارڈ نے اسے بتایا تو حازق اسے جانے کا اشارہ کرتا سیل کی طرف بڑھا جہاں پر دادا کو رکھا ہوا تھا۔

تو کیسا محسوس کر رہے ہو۔یقیناً ڈاکٹر نے مرحم پٹی اچھے سے کی ہو گی۔۔

وہ سیل میں داخل ہوتا سرد لہجے میں بولا۔

دادا نے خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھا۔

اسکے دونوں ہاتھ اور پاوں اطراف میں زنجیروں سے بندھے تھے۔

کل سے یونہی کھڑی رہتے اسکی ٹانگیں شل ہو گئ تھیں لیکن بیٹھنے کے لئیے اسکی زنجیر تھوڑی تھی۔

حازق اسکے قریب آیا اسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی اسکے منہ کپڑا ٹھونسا۔

فلحال میرے پاس وقت کم ہے تیری خدمت تو بعد میں آرام سے کروں گا ابھی صرف ٹریلر دکھانے آیا ہوں۔

وہ سرد لہجے میں کہتا اسکا دائیاں ہاتھ کھول گیا۔

دادا کچھ کہنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن منہ میں کپڑا ہونے کی وجہ سے کہہ نہیں پا رہا تھا۔

تو نے کیا سوچ کے میری بیوی پر گندی نظر ڈالی تھی دادا۔وہ بہت نرمی سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا برفیلے لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

فل تو دل کر رہا ہے سب سے پہلے تیری یہی گندی نظر جلاؤں لیکن پھر تو اپنا حشر کیسے دیکھے گا اس لیے وہ حساب آخر میں۔

تو نے ان ہاتھوں سے میری بیوی کو ہاتھ لگایا تھا نا تو آج انکی باری۔۔وہ عجیب سے لہجے میں کہتا لائیٹر نکالتا اسکے ہاتھ کے قریب لایا۔

دادا نے ہاتھ کھینچنے کی کوشش کی لیکن وہ زنجیروں کی وجہ سے ناکام تھا۔

حازق ایک سرد نظر اس پر ڈالتا اسکے ہاتھ کے قریب لائیٹر لے ایا۔

اگلے ہی پل وہ لائیٹر جلاتا اسکے ہاتھ کے ناخن جلانے لگا۔

دادا کی چیخیں اسکے منہ میں دب گئیں۔

حازق نے اسکے دونوں ہاتھوں کے ناخن جلا دیئے۔

اب انہیں اصل سزا دینے کا وقت ہے۔۔وہ دادا کا سفید چہرہ دیکھتا تنظزیہ مسکراہٹ سے بولا۔

دادا کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی محسوس ہوئی۔حازق میری کی سرد آنکھیں اسکا وجود ٹھنڈا کر رہی تھیں۔برف کی مانند ٹھنڈا۔

حازق نے ٹیبل پر پڑا چھوٹا سا خنجر اٹھایا اور جلے ہوئے ناخنوں والی انگلیاں بے دردی سے کاٹتا چلا گیا۔

دادا کی غراہٹیں اسکے منہ میں ہی دب گئیں۔اسے چیخنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

وہ بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کے تاثرات گلیشیر کی مانند سرد تھے وہ اسکے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بے دردی سے کاٹ گیا جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔

دادا درد سے نیم بے ہوش ہو گیا۔

ہوش تو تب آیا جب چہرے پر کھولتا ہوا گرم پانی گرا۔

وہ تڑپ اٹھا لیکن وہی بندھے ہوئے ہاتھ پاوں۔

اسکے ہاتھ پاؤں کھول دو۔

حازق نے سیل میں داخل ہوتے دو موٹے ہٹے کٹے آدمیوں سے کہا۔

انہوں نے حکم کی تکمیل کرتے درد سے تڑپتے دادا کو کھول دیا۔

وہ زمین پر گرا بری طرح سے چیخنے لگا۔

حازق کو اسکی چیخوں سے سکون محسوس ہوا۔

بہت شوق ہے نا تجھے ریپ کرنے کا چل آج دیکھ تیرا ریپ کیسے ہوتا ہے۔

باقی کی سزا کل دوں گا آج کے لیئے بس اتنا ہی مزے لے اب۔۔وہ اسکے قریب جھکا سرد لہجے میں غراتا مرنا نہیں چاہیئے بس۔ان آدمیوں کو اشارہ کرتا ایک جھٹکے سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

دادا نے ان آدمیوں کو دیکھا۔

نہیں میرے قریب مت او۔شرم کرو میں تمہارا ہی جنس ہوں۔وہ چلایا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جان گیا تھا یہ آدمی کون تھے۔

نہیں درور ہو تم لوگ مجھے جانتے نہیں کون ہوں میں۔وہ چیخا۔

ہاتھوں کا درد اسے الگ سے بے حال کر رہا تھا۔

ان دونوں آدمیوں نے تمسخرانہ انداز میں اسے دیکھا ایک آدمی نے اسکے دونوں بازو پکڑے تو دوسرا اس پر جھکا۔

اگلے ہی پل وہ سیل دادا کی دردناک آہوں سے گونج اٹھی۔

اسکی چیخیں اس قدر اونچیں تھی کہ باہر نکلتے حازق کو سنائی دیں۔

اسکے جلتے دل پہ تھوڑی سی پھوار محسوس ہوئی تھی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تم دونوں میں سے میری بیوی پر ہاتھ کسنے اٹھایا تھا۔

وہ انکے سامنے بیٹھا ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا۔

وہ دونوں عورتیں خوف سے سفید چہرے سے اسے دیکھنے لگی۔

میں اپنی بات نہیں دہراوں گا۔۔وہ خنجر کی نوک پر انگلی کا دباؤ ڈالتا سرد لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے۔۔ایک عورت نے دوسری کی طرف اشارہ کیا۔

حازق کی ایک سرد نظر نے اسے پسینے میں نہلا دیا۔

غ۔غل۔ غلطی ہو گئ۔۔وہ کپکپاتے لبوں سے بولی۔

ہم غلطی۔۔حازق نے سر ہلایا۔۔

کوئ بات نہیں غلطی کی سزا ملے گی بس اور کچھ نہیں۔

وہ اطمنان سے بولتا اس عورت کے قریب ایا۔

پلیز معاف کر دو۔ غلطی ہو گئ۔۔وہ گڑ گڑائ۔

میری بیوی بھی رو رہی تھی گڑ گڑا رہی تھی۔تمنے معاف کیا۔تمنے رحم کیا۔۔وہ سرد لہجے میں پھنکارتے اسکے قریب جھکا۔

ڈونٹ وری زیادہ درد نہیں دوں گا میں عورتوں پر ظلم نہیں کرتا۔۔وہ لفظ چبا چبا کر بولتا چیئر کے ہینڈل پر بندھے اسکے ہاتھ پر ایک جھٹکے سے خنجر گاڑھ گیا۔

اہہہ۔۔نہیں۔۔نکال دو۔ آہہہ معاف کر دو۔۔وہ درد سے تڑپ اٹھی۔

درد ہو رہا ہے نا۔۔حازق اطمنان سے بولا۔

اب اور ہو گا۔ کہتا وہ مسکرایا تھا۔

ٹیبل پر پڑی چھوٹی سی بوتل اٹھائ اور بنا اسے موقع دیئے اسکے ہاتھوں پر گرا دی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اہہہہ۔۔اس عورت کی دل دہلا دینے والی چیخیں گونجیں تھی۔

تیزاب اسکے دونوں ہاتھ بری طرح سے جلا چکا تھا۔

وہ درد کی شدت سے چیخ چیخ کر نیم بے ہوش ہو گئ اسکے دونوں ہاتھ جل چکے تھے۔

دوسری عورت جو خوف سے اسے دیکھ رہی تھی۔

حازق کو اپنے قریب آتے دیکھ شدت سے نفی میں سر ہلایا۔

حازق مسکرایا تھا۔

میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی ہمت کی تھی نا اب بھگتو انجام۔ سرد لہجے میں کہتا وہ آدھی بچی بوٹل اسکے ہاتھوں پر گرا گیا۔

اسکے ساتھ ہی اسکی دل دہلا دینے والی چیخیں آسمان کو چھونے لگیں۔

دوسری عورت تو بے ہوش ہو چکی تھی۔ جبکہ وہ درد سے تڑپتے چیخ رہی تھی۔

دونوں کو واپس انکے گھر پھینک انا۔ گارڈ کو کہتے وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

💞💞💞

مہر اور مرتسم کشمیر جانا چاہتے تھے لیکن انوشے کی بگڑتی طعبیت کے باعث وہ لوگ نہیں جا پائے۔

Posted On Kitab Nagri

موسم بدل رہا تھا اور اسکے ساتھ ہی انوشے کی طعبیت بہت خراب ہو چکی تھی اسکا بخار اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اسلیے وہ دونوں نہیں جا پائے۔

حازق نے بھی انہیں منع کر دیا تھا وہاں اب سب ٹھیک تھا انوشے کو ان دونوں کی زیادہ ضرورت تھی۔

وہ کافی چڑچڑی سی ہو گئ تھی اس لیے مہر اسے اپنے ساتھ شاہ ولا لے ائ تھی۔

مامایہ نئ کھانی۔وہ کھچڑی دیکھتے ناک چڑھا کر بولی۔

مہر نم آنکھوں سے ہس دی۔اسمیں کافی عادتیں ساحر کی تھیں۔جو انہیں ساحر کی یاد دلاتی تھیں۔

لیکن بیٹا آپکو فیور ہے نا ابھی یہی کھانی ہے پھر میڈی بھی لینی ہے جلدی سے پھر سے ٹھیک ہونا ہے نا۔وہ اسے پچکارتے بولی۔

انوشے منہ کے زاویے بگاڑتے کھانے لگی۔

مہر اسکے پاس ہی بیٹھی تھی جب اسکا فون رنگ ہونے لگا۔ہانم کی کال دیکھتے وہ تھوڑا سائیڈ ہوتے بات کرنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انوشے کھا رہی تھی جب ابراہیم وہاں ایا۔

مہر کے سمجھانے پر وہ اس سے کافی حد تک ڈرنا چھوڑ چکی تھی۔

نظریں جھکائے خاموشی سے وہ اپنا کھانا کھاتی رہی۔

ہائے۔۔وہ اسکے قریب بیٹھتا مسکراتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

انوشے تھوڑا سا دور ہو گئ۔

تمہارا فیور ٹھیک ہوا۔ ابراہیم کا چہرہ اتر گیا لیکن پھر بھی پوچھا۔

انوشے سر جھکائے پلیٹ میں چمچ چلاتی رہی۔

انوشے مینے تم سے سوری کیا تھا نا پلیز معاف کر دو۔ میں دوبارہ سے ویسا نہیں کروں گا۔۔ وہ اداسی سے اسے دیکھتا بولا۔

انوشے نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

پھر آہستہ سے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ابراہیم کا چہرہ کھل اٹھا۔

کیا تم مجھ سے دوستی کرو گی۔۔ ہاتھ آگے بڑھاتے امید سے پوچھا۔

انوشے نے اسکے بڑھے ہاتھ کو دیکھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی اسکی نظر اندر آتے کاشان پر پڑی۔

شان۔۔ وہ خوشی سے اچھلتی اسکی طرف بڑھی۔

کاشان نے چونک کر اسے دیکھا۔

شان تم آ گئے۔۔ وہ اسکا ہاتھ پکڑتے خوشی سے چیخی۔

ابراہیم اپنا ہاتھ پیچھے کرتا حیرت سے اسکا کھلا تا چہرہ دیکھنے لگا۔

مہر بھی چونکی تھی۔

کاشان مسکراتا گھٹنہ ٹکاتے نیچے بیٹھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بیس ڈول مجھے پتہ چلا کہ میری ڈول کو فیور ہو گیا ہے اس لیے میں جلدی سے واپس اگیا۔وہ اسکا ناک دباتے بولا۔

وہ کالج ٹرپ پہ گیا ہوا تھا۔

انو نے تمہیں بہت مس کیا شان۔۔وہ یکدم آگے ہوتے اسکے گلے میں بازو ڈالتے اسکے کندھے پر سر رکھتے بولی۔

کاشان لمحے کو ساکت ہوا۔

مہر مسکرا کر انہیں دیکھتی انکے قریب ہی آ گئ۔

وہ سر جھٹکتا اسے خود سے الگ کرتا اپنے سامنے کر گیا۔

مینے بھی آپکو بہت مس کیا اس لیے تو اتنی جلدی اگیا۔

اور اپکے لیئے بہت سارے گفٹس اور چاکلیٹس بھی لایا ہوں۔۔وہ اسکا خوشی سے گلابی ہوتا چہرہ دیکھتا بولا۔

جانے کیوں دن بادن وہ اسکی طرف کھینچنے لگا تھا۔

وہ دس سال کی بچی اسے بے بس کر رہی تھی اور وہ بے بس ہو رہا تھا۔

تو پھر دکھاو جلدی سے۔وہ اسکا ہاتھ پکڑتے اسے اٹھاتے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ابراہیم دور سے انہیں دیکھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔انوشے کا خود کو اگنور کرنا اسے اچھا نہیں لگا تھا۔

نہیں پہلے اپنا کھانا ختم کرو اور میڈیسن لو پھر گفٹس دیکھنے ہیں۔مہر نے کہا تو وہ منہ بنا گئ۔

اوکے آپ کہیں جانا نہیں میں کھانا فنش کر کے اپنے گفٹس دیکھوں گی۔۔وہ انگلی اٹھا کر اسے کہتی واپس صوفے کی طرف بڑھ گئ۔

کاشان ہس دیا۔

یہ اتنا بخار کیسے ہو گیا اسے۔مہر سے ملتے پوچھا۔

موسم بدل رہا ہے نا اس سے تم بتاؤ کیسا رہا ٹرپ۔۔وہ اسکے ہاتھ سے سامان لیتے بولی۔

بہت اچھا۔۔

اچھا جاؤ فریش ہو جاو پھر تو یہ تمہیں گھیر لے گی۔وہ دور سے انوشے کی طرف اشارہ کرتے بولی۔

کاشان سر ہلاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ گھر واپس آیا تو ایزل اٹھی ہوئی تھی۔

لیڈی گارڈز اسکے آتے ہی جا چکی تھیں۔

کچھ کھایا تم نے۔۔اسکے قریب بیٹھتے سنجیدگی سے پوچھا۔

ایزل نے کھڑکی کے قریب بیٹھی باہر کے مناظر میں کھوئی تھی اسکی آواز پر بھی نہیں چونکی۔

ایزل میں پوچھ رہا ہوں کچھ کھایا تم نے۔اب کیسی طبعیت ہے۔۔

اسے کندھوں سے تھامتے اپنی طرف رخ کیا۔

ایزل نے خاموش سرد نظروں سے اسے دیکھا۔

کیوں کر رہی ہو ایسے۔کیوں مارنا چاہتی ہو خاموشی کی مار۔پلیز کچھ تو بولو۔

شکوہ، شکایت، جھگڑ لو مجھے الزام دو برا بھلا کہو لیکن پلیز کچھ تو بولو۔اسے خود سے لگاتے بے بسی سے سرگوشی۔کی۔

ایزل اسکے گرد بازو باندھتے اسکے سینے پر سر رکھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حازق چونکا۔

ایزل مجھ سے بات کرو۔۔سنجیدگی سے کہتے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اور سختی سے اس سے لپٹ گئی۔

جنگلی بلی معاف نہیں کرو گی۔۔اسے خود میں بھینچتے مدھم لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل آنکھیں موندیں اسکے سینے میں چہرہ چھپائے خاموش رہی۔

لیکن پہلے کی نسبت چہرے پر سکون پھیلا تھا۔۔

ہیٹ یو بھی نہیں کہو گی ہم۔۔؟اسکے سر پہ بوسہ دیتے نرمی سے پوچھا۔

تمہاری خاموشی مجھے مار دے گی جنگلی بلی۔۔؟وہ تھک کر خاموش ہوتا اسکے بالوں میں چہرہ چھپا گیا۔

لیکن اسکی آخری بات پر ایزل کا وجود کانپا تھا وہ اپنے نازک بازوں کا حصار سخت کر گئ۔

وہ اسے معاف نہیں کرنا چاہتی تھی بلکہ اسکے قریب ہی رہ کر ہی اسے خاموشی کی سزا دینا چاہتی تھی۔وہ سمجھ چکا تھا۔

کچھ کھاؤ گی۔چلو تمہارے لیے پاستہ بناتا ہوں تمہارا فیورٹ۔میرے ہاتھ کا پاستہ بہت پسند ہے نا۔۔اسکا ماتھا چومتے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا۔

وہ آہستہ سے سر ہلا گئ۔

چلو۔۔اسکی ہتھیلیاں چومتے وہ اسے لیے کچن میں آگیا۔

اسے چیئر پر بٹھاتے وہ خود اسکے لئیے پاستہ بنانے لگا۔

آدھے گھنٹے میں ہی وہ اس کے لئیے لائیٹ سا پاستہ بنا چکا تھا۔

پاستہ ہلکا سا ٹھنڈا کرتے ایزل کے سامنے رکھا۔

وہ خاموشی سے کھانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق دیوانہ وار بس اسکا چہرہ دیکھے گیا۔

اسنے پچھلے تین دن سے کچھ نہیں کھایا تھا اور ایزل کو بلکل ہوش نہیں تھا کہ اسنے کچھ کھایا ہے یا نہیں۔

کیونکہ وہ ہمیشہ اسے اپنے قریب بٹھاتے اسکے ساتھ شرارتیں کرتے کھانا کھاتا تھا۔

بقول ایزل کے جب تک وہ اسکی جان ہلکان نا کر دے اسکا کھانا ہضم نہیں ہوتا لیکن آج اسے کوئی پرواہ نہیں تھی کہ اسنے کچھ کھایا ہے یا نہیں۔

ایزل نے ہالف کھایا اور باقی اسکی طرف بڑھا دیا۔

حازق جو سوچوں میں گم تھا چونک گیا۔

چلو میڈیسن لو پھر کچھ دیر تک آرام کر لینا۔۔وہ پاستا اٹھاتے فریزر میں رکھنے لگا لیکن ایزل نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

حازق نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

ایزل چیئر سے اٹھاتے اسکے قریب آئی اور اپنی جگہ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

حازق حیرت سے اسے دیکھتا چیئر پر بیٹھ گیا۔

کیا ہوا اور کھانا ہے۔۔؟نرمی سے پوچھا۔

وہ خاموشی رہی پاستہ اپنے قریب کھینچتے وہ خود اسکی گود میں بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے غور سے اسکا چہرہ دیکھا جو بے تاثر تھا لیکن آنکھوں میں اسکے لیئے کہیں نا کہیں فکر مندی تھی۔

وہ زیر لب مسکرا دیا۔

ایزل نے پاستے کا چمچ اسکی طرف بڑھایا۔

وہ بنا کچھ بولے اسکے ہاتھ سے کھانے لگا۔

لیکن اس بار اسنے ایزل کو تنگ نہیں کیا۔بس خاموشی سے کھاتا رہا اور یہ بات ایزل نے شدت سے نوٹ کی تھی لیکن خاموش ہی رہی۔

گھر میں سب پریشان ہیں بات کر لو۔۔کھانے کے بعد وہ اسے میڈیسن دیتا فون اسکے قریب رکھتا باہر چلا گیا۔

ایزل نے بے تاثر نظروں سے اسکی پشت کو گھورا۔

پھر فون اٹھاتے اسنے پہلے زرنور سے بات کی پھر مہر اور مرحا سے۔۔

کافی دیر تک اسنے بات کرنے کے بعد وہ حازق کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ کمرے میں نہیں ایا۔

میڈیسنز کی وجہ سے اسے نیند آرہی تھی لیکن اسے جانے کیوں آنکھیں بند کرنے سے ڈر لگ رہا تھا اس لیے وہ حازق کی تلاش میں نکل پڑی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لاؤنج میں بیٹھا ہوا تھا حازق کی اسکی طرف پشت تھی۔وہ تھوڑا آگے آئی تو اسے سگریٹ کی سمیل نے چونکایا۔

وہ بے یقینی سے اسکے ہاتھ میں جلتے شعلے کو دیکھے گئی۔

حازق کو سگریٹ سے کتنی نفرت تھی وہ جانتی تھی لیکن آج۔

اسکی نظر ایش ٹرے پر گئی جہاں پر کئی سگریٹ مسلے ہوئے تھے۔

وہ بے یقین ہوئی تھی۔دھواں اسکی نتھنوں سے ٹکرایا تو بے ساختہ کھانسی کا دورا پڑا۔حازق چونک کر پلٹا تھا۔

ایش ٹرے میں سگریٹ مسلتے وہ سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھتا پانی کا گلاس آگے بڑھا گیا۔

ایزل نے خاموشی سے پانی تھامتے دو گھونٹ ہی پیئے۔

وہ ابھی بھی ایش ٹرے کو گھور رہی تھی۔

آخر کو کیا وجہ ہو گئی جو وہ سگریٹ پی رہا تھا بقول حازق میر کے سگریٹ ایک برا نشہ تھی اور جب اسکے پاس ایزل کی قربت کا حلال نشہ تھا تو پھر وہ کیونکر اس نے کو منہ لگاتا۔لیکن آج پھر کیوں۔۔وہ بس سوچ ہی سکی۔

بہت ساری منتشر سوچیں اسکے زہن کو جکڑے ہوئے تھیں۔

نیند آرہی ہے۔۔اسکے ہاتھ سے گلاس لیتے حازق نے پوچھا تو وہ بس سر ہلا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

چلو۔۔وہ اسے لیے روم میں آگیا۔

اسے نرمی سے تکیے پر لٹاتے وہ اسکے نزدیک ہی نیم دراز ہوا۔

ایزل اسکے بھینچے لبوں کو دیکھنے لگی۔اسے ہر رات اسکی شدتوں سے بے حال ہوتے سونے کی عادت تھی چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اسے اپنی قربت سے آزاد نہیں کرتا تھا۔

پھر آج وہ کیوں اسکے قریب نہیں آرہا تھا۔۔یہی سوچ بار بار اسکا ذہن بھٹکا رہی تھی۔

حازق نے اپنی شرٹ اتارتے لائٹس مدھم کر دیں اور اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔

ایزل کی آنکھیں نیند سے بند ہونے لگیں وہ نیم وا آنکھوں سے اسے دیکھتی تھوڑا سا کھسکتے اسکے قریب ہوتے اسکے سینے سے لپٹی تھی۔

حازق گہری سانس چھوڑتا اسے خود میں بھینچ گیا۔

نرمی سے اسے تھپکتے کسی بچے کی طرح وہ اسے سلانے لگا جو کے جلد ہی نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔جبکہ حازق کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

روش۔۔عاشر کی جھنجھلائی آواز پر اسنے کن اکھیوں سے باقی سب کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

مہر اور ماہم مسکراہٹ دبائے ناشتہ بنا رہی تھیں۔

وشہ ابراہیم کاٹفن تیار کر رہی تھی اور ماہین بھابھی کافی بناتی اسے دیکھ رہی تھیں۔

جاؤ بھئی پتہ ہے نا تمہارے بغیر اسکی تیاری نہیں ہونی۔

اسے بلش کرتے دیکھ وہ مسکراہٹ دباتے بولیں۔

روشانے خفت سے سرخ ہوتی جلدی سے وہاں سے بھاگی تھی۔

ہاہاہاہا۔ان تینوں کا قہقہ گونجا۔

اپیا یہ کتنا شرماتی ہے نا۔۔مہر اسکی پشت دیکھتے مسکراتے بولی۔

ہاں بلکل تمہاری طرح۔۔ماہین بھابھی نے اسے چھیڑا۔

وہ جھنپ گئی۔

تم تو آج بھی ویسے ہی شرماتی ہو۔ماہم اپیا نے اسکا گال کھینچا۔

اپیا اپ۔۔وہ ابھی کچھ کہتی کہ مرتسم کی پکار پر سٹپٹا گئی۔

ماہم اور بھابھی قہقہ بے ساختہ تھا۔۔

وہ دانت پیستے تیزی سے کچن سے باہر نکلی تھی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا عاشر۔۔وہ کمرے میں داخل ہوتے بولی۔

تمسے کتنی بار کہا ہے جب میں آفس کے لیئے تیار ہوا کروں تو میرے سامنے رہا کرو۔وہ اسے گھورتا بولا۔

عاشر میں نیچے ناشتے میں سب کی ہیلپ کروا رہی تھی۔

آپکو پتہ ہے ماما لوگ کیسے دیکھ رہی تھیں مجھے۔۔وہ خوامخواہ ہی شرمندہ ہوئی۔

عاشر نے حیرت سے اسے دیکھا۔

کیسے دیکھ رہی تھیں۔۔وہ چونک کر بولا۔

مطلب ایسے کہ مجھے شرم آرہی تھی۔وہ انگلیاں چٹخاتے بولی۔

عاشر کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

وائفی یار اتنا کیوں شرماتی ہو۔وہ سب شادی شدہ ہیں انہیں ایکسپیرینس ہو گا۔۔وہ اسے بازو سے پکڑتے اپنے قریب کرتا آنکھ ونک کر گیا۔

روشانے منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

آپ کتنے بے شرم ہیں عاشر۔۔ تاسف سے کہا۔

عاشر ہس دیا۔

وائفی میں بے شرمی نا دکھاو تو کیا آپکی طرح شرمیلا بن جاؤں۔۔اسکی ناک سے ناک مس کرتے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آپکو دیر نہیں ہو رہی آفس سے۔اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرتے کہا۔

نہیں وائفی دیر سویر تو ہوتی ہی رہتی ہے وٹامن رومانس زیادہ ضروری ہے۔وہ بے باکی سے کہتا اسکے ہونٹوں پر جھکا۔

روشانے کی آنکھیں پھیل گئیں صبح ہی صبح اسے پٹری سے اترتے دیکھ۔

عاشر نے اسے آنکھ کے اشارے سے ساتھ دینے کا کہا۔

وہ تپتے عارض سے آنکھیں مینچ گئ۔

عاشر اسکے دونوں ہونٹوں کر شدت سے اپنے ہونٹوں میں جکڑتا اسکے سانسیں کھینچنے لگا۔

روشانے نے اسکے کالر کو جھٹکا دیتے کھینچا۔

عاشر اسکے نچلے لب کو ہونٹوں میں زور سے دباتا اسکی سسکی ہونٹوں میں ہی دبا گیا۔

آپ کا بس نہیں چلتا ورنہ آپ میرے ہونٹ کھا ہی جائیں۔اسکے پیچھے ہوتے ہی شکوہ کن نظروں سے اسے دیکھتے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عاشر نے انگوٹھے سے اسکے ہونٹوں کی نمی صاف کی۔

وہی تو وائفی بس نہیں چلتا ورنہ کھا ہی جاو۔وہ ایک زوردار بوسہ اسکے ہونٹوں پر دیتا بولا۔

عاشر پیچھے ہوں۔۔وہ گلابی ہوتے چہرے سے نظریں جھکا گئ۔

میرا دل کر رہا ہے آفس جانے کا ارادہ کینسل کر کر دوں۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی شہ رگ کو انگوٹھے سے سہلاتے گھمبیر تا سے کہا۔

کیوں۔۔؟وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی۔

تا کے اپکے ہوش ٹھکانے لگا سکوں۔۔اسکے شہ رگ پر دانت گاڑھتے وہ خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

روشانے مدھم سسکی بھرتے اسکی شرٹ سختی سے تھام گئ۔

ایسا کچھ نہیں ہونے والا آپ شرافت سے آفس جائیں۔اسے زبردستی پیچھے کیا۔

بہت ظالم ہو وائفی۔۔وہ شرٹ کی سلوٹیں ہاتھ سے سہی کرتا بے چارگی سے بولا۔

روشانے اسے گھورتی چیزیں سمیٹنے لگی۔

آج شام تیار رہنا ڈنر باہر کریں گے۔۔اسکے ہاتھ سے واچ لیتے محبت سے اسے دیکھا۔

اوکے۔۔وہ مسکرادی۔۔

چلو۔۔اپنا بیگ اور موبائل لیتے وہ اسکے ساتھ ہی نیچے اگیا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا ہو گیا ہے آپکو شاہ کیوں چیخ رہے تھے۔

بال سفید ہو گئے ہیں آپکے لیکن آپکی تیاری آج بھی میں ہی کرواؤں تو کرواوں۔وہ جھٹکے سے دروازہ کھولتی شدید غصے سے بولتی اندر آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مرتسم نے حیرت سے اسے دیکھا۔

جانم کیوں بھڑک رہی ہیں صبح صبح۔۔اسکے ہاتھ میں ٹائ پکڑاتے پوچھا۔

آپ بے شرم بن جائیں اور میں بھڑکوں بھی نا۔

آپکو پتا ہے ابھی عاشر نے روشانے کو آواز دی اور ساتھ ہی آپ نے مجھے۔

آپ کوئ اب جوان نہیں رہے۔ ایسی حرکتیں زیب نہیں دیتیں اپکو۔وہ اسکی ٹائم باندھتے سرخ چہرے سے بولی۔

مرتسم مسکراہٹ ضبط کرتا شرافت سے کھڑا رہا۔

جانم یہ تو میری جوانی سے ہی عادت ہے جوانی سے لے اب بڑھاپے تک بھی ساتھ ہی رہے گی۔

اور یہ میرا آپکے لیئے پیار ہے جو کبھی کم نہیں ہو گا پھر چاہے کوئ کچھ بھی کہے۔اسکا ماتھا چومتے نرمی سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مہر مسکرادی۔

آپکے بچوں کی شادیاں ہو گئ ہیں سدھر جائیں۔۔اسکا کالر ٹھیک کرتے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔

تبھی تو کی ہیں بچے اپنی لائف میں بزی اور ہم اپنی لائف میں۔وہ شرارت سے بولا۔

مہر نے اسکے بازو پر مکہ مارا۔

Posted On Kitab Nagri

شرافت سے نیچے چلیں۔۔ اسے گھورتے وہ اسے اسکا سامان دیتی کمرے سے نکلتی چلی گئ بغیر اسکی گھورتی نظروں کی پرواہ کیے بغیر۔

💞💞💞

وہ گہری نیند میں جب اسے اپنے گرد بدر کی گرفت حد درجہ سخت محسوس ہوئ۔اتنی کہ اسے لگا اسکی پسلیاں چٹخ جائیں گی۔

وہ کسمسا کر آنکھیں کھول گئ۔

بدر۔۔مندھی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

وہ تکیے پر سر ادھر ادھر پٹک رہا تھا چہرہ پسینے سے تر تھا ہونٹ بھی کچھ بڑبڑا رہے تھے۔

بدر اٹھیں۔مرحا نے اسکے گال پر ہاتھ رکھتے ہلکا سا تھپتھپایا۔

بدر نے اسی لمحے اتنی سختی سے اسکا ہاتھ پکڑا کے مرحا کی چیخ بے ساختہ تھی اسے لگا اسکا ہاتھ ٹوٹ گیا ہے۔

اسکی چیخ سے بدر کی آنکھ کھل گئ۔

Posted On Kitab Nagri

پھولتی سانسوں سے اسنے مرحا کو دیکھا وہ نچلہ لب دانتوں تلے دبائے اپنی سسکی روکے ہوئے تھی چہرے کی رنگت حد سے زیادہ سرخ تھی۔

وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

مرحا تیزی سے اس سے دور ہوتی اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی جو سرخ ہو چکا تھا اور اسکی انگلیاں بامشکل سیدھی ہو رہی تھی۔

اسے ہاتھ میں شدید تکلیف ہوئی تھی آنسو سے چہرہ لمحے میں بھیگ گیا۔

بدر چہرے پہ ہاتھ پھیرتا سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ہوا کیا ہے۔

م۔مرحو یہ۔یہ کیا۔کیسے۔۔۔اسکا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتے ہڑبڑائے لہجے میں کہا۔

مرحا سہم کر پیچھے ہوئی۔

بدر لب بھینچتا اپنا ہاتھ پیچھے کر گیا۔

سائیڈ ٹیبل سے پانی اٹھاتے وہ ایک ہی گھونٹ میں گلاس ختم کر گیا۔

مرحا سر جھکائے رو رہی تھی وہ بیڈ سے اٹھتا کبڈ سے فرسٹ ایڈ باکس لے ایا۔

مجھے دکھائیں۔شرمندہ سے لہجے میں کہتے ہاتھ آگے بڑھایا۔

مرحا نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا پھر ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے ناخن نیلے ہوتے دیکھ بدر نے کرب سے آنکھیں مینچیں تھی پتہ نہیں کب اسکا وہ بھیانک ماضی اسکا پیچھا چھوڑے گا۔۔

اسنے نرمی سے اسکی انگلیاں سیدھی کرتے سہلائی۔مرحا کی سسکی نکلی تھی۔

اسے لگ رہا تھا جیسے اسکا ہاتھ ٹوٹ گیا ہو۔انگلیوں میں شدید تکلیف ہو رہی تھی وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

بدر اسکے ہاتھ پر سپرے کرتا گرم پٹی باندھتا لب کچلتے اسے دیکھ رہا تھا۔

اسکے پاس جانے سے بھی اب ڈر لگ رہا تھا۔

یہ تیسری بار تھا کہ وہ اپنے خواب کی وجہ سے اسے ہرٹ کر چکا تھا۔

پہلے انکے نکاح کی رات پھر کچھ دن پہلے بھی اسے یونہی ماضی کا بھیانک خواب آیا تھا تب بھی اسنے مرحا کو کوئی اور سمجھتے خود سے دور جھٹکا تھا اور آج تو وہ اسے شدید تکلیف دے گیا تھا۔

پسونا ایم۔ایم سوری۔م۔میں۔۔وہ اضطرابی کیفیت میں بالوں میں ہاتھ چلاتا کچھ کہنے کی کوشش کر رہا تھا۔

مرحا نے اسے دیکھا پھر آگے کو کھسکتے اسکے قریب ہوتے اسکی سینے پر سر رکھے بے اواز رونے لگی۔

آپ آخر بتا کیوں نہیں دیتے ایسا کیا ہوا تھا آپکے اس بھیانک ماضی میں جو آپکو اس قدر تکلیف دیتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

بدر ایسے کیسے زندگی چلے گی اس طرح سے نا آپ خود سکون میں رہیں گے نا اور نا ہی مجھے خوش رکھ سکیں گے۔

آپ مجھ سے شئیر کریں ہم مل کے اس مسلے کا کوئی نا کوئی حل ڈھونڈ لیں گے نا۔۔ ہچکیوں سے روتے کہا۔۔

بدر کی آنکھوں میں جو ازیت تھی چہرے پر جو تکلیف تھی وہ اسے خود میں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔

ہاتھ کی تکلیف شدید تھی لیکن اس بھئ زیادہ تکلیف اسے بدر کی تکلیف سے ہو رہی تھی۔

مجھے ڈر لگتا ہے پسونا، خوف آتا ہے کہیں میں اس بھیانک ماضی میں جاتے اپنا آپ نا کھو بیٹھو۔ اگر مینے ان سب کو پھر سے یاد کیا تو میرے دماغ کی کوئ نس نا پھٹ جائے۔۔

وہ اسے سختی سے خود میں بھینچے بے بسی سے بولا۔

نہیں ہو گا کچھ بھی نہیں ہو گا میں ہوں نا آپکے ساتھ آپ بتائیں مجھے۔۔۔

وہ بھیگی آنکھوں سے دیکھتے امید سے بولی۔

بدر نے گہری سانس چھوڑتے اسے دیکھا اسکے ماتھے پر لب رکھتے اثبات میں سر ہلایا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے ماضی میں ڈوبتا فجر کی اذانیں کر طرف گونج اٹھیں۔

وہ دونوں چونکے۔

پہلے نماز پڑھ لیں پھر بتاتا ہوں آپکو سب کچھ۔۔ اسکے ہاتھ چومتے نرمی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا سر ہلاتی وضو کرنے کے لیئے اٹھ گئ۔

💞💞💞

ہانم کیا ہوا تمہاری طعبیت ٹھیک نہیں لگ رہی۔اسے سر تھامتے دیکھ زارا نے چونک کر پوچھا۔

پتہ نہیں ماما کیا ہو رہا ہے۔۔مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے دل مچل رہا ہے۔

یہ پراٹھوں کی سمیل شدید اریٹیٹ کر رہی ہے۔۔وہ ہاتھ سے ہوا لیتے بمشکل بولی تھی۔

اچھا تم چلو باہر چھوڑ دو یہ سب۔۔وہ چولہا بند کرتی اسے باہر لے ائ۔

داؤد۔۔داؤد جلدی نیچے او۔۔اسے پانی دیتے زارا نے اونچی آواز میں اسے پکارا۔

کیا ہوا ہے زارا۔۔آہان شاہ کی ماں اسکی اونچی آواز سنتیں اپنے کمرے سے باہر آئ تھیں۔

امی دیکھیں نا ہانم کو پتہ نہیں کیا ہوا ہے طعبیت اچانک سے خراب ہو گئ ہے۔۔وہ اسکا زرد پڑتا رنگ دیکھتے گھبرائ سی بولی تھیں۔

داؤد اور آہان شاہ بھی نیچے اگئے۔

ماما کیا ہوا ہے ہانی کو۔۔اسکی حالت دیکھتے داؤد کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

Posted On Kitab Nagri

کتنے دن سے اسکی یہی حالت ہے ڈاکٹر کے پاس جانے کا کہتا ہوں تو ٹال دیتی ہے۔۔وہ اسے خود سے لگاتے پریشانی سے بولا۔

تم اسکی مت سنو جلدی سے اٹھاؤ اسے ہوسپٹل لے کر چلتے ہیں۔۔ آہان شاہ کہتے گاڑی کی چابیاں اٹھاتے باہر کی طرف بڑھے تھے۔

رکو اہان۔۔۔انکی ماں کی آواز پر وہ وہ رکے تھے۔

ہوسپٹل لے جانے کی ضرورت نہیں تم کسی لیڈی ڈاکٹر کو گھر ہی بلوالو۔وہ مسکراتے ہوئے بولی تھیں۔

دادو ہانی کی طعبیت بہت خراب ہے ہوسپٹل ہی لے کر جانا پڑے گا۔۔ داؤد نے حیرت سے انہیں دیکھتے کہا۔

کچھ نہیں ہوا میں کہہ رہی ہوں نا آہان کسی لیڈی ڈاکٹر کو بلاو۔

زارا تم اسکے لیئے ٹھنڈا جوس کے کر آؤ اسمیں تھوڑا سا لیموں ڈال لینا۔

اور تم بچی کو کمرے میں لے جاؤ۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولیں۔

زارا نے چونک کر انہیں دیکھا پھر کچھ سوچ کر مسکراتے جلدی سے کچن کی طرف دوڑیں۔

آہان شاہ اور داؤد ان دونوں کو مسکراتے دیکھ حیرت سے دیکھ کر رہ گئے۔

لیکن انکی ہدایت پہ عمل کرتے آہان نے اپنی فیملی ڈاکٹر کو فون کر دیا جبکہ داؤد اسے روم میں لے ایا۔

Posted On Kitab Nagri

ہانی کہہ رہا تھا نا آپسے چلتے ہیں ڈاکٹر کے پاس لیکن آپکو میری سنتی کہاں ہوتی ہے۔۔؟اسے بیڈ پہ بٹھاتے ڈپٹ کر کہا۔

ہانم نے اسے گھورا۔

ایک تو میری طعبیت خراب ہے اوپر سے آپ بھی مجھے ہی ڈانٹ لیں۔۔وہ خفگی سے بولتی اسکے ہاتھ جھٹک گئ۔

داؤد نے حیرت سے اسکا ریئکشن دیکھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا زارا کمرے میں داخل ہوئ تھی۔

لو بیٹا یہ پیو۔دادی نے کہا تو وہ خاموشی سے گلاس پکڑتے پینے لگی۔

اسے اچھا لگا تھا وہ ایک ہی گھونٹ میں پی گئ۔

ماما اور ملے گا۔۔معصومیت سے کہا۔

زارا اور دادی ہس دیں۔

ہاں میری جان کیوں نہیں میں ابھی لاتی ہوں۔۔اسکا ماتھا چومتے زارا خوشی خوشی باہر گئ تھی۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے مجھے تو پہلے ہی شک تھا بس ڈاکٹر آجائے پھر پکا ہو جائے گا۔۔دادای خوشی سے چور لہجے میں بولتی اسکا سر چوم گئیں۔

داؤد آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا یہ ہو کیا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہانم بھی حیرت سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

لیکن کچھ دیر بعد ڈاکٹر آئیں تو انہوں نے جو خبر دی تھی وہ دونوں بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے۔

شی از پریگنٹ۔۔۔گھر میں خوشیوں کی لہر دوڑ گئی تھی۔

داؤد انکا اکلوتا بیٹا تھا اور اب اس بیٹے کی نسل آگے بڑھ رہی تھی انکے گھر میں خوشیاں ہی خوشیاں بکھر گئ تھیں۔

زارا نے ہانم کی نظر اتارتے صدقہ نکالا تھا۔۔

آہان شاہ بھی اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے دعائیں دیتے جا چکے تھے۔

اب وہ دونوں کمرے میں اکیلے تھے۔

داؤد ابھی تک بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ ہانم پیٹ پر ہاتھ رکھے نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

داؤد اپنے سنا ناڈاکٹر نے کیا کہا۔۔وہ سرگوشی میں بولی۔

داؤد منہ پر ہاتھ پھیرتا ہس دیا۔

اسکی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئ تھیں۔

ہانی ہمارا۔۔ہمارا بچہ۔اومائ گاڈ۔مجھے یقین نہیں ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہم پیرینٹس بننے والے ہیں۔۔وہ جزبات کی ملی جلی کیفیت میں بولا تھا۔۔

ہانم ہس دی۔

یقین کر لیں داؤد اللہ نے ہمیں سچ میں نواز دیا ہے۔۔وہ خوشی سے چور لہجے میں بولی۔

شکر الحمدللہ۔شکر ہے اس زات کا جسنے مجھے اس دن سے نوازہ۔۔وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا نم لہجے میں بولا۔

تھینکیو تھینکو سو مچ ہانی مجھے زندگی کی سب سے بڑی خوشخبری دینے کے لیئے۔۔اسکے چہرے پر دیوانہ وار لب رکھتے وہ دیوانگی کے عالم کی بولا تھا۔

داؤد۔ہانم نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

شش ہانی مجھے محسوس کرنے دیں۔میں یقین نہیں کر پا رہا مجھے یقین کرنے دیں۔۔اسکے پیٹ پر لب رکھتا گھمبیر تا سے بولا۔

ہانم سرخ چہرے سے آنکھیں موندتی اسکی منمانیاں برداشت کرنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

سچ میں۔۔ یہ تو بہت خوشی کی بات ہے اللہ کا شکر ہے۔۔ بہت بہت مبارک ہو اپکو۔۔ ماہم فون کانے سے لگائے خوشی سے بولتی سیڑھیوں سے اتر رہی تھی۔

ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے سب لوگ اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

کیا ہوا ماہم ایسی کونسی خوشخبری صبح صبح مل گئ تمہیں۔۔ روحا ماما نے اسکا خوشی سے چھلکتا چہرہ دیکھ مسکراتے ہوئے پوچھا۔

آپ لوگ سنیں گے تو مجھ سے بھی زیادہ خوش ہونگیں۔۔ وہ خوشی سے بولیں۔

ایسی کیا بات ہے۔۔ وجدان نے چونک کر پوچھا۔

بات یہ ہے کہ آپ نانا بننے والے ہیں اور میں نانی۔۔ وہ ہستے ہوئے بولیں۔

وجدان کو چائے پیتے اچھو لگا۔

باقی سب اسکی بات کا پس منظر سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

مطلب ہانم۔۔ مہر کی آواز کسی چیخ سے کم نا تھی۔

ہاں ابھی زارا کا فون آیا تھا اسی نے بتایا۔۔ وہ سب کے کھلے منہ دیکھتے ہس پڑیں۔

مطلب میں پھوپھو بننے والی ہوں۔

داؤد بھائی بابا بننے والے ہیں۔۔ روشانے چیئر سے کھڑے ہوتے چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سب لوگوں سے حیرت سے اسے دیکھا۔وہ بڑوں کے سامنے ہمیشہ جھنپی جھنپی رہتی تھی آج پہلی بار اسکا ایسا روپ دیکھا تھا۔

وہ سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے جھنپ گئ۔

میں ماما سے بات کر کے آتی ہوں۔ آہستہ سے کہتے وہ وہاں سے کھسک گئ۔

پیچھے سب لوگ ہس دیئے۔

ماشاءاللہ۔یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔۔ماہین بھابھی چہک کر بولیں۔

ہاں بلکل یہ تو بہت خوشی کی بات ہے آپ کو نہیں لگتا ہمیں وہاں جا کر ہانم کو مبارک باد دینی چاہیئے۔ وشہ مسکراتے ہوئے بولی۔

ہاں بلکل کیوں نہیں کتنے دن ہو گئے ہیں اب تو اس سے ملے ہوئے۔۔ وجدان بھائ بھی خوشی سے بولے تھے۔

ویسے آپ لوگ اس جینریشن کے ینگسٹ نانانانی ہونگے۔

مہر،ماہین بھابھی،ماہم اپیا،صائم بھائ اور وجدان بھائ کو دیکھتے بولی۔

ہانیا کی طرف سے بھی خوشخبری تھی جو انہیں پچھلے ماہ ہی پتہ چلا تھا۔

ہاہاہا کیوں نہیں۔۔؟عادی قہقہ لگاتے بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپکو نہیں لگتا ہم لوگ کچھ زیادہ ہی جلدی نانا، نانی، دادا دادی بن گئے ہیں۔۔ مرتسم مہر کو تنگ کرنے کی غرض سے اسکے کان کی قریب بولا۔

مہر نے اسے گھورا۔

تو کیا آپکو اس عمر میں باپ بننا تھا۔ گھور کر اسے دیکھا۔

آئیڈیا برا نہیں۔۔ وہ مسکراہٹ دباتا بولا۔

شاہ۔۔ اسنے دانت کھچاتے اسے گھورا تو وہ شرافت سے ناشتہ کرنے لگا۔

💞💞💞

وہ کمرے میں آیا تو روشانے کو دیکھتے چونکا۔

وہ فون ہاتھ میں پکڑے کسی گہری سوچ میں گم تھی۔

روش کیا ہوا۔۔ عاشر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

کیا ہوا بات نہیں ہوئی ماما سے۔۔ وہ بغور اسکا اترا ہوا چہرہ دیکھتے بولا۔

نہیں کچھ بھی نہیں بات ہو گی ہے ماما سے بہت خوش ہیں وہاں سب۔۔ وہ نظریں چراتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ادھر دیکھو کیا چھپا رہی ہو کیا چل رہا ہے اب تمہارے دماغ میں۔۔وہ اسکا رخ اپنی طرف کرتا جانچتی نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

عاشر ہماری شادی داؤد بھائی اور آبان بھائی کے ساتھ ہی ہوئی تھی نا۔

زمل آپی، ہانم بھابھی، ہانیا آپی تینوں امید سے ہیں لیکن ہماری طرف سے ابھی تک ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

عاشر نے ماتھا پیٹا۔

روش ہماری شادی کو کتنے سال ہو گئے ہیں۔۔وہ دانت کھچاتے بولا۔

جی۔سال تو نہیں ہوا۔وہ چونکی۔

ابھی ایک سال بھی نہیں ہوا اور آپکو بچوں کی فکر لگ گئی ہے۔یہ تو ہمارے انجوائے کرنے کے دن ہیں کیوں پریشان ہوتی ہو وائفی۔

ابھی تو بہت سال پڑے ہیں تم دیکھنا بچوں کی لائین لگا دیں گے ہم۔۔وہ اسکی ناک سے اپنی ناک سہلاتا گھمبیر تا سے بولا۔

روشانے سٹپٹا کر دور ہوئی۔

آپسے تو بات کرنا مطلب اپنی شامت بلوانا۔۔وہ کہتی تیزی سے کمرے سے باہر بھاگی تھی۔

عاشر کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے جاتے ہی وہ سنجیدہ ہو گیا۔

روشانے کے زہن میں یہ سوچ آئی تھی تو وہ آگے بھی سوچے گی فلحال تو وہ اسکا زہن بھٹکا چکا تھا لیکن وہ سب کو دیکھتے جانے کون کون سی سوچیں زہن میں پال لے گی۔وہ پریشان ہوا تھا۔

اللہ ہی رحم کرے میری سمجھدار بیوی پر۔بڑبڑاتا وہ اپنا بیگ اٹھاتا آفس کے لیئے نکل گیا۔

💞💞💞

ہبی۔۔ ہبی آپکو پتہ ہے میں پھوپھو بننے والی ہوں۔۔وہ ہوسپٹل کے لیئے تیار ہو رہا تھا جب وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوتے بولی۔

براق نے چونک کر اسے دیکھا۔

ابھی ماما کا فون آیا تھا ہبی میں پھوپھو بننے والے ہوں آپکو پتہ ہے میں بہت خوش ہوں۔۔وہ خوشی سے اچھلتی بولی۔

براق کو خوشگوار حیرت ہوئی۔

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے بے بی ڈول چھوٹی سی پھوپھو بنے گی۔۔وہ اسکا گال کھینچتے بولا۔

نور جھنپ گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاہاہاہاتو چھوٹی سی ہونے والی پھوپھو تھوڑا سا دھیان اپنے ہبی پر بھی دو یار دیکھو تو کتنا دبلا پتلا ہو گیا ہوں۔

وہ اسے کمر سے تھامتا اسکی پشت اپنے سینے سے لگاتا تاسف سے بولا۔

کہاں سے پتلے ہیں اپ۔ اتنے موٹے موٹے بازو ہیں اپکے۔ آپکو کون کہے گا کمزور ہیں۔ وہ آنکھیں پھیلاتے بولی۔

براق کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

وہ اسکے مسلز کو موٹے بازو کہہ رہی تھی۔

بے بی یہ تو باڈی بنائی ہے جم میں دن رات محنت کر کے اسے موٹا ہونا نہیں کہتے۔۔ اسکے سر پہ چپت لگاتے لگاتے کہا۔

جو بھی ہے۔ آپ یہ سب چھوڑیں مجھے ملتان جانا ہے ہبی سب سے ملنے ہم لوگ ایک بار بھی نہیں گئے اپنے بولا تھا آپ مجھے ملوانے لے کر جائیں گے۔۔ خفگی سے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہا۔نورا ابھی میرے ہوپسٹل کے فرسٹ ڈیز ہیں ابھی تو لیو ملنا مشکل ہے میں پھر بھی کوشش کروں گا۔۔

وہ کچھ سوچتا بولا۔

کوشش نہیں ہبی مجھے جانا ہے۔ روش آپی بھی جا رہی ہیں میں انکے ساتھ ہی چلی جاؤں گی۔ وہ جھٹ سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے زارا نے بتایا تھا۔

تم میرے بغیر رہ لو گی۔۔براق نے ائیبرو اچکاتے پوچھا۔

ہاں کچھ دن کی ہی تو بات ہے۔۔وہ لاپرواہی سے بولی۔

نور خبردار ایسا سوچا بھی تو مینے کہانا میں اپنے بچے کو خود لے جاؤں گا۔۔وہ پیار سے پچکارتے بولا۔

ہبی میں۔۔وہ کچھ کہنے لگی لیکن دانین کی آواز پر وہ کچھ کہتے کہتے رک گئ۔

میں ماما کی بات سن کے آتی ہوں پھر آپکو دیکھتی ہوں۔ تحکم سے کہتی وہ نیچے چلی گئ۔

براق حیرت سے اسکی جرات کو دیکھتا رہ گیا۔

💞💞💞

بدر مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا جبکہ مرحا اسکی نظروں سے محظوظ ہوتی بھی اسے نظر انداز کر رہی تھی۔

وہ لوگ خیبر پختونخوا آئے تھے۔ فجر کے بعد ہی بدر کو کال آگئ تو اسے اسی وقت خیبر پختونخوا کے لیئے نکلنا پڑا۔وہاں اسے چھوٹا سا کام تھا اس لیے وہ مرحا کو بھی ساتھ لے آیا کے اسے گھما پھرا دے گا۔

ماضی کی تلخ یادوں کو چھیڑنے کا ارادہ پھر کبھی کا رکھ لیا۔

بنوں سے خیبر چھ گھنٹے کی دوری پر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

راستے میں انہوں نے ناشتہ کیا اور جلد ہی اپنی منزل پر پہنچ گئے۔

مرحا گاڑی میں ہی بیٹھی تھی جبکہ بدر گاڑی سے نکلتا باہر اپنے کام سے گیا تھا۔

اسے کسی آدمی سے ملنے تھا اور کوئی فائل لینی تھی۔ آدھے گھنٹے میں ہی وہ فائل لے کر وہ واپس آ گیا اور اب وہ دونوں خیبر پختونخوا گھوم رہے تھے۔

سب سے پہلے وہ لوگ بازار سے گزرے تو مرحا کو وہاں کے مقامی ڈریسز لینے کا شوق ہوا تو وہ لوگ وہیں اگئے۔

وہ لوگ گزر رہے تھے تو وہاں ایک عورت کالج ٹرپ کے ساتھ آئی لڑکیوں کو رومال باندھ رہی تھی انہوں نے مرحا کو بھی دعوت دی تو وہ خوشی خوشی بندھوانے لگی۔

وہ بہت ہی خوبصورت سا اجرک جیسا سکارف تھا جسکے دونوں کارنرز کو پیچھے کی طرف باندھ دیا گیا جیسے ہم ہالف بالوں میں کیچر لگاتے ہیں۔

سکارف جو ماتھے پر تھا وہ ماتھا پٹی کی شیپ دے رہا۔

اسکی سفید دودھیا رنگت پر وہ ریڈ سکارف اتنا خوبصورت لگ رہا تھا کہ بدر نے بے ساختہ آگے بڑھتے اسکا ماتھا چوم لیا۔

وہاں کھڑی عورتیں شرما کر منہ میں ڈوپٹہ دے گئیں جبکہ لڑکیاں قہقہ لگا گئیں۔

مرحا نے اسے آنکھیں دکھائیں تو وہ مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

بدر نے اسے بہت ساری شوپنگ کروائی تھی۔

پھر وہ لوگ سیف الملوک جھیل پر اگئے۔ جھیل کا نیلا پانی آنکھو کو بہت بھا رہا تھا۔

ہمارا پاکستان بہت خوبصورت ہے نابدر۔۔وہ ٹھنڈی فضا میں گہری سانس کھینچتے مسکرا کر بولی۔

پہاڑوں کے بیچ و بیچ وہ خوبصورت سی جھیل جسکا پانی کبھی نیلا لگتا تو کبھی ہرا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

وہاں پہ کچھ پکس وغیرہ کلک کی پھر وہ لوگ چترال ویلی کے قریب قریب ہی گھومتے رہے۔

وہاں کے مقامی لوگوں کے ڈریسز دیکھتے مرحا نے خوب شوپنگ کی تھی۔

دوپہر میں ان لوگوں نے لنچ کیا اور پھر وہ واپسی کے لیئے نکل پڑے۔

آج کا دن بہت اچھا اور خوبصورت تھا نا۔۔اسکے کندھے پر سر رکھے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

ہم بہت خوبصورت تھا۔ آپکے سنگ گزرا ہر پل ہی میرے لیئے خوبصورت ہے۔۔ اسکے سر پہ بوسہ دیتے مسکراتے لہجے میں کہا۔

مرحا مسکرادی۔

بدر گاڑی روکیں۔۔اسکی نظر باہر پڑی تو وہ فوراً سے چیخ پڑی۔

بدر جلدی۔۔اسکا بازو جھنجھوڑتے کہا۔

بدر نے ہڑبڑا کر گاڑی روکی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کیاہوا مر حو۔۔چونک کر پوچھا۔

بدر وہ دیکھیں گول گپے۔وہ چیخی تھی۔

بدر کا دل کیا سر پیٹ لے۔گول گپوں کے لیئے وہ ایسے چیخی تھی اسے لگا پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔

چلیں نا مجھے کھانے ہیں۔۔وہ ایکسائیٹڈ سی بولی۔

بدر نفی میں سر ہلاتا گاڑی سے نکل ایا۔

چلیں میڈم۔اسکے لیئے دروازہ کھولتے کہا تو وہ کھکھلاتے باہر اگئی۔

واؤ اتنے فلیورز کے گول گپے مینے آج تک نہیں دیکھے کھائے۔

وہ پانی کے مختلف فلیورز دیکھتے چہک کر بولی۔

آپ مجھے ان سب فیلورز کے ایک ایک ٹیسٹ کروائیں۔وہ اس ڈھابے کے اونر سے بولی۔

اسکے کہے مطابق اسنے سارے ایک ایک کرتے ٹیسٹ کروائے تھے۔

وہ چھ قسم کے تھے۔

افف یہ تو بہت تیکھے ہیں۔۔لبوں پر زبان پھیرتے کہا۔

بدر برا سا منہ بنائے اسے دیکھ رہا تھا۔

آپ ٹرائے کریں گے۔ایک اسکی طرف بڑھایا۔

نہیں آپ ہی کھائیں۔برا سا منہ بناتے وہ پیچھے ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بس بس بہت کھالیئے چلیں اب۔اسنے دو دو سارے ٹیسٹ کیے تو وہ پیمنٹ کرتا بولا۔

بدر انسے تو منہ ہی گیلا ہوا ہے ٹیسٹ تو ابھی آنا شروع ہوا تھا۔وہ بے چارگی سے بولی۔

بہت کر لیا ٹیسٹ اب چلیں۔۔وہ زبردستی اسے گاڑی میں لے ایا۔

آپکو بھی ٹیسٹ کرنے چاہیئے تھے بدر بہت مزے کے تھے۔

وہ پانی کی بوتل کھولتے سوں سوں کرتے بولی۔

وہ میں اب کر لوں گا اکھٹے ٹیسٹ۔ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتے اسکے ہاتھ سے بوتل پکڑی۔

مرحا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

بدر گاڑی کے شیشے بند کرتا اسے سمجھنے کا موقع دیئے اسکی گردن میں ہاتھ لپیٹتا ہونٹوں پر جھک گیا۔

مرحا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

وہ ایسی جگہ پر بھی ایسی بے باکی دکھا سکتا تھا وہ حیران تھی۔

بدر نے شدت سے اسکی سانسیں لاک کی تو وہ کسمسائی۔

اسکے گلابی ہونٹوں کو اپنے شدت سے نم اور سرخ کرتے وہ پیچھے ہوا تو اسکے اپنے ہونٹ بھی سرخ ہو رہے تھے۔

افف یہ تو بہت زیادہ تیکھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ہونٹوں پر جلن محسوس کرتے وہ اسے آنکھ ونک کرتا بولا۔

پتہ نہیں آپ لڑکیاں کیسے اتنا تیکھا کھا لیتی ہیں۔۔

اسے صحیح معنوں نے اب ہونٹ جلتے محسوس ہوئے۔

مرحا کھکھلا دی۔

بدر اسے گھورتا پانی کی بوتل منہ سے لگا گیا۔

مرحا کی کھکھلاہٹ پھر سے گاڑی میں گونجی تھی۔

وہ متبسم ہوتا بوتل اسکی گود میں پھینکتا گاڑی سٹارٹ کر گیا۔

💞💞💞

یار مجھے تو پروفیسر کی بلکل بھی سمجھ نہیں آتی وہ کیا پڑھاتے ہیں اوپر سے کچھ بتاتے بھی نہیں ہیں۔ وہ نوٹس کو دیکھتے روہانسے ہوتے بولی۔

سیم مجھے بھی۔۔زوہا نے اپنا رونا ڈالا۔

ارے تم اپنے اس کزن سے کہو نا وہ ہمیں یہ ٹوپک سمجھا دے سنا ہے وہ کلاس کا ٹوپر ہے۔۔نتاشہ جلدی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

بریرہ چونکی۔

اسے یونی آتے کافی دن گزر چکے تھے زوہااور نتاشہ اسکی اچھی دوستیں بن چکی تھیں۔

نیو کلاسز تھیں کوئ بھی کسی کو نہیں جانتا تھااس لیے جو جسکے ساتھ پہلے دن بیٹھاوہیں سے فرینڈ شپ ہو گئ۔

نتاشااور زوہا کو بھی اسنے براق سے کہہ کے ریگینگ سے بچایا تھاتب سے انکی اچھی دوستی ہو گئ تھی۔

کہاں کھو گئ۔زوہانے چٹکی بجائ۔

ہاں کہیں نہیں۔زیان بھائ کی تو کلاس ہو رہی ہے اور ہمارا نیکسٹ لیکچر ہے کیسے سمجھائیں گے۔۔وہ ٹائم دیکھتے سے بولی۔

آپ کہیں تو میں سمجھادوں۔۔پیچھے سے آتی رومان عرف رومی کی آواز پر وہ تینوں چونکی۔

وہ منہ میں سگریٹ دبائے اپنے دوستوں کے ساتھ انکے قریب کھڑا تھا۔

نہیں تھینکیو۔۔بریرہ سنجیدگی سے کہتی ان دونوں کو اشارہ کرتی اٹھی تھی۔

ایسے کیسے تھینکیو آپ لوگوں کا نیکسٹ لیکچر ہے پرفیسر مصطفی کا ہے نا بہت سٹریکٹ ہیں آپ جیسی نازک حسیناؤں کو ڈانٹ پڑے گی تو مجھے بلکل اچھا نہیں لگے گا۔۔

وہ بغور بریرہ کو دیکھتا لہجے میں چاشنی سمیٹے بولا۔

کہانا نہیں چاہیئے کوئ مدد اپنے کام سے کام رکھو۔۔زوہانے اسے گھورتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں نہیں چاہیئے لیکن اس بے بی ڈول کو تو چاہیئے نا۔۔وہ ناگواری سے اسے دیکھتا بولا۔

شٹ اپ۔ جسٹ شٹ اپ۔ اپنی اوقات میں رہو اور خبردار جو مجھے ایسے فضول ناموں سے بلایا ۔نہیں چاہیئے تمہاری کوئی مدد شکل گم کرو اپنی۔بریرہ کی آواز اونچی ہوئی تھی۔

سٹوڈنٹس رک کے انہیں دیکھنے لگے۔رومی کا چہرہ خفت سے سرخ ہوا۔

تمہاری اتنی جرات کے تم مجھے رومان دلشیر کو اسکی اوقات بتاؤ گی۔۔وہ غصے سے لال پیلا ہوتا اسکے قریب آیا تھا لیکن اس سے پہلے وہ اور قریب ہوتا اسکے سینے پر کسی نے ہاتھ رکھا تھا۔

بریرہ سہم کر پیچھے ہوئی تھی۔

رومی نے چونک کر آنے والے کو دیکھا۔

زیان اپنے گروپ کے ساتھ کھڑا قہر بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اسکے سینے پر دباؤ دیتے جھٹکے سے اسے پیچھے دھکیلا۔

تم سے کہا تھا نا مینے کہ دور رہو اس سے۔۔سرد نظروں سے اسے دیکھتے وہ لفظ چبا چبا کر بولا۔

نہیں رہوں گا کر لو جو کرنا ہے۔یہ لڑکی تمہاری ملکیت نہیں۔وہ تمسخرانہ انداز میں اسے دیکھتا بولا۔

میری ہی ہے، میری ملکیت۔اگر آئیندہ تم نے اسے آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو تمہاری آنکھیں نکالنے میں مجھے زارا بھی افسوس نہیں ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے چہرے پر مکہ جھڑ تا دھاڑا تھا۔

بریرہ کی چیخ بے ساختہ تھی۔

اسکے دوستوں نے جلدی سے اسے رومی سے الگ کیا۔

وہ انسے اپنا آپ چھڑواتا بریرہ کی طرف بڑھا جو منہ پر ہاتھ رکھے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اسے کلائی سے دبوچتے وہ تیز قدموں سے آگے بڑھ گیا۔وہ دونوں بھی اسکا بیگ اور نوٹس اٹھاتے اسکے پیچھے بھاگی تھی۔

زیان نے پارکنگ میں لاتے اسے گاڑے کے ساتھ پٹکا۔

مینے تمہیں کہا تھا نا فضول کے پنگے مت لینا اپنے کام سے کام رکھنا۔ لیکن تمہیں تو بہت شوق ہے نا فضول میں اٹینشن سیکر بننے کا۔اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتے وہ سرد لہجے میں ڈھاڑا۔

بریرہ بامشکل ہچکیاں دبائے اسکی غصے سے حد درجہ سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

م۔ مینے نہیں۔کچھ کہنے کی کوشش کی۔

ہاں تم تو کچھ کرتی ہی نہیں ہو جہاں تم ہوتی ہو وہاں مصیبت اپنے آپ پہنچ جاتی ہے۔ہے نا۔۔وہ گاڑی پر مکہ مارتا ڈھاڑا۔

بریرہ اچھلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زیان بھائی بری نے کچھ نہیں کیا ہم لوگ تو آپس میں بات کر رہے تھے وہی وہاں آکر ہمیں تنگ کر رہا تھا۔

نتاشہ اور زویا جو اسکے پیچھے آئی تھیں جلدی سے آگے بڑھتے بول اٹھیں۔

زیان نے چونک کر انہیں دیکھا۔

جی زیان بھائی ہم تو بری سے کہہ رہے تھے کہ آپسے ٹوپک سمجھ لیتے ہیں لیکن وہ خود ہی آکر ہم سے الجھ رہا تھا۔

زویا ہچکیوں سے روتی بریرہ کو سنبھالتے سنجیدگی سے بولی۔

زیان منہ پر ہاتھ پھیرتا اسے دیکھنے لگا۔وہ اسکے غصے سے کافی ڈر گئی تھی۔

افف۔ایک تو وہ غصے میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا تھا۔

اسکا غصہ بلکل غازیان جیسا تھا۔غصے میں وہ ہر چیز تباہ کر دیتا تھا۔

بریرہ میں۔۔وہ کچھ کہنے کے لئیے آگے ایا۔

لیکن بریرہ ایک شکوہ کناہ نظر اس پر ڈالتے ان دونوں کے ساتھ آگے بڑھ گئ۔

شٹ۔۔گاڑی کے بونٹ پر مکہ مارتے وہ اپنے غصے پر افسوس کرنے لگا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

واپس انہیں گھر پہنچتے رات ہو گئ تھی۔ڈنر بھی وہ لوگ راستے میں ہی کر چکے تھے۔

اس وقت مرحا شدید تھک چکی تھی لیکن اسے بدر سے بات کرنی تھی اسکا ماضی جاننا تھا آخر ایسا کیا ہوا تھا اسکے ماضی میں کہ ایک جواں مرد ایک میجر صرف ایک خواب سے کسی بچے کی مانند سہم جائے اسے ہر حال میں جاننا تھا۔

وہ دروازہ کھولتی کھڑکی کے قریب کھڑے بدر کے قریب ائ۔

کافی۔۔ایک کپ اسکے سامنے کیا جسے اسنے تھام لیا۔

آپ جانا چاہتی ہیں نا کہ کیا ہے میرا ماضی کیوں میں رات کو ٹھیک سے سو نہیں پاتا کیوں میں آپکو بھی نقصان پہنچا دیتا ہوں اپنے ڈر میں۔وہ اسکے ہاتھ کو دیکھتا بولا جہاں گرم پٹی بندھی تھی۔

مرحا کے اثبات میں سر ہلایا۔

بدر نے آہستہ سے اسے اپنے حصار میں کیا اور بولنا شروع ہوا۔

نظروں کے سامنے جان لیوا ماضی کسی فلم کی مانند چلنے لگا تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

ماضی:

یہ ان دنوں کی بات تھی جب بدر دس سال کا تھا اور پہلی بار پاکستان آیا تھا۔

وہ اس وقت ایک معصوم سا بچہ تھا جو اپنے دادای دادی کے ساتھ بہت خوشی سے چھٹیاں انجوائے کر رہا تھا۔

ایک رات اسکے دادا، دادی اپنے کسی رشتے دار کی عیادت کے لیئے چلے گئے تو گھر میں اسکو کیئر ٹیکر کو اسکے پاس چھوڑ گئے تھے۔

وہ کیئر ٹیکر قریبا پچیس سال کی عورت تھی اور شادی شدہ تھی۔ وہ گھر کی دیکھ بھال بھی کرتی تھی اور بدر کے سارے کام بھی کر دیتی تھی۔

نازنین جو رات اسکے پاس رکی ہوئی وہ اسکے کمرے میں اسکے پاس بیٹھی اسے کھانا کھلا رہی تھی جب اچانک بلی کھڑکی سے کودی تو بدر ڈر کے اس سے چپک گیا۔

نازنین نے چونک کر اسے دیکھا۔

سہمی ہوئی نیلی انکھوں سے وہ کھڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

اسکی سرخ و سفید رنگت اور چہرے پر معصومیت کسی کو بھی بہکا سکتی تھی۔

نازنین کی نظروں میں انجانی سی آگ سمٹ ائی۔

Posted On Kitab Nagri

کوئ نہیں بلی ہے۔۔اسے خود سے لگاتے وہ دلفریب مسکراہٹ سے بولی۔

کھانا کھانے کے بعد بدر ٹی۔پر کارٹون دیکھنے لگا جب وہ اسکی پاس ائ۔

بدر کو دیکھتے وہ معنی خیز انداز میں مسکرائ۔

بدر یہ کیا دیکھ رہے ہو تم۔یہ تم بڑے ہو چکے ہو یہ سب دیکھنے کی عمر نہیں رہی اب تمہاری۔

وہ ٹی۔وی کا ریموٹ اس سے لیتی بولی۔

کیا مطلب انٹی اور کیا دیکھو۔۔۔بدر نے معصومیت سے کہا۔۔

مطلب یہ کہ تمہاری عمر کے لڑکے پتہ نہیں آج کل کیا کیا دیکھتے ہیں۔

وہ کیا کہتے ہیں ہاں رومینٹک موویز۔وہ دیکھو یہ کیا لڑکیوں والے کارٹون دیکھ رہے ہو۔

وہ ڈھونڈھ کر ایک انگلش مووی لگاتے بولی۔

دیکھو یہی تو موویز ہوتی ہیں دیکھنے والی ایسی عمر میں ہی تو لڑکے انہی سے تو اب سیکھتے ہیں۔

بدر نے ایک نظر سکرین پر ڈالی جہاں نہایت واہیات سین چل رہا تھا۔

اسے بے چینی سی ہوئ وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

یہ کیسی مووی لگائ ہے اپنے۔میں ایسی گندی موویز نہیں دیکھتا۔وہ گھبرا کر بولا۔

وہ ان سب چیزوں سے بہت دور تھا ایک شفاف پاک ساز ہن تھا اسکا اس وقت۔

Posted On Kitab Nagri

لو تمہاری عمر کے تو سارے ہی لڑکی ایسی موویز دیکھتے ہیں اس میں کونسی بات ہے۔۔ وہ اطمنان سے بولی۔

بدر گھبراہٹ سے اسے دیکھتا اپنے کمرے میں اگیا۔

پیچھے وہ معنی خیز انداز میں مسکرادی۔

پھر یہ سلسلہ رکا نہیں۔

وہ اگلے دن شام کو لاؤنج میں بیٹھا گیم کھیل رہا تھا جب وہ اسکے پاس ائی۔

دادی کمرے میں سو رہی تھیں اور دادا باہر گئے تھے۔

تمہاری کوئی گرلفرینڈ ہے۔۔ اسکے قریب بیٹھتے بغور اسے دیکھتے پوچھا۔

بدر چونکا۔۔

نہیں۔ کہتا پھر سے گیم میں مگن ہو گیا۔

جھوٹ میں مان ہی نہیں سکتی تمہارے جیسے اتنے چکنے لڑکے کی گرلفرینڈ نا ہو۔۔ وہ اسکے تھوڑا اور قریب کھسکتے بولی۔

بدر خجل سا ہوا۔

ماما کہتی ہیں گرلفرینڈز نہیں بناتے اور میں ابھی چھوٹا ہوں۔ پیچھے کو کھسکتے کنفیوز ہوتے کہا۔

کیوں نہیں ہے۔ اسکے گال پر انگلی ٹریس کرتے وہ اسکے لبوں تک لائی۔

Posted On Kitab Nagri

بدر نے حلق تر کرتے اسکی انگلی کو ٹیڑھی نظروں سے دیکھا۔

م۔مجھے نہیں پسند یہ سب۔اسکا ہاتھ جھٹکتے وہ گھبرائے لہجے میں کہتا تیزی سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

کب تک بچو گے۔۔وہ ہس دی۔

بدر اس سے دور ہی رہنے لگا لیکن وہ جہاں کہیں اسے اکیلے دیکھتی آجاتی اور ایسی باتیں کرتی کے بدر کے کانوں سے دھواں نکل اتا۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا چاہتی تھی اس وقت اسکا ذہن جسمانی تعلقات جیسے رشتوں سے بہت دور تھا۔

لیکن اسے یہ سب اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

یونہی دن گزر رہے تھے اور نازنین کی ہمت بڑھتی جارہی تھی۔

وہ اسے فون پر واہیات ویڈیوز دکھاتی تھی کہ بدر کا ننھا سا دل کانپ جاتا تھا۔

وہ اس سے دور بھاگنے لگا تھا۔

اسکے بوڑھے دادی دادی نازنین کو دیکھ کر یہی سمجھتے تھے وہ بدر سے محبت کرتی ہے۔

کیونکہ اسکے اپنے بچے نہیں تھے۔

یہی کہانی تو اسنے بتائی تھی انہیں۔۔

ایک شام وہ آن لائین قرآن کلاس لے رہا تھا تو وہ اسکے کمرے میں اگئ۔

Posted On Kitab Nagri

آپ یہاں کیوں آئی ہیں میں کلاس لے رہا ہوں جائیں یہاں سے۔بدر نے ڈرتے ہوئے کہا۔

چھوڑو اس کلاس کو آج میں تمہیں کسی اور چیز کی کلاس دیتی ہوں۔وہ لیپٹاپ کی سکرین اوف کرتے اسکے قریب جھکتے بولی۔

بدر بدک کر کھڑا ہوا۔

مجھے کچھ نہیں سیکھنا آپ جائیں یہاں سے۔۔وہ گھبرا کر بولا۔۔وہ بچہ تھا لیکن سمجھ رہا تھا کہ نازنین کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں۔

لیکن وہ اتنا سمجھدار بھی نہیں تھا کہ اسکے ارادے سمجھ پاتا۔

سیکھنے تو تمہیں پڑیں گے۔۔

وہ اسے بیڈ پہ پھینکتی اسکے دونوں ہاتھ قابو کرتی غرائی تھی۔

بدر کا چہرہ یکدم سفید پڑا تھا۔

اسکا ننھا سا وجود کانپ گیا وہ رونے لگا۔

نازنین اسے دیکھتے ہسی۔جھک کر اسکے گال پر دانت گاڑھے۔

بدر کی مدھم سی چیخ نکلی تھی۔

وہ خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

افف بہت خوبصورت ہو تم کہ نیت پھسل جائے تم پہ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ قہقہہ لگاتے بولی۔

میرے بہت کام کے ہو بہت پیسوں میں بکو گے۔۔اسکا دوسرا گال انگلیوں میں بھرتے مسلا۔

بدر دبی دبی سسکیوں سے رونے لگا۔

ا۔انٹی دیکھیں یہ سب غلط ہے۔میں دادو کو بتاؤ گا۔۔وہ سہمی نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

اگر تم نے یہ سب کسی کو بتایا تو میں تمہاری زبان اس سے کاٹ دوں گی۔وہ اسے چھوٹا سا چاقو دکھاتے غرائی تھی۔

وہ سہم کر نفی میں سر ہلا گیا۔

ویری گڈ۔۔

اسکا گال تھپتھپاتے وہ اسے یونہی روتے چھوڑ باہر آگئی۔

بدر جلدی سے اٹھتا بیڈ کے پیچھے چھپ کے بیٹھتا دبی آواز میں رونے لگا۔

ماما۔۔سہم کر پکارا تھا۔

اسنے فیصلہ کر لیا کہ وہ صبح ہوتے ہی یہ سب دادی کو بتائے گا۔

سوچتے وہ روتے روتے ہی سو گیا۔

آگہی صبح دادای کی طعبیت بہت خراب تھی اس لیے وہ کچھ بتا ہی نہیں سکا۔

لیکن خوف سے کمرے میں جا کر چھپا بیٹھا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

رات کو بھی وہ خوف زدہ سا بیڈ کے پیچھے چھپا بیٹھا تھا جب کمرے کا دروازہ کھولا۔

وہ اپنے سامنے نازنین کو دیکھتے وہ اچھل پڑا۔۔

ہاہاہاہا معصوم سا بچہ ڈر گیا۔۔

نازنین قہقہ لگاتے بولی۔

بدر نے دروازہ کھلا دیکھتے بھاگنا چاہا لیکن نازنین نے تیزی سے اسے پکڑتے بیڈ پہ پھینکتے دروازہ بند کر دیا۔

پلٹ کر ایک بھاری تھپڑ اسے مارا کے وہ سسک پڑا۔

ماما۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

نازنین زہر خند نظروں سے اسے دیکھتے آگے بڑھی اور اسکے ہاتھ باندھے۔

بدر سسکتا رہا لیکن اسنے اسکے منہ پر بھی ٹیپ چڑھا دی۔

اسکے دادا ادای کو وہ پہلے ہی نیند کی دوا دے چکی تھی۔

بدر کے نازک سے وجود کو اٹھاتے وہ گھر سے باہر لے ائی۔

گھر سے کچھ دور ایک گاڑی کھڑی تھی اسنے بدر کو پچھلی سیٹ پر لٹایا اور خود فرنٹ سیٹ پر بیٹھی اور گاڑی کہیں بھگا لے گئ۔

بدر خوفزدہ سا سہمی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

مخصوص مقام پر پہنچتے نازلین نے گاڑی روکی اسے گاڑی سے نکالتے باہر کھڑا کیا۔

پانچ منٹ میں اسے ایک آدمی آتا دکھائی دیا۔

بدر آنسوں سے تر چہرے کے ساتھ سسک کر ماما کی پکار کر رہا تھا لیکن منہ پر ٹیپ ہونے کی وجہ سے اسکی آواز نہیں نکل رہی تھی۔

لے آئی پھر تم اسے۔۔ایک آدمی اسکے قریب آتا بولا۔

ہاں لے ائی۔دیکھو دیکھو گے تو رال ٹپکنے گی کوہ نور کا ہیرا ہے ہیرا۔۔

وہ بدر کو اسکے سامنے کرتے چہک کر بولی۔

یہ پھول کہاں سے لے ائی۔اسے مسلنے میں تو الگ ہی مزہ آئے گا۔۔وہ بدر کے گال کو انگلی سے چھوتا حوس بھری نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

بس دیکھ لو نازلین اپنا کہا ہمیشہ پورا کرتی ہے۔وہ ایک ادا سے بولی۔

وہ آدمی قہقہ لگا گیا۔

کیا قیمت لگی ہے اسکی۔

اسکے منہ سے ٹیپ اتارتے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا۔

بدر سسک گیا۔

اسکے گلابی ہونٹ دیکھتے وہ آدمی اپنے لبوں پر زبان پھیر کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

صبر رکھ حوس کے پجاری۔نازلین نے اسے گھورا۔

اسکے تو میں کم از کم سات لاکھ لوں گی یہ اتنا خوبصورت ہے بہت کام آئے گا آگے جا کر۔وہ اسے آنکھ مارتے بولی۔

💞💞💞

دراصل یہ وہ کینگ تھی جو چھوٹے بچے اور بچیاں لوگوں کے گھروں سے غائب کرتے تھے۔

ارشد جو کے گارڈ کے بھیس میں یہ کام کرتا اور نازلین کیئر ٹیکر کے روپ میں یہ بچے آگے بیچ دیتے لڑکیوں کو کوٹھے پر اور لڑکوں کو خاص لوگوں کے ہاتھوں۔

ہمیں لگتا ہے کہ صرف لڑکیوں کا ہی ریپ ہوتا ہے یا نہیں ہی کوٹھے پر بیچ کے دھندھا کروایا جاتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے آج کل ہمارے معاشرے میں لڑکے بھی محفوظ نہیں۔

خاص طور پر بدر جیسے معصوم اور خوبصورت۔

یہ لوگ بچپن سے ہی انکی برین واشنگ کرتے ہیں حوس کے پجاری جانوروں سے بھی بدتر مرد انکے ساتھ زیادتی کرتی ہیں۔

جنہیں لڑکوں میں دلچسپی ہوتے ہی۔انہیں ان کے لیئے تیار کر کے بیچا جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

بچپن سے ہی انہیں ایسے ٹرین کیا جاتا ہے کہ انہیں پھر بڑے ہو کر ایسے کام کرنے میں کوئ شرمندگی نہیں ہوتی۔

بلکہ جو امیر گھرانوں کی لڑکیاں جو اور عورتیں جو اپنے مردوں سے خوش نہیں رہ پاتی وہ ایسی جگہوں پر جاتی ہیں کہاں لڑکے اپنا جسم بیچتے انکی حوس بجھاتے ہیں۔

اور یہ معاشرے کی ایک تلخ حقیقت ہے یہ ایک سچ ہے۔

(مینے ان پہ خود سرچ کیا ہے اور ایسے کئ کیسز دیکھے بھی ہیں اور یہ ایک سچ ہے لڑکوں کے ساتھ بھی یہ سب ہوتا ہے)

💞💞💞

لیکن پہلا شکار تو میں ہی ہوں گا ایک رات کے لئیے بس مجھے دے دے۔۔وہ آدمی بدر کا گال سہلاتا بولا۔

بدر کا جسم خوف سے کانپنے لگا۔اسکے ساتھ غلط ہو رہا تھا بہت غلط اسے سمجھ آ رہی تھی۔

مجھے ماما پاس جانا ہے پلیز جانے دیں۔وہ سسک کر بولا۔

چپ کر ماما پاس جانا ہے بھول جا اب ماں کو۔۔نازلین اسے ڈپٹ کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خوفزدہ ہوتا چپ ہو گیا۔

لے جا لیکن خیال رکھیں۔رنا نہیں چاہیئے ہاتھ ہولا رکھیں۔وہ سختی سے بولی۔

تو فکر مت کر کچھ نہیں ہو گا۔کل صبح واپس لے جائیں۔

وہ بدر کو اٹھاتا بولا۔

بدر اسکے بازوں میں مچل گیا۔

نہیں چھوڑ دو ماما پاس جانا۔۔وہ پھر سے رونے لگا۔

وہ آدمی کچھ قدموں کی دوری پر بھی اسے ایک فیکٹری میں لے آیا جس پر ابھی کام ہو رہا تھا۔

آج تو چکنا مال ملا ہے۔۔وہ اسے زمین پر لٹاتا قہقہ لگا گیا۔

کیوں چکنے ماں کے پاس جانا ہے آج سے سب بھول جائے گا۔۔وہ اسکے لبوں کو مسلتے اسکے ہونٹوں پر دانت گاڑھ گیا۔

بدر کے چیخیں گونجی تھیں۔

ماما۔۔بابا۔۔دادو۔وہ سسک پڑا۔تڑپ کے چیخ رہا تھا۔

وہ آدمی بے دردی سے اس پر جھکا اسکے ننھے وجود پر دانت گاڑھ رہا تھا اسکی چیخوں سے جیسے وہ محظوظ ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نو ماما۔ اسنے بدر کی شرٹ پھاڑ دی تو بدر نے اسکے بال کھینچے۔ ارشد نے رکھ کے ایک بھاری ہاتھ کا تھپڑ اسے دوسرے گال پر بھی دے مارا۔

اسکا گال لمحوں میں سرخ پڑا۔

ہونٹ پھٹ گیا۔

اسکا ننھا سا وجود تڑپ گیا۔

لیکن اس شیطان کو رحم نہیں ایا۔

بدر کی چیخیں آسمان کو چھو رہی تھی۔

اسکی دل دہلا دینے والی سسکیاں ہر طرف گونج رہی تھی۔

اس حیوان نے کاٹ کاٹ کر اسکے جسم کو سرخ نشانوں سے بھر دیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ واقعی اسے اپنی حوس کا پوری طرح سے نشانا بناتا اسکا ننھا سا وجود کچل دیتا اسے وہاں گاڑی رکنے کی آواز ائی۔

بدر کی چیخیں اور تیز ہو گئ۔

شائید خدا نے کسی مسیحا کو بھیجا تھا اس کے لیئے۔

قدموں کی آہٹ سنتے اسنے تیزی سے بدر کے منہ پر ہاتھ رکھتے اسے اٹھایا اور چھپ گیا۔

کون ہے یہاں پر۔۔ ایک آدمی پسٹل ہاتھ میں تھامے اندر آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مینے پوچھا کون ہے باہر او۔وہ سرد لہجے میں ڈھاڑا۔

اسکی نظر سامنے ہی زمین پر کسی بچے کے کپڑے اور خون کی بوندوں پر پڑی۔

اسکا شک یقین میں بدل گیا۔

یہاں کچھ تو غلط ہو رہا تھا۔

بدر زخموں سے چور وجود سے نڈھال سا ارشدی گرفت میں پھڑ پھڑا رہا تھا۔

جب وہاں اس آدمی کے ہاتھ میں گن اور اسکا آرمی کا یونیفارم دیکھتے اسے امید نظر ائ۔

فرشتہ۔ارشد کے ہاتھوں تلے دبے اسکے لب ہلے۔

ماما نے کہا تھا جو مشکل وقت میں بچانے آئے وہ فرشتہ ہوتا ہے۔نورین کہ بات زہن میں گونجی تو اسکی آنکھوں میں امید کے دیپ جل اٹھے۔

اسنے تیزی سے ارشد کے ہاتھ پر دانت گاڑھے۔

ارشد بلبلا اٹھا۔

بدر گرتا پڑتا تیزی سے اس آدمی کی طرف بھاگا تھا۔

اینجل۔۔معصوم سی آواز پر کرنل خان جو کے اس وقت میجر خان تھا پلٹا۔

زخموں سے چور اس چھوٹے سے بچے کو بے لباس دیکھتے انکا دل کانپا۔

انہوں نے تیزی سے اگے بڑھتے اپنے شرٹ اتارتے اسے پہنائ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ماما۔ماما پاس جانا۔۔بدر سسک ٹوٹے لفظوں میں کہتا اسکے بازوں میں بے ہوش ہو گیا۔

ارشد خوف سے سفید چہرے سے وہاں سے بھاگا لیکن میجر خان کی گن سے نکلی گولی اسکی ٹانگ میں پیوست ہوئی تھی۔

وہ کراہ کر گرا۔

میجر خان بدر کو اٹھاتے جلدی سے گاڑی کی طرف بھاگا پھر واپس آتے ارشد کو اٹھاتے گاڑی میں پھینکا وہ شدید مزاحمت کر رہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

انہوں نے پسٹل کا پچھلا حصہ اسکے سر پہ مارا تو وہ بے ہوش ہو گیا۔

وہ تیزی سے گاڑی ہو پسٹل کی طرف بڑھا گیا۔

انہوں نے اپنے ساتھیوں کو بلاتے ارشد کو انکے حوالے کیا اور بدر کو ہو پسٹل میں ایڈمیٹ کروایا۔

اسکی حالت بہت حساس تھی بامشکل ہی تھا وہ بچ پاتا۔

وہ ان دنوں چھٹیوں پر آئے تھے وہاں سے گزرتے انہیں کسی بچے کی چیخنے کی آواز سنائی دی۔

وہ راستہ کافی خطرناک تھا وہاں سے کوئی نہیں گزرتا تھا لیکن وہ چونکہ وہ کافی سال بعد لوٹے تھے تو وہ انجان تھے۔

شائید قسمت انہیں وہاں کھینچ لائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بدر کی زندگی بچ پانا کوئی معجزہ ہی تھا اسکے ننھے وجود کو اس وحشی نے کاٹ کاٹ کر زخموں سے بھر دیا تھا۔

اسکے نازک حساس حصے بھی زخمی تھے ایک ہفتے بعد ڈاکٹرز نے اسکے خطرے سے باہر ہونے کی خبر دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

عالم کے ماں، باپ جب صبح اٹھے تو بدر کو غائب دیکھتے دنیا لٹتی محسوس ہوئ تھی۔

انہوں نے اسے بہت ڈھونڈا لیکن وہ نہیں ملا۔

وہ عالم کو سب بتانا چاہتے تھے لیکن کس منہ سے بتاتے پہلے وہ اپنی سی کوشش کرنا چاہتے تھے۔اور انکی کوشش کامیاب بھی ہو گئ تین دن بعد میجر خان انکے گھر پہنچ چکے تھے۔

انہوں نے جو پولیس میں رپورٹ درج کروائی تھی وہ اسی کے زریعے ان تک پہنچے تھے۔

انہوں نے جو کچھ دیکھا سب بتا دیا۔

بدر کی حالت ناساز تھی

مزید تین دن بعد وہ خطرے سے باہر ہوا تھا۔

اسکی زندگی محفوظ ہوئ تھی۔

اسکے بعد سے اسکے معصوم زہن میں یہ سب ایک ڈراؤنے خواب کی طرح بیٹھ گیا۔

نورین لوگ اس بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے بدر کے دادا دادی نے بہت اچھے سے اسے سنبھال لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ نہیں چاہتے تھے عالم کو کچھ بتائیں تو وہ ان پر سے بھروسہ کھو دے وہ اپنی اولاد کی اولاد سے دور نہیں ہونا چاہتے تھے۔

بدر اسکے بعد سے بہت خاموش سا رہنے لگا تھا۔ یہ سب اسکے لیئے ایک نائیٹ میٹر بن چکا تھا۔

میجر خان تب سے ہی اس سے رابطے میں تھے اور انہوں نے ہی اسے آرمی میں آنے کا کہا تھا۔

ارشد کے زریعے سے وہ لوگ جہاں تک ہو سکے اس کینگ تک پہنچ چکے تھے۔

لیکن نازلین کا آج تک کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔

اس دن کے بعد وہ آج بھی سو نہیں پاتا تھا۔

اسکے اندر وہی معصوم سا بچہ ڈر کے بیٹھا تھا کہ وہ آنکھیں بند کرے گا اور نازلین اجائے گی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حال:

وہ چپ ہوا تو مرحا کی دبی دبی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی۔

وہ منہ پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بدر اضطراب کی سی کیفیت میں بالوں میں ہاتھ پھیرتا ادھر ادھر چکر لگا رہا۔

شرٹ کے اگلے دو بٹن کھولتے اسنے اپنا سینہ مسلہ۔

بدر۔وہ سہم کر اسکی طرف بڑھی۔

مینے آپسے کہا تھا مر حو میں برداشت نہیں کر پاؤں گا۔

دیکھیں مجھے کچھ ہو رہا ہے۔

مجھے آج بھی وہ غلیظ لمس اپنے وجود پر محسوس ہوتا ہے۔

دیکھیں یہ یہاں پر۔یہاں پر۔۔وہ کانپتے ہاتھوں سے اپنے سینے پر ہاتھ رکھے اسے بتا رہا تھا۔

اسکا چہرہ پسینے سے تر ہو گیا وجود کانپنے لگا۔

بدر کچھ نہیں ہوا بہت سال گزر گئے بدر بہت سال۔

اب کوئی نازلین نہیں ہے دیکھیں یہاں آپکی پسونا ہے صرف پسونا۔دیکھیں صرف میں ہوں میرا لمس ہے۔۔وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتی دیوانہ وار اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگی۔

بدر کا چہرہ سفید ہونے لگا۔

وہ بے جان سا پیچھے کو گرا۔

ہاتھ سینے کو مسل رہا تھا۔اور ناک سے خون نکل رہا تھا۔

بدر۔مر حا کہ چیچچ گونجی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بدر۔۔اٹھیں پلیز۔۔وہ اونچی آواز میں رونے لگی۔

بدر ہوش وحواس سے بیگانہ ہو گیا۔

مرحا نے تیزی سے فون اٹھاتے ڈاکٹر کا نمبر ملایا جو اسے ایمر جنسی کے لئیے بدر نے دیا تھا۔

بدر پلیز اٹھیں آپکو کچھ ہوا تو میں مر جاؤں گی۔

پلیز اٹھ جائیں۔۔وہ اسکے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتے ہچکیوں سے رو دی۔

کچھ ہی دیر میں وہاں ڈاکٹر کے ساتھ دو آرمی اوفیسرز بھی موجود تھے جنہوں نے اسے اٹھاتے بیڈ پہ ڈالا وہاں مرحا کو دیکھتے وہ دونوں واپس چلے گئے۔

وہ ڈاکٹر کے ساتھ آئے تھے آرمی ڈاکٹر تھے کسی بھی ایسی ایمر جنسی سچویشن میں وہ انکے ساتھ ہی رہتے تھے۔

ڈاکٹر نے بدر کو چیک کیا۔پھر انجیکشن لگایا۔

ڈاکٹر کیا ہوا ہے میرے ہزبنڈ ٹھیک ہیں نا۔بے چینی سے پوچھا۔

دیکھیں انہوں نے کسی چیز کا بہت زیادہ سٹریس لیا ہے انکے دماغ پر کسی واقعے نے کسی حادثے میں بری طرح سے افیکٹ کیا ہے یہ خطرناک ہے انکے دماغ کی نس بھی پھٹ سکتی تھی یا پھر ہارٹ اٹیک کا خطرہ۔

اگر یہ بے ہوش نا ہوتے اور ناک سے خون نا نکلتا تو شائید واقعی کوئی نس پھٹ جاتی۔

ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

انہیں پلیز کسی بھی ٹینش اور صدمے سے دور رکھیں جو چیز انہیں اس قدر ڈپریس کر رہی ہے بہتر ہے اس چیز کو انکے سامنے نا دہرائیں۔

ڈاکٹر اسے میڈیسنز ڈیسکریپشن دیتے بولی۔

وہ بھیگی آنکھوں سے بدر کو دیکھتے سر ہلا گئ۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ اسکے قریب بیٹھتے اسے دیکھنے لگی۔

ایم سوری بدر۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ ایک عورت کا ایسا روپ بھی ہوتا تھا۔

مجھے نہیں پتہ تھا کہ اپنے اتنی تکلیف برداشت کی ہے ایم سوری۔۔پلیز اٹھ جائیں۔ایسے مت کریں اگر آپکو کچھ ہوا تو میں کیسے برداشت کر سکوں گی۔

وہ اسکا ہاتھ چومتے بھیگے لہجے میں بولی۔

میں آپکو سنبھال لوں گی میں آپکو بکھرنے نہیں دوں گی۔۔کچھ دیر تک رونے کے بعد دل ہلکا ہوا تو وہ مضبوط لہجے میں بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ سوچ کر مہر کا نمبر ملایا۔

اسلام و علیکم ماما!! مسکراتے لہجے میں کہا۔

واعلیکم السلام سوئ نہیں ابھی تک۔۔مہر بک سائیڈ پر رکھتی چونک کر پوچھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں ماما وہ ایکچلی بدر ابھی ابھی آئے ہیں نا انہیں کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ نچلہ لب دانتوں تلے دباتے بولی۔

مر حو میرا بچہ ٹھیک ہو نا آواز کیوں بھاری ہو رہی ہے۔۔ مہر اسکی بھاری آواز محسوس کرتے فکر مندی سے بولی۔

نہیں ماما میں ٹھیک ہوں وہ یہاں کا موسم کافی ٹھنڈا ہے نا تو فلو ہو گیا۔ وہ جلدی سے بولی تھی۔

خیال رکھا کرو بچے اور بتاو بدر کیسا ہے۔۔

بدر بھی ٹھیک ہیں۔۔ ماما مجھے آپسے کچھ پوچھنا تھا۔ وہ سنبھل کر بولی۔

ہاں پوچھو۔ مہر نے کی آواز پر مر حا کچھ دیر کے لیئے چپ ہوئ پھر بولی۔

ماما اگر کوئ بچپن کے کسی ٹراما کی وجہ سے نائیٹ میٹر کا شکار ہو تو اسے کیسے اس سے نکالا جا سکتا ہے۔۔ وہ گھبرائے سے لہجے میں بولی۔

مر حو سب ٹھیک ہے نا کسے نائیٹ میٹر ہو رہا ہے۔ مہر چونک کر سیدھی ہوئ تھی۔

جی ماما سب ٹھیک ہے وہ اصل میں نا بدر کے ایک دوست کی وائف ہیں انہیں ہے یہ پرابلم تو انکے لیئے پوچھ رہی تھی۔ وہ جلدی سے بولی۔

اسکی ساری دوستوں کو تو مہر جانتی تھی۔

اچھا پھر تم اسے میرا نمبر دے دو میں خود بات کر لیتی ہوں۔ مہر ریلیکس ہوئ۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں ماما وہ ایکچلی وہ کسی کو بتانا نہیں چاہتی نا ہی وہ کسی ڈاکٹر کے پاس جاتی ہیں انکے ہزبنڈ نے بدر سے بات شئیر کی تھی جب انہیں پتہ چلانا کہ اپ سائیکیٹرس ہیں تو وہ چاہتے ہیں اپنی وائف کی ہیلپ کریں۔

وہ محتاط ہو کر بول رہی تھی مقابل اسکی ماں تھی اسکی رگ رگ سے واقف سے کب کہاں سے پکڑ لے۔

اچھا پھر سنو۔

وہ جس بھی نائیٹ میٹر کا شکار ہے مینز کے اگر اس برے خواب یا حادثے کی وجہ سے سو نہیں پاتی تو اسکے ہزبنڈ کو چاہیئے کہ وہ رات میں اسے اکیلا نا چھوڑیں اسکے ساتھ رہے اسے اپنے ساتھ ہونے کا احساس دلائے اور اپنی موجودگی سے مطمئین کرے۔کچھ دنوں تک وہ آہستہ آہستہ اسے سمجھائے کہ وہ جو بھی تھا ماضی تھا اپنے عمل میں اسکے لیئے توجہ اور محبت لائے تا کے وہ ماضی کے اس حادثے سے نکل ائے۔

مہر نرمی سے بول رہی تھی۔

ایک دو اور باتیں اسے سمجھائیں پھر مرحانے الوادائ کلمات کہتے کال بند کر دی۔

وہ بدر کو اپنے ہونے کا احساس دلائے گی اپنی محبت کا احساس دلائے وہ اسے خود میں اس قدر گم کر لے گی کہ ماضی کی کوئ جگہ ہی نہیں بچے گی۔۔مضبوط ارادوں سے سوچا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

اگلی صبح کا سورج بھی اسکے لیئے پچھلے تین دن کے جیسے خاموشی ہی لایا تھا۔

ایزل کے زخم بھر چکے تھے اس تین دن میں لیکن اسکی خاموشی نہیں ٹوٹی۔

حازق نے ہر طرح سے کوشش کی کہ وہ اس سے بات کرے لیکن وہ کرتی ہی نہیں تھی بس چپ رہتی لیکن اس سے دور بھی نہیں جاتی تھی نا جانے دیتی۔

ان تین دنوں میں اسنے حازق کو بے تحاشہ سیگریٹ پیتے دیکھا تھا۔۔لیکن پھر بھی وہ نہیں بولی۔

لیکن ایک بات جو اسنے شدت سے نوٹ کی تھی کہ حازق اسے چھوتا کیوں نہیں تھا ہر رات کی طرح اب اپنی شدتیں کیوں نہیں ڈھاتا تھا۔

وہ خود ہی اسکے سینے سے لگ کر سو جاتی تھی۔

حازق اسے اپنے قریب خود نہیں کرتا تھا اور یہی بات اسے چھپ رہی تھی۔

وہ ایک ہفتے سے گھر تھی لیکن حازق کہیں نہیں گیا تھا وہ نہیں جانتی تھی وہ آرمی سے قطع تعلق کرنے کا سوچ رہا ہے۔

وہ اسکے قریب کیوں نہیں آتا تھا یہ بات اسے اندر ہی اندر کھا رہی تھی۔

کیا اسے اب ایزل کے وجود میں کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی کیا وہ دادا کی باتوں میں آگیا تھا۔وہ اسے بالکونی میں کھڑے دیکھ سوچ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی پشت کو سلگھتی نظروں سے گھور رہی تھی۔

وہ اس سرد بارش میں کھڑا اپنا وجود کیوں برف کر رہا تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ اس سے دور بھاگ رہا تھا۔۔

وہ کافی دیر تک انتظار کرتی رہی لیکن وہ کب واپس نہیں آیا تو تن فن کرتی اسکے سر پہ جا پہنچی۔

حازق نے چونک کر اسے دیکھا۔

بارش نے ایزل کو پل میں بگھو دیا اسکا نازک وجود اس ٹھنڈی بارش میں کانپ گیا۔

تم یہاں کیوں آئی ہو یہ بارش بہت برفیلی ہے۔ وہ فکر مندی سے اسے دیکھتا اسکا ہاتھ پکڑتے اندر لے ایا۔

اسکا بھیگا وجود دیکھتے وہ نظریں چرا گیا۔

چینج کر لو ٹھنڈ لگ جائے گی۔ سنجیدگی سے وہ خود بھی چینج کرنے کے لیئے ڈریسینگ کی طرف بڑھا لیکن ایزل نے جھپٹ کر اسکا کالر دبوچا۔

ادھر دیکھو مجھے۔ یہ میں ہوں ایزل۔ ایزل شاہ تمہاری جنگلی بلی۔ تم جیسے مجھ سے نظریں چرا سکتے ہو میرے بھیگے وجود کو بھی نظر انداز کر رہے ہو کیوں۔۔ وہ حلق کے بل چیخی۔

حازق حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

دیکھو حازق میں پہلے ہی طرح ہی ہوں صاف۔ وہ اسنے مجھے نہیں چھ۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل۔۔

وہ ہزیانی سی بول رہا تھی جب حازق کی دھاڑ پر اسکے ہونٹوں کو قفل لگا۔

کیا بکواس کر رہی ہو۔ مینے تمسے پوچھا کچھ۔ کیوں یقین دلا رہی ہو پھر مجھے۔ اسے دونوں بازوں سے تھامتے وہ سرد لہجے میں غرایا۔

تو پھر تم کیوں بھاگتے ہو مجھ سے کیوں میرے وجود کو نظر انداز کرتے ہو کیوں میرے قریب نہیں آتے ہو۔۔ وہ شدت سے روتے دھاڑی تھی۔

حازق جسکا غصہ ساتویں آسمان پر تھا اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔

بولو کیوں نہیں آتے میرے قریب کیوں رات کو مجھے اپنے قریب نہیں کرتے تمہیں اب مجھ میں دلچسپی کیوں نہی۔۔ وہ اسکی شرٹ جکڑتے ہچکیوں سے روتی بول رہی تھی جب حازق تیزی سے جھکتے اسکے اگلے الفاظ اپنے لبوں میں قید کر گیا۔

ایزل لڑکھڑائی گرنے کو تھی کہ حازق اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کر گیا۔

ایزل اسکی گردن میں بازو ڈالتے اسکا جنونی لمس محسوس کرنے لگی۔

وہ شدت سے اسکے ہونٹوں پر جھکا کبھی نچلے ہونٹ کو سک کرتا تو کبھی اوپر لب کو۔ اسکے نچلے ہونٹوں کو دانتوں میں دباتے وہ اسکے زبان سے چھیڑ خانی کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کی سانس بری طرح سے اکھڑنے لگی اسنے شدید مزاحمت کی لیکن حازق اسکے ہاتھ اسکے کمر پر موڑتا دوسرا ہاتھ اسکی گردن لپیٹتا اسکے دانوں ہونٹوں کو لاک کر گیا۔

ایزل پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی وہ ایک ہفتے کی تشنگی اور جنون ایک ہی دن میں پورا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

اسکے لبوں پر جلن ہو رہی تھی لیکن وہ تھا کہ وہ چھوڑنے کو تیار نا تھا۔

اسنے اپنے پاؤں حازق کے پاؤں پر مارے اسکا سانس سینے میں گھٹ چکا تھا۔

حازق اسکے چہرے کے تاثرات دیکھتے اسکے ہونٹوں اپنے لبوں سے واکرتا اسے سانس دینے لگا۔

ایزل نے تیزی سے اسکی سانسیں انہیل کی تھیں۔

کچھ دیر بعد وہ اس پر رحم کھاتے پیچھے ہوا تو ایزل اپنی سانس بحال کرنے لگی۔

حازق اسے موقع دیئے بغیر اسکی گردن پر جھکا شدت سے دانت گاڑھ گیا۔

اسکی سائیڈ گردن کو لبوں میں بھر کے وہ چومتا سرخ نشان ڈال گیا۔

ایزل کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی۔

وہ پل میں اسکی حالت بگاڑ گیا تھا۔

اب بولوں کیا بکواس کر رہی تھی ہاں۔۔ کیوں قریب نہیں آتا تمہارے۔۔ اسکی کمر مٹھیوں میں بھرے وہ اسکی تھوڑی تھام کے چہرہ اوپر اٹھاتا گھمبیر تا سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے تھوک نگلتے اسے دیکھا۔

ا۔اتنے دن۔کچھ کہنا چاہا۔

اتنے دن سے تمہاری حالت تھی کہ تم مجھے برداشت کر سکو۔

ہمت تھی کہ تم۔میری شدتیں سہہ سکو۔۔اسے اپنے قریب تر کرتے وہ اسکے کان کی لو کو لبوں میں دباتا بوجھل لہجے میں بولا۔

حازق میر کو تم سے کوئی چیز جدا نہیں کر سکتی تم چاہو بھی تو بھی نہیں۔

میں ایک ہفتے سے رکا تھا تو صرف تمہاری حالت کی وجہ سے لیکن مجھے لگتا ہے کہ اب تم بہت اچھے سے ٹھیک ہو چکی ہو اور مجھے سہنے کی ہمت بھی بہت اچکی ہے۔۔اسکے شہ رگ پر ناک ٹریس کرتے وہ خمارا لودہ لہجے میں بولا۔

اسکے لہجے کی تڑپ اور جنون اسکی بات کی عکاسی کر رہا تھا۔

م۔میر م۔میں۔ایزل نے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ اسے اٹھاتا جھٹکے سے بیڈ پہ لٹاتا اس پر جھکا۔

تمہاری شکائتیں بہت اچھے سے دور کروں گا۔آج رات کے بعد تمہارے دماغ کا یہ خناس بھی صاف ہو جائے گا اچھے سے۔

وہ کہتا پھر سے اسکے ہونٹوں پر جھکا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے ہونٹوں کو شدت سے سک کرتا تو کبھی ہونٹوں میں دباتے باہر کھینچتا اسکے اوپر ہونٹ کو دانتوں سے چباتا۔وہ اسے سانس لینے کی بھی مہلت نہیں دے رہا تھا۔

ایزل کا بھیگا وجود اسکے بھاری وجود تلے دبا کپکپا رہا تھا۔

وہ مزاحمت بھی نہیں کر سکتی تھی۔

وہ کچھ دیر بعد اسکے ہونٹ آزاد کرتا اسکے گردن پر جھکا۔جہاں پہلے ہی اسکی شدتوں کے نشان چمک رہا تھے۔

وہ اسکی گردن پر مونچھیں سہلاتا اسکے سسکنے پر مجبور کر گیا۔

اسکے گردن پر جابجا لب رکھتے تو کبھی دانتوں سے نشان ڈالتے وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اوپر اٹھاتا خود کو اور اسے شرٹ کے بوجھ سے آزاد کر گیا۔

ایزل اسکے شرٹ لیس سینے میں سمٹ گئ۔

ڈونٹ ایزل۔۔وہ اسے بیڈ پہ گراتا جنونی انداز میں غراتا اسکی ڈھرکنوں پر جھکا۔

ایزل بہکتی سانسوں سے اسے دیکھ کر رہ گئ۔

کیا ضرورت تھی فضول میں وہم پالنے کی اور اس بپھرے شیر کو چھیڑنے کی۔روہانسے ہوتے سوچا۔

وہ اسکے ڈھڑکنوں پر جھکا اپنے لمس سے نمی بکھیرتا تو کبھی دانتوں تلے دباتا اسکی سسکیاں بڑھا گیا۔

حازق اسکی بیلی چین میں انگلی پھساتا اسکی بیلی بٹن کو رب کرتا مدہوش سا اسکے پیٹ پر جھکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میر۔اسنے ٹوٹتی سانسوں سے اسے پکارا۔

بیڈ شیٹ مٹھیوں میں جکڑے وہ سرخ بھانپ چھوڑتے چہرے سے اسکے جھکے سر کو دیکھ رہی تھی۔

حازق اسکے بیلی بٹن کو لبوں میں بھرتا اسے کپکپانے پر مجبور کر گیا۔

میر پلیز۔۔وہ تڑپ کر اٹھتی اسکے سینے میں سمٹی تھی۔

حازق مدہوش ہوتی نظروں سے اسے دیکھتا لائیٹ اوف کرتا اپنے بیچ کے پردے گراتا اسے شدت سے خود میں سما گیا۔

ایزل کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں۔

وہ اسکے ڈھرکنوں پر اپنے ہاتھوں کا بے باک لمس چھوڑتا اسکی گردن میں چہرہ چھپائے شدتیں لٹا رہا تھا۔

ایزل بیڈ شیٹ مٹھیوں میں جکڑتے سسکیاں بھرتے اسکی شدتیں برداشت کرنے لگی۔

گزرتی رات کے ساتھ وہ اپنی شدتیں آخری حد تک بڑھاتا اسکے نازک وجود کو بوکھلا گیا۔

اسکے ہاتھ بیڈ شیٹ سے نکالتے اپنی انگلیوں میں اسکی انگلیاں الجھاتے وہ اسکے ہونٹوں پر جھکتا اسکی سسکیوں کا گلا گھونٹ گیا۔

کمرے میں معنی خیز خاموشی کے ساتھ بہکتی سانسوں کی آواز گونجتی جا رہی تھی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

سگریٹ کی سمیل نتھوں سے ٹکرائی تو اسنے ناگواری سے آنکھیں کھولیں۔۔

ہیزل آنکھوں میں نیند کے خمار کی سرخی پھیلی ہوئی تھی۔

ناک پر ہاتھ رکھتے اسنے حازق کو دیکھا۔وہ ونڈو کے قریب کھڑا تھا۔

ہاتھ میں جلتی سگریٹ پکڑی ہوئی تھی۔۔ایزل نے بے ساختہ گھڑی کو دیکھا جہاں صبح کے دس بج رہے تھے۔

اتنی جلدی کیوں اٹھ گیا وہ ابھی فجر کے بعد ہی تو وہ دونوں سوئے تھے۔۔

اسکی شرٹ لیس پشت کو گھورتے سوچا۔۔

حازق نے ایک گہرا کش لیتے دھواں چھوڑا تو ایزل کی کھانسی بے ساختہ تھی۔

حازق نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

گڈ مارننگ مائی لیڈی۔۔سگریٹ پاؤں تلے مسلتے اسکی طرف بڑھا۔

ایزل کی نظر زمین پر تھی۔جلی ہوئی سگریٹ کو دیکھتے آنکھوں میں سرخی سی دوڑی تھی۔

کندھے میں جلن سی اٹھی۔اسنے بے ساختہ دائیں طرف ہاتھ رکھتے انگلیوں سے مسلا۔

حازق نے بغور اسکے چہرے اور انگلیوں کی حرکت کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل۔۔۔اسکا ہاتھ کندھے سے ہٹاتے نرمی سے پکارا۔

ڈونٹ ٹچ میں۔۔وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے غرائی تھی۔۔

تنفس بری طرح سے بگڑا تھا۔

ریلیکس اٹس می ایزل۔۔وہ نرمی سے اسے تھامتا اپنے قریب کرتا مدھم لہجے میں بولا۔

ایزل کی آنکھیں شدید سرخ ہوئی تھیں۔

کندھے کی جلن برداشت سے باہر تھی۔

اسنے شدت سے اپنے کندھے کو ناخنوں سے نوچا۔

ڈونٹ یو ڈئیر ایزل۔۔۔اسکا ہاتھ پکڑتے وہ سختی سے اسکی کمر سے لگاتا سرد لہجے میں بولا۔

شرٹ کھسکاتے اسکے کندھے کو دیکھا۔جلا ہوا زخم ٹھیک ہو گیا تھا بس نشان باقی تھا۔لیکن ابھی ایزل کے ناخنوں سے خراشیں پڑی تھیں۔

اسنے لہو چھلکاتی سرد نظروں سے اسے دیکھا۔

ایزل نے تھوک نگلا تھا۔غصے میں وہ کیا کر گئ تھی اسے ہوش نہیں رہا۔

م۔میر میں۔۔لبوں پر زبان پھیرتے کچھ کہنا چاہا لیکن اگلے ہی پل حازق کا شدت بھرا لمس وہاں محسوس کرتے اسکی سسکی نکلی تھی۔

حازق اسکا دوسرا بازو بھی اسکی کمر پر موڑتا خود میں بھینچتا اسکے کندھے پر دیوانہ وار لمس چھوڑنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کو جیسے وہ جلن بھول گئ حازق کا سلگھتا لمس اسکے ہوش ٹھکانے لگا رہا تھا۔

م۔میر۔اسکے دانتوں کا لمس اپنے کندھے پر محسوس کرتے اسکی جان نکلی تھی۔

رات کتنی شدت سے اسنے پور پور پر اپنی مہر لگائی تھی کتنی مشکلوں سے وہ اسکی پناہوں سے نکل پائی تھی۔اب صبح صبح وہ پھر اسکی شدت نہیں سہہ سکتی تھی۔۔روہانسے ہوتے سوچا۔

حازق اسکے کندھے پر شدت سے لمس چھوڑتا مطمئین ہوتا پیچھے ہوا تھا۔

ایزل کا سانس بحال ہوا۔

وہ بیڈ سے اٹھتا ڈریسینگ کی طرف بڑھا۔

ایزل الجھی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

وہ واپس اسکی طرف پلٹا تو اسکے ہاتھ میں سگریٹ دیکھتے ایزل کی انکھیں جھلملائی تھیں۔

حازق نے اسکے قریب رکتے بیٹھتے سگریٹ جلائی۔

ایزل کی آنکھوں میں خوف سمٹ ایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ بغور اسکی سہمی نظروں کو دیکھتا سگریٹ اسکی طرف بڑھا گیا۔

پکڑو۔۔سرد نظروں سے اسے دیکھا۔

ایزل نے کانپتے ہاتھوں سے سگریٹ تھامتے خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ اسکی سہمی ہیزل آنکھوں میں بھوری آنکھیں گاڑھتا اسکا ہاتھ پکڑتے اپنے کندھے کے قریب لایا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کی سہمی نظروں نے اسکے ہاتھ تک سفر کیا اگلے ہی پل لمحے ایزل کی چیخیں گونجی تھی۔

اسنے ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن حازق نے سختی سے اسکا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

ی۔یہ کیا کیا تمنے م۔میرت۔تم پاگل ہو۔۔وہ سگریٹ پھینکتے اسکے کندھے کو دیکھتی سسکی تھی۔

وہ اسی کے ہاتھ میں سگریٹ پکڑاتے اسی کے ہاتھ سے اپنا کندھا داغ گیا تھا ایک جگہ سے نہیں بلکہ پورا کندھا۔

بے ساختہ ایزل کا ہاتھ اٹھا تھا اور اسکے دائیں گال پر اپنی ہلکی سی چھاپ چھوڑ گیا۔

پاگل، جنونی، سائیکو انسان کیا کیا یہ۔۔وہ کانپتے ہاتھوں سے اسکے کندھے کو چھوتے رونے لگی تھی۔

حازق کو جیسے کوئ فرق نہیں پڑا۔

نا ہی اسکے ہاتھ اٹھانے سے اور نا ہی اپنا کندھا جلنے سے۔

ایزل نم آنکھوں سے اسے دیکھتے جلدی سے اٹھتے فرسٹ ایڈ باکس لے ائ۔

تمہارا نا دماغ کھسک چکا ہے۔۔سائیکو مینٹل ہو تم۔۔رونے سے اسکی ہچکیاں بند چکی تھیں۔

حازق آنکھیں چھوٹی کرتا اسے گھور رہا تھا۔

اسے اپنے کندھے کے اس چھوٹے سے زخم نے اتنی تکلف نہیں دی تھی جتنی تکلیف اسکا یہ جلا ہوا کندھا دیکھ کر ہو رہی تھی۔

وہ ٹیوب لگانے لگی تو حازق نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھا۔

لگانے دو مجھے۔۔اسے ٹیوب واپس رکھتے دیکھ اسنے غصے سے حازق کو دیکھا۔

اس سے مجھے اتنا آرام نہیں ملے گا جتنا تمہارے لبوں کے مرحم سے ملے گا۔

تمہارا زخم پوری رات بغیر مرحم کے بغیر رہا تھا تو میرا دن اور رات بغیر مرحم کے رہے گا۔

لیکن یہ مرحم مجھے ابھی چاہیئے۔۔اسکے نچلے لب کو انگوٹھے سے مسلتے وہ اسکے چہرے پر سلگھتی سانسیں چھوڑتا مدھم لہجے میں بولا۔

میر۔۔غصے سے اسے دیکھا۔

یس مائی لیڈی۔۔اسکی نم آنکھوں پر لب رکھتے کہا۔

تم بہت برے ہو۔۔اسکے دوسرے کندھے پر مکہ مارتے وہ اسکے زخموں پر نرمی سے لب رکھ گئ۔

حازق کی آنکھوں کی سرخی کچھ کم ہوئ تھی۔

وہ اسکے جلے ہوئے کندھے پر لب رکھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

ایزل۔۔حازق نے سختی سے پکارا۔

ایزل۔۔لہجہ سرد ہوا تھا۔

وہ سر اٹھاتے اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

تم سگریٹ کیوں پینے لگے ہو تمہیں تو نفرت تھی سگریٹ سے۔۔ اسکے گلے میں بازو حائل کرتے وہ اسکے سینے پر سر رکھ گئ۔

بتاؤنا۔۔ اسے خاموش دیکھ پھر سے پوچھا۔

پتہ نہیں جب تم پوری رات نہیں ملی تو جسم سے جان نکلنے لگی تھی دل کر رہا تھا ہر چیز فنا کر دوں یہ دنیا تباہ و برباد کر دوں۔ بس کسی طرح سے تم میرے سامنے اجاو۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے میری رگوں میں دوڑتا خون ساکت ہو رہا ہو۔

اس رات پہلی بار سگریٹ کا سہارا لیا تھا خود پر قابو پانے کے لیئے۔ اور اس رات سے پھر چھوڑ نہیں پایا۔

اسے سختی سے خود میں بھینچے وہ مدھم لہجے میں بولا۔

میں تو مل گئ پھر کیوں نہیں چھوڑی ابھی تک۔۔ معصوم سا سوال آیا تھا۔

تم جس حالت میں ملی تھی مجھے لگ رہا تھا شائید میرے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی۔ زندگی میں پہلی بار خوف محسوس ہوا تھا۔ خود سے خوف محسوس ہو رہا تھا کہ کہیں اپنی رگیں خود ہی ناکاٹ ڈالوں۔۔ وہ جس قدر بے رحمی سے بولا تھا۔

ایزل کا دل تڑپ اٹھا۔ اسنے سختی سے اسکے گرد حصار تنگ کیا تھا۔

حازق اسے کپکپاتے دیکھ اسکا سر نرمی سے چوم گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری خاموشی نے مجھے ہر چیز سے زیادہ مارا ہے ایزل۔ تم لڑ لیتی مجھ سے، مجھے برا بھلا کہہ دیتی لیکن خاموش نا رہتی نا کبھی رہنا۔ تم چاہو تو کچھ بھی کر لینا مجھے موت کے گھاٹ اتار دینا لیکن خاموشی کی مار مت مارنا۔۔

اسکا لہجہ تھکا ہوا سا تھا۔

ایزل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

میرا دل نہیں کر رہا تھا بولنے کو۔ بس دل کر رہا تھا کہ میں خاموش ہی رہوں ہمیشہ۔۔ وہ جیسے بے بسی سے بولی۔

ہمیشہ کہنے پر حازق نے اسے سرد نظروں سے دیکھا کہ وہ جلدی سے چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئ۔

یہ ایکٹ کافی کیوٹ تھا۔

حازق کے لب ہلکے سے پھیلے تھے۔

یہ تمنے غلط کیا یہ نہیں کرنا چاہئے تھا تمہیں گندے انسان۔۔ وہ اسکے کندھے کو دیکھتی غصے سے بولتی پیچھے ہوئ تھی۔

حازق نے لاپرواہی سے سر جھٹکا۔

کیا تمہیں پین نہیں ہو رہا۔ آنکھوں میں تفکر سمیٹے نرمی سے ٹیوب لگاتے اسے دیکھا۔

حازق نفی میں سر ہلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

Then why it is hurting me..?

وہ بے ساختہ اسکے کندھے پر لب رکھتے معصومیت سے بولی۔

حازق متبسم ہوا تھا لیکن بظاہر سنجیدہ رہا۔

تم فریش ہو جاو اور میڈ سے کہہ کے ناشتہ بنواو تب تک میں جم روم میں ہوں۔۔

اسکی ہتھیلیاں چومتے نرمی سے بولا۔

جم کیوں۔۔؟ بے ساختہ پوچھا۔

کیوں جاتے ہیں۔۔؟ ابرو اچکاتے اسے دیکھا۔

لیکن تمہیں کیوں ضرورت ہے۔ غور سے اسے دیکھتے کہا۔

پھولے مسلز، کٹاو دار سینہ، چوڑے شانے کیا اسے جم کی ضرورت تھی۔

کیا مطلب۔۔ حازق نے حیرت سے اسے دیکھا۔

پہلے کیا کم میری جان نکالتے ہو جو ابھی ضرورت ہے۔۔ اسکے منہ سے بے ساختہ پھسلا تھا۔

حازق نے پہلے حیرت سے اسکے لفظوں پر غور کیا اور پھر قہقہ لگا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تو تم ڈر رہی ہو کہیں تم میری شدت برداشت نا کر پاو۔۔وہ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا گھمبیر تا سے بولا۔

ایزل تو کہہ کے سٹپٹائی۔ نچلہ لب دانتوں تلے دباتے وہ رخ موڑتی جلدی سے کپڑے نکالتے فریش ہونے بھاگی تھی۔

خبر دار جو تم جم گئے۔ کندھے پر اپنا پاگل پن دکھایا ہے صرف اس لیے کہہ رہی ہوں ورنہ ڈرتی نہیں ہوں تمہاری باڈی سے۔۔دروازے سے تھوڑا سا چہرہ نکالتے وہ تحکم سے بولتی ٹھک سے دروازہ بند کر گئ۔

حازق مسکراتا نفی میں سر ہلا گیا۔

اب اسنے کہا تھا تو اسے نہیں جانا چاہئے تھا۔شرٹ پہنتے وہ اسکا انتظار کرنے لگا۔

تبھی اسکا فون رنگ ہوا مہر کی کال تھی وہ بالکونی میں چلا گیا۔

تقریباً بیس منٹ بعد وہ واپس آیا تو نظر سیدھا مرر کے سامنے کھڑی اپنی جنگلی بلی پر گئ۔

وہ لمحے میں ساکت ہوا تھا۔

وہ خوبصورت تھی اور بے انتہا تھی لیکن اس وقت وہ اسے کسی اور ہی جہان کی باسی لگ رہی تھی۔

ایزل اسکی نظریں خود پر محسوس کرتے مسکائ تھی۔

کیا ہوا۔۔؟ جان بوجھ کے انجان بنتے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے گہری نظروں سے اسکا جائزہ لیا۔

وائیٹ کلر کی شارٹ فراق کے ساتھ اسنے وائیٹ ہی پٹیالہ شلوار پہنی ہوئ تھی۔ فراق کے دامن پر وائیٹ ہی باڈر تھا باقی ساری سادہ تھی۔ دائیں ہاتھ میں اسنے بھر بھر کے رنگ برنگی چوڑیاں پہنی تھی جبکہ دوسرے بازو میں اسکا دیا گیا بریسلیٹ۔

لائیٹ سا میک اپ کرتے اسنے بالوں کو لووز کرلز ڈالتے کھلا چھوڑ دیا تھا۔

وہ کانچ کی گڑیا کی مانند لگ رہی تھی کہ اسے چھوا تو وہ ریت کی طرح پھسل جائے گی۔

ایزل اسکے نظروں سے جھنپتی بیڈ پر پڑا ڈوپٹہ اوڑھ گئ۔

وہ ڈوپٹہ سارا کڑھائی اور شیشوں کے کام سے بھرا ہوا تھا جو وائیٹ ڈریس پر جچ رہا تھا۔

حازق تیز قدموں سے اسکی طرف ایا۔

کیا تم چاہتی ہو میں ابھی، اسی وقت تمہاری جان یہاں لے آؤں۔ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ جھٹکے سے اسے اپنے قریب تر کرتا گھمبیر تا سے کہتا اسکے نیوڈ لپسٹک سے سجے ہونٹوں پر انگوٹھے سے نرمی سے مسل گیا۔

میری لپسٹک خراب ہوئ نا تو میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں۔ وہ اپنی اتنی تیاری کے بعد اب اسکے ہتھے نہیں چڑھنا چاہتی تھی اسلیے نروٹھے پن سے کہتے اسے گھورا۔۔

Posted On Kitab Nagri

لپسٹک نہیں تمہاری حالت خراب کر دیتا ہوں کر لینا جو کرنا ہوا۔۔وہ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا اسکی کمر پر گرفت مضبوط کر گیا۔

میر ہر وقت تمہیں بس رومینس سوجھتا رہتا ہے بتاؤ ڈریس کیسا لگ رہا ہے۔۔اسکے کندھے پر مکا مارتے خفگی سے کہا۔

اتنا پیارا کہ دل کر رہا ہے کہ اسے تمہارے وجود پر رہنے نا دوں۔۔اسکی گردن میں ہاتھ لپیٹتے اسکا چہرہ قریب کرتے وہ خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

ایزل کی ہتھیلیاں پسینے سے تر ہوئیں۔

میر مجھے بھوک لگی ہے۔۔اسکے سینے پر ہتھیلیاں جماتے پسینا اسکی شرٹ میں جزب کیا۔

مجھے بھی۔۔اسکی خوشبوں میں گہری سانس کھینچتے کہا۔

تمہاری بھوک ختم نہیں ہو سکتی۔۔وہ جھٹکے سے اسے پیچھے کرتی خفگی سے بولی۔

حازق نے گہری نظروں سے اسے دیکھا تو وہ سٹپٹاتے چہرہ موڑتے اپنے بال سہی کرنے لگی۔

تمہیں پتہ ہے بدر بھائی اور مرحو کشمیر گئے تھے بدر بھائی نے اسے بہت ساری شاپنگ کروائی ہے وہ بھی وہاں کے ٹرڈیشنل ڈریسز اور ایک تم ہو جو ہر وقت بس میری سانسوں کے دشمن بنے رہتے ہو یہ نہیں کہ بیوی کو بندا تھوڑا خوش کر دے۔

لپسٹک دوبارہ سے سیٹ کرتے وہ نروٹھے پن سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

توسیدھا بول دو کہ شاپنگ کرنی ہے تمہیں۔۔وہ اسکی خفگی سمجھ نہیں پایا۔

تمہیں پتہ ہے میر تم نا ایک نمبر کے نان رومینٹیک انسان ہو۔وہ لپسٹک ٹیبل پر پٹختے غصے سے بولی۔

رئیلی۔۔؟حازق نے ائیبرو اچکاتے اسے دیکھا۔

ہاں بلکل بیوی کی چھوٹی چھوٹی خواہشوں کو اسکے بن کہے پورا کرنا اسے خوش کرنا اسے سپیشل فیل کروانا بھی رومینس ہی ہوتا ہے لیکن تم نے تو آج تک مجھے سپیشل فیل نہیں کروایا۔۔وہ ہیزل آنکھوں میں ڈھیروں خفگی سمیٹے بولی۔

حازق نے کنپٹی سہلائی وہ رومینس کا کنگ تو تھا لیکن ان سب میں وہ بلکل زیرو تھا اب اسے کیا پتہ بیوی کو خوش کیسے کرتے ہیں۔۔

ایزل بڑبڑاتے کمرے سے جاچکی تھی جبکہ وہ پیچھے سوچ میں پڑ گیا۔

کچھ سوچ کر اسنے گوگل کیا اور اسے کافی ائیڈیاز ملے تھے۔

چلو اب اپنی چھوٹی سے بیوی کو سپیشل فیل کرواتے ہیں۔۔

اسے اب سمجھ آگیا تھا کہ اسکی جنگلی بلی کیسے خوش ہو گی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ نیچے آیا تو ایزل زرنور لوگوں سے بات کر رہی تھی وہ اسے مصروف دیکھتا کچن کی طرف بڑھ گیا۔

میڈ ناشتہ بنا رہی تھی اسے شائید ایزل نے کہا تھا وہ میڈ کو منا کرتا اسے آج کے لیئے چھٹی دے گیا۔

میڈ پہلے تو حیران ہوئی پھر خوشی خوشی وہاں سے چلی گئی۔

ایزل نے چونک کر اسے جاتے دیکھا پھر سر جھٹکتی بات کرنے لگی۔

آدھے گھنٹے میں ہی وہ اسکے لیئے سپیشل ناشتہ تیار کر چکا تھا ایزل بھی بات کر کے فری ہو چکی تھی وہ کچن کی طرف جانے لگی لیکن حازق کو آتے دیکھ وہ آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھنے لگی۔

Come my lady

تمہارے لیے سپیشل ناشتہ بنایا ہے۔۔وہ سپیشل پر زور دیتا بولا۔

ایزل نے حیرت سے اسے دیکھا وہ اسے حیرت میں گم دیکھ اپنے بازوں میں اٹھا گیا۔

For you..

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے چیئر پر بٹھاتے روز اسکے سامنے کیا جو وہ ابھی فریش گلدان میں رکھے پھولوں سے نکال کر لایا تھا۔

ایزل مسکراہٹ دباتے پھول تھام گئی۔

شائید اسنے کچھ زیادہ سیریس لے لیا ایزل کی بات کو۔

کھاؤ۔۔اسکے سامنے اسکا فیورٹ ناشتہ رکھا تو ایزل کا چہرہ کھل اٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیسا لگا۔۔اسے کھانے پر ٹوٹتے دیکھ وہ جلدی سے بولا۔

بہت مزے کا۔۔وہ کھانے میں مگن بولی تھی۔

سپیشل فیل ہوا۔۔وہ جاننے کو بے تاب ہوا۔

ایزل نے چونک کر اسے دیکھا اسے اپنا قہقہ روکنا مشکل لگا۔

اتنے سے کون سپیشل فیل کرتا ہے ناشتہ تو تم پہلے بھی میرے لیے بناتے تھے۔وہ نارمل انداز میں بولی۔

ہمم بلکل۔۔وہ سر ہلاتے کچھ اور سوچنے لگا۔

کیا تمہیں اب ڈیوٹی پر نہیں جانا۔۔اسکے سامنے نوالے کرتے پوچھا۔

حازق چونکا۔۔وہ رات پھر سے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

تم چاہتی ہو کہ میں چلا جاؤں۔۔نوالہ اسکے منہ میں واپس ڈالتے اسکی ہتھیلیاں چومتے پوچھا۔

ایزل نفی میں سر ہلا گی۔

تم ہمیشہ میری ہتھیلیاں کیوں چومتے ہو۔۔وہ اسے نرمی سے اپنی ہتھیلیاں چومتے دیکھ بولی۔

اسنے کافی بار نوٹ کیا تھا وہ اسکے پور پور پر شدت سے مہر لگاتا تھا لیکن اسکی ہتھیلیاں بہت نرمی اور عقیدت سے چومتا تھا صرف اسکی نہیں بلکہ مہر، مرحا اور انوشے کی بھی وہ ہمیشہ ہتھیلیاں چومتا تھا۔

سکون ملتا ہے۔۔اسکے ہاتھ آنکھوں سے لگاتے وہ نرمی سے بولا۔

ایزل کے دل نے بیٹ مس کی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جنونی تھا بہت جنونی تھا غصہ کرتا تھا اور بے انتہا کرتا تھا لیکن غصے میں بھی وہ اسکی عزت میں انچ میں آنے دیتا تھا۔۔

ہمم اب ہوا فیل۔۔وہ مسکا کر بولی۔

کیا۔۔؟

سپیشل تھوڑا سا۔۔انگلی اور انگوٹھے سے مقدار بتائی۔

حازق ہس پڑا۔۔

اسے ہستے دیکھ وہ مسکرا دی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایناره کم ہئیر۔یہاں آؤ اور پریزینٹیشن دو آج تمہاری باری ہے۔۔سر فیصل کی سنجیدہ آواز پر اسنے گھبرا کر انہیں دیکھا۔

وہ چہرے پر سنجیدگی جبکہ آنکھوں میں چمک لیے اسے دیکھ رہے تھے۔

سوری سر مینے پریزنٹیشن ریڈی نہیں کی۔۔ سر جھکائے کہا۔

سر فیصل کی آنکھوں میں غصے کی لہر دوڑ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہمیشہ یہی بہانہ کرتی تاکے اسے وہ اسکے قریب بھی نا کھڑا ہو سکے۔

وائے۔۔۔؟ پچھلی بار بھی تمہارا یہی بہانہ تھا یہاں پڑھنے آتی ہو یا آوارہ گردیاں کرنے۔وہ غصے سے بولے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

کلاس میں پن ڈراپ سائیلنس چھا گیا۔لڑکیاں ترحم سے اسے دیکھنے لگی۔

ایناره کی آنکھوں میں نمی اترائی۔

سوری سر میں نیسکٹ ٹائم ریڈی کر کے آؤں گی۔۔وہ آہستہ سے بولی۔

ابھی کے ابھی مجھے سٹاف روم میں آکر ملو مجھے بات کرنی ہے تم سے یہ پریزینٹیشن نا دینے والا مسلہ آج سلجھ ہی جائے۔۔وہ غصے سے اسے گھورتے بولے۔

ایناره سمیت اور بھی لڑکیاں ڈر گئ تھیں وہ جو اسکی حوس کا نشانہ بنتے بنتے رہی تھیں۔

وہ سہم کر ایناره کو دیکھنے لگیں۔

ایناره نے بے بسی سے انہیں دیکھا لیکن وہ جا چکے تھے۔

وہ بکس اور بیگ اٹھاتے انکے پیچھے ہی بڑھ گئ اسکے علاوہ کوئ راستہ نہیں تھا کوئ نا کوئ ریزن تو دینا ہی تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ تقریباً پینتس سال کا آدمی تھا جو انکے پروفیسر کی جگہ کچھ دن کے لئیے ریپلیس ہوا تھا۔اور اسنے ان دنوں خوب فائیدہ اٹھایا تھا لڑکیوں سے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آنے بہانے سے انہیں چھوتا تھا اپنے پاس بلاتا تھا اور اگر وہ کسی کو بتانے کی دھمکی دیتی تو وہ آگے سے انہیں ہی دھمکا دیتا کہ سیمسٹر میں فیل کر دے گا اور یہ بھی مشہور کر دے گا کہ نمبر لینے لیئے وہ خود اسکے پاس آئی تھی۔

لڑکیاں اپنے فیوچر اور عزت کے ڈر سے خاموش ہو جاتیں تھیں۔

لیکن ایناره وہ اسکی نیت تو نہیں سمجھ پائی تھی لیکن اسے اسکی نظریں بھی عجیب لگتی تھیں وہ ایک لائیق سٹوڈنٹ تھی پریزینٹیشن تیار کرتی تھی لیکن کبھی اسکے قریب کھڑے ہو کر دی نہیں تھی۔

💞💞💞

مے آئی سر۔۔ دروازہ نوک کرتے پوچھا۔

یس۔۔ سر فیصل کی سنجیدہ آواز سنتے وہ بیگ کو مضبوطی سے تھامتی اندر آئی۔

وہاں دو فیمیل ٹیچرز کو دیکھتے اسکا سانس بحال ہوا۔

آیئے مس ایناره۔۔ سر فیصل بہت احترام سے بولے تھے۔

آپ مجھے بتائیں گی پریزینٹیشن کیوں نہیں دیتیں اپ کیا کوئی پرابلم ہے لیکچر سمجھ نہیں آتا تو مجھے بتائیں۔ وہ بہت نرمی سے بول رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ ایناره انکے لہجے کی نرمی پر حیران سی انہیں دیکھنے لگی۔

وہ دونوں ٹیچرز مسکرا کر انہیں دیکھتی باہر چلی گئیں انکے لیکچر کا ٹائم تھا۔

انکے جاتے ہی سر فیصل کے تاثرات بدلے انہوں نے سرد نظروں سے ایناره کو دیکھا۔

س۔سر کوئی مسلہ نہیں ہے میں نیکسٹ ٹائم پریزینٹیشن دے دوں گی آئی پرومس۔۔ وہ ٹیچرز کے جاتے ہی گھبرا کر پیچھے کو قدم لیتی بولی۔

سر فیصل نے سرد نظروں سے اسے گھورا اور اٹھ کر اسکے قریب ائے۔

ایناره قدم پیچھے لیتی اس سے پہلے کہ الٹے پاؤں بھاگتی انہوں نے اسکا بازو پکڑتے اپنی طرف کھینچا اور تیزی سے دیوار کی اوٹ میں ہوئے کیونکہ رولز کے مطابق دروازہ اور ونڈوز کھلی ہوئی تھیں۔

س۔سر۔۔ایناره کی گھٹی گھٹی سی آواز نکلی اسنے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن انکی گرفت مضبوط تھی۔

کیا ہوا بھاگ کیوں رہی تھی میں کھا تو نہیں رہا تم میری بیٹیوں جیسی ہو چلو شاباش اب بتاؤ کیوں ڈرتی ہو اتنا مجھ سے۔۔وہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے زبردستی اسے اپنے ساتھ لگاتے بولے۔

ایناره انکے لفظوں میں الجھتی انکے ہاتھوں کے لمس سے کانپ اٹھی۔

اسنے پوری قوت سے انہیں دھکا دیا اور تیزی سے وہاں سے بھاگی تھی۔

پیچھے سر فیصل کا قہقہہ گونجا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہ تیزی سے بھاگتی جارہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہاں جائے۔

وہ پچھلے گراؤنڈ کی طرف بھاگی وہاں میثم اپنی ٹیم کے ساتھ پریکٹیس کر رہا تھا اسنے کچھ دیر پہلے ہی اسے میسج پہ بتایا تھا۔

میثم جو پریکٹس کے بعد اپنے دستوں کے ساتھ وہاں بیٹھا تھا اسے دور سے بھاگتے آتے دیکھا تو وہ چونک گیا۔

اپنے دوستوں کو جانے کا اشارہ کرتے وہ تیز قدموں سے اسکی طرف بڑھا۔

ایناره اسے دیکھتی تیزی سے اسکی طرف بھاگتی یک دم اسکے سینے سے الگی۔

وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا لیکن اسکے گرنے کے ڈر سے بے ساختہ اسے حصار میں لیا تھا۔

اینی کیا ہوا۔۔؟ پریشانی سے پوچھا۔

وہ سختی سے اسکے گرد بازو باندھتے روتی جارہی تھی۔

اسکا پورا وجود کانپ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میثم سٹوڈنٹس کی نظریں ان دونوں پر محسوس کرتا اسے خود سے الگ کرتا بازو سے پکڑے تیز قدموں سے اسے کھینچتا سائیڈ پر لے ایا۔

وہ بے جان قدموں سے اسکے ساتھ کھنچتی جا رہی تھی۔

کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو کسی نے کچھ کہا ہے۔۔اسے تھوڑا سائیڈ پر لاتے وہ فکر مندی سے اسکا روتا چہرہ دیکھتے بولا۔

ثم وہ۔وہ پر۔پرو۔فیسر۔۔وہ ہچکیوں سے روتی بول بھی نہیں پا رہی تھی۔

میثم اسکی حالت دیکھتا بے ساختہ اسے خود سے لگا گیا۔

اینی کیوں میری جان نکال رہی ہو کیا ہوا ہے کونسے پروفیسر۔ڈانٹا ہے کسی نے۔۔وہ اسکے بال سہلاتا گھبرائے لہجے میں بولا تھا۔

ایناره اسکی شرٹ سختی سے تھامتی بس روتی جا رہی تھی۔

اینی میں کچھ پوچھ رہا ہوں بتاو مجھے کیا ہوا ہے تمہارا یوں رونا مجھے پاگل کر دے گا۔۔پلیز بتاو کیا ہوا۔

وہ اسے اپنے سامنے کی کوشش کرتا ابکی بار سختی سے بولا۔

وہ نفی میں سر ہلاتے مزید اس سے چمٹی۔۔

ایناره۔۔اسنے ڈھڑکتے دل سے اسے پکارا جو خود کو اسکے سینے میں چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکا اچانک یوں قریب آنا اسکی حالت غیر کر گیا تھا۔

ثم تم نے ایسے چھوا تو برا نہیں لگا لیکن وہ انہوں نے چھوا تو مجھے بہت برا لگا تھا۔

ایسے لگا جیسے میرا جسم جل گیا ہو۔وہ ہچکیوں سے روتے ٹوٹتے لفظوں سے بولی تھی۔

میثم کا وجود زلزلوں کی زد میں آیا تھا جیسے۔ سرمئ آنکھوں میں تیزی سے سرخی دوڑی تھی چہرے پر قہر جیسا غصہ تھا۔

اسنے جھٹکے سے ایناره کو اپنے سامنے کیا۔

کسنے۔کسنے چھوا ہے۔کون ہے وہ بتاو مجھے۔سرخ آنکھوں سے دھاڑا۔

ایناره اسکی دھاڑ پر گرنے کو تھی لیکن وہ اسکی کمر میں بازو ڈالتا سختی سے تھام گیا۔

ثم۔۔بھیگے لہجے میں پکارتے اسکے سینے میں چھپنا چاہا۔

اینی بتاؤ مجھے۔۔وہ اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتا سرد لہجے میں غرایا۔

وہ پروفیسر۔پروفیسر فیصل۔۔وہ اسکے بازو میں سختی سے اپنے ناخن گاڑھ گئ لیکن میثم کو فرق نہیں پڑا۔

سر فیصل کا نام سنتے میثم کی آنکھوں میں سرخی بڑھی تھی۔

وہ پہلے بھی لڑکوں سے انکے بارے میں سن چکا تھا کہ انکی گرل فرینڈز انہیں سر فیصل کی شکائتیں لگاتی تھیں۔۔

ثم۔۔وہ اسکا چہرہ دیکھتے خوفزدہ ہوتی اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

کب سے کر رہا ہے وہ یہ سب اور تمنے پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔وہ سختی سے اسے خود میں بھینچے دھاڑا تھا۔

ایناره کا سانس رک گیا اسکی دھاڑ پر۔۔

اسکا وجود ساکت ہوتا دیکھ میثم نے بے بسی سے گہری سانس چھوڑتے خود پر قابو پایا۔

ریلیکس۔۔نرمی سے اسکے بال سہلاتے تو اسکا سانس بحال ہوا۔

اب بتاؤ مجھے کیا ہوا تھا۔۔کافی دیر تک وہ کچھ ریلیکس ہوئی تو اسنے پوچھا۔

ایناره آہستہ آہستہ اسے سب بتاتی چلی گئ۔

میثم اسے غور سے سن رہا تھا لیکن وہ ڈسٹریکٹ ہو رہا تھا اسکے لب اسکے اپنے سینے پر اور اسکی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتے اسکی جان لبوں پر آئی تھی۔

اسنے اسے خود سے الگ کرنا چاہا۔

ثم۔۔وہ مزید سختی سے چپکی تھی اس سے اسکا دائیاں بازو ایناره نے ناخنوں سے دبوچا ہوا تھا لیکن دونوں میں سے کسی کو احساس تک نا ہوا۔۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

آبان آپکو کیا چاہیئے بیٹا یا بیٹی۔۔اسنے ڈرائیونگ کرتے آبان کو دیکھتے پوچھا۔

دونوں میں سے جو بھی ہو میرے لیے رب کا تحفہ ہیں۔۔وہ مسکرا کر بولا۔

یہ کیا بات ہوئ کوئ خواہش بھی تو ہوتی ہے نا۔۔وہ جاننے کو بیتاب ہوئ۔

آبان نے حیرت سے اسے دیکھا۔

آج وہ جلدی گھر آگیا تھا تو اسے لانگ ڈرائیو پہ لے ایا۔۔

مجھے بیٹے کی۔۔وہ کچھ دیر بعد بولا۔

بیٹے کی۔۔وہ چونکی۔۔

ہمم۔۔وہ مسکرا کر سر ہلا گیا۔

مینے تو سنا تھا اکثر بابا ٹوبی کو بیٹی کی خواہش ہوتی ہے۔وہ منہ بنا کر بولی۔

شائید اسکے منہ سے تمہارے جیسی بیٹی سننے کی خواہاں تھی۔

بیٹے کی خواہش کیوں ہے اور اگر بیٹی ہو گئ تو۔وہ کچھ بعد سنجیدگی سے بولی۔

آبان نے گہری سانس چھوڑتے اسکا سنجیدہ چہرہ وہ بات کو کچھ اور رخ دے رہی تھی۔

ایسا نہیں ہے کہ بیٹی کی خواہش نہیں ہے بلکہ اگر بیٹی ہوئ تو مجھ جیسا خوش قسمت اور کہاں ہو گا۔

بس ایک ڈر سا لگتا ہے اگر میں اپنی بیٹی کی ویسے حفاظت نا کر پایا جیسی کرنی چاہیئے اسے وہ خوشیاں نا دے سکا جسکی وہ حقدار ہے کوئ تو کیا جواب دوں گا خدا کو اور سب سے بڑی بات اسکے نصیب سے ڈر لگتا ہے

Posted On Kitab Nagri

جانتی ہو نا آج کل جو معاشرے میں لڑکیوں کے ساتھ ہو رہا ہے مرد ہونے پر بھی شرمندگی ہو رہی ہے۔

اسکا اشارہ ریپ کیسز کی طرف تھا۔

زمل اسکی بات سن کے ریلیکس ہوئی تھی۔

اور بیٹے کی خواہش اس لیے ہے کہ اگر بیٹا ہوا تو اسکو زیادہ تمہارے قریب نہیں پھٹکنے دوں گا نا اور تمہارا زیادہ سے زیادہ وقت میرا۔۔وہ شرارت سے اسے دیکھتا بولا۔

زمل منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

آپ کیا کیا سوچتے رہتے ہیں نا ابان۔۔وہ تاسف سے بولی۔

سوچنا پڑتا ہے نا بے بی تم نہیں سمجھو گی۔وہ اسے آنکھ ونک کرتا بولا۔

زمل مسکراہٹ دباتی چہرہ موڑتے باہر دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

تم سچ میں میرے بغیر رہ لو گی۔۔وہ امید سے پوچھنے لگا جیسے وہ منع کر دے گی۔

ہاں جی کچھ دنوں کی ہی تو بات ہے۔۔وہ پیکینگ کرتے مصروف سے انداز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

عاشر بے چارہ سامنہ بنا گیا۔۔

روشانے، نور، براق، وجدان اور ماہم ملتا جارہے تھے عاشر کو بھی جانا تھا لیکن اسکی ضروری میٹینگز تھی جسکی وجہ سے وہ جانہیں سکتا تھا۔

روش ایک بار پھر سوچ لو ہم لوگ کچھ دن بعد چلتے ہیں نا۔۔ وہ اسکے ہاتھ سے کپڑے کہتا بیگ بیڈ سے نیچے پھینکتا بے بسی سے بولا۔

روشانے نے غصے سے اسے گھورا۔

عاشر مینے اتنی محنت سے پیکینگ کی تھی۔

وہ روہانسی ہو گئ۔

پیکینگ کی پڑی ہے اپنے شوہر کی نہیں میں کیسے رہوں گا یار۔۔ وہ اسکے ہاتھ تھامتا بے چارگی سے بولا۔

جیسے پہلے رہتے تھے۔۔ ٹکا سا جواب ایا۔

پہلے کونسا بیوی تھی اور نا اسکی عادت۔۔ اسے بیڈ پر اپنے قریب گراتے کہا۔

کچھ دن سمجھ لیں بیوی نہیں ہے۔۔ وہ اسکا گال تھپتھپاتے بولی۔

وائفی یار تھوڑا سا رحم کھالیں نا۔۔ وہ اسکے ہونٹ چومتا پیار سے بولا۔۔

میرے پیارے سے ہزبنڈ پہلی بار اپنے مائیکے جارہی ہو آپ کیوں چاہتے ہیں میں ناراض ہو کر دن بڑھا دوں رہنے کے۔۔ وہ آنکھیں پٹپٹاتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

چھوڑیں نا آپ ہم لوگ بے بی کے لیئے ٹرائے کرتے ہیں۔۔وہ کروٹ بدلتا اسکا سر تکیے پر رکھتا اس پر جھکتا لالچ دینے کے انداز میں بولا۔

روشانے کی پلکیں لرز گئیں۔۔

واپس آکر کریں گے۔۔آہستہ سے کہا۔

واپسی تو آپکی کافی دن بعد ہو گی تب تک میں کیسے رہوں گا۔۔ہم لوگ ابھی ٹرائے کرتے ہیں نا۔۔وہ اسکے چہرے پر نرم گرم سانسیں چھوڑتا گھمبیر تا سے بولا۔

عاشر میں نہیں رکنے والی۔۔روشانے نے احتجاج کیا۔

صبح دیکھیں گے۔۔وہ خمار آلودہ لہجے میں کہتا اسکی گردن میں چہرہ چھپا گیا۔

روشانے آنکھیں مینچتے خود کو اسکے حوالے کر گئ۔

وہ سرشار ہوتا قطرہ قطرہ نرمی سے اسے خود میں سمیٹ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

زیان نے دور سے آتی بریرہ کو دیکھا اپنے دوستوں کو بائے کہتا وہ تیز قدموں سے اسکی طرف بڑھا۔

بریرہ کچھ قریب اپنی دوستوں کے ساتھ گراؤنڈ کہ طرف مڑ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تقریباً بھاگتا ہوا اسکے پیچھے گیا تھا۔

اس دن کے بعد سے ان میں بات چیت بند تھی وہ گھر میں اور یونی میں اسے دیکھتے ہی راستہ بدل لیتی تھی۔

آج وہ ہر حال میں اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔

یار بری تم اب کیوں واپس جانا چاہتی ہو۔

وہ انکے قریب ہی تھا جب اسکی دوست کی بات پر رکا۔

وہ تینوں اب گراؤنڈ میں بیٹھ چکی تھیں۔

ویسے ہی وہاں پر میرا سارا بچپن گزرا ہے بہت ساری یادیں میرے فرینڈز ہیں میں سب کو مس کرتی ہوں۔۔وہ اداسی سے بولی۔

تو ہم لوگ یہاں ہیں نا اور تم خود ہی تو کہتی تھی کہ یہاں پر تمہارے اتنے سارے کزنز ہیں تمہیں اچھا لگتا ہے۔اسکی دوست نے کہا۔

ہاں اچھا لگتا ہے لیکن یہاں کے سب لوگ اچھے نہیں ہیں وہ ججمینٹل ہیں اور ایگو رکھتے ہیں۔بنا سوچے سمجھے کسی کو ہرٹ کر دیتے ہیں۔۔جبکہ وہاں کے لوگ بہت کائینڈ ہرٹیڈ ہیں۔وہ مسکرا کر بولی۔

زیان نے مٹھیاں بھینچتے اسکی پشت کو گھورا۔

ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا جب زوہا کے نظر پیچھے کھڑے زیان پر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

ارے زیان بھائی اپ۔۔۔وہ حیرت سے اسے دیکھتے بولی۔

بریرہ چونکی تھی لیکن پیچھے مڑتے نہیں دیکھا۔

چہرے پر سنجیدگی سجائے وہ بک کر جھک گئ۔

آیئے نا بھائی ہم لوگ بس جا ہی رہے تھے۔دونوں ایک دوسرے کو اشارہ کرتی اٹھی تھیں۔

بریرہ سنجیدگی سے انہیں دیکھتی خود بھی اٹھ گئ۔

چل بری ہم چلتے ہیں یونی کی گاڑی بس جانے ہی والی ہے۔۔وہ دونوں کہتی بنا اسکی سنے تیزی سے وہاں سے چلی گئیں۔

بریرہ نے گہری سانس چھوڑتے انکی پشت دیکھی۔موبائل نکالتے میسم کو میسیج کیا وہ فری ہو گئ ہے۔

بنا پیچھے دیکھے وہ آگے بڑھ گئ۔

آو تمہیں گھر چھوڑ دوں۔زیان تیزی سے اس تک پہنچتا سنجیدگی سے بولا۔

میں چلی جاؤں گی میثم بھائی کے ساتھ۔۔وہ بنا اسے دیکھے آگے بڑھ گئ۔

زیان نے لب بھینچے تھے۔

وہ ابھی دو قدم ہی آگے گئ تھی کہ زیان اسکا بازو پکڑتا اسے اپنے ساتھ کھینچتا پارکنگ میں لے ایا۔

یہ کیا بدتمیزی ہیں چھوڑیں میرا بازو۔۔وہ دبے لہجے میں چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں تماشہ مت کرو گاڑی میں بیٹھو میثم ابھی فری نہیں ہوا تمہیں میں چھوڑ دوں گا۔۔وہ سرد لہجے میں بولا۔

بریرہ اسکے لہجے کا سرد پن محسوس کرتی جھٹکے سے اپنا بازو چھڑواتی گاڑی میں بیٹھ گئ۔

زیان میثم کے لئیے میسیج چھوڑتا اسکے برابر بیٹھتا گاڑی یونی کی حدود سے باہر لے ایا۔

گاڑی میں خاموشی چھائی تھی بریرہ ونڈو کی طرف منہ کیے باہر کے نظارے دیکھنے میں مگن تھی۔

تم واپس جانا چاہتی ہو۔۔کچھ دیر اسکی بھاری سنجیدہ آواز گاڑی میں گونجی۔

بریرہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

جانا نہیں چاہتی بلکہ جا رہی ہوں۔وہ سنجیدگی سے بولی۔

میری وجہ سے جا رہی ہوں نا میں جانتا ہوں اس دن مینے غلط کیا ایم سوری مجھے تمہاری بات سن لینی چاہئے تھی۔

ایم ویری سوری۔۔وہ بغور اسکا سنجیدہ چہرہ دیکھتا بولا۔

اٹس اوکے ہر کسی کا مینٹل سٹیٹ الگ ہوتا ہے جہاں تک مینے آپکو جانا ہے آپ بہت جلد لوگوں کو اپنی مرضی کے مطابق جج کر لیتے ہیں۔وہ تنزیہ لہجے میں بولی۔

زیان اسکی بات پر لب بھینچ گیا۔

وہ سہی کہہ رہی تھی وہ واقعی لوگوں کو بہت جلد جج کر لیتا تھا اپنی مرضی سے۔

Posted On Kitab Nagri

خیر میں آپکی وجہ سے نہیں جارہی اب آپ کوئی اتنے بھی ضروری نہیں کے آپکی وجہ سے ہرٹ ہو کے میں اتنا بڑا فیصلہ لوں۔یہ میری اپنی چوائس ہے۔۔وہ کندھے اچکاتے بولی۔

جانے کیوں زیان کو اسکی بات چبھی تھی۔

وہ اسکے لیئے معنی نہیں رکھتا تھا کیوں پچھلے ایک ماہ سے انکے اچھی دوستی تھی اسکے باجود وہ کہہ رہی تھی کہ اسکی باتیں اسکے لیئے زرا بھی ضروری نہیں۔۔جبڑے بھینچتے وہ گاڑی کی سپیڈ تیز کر گیا۔

بریرہ نے حیرت سے اسکا غصے سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھا۔

سر جھٹکتی وہ باہر کے نظاروں میں مگن ہو گئ۔

💞💞💞

مجھے تو سمجھ نہیں آرہا ہے کہ اچانک ہوا کیا ہے اسے۔یہ بچے کچھ بتاتے بھی نہیں اچھلی بھلی اپنے پیروں پہ چل کے گئ تھی اور میسم بے ہوش ہوئ کو اٹھا کے لایا تھا۔

اور پھر کچھ بتایا بھی نہیں۔

زہرہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

ایناره کو کم میثم جب واپس لایا تھا تو وہ بے ہوش تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے سب کو یہی بتایا کہ اسے اچانک چکر آ گئے اور وہ بے ہوش ہو گئ۔

کل سے وہ بخار میں پھنک رہی تھی۔۔

بھابھی کیوں پریشان ہو رہی ہیں ٹھیک ہو جائے گا بخار ہی تو ہے۔۔ایت اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولی۔

زرنوور اینارہ کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھ رہی تھی زمل بھی دوسری طرح پریشان سی بیٹھی اسکے ہاتھ سہلا رہی تھی۔

یقیناً کوئ نا کوئ بات تو ہے آبان سے کہوں گی وہ میثم سے پوچھیں۔۔اسکا ماتھا چومتے سوچا تھا۔

💞💞💞

اس پروفیسر کے بچے کو تو بہت اچھے سے سبق سکھانے گا فکر مت کرو اسنے معصوم لڑکیوں کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے وہ تو نہیں بچنے والا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آبان کا لہجہ سرد تھا۔

اس وقت وہاں آبان، میثم، ارحم، زیان اور ساحل موجود تھے جنہیں میثم اینارہ کی بات کچھ گول مول کرتے اس پروفیسر کے بارے میں بتا چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے انہیں سارا سب نہیں بتایا بلکہ کچھ جھوٹ ایڈ کیا تھا کہ ایناره کہ دوست کے ساتھ اس پروفیسر نے بد تمیزی کی ہے اور ایناره نے وہ سب دیکھ کیا اسی وجہ سے اسکی حالت بگڑ گئ۔

میثم تم ایناره کی دوستوں اور کلاس میٹس سے بات کرو یقیناً کوئ نا کوئ ثبوت تو ضرور ملے گا اب ہم اس پروفیسر کو رنگے ہاتھ پکڑیں گے۔ساحل کچھ سوچ کے بولا۔

اور تم دونوں اب اس پر نظر رکھو گے کہ وہ کسی اور کو ٹارچر نا کرے۔اسنے زیان اور ارحم کو کہا جو سر ہلا گئے۔

ٹھیک ہے پھر تم لوگ چلو اور میثم تم یہیں رہو مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔آبان اسکا حد سے زیادہ سنجیدہ چہرہ دیکھتا بولا۔

وہ سب سر ہلاتے وہاں سے نکلتے چلے گئے پیچھے اب آبان اور وہ رہ گئے۔

کیا کوئ اور بات بھی۔آبان نے غور سے اسکا چہرہ دیکھا۔

اسکی سرمئ آنکھیں سرخ تھیں جنمیں عجیب سی لپک تھی۔چہرے پر غصہ تھا جو آج تک اسنے میثم کے چہرے پر نہیں دیکھا۔

اسکی نیچر غصے والی تھی ہی نہیں وہ معاملے کو بہت نرمی سے ہینڈل کر لیتا تھا۔

بھائ مینے آپ لوگوں کو سارا سچ میں بتایا لیکن آپکو بتانا چاہتا ہوں۔۔وہ نظریں چراتا بولا۔

بتاو۔آبان جانتا تھا وہ کچھ چھپا رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور پھر میثم اسے ایناره کے بارے میں سب بتاتا چلا گیا۔

تمنے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ ایناره کی حالت دیکھی تھی تمنے۔ اس پروفیسر کا تو وہ حال کروں گا کہ اسکے جیسے درندے کانپ اٹھیں گے۔

آبان ٹیبل پر مکہ مارتا شدید تیز سے غرایا تھا۔

میں سب کے سامنے یہ بات نہیں بتانا چاہتا تھا بھائی۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ اینی کی عزت کا تماشہ بنے۔ بے شک وہ سب اسکے اپنے ہیں لیکن ہیں تو غیر محرم ہی نا اسلیے مینے سچ نہیں بتایا۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

آبان نے چونک کر اسے دیکھا۔

اگر تم سب کو سچ بتا دیتے تو وہ لوگ ایناره کو پروٹیکٹ کرنے کے لئیے کسی بھی حد تک جاسکتے تھے آخر کو وہ اسکے اپنے ہیں۔۔۔وہ کچھ سوچ کر بولا۔

گہری نظریں میثم کے تاثرات پر ٹکی تھیں۔

اینی کے حفاظت کے لئے میں ہی کافی ہوں بھائی میرے ہوتے ہوئے اس پر ایک انچ بھی نہیں آئے گی۔ کسی اور کی ضرورت نہیں۔۔ بے شک وہ سب اینی کے اپنے ہیں آپ جانتے ہیں نا ایک لڑکی کی عزت کتنی نازک ہوتی ہے میں نہیں چاہتا ان سب میں اینی کا نام آئے اسکی عزت واحترام میرے لیے سب سے زیادہ اہم ہے۔۔وہ سرخ چہرے سے دبے لہجے میں دھاڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آبان کے لب ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے۔

اسکا تیر نشانے پر لگا تھا۔

کیوں تم کیوں اسکے لئیے اتنے اوور پروٹیکٹیو ہو رہے ہو۔۔سب ٹھیک ہے نا۔۔وہ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

میثم چونک گیا۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے بھائی۔۔وہ جھنپ کر نظریں چراتا بولا۔

ہمم دیکھیں گے۔۔آبان کا لہجہ معنی خیز سا تھا۔

میثم نظریں چراتا وہاں سے چلا گیا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا ہوا آپ پریشان لگ رہے ہیں۔۔مرحا اسکو گم سم دیکھتے بولی۔

وہ کچھ دیر پہلے ہی ڈیوٹی سے آیا تھا تب سے پریشان تھا۔

اس رات کے بعد نا تو مرحا نے اسکا ماضی چھیڑا نا بدر نے دوبارہ کوئی بات کی ہاں لیکن اب وہ تھوڑا پر سکون ہو کر سو جاتا تھا۔دل پہ پڑا بوجھ تھوڑا ہلکا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بدر چونکا۔ نہیں میں بلکل ٹھیک ہوں۔ آپ بتائیں کیا کیا آج سارا دن۔۔وہ سر جھٹکتا اسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔

کچھ نہیں فری دو میٹینگز اٹینڈ کرنی تھی ان لائین وہ کی ہیں اور پھر سو گئ۔

وہ ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی۔

میں سوچ رہی ہوں کوئ جوب وغیرہ سٹارٹ کر دوں سارا دن گھر میں بور ہو جاتی ہوں۔۔وہ جھجھک کر بولی۔

بدر نے اسکی ججھک محسوس کی تھی۔

مجھے کوئ اعتراض نہیں آپ ورکنگ وومین ہے فارغ بیٹھا کر کیا کروں گا۔وہ مسکرا کر بولا تو مرحا کو تسلی ہوئ۔

چھوٹی موٹی باتوں کے دوران انہوں نے ڈنر کیا اور پھر باہر واک کے لیئے اگئے۔

پسونا میں سوچ رہا ہوں ہم لوگ کچھ دنوں کے لیئے کشمیر چلیں۔

حازق اور ایزل سے ملنے۔۔وہ پر سوچ نظریں سے اسے دیکھتا بولا۔

ہاں کیوں نہیں میں بھی دونوں کو بہت مس کر رہی تھی۔لیکن آپکی ڈیوٹی۔۔وہ خوش ہوئ تھی۔

ڈیوٹی کی ٹینشن مت لو مجھے وہاں کام بھی ہے۔وہ واپسی کے لیئے مڑتا بولا۔

تبھی تو میں کہوں آپکو میرے بھائ کی یاد کیسے اگئ۔۔وہ خفگی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

بدر قہقہہ لگا گیا۔

💞💞💞

آپ لوگ کون ہیں اور اندر کسنے انے دیا۔۔وہ لاؤنج میں انٹر ہوتی دو لڑکیوں کو دیکھتے خوفزدہ لہجے میں بولی۔

میم ہمیں حازق سر نے بھیجا ہے۔ایک لڑکی نے آگے ہوتے اسے فون دیا۔

وہ نا سمجھی سے انہیں دیکھتی فون کان سے لگا گئ۔

ریلیکس ڈارلنگ انہیں مینے ہی بھیجا ہے وہ جیسے جیسے کہہ رہی ہیں کرتی جاؤ۔حازق کی گھمبیر آواز پر وہ مسکرائ تھی۔

اوکے۔۔یک لفظی جواب دیتے وہ فون ان لڑکیوں کو دے گئ۔

میم ہمیں روم دکھا دیجئے اپنا۔ایک لڑکی نے مسکرا کر کہا تو وہ سر ہلاتے انہیں اپنے کمرے میں لے گئ۔

وہ لوگ حازق کے آڈر کے مطابق اسے تیار کرنے لگیں۔

لکنگ گارجئیس میم۔اسے پورا تیار کرنے کے بعد ایک لڑکی اسے آئینے میں دیکھتے بولی۔

ایزل نے مسکراتے آئینے میں خود کو دیکھا تو ساکت ہوئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وائیٹ باربی ویڈنگ ڈریس میں اسکا نازک سا سراپا اسے جھنپنے پر مجبور کر گیا تھا۔

وہ باربی فراق جو زیادہ نہیں لیکن تھوڑی سی پھولی ہوئ تھی جبکہ اسکا پچھلا گھیر لمبا ساز مین پر پڑا تھا۔

ڈریس پر وائیٹ سٹونز کا کام ہوا تھا جو چمک رہے تھے۔

انہوں نے اسے لائیٹ سا میک اپ کیا تھا۔

بالوں کو سٹریٹ کرتے کمر پہ کھلا چھوڑ دیا تھا سر پہ خوبصورت تھا سلور کراون لگایا تھا۔

وہ کسی ریاست کی ملکہ لگ رہی تھی۔جو بے حد خوبصورت تھی۔

چلیں آپکے کنگ انتظار کر رہے ہیں۔

دوسری لڑکی شرارت سے اسے دیکھتے بولی تو وہ کھکھلا دی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ویلیکم سیوٹ ہارٹ۔۔وہ جیسے ہی گاڑی سے اتری اسے اپنے پیچھے سرگوشی سنائی دی لیکن اس سے پہلے کہ وہ مڑتی اسکی آنکھوں پر سیاہ پٹی اگئ۔

میر۔۔اسنے گھبرا کر پکارا۔

Relex I am here jungli bili.

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے کان کی لو کو لبوں میں دباتا سرگوشی میں بولا۔

ایزل جھنپ کر پیچھے ہوئی۔

ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔وہ اسے لیے آگے بڑھا تو بے ساختہ پوچھ بیٹھی۔

تمہیں سپیشل فیل کروانے۔وہ آہستہ سے کہتا اسکا ہاتھ چھوڑ گیا۔

اسکی آنکھوں سے پٹی بھی اتر گئی۔

ایزل نے چونک کر اس اندھیرے کو دیکھا۔

میر۔۔گھبرا کر پکارا۔

میر اتنا اندھیرا کیوں ہے کہاں ہو۔

میر۔۔اسکے لہجے میں خوف کا عنصر تھا۔

ہر طرف پھیلا اندھیرا اسکی جان نکال رہا تھا۔

تبھی اچانک لائیٹس اون ہوئی ہر طرف روشنی ہی روشنی بکھر گئی۔

وہ پھولوں پر بنی راہ داری پر کھڑی تھی جہاں وہ راستہ ختم ہو رہا تھا سامنے حازق کھڑا تھا۔

اسنے حازق کو دیکھا اگلے ہی پل وہ اپنا فراق دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھاتی اسکی طرف بھاگی تھی۔

اسکے پیچھے جو دونوں لڑکیاں اسکا فراق پکڑ کے کھڑی تھیں منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

ایزل جھٹکے سے سے اسکے سینے میں اسمائے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں لڑکیاں اسی پل وہاں سے چلی گئیں۔

میر کہاں چلے گئے تھے تم۔۔وہ خوفزدہ نم لہجے میں کہتی اسکے سینے میں چھپی تھی۔

شش جنگلی بلی کیا ہو گیا کیوں ڈر رہی ہو میرے ہوتے ہوئے بھی۔۔اسکے سر پہ بوسہ دیتے نرمی سے کہا۔

اتنا اندھیرا کیوں کیا تھا۔اسکے سینے سے سر تھامتے خفگی سے اسے دیکھا۔

وہ بلیک ڈنر ڈریس میں ڈیشینگ لگ رہا تھا۔

تا کے تم یہ دیکھ سکو۔۔وہ تھوڑا سا سائیڈ ہوتا بولا۔

ایزل نے چونک کر سامنے دیکھا۔

اونچے پہاڑوں کے بلکل سامنے ایک ٹیبل سجا ہوا تھا۔

آس پاس کو درخت لگے تھے انکی مدد سے فیری لائیٹس سے اور کچھ دوسری لائیٹس سے ڈیکوریشن کی گئ تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ٹیبل کے اس پاس بھی گلاب کے پھول بکھرے ہوئے تھے اور کینڈل رکھی گئ تھیں۔

وہ بلکل استھیٹک لک دے رہا تھا۔

ایزل مبہوت سی وہ سب دیکھتی رہ گئ۔

جبکہ حازق خمار آلودہ نظروں سے اسکے سراپے کو دیکھتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اپنے قریب کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

چلیں۔۔اسکے ماتھے کو لبوں سے چھوتے کہا۔

وہ مسکرادی۔اپنا آپ خوشنصیب ترین محسوس ہوا تھا۔

سرشاری سے اسکے پہلو میں چلتے وہ ٹیبل تک ای۔

پلیز۔اسکے لیئے چیئر کھسکاتے اشارہ کیا۔

ایزل مسکراہٹ سجائے ایک ادا سے بال جھٹکتی چیئر پر بیٹھی۔

حازق اسکی ادا پر مسرائیز ہوا تھا۔

فارمائ لیڈی۔۔اسکے سامنے پھولوں کا بوکے کرتے سر کو خم دیا۔

ایزل کھکھلا دی۔

گردن اکڑائے اسنے وہ بوکے اسکے ہاتھ سے لیا۔

ڈرنک۔۔سوفٹ جوس کا گلاس اسکے سامنے پیش کیا تو وہ ایمپریسو انداز میں اسے دیکھتی نزاکت سے تھام گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیسا لگا۔۔اسکی طرف جھکتے پوچھا۔

ٹھیک ٹھاک۔۔مسکراہٹ دباتے کہا۔

ہمم۔حازق نے سر کو خم دیا۔

وہ اچانک اپنی چیئر سے اٹھاتا اسکے قریب آیا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈانس۔۔ہاتھ اسکے سامنے پھیلاتے ہلکا سا جھکا۔

ایزل کے ڈمپل گہرے ہوئے تھے۔

وہ سر ہلاتی اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے گئ۔

موبائل پہ میوزک سیٹ کرتے وہ اسکا ہاتھ تھامتے ٹیبل سے سائیڈ پر لے ایا۔

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے خود میں بھینچا ایزل اسکے گلے میں بازو ڈالتی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

Labon Ko Labon Pe Sajao Kya Ho Tum Mujhe Abb Batao

گانے کے بولوں پر وہ بری طرح سے سرخ پڑی تھی۔

جبکہ حازق کی آنکھوں میں مزید خمار پھیلا تھا۔

وہ اسکے چہرے پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتا ہلکے ہلکے موو کرنے لگا۔

Todh Do Khud Ko Tum Banhon Mein Meri Banhon Mein

Banhon Mein Meri Banhon Mein Meri Banhon Mein Meri Banhon

Mein

Posted On Kitab Nagri

ہلکا سا اسے پیچھے کرتے گھماتے اسکے پشت سینے سے لگائی تھی۔

گانے کے بول اسکے جزبات کو مزید بھڑکا رہے تھے۔

ایزل کی پلکیں لرز گئیں وہ اسکے سینے سے پشت ٹکائے آنکھیں موند گئی۔

Aa..

Tere Ehsaason Mein Bheege Lamhato Mein Mujhko Dooba Tishnagi Si Hain

حازق اسکی پیٹ پر ہاتھ باندھے ہلکے ہلکے موو کرتا اسکے گردن پر جھکا تھا۔

اسکی خوشبو میں گہری سانس کھینچتے وہ دیوانہ وار اسکی گردن پر بھیگا لمس چھوڑنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Teri Adao Se Dilkash Khatao Se In Lamhon Mein Zindagi Si Hai

ایزل کسمسا کر اسکے حصار میں پلٹ ائی۔ تپتے عارض اور گلاب چہرے سے اسکے گلے میں بازو ڈالتے وہ اسکی بھوری آنکھوں میں ہیزل آنکھیں گاڑھ گئی جہاں شدید خمار پھیلا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

Haya Ko Zara Bhool Jao Mere Hi Tarah Pesh Aao

Kho Bhi Do Khud Ko Tum Raaton Mein Meri Raaton Mein

Aa

حازق نے ایک ہاتھ اسکی کمر سے نیچے کرتے اسکی تھائیز ہر رکھا اور اسے اوپر اٹھا گیا۔

وہ دونوں ہاتھ فضا میں پھیلاتے سر پیچھے کو گرائے کھکھلا دی۔

حازق نے اسے آہستہ سے گھوما یا تو اسکی کھکھلاہٹ میں اضافہ ہوا تھا۔

وہ دیوانہ وار اسکے کھکھلاتے چہرے کو دیکھتا آہستہ سے اسے نیچے اتار گیا۔

Labon Ko Labon Pe Sajao Kya Ho Tum Mujhe Abb Batao

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کرتے وہ وہ اسکے لبوں پر جھک گیا۔

ایزل اسکی گردن میں بازو ڈالتی اسکے ہونٹوں کو نرمی سے چوم گئ۔

اسے سپیشل فیل کروانے کے لیئے اسنے اتنا کیا تھا اتنا وہ ڈیزرو کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

Tere Zajbaaton Mein Mehki Se Saason Mein Yeh Jo Mehek Sandali Si Hai

ایزل کا اسکے ہونٹوں کو چومنا اسے بے خود کر گیا تھا۔وہ اسکے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتا دوسرا ہاتھ کمر پر لپیٹتا اسے شدت سے خود سے لپٹا گیا۔

اسکے لبوں کو ہونٹوں میں دبائے شدت سے چومتا اسکی سانسیں کھینچ رہا تھا۔

اسکا نچلہ لب وہ دانتوں سے کچلتے زخمی کر چکا تھا۔

Dil Ki Panahon Mein Bikhri Se Aahon Mein Sone Ki Khwasish Jagi Si Hai

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایزل نے اسکے کالر کو جھٹکا دیا تو وہ اسکی بکھری سانسیں محسوس کرتا پیچھے ہوا۔

دونوں کا تنفس بگڑا ہوا تھا۔

ایزل اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکائے اپنی سانس بحال کرنے لگی۔

وہیں حازق اسکی سانس میں سانس لیتا اسکی خوشبو خود میں اتار رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

Chehre Se Chehra Chupao Sene Ki Dhadkan Sunaoo

Dekhlo Khud Ko Tum Annkhon Mein Meri Annkhon Mein

بھورہ آنکھیں ہیزل آنکھوں سے ٹکرائی۔

وہ اسکی آنکھوں میں واضح اپنی طلب دیکھتے گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی۔

Labon Ko Labon Pe Sajao Kya Ho Tum Mujhe Abb Batao

حازق نے اسکی کمر پر دباؤ دیتے اسے جھٹکے سے اپنے قریب کیا اور اسکا نچلہ لب دانتوب تلے دباتے اسے چھوڑا۔

ایزل کی سسکی اسکے ہونٹوں میں ہی دب گئ۔

سینے پر ہاتھ رکھتے وہ بکھرتی سانسوں سے اسے گھورتی ٹیبل کی طرف بڑھی۔

ڈنر کہاں ہے۔۔اسکی نظروں سے گھبراتے جلدی سے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حازق متبسم نظروں سے اسے دیکھتا چٹکی بجا گیا کچھ ہی سکینڈ میں کچھ فیمیل ویٹرز ٹیبل پر کھانا لگانے لگیں۔

ایزل تو بس یہ سب دیکھتی ہی رہ گئ۔

ویٹرز کے جاتے اسنے ٹیبل کو دیکھا تو آنکھوں میں بے یقینی اتر آئ۔

بے یقینی سے حازق کو دیکھا۔

اگلے ہی پل وہ خوشی سے چیخ مارتی اٹھتی اسکے گلے سے چمٹی تھی۔

تھینکیو تھینکیو سو مچ کھڑوس مان۔اسکے لبوں کو ہولے سے چومتے خوشی سے چور لہجے میں کہا۔

حازق جو خود پر قابو پانا چاہ رہا ایزل کی اس حرکت نے اسکے جزبات بھڑکا دیئے۔

لیکن وہ گہری سانس چھوڑتا اسے اٹھاتا ٹیبل کے قریب آیا خود چیئر پر بیٹھتے اسے اپنی گود میں بٹھایا۔

ایزل کو اب عادت ہو چکی تھی یونہی کھانا کھانے کی اس لیے سکون سے بیٹھ گئ۔

ویسے بھی کھانے میں پاستہ، گول گپے، چاکلیٹ شیک، کچوریاں دیکھتے اسکے منہ میں پانی آرہا تھا۔

اسے امید نہیں تھی کہ حازق اسکے لئیے ایسا کھانا بھی منگوا سکتا ہے۔

سب سے پہلے اسنے پاستہ کھایا۔

وہ حازق کو مکمل بھول چکی تھی جب اسکے لبوں کا لمس اپنی بیوٹی بون پہ محسوس کرتے کپکپائ۔

Posted On Kitab Nagri

اپنا کھانا جاری رکھو ڈارلنگ میں تمہیں ڈسٹرب نہیں کر رہا تم مجھے مت کرو۔اسے کسمساتے دیکھ وہ اسکے کان میں سرگوشی میں بولتے اسکے کان کی لو چوم گیا۔

ایزل تھوڑا کسمسائی لیکن بھوک سے مجبور ہوتی وہ کھانے میں مگن ہو گئ۔

کھاؤ گے۔۔گول گپے کھاتے اسے دیکھا۔

وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

یہ بہت ٹیسٹی ہیں۔۔کھٹا میٹھا پانی پیتے وہ مسکائ۔

حازق گہری نظروں سے بس اسے دیکھتا رہا۔

کھانا ختم کرتے اسنے حازق کو دیکھا۔

یہ سب بہت اچھا تھا تمنے آج مجھے سچ میں سپیشل فیل کروایا۔

اسکی طرف چہرہ موڑتے مسکراتے کہا۔

کچھ اور کبھی ہے۔۔وہ گھمبیر تا سے کہتا اسکے ناک کی نتھلی پر لب رکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

کیا۔۔؟ایکسائیڈ ہوتے پوچھا۔

حازق اسے دیکھتا تھوڑا سا پیچھے ہوا اور زمین پر گھٹنا ٹکاتے بیٹھا۔

ایزل نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

حازق نے نرمی سے اسے ہاتھ تھامتے ہتھیلیاں چومیں۔

Posted On Kitab Nagri

ایم سوری۔ سوری فار اویوری تنگ۔ تمہاری حفاظت نا کر پانے کے لیئے، تمہیں ہرٹ کرنے لیئے، میری وجہ سے جو تمہیں تکلیف پہنچی اس کے لیئے۔ یہ سب میرے آرمی میں ہونے کی وجہ سے ہوا ہے میرے فرض نے ہمیشہ تمہیں تکلیف پہنچائے ہے میں شرمندہ ہوں کہ میں۔۔۔اسکی بات منہ میں رہ گئ ایزل نفی میں سر ہلاتے اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ گئ۔

پلیز میرا ان سب میں نا تو تمہاری غلطی تھی نا میری۔۔مجھے تم پہ تمہارے عہدے پر فخر ہے خود کو قصور مت دو۔

کپکپاتے لبوں سے کہتے اسنے جھک کر حازق کے ماتھے پر لب رکھے۔

تو پھر سوری ایکسیپٹ کیا۔۔وہ پاکیٹ سے رنگ نکالتا اسکے سامنے کرتا بولا۔

وہ نم آنکھوں سے ہستے ہاتھ آگے بڑھا گئ۔

حازق نے مسکراتے اسکے مومی ہاتھوں میں وہ نفیس سی رنگ سجائی اور کھڑے ہوتے اسے خود میں بھینچا۔

ایزل سکون سے آنکھیں موندے اسکے سینے میں چھپ گئ۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

میر۔۔اسنے احتجاجاً پکارا۔

ہم۔۔اسکے گردن میں چہرہ چھپائے خمار آلودہ لہجے میں ہنکار بھرا۔

ہم گاڑی میں ہیں۔۔اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرتے کہا۔۔

تو۔۔اسکی شہ رگ پر دانت گاڑھتے اسے گھورا۔

ایزل نچلہ لب دباتے اپنی سسکی روک گئ۔

وہ لوگ جب سے گاڑی میں بیٹھے تھے وہ گاڑی سٹارٹ کرنے کی بجائے اسے اپنی گود میں کھینچتا اپنی منمانیاں کر رہا تھا۔

تم تھکے نہیں۔۔اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے آہستہ سے کہا۔

نہیں۔۔وہ اسکی کمر پہ ٹکی ڈوریوں میں ہاتھ الجھاتا دوسرا ہاتھ اسکے سر کے پیچھے رکھتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

ایزل جانتی تھی مزاحمت بیکار ہے اس لیے آنکھیں موندے اسکی گردن میں بازو ڈالتی اسکا ساتھ دینے لگی۔

حازق متبسم ہوتا اسکے ہونٹوں سے شدت سے لپٹتا جبکہ دوسرا ہاتھ کمر کہ ڈوریوں کو ایک جھٹکے میں توڑتا چلا گیا۔

ایزل کی آنکھیں پھیل گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

میر۔۔ایک جھٹکے سے اسے پیچھے کرتے کندھوں سے گرتی میکسی کو سنبھالا۔

تمنے میرا ڈریس خراب کر دیا۔وہ بگڑے تنفس سے چیخی۔

وہ ڈریس بیک پر بندھی ڈوریوں پر ہی ٹکا تھا جو وہ ایک جھٹکے میں توڑ چکا تھا۔

حازق نے آئیبرو اچکاتے اسکے ہاتھوں کو دیکھا۔

اور لے دوں گا۔۔وہ گھمبیر تا سے کہتا اسکے دونوں ہاتھ اسکی کمر پر پن کر گیا۔

میر۔۔شرم سے سرخ پڑتے اسے دیکھا۔

اسکی میکسی ڈھیلی ہوتی اسکے نشیب و فراز نمایا کر گئ تھی حازق نشیلی نظریں اسکی دھڑکنوں پر گاڑھے شدت سے جھکتا اپنے لمس سے اسے مہکانے لگا۔

ایزل کی سسکیاں گاڑی میں گونجنے لگی وہ مزاحمت بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

حازق اسکی ڈھرکنوں پر دانت گاڑھتا اسکی بیلی چین میں انگلی پھنساتا بیلی بٹن سے چھڑ چھاڑ کرنے لگا۔

وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپی تھی۔

میر۔۔ٹوٹتی سانسوں سے اسے پکارا۔

حازق مدہوش ہوتی نظروں سے اسے دیکھتا بھیگے لب اسکے ہونٹوں سے مس کرتا اسکے ہاتھ چھوڑ گیا۔

ایزل کپکپاتے وجود سے اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

شدت جزبات سے دونوں کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسکے بالوں میں چہرہ چھپاتے گہری سانس کھینچی اور گاڑی سٹارٹ کر گیا۔

ایک ہاتھ سے سٹیرینگ سنبھال رکھا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اسکے پیٹ پر تو کبھی ڈھرکنوں پر اپنی چھاپ چھوڑتا اسے سسکنے پر مجبور کر دیتا۔

آدھے گھنٹے کا سفر پندرہ منٹ میں طے کیا تھا۔

ایزل چھوئی موئی سی اسکے سینے میں سمٹی ہوئی تھی۔

حازق پورچ میں گاڑی روکتا اسکے گرد اپنا کورٹ پھیلاتا خود میں بھینچتے گاڑی سے نکلا تھا۔

گارڈز کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

وہ ایک سرد نظر سب پر ڈالتا ایزل کو مزید سختی سے سینے میں بھینچتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

اسکی اس قدر شدت بھری گرفت پر ایزل کا سانس اٹکا تھا۔

اسکے کالر کو جھٹکا دیتے اسنے حازق کی گردن میں دانت گاڑھتے تھے۔

حازق نے اسکی کمر کو مٹھیوں میں بھرا تو وہ غصے سے اسکی گردن کو دانتوں سے سرخ کر گئی۔

کمرے کا دروازہ کھولتے وہ اندر آیا اور پاؤں کی ٹھوکر دروازہ واپس بند کیا۔

اسنے نرمی سے ایزل کو بیڈ پر پھینکا وہ اوندھے منہ نرم بیڈ پر دھنسی تھی۔

پلٹ کر بکھرے تنفس سے اسے دیکھا۔

حازق کا کورٹ چھلک کر بیڈ پر جا گرا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ حازق اسکی بے داغ بل کھاتی کمر کو دیکھتا اپنی شرٹ اتارتا اسکی طرف بڑھا۔

ہاہاہاہا آج نہیں۔۔وہ کھکھلاتی چھلانگ لگاتے بیڈ سے اٹھی تھی۔

کندھوں سے میکسی کو تھام رکھا تھا۔

ایزل واپس او۔۔وہ سرخ چہرے سے غرایا۔

ایزل ڈرنے کی بجائے کھکھلا دی۔

پکڑلو۔ناک چڑھا کر بولتی وہ بیڈ کی دوسری سائیڈ اگئ۔

حازق نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا اور اسکی طرف بڑھا۔

ایزل جو دوسری سائیڈ بھاگ رہی تھی میکسی میں الجھتی دھڑام سے بیڈ پہ گری تھی اور اسکا ہاتھ لگنے سے سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا جگ بیڈ کو گیلا کرتا چلا گیا۔

ایک پل کو وہ سمٹی اگلے ہی پل قہقہ لگا گئ۔

آج قسمت بھی نہیں چاہتی تم میرے قریب او۔آنکھیں پٹپٹاتے کہا۔

حازق نے سائیڈ مسکراہٹ سے اسے دیکھا ہاتھ بڑھاتے کسی گڑیا کی طرح اسے اپنے ایک بازو میں اٹھاتے اپنے مقابل کیا۔

اگلے ہی پل وہ اسے میکسی کے بھاری پردے سے آزاد کرتا چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

قسمت چاہتی ہے آج ہم بیڈ رومانس نہیں صوفے پر اپنی سپیشل نائیٹ منائیں۔۔ اسکے کان کی لو لبوں میں دباتے خمار آلودہ لہجے میں کہا۔

ایزل مسکراہٹ دباتے اسکی گردن میں چہرہ چھپا گئ۔

حازق اسے صوفے پر ترچھا لٹاتا اس پر جھکا تھا۔

صوفہ کافی بڑا اور کھلا سا تھا کہ ایزل اس پر ارام سے ایڈجسٹ ہو سکتی تھی۔

تبھی حازق اسکا فون بج اٹھا۔

ایزل نے نچلہ لب دباتے اپنا قہقہ روکا۔

حازق نے جھنجھلاتے ٹیبل پر پڑا فون دیکھا جو اسنے ابھی نکال کر رکھا تھا۔

تھوڑا سا پیچھے ہوتے ہاتھ بڑھاتے فون اٹھایا۔

بدر کا فون تھا۔

فون اٹھایا لیکن وہ خاموش ہی رہا۔

ایزل کے ہاتھ قابو کرتے اسکے پیٹ پر چہرہ جھکایا تھا۔

بدر اسے اپنے اور مرحا کے آنے کا بتا رہا تھا لیکن وہ سن کہاں رہا تھا۔

بس ہمم کہتے وہ کال کاٹتا بیڈ پر اچھال گیا۔

اب کیسے بچو گی۔۔ اسکے تل پر دانت گاڑھتے بہکی نظروں سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئ۔

حازق اسکے بے داغ پیٹ اور کمر کو اپنی شدت سے داغدار کرتا اسکے چہرے پر جھکا۔

اسکے ہاتھ چہرے سے ہٹاتے اوپر سر پہ پن کیے۔

اسکے لبوں کو لاک کرتا وہ شدت سے اسمیں سماتا اسکی سسکیاں خود میں اتار گیا۔

ایزل نے جھٹپٹاتے اسنے کندھے پر ناخن گاڑھے تھے۔

حازق اسکی بھیگی آنکھیں چومتا اسے خود میں بھینچتا شدتوں سے خود میں سماتا چلا گیا۔

💞💞💞

مینے آپکو بہت مس کیا بابا۔۔وہ آہان شاہ کے گلے لگی روتے ہوئے بولی تھی۔

براق نے اسے گھورا۔اب مل رہی تھی تو رونے والی کیا بات ہے۔لب دباتے سوچا۔

وہ لوگ کچھ دیر پہلے ہی ملتان پہنچے تھے۔

اسلام و علیکم!!ہانم کی آواز سنتے وہ چونکا۔

وعلیکم سلام۔ آپی بہت بہت مبارک ہو۔۔وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھتا بچوں کی طرح اسکے گلے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہانم ہس دی وہ جانتی تھی وہ اسے کتنا مس کر رہا ہو گا۔

تمہیں بھی مبارک ہو آخر کو ماموں بننے والے ہو۔۔اسکا سر چومتے وہ مسکرا کر بولی۔

اینڈ آئی ایم ویری ایکسائیٹڈ۔۔وہ بچوں کی طرح خوش ہوا تھا۔

ہانم نفی میں سر ہلاتے باقی سب سے ملنے لگی۔

بہت مبارک ہو بھابھی۔۔روشانے اسکا شاداب کھلا ہوا چہرہ دیکھ مسکرا کر بولی۔

ہانم نے چونک کر اسے دیکھا۔

اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی لیکن آنکھوں میں اداسی سی تھی۔وہ سمجھ نہیں پائی۔

بعد میں بات کرنے کا سوچتے وہ سر جھٹک گئی۔۔

باقی سب کیسے ہیں مہرمامی کیوں نہیں ائیں۔وہ ماہم کے کندھے پر سر ٹکائے اداسی سے بولی۔

سب ٹھیک ہیں اور تمہیں بہت یاد کرتے ہیں۔

تمہاری مہرمامی کو تمہاری ماموں اتنی دور اکیلے آنے دیتے۔اسکا ماتھا چومتے ماہم نے مسکراتے کہا۔

ہانم بھی مسکرا دی۔

اسی طرح باتوں میں انہوں نے لنچ کیا اور آرام کرنے کے لیئے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وہ حیران سی اسے سن رہی تھی۔ سر فیصل کل رات سے اپنے گھر سے غائب تھے پوری یونی میں یہ بات آگ کی طرح پھیل چکی تھی اور انکے کالے چھے چیٹھے بھی۔

ایناره شکر ادا کرتی مسکرا دی۔

شکر ہے بہت کچھ برا ہونے سے اللہ نے بچا لیا۔

سوچتے وہ اپنی دوست کی بات سننے لگی۔

اینی۔ تبھی پیچھے سے میثم کی آواز سنتے وہ چونکی۔

ایک نظر اسے دیکھتے وہ نظریں چراتی اٹھ گئ۔

کیسی طبعیت ہے اب۔ صبح میرے ساتھ کیوں نہیں ائ۔ آنا تھا تو مجھے بتا دیتی نا۔ وہ اسکے قریب آتا خفگی سے بولا۔

ایناره نظریں جھکائے انگلیاں چٹخانے لگی۔

اسے میثم سے عجیب سے شرم آرہی تھی۔

پرسوں وہ کیسے اسکے سینے سے چپکی ہوئ تھی سوچ سوچ کے ہی اسکے گال سرخ ہو رہے تھے۔

اینی کیا ہوا۔۔ میثم حیرت سے اسکا سرخ چہرہ دیکھنے لگا۔

کچھ نہیں ثم میں ٹھیک ہوں۔ وہ بیگ کندھے پر لٹکاتے نظریں چرائے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مجھے بتایا کیوں نہیں آج آنا تھا۔وہ آنکھیں چھوٹی کرتا پوچھنے لگا۔

وہ اس دن والی کسی بات کا کوئ بھی زکر نہیں کر رہا تھا ایمارہ کو تسلی ہوئ۔

لیٹ ہو گئ تھی اسلیے ارحم بھائ کے ساتھ اگئ۔وہ بھی لیٹ آئے تھے۔

کن اکھیوں سے اسے دیکھتے کہا۔

تو کیا ہوا جیسے پہلے کبھی میں تیرے لیے لیٹ نہیں ہوا۔

وہ اسے گھور کر کہتا آگے کو چل دیا۔

ایمارہ ہمیشہ کی طرح اسکے ساتھ چلنے لگی۔

اچھا باباجی غلطی ہو گئ۔

وہ ناک چڑھا کر بولی تو میثم مسکرا دیا۔

چلو کیفے چلتے ہیں بہت بھوک لگی ہے آج سر سرفراز نے دوبار پریزنٹیشن لی ہے گلا بھی سوکھ گیا۔وہ منہ بنا کر بولا۔

ایمارہ نفی میں سر ہلاتے اسکی باتیں سنتی اسکے ساتھ چلنے لگی۔

میثم نے کوئ بات نہیں کہ تھی اس لیے وہ بھی نارمل ہو گئ۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

زیان میں سوچ رہی ہوں تمہاری شادی کر دوں۔۔

زرنور اسکا کمرہ سمیٹتے جھنجھلا کر بولی۔

زیان نے چونک کر اسے دیکھا۔

کس سے۔۔لاپرواہ سا انداز تھا۔

زرنور نے حیرت کی زیادتی سے تیزی سے مڑتے اسے دیکھا۔

پہلے تو وہ شادی کے نام سے ہی اچھل جاتا تھا۔

کیا تم سچ میں اب شادی کرنا چاہتے ہو۔وہ خوشگوار حیرت سے بولتی اسکے قریب ائی۔

دیکھ لیں آپکو جیسا ٹھیک لگے۔تیزی سے انگلیاں لیپٹاپ ہر چلاتے کہا۔

ہائے سچی۔میری تو کب سے خواہش تھی تمہاری شادی کی میں آج ہی تمہارے بابا سے بات کرتی ہوں۔وہ خوشی سے جھوم اٹھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ماما اتنی بھی کیا جلدی ہے ابھی لڑکی بھی تو نہیں ڈھونڈی اپنے۔۔وہ کچھ سوچ کر بولا۔

کیوں نہیں ڈھونڈی اینا رہ ہے نا۔۔وہ مسکرا کر بولی۔

زیان اچھل پڑا۔

توبہ کریں ماما وہ میری بہن ہے۔۔وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

سگی نہیں ہے۔شادی سے پہلے سب بہن بھائی ہی ہوتے۔زرنور نے اسے گھورا۔

نہیں ناماما آپ سمجھ نہیں رہی اینارہ بھی مجھے بھائی ہی سمجھتی ہے آئی سویر مینے کبھی اسکے بارے میں ایسا نہیں سوچا۔

پلیز اینارہ نہیں۔۔وہ التجائیہ لہجے میں بول۔

لیکن خاندان کی ہی لڑکی سے تمہاری شادی کرنا چاہتی ہوں زیان۔زرنور اسکی بات سمجھ گئ تھی۔

تو آپکے خاندان میں اور بھی لڑکیاں ہیں۔

وہ تذبذب سے بولا۔

کون۔۔زرنور چونکی۔

کیا تمہیں کوئی پسند ہے۔۔وہ خوش ہوئی۔

نہیں ماما ایسی بات نہیں میں تو ایسے ہی کہہ رہا تھا آپکو خاندان کی لڑکی لانی ہے نا۔۔وہ خفت سے بولا۔

پھر بھی تمہاری نظر میں کوئی ہے تو بتاؤ۔۔وہ اصرار کرنے لگی۔

ماماب۔۔ابھی اسنے اتنا ہی کہا تھا کہ باہر سے آتی چیخ پر دونوں چونکے۔

زیان تیزی سے باہر بھاگا۔

نیچے لاونج میں بہارے صوفے پر کھڑی چیخ رہی تھی۔

بہارے کیا ہوا۔۔وہ پریشانی سے اسکے قریب ایا۔

Posted On Kitab Nagri

زیان بھائی کا کروج۔۔بہارے اسکا بازو کھینچتے اسکے کندھے پر جھکتے اسکی آؤٹ سے کا کروج کو دیکھتے بولی

۔

افف اللا بہارے ڈرا دیا تم نے مجھے لگا پتہ نہیں کہا ہو گیا ہے۔

وہ کا کروج کو پاؤں کی مدد سے دور اچھالتا اسکا ہاتھ پکڑتے صوفے سے نیچے اتار گیا۔

آپکو کیا پتہ وہ کیسے مجھے گھور رہا تھا۔وہ اپنی گلاسز ٹھیک کرتے بولی۔

اسکی چیخوں پر سب لوگ لاؤنج میں جمع ہو چکے تھے اور اب اسکا موقف سنتے ہس رہے تھے۔

ریلینگ سے نیچے جھناکتی زرنور نے گہری نظروں سے زیان کو دیکھا۔

زیان نے ب کہا تھاب سے بہارے۔۔وہ بڑبڑائی۔

یقیناًوہ بہارے کو پسند کرتا ہے۔۔اسنے مسکراتے ان دونوں کو دیکھا جو کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔

تم یہاں اکیلی۔۔کس کے ساتھ آئی ہو۔زیان نے آئیبرو اچکاتے اسے دیکھا۔

ڈرائیور کے ساتھ آئی ہوں اینارہ کو نوٹس دینے تھے۔۔وہ سب کو دیکھتے خجل سی ہوئی۔

اینارہ تو ابھی نہیں آئی تم کچھ کھا پی لو تب تک آجائے گی۔۔زمل نے کہا تو وہ سر ہلاتے اسکے پاس ہی بیٹھ گئی۔

کچھ دیر تک اینارہ بھی آگئی تو وہ اسے نوٹس دیتی اب جانے کو پر تولی۔

Posted On Kitab Nagri

پر تمہارا ڈرائیور تو چلا گیا۔۔ارحم نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھا۔وہ ابھی ایارہ کے ساتھ ہی واپس آیا تھا پورچ میں اسنے انکی گاڑی کھڑی دیکھی تو شرارت کرتے اسکے ڈرائیور کر واپس بھیج دیا۔

ہیں ایسے کیسے چلے گئے مینے انہیں رکنے کا کہا تھا۔۔وہ حیرت سے بولی۔

ارحم کندھے اچکا گیا۔

مجھے ابھی بریرہ سے بھی ملنا تھا۔اب گھر کیسے جاوں گی۔۔وہ روہانسے ہوتے بولی۔

بریرہ کے نام پر زیان کے کان کھڑے ہوئے۔۔

میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔وہ۔جلدی سے بولا۔

ارحم جو اسے کہنے والا تھا زیان کو گھورا۔

ارے نہیں میں چھوڑ دوں گا تمہیں تو ویسے بھی لفٹ دینا کسی کو پسند نہیں۔وہ جلدی سے بولا۔

تم تو ابھی یونی سے آئے ہو پہلے جا کے فریش ہو جاو پھر تھکاوٹ کا رونا روگے۔۔زیان چھوڑ آئے گا۔۔

زہرہ نے اس سے کہا تو وہ جی اچھا کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

زیان کی آنکھوں میں چمک سی آئی تھی جو زرنور نے بہت غور سے دیکھی۔

اسے بہارے کے ساتھ جاتے دیکھ اسکے شک پہ مہر لگی تھی۔

اسے بس اب سب سے بات کرنی تھی۔

دونوں کی پشت کو دیکھتے سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہ بہارے کو شاہ والا لے آیا جہاں وہ رمشاء اور ساحل پہلے سے موجود تھے انہینٹ دیکھتے خوشگورا حیرت ہوئی تھی۔وہ سب سے ملتی اب باتیں کر رہی تھی۔

جبکہ زیان کی نظریں تو کسی اور کی منتظر تھیں ادھر ادھر تلاشتے وہ اسے پچھلے لان میں ٹہلتی نظر آئی فون بھی کان سے لگایا تھا شائید وہ کسی سے بات کر رہی تھی۔

وہ چپکے سے اٹھتا پچھلے لان کی طرف بڑھ گیا۔

بریرہ کی اسکی طرف پشت تھی۔وہ فون کان سے لگائے مدھم لہجے میں کچھ کہہ رہی تھی۔

وہ دبے قدموں سے اسکے پیچھے کھڑا ہوا۔

آئی نو میں بھی تم سب کو بہت مس کرتی ہو۔۔اسی لیے تو واپس آنا چاہتی ہوں۔۔وہ مدھم لہجے میں بول رہی تھی۔

زیان نے لب بھینچتے اسے گھورا۔

تم بھی ناویلیم اڑ کے تھوڑی آؤں گی ٹائم تو لگے گا۔۔مقابل نے کچھ کہا تو وہ ہستے ہوئے بولی۔

لڑکے کا نام سنتے زیان کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔آنکھوں میں شدید سرخی دوڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بریرہ گہری نظروں کی تپش سے چونک کر پیچھے مڑی لیکن اپنے بلکل پیچھے کھڑے زیان کو دیکھتے فون اسکے ہاتھ سے چھوڑتا دور جا گرا۔

وہ اچھل کر پیچھے ہوئی تھی۔

سینے پر ہاتھ رکھتے اسنے گہری سانس کھینچتے اسے دیکھا۔

اسکی جان نکل گئی تھی اچانک اسے اپنے پیچھے دیکھتے۔

ا۔اپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔سانس بحال کرتے اپنا فون اٹھاتے سنجیدگی سے پوچھا۔

تم کہیں نہیں جا رہی ہو اس لیے لوگوں کو جھوٹے لارے لگانا بند کر دو۔۔وہ شدید غصے سے اسے دیکھتا دبی آواز میں غرایا۔

بریرہ اچھلی ہی تو پڑی تھی اسکی غراہٹ سنتے۔

کیوں۔کیوں نہیں جا رہی میں وہاں جا رہی ہوں کسی کو کوئی لارا نہیں لگا رہی۔وہ سنجیدگی سے بولی۔

مینے تم سے کہا نا تم کہیں نہیں جا رہی۔۔وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا غصے سے چلایا۔

بریرہ سہم کر پیچھے ہٹی۔

آپ ہوتے کون ہیں مجھ پر حکم چلانے والے۔۔ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھتے کپکاتے لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

میں کون ہوں وہ تمہیں جلدی ہی پتہ چل جائے گا لیکن آئندہ اگر تم مجھے کسی ویلیم، حیلیم سے بات کرتی نظر آئی یا واپس جانے کا سوچا بھی تو وہ کروں گا جو تم سوچ بھی نہیں سکتی۔اسکا بازو دبوچتے وہ اسے اپنے قریب کرتا دبے لہجے میں دھاڑا تھا۔

بریرہ اسکی دھاڑ سے کانپ اٹھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں میں خوف سمیٹے وہ تھر تھر کانپتی اسے دیکھنے لگی۔

تمہیں صرف میری پناہوں میں انا ہے کہیں اور کا یا کسی اور کا سوچا بھی تو دماغ کے پرزے اڑدوں گا سمجھی۔۔اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے کہا۔

سمجھی۔۔اسکے بازو پر دباؤ ڈالتے دانت کھچاتے پوچھا۔

وہ تیزی سے اثبات میں سر ہلا گئ۔

گڈ گرل صرف پڑھائ پر دھیان دو الٹا سیدھا سوچنے کی ضرورت نہیں۔۔اسکا گال تھپتھپاتے کہا تو وہ بازو آزاد ہوتے ہی سپیڈ سے بھاگی تھی۔

یہاں تک کے بڑے لان میں کھڑی آیت اور مہر کو بھی نا دیکھ سکی۔

مہر اسکے جاتے ہی تیز قدموں سے زیان کی طرف بڑھی

اسکے سلگھتے دل میں جیسے ٹھنڈی پھوار سی پڑی تھی۔۔

تمہارے پیروں میں اپنے نام کی زنجیریں ڈال کے ایسا باندھوں گا کہ زندگی بھر مجھ سے دور نہیں آج سکو گی۔۔بگڑے تنفس سے سوچا۔

سر جھٹکتے وہ جیسے ہی پیچھے مڑا ایک تیز طرار تھپڑ اسکے ہوش ٹھکانے لگا گیا۔

اسنے تیزی سے سیدھے ہوتے دیکھا سامنے مہر اور آیت کو دیکھتا وہ تھوک نگلتے نظریں جھکا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

انکے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ دونوں سب سن چکی ہیں۔

یہ کیا حرکت ہے زیان۔۔ ایسی تربیت کی گئ ہے تمہاری۔ تم اپنے ہی گھر کی لڑکی کو کیسے یوں ڈرا دھمکا سکتے ہو۔ وہ اسکا گریبان پکڑتے دھاڑی تھی۔

زیان نظریں جھکائے خاموش کھڑا رہا۔

جواب دو مجھے زیان یہ سب کیا تھا۔۔ وہ اسکے کالر کو جھٹکا دیتے چلائی۔

زیان نے اپنے گریبان پر رکھے اسکے ہاتھ تھامتے نرمی سے اپنے سامنے کیے اور عقیدت سے ان پر لب رکھے۔

ایسا کچھ نہیں ہے پھوپھو جیسا آپ سوچ رہیں۔ نظریں جھکائے مدھم لہجے میں کہا۔

تو پھر کیسا ہے۔ ہم دونوں تو آندھی ہیں نا جو کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ آیت نے اسے گھورتے کہا۔

نہیں ماما میں کہہ رہا ہوں نا ایسا نہیں۔ میری نیت غلط نہیں تھی میں تو بس۔۔ وہ لب کچلتے بات ادھوری چھوڑ گیا۔

محبت کرتے ہو اس سے۔۔ مہر نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

اسنے چونک کر مہر کو دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔ محبت کا نہیں پتہ لیکن اسکا دور جانا برداشت نہیں کر سکتا۔۔اس پر کسی اور کی نظر بھی مجھے چھبتی ہے اس لیے اسے ہمشیہ کے لئیے اپنا بنانا چاہتا ہوں۔۔ وہ عجیب سے لہجے میں بولا تو وہ دونوں حیرت سے اسے دیکھنے لگیں۔

مہر نے غور سے اسے دیکھا۔اسے اسمیں غازی اور حازق کی جھلک نظر ائ۔

اسکی آنکھوں میں جنون سا نظر آیا۔

جو بھی ہو تمہیں اسے اس طرح سے ڈرانا نہیں چاہئے تھا۔ آیت نے سنجیدگی سے کہا۔

میں اس لیے ڈرا رہا تھا کہ وہ واپس جانے کیا خیال دل سے نکال سکے میں ماما سے پہلے ہی اسکے لئیے بات کر چکا ہوں۔۔وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا بے بسی سے بولا۔

اچھا ٹھیک ہے باقی بات میں زرنور بھابھی سے خود کر لوں گی لیکن آئیندہ اگر تمنے بریرہ کو ڈرایا تو تمہارے کان کھینچ دوں گی۔۔

مہر اسکا گال سہلاتے بولی جہاں ابھی تھپڑ مارا تھا۔

زرو سے لگا تھا۔

زیان نے خفگی سے اسے دیکھا۔

دوسرے گال پر بھی ماروں گی ائیندہ ایسی حرکت کی تو۔۔مہر نے اسکا کان کھینچا۔

پھوپھو بچہ نہیں رہا یار بڑا ہو گیا ہوں۔۔وہ بے چارگی سے چلایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مہر اور آیت ہس پڑیں۔

زیادہ زور سے لگا تھا۔۔ سنجیدہ ہوتے پوچھا۔

ارے نہیں آپ ایک کی بجائے دس بھی لگا لیتیں تو مجھے محسوس نہیں ہوتا۔۔ وہ اسکے ہاتھ چومتا عقیدے سے بولا۔

مہر نے اسے خود سے لگایا۔

کتنا بڑا ہو گیا ہے کہ اب چھپ کے عشق معشقویاں بھی کر رہا ہے۔

اسکے سر پہ چپت لگاتے آیت نے خفگی سے کہا تو وہ تینوں ہس دیئے۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ چاروں آمنے سامنے بیٹھے تھے بدر حیرت سے حازق کو جبکہ مرحا بے یقینی سے ایزل کو دیکھ رہی تھی۔

حازق کا چہرہ سپاٹ تھا جبکہ ایزل کی بے یقین نظریں بھی اسی پر ٹکی تھیں۔

مرحا اور بدر اگلی صبح ہی انکے پاس پہنچ چکے تھے۔

ایزل کے کڈنیپ ہونے اور حازق کے آرمی چھوڑنے کی خبر نے انہیں بے یقین کیا تھا۔

تم خود کو کیا سمجھتے ہو مجھے بتاو حازق۔ کسی کو بتانا تک گوارا نہیں کیا تمنے۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کوئی چھوٹی بات ہے مجھے بتاؤ کیسے چھپایا تمنے سب سے۔۔مرحا ہوش میں آتی چیخی تھی۔

ایزل تو ابھی تک سکتے میں بیٹھی تھی۔

اسکے کانوں میں حازق کی بات گونج رہی تھی جو وہ اکثر اس سے کہتا تھا۔

میں اگر کسی کے لیئے جنون کی حد تک پاگل ہوں تو وہ میرا وطن اور تم ہو۔

آج وہ ایک جنون کے لیئے دوسرے جنون سے پیچھے ہٹ راہ تھا۔

پسونا۔بدر نے کچھ کہنے کی کوشش کی۔

خبردار اج آپ کچھ نہیں بولیں گے آپ بھی جانتے تھے نا یہ سب اسی لیے اتنی جلدی میں یہاں نے کا فیصلہ کیا۔۔وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے کے انداز میں بولی۔

اور تم۔اس نے تو پرایا کر ہی دیا تمنے بھی مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی۔

کیسے اتنی تکلیف اور ازیت اکیلے برداشت کی دونوں نے۔کیسے لڑتے رہے کسی کو کانوں کان خبر تک نا ہونے دی۔۔ساکت بیٹھی ایزل کا بازو جھنجوڑا۔

ایزل سر جھکا گئ۔

گہری سانس کھینچتے اسنے آنکھوں میں اترتی نمی اپنے اندر اتاری تھی۔

مرحا کا بازو جھٹکتے وہ تیزی سے وہاں سے اٹھتی کمرے میں بھاگ گئ۔

مرحا ایک شکوہ بھری نظر حازق پر ڈالتی اسکے پیچھے گئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پیچھے وہ دونوں خاموش نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

💞💞💞

تو تمنے فیصلہ کر لیا ہے۔۔کرنل خان نے امید سے پوچھا کے شائید وہ اپنا فیصلہ بدل دے۔

وہ لوگ کب سے اسے سمجھا رہے تھے لیکن وہ اپنی ضد کا پکا تھا۔

حازق نے بہت سارے مشنز میں اپنی جان پہ کھیل کر اس وطن کے لیئے جو کوششیں کی تھیں وہ اس جواں شیر کو کھونا نہیں چاہتے تھے۔

آپ جانتے ہیں۔۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

دیکھو میجر ہم جانتے ہیں جو کچھ بھی ہوا ہمارے اوفیسرز کی لاپرواہی تھی لیکن اللہ کا شکر ہے وقت رہتے سب ٹھیک ہو گیا تو پھر یہ ضد کیوں۔

تم تو کہتے تھے آرمی تمہارا جنون ہے یہ وطن تمہارا جنون اب اپنے جنون کو وقت پڑنے پر یونہی چھوڑ دو گے۔چیف نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

بات میری جان پر آتی تو کوئی پرواہ نہیں تھی بات میری عزت پر آئی تھی۔وہ سرد لہجے میں غرایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سزا دے چکے ہو تم مجرم کو۔ کیا ہم نہیں چاہتے تمنے دادا کے ساتھ کیا کیا پہلے ان درندوں کے حوالے کر دیا اور پھر زندہ جلا ڈالا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا انتقام چاہتے ہو۔ کرنل خان بے بسی سے بولے۔

اسکے مر جانے سے میری بیوی کی وہ ازیت اور تکلیف کبھی کم نہیں ہو سکتی۔ وہ سرخ آنکھوں سے دھاڑا تھا۔

بدر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ریلیکس کرنے کی کوشش کی وہ بپھڑ ہی تو گیا تھا ایزل کے ذکر سے۔

اسکا اونچا لہجہ سنتے اندر بیٹھی ایزل اور مرحا بھی باہر آ گئیں۔

مینے کہہ دیا اب میں کبھی دوبارہ آرمی جوائن نہیں کروں گا تو نہیں کروں گا ساری فارملیٹیز پوری کر کے میں ایک ہفتے کے اندر اندر یہاں سے چلا جاؤں گا۔۔ وہ سرد و سپاٹ لہجے میں بولا۔

جزبات میں آ کر فیصلہ مت کرو حازق۔ اس وطن کو تم جیسے جوانوں کی ضرورت ہے واپس لوٹ او۔۔ کرنل خان نے ایک آخری کوشش کی۔

اس سے پہلے کہ حازق بولتا ایزل کی آواز پر سب چونکے تھے۔

میر واپس آئیں گے انکل آپ فکر مت کریں یہ کچھ دنوں بعد ڈیوٹی جوائین کر لیں گے بس تھوڑا سا وقت دیں آپ۔۔ وہ انکے قریب آتے مدھم لہجے میں بولی۔

حازق نے شعلہ بار نظروں سے اسے گھورا۔

ایزل نے آگے سے اسے ڈبل گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے ایسے گھورنے پر سب نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

کیونکہ اسکے گھورنے پر حازق اپنی نظریں پھیر گیا تھا اور اسنے کچھ کہا بھی نہیں۔

ایک بھپڑے شیر کو اس شیرنی کی ایک گھوری ہی سیدھی کر گئ تھی۔

بہت شکریہ بیٹے۔میں معزرت خواہاں ہو جو کچھ بھی ہوا ہم وہ وقت ٹھیک تو نہیں کر سکتے لیکن کوشش کریں گے آگے سے کبھی کسی کے ساتھ بھی ایسا نا ہو ہمارے جوانوں کی لاپرواہی سے۔کرنل اسکے سر پر ہاتھ رکھتے بولے۔

اسکی ضرورت نہیں انکل۔معزرت کر کے مجھے شرمندہ مت کریں۔ایزل نرمی سے مسکرائی۔

خوش رہو ہمیں انتظار رہے گا اسکے واپس آنے کا۔۔چیف نے اسکے اور مرحا کے سر پہ ہاتھ رکھا اور وہ دونوں واپسی کے لیئے چل دیئے۔

حازق نے قہر برساتی نظروں سے اسے دیکھا آگے بڑھتے وہ مرحا اور بدر کی موجودگی کی پرواہ کیے بغیر اسے بازو کھینچتا کمرے میں لے گیا۔

اللہ بچائے بیچاری ایزل کو اسکے قہر سے۔۔بدر تاسف سے بڑبڑایا۔

اور آپکو میرے قہر سے۔مرحا نے سخت غصے سے اسے دیکھا۔

پسو نا میں اپکو بتانا چاہتا تھا لیکن۔وہ جلدی سے بولا لیکن مرحا اسکی بات کاٹ گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بتایا تو نہیں نا بدر آپ مجھے کچھ بھی بتانا ضروری نہیں سمجھتے آپکو لگتا ہے بہت تیس مار خان ہیں جو سب اکیلے سنبھال لیں گے تو اب سنبھالیں مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ ہاتھ اٹھاتے سنجیدگی سے بولتے کمرے میں جانب بڑھ گئ۔

بدر منہ کھولے اسکی پشت دیکھتا رہ گیا یہ پہلی بار تھا کہ وہ اس سے ایسے ناراض ہوئ تھی۔

افف کمینہ سالا میری بیوی کو بھی ناراض کر دیا۔۔

حازق کے کمرے پر ایک قہر بھری نظر ڈالتے وہ مرحا کے پیچھے گیا۔

💞💞💞

وہ پاؤں کی ٹھوکر سے دروازہ بند کرتا اسے دیوار سے پٹک گیا۔ کیا بکواس کی ہے باہر۔۔؟ کس نے کہا تھا تمسے باہر آنے کو۔ وہ اسکے چہرے پر غرایا۔

ایزل نے سرد نظروں سے اسے دیکھا۔

تم نے کس سے پوچھ کر آرمی چھوڑنے کا سوچا ہے۔ تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں ایسا کرنے دوں گی۔ اسکا گریبان پکڑتے وہ دھاڑی تھی۔

اور تمہیں کیوں یہ خوش فہمی ہے کہ میں واپس جاؤں گا میں آرمی چھوڑ چکا ہوں۔۔ وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اپنے قریب تر کرتا سرد لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر تمنے آرمی چھوڑنے کا سوچا تو میں تمہیں چھوڑ دوں گی۔۔ وہ اسکے کالر کو جھٹکا دیتی اسکا چہرہ اپنے قریب جھکاتی طنزیہ بولی تھی۔

جبکہ اسکی بات سنتے حازق کی آنکھوں میں لہو اترا تھا۔رگیں ابھر کو واضح ہوئ تھیں۔

مجھے چھوڑ کر جاؤ گی۔سوچا بھی کیسے۔۔وہ اسکے بال مٹھی میں جکڑتا اتنی شدت سے دھاڑا تھا کے ایزل کو لگا اسکے کان کے پردے پھٹ گئے۔

وہ غلط بول گئ تھی اسے احساس ہوا۔

م۔میرمیں۔ تھوک نگلتے کچھ کہنا چاہا۔

کیا بولا ہے دوبارہ بولو۔بول کر دکھاؤ تمہاری زبان کے ٹکرے ٹکرے نا کر دیئے تو کہنا۔وہ بالوں پر گرفت آخری کرتا غرایا تھا۔

ایزل نے سسکی لیتے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

حازق کے چہرے کے تاثرات اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا کر گئے تھے۔

اسکا غصہ ٹھنڈا کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا سوچتے وہ ایڑھیاں اٹھاتے اسکے کالر کو سختی سے تھامتی تیزی سے اسکے ہونٹوں پر جھک گئ۔

نرمی سے اسکے ہونٹ چومتے اپنی غلطی کا مداوا کرتے اسکے قہر سے بچنے کی کوشش کی تھی۔

حازق کی گرفت اسکے بالوں پر ڈھیلی ہوئ تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دیوانہ وار اسکے ہونٹ چوم رہی تھی۔

حازق کے ہاتھ اسکے بالوں کمر کو سہلانے لگے۔

اسنے کوئی رسپونس نہیں دیا تھا۔

ایزل نے زارا سی آنکھ کھولتے اسے دیکھا وہ آنکھیں موندے ہوئے تھا اسکے چہرہ کا تناؤ کم محسوس کرتے وہ پیچھے ہونے لگی لیکن اسی لمحے حازق نے شدت سے اسکے ہونٹ جکڑے تھے۔

ایزل کی سسکی اسکے ہونٹوں میں دب گئ۔

حازق اسکے ہونٹوں پر دانت گاڑھتا اسکے الفاظ کی سزا دے رہا تھا۔ایزل کی سسکیاں اسکے ہونٹوں میں گم ہونے لگیں۔

اسنے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھتے اسکے کالر کو جھٹکا دیا۔

حازق نے نظریں اٹھاتے اسے دیکھا وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے پیچھے ہٹنے کا اشارہ کر رہی تھی۔

حازق اسکے نچلے لب کو سک کرتا دانتوں سے چباتا اسکی زبان پر دانت گاڑھ گیا۔

ایزل کی چیخ حازق کے ہونٹوں میں دبی تھی۔

آئیندہ اگر اس زبان سے ایسے الفاظ ادا ہوئے تو دانتوں سے نہیں خنجر سے کاٹوں گا۔۔اسکے بالوں میں انگلیاں پھنساتے سکا چہرہ اوپر کرتے وہ سرد لہجے میں بولا۔

ایزل جلدی سے اثبات میں سر ہلا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

اسے اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس ہوا تھا۔ ہونٹوں پر شدید جلن ہو رہی تھی حازق نے بری طرح سے اسکے لب زخمی کیے تھے۔

وہ دونوں اب بگڑے تنفس سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔

حازق نے رومال نکالتے نرمی سے اسکے لب صاف کیے وہ کچھ زیادہ ہی شدت سے کاٹ گیا تھا۔

خون صاف کرتے انگوٹھے سے نرمی سے سہلائے۔

مجھے تمہاری جوب سے کوئی مسلا نہیں ہے میر۔ انفیکٹ مجھے تو فخر ہے تم پہ تم غازی ہو میر اور غازی کوئی بھی نہیں ہو جاتا تم کہتے تھے نا کہ میں اور یہ وطن تمہارا واحد جنون ہیں جب تمہیں مجھے نہیں چھوڑ سکتے تو پھر اس وطن کو کیوں۔۔

اسکا گال پر ہاتھ رکھتے وہ اسکا ماتھا چومتے نرمی سے بولی۔

ایک بار جو ہو گیا ضروری تو نہیں بار بار ہو اور جو ہونا تھا وہ ہو کر ہی رہنا تھا میں تم یا تمہاری جوب اسے نہیں روک سکتی تھی خود کو قصوروار ٹھہرانا بند کرو اور اپنی ڈیوٹی واپس جوائن کرو۔

ایزل اسکی بھوری آنکھوں پر لب رکھتے رعب سے بولی۔

لیکن جوائن کچھ دنوں بعد کرنا پہلے ہم لوگ گھر جائیں گے کب سے ملے نہیں سب سے۔ اسکے سینے پر سر رکھتے لاڈ سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق کے چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں لہرائی تھیں وہ ایزل کو خود میں بھینچتے اسکی باتوں پر غور کرنے پر مجبور ہوا تھا۔

💞💞💞

پسونا یار مان جائیں نا۔بدر نے بے چارگی سے اسے دیکھا۔

مجھے آپسے کوئی بات نہیں کرنی بدر جائیں یہاں سے۔۔

وہ خفگی سے بولتی اپنے بال سلجھانے لگی۔

مرحوا یسے کریں گی اپنے بدر کے ساتھ۔۔۔وہ اسکے قریب آتا آنکھوں میں محبت کے ہزاروں دیپ سمیٹے بولا۔

اور اپنے جو کیا وہ ٹھیک تھا۔بدر مجھے سمجھ نہیں آتا کہ آپ کیوں مجھ سے ہر بات چھپاتے ہیں۔۔وہ برش ڈریسنگ پر پٹکتے بولی۔

اسے سنجیدہ ہوتے دیکھ بدر نے گہری سانس چھوڑی۔

مرحو مجھے بھی پرسو ہی پتا چلا تھا میں آپکو پریشاں نہیں کرنا چاہتا تھا اب تو مل لیا نا اپنے اور اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیا۔سب ٹھیک ہے۔۔۔وہ اسے خود سے لگاتا نرمی سے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہم یہاں لڑ رہے ہیں اور وہ سالا کمینہ جسک لیئے اپ ناراض ہو رہی ہیں وہ تو وہاں رومانس میں بزی ہو گا۔

وہ دانت کچھاتے بولا۔

مرحا نے کہنی اسکے پیٹ میں ماری۔

شرم نہیں آتی آپکو میرے بھائ کو ایسے کہتے ہوئے۔ مرحا نے اسے گھورا۔

اچھا اچھا سوری۔ وہ جلدی سے کان پکڑ گیا۔

ایسے نہیں سٹ سٹینڈ کریں۔۔ وہ سینے پر بازو باندھتے اطمنان سے بولی۔

مرحو میں بچا تھوری ہوں یار ایک جواں مرد ہوں اور اوپر سے میجر ہوں سٹ سٹینڈ کریں اچھا لگوں گا۔۔ وہ منہ بناتا بولا۔

نہیں کر رہے۔ مرحا نے آئیبرو اچکاتے پوچھا۔

اچھا اچھا کر رہا ہوں۔ وہ جلدی سے بولتا سٹ سٹینڈ کرنے لگا۔

اسے ایسے دیکھ مرحا بے ساختہ ہسی اور ہستی چلی گئ۔

اسکی ہنسی کی کھکھلاہٹ روم میں گونج اٹھی۔

بدر مبہوت سا اسے کھکھلاتے دیکھ خود بھی مسکرا دیا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

اگلے دن وہ چاروشاہ ولا میں موجود تھے۔سب لوگ انکی اچانک موجودگی سے بہت خوش ہوئے تھے۔

ماہم لوگ بھی واپس اچکے تھااور ہانم بھی انکے ساتھ آئی تھی۔

سب لوگ آج پھر شاہ ولا کے لان میں جمع تھے۔

زینی لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔

تم تو ایسی غائب ہوئی ہو کہ جیسے کوئی جن لے گیا تمہیں۔۔زمل رمشاء کو گھورتے بولی۔

جن سے کم بھی نہیں ہیں ویسے۔وہ ساحل کی طرف اشارہ کرتے آنکھ مارتے بولی۔

اسکے ساتھ بیٹھی پریشے اور ایناره قہقہ لگا گئیں۔

زمل مسکراہٹ دباتے اسے بس گھور کر رہ گئی۔

تمہیں پتہ مجھے بے بی کے آنے کا بہت شدت سے انتظار ہے اب تو ہانم آپی اور ہانیا آپی بھی اسپیکٹ کر رہی ہیں افف تین تین بے بی۔۔ایزل اسکے گلے میں بانہیں ڈالتے ایکسائیٹڈ سی بولی۔

زمل شرما کر سر جھکا گئی۔اسکا پیٹ اب دکھنے لگا۔وہ خود کو بڑی سی شال میں چھپائے ہوئے تھی۔

تم تو ایسے خوش ہو رہی ہے جیسے بے بیز تینوں تمہیں ملنے ہیں۔مرحا اسکی ایکسائیٹمینٹ پر ہنسی۔

میں کیوں لوں کسی اور کا بے بی میرے اپنے بہت ہونے ہیں۔۔وہ آنکھ دباتے بولی۔

وہ سب کھلکھلا کر ہس دیں۔

Posted On Kitab Nagri

انشااللہ۔۔ہانیہ اسکا ماتھا چومتے پیار سے بولی۔

جبکہ انسے کچھ دور عاشر اور آبان کے ساتھ بیٹھا حازق لب بھینچ گیا۔

ایزل کو بچے کتنے پیارے تھے وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ شائید وہ اس نعمت سے محروم رہے۔

حازق نے بامشکل آنسوں کا گولہ حلق میں اتارا تھا۔

آبان کے کچھ کہنے پر وہ سر جھٹکتا اسکی بات کا جواب دینے لگا۔

💞💞💞

مجھے آپ سب کو کچھ بتانا ہے۔اب سب یہاں ہیں تو میں یہیں بات کرنا چاہتی ہوں۔

زرنور کی آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

اسنے غازی کو دیکھا جسنے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا تھا۔

مہر اور آیت کا چہرے پر الجھن تھی اسکا رخ بہارے کی طرف دیکھتے۔

بھابھی مجھے نہیں لگتا ابھی یہ وقت ہے بات کرنے کا۔مہر آہستہ سے بولی۔وہ اسکے قریب ہی بیٹھی تھی۔

کیوں نہیں ہے یہی وقت ہے زیان اب ماشاءاللہ سے شادی کے لائق ہے اور بہارے بھی۔وہ بھی اسی کی طرح آہستہ سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

وہ یقیناً بہارے اور بریرہ میں غلط فہمی کا شکار تھی۔

زیان یہاں نہیں تھا ورنہ وہ اسے روک لیتا۔

اسنے بے بسی سے آیت کو دیکھا جو خود پریشان سی اسے دیکھتی ہی تھی۔

بتاو بھی زرنور ایسی کیا بات ہے۔۔دانین اسے مہر سے سرگوشیاں کرتے دیکھ ائیبرو اچکاتے بولی۔

بات یہ ہے کہ میرے بیٹے نے ایک لڑکی پسند کی ہے اور وہ یہیں ہے ہم سب کے درمیان۔۔وہ بہارے کو دیکھتے محبت سے بولی۔

سب نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

زینی آپی میں اپنے ز۔

اس سے پہلے کہ وہ جملہ مکمل کرتی آیت تیزی سے بول اٹھی۔

زرنور کہنا چاہتی ہے کہ ہم ارحم کے لئیے بہارے کا ہاتھ مانگنا چاہتے ہیں۔

ارحم بہارے کو پسند کرتا ہے۔۔وہ تیزی سے بولی۔

زرنور اور غازی حیرت جبکہ ارحم بے یقینی سے ماں کو دیکھنے لگا۔

آیت نے اسے آنکھوں سے چپ رہنے کا اشارہ کیا وہ لب بھینچتا تیزی سے وہاں سے اٹھ گیا۔

جبکہ بہارے بھی بے یقین تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ جسے چاہنے لگی تھی وہ بھی اسے چاہتا ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

بھابھی پلیز چپ رہیں میں آپکو بعد میں سب بتاتی ہوں۔

مہرزر نور کا ہاتھ دباتے سرگوشی میں بولی۔

زرنور حیرت زدہ سی بیٹھی رہ گئ۔

بولو نازینی تم کیا کہنا چاہتی ہو۔ دانیال بھائ۔۔ارسل تو بہت خوش ہوا تھا۔

ایسے اچانک سے ہم کیا کہیں۔ بہارے ابھی بہت چھوٹی ہے۔ دانیال خان حیرت سے نکلتے بہارے کو اپنے حصار میں لیتے بولی۔

ہر باپ کے لیئے بیٹیاں چھوٹی ہی رہتی ہیں اور ہم کونسا ابھی شادی کے لیئے کہہ رہے ہیں۔۔غازی مہر کے اشارے بامشکل مسکراتا بولا۔

زینب سوچ کر بتا دینا کوئ اتنی جلدی نہیں ہے۔ مرتسم ان دونوں کو کنفیوز دیکھتے مسکراتے ہوئے بولا۔

وہ دونوں سر ہلا گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ماما اپنے یہ کیا کر دیا یار۔۔ارحم بے بسی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

زرنور سر تھامے بیٹھی تھی وہ کیا کرنے جارہی تھی۔

مہر اور آیت سب بتاچکی تھیں

تو اور کیا کرتی بھری محفل میں اس بچی کو زیان ٹھکرا دیتا تو اس معصوم کے دل پہ کیا گزرتی۔

آیت اسے جھڑک کر بولی۔

تو ماما مجھے بلی کا بکرا بنانے کی کیا ضرورت تھی۔وہ تاسف سے بولا۔

زبان کو لگام دو ارحم۔۔ تمہیں بھی تو شادی کرنی ہی تھی نا کہیں نا کہیں بہارے میں کیا خرابی ہے۔۔

ارسل نے اسے سختی سے جھڑکا۔

بابا وہ ابھی چھوٹی ہے اسکا بیہو دیکھا ہو گا اپنے چھوٹے بچوں جیسا ہے۔وہ ناک چڑھاتا بولا۔

باقی سب خاموشی سے بیٹھے تھے۔

بکواس مت کرو ارحم ماما نے اب خود رشتہ مانگا ہے اب ہمیں منا کرتے اچھے لگیں گے بہارے بہت اچھی ہے اور ویسے بھی انہوں نے ابھی ہاں نہیں کی اگر کر بھی دیں تو ابھی شادی تھوڑی کر رہے ہیں۔۔۔

آبان سخت نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

ارحم سر جھٹکتا اپنے کمرے میں بڑھ گیا۔

پریشان مت ہو بچہ ہے ٹھیک ہو جائے گا۔زہرہ نے اسے تسلی دی۔

Posted On Kitab Nagri

ایم سو سوری مجھے پہلے کنفرم کرنا چاہئے تھا۔۔زرنور سب کو دیکھتے شرمندگی سے بولی۔

چھوٹی ماما آپکی کوئی غلطی ہے یہ سب ایسے ہی ہونا تھا۔۔آبان اسے خود سے لگاتا نرمی سے بولا۔

اگر وہ زیان کے لئیے بہارے کو مانگ لیتی اور زیان سب کے سامنے انکار کر دیتا تو یقیناً یہاں قیامت کھڑی ہو جانی تھی وہ سوچ کے کانپی۔

💞💞💞

پہلے ساحل کو مرحا کی طرف سے ریجیکشن ملا اب اگر ارحم نے انکار کر دیا تو زینی کیسا سوچے گی۔

اسکے بچے بھی اسی کی طرح بدنصیب ہیں یار پھر شائید ہم لوگ ہی اسکے لئیے اچھے نہیں ہیں۔مہر پریشانی سے بولی۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا ارحم کیوں منع کرے گا بہارے اتنی پیاری بچی ہے۔آپ پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔مرتسم اسکا سر تھپکتا نرمی سے بولا۔

پتہ نہیں سب الٹا کیوں ہو جاتا ہے شاہ۔وہ منہ بناتے بولی۔

زندگی سیدھی تو نہیں ہوتی نا۔وہ ہسا تھا۔

اتنی ٹیڑھی بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ناک چڑھاتے کہا تو مرتسم ہستا نفی میں سر ہلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہی ہوا جسکا ڈر تھا۔ان لوگوں نے ہاں کر دی تھی۔دوسری طرف زیان کے لیئے بریرہ کا رشتہ مانگا گیا تو بریرہ سے پوچھتے وہ لوگ بھی ہاں کر چکے تھے۔

ارحم تو تب سے کمرے میں بند تھا جب سے بہارے کی طرف سے ہاں ہوئی تھی۔

وہ بھرا بیٹھا تھا اسے بہارے میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا وہ بہت بار کہہ چکا تھا لیکن کسی نے اسکی سنی نہیں۔

آخر کو آیت کی بلیک میلنگ پر وہ خاموش ہو گیا۔

دوسری طرف بریرہ بھی خاموش تھی وہ زیان کے ڈر سے ہاں کر گئی تھی لیکن دل میں اسکے لیئے بدگمانی پیدا ہو چکی تھی۔

جبکہ بہارے اور زیان خوش تھے۔

سب کی رضامندی سے ایک ہفتے سے سادگی سے انکے نکاح کی رسم رکھی گئی تھی شادی انکی سٹڈی کمپلیٹ ہونے کے بعد۔

سب لوگ خوش تھے سوائے ارحم کے وہ بہت جھنجھلایا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بہارے اسے بس ایزاکزن پسند تھی لائیف پاٹنر نہیں لیکن آیت کی بلیک میلنگ کی وجہ سے وہ خاموش تھا۔

💞💞💞

حازق کمرے میں آیا تو وہ وہ پورے کبڈ کا ستیاناس کرتے بیڈ پر بکھرے کپڑوں کے بیچ بیٹھی رونا رو رہی تھی۔

یہ سب کیا ہے روم کا کیا حال کر رکھا ہے۔اسنے جھنجھلا کر ایزل کو دیکھا۔

وہ کتنا صفائی پسند تھا ایزل اتنا کھلارا ڈالتی تھی۔

میرے پاس تو کوئی ڈریس ہی نہیں ہے میں کیا پہنوں گی۔۔

وہ مصنوعی آنسو صاف کرتی بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حازق نے ایک سرد نظر اس پر ڈالی تو وہ جلدی سے کپڑے سائیڈ کرتے اسکے لیئے جگہ بنا گئی۔

تمہیں کچھ ہوش ہے بیوی کیا کہہ رہی ہے۔۔اپھونے بھی کہہ دیا ہے کہ اپنے شوہر کے ساتھ شوپنگ کرو۔

مرحونے بھی بدر بھائی کے ساتھ کی ہے۔اور ایک تم ہو جسے میری کوئی پرواہ ہی نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ غصے سے اسے دیکھتے بولی۔

حازق اسے گھورتا ایک جھٹکے سے اسکا بازو کھینچتا خود پر گرا گیا۔

اور تم نے جو دوراتوں سے کمرے سے باہر ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔میں کچھ کہہ نہیں رہا تو مجھے مجبور بھی مت کرو کے میں تمہاری لگامیں کھینچوں۔

اسکی گردن پر سختی سے دانت گاڑھتے وہ سرد لہجے میں بولا۔

ایزل نے روہانسے ہوتے اسے دیکھا۔

اب ماما نے کہا تو کیا کرتی۔منہ بناتے کہا۔

اس منہ سے منا کر دیتی مجھے تو بڑا منہ پھاڑ پھاڑ کے جواب دیتی ہو۔اسکے نچلے لب کو دانتوں سے دباتے کہا۔

تمہارا بس چلے تو کھا ہی جاؤ مجھے۔اسکے سینے پر ہتھیلیاں رکھتے وہ پیچھے ہوئی۔

شاپنگ پر چلیں۔اسکی شرٹ کے بٹنوں سے چھڑ چھاڑ کرتے لاڈ سے پوچھا۔

نو۔۔وہ اسکے ہاتھ ہٹاتا شرٹ ایک جھٹکے سے اتار گیا۔

ایزل تھوک نگلتے اچھل کر بیڈ سے اتری تھی۔

حازق نے مسکراہٹ دبائی۔

Posted On Kitab Nagri

فکر مت کرو رات کو تمہارے ہوش ٹھکانے لگاؤں گا ابھی تمہاری تمہاری سسکیوں پر کوئ بھی روم میں آسکتا ہے۔ معنی خیز انداز میں کہتے وہ اوندھے منہ ہوتا تکیے میں منہ چھپا گیا۔

ایزل سرخ چہرے سے بڑبڑاتے ڈوپٹہ اٹھاتے کمرے سے نکلی تھی۔

اسے اپنے ڈریس کی فکر تھی کوئ بھی اسکے ساتھ نہیں جارہا تھا کیونکہ سب کا کہنا تھا اب اپنے شوہر کے ساتھ جائے اور اسکا شوہر نامدار اسکی راتوں کی نیندیں حرام کرتے اپنی نیندیں دن میں پوری کر رہا تھا۔

💞💞💞

مامایہ مہمانوں کی لسٹ دیکھ لیں اپنے جو جو بولا تھا میں سب کے نام لکھ دیئے۔رمشاء مصروف انداز میں بولی۔

گھر کی اکلوتی اور بڑی بہو ہونے کے ناطے اس پر ذمہداریاں کافی بڑھ گئ تھیں۔

ساحل خود بہت مصروف تھا ایک تو وہ اکیلا تھا دوسرا اتنا جلدی نکاح لیکن آبان اور میثم اسکی مدد کے لئیے آگئے تھے اس لیے کام جلدی ہو گیا۔

پورا ہفتہ اسی تیاریوں میں گزرا تھا۔

پھر بھی عین وقت پر کسی کا کچھ نا کچھ رہ ہی گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

اس وقت وہ لوگ احمد والا کے بڑے سے سجے ہوئے لان میں بیٹھے تھے۔

ایک طرف دلہنیں بیٹھیں تھی تو دوسری طرف دونوں دلہے بیٹھے تھے۔درمیان میں موتیوں کے پھولوں کا پردہ بنایا گیا تھا۔

وہ دونوں اس وقت وائیٹ برائیڈل لہنگے میں برائیڈل میک اپ اور جیولری میں بہت پیاری لگ رہی تھیں۔

بہارے کے پٹھانی نقوش زرا سے بناؤ سنگھار سے اسے کسی جنت کی حور بنا گئے تھے تو دوسری طرف بریرہ بھی کسی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

نکاح شروع کریں قاضی صاحب۔۔غازی نے کہا تو ارحم نے بے بسی سے باپ کو دیکھا۔

ارسل مسکراتے ہوئے مرتسم کی کسی بات پر نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

وہ باپ کی مسکراہٹ اور چہرے کا اطمنان دیکھتا لب بھینچ گیا۔

کچھ ہی دیر میں وہ چاروں ایک دوسرے سے بندھ چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بریرہ عالم شاہ سے بریرہ زیان شاہ بن چکی تھی۔ سرشاری سے سوچتے زیان نے نکاح نامے پر سائین کیے۔

جبکہ دوسری طرف ارحم نے سنجیدہ چہرے سے سائین کیے تھے۔

دعا کے بعد ہر طرف مبارک بعد کا شور اٹھا تھا۔ سب لوگ ایک دوسرے کو گلے لگائے مبارک بار دے رہے تھے۔

عالم اور بدر نم آنکھوں سے اپنی شہزادی کو دیکھتے مسکرا دیئے تو وہیں بریرہ نورین کے گلے لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

دوسری طرف بہارے بھی رو رہی تھی لیکن بریرہ کی طرح نہیں وہ ساحل کے سینے سے لگے خاموش آنسو بہا رہی تھی۔

یہ وقت ہی ہر لڑکی کے لیئے کٹھن ہوتا۔

ساحل اسکے سر چومتے اسپر سے پیسے وارتے مردوں کی طرف بڑھ گیا۔

بہت مبارک ہو۔۔ ایزل بریرہ کو گلے لگاتے محبت سے بولی۔ پنک کلر لانگ فراق میں وہ گڑیا کی مانند لگ رہی تھی۔

یہ ڈریس اسکے لیئے حازق نے ہی منگوایا تھا جو اسے نکاح سے ایک دن پہلے ملا تھا۔

حازق کی قربت میں وہ دن بادن خوبصورت ہوتی جا رہی تھی یہ ہر کوئ کہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آہی گئ ہو اب بیوی والی کیٹا گری میں۔۔رمشاء بہارے کو گلے لگاتے ہستے ہوئے بولی۔

وہ اس وقت بلو کلر کے ڈریس میں موقع کی مناسبت سے تیار ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

بہارے جھنپ گئ۔

چلو اب اپنی دلہنوں کا دیدار کر لو۔۔آبان شرارت سے دونوں دیکھتا بولا۔

ہاں جلدی سے ہٹاؤ یہ پردہ۔بدر بھی بے چینی سے بولا۔

اصل میں وہ سب اپنی بیویوں کو دیکھنے کے لیئے بے چین تھے کیونکہ وہ تیار ہونے کے بعد سے ہی نیچے تھے جبکہ انکی بیویاں بعد میں تیار ہو کر آئ تھیں۔

پھولوں کا پردہ ہٹایا گیا تو ہر طرف خاموشی چھا گئ۔

زیان مسکراتا آگے بڑھا اور گھونگھٹ میں بیٹھی بریرہ کے قریب ایا۔

بریرہ کا وجود ہلکا ہلکا کانپنے لگا۔

زیان آہستہ سے جھکا اور اسکا گھونگھٹ الٹ گیا۔وہیں اسے لگا جیسے اسکا دل رک گیا ہو اور دنیا ساکت رہ گئ ہو۔وہ خوبصورت تھی لیکن آج تو وہ حوروں کو مات دے رہی تھی۔

وہ نرمی سے جھکتا اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا۔

بریرہ کی آنکھوں سے کئ آنسو کے ٹوٹ کے گرے تھے۔زیان نے اسے کھڑا کرتے نرمی سے خود سے لگایا ہر طرف ہوٹینگ کا شور اٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بریرہ گھبرا کر پیچھے ہوئی زیان مسکراتا دور ہو گیا۔

ارحم اب تمہاری باری او اٹھاو اپنی دلہن کا گھونگھٹ۔۔مرحانے اونچی آواز میں کہا تو سب ہس دیئے

۔

بدر نے بے ساختہ اسے دیکھا وہ اوف وائیٹ کلر کے ڈریس میں اس کے دل کے تار ہلا گئ تھی۔

ماشاءاللہ زیر لب کہتے وہ بامشکل اسپر سے نظریں ہٹا گیا۔

ارحم سب کی نظریں خود پر محسوس کرتا زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجاتا بہارے کی طرف بڑھا۔

بہارے کے ہاتھ کانپنے لگے۔

ارحم اسکے قریب آیا اور جھکتے اسکا گھونگھٹ الٹ گیا۔

ایک لمحے کے لیئے اسکا دل ساکت ہوا تھا۔کوئ اتنا بھی خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔۔اسکے منہ سے بے ساختہ ماشاءاللہ نکلا۔

بہارے جھنپ گئ وہیں باقی سب نے خوب ہوٹینگ کی تھی۔

ارحم بے اختیار جھکتا اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا۔

بہارے کپکپائ تو وہ جھٹکے سے پیچھے ہوا۔

یہ کیا ہوا تھا اسے۔حیرت سے سوچا۔

کتنے پیارے ہیں لگ رہے ہیں۔۔زمل آبان قریب کھڑی مسکراتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

آبان نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔وہ بلیک ڈریس میں اپنا وجود خوبصورت سی چادر تلے چھپائے اسکے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔

آج تو تمہاری خیر نہیں بیوی۔۔ آبان اسکے قریب جھکتا گھمبیر تا سے بولا۔

زمل جھنپ کر اسے پیچھے کرتے اسے گھوری سے نوازتی لڑکیوں کی طرف بڑھ گئ۔

ہانم اپی آپ کیوں اداس کھڑی ہیں بھائ کو مس کر رہی ہیں۔روشانے اسے اکیلا کھڑا دیکھ اسکے آپس اگئ۔

ہانم چونکی۔پھر سنبھل کر مسکرائ۔

نہیں تو بس ایسے ہی۔پھیکی مسکراہٹ سے کہا۔اسے یہاں ائے ایک ہفتہ ہو گیا تھا لیکن داؤد کام کی وجہ سے نکاح پر بھی نہیں اپایا تھا وہ اسے واقعے میں مس کر رہی تھی۔

جھوٹ مت بولیں آپکا چہرہ صاف بتا رہا ہے آپ اداس ہیں بھائ سے بات کر لیں شائید موڈ ٹھیک ہو جائے۔۔وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولی تو ہانم سر ہلاتے اندر کی طرف بڑھ گئ۔

روشانے مسکراتے پلٹی تو نظر خود کو دیکھتے عاشر پر گئ۔

عاشر نے اسکے دیکھتے ہی بے باک اشارہ کیا وہ اپنے ڈریس کے کلر کی طرح سرخ پڑی تھی۔

عاشر اسے سرخ پڑتے دیکھ قہقہ لگا گیا۔

بس کریں بھائ پبلک کا ہی خیال کر لیں۔براق اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا تاسف سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں تیری والی منہ نہیں لگا رہی جو مجھے گیان دے رہا ہے۔وہ ائیبر واچکا تا بولا۔۔

براق دانت کھچھاتا اسے گھور کر رہ گیا۔

نظریں گھوماتے اپنے والی کو تلاشا۔وہ وائیٹ کلر کے ڈریس میں تھوڑی سی تیاری سے ہی اسکے جزبات بھڑکا گئ تھی۔

وہ بامشکل اس پر سے نظریں ہٹا گیا۔

💞💞💞

ماما کیا مصیبت ہے یار۔مجھ سے نہیں ہوتی یہ رسمیں اپنے زبردستی اسے میرے سر پہ منڈ دیا ہے۔

وہ جھنجھلا کر بیزاری سے بولا۔ایت نے اسے گھورا۔

ایسے مت دیکھیں یار۔آپکو پتا بھی ہے وہ کتنی بچگانہ حرکتیں کرتی ہے۔

ابھی باہر وہ گلاب جامن کے لیئے بحث کر رہی تھی۔اسے یہ بھی ہوش نہیں تھا کہ وہ برائیڈ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

لائک سیریسلی آپکو یہی ملی تھی میرے لیے۔ آپ سیدھا سیدھا انہیں کہہ دیتیں نا کہ یہ غلط فہمی تھی سب لگا کہ زیان بہارے کو پسند کرتا لیکن عین وقت پر اپنے مجھے بلی کا بکرا بنا دیا کیونکہ وہ تو بریرہ کو پسند کرتا تھا۔

کیا بلا میرے سر پہ۔۔وہ سخت ناپسندی سے بولتا جیسے ہی مڑا اسکی زبان کو بریک لگی تھی۔

آیت اسکے اچانک چپ ہونے پر چونکی اٹھ کر سامنے دیکھا۔

بہارے دونوں ہاتھوں سے لہنگا تھامے بے یقین سی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

ارحم کو اپنے لفظوں کا احساس ہوا وہ کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا۔

بہارے کی آنکھ سے ایک خاموش آنسو ٹوٹ کر بہا اور وہ اسی خاموشی سے واپس مڑتی وہاں سے بھاگتی چلی گئی۔

بہارے۔ آیت اسکے پیچھے بھاگی۔

افف کیا ضرورت تھی زبان چلانے کی۔ارحم نے خود کو کوسا۔۔

منہ پر ہاتھ پھیرتے خود کو کمپوز کیا پھر اسکے پیچھے ہی گیا تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

بہارے ایک خالی کمرہ دیکھتے تیزی سے اسمیں بند ہوئی تھی۔

دروازہ لاک کرتے وہ منہ پر ہاتھ رکھتے دروازے کے ساتھ ہی بیٹھتی چلی گئی۔

اسکے کانوں میں ابھی تک ارحم کی زہر خند باتیں گونج رہی تھیں۔

وہ زبردستی اسکے سر پر منڈی گئی تھی۔ من چاہی نہیں ان چاہی تھی۔

اسکے لیئے ایک مصیبت۔ اسنے تو ابھی خواب بننا شروع کیے تھے اور وہی خواب کرچیوں کی مانند اسکے آنکھوں میں چھبتے آنسوں کی صورت بہہ رہے تھے۔

وہ سسک پڑی۔ گھٹی آواز میں اسکی سسکیاں کرنے میں گونجنے لگیں۔

ان چاہی ہونے کا اتنا دکھ نا ہوتا گر وہ شخص اسکا من چاہا نا ہوتا۔ گر وہ اسکے دل کی سب سے اونچی مسند پر نا بیٹھا ہوتا۔

بہارے نے اپنے دل کو ٹٹولا۔ وہ شخص اسے اپنے دل میں کہیں بھی نظر نہیں ایا۔

کیا اتنی جلدی اسکے دل سے اتر گیا تھا۔

نہیں وہ تو دل کے کونوں کونوں میں چھپا بیٹھا تھا اتنی جلدی کیسے اتر سکتا تھا۔

چہرہ گھٹنوں میں چھپائے وہ رودی اور بے تحاشہ رودی۔

اپنی قسمت پر خود کے ان چاہا ہونے پر اور اپنی محبت پر۔

آج وہ سب پر اکھٹے آنسو بہا دینا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

کیا۔۔؟ایزل نے آئیبرو اچکاتے اسے دیکھا۔

آپی پلیز۔۔زیان نے بے چارگی سے اسے دیکھا۔

ٹھیک ہے لیکن اگر اسے تنگ کیا نا تو میں بتا رہی ہوں پٹو گے میرے سے۔۔ایزل نے اسے وارن کیا۔

نہیں بلکل نہیں۔آپکے ہونے والے بچوں کی قسم۔۔وہ مسکراہٹ دباتا بولا۔

ایزل نے اسکے کندھے پر مکا رسید کیا۔

دفع ہو جاو۔۔اسے آنکھیں دکھاتے اپنی جھنپ مٹانی چاہی۔

زیان ہستا اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا تھینکیو کہتا بریرہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا جس کے لیئے وہ جب سے ایزل کی مانتے کر رہا تھا کہ اسے جانے دے۔

میرے بچے۔۔ایزل نے خود سے سرگوشی کی۔

چہرہ ہاتھوں میں چھپائے وہ شرما گئ۔۔

جبکے اس سے کچھ دور کھڑے حازق نے اسکے لبوں سے جو سرگوشی سنی تھی وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہ آہستہ سے دروازہ کھولتا اندر ایا۔

بریرہ کمرے میں نہیں تھی ڈریسنگ روم کی لائیٹس جل رہی تھی وہ یقیناً وہیں تھی اور شائید چینج کرنے والی تھی۔

اسنے سوچتے لب بھینچے۔دروازہ لوک کرتا وہ ڈریسنگ روم کی طرف قدم بڑھا گیا۔

ڈریسینگ روم بھی لوک نہیں تھا اسکی لاپرواہی پر زیان کو تپ چڑھی۔

وہ جھٹکے سے دروازہ کھولتا اندر ایا۔

بریرہ جو کرتی کی زپ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی ڈر کر پلٹی۔

اپ۔۔اسے سامنے دیکھتے بریرہ کے ہوش ٹھکانے لگے تھے۔

ا۔اپ ی۔یہاں۔۔کپکپاتے ہونٹوں سے کہتے اسنے اپنا ڈوپٹا تلاشنا چاہا لیکن وہ تو بیڈ پر رکھا تھا۔

زیان نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

ڈوپٹہ وہ اتار چکی تھی بال بھی کھول لیے تھے۔اور جیولری بھی اتار چکی تھی۔

میک اپ اور ڈریس ہی بچا تھا۔

زیان نے قہر برساتی نظروں سے اسکا نازک سراپا دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خود میں سمٹ گئ۔

کس سے پوچھ کر چینج کیا ہے تمنے۔۔ سرد لہجے میں پوچھا۔

بریرہ کے چہرے پر خوف سمٹ ایا۔

وہ دیوار سے لگی کانپتے وجود سے اسے دیکھنے لگی۔

اسکے سرد لہجے سے وہ ایسے ہی کپکپا جاتی تھی۔

م۔میں۔لبوں پر زبان پھیرتے کچھ کہنا چاہا۔

ہاں تم بولوں کس خوشی میں چینج کیا ہے تمنے۔زرا سا میرا انتظار نہیں کر سکتی تھی۔۔وہ اسکے اطراف میں دیوار پر ہاتھ مارتا ڈاھاڑا تھا۔

بریرہ کی چیخ نکلی تھی۔

وہ ہاتھوں کو لبوں پر رکھے سہمی خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

کیا میں تمہارے لیے کوئ اہمیت نہیں رکھتا جو تم کچھ دیر بھی خود کو میرے لیئے سنوار نا سکی۔۔اسے بازو سے کھینچتے اپنے قریب کرتے وہ خونخوار لہجے میں بولا۔

بریرہ روتے ہوئے نفی میں سر ہلا گئ۔

زیان اسے روتا دیکھ لب بھینچ گیا۔

اسے چھوڑتے وہ بالوں میں ہاتھ چلاتے گہری سانس بھرتے اپنے غصے کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بریرہ سہمی خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھتے دیوار میں سمٹ رہی تھی۔

زیان نے اسے دیکھا۔دو قدم چلتا اسکے قریب آیا اور اطراف میں ہاتھ رکھتا جھکا۔

وہ اس سے قد میں کافی چھوٹی تھی۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو بلکل جنت کی حور کی طرح۔اسکی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے وہ گھمبیر تا سے بولا۔

بریرہ نے حیرت سے اسکا بدلتا لہجہ دیکھا۔

پل میں توشہ پل میں ماشا۔آنکھیں پھیلائے سوچا۔

اتنی خوبصورت لگ رہی ہو دل کر رہا ہے تمہیں دنیا سے چھپاتے خود میں چھپالوں۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے بوجھل لہجے میں کہا۔

بریرہ کی پلکیں لرز گئیں۔چہرہ سرخ گلاب ہوا تھا۔

زیان مبہوت سا اسکے چہرے پر بکھرے ان رنگوں کو دیکھتا رہ گیا۔۔

کیا ہو تم یار پل میں مجھے بے بس کر دیتی ہو۔اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اسے اپنے قریب کرتا مدھم آنچ دیتے لہجے میں بولا۔

بریرہ کانپ اٹھی اسکے لمس سے۔محرم کے پہلی باریوں قریب آنے پر اسکا دل دھڑک دھڑک کے پاگل ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پلکیں اٹھنے سے انکاری ہوئی تو وہیں لب پھڑ پھڑا اٹھے۔

وہ کانپتے وجود سے اسکے حصار میں اگئ۔

کانپ کیوں رہی ہو۔۔وہ نرمی سے اسے خود میں بھینچتے گھمبیر تا سے اسے دیکھتا بولا۔

اسکے لمس میں اس قدر سکون تھا جو اسنے آج تک کہیں محسوس نہیں کیا۔

ز۔زیان۔۔مردانہ پرفیوم کی خوشبو اسکی نتھنوں سے ٹکرائی تو وہ گھبرا کر اسے پکار بیٹھی۔

زیان کی گرم سانسوں کی آنچ سے اسے اپنی گردن جھلستی محسوس ہو رہی تھی۔

نکاح مبارک زیان کی جان۔۔وہ اسکے پھڑ پھڑاتے لبوں کو ہلکا سا چومتے بولا۔

بریرہ کا سارا خون اسکے چہرے پر سمٹ آیا۔

اسنے سختی سے زیان کا کرتا مٹھیوں میں بھینچا۔

آنکھوں میں بے ساختہ نمی سی اتری تھی۔

پلیز جائیں۔۔وہ اسکا نرم لہجہ محسوس کرتے کپکپاتے لبوں سے بولی۔

چلا جاؤں گا کچھ دیر خود کو محسوس تو کرنے دو۔۔وہ اسکے   لبوں پر نرم گرم سانسیں چھوڑتا خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

بریرہ نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

اسکا لمس آگ جیسا تھا جسے برداشت کرنا اسکی نازک جان کے بس سے باہر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ز۔ی۔اس سے پہلے کہ وہ اسکا نام لیتی وہ اسکا چہرہ اونچا کرتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

بریرہ بس گرنے کو تھی۔

زیان اسکی کمر کے گرد گرفت مضبوط کرتا اسے زمین سے اوپر اٹھا گیا۔

وہ بہت نرمی سے اسکے گلاب ہونٹوں پر جھکا اسکی سانسیں کھینچ رہا تھا۔

بریرہ کے لیئے اسکے نرمی برداشت کرنا بھی مشکل ہوا تھا۔

زیان مدہوش سا جھکا لمحہ بالمحہ اپنی شدت بڑھا گیا۔اسکے نچلے لب کو دانتوں تلے دباتے بریرہ کی سسکی اسکے ہونٹوں میں دبائی تھی۔

بریرہ نے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی۔لبوں پر ہوتی جلن اور شدت سے سانس رکنے کی وجہ سے آنسو اسکا چہرہ بھگونے لگے۔

زیان جو مدہوش سا جھکا تھا چہرہ پر گیلا پن محسوس کرتے اسنے سرخ آنکھیں کھولیں تو اسے روتے دیکھ وہ ہوش میں آتا جھٹکے سے پیچھے ہوا۔

بریرہ نے ہونٹ وا کرتے تیزی سے سانس کھینچتے لمبی سسکی لی تھی۔

زیان کو اپنی شدت کا اندازہ ہوا تھا۔وہ اسکے بال سہلاتا اسکا چہرہ پھر سے اوپر کرتا ہونٹوں پر جھکا۔

بریرہ نے خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لیکن جب زیان نے نرمی سے اسے سانس دی تو وہ بے یقین ہوئ تھی۔لیکن اپنی سانس ٹوٹتی محسوس ہوئ تو اسنے اسے انہیل کیا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو بریرہ کی سانس تو نارمل ہو چکی تھی لیکن اسکی پھول چکی تھی۔

سوری بیا لیکن تمہارے ہونٹ ہیں ہی اتنے رسیلے کہ میں اختیار ہو گیا۔

اسکے ہونٹوں کی نمی صاف کرتے وہ گھمبیر تا سے بولا۔

بریرہ اسکے منہ سے بیا سنتے چونکی تھی۔

یہ انوکھا نام اسے آج تک کسی نے نہیں دیا تھا۔

وہ حیرت زدہ سی اسے دیکھنے لگی جب باہر ہوتی دستک سے وہ دونوں چونکے۔

بریرہ نے خوفزدہ ہوتے اسے دیکھا۔

ریلیکس بیوی ہو اب تم میری۔۔پھر ملیں گے سینوریٹا۔۔وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا اسے چھوڑتے ڈریسنگ روم سے باہر نکل ایا۔

اسنے دروازہ کھولا تو سامنے مرحا کو دیکھتے لب دبا گیا۔

جبکہ مرحا اسکے ہونٹوں کے اطراف میں پھیلی ریڈ لپسٹک دیکھتے سٹپٹا گئ۔

بے شرم انسان منہ صاف کرو اپنا۔۔اسے گھورتے مرحا نے اسے ٹشو دیا تو زیان جھنپ گیا۔بریرہ کے سرخ ہونٹ یاد آئے تو لب اپنے آپ مسکرا اٹھے۔

Posted On Kitab Nagri

اتنی دیر سے کیا کر رہے تھے اندر تم نے پانچ منٹ کا کہا تھا۔۔اسے چہرہ صاف کرتے دیکھ مرحانے اندر جھانکا لیکن بریرہ نظر نہیں ائی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا مرحوا پی کہ سچ میں میری بیوی آگئ ہے۔بس اسی میں اتنا ٹائم گزر گیا۔۔وہ معصومیت سے بولا لیکن آنکھوں میں واضح شرارت چمک رہی تھی۔

لکھ دی لعنت۔مرحانے اسکے کندھے پر مکہ جھڑتے اسے کمرے سے باہر کھینچا۔

اب یہاں نظر مت آنانو دو گیارہ ہو جاو۔رعب سے کہتے وہ اسکے منہ پر ہی دروازہ بند کر گئ۔

زیان دروازے کو گھورتا بالوں میں ہاتھ چلاتا سیڑھیوں کی طرف چلا گیا۔

لبوں پر گہری مسکراہٹ رقصاں تھی۔

💞💞💞

بہارے یہ کیا کیا تمنے۔۔اسکی جیولری،ڈریس ادھر ادھر بکھرا پڑا دیکھ زینی نے غصے سے اسے دیکھا۔

مورے مجھے گھر جانا ہے۔۔وہ بولی تو آواز کافی بھاری سی تھی۔

بہارے یہ آنکھیں گلابی کیوں ہو رہی ہیں تمہاری کیا ہوا ہے روتی رہی ہو تم۔۔زینی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

اسکی آنکھیں اتنی گلابی ہو رہی تھیں جیسے کسی نے وہاں گلابی رنگ چھڑکا ہو۔

ناصرف آنکھیں بلکہ سفید رنگت بھی زردی مائل ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تیکھی سی ناک سرخ تھی جبکہ لب سختی سے آپس میں بھینچے ہوئے تھے۔

مورے میری طعبیت نہیں ٹھیک میک اپ سے تھوڑا ریکشن ہو گیا پہلے کبھی اتنا ہیوی میکاپ کیا نہیں نا اس لیے۔۔وہ نظریں چرا کر بولی۔

زینی کچھ بولتی کہ ساحل کو دیکھتے خاموش ہو گئ۔

بہارے میری گڑیا یہ کیا حالت کر لی ہے۔۔اسکی حالت دیکھتے ساحل فکر مند ہوا تھا۔

لالا میری طعبیت نہیں ٹھیک گھر جانا ہے۔۔وہ ساحل کے سینے سے لگی روتے ہوئے بولی۔

کسی اپنے کا حصار پاتے ہی رونا اپنے آپ آیا تھا۔

لالا کی جان ابھی چلتے ہیں ہم پہلے ڈاکٹر کے پاس جائیں گے تمہاری طعبیت کچھ زیادہ ہی خراب لگ رہی ہے۔۔وہ اسکی بھاری آواز سنتا تشویش سے بولا۔

نہیں لالا مجھے بس گھر جانا ہے میں تھک گئ ہو ریسٹ کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔وہ بھیگے لہجے میں بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زینی پریشان سی اسے دیکھ رہی تھی کہ پہلے تک تو وہ بلکل ٹھیک تھی اچانک سے اسے پتہ نہیں کیا ہو گیا۔

اچھا چلو میری جان ابھی چلتے ہیں۔مورے آپ رمشاء اور بابا کو بھی کو بلا لیں۔وہ زینی سے بولا۔

وہ سر ہلاتی باہر چلی گئ۔

Posted On Kitab Nagri

ساحل بہارے کے گرد حصار بناتا اسے لیے باہر کی طرف بڑھا لیکن سامنے کھڑی آیت کو دیکھتے رک گیا۔

کیا ہوا بہارے کو۔۔وہ خوفزدہ سے لہجے میں بولی کہیں بہارے نے سب کو سچ نا بتا دیا ہو۔۔

کچھ نہیں چاچی بس تھکان کی وجہ سے طعبیت خراب ہو گئی ہے۔۔ساحل اسکے سر پہ بولا دیتا مسکرا کر بولا۔۔

ایسے کیسے اچانک ہو گئ۔۔میں زہرہ کو بلاتی ہوں اسے ایک بار دیکھ لے۔۔وہ فکر مندی سے بولی تو بہارے نے زخمی نظروں سے اسے دیکھا۔

نہیں چاچی اسکی ضرورت نہیں بہارے گھر جانا چاہتی ہے ریسٹ کرے گی تو ٹھیک ہو جائے گی۔۔وہ سہولت سے منا کر گیا۔

اچھا پھر تم گاڑی نکالو میں بہارے کو لے آتی ہوں۔۔وہ بہارے سے نظریں چراتے بولی۔

ساحل ایک نظر بہارے کو دیکھتا سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔

بہارے یہ کیا حالت کر لی ہے میری جان ارحم کی باتوں کا ہر گز وہ مطلب نہیں تھا۔۔ساحل کے جاتے ہی وہ اسکے قریب آتے بے بسی سے بولی۔

آیت چاچی اگر ارحم راضی نہیں تھے تو اپنے میری زندگی کیوں برباد کر دی کیوں مجھے ایسے شخص کے ساتھ باندھ دیا جو مجھے سخت ناپسند کرتا ہے۔۔وہ زخمی لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

میں آپکو اس کے لیئے کبھی معاف نہیں کروں گی۔ بہارے نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا اور دروازے کی طرف بڑھی اسکے پاؤں کے نیچے اسکا ڈوپٹہ آیا جسے دیکھتے وہ ایک پل کو رکی پھر تلخی سے مسکراتی اسے پاوں تلے روندتی آگے بڑھ گئ۔

یہ تمہارے سہاگ کی پہلی نشانی ہے بہارے تم کیسے اسے پاؤں تلے روند سکتی ہو۔ آیت بے یقینی سے بولی۔

وہی سہاگ جس کے لیئے میں ان چاہی ہو تو اس سہاگ کے نام کا یہ ڈوپٹہ کیوں میں سینے سے لگا کر رکھو۔۔وہ زہر خند لہجے میں کہتی بنا اسکی سنی تیزی سے دروازہ کھولتے باہر نکلتی چلی گئ۔

آیت بے جان سی صوفے پر گری تھی۔

یہ کیا کر دیا تم نے ارحم ایک معصوم دل توڑ دیا۔۔سر ہاتھوں میں گرائے سوچا تھا۔

ماما ایسے کیوں بیٹھی ہیں یہاں۔۔۔ارحم اسے ڈھونڈتا وہاں آیا تو اسے دیکھتا پریشانی سے آگے بڑھا۔

آیت نے سر اٹھاتے اسے دیکھا اگلے ہی پل تیزی سے اٹھتے رکھ کے تھپڑ دے مارا۔۔

ماما۔۔اسنے گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

اب تو خوش ہو گے تم مل گیا سکون تمہیں اس بچی کا دل توڑ کے اس معصوم کے جزباتوں کو بری طرح سے روند ڈالا ہے تمنے اپنی اس آنا میں۔

جب تم کسی اور پسند نہیں کرتے تھے تو پھر کیا برائ تھی بہارے میں۔

Posted On Kitab Nagri

جانے کس بات کا بدلہ لیا ہے تمنے اس معصوم سے۔۔وہ روتے ہوئے چیخی تھی۔

دروازے میں کھڑی رمشاء منہ پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے ان دونوں کو دیکھے گئ۔

وہ تو یہاں بہارے کا سامان لینے آئ تھی لیکن جو اسنے سنا تھا۔

بہارے کی حالت نظروں کے سامنے گھومی تو وہ لڑکھڑائ۔اسے اپنی دنیا گھومتی محسوس ہوئ۔

اگر ساحل کو پتہ چل گیا کہ بہارے کی یہ حالت ارحم کی وجہ سے وہ یقیناً اسکا بھی برا حال کر دے گا۔

کیونکہ یہ گھر بھی تو اسکے مائیکے میں آتا تھا۔

اسنے دروازے کو تھامتے بے یقینی سے ان دونوں کو دیکھا۔

ارحم بھی اسے دیکھ چکا تھا اسکے چہرے پر پھیلا ڈر دیکھتے وہ خود بھی خوفزدہ ہوا تھا لیکن صرف ایک لمحے کے لئے۔

مجھے وہ لڑکی نہیں پسند تھی مینے پہلے بھی کہا تھا اپنے زبردستی اسے میرے پلے باندھا ہے اس میں میرا کوئ قصور نہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور آپ پریشان مت ہوں آپی میری وجہ سے آپکے رشتے پر کوئ اثر نہیں پڑے گا یہ میرا وعدہ ہے۔۔

وہ پہلے آیت اور پھر مڑ کے رمشاء سے کہتا تیز قدموں سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

آیت نے چونک کر رمشاء کو دیکھا۔

چاچی یہ ارحم کیا کہہ رہا تھا بہارے کو۔۔وہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

بہارے تو کتنی پیاری معصوم سی ہے چاچی اگر ارحم اسے پسند نہیں کرتا تو پھر اپنے کیوں اسکی زندگی برباد کر دی۔۔

وہ بھیگی نظروں سے آیت جو دیکھتے بولی۔

آیت نے بے بسی سے اسے دیکھا اور پھر سب بتاتی چلی گئ۔

افف اللہ اتنی بڑی غلط فہمی۔ لیکن ان سب میں بہارے کا کیا قصور تھا چاچی اس معصوم کا دل کیوں توڑ دیا۔۔وہ سب کچھ جاننے کے بعد سر تھام کر رہ گئ۔

آیت کے پاس اس بات کا کوئ جواب نہیں تھا۔

وہ خاموشی سے اس سفید بکھرے جوڑے کو دیکھتی رہ گئ۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ غصے سے بھرا اوپر ٹیرس پر آگیا۔

ہر کسی کو میں قصوروار نظر آرہا ہوں مجھے کوئ سمجھ ہی نہیں رہا۔

ایک امیچور بچی سے باندھ دیا ہے مجھے۔وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا بڑبڑایا تھا۔۔

وہ آزاد رہنے والا انسان تھا جو نا تو کسی بندھن میں بندھنا چاہتا تھا نا کسی کو اپنے ساتھ باندھنا فلحال وہ اپنی لائف بغیر کسی پابندی کے گزارنا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی بہت لڑکیوں سے دوستی تھی لیکن صرف دوستی تھی لیکن ان میں سے کسی سے بھی نکاح یا شادی کا کوئ

پلان نہیں تھا اور یہ سب برے دوستوں کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔

اسکے دوستوں کا کہنا تھا کہ شادی کر کے انسان ایک ہی لڑکی کا پابند ہو جاتا ہے ہر جگہ اسکی پابندی لگ جاتی ہے۔

پھر چاہے وہ دستوں کے ساتھ گھومنا پھرنا ہو یا پھر لڑکیوں سے دوستی۔

کچھ دیر پہلے بھی اسکے دوست اسی بات سے اسے چڑھا رہے تھے کہ وہ تو اب بندھ گیا ہے اسی بات کا اسے غصہ چڑھا تھا کہ وہ آخر کیوں کسی کا پابند ہو۔۔

نخوت سے سوچتا وہ سر جھٹکتا فون میں بزی ہو گیا۔

اسے اس بات کا بلکل احساس نہیں تھا کہ وہ اپنی آزادی کے چکر میں کسی معصوم کا دل توڑ گیا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

مہمانوں کو جاتے رات کے گیارہ بج چکے تھے سب تھکے ہارے سے اپنے اپنے کمروں میں گئے تھے۔

وہ مہمانوں کو رخصت کرتا کمرے میں آیا تو زمل میڈم بغیر چینج کئے بیڈ پر بیٹھے بیٹھے ہی سو گئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے اسے انتظار کرنے کا بولا تھا لیکن وہ کچھ زیادہ ہی لیٹ ہو گیا۔

وہ اسکا انتظار کرتے کرتے ہی شائید سو گئ تھی۔

اپنی معصوم سی بیوی کی فرمانبرداری دیکھتے اسے ٹوٹ کر پیار ایا۔

وہ کرتے کے بٹن کھولتے وہ زمل کی طرف بڑھا۔

زمل بے بی۔۔ایک بازو بیڈ پر ٹکاتے اس پر سایہ فگن ہونے آبان نے سرگوشی میں اسے پکارا۔دھیان رکھا تھا کہ اسکے پیٹ پر وزن نا پڑے۔

بے بی۔۔اسکے گال پر انگلی ٹریس کرتے پھر سے پکارا۔۔

زمل نے نیم وا آنکھوں سے اسے دیکھا۔

ابان۔۔ہلکے سے لب ہلے۔

اتنی دیر کر دی اپنے۔۔وہ اب مکمل نیند سے بیدار ہو چکی تھی۔

مہمانوں کو رخصت کرتے وقت لگ گیا بے بی۔۔اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کے اسے بٹھاتا بولا۔۔

تمنے چینج کیوں نہیں کیا۔۔اسکی جیولری اتارتے محبت سے اسے دیکھا۔

آپکا انتظار کر رہی تھی۔جمائ روکتے نیند سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھا۔

تھک گیا ہے میرا بے بی۔۔اسکی جیولری ریمو کرتے آبان نے محبت سے پوچھا۔

زمل سر ہلا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

کھانا کھایا تھا۔۔اسکا گال سہلاتے پوچھا۔۔

جی کھایا تھا۔۔وہ نیند سے بے حال ہوتی اسکے کندھے پر سر ٹکا گئ۔

آج سونا نہیں ہے زمل بے بی کتنی راتوں سے تمنے میری نیندیں حرام کی ہیں آج میں تمہاری کروں گا۔۔وہ گھمبیر تا سے کہتا اسکے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتا لبوں پر جھک گیا۔

زمل کی نیند پل میں اڑی تھی۔وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی۔

آبان نرمی سے اسکے ہونٹوں پر جھکا پر تھا۔

جب سے وہ پریگنینٹ ہوئ تھی وہ بہت نرمی سے اسے چھوتا تھا اسکے ہونٹوں پر وہ کبھی کبھار شدت دکھا دیتا لیکن اب زمل کا سانس پھول جاتا تھا اس لیے وہ نرمی برتتا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو زمل کی سانس پھول چکی تھی۔وہ بے حال سی اسکے کندھے پر سر ٹکا گئ۔

آبان گہری نظروں سے اسکا منموہنا روپ دیکھنے لگا۔

وہ دن بہ دن خوبصورت ہوتی جا رہی تھی چہرے پر ممتا کا الگ سا روپ جو آیا تھا۔

ہمارا بے بی کیسا ہے۔۔۔اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھتے وہ اشتیاق سے بولا تو زمل ہنسی۔

آبان آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے وہ آپسے بات کرے گا۔۔وہ سرخ ہوتے چہرے سے جھنپتے بولی۔

کوئ بات نہیں بابا تو کر ہی سکتے ہیں۔۔بابا کو بہت شدت سے انتظار ہے آپکا آپ بس ماما کو تنگ مت کیا کرو اور اچھے بچوں کی طرح رہو۔۔وہ جھک کے اسکے پیٹ پر لب رکھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

زمل مسکرادی۔

ویسے آج تو بے بی کی ماما بے بی کے بابا پر بجلیاں گرا رہی تھی۔۔وہ زمل کو گہری نظروں سے دیکھتا بولا۔

زمل اسکے ارادے سمجھتے نفی میں سر ہلا گئ۔

ا۔ابان میں تھک گئ ہوں۔۔بے چارگی سے اسے دیکھا۔

کوئ بات نہیں بے بی میں ہوں نا تمہاری تھکن اتارنے کے لیئے۔۔وہ اسکا سر تکیے پر رکھتا اس پر سایہ فگن ہوا۔

ابان۔۔زمل نے کمزور سی مزاحمت کرنی چاہئے۔

اگر اب تمنے مزاحمت کی نا زمل بے بی تو یقین جانوں میں تمہاری حالت کی پرواہ کیے بنا اتنی شدت دکھاؤں گا کہ تمہاری سانسیں اٹک جائیں گی پھر مت کہنا۔۔

وہ اسکے مسلسل مزحمت کرنے پر اسے آنکھیں دکھاتا بولا۔

زمل سٹپٹاتے مزاحمت روک گئ۔

گڈ گرل۔۔اسکی گردن پر جھکتے گھمبیر تا سے کہا۔

زمل نے دانت کھچاتے اسکے بال مٹھیوں میں جکڑے۔

آبان اسکے غصے پر قہقہ لگا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کچھ بھی کر لو بے بی آج نجات نہیں ملنے والی۔ معنی خیز انداز میں کہتا لائیٹس اوف کرتا اس پر جھک گیا۔

زمل کی کمزور سی مزاحمت دم توڑتی چلی گئ۔

💞💞💞

میر۔۔ آئینے کے سامنے بیٹھی ایزل نے گہری سوچ میں گم اسے پکارا۔

ہمم۔۔؟ وہ لیپ ٹاپ پر کوئ کام کر رہا تھا۔

کیا ہم واپس یہاں نہیں رہ سکتے۔ آئ مین کب تک وہاں رہنا پڑے گا۔۔ کانوں سے آئیرینگز نکالتے اسے دیکھا۔

پتہ نہیں شائید کچھ ماہ بعد۔۔ وہ اسے ایک نظر دیکھتا پھر سے لیپٹاپ پر نظریں ٹکا گیا۔

کچھ ماہ تک ٹھیک ہے تب تک بے بی بھی آجائے گا زمل کا۔۔ تمہیں پتہ میں کتنی ایکسائیٹڈ ہوں۔۔

وہ بے بیز کے زکر پر پھول کی طرح کھلی تھی۔

حازق نے لب بھینچتے سرد آنکھوں سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے تو اس وقت کا شدت سے انتظار ہے جب ہماری لائیف میں یہ خوشی آئے گی۔۔ افف چھوٹے چھوٹے بے بیز کتنے کیوٹ ہوتے ہیں۔۔ وہ اپنی رو میں بولتی جا رہی تھی جب ٹھک کی آواز پر چونکی۔

کوئی اور کام بھی ہے تمہیں۔ جب سے یہاں آئے ہیں تمنے بے بیز کی رٹ لگائی ہوئی ہے۔۔ وہ لیپٹاپ ٹیبل پر پٹکتا سرد لہجے میں بولا۔

تمہیں کس بات کا اتنا غصہ آ رہا ہے میں کچھ غلط بات تو نہیں کہہ رہی۔۔ ایزل نے غصے سے اسے دیکھا۔

آئیندہ کسی بچے کا ذکر مت کرنا ایزل۔۔ وہ سرد نظروں سے اسے دیکھتا تنبیہ کرتے بولا۔

کیوں نا کروں۔۔ زمل کوئی پرائی نہیں ہے کیوں اتنی مرچی لگ رہی ہیں تمہیں کل کو ہمارے بچے ہونگے تو انکے لئیے ایسے ہی بولو گے۔۔ وہ برش ٹیبل پر پٹکتی اسکے مقابل آئی تھی۔

حازق کی آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھی۔ مٹھیاں سختی سے بھینچتے اسنے قہر برساتی نظروں سے اسے دیکھا۔

ہمارے کوئی بچے نہیں ہونگے یہ بات یہاں بٹھالو۔۔ وہ اسکے ماتھے پر انگلی سے دباو دیتا سپاٹ لہجے میں بولا۔

ایزل نے ٹٹھک کر اسے دیکھا۔

کیا بول رہے ہو تم کیوں نہیں ہونگے ہمارے بچے۔۔ وہ غصے سے چیخی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ مجھے ہمارے بیچ کسی تیسرے کا وجود نہیں چاہیئے۔اسکا لہجہ اتنا سرد اور سپاٹ تھا کہ ایزل بے یقینی سے اسے دیکھے گئ۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا وہ کوئ غیر نہیں ہمارا بچہ ہو گا ہمارا اپنا وجود۔۔ وہ سن ہوتے دماغ سے چیخی تھی۔

چیخو مت تمہارے چیخنے سے میرا فیصلہ بدل نہیں جائے گا۔۔حازق نے پلٹ کر سرد نظروں سے اسے دیکھا۔

پاگل، جنونی، سائیکو انسان میں تمہارا یہ رویہ برداشت نہیں کروں گی بچوں کے بغیر کسی بھی کپل کی زندگی ادھوری ہوتی ہے اور تم جانتے ہو مجھے بچے کتنے پسند ہیں۔۔اسکا لہجہ بھیگ گیا تھا۔۔

حازق نے ضبط سے آنکھیں مینچیں۔ جتنا وہ اس ٹاپک سے بچنا چاہ رہا تھا وہ اتنا ہی اس ٹاپک کو چھیڑ رہی تھی۔

زمل، ہانم آپی، ہانیا آپی، عاشر کے بچے ہونگے نا کر لینا انسے شوک پورا۔۔۔اسکا لہجہ جزبات سے عاری تھا۔

میر تمہارا دماغ گھوم گیا ہے وہ بھی مجھے عزیز ہونگے لیکن ایک عورت کے وجود سے پیدا ہوا بچہ ہی اسکی اپنی اولاد ہوتا ہے تم ایسے کیوں کہہ رہے ہو۔۔ وہ اسکے مقابل آتی شبنمی آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے آنکھیں مینچتے گہری سانس اندر کھینچیں سرد آنکھیں کھولتے کرتے اسے دیکھا۔۔

شادی کے دو ماہ بعد تم مجھ سے بچوں کی رٹ لگاؤ گی تو یہی کروں گا نا۔۔ وہ اسے بازو سے تھامتا اپنے قریب کرتا سنجیدگی سے بولا۔

اچھا سوری میں ابھی تو نہیں کہہ رہی کچھ ماہ بعد ہی پلین کریں گے نا ہم بے بی۔۔ اسکی گردن میں چہرہ چھپائے بھیگے لہجے میں کہا۔

حازق کی آنکھوں میں نمی اتری تھی۔۔وہ سختی سے اسے خود میں بھینچ گیا۔۔

💞💞💞

ماما۔۔ مما۔۔وہ اپنا رزلٹ کارڈ ہاتھوں میں تھامے خوشی سے اچھلتی شاہ ولا میں داخل ہوئی تھی۔

لاؤنج میں بیٹھے سب لوگوں نے چونک کر اسے دیکھا۔

انو میری گڑیا کیا ہوا۔۔مہر اسکا خوشی سے سرخ ہوتا چہرے دیکھ بازو وا کرتی بولی۔

وہ تیزی سے بھاگتی اسکی بانہوں میں اسمائی۔

ماما مینے فرسٹ پوزیشن لی ہے۔۔خوشی سے اسکا معصوم چہرہ دمک رہا تھا۔

سیاہ آنکھوں کی چمک نرالی تھی۔

وہ اس وقت یونیفارم میں تھی۔بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائی ہوئی تھی۔

کندھوں پر سکول بیگ لٹک رہا تھا۔وہ بلکل چھوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی اس یونیفارم میں۔

Posted On Kitab Nagri

ارے وہاں میرا بچہ۔۔ماما جانتی تھی میری بیٹی بہت قابل ہے۔

ماما پراوڈ اوف یو۔

مہر نے اسکا ماتھا چوما تو وہ کھکھلا دی۔

کیا بات ہے آج تو میری گڑیا ماشاءاللہ بہت کھکھلا رہی ہے۔۔

مرتسم کی آواز سنتے اسکے چہرے کی خوشی دیدنی تھی۔

بابا دیکھیں مینے فرسٹ پوزیشن لی۔۔وہ مہر کی بانہوں سے نکلتے تیزی سے مرتسم کی طرف بھاگی۔

سب مسکراتی نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

ان دونوں کے گرد ہی تو گھومتی تھی اس چھوٹی سی جان کی چھوٹی سی دنیا۔

بابا کو پتا تھا میری انو بہت انٹیلیجنٹ ہے۔۔مرتسم زمین گھٹنا ٹکاتے اسکے قریب بیٹھتا محبت سے بولا۔۔

بابا اب آپکو مجھ پہ پراوڈ ہے نا انو بریو بھی ہو گئی ہے اب۔۔وہ معصومیت سے اسے دیکھتے بولی۔

مرتسم نے مہر کو دیکھا۔

دونوں نفی میں سر ہلاتے مسکرا دیئے۔

بابا کو اپنی گڑیا پر بہت پراوڈ ہے میری جان اور ہمیشہ رہے گا۔۔

مرتسم اسکا ماتھا چومتے بولا تو وہ کھکھلا دی۔۔

انو ہمیں بھی تو دکھاو۔۔ہانم نے کہا تو وہ مرتسم کو دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جاو۔۔مرتسم نے کہاتو وہ ہانم کے قریب اگئ۔

ہماری انو تو واقعی بہت انٹیلیجنٹ ہے۔۔فل مارکس لیے ہیں ہر سبجیکٹ میں۔۔

ہانم نے ستائش سے کہا۔

انوشے کا چہرہ خوشی سے گلاب کی مانند سرخ پڑ چکا تھا۔

پہلے وہ بہت کم مارکس لاتی تھی ایک بار تو اسے ایک ہی کلاس دو بار ریپیٹ کرنی پڑی تھی لیکن اب جیسے جیسے وہ مینٹلی ٹھیک ہو رہی تھی فزیکلی بھی گرون کر رہی تھی اور سٹڈی میں بھی۔

چلو انو چینج کر کے فریش ہو جاو پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔مرحا اسے وہاں سے لے گئ۔

کچھ دیر بعد وہ چینج کر کے واپس آئ تو مہر نے اسکا فیورٹ لنچ بنایا تھا۔۔

وہ لنچ کرتی ساتھ تیز تیز بولتی مرحا اور ایزل کو سکول کی کوئ بات بتا رہی تھی اور وہ دونوں ہس رہی تھیں۔۔

کانگریجولیشنز انو۔۔وہ ابھی کھانا کھا کے فارغ ہوئ تھی کہ ابراہیم اسکے پاس اگیا۔

اسنے انو کی طرف چاکلیٹ بڑھاتے اسے وش کیا۔

تھینکیو۔۔اسنے مسکراتے تھام لی۔

دونوں کی اچھی فرینڈ شپ ہو گئ تھی۔لیکن پھر بھی وہ اس سے اتنی باتیں نہیں کرتی تھی جتنی باقی سب سے۔

Posted On Kitab Nagri

چلو گیم کھیلیں بابا نے مجھے نیو ویڈیو گیم لے کر دی ہے۔۔وہ اسکا ہاتھ تھام کے اسے اٹھاتا بولا۔

انو شے ہاں کہنے لگی کہ سامنے سے آتے کاشان کو دیکھتے وہ اپنا ہاتھ چھڑوا گئ۔

نہیں ابراہیم ہم بعد میں کھیلیں گے۔۔وہ معصومیت سے کہتی کاشان کی طرف بھاگ گئ۔

ابراہیم ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھتا واپس اپنے کمرے میں چلا گیا۔

شان۔۔۔وہ ابھی کالج سے آیا تھا اسکی آواز سنتے چونکا۔

انو آگئ سکول سے۔۔وہ مسکرا کر اسے اسکا گال چھوتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

شان ایکو پتہ ہے آج مینے کلاس میں فرسٹ پوزیشن لی اب مجھے کلاس ریپیٹ نہیں کرنی پڑے گی اور ٹیچرز نے مجھے سب کے سامنے چاکلیٹ بھی دی۔۔وہ اسکے ساتھ چلتے تیز تیز بول رہی تھی۔

واؤ انو تم تو بہت ایکٹیو ہو گئ ہے۔پوزیشن بھی لی اور چاکلیٹ بھی ملی۔۔کاشان اسکا مسکراتا چہرہ دیکھ سرشار ہوا تھا۔

ہاں اور اب انو کسی سے ڈرتی بھی نہیں۔اسکے ساتھ ہی کمرے میں داخل ہوتے فخر سے بتایا۔

ویری گڈ۔۔بلکل ایسے بریو گرل بن کے رہنا ہے۔۔

وہ اسکا گال تھپکتے بیگ صوفے پر پھینکتا خود بھی گرنے کے انداز میں بیٹھا تھا۔

میں شام کو آپکو آپکی فیورٹ ڈول لاؤں گا گفٹ آپ کے لیئے اوکے۔۔شوز اتارتے مصروف انداز میں اسے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

انوشے اسکے پیچھے کھڑی خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

وہ شائید تھک گیا تھا۔اور اسے سر میں بھی درد ہو رہا تھا اسی لیے تو وہ بار بار ماتھا مسل رہا تھا۔

کاشان آنکھیں موندیں صوفے کی پشت سے سر ٹکائے ہوئے تھا اسے لگا انوشے چلی گئ ہے لیکن اپنے ماتھے پر چھوٹے سے نازک ہاتھوں پر لمس محسوس کرتے وہ چونکا۔۔

اسنے پیچھے مڑتے حیرت سے اسے دیکھا۔

کیا ہوا۔۔وہ معصومیت سے اسے دیکھتے بولی۔

کیا کر رہی تھی تم۔۔کاشان اسے اپنے سامنے کرتا بولا۔

آپکا سر دبا رہی تھی۔ آپکو سر درد ہو رہا تھا نا۔۔اس دن بابا کو بھی سر درد ہو رہا تھا تو ماما نے بھی ایسے ہی دبایا تھا۔

وہ آنکھوں میں فکر مندی لیے اسے دیکھتے بولی۔

کاشان حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

دادی اماں کچھ نہیں ہوا مجھے البتہ تمہیں ضرور کچھ ہو جائے گا۔دیکھو تو زور سے ہاتھوں کا دباؤ ڈالا ہے تو کیسے سرخ ہو گئے ہیں۔۔وہ اسکی چھوٹی چھوٹی سے سفید ہتھیلیاں گلابی ہوتے دیکھ تاسف سے بولا۔۔

اسکے نازک ہاتھوں کے لمس سے اسے اپنا درد اڑتا ہوا سا محسوس ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا پھر میں ماما سے کہتی ہو وہ آپکے لیئے چائے بنا دے پھر آپ ریسٹ کر لیجئے گا۔۔وہ سمجھداری سے بولی تو کاشان ہس دیا۔۔

وہ بہت ایکٹیو بچی تھی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو بہت غور سے دیکھتی تھی۔گھر کی عورتوں کو اسنے جیسا پایا اپنی عمر سے زیادہ سمجھداری دکھا رہی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے جاو۔۔اسکا گال تھپکتے کہا تو وہ جی کہتی باہر بھاگ گئ۔

اسکے جانے کے بعد کاشان نے پر سوچ نظروں سے خالی راہداری کو دیکھا۔

انوشے اسکے ساتھ کافی اٹیچ ہو چکی تھی۔۔وہ اسکے معاملے میں چھوٹی سی چھوٹی چیز بھی بہت باریک بینی سے غور کرتی تھی۔۔یہ سہی نہیں تھا انوشے کا اس سے اتنا اٹیچ ہونا دونوں کے لیئے سہی نہیں تھا۔

وہ سوچوں میں گم صوفے سے ٹیک لگائے وہیں نیم دراز ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

نور۔۔براق نے جھک کہ اسکا گال تھپتھپایا۔

نور نے بامشکل آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔

نور میرا بچہ میڈیسنز لے لو۔۔۔وہ فکر مندی سے اسے دیکھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے کل سے سخت بخار تھا جو کہ آج شدت اختیار کر چکا تھا۔ کل براق زبردستی اسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا تھا لیکن اسے کوئی خاصہ فرق نہیں پڑا میڈیسنز سے۔

صبح وہ بہتر تھی لیکن شام سے اب وہ بخار میں پھنک رہہ تھی۔۔ لیکن اب وہ اسے ہوسپٹل بھی نہیں لے جا سکتا تھا۔ کیونکہ مستقل بارش ہو رہی تھی اور باہر راستے بھی بلاک ہو چکے تھے۔

دانین، زین اور دور فشاں رمشاء کی طرف گئے ہوئے تھے اب بارش کی وجہ سے وہیں رک گئے تھے۔

وہ دونوں نور کی طعبیت کی وجہ سے گھر پہ ہی رہ گئے تھے۔۔

اسکی طعبیت اب بگڑتی جا رہی تھی۔

نور ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔ اسکے دانت بجتے دیکھ وہ اسے پانی دیتا پریشان ہوا تھا۔

بہ۔ت۔۔ وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔

باہر اچھی خاصی بارش ہو رہی تھی اور سردی بھی خاصی ہو گئی تھی۔۔

براق نے اسے میڈیسنز دیں اور ہیر ٹراون کر دیا لیکن ابھی وہ کانپ رہی تھی۔

براق اسکے ہاتھ پاؤں سہلاتا رہا لیکن وہ نیم غنودگی میں جا چکی تھی۔ اسکے ہونٹ نیلے پڑ گئے تھے۔

براق نے اس پر دو موٹے کمفرٹ دیئے۔ اسے روشانے نے بتایا تھا کہ نور کو ٹھنڈ بہت جلدی لگ جاتی تھیں اور لگتی بھی بہت تھی۔

نور۔۔ اسکا گال سہلاتے براق نے اسکا چہرہ تھپتھپایا لیکن وہ نیم بے ہوش تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہونٹ بری طرح سے کپکپاتے جامنی ہو چکے تھے۔

براق نے جلدی سے مہر کا نمبر ملایا جو کچھ دیر بعد اٹھا لیا گیا۔

اسے ساری سچویشن سے آگاہ کیا تو مہر نے اسے کچھ میڈیسنز بتائیں۔

میڈیسنز ساری دے دی ہیں مہر چاچی لیکن اسے کوئ فرق نہیں پڑ رہا اور ٹھنڈ بھی بہت شدید لگ رہی ہے۔۔اسکا چہرہ سفید پڑتا جا رہا ہے۔۔وہ سخت پریشان تھا۔

دیکھو براق نور کو فلحال ہیٹ کی ضرورت ہے اسے پسینہ آئے گا تو اسکا بخار ٹوٹے گا۔۔مہر سنجیدگی سے بولی۔

چاچی ہیٹر اون ہے دو کمفرٹ بھی دیئے ہیں۔۔وہ بے بسی سے اسے دیکھتا بولا۔

مہر نے کچھ دیر سوچا پھر سنجیدگی سے بولی۔

براق فلحال سب راستے بند ہیں نور کو ہاسپٹل لیجانا مشکل ہے لیکن اسکا بخار ٹوٹنا بھی ضروری ہے ورنا اسکے دماغ کو چڑھ سکتا ہے یا جان کا خطرہ بھی ہو سکتا ہے تم بھی ڈاکٹر ہی بن رہے ہو اتنا تو جانتے ہو گے۔۔وہ تمہید باندھتے بولی۔

چاچی آپ کیا کہنا چاہتی ہیں۔۔وہ نور کے کانپتے وجود کو دیکھتا چونک کو بولا۔۔

تم اسکے شوہر ہو براق حق رکھتے ہو اس پر کیا پتہ تمہاری باڈی کی ہیٹ اسکی ٹھنڈ کم کر سکے آگے تم خود سمجھدار ہو۔۔مہر سنجیدگی سے کہتی کال کاٹ گئ۔۔

Posted On Kitab Nagri

براق نے تھوک نگلا تھا۔۔

وہ ایسے کیسے کر سکتا تھا۔۔اسکا بھروسہ نہیں توڑ سکتا تھا وہ جب وہ خود اسے ٹائم دے چکا تھا تو پھر۔

لیکن اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔بے بسی سے سوچا۔۔

نور میرا بچہ کیا ابھی بھی ٹھنڈ الگ رہی ہے۔۔وہ اسکے قریب آتا اسکا ہاتھ تھامتے فکر مندی سے بولا۔

نور نفی میں سر ہلا گئ۔

اب بہتر ہے۔۔آہستہ سے کہا۔۔اسکا چہرہ نارمل ہو رہا تھا۔۔

براق کو کچھ سکون ہوا۔۔وہ اسکے ہاتھ پاؤں سہلاتا رہا۔

💞💞💞

بہارے تمہیں کیا ہوا ہے کل سے کافی بجھی بجھی سی لگ رہی ہو۔۔دانین اسکا سنجیدہ چہرہ دیکھ بولی۔

کچھ نہیں مامی بس تھوڑی سی تھکان ہو گئ ہے۔۔وہ کھلے بالوں کو جوڑے میں باندھتی مسکرا کر بولی۔

رمشاء نے دکھ سے اسے دیکھا۔۔

وہ تو چھوٹی چھوٹی تکلیف ساحل کو چیخ چیخ کو بتاتی تھی جانے اتنا بڑا دکھ کیسے سہہ گئ تھی۔۔نم آنکھوں سے اسے دیکھتے سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

بہارے آپی آپکے ہاتھوں میں کیا ہوا۔۔دور فشاں کی تیز آواز پر سب چونکے تھے۔

حیرت سے بہارے کو دیکھا جو سٹپٹاتے اس اپنے ہاتھ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

بہارے یہ کیا ہوا ہے۔کیا کیا ہے ہاتھوں کے ساتھ۔۔اسکے ہاتھوں پر چھوٹے چھوٹے سے زخم اور چھلے ہوئے دیکھتے ساحل اور دانیال خان تڑپ ہی تو گئے تھے۔

باباوہ یہ۔۔اسے سمجھ نہیں آیا کیا بہانہ بنائے۔۔

یہ تو نہیں بتا سکتی تھی کہ ارحم کا نام مٹانے کے چکر میں اپنے ہاتھ رگڑ ڈالے تھے۔۔

باباوہ رئیکشن ہو گیا ہے مہندی سے۔۔سر جھکائے کہا۔

تو میری جان بتانا چاہئے تھا نا۔کچھ لگایا بھی نہیں ہے۔۔دانیال خان اسکے ہاتھ تھامتے فکر مندی سے بولے۔

ائینمنٹ نہیں برف لگاؤ پہلے ورنہ جلن زیادہ ہو گی۔۔دانین نے رمشاء کے ہاتھ میں ٹیوب دیکھتے کہا۔

مورے جلدی سے برف لائیں۔۔ساحل اسکے ہاتھوں پر پھونک مارتا پریشانی سے بولا۔

بہارے نم آنکھوں سے انہیں دیکھتی دانیال خان کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔۔

بہارے میرا بچہ کیا ہوا۔۔سب لوگ پریشان ہوئے تھے۔۔

وہ اب ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔

رمشاء کچن کے دروازے پر کھڑی خوف زدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ب۔باباوہ ارحم۔۔بہارے ہچکیوں میں بولی۔

رمشاء نے کپکپاتے ہاتھوں سے چیئر کو تھاما۔

دانین نے بغور اسکا کپکپانے نوٹ کیا تھا۔

کیاہوا کچھ کہاہے اسنے میری گڑیا کو۔۔ساحل اسکے سر پر ہاتھ رکھتا پیار سے بولا۔

لالاوہ۔۔وہ بولتی اچانک خاموش ہوئ تھی۔

ہاں بولو میری جان کیاہوا۔۔دانیال خان اسکا چہرہ صاف کرتے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

بولو بہارے کیاہوا ہے۔۔زینی کے لہجے میں کوئ خوف سا تھا۔

بابا ارحم نے میری اسائمنٹ چرالی تھی یونی میں اب میں کل کیا سبمیٹ کرواں گئ۔۔ وہ چہرہ صاف کرتی آہستہ سے بولی۔

رمشاء کی سانس میں سانس آئ تھی۔

اللہ بہارے تم توڈراہی دیا تھا اتنی سی بات کے لیئے کوئ ایسے روتا ہے۔۔زین نے اسکے سر پہ چپت لگائ تو وہ پھیکا سا مسکرادی۔

کوئ بات نہیں کہتا بیٹا میں بنادوں گا۔۔ساحل اسکا ماتھا چومتے بولا۔۔

ابھی یہ لگاؤ اس سے آرام ملے گا صبح ہوتے ہیں ڈاکٹر کے پاس چلیں گے۔دانیال خان اسکے ہاتھوں پر برف ملتے اب ٹیوب لگاتے بولے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آسودگی سے مسکرادی۔

رمشاء چیئر تھامے گہری سانس بھرتی چہرے پر ہاتھ پھیر رہی تھی جب دانین کی گہری نظریں خود پر محسوس کرتے نظریں چراتے کچن میں چلی گئ۔

دانین نے اسکی پشت دیکھتے بہارے کو دیکھا۔

یقیناً کچھ نا کچھ تو تھا جو وہ دونوں چھپا رہی تھیں۔۔

تیکھی نظروں سے رمشاء کی پشت کو دیکھتے سوچا تھا۔

💞💞💞

رات کے گیارہ ہو رہے تھے نور کا بخار جو کم ہو رہا تھا وہ پھر سے شدت پکڑ چکا تھا کیونکہ کمرے کا ہیٹر اچانک ہی بند ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

براق کی بھی بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ گئ تھی اس لیے اسنے محسوس نہیں کیا لیکن اب نور کا کپکپاتا ہاتھ اپنے بازو پر محسوس کرتے وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

وہ شدت سے کانپ رہی تھی۔ ہونٹ پھر سے جامنی پڑ چکے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

براق نے اٹھتے سب سے پہلے کھڑکی بند کی جو شائید ہوا سے کھل گئی تھی اس سے کمرا بھی ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

اسنے ہیٹر کو دیکھا وہ بند ہو چکا تھا۔

افف اسے کیا ہو گیا۔اسے چلانے کی کوشش کی لیکن ناکام۔۔

براق نے نور کو دیکھا وہ غنودگی میں جا رہی تھی اس حالت میں اسکا بے ہوش ہونا ٹھیک نہیں تھا۔

نور میری جان آنکھیں کھولو۔۔اسکا گال تھپکتے براق نے ہوش میں لانے کی کوشش کی۔

نور نے ہلکی سی آنکھیں کھولیں جو شدید سرخ ہو چکی تھیں۔

ہبی۔۔ہلکے سے لب ہلے۔۔

براق نے جھٹکے سے اسے بیڈ سے اٹھاتے خود میں بھینچا۔اپنی شرٹ اتار کر پھینکتے اسے خود میں بھینچتے اسنے کمفرٹ اس پر دیا۔

وہ اسکے سینے سے لگی شدت سے کپکپا رہی تھی کہ اسنے دانت بج رہے تھے۔

اسکے سانسیں گرم تپتی ہوئی سی تھیں۔

چہرہ شدید سرخ پڑ چکا تھا۔۔

براق اسکی کمر سہلاتا دوسرے ہاتھ سے اسکے ہاتھ سہلا رہا تھا لیکن وہ ہنوز کانپ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے جامنی ہونٹ دیکھتے براق نے بنا سوچے سمجھے اسکے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے انہیں اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔

وہ اپنے گرم سانسوں اور ہونٹوں سے اسکے جھلساتا اسے راحت پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ شدت نہیں دکھا رہا تھا اسکے ہونٹ نرمی سے چوم رہا تھا۔۔

ہاتھ اسکی کمر کو شدت سے سہلاتے جا رہے تھے۔۔

نور نے ہلکی سی نیم وا آنکھوں سے اسے دیکھا وہ کروٹ بدلتا اسے اپنے بھاری وجود تلے چھپا گیا۔۔

اسکے ہونٹ چھوڑتے وہ اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھتا آنکھوں پر شدت سے لب رکھ گیا۔

نور ہبی کا بچہ اتنا مت ستاو صبح پھر رو گی۔۔ اسکے کان میں سرگوشی کرتے کان کی لو کو ہونٹوں میں دبایا۔۔

وہ اسکی کنپٹی پر لب رکھتا گردن پر جھک گیا۔۔

شدت سے اسکی سفید گردن پر لب رکھتا تو کبھی نرمی سے دانت گاڑھ دیتا اسکے ہاتھ نور کے وجود کو نرمی سے سہلا رہے تھے کہ اسے تپش محسوس ہو۔۔

براق کی آنکھوں میں اہستہ اہستہ ہستہ خمار اترنے لگا۔۔

لیکن وہ اپنے جزبات پر بندھ باندھتا کبھی اسکے ہونٹ نرمی سے چومتا تو کبھی گردن تو کبھی دیوانہ وار اسکے چہرے پر لب رکھتا اسے اپنی سانسوں کی تپش سے پگھلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

نور کا کپکپاتے وجود تھوڑا سا نارمل ہوا تھا لیکن براق کا پورا وجود تپ گیا تھا۔

وہ گلابی آنکھوں سے اسے دیکھتا اسکی شرٹ کندھوں سے کھسکاتا اسکی دھڑکنوں پر جھک گیا۔۔

نور کے لبوں سے ہلکی سی سسکی نکلی تھی۔۔اسکے کپکپاتے ہاتھ براق کے بالوں پر آئے تو اسکی بس ہوئی تھی۔

وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اوپر اٹھاتا شرٹ کے بوجھ سے آزاد کرتا لائیٹس اوف کر گیا۔۔

نور اسکے سینے میں سمٹی تھی۔۔

اسکی بکھری سانسیں کمرے میں گونجنے لگی۔۔

اسکی غنودگی ٹوٹ چکی تھی لیکن بخار کا زور وہی تھا۔

براق مدہوش سا اسکی ڈھرکنوں کو اپنے لمس سے مہکتا ہر چیز سے بیگانہ ہو گیا۔۔

نور کا کانپتا وجود اب سردی سے نہیں اسکی شدت سے کانپ رہا تھا۔۔

براق نے اسکی ڈھرکنوں پر شدت سے دانت گاڑھے تو اسکی مدھم سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں۔۔

براق اسکے پیٹ پر لب رکھتا دیوانہ وار اپنا لمس چھوڑنے لگا۔

نور نے کانپتے ہاتھ اسکے بالوں میں الجھاتے اسے اوپر کرنے کی کوشش کی اسمیں بلکل ہمت نہیں تھی کہ وہ اسے پیچھے کرتی۔۔

Posted On Kitab Nagri

براق خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھتا چہرہ اسکے قریب لاتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

نور آنکھیں موندتی اسکی پشت پر ہاتھ باندھتے اسے اجازت دے گئ تھی کہ وہ آج اسکی روح میں سما جائے۔۔

براق سرشار ہوتا اسے خود میں بھینچتا نرمی سے اسمیں سماتا اسکی سسکیاں اپنے ہونٹوں میں دبا گیا۔۔

دونوں کی معنی خیز سانسیں کمرے میں گونجیں لگیں۔

وہ اسکی شدتوں سے بے حال ہوتی اسکے سینے میں چھپی خود کو اسکے سپرد کر گئ تھی۔

براق نے نرمی سے اسے خود میں سمیٹ لیا۔

گزرتی رات باہر بارش زور و شور سے برس رہی تھی اور کمرے میں وہ آج ٹوٹ کر نور پر برستا اسے باہر کی دنیا سے بیگانہ کر گیا تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بے تحاشہ گرمی محسوس کرتے اسنے کسمسا کر کمفرٹ پیچھے کیا لیکن اسے اب بھی شدید گرمی لگ رہی تھی۔

ماتھے پر بل ڈالے آنکھیں کھولیں۔

کمفرٹ خود سے ہٹاتے اسنے منہ پر ہاتھ رکھتے جمائ روکی۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں پوری کھلی تو خود پر نظر پڑی۔

وہ بلیک نائیٹ ڈریس میں تھی۔

خود کو دیکھتے گزری رات کا ایک ایک لمحہ آنکھوں کے سامنے گھوما تو چہرہ تپ کے سرخ گلاب ہوا تھا۔

لبوں پر شرمیلی مسکراہٹ چھائی تھی۔

تبھی دروازہ کھولا وہ چونکی۔

براق سنجیدگی سے ایک نظر اسے دیکھتا ناشتے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتا بیڈ کی طرف ایا۔

نور نظریں جھکا گئی۔

براق آہستہ سے اسکے قریب بیٹھا اور اسکے چہرے کو دیکھا جو سرخ ہو رہا تھا۔

وہ سمجھ نہیں پایا کہ وہ حیا کی وجہ سے سرخ تھا یا غصے سے۔

نور۔۔ آہستہ سے اسے پکارا۔

نور نے پلکیں اٹھاتے اسے دیکھا۔

اسکے چہرے پر بکھری اپنی قربت کے رنگ دیکھتا وہ مبہوت ہوا تھا۔

نور اسکی گہری نظریں خود پر محسوس کرتے کپکائی تھی۔

براق اسکا کپکپانے نوٹ کرتے سر جھٹکتا نظریں پھیر گیا۔

نور ایم۔ ایم سوری۔۔ مجھے نہیں پتہ رات میں۔

Posted On Kitab Nagri

پتہ نہیں کیا ہوا تھا میں بے اختیار ہو گیا تھا۔

وہ نظریں چرائے دھیمے لہجے میں آدھے ادھورے جملے بولتا اسے حیران کر گیا تھا۔

نور میں جانتا ہوں تم مجھ سے ناراض ہو گی مینے تمہیں وقت دیا تھا لیکن۔۔وہ بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرتا خاموش ہوا تھا۔

لیکن میں آپسے کیوں ناراض ہونگی۔۔نور نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

کیا مطلب تم مجھ سے ناراض نہیں ہو۔براق چونکا تھا۔

ہی آپ میری شوہر ہیں۔۔وہ اس ایک جملے میں اسے بہت کچھ جتا گئ تھی۔

براق نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

اگلے ہی پل وہ اسے اپنی طرف کھینچتا خود میں بھینچ گیا۔

آئ لو یو نور۔آئ رئیلی لو یو۔۔اسکا سر چومتے وہ جزبات سے چور لہجے میں بولا۔

آئ لو ٹو ہی۔۔وہ آہستہ سے کہتے اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

براق سرشار سا اسکا ماتھا چومتا خود میں بھینچ گیا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

وقت گزرتا جارہا تھا اور گزرتے گزرتے چھ ماہ گزر گئے۔

حازق اور ایزل واپس جا چکے تھے۔۔انکی زندگی بس ان دونوں کے گرد گھوم رہی تھی۔جہاں حازق میر کی شدت اور ایزل کی الفت تھی۔

ایزل نے واپس ہوسپٹل جوائن کر لیا اور حازق نے اپنی ڈیوٹی۔

مرحا اور بدر بھی واپس جا چکے تھے۔مرحا نے پاس ہی ایک کالج میں ٹیچنگ شروع کر دی تھی جس سے اسکا دن اچھا گزر جاتا۔

بدر بھی اپنی روٹین پر واپس آ چکا تھا۔

وہیں بہارے اور بریرہ بھی یونی جوائن کر چکی تھیں۔

بریرہ اور زیان میں تو سب ٹھیک تھا بس وہ اس سے ڈرتی تھی لیکن بہارے اور ارحم تو ایک دوسرے کو دیکھتے ہی منہ پھیر کے چلے جاتے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

آج سب کی خوشی دیدنی تھی کیونکہ آج ایک ہی دن میں پہلے زمل کی طرف سے بیٹی اور پھر ہانم کی طرف سے بیٹے کے خوشخبری نے سب کی خوشیوں کو دوبالا کر دیا تھا۔

ہانم کے بیٹے کی پری میچور ڈیلوری تھی لیکن پھر بھی وہ صحت مند تھا۔

یہ کتنی پنک ہے ماشاءاللہ۔۔ایزل ننھی سی بچی کو گود میں لیے اشتیاق سے بولی۔

بچے ایسے ہی ہوتے ہیں پاگل۔۔مرحانے اسکے سر پہ چپت لگائی۔

یہ دونوں بہت پیارے ہیں۔۔

وہ ہانم کے بیٹے جسکا نام حماد رکھا تھا اور زمل کی بیٹی کو جسکا نام زائیشہ رکھا تھا۔دونوں کو ایک ساتھ لٹاتے بولی۔

وہ دونوں آج سات دن کے ہو چکے تھے۔

ہانم بھی یہیں آئی ہوئی تھی۔

بس بھی کرو ایزل تم تو بچوں کو کسی اور کو کھیلنے بھی نہیں دیتی۔۔مرحانے خفگی سے اسے دیکھا۔

ہاں تو بے بیز ہیں ہی اتنے پیارے۔۔وہ انکے ننھے ننھے ہاتھ چومتے بولی۔

جب تمہارے بے بیز ہونگے نا پھر تو تم کسی کو دیکھنے بھی نہیں دو گی۔۔ہانم نے اسے چھیڑا۔

ہاں بلکل ایسا ہی ہو گا۔۔وہ اترا کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

لاو بھئ اب بے بی کو اسکی ماں کے حوالے کر دیں فیڈ کا ٹائم ہو گیا ہے نا۔۔ مرحا نے زائیشہ کو اٹھایا تو ایزل نے منہ بناتے اسے دیکھا۔

جلدی سے فیڈ و کر لو پھر پھو پھو واپس آنا ہے۔۔ ایزل نے اسکا گال چومتے کہا۔

پاگل۔۔ مرحا اور ہانم ہسی تھیں۔

اسکا بچوں کے لئیے کریز سب جانتے تھے۔

💞💞💞

روشانے بیٹا دھیان سے۔۔ مہر نے بروقت ہاتھ آگے کرتے اسے بچایا ورنہ وہ سیدھا اس سے ٹکرا جاتی۔۔

س۔ سوری چاچی۔۔ وہ روہانسے ہوتے بولی۔

کیا ہوا طعبیت خراب ہے۔۔۔ اسکا روہانسا چہرہ دیکھ مہر نے پوچھا۔

بھوک لگی ہے لیکن کیا کھاؤں سمجھ نہیں ارہا۔۔ وہ منہ بنا کر بولی۔

روشانے فور منتھس پریگنیٹ تھی۔ اسکی بہت دعاؤں کے بعد آخر کو اللہ نے اسکی بھی سن ہی لی تھی۔

میں تمہارے لیے کچھ اچھا سپائسی سا بنا دیتی ہوں اوکے۔۔ مہر نے اسکا گال تھپتھپایا تو وہ سر ہلا گئ۔

اچھوا چھو۔۔ ہمیشہ کی طرح وہ اونچی آواز میں پکارتے نیچے آئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ادھر ہوں ایزل۔۔مہر نے کچن سے آواز لگائی۔

اپھو کیا بنا رہی ہیں۔۔وہ شلیف پہ چڑھتے اسے دیکھتے بولی۔

چائینز کھاؤ گئ۔۔مہر نے مسکراتے اسے دیکھا۔

اسے چھوڑیں اپھو میر کہہ رہا ہے کہ ہم واپس جا رہے ہیں۔ابھی دو دن تو ہوئے ہیں آئے ہوئے پلیز آپ اسے بولیں نا کچھ دن تک رک جائے۔۔وہ حازق کی شکایت لگاتے بولی۔

ایزل میر ابچہ اسکا کام ہی ایسا ہے میں کیسے روک سکتی ہوں تم روک سکتی ہو تو روک لو۔۔مہر نے کہا تو اسکا چہرہ اتر گیا۔

لیکن اپھو مجھے بیبز کے ساتھ کھیلنا ہے ابھی دو دن ہی ہوئے ہیں دو دن اور رکنے سے کچھ ہو گا تو نہیں۔۔ وہ تاسف سے بولی۔

پرائے بچوں کا موہ اچھا نہیں ہوتا۔۔حازق کی سنجیدہ آواز پر وہ دونوں چونکی تھیں۔

پرائے بچے کسکے کو بولا ہے تمنے زائیشہ اور حماد بھی میرے ہی بچے ہیں ہے نا اپھو۔۔اسنے خفگی سے حازق کو دیکھا۔

ہاں بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے ایزل تم کب سے اپنوں میں پرائے ڈھونڈنے لگے۔۔مہر نے کچھ ناراضگی سے اس سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

مام میرا وہ مطلب نہیں تھا۔یہ بچوں سے بہت اٹیچ ہو رہی ہے واپس جائے گی تو اسے اور بچوں کو دونوں کو پرابلم ہو گی۔۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

ہاں پرابلم تو ہو گی بس اللہ اسکی گود بھی جلدی بھر دے تو پھر اسکو کوئی شکایت بھی نہیں رہے گی۔۔مہر اسکا منموہنا چہرہ نظروں میں سماتے بولی۔

ایزل جھنپ گئ جبکہ حازق کا چہرہ سرد ہوا تھا۔

وہ بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا۔

ایزل اور مہر اپنی باتوں میں مگن ہو چکی تھیں۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیسی ہے میری بیٹی۔زیادہ تنگ تو نہیں کیا ناماما کو۔۔وہ کیا ہے نا آپکی ماما بھی ابھی چھوٹی سی ہیں آپ تنگ کرو گی تو وہ اور رونے لگیں گی۔۔

آبان بیڈ پر زائیشہ کے قریب نیم دراز اس سے باتیں کر رہا تھا۔

اور وہ بھی مسکاتی اسے سن رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آبان آپ چینج کر لیں میں آپکی کافی بنواتی ہوں۔۔واشروم سے نکلتی زمل اسے یونیفارم میں ہی دیکھتے بولی۔

کرلوں گا ابھی میں اپنی بیٹی سے باتیں کر رہا ہوں۔

ابھی ہم بزی ہیں۔۔وہ زائشہ کے ننھے پاؤں چومتا بولا۔۔

زائیشہ اسکے لمس سے کسمسائی تھی شائید اسے باپ کا پیر چھونا پسند نہیں ایا۔

زمل مسکراتی دونوں کو دیکھنے لگی۔

آبان اپنی تھکان بھلائے اس سے کھیلنے میں مگن تھا۔

وہ نفی میں سر ہلاتی ہس دی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یار اتنا کوئی کیسے رو سکتا ہے میں تو اتنا نہیں روتا تھا۔۔داؤد نے مستقل روتے حماد کو کو تھپکتے بے بسی سے کہا۔

ہانم کھانا کھا رہی تھی اور وہ مستقل روئے جا رہا تھا۔

ادھر لائیں۔۔ہانم کھانا چھوڑتے اسے داؤد سے پکڑ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لمحوں میں خاموش ہو گیا۔

داؤد ہونک بنا اسے دیکھنے لگا۔

وہ پریشان سا اسے دیکھتے جیسے ہی ہانم کے قریب بیٹھا وہ پھر سے گلا پھاڑ کے رونا شروع ہو گیا۔

داؤد اچھل کے کھڑا ہوا۔

وہ پھر سے خاموش ہو گیا۔

ہانم اور داؤد منہ کھولے اسے دیکھنے لگے۔

وہ کچھ دن کا بچہ اسے اپنا باپ اپنی ماں کے قریب برداشت نہیں تھا۔

سیریسلی۔۔وہ بے یقینی سے بڑبڑایا۔

ہانم مسکراہٹ دباتے اسے فیڈ کروانے لگی جبکہ داؤد ابھی تک حیران پریشان سا کھڑا تھا۔

ہانم کا دل کر رہا تھا قہقہہ لگائے لیکن حماد ڈر جاتا اس لیے لب بھینچے وہ داؤد کی حالت سے محظوظ ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

سات سال بعد:

Posted On Kitab Nagri

اندھیری کالی رات تھی آسمان زور و شور سے برس رہا تھا۔ وہ ہراساں نظروں سے ہر طرف دیکھتی دبے قدموں سے آگے بڑھی۔

کچھ دور اسے سایہ سا دکھائی دیا۔

کک۔کون۔۔بامشکل اسکے حلق سے آواز نکلی۔

پتہ نہیں وہ اتنی خوفناک جگہ پر کیسے آ گئی تھی۔

ک۔کون ہے۔۔وہ مرمر کے قدم اٹھاتی آگے بڑھی۔

اسی کسی کی پشت دکھائی دی۔

ک۔ک۔۔ابھی وہ کچھ بولتی کہ وہ سایہ پلٹا اور اسکے منہ سے بے اختیار نکلا۔

انوشے۔۔وہ بے یقینی سے بڑبڑائی۔

انوشے اسے دیکھتی نرمی سے مسکرائی۔

مہر بھاگنے کے انداز میں اسکی طرف بڑھی تاکے اسے گلے لگا سکے لیکن یہ کیا۔

وہ انوشے کو گلے لگانا چاہتی تھی لیکن اسکا سایہ تو صرف سیاہ بغیر جسم اور روح کے۔

انو۔۔وہ روتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔

مہر بی بی۔۔دائیں سائیڈ سے آتی آواز پر وہ جھٹکے سے پلٹی۔

Posted On Kitab Nagri

ساحر۔۔اسکے سامنے ساحر کھڑا تھا۔

شہزادی۔۔پھر اسے بائیں سائیڈ سے آواز ائ۔۔

اسکی رگوں میں دوڑتا خون منجمد ہوا تھا۔

وہ پھر بائیں سائیڈ پلٹی جہاں امن کھڑا تھا۔

وہ آج بھی آنکھوں میں دیوانگی سمیٹے اسے دیکھ رہا تھا۔

مہر خوفزدہ چہرے سے ان تینوں کو دیکھ رہی تھی۔

کتنے سال گزر گئے نامہر۔۔انوشے اسکے قریب ائ۔

گزرے سالوں میں کتنا کچھ بدل گیا نا۔۔ساحر بھی اسکے قریب آیا تھا۔

وقت بدل گیا لیکن آپ نہیں بدلی نا۔۔امن بھی اسکے قریب آیا تھا۔

ان تینوں نے اسکے گرد دائرہ بنایا تھا اور اس دائرے میں گھومنے لگے۔

اپنے ایک اور امن نہیں ملنے دیا بدر کو اسکی محبت دے دی۔۔امن اسکے گرد گھومتا بولا۔

اپنے انوشے کو کبھی ماں کی کبھی محسوس نہیں ہونے دی میری بچی کو سینے سے لگا کے پالا ہے۔۔ساحر

اس دائرے میں اسکے گرد گھوما تھا۔

مہر کی نظریں ان تینوں کے ساتھ گھوم رہی تھیں۔

لیکن اب بچھڑنے کا وقت ہو گیا ہے مہر۔۔انوشے اسکے مقابل رکتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر نے چونک کر اسے دیکھا۔

کس سے۔بے ساختہ لب ہلے۔

میں اپنی پرچھائ کو لینے آیا ہوں بی بی۔۔ساحر کی آواز پر اسنے بے یقینی سے ان تینوں کو دیکھا۔۔

اپنوں سے تو بچھڑنا ہی پڑتا ہے شہزادی۔۔امن اسکا بے یقین چہرہ دیکھتا ہلکا سا مسکرایا۔

ان تینوں کی نظریں مہر سے ہوتی اسکے پیچھے لیٹی انوشے پر گئ۔

وہ دنیا جہاں سے بیگانہ گہری نیند میں تھی۔

مہر نے جھٹکے سے پیچھے مڑتے اسے دیکھا۔

انوشے کو یہاں اس خوفناک سی جگہ پر دیکھتی اسکی ہچکی نکلی تھی۔

ن۔نہیں۔۔اسکے لب پھڑ پھڑائے۔

م۔میں انو کو نہیں دوں گی۔۔وہ یکدم بھاگتی انوشے کے پاس گئ لیکن یہ کیا وہاں تو کوئ بھی نہیں تھا۔

انو۔۔۔وہ چلائ۔

اسے جانا ہے بی بی آپسے دور۔ہاں مہر اسے تم سے دور جانا ہے۔

شہزادی اسے آپسے دور جانا ہی پڑے گا۔وہ تینوں ایک ساتھ اونچی آواز میں بول رہے تھے۔

نہیں۔نہیں نہیں۔میں انو کو نہیں دوں گی۔

بند کرو یہ آواز چلے جاؤ۔۔وہ کانوں پر ہاتھ رکھتے چیخ اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر۔مہر۔۔کسی نے اسے بازو سے پکڑتے جھنجھوڑا تو اسکی آنکھ کھل گئ۔

وہ ایک چیخ کے ساتھ اٹھ بیٹھی۔

مہر کیا ہوا۔۔مرتسم حیرت سے اسکا کپکپاتا بدن دیکھتا بولا۔

اسکا چہرہ پسینے سے تر ہو چکا تھا۔وہ گہری گہری سانسیں بھرتی خوف سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

ا۔انو۔کہاں ہے شاہ۔ا۔انوشے وہ لینے آئے ہیں۔میں نہ۔نہیں دوں گی۔۔وہ مرتسم کو دیکھتے خوفزدہ سے لہجے میں بولی۔

مہر کیا ہوا ہے کوئ برا خواب دیکھا ہے انوشے ٹھیک ہے کون لینے آیا ہے اسے۔۔مرتسم اسے بازو سے پکڑتے حیران پریشان سا بولا۔

و۔۔وہ س۔س۔ساحر،انو،امن وہ لینے آئے تھے اسے۔

وہ ہچکیوں سے رو دی۔

ریلیکس مہر کوئ برا خواب تھا کوئ نہیں آیا انوشے کو لینے وہ بلکل ٹھیک ہے۔مرتسم نے نرمی سے اسے خود سے لگایا۔

وہ کتنی ہی دیر روتی رہی۔

انوشے۔۔اسکا خیال آیا تو وہ مرتسم سے الگ ہوتی ننگے پاؤں کمرے سے باہر بھاگی تھی۔

مرتسم تاسف سے اسکی پشت دیکھتا اسکے پیچھے ہی گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جانتا تھا جب وہ انوشے کو دیکھ نہیں لے گی سکون نہیں کرے گی۔

پچھلے دو سالوں سے وہ انہیں خوابوں کے زیر اثر تو انوشے کو خود سے دور نہیں کرتی تھی۔

💞💞💞

انوشے۔۔وہ دروازہ کھولتی اندر آئی۔

نظریں سیدھا بیڈ پر گئیں وہ وہاں نہیں تھی۔

مہر نے دائیں طرف کونے میں نظر دوڑائی وہ ہمیشہ کی طرح جائے نماز پر بیٹھی تھی۔ہاتھ دعا کے لئیے پھیلائے ہوئے تھے۔

اسکی پشت دیکھتے مہر نے گہری سانس کھینچی۔

مرتسم اسکے پیچھے آ کھڑا ہوا۔

مہر نے اسے دیکھا وہ پلکیں جھپکا کر اسے تسلی دیتا اپنے حصار میں لے گیا۔

انوشے نے دعا ختم کرتے پیچھے مڑتے دیکھا مہر کو دیکھتے وہ ہلکا سا مسکرائی۔

یقیناً آج پھر اسکی ماں نے کوئی برا خواب دیکھا ہے۔

نفی میں سر ہلاتے وہ جائے نماز تہہ کرتی بیڈ پر رکھتی انکی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے پھر سے کوئی برا خواب دیکھا ہے۔۔

مہر کے قریب آتے وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

مہر نے اسے بڑھتے اسکا ماتھا چومتے خود سے لگایا۔

حجاب میں لپٹا اسکا گلابی چہرہ دیکھتے مہر کو بے اختیار اسکی ماں یاد آئی تھی۔

اب تو میرے برابر کی ہو گئی ہو۔۔اسے اپنے کندھے تک آتے تک مہر آسودگی سے مسکرائی۔

انوشے کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

وہ اب کوئی دس سالہ بچی نہیں رہی تھی بلکہ سترہ سال کی ایک حسین دوشیزہ تھی۔

جو اپنی بڑی بڑی کالی گہری آنکھوں سے کسی کو ایک نظر دیکھ کر اپنا اسیر بنا سکتی تھی۔

اسکی گلابی رنگت جو اسے کسی گڑیا کی مانند بناتی تھی &وہ ہر کسی مبہوت کر جاتی تھی۔

گلابی ہونٹوں پر ہمشیہ رہنے والی نرم سی مسکراہٹ اسمیں ساحر شاہ کی تشبیہ واضح کرتی تھی۔

آپکے برابر ہو گئی ہوں لیکن آپکے جیسی تو نہیں ہوں جیسے مرحا آپی ہیں۔۔وہ اسکے کندھے پر سر رکھے اداسی سے بولی۔

مہر اور مرتسم کے چہرے پر سایہ سا لہرایا وہ آج تک اس حقیقت سے انجان تھا کہ وہ مہر ماہ شاہ کی نہیں ساحر شاہ کی بیٹی ہے۔

تو کیا ہو گیا میری انوسب سے الگ جو ہے۔

Posted On Kitab Nagri

مرتسم اسکا ماتھا چومتے بولا تو وہ مسکرا دی۔

یہ تو ہے۔۔۔وہ اترائی تھی۔

اسکا مسکراتا چہرہ دیکھ مہر کو سکون ہوا تھا۔

💞💞💞

شاہ ولا کی ٹیبل پر ہمیشہ کی طرح سب جمع تھے لیکن اب ان میں روحامار ضوانہ ماما اور عالم بابا نہیں رہے تھے۔وہ پانچ سال پہلے ایک حادثے میں ان سے بچھڑ چکے تھے۔

انکا غم بھلانا مشکل تھا لیکن ناممکن نہیں وقت نے انکے زخم بھر ہی دیئے تھے۔

سربراہی کرسی پر صارم بھائی براجمان تھے اور انکے بلکل سامنے دوسری سربراہی کرسی پر وجدان بھائی بیٹھے ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صارم کے ساتھ ماہین بھابھی جبکہ وجدان کے دائیں طرف ماہم بیٹھی ہوئی تھی۔

صارم کے بائیں طرف مرتسم اور اسکے ساتھ مہر بیٹھی تھی۔

جبکہ وجدان کے بائیں طرف عادی اور وشہ بیٹھے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ماہین بھابھی کے ساتھ عاشر روشانے بیٹھے تھے ماہم اپیا کے کاشان بیٹھا ہوا تھا اس سے ایک چیئر چھوڑ کے ابراہیم بیٹھا تھا۔

مہر کے ساتھ میسم اور پریشے بیٹھی ہوئی تھی۔

بس ایک چیئر خالی تھی جو کے انوشے کی تھی۔

وہ ہمشیہ کی طرح لیٹ ہو چکی تھی۔

اب تقریباً ناشتہ ختم کر چکے تھے تبھی وہ بھاگتی ہوئی ائی۔

ماما میرا ناشتہ۔۔کاشان اور ابراہیم کے درمیان والی خالی چیئر پر بیٹھتے جلدی سے کہا۔

مہر نے نفی میں سر ہلاتے تاسف سے اسے دیکھا۔

مہر اسکے لیئے ناشتہ نکال رہی تھی لیکن وہ کاشان کی پلیٹ آگے کھسکاتے کھانے لگی۔

کاشان بس مسکرا کر رہ گیا وہ ہمیشہ ہی ایسے کرتی تھی۔

جبکہ ابراہیم کو اسکی یہ حرکت ہمیشہ کی طرح ناگوار گزری۔۔وہ تو اپنا آدھا ناشتہ چھوڑے بیٹھا تھا کہ کبھی تو وہ اسکی پلیٹ سے کھائے گی لیکن خیر۔سر جھٹکتے اسنے اسے دیکھا۔

کالج یونیفارم پہنے بالوں کی اونچی پونی بنائی ہوئی تھی۔۔چہرہ پر مسکارا اور ہلکی سی لپسٹک بھی لگا رکھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

چلیں شان جلدی کریں آپ وہیں کر لیجئے گا ناشتہ۔۔وہ جلدی جلدی سے ناشتہ ختم کرتی کاشان کو بازو سے کھینچتے اٹھا گئ۔

باقی سب اپنے ناشتے پر جھکے تھے کیونکہ یہ انوشے کا معمول تھا وہ نماز پڑھ کے دوبارہ سو جاتی تھی اور پھر ہمیشہ لیٹ ہوتی تھی۔

کاشان سب کو خدا حافظ کہتا اپنا بیگ لیتا اسکے پیچھے چل دیا۔

ابراہیم سنجیدگی سے انکی پشت دیکھتا رہا۔

وہ اسکے ساتھ بھی تو جا سکتی تھی۔۔ہمیشہ کی طرح خیال زہن میں آیا لیکن پھر سر جھٹکتا اپنا بیگ اٹھاتا خود بھی یونی کے لئیے نکل گیا۔

بھائ مجھے بھی لیتے جائیں۔پریشے کی پیچھے سے آواز آئ تھی۔

ماما۔۔ تبھی رونے کی آواز پر روشانے اچھلی تھی۔

اسنے تیز نظروں سے عاشر کو دیکھا وہ بیچارہ کھسیانا سا ہو گیا۔

تم بیٹھو میں دیکھتی ہوں۔ماہین بھابھی اسے روکتی خود کمرے کی جانب چلی گئیں جہاں سے آواز آئ تھی

۔۔

دادو کی پرنسز اٹھ گئ ہے۔۔وہ دو سال کی الہام کو جھولے سے اٹھاتی کمرے سے باہر لے ائ۔

جہاں الہام کو روشانے نظر آئ اور اسنے گلا پھاڑ کے پھر سے رونا شروع کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

اٹھ گئی افت۔۔روشانے نے اٹھتے اسے ماہین سے پکڑا۔

ماہین نے اسے گھورا تھا۔

آفت ہی ہے ماما ایک پل کو بھی جو مجھے سکون سے بیٹھنے دے۔۔وہ روہانسی ہوئی تھی۔

حد کرتی ہو روشانے ایک بچہ پال چکی ہو اب دوسرے کی بار کیوں روہانسی ہو جاتی ہو۔ماہم اپیا نے تاسف سے اسے دیکھا۔

اور روشانے نے تیز نظروں سے عاشر کو۔وہ سیدھا ہو تا ناشتے پر جھک گیا۔

انکے دو بچے تھے چھ سالہ بیٹا بلال اور دو سالہ الہام۔۔

روشانے تو بلال کے بعد سے ہی توبہ کر چکی تھی کہ اسے اور بچے نہیں چاہئے لیکن یہ عاشر صاحب کا کہنا تھا کہ بلال کو ایک بہن کی ضرورت ہے۔

اور وہ بہن نہیں آفت کی پڑیا تھی۔

جسے اپنی ماں اتنی پسند تھی کہ وہ ایک پل کے لیئے بھی اسے نظروں سے دور نہیں کر سکتی تھی۔

بچی ہے روشانے تھوڑی سی بڑی ہو گی تو ٹھیک ہو جائے گی۔۔مہر نے اسے تسلی دی۔۔۔

مرد سارے ایک ایک کرتے اپنے کام پر جا چکے تھے۔

چاچی۔روشی چاچی۔۔داخلی دروازے سے سات سال کی زائیشہ بھاگتی ہوئی تھی۔

لو آ گئی اماں دادی۔۔وشہ اسی سپیڈ دیکھتے ہسی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

روشی چاچی یہ ڈول مجھے دے دیں۔۔وہ روشانے کے پاس آتے بولی۔

آج اسکے اور بلال کے سکول میں پیرینٹس ٹیچر میٹینگ تھی اسلیے دونوں کو چھٹی تھی۔

زائشہ بیٹا بھائی کو کہاں چھوڑ کر آئی ہو۔۔مہر نے پریشانی سے پوچھا وہ جانتی تھی یقیناً وہ ضرغام کو ساتھ لائی ہو گی جو کہ تین سال کا تھا۔لیکن وہ اسے پورچ یا دروازے پر ہی چھوڑ آئی ہو گی۔

وہ باہر پورچ میں۔وہ مزے سے کہتی اب الہام کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

بھئی زائیشہ نہایت ہی الگ بچی تھی۔ایک نمبر کی شرارتی بلکل اپنی خالہ ایناره جیسی۔جیسے اپنا بھائی بلکل نہیں پسند تھا۔کیونہ اسے بے بی برو نہیں بے بی سسٹر چاہیئے تھی الہام جیسی۔

ان دونوں کے دو ہی بندے فیورٹ تھے زائشہ کی خالہ کا فیورٹ میثم میر اور زائیشہ کا فیورٹ بہروز شاہ۔

رکیں بھابھی میں جاتی ہوں۔وشہ کہتی باہر کی جانب چلی گئ۔

پیچھے وہ دونوں آفت کی پرکالہ تھیں اور انکی کھکھلاہٹیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ایناره نے دور سے اسے دیکھا۔وہ پسینے تر اسکی طرف بھاگا آرہا تھا۔

وہ بیگ سے پانی کی بوتل نکالتی سیدھی ہوئی تب تک وہ پہنچ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ لیں چیمپیئن صاحب۔۔ اینارہ نے اسکے سامنے پانی کی بوٹل کی۔۔

گھٹنوں پر ہاتھ رکھے جھکا میثم سیدھا ہوا ٹاول سے چہرہ اور گردن صاف کی پھر بوٹل پکڑتے منہ سے لگا گیا۔

وہ جیسے جیسے گھونٹ بھر رہا تھا اسکے گلے میں بھری ہڈی اوپر نیچے ہوتی۔

اینارہ آج بھی اسے دیکھتے مبہوت ہوئی تھی۔

لیکن اسکے دیکھنے سے پہلے ہی نظریں چرا گئی۔

یار اینی تم نا ہوتی تو میرا کیا بنتا۔۔ وہ پانی سارا ختم کرتا تشکر آمیز نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہی تو میں نا ہوتی تو تمہارا کیا ہے بنتا۔۔ اب وہ ٹفن کھول رہی تھی۔

اینارہ نے ان سات سالوں میں اپنی سٹڈیز تو کمپلیٹ کر لی تھی لیکن اب وہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی طرف سے پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہی تھی۔ تو وہیں میثم نے فٹ بال کی طرف اپنا رجھاؤ کیا تھا۔

وہ نیشنل لیول کا چیمپئن رہ چکا تھا اور اب انٹرنیشنل کے لیئے تیاری کر رہا تھا۔

ساتھ ساتھ وہ ایک کالج میں ہیتھ اینڈ فزیکل کے لیکچرز بھی دیتا تھا۔

ان سات سالوں میں دونوں کی شخصیت میں کافی نکھار آیا تھا۔

میثم اب کوئی ٹین ایج بچا نہیں رہا تھا۔۔ اسکی شخصیت پہلے سے زیادہ ابھر گئی تھی۔

قد کاٹھ میں بھی خاصہ فرق آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن چہرے پر آج بھی ہمہ وقت ایک مدھم سی مسکراہٹ اور سرمئ آنکھوں میں شرارت چمکتی تھی۔

ہلکی بئیر ڈاس پر کافی جچتی تھی۔

تو وہیں دوسری طرف ایناره اسمیں زیادہ نہیں اتنا فرق آیا تھا کہ اسکا قد تھوڑا سا لمبا ہو گیا تھا اور تھوڑی سی سمجھدار ہو گئ تھی۔

وہ بھی کسی کسی کے لیئے۔

سانولی سی صورت پر آج بھی وہ منموہنا چہرہ معصومیت کا پیکر تھا۔

اسکی یہ معصومیت میثم نے کبھی ڈھلنے ہی نہیں دی۔

ہر جگہ تو وہ اسکا سایہ بن کے ساتھ رہتا تھا۔دونوں کی دوستی اور گہری ہو چکی تھی ایک ان دیکھا سا رشتہ تھا دونوں میں۔جزبات بولتے تھے لیکن وہ دونوں ہمیشہ کی طرح انجان تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

وہ ڈیوٹی سے تھکا ہارا ابھی لوٹا تھا۔لاؤنج میں قدم رکھتے نظروں نے کسی کو تلاشا۔

کچن میں ہوتی کھٹ پٹ سے اسے اندازہ ہوا وہ وہیں ہے۔

وہ شرٹ کے بٹن کھولتا سلیوز کہنیوں تک چڑھاتا کچن کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچن کے دروازے پر رکتے اسنے چمکتی انکھوں سے اپنی بیوی کو دیکھا پھر دبے قدموں سے اسکی طرف گیا۔

ایزل کی اسکی طرف پشت تھی وہ انہماک سے اپنا کام کر رہی تھی۔

حازق نے اسکے پیٹ پر ہاتھ باندھتے اسے خود میں بھینچا وہیں ایزل ڈر کے چیخی تھی۔

حازق نے اسکے بال سائیڈ کرتے گردن میں گہری سانس کھینچی جیسے اسکی خوشبو کو انہیل کیا ہو۔

ایزل سینے پر ہاتھ رکھتے اپنی سانس بحال کر رہی تھی۔

میررررر۔اپنا کیک خراب ہوتے دیکھ اسکی چیخ بلند ہوئی۔

حازق نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

کیا کیا یہ تمنے۔ایزل نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

سارا کیک خراب کر دیا مینے اتنی محنت سے بنایا تھا۔۔وہ خفگی سے اسے دیکھتے بولی۔

حازق نے اسکے پیچھے کیک کو دیکھا جس پر ہیپی برتھ ڈے بہروز اینڈ مہراب لکھا تھا۔لیکن وہ تھوڑا سا سائیڈ سے خراب ہو گیا تھا۔

کوئی بات نہیں ویسے بھی وہ دونوں کونسا یہاں ہیں جو ناراض ہونگے۔۔وہ کندھے اچکا کر بولا۔

ایزل نے اسکے کندھے پر مکا جھڑا۔اور میں۔میں تو ہونا میں بھی ناراض ہو سکتی ہوں۔۔اسے گھورتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ہو جاو پھر میں خود منالوں گا۔۔وہ اسکے گردن میں چہرہ چھپائے اطمنان سے بولا۔

ایزل کسمسای تھی۔ہاتھوں سے اسے دور کرنے کی کوشش کی تو اسکے ہاتھ کمر پر لاک ہو گئے۔

گندے میر فریش تو ہو جاو آتے ہی رومینس کا کیڑا شروع ہو گیا تمہارا۔

اپنی شہہ رگ اسکے دانتوں کا لمس محسوس کرتے وہ نچلہ لب دانتوں تلے دباتی اپنی سسکی روک گئ۔

کیوں بھول جاتی ہوں ایزل حازق میر شاہ تم میر انشہ ہو جو اگر وقت پہ نا ملا تو میں سانسیں بھی ہار سکتا ہوں۔۔وہ اسکے لبوں کو ہولے سے چھوتے گھمبیر تا سے بولا۔

میر پلیز مجھے کیک ٹھیک کرنا ہے۔۔

کل بہروز اور محراب کا برتھ ڈے ہے مجھے بارہ بجے وش کرنا ہے دونوں کو۔۔وہ اب شرافت سے التجا کرتی بولی۔

حازق نے اسکے بالوں میں   گہری سانس لیتے اسے چھوڑ دیا۔

وہ جلدی سے مڑتی کیک ٹھیک کرنے لگی۔۔

ویڈیو کال پہ یہ نظر بھی نہیں آئے گا سہی سے۔حازق کو اپنا اگنور ہونا بری طرح سے چبھا تھا۔

ہاں تو کیا ہو گیا میرے بچے خوش۔وہ کہتے اچانک رکی تھی۔

بچے کے نام پر کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا۔

حازق کی رنگت بھی تیزی سے بدلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کیک پر جھکی لب بھینچے آنکھوں کی نمی اپنے اندر اتار گئ۔حازق نے مٹھیاں بھینچتے اسے دیکھا۔

ہاتھ بڑھات اسے اپنی طرف کھینچتے خود میں بھینچ لیا۔

ایزل اسکے سینے میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

میر ہمارے ساتھ کیوں ہوا ایسے۔اتنی بڑی سزا کس بات کی ملی ہمیں میر۔ مینے تو کبھی کسی کا برا نہیں کیا

پھر میرے ساتھ کیوں ہوا۔

وہ ہچکیوں سے روتے بولی۔

حازق کے پاس اسکی بات کا کوئ جواب نہیں تھا ایک خاموش آنسو اسکی آنکھ سے ٹوٹا ایزل کے بالوں

میں جزب ہوا تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بہروز، محراب۔اپنے کمرے کا حشر نشر دیکھتے وہ چیخی تھی۔

صوفے کے پیچھے بیٹھ کے کوکیز کھاتے ان دونوں نے ماں کی چیخ پر ایک دوسرے کو دیکھا۔

کوکیز صوفے کے نیچے پھینکتے جلدی سے اپنی شرٹ سے ہاتھ اور منہ صاف کیا۔

نیلی آنکھوں نے سرمئ آنکھوں کو اشارہ کیا اور دونوں شرافت سے صوفے کے پیچھے سے نکلے۔

Posted On Kitab Nagri

جی ماما۔۔ معصومیت سے اپنی ماں کے قریب جاتے کہا۔

مرحا نے پلٹ کو دونوں کو غصے سے دیکھا۔

وہ دونوں ایک ہی شکل کے دو نمونے تھے۔

یہ کیا کیا تم لوگوں نے۔ ابھی میں صاف کر کے گئ تھی۔

اور یہ تم دونوں کے کپڑے۔ صبح نہلایا ہے ابھی اور پھر سے یہ حال کر لیا ہے۔۔ وہ اپنے کمرے کی بکھری چیزیں اور ان دونوں کے چہرے اور کپڑوں پر لگی چاکلیٹ دیکھتے روہانسی ہوئ تھی۔

آج تم دونوں میرے ہاتھوں سے نہیں بچتے۔ اسنے بیڈ پر رکھا انکا چھوٹا سا بیٹ اٹھایا۔

اور وہ دونوں ماں کو غصے میں دیکھتے باہر بھاگے تھے۔

رکو کہاں بھاگ رہے ہو ٹھہرو زارا میں بتاتی ہوں تم دونوں کو۔

مرحا انکے پیچھے بھاگی۔

ماما سولی۔۔ کوکیز تھانی تھیں۔ (سوری ماما کوکیز کھانی تھیں) تین سالہ بہروز نے پلٹ کر ماں سے کہا۔

ماما اب ہم بلے ہو دیئے ہیں۔۔ (ماما اب ہم بڑے ہو گئے ہیں) محراب نے بھی اپنا حصہ ڈالا ہے۔

ہاں ابا بن گئے ہو اب دونوں۔ کوکیز کھانی تھی تو مجھ سے کہتے میں نہیں دیتی۔ مرحا انکے پیچھے صوفے کے گرد بھاگتے غصے سے بولی۔

ایشے مجاہ آتا ہے۔۔ (ایسے مزہ آتا ہے) کھی کھی کرتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

آج تم دونوں کے سارے مزے نکالتی ہوں۔۔اسنے دونوں کو آخر پکڑ ہی لیا۔

اب کہاں جاؤ گے بچ کے۔۔پھولتی سانسوں سے دونوں کو دیکھا۔

وہ دونوں اب چہرے معصومیت طاری کیے اپنی ماں کو دیکھنے لگے۔

شولی ماما۔۔آگے شے جب تھانی ہوئ اپشے لیں گے۔۔(سوری ماما آگے سے کھانی ہوئ تو آپسے لیں گے)بہروز نے معصومیت سے کہا۔

بیش ماما۔۔محراب نے بھی زور وشور سے سر ہلایا۔

میں اچھے سے سمجھتی ہوں تم دونوں کی نوٹنکی۔

یہ معصومیت کے ٹوکرے مت بنو ابھی کے ابھی میرا کمرہ صاف کرو نہیں تو تم دونوں کو آج سٹوروم میں باندھ دوں گی۔مرحانے دونوں کے کان کھینچے۔

ماماہم تو شوٹے شوٹے ہیں۔۔(ماماہم تو چھوٹے چھوٹے ہیں)دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

شوٹ شوٹ کے لگتے جب میرا کمرہ کندہ کیا تھاتب شوٹے شوٹے نہیں تھے۔کوئ بہانہ نہیں ابھی روم صاف کرو۔

مرحادونوں کان سے پکڑتے روم میں لے ائ۔

ماما۔معصومیت کی انتہاء تھی۔

کوئ نوٹنکی نہیں کرو۔مرحاصوفے پر بیٹھتی تحکم سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

جانتی تھی ابھی جو معصومیت کے ٹوکرے بنے ہوئے ہیں پانچ منٹ میں ہی انکی معصومیت بھاگ جانی ہے۔۔

وہ دونوں ماں کو ٹس سے مس نا ہوتے دیکھ اب اپنے ٹوائز اٹھانے لگے ایک معصومیت بھری نظر ماں پر بھی ڈال لیتے کہ شائید ترس اجائے۔لیکن مرحا کو نا ترس آنا تھا نا ایا۔

باہر جیسے ہی گاڑی رکنی کی آواز ائی دونوں کی آنکھیں چمکیں۔

مرحا نے دونوں کو ریلیکس انداز میں دیکھا جانتی بھی اب کیا ہو گا۔

کچھ دیر بعد قدموں کی آہٹ آئی اور بدر اندر ایا۔

وہ دونوں شرافت سے اپنے کام میں لگے رہے لیکن آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔

اسلام و علیکم!!مرحا اسکے استقبال کے لیئے کھڑی ہوئی۔

واعلیکم السلام!!بدر نے آگے بڑھتے اسے خود سے لگاتے اسکا ماتھا چوما۔

آج آپ جلدی نہیں آگئے وہ خوشگوار حیرت سے بولی۔

ہاں بس آج جلدی فری ہو گیا۔ اور آپکا کیسا رہا آج کا دن۔۔ مسکرا کر پوچھا ابھی تک اپنے دونوں شگوفوں کو نہیں دیکھا تھا اور وہ دونوں باپ کی اگنورینس پر جل بھن گئے دونوں نے ہاتھ میں پکڑے کھولنے زور سے زمین پر پٹکے۔

بدر اور مرحا چونکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اور دونوں باپ کے دیکھنے سے پہلے ہی چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت سجائے کام میں مگن ہو گئے۔

یہ دونوں کیا کر رہے ہیں۔۔بدر نے حیرت سے پوچھا۔

بابا تام تر رہے ہیں۔۔ محراب نے آنکھوں میں آنسو لیے کہا۔

(بابا کام کر رہے ہیں)

ماما نے تہا ہے آج شارا تام ہم تریں دیں۔(ماما نے کہا ہے آج سارا کام ہم کریں گے)

بہروز کی نیلی آنکھیں بھی پانی سے تر تھیں۔بدر نے تڑپ کو آگے بڑھتے دونوں کو اٹھاتے چوما۔

میرے شہزادے، میرے جگر کے ٹکرے کیوں کریں گے کام اتنے ملازم ہیں نا۔۔ دونوں کے سر پہ بوسہ دیتے محبت سے کہا۔

لیتین ماما۔۔(لیکن ماما) دونوں نے معصومیت سے ماں کو دیکھا۔

ماما کچھ نہیں کہیں گی بابا ہیں نا۔۔بدر دونوں کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ چومتا بولا۔

مر حو کیوں کام کروا رہی تھیں آپ ان سے۔۔بدر نے خفگی سے اسے دیکھا۔

ہاں آپ بھی آ کر مجھے ہی کہیں۔یہ کمرے کا حشر دیکھا ہے ابھی صاف کر کے گئ تھی میں اور اوپر سے یہ دونوں اپنا حشر بھی برا کر رکھا ہے۔۔مر حانے غصے سے دونوں کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

صوفے کے نیچے دیکھیں سارا فرش بھی گندا کر دیا ہے۔۔ اور یہ دونوں نہایت ڈرامے باز باپ کے آتے ہی آنکھوں میں انسو لیے شروع ہو جاتے ہیں جیسے کہ میں تو بہت ظلم کرتے یوں ان پر بہت ظالم سوتیلی ماں ہوں نا۔

سارا دن انہیں سنبھالوں بھی اور پھر ڈانٹ بھی کھاوں۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے کہتی تیزی سے کمرے سے باہر چلی گئ۔

بہروز اور محراب نے ایک دوسرے کو دیکھا ایسے تو نہیں سوچا تھا کہ ماں رونے ہی لگ جائے۔

کیوں کرتے ہوں ماما کو اتنا تنگ رولا دیا ناماں کو۔۔جاو سوری کرو ماما سے۔۔ بدر نے ان   دونوں کو دیکھتے تاسف سے کہا۔

وہ باپ کی انگلی پکڑے ماں کے پیچھے ہی آ گئے۔

مرحابیڈ پر بیٹھی سوں سوں کرتی ناک رگڑتی انکو دیکھتی منہ پھیر گئ۔۔

شولی ماما۔۔دونوں نے اسکے سامنے آتے کان پکڑے۔۔

مرحانے خفا نظروں سے انہیں دیکھا۔

شولی ناماما اب تنگ نہیں تریں دیں۔۔ معصومیت سے کہا۔(سوری ماما اب تنگ نہیں کریں گے)

اچھا ٹھیک ہے لیکن آئیندہ تنگ کیا نا پھر میں ماروں گی۔۔مرحانے دونوں کے ہاتھ نیچے کیے۔

چلو اب بابا کو بھی سوری کرنے دو۔۔بدر دونوں کو پیچھے کرتے خود اسکے ساتھ آ کر بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

سوری پسونا میں آپکو ڈانٹ تھوڑی رہا تھا میں تو بس ایسے ہی کہہ دیا۔۔اسکے ہاتھ تھامتے پیار سے کہا۔

اب ان دونوں کو بھی ڈانٹوں۔۔مرحا نے نروٹھے پن سے اسے دیکھا۔

تم دونوں نے آئندہ ماما کو تنگ کیا تو میں بہت پٹائی کروں گا جاؤ اب اپنے ٹوائز سمیٹو۔۔بدر نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔

وہ دونوں منہ بناتے باپ کو دیکھنے لگے۔

اب ٹھیک ہے میری جان۔۔بدر نے مرحا کو دیکھتے پوچھا۔

وہ سر ہلا گئ۔پلٹ کر ان دونوں نمونوں کو دیکھا اور شیطانی مسکراہٹ پاس کی۔

وہ دونوں ماں کی چال سمجھتے صدمے میں چلے گئے۔۔

صدمے سے باپ کو دیکھا جو تھا ہی جوروں کا غلام انکی ماں کی نوٹنکی نہیں سمجھ پاتا تھا۔

دونوں نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا اور واپس دوسرے کمرے میں چلے گئے۔

جہاں ملازمہ سب کچھ سمیٹ چکی تھی لیکن باپ کو بھی تو دکھانا تھا نا۔

بدر فریش ہونے جا چکا تھا۔جبکہ مرحا انکے تاسف سے سر ہلانے پر کھلکھلا کر ہس دی۔

تین سال پہلے انہیں اللہ نے دو جڑواں بیٹوں سے نوازہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں جڑواں تھے دونوں سیم ٹو ایک ایک جیسے فرق تھا تو بس آنکھوں میں۔وہ دونوں اپنے باپ بدر عالم شاہ کی کاپی تھے بہروز تو ایک ٹو سیم دوسرا بدر تھا جبکہ محراب اسکی آنکھیں سرمئی تھی جو اسنے اپنے ماموں میثم سے چرائی تھیں۔

انتہاء کے شرارتی بچے تھے وہ دونوں۔مرحا کہتی تھی کہ ان دونوں میں ایزل کی روح ہے وہ دونوں حرکتیں میں سیم ایزل پر گئی ہیں۔۔اور وہ دونوں تھے بھی ایزل کے لاڈلے ایزل کے بارے میں ایک لفظ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔۔

ماں سے زیادہ وہ باپ کے لیئے پوزیسیو تھے۔انکے باپ کا ماں کو زیادہ اہمیت دینا زرا نہیں بھاتا تھا لیکن پھر ماں کی محبت آڑے آجاتی تھی اس لیے بے چارے خاموش ہو جاتے تھے۔

لیکن وہ اتنی سی عمر میں بھی اتنی شرارتیں کرتے تھے ہر وقت اسکی ناک میں دم کیے رکھتے تھے۔۔اور باپ کے سامنے شریف معصومیت سے بھرپور ہوتے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

نیویارک میں شام کا وقت تھا لیکن& ہر طرف روشنی ہی روشنی تھی۔

کیونکہ آج اس سال کی آخری رات تھی۔بارہ بجے کے بعد سے نیا سال شروع ہونے والا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہیں جہاں پورا شہر روشنیوں اور قہقہوں سے بھرا پڑا تھا انہیں روشنیوں کے بیچ و بیچ ایک اونچی سرد سی بلڈنگ کھڑی تھی۔جو باہر سے جتنی سرد دکھتی تھی اسکا ماحول اندر سے اس سے بھی زیادہ سرد تھا۔

کیونکہ وہاں کی بوس بہت سرد تھی۔

اسکا سرد پن اس وقت کانفرس روم میں چھایا ہوا تھا۔

What is this Mr naqsh.

Didn't I tell you that I want this contract anyway?

اسنے سامنے کھڑے آدمی کو غصے سے دیکھتے ایک فائل اسکے سامنے پھینکتے سرد لہجے میں کہا۔۔

اسکا لہجہ خاص انگریزوں جیسا تھا۔

اسکی سفید رنگت اس وقت گلابی ہو رہی تھی۔

وہ آدمی شرمندگی سے سر جھکا گیا۔

And Mr hadii.Why are you still here?

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ اب اپنے دائیں طرف کھڑے لڑکے کی طرف گھومی۔

What about Mrs Noah orders .?

Did she received her orders.?

آئیبرو اچکاتے پوچھا۔

Yess mam.

وہ گھبرایا سا بولا۔

Good for you.

سنجیدگی سے کہتے اسنے باقی سب پر نظر دوڑائی جو اسکے اگلے حکم کے منتظر تھے۔

آج نیو ائیر نائیٹ ہے اس لیے آپ لوگ جلدی جاسکتے ہیں لیکن کل کی رات آپ لوگوں کو اس نیکلس کے سوپیسسز ریڈی کروانے ہیں اور تیس نیو ڈیزائن بنانے ہیں جس میں سے دس اپروو ہونگے۔

وہ تحکم سے کہتی پلٹ گئی۔اسکی ہیل کی ٹک کوریڈور میں گونج رہی تھی۔

اسکے جاتے ہی سب سے سکون کا سانس لیا۔

بلا ٹلی۔۔ہادی گہری سانس لیتا۔

Posted On Kitab Nagri

Very bad hadii she is not bala she is mature girl and very possesivenes for her work .

ایک انگریزن لڑکی نے تاسف سے اسے دیکھتے کہا۔

وہ سر جھٹکا وہاں سے نکل گیا اسے باقی کے اڈرز چیک کرنے تھے ٹائم سے پہنچے کے نہیں۔

💞💞💞

وہ اپنے کیبن میں داخل ہوئی۔

آنکھوں میں سنجیدگی سمیٹے اسنے ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا جہاں مورے کی دس مسڈ کالز تھی۔

افف۔ماتھا مسلتے اسنے کال بیک کی جو پہلی ہی بیل ہر اٹھالی گئی۔

کہاں ہو بہارے آج بھی تمہیں لوگوں سے کام کروانے کی پڑی ہے کچھ تو رحم کرو۔

زینی فون اٹھاتے ہی شروع ہو چکی تھی۔

کبھی اتنا وقت اپنی فیملی کو بھی دے دیا کرو اور بخش دو ان لوگوں کو ابھی گھر پہنچو۔

اسکی سنے بغیر زینی سے حکم دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور ہاں اپنی سڑی ہوئی شکل سدھار کر انا گیسٹ آئے ہوئے ہیں۔ فون رکھنے سے پہلے کہا۔

بہارے نے منہ کھولتے سامنے لگے چھوٹے سے مرر میں خود کو دیکھا۔

اوف وائیٹ کلر کی شرٹ کے ساتھ اسنے بلیک سٹائلیش سے پینٹ پہن رکھی تھی اور اس پر گرے کورٹ جس پر براؤن لائینز سے سکیئر پیٹرن بنا ہوا تھا۔

نازک پاؤں میں بلیک ہائی ہیلز تھیں۔

بالوں کو نیچے کرلز کرتے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔ چہرے پر کیجیول میک اپ کیا ہوا تھا۔

وہ ایک بزنس وومین لگ رہی تھی۔ لگ کیا رہی تھی وہ ایک انڈیپینڈینٹ بزنس وومن ہی تو تھی۔

خوبصورتی میں وہ آج بھی بے مثال تھی۔ اسکے پٹھانی نقوش ہر کسی کو اسکا گرویدہ کر دیتے تھے۔

معصومیت آج بھی اسکے چہرے پر تھی لیکن اسکی شخصیت میں اچھا خاصہ فرق آچکا تھا۔

وہ میچیور ہو چکی تھی آنکھوں میں ہمہ وقت ایک سرد پن سا رہتا تھا۔

چھ سال پہلے کی اس ایک رات نے اسے سرد بنا دیا تھا۔

وہ چھ سال پہلے کی رات اسکی آنکھوں کے سامنے گھومی تھی تو وہیں آنکھوں میں سرخی دوڑی تھی۔

وہ اپنی سرخ آنکھیں دیکھتے چھ سال پہلے کی اس ایک رات میں گم ہو چکی تھی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

چھ سال پہلے۔۔

انکے نکاح کو دو سال گزر چکے تھے اور ان دو سالوں میں ان دونوں کے بیچ کچھ بھی نہیں بدلہ تھا۔
جسکی پرواہ کم از کم ارحم کو تو نہیں تھی وہ اپنی زندگی میں چل تھا جبکہ بہارے دن بہ دن اسکی بے رخی سے اندر ہی اندر مرتی جا رہی تھی۔
وہ اسکے لیے بے رحم تھا اور بہت بے رحم تھا۔
ایسی ہی ایک بے رحم رات اسکے سر پر پہاڑ توڑ گئ تھی۔
وہ اپنی دوستوں کے ساتھ آج باہر ڈنر پہ گئ ہوئ تھی جب اسے وہاں ایک ٹیبل پر ارحم بیٹھا نظر آیا وہ بھی کسی لڑکی کے ساتھ۔۔
وہ کتنی ہی دیر بے یقینی سے بیٹھی رہ گئ۔
ارحم بل پے کر رہا تھا شائید وہ لوگ اب جانے والے تھے۔
بہارے کو ہوش آیا اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کے ان تک جاتی وہ دونوں جا چکے تھے۔
بہارے انکے پیچھے بھاگی وہ اسے پارکنگ میں نظر ائے۔
لیکن وہ گاڑی میں بیٹھ رہے تھے بہارے ان سے دور تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ارحم۔۔وہ پوری شدت سے چیخی تھی۔

ارحم چونک کر پلٹا۔

پیچھے کھڑی بہارے کو دیکھتے ایک پل کے لئیے وہ گھبرایا پھر چہرے پر لاپرواہی سجالی۔

کون ہے یہ لڑکی۔۔رامین نے حیرت سے بہارے کو دیکھتے پوچھا۔

بہارے بگڑے تنفس سے انکے قریب آئی تھی۔

کیا ہے۔۔آئیبرو اچکاتے پوچھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

یہ کون ہے۔۔رامین کی طرف اشارہ کرتے سلگھتی نظروں سے اسے دیکھا۔

گرلفرینڈ ہے میری۔۔وہ مسکاتی نظروں سے اسے دیکھتا رامین کو ہاتھ سے پکڑتے اپنے قریب کر گیا۔

بہارے نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔اور پھر اسکے ہاتھ کو جو رامین کی کمر پر تھا۔

تو پھر میں کون ہوں۔مجھ سے کیوں نکاح کیا تھا۔وہ چیخی تھی۔

بہت سے لوگ انکی طرف متوجہ ہوئے۔

آواز نیچی رکھو۔تم میرے سر پر مسلط ایک بلا ہو جسے ماما نے زبردستی میرے پلے باندھا ہے۔

نکاح میں ہو بھی تو کیا ہوا آزاد کر دوں گا تمہیں بہت جلد۔

تم جیسی ایمچیور سلی ہوم گرل سے شادی کرنے کا کوئی شوق نہیں مجھے۔۔وہ سرخ چہرے سے دھاڑا تھا۔

اگلے ہی پل بہارے کا تھپڑ اسکا منہ بند کروا گیا۔

میں نہیں تم میرے سر پر مسلط کیے گئے ہو مینے بھی کوئی خوشی سے نکاح نہیں کیا تھا۔آئیندہ میرے بارے میں کچھ بھی کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

تم کیا مجھے آزاد کرو گے میں خود دھتکارتی ہوں تمہیں۔تم جیسا مرد انہیں جیسی لڑکیوں کی پسند ہو سکتا ہے۔۔وہ شیرنی بنی دھاڑی تھی۔

ایک نفرت بھری نظر رامین پر ڈالتے وہ تیزی سے وہاں سے چلی گئ۔

وہ رات اسکے لیئے ایک آخری امید بھری رات تھی ایک آخری امید بھی اسکی ٹوٹ گئ تھی اسے اب ارحم سے کوئ رشتہ نہیں رکھنا تھا۔

اور وہ کچھ دن بعد دانیال خان اور زینی کے ساتھ نیویارک اگئ۔

اسکے پاس باہر کے ممالک کی نیشنیلٹی اور کئ ممالک کے ویزے تھے کیونکہ وہ پیدا ہی وہاں ہوئ تھی اس لیے کسی بھی ملک جانے میں اسے کوئ مسلہ نہیں تھا۔

اسنے ڈاکٹر کی فیلڈ چھوڑتے بزنس جوائین کر لیا تھا دانیال خان کا اور بہت جلد سب کچھ سیکھ بھی گئ تھی۔

ایک سال پہلے ہی اسنے اپنی نئ بلڈنگ شفٹینگ کی تھی جہاں کی بوس وہ تھی دانیال خان کے ساتھ پاٹنر شپ کرتے اب وہ اپنا بزنس آپ چلا رہی تھی اپنے پیروں پر کھڑی تھی۔

اسنے بیسٹ جیولری ڈیزائینز کی لسٹ میں اپنا آپ منوایا تھا اور آج وہ اسکا نام یہاں کی بڑی سے بڑی فرم میں جانا جاتا تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

حال:

اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتے اسنے کنسیلر سے میکاپ ٹھیک کیا آنکھوں پر گلاسز لگاتے بازو پر بیگ ڈالا اور کانفیڈینٹ سے چلتی باہر نکل گئی۔

آدھے گھنٹے میں ہی وہ پورچ میں گاڑی پارک کرتی اندر داخل ہوئی تھی۔

لاؤنج میں زینی اور دانیال خان بیٹھے ہوئے تھے اور انکے سامنے صوفے پر کوئی اور بھی بیٹھا تھا۔

اسکی بہارے کی طرف پشت تھی۔

ہیلو ایوری ون۔۔اسنے اونچی آواز میں کہا۔

صوفے پر بیٹھا ارحم چونکا تھا۔

او بہارے دیکھو کون آیا ہے۔۔زینی نے اسے اپنے پاس بلایا۔

وہ بیگ رکھتی انکے قریب آئی جیسے ہی اسکی نظر صوفے پر بیٹھے شخص پر پڑی اسکی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

تم وہ چیخی تھی۔۔یہ شخص میرے گھر میں کیا کر رہا ہے نکالیں اسے یہاں سے مورے۔ابھی کے ابھی نکلو میرے گھر سے۔۔وہ چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ارحم۔۔کسی نے اسکا بازو پکڑتے جھنجھوڑا تو وہ چونکا۔

جی۔۔حیران نظروں سے اس پاس دیکھا بہارے وہاں نہیں تھی۔

وہ بیٹھے بیٹھے خیالوں میں کھو گیا تھا۔منہ پر ہاتھ پھیرتے سوچا۔

پیچھے سے ہیل کی ٹک ٹک گونجی تو وہ سیدھا ہو کے بیٹھا۔

ارسل چاچو۔۔بہارے اسے دیکھتے خوشی سے چیخی۔ارسل نے اٹھ کر اسے گلے لگایا۔

اپنے مجھے بتایا کیوں نہیں۔موم آپ لوگوں نے بھی نہیں بتایا۔اسنے خفگی سے زینی کو دیکھا۔

وہ دونوں مسکرا رہے تھے۔

سرپرائز بھی تو دینا تھا میری گڑیا کو بتا کے آتا تو کیا ایسے دیکھنے کو ملتی چھوٹی سی بہارے۔۔ارسل اسکا ماتھا چومتے فخر سے اسے دیکھتا بولا۔

جبکہ ارحم منہ کھولے نہایت حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

سامنے کھڑی لڑکی کون تھی۔۔اسکی نظروں میں چھ سال پہلے کی وہ نازک سی پٹھانی فراق پہننے والی بہارے گھومی اور جو اسکے سامنے کھڑی تھی۔

کوئی اور بھی آیا ہے بہارے۔۔زینی نے اسے ارحم کی طرف اشارہ کیا۔

بہارے نے ایک نظر اسے دیکھا اسکے تاثرات بلکل نارمل تھے۔

میں فریش اپ ہو کے آتی ہوں چاچو پھر آ کے ڈھیر ساری باتیں کریں گے۔

Posted On Kitab Nagri

I I'll be back in 15 minutes.

وہ کہتی وہاں سے جاچکی تھی۔

ارحم جتنا حیران ہوتا کم تھا اسے تو جھٹکے پر جھٹکے مل رہے تھے۔وہ تو پہلے ہی اتنی خوبصورت تھی اور اب تو چلتی پھرتی قیامت لگ رہی تھی۔

اسے ایسی ڈریسینگ میں دیکھتے جانے کیوں اسے غصہ سا چڑھا تھا۔

💞💞💞

سو گئے دونوں۔۔مرحا کے کندھے کی اوٹ سے بدر نے جھک کر انہیں دیکھا وہ دونوں گہری نیند میں تھے۔

جی سو گئے ہیں شکر ہے اب ہم انکا سرپرائز سکون سے تیار کر سکتے ہیں۔۔

وہ سرگوشی میں بولی۔

بدر نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

پسونامیں آپکے لیئے ایک گفٹ لایا ہوں ڈریسینگ روم میں ہے جلدی سے چینج کر کے ائیں۔۔

اسکے کان میں سرگوشی کرتے کان کی لو کو ہونٹوں میں دبایا۔

Posted On Kitab Nagri

مرحانے سی کرتے اسے گھورا۔

ایک نظر ان دونوں شیطانوں پر ڈالتے وہ ڈریسنگ روم کی جانب چلی گئ۔

بدر نے اپنے دونوں سپوتوں کو دیکھا جھک کے انکے سر پر پیار کرتے وہ ساتھ بنے سٹڈی روم میں چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو مرحا ابھی تک نہیں نکلی تھی۔

پسونا اگر آپ باہر نہیں آرہی تو میں اندر آجاوں۔۔دروازے پر ہلکا سا نوک کرتے وہ مسکراہٹ دباتے بولا۔

اندر مرحا خود کو دیکھتی شرم سے سرخ پڑی تھی۔

سلک کی ریڈ نائیٹی اسکے مخملی وجود پر پھسل رہی تھی۔

وہ اندر ہی نا آجائے اسلیے آہستہ سے دروازہ کھولا۔

سامنے کھڑا بدر اسے دیکھتے مبہوت ہوا تھا۔

لکنگ ہوٹ۔۔اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

مرحا جھنپ گئ۔اسنے کھینچ کر نائیٹی کو لمبا کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ہوئ نہیں۔

بدر کو بے ساختہ ہنسی ائ۔وہ نائیٹی اسکے گھٹنوں تک تھی لیکن وہ ایسے سرخ ہو رہی تھی جیسے اسنے کچھ پہنا ہی نا ہو۔دو بچوں کے بعد بھی وہ اس سے اتنا شرماتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے قریب ہوا اور آگے بڑھتے اپنے بازوں میں اٹھایا۔

بدر کیا کر رہے ہیں بچے۔۔اسکے گردن میں بازو ڈالتے بچوں کو دیکھا۔

شش وہ سو رہے ہیں۔بدر خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھتا سٹڈی میں داخل ہوا۔

اندر اندھیرا تھا اسنے نیچے اتارتے بدر نے دروازہ لوک کیا اور لائیٹس اون کیں۔

بدر۔۔مرحا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

چھوٹے سے سٹڈی روم کو گلابوں سے سجایا ہوا تھا۔ٹیبل پر چھوٹا سا کیک رکھا تھا وہاں پڑا بیڈ نما صوفہ بھی سرخ گلاب سے ڈھکا ہوا تھا۔

یہ سب کس لیے۔وہ خوشگوار حیرت سے بولی۔

مرحو کل کا دن وہ ہی ہے جب اپنے مجھے خوبصورت سے دو انمول تحفے دیتے میری دنیا مکمل کی تھی اس لیے آپکا تھی تھینکیو بھی تو بنتا ہے نا۔۔وہ اسکا ہاتھ پکڑ تا کیک کے قریب لے آیا۔

چھوٹے سے کیک پر تھینکیو لکھا ہوا تھا۔مرحا نے محبت سے اسے دیکھا۔

بدر نے وہاں رکھی کینڈلز جلاتے لائیٹس اوف کر دیں۔

روم میں اب نیم روشنی تھی۔

کاٹیں۔۔اسکے ہاتھ میں نائیف پکڑتے اسکا ہاتھ پکڑتے اسنے کیک کاٹا چھوٹا سا پیس نکالتے اسے کھلایا۔

مرحا نے بائیٹ لیتے اسکی طرف کیک کیا۔وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

میں ایسے نہیں کھاؤں گا۔ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا۔

نیم روشنی میں اس سرخ نائیٹی میں اسکا وجود دمک رہا تھا۔

بدر۔ مرحا کو اسکے ارادے ٹھیک نہیں لگے۔

شش مینے بھی تو محنت کی تھی انہیں دنیا میں لانے میں میرا بھی تو گفٹ بنتا ہے۔۔وہ خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اپنے قریب کر گیا۔

بدر بچے اٹھ جائیں گے۔۔مرحا نے آہستہ سے کہا۔

نہیں اٹھیں گے۔۔ وہ اسکے ہونٹوں اور گردن پر کیک لگاتا خمار آلودہ لہجے میں کہتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

وہ کیک کم اسکے ہونٹ زیادہ کھا رہا تھا۔

مرحا اسکی شرٹ مٹھیوں میں بھرتے اسکا ساتھ دینے لگی۔

بدر اسکے نچلے لب کو ہونٹوں میں بھر تا شدت سے سک کرتا اسکی سانسیں کھینچنے لگا۔

مرحا نے اسکے بے دردی سے سانسیں کھینچنے پر اسکے اوپر والے لب پر کاٹا۔

بدر اسکے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتا دوسرے ہاتھ سے اسکی کمر سہلاتا مزید شدت سے اسکے ہونٹوں سے لپٹتا اسکی سانس روک گیا۔

مرحا نے اسکی شرٹ کھینچتے ہوش دلایا تو وہ اپنی سانسیں اسکے حلق میں اتارتا پیچھے ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں کی سانس بری طرح سے بکھری تھی۔

اس معنی خیز خاموشی میں انکی گہری سانسیں گونجنے لگیں۔

بدر اسکے بالوں میں ہاتھ ڈالتا چہرہ اوپر اٹھاتا اسکی گردن پر جھک گیا۔

وہ اسکی بیوٹی بون کو ہونٹ میں بھرے کیک صاف کرتا اسکا وجود پسینے سے تر کر گیا۔

مرحا نے سسکی بھرتے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اسکی گردن پر اب جگہ جگہ دانت گاڑھتا اپنی شدتوں کے گہری نشان ڈال گیا۔

مرحا اسکی گردن میں بازو ڈالتے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

بدر نے خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھا اسے تھوڑا سا خود سے دور کرتے اپنی شرٹ اتارتے وہ نائیٹی اسکے پیٹ سے سرکاتے گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھا۔

اسکے پیٹ پر سٹیچیز کے نشان آج بھی ویسے تھے۔

بدر نے ان نشانوں پر نرمی سے لب رکھے۔

تھینکیو پسونا میرے لیے اتنا درد سہہ کر ہماری اولاد کو اس دنیا میں لانے کے لئیے۔

وہ ان نشانوں کر انگلی سے سہلاتا مدھم لہجے میں بولا۔

مرحا مسکرادی۔

بدر اسکے پیٹ پر نرمی سے اپنا لمس چھوڑتا اسکی دھڑکنوں پر شدت سے جھکتا اسے سسکنے پر مجبور کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ب۔بدر ٹائم۔۔بدر نے اسے اٹھاتے صوفے پر لٹایا تو وہ بکھری سانسوں سے بولی۔

شش اس وقت صرف مجھ پر فوکس کریں پسونا۔۔وہ سرگوشی میں کہتا اسکی ہونٹوں کو لاک کرتا شدت سے اسے خود میں سماتا چلا گیا۔

ابھی انہیں بامشکل ساتھ میں آدھا گھنٹہ ہی ہوا ہو گا کہ انکے روم کا دروازہ نوک ہوا۔

بدر نوک ہو رہا ہے۔۔مرحا نے اسے ہوش دلانے کی کوشش کی جو اسکی دھڑکنوں کا دشمن بنا شدتیں ڈھا رہا تھا۔

شائید مامولوگ اگئے۔۔اسکے شرٹ لیس سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی۔

بدر نے بوجھل نظروں سے اسے دیکھا جھک کر اسکا ہونٹوں کو دانتوں تلے دباتے وہ اسے بازوں میں اٹھاتا باہر کی جانب بڑھا۔

بدر۔مرحا نے سرخ چہرے سے اسے دیکھا۔۔

اسی شدتوں سے اسکا نازک وجود کانپ رہا تھا۔بدر باتھ روم میں داخل ہوتے اسے باتھ ٹب میں اتار گیا۔

آپ شاور لیں میں آتا ہوں پھر یہیں سے کنٹینیوں کریں گے۔۔ وہ گہری بے باک جسارت کرتے آنکھ ونک کرتا وہاں سے چلا گیا۔

مرحا مسکراہٹ دباتی اسکی پشت دیکھتی شاور اون کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

بدر شرٹ پہنتے دروازے کی طرف بڑھا۔

اسنے دروازہ کھولا تو باہر کوئ بھی نہیں تھا بریرہ سیڑھیوں سے اترتی دکھائ دی۔

لاؤنج میں ہل چل سی ہو رہی تھی شائید سب لوگ ریڈی تھے۔

سوچتے وہ دروازہ بند کرتا خود بھی فریش ہونے چلا گیا۔

💞💞💞

زمل۔۔ آبان نے اسکا گال تھپتھپاتے آہستہ سے پکارا۔۔

وہ نیند میں ہلکا سا کسمسائ۔ نیم وا آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔

دونوں سو گئے ہیں اجاو۔۔ سرگوشی میں کہتے اسنے اسنے زائیشہ اور بلال کی طرف اشارہ کیا۔

زمل بنا چاپ کہے چپ چاپ اٹھی تھی۔

بنا آواز کہے وہ دونوں احتیاط سے باہر آ گئے جہاں لاؤنج میں اگئے۔

تھک گئ ہو۔۔ اسے خود سے لگاتے آبان نے اسکا ماتھا چوما۔

آپکے بچے بہت تھکاتے ہیں۔۔ خفگی سے اسے دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی بات نہیں بچوں کے بابا ہیں نا تمہاری تھکن اتارنے کے لیئے۔ آبان مسکراہٹ دباتا اسے خود سے لگا گیا۔

بلال کی پیدائش کے بعد سے اسکا جسم تھوڑا بھر گیا تھا۔۔ وہ آبان کو پہلے سے زیادہ اٹریکٹیو لگتی تھی۔۔ جتنا اسے بچے پسند تھے اسکے دونوں بچوں نے اسکا شوق رج کے پورا کروادیا تھا۔

سب لوگ اسکی کافی ہیلپ کرواتے تھے لیکن وہ پھر بھی جھنجھلا جاتی تھی دونوں کے تنگ کرنے سے۔

ایناره جاؤ کیک لے آؤ دیکھو ویڈیو کال آرہی ہے۔۔ پیچھے سے زیان کی آواز سنتے زمل سٹپٹا کر اس سے دور ہوئی۔

اہم اہم لوو برڈز ہم لوگ اپنی آنکھیں بند کر سکتے ہیں آپ لوگ کنٹینیوں کریں۔۔ ایناره اور زیان نے شرارت سے انہیں دیکھا۔

زمل تو سرخ پڑتے سٹپٹاتے کچن کی طرف بھاگی تھی۔ ایناره بھی ہستے اسکے پیچھے چلی گئی۔

آبان نے زیان کو گھورا جو معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا ہس رہا تھا۔

برو کہیں تو ایک ڈیٹ پلان کروا دوں بچوں کو ہم لوگ سنبھال لیں گے۔۔ آنکھ ونک کرتے اسے چھیڑا۔

سوچ رہا ہوں۔۔ آبان سیریس ہوا۔

زیان قہقہ لگا گیا۔ تیسرے کی پلینگ ہے۔۔ سرگوشی میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

آبان نے اسے کشن مارتے گھورا۔

تجھے کیوں بتاؤں میری چھوڑ اپنی خیر منا بیوی گھاس بھی نہیں ڈالتی۔ آبان نے تاک کے نشانہ لگایا تھا۔

وہ بلبلا کر رہ گیا۔

ایسے تو مت کہیں یار زخم ہرے ہوتے ہیں۔۔ دھپ سے صوفے پر گرتے ٹھنڈی اہہ بھری۔

بیٹا تو صرف یہ ٹھنڈی آہیں ہی بھرتا رہ جائے گا۔۔ آبان قہقہ لگاتا بولا۔

اللہ نا کرے۔۔ وہ جلدی سے بولا تو آبان کا پھر سے قہقہ گونجا تھا۔

وہ نفی میں سر ہلاتا اسے دیکھنے لگا جو خفگی سے نظریں پھیر گیا۔

وہ ایک سینئیر ہارٹ سرجن تھا لیکن اسکی بیوی اس ہارٹ سرجن کے ہارٹ کو سہی اپنے ہاتھوں میں رکھتی تھی۔۔

مسکراہٹ دباتے سوچا۔

زیان اپنی گھنی بئیرڈ پر ہاتھ پھیرتے اب فون میں گم ہو گیا۔ جہاں ہمیشہ کی طرح اس دشمن جاں نے میسج سین کر کے چھوڑ دیا تھا۔

تمہارے سیکریو تو میں ٹائٹ کرتا ہوں اسی مہینے رخصتی نا کروائی تو کہنا۔۔ میسیج چھوڑتے اب وہ آبان سے باتوں میں بزی ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

سات سال کافی لمبا عرصہ ہو چکا تھا لیکن اسکی بیوی کو انڈ پینڈینٹ ہونے میں ٹائم چاہیئے تھا۔ لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ ٹائم سات سال ہو جائیں گے۔۔

💞💞💞

بدر اور مرحا نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

اٹھائیں نا۔۔ مرحا نے اسے اشارہ کیا۔

بدر بیڈ کے قریب آیا اور انکے پاس بیٹھا۔

بہروز، محراب بابا کے پرنس۔۔ اسنے دونوں کا بازو ہلاتے اٹھانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ دونوں کروٹ بدل گئے۔

اب وہ دونوں منہ لٹکائے انہیں دیکھ رہے تھے بارہ بجنے میں صرف پانچ منٹ تھے۔

ایک منٹ۔۔ مرحا کو اچانک آئیڈیا ایا۔

ہیلو ہاں ایزل بہروز محراب سے بات کرنی ہے۔۔ نہیں نہیں وہ تو سو رہے ہیں۔۔ وہ دونوں کو دیکھتی اونچی آواز میں بولی۔

بدر کاؤنٹ ڈاؤن کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں تم بلال اور ضرغام کو پیار کر لو یہ دونوں تو نہیں اٹھ رہے۔۔وہ مسکراہٹ دباتے اونچی آواز میں بولی اگلے ہی پل وہ دونوں آنکھیں مسلتے اٹھے تھے۔

نہیں ایزل خالہ صلف ہمیں پیار تریں گی۔

(نہیں ایزل خالہ صرف ہمیں پیار کریں گی)

وہ دونوں ماتھے پر بل ڈالے ایک ساتھ بولے۔

ہیپی برتھڈے۔۔انکے اٹھتے ہی بدر اور مرحا ایک ساتھ بولے تو وہ دونوں مسکراتے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔

تھینکیو ماما، تھینکیو بابا۔۔وہ اٹھتے دونوں کے گلے لگے تھے۔

چلو سب نیچے ویٹ کر رہے ہیں۔۔بدر نے محراب اور مرحانے بہروز کو اٹھایا تھا۔

سرپرائیز۔۔

عالم، نورین اور بریرہ انہیں نیچے آتے دیکھ اونچی آواز میں بولے۔

نیچے کا پورا لاؤنج سجایا ہوا تھا ہر جگہ بلونز ہی بلونز تھے ٹیبل پر دو کیک پڑے ہوئے تھے۔

اور سامنے بڑی سی سکرین پر ایک طرف ایزل اور حازق تھے دوسری طرف شاہ ولا کے تمام افراد تھے تو وہیں ایک سائیڈ پہ احمد والا کے سب لوگ بھی جمع تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ہیپی برتھڈے ٹو یو۔ہیپی برتھڈے بہروز اینڈ محراب۔۔وہ سب ویڈیو کال پہ اپنے سامنے کیک رکھے ان دونوں کو وش کر رہے تھے۔

اور ان دونوں کی خوشی کی انتہاء نہیں تھی۔

ماما کیا شب لوگ یہاں نہیں آئیں دیں۔۔بہروز نے ماں کا آنچل کھینچتے پوچھا۔

کیوں نہیں میرے شہزادے صبح آئیں گے سب پھر ہم آپ دونوں کی گرینڈ برتھڈے کریں گے۔۔

عالم اسے اٹھاتا بولا تو وہ کھکھلا دیا۔

جلدی سے کیک کاٹو چلحنوزواب مجھ سے اور ویٹ نہیں ہو رہا۔ایزل اپنے سامنے رکھے کیک کو للچائی نظروں سے دیکھتے بولی۔

عالم نے بہروز اور مرحانے محراب کا ہاتھ پکڑتے کیک کاٹا تھا۔

سب لوگ تالیاں بجاتے انہیں ہیپی برتھڈے گنگنا رہے تھے۔

دونوں نے ماں باپ کو کھلاتے پھر دادا دادی اور پھوپھو کو کھلایا۔

یہ شب ہمالے ہیں۔۔(یہ سب ہمارے ہیں)ٹیبل پر سجے گفٹس کو دیکھتے محراب نے پوچھا۔

ہاں میرے گڈے یہ سب تم دونوں کے ہیں۔۔بریرہ اسکا گال چومتے بولی۔

تھینکیو پھوپھو۔۔وہ دونوں ایک ساتھ بولے۔

Posted On Kitab Nagri

چلو اب یہ سب صبح دیکھیں گے ابھی سوتے ہیں۔۔مرحا ان دونوں کو اوپر لے گئ تو باقی سب بھی اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

💞💞💞

وہ کیک کے بڑے بڑے پیسسز منہ میں رکھتے کھاتی جا رہی تھی چہرہ کیک پر جھکا ہوا تھا۔

حازق نے سرد نظروں سے اسے دیکھا۔اسے بازو سے اپنی طرف کھینچتے چہرہ اوپر اٹھایا اسکا چہرہ آنسوں سے تر تھا۔

آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔

ایزل۔۔اسنے سرد لہجے میں پکارا۔

میرا اگر ہمارا بے بی بھی ہوتا تو آج وہ بھی تین سال کا ہو جاتا نا۔۔وہ اسکے سینے میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

سٹاپ کرائینگ ایزل۔۔وہ دھاڑا تھا۔

ایزل ہچکی لیتے مزید اسمیں سمٹی تھی۔

حازق گہری سانس چھوڑتا اسکی کمر سہلاتا خود میں بھینچ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے سارا کیک اکیلے ہی کھالیا مطلب تم چاہتی ہو کہ میں کیک کی بجائے تمہیں کھاو۔وہ کچھ دیر بعد اسے چھیڑنے کی غرض سے بولا۔

وہ جھٹکے سے اس سے دور ہوئی۔

نہیں میں یہ بلکل نہیں چاہتی۔اور خبردار جو آج تک میرے قریب بھی آئے تو۔وہ انگلی اٹھا کر کہتی کیک اٹھاتی تیزی سے وہاں سے بھاگی تھی۔

حازق کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

بچ کے کہاں جاؤ گی بیب۔۔وہ پیچھے سے ہانک لگاتا اسکے پیچھے ہی بڑھا تھا۔

ایزل بیڈ پر بیٹھی بچے ہوئے کیک سے انصاف کر رہی تھی۔

منہ اور گردن پر سارا کیک لگا ہوا تھا۔

اسکا پہنا ہوا نائیٹ ڈریس بھی بے ترتیب ہوا کندھوں سے ڈھلک رہا تھا۔

وہ گہری نظروں سے اسے دیکھا اپنی واچ اور شوز اتارتا شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔

ایزل ایک نظر اسے دیکھتے اپنے کیک میں مگن ہو گئی۔

حازق شرٹ اتارتا،باتھ روم میں چلا گیا۔

ایزل نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا۔

اسکے شرافت سے جانے پر شکر کا سانس لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ کیک فنش کر کے ٹشو سے منہ ہاتھ صاف کرنے ہی لگی تھی کہ حازق دروازہ کھولتا باہر ایا۔

ایزل نے چونک کر اسے دیکھا حازق اسکی طرف آتا اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اپنے بازوں میں اٹھا گیا۔

میر۔وہ چیخی تھی۔

کیا کر رہے ہو۔اسکا بال کھینچتے غصے سے اسے دیکھا۔

شاور رو مینس سویٹ ہارٹ۔۔وہ گھمبیر تا سے باتھ روم میں داخل ہوا۔

اندر کا ماحول دیکھتے اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ہوئ تھی۔

ساری لائیٹس اوف تھیں دو تین کینڈلز جل رہی تھیں جنکی خوشبو پھیلی ہوئ تھی۔

باتھ میں پانی کے بلبلز اچھل رہے تھے۔۔

میر۔روہانسے ہوتے اسے پکارا۔

اگر تم چاہتی ہو کہ میں آج تمہارے پور پور پر اپنی شدتوں کے نشان نا ڈالوں تو تمہیں ڈالنے پڑیں گے۔

ہیں۔۔وہ ہونک بنی اسے دیکھنے لگی۔

حازق اسے باتھ ٹب میں اتارتا اسکے ساتھ ہی پیچھے کو گرا تھا۔

ایزل اسکے سینے پر اگری۔

Posted On Kitab Nagri

مطلب یہ میری جنگلی بلی کہ آج تمہیں رو مینس کرنا پڑے گا۔۔وہ اسکی نائیٹ شرٹ کے بٹن کھولتا بو جھل لہجے میں بولا۔

ایزل نے سٹپٹاتے اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے روکنے کی کوشش کی۔۔

بلکل نہیں۔۔نیم روشنی میں اسے گھورا۔

ٹھیک ہے پھر مت کہنا۔۔وہ اسکی شرٹ ایک جھٹکے سے ہٹاتا اسکی کمر مٹھیوں میں بھر تا وارننگ دینے کے انداز میں بولا۔

اچھا اگر میں تمہاری وش پوری کروں تو پھر تم مجھے شرافت سے چھوڑ دو گے۔۔وہ اسکے سینے میں سمٹتے بولی۔

فجر سے پہلے چھوڑ دوں گا۔۔وہ اسکے بالوں میں چہرہ چھپائے خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

میر تم۔۔وہ کچھ کہنے لگی لیکن حازق اسکی بات کاٹ گیا۔

جتنا انتظار کرواو گی اتنا ہی لیٹ چھوڑوں گا ڈارلنگ۔۔وہ اسکی ڈھڑکنوں پر بے باک جسارت کرتا مدہوش نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

ایزل کے گلے میں گلٹی ابھر کر مدھم ہوئی تھی۔

کرو۔۔حازق نے اسکی کمر کو جھٹکا دیتے اسے اپنے قریب تر کیا تھا۔

وہ مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتی اسکی آنکھوں پر نرمی سے لب رکھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق سکون سے آنکھیں موند گیا۔

وہ اسکی آنکھوں سے ہوتے ناک اور بئیرڈ کو لبوں سے چھوتے اسکے ہونٹوں پر نرمی سے لب رکھ گئ۔

حازق آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگا اسنے کوئ رسپونس نہیں دیا تھا۔۔

وہ بس خمار آلودہ نظروں سے اسکے جھکے سر کو دیکھنے لگا۔

ایزل اسکے ہونٹوں پر کبھی دانت گاڑھتی تو کبھی نرمی سے چومتی۔

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوئ تو ایک نظر اسے دیکھتی اسکی گردن پر جھکتی اپنے دانت گاڑھ گئ۔

حازق کی آنکھوں میں اترا خمار گہرا ہوا تھا۔

ایزل اسکے سینے کے بالوں کو انگلیوں سے کھینچتی اسکی گردن اور سینہ اپنے دانتوں سے سرخ کر گئ تھی۔

اب میری باری سیوٹ ہارٹ۔۔ وہ اسکے کیک لگے چہرے اور گردن کو دیکھتا کروٹ بدلتا اسے اپنے نیچے کر گیا۔

اسکے بھیگے ہونٹوں کو دیکھتا وہ شدت سے جھکتا اسکی سانس سینے میں اٹکا گیا۔

ایزل اسکی شدت پر اسکے کندھے پر ناخن گاڑھ گئ لیکن اسے کوئ فرق نہیں پڑا الٹا وہ ایزل کے دونوں ہاتھ باتھ ٹب سے لگاتا دوسرا ہاتھ اسکی کمر میں ڈالتا شدت سے خود میں بھینچ گیا۔

جبکہ اسکے ہونٹوں کو وہ سٹابری سمجھ کے دانتوں سے اسے چبا رہا تھا کہ ایزل کی بے ساختہ سسکیاں نکلی تھیں جو اسکے ہونٹوں میں ہی دب گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے لب چھوڑتا وہ اسکی گردن پر جھکا۔اسکا بھیگا وجود حازق میر کو پاگل کر رہا تھا۔

اسکی گردن پر لگا کیک پانی سے مٹ گیا تھا بس کہیں کہیں لگا تھا۔

ایزل ہاتھ چھڑوانے کے لیئے مچلی تھی۔

وہ اسے اپنی وجود تلے دباتا اسکی گردن پر ناک سہلاتا اسکی خوشبو انہیل کرنے لگا۔

تمہاری یہ خوشبو مجھے پاگل کر دیتی ہے ایزل میر شاہ۔۔اسکی شہ رگ پر پرلو بائیٹ بناتے وہ بھاری مدھم آنچ دیتے لہجے میں بولا۔

ایزل نے بکھرتی سانیں سنبھالتے سرخ چہرے سے اسے دیکھا۔

وہ اسکی ڈھڑکنوں پر جھکا ہر چیز سے بیگانہ ہو گیا تھا۔

ایزل کی سسکیاں باتھ روم میں گونجنے لگی۔

حازق اسکی بیلی چین میں انگلیاں الجھاتا اسے خود میں بھینچتا شدت سے خود میں سماتا چلا گیا۔

ایزل اسکے بھاری وجود تلے پھڑ پھڑاتی جبکہ لب دانتوں تلے دبائے اسکی شدتیں برداشت کرنے لگی۔

حازق نے جھک کر اسکے پیٹ پر لب رکھتے بیلی چین کو انگلیوں میں پھنسایا جو اب چینج ہو چکی تھی۔

پہلی والی کی بجائے اب وہ ڈبل چین تھی جو بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

میر۔۔ایزل نے بامشکل اپنی سانس بحال کرتے اسے پکارا۔

حازق چہرہ اسکے مقابل لاتا اسکے ہونٹوں پر جھکتا اسکی سسکیاں خود میں قید کرتا چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

پانچ سال پہلے:

انکی شادی کو اب تین سال ہو چکے تھے لیکن ابھی تک اسکی گود نہیں بھری تھی۔
مرحا اور بدر کا بھی کوئ بے بی نہیں تھا لیکن وہ لوگ ابھی خود ہی بے بی نہیں چاہتے تھے لیکن ایزل چاہتی تھی۔
حازق تو بے بی کے نام سے ہی چڑ جاتا تھا وہ اس سے بھی بات نہیں کر سکتی تھی۔
ہوسپٹل میں اسکی ایک کولیگ کی بھی پریگننسی پرابلم ہو رہی تھی تو اسنے اپنے ٹیسٹ کروائے تھے اسے دیکھتے ایزل کو خیال آیا کیوں نا وہ بھی اپنے ٹیسٹ کروالے ایک بار۔
حازق کو بنا بتائے ہی وہ اپنی ٹیسٹ کروا چکی تھی۔
اگلے دن ٹیسٹ کی رپورٹس آئی تو ڈاکٹر نے اسے اپنے کمرے میں بلایا تھا۔
کیا بات ہے ڈاکٹر منیبا میری رپورٹس ٹھیک تو ہیں نا۔۔اسکے لہجے میں ان دیکھا سا خوف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر ایزل میں آپسے کچھ چھپانا نہیں چاہتی آپ تحمل سے میری بات سنئیے گا۔پہلے آپ مجھے بتائیں کیا آپکو کبھی پیٹ پر کوئی چوٹ لگی تھی۔۔اور اپنے کبھی بھی غلطی سے بھی کسی ڈرگ کا یا کسی ہارڈ ڈرنک کا یوز کیا ہے۔۔ڈاکٹر سنجیدگی سے اسے دیکھتے بولی۔

ایزل کو کسی انہونی کا احساس ہوا۔۔گلے میں گلٹی ابھر کر مدھم ہوئی تھی۔

جی ڈاکٹر کچھ سال پہلے ایکسیڈینٹ کی وجہ سے میرے پیٹ میں کانچ کا ٹکر لگا تھا اور ڈرنک وغیرہ کا یوز مینے کبھی نہیں کیا ہے ناہی میں عادی ہوں ایسی چیزوں کی۔

لیکن ایک بار بائے مسٹیک ہارڈ ڈرگ کا وکٹم ہوئی تھی میں۔

وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں بولی۔

مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے ڈاکٹر ایزل آپکو وہ کانچ کا ٹکرا بہت گہرا زخم دے گیا ہے اور باقی رہی سہی کثر اس ڈرگ نے پوری کر دی۔

ڈاکٹر ایزل آپ ماں بننے کی صلاحیت سے محروم ہو چکی ہیں۔۔ڈاکٹر دکھ سے اسے دیکھتے بولی۔

ایزل سانس روکے انہیں دیکھے گئ۔اسنے پلک بھی نہیں جھپکی۔وہ ساکت سی بس اس ڈاکٹر کو دیکھتی رہ گئ۔۔

اسکے سر پر قیامت ٹوٹی تھی اور وہ پھر بھی سانس لے رہی تھی۔

ڈ۔ڈاکٹر ا۔ایسے کی۔سے۔۔کافی دیر بعد وہ کچھ بولنے کے قابل ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو ایزل تم خود بھی ڈاکٹر ہو ان پیچیدگیوں کو اچھے سے سمجھ سکتی ہو تمہیں انٹرنل انجریز ہوئی تھیں اور اس افیکٹیڈ ڈرگ نے بھی بہت اثر کیا ہے جسکی وجہ سے تم اس نعمت سے محروم ہو چکی ہے۔

تمہارے ماں بننے کے چانسسز ہیں بھی تو صرف بیس پرسنٹ اسمیں بھی اگر تم پریگنیٹ ہوئی بھی تو بے بی اور تمہیں دونوں کو جان کا خطرہ ہو سکتا ہے۔۔

ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا۔

ایزل بامشکل سر ہلا گئی۔

اسکے دماغ میں دھماکے ہو رہے تھے حازق میر یقیناً یہ بات جانتا تھا اسی لیے وہ بچے کے زکر سے چڑ جاتا تھا۔

اسے نہیں پتہ وہ گھر کیسے پہنچی لیکن گھر میں داخل ہوتے ہی سامنے حازق کو دیکھتے اسکا ضبط جواب دے گیا۔

اسکا وجود کپکپا رہا تھا۔وہ بامشکل قدموں کو گھسیٹ رہی تھی۔۔

حازق آج جلدی آ گیا تھا وہ اسی کے انتظار میں تھا لیکن اسے دیکھتے چونکا تھا۔

اسکے چہرے پر زلزلوں کے آثار تھے۔

ایزل مرے مرے قدم اٹھاتی اسکے قریب ائی۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کیا ہو تم ٹھیک ہو۔ حازق اسے تھامنے کے لیئے آگے بڑھا لیکن ایزل نے اپنی پوری قوت لگاتے اسکے گال پہ رکھ کے تھپڑ دے مارا۔

وہ ساکت ہوا تھا سر اٹھاتے بے یقینی سے ایزل کو دیکھا۔

وہ سینے پر ہاتھ رکھے گہرے سانس لیتی زخمی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

حازق اسکی حالت دیکھتے آگے بڑھا تو ایزل نے ہاتھ میں پکڑی فائل اسکے سینے پر دے ماری جو اس سے ٹکراتی نیچے گری تھی۔

اسمیں لگے کاغذ نیچے بکھر چکے تھے اور حازق کو پل نہیں لگا سمجھنے میں کہ وہ سب کچھ جان چکی ہے۔

اسنے سرخ ہوتی بھوری آنکھوں سے ایزل کو دیکھا۔

وہ جن نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی حازق نے شدت سے دعا کی تھی کاش وقت پلٹ جائے اور وہ سب بدل دے اسکے کانوں میں آج بھی ڈاکٹرز کی آواز گونج رہی تھی۔

(مسٹر میر آپکی وائف ماں بننے کی صلاحیت سے محروم ہو چکی ہیں کانچ کی وجہ سے انہیں کافی سویر انٹرنل انجریز ہوئی ہیں مجھے نہیں لگتا کہ وہ شائید ہی کبھی ماں بن سکیں۔

اور وہ زلزلوں کی زد میں تھا۔

آپ یہ بات کسی کو نہیں بتائیں گی ایزل کو بھی نہیں۔ اسنے خود کو کہتے سنا۔)

Posted On Kitab Nagri

(حاذق اس ڈرگ نے تمہاری وائف کے انٹرل ہارمونز پر بہت زیادہ افیکٹ کیا ہے اسکی پریگننسی کے چانزز بلکل بھی نہیں ہیں اگر وہ پریگنینٹ ہو بھی جاتی ہے تو بچہ اور ماں دونوں ہی خطرے میں رہیں گے۔

اسنے دوسری ڈاکٹر کو کہتے سنا تھا۔

لیکن کتنا پہاڑ جیسا ضبط تھا اسکا کہ وہ یہ خبر بھی سہہ گیا تھا۔)

وہ راز جو اسنے ہمیشہ اپنے سینے میں دفن کر کے رکھا تھا

وہ کھل چکا تھا وہ بکھر گئ تھی اسکی آنکھوں کے سامنے۔

مجھ سے میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی بھی چھین لی تمنے حازق میر۔برباد کر دیا تمنے مجھے۔۔وہ اسکا گریبان پکڑتے چیخی تھی۔

آنسوں سے چہرہ اور گردن بھیگتے جا رہے تھے۔

جیتے جی مار دیا تمنے ایزل کو۔۔تمہاری وجہ سے صرف تمہاری وجہ سے مینے بہت بڑی نعمت گنوادی حازق۔۔وہ اسکا گریبان چھوڑتے گھٹنوں کے بل نیچے گری تھی۔

میرے وجود کو ہمیشہ کے لیئے ادھورا چھوڑ دیا۔مجھے بانج بنا دیا تم نے۔۔وہ چیخ چیخ کے رو دی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق پتھر بنا اسے دیکھتا رہا۔

میں جی کر کیا کروں گی میر۔ کیا عورت کی زندگی بچوں کے بغیر بھی ہوتی ہے۔ مجھے لگ رہا ہے میں مر جاؤں گی لیکن مر نہیں رہی میر۔

وہ اسکے دونوں ہاتھ پکڑتے سسسکی تھی۔

حازق بے جان ہوتے وجود سے اسکے قریب بیٹھا تھا۔

ایزل دھندلائی آنکھوں سے اسے دیکھتی اسکے سینے پر سر رکھے ایسے روئی تھی کہ روم روم لرز اٹھا تھا۔

اسکی چیخیں، سسکیاں، آہیں ہر در و دیوار نے سنی تھیں۔

کیوں ہمیشہ ایزل کے ساتھ ہی کیوں۔ میر کیوں ہوتا ہے میرے ساتھ مینے ایسا کونسا گناہ کر دیا میر۔۔ وہ زخمی وجود سے اسے دیکھنے لگی۔

شائید مجھ سے جڑنا تمہارا سب سے بڑا گناہ تھا۔۔ اسکے لب آہستہ سے ہلے تھے۔

لیکن دیکھو میں اتنا خود غرض ہوں پھر بھی تمہیں خود سے الگ نہیں کر سکتا۔۔ وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا بولا۔

ایزل نے تڑپ کر نفی میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

تم سے جڑنا میری زندگی کا سب سے خوشنصیب پل ہے میر۔ تم مجھے چاہ کر بھی چھوڑ نہیں سکتے اگر ایسا سوچا بھی تو تمہیں اپنے ہاتھوں سے مار دوں گی جان لے لوں گی تمہاری۔۔ اسکا گریبان دبوچتے وہ دھاڑی تھی۔

حازق سختی سے اسے خود میں بھینچ گیا۔

دونوں کے خاموش آنسو بہتے جا رہے تھے بولنے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا۔

لیکن دونوں کو ہی ایک دوسری کی ہمت اور سہارا بننا تھا اور وہ بنے ایک یہ غم بھی وہ خاموشی سے پی گئے تھے۔ اندر ہی اندر سسکتے۔

وہ دونوں ایک ہیپی میریڈ لائیف تو جی رہے تھے لیکن اندر ہی اندر ایک خلا رہ گئ تھی جسے پر کرنے کے لیئے بھی کوئ آ گیا تھا۔

دو سال بعد ایزل کی اچانک پریگننسی نے جہاں ایزل کو خوش کیا تھا وہیں حازق سخت پریشان کیونکہ ڈاکٹر کے مطابق اسے پریگننسی کنسیو نہیں کرنی چاہیے تھے دونوں کی جان کو خطرہ تھا۔

ڈاکٹر نے اسے ابورشن کا ہی مشورہ دیا تھا لیکن جانتا تھا ایزل یہ بات سنے گی تو وہ مینٹلی جتنی ڈسٹرب ہے یقیناً کچھ نا کچھ کر لے گی۔

وہ جتنا کچھ خوش تھی اسنے کبھی کسی کو نہیں دیکھا تھا۔

لیکن یہ خوشی ایک ماہ سے زیادہ ناٹک سکی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ اسلا آباد آئے ہوئے تھے ایزل کی طعبیت اب اکثر ڈاؤن ڈاؤن رہنے لگی تھی حازق اسکا بہت خیال رکھتا تھا اسے کئی بار سمجھا بھی چکا تھا کہ بچے اور اسے خطرہ ہے یہ پریگننسی اسکی باڈی کے لیئے ٹھیک نہیں لیکن وہ تو سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ جاتی تھی اس لیے اسنے کہنا چھوڑ دیا۔

اسے تکلیف ہوتی تھی لیکن وہ اسے بتاتی نہیں تھی ایسا اسے لگتا تھا لیکن حازق اسکی ہر تکلیف سے آگاہ تھا۔

ایک دن اچانک ایزل کو پیٹ میں بہت شدید درد اٹھا تھا وہ لوگ اسے فورا ہوسپٹل لے گئے اسے ایمر جنسی میں ایڈمیٹ کر لیا گیا تھا۔

وہی ہوا جسکا ڈر تھا۔

وی آر سوری مسٹر حازق آپکی وائف کا میسکیر یج ہو گیا۔۔ ڈاکٹر الفاظ اس پر قیامت بن کے ٹوٹے تھے۔

مینے آپکو پہلے ہی وارن کیا تھا آپکی وائف کی کنڈیشن بھی سٹیبل نہیں ہے انکی جان بہت مشکل سے بچی ہے۔اور جو کچھ چانسسز تھے انکے ماں بننے کہ اب وہ بلکل ختم ہو چکے ہیں۔

اب وہ کبھی ماں نہیں بن سکتیں۔

ڈاکٹر کے الفاظ پر سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔

اور حازق اسکا تو ایسے حال تھا کہ جیسے اسکی سانسیں ختم ہو چکی ہوں وہ چلتی پھرتی زندہ لاش ہو۔

Posted On Kitab Nagri

اتنا سب اکیلے سہتے رہے ایک بار تو کسی سے کچھ کہا ہوتا حازق۔ مہر نے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ سر جھکائے کھڑا رہا آج اسنے آگے بڑھتے ماں کو خود سے لگاتے حوصلہ نہیں دیا تھا اسمیں ہمت ہی نہیں تھی۔

اسنے چہرہ نہیں اٹھایا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکے آنسو اسکی ماں دیکھے۔

ایزل کو جب ہوش آیا تو اپنے وجود میں اترے خالی پن سے وہ چیخ چیخ کر روئی تھی۔

وہ یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی۔

کسی سے سنبھل نہیں رہی تھی مجبوراً ڈاکٹرز کو اسے نیند کا انجیکشن دینا پڑا۔

حازق اسے سنبھالنے اسکے پاس نہیں آیا تھا وہ جانتا تھا وہ اسے دیکھ کر اور ہائیپر ہو گی وہ یقیناً اسکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی ہو گی۔

ان سب کا قصوروار وہ اسے ہی تو مانتی تھی اور وہ خود ٹوٹ گیا تھا ہار گیا تھا۔

زندگی میں پہلی بار وہ اپنے باپ کے کندھے پر سر رکھے پھوٹ پھوٹ کے رویا تھا۔

اسکا غم اتنا بڑا تھا کہ وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

مرتسم اپنے جوان بیٹے کو یوں ٹوٹتا دیکھ خود بھی بکھر کر رہ گیا تھا۔

قسمت نے بری مار مارا تھا انہیں۔

Posted On Kitab Nagri

دو دن تک ایزل نیم بے ہوشی میں رہی سب اسکے پاس ہی تھے سوائے اسکے وہ ایک بار بھی اس سے ملنے نہیں ایا۔

آج دو دن بعد وہ مکمل ہوش میں تھی اور وہ اسکے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا۔

ایزل سرخ،زخمی سوجھی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔

حازق آہستہ سے اسکے قریب بیٹھا اسکا ہاتھ پکڑتے لبوں سے لگایا۔

ایزل خاموش نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔

حازق ایک گہری سانس چھوڑتا اسکے پیٹ پر سر ٹکاتا آنکھیں موند گیا اور آج وہ باپ کے علاوہ اسکے سامنے بھی رو دیا تھا۔

اسکی بیوی اسکی محرم روح کی ساتھی سے کیا چھپا تھا اسکا۔

وہ اسکی آغوش میں چہرہ چھپایا شدت سے رو دیا تھا کہ ایزل کو اپنا غم بہت چھوٹا محسوس ہوا اور اس دن وہ دونوں شدت سے لیکن آخری بار روتے رہے۔

ایزل نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ قسمت پر سمجھوتا کر لے گی۔

وہ اپنے میر کو یوں ٹوٹتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔

ایک ماہ تک وہ لوگ شاہ ولا ہی رہے انکے غم میں سب برابر کے شریک تھے مرحا نے اسے بہت سنبھالا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے خود کو حالات کے دائرے پر چھوڑ دیا تھا۔

واپس جاتے ہی انکی زندگی نارمل ہونے لگی۔بچے کا غم بھول تو نہیں سکتا تھا لیکن وہ لوگ آگے تو بڑھ سکتے تھے۔

ایزل نے خود ہی بچوں کا زکر کرنا چھوڑ دیا وہ بچے کے نام پر اداس بھی نہیں ہوتی تھی بلکہ اپنی شرارتوں میں وہ اسے بھی الجھائے رکھتی۔

اسنے ایک غم کو سینے سے لگاتے دونوں کو ٹوٹنے نہیں دیا تھا بلکہ اللہ کی رضا جانتے اپنا گھر اور شوہر دونوں کو بچالیا تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حماد بیٹا یہ لو بابا کو پانی دے کو آؤ۔ہانم نے اسے گلاس پکڑایا۔

بابا پانی۔حماد نے اسکے سامنے گلاس کیا۔

صوفے پر ٹیک لگائے بیٹا داؤد آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگا۔

تھینکیو بیٹا۔اسکا گال چھوتے کہا تو وہ مسکرایا تھا۔

اور سامنے بیٹھے داؤد کو لگا جیسے ہانم سامنے کھڑی مسکرادی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

تب تک ہانم بھی انکے قریب اگئ۔

دائمہ کہاں ہے۔۔انہوں نے اپنی تین سالہ بیٹی کا پوچھا۔

ماما کے پاس ہے۔۔ہانم اسکے قریب بیٹھتے بولی۔

طعبیت ٹھیک ہے نا۔۔داود اسکا تھکا چہرہ دیکھ خود سے لگاتا فکر مندی سے بولا۔

جی میں ٹھیک ہوں آپکے بچے سارا دن تھکا دیتے ہیں۔۔وہ خفگی سے بولی۔۔

میرے بچے آپکے بھی کچھ لگتے ہیں۔ مسکراہٹ دباتے کہا۔

آپکی لاڈلی زیادہ تنگ کرتی ہے۔۔وہ بھی جواباً جتا کر بولی۔

داؤد قہقہ لگا گیا۔

آپکا لاڈلہ نہیں کرتا۔دور بیٹھے کھیلتے حماد کو دیکھا۔

نہیں میرا بیٹا بہت سمجھدار ہے۔۔ مسکرا کر اسے دیکھتے کہا۔

داؤد ہم کب نکلیں گے۔وہ کچھ یاد آنے پر جلدی سے بولی۔

آدھے گھنٹے تک لاہور کے لئیے نکلیں گے وہاں سے تین گھنٹے کی فلائیٹ ہے رات سات بجے تک پہنچ جائیں گے۔۔وہ نرمی سے بولا۔

چلیں پھر فریش ہو جائیں میں بھی ریڈی ہو جاتی ہوں۔۔وہ ایکسائیٹڈ سے بولتی اٹھی تھی۔

وہ لوگ بہروز اور محراب کی برتھ ڈے پر کشمیر جا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

دو سال پہلے ہی بدر کی پوسٹنگ کشمیر جبکہ حازق کی بلوچستان ہو چکی تھی۔

کشمیر میں سب لوگ انکی برتھڈے کے بہانے سے جمع ہو رہے تھے۔

💞💞💞

ماما۔۔وہ مہر کو دیکھتے چیختی اسکی جانب بھاگی تھی۔

مہر نفی میں سر ہلاتے ہنس دی۔ابھی کچھ دیر بعد ایزل کا بھی یہی حال ہونے والا ہے وہ جانتی تھی۔

میری جان۔۔اسے خود میں بھینچتے مہر نے دیوانہ وار اسکا سر چوما۔۔اج پورے ایک سال بعد وہ اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی۔

ماما کیسی ہیں اپ۔۔ مینے آپکو بہت مس کیا۔۔وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

میں بلکل ٹھیک ہوں میری گڑیا کیسی ہے۔۔ماما نے آپکو بہت مس کیا۔

مہر نے اسکا ماتھا چومتے کہا۔

پرنسز بابا بھی یہاں ہیں۔مرتسم مہر کے پیچھے کھڑا ہوتا بولا تو وہ دونوں چونکی۔

بابا۔وہ مہر سے الگ ہوتی مرتسم کے سینے سے لگی۔

مرتسم نے سکون سے اسے خود میں بھینچتے اسکا سر چوما۔

Posted On Kitab Nagri

بابا کی جان میری آنکھوں کی ٹھنڈک بہت مس کیا بابا نے تمہیں۔۔۔وہ اسکا ماتھا چومتے دیوانہ وار اسکا سر چومنے لگا۔

مہر مسکرا کر دونوں کو دیکھنے لگی۔

کتنی تڑپ تھی مرتسم کی آنکھوں میں بیٹی کو دیکھنے کی اور آج ان آنکھوں میں سکون اترا تھا۔

اپی۔۔میثم بیگز چھوڑتا مرحا کو دیکھتے تیزی سے اسکی جانب بھاگا تھا۔

مرتسم سے الگ ہوتے مرحا نے اسے دیکھا وہ کسی بچے کی طرح اسکے اس سے چپکا تھا۔

مرحا ہس دی۔۔وہ بڑا ہو گیا تھا لیکن صرف دیکھنے میں حرکتیں آج بھی بچوں جیسی ہی تھیں۔

ارے میرے چیمپئین آج آپی کی ہڈی پسلی ایک کرنی ہے کیا۔۔وہ مرحا کو سختی سے خود میں بھینچے ہوا تھا کہ وہ ہستے ہوئے بول اٹھی۔

آپی آپ ہمیں بھول گئ تھیں نا۔۔وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتا خفگی سے بولا۔

ایسے کیسے بھول گئ تم سب لوگ بھولنے والے رشتے ہو کیا۔۔وہ اسکا سر چومتے مسکرا کر بولی۔

بدر باقی سب سے ملتا مسکراہٹ دبائے انہیں دیکھ رہا تھا۔

جبکہ مرحا بھی باقی سب سے ملنے لگی۔

آجاؤ پھوپھو کی جان میری پیاری سی پری۔۔وہ روشانے کی گود سے الہام کو اٹھاتے چٹاچٹ چوم گئ۔الہام آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتے ساتھ ہی گلا پھاڑ ہے رونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ہیں یہ کیوں رو رہی ہے۔کیا پھوپھو اچھی نہیں لگیں۔۔وہ اسے جھلاتے بولی۔

تم اتنی زور سے اسے چومو گی تو وہ ایسے ہی روئے گی نا۔

تمہاری اور ایزل کی اسی حرکت سے بچے روتے ہیں۔

عاشر اسکے ہاتھ سے الہام کو لیتا اسے خود سے لگاتا بولا۔

ہاں اب ابا بن گئے ہیں تو بڑی باتیں آرہی ہیں۔مرحا نے خفگی سے اسکے پیٹ میں کہنی ماری وہ بلبلا کر پیچھے ہوا۔

مرحا مسکراہٹ دباتے زمل اور آبان سے ملنے لگی۔

زائیشہ کہاں ہے۔۔ایناہ سے ملتے بے چینی سے استفسار کیا۔

اسکو اللہ نے بیٹے دیئے تھے جس پر وہ شکر کرتی نا تھکتی تھی لیکن اسے بیٹیاں کتنی پسند تھی یہ بھی ہر کوئی جانتا تھا۔

لو آگئی جوڑی۔وہ زائیشہ کو دائمہ کی انگلی پکڑ کر آتے دیکھ بولی۔

ارے میری پریاں۔۔وہ تیزی سے انکی طرف بڑھی تھی۔

زائیشہ تو اسے دیکھتے کھکھلاتے اسکی بانہوں میں سمائی تھی جبکہ دائمہ منہ میں انگلی ڈالے ٹکر ٹکر اسے دیکھنے لگی۔۔وہ ویڈیو کال پر اسے دیکھتی تھی لیکن اب اسے پہچان نہیں پارہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کتنی بڑی ہو گی ہے۔۔وہ دائمہ کو چھوٹے چھوٹے ہاتھ چومتے بولی تو وہ کھکھلا کر ہس دی۔مرحا بھی مسکرا دی۔

ہانم اور داؤد سے ملتے وہ سب کو لیے لاؤنج کی طرف بڑھی۔

رمشاء،ساحل،براق اور نور کہاہے۔۔وہ سب کو آتے دیکھ انکی غیر موجودگی پر چونکی تھی۔

ہم یہاں ہیں۔۔وہ چاروایک ساتھ پیچھے سے بولے۔

انکی فلائیٹ الگ تھی اور کچھ دیر لیٹ تھی۔

شکر ہے آگئے ورنہ چاروں مجھ سے پٹتے۔۔وہ اور بدر ان چاروں کو رسیو کرنے کے لئیے دروازے کی طرف بڑھے تھے۔

کیسی ہیں اپی۔۔براق اسے خود سے لگاتے بولا۔

آپی سے بڑا قد نکال لیا ہے۔۔مرحا اسکے سینے میں چھپی خفگی سے بولی تو وہ سب ہس دیئے۔

چھوٹی سی ماما کیسی ہے۔۔نور سے ملتے اسے چھیڑا۔۔وہ جھنپ گئ۔

میں ٹھیک ہوں آپی آپ کیسی ہیں۔۔وہ دوسالہ روح کو براق کو دیتے مرحا سے ملنے لگی۔

یہ روح نور ہے نا۔۔وہ پنک فراق میں براق کی گود میں سوئی چھوٹی سی گڑیا کو دیکھتے بولی۔

جی اپی۔۔براق نے نرمی سے اپنی بیٹی کا ماتھا چومتے محبت سے اسے دیکھا۔

ماشاءاللہ یہ کتنی پیاری ہے اب تو بڑی بھی ہو گئ ہے۔وہ اسکے گال کو چھوتے بولی تو وہ کسمسانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا نے فوراًہاتھ ہٹالیا۔

موڈی بچی ہے۔۔وہ اسکے ماتھے پر لکیریں پڑتے دیکھ ہستے ہوئے بولی۔

نور اور براق کی ایک ہی دو سال کی بیٹی تھی۔براق نہیں چاہتا تھا کہ نور پہ کم عمر میں اتنا بوجھ پڑے اس لیے انہوں نے اس بے بی کے لئیے کافی ویٹ کیا تھا۔

دو سال پہلے اللہ نے انہیں پیاری سے پری سے نوازہ تھا جسنے انکی زندگی میں رنگ بھر دیئے تھے۔

ہم لوگ بھی ہیں۔۔رمشا نے خفگی سے اسے دیکھا۔

ارے خانم جی آپ بھی ہیں۔۔وہ مصنوعی حیرانگی سے اسے دیکھتے بولی۔

رمشاء جھنپ گئ۔ساحل قہقہ لگا گیا۔

تمہارے بڑے دانت نکل رہے ہیں۔بدر نے اسے گھورا۔

ہاں تو۔۔آئیبرو اچکاتے بدر کو دیکھا۔

یہ اسے ادھر دو اور نکلو تم۔۔بدر اسکے کندھے سے لگی سوئی ہوئی دو سال کی سحر کو اس سے لیتا بولا۔

جبکہ وہ چار و حیرت سے ان دونوں کو دیکھنے لگے۔

داماد ہوں اس گھر کا ایسے کیسے چلا جاوں ویسے بھی تمہارے بلانے پر نہیں ایا۔۔وہ رعب سے کہتا کالر جھٹکتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

اپنا یہ گول گپا بھی لے کر جائیں۔۔رمشا نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

Posted On Kitab Nagri

ساحل نے پیچھے مڑتے اسے دیکھا وہ اپنی ٹانگوں سے چپک کے آدھے سوئے ہوئے ریحان کو اٹھانے کی کوشش کر کر رہی تھی۔ لیکن وہ کافی صحت مند تھا اور اس سے اٹھایا ہی نہیں جاتا تھا۔

بھابھی بھائی سب لوگ آپکو بلا رہے ہیں۔ بریرہ اسکے پیچھے آئی تھی۔

آرہے ہیں۔۔ مرحا تقریباً آدھے سوئے ہوئے ریحان کے قریب جھکی۔

اسنے نرمی سے ریحان کو اسکی ٹانگوں سے الگ کیا اور بدر سحر کو اسے دیتے ریحان کو اٹھاتا اندر چلا گیا۔

بریرہ اتنی بڑی ہو گئی ہے نا۔۔ رمشا نے حیرت سے اسے دیکھا۔ چار سال پہلے ہی وہ نورین اور عالم بدر کے پاس ہی کشمیر شفٹ ہو گئے تھے اسکے بعد سے بریرہ واپس نہیں گئی تھی بدر اور مرحا جاتے رہتے تھے۔

بریرہ جھنپ گئی۔۔ اتنی بھی اب بڑی نہیں ہوئی تھی۔۔

ہاں بس اسکے نقوش کچھ بدلے تھے۔ وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی۔ آج وہ یہاں ایک اچھی گائینا کولوجیسٹ تھی۔

چلیں سب لوگ ویٹ کر رہے ہیں۔۔ وہ مسکرا کر بولی تو وہ سب اندر بڑھ گئے۔

بریرہ بھی انکے پیچھے بڑھنے لگی جب کسی نے بازو سے پکڑتے اسے کھینچا۔

اسے دروازے سے باہر کھینچتے کسی نے سے دیوار سے لگایا تھا۔ وہ جو اچانک اس افتاد پر چیخنے لگی مانوس سی خوشبو محسوس کرتے چونک کر آنکھیں کھولے سامنے والے کو دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اپ۔۔زیان کو اپنے سامنے دیکھتے وہ چونکی تھی۔

جبکہ زیان اسکے اطراف میں ہاتھ رکھے اس پر جھکا دیوانہ وار اسے دیکھ رہا تھا۔

آنکھوں میں چار سالوں کی دید کی تڑپ تھی۔

دید کی پیاس تو اسے بھی تھی تبھی تو بنا پلکیں جھپکاتے اسے دیکھتی رہی تھی۔

زیان اسکی سیاہ آنکھوں میں اپنی ہیزل آنکھیں ڈالتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا خود میں بھینچ گیا اس قدر سختی سے کہ بریرہ کے پاؤں زمین سے اوپر اٹھے تھے وہ کسی گڑیا کی طرح اسکی بانہوں میں قید ہو گئ۔

بریرہ کو اسکی دہکتی سانسیں اپنی گردن اور چہرے پر پڑتی محسوس ہوئ وہ اسکے سینے میں سمٹ گئ۔۔اپنے بازوں کا نازک سا حصار اسکے گرد باندھا تھا۔

زیان مسرور سا اسکے بالوں میں چہرہ چھپا گیا۔جانے کتنی ہی دیر وہ اسے خود میں بھینچتا رہا۔

ز۔زیان۔۔بریرہ کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا۔

جان زیان۔۔اسکے بالوں پر لب رکھتے اسنے مہک خود میں اتاری۔

کتنا ترسایا تھا خود کو دیکھنے کے لیئے خود کو محسوس کرنے کے لیئے۔اپنے لمس کے لیئے اپنی خوشبو کے لیئے کتنی ظالم ہو نا تم مائ لوو۔۔وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا گھمبیر تا سے بولا۔

اسکی دہکتی سانسوں سے بریرہ کو اپنا حلق سوکھتا محسوس ہوا۔

وہ پلکیں جھا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

No my love

پلکیں مت جھکاؤ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھو میں تمہاری اس سیاہ آنکھوں میں کھونا چاہتا ہوں ان آنکھوں سے تمہارے اندر تک اترنا چاہتا ہوں۔۔وہ اسکی تھوڑی تلے ہاتھ رکھتا اسکا چہرہ اوپر اٹھاتا گھمبیر تا سے بولا۔

بریرہ کی پلکیں لرز گئیں۔

مجھے مس کیا۔۔اسکے چہرے کے قریب چہرہ کرتے اسکا لہجہ بوجھل ہوا تھا۔

بریرہ نے آہستہ سے پلکیں اٹھاتے اسے دیکھا لبوں پر شرمیلی مسکراہٹ سی تھی۔

زیان کو اسکا جواب مل گیا۔

مینے بہت مس کیا تمہیں، تمہاری ان سیاہ آنکھوں کو تمہاری لرزتی پلکوں کو، اس خوشبو کو تمہارے لمس کو۔۔وہ اسکے چہرے پر دیوانہ وار لب رکھتا اسے بوکھلا گیا۔

ز۔زیان اندر۔۔حیا سے سرخ ہوتے کچھ کہنا چاہا جب وہ بے تابی سے اسکی تھوڑی اٹھاتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

بریرہ اسکی شرٹ جکڑتے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی کمر پر گرفت مضبوط کرتے دوسرا ہاتھ اسکے بالوں میں الجھاتے وہ شدت سے اسکے ہونٹوں پر جھکا اسکی سانسیں چرانے لگا۔

بریرہ کو شدت سے سانس کی کمی محسوس ہوئی اسنے زیان کی شرٹ جکڑتے اسے ہوش دلانے کی کوشش کی لیکن وہ شائید چار سال کی تشنگی ان چار منٹوں ہے ہی مٹانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

بریرہ کی آنکھیں اسکی شدت پر نم ہوئی تھیں۔۔

زیان اسکی سانسیں رکتی محسوس کرتا اس پر رحم کھاتا پیچھے ہوا تھا۔

بریرہ نڈھال سی اسکے سینے پر سر گرا گئی۔

زیان اسکے بالوں میں چہرہ چھپاتا اسکی خوشبو میں گہری سانس بھرنے لگا۔

اہم اہم توبہ توبہ کیا دن آ گئے ہیں۔بندہ اب گھر میں داخل ہوتے ہوئے بھی یہ سب دیکھے۔۔ایزل کی آواز پر وہ دونوں ہی اچھلے تھے۔

بریرہ تو شرمندگی سے تیزی سے وہاں سے بھاگی تھی۔

جبکہ زیان بالوں میں ہاتھ پھیرتا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

شرم نہیں آتی کھلے عام رومینس کرتے ہوئے۔ایزل نے آگے بڑھتے اسکا کان کھینچا۔

آپی۔۔زیان نے بے چارگی سے اسے دیکھا۔

کیسے ہو۔ایزل اسکا کان چھوڑتے اسکے سینے سے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں بلکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔ کوئ ایسے بھی بھولتا ہے اپنوں کو جیسے آپ جا کر بھول گئیں صرف حازق بھائ کی ہو کر رہ گئ ہیں۔۔ زیان اسکے گرد حصار باندھتا اسکے ماتھے پر ہونٹ رکھتا خفگی سے بولا۔

وہ دونوں پچھلے ڈیڑھ سال سے کسی سے ملے ہی نہیں تھے۔

میری ہے تو میری ہی ہو کر رہے گی۔۔ حازق کی بھاری آواز سنتے وہ چونکا تھا۔

اپنے میری بہن کو چرایا ہے۔۔ وہ خفگی سے بولا۔

ادھر آو بتاتا ہو کسنے چرایا ہے۔۔ وہ مصنوعی رعب سے بولا۔

میر۔۔ ایزل نے اسے گھورا۔

زیان مسکراہٹ دباتا حازق کے گلے لگا تھا۔۔

میری آپی کا تو بڑا رعب ہے آنکھیں دکھانے سے ہی ڈر گئے۔۔ اسکے کان میں سرگوشی کرتے وہ فوراً سے پیچھے ہٹا تھا۔

حازق دانت کھچاتے اسے دیکھتا رہ گیا۔

نظروں سے وارننگ دی تھی کہ بیٹا بعد میں ملو۔

Posted On Kitab Nagri

اب کیا آنکھوں سے کھا جاؤ گے میرے بھائی کو چلو اندر۔۔ایزل تحکم سے بولتی اسکا ہاتھ پکڑتے اندر بڑھی۔

حازق مسکراہٹ دباتا اسکے ساتھ چل دیا۔

وہ ایسے رعب جماتی ہمیشہ اسکے دل کے تار چھیڑ جاتی تھی۔

ہیلو ایوری ون۔۔وہ لاونج میں انٹر ہوتے اتنی زور سے چیخی تھی کہ سب نے کانوں پر ہاتھ رکھے تھے۔

ماما، بابا۔۔وہ سب سے پہلے زرنور اور غازی کہ طرف بھاگی تھی۔

حازق مہر کی طرف بڑھا تھا۔جو نم آنکھوں سے اسے دیکھتے اسکے سینے سے لگی تھی۔

ہائے کتنے بوڑھے ہو گئے ہیں میری جدائی میں۔۔وہ دونوں کی نم آنکھیں صاف کرتے شرارت سے بولی۔

مہر کی ہتھیلیاں چومتا حازق اسکی شرارتوں پر مسکرا دیا۔

ماں سے زیادہ ضروری کام ہو گیا ہے اب تو۔۔مہر نے خفگی سے اسے دیکھا۔

ایسی بات نہیں ہے ماما آپ تو ہمیشہ سب سے پہلے آتی ہیں لیکن اپنے ہی تو سکھایا ہے جہاں فرض کی بات آئے جان کی بازی بھی لگا دو لیکن پیچھے نا ہٹو۔۔وہ اسکی ہتھیلیاں چومتے اپنی آنکھوں سے لگاتا نرمی سے بولا۔

مہر نے مسکراتے اسکا ماتھا چوما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مہر سے الگ ہوتے مرتسم سے ملنے لگا۔

میرا غازی بیٹا۔مرتسم نے اسے گلے لگاتے اسکے ماتھے پر لب رکھے تو وہ نرمی سے مسکرا دیا۔

بھائی۔۔میثم کی آواز پر وہ چونکا تھا۔

میثم بھاگ کے اسکے گلے لگا جبکہ حازق حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اسکے چہرے پر بیرڈ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی ایک پل کو وہ اسے اپنا ہی عکس لگا۔

وہ ویڈو کال پر جیسا نظر آتا تھا اب تو بلکل مختلف تھا۔

جم جانے کی وجہ سے اسکی باڈی بھی پہلے سے زیادہ بھر گئ تھی۔

اسکے سینے سے چپکی شرٹ اور ہالف بازوں سے نظر آتے اسکے سسکس پیک حازق کو حیران در حیران کر رہے تھے۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا اسکا چھوٹا سا میثم کب اتنا بڑا ہو گیا اسے بلکل اپنا ہی عکس لگ رہا تھا۔

چیمپئین اب اولمپکس کب جیت رہے ہو۔اسکے بال خراب کرتے اسے چھیڑا۔

میثم قہقہ لگا گیا۔

بہت جلد بس دیکھتے جائیں ہوتا ہے کیا۔۔وہ ہستے ہوئے بولا۔

اچھو آپ اس بار ہمارے ساتھ چلیں گی بس مینے کہہ دیا۔ایزل مہر کے گلے میں بازو ڈالے اسکے کندھے پر سر ٹکائے لاڈ سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

میری جان تمہاری اپھو چلی گئیں تو میرا کیا بنے گا۔۔مرتسم نے بے چارگی سے کہا تو محفل قہقہوں سے گونج اٹھی۔

مہر نے جھنپ کر اسے گھورا۔

مرحا جو کچن میں تھی ایزل کی آواز سنتے باہر بھاگی تھی۔

ایزل۔مرحو۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتی چیخی تھیں۔

وہ دونوں ایسے بھاگتی ایک دوسرے کے گلے لگی تھیں جیسے صدیوں سے بچھڑی ہوں۔

بدر اور حازق نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا تھا کہا انہیں بھی ایسے ملنا چاہیئے۔لب دباتے سوچا اگلے ہی پل دونوں سٹپٹاتے نفی میں سر ہلا گئے۔

مرحو مینے تجھے بہت بہت بہت مس کیا۔۔وہ گلے کم لگی ہوئی تھیں اور جھول زیادہ رہی تھیں۔

مینے تجھ سے بھی زیادہ مس کیا تجھے پتا مینے تجھے کتنا کچھ بتانا ہے۔۔مرحا ایکسائیٹڈ سی بولی۔

مینے بھی۔ایزل کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بدر اور حازق نفی میں سر ہلاتے ایک دوسرے سے بغل گھیر ہوئے تھے۔

شکر ہے سالے صاحب آپکو خیال آ گیا۔۔بدر نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

کیوں تم مجھ سے ملنے کو کیوں بے تاب تھے۔حازق نے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں ہو ہی نا جاؤں لیکن تمہاری وجہ سے میری بیوی بہت اداس ہوتی ہے آئے روز چوٹے لگوا کر اسے بھی تکلیف محسوس جو کرواتے ہو اور پھر اس سے ملنے بھی نہیں اتے۔۔وہ محبت سے مرحا کو دیکھتا بولا۔

جبکہ مرحا اور ایزل اب منہ میں انگلیاں دبائے ان دونوں کو دیکھ رہی ہیں جانتی تھیں یہاں اب کیا مہا بھارت چھڑ جانی ہے۔

تمہاری بیوی ہونے سے پہلے وہ میری بہن ہے وہ بھی جڑواں میری وجود کا حصہ۔۔ مرحا کو خود سے لگاتے اسکا ماتھا چوما تھا۔

بدر جلن کے احساس سے لب دبا گیا۔

پھر بھی بہن سے ملنے نہیں آتے۔مرحا نے خفگی سے اسے دیکھا۔

اب آیا ہوں نا ساتھ لے کر جاؤں گا ایک مہینہ میرے ساتھ رہنا۔بدر کو جتاتے کہا۔

ہنہ جیسے میں لے جانے دوں گا۔۔بدر نے اسے طنزیہ نظروں سے دیکھتے سر جھٹکا تھا۔

بر تھڈے بوائیز کہاں ہیں۔۔ایزل کو بہروز اور محراب کا خیال ایا۔

اندر بیٹھے ہیں منہ پھلا کر سب سے پہلے تمہیں ہی دیکھیں گے پھر ہی باہر آئیں گے۔۔عالم ہستے ہوئے بولا۔

ہائے میری شہزادے۔ایزل کو ٹوٹ کر ان پر پیار آیا تھا اسنے اپنے بازوں میں پکڑی روح نور کو اتنی زور سے چوما کہ وہ بے چاری ہڑبڑا کر رونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ اللہ تم لوگوں کے بچے ہر وقت بس روتے ہی رہتے ہیں پیار کرو تب بھی میری شہزادے کی اچھے ہیں جتنا مرضی پیار کرلو مجال ہے جو کبھی کچھ کہا ہو۔

وہ جلدی سے اسے دانین کی گود میں ڈالتی اوپر کمروں کی طرف بڑھ گئ۔

سب نے ادس نظروں سے اسکی پشت دیکھی تھی۔

کتنا شوق تھا اسے بچوں کا اور وہ خود کبھی ماں نہیں بن پائے گی۔

مہر نے بامشکل اپنے آنسو روکتے حازق کو دیکھا۔

وہ مرحا کو سینے سے لگائے مدھم لہجے میں کچھ پوچھ رہا تھا۔

کیا وہ ساری زندگی دونوں بے اولاد رہیں گے اللہ اتنا بڑا ظلم نا کرنا۔۔اسکا دل تڑپا تھا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایزل خالہ۔۔ بہروز اور محراب جو دونوں ایک ہی جیسے گرے تھری پیس میں ملبوس گیم کھیل رہے تھے اسے دیکھتے چھلانگ لگاتے بیڈ سے اترے تھے۔

ایزل خالہ ہم کب شے آپکا ویٹ تر رہے تھے۔۔ بہروز اسکے ہاتھ چومتا معصومیت سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل ہس دی۔ ان دونوں نے ایک بار حازق کو اسکے ہاتھ چومتے دیکھا تھا تب سے وہ ایسے ہی ہمیشہ اسکے ہاتھ چومتے تھے۔

اسنے دونوں کو چٹاچٹ چوم ڈالا اور وہ دونوں بھی کھکھلاتے اس سے لاڈ کر رہے تھے۔

ارے میرے چلخوزو اندر تکیوں منہ چھپائے بیٹھو ہو اتنے پیارے لگ رہے ہو ماں صدقے جائے۔ چلو باہر چلتے ہیں سب کو ٹشن بھی تو دکھانے ہیں۔۔

وہ دونوں کو گدگداتے بولی۔

یییس تھالہ ہم بش آپکا ویت تر رہے تھے اب چلتے ہیں۔۔ محراب نے ہستے ہوئے کہا۔

چلو پھر۔۔ دونوں نے اسکی انگلیاں پکڑی اور باہر کی طرف بڑھ گئے۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انوشے اسکو مجھے دے دو جاؤ تم بھی فریش ہو کے آجاؤ۔۔ مرحانے اسکے گود سے روح نور کو لیا۔

انوشے ، کاشان اور پریشے راستے سے ہی شاپنگ مال چلے گئے انہیں کچھ سامان لینا تھا اس لیے وہ لوگ لیٹ پہنچے تھے۔

جی اپی۔ انوشے فریش ہونے چلی گئ۔ باقی سب بھی تیار ہو رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ محراب اور بہروز کی طرح بدر بھی گرے تھری پیس میں ملبوس اپنے شہزادوں کی طرح سب کے دلوں پر چھایا ہوا تھا۔

جبکہ مرحا گرے میکسی پہنے بدر کے دل پر قہر برسا رہی تھی۔

وہیں ایزل بلیک میکسی میں ہر طرف چہچہاتی پھر رہی تھی حازق بھی بلیک ٹو پیس میں سب کے دل دھڑکا رہا تھا۔

ماما بہارے کا فون نہیں ایا ابھی تک۔۔پنک میکسی پہنے زمل ضرغام کو اٹھائے دوسرے ہاتھ سے اپنی میکسی سنبھال رہی تھی۔

کیک کٹنگ کے لیئے سب لوگ جمع ہو چکے تھے۔سب لوگ اپنے ہی تھے۔

ٹیبل پر دو بڑے کیک پڑے ہوئے تھے۔

محراب اور بہروز میثم کے کندھے سے چپکے جانے کونسے راز و نیاز کر رہے تھے۔

ایزل جو کب سے چہک رہی تھی اب حازق کے کندھے کی اوٹ سے حسرت سے سب کو دیکھ رہی تھی۔

سب کپ ایک ساتھ کھڑے تھے۔

اسکے بلکل سامنے زمل ضرغام کو اٹھائے ہوئے تھی اسکے ساتھ کھڑا آبان زائیشہ کو اٹھائے اسکے کان میں سرگوشیاں کرتا اسے کھکھلانے پر مجبور کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

انکے دائیں طرف ہانم اور داؤد کھڑے تھے۔ہانم اپنے سامنے کھڑے حماد کی بات سننے کے لیئے جھکی ہوئی تھی تو وہیں اسکے ساتھ کھڑا داؤد دائمہ کو اٹھائے ہوئے تھا دوسرے ہاتھ سے اسکے منہ میں فیڈر دیا ہوا تھا جسے وہ بار بار نکال دیتی اور وہ پیار سے دوبارہ اسکے منہ میں ڈال دیتا۔

جبکہ زمل اور ابان کے بائیں طرف روشانے اور عاشر کھڑے تھے۔روشانے نے الہام کو اٹھایا ہوا تھا۔ عاشر اسے ہسانے کو منہ بنا رہا تھا کہ اور وہ منہ میں انگلی ڈالے ہس رہی تھی۔

جبکہ بلال ماہم اپیا کے پاس کھڑا خفگی سے کچھ بتا رہا تھا۔

انکے ساتھ رمشا اور ساحل کھڑے تھے۔ساحل نے سحر کو اٹھایا ہوا تھا جو ٹکر ٹکر سب کو دیکھ رہی تھی۔جبکہ ریحان بریرہ کے پاس تھا۔

ایزل اور حازق کے دائیں طرف براق اور نور کھڑے تھے۔نور نے روح نور کو اٹھایا ہوا تھا جو بار بار براق کی طرف لپکتی لیکن نور اسے گھور کر اسے براق کی پہنچ سے دور کر دیتی۔

وہ نچلہ لب سختی سے دانتوں میں دبائے پلک جھپک جھپک کر اپنے آنسو حلق میں اتار رہی تھی۔

اسنے حازق کو دیکھا۔

وہ اپنے پاس کھڑے بہروز اور محراب کے گال چھوتا آنکھوں میں امید کے ہزاروں دیپ لیے انہیں دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے اسکے بازو سے بلیزر کھینچتے جھک کے اسکے بازو پر اپنے دانت گاڑھتے بامشکل اپنی سسکیاں دبائی تھیں۔

بہروز کے بال سہلاتا حازق کا ہاتھ ایک پل کو رکا لیکن پھر بنا اثر لیے وہ اسکے ساتھ مگن ہو گیا۔

ایزل کی حالت وہ سمجھ سکتا تھا۔اسی لیے وہ یہاں نہیں آنا چاہتا تھا۔

میر۔۔ایزل نے اسکا بلیزر کھینچا۔

ہم۔۔ہلکا سا مڑتے اسے دیکھا۔اسکی ہیزل آنکھوں میں ٹھہرا پانی اور سرخی دیکھتے وہ لب بھینچ گیا۔

گھر چلیں۔کپکپاتے لہجے میں کہا۔۔پتہ نہیں اسے کیا ہو رہا تھا۔

چلو اب کیک کٹ کرتے ہیں۔۔مرحا کی آواز پر ایزل نے تیزی سے اپنی آنکھوں سے گرتے آنسو صاف کیے۔

حازق لب بھینچے اسے دیکھتا رہا اس سے پہلے کہ وہ بنا لحاظ کیے ہاتھ بڑھاتے اسے خود میں بھینچ لیتا وہ خود پیچھے ہو گئی۔

زبردستی مسکراتے نفی میں سر ہلاتے اسے دیکھا۔

ہیپی برتھ ڈے،ہیپی برتھ ڈے بہروز، محراب سب لوگ انکے گرد دائرہ بنائے تالیاں بجاتے گنگنا رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بہروز اور محراب نے بدر اور مرحا کا ہاتھ پکڑتے پہلے ایک کیک کاٹا جب دوسرا کاٹنے لگے تو وہ دونوں پیچھے ہو گئے۔

کیا ہوا۔۔سب نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

ماما تیا ہم یہ کیک ایزل تھالہ اور حازق ماموں کے شا تھ کاٹ لیں۔۔دونوں نے معصومیت سے کہا۔

ایزل اور حازق چونک کر انہیں دیکھنے لگے۔

نہیں۔حازق نے سنجیدگی سے کہا۔

بٹ وائے ماموں۔we want۔وہ اداسی سے دونوں کو دیکھنے لگے۔

ہاں کیوں نہیں چلو۔ایزل انکے لٹکے چہرے دیکھ حازق کا ہاتھ زبردستی تھامتے آگے بڑھی تھی۔

حازق نے سرد نظروں سے اسے دیکھا۔ایزل نے نظروں ہی نظروں میں التجا کی تھی۔

وہ گہری سانس چھوڑتا اپنے تاثرات پر قابو پاتا محراب کا ہاتھ تھام گیا۔

ایزل نے بہروز کا ہاتھ تھاما اور چاروں نے مل کے کیک کاٹا۔

مرحانم آنکھوں سے اپنے بیٹوں کو دیکھ رہی تھی۔

کتنے سمجھ دار تھے اسکے چھوٹے سے بچے۔۔اسنے دور سے انکی بلائیاں لیں۔

Posted On Kitab Nagri

کیک کاٹنے کے بعد بہروز اور محراب نے سب کو کھلایا سب حازق کو کھیلانے لگے تو وہ گھٹنوں کے بل انکے قریب بیٹھا۔ دونوں کے ہاتھ سے کیک کھاتے اسنے نرمی سے دونوں کو خود سے لگاتے دونوں کا ماتھا چوما۔

سب مسکراتی نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

تم دونوں کے گفٹس۔۔پاکیٹ سے اسنے دو خوبصورت سے باکس نکالے۔

اسنے پہلا کھولا جسمیں ڈائمنڈ کی بوائیز چین تھی اسمیں چھوٹا سا لاکیٹ تھا جسمیں خوبصورتی سے بہروز کندھا ہوا تھا۔ اسنے وہ بہروز کے گلے میں پہنایا اور دوسرا جس پر محراب کندھا تھا وہ محراب کو پہنایا۔

تھینکیو ماموں۔۔دونوں نے باری باری اسکے ماتھے پر لب رکھے تو حازق کے حلق میں کچھ اٹکا تھا۔

خالہ کا تھینکیو کون کرے گا۔۔ایزل نے خفگی سے انہیں دیکھا۔

بہروز محراب نے اسکے دونوں ہاتھ تھامے اور اسکی ہتھیلیاں چومتے اپنی آنکھوں سے لگائیں۔

بلکل ویسے ہی جیسے حازق نے مہر کی چومیں تھیں۔

سب لوگ حیرت سے ان دو نمونوں کو دیکھنے لگے۔

جبکہ حازق نے دونوں کو گھورا ابھی جو پیار آرہا تھا وہ اب خفگی میں بدلہ تھا۔

دونوں کو گھورتے ایزل کو ہاتھ سے پکڑتے اپنی طرف کھینچا تو سب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

محفل یک دم سے رنگین ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیک کٹنگ کے بعد سب نے کچھ یاد گار پکچرز بنائیں پھر کھانا کھانے کے بعد اب سب لوگ لان میں کھلے آسمان تلے بیٹھے تھے جہاں گدے بچھا کر بیٹھنے کا سیٹ اپ بنایا گیا تھا۔

نورین آپی اب تو آپ ہمیں ڈیٹ دے ہی دیں تاکہ ہم اس گڑیا کو ہمیشہ کے لیئے اپنے گھر لے جائیں اپنی بیٹی بنا کر سات سال کا عرصہ بہت لمبا ہو گیا ہے۔۔

زرنور اپنے پاس بیٹھی پنک میکسی میں ملبوس بریرہ کو محبت سے دیکھتے بولی۔

بریرہ نے ڈھڑکتے دل سے چور نظروں سے زیان کو دیکھا وہ ہاتھ کی مٹھی بنا کر منہ پر۔ جمائے بڑی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا وہ سٹپٹا کر نظریں پھیر گئ۔

ہاں بلکل کیوں نہیں اتنا عرصہ ہو گیا ہے اب۔۔غازی نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

ہمیں کوئ اعتراض نہیں ہے آپکی بیٹی ہے جب چاہئیں لے جائیں۔عالم نرمی سے بولا۔

تو ٹھیک ہے پھر اسی مہینے کی کوئ ڈیٹ رکھ لیتے ہیں۔۔ماہم اپیا نے کہا تھا۔

لیکن اتنی جلدی۔نورین چونکی تھی۔

ابھی کہاں جلدی ہے سات سال کم نہیں ہوتے ہم نے کونسا جہیز لینا ہے اپسے۔مہر نے خفگی سے کہا تو سب کا قہقہ گونجا تھا۔

بریرہ جھنپی سی بیٹھی وہاں سے بھاگنے کو پر تول رہی تھی۔

زیان کی شرارتی نظریں خود پر محسوس کرتے وہ خوامخواہ ہی سرخ پڑ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تو ٹھیک ہے پھر ارحم اور ارسل بھی واپس جائیں تو بہارے اور اسکی رخصتی بھی ساتھ ہی رکھ لیں گے کیا خیال ہے ساحل۔ولی نے ساحل کو دیکھتے پوچھا۔

جیسا آپ لوگوں کو مناسب لگے۔۔وہ مسکرا کر بولا۔

میں زینی آپی سے کل ہی بات کر لوں گی۔آیت جلدی سے بولی۔

ٹھیک ہے پھر کل ہی کوئی ابھی سی ڈیٹ فائینل کر لیں گے۔۔مرتسم نے کہا تو سب نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

وہ سب لوگ ابھی باتوں میں مصروف تھے جب محراب کی چیخ پر چونکے۔

مینے تہانانو۔(مینے کہانانو)وہ بہروز کے آگے تن کے کھڑا زائشہ کو گھور رہا تھا۔

کیوں نو میں اتنے پیار شے لائی ہوں۔زائیشہ نے ڈبڈبائی آنکھوں سے بہروز کو دیکھا۔

جے لنگ ہے جو بلائیڈل گروم کو ناتی ہے(یہ رنگ ہے جو برائیڈل گروم کو پہناتی ہے)محراب اسکے ہاتھ میں پکڑی پلاسٹ کی رنگ دیکھتے غصے سے بولا۔

وہ سب حیرت سے انہیں دیکھنے لگے۔

بیس زی یہ تو برائڈل گروم ایک دوسرے کو پہناتے ہیں۔۔حماد نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

تم مجے نادو(تم مجھے پہنادو)پانچ سالہ ریحان شرماتے ہوئے بولا۔

وہ سب دلچسپی سے اپنے بچوں کو دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

تم چپ رہو گول گپے یہ صرف بہروز کے لیئے ہے۔بڑے ہو کر میں اسکی برائیڈ بنوں گی اس لیے ابھی اسے پہناؤں گی تاکہ کوئی اور نا پہنائے۔۔وہ بہروز کو جتاتے بولی۔

ریحان غصے سے اسے دیکھنے لگا۔

میں دب پتلا شاہو جاوں دانا تو پھر تمہیں بھاؤ بھی نہیں دوں گا۔(میں جب پتلا سا ہو جاؤں گا نا پھر تمہیں بھاؤ بھی نہیں دوں گا)وہ پیر پٹک کر بولا۔

تپ کرو شب بہلوز کی بلائیڈ میں لے تے آؤں گا۔(چپ کرو سب بہروز کی برائیڈ میں لے کے آؤں گا۔)محراب رعب سے بولا بہروز خاموشی سے ٹکر ٹکر انہیں دیکھ رہا تھا۔

محراب اس سے پانچ منٹ بڑا تھا اس لیے وہ اسکی ساری باتیں مانتا تھا۔

برائیڈ کی بات پر اسکی نظریں الہام پر اٹھی تھیں۔

محلاب میں الہام تو اپنی بلائیڈ بناؤں داں(محراب میں الہام کو اپنی برائیڈ بناؤں گا)وہ معصومیت سے بولا۔

میں تمہیں اپنی بہن کیوں دوں۔۔بلال نے اسے گھورتے الہام کا ہاتھ پکڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تیوں نہیں دوگے (کیوں نہیں دوگے) محراب نے اسے گھورا۔

زائشہ اب آنکھوں میں پانی لیے اسے دیکھنے لگی۔

معاملہ سیریس ہوتا دیکھ وہ لوگ اب بچوں کی طرف بڑھے۔

ایسے نہیں کرتے بچوں ابھی تو آپ لوگ بہت چھوٹے ہو بڑے ہو کر ڈیسائیڈ کریں گے۔

ایزل ہسی روکتے بولی۔

ایسے مت کہو بہروز میں تمہارے لیے رنگ بھی لائی ہوں۔زائیشہ آبان کے بازوں سے نکلتی بہروز کی طرف بھاگی۔

میلے بھائی تو آنکھ اٹھاتر بھی نہیں دیکھنا (میرے بھائی کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھنا) محراب تن کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

اور تم تمبو میلے بھائی کو اشکی بلائیڈ دو۔(اور تم لمبو میرے بھائی کو اسکی برائیڈ دو) وہ بلال کے لمبے قد پر چوٹ کرتا بولا۔

بدر مرحا حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگے۔جبکہ باقی سب کے قہقے گونجے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں دوں گا یہ میری بہن ہے۔وہ الہام کو اپنی طرف کھینچتا بولا۔

شالے تیسے نہیں دے گا(سالے کیسے نہیں دے گا)بہروز غصے سے بولا۔

باقی سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھیں۔

انہیں ہسی بھی آرہی تھی انکی معصومہ باتوں پر۔

میلے بائ تو تھالہ تیوں بولا۔(میرے بھائ کو سالہ کیوں بولا)

الہام غصے سے بہروز کو دیکھتے بولی۔

شولی لیڈ روز(سوری ریڈ روز)بہروز نے شرافت سے سوری کیا۔

اب ادھل اوا داس میں تمہیں کیک تھلاوں(اب ادھر اومیں تمہیں کیک کھلاوں۔)وہ بازوواکر تا پیار سے بولا۔

الہام بھاگ کے اسکے پاس اگئ۔

جبکہ زائیشہ اب اونچی آواز میں رونے لگی۔

سب کو جہاں ہسی آرہی تھی اتنی سی عمر میں انکی باتیں سن کے پریشانی بھی ہورہی تھی۔

چپ کرو تم سب اور تم زیادہ ابامت بنا کرو سوری کرو بہن سے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اور تم اسکے چچے زائیشہ کے ہاتھ سے رنگ پہوں چپ چاپ وہ گفٹ لائی ہے تمہارے لیے۔مرحا نے دونوں کو ڈانتا۔

وہ آنکھوں میں آنسو لیے ایزل کے پہلو سے چپکے تھے۔

دے شو تیکی ماماہیں ہم آپکے ساتھ جانا(یہ سوتیلی ماماہیں ہمیں آپکے ساتھ جانا)

معصومیت سے ایزل کو دیکھا۔

ہائے ماں صدقے ماں واری کیوں نہیں یہ تو ہے ہی چڑیل۔

کیوں ڈانٹ رہی ہو میرے بچوں کو۔ایزل نے مرحا کو مصنوعی گھورا۔

تم بھی چپ کرو دادی اماں عمر دیکھو اور حرکتیں دیکھو ٹھرکی کہیں کی۔زمل نے باپ کی گود میں سوں سوں کرتی زائیشہ کو ڈانٹا تو وہ منہ بناتے خاموش ہو گئ۔

اور تم یہ سالہ کہاں سے سیکھا ہے۔۔عاشر نے اب بلال کو آڑے ہاتھ لیا۔

وہ براق چاچو داؤد ماموں کو کہہ رہے تھے کہ میرا سالہ آرہا ہے تو مینے بھی بول دیا۔۔وہ معصومیت بولا۔

سب نے براق کو گھورا سپیشلی داؤد نے۔وہ بے چارا کھسیانی سی ہسی ہس دیا۔

لیکن جو بھی تھا بچوں کی باتوں نے سب کو بہت ہنسایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لڑ جھگڑ کر اب وہ تھکے ہارے سے سو چکے تھے۔

بچے سب سو چکے تھے آہستہ آہستہ باقی سب بھی جانے لگے اب وہاں ینگ جنریشن ہی بچی تھی۔

کیوں نا ہم لوگ کوئی گیم کھیلیں۔ اینارہ کی چہکتی آواز پر سب چونکے تھے۔

کیسی گیم۔ سب سے پہلے میثم بولا تھا۔

میں بتاتی ہوں۔ انوشے جلدی سے بولی۔

میوزیکل کشن۔ وہ چٹکی بجاتے بولی۔

انو میوزیکل چیئر سنا تھا یہ میوزیکل کشن کیا ہے۔ کاشان اسکے سر پہ چپت لگاتا بولا۔

اوہو شان سیمل ہے۔ دیکھیں یہ کشن ہے نا یہ ہم ایک دوسرے کی طرف آگے سے آگے پھینکیں گے اور میوزک جو پیچھے چل رہا ہو گا اچانک سے جب بند ہو گا جس پر کشن سٹاپ ہو گا اسکو کوئی ڈئیر کرنا پڑے گا۔۔ وہ ایکسائیٹڈ سی بولی۔

ہاں مزہ آئے گا۔۔ پریشے اور اینارہ کی ایک ساتھ آواز گونجی تھی۔

ہاں ہمیں بھی کھیلنی ہے۔ ایزل اور مرحا بولی تھیں۔

میں بھی۔ زمل نے بھی ہاتھ اٹھایا۔

تب تک مرحا اور بدر میوزک کا سیٹ اپ کر چکے تھے۔

سب نے ہی کھیلنی ہے تو پھر سٹارٹ کرتے ہیں لیکن میوزک کون چلائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

زیان نے سب کو دیکھتے کہا۔

فلحال میں چلاتا ہوں پھر جو بھی آؤٹ ہو گا میں اسکی جگہ۔براق نے موبائل سے کنیکیٹ کرتے کہا۔

اوکے سٹارٹ۔میوزک اون ہوا۔کشن ایک کی گود سے دوسرے کی گود میں جارہا تھا تیزی سے۔

براق نے بنا دیکھے جلدی سے میوزک اوف کیا تو داود کی گود میں کشن تھا۔

دادو نے ہاتھ اٹھاتے سب کو دیکھا۔

ترتھ اور ڈیئر۔۔ہانم نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھا۔

اب سب دلچسپی سے انہیں دیکھنے لگے۔

ترتھ۔۔داؤد مسکراتے ہوئے اسے دیکھتے بولا۔

اوکے۔۔ہانم سوچنے کے انداز میں بولی۔

پھر یہ بتائیں مجھ سے زیادہ پیار کرتے ہیں یا دائمہ سے۔۔وہ کچھ دیر سوچنے کے بعد بولی۔

داؤد نے چونک کر اسے دیکھا۔

آپکا ٹائم شروع ہو چکا ہے جلدی بتائیں۔سب ایک ساتھ بولے۔

دائمہ کی ماما سے۔۔اسنے دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں چنا تھا اسنے دونوں کو چنا تھا۔

اوہووو۔سب نے ایک ساتھ ہوٹینگ کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہانم اسکی چلاکی پر اسے گھور کر رہ گئ۔

اب آپ آؤٹ ہو چکے ہیں چلیں آئیں ڈی جے صاحب۔ براق اسکے ہاتھ میں موبائل دیتا اسے اٹھاتا اسکی جگہ پر بیٹھا تھا۔

اگلی باری زمل کی تھی جسنے ڈئیر چنا تھا۔

زمل تمہیں سب کے سامنے یہاں آبان سے اپنی محبت کا اظہار کرنا پڑے گا۔۔۔ ایزل نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھتے کہا۔

زمل سٹپٹائ تھی۔۔

یہ کیا بات ہوئ۔۔بے چارگی سے سب کو دیکھا۔

تمنے ہی ڈئیر لیا تھا اب پورا کرو۔۔ مرحا نے اسکی ایک نا سنی۔

وہ اب اپنے ساتھ بیٹھے آبان کو دیکھنے لگی۔

وہ مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسنے گہری سانس چھوڑتے آنکھیں بند کیں۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کہوں کیسے کہوں۔یہ سچ ہے کہ جب آپ میری زندگی میں آئے تھے تو مجھے آپسے کوئ پسندیدگی نہیں تھی لیکن نکاح کے بعد جب اپنے مجھے وہ عزت، محبت، پیار اپنا پن محسوس کروایا تو میرے دل میں محبت کی کونپلیں کھلنے لگی تھیں۔

وہ اب آنکھیں کھولے آبان کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

سب خاموشی سے مسکراتی نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے

لیکن پھر شادی والی رات جو ہوا میں آج بھی شرمندہ ہوں۔

آبان نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ نفی میں سر ہلاتی اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گئ۔

مجھے معاف کر دیں آبان میں نادان تھی جزبات میں بہہ کر بہت کچھ غلط کہہ گئ تھی لیکن مجھے اسی وقت اپنی نادانی کا احساس ہو چکا تھا۔

آبان میں آپسے اس دن کے لیئے معافی مانگتی ہوں۔

جب اپنے مجھ سے لاتعلقی برتی تو مجھے احساس ہوا میں تو آپسے محبت کی ساری حدود سر کر چکی ہوں۔

مینے کبھی آپسے اظہار نہیں کیا لیکن آج کہتی ہوں آبان آپ میرا سب کچھ ہیں میری زندگی ہیں آپ۔

آپ نہیں تو زمل بھی نہیں۔

میں بہت پیار کرتی ہوں آپسے شائید پیار کا لفظ چھوٹا پڑ جائے۔۔وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

آبان نے اسکا ماتھا چومتے اسے خود سے لگایا۔

Posted On Kitab Nagri

باقی سب جو محو سے انہیں دیکھ رہے تھے ہوش میں آئے۔

تالیاں بجاتے انہیں سراہا تھا۔

بہت خوب بلکل فلمی سین ہو گیا یہ تو۔۔ایزل ماحول کو نارمل کرنی کی غرض سے شرارتی لہجے میں بولی۔

سب کا دیئے۔

زمل اب آؤٹ ہو چکی تھی۔

آہستہ آہستہ گیم یونہی چلتی رہی اور سب باہر ہوتے گئے اب یہاں صرف تین بچے تھے انوشے کاشان اور ابراہیم۔

انوشے درمیان میں تھی ایک دونوں سائیڈوں پر دائرے کی صورت میں وہ دونوں بیٹھے تھے۔

کشن تیزی سے ادھر ادھر جا رہا تھا جب انوشے پر رکا۔

ترتھ۔۔وہ پہلے ہی ہاتھ اٹھا کر بولی۔

میں پوچھوں گی۔مرحا نے کہا تھا۔

یہ بتاؤ کیا تمہاری لائیف میں کوئ سپیشل ہے۔سپیشل مین جسکے لیئے دل دھڑکتا ہے۔۔آخری لائین اسکے کان میں کہہ تھی۔

انوشے نے گھبرا کر سب کو دیکھا۔

ایسے مت دیکھو بتاؤ جلدی۔۔ایزل نے رعب سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ابراہیم اور کاشان دونوں ہی چمکتی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

انوشے نے آنکھیں بند کرتے ہلکے سے لب وا کیے۔

ہاں ہے سپیشل جسکے ساتھ مجھے بہت اچھا فیل ہوتا ہے۔وہ سپیشل ہے کیونکہ وہ مجھے سپیشل فیل ہونے دیتا ہے۔جسنے ہر پل لائیف میں مجھے روتے ہوئے ہنسایا ہے۔وہ آہستہ سے بولی۔

بھائیوں کی موجودگی میں اسکے گال دہک رہے تھے۔

ہوووو۔سب نے ایک ساتھ ہوٹینگ کی تو وہ جھنپ گئ۔

جبکہ دولوگ تھے جو اپنی ہی سوچوں پر مسکرا رہے تھے۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے یہاں آئے آج ہفتہ ہو چکا تھا لیکن بہارے سے اسکی ملاقات ہی نہیں تھی اسنے اس دن کے بعد سے اسے دیکھا تک نہیں تھا۔وہ صبح سو رہا ہوتا جب وہ چلی جاتی اور جب وہ واپس آتی تب وہ اپنے کام

Posted On Kitab Nagri

میں بزی ہوتا تھا۔۔اج وہ اپنا کام جو یہاں کرنے آیا تھا کمپلیٹ کر چکا تھا اس لیے اب بہارے پر مکمل دھیان دیا تھا۔

وہ جتنا حیران ہو رہا تھا کم تھا۔ کہاں وہ نازک سی ڈرپوک سی بہارے اور کہاں یہ کانفیڈینٹ اپنا بزنس امپائیر چلانے والی بہارے۔

آج اسنے طے کر لیا تھا وہ ہر حال میں اس سے بات کر کے رہے گا۔

اب اسکا بہارے کو چھوڑنے کا ارادہ تھوڑا بہت ڈگمگا رہا تھا۔وہ بھی اسے دیکھ کر۔

اگر اب وہ بہارے کو نا دیکھتا تو یقیناً آج بھی وہ اس سے اتنا ہی منتشر رہتا۔لیکن اسے یہ کانفیڈینٹ سی بہارے اچھی لگی تھی۔

ایسی ہی تو لڑکی چاہتا تھا تو اپنے لیے۔

بہارے جتنا بدل چکی تھی یقیناً وہ اسے بھاو بھی نا دیتی لیکن خیر وہ کونسا کسی سی کم تھا۔

خود پر پرفیوم سپرے کرتے سوچا۔

زینی سے وہ اسکی لوکیشن پہلے ہی لے چکا تھا۔

گاڑی کی چابیاں اٹھاتا وہ جلدی سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔

اسے جلد از جلد اس سے ملنا تھا آخر وہ اسے اگنور کیسے کر سکتی تھی۔

آدھے گھنٹے میں ہی وہ مطلوبہ عمارت کے سامنے کھڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

گاڑی سے نکلتے اسنے اپنے بال ٹھیک کیے اور اندر کی طرف بڑھا۔

Hellow sir how I can I help you.

ریسیپشن پر موجود لڑکی اسے دیکھتے مسکرا کر بولی۔

Bhary khan

ائیبرو اچکاتے کہا۔

Any appointment sir

وہ انگریز لڑکی چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

No need I am her close friend

وہ اعتماد سے بولا۔

Sorry sir but we don't allow you to go inside without any appointment۔

I have to ask first

وہ معزرت خواہ انداز میں بولی۔

ارحم نے غصے سے اسے دیکھا۔بٹ کچھ رولز ہوتے ہیں وہ سمجھ سکتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

I understand you can ask her

وہ سنجیدگی سے بولا۔

Thanku sir

وہ لڑکی لیڈ لائین پر کال کرنے لگی۔

I am sorry for disturbing you Mona actually there is a boy outside who wants to meet bhary mam saying that he is a close friend.

وہ بہارے کی سیکٹری سے بات کر رہی تھی۔

ارحم بیزاری سے اسے دیکھ رہا تھا۔

آگے سے کچھ کہا گیا جب تو لڑکی نے فون کان سے ہٹاتے اسے دیکھا۔

Your good name sir

Arham shah

وہ مسکراہٹ سجائے بولا جانتا تھا اسکا نام سن کے تو وہ فوراً سے اسے اندر بلا لے گی۔

Alrigt

Posted On Kitab Nagri

آگے سے پتا نہیں کیا کہا تھا کہ اسنے ارحم کو عجیب سے انداز میں دیکھا۔

Sorry sir You'll have to wait, meeting is ongoing inside right now

وہ معزرت خواہ لہجے میں بولی تو ارحم کا چہرہ سرخ پڑا۔اسکے آنے سے پہلے ہی زینی نے خود اسکے سامنے بہارے سے پوچھا تھا اسنے صاف کہا تھا کہ رات آٹھ بجے سے پہلے اسکی کوئی میٹینگ نہیں ہے۔

But I can't

وہ سرد لہجے میں کہتا تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا۔

What are you doing Sir .

This is not right.

Security.

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ لڑکی اب اسکی پیچھے بھاگتی سیکیورٹی کو مدد کے لئیے بلا رہی تھی۔

ارحم تیزی قدموں سے سامنے رومز کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

سائیڈ والے بڑے سے افس کے دروازے پر ہی سے بہارے خان کی نیم پلیٹ نظر آئی تو وہ جھٹکے سے دروازہ کھولتا اندر ایا۔

ہاہاہاہا میں کہہ ہی رہی۔۔ ہسی سے بے حال ہوتی بہارے چونکی تھی۔

اسکے ساتھ بیٹھا شہوار بھی چونکا تھا۔

I am so sorry mam

We try to stop him but he.

وہ لڑکی اب گھبرائی سی بہارے کو دیکھ رہی تھی۔

It's ok you can go now.

بہارے نے سنجیدگی سے کہا۔

جبکہ ارحم آنکھوں میں شرارے لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ اسے جان بوجھ کر انتظار کروا رہی تھی کیوں کس لیے اور یہ لڑکا کون تھا جس سے اتنا ہس کے بات کر رہی تھی۔ ہزاروں سوال اسکے دل و دماغ میں مچلے تھے۔

یہ کیا بدتمیزی ہے مسٹر ارحم۔

کیا پاکستانیوں کو مینرز بھی نہیں آتے۔ وہ ناگواری سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

یار فلاور بھولو مت میں بھی پاکستان سے ہی ہوں۔۔شہوار منہ بناتا بولا۔

فلحال تم پاک کی کیٹا گریز سے آؤٹ ہو شہوی اس لیے چپ رہو۔۔وہ اسے ٹوکتے بولی۔

جو حکم ملکہ عالیہ۔۔وہ سر کو خم دیتا منہ پر انگلی رکھ گیا۔

پہ لارہ کٔ دا° وک دی؟

(ویسے یہ کون ہے)۔۔زرا سی انگلی ہٹاتے ارحم کی طرف اشارہ کیا۔

بہارے اسکے انداز پہ ہسی تھی۔

وہ دونوں سامنے کھڑے ارحم کو بلکل ہی اگنور کر گئے تھے۔

اور ارحم بھڑ بھڑ جلا تھا۔

زما دترہ زوی پہ غلط° سرہ۔

(غلطی سے میرا کزن)وہ ناگواری سے بولی۔

ایادا پہ غلط° مجبور شوی؟

(غلطی سے کیا یہ زبردستی ایا تھا)شہوار ہسا تھا۔

جبکہ ارحم جو بامشکل ان دونوں کو پشتو بولتے برادشت کر رہا تھا اب اسکی بس ہوئ تھی۔یقینا اسکے بارے میں کوئ بات ہوئ تھی۔

مجھے بات کرنی ہے تم سے۔وہ رعب سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایکسکیوزمی۔۔بہارے نے آئیبیرو اچکایا تھا۔

یس ایکسکیوز۔۔وہ ایک نظر شہوار کو دیکھتا اسکے قریب ہوا تھا۔

Mister stay in your limits

ارحم اسکے نزدیک ہوا تو وہ سرد لہجے میں بولی۔

لمٹس کراس کرنے کا پرمٹ ہے میرے پاس۔۔وہ تمسخرانہ انداز میں بولا۔

صرف ایک کاغذ کے ٹکرے پر مت اچھلو ایک کاغذ کا ٹکرا مجھے تمہاری ملکیت نہیں بناتا۔۔اسکا لہجہ سپاٹ تھا۔

ارحم کی آنکھوں کی سرخی بڑھی تھی۔

بہارے سب ٹھیک ہے نا۔۔شہوار کو اپنا آپ ان فٹ سا محسوس ہوا۔

ہاں سب ٹھیک ہے بس پانچ منٹ رکو میں یہاں سے فری ہو جاؤں پھر نکلتے ہیں۔تم ٹیبل بک کرواو میں آتی ہوں۔۔وہ پیچھے مڑتے شہوار کو دیکھتے مسکرا کر بولی۔

اوکے میڈم۔۔۔وہ مسکرا کر کہتا دروازہ کھولتا باہر چلا گیا۔

بہارے نے اب واپس مڑتے ارحم کو دیکھا اب اسکا مسکراتا چہرہ سپاٹ ہوا تھا۔

ارحم سرخ آنکھوں سے شہوار کی پشت دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو کہاں تھی میں۔ہاں کاغذ کے ٹکرے پر۔تو مسٹر ارحم اس بھول میں مت رہنا کہ میں اس کاغذ کے آگے مجبور ہوتے تمہاری غلام بن جاؤں گی۔۔وہ تمسخرانہ لہجے میں بولی۔

کیا مطلب ہے تمہاراہاں۔۔ارحم نے بازو سے کھینچتے اپنے قریب کرتے لفظ چبا چبا کر بولے۔

مطلب یہ کہ میں تم سے خلاء لینے والی ہوں۔وہ اپنا بازو جھٹکے سے چھڑواتے بولی تھی۔

ارحم کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہوا تھا۔۔

اس بکواس کا مطلب جانتی ہو تم بہارے ارحم شاہ۔۔وہ اسکے دونوں بازو سختی سے اپنی گرفت میں لیتا اسے اپنے قریب تر کر گیا۔

اسکی حدت بھری سانسیں بہارے کے چہرے پر پڑنے لگیں۔لیکن وہ بے تاثر چہرہ لیے اسے دیکھتی رہی۔

بلکل جانتی ہوں مسٹر ارحم شاہ اپنی بات کی توصیح کر لو بہارے ارحم شاہ نہیں بہارے دانیال خیال ہوں میں۔۔وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے دھاڑی تھی۔

لگتا ہے بھیس بدلنے کے ساتھ شرم وحیا بھی بھول چکی ہے بہارے خان۔۔کیا نہیں جانتی کہ ہمارے یہاں جب ایک عورت کو اپنی دسترس میں لے لیں تو مرتے دم تک اپنے نام سے آزاد نہیں کرتے۔

اسے اچانک سے حلق ملکیت کا احساس ہوا تھا۔

بہارے نے اسے دور کرنے کی کوشش کی لیکن اسکی گرفت آہنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پیچھے ہٹو۔۔وہ سرد لہجے میں چیخی تھی۔

نہیں ہٹوں گا بلکہ اب تو اور نزدیک آؤں گا روک کے دکھاؤ تم۔وہ اچانک اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسکے چہرے کے قریب تر چہرہ کر گیا کہ دونوں کی سانسیں ایک دوسرے میں گھلنے لگیں۔بہارے کا چہرہ گلابی ہوا تھا شرم سے نہیں غصے سے۔

اسنے ایک پل کو ارحم کی آنکھوں میں دیکھا اگلے ہی پل اسنے اسکے پیٹ میں کہنی مارتے اسکے پاؤں پر زور سے اپنی ہیل ماری تھی۔

وہ بلبلا کر پیچھے ہوا۔

مسٹر ارحم شاہ مجھے کوئی کمزور دبو سی لڑکی مت سمجھنا۔تمہیں کیا لگا تم میرے قریب آؤ گے تو میں شرما کر تمہاری پناہوں میں چھپ جاوں گی۔۔وہ تمسخرانہ ہنسی تھی۔

ارحم بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

یہ تمہارا پاکستان نہیں ہے یہ میرا ملک ہے میرا شہر آئیندہ اگر ایسی کوئی حرکت کی تو جیل میں بیٹھ کے چکی پیسو گے۔۔وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے اپنا بیگ اور موبائل اٹھاتے تیز قدموں سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

اسکی ہیل کی ٹک ٹک آہستہ آہستہ دور جا رہی تھی۔

ارحم پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنوز بے یقین تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مشرقی لڑکی تھی کیا اسے اپنے محرم کے لمس سے کوئ فرق نہیں پڑا تھا۔وہ منہ پر ہاتھ پھیرتے سوچ کر رہ گیا۔

افف کیا کر دیا تھا اسنے۔۔کنپٹی سہلاتے اسنے خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی۔

اسے اپنی غلطیوں کا شدت سے احساس ہو رہا تھا۔

💞💞💞

بہارے باہر آئ تو ایک گہری سانس چھوڑی۔سینے پر ہاتھ رکھتے خود کو ریلیکس کیا تھا۔

اسے واقعی ارحم کے لمس سے کوئ فرق نہیں تھا۔وہ شخص وہ وہی تھا جسے اسنے اپنے دل کی سب سے اونچی مسند پر براجمان کیا تھا اور پھر اتنی ہی شدت سے وہ شخص خود بخود نیچے اترا تھا۔

اب اسے اسکے لیئے کوئ جزبہ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

وہ صنفِ نازک تھی اسنے محبت کی تھی تو ٹوٹ کر لیکن جب وہ اسی شخص کے ہاتھوں توڑی گئ تو اسنے خود کو خود سنبھلاتے اپنے دل کے بکھرے ٹوٹے جوڑے تھے۔۔اور بہت وقت لگا تھا اسے دوبارہ سے خود کو جوڑنے کیں وہ اتنی آسانی سے اب اسے معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی دوبارہ اس شخص سے رجوع کرنا تو دور کی بات تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عورت جب محبت کرتی ہے تو اس قدر ٹوٹ کر کرتی ہے کہ اسکے دل کے ہر کونے میں بس وہی وہ ہوتا ہے لیکن جب اسی محبت کے ہاتھوں سے توڑی جائے تو وہ چپ چاپ اس شخص کو ہر کونے سے نوچ کر نکال پھینکتی ہے پھر چاہے وہ اسکے آگے گھٹنے ہی کیوں ناٹیک دے وہ پلٹ کر نہیں دیکھتی۔

💞💞💞

ماما۔۔ماما۔۔وہ مہر کو آواز دیتی تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔

انہیں واپس آئے تین دن ہو چکے تھے وہ لوگ وہاں تین دن رہ کے واپس اچکے تھے۔

انوشے ماما احمد والا گئ ہیں۔۔۔ماہم اپیا نے جواب دیا تھا۔۔

آہو مجھے تو ارجنٹ اپنا برتھ سرٹیفیکیٹ چاہیئے تھا۔وہ پریشانی سے بولی۔

مہر کے کبڈ میں دیکھ لو انوشے وہیں ہو گا۔۔وہ مصروف سے انداز میں بولیں۔

ہاں شائید وہی ہو۔۔انوشے خود سے بڑبڑاتی سیڑھیاں چڑھتی مہر کے کمرے میں چلی گئ۔۔

اسکے جانے کے فورآ بعد ہی مہرا گئ۔

مہر انوشے ڈھونڈ رہی تھی تمہیں۔ماہم اپیا اسے دیکھتے بولیں۔

کیا ہوا خیریت۔۔پانی پیتے پوچھا۔

ہاں اسے اپنا برتھ سرٹیفیکیٹ چاہیئے۔ماہم اپیا کہتے اچانک رکی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

مہر نے بے یقینی سے انہیں دیکھا اگلے ہی پل دونوں اوپر بھاگی تھیں۔۔

💞💞💞

انوشے نے کچھ فالز دیکھیں لیکن اسے اپنی مطلوبہ چیز نہیں ملی۔

چوتھی فائل کھولتے اسے مرحا اور حازق کا برتھ سرٹیفکیٹ ملا تھا۔ اسکے نیچے اور بھی پیپرز تھے شائید اسکا اور میثم کا ہو۔ سوچتے اسنے ابھی پیپرز کھولے ہی تھے کہ کسی نے اسکے ہاتھ سے فائلز چھین لی۔

مہر نے تیزی سے فائلز چھینتے اپنے سینے سے لگائے تھی۔

ماما کیا ہوا ہے۔۔۔انوشے نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

یہاں کیا کر رہی تھی تم۔۔مہر فائلز واپس رکھتے سنجیدگی سے بولی۔

ماہم اپیا دروازے پر کھڑی تھیں۔ شکر تھا کہ وہ دونوں سہی وقت پر پہنچ گئیں۔

وہ مجھے اپنا برتھ سرٹیفکیٹ چاہیئے تھا کالج کے لیئے۔۔وہ حیرت سے مہر کا پسینے سے تر چہرہ دیکھ رہی تھی۔

میں لے کر آتی ہوں تم چلو۔۔مہر اسکا گال تھپتھپاتے بولی۔

وہ سر ہلاتے ایک نظر ماہم کو الجھن سے دیکھتے باہر چلی گئی۔

ایک نا ایک دن تو اسے سچ پتہ چلنا ہی نا۔ انہوں نے تاسف سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں جانتی ہوں اپیا لیکن میں خود اسے سچ بتانا چاہتی ہوں۔ سہی وقت ہر۔میں نہیں چاہتی کہ اسے کہیں اور سے پتہ چلے اور ہم سب سے بد گمان ہو۔۔وہ انوشے کا دوسرا سرٹیفکیٹ نکالتے بولی تھی۔

ماہم اپیا تاسف سے اسے دیکھتے واپس مڑ گئیں۔

مہر اس سرٹیفیکیٹ کو دیکھتے گہری سانس بھرتے انکے پیچھے ہی باہر اگئ۔

💞💞💞

انوشے آج کس کے ساتھ جانے والی ہو۔۔اسکی دوست حنا نے اس سے پوچھا۔وہ لوگ ابھی فری ہوئ تھیں۔

شان لینے آئیں گے۔۔وہ مسکرا کر بولی۔

لیکن سامنے تو ابراہیم آرہا ہے۔۔حنا دور سے آتے ابراہیم کو دیکھتے بولی۔

ابراہیم بھای یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔اسنے حیرت سے سوچا۔

اچھا چلو میں نکلتی ہوں میرا ڈرائیور اگیا۔۔حنا اسے بائے کہتے جا چکی تھی تب تک ابراہیم بھی اسکے قریب آگیا تھا۔

اسلام و علیکم!!ابراہیم بھای آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔اسنے حیرت سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ کام تھا چلو تمہیں گھر ڈراپ کرتے ہوئے واپس چلا جاؤں گا۔۔وہ بغور اسے دیکھتا بولا۔

ارے نہیں شان آنے والے ہیں میں انکے ساتھ ہی جاؤں گی۔ آپ ریلیکس ہو کر جائیں۔۔وہ مسکرا کر بولی۔

میں چھوڑ دیتا ہوں انوشے گھر آفس کے راستے پر ہی پڑتا ہے۔۔ابراہیم نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

ارے نہیں نا وہ مجھے شان کے ساتھ شاپنگ بھی کرنی تھی تو ہم مال سے ہوتے ہوئے جائیں گے۔۔وہ کاشان کو میسج چھوڑتے بولی۔

ابراہیم نے بہت ضبط سے اسے دیکھا تھا۔

میں لے چلو گا مال۔۔نچلہ لب دباتے کہا۔

نہیں میں شان کے ساتھ۔۔وہ بات کرتے کرتے رک گئ جب ابراہیم نے اسکا ہاتھ پکڑا اور بنا کچھ کہے اسے کیے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

ابراہیم بھای کیا کر رہے ہیں اپ۔۔انوشے گاڑی کے قریب آتے ہی اپنا ہاتھ چھڑواتے سنجیدگی سے اسے دیکھتے بولی۔لہجے میں ہلکا غصے کا عنصر بھی تھا۔

بیٹھو گاڑی میں۔وہ لوگوں کا خیال کرتا دھیمے لہجے میں بولا۔

انوشے اس پاس دیکھتی گاڑی میں بیٹھ گئ۔

یہ کیا بدتمیزی تھی ابراہیم بھائ۔۔وہ اسکے بیٹھتے ہی غصے سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تم کاشان بھائی& ;nbsp کو بھائی نہیں کہتی حتیٰ کہ وہ تم سے دس سال بڑے ہیں۔لیکن مجھے ایسے کہتی ہو جیسے میں بہت زیادہ بڑا ہوں۔۔وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ناگورای سے بولا۔

وہ میری مرضی میں جسے جو مرضی بولوں اپنے یہ جو حرکت کی ہے نا یہ بہت ناگوار تھی۔وہ سرد لہجے میں بولی تھی۔

مجھے گھر چھوڑ دیجیئے۔۔سنجیدگی سے کہتی وہ ونڈو کی طرف چہرہ کیے باہر دیکھنے لگی۔

ابراہیم لب بھینچتا گاڑی کی سپیڈ تیز کر گیا۔

💞💞💞

کہاں سے آرہی ہو تم اتنی رات گئے۔۔وہ گھر آئی تو زینی اسکی منتظر تھی۔

اسنے ایک نظر اسکے پیچھے بیٹے ارحم کو دیکھا جو ٹی وی پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔

آج دو دن ہو گئے تھے اس بات کو اسکے بعد سے وہ اسکے سامنے نہیں آیا تھا۔

شہوی کے ساتھ تھی۔وہ بیزاری سے کہتی صوفے پر بیٹھی تھی۔

ارحم نے چونک کر اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چاکلیٹ کلر کی موٹی لیکن سافٹ سی شرٹ اور بلیک پینٹ میں تھی۔بالوں کا میسی کا جوڑا بنائے چہرے پر نارمل سے زیادہ میک اپ کر رکھا تھا۔

وہ ایک ہاتھ سے اپنی ہیلز اتار رہی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے فون پر ٹائپنگ کر رہی تھی۔

لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

ارحم نے بغور اسکے نیوڈ لپسٹک سے سجے ہونٹ دیکھے۔

کیا وہ ایسے حلیے میں اسکے ساتھ ڈنر پر گئی تھی۔

لو۔۔زینی نے اسکے سامنے کافی کا مگ رکھا۔

شہوار کو اندر کیوں نہیں لائی وہ بھی کافی پی لیتا باہر کافی ٹھنڈ ہے۔۔زینی فکر مندی سے بولی۔

اسے ہی کہہ رہی تھی آرہا ہے یہی پکڑا دیں اسے۔۔وہ کافی کا سپ لیتی اپنے کپ کی طرف اشارہ کرتی بولی۔

ارحم کو کل ہی زینی سے بتایا تھا کہ شہوار دانیال خان کے دور کے کزن کا بیٹا تھا جو پانچ سال پہلے ہی یہاں آیا تھا۔بہارے سے اسکی اچھی دوستی ہو چکی تھی وہ ساتھ والے فلیٹ میں رہتا تھا اسکی اور بہارے کی بزنس میں بھی پاٹنر شپ تھی۔

لو آگیا۔۔بیل سنتی ہستے ہوئے بولی۔

زینی نے دروازہ کھولا تو وہ سرخ ناک لیے سامنے کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آجاؤنازک لڑکے۔۔وہ مسکراہٹ دباتے بولی۔

سامنے بیٹے ارحم کو بلکل اگنور کیا تھا۔

جو ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھ رہا تھا۔

شکر ہے کافی ملی ورنہ اسنے تو آج ٹھنڈ میں مارنے میں کوئ کثر نہیں چھوڑی تھی۔۔وہ بہارے کی ہاتھ سے کپ لیتا منہ سے لگا گیا۔

ارحم نے لب بھینچتے دونوں کو گھورا۔

وہ بے تکلفی سے اسکے قریب بیٹھا تھا۔

میں تو پہلے ہی کہتی ہوں مت سر چڑھاؤ اسے اتنا ایک دن اسکے نخرے اٹھاتے اٹھاتے ہی تمنے ختم ہو جانا ہے۔۔زینی ہیٹر اون کرتے تاسف سے بولی۔

ارحم کے کانوں سے جیسے دھواں نکلنے لگا۔

کیوں لڑکے نہیں اٹھاؤ گے میرے نخرے۔بہارے نے ائیبرو اچکاتے اسے دیکھا۔لہجے میں مان تھا۔

ارحم کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔

جانے کیوں اسکا دل کیا تھا کاش وہ یہ جملہ اتنے ہی مان سے اسے بولتی۔

میری اتنی مجال۔۔وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا بولا۔

زینی اور بہارے قہقہ لگا گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

ارحم ریمورٹ ٹیبل پر پٹختا جھٹکے سے اٹھتا وہاں سے چلا گیا۔

اسے کیا ہوا۔زینی نے حیرت سے اسکی پشت کو دیکھا۔

مجھے کیا پتا۔۔وہ کندھے اچکاتی شہوار سے باتوں میں لگ گئ۔

💞💞💞

پیار کا تو پتہ نہیں لیکن میرے لیے ساری دنیا ہیں جیسے وہ۔انکے اس پاس ہونے سے جیسے زندگی کا احساس ہونے لگتا ہے۔۔ابراہیم جولان سے گزر رہا تھا انوشے کی آواز سنتا رکا تھا۔

اسنے بے یقینی سے اسے دیکھا جو فون کان سے لگائے آنکھیں موندیں جذب سے بول رہی تھی۔

انکا بولنا،انکا ہسنا مجھے زندگی کا احساس کرواتا ہے۔

میرا احساس کرنا،میرے لیے فکر مند ہونا،میرے نخرے اٹھانا مجھے ایسا کرواتا ہے کہ ہاں میں انکے لیئے سپیشل ہوں۔۔لبوں پر دھیمی مسکراہٹ سجائے کہا تھا۔

ابراہیم کو پل نہیں لگا سمجھنے میں وہ کس کے بارے میں بات کر رہی تھی۔

کس کے لیئے سپیشل ہو تم۔۔وہ اسکے قریب آتا بھاری لہجے میں بولا۔

انوشے اچھلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے پیچھے ابراہیم کو دیکھتے جلدی سے فون بند کیا تھا۔

پچھلے دو دن سے ان دونوں میں بات چیت نا ہونے کے برابر تھی اب اچانک اسے یوں دیکھتے وہ بوکھلائی تھی۔

کیا وہ کچھ سن چکا تھا۔ جبکہ لب دباتے سوچا تھا۔

بولو نا کون ہے جسکے ہونے سے تمہیں زندگی کا احساس ہوتا ہے۔۔وہ اسکے قریب قدم بڑھاتا بولا۔

انوشے تھوک نگلتی پیچھے کو قدم لینے لگی۔

ا۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔دیوار سے لگتے کپکپاتے ہونٹوں سے کہا۔

کاشان بھائی کے بارے میں بات کر رہی تھی نا تم۔پسند کرتی ہو نا انہیں۔وہ اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتا سلگھتے لہجے میں بولا تھا۔

آپ کیا کر رہے ہیں پ۔پیچھے ہوں۔وہ اسکے تیور دیکھ کر گھبرائی تھی۔

مینے کچھ پوچھا ہے جواب دو۔۔وہ اسکے منہ پر غرایا تھا۔

انوشے اچھلی۔

ہ۔ہاں۔۔اسکی آگ اگلتی نگاہیں دیکھتے جلدی سے کہا۔

ابراہیم کی آنکھوں میں لہو اترا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیسے۔کیسے کر سکتی ہو تم ایسے۔تم سوچ بھی کیسے سکتی انوشے ساحر شاہ تم صرف میری ہو میری۔۔وہ اسے بازو سے پکڑ کے اپنے قریب کرتا دھاڑا تھا۔

انوشے نے اسکے الفاظ پر نہیں صرف اپنے نام پر غور کیا تھا۔وہ یک ٹک اسے دیکھنے لگی۔

بولو میری ہونا۔کہو میری ہونا۔۔وہ اسکے چہرے پر جھکتا جنونی ہوتا بولا۔

انوشے اسکی پکڑ میں مچلی تھی۔

ن۔نہیں ہوں اپکی۔چھوڑیں کیا کر رہے ہیں۔پاگل ہو گئے ہیں۔میں کوئی گڑیا نہیں ہو۔۔وہ ہوش میں آتی چیخی تھی۔

کیا بولا ہے میری نہیں ہو تو پھر کسکی ہو اس کا شان کی۔۔وہ دھاڑا تھا۔

ہاں ہوں شان کی ہوں اور انہیں کی رہوں گی۔۔وہ اسے پیچھے دھکا دیتی غرائی تھی۔

ابراہیم یک دم قہقہ لگا گیا۔

ہاہاہاہا تمہیں کیا لگتا ہے وہ بھی تمہیں پسند کرتا ہے۔۔وہ تمسخر سے اسے دیکھتا بولا۔

ہاں کرتے ہیں اگر وہ نا بھی کرتے ہوں تو بھی مجھے فرق نہیں پڑتا میں انوشے مرتسم شاہ ہوں کوئی عام لڑکی نہیں اپنے جذبات پر اور خود پر قابو پانا اچھے سے آتا ہے۔۔وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی غرائی تھی۔

انوشے مرتسم شاہ۔۔ابراہیم زہر خند لہجے میں بڑبڑایا۔

Posted On Kitab Nagri

انوشے مرتسم شاہ نہیں انوشے ساحر شاہ ہو تم۔۔اس گھر کے مالک کی نہیں ملازم کی بیٹی۔وہ ملازم جو میری حفاظت کرتے کرتے مر گیا۔۔وہ جیسے اپنے ہوش میں نہیں تھا۔

انوشے لڑکھڑائی تھی۔

ان دونوں کی آوازیں سنتے سب لوگ لان میں بھاگے تھے۔

ک۔کیاب۔کو اس۔ن نہیں۔وہ نفی میں سر ہلاتے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں بولی۔

یہی سچ ہے۔تم پر ترس کھا کر تمہیں یہاں لایا گیا تھا۔دو ٹکے کی ملازم کی بیٹی کیا اوقات ہے تمہاری اور تم مجھے ریجکٹ کر رہی تھی۔۔وہ جنونی انداز میں دھاڑا تھا۔

انوشے دیوار میں سمائے بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

مہر نے مرتسم کا سہارا لیا تھا۔

آخر کو وہ سچ جان گئی تھی لیکن جس انداز میں جانی تھی۔اسنے مرتسم کو دیکھا۔

وہ خود بے یقینیی سے ابراہیم کو دیکھ رہا تھا۔

سب لوگ ساکت سے کھڑے تھے۔

میری وجہ سے مر گئے تمہارے ماں باپ اگر اب تم میری نا ہوئی نا تو تمہیں بھی مار ڈالوں گا میں۔۔وہ اسکا جبڑا پکڑتا دھاڑا تھا۔جب کسی نے اسے انوشے سے دور کرتے اسکے چہرے پر پہ در پہ مکے برسائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ہمت کیسے ہوئی تمہاری۔۔کاشان لہو رنگ آنکھوں سے اسے دیکھتا اسکا گریبان پکڑ گیا۔

ابراہیم اب خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔

اسنے انوشے کو اور پھر سب کو دیکھا۔یہ کیا کیا اسنے۔وہ جیسے ہوش میں آیا تھا کسی ٹرانس سے نکلا تھا۔

اسنے انوشے کو دیکھا وہ ساکت کھڑی مہر اور مرتسم کو دیکھ رہی تھی۔

اسکے چہرا سفید تھا اتنا سفید کہ کسی مردے کا گمان ہو۔۔

اسکی پلکیں ہولے سی ہلیں اگلے ہی پل وہ ریت کی طرح زمین پر پھسلتی چلی گئ۔

انوشے۔۔مہر،کاشان اور مرتسم کی چیخ گونجی تھی۔۔

💞💞💞

انو۔۔مہر نے اسکے چہرے کو چھونے کے لیئے ہاتھ آگے کیا ہی تھا کہ انوشے نے زور سے اسکا ہاتھ جھٹکا۔

کون ہیں آپ۔۔وہ انجان نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

ا۔انو میں ہوں۔ت۔تمہاری مہر ماما۔۔مہر نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

ماں نہیں ہیں آپ میری۔۔وہ چیختی اٹھی تھی۔

ماں نہیں قاتل ہیں اپ۔آپ سب لوگ میرے ماں باپ کے قاتل ہیں۔

وہ سب کو دیکھتے انگلی اٹھا کر زہر خند لہجے میں چیخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مہر کا چہرہ سفید پڑا تھا۔

بتائیں مجھے سچ کیا ہے۔۔اسنے مرتسم کو دیکھا۔

انو میری بات سنو میں تمہیں سب بتاتا ہوں۔۔مرتسم نے اسے خود سے لگانے کی کوشش کی لیکن وہ نفی میں سر ہلاتے بدک کر پیچھے ہوئ تھی۔

م۔مجھے بتائیں کون ہوں میں میرا باپ کون تھا جسے مار دیا آپ لوگوں نے۔۔وہ دیوار میں سمائے زخمی نظروں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔

انوشے ایسا کچھ نہیں ہے ماموں کی بات تو سنو وہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔کاشان نرمی سے کہتا اسکے قریب ایا۔

وہیں رک جائیں میرے قریب مت آئیں مجھے جھوٹے فریب مت دیں۔سچ بتائیں صرف سچ۔۔وہ واس اسکے قدموں میں واس پھینکتے چیخی تھی۔

بتائیں مجھے کون ہوں میں۔۔اسکا تنفس بگڑنے لگا۔

مہر منہ پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

انوشے میری جان ریلیکس میں بتاتا ہوں سب بتاتا ہوں۔۔مرتسم نے آگے بڑھتے زبردستی اسے اپنے سینے سے لگایا۔

اور وہ مرتسم کا حصار پاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

Posted On Kitab Nagri

مرتسم نے باقی سب کو دیکھا وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

ایک تاسف بھری نظر اس پر ڈالتے وہ سب باہر چلے گئے۔

ماما چلیں۔۔ میثم نے مہر کو اٹھایا۔

نہیں میثم مجھے انوشے سے بات کرنی ہے اسے بولو ایسے مت کہے میں اسکی ماں ہوں۔۔ وہ میثم کے ہاتھوں پر سر ٹکاتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

میثم نے بے بسی سے مرتسم کو دیکھا۔

وہ لب بھینچے مہر کو ہی دیکھ رہا تھا۔

💞💞💞

اپنے ایسا کیوں کیا۔۔ مجھے سچ کیوں نہیں بتایا کیوں نہیں بتایا کہ میں اپنے ماں باپ کے قاتل کے گھر ہی رہ رہی ہوں۔ سب کا پیار، محبتیں یہ سب اسی کے بدلے تھا۔

وہ مرتسم کو زخمی نظروں سے دیکھتے بولی۔

ایسا کچھ انوشے وہ صرف ایک حادثہ تھا انکی موت طے تھی۔۔ مہر نے اسکے قریب جانے کی کوشش کی لیکن وہ نفی میں سر ہلاتے بدک کر پیچھے ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حادثہ نہیں تھا آپ لوگوں کی لاپرواہی تھی جو آپسے اپنا بچہ نہیں سمبھالا گیا۔اسکی وجہ سے میں ماں کے پیٹ میں ہی یتیم ہو گئ۔اسنے میرا بچپن برباد کر گیااور اب۔۔وہ تلخی سے ہنسی تھی۔

اور آپ لوگ آپ لوگ اسکے بدلے مجھے پالتے رہے کہ آپکے ملازم کی جان کا بدلہ پورا ہو جائے۔۔

اور وہ بھی اسی قاتل کے گھر میں۔

وہ تلخ سے تلخ ترین ہو رہی تھی۔

نہیں انوشے خدا کی قسم ساحر مجھے میرے لیے میرے بھائ جیسا تھا۔۔مرتسم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

مجھے کچھ نہیں سننا۔اپنے ابھی بتایا نا میری ایک پھوپھو بھی ہیں۔مجھے انسے ملنا ہے۔۔وہ چہرہ صاف کرتی مرتسم سے بولی۔

مرتسم اور مہر چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

کیا ہوا بتائیں نا کہاں ہیں میری پھوپھو۔۔اسنے گھبرا کر دونوں کو دیکھا تھا۔

تین سال پہلے ہی انکی موت ہو چکی ہے۔مہر نے دھیمے لہجے میں کہا۔

انوشے ساکت سی انہیں دیکھتی رہ گئ۔

آپ آپ لوگوں نے مجھے بتانا بھی گوارا نہیں سمجھا۔آپ لوگوں کی وجہ سے مینے ایک آخری رشتہ بھی کھو دیا۔

Posted On Kitab Nagri

کم از کم مجھے انکا چہرہ ہی دکھا دیتے۔کوئ جھوٹ کوئ کہانی بنا لیتے ایک آخری بار مجھے میرے خونی رشتے کا دیدار تو کرنے دیتے۔۔وہ ہچکیوں سے رو دی۔

انوشے پلیز ایسا مت کہو ہم تمہیں سچ بتانا چاہتے تھے لیکن ایسے نہیں۔سچ سے کیا ہو گا مینے تمہیں پیدا نہیں کیا لیکن پالا تو ہے نا انوشے تم مجھے حازق، مرحا اور میثم سے زیادہ عزیز ہو۔میں ماں ہوں تمہاری۔۔ مہر نے دھندھلائ آنکھوں سے اسے دیکھا۔

کچھ نہیں ہیں آپ میری۔اگر سچ میں مجھے بیٹی مانا ہوتا نا اب تک اس گھر میں نارہ رہی ہوتیں۔بچپن میں کتنی بار اس قاتل نے مجھے نقصان پہنچایا کتنی بار اپنے یہ گھر چھوڑا۔اگر میری جگہ آپکے اپنے بچے ہوتے تو میں دیکھتی کیا آپ انہیں بھی دوسرے گھر بھیج دیتیں۔۔وہ تلخی سے بولی۔

مہر نم آنکھوں سے اسے دیکھے گئ وہ اسے یہ بتا نہیں سکی وہ تو اس کے لئیے سب کچھ چھوڑنے کو تیار تھی اور چھوڑ بھی تو چکی تھی ایک بار اگر جو سب نے اسنے روکا نا ہوتا تو وہ شائید ہمیشہ کے لئیے اسے لے کر چلی جاتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مجھے ماما بابا کو دیکھنا ہے انکی قبر دیکھنی ہے۔۔پلیز مجھے لے چلیں۔۔وہ مرتسم کا ہاتھ پکڑتے بولی۔

انوشے ابھی بہت رات ہو گئ ہے میں صبح لے چلوں گا وعدہ۔۔

مرتسم نے نرمی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

میرے ماما بابا کی کوئ تصویر ہے آپکے پاس تو وہی دے دیں۔۔وہ بے تحاشہ رو رہی تھی۔صدمہ ہی اتنا بڑا لگا تھا۔

مہر کو آج وہ دوسری مہر ماہ لگی اسکے ساتھ بھی تو یہی ہوا تھا اسے بھی تو نہیں پتہ تھا کہ وہ یتیم تھی بچپن سے۔۔

مرتسم کمرے سے چلا گیا۔۔

انو۔۔مہر اٹھ کے اسکے قریب آئ۔

چلی جائیں آپ یہاں سے میں آپکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔خدا کے لئیے چھوڑ دیں میرا پیچھا۔۔آپکو دیکھتی ہوں تو مجھے لگتا ہے جیسے میرے ماں باپ کی قاتل ہوں اپ۔کاش آپ مجھے میری پھوپھو کو دے دیتیں تو آج مجھے یہ خسارے نظر نا اتے۔۔وہ نفرت سے کہتے گھٹنوں میں چہرہ چھپا گئ۔

مہر جہاں تھیں وہیں رہ گئ۔

جانے اسنے کیسے قدم اٹھائے تھے وہ سینے پر ہاتھ رکھے بامشکل سانس لے رہی تھی۔

وہ پینیک کر رہی تھی سالوں بعد اسے پھر سے استھماء اٹیک ہوا تھا۔

وہ دیوار کا سہارا لیتے بامشکل چلی تھی کہ لڑکھڑائ لیکن میثم نے اسے تھام لیا۔

ماما چلیں یہاں سے۔۔وہ ایک نظر رخ موڑے بیٹھی انوشے کو دیکھتا مہر کو تھامتا وہاں سے لے گیا۔

انوشے۔کچھ دیر بعد مرتسم اسکے کمرے میں ایا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کچھ فوٹوز اور ویڈیوز ہیں ساحر اور عرشیہ کی۔۔مرتسم نے اسے ایک البیم اور لیپ ٹاپ دیا۔

جسے وہ تھامتی کسی قیمتی متاع کی طرح سینے سے لگا گئ۔

مرتسم لب چباتے اسے دیکھنے لگا۔وہ کہنا چاہتا تھا کہ وہ اسے اور مہر کو بھول نا جائے وہ ان دونوں سے رشتہ ناتوڑے انہیں غلط نا سمجھے لیکن خاموشی سے پلٹ گیا۔

انوشے تیزی سے ایلبم کھول گئ۔

پہلی ہی تصویر ساحر کی تھی اسے پہچاننے میں نہیں دیر نا لگی کیونکہ اسکے نقوش بلکل اس آدمی جیسے تھے۔

اسے اپنے الفاظ یاد آئے جب اسنے مہر سے پوچھا تھا کہ وہ اسکے جیسی کیوں نہیں ہے۔وہ ساحر کی تصویر کر چومتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

آگے تصویریں بڑھتی جارہی تھیں پورا ایلبم ساحر اور عرشیا کی تصویروں سے بھرا پڑا تھا۔۔وہ ہچکیوں سے روتی انہیں دیکھتی پاگلوں کی طرح چومتی جارہی تھی۔

اور بھی بے تحاشہ تصویریں تھی جو ساحر کی شاہ فیملی کے ساتھ تھیں مرتسم اور مہر کے ساتھ تھیں۔

وہ ایلبم سینے سے لگائے اپنا غم غطاں کرنے لگی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

ماما کیا ہو رہا ہو رہا ہو ایکو۔۔اسکا سفید پڑتا چہرہ دیکھ میثم کے ہاتھ پیر پھولے تھے۔

مما۔۔مہر نے جب سانس لینے کی کوشش کی تو اسے سانس نہیں ائی۔۔

بابا، بھائی۔۔میثم چیخا تھا۔اسکی چیخیں سنتے سب اوپر بھاگے تھے۔

مرتسم کمرے کے پاس ہی پہنچا تھا بھاگ کے اندر گیا۔

مہر بیڈ پر بے جان سی گری بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔

اسکے ہاتھ پاؤں بلکل ٹھنڈے پڑ گئے تھے اسے انزائیٹی اور استھماء اٹیک ایک ساتھ آیا تھا۔

مہر۔۔مہر سانس لیں۔۔مرتسم نے اسکا گال تھپتھپایا۔۔

مہر بچے اٹھو مہر۔۔وجدان بھائی نے اسے ہلایا لیکن اسکی آنکھیں ویران سی ہو رہی تھیں۔

وہ نیلی پڑ گئی تھی۔

مرتسم نے تیزی سے کبڈ کھنگالنے وہ اسکے انہیلر یہیں رکھتا تھا لیکن اب وہاں نہیں تھے۔

وہ پاگلوں کی طرح پورا روم چھاننے لگا اسے بیڈ سائیڈ کے ڈرار میں ملے تھے۔اسکے اپنے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

میثم بیٹا حوصلہ رکھو کچھ نہیں ہو گا مہر کو۔

ماہم اسے خود سے لگاتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی ماں کو یوں دیکھتے وہ خود ہاتھ پاؤں چھوڑ رہا تھا۔

وجدان اور ماہین بھابھی مہر کے ہاتھ پاؤں رب کر رہے تھے۔

مرتسم نے انہیلر نکالتے تیزی سے اس پر جھکتے اسکے ہونٹوں سے لگایا تھا۔

مہر انہیل کریں۔کانپتے لہجے میں کہا۔

نیم غنودگی میں مہر نے کہیں دور سے اسکی آواز سنی تھی۔

انہیلر کے ڈراپس اسکے حلق میں اترے تو اسنے سانس کھینچی تھی۔

مرتسم تو جیسے آج ہی پورا انہیلر ختم کرنے کے درپہ تھا۔

مہر کی رنگت آہستہ آہستہ بحال ہو گئی لیکن وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

عادی تب تک زہرہ کو فون کر چکا تھا جو دس منٹ میں ہی اگئ۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ہاتھ کی مٹھی بنا کر لبوں۔پر جمائے اسے دیکھ رہا تھا۔زہرہ اسے انجیکشن لگا رہی تھی۔

اسے شدید قسم کا انزائیٹی اٹیک آیا تھا۔

باہر سے ولی اور غازی کی آوازیں آ رہی تھی۔جو شدید تیش میں تھے۔

مہر کی حالت دیکھتے سب کی جان پر بنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

انوشے جو گھٹنوں پر سر رکھے ساحر اور عرشیہ کی تصویر کو دیکھتے رو رہی تھی ولی کی اونچی آواز سنتے چونکی تھی۔

وہ چہرہ صاف کرتے اٹھ کے دروازے تک ائی۔

سب لوگ مہر کے کمرے کے باہر جمع تھے۔

اسنے مرتسم کو تلاشہ وہ نہیں تھا۔ میثم بھی ایک طرف سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا جبکہ ولی اونچی آواز میں کہہ رہا تھا۔

میری بہن کی یہ حالت ہو گئ ہے اور اس لڑکی کو کوئ پرواہ ہی نہیں ہے۔ مہر نے ساری زندگی اس پر وقف کر دی۔ اپنا گھر تک چھوڑنے کو تیار تھی اور آج وہی اسکی جان کو آ گئ ہے۔۔ وہ وجدان بھائ سے الجھ رہا تھا۔

انوشے نے سینے پر ہاتھ رکھا مہر کو کیا ہوا تھا۔

اسنے بے چینی سے سب کو دیکھا۔ سب لوگ پریشان تھے یقیناً اسکی طعبیت خراب ہوئ تھی۔

اسنے کنپٹی سپلائی دل چاہا دوڑ کے اسکے پاس چلی جائے اس سے پہلے کہ وہ قدم آگے بڑھاتی اسنے سیڑھیوں پر ابراہیم دکھائ دیا اور وہ تیزی سے کمرے میں بند ہوئ تھی۔

دروازے کے ساتھ ٹیک لگاتے وہ وہیں بیٹھتی چلی گئ۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ جی یہ کیا کر دیا اپنے۔ کیوں مجھے یہ سچ پتہ چلنے دیا۔کاش ،کاش کہ میں ساری زندگی انجان ہی رہتی۔۔وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے بے تحاشہ رو دی۔

💞💞💞

ابراہیم لڑکھڑاتے سیڑھیاں اتر رہا تھا جب اچانک وہ پھسلا اور رول ہوتے سیڑھیوں سے گرا تھا۔

وشہ نے دہل کر اسے دیکھا۔

ابراہیم۔۔وہ چیخی تھی۔

جیسا بھی تھا وہ اسکا بیٹا تھا اسکا اکلوتا وارث۔

وہ ہتھیلیاں زمین پر ٹکا با مشکل اٹھا۔اسکے ماتھے پر ہلکی سی خراشیں آئی تھیں جن سے خون بہہ رہا تھا۔وہ سر جھٹکتے لڑکھڑاتے قدموں سے وشہ کی طرف بڑھا۔

ماں۔ان۔انو۔انو کہاں ہے۔

انو چاہیئے۔۔وہ لہو رنگ آنکھوں سے وشہ کو دیکھتا لڑکھڑاتے لہجے میں بولا۔

اس سے پہلے کہ وشہ کچھ کہتی عادی کے بھاری ہاتھ کا تھپڑ اسے زمین کی دھول چٹوا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ زمین پر گرا پلٹ کو اسے دیکھنے لگا۔اسکی پاکیٹ سے کچھ نکل کے گرا تھا جسنے عادی کے بڑھتے قدم ساکت کیے تھے۔

تم۔تم نے ڈرگز لیے ہیں۔۔وہ بے یقینی سے بولا اسے اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

ڈرگز۔نہیں باباڈرگز نہیں۔۔وہ کسی بچے کی طرح جگہ میں سر ہلا رہا تھا۔

مینے دوالی ہے جو ہر غم بھلا دیتی ہے۔۔مسکراتی نظروں سے عادی کو دیکھا۔

باقی سب شاک سے اسے دیکھ رہے تھے۔

ابراہیم کب ان چیزوں کا عادی ہوا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔

وشہ بے یقین سی صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی۔

یہ کیا ہو گیا ہے کیا ہوتا جا رہا تھا ایک طرف مہر دوسری طرف انوشے اور اب ابراہیم۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

میر۔۔اسنے خود پر اپنا پورا وزن ڈال کر سوئے حازق کی پشت پر ناخن گاڑھے۔

ہم۔۔وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپائے نیند میں گم تھا۔

پیچھے ہٹو۔۔ایزل نے ہاتھوں کے مکے اسکے سینے پر برسائے۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے لہجے میں انسوں کی آمیزش محسوس کرتے وہ چونکا تھا۔

کیا ہوا۔۔نیند کے خمار سے بوجھل ہوتی آنکھیں وا کرتے وہ بیڈ پر کہنی کے سہارے اس پر جھکا تھا۔

پتہ نہیں۔۔وہ ہتھیلی سے آنسو صاف کرتی منہ بنا کر بولی۔

پتہ نہیں کیا مطلب ہے کیا ہوا کیوں رو رہی ہو۔۔حازق نے اسکا ہاتھ پکڑتے نرمی سے اسکے آنسو صاف کیے۔

میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔۔وہ رندھے لہجے میں بولی۔

کب سے۔۔وہ چونکا کر اٹھتا اسے بھی اٹھا کر بٹھا گیا۔

صبح سے ہلکا ہلکا ہو رہا ہے اب بھی بہت عجیب سا ہے۔۔وہ اسکے سینے پر سر ٹکائے رونے لگی۔

آج ڈیٹ کیا ہے۔۔وہ اسکے بال سہلاتا پوچھنے لگا۔

ایزل نے اسکے سینے پر تھوڑی ٹکائے اسے دیکھا۔

وہ والا نہیں ہے۔۔یہ بہت عجیب سا ہے پیٹ سے نیچے ہی اٹھتا جا رہا ہے۔اسکی معنی خیز بات وہ سمجھ چکی تھی۔۔

اچھا کہاں ہو رہا ہے۔۔وہ بے تحاشہ چونکا تھا۔

اسکی شرٹ میں ہاتھ ڈالتے اسکے پیٹ کو چھوا۔

نہیں اس سے نیچے۔۔بیلی بٹن سے اوپر اسکا ہاتھ محسوس کرتے کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں۔۔ناف کے قریب اور نیچے پیٹ کو ہاتھ سے سہلاتے پوچھا۔

ہاں۔۔وہ سر ہلاتی اسکی سینے میں چہرہ چھپا گئ۔حازق کے سہلانے سے سکون سا محسوس ہوا تھا۔

بہت زیادہ ہو رہا ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔وہ فکر مندی سے بولا۔

جب سے ایزل کا میسکیرج ہوا تھا اسکی میڈیسنز چل رہی تھیں کیونکہ اس سے اسکی باڈی پر کافی اثر پڑا تھا کچھ انٹرنل افیکیٹ بھی ہوا تھا اس لیے وہ محتاط ہو رہا تھا۔

نہیں اتنا زیادہ بھی نہیں ہو رہا۔۔سوں سوں کرتے کہا۔

Then why are are you crying۔

اسکا چہرہ سامنے کرتے ائیبرو اچکایا۔

I don't know

لیکن مجھے بہت رونا آرہا ہے میر۔۔وہ اور تیزی سے رونے لگی۔

ایزل ڈونٹ۔۔حازق اسکے پیٹ کو ہاتھ سے سہلاتا سختی سے بولا۔

وہ اسکے سخت لہجے پر منہ بناتی اسکے سینے پر دانت گاڑھ گئ جہاں پہلے ہی ایسے بہت نشان تھے۔گھنٹہ پہلے ہی تو بامشکل اسکی شدتوں سے رہائ ملی تھی اسے۔۔

میر۔ونڈو کے پاس چلیں ٹھنڈی ہوا چاہیے۔۔ونڈو کی طرف اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سر ہلاتا اسے اٹھاتا ونڈو کے قریب رکھی راکنگ چیئر پر بیٹھ گیا۔ ایزل کا نازک سا وجود اسکی آغوش میں بلکل چھپ گیا۔۔

حازق نے ہاتھ بڑھاتے کمفرٹ بھی کھینچتے اس پر دیا۔

تھوڑی سی ونڈو کھول دی جس سے ٹھنڈی ہوا آنے لگی۔

ایزل پر سکون ہوتی اسکے سینے پر سر ٹکائے آسمان کو دیکھنے لگی۔

حازق اسے لیے یونہی بیٹھا رہا ایک ہاتھ نرمی سے اسکے پیٹ پر سہلا رہا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اسکے کمر کے گرد لپیٹا اسے اپنی حصار میں لیے ہوئے تھا۔

ایزل کچھ ہی دیر میں سکون سے سو چکی تھی جبکہ حازق کی آنکھوں سے اب نیند اڑ چکی تھی اسکے چہرے پر سوچ کی گہری پرچھائیاں تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

بہارے نے قہر برساتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔ جبکہ ارحم ائیں رو آچکائے اسے دیکھنے لگا جیسے وجہ پوچھ رہا ہو میرا کیا قصور۔

وہ سر جھٹکتی فون کان سے لگا گئ لیکن سگنلز کی وجہ سے کال لگ ہی نہیں رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ارحم کو کل سے شدید بخار تھا اسے نیویارک کا ٹھنڈا موسم بلکل بھی نہیں بھایا تھا زینی اور دانیال خان کے کہنے پر اسے ہوسپٹل لے کر آئی تھی لیکن راستے میں ہی ہلکی بارش شدید تیز ہو چکی تھی۔ ہوسپٹل تقریبا انکے گھر سے گھنٹے کی دوری پر تھا۔ نا وہ ہوسپٹل پہنچ سکے نا ہی اب گھر واپس جا سکتے تھے کیونکہ بارش شدید تیز ہو چکی تھی۔

اب وہ دونوں گاڑی میں بند ہو چکے تھے۔ ارحم کا بخار سے برا حال تھا۔

اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا جبکہ سردی سے ہونٹ بھی کپکپا رہے تھے۔

یہاں سے آگے کچھ دور ایک ہوٹل ہے ہم کچھ دیر وہاں سٹے کر لیتے ہیں یہاں پر ایسے تو نہیں رہ سکتے بارش پتہ نہیں کب بند ہو گی۔۔

وہ سنجیدگی سے بولی۔

لیکن جائیں گے کیسے۔۔ زکام زدہ آواز میں کہا۔

چل کے ہی جانا پڑے گا دس منٹ ہی دور ہے گاڑی تو نہیں چل سکتی۔۔ وہ کہتی گاڑی سے باہر نکل چکی تھی مجبوراً ارحم کو بھی نکلنا پڑا۔

بارش کی تیز بوچھاڑ دونوں کو بری طرح سے بھگو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ارحم کا ہاتھ تھامے تیز قدموں سے آگے چل رہی تھی دس منٹ کی دوری پر ہی ہوٹل تو آ گیا لیکن دونوں بری طرح سے بھیگ چکے تھے۔ جبکہ ارحم بخار کی وجہ سے اور اب بارش میں بھیگنے کی وجہ سے شدید کپکپا رہا تھا۔

اسنٹے ہونٹ نیلے پڑ چکے تھے جبکہ دانت بھی بج رہے تھے۔

لیکن انکی سروس اچھی تھی جو انہوں نے انہیں ٹاول دے دیئے لیکن قسمت بری تھی جو انکے پاس روم ایک ہی اویلیبل تھا۔

لیکن دونوں کے پاس کوئ اور راستہ بھی نہیں تھا مجبوراً دونوں کو ایک ہی روم میں جانا پڑا۔

روم کھولتے وہ دونوں جیسے ہی اندر آئے ٹھنڈی ہوا نے دونوں کا استقبال کیا تھا۔

بہارے نے جلدی سے ہیٹر اون کیا۔

ارحم اب نڈھال سا صوفے پر گر چکا تھا۔ اسکو چھینک پر چھینک آ رہی تھی۔

سر درد کی شدت سے پھٹ رہا تھا پورا بدن جیسے ٹوٹ رہا تھا۔

بہارے نے اچھے سے ونڈوز وغیرہ بند کر دیں ہیٹر کی وجہ سے روم تھوڑا سا بہتر ہوا تھا۔

وہ کن اکھیوں سے اسے دیکھتی آئینے کی سامنے ائ۔ ٹھنڈ تو اسے بھی لگ رہی تھی لیکن اتنی نہیں جتنا برا حال ارحم کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک تو اسے اتنی ٹھنڈ میں ہونے کی عادت نہیں تھی دوسرا بخار اور پھر بارش میں بھیگنا۔۔وہ ٹاول سے بال جھٹکتی سکھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ سوکھ ہی نہیں رہے تھے۔

اپنی ہیلز نکالتے اسنے اپنا لمبا کورٹ اتارا جسکے نیچے ہالف سلیوز شرٹ تھی۔

کورٹ کی وجہ سے تو اسکی شرٹ بھی نظر نہیں آرہی تھی لیکن اب اسکی وجود کی رعنائیاں بھیگنے کی وجہ سے واضح ہونے لگی تھیں۔

جس سے انجان وہ ٹاول سے بال سکھانے کی کوشش کرنے لگی۔

ارحم جو ٹاول گلے سے نکال رہا تھا چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

اسکے وجود کی رعنائیاں دیکھتے وہ تھوک نگلتے تیزی سے نظریں پھیر گیا۔

میرے خیال میں تم چینج کر لو اندر باتھ روم ہو گا کچھ دیر کے لیئے وہ پہن لو میں ٹرائے کراتی ہوں اگر کچھ کپڑوں کی ہیلپ ہو جائے تو۔۔وہ اسکی حالت دیکھتے سنجیدگی سے بولی۔

ارحم نے زیادہ بحث نا کی گیلے کپڑوں کی وجہ سے اسکا وجود اور شدت سے کانپنے لگا تھا۔

وہ واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

بہارے نے روم سروس کو بلایا اس سے کپڑوں کے لیئے کوئ ہیلپ کی تو اسنے معزرت کر لی ایسی سروس انکے پاس اویلیبل نہیں تھی۔

اوکے تھینکیو۔۔وہ مایوس ہو گئ۔

Posted On Kitab Nagri

Mam I have a dres for you.

Actually not a dres I have a nightie, I brought it for myself, but I haven't used it yet.

(ڈریس نہیں میرے پاس ایک نائیٹی ہے میں اج ہی اپنے لیئے لائی تھی لیکن مینے ابھی تک یوز نہیں کی)

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

I was going to take home after duty but I think you need more.

وہ اسکا بھیگا سراپا دیکھتے بولی۔

Thanku Soo much .

بہارے کو حقیقتاً تھوڑا حوصلہ ہوا تھا ان بھیگے کپڑوں میں رات گزارنے سے اچھا تھا نائیٹی ہی سہی۔

وہ لڑکی کچھ دیر بعد اسے ایک پیکٹ دے گئ لیکن جب اسے بہارے نے کھولا تو وہ کانوں کی لوں تک سرخ پڑی تھی۔

مہرون رنگ کی سلک کی نہایت ہی واہیات نائیٹی تھی لیکن اسکے اوپر گاؤں بھی تھا۔۔

ارحم کے باہر نکلنے سے پہلے ہی وہ نائیٹی سمیٹتی ڈریسنگ روم میں چلی گئ۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ چینج کر کے جلدی سے باہر اتے بلینکیٹ میں چھپ گئ۔۔

لینڈ لائین پر کال کر کے انسے پھر سے ڈریسسز کے لیئے ریکوئسٹ کی تھی اسکا تو ہو گیا لیکن ارحم کو شدید ضرورت تھی۔ ساتھ ایک ڈاکٹر کی بھی۔

Posted On Kitab Nagri

ان لوگوں نے اسے تسلی دی تھی کہ وہ کوشش کریں گے۔

بہارے کا اپنا فون تو بند ہو چکا تھا اور ارحم کا فون گاڑی میں تھا جس وجہ سے وہ کسی سے رابطہ بھی نہیں کر پائے۔

ارحم کچھ دیر بعد باہر آیا تو اسنے وائیٹ باتھ روم پہنا ہوا تھا۔

چہرہ شدید سرخ ہو رہا تھا۔۔ہاتھوں کی نیلی رگیں واضح ابھری ہوئی تھیں۔۔ آنکھوں میں شدید سرخی کے ساتھ نمی بھی تیر رہی تھی۔

اسنے بیڈ پر دیکھا جہاں بہارے بلینکیٹ خود پر اوڑھے ہوئے تھی۔اسنے گردن تک بلینکیٹ لے رکھا تھا اس لیے ارحم دیکھ نہیں سکا کہ اسنے کیا پہنا ہے۔۔

وہ بالوں کو ٹاول سے ڈرائے کرتا بیڈ کی طرف بڑھا۔

اسی وقت ڈور نوک ہوا وہ دونوں چونکے تھے۔

روم سروس میم۔باہر سے ویٹر کی آواز سنتے بہارے نے اٹھ کے دروازہ کھولا۔

ارحم جہاں اسے دیکھتے چونکا تھا وہیں اسے شدید غصہ چڑھا تھا وہ اس طرح نائیٹی میں کسی کے سامنے کیسے جا سکتی تھی لیکن فی میل ویٹرز تھیں اس لیے وہ ضبط کر گیا۔

Here you dreses mam.

We try our best for your comfortable.

Posted On Kitab Nagri

انگریزن لڑکی پروفیشنل انداز میں بولی تھی۔

Due to Heavy rain doctor can't come.

But here Fortunately, one of our client who is Dr.

Will be there within 10 minutes..

وہ ایک نظر بیڈ پر بیٹھے ارحم کو دیکھتے بہارے سے بولی۔

بہارے نے انکا شکریہ انہیں ایکسٹرا پیمینٹ بھی کر دی۔

یہ چینج کر لو۔۔ بہارے نے ایک پینٹ شرٹ اسکی طرف بڑھادی۔

اسکے لیئے بھی انہوں نے جینز، شرٹ دی تھی بٹ رات تھی میں وہ ویسے بھی رات میں نائیٹی ہی پہنتی تھی اس لیے اس میں زیادہ کمفرٹیبل تھی۔

ارحم کپڑے لیتا ڈریسینگ روم میں چلا گیا۔

پینٹ اسے ٹھیک تھی لیکن شرٹ تھوڑی ٹائیٹ تھی۔

اسکے کثرتی سینے سے چپکی ہوئی شرٹ کافی انکمفرٹیبل تھی لیکن کچھ نا ہونے سے تو یہی بہتر تھا۔

وہ جب تک چینج کر کے آیا ڈاکٹر بھی آچکا تھا۔

تم ڈریسینگ روم میں چلی جاو۔۔ زکام زدہ بھاری لہجے میں بہارے سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی لیکن اپنی نائیٹی پر نظر پڑی تھی تو خفت سے اسے دیکھتی خاموشی سے ڈریسینگ روم میں چلی گئ۔

وہ ویسٹرن ڈریسنگ کرتی تھی لیکن ویگولر نہیں۔

نائیٹی کافی چیپ تھی لیکن اس پر سلک کا لمبا گاؤں ہونے کی وجہ سے وہ پہننے لائق ہو گئ تھی لیکن اسمیں بھی اسکا نازک سراپا چھلک رہا تھا اسنے تو اتنا دھیان ہی نہیں دیا تھا۔

پہن کے جلدی سے وہ بلینکیٹ میں چھپ گئ تھی لیکن اب ارحم کا سنجیدہ چہرہ اسے بتا چکا تھا کہ اس نائیٹی میں وہ کسی غیر مرد کے سامنے تو بلکل جانے کے قابل نہیں ہے۔

ڈاکٹر فلحال یہاں چھٹیوں پر آیا تھا اپنی وائف کے ساتھ اس لیے کچھ خاص میڈیسنز نہیں تھی اسکے پاس لیکن فرسٹ ایڈ باکس میں فیور کی ٹیبلٹس تھیں جو اسنے ارحم کو سجیسٹ کی اور ایک میڈیسن اسکے پاس بھی تو کیونکہ ارحم کو فیور بہت زیادہ تھا شدید تھا اس لیے اسنے اسے ہیوی ڈوز دی تھی۔

ڈاکٹر چلا گیا تو بہارے بہار ائ۔

ارحم ہاتھ میں پکڑی میڈیسنز کو دیکھ رہا تھا۔

ہم۔۔بہارے نے اسے گلاس میں پانی ڈال کے دیا تو اسنے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

وہ اسکے ساتھ جتنا برا کر چکا تھا اسکے بعد بھی وہ اسکی کتنی کیئر کر رہی تھی۔

سر جھٹکتے اسنے گلاس لیتے میڈیسنز لیں اور بیڈ پر بیٹھتے کمفرٹ خود پر لے لیا۔

Posted On Kitab Nagri

بہارے لائیٹس مدھم کرتے اسے دیکھنے لگی۔

کمرے میں کوئی صوفہ بھی نہیں تھا جہاں وہ بیٹھ ہی جاتی مجبوراً اسے بیڈ کی دوسری طرف آنا پڑا۔

ارحم کو شدید ٹھنڈ لگ رہی تھی کمرہ اچھا خاصہ ہیٹیڈ ہو چکا تھا لیکن پھر بھی سردی اسے لگ رہی تھی۔

اسے اتنی ٹھنڈ کی عادت نہیں تھی۔ اسے بری طرح سے ٹھنڈ لگ چکی تھی جو اتنی جلدی نارمل نہیں ہونے والی تھی۔

اسکا بدن شدید تپ رہا تھا اور درد سے ٹوٹ بھی رہا تھا آنکھیں شدت ضبط سے لہو چھلکا رہی تھیں جنمیں نمی بھی تیر رہی تھی۔

لیکن وہ زبردستی آنکھوں پر بازو رکھتا لیٹ گیا شائید نیند آ ہی جائے۔

بہارے نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا اسے گاون کافی چھب رہا تھا وہ ایسے نہیں سو سکتی تھی۔

کچھ دیر بعد اسے لگا شائید وہ سو چکا ہے وہ آہستہ سے اپنا گاون اتار گئی۔ اسکے نیچے نیٹ کی وہ ویگولر سی نائیٹی تھی وہ سرخ پڑی تھی خود کو دیکھتے۔

لیکن ایک تو اندھیرا تھا دوسرا شائید ارحم بھی سو چکا تھا وہ خود بھی کافی تھک چکی تھی اس لیے بلینکٹ اچھے سے لیتی لیٹ گئی۔

کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی گہری وادیوں میں چلی گئی۔

ارحم کافی دیر تک یونہی لیٹا رہا لیکن اب اس سے اور نہیں برداشت ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے سارا بلینکیٹ خود پر کھینچتے کروٹ لی تو نظر سیدھا بہارے سے ٹکرائی۔

وہ اس نیٹ کی نائیٹی میں اسکے ہوش اڑا چکی تھی۔

وہ مبہوت سا اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

نائیٹی اسکی تھائیز تک تھی نیم روشنی میں اسکے بدن کی رعنائیاں واضح ہو رہی تھیں۔

ارحم کے گلے میں گلٹی ابھر کر مدھم ہوئی۔ آنکھوں میں تیزی سے خمار پھیلا تھا۔

وہ تیزی سے اس پر سے نظریں ہٹاتا سیدھا ہوتا آنکھوں پر بازو رکھتا اسکے وجود سے لاتعلق ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔

لیکن کب تک۔ وہ اسکے نکاح میں تھی اسکی محرم تھی ایسی حالت میں اسے شدت سے اسکے وجود کی طلب ہو رہی تھی۔ اسنے خود پر ضبط کرنے کی کوشش کی اسکی کنٹپٹی سھلگ اٹھی تھی۔

برداشت جب جواب دے گئی تو اسنے ہاتھ بڑھاتے بہارے کو اپنی طرف کھینچا وہ کٹی ڈالی کی طرح اسکے سینے سے الگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ہلکا سا کسمسای لیکن شائید وہ گہری نیند میں تھی اس لیے دوبارہ سو گئی۔

ارحم اسے خود میں بھینچ گیا۔۔ بہارے کا نازک وجود اسے سکون دے رہا تھا۔

بہارے اسکے پر تپش لمس سے بے تحاشہ کسمسای تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نیند میں اسکے لب ہلکے سے پھڑ پھڑائے تو ارحم کی نظر اسکے لبوں پر گئ۔اسکے گلابی لب دیکھتے اسے اپنے حلق میں کانٹے سے چبھتے محسوس ہوئے۔

وہ ضبط کھوتا اسکی ٹھوڑی اٹھاتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

بہارے کو یک دم اپنے ہونٹوں پر گرم ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا یوں لگا جیسے کسی نے انگاروں سے چھو لیا ہو اسکے ہونٹوں کو۔

وہ شدت سے کسمساتے آنکھیں کھول گئ۔

جبکہ ارحم اسکے نازک ہونٹوں کا لمس پاتے ہی جیسے پاگل ہوا تھا۔وہ شدت سے اسکے ہونٹوں کو قید کرتا اسکی سانسیں پینے لگا۔

جبکہ بہارے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی پیچھے ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔

ارحم کا ہاتھ اسکی کمر پر گردش کرتا سختی سے خود میں بھینچے ہوا تھا جس سے وہ اسکی گرفت سے نکل نہیں پا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بہارے کا وجود اسکے لمس سے کانپ اٹھا تھا۔

ارحم اسکے نچلے لب کو سک کرتا اپنے دانت گاڑھ گیا۔

بہارے جلن کے احساس سے تڑپ اٹھی۔

ارحم اسکے ہونٹ چھوڑتا پیچھے ہوا تو دونوں کی سانسیں بری طرح سے بگڑ چکی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

بہارے بھیگی بے یقین آنکھوں سے اسے دیکھتی اپنی سانسیں بحال کرتی جھٹکے سے اسے پیچھے کرتی اٹھ بیٹھی۔

یہ کیابد تمیزی ہے۔۔وہ بگڑے تنفس سے چیخی تھی۔

ارحم اسکاہاتھ پکڑتے اسے بیڈ پر گراتے اس پر حاوی ہوا تھا۔

ارحم۔۔بہارے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

بد تمیزی نہیں کر رہا تھاسرخ گلاب یہ میرا حق ہے۔۔وہ اسکے سرخ لبوں اور گلاب گال کو دیکھتا جھک کر اسکے گال پر ہونٹ رکھتاگھمبیر تاسے بولا۔

حق مائ فٹ ارحم پیچھے ہٹو۔۔وہ حلق کے بل چلائ تھی۔

ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی۔ارحم اسکے دونوں ہاتھ قابو کرتا تکیے سے لگاتا اسکی پینیک کرتی ٹانگیں پر اپنی ٹانگوں پر بوجھ ڈالتا اسکے بھیگے ہونٹوں پر جھک گیا۔

بہارے نے بے بسی سے اسے دیکھا۔وہ شائید اپنے حواس میں نہیں تھا۔

جتنی شدت سے وہ اسکی سانسیں پی رہا تھااسے اوکسیجن کی شدید کمی محسوس ہوئ۔

ارحم کا وجود اس قدر تپ رہا تھا کہ اسکے ہاتھوں پاؤں کی حرارت اسے اپنے ہاتھوں پاؤں میں اترتی محسوس ہوئ۔

اسکاخود کاوجود تپ اٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ ہونٹ زخمی ہو چکے تھے وہ بے دردی سے ان پر دانت گاڑھتا اپنی طلب مٹا رہا تھا۔

بہارے کی مزاحمت کم ہوئی تو وہ پیچھے ہوا۔

ارحم میں تمہیں اپنے ساتھ کھیلنے نہیں دوں گی پیچھے ہٹو۔وہ ہونٹ آزاد ہوتے ہی چلائی تھی۔

تمنے کیا مجھے ناولز کی سستی ہیروئن سمجھ لیا ہے جسکے ساتھ جب جیسے جو مرضی کرو گے میں چپ چاپ ستی ساوتری کی طرح برداشت کروں گی۔۔وہ پھولی سانسوں سے چیخی تھی۔

چہرہ سرخ ہو رہا تھا آنکھوں میں پانی سے دھندلاہٹ سی اترائی۔

ہشش۔۔میں کوئی کھیل نہیں کھیل رہا۔میں بے بس ہو رہا ہوں۔شوہر ہوں تمہارا حق رکھتا ہوں۔

تمہارے شوہر کو اس وقت ضرورت ہے تمہاری تم مجھے یوں اس وقت خود سے دور کر کے مارنا چاہتی ہو۔

وہ اسکے کان کی لو ہونٹوں میں دباتا خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

بہارے تو اسکے لفظ شوہر پر ہی ساکت ہوئی تھی۔۔اسکا تپتا وجود اسکی بے بسی کا گواہ تھا۔

جیسے وہ واقعی اگر خود سے دور کر دیتی تو وہ مر جاتا۔

میرے وجود کو اس وقت تمہارے وجود کی حرارت کی ضرورت ہے اگر نا ملی تو یقین جانو تمہارے شہر کی یہ سردی میری جان لے گی۔اسکی گردن پر بھیگا لمس چھوڑتا وہ بوجھل لہجے میں بولا۔

بہارے کی مزاحمت ختم ہوتی چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کوئی گناہ نہیں کر رہے تھے وہ اسکا شوہر تھا ارحم نے اسکے ساتھ جو کیا لیکن وہ اسے ایسی حالت میں چھوڑ دیتی تو کیا فرق رہ جاتا اسمیں اور ارحم میں۔۔

سسی۔۔اپنی شہ رگ پر اسکے دانتوں کا لمس محسوس کرتے وہ سسکی تھی۔

ارحم دیوانہ وار اسکی گردن پر جھکا اپنے لبوں کا لمس چھوڑتا تو کبھی دانتوں سے نشان بناتا جا رہا تھا۔

بہارے کی سسکیاں اسے اور بے چین کر رہی تھیں۔

وہ اسکے ہاتھ چھوڑتا تھوڑا سا اوپر اٹھتا اپنی شرٹ اتار کر پھینکتا اسکے کندھوں سے نائیٹی کی سٹرپس ہٹاتا اس پر جھکا تھا۔

کندھوں سے سرکتی نائیٹی اسکے وجود کی گہرائیوں کو ظاہر کرتی ارحم کے ہوش ٹھکانے لگا گئی تھی۔

وہ خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھتا اسکی دھڑکنوں پر جھکا تھا۔

بہارے آنکھیں مینچتے بیڈ شیٹ ہاتھوں سے نوچ گئی۔

ارحم اسکی ڈھڑکنوں کو اپنے لمس سے مہکاتا اپنی شدتوں کے گہرے نشان ڈالتا جا رہا تھا۔

ارحم۔۔بہارے کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی۔

اسکا تپتا وجود بہارے کے لیئے ناقابل برداشت ہو رہا تھا۔

اسے ارحم کے وجود کی تپش خود میں اترتی محسوس ہوئی۔

اسکے ہاتھوں کی بے باکیوں سے وہ شرم وحیا سے سرخ پڑتے   &اسکے سینے میں سمٹی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ارحم اسکے پیٹ پر دیوانہ وار لب رکھتا اپنا بھیگا لمس چھوڑتا جا رہا تھا۔

بہارے کی سانسیں بھاری ہونے لگیں۔وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتی تھوک نگلتے اسکی گردن میں چہرہ چھپا گئی۔

ارحم مدھم لائیٹس بھی اوف کرتا اسکے ہاتھ بیڈ شیٹ سے نکالتا اپنے ہاتھوں میں الجھاتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

آہستہ آہستہ وہ دونوں کے بیچ کے پردوں کو گراتا شدت سے اسمیں سمایا تھا کہ بہارے کی بے چین سسکیاں کمرے میں گونجیں تھیں۔

نچلہ لب دانتوں تلے دباتے اسنے ارحم کے انگلیوں میں الجھی اپنی انگلیوں پر گرفت سخت کی تھی۔

ارحم اسکی گردن پر بھیگا لمس چھوڑتا اسکے پور پور پر اپنی شدتیں لٹاتا اپنی بے چینیوں سے اسے روشناس کروانے لگا۔

جتنی شدت سے وہ اسکے نازک وجود کو خود میں سما رہا تھا اسکی شدتوں سے بہارے کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹتے کنپٹی میں جزب ہوتے جا رہے تھے۔

اسنے اپنے ناخن ارحم کے کندھوں پر گاڑھتے اسے ہوش دلانے کی کوشش کی۔

وہ اسکا ماتھا چومتا اپنی شدتوں میں نرمی لاتا اسے خود میں سمیٹ گیا۔

رات لمحہ بالمحہ سرکتی جا رہی تھی اور ارحم آج ٹوٹ کر اس پر برستا چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

اگلا دن بھی آدھا گزر چکا تھا مگر انوشے کمرے سے نہیں نکلی ناوہ کسی سے بات کرنا چاہتی تھی نا کسی کی شکل دیکھنا چاہتی تھی۔

مہر، مرتسم، میثم، کاشان سب نے کوشش کی لیکن اسنے دروازہ نہیں کھولا۔

شاہ ولا میں عجیب سے کھلبلی مچی ہوئی تھی۔

ابرہیم کل سے گھر سے غائب تھا وہ اب تک واپس نالوٹا تھا۔

سب لوگ پریشان تھے کسی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر کو ہو کیا رہا ہے۔

لیکن ایسے تو نہیں چلنا تھا کچھ نا کچھ تو کرنا ہی تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہو سکے۔

سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھے مرتسم نے سوچا تھا۔

مہر بیڈ کروان سے ٹیک لگائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

شاہ۔۔بے چینی سے پکارا۔

جی۔۔مرتسم نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا اب وہ کبھی ہم سے بات نہیں کرے گی ہماری شکل نہیں دیکھے گی۔شاہ مینے تو اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر پیار دیا ہے پھر وہ کیوں ایسے سوچ رہی ہے۔

آپ اسے بولیں ایسا مت کرے میرے ساتھ میں اسکی نفرت برداشت نہیں کر پاؤں گی۔

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

مرتسم گہری سانس چھوڑتا اسکے قریب آیا اور نرمی سے اسے خود سے لگایا۔

مہر میری جان ایسا کچھ نہیں ہے وہ بس شاک میں ہے۔مرتسم نے نرمی سے کہا۔

شاہ ہم ساحر کو کیا جواب دیں گے۔۔کیسے سامنہ کریں گے اسکا۔۔اسکے سینے میں چہرہ چھپائے بھیگے لہجے میں کہا۔

مرتسم کی آنکھوں میں گہری غم کا رنج اترا تھا۔

وہ کیا جواب دے گا ساحر کو۔۔بس یہی بات اسکے ارد گرد گونجنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ایم سوسوری۔۔مرحا مقابل سے معذرت کرتی اسکی گری چیزیں اٹھانے لگی۔

اسکا ہاتھ پکڑتے بہروز بھی اسکے ساتھ بیٹھتا اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے چیزیں اٹھانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اٹس اوکے۔۔وہ عورت مسکراتے ہوئے نرمی سے بولی۔

سوری مینے دیکھا نہیں۔مرحا اسکا بیگ اسے پکڑاتے معزرت خواہ لہجے میں بولی۔

وہ بہروز اور محراب کے ساتھ بازار آئی تھی اسے کچھ چیزیں لینی تھی۔

محراب تو ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں جا چکا تھا وہ بہروز کو لے کر واپس جا ہی رہی تھی کہ اس عورت سے ٹکرا گئی۔

کوئی بات نہیں۔۔اس عورت نے نزاکت سے بال جھٹکتے کہا۔

مرحا نے غور سے اسے دیکھا۔۔مقابل عورت جو تقریباً پچاس سال کی ہو گی لیکن میکاپ اور فٹنس کے باعث وہ بامشکل چالیس کی لگ رہی تھی۔

ماما تلیں۔۔بہروز نے اسکا ہاتھ ہلایا۔

ہاں چلو۔۔مرحا اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے دھوپ سے بچاتے آگے بڑھی۔

وہ عورت چونکی تھی اس بچے کو دیکھ کر۔اسکے نقوش کہیں دیکھے دیکھے سے لگ رہے تھے۔

سیم ٹو سیم کوئی یاد آیا تھا۔

یہ تمہارا بیٹا ہے۔۔اسنے مڑتے مرحا سے پوچھا۔

مرحا نے چونک کر اسے دیکھا۔

جی یہ میرا بیٹا ہے۔۔مسکرا کر بہروز کو دیکھتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

بہت پیارا ہے اللہ نظر بد سے بچائے۔۔وہ اسکے قریب آتے نرمی سے بولتی بہروز کے گال کو چھونے لگی لیکن وہ ناگواری سے پیچھے ہٹا تھا۔

مرحا مسکرادی۔۔اسکی سکھائی گئی باتیں وہ بہت اچھے سے یاد رکھتے تھے۔

کسی بھی انجان کو خود کو ٹچ نہیں کرنے دینا یہ بات اسنے اچھے سے اپنے زہن میں بٹھالی تھی۔

کیا نام ہے اسکا۔۔وہ عورت آنکھیں چھوٹی کیے بغور اسے بہروز کو دیکھنے لگی۔

مرحا نے نامحسوس انداز میں بہروز کو اپنے پیچھے کیا تھا۔

بہروز۔۔سنجیدگی سے کہتے وہ تیز قدموں سے گاڑی کی طرف بڑھ گئ۔

وہ عورت پر سرار سا مسکراتے اسے دیکھے گئ۔

جیسے ہی گاڑی اسکے قریب سے گزری اسکی تیز آنکھوں نے گاڑی کا نمبر اپنی میموری سے فکس کیا تھا۔

جبکہ لب دھیرے سے ہلے۔

بہروز بدر عالم شاہ۔۔لبوں پر زہریلی مسکراہٹ آئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

یہ سب کیا ہو گیا ہے۔پتہ نہیں ماما کی کیا حالت ہو گی۔۔وہ سر ہاتھوں میں گرائے بے چینی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

بدر نے تاسف سے اسے دیکھتے پانی کا گلاس اسکے سامنے کیا۔

کیوں پریشان ہو رہیں وہاں سب لوگ ہیں نا انہیں دیکھنے کے لیئے میں کوشش کرتا ہوں دو تین تک ٹکٹس کرواؤں ہم لوگ جتنی جلدی ہو سکے انکے پاس جاتے ہیں۔۔اسکے ہاتھ تھامتے نرمی سے کہا تھا۔

وہ سر ہلاتے اسکے کندھے سے ٹیک لگا گئ۔

رات کے گیارہ بج رہے تھے جب میثم کے اچانک فون نے اسے پریشان کر دیا تھا۔

اسنے مرحا کو سب بتا دیا تھا۔۔وہ تب سے یونہی پریشان تھی۔

ماما۔۔۔کمرے میں لائیٹس اون ہونے کی وجہ سے وہ دونوں آنکھیں مسلتے اٹھ بیٹھے۔

بدر اور مرحا چونکے تھے۔

تیا ہوا اماما۔۔۔مرحا کو پریشان دیکھ دونوں نیند سے بھری آنکھیں بامشکل کھولتے بدر کو گھورتے مرحا کے پاس آئے تھے۔

کچھ نہیں ہوا میری جان۔۔آپ دونوں کیوں اٹھ گئے کتنی زیادہ نیند آرہی ہے میرے بچوں کو۔۔وہ دونوں کو بیڈ پر ہی بٹھاتی انکے قریب آئ تھی۔

ماما لائیت۔۔۔بہروز نے معصومیت سے کہا۔

بدر اور مرحا کو اپنی لاپرواہی کا احساس ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

سوری میرے گڈے۔۔ اب لائیٹس اوف ہو گئ ہیں چلو جلدی سے سوتے ہیں۔۔ بدر نے لائیٹس اوف کی تو مرحا نے انہیں واپس بیڈ پر لٹایا۔

وہ دونوں مرحا کے دائیں بائیں لیٹتے اس سے چپکتے آنکھیں موند گئے۔

یہ دونوں میری جگہ لے گئے ہیں میں کہاں جاؤں اب۔۔ بدر نے خفگی سے اسے دیکھا۔

آپ آج صوفے پر سو جائیں۔۔ سکون سے کہا۔

کیوں۔۔ بدر نے تیکھے چٹانوں سے اسے گھورا۔

آج میں اپنے بچوں کے ساتھ سووں گی۔۔ شیطانی مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔

سلاتا ہوں اپکو۔۔ وہ اسے گھورتا بہروز کو اٹھاتا انکے چھوٹے سے بیڈ پر ڈال گیا۔ دوبارہ آتے محراب کو بھی اٹھایا تھا۔

مرحا منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

ایک دن بھی میرے بچوں کو میرے پاس سونے نہیں دیتے اپ۔۔ خفگی سے اسے دیکھا۔

آپکے بچے اپکے پاس سوئیں گے تو میں کہاں جاؤں گا۔۔ اطمنان سے بیڈ پر لیٹتے اسے اپنے سینے پر کھینچا۔

سدھر جائیں اب آپ آپکے بچے بڑے ہو رہے ہیں سب سمجھتے ہیں۔۔۔

اسکے سینے پر سر رکھتے چٹکی کاٹی۔۔ بدر مسکراہٹ دباتا اسکے ہاتھ تھامتا خود میں بھینچے آنکھیں موند گیا۔

مرحا مسکراتی اسکے گرد نازک سا حصار بناتے اسکی پناہوں میں سکون سے آنکھیں بند کر گئ۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

پاکستان میں جہاں اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے وہیں نیویارک میں صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا۔
صبح کے آٹھ بج چکے تھے۔۔زور وشور سے ڈور نوک ہونے پر بہار کسمسای تھی۔
مندی مندی آنکھیں کھولتے اسنے کروٹ لینے کی کوشش کی لیکن اسے احساس ہوا وہ کسی کی مضبوط پناہوں میں قید ہے۔۔
اسنے آنکھیں وا کرتے دیکھا تو مردانہ بازو اپنے گرد حائل دیکھتے اسکی نیند بھک سے اڑی۔
اسنے تیزی سے چہرہ اٹھاتے اوپر دیکھا۔ارحم اسے خود میں بھینچے گہری نیند میں تھا۔
بہارے نے تھوک نگلتے اسکے شرٹ لیس سینے کو دیکھا۔
رات کا ایک ایک لمحہ اسکی آنکھوں کے سامنے گھوما تھا۔
کیسے مقابل نے بہکتے اس سے اپنا حق لیا تھا۔
اسنے بہت نرمی سے اسکے بازو پیچھے کرتے خود کو آزاد کیا ایسا کرنا مشکل تھا ڈر تھا کہ کہیں وہ جاگ نا جائے۔
اوپر سے اسکے چٹان جیسے وجود کو ہلانا وہ ہانپ گئ تھی لیکن بلا آخر کامیاب رہی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈور نوک ہونا بند ہو چکا تھا شائید کسی نے غلطی سے نوک کر دیا ہو گا یا پھر روم کلینگ کے لیئے ہونگے۔۔

سوچتے وہ اپنا گاون اٹھاتے ایک نظر سوئے ہوئے ارحم کو دیکھتے واشروم میں بند ہوئ تھی۔

گہری سانس کھینچتے اسنے خود کو آئینے میں دیکھا۔

اسکی گردن پر ارحم کی دی گئ سوغاتیں دمک رہی تھیں۔

صرف گردن ہی نہیں اسکے پورے وجود پر اسکی چھاپ لگ چکی تھی۔ جگہ جگہ اسکی شدتوں کے گہرے نشان تھے۔

وہ تلخی سے مسکرائی۔

آنکھوں سے کئ آنسو ٹوٹتے چہرے پر پھسلے تھے۔

لیکن وہ مسکراتی رہی۔

تو کیا تمنے مجھے ہرا دیا۔ ہر عام عورت کی طرح مینے خود کو اپنے شوہر کے حوالے کر دیا۔۔ پھر چاہے اس شوہر نے میرے دل کے بخیے ہی کیوں نا اڈھیر دیئے ہوں۔۔ وہ خود پر ہنسی تھی۔

کیا واقعی ایسا ہے۔۔ اسنے سرگوشی کی۔۔ چہرہ آنسوں سے تر ہو چکا تھا۔

ہاں ایسا ہی ہے ایسا ہی ہو چکا ہے۔ وہ میرے وجود کو تسخیر کر چکا ہے اپنی چھاپ لگا چکا ہے۔۔ اسنے ثابت کر دیا ہے کہ عورت واقعی بزدل ہوتی ہے۔۔ وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے سسک پڑی۔

کتنی ہی دیر وہ بے اواز گھٹی گھٹی سسکیوں سے روتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے اپنا مان آپ توڑ دیا تھا۔ اسنے اپنی آنا کے جھنڈے کو خود کچل دیا تھا۔وہ بے حال ہوتی دیوار سے لگتی نیچے بیٹھتی چلی گئ۔

کس کے لیئے اس شخص نے جانے اسکا دل کرچیوں میں توڑا تھا۔ وہ جو اسکی پہلی محبت تھا۔ وہ جسنے بار بار اسکے زخم ہرے کیے تھے۔۔

جسنے اسکے وجود کی پرواہ کی تھی نا دل کی۔ جسنے اسکی امانت میں خیانت کی تھی۔۔

وہ سسک پڑی۔ ہچکیوں سے روتے اسکا وجود شدت سے کانپنے لگا۔۔

وہ اسے روک نہیں پائ کیونکہ وہ اسکا شوہر تھا اسکا حق لینے سے کیسے روک دیتی اسے۔ یہ سچ تھا وہ کمزور پڑ گئ تھی کہ اگر اسے بہارے کی وجود کی حرارت نا ملی تو واقعی اسے کچھ ہو نا جائے۔ دل میں سوئی محبت اس لمحے کہیں جاگ اٹھی تھی۔۔

کیا ہر عورت ایسی ہی زندگی گزارتی ہے۔ کیا کبھی عورت کے جزبات کی قدر نہیں کی جاتی۔

کیوں وہی کمزور پڑ جاتی ہے۔ کیوں وہی ہر فرض نبھائے۔۔ کیوں نہیں وہ شوہر کو اسکا حق لینے سے روک سکتی۔۔ کیا عورت صرف مرد کو خوش کرنے کے لیئے بنائ گئ ہے۔ اسکے اپنے کوئ جزبات نہیں۔ کیا مرد کو طاقتور اس لیے بنایا گیا ہے کہ وہ اپنی عورت کے بخیئے ادھیڑ دے۔۔

وہ گھٹنوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔۔ نہیں بہارے نہیں نو ماہ لگے ہیں تمہاری ماں کو تمہارے وجود کو بنانے میں کیا یہ نو گھنٹوں میں تمہیں ایسے ہی توڑ دے گا۔

نہیں ایسا نہیں ہونے دوں گی میں۔۔ اسنے سوچتے اپنے آنسو صاف کیے۔

دیوار کے سہارے کھڑے ہوتے اسنے خود کو آئینے میں دیکھا۔

یہ میں ہوں بہارے خان جسنے خود کو سات سال پہلے ہی ہر بندھن ہر رشتے ہر کمزور سے آزاد کروالیا تھا۔

اب پھر سے ٹوٹنے نہیں دوں گی۔۔ کیا ہو گیا جو اسنے میرے وجود پر اپنی مہر لگا دی۔ آخر کو شوہر ہے میرا لیکن اب نہیں رہے گا۔۔ مضبوط ارادوں سے سوچا۔

یہ بہارے خان کبھی خود کو تمہارے آگے نہیں جھکائے گی تب تک جب تک تم گھٹنے ٹیکنے پر مجبور نا ہو جاو۔۔ منہ پر پانی کے چھینٹے مارتے اسنے آنکھوں کی سرخی کو دیکھا۔

اسکے ارادے مضبوط تھے وہ کمزور نہیں تھی اسے ارحم کو یہ دکھانا تھا۔

اسکی قربت ارحم کی کمزوری تھی بہارے کی نہیں۔۔ &وہ تلخی سے مسکرائی تھی۔۔

میں قسم کھاتی ہوں ارحم شاہ اب تمہیں تمہاری ہر غلطی کا احساس کروانا بہارے خان پر فرض ہے تمہیں اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر اپنی ہی محبت کے لیئے بھیگ مانگنے پر مجبور نا کروں تو میں بھی دانیال خان کی بیٹی نہیں۔۔ آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھتے وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

کیا ہوا کسکے گھر جانا ہے۔۔ایزل نے آئیبرو اچکاتے پوچھا۔

ایک دوست کی شادی ہے آج جانا ضروری ہے۔۔

آرمی سے ہے سب لوگ انوائیٹڈ ہیں۔۔وہ فون بیڈ پر پھینکتا اسے گہری نظروں سے دیکھتا بولا۔

میں بھی جاؤں گی۔۔وہ فوراً سیدھی ہوئی۔

ہاں۔۔شرٹ کے بٹن کھولتے مصروف انداز میں کہا۔

کب جانا ہے۔۔وہ ایکسائیڈ ہوئی۔

ابھی کچھ دیر تک۔۔حازق تاسف سے اسے دیکھتا بولا۔

اوکے میں تیار ہو جاتی ہوں۔۔وہ   جلدی سے کہتی اپنے کپڑے دیکھنے لگی۔

حازق نفی میں سر ہلاتا شاور لینے کی غرض سے باتھروم میں چلا گیا۔

جبکہ ایزل پیچھے کپڑوں میں الجھی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

مرحا اور بدر دوسرے دن ہی اسلا آباد پہنچ چکے تھے۔جبکہ وہاں کی سچویشن سے وہ لوگ بھی کافی پریشان ہو چکے تھے۔

انوشے کل ہی ضد کر کے مہر کے فلیٹ جا چکی تھی جو اسنے اسکے نام کر دیا تھا۔

اسکا کہنا تھا کہ وہ یہاں نا کسی سے کوئی رابطہ رکھنا چاہتی ہے نا انکے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔

اسکی ضد سے مجبور ہوتے مرتسم کو اسے فلیٹ پر چھوڑ کے آنا پڑا۔

وہاں ملازم تھے اس لیے وہ اکیلی نہیں تھی۔

ایک طرف مہر تو دوسری طرف انوشے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کرے تو آخر کرے کیا۔

انوشے کچھ سمجھنے کو تیار نہیں تھی اور مہر کی حالت بگڑتی جا رہی تھی۔

ڈاکٹر نے سختی سے اسے سٹریس دینے سے منع کیا تھا ورنہ سویئر ہارٹ اٹیک کا خطرہ بھی ہو سکتا تھا۔

ماتھا مسلتے وہ گاڑی کی سیٹ سے سر ٹکا گیا۔

کرے تو آخر کرے کیا کہ سب ٹھیک ہو جائے۔

کوئی راستہ نظر ہی نہیں آرہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

کب سے ڈر گزلے رہے ہو۔۔وجدان بھائی نے سنجید گی سے اسے دیکھا۔

وہ آج صبح ہی انہیں اسکے دوست کے گھر سے ملا تھا۔جہاں وہاں سے ڈھونڈھتے ہوئے پہنچے تھے۔

دوماہ سے۔۔لب کچلتے کہا۔

وہ کیا کچھ کر چکا تھا اسکا اندازہ اسے اچھے سے تھا۔اور اسکا پچھتاوا اسے اندر سے مار رہا تھا۔

کس لیے۔۔سپاٹ سا انداز تھا۔

انوشے کی اگنورینس برداشت نہیں ہوتی تھی۔لب بھینچتے کہا۔

زبردستی کسی سے محبت کروائی جاسکتی ہے۔وجدان کے سوال نے اسے سر اٹھانے پر مجبور کیا۔

اسکی آنکھوں میں گہرا غم تھا۔

میں سمجھ گیا ہوں۔قرب میں ڈوبی آواز تھی۔

پہلے سمجھ جاتے تو شائید آج حالات مختلف ہوتے۔۔انکی اواز میں دکھ تھا۔

میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا۔وعدہ رہا بس ایک موقع دیں۔۔وہ سر اٹھائے انہیں دیکھتا بولا۔

وہ کچھ نہیں بولے۔بس ایک نظر اس پر ڈالتے خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ابراہیم انکی پشت دیکھتا رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سب اسکا کیا دھرا تھا اسے ہی سب ٹھیک کرنا تھا۔

آنکھوں کی نمی اندر اتارتے سوچا۔

💞💞💞

وہ ساکت نظریں ٹکائے سکرین کو دیکھ رہی تھی۔

جہاں ساحر سکرین پر مسکرا رہا تھا۔

میں نہیں جانتا تھا جب تک یہ تمہیں ملے گی میں ہونگا یا نہیں۔کہاں ہونگا کس مقام پر کس عمر میں نہیں جانتا لیکن پھر بھی میں یہ ویڈیو بنا رہا ہوں۔

میری عرشی کے لیئے اور میری آنے والی پرنسز کے لیئے۔

پتہ ہے پرنسز میں بہت زیادہ بے صبری سے انتظار کر رہا ہوں تمہارے آنے کا۔

بس جلدی سے تم میرے پاس آجاو میری ننھی گڑیا رانی بن کے۔دنیا جہاں کی دولت اجائے گی میرے پاس۔۔وہ زندگی سے بھرپور انداز میں مسکرایا تھا۔

کتنا مکمل اور خوبصورت مسکراتا تھا ناوہ۔

انوشے کی آنکھوں سے زاروقطار آنسو بہنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

پتہ ہے جب جب میں مہر بی بی کو دیکھتا ہوں نا دل چاہتا میری پرنسز بلکل انکے جیسی ہو۔نڈر ، بے خوف، باہر سے سخت اور اندر سے بلکل نرم۔ معصوم سی نازک سی گڑیا۔

ویسے تو وہ کافی ہنس مکھ سی ہیں لیکن مجھ سے بہت چڑتی ہیں۔۔وہ ہسا تھا۔

انوشے نے دونوں پر ہونٹوں پر جماتے اپنی سکسیاں روکی تھیں۔

اور عرشی کو لگتا ہے وہ نک چڑھی ہیں۔

لیکن ایسا نہیں ہے وہ بس تنگ ہوتی ہیں۔

کیوں۔ کیونکہ میں انکا باڈی گارڈ جو ہوں ہر وقت سائے کی طرح انکے ساتھ رہتا ہوں۔ اور وہ چڑ کے کہتی ہیں اب تو بیوی آگئ ہے اب تو جان چھوڑ دو میری۔۔ اتنی کیوٹ لگتی ہیں نا وہ جب ایسے چڑھتی ہیں۔۔ مہر کے نام پر اسکے چہرے پر، لہجے میں آنکھوں میں نرمی، عزت، عقیدت، محبت اور احترام تھا۔

میں چاہتا ہوں میری پرنسز بلکل انکی پرچھائی ہو۔

اگر کبھی میری پرنسز کو زندگی کے کسی بھی موڑ پر کوئ بھی پریشانی ہو نا اور بابا نا ہوں تو بلا جھجک مہر بی بی کا پہلا انتخاب کرنا۔

وہ اتنی اچھی ہیں اتنی پیاری معصوم سی لیکن انکے اپنے رشتے ہی ہمیشہ انہیں ہرٹ کر دیتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

ساحر کو وہ بہت عزیز رکھتی ہیں وہ ہیں ہی اتنی نازک دل لیکن انہیں ہر رشتے سے تکلیف ملتی ہے میں ڈر گیا ہوں کہیں میری وجہ سے بھی انہیں کوئی تکلیف نا پہنچے۔

عرشی، پرنسز اسی وجہ سے میں یہ سب ریکارڈ کر رہا ہوں کہ اگر زندگی میں کہیں میں ساتھ نا رہوں تو تم لوگ کبھی انکا دل مت دکھانا۔

ساحر نے انہیں بہن کہا ہی نہیں مانا بھی ہے۔ سمجھ لینا کہ اگر کبھی انہیں تکلیف دی تو مجھے وہ تکلیف دی ہے۔

اور ہمیشہ خوش رہنا۔ پرنسز اگر بابا تمہارے ساتھ نا رہیں تو میری یہ خواہش ضرور پوری کرنا مہربی بی جیسی بننا اور بن کے دکھانا۔

عرشی میری بیٹی کی ایسی تربیت کرنا کہ زندگی رشک کرے تم پہ۔

اچھا بہت ہو گئی باتیں چلتا ہوں ابھی جا کے مہربی بی کی ڈانٹ بھی سننی ہے نا۔۔

آخر کو انہیں تنگ کرنے میں مزہ بھی تو آتا ہے۔

وہ شرارت سے مسکرایا۔

پرنسز، عرشی لو بوتھ اوف یو۔ بائے بائے۔۔ فلائینگ کس کرتے اسنے ریکارڈنگ بند کر دی۔

ایسی اور بھی کئی ویڈوز تھیں۔ جہاں اسنے ایسی ریکارڈنگز کر رکھی تھیں۔

شائید اسے اپنی زندگی کا بلکل بھروسہ نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کہیں اسکی مہر کے ساتھ ویڈیوز تھا جہاں وہ دونوں بچوں کی طرح لڑ رہے ہوتے تو کبھی وہ اس سے تنگ پڑی ہوتی۔

کہیں مرتسم اور مہر لڑ رہے ہوتے تو وہ بے چارا بیچ میں ایویں گھسیٹا جا رہا تھا۔

یہ۔یہ کیا کر دیا مینے۔م۔میں کیسے انکا دل دکھا سکتی ہو۔۔وہ ہچکیوں سے رو دی۔

وہ تو ماں ہیں میری ماں۔انہوں نے تو مجھے اپنے بچوں سے زیادہ پیار دیا ہے۔میں کیسے کہہ سکتی ہوں ایسے۔۔وہ شدت سے روئی تھی۔

لیکن کہتے ہیں کمان سے نکلا تیر اور زبان سے نکلا لفظ واپس نہیں آسکتے اب انوشے کا بھی یہی حال تھا اسنے جو کچھ مہر کو کہا تھا وہ واپس نہیں لے سکتی تھی۔

جیسے اسکا دل دکھایا تھا وہ کیسے ازالہ کرے گی۔

اسے بہت شدت سے اپنی غلطیوں کا احساس ہو رہا تھا۔

وہ ابھی اپنا غم غطاں کرنے میں مصروف تھی جب ڈور بیل ہوئی۔

وہ گھٹنوں میں سر دیئے روتی رہی۔

شائید کسی ملازم نے دروازہ کھولا تھا۔

کیونکہ باہر سے قدموں کی آہٹ ہو رہی تھی پتا چل رہا تھا کہ باہر ایک سے زیادہ لوگ ہیں۔

قدموں کی آہٹ اسکے کمرے کے باہر محسوس ہوئی۔پھر یک دم دروازہ کھلا۔

Posted On Kitab Nagri

انوشے نے چونک کر سر اٹھایا۔

مرحا اپی۔۔انسوں سے تر چہرے سے اسکو دیکھا۔

وہ تیزی سے اٹھ کے اسکی طرف بھاگی اس سے پہلے کہ وہ مرحا کے گلے لگتی وہ ہاتھ اٹھاتے اسے روک گئ۔

سرد نظروں سے اسے گھورتے وہ قدم قدم چلتی اسکے قریب آئ اور اگلے ہی پل چٹاخ کی آواز گونجی تھی۔

انوشے اسکے زوردار تھپڑ پر لڑکھڑائ تھی تو وہیں بدر بے یقین ہوا تھا۔

مرحا۔۔اسنے بے یقینی سے پکارا۔۔

اپی۔۔انوشے نے بھی پلٹ کر بے یقینی سے اسے دیکھا۔

کیا ہو تم انوشے۔۔تمنے آنکھیں بھی نہیں کھولیں تھیں جب میری ماما نے تمہیں گود میں لیا تھا۔۔

مرحا نے بگڑے تنفس سے اسے دیکھا۔

وہ تمہاری ماں نہیں تھی پھر بھی انہوں نے تمہیں فیڈ کروایا تھا۔

ہم سے زیادہ وہ تمہیں توجہ دیتی تھیں۔تم اگر زرا سا روتی تھی تو انکی جان پر بن آتی تھی۔

وہ بابا کے بغیر ایک پل نہیں رہتی لیکن تمہارے لیے وہ دونوں کتنے کتنے دل الگ الگ رہتے تھے۔ایک شاہ ولا میں تو ایک تمہارے پاس۔

Posted On Kitab Nagri

پھر بھی تمنے انکے ساتھ یہ کیا ہے۔۔اسکی آواز میں دبا دبا سا غصہ تھا۔

میری ماں نے تمہارے غم میں خود کو اپنی عمر سے زیادہ بوڑھا کر دیا۔

تم کیسے کر سکتی ہو۔تمہارے لیئے وہ گھر تک چھوڑنے کو تیار تھیں اور تمنے انہیں قاتل کہہ کے قصہ ہی تمام کر دیا۔

وہ رنج سے اسے دیکھ رہی تھی۔

انوشے کیا ایسی تربیت کی تھی میری ماں نے تمہاری۔

اتنی بڑی کب ہو گئ تم۔اسکا لہجہ بھیگا تھا۔

ا۔اپی۔م۔میں۔انوشے نے کپکپاتے لبوں سے کچھ کہنے کی کوشش کی۔

ایک بات میری یاد رکھنا انوشے اگر میری ماما کو تمہاری وجہ سے کچھ بھی ہوا نا تو میں ساری زندگی تمہیں معاف نہیں کروں گی۔

وہ انگلی اٹھا کر کہتے تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئ۔

بدر نے تاسف سے روتی ہوئ انوشے کو دیکھا۔

انو۔۔وہ واپس جانا چاہتا تھا لیکن اسے ایسے بلکتا روتا چھوڑ کر جا نہیں پایا۔

بچے اٹھو۔۔بدر نے اسے زمین سے اٹھاتے بیڈ پر بٹھایا۔

پیو شاباش۔گلاس میں پانی ڈالتے اسے دیا۔

Posted On Kitab Nagri

بس کرو انو رونے سے کیا ہو گا بچے۔۔ دیکھو جو ہو گیا وہ بدلا تو نہیں جا سکتا لیکن اسکی تلافی تو کی جا سکتی ہے نا۔

بدر نے نرمی سے اسے سمجھایا۔

کیسے۔۔ انوشے نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

کیسے کرتے ہیں تلافی۔ جس زبان سے کڑوے بول بولیں ہیں اسی سے معافی مانگ کر اس کڑواہٹ کو ختم کر دو۔

ماں باپ کا دل بہت نرم ہوتا ہے انو وہ بچوں کی غلطیوں کو نادانیاں سمجھ کے   معاف کر دیتے ہیں۔نا کے دل سے لگاتے ہیں۔

چلو میرے ساتھ سب سے معافی مانگ کر اپنا رشتہ پہلے جیسا کر لو۔

جہاں صرف پیار ہو۔۔ اپنا پن ہو سچائی ہو۔۔ اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے بدر نے نرمی سے کہا۔

تھینکیو بدر بھائی۔۔ وہ چہرہ صاف کرتے زکام زدہ آواز میں بولی۔

بھائی بھی کہہ رہی ہو اور تھینکیو بھی پاگل۔۔ بدر نے اسکے سر پہ ہولے سے چپت کیا۔

وہ آسودگی سے مسکرا دی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔ایزل کی چہکتی آواز پر حازق نے چونک کر مڑتے اسے دیکھا۔

بلیک کلر کی لانگ میکسی میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔

ایزل نے گھوم کر خود کو اسے دکھایا۔

چاکلیٹی بال اسکی بل کھاتی کمر پر جھولتے حازق میر کو مبہوت کر گئے تھے۔

ایزل نے نیوڈ میکاپ کیا تھا جس میں وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ وہ نظریں ہٹانا جیسے بھول گیا تھا۔

بولو نا کیسی لگ رہی ہوں۔۔ایزل نے اسکے آگے چٹکی بجائی۔

حازق گہری نظروں سے اسے دیکھتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا جھٹکے سے اسے اپنے قریب کر گیا۔

Husn tera tauba tauba tauba tauba

Husn tera tauba tauba tauba tauba

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Ho le leya kudi me Dil sadda

Haale thoda saaf jeha nai lagda irada

Gut bahli lambi ni rakhi hai mutiyar ne

Posted On Kitab Nagri

Haye dikhda paranada naiyon dikhda Prada

وہ اسے اپنے قریب کرتے مدھم گھمبیر آواز میں گنگنایا۔

Stop

لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے وہ ایک ادا سے بولی۔

Figure ton lagdi latino

I vaari dasdo ji ainni kyun shakino

Kal hi to Italy ton aaye marjaniye the purse tun paris ton mangaya

Valentino

Han , tainu kyun na dikhan

Tery ton hi sikha tery the hi likha

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

Husn tera tauba tauba tauba tauba

Husn tera tauba tauba tauba tauba

حازق گھمبیر تا سے گنگناتا اسے گول گول گھمانے لگا تو وہ کھلکھلا دی۔

اسکی گھیرے دار میکسی پورے فرش پر گھومی تھی۔

کیا سچ میں اتنی پیاری لگ رہی ہوں۔۔اسکے سینے پر تھوڑی رکھتے پوچھا۔

نہیں اتنی کہ دل کر رہا ہے جانے کا پلین کینسل کر دوں۔۔وہ اسکے نچلے لب پر دانت گاڑھتا بوجھل لہجے میں بولا۔

خبر دار جو تمنے ایسا سوچا بھی تو تمہارا پروگرام واڑ دوں گی میں شرافت سے چلو۔۔وہ تیزی سے پیچھے ہوتی گاڑی کی طرف بڑھی تھی۔

حاذق لب بھینچ کے مسکراہٹ روکتا اسکے پیچھے چل دیا۔

💞💞💞

ارحم نے چہرہ موڑتے اسے دیکھا۔وہ سپاٹ چہرے سے سامنے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لب بھینچ گیا۔

صبح جب سے وہ اٹھا تھا اسکا چہرہ ایسا ہی سپاٹ تھا۔

کل جو کچھ بھی ہوا اب تو اسے شرمائی، گھبرائی سی ہونا چاہیئے تھا۔

جانے کیوں وہ اسکے چہرے پر اپنی قربت کے رنگ دیکھنے کا خواہاں تھا۔

اسے خود سے شرما کو اسی کے سینے میں پناہ لینے کی خواہش شدت سے ہوئی تھی۔

گاڑی مطلوبہ جگہ روکی تو وہ بنا اسے دیکھے تیزی سے باہر نکل گئی۔

ارحم اسکی سپیڈ پر اسے دیکھتا رہ گیا۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کہاں تھے تم دونوں کل سے ہم لوگ پاگل ہو گئے ہیں تم دونوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر۔۔

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے زینی تیزی سے انکی طرف لپکی تھی۔

ٹھیک ہو نا تم دونوں۔ جان نکال دی۔۔ وہ بہارے کو خود سے لپٹائے اسکے ہاتھ پاؤں ٹٹولنے لگی۔

مورے میں ٹھیک ہوں۔ وہ نرمی سے بولی۔

کہاں چلے گئے تھے دونوں۔ دانیال خان نے فکر مندی سے دونوں کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

بارش کی وجہ سے گاڑی خراب ہوگئی تھی اس لیے رات ہوٹل میں سٹے کرنا پڑا۔۔بہارے سنجیدگی سے کہتی صوفے پر بیٹھ گئ۔

زینی نے بغور اسے دیکھا۔اسے اپنی بیٹی میں کچھ الگ سا نظر آیا کچھ عجیب۔

طعبیت کیسی ہے تمہاری اب۔۔ارسل بھی انکے پاس آگیا۔

تمہیں تو ابھی بھی بخار ہے۔ارسل نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو اسے محسوس ہوا۔

ٹھیک ہوں بابا۔۔وہ ایک نظر لاپرواہ سی بہارے کو دیکھتا بولا۔

میں ڈاکٹر کو بلاوالیتا ہووں۔تم آرام کرو بیٹا۔۔دانیال خان نے کہا تو وہ سر ہلاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ رہ رہا تھا۔

شکر ہے بہارے تم نے ہماری جان نکال دینے میں کوئ کثر نہیں چھوڑی تھی۔اپنے پیچھے سے اسے شہوار کی آواز سنائ دی۔جو شائید ابھی آیا تھا۔

وہ ایک پل کو رکا پھر تیز قدموں سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

تھوڑا سا دماغ لگا لیتے تو پریشان ہی نہیں ہونا پڑتا۔۔وہ لاپرواہی سے کہتی اپنی ہیلز نکالنے لگی۔

ایسی سچویشن میں انسان کچھ بھی سوچ سکتا ہے۔۔وہ اسے گھورتا بولا۔

دماغ مت چاٹو میرے لے سٹورنگ سی کافی بنادو میں فریش ہو کے آتی ہوں۔۔

وہ کہتی اپنے کمرے میں چلی گئ۔

Posted On Kitab Nagri

زینی بھی اسکے پیچھے ہی گئ تھی۔

بہارے۔۔وہ کبڈ سے کپڑے نکال رہی تھے جب زینی اسکے کمرے میں ائ۔

جی مورے۔۔ مصروف سے انداز میں کہا۔

کل رات تمہارے اور ارحم کے بیچ کچھ ہوا ہے کیا۔وہ غور سے اسے دیکھتے بولی۔

بہارے کا ہاتھ ایک پل کو لرزا تھا۔

نہیں تو مورے کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔جان بوجھ کر نا سمجھی سے پوچھا۔

زینی کچھ پل اسے دیکھتی رہی پھر سر جھٹک گئ۔

کچھ نہیں فریش ہو کے او۔۔وہ سنجیدگی سے کہتی چلی گئ۔

بہارے نے گہری سانس کھینچتے خود کو ریلیکس کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ماما۔۔بھیگی سرگوشی پر مہر نے گھٹنوں سے سر اٹھاتے سامنے دیکھا۔

انوشے مرحا کے ساتھ اسکے کمرے کے باہر کھڑی تھی۔

انو۔وہ تڑپ کر اٹھتی اسکی طرف بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

انوشے بھاگ کر اسکے سینے سے جا لگی۔

ماما ایم سوری۔مجھے معاف کر دیں ماما۔۔وہ اس سے لپٹتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

آپ ہی میری ماں ہیں آپ ہی سب کچھ ہیں۔

میں غلط تھی نا سمجھ تھی نادان ہوں ماما مجھے معاف کر دیں۔

میرا کہا گیا ایک ایک لفظ غلط ہے ماما پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔وہ مہر کے ہاتھ چومتے شدت سے رو دی۔

نہیں میری جان معافی مت مانگوں۔تم میری بیٹی ہو اور بیٹیوں سے نادانی تو ہو ہی جاتی ہے۔مائیں تو معاف کر دیتی ہیں بنا کہے ہی۔۔اسنے مسکراتے انوشے کا ماتھا چوما۔

مرتسم پیچھے کھڑا مسکراتے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

بابا۔۔انوشے کی نظر اس پر پڑی تو وہ مہر کے بازوں سے نکلتی اسکی طرف بڑھی۔

بابا ایم سوری۔۔اسکے سینے سے لگے وہ زار و قطار رو دی۔

My brave bacha

مرتسم نے آسودگی سے اسے دیکھتے اسکا سر چوما۔

دہلیز پر کھڑے سب مسکرا کر ان تینوں کو دیکھ رہے تھے۔انوشے نے سب کو دیکھا تو مسکرا دی جیسے ہی اسکی نظر کاشان پر پڑی اسکی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

کاشان ایک نظر اسے دیکھتا سنجیدگی سے پلٹ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

انوشے لب بھینچ گئ۔وہ اسے روکنا چاہتی تھی لیکن روک نہیں پائ۔

اسنے سب سے معافی مانگی سب نے اسے ہسی خوشی معاف کر دیا۔

وشہ اور عادی نے الٹا اس سے معافی مانگی لیکن وہ انہیں ٹوکتی مسکرا کر انکے گلے لگی تھی۔

شکر الحمدللہ۔مرتسم نے سب کو مسکراتے دیکھ زیر لب دہرایا۔

ٹھیک ہی کہا تھا کسی نے مشکل آتی ہے تو مشکل کے ساتھ آسانیاں بھی آتی ہیں۔مشکل والے دن گزر چکے گئے اب آسانیاں تھیں۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ سب کیا ہو رہا ہے مامی۔۔زہرہ کو کچن میں اتنے سارے پکوان پکاتے دیکھ وہ پوچھنے لگا۔

ارے میثم تم کب ائے۔زہرہ اسے دیکھتی خوشگوار حیرت سے بولی۔

بس ابھی آیا تھا۔آپ بتائیں آج کوئ خاص مہمان آنے والا ہے کیا۔۔وہ کچھ چونکا تھا۔

ہاں یہی سمجھ لو۔وہ مسکرا کر کہتی سبزیاں کاٹنے لگی۔

اچھا لیکن کون۔۔وہ اسکے قریب کی بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تم سنو گے تو تم بھی خوش ہو گے۔ آخر کو تمہاری بیسٹی کے بارے میں ہے۔۔ وہ معنی خیز انداز میں بولی۔

اینی کے بارے ایسا کیا ہے جو مجھے نہیں پتہ ابھی تک۔۔ وہ آنکھیں چھوٹی کرتا انہیں دیکھنے لگا۔

ہاہاہاہاوہ یہ کہ آج نا تمہاری اینی کو رشتے والے دیکھنے آرہے ہیں۔۔ زہرہ ہس کے بولی۔

جبکہ اسکی بات سنتے میثم کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

رشتے والے لیکن کیوں۔۔ وہ غائب دماغی سے بولا۔

کیوں مطلب کیوں آتے ہیں پاگل۔۔ زہرہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

شادی کے لیئے اور کس کے لیئے۔ پیچھے سے آتی آیت نے کہا تھا۔

بس ایک وہی بچی ہے زیان اور ارحم کے ساتھ اسکی بھی شادی کر دیں گے۔ سب اپنے اپنے گھر کے۔۔

زہرہ مصروف سے انداز میں بول رہی تھی جبکہ میثم کا دل کانوں میں دھڑکنے لگا۔

وہ بنا کچھ کہے تیزی سے وہاں سے اٹھا تھا۔

کیا ہوا۔۔ آیت نے چونک کر اسے دیکھا۔

میں اینی سے مل کے آتا ہوں۔۔ وہ بامشکل اپنے تاثرات پر قابو پاتا بولا۔

ہاں جاؤ اوپر ہی ہے۔۔ زہرہ نے کہا تو وہ تیز قدموں سے وہاں سے نکلا تھا۔

قدموں کا رخ اینارہ کے کمرے کی طرف تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ نوک کیے بغیر دروازہ کھولتا اندر آیا تھا۔

ایناره جو کپڑے پھیلائے بیٹھی تھی چونکی۔

ثم تم یہاں۔ شکر ہے تم آگیے اب میری ہیلپ کر دو۔ وہ اسے دیکھ کر خوش ہوئی تھی۔

کس چیز میں۔ ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔

کپڑے سیلیکٹ کرنے میں دیکھو نا مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہی۔۔ وہ کپڑے دیکھتے بولی۔

کوئی خاص وجہ۔۔ سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

ہاں بابا کے فرینڈ کی فیملی آرہی ہے نا آج ڈنر پر تو ماما نے کہا ہے اچھا سا تیار ہونا ہے۔۔ لاپرواہی سے کہا۔

تمہیں نہیں پتہ وہ کیوں آرہے ہیں۔ میثم کچھ چونکا تھا۔۔

بابا سے ملنے اور کیوں۔ وہ ڈریس خود سے لگاتے بولی۔

میثم کچھ پل اسے دیکھتا پھر اسکے ہاتھ سے ڈریس لیتے بیڈ پر پھینکتے بازو سے پکڑتے اپنی طرف کھینچا۔

وہ جھٹکے سے اسکے سینے سے الگی۔

دونوں کو دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔

ایناره آنکھیں پھاڑے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

جبکہ میثم اسے اپنے اتنے قریب محسوس کرتا گھبرا کر اسکا بازو چھوڑتا پیچھے کر گیا۔

بنا کچھ کہے وہ تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

پیچھے اینارہ سینے پر ہاتھ رکھے اپنی دھڑکنوں کو درست کرنے لگی۔

💞💞💞

یہ کیاہورہاہے۔مجھے کیوں عجیب لگ رہاہے کیوں اچھانہیں لگ رہا۔۔اچھا ہےناسکی شادی ہوجائے گی۔۔وہ کمرے میں چکر کاٹتاخود سے الجھ رہاتھا۔

ن۔نہیں وہ کسی اور کے پاس کیوں جائے گی۔غصے سے کہتے اسنے ٹیبل کو ٹھوکر ماری۔

وہ کیسے کسی اور کے لیئے آج سکتی ہے کیوں کسی کے سامنے بیٹھے گی۔۔

بالوں میں ہاتھ چلاتے وہ اضطراب سے بولا۔

ہرگز نہیں وہ کسی کے سامنے نہیں جاسکتی ہے اینی میری ہے صرف ثم کی۔۔جنونیت سے کہتاوہ لمبے لمبے ڈنگ بھرتاشاہ ولاکی دہلیز عبور کرگیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

احمد ولامیں سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مہمانوں میں دو عورتیں ایک لڑکی اور دو مرد تھے ایک جو زارا زیادہ عمر کے تھے جبکہ دوسرا جوان سا لڑکا تھا۔

میثم نے سلگھتی نظروں سے اس لڑکے کو دیکھا۔

وہ جس خاموشی سے آیا تھا کسی نے اسے دیکھا نہیں کچن کے راستے سے وہ اندر آتا ایناره کی کمرے کی طرف بڑھا۔

جیسے ہی دروازہ کھولتا اندر آیا وہ ڈریسینگ کے سامنے بیٹھی چونکی تھی۔

جبکہ میثم جو دروازہ بند کر کے پلٹ رہا تھا وہیں ساکت ہوا تھا۔

ایک پل کو وہ مبہوت ہوا لیکن اگلے ہی پل چہرے پر غصہ جبکہ آنکھوں میں قہر بھرے تاثرات ابھرے تھے۔

لائیٹ پنک کلر کے نفیس سے ڈریس میں لائیٹ سا ہی میک اپ کیے ایناره حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میثم تیز قدموں سے اسکے قریب آیا اسے بازو سے پکڑتے دیوار میں پٹخا تھا۔

ایناره کی مدھم چیخ نکلی۔

ثم۔۔وہ بے ساختہ اسکی شرٹ تھام گئ۔

کیوں اتنا سج سنور رہی ہو۔کس لیے ہاں۔۔وہ قہر برساتی نظروں سے اسکا سجا ہوا روپ دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ث۔ثم۔ ایناره نے تھوک نگلتے اسے دیکھا۔اسے خود ابھی پتہ چلا تھا اور تب سے اسکا اپنا حال بھی میثم سے کم نہیں تھا۔

بتاؤ مجھے اتنا سچ سنور کے وہ نیچے اسکے سامنے بیٹھو گی ہاں۔۔وہ دیوار پر ہاتھ مارتا دھاڑا تھا۔

ایناره ڈر کے سختی سے آنکھیں مینچ گئ۔

میثم کا یہ روپ پہلی بار دیکھا تھا۔

آنکھیں مت بند کرو جواب دو مجھے۔کیوں تیار ہوئ ہو اتنا کیوں جا رہی انکے سامنے۔۔وہ اسکی تھوڑی تھام کر چہرہ اوپر اٹھاتا سرد لہجے میں غرایا۔

ایناره اسکے غصے سے کانپنے لگی۔چہرہ آنسو سے تر ہوا تھا۔

م۔مجھے ن۔نہین پتہ م۔میں۔۔روتے ہوئے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن ہونٹ اس طرح سے کپکپا رہے تھے کہ اس سے کچھ کہا ہی نہیں گیا۔

میثم اسکی حالت دیکھا پیچھے ہوا۔

چہرے پر ہاتھ پھیرتے اسنے گہری سانس کھینچی۔

پتہ نہیں وہ کیوں پاگل ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اینی میری بات سنو۔تم کسی کے سامنے نہیں جاؤ گی نا آج نہ کل سمجھ آئی میری بات۔۔وہ اسکے قریب آتا سنجیدگی سے بولا۔

ایناره بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔

مم۔ماما۔۔لبوں پر زبان پھیرتے کچھ کہنے کی کوشش کی۔

کوئی بھی کہے تم نہیں جاؤ گی اور اگر گئی تو جن پیروں سے جاؤ گی وہی پیر توڑ دوں گا سمجھی۔۔

وہ حلق کے بل دھاڑا تھا۔

ہ۔ہاں ہاں۔۔ایناره تیزی سے اسکے سینے میں چھپتی بولی۔

میثم ساکت ہوا تھا۔جبکہ ایناره پر اسکے سینے میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

ثم م۔مجھے بھی نہیں ج۔جانا کسی کے پاس۔م۔مجھے تمہارے پاس رہنا ہے تمہارے ساتھ۔

ثم مجھے کسی اور سے شادی نہیں کرنی۔میں تو تمہیں کسی اور لڑکی کے ساتھ دیکھ بھی نہیں سکتی میں کیسے برداشت کروں گی تمہیں کسی اور کا۔

م۔مجھے ن۔نہیں جانا کہیں ثم پلیز مجھے اپنے پاس رکھ لو۔۔وہ ہچکیاں بھرتی کسی بچے کی طرح بول رہی تھی۔

جبکہ میثم ساکت سا کھڑا رہ گیا۔

یہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا یہ اظہار تھا ہاں اظہار ہی تو تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے تھے ایک دوسرے کو کسی اور کے ساتھ دیکھ نہیں سکتے تھے۔ ایک دوسرے سے دور جا نہیں سکتے تھے یہ محبت نہیں تو اور کیا تھی۔

کبھی نہیں میں تمہیں کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔ وہ ہوش میں آتا اسے پیچھے کرتا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے نرمی سے اسکے آنسو صاف کرنے لگا۔

ل۔ لیکن تم پ۔ پھر شاوٹ بھی نہیں کرو گے م۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔۔ وہ ناک سکوڑ کر سوں سوں کرتی بولی۔

نہیں کروں گا پرامس نہیں کروں گا۔۔ میثم نے مسکراتے اسکے انسو صاف کیے۔

لیکن باہر۔ گھبرا کر کہا۔

میں دیکھ لوں گا تم چینج کرو اور منہ بھی دھو۔۔ وہ سنجیدگی سے بولا۔

ایناره اسکا سنجیدہ چہرہ دیکھ تھوک نگلتی تیزی سے ڈریسینگ روم میں بھاگی تھی۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

حازق نے سرد نظروں سے اسے دیکھا۔جبکہ ایزل اس سے بے نیاز جھک کے بچے کا گال چومتی مسکرا کر اسکی بات سن رہی تھی۔

اسکا ڈوپٹہ سر سے اتر کر اسکے کندھوں سے بھی پھسل چکا تھا۔

فراق کا بیک گلا تھوڑا ڈیپ تھا جس سے اسکی بیک بال سائیڈ ہونے کی وجہ سے نظر آرہی تھی۔

ایزل سے کچھ دور ٹیبل پر دو لڑکے بیٹھے تھے جنکی نظر ایزل پر ہی تھی۔

اسکا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچا تھا۔

وہ مٹھیاں بھینچتا تیز قدموں سے اسکی طرف بڑھا۔

وہ لوگ اج حازق کے دوست کے ریسیپشن پر آئے ہوئے تھے۔

ایزل اب سیدھی ہوتی اس بچے کو بائے کہ رہی تھی جو چاکلیٹ لیتا ہی بھاگ گیا۔

وہ ابھی بائے کر ہی رہی تھی جب اسکی کلائی حازق کے ہاتھ میں ائی۔

وہ اسے کھینچتا سائیڈ کارنر میں لے گیا۔

میر کیا ہوا۔۔ایزل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

حازق نے اسے سائیڈ دیوار سے پن کیا۔اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتے وہ اس پر جھکا۔

ڈوپٹے کا ہوش ہے تمہیں۔۔وہ سرد نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے لہجے کا سرد پن محسوس کرتے ایزل نے کن اکھیوں سے اپنا ڈوپٹہ دیکھا جو بازو پر جھول رہا تھا۔

اسے اپنی بیک کا احساس ہوا۔

غلطی سے۔۔وہ منمنائی تھی۔

حازق نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اپنی طرف کھینچا۔۔اسکے آخر ہاتھ اسکی کمر سے اوپر ڈیپ گلے پر گئے تھے۔

اسکے ہاتھوں کی سختی سے ایزل کے ہوش ٹھکانے لگے تھگ۔

میر۔۔۔اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے وہ اسے ریلیکس کرنا چاہتی تھی۔

حازق نے سرد نظروں سے اسے دیکھا تو وہ ہاتھ وہیں ساکت کر گئ۔

وہ اسکی کمر مٹھیوں میں بھرتا اسکا چہرہ اپنے قریب کر گیا۔

ایزل نے نچلہ لب دباتے سسکی روکی تھی۔

جانتی ہوں وہاں پر کتنے مرد تھے۔کتنی مردوں کی نظر میں تم آئ ہو گی اور آئ تھی۔۔وہ شعلہ بار نظروں سے اسکے اب اگلے ڈیپ گلے کو دیکھ رہا تھا۔

ا۔ابھی اترا تھا۔۔منمناتے کہا۔

اترا ابھی کیوں۔۔دوسروں میں اس قدر مگن تھی کہ اپنے وجود کا ہوش بھی نہیں تھا۔کن نظروں سے دیکھ رہے تھے وہ لڑکے تمہیں اندازہ ہے۔۔وہ دھاڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شور اور ڈیک کی وجہ سے اسکی آواز اس پاس نہیں گئ تھی۔

ایزل کو اسکے غصے کی اصل وجہ اب سمجھ آئ تھی۔

وہ اسکی غصے سے بھینچے ہوئے لب دیکھتی اوپر ہوتی اسکے لبوں کو چھو گئ۔

ایم سوری۔۔نرمی سے اسکے لب چومتے غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

حازق اسکی کمر کو مٹھیوں میں بھرتا اسے خود میں بھینچتا اسکے ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں لے گیا۔

وہ اسکی سانسیں شدت سے پیتا اسکے نچلے لب پر دانت گاڑھتا اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ایزل سرخ پڑتی اسکا ساتھ دے رہی تھی۔۔اس وقت مزاحمت کر کے اسکے غصے کو اور ہوا نہیں دے سکتی تھی۔۔۔

حازق اسکے ہونٹوں کو زخمی کرتا اسکی گردن پر جھکا۔وہ اسکی گردن پر لو بائیٹس بناتا نشان ڈالتا جا رہا تھا۔

ایزل نچلہ لب دانتوں تلے دبائے اپنی سسکیاں روکنے لگی۔

حازق اسکے بالوں میں چہرہ چھپائے گہری سانس کھینچتا ہیر ڈاسکی گردن پر سہلانے لگا۔

سسی۔وہ کسمسای تھی۔اسے شدید جلن کا احساس ہوا تھا۔

حازق اسکے کسمسانے پر اسکی گردن سے چہرہ نکالتا اسکے مقابل کر گیا۔

اسکے زخمی ہونٹوں کو دیکھا جنہیں وہ اور زخمی کر رہی تھی۔

اسنے ہاتھ اٹھاتے نرمی سے اسکے لب دانتوں سے آزاد کراتے انگوٹھے سے سہلائے۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں میں خمار اترا تھا۔

ایزل اسکا انگوٹھا دانتوں تلے دبانے والے تھی اچانک اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا اور پل میں وہ حازق کے بازوں میں جھول گئ۔

ایزل۔۔وہ چونکا۔

ایزل اٹھو۔جنگلی بلی آنکھیں کھولو۔۔اسکی آواز کسی خوف کے تحت لرز اٹھی تھی۔

وہ تیزی سے اسے بانہوں میں بھرتا گاڑی کی طرف بھاگا تھا۔

💞💞💞

ڈونٹ وری مسٹر شاہ آپکی وائف بلکل ٹھیک ہیں۔

ویکنس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئ ہیں شائید وہ ٹھیک سے کھاتی پیتی نہیں ہیں۔

انکی ڈائیٹ اچھی کیجیے اور زیادہ سے زیادہ پانی کا استعمال کیجئے۔

باقی سب ٹھیک ہے۔۔ڈاکٹر بیچ پر کچھ لائینیں گھسیٹتے حازق کو دیکھتے بولی۔

وہ سمجھ کر سر ہلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

آپکی وائف کے کچھ ٹیسٹ کروائے ہیں مینے کل تک رپورٹ اجائے گی تو آپ لے جایئے گا۔۔وہ ڈیسکریپشن اسے دیتے بولی۔

گھر لے جاسکتا ہوں۔۔اسنے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

جی بلکل۔۔ڈاکٹر نے کہا تو وہ تھینکیو کہتا انکے کیبن سے باہر آگیا۔

ایزل بیڈ کروان سے ٹیک لگائے ناک چڑھائے نرس کو دیکھ رہی تھی۔

حازق کو آتے دیکھ سیدھی ہوئی۔گھر چلیں۔۔بیڈ سے اترتے کہا۔

ہاں چلو۔۔وہ اسے اٹھاتا بولا۔

میر میں چل سکتی ہوں۔۔وہ خفت سے سرخ ہوتی اس پاس لوگوں کو دیکھتے بولی۔

لیکن ایسے زیادہ کمفرٹیبل ہے۔۔وہ اطمنان سے بولتا لوگوں کی نظروں کی پرواہ کیے بغیر اسے گاڑی تک لے ایا۔

ایزل اسکی گردن میں چہرہ چھپائے ہوئے تھی۔

حازق نے نرمی سے اسے گاڑی میں بٹھایا۔

خود دوسری سائیڈ اتے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔

کیا کہا ڈاکٹر نے۔۔گاڑی سڑک پر دوڑ رہی تھی جب وہ اسکے کندھے پر سر ٹکاتے بولی۔

ویکنس ہے ڈائیٹ کا اچھے سے خیال نہیں رکھتی نا۔۔وہ اسکے گرد بازو کا حصار بناتا اسکا سر چومتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کے گلے میں گلٹی ابھر کر مدھم ہوئی تھی۔

زرا سی جو امید تھی وہ بھی ختم ہو گئی۔

حازق نے اسے خود میں بھینچتے سر پہ بوسہ دیا۔ جیسے اپنے ہونے کا احساس دلایا ہو۔

میر۔۔اسکے سینے پر تھوڑی ٹکائے کہا۔

ہم۔۔وہ گاڑی ٹرن کرتا مصروف سے انداز میں صرف ہنکار بھر سکا۔

تم دوسری شادی کر لو۔۔وہ اچانک بولی تھی۔

حازق کو جھٹکا لگا تھا اسکے ساتھ ہی گاڑی کے ٹائیگرز چڑچڑائے اور گاڑی جھٹکے سے رکی تھی۔

ایزل اس جھٹکے سے اچھل کر ڈیش بورڈ سے ٹکراتی لیکن حازق کی گرفت کی وجہ سے وہ بچ گئی۔

کیا بکواس کی ہے تمنے۔۔وہ اسے بازو سے کھینچتا اپنے سامنے کرتا سرد نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

م۔میر میں سہی کہہ رہی ہوں۔۔وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

بچوں کے بغیر زندگی کتنی ادھوری ہوتی ہیں یہ تم بھی محسوس کر رہے ہو اور میں بھی۔

بچے آنگن میں کھلے پھولوں جیسے ہوتے ہیں جنکے بغیر زندگی بے رنگ ہوتی ہے۔اور ہماری ہو رہی ہے۔۔

اسکا لہجہ رندھ گیا۔

وہ لب بھینچے اسے سرد نظروں سے گھورتا جھٹکے سے سیٹ پر پٹک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تم غصہ کرو یا کچھ بھی کہو سچ نہیں بدلے گا۔۔وہ اپنے موقف سے ہٹنے کو تیار نہیں تھی۔

حازق ان سنا کرتا گاڑی ڈرائیو کرتا رہا۔

گھر پہنچتے ہی وہ گاڑی پورچ میں روکتا خود باہر نکلتا اسے اسکی سائیڈ اتارتا اسے اٹھاتا اندر کی طرف بڑھا تھا۔

میر میری بات سمجھنے کی کوشش کرو ابھی تمہیں میری بات سہی نہیں لگ رہی لیکن تم کب تک ایسے رہو گے ایک نا ایک دن تو تم بھی مجھ سے اکتا ہی جاؤ گے نا۔۔وہ آنکھوں میں نمی سمیٹے بولی۔

حازق نے بھوری آنکھیں چھوٹی کرتے اسکے چہرے کے تاثرات دیکھتے یقیناً یہ بات بھی اسکے دل میں کسی نے ڈالی ہو گی کہ وہ اس سے بیزار ہو جائے گا۔

اسی لیے میں چاہتی ہوں وہ نوبت آئے ہی نا تم دوسری شادی کر لو بے شک مجھے چ۔چھوڑ۔۔اسکی بات منہ میں ہی رہ گئ جب وہ اسے بیڈ پر نرمی سے پھینکتا اسکے ہونٹوں پر قابض ہوا تھا۔

ایزل کی آنکھیں پھیل گئ۔وہ کتنی سیریس بات کر رہی تھی اور وہ جیسے کچھ سن ہی نہیں رہا تھا۔۔

حازق اسکے لبوں کو دانتوں تلے دباتے اپنا غصہ نکال رہا تھا۔

ایزل کی سانس سینے میں بلاک ہوئ تھی وہ جتنی شدت سے اس کے ہونٹ قابض کیے ہوئے تھا ایزل کو لگ رہا تھا کہ وہ آج اسکی جان ہی لے لے گا۔

اسنے اسکے سینے پر ہاتھ مارے آنکھوں سے اسے دور ہونے کا اشارہ کیا جب وہ اسکے دونوں ہاتھ بیڈ سے پن کرتا اسکا ڈوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکتا اسے خود میں بھینچتا شدت سے اسکی سانسیں پینے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل مچلی تھی سانس کے لیئے۔۔آنکھوں سے آنسو نکلتے چہرے پر پھسلے تھے۔

حازق نے جان بوجھ کر اسکی سانس بلاک کی تھی لیکن اب اسے لگا کہ وہ واقعی سانس ہار جائے گی تو نرمی سے اسے سانس دینے لگا۔

ایزل شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھتی گہری سانس لیے رہی تھی۔

اسکا وجود شدت سے کانپ اٹھا تھا سانس رکنے کے خوف سے۔

بہت شوق ہے تمہیں مجھ سے دور جانے کا۔ تمہیں لگتا ہے کہ میں تمسے بیزار ہو جاوں گا۔

دوسری شادی کر کے تمہیں چھوڑ دوں گا ہاں۔۔وہ اسکے بال مٹھی میں گرتا ڈھاڑا تھا۔

اہہہ۔۔ ایزل کی چیخ بے ساختہ تھی۔بہت دیر بعد اسکا یہ روپ دیکھ رہی تھی۔ورنہ وہ تو شائید اس پر غصہ کرنا بھی بھول گیا تھا۔

م۔میں ہماری ب۔ بھلائی۔۔کانپتے لبوں سے کچھ کہنا چاہا۔

تمہاری بھلائی کیا ہے وہ میں اچھے سے جانتا ہوں۔اور جو تمہیں لگتا ہے کہ حازق میر تم سے کبھی بیزار ہو سکتا ہے شائید تمہیں میری شدت میں کمی لگتی ہو جو آج کے بعد نہیں لگے گی۔۔۔وہ جنونت سے بولا تھا۔

ایزل نے نفی میں سر ہلایا۔۔وہ تو پہلے ہی اسکی شدتوں سے پناہ مانگتی تھی کجا کہ کمی۔

Posted On Kitab Nagri

م۔میر م۔میں۔ وہ اپنے بال چھڑوانے کی کوشش کرتی کچھ کہنا چاہتی تھی کہ حازق اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اوپر اٹھاتا جھٹکے سے اسکی فراق کی زپ کھسکاتا اسکی گردن پر جھکا تھا۔

وہ بے رحمی سے اسکی گردن پر دانت گاڑھتا تو کبھی بیرڈ سہلاتا اسکی سسکیاں بڑھا گیا۔

ایزل نے اپنی کمر سے اسکے ہاتھ ہٹانے چاہے لیکن وہ سختی سے اسکی کمر مٹھیوں میں بھرتا اسکی شہ رگ پر شدت سے دانت گاڑھ کہ ایزل کی چیخ بے ساختہ تھی۔

م۔میر۔ شبنمی لہجے میں پکارا۔

حازق اسکی پکار کر اسکی گردن سے چہرہ نکالے اسے دیکھتا اسکے ہونٹوں پر جھکتا اسکی الفاظ قید کر گیا۔

پہلے کی نسبت اب اسکی شدت میں نرمی بھی تھی۔

ایزل شدت سے پچھتا رہی تھی کہ آخر اسنے اسے خود سے دور کرنے والی بات منہ سے نکالی ہی کیوں جانتی نہیں تھی کیا کہ وہ کتنا جنونی ہے۔

حازق اسکی دھڑکنوں پر جھکتا اسنے لمس سے مہکاتا آج اسے کسی بھی کسی کی رعایت نہیں دے رہا تھا۔

ایزل کی دبی دبی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھی۔

وہ اسکی بیلی چین میں انگلیاں پھنساتا اسکے پیٹ پر اپنی شدتوں کے بے رحم نشان ڈالتا جا رہا تھا۔

میر ایم سوری۔۔وہ بلا آخر بول پڑی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق لائیٹس اوف کرتا دونوں کے بیچ کے پردے گراتا شدت سے اسمیں سماتا اسکے ہونٹوں پر جھکے اسکی سسکیوں کا گلا گھونٹ گیا۔

ایزل نے اسکی پشت پر اپنی ناخن گاڑھے۔

وہ کچھ دیر بعد اسکے لب آزاد کرتا پیچھے ہوا۔

آئیندہ مجھ سے دور جانے کی بات کرو گی۔۔اسکی نم آنکھوں پر لب رکھتے پوچھا۔

ن۔نہیں کبھی نہیں۔۔وہ شدت سے روتی نفی میں سر ہلا گئ۔

مجھے چھوڑنے کا سوچو گی۔۔اپنی شدتوں میں نرمی لاتے اسکی کمر سہلاتے نرمی سے پوچھا۔

ن۔نہیں کبھی بھی نہیں کچھ نہیں سوچوں گی پر امس۔۔وہ اسکی گردن میں بازو ڈالتے اسکے گردن میں چہرہ چھپا گئ۔

اسکی نرمی پر اسے کچھ حوصلہ ہوا تھا۔

گندے میر تمنے مجھے ہرٹ کیا۔۔اسکی گردن پر اپنے تیز دانت گاڑھتے اپنا بدلہ لیا تھا۔

حازق سکون سے مسکرا دیا۔

اب تمہیں اچھے سے پتہ چل چکا ہو گا جنگلی بلی کہ میں کس حد تک تمہیں چھوڑ کر دوسری عورت کی طرف متوجہ ہو سکتا ہوں محض بچے کے لیئے۔۔

اپنی گردن سے اسکا چہرہ نکالتے اسے تکیے پر گراتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں ہو گیا ہے کہ تم گندے ہو، جنونی ہو، جنگلی بلے ہو، سائیکو انسان۔۔وہ چیخی تھی۔

حازق کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

اتنا پینیک کیوں کر رہی پہلی بار تھوڑی میری شدت سے آشنا ہو رہی ہو۔۔۔اپنی دیئے گئے نشانوں پر نرمی سے لب رکھتے کہا۔

گندے میر تم ہو ہی اتنی جنونی اتنی موٹی باڈی بنائی ہے میرا کچومر بنادو گے کسی دن۔۔وہ اسکے پھولے بازوں پر مکہ مارتے بولی۔۔

حازق پھر سے قہقہ لگا گیا۔

وہ بیڈ پر لیٹتے وہ اسے اپنے سینے پر گرایا۔۔

یہ تمہیں قابو کرنے کے لیئے ہی تو بنائی ہے۔۔وہ شرارت سے بولتا اس پر کمفرٹ ٹھیک کر رہا تھا۔

تم نا بھی بناتے تو بھی میں تمہاری آگے چھوٹی سی ہی دکھتی۔۔وہ منہ بنا کر کہتے اسکے سینے پر سر رکھے آنکھیں موند گئ۔

وہ تو ہے چھوٹی سی چوہی۔۔حازق مسکراہٹ دباتا بولا۔

تم خود ہو گے چوہے گندے بلے کھڑوس مان کہیں کے۔۔وہ اسکے سینے کے بال نوچتے بولی۔۔

حازق نے مصنوعی کراہ بھرتے اسے گھورا تو وہ کھکھلا دی۔۔

رات لمحہ بالمحہ سرک رہی تھی اور کمرے میں دونوں کی سرگوشیاں اور کھکھلاہٹیں گونجتی جا رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

میثم تم یہاں اور اس وقت ایناره کے کمرے میں کیسے ائے۔۔زمل اسے دیکھتے چونکی تھی۔

اسی وقت ایناره چینج کرتے باتھ روم سے نکلی۔

اللہ ایناره یہ کیا کیا تمنے کتنی مشکل سے مینے تمہیں تیار کیا تھا۔۔زمل اسے دھکے چہرے اور سادہ کپڑوں میں دیکھتی صدمے سے بولی۔

نیچے سب انتظار کر رہے ہیں ایسے جاؤ گی انکے سامنے۔۔اسنے غصے سے گھورا۔

اینی کسی کے سامنے کہیں نہیں جائے گی۔میثم اسکی بات کاٹ گیا۔

زمل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

کیا مطلب ہے کیوں نہیں جائے گی۔۔سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

وہ میں نیچے ہی بتاؤں گا اور تم اگر اس کمرے سے باہر قدم بھی نکالا تو ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔وہ پہلے زمل سے کہتا پھر ایناره کو سرد نظروں سے دیکھتا تنبیہہ کرتے بولا۔

وہ اسکے غصے کے ڈر کے تیزی سے ہاں میں سر ہلا گئ۔

جبکہ زمل منہ کھولے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی مجھے بتائے گا یہ کیا ہو رہا ہے۔۔اسنے دونوں کو غصے سے دیکھا۔

نیچے چلیں سب پتہ چل جائے گا۔۔وہ سنجیدگی سے کہتا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

زمل بھی پریشانی سے اسکے پیچھے ہی گئی تھی۔

ایناره سر تھامتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔جانے اب کیا ہونے والا تھا۔۔

💞💞💞

ارے میثم تم کب ائے۔۔ولی اسے سیڑھیوں سے اترتے دیکھ چونکا تھا۔

یہ میرا بھانجا ہے میثم۔۔اسنے اپنے سامنے بیٹھے مہمانوں سے اسکا تعارف کروایا۔

میثم نے سنجیدگی سے انہیں دیکھتے سلام کیا اور ولی کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

زمل بیٹا ایناره کو نہیں لائی۔۔غازی اسے واپس آتے دیکھ بولا۔

زمل پریشانی سے میثم کو دیکھنے لگی۔

نہیں ماموا ینی نہیں آئی اور نا ہی آئے گی۔۔میثم نے اطمنان سے جواب دیا۔

سب چونکے تھے۔

میثم یہاں کوئی مزاق نہیں چل رہا ہے۔آیت نے الجھن سے اسے دیکھا۔

میں بھی مزاق نہیں کر رہا ڈیئر سٹ مامی۔۔اینی کسی کے سامنے بھی نہیں آئے گی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جوس کا گلاس لبوں سے لگاتا بولا۔

میثم۔۔ولی نے سختی سے اسے پکارا۔

ولی ماموں میثم کے ہوتے ہوئے آپ اینی کے لیئے کسی اور لڑکے کے بارے میں سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔۔اسکا لہجہ جزبات سے عاری تھا۔

غازی کو شدت سے کسی انہونی کا احساس ہوا۔۔

زمل مہر کو بھی انفارم کر چکی تھی۔

کیا کہنا چاہتے ہو لڑکے۔۔سامنے بیٹھے آدمی نے اس سے پوچھا۔

مطلب یہ ہے انکل جی کہ اینی میری ہے۔میری ہونے والی بیوی۔۔تو آپ شرافت سے کھا پی کہ یہاں سے نکلیں میری ہونے والی بیوی کے بارے میں کچھ سوچا بھی تو میں خاطر تواضع کرنے سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔

وہ ہاتھوں میں انگلیوں کے بل نکالتا بظاہر مسکرا کر بولا تھا۔

لیکن اس آدمی کے ساتھ بیٹھے لڑکے کے ٹھنڈے پسینے چھوٹے تھے۔

یہ سب کیا ہے ولی اگر تمہاری بیٹی پہلے ہی کمیٹیڈ تھی تو اس تماشے کی وجہ۔۔وہ آدمی غصے سے بولتا اٹھا کھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

غصہ مت کرے لمبی ناک والے انکل انہیں بھی ابھی پتہ چلا ہے۔۔وہ آنکھیں پٹپٹاتا معصومیت سے بولا۔

نہایت بد تمیز بچے ہیں آج کل کے چلو یہاں سے۔۔وہ غصے سے بڑبڑاتے اپنی فیملی کو لیتے وہاں سے چل دیئے۔

جبکہ باقی سب ابھی بھی حیرت سے میثم کو دیکھ رہے تھے۔

میثم۔۔مہر کی غصے بھری آواز پر وہ تیزی سے پلٹا تھا۔

💞💞💞

یہ لو سائین کر دو ان پر۔۔بہارے نے اسکے سامنے پیپرز رکھے۔

ارحم جو اپنا بیگ پیک کر رہا تھا چونکہ۔

کیا ہے یہ۔۔سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

خود دیکھ لو۔۔وہ کندھے اچکا کر بولتی صوفے پر بیٹھ گئ۔

ارحم نے پیپرز اٹھاتے اپنے سامنے کیے پیپرز پر نظر پڑتے ہی اسکی آنکھیں حیرت سے پھیلیں تھیں۔

چہرے پر بے یقینی سی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈ۔ڈائیورس پیپرز۔اسکی زبان لڑکھڑائی تھی۔

ہاں ڈائیورس پیپرز۔تم تو کل جارہی رہے ہو اچھا ہے یہیں سب ختم کرتے جاو۔۔وہ اطمنان سے بولی۔

ارحم کا دماغ بھک سے اڑا۔

اسنے ایک نظر کھلے دروازے کو دیکھا۔اگے بڑھتے اسنے دروازہ بند کیا اور پھر بہارے کی طرف مڑا۔

تمہارا دماغ ہل گیا ہے۔۔وہ دھاڑا تھا۔

دروازہ ساؤنڈ پروف تھا انکی آواز باہر نہیں جاسکتی تھی۔

نہیں تو میرا تو ٹھیک جگہ ہے شائید تمہارا ہل گیا ہے۔۔

سادہ سی بات کی ہے مینے اتنا غصہ کیوں آرہا ہے تمہیں۔اپنا بازو چھڑواتے سنجیدگی سے کہا۔

بہارے تم بیوی ہو میری طلاق کوئ مزاق نہیں ہے جانتی بھی ہو کتنا بڑا فیصلہ ہے اور میں کیوں چھوڑوں گا تمہیں۔۔وہ پاگل ہوتا دھاڑا تھا۔

کیوں تمہیں تو ویسے بھی میں پسند نہیں تھی تمہیں تو ماڈرن،ڈٹائیلیش،انڈیپینڈنٹ لڑکیاں پسند تھیں اب میں ویسی بن گئ تو میں بھی پسند آگئ ہوں کیا۔

چیچ کیا ہو گیا ہے تمہاری پسند کو ارحم شاہ بھولو مت میں وہی ہوں بہن جی ٹائپ گھریلو لڑکی۔

وہ جتا کر بولی۔

ارحم لب بھینچ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

منہ پر ہاتھ پھیرتے اسنے خود پر قابو پایا۔

دیکھو بہارے اس وقت مینے جو بھی کہا وہ سب نادانی میں کہا تھا یار۔ اس وقت میں ٹین ایج میں تھا زندگی کو انجوائے کرنا چاہتا تھا۔۔وہ سمجھانے کے انداز میں بولی۔

اب بھی کرو مینے کب روکا ہے مجھے ان سب سے آزاد کر دو۔۔وہ لاپرواہی سے بولی۔

تم سمجھ کیوں نہیں رہی ہو ڈیمڈ کل رات جو کچھ ہوا اسکے بعد بھی کیسے کہہ سکتی ہو تم۔۔وہ اسکا بازو دبوچتا اپنے قریب کرتا غصے سے چیخا۔

کل رات جو کچھ بھی ہوا کوئی گناہ تو نہیں ہوا تھا تک شوہر تھے میری تمنے اپنا حق لیا تھا مجھ سے ضرورت پوری کرلی اپنی اب جان چھوڑ دو میری۔۔وہ اس سے بھی ڈبل غصے سے چلائی تھی۔

تم ایسے کیسے کہہ سکتی ہوں بہارے۔۔وہ بے یقین تھی۔

ویسے ہی جیسے تم کہہ سکتے ہو۔مجھے سمجھ نہیں آرہی تمہیں اب مجھے چھوڑنے میں کیا مسلہ ہو رہا ہے تم خود بھی تو یہی چاہتے تھے نا۔۔وہ جھنجھلائے تھی۔

چاہتا تھا بہارے لیکن اب نہیں چاہتا۔۔وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر تا نرمی سے بولا۔

کیوں اب کیوں نہیں چاہتے میرا لائف سٹائل بدل گیا ہے اس لیے یا پھر میرا جسم پسند آگیا ہے۔۔وہ اسکے ہاتھ جھٹکتے استہزائیہ بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بہارے۔۔ارحم نے ضبط سے اسے دیکھا۔

آنکھیں لال مت کرو سچ ہی تو کہا ہے مینے۔اگر ایسا نہیں ہے تو تم ہی بتا دو اب ایسا کیا ہو گیا کہ تمہیں میں پسند آ گئ اب۔۔وہ بے تاثر لہجے میں بولی تھی۔

ارحم لاجواب ہوا تھا۔

کل تک ان پر سائین کر دینارات کو لے جاؤں گی میں۔۔وہ سنجیدگی سے کہتی پیپرز رکھتی وہاں سے چلی گئ۔

ارحم کو اپنے الفاظ اور غلطیوں کا شدت سے اندازہ ہوا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب کرے تو آخر کرے کیا۔

بہارے کو کیسے منائے کیسے اسے یقین دلائے۔وہ تو خود کو ہی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

افف۔۔وہ بالو مٹھیوں میں جکڑتا شدید اضطراب میں مبتلا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر سامنے بیٹھے اپنے بڑوں کو۔

Posted On Kitab Nagri

تم دونوں کے دل میں ایک دوسرے کے لئے کچھ تھا تو کسی نے ہمیں کیوں نہیں بتایا اتنے سالوں سے کیوں چپ بیٹھے رہے۔۔ولی نے دونوں کو گھورا۔

ہمیں خود سمجھ آتا تو کچھ کہتے۔میثم بڑبڑایا تھا۔

بلکل ٹھیک کہ رہے ہیں ولی خدانا خواستہ اگر رشتہ طے ہو جاتا تو تم تو ہنگامہ کر دیتے۔مہر نے میثم سخت نظروں سے دیکھا وہ خجل سا ہو گیا۔

ماما ہم لوگ بتانے ہی والے تھے۔دیکھیں نا ہماری دوستی بھی ہے اچھی انڈرسٹینڈنگ بھی ہے اور ہمیں شادی بھی کرنی ہے تو کیوں نا ایک دوسرے سے ہی کر لیں۔۔میثم نے جتنے آرام سے یہ بات کہی تھے وہیں اینارہ کا دل کانوں میں دھڑکا تھا۔

ہاں شادی گڈے گڈی کا کھیل جو ہے جب مرضی جسکے ساتھ مرضی کر لو۔مرتسم کا لہجہ تنظزیہ تھا۔

بابا آپ بھی۔وہ منمنایا۔

کیا ہو گیا ہے تم سب کو بچوں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی پسند کی شادی کرنا انکا حق ہے اور اسمیں برائی ہی کیا ہے اگر دونوں ایک دوسرے سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو۔ماہم اپیا نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

مسلہ انسے نہیں انکے بتانے کے طریقے سے ہے اپیا۔مہر نرمی سے بولی۔

لیکن اب سب کو پتہ چل گیا نا تو بس دونوں کو دے دو ایک دوسرے کے نکاح میں۔غازی دونوں کے لٹکے چہرے دیکھتا مسکراہٹ دباتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں ہی چونکے تھے۔

دل اتنی زور سے دھڑکنے تھے کہ یوں لگا جیسے ابھی باہر آجائیں گے۔

میثم نے ایناره کو اور ایناره نے میثم کو دیکھا۔

اگلے ہی پل دونوں ایک دوسرے سے نظریں چرا گئے۔

اتنی جلدی نہیں بھائی جیسے دونوں نے ہمیں ستایا ہے انہیں بھی تو ستانا چاہیئے ہمیں تھوڑی سزا تو بنتی ہے۔مہر شرارت سے بولی۔

ماما۔میثم نے خفگی سے اسے دیکھا۔

اسے دیکھو کتنی جلدی ہے۔۔آبان اسکے گلے میں بازو ڈالتے بولا تو وہ جھنپ گیا۔

سب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

وہ بے یقین سی بیٹھی ان رپورٹس کو دیکھ رہی تھی۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔

جب ہر طرف سے ہر امید ختم ہو چکی تھی تو اب یہ پھر سے یہ خوشی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہیزل آنکھوں سے آنسو ٹوٹتے گالوں پر بہے تھے۔

حازق ابھی تک پلک جھپکے بغیر ان رپورٹس کو ہی دیکھے جا رہا تھا۔

مسٹر اینڈ مسز میر میں آپکی کنڈیشن سمجھتی ہوں ہر طرف سے امید ختم ہو کر پھر اچانک سے ایک نئ امید جگنا کیسا لگتا ہے۔

لیکن شائید اللہ نے آپ لوگوں کے لیئے کوئ آزمائش رکھی تھی جو ختم ہو گئ۔

اور آپکو اپنی نعمت سے نوازا ہے۔

بہت بہت مبارک ہو پیرینٹس ٹوبی۔۔ڈاکٹر مسکرا کو دونوں کو دیکھتے بولی۔

ایزل چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

ڈاکٹر تاسف سے اسے دیکھتی وہاں سے چلی گئ۔

حازق جو لب بھینچے بیٹھا تھا اسنے کانپتے ہاتھوں سے رپورٹس ٹیبل پر رکھی چہرے پر ہاتھ پھیرتے گہری سانس کھینچی۔

میر مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا ہے۔ہر طرف سب کچھ ختم کر کے ایسے اچانک۔

م۔میر ہمارا بچہ ہو گا کوئ مجھے بھی ماں کہنے والا ہو گا۔ میر جنت سمٹ کر میرے قدموں تلے آنے والی۔۔ایزل ہچکیوں سے روتے ساتھ ہس بھی رہی تھی۔

حازق نے بے اختیار اسے سینے سے لگایا۔

Posted On Kitab Nagri

الحمدللہ۔۔اسکا سر چومتے لبوں سے نکلا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے شکر کرے اس زات کا جسنے انہیں یہ دن دکھایا۔۔

حازق اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے دیوانہ وار اپنے لب رکھتا مسکرا بھی رہا تھا جبکہ آنکھوں میں نمی تھی۔

ایزل نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

دونوں کو ہی ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا۔

حازق اسے گھر لے آیا سب سے پہلے ایزل کا صدقہ نکالا اور یتیم خانوں میں نیاز تقسیم کروائی تھی اسنے

۔

اور جب دونوں نے باقی سب کو یہ خبر دی تو انہیں بھی انکے جیسے ہی جھٹکا لگا تھا۔

مہر کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ اڑ کے انکے پاس پہنچ جائے۔

وہیں مرحا تو خوشی سے چیخ ہی پڑی تھی۔

سب کی خوشی دیدنی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حازق ایزل کو جلدی وہاں لانے کا وعدہ کر کے سب کو یہاں آنے سے روک چکا تھا۔

ورنہ وہ تو کل کے کل وہاں پہنچے ہوتے۔

سب کتنے خوش ہیں نا میر۔۔وہ کال بند ہونے کے بعد اسکے کندھے پر سر ٹکائے بولی۔

ہم ماشاءاللہ۔حازق اسے نرمی سے خود سے لگاتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے ابھی تک یقین کیوں نہیں آرہا میر۔۔وہ اسکے سینے پر انگلیوں سے ڈیزائین بناتے بولی۔

مجھے بھی۔۔حازق نے نرمی سے اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھا۔

کیا کر رہے ہو۔اسنے اپنی انگلیاں اسکے پیٹ پر سپلائی تو وہ کسمسائی تھی۔

اپنے بے بی کو فیل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔وہ مسکراہٹ دباتا بولا۔

اتنی جلدی کچھ فیل نہیں ہو گا ابھی تو وہ مٹر کے دانے جتنا ہو گا۔ایزل ہستے ہوئے بولی۔

حازق اسے ہستے دیکھ مطمئن سا اسے خود میں بھینچ گیا۔

وہ اس زات کا جتنا شکر کرتا کم تھا جتنے سالوں بعد ہی سہی آزمائش کے بعد ہی سہی انہیں نوازہ تو تھا۔

💞💞💞

تم نے ابھی تک پیپرز سائین نہیں کیے۔بہارے رات کو اسکے کمرے میں آئی تو پیپرز ویسے ہی دیکھ بولی۔

نہیں اور نا ہی کروں گا۔ارحم نے سنجیدگی سے کہا۔

کیوں وجہ۔۔وہ بھی سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

دیکھو بہارے ;جو کچھ بھی ہو چکا ہے جو ہوا ہے میں مانتا ہوں میری غلطی ہے میں وہ سب کچھ ٹھیک نہیں کر سکتا لیکن آج کا وقت کر سکتا ہوں۔اور کرنا چاہتا ہوں۔

میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں معافی کیسی مانگوں مجھے سمجھ نہیں آرہا۔لیکن میں ایک اور موقع چاہتا ہوں ایک آخری موقع۔۔وہ اسکے قریب آتا نرمی سے بولا۔

نہیں مل سکتا۔۔وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

ایک آخر موقع تو ہر کوئ دیتا ہے بہارے۔پلیز یہ رشتے کھولنے تو نہیں ہوتے جو ایسے ہی توڑ دیئے جائیں پلیز۔۔وہ اسکا ہاتھ تھامتا التجائیہ انداز میں بولا۔

اگر تم چاہو گی تو میں سب کے سامنے تمسے معافی بھی مانگ لوں گا۔۔وہ اسے کچھ نا بولتے دیکھ مزید بولا تھا۔

بہارے نے کچھ دیر اسے دیکھا پھر اپنے ہاتھ چھڑواتے پیچھے ہوئ۔

ٹھیک ہے میں دوں گی ایک موقع اور تمہیں لیکن میری کچھ شرطیں ہیں۔۔سپاٹ لہجے میں کہا۔

مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے۔۔وہ خوشی سے بولا۔

پہلے سن تو لو۔۔وہ استہزائیہ انداز میں ہسی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پہلی شرط میں تمہیں ایک ماہ کا وقت دوں گی اس ایک ماہ میں تمنے خود کو بہتر ثابت کر دیا تو ٹھیک ہے ورنہ دوسرا آپشن تم جانتے ہو۔

دوسری شرط میں وہی بہارے رہوں گی تمہارے ساتھ جو سات سال پہلے ہوا کرتی تھی ڈرپوک، جھلی سی، بچوں جیسی حرکتیں کرنے والی۔

تیسری شرط میں کوئی جاب نہیں کروں گی نا ہی انڈیپینڈنٹ رہوں گی میں ایک عام گھریلو وائف کی طرح زندگی جینا چاہتی ہوں۔

بولوں منظور ہے۔۔وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے بولی۔

ارحم چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

ہاں مجھے منظور ہے۔۔وہ کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا۔

دیکھ لو بعد میں تم مکر نہیں سکتے۔وہ تعجب سے اسے دیکھتے بولی اسے تو لگا تھا کہ وہ فوراً منع کر دے گا۔

نہیں مکروں گا وعدہ رہا اتنا بھروسہ کر سکتی ہو۔وہ مسکرا کر بولا۔

ہم ٹھیک ہے پھر دیکھتے کتنا پورا اترتے ہو اپنے وعدے پر۔۔وہ تنزیہ انداز میں کہتی تیزی سے وہاں سے چلی گئی۔

میں تمہیں منالوں گا وعدہ رہا۔اسکی پشت دیکھتے سوچا تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

اچانک بہارے کی پاک واپس جانے کی خبر نے زینی اور دانیال خان دونوں کو چونکایا تھا لیکن خیر وہ اسے منع نہیں کر سکے یہاں انے کا فیصلہ بھی اسکا اپنا تھا اور جانے کا بھی۔

وہ ارسل اور ارحم کے ساتھ رات کی فلائیٹ سے ہی پاکستان واپس جا رہی تھی تو وہیں دوسری طرف ایزل اور حازق بھی سب کے بیچ پہنچ چکے تھے۔

ایزل کو تو سب لوگ گھیرے بیٹھے تھے اسکے نام کے بکرے دیئے گئے تھے بار بار ہر کوئ اسکی نظر اتارتا وہ سب کے بیچ جھنپی سی بیٹھی تھی وہیں حازق اسے خوش دیکھ خود بھی مسکرا رہا تھا۔

بڑا مسکرایا جا رہا ہے بھائ۔ میثم اسکے قریب بیٹھتا شرارت سے بولا۔

حازق نے چونک کر اسے دیکھا۔

تم اپنی سناؤ بہت کچھ سننے کو مل رہا ہے۔۔وہ ہاتھوں کے بل نکالتا بغور اسے دیکھتا بولا۔

میثم گھبرایا تھا۔

ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے بھائ۔ تھوک نگلتے کہا۔

واقعی۔۔اسنے معنی خیز نظروں سے سامنے بیٹھی ایمارہ کو دیکھا۔

میں بتانے والا تھا اپکو۔۔مدھم لہجے میں کہا۔

اتنی جلدی۔۔حازق نے اسے گھورا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سوری نا بھائی اب آپ تو ایسے مت کریں ابھی چاچو بننے کی اتنی اچھی گڈ نیوز سنائی ہے خراب مت کریں مزہ۔وہ خفگی سے بولتا اٹھ کے ایزل کے قریب بیٹھ گیا۔

حازق اسے گھور کر رہ گیا۔

💞💞💞

تم تو پوری کی پوری چینج ہو گئ ہو۔۔ایزل بہارے سے ملتے بولی۔

بہارے جھنپ گئ۔

ہاں نا دیکھو تو بلکل چینج ہو گئ ہے ماڈرن،سٹائلش،بزنس وومین۔۔مرحا اسکا گال چھوتے بولی۔

بہارے خوامخواہ ہی سرخ پڑی تھی۔

چھوڑ بھی دو بے چاری بچی تم دونوں تو چڑیلوں کی طرح چپک ہی گئ ہو۔آبان نے کہا تو وہ دونوں اسے گھورنے لگیں۔

آپ ہونگے جن آبان بھائ۔۔مرحا تڑخ کے بولی۔

باباجن۔۔ ضرغام تالیاں بجاتا چہک کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

سب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

آبان منہ کھولے اپنے سپوت کو دیکھنے لگا۔

شٹ اپ بابا جن نہیں ہے تم جن ہو۔زائیشہ کو اپنے باپ کو جن کہنا پسند نہیں آیا وہ ضرغام کو ہلکا سا تھپڑ مارتے غصے سے بولی۔

ضرغام فوراً آنکھوں میں آنسو لیے منہ پھاڑ کر رونے لگا۔

زائیشہ۔۔زمل نے اسے بھی ایک لگائی۔

یہ سب اتنی جلدی میں ہوا کہ کسی کو کچھ سمجھ ہی نہیں ایا۔

زمل کیا کر رہی ہو بچے ہیں۔۔عاشر اور آبان نے زائشہ اور ضرغام کو اٹھایا جو ایک دوسرے سے سپیڈ لگا کر رو رہے تھے۔

میرے دونوں بھالوں ان سے لاکھ اچھے ہیں کم از کم ایسے روتے تو نہیں ہیں۔۔ایزل انہیں یوں روتے دیکھ دور بیٹھے محراب اور بہروز کی بلائیں لیتی بولی۔

مرحا نے اسے گھورا۔

اگر جو تمہارا سپوت ان سے بھی دو ہاتھ آگے ہوا تو کیا ہو گا۔۔مرحا اسے دیکھتے کھکھلا کر ہسی تھی۔

اللہ نا کرے وہ ریں ریں کرتا ہو۔۔ورنہ میں ڈسٹ بین میں پھینک دوں گی۔۔وہ تیزی سے بولی تھی۔

مرحا منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

خبر دار جو تمنے میری بھتیجے یا بھتیجی کو کچھ کہا تو۔

اسنے تڑپ کر کہا ایزل کا کوئ بھروسہ تھا وہ سچ میں ایسا کچھ کر دیتی۔

یہ سب صرف کہنے کی باتیں ہیں ایزل اپی۔ اپنی اولاد کو زرا سی خراش بھی آتی ہے تو سب سے پہلے یہی ماں تڑپتی ہے۔۔ روشانے مسکراتے ہوئے بولی۔

بلکل ٹھیک کہا تمنے ایسا ہی ہے۔۔۔ مرحانے اسکی بات پر سر ہلایا تھا۔

بہارے لوگ فریش ہو کے آئے تو سب لوگ ڈائیننگ ٹیبل پر جمع ہوئے تھے۔

اچھو یہ کیا بنایا ہے مجھے تو دیکھ کر ہی وومیٹ ہو رہی ہے۔۔ ایزل ساری ڈشز گوشت میں دیکھ کر منہ بناتے بولی۔

حازق نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

یہ سب چھوڑو تم بتاؤ کیا کھانا ہے۔ مہر کے پوچھنے سے پہلے ہی حازق نرمی سے بولا۔

تمہارے ہاتھ کا پاستہ۔۔ وہ فٹ سے بولی۔

پاستہ تو بنا دوں گا لیکن ساتھ کچھ ہیلدی بھی کھانا پڑے گا بتاؤ کیا بناو۔۔ وہ اسکے گالوں پر جھولتی لٹیں پیچھے ہٹاتا نرمی سے بولا۔

باقی سب کھانا چھوڑیں مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

مرتسم نے مہر کو اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھ لیں اپنے بیٹے کو وہی ہے نا جسکا مسکراتے ہوئے بھی منہ دکھتا تھا۔۔مہر اسکے اشارے پر مسکراتے نفی میں سر ہلاتے اپنے کھانے پر جھک گئ۔

بھئ ایزل کے پاس شوہر تھا وہ بھی جو کگنگ میں بیسٹ تھا تو بس اب وہ جانے اور اسکا شوہر۔۔

حازق اسے لیے کچن میں جا چکا تھا۔

💞💞💞

ایزل شیلف پہ بیٹھی کا جو پستہ کھا رہی تھی جبکہ حازق اسکے کھانا بنا رہا تھا۔

وہ ساتھ ساتھ حازق کو بھی کھلا رہی تھی جو خاموشی سے اسے دیکھتا اسکے ہاتھ سے کھا رہا تھا۔

اسکے چہرے پر الگ ہی رونق سی تھی۔۔گلابی پن، خوشی جو پہلے ایک ادھورا پن جھلکتا تھا وہ سب ختم ہو چکا تھا۔

مہر تو بار بار اسکی نظر اتارتی تھی۔۔

ایزل کی پریگننسی نے سب کو شاک کیا تھا۔اور پھر ڈاکٹر کے مطابق اسکی پریگننسی نارمل تھی کوئ کمپلیکشنز نہیں تھے۔حازق نے بیسٹ سے بیسٹ ڈاکٹر کو دکھایا تھا کہ کوئ بھی مشکل نا ہو۔

پہلے کی طرح انکی یہ خوشی بھی ادھوری نا رہ جائے لیکن ہر کسی نے نارمل بتایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل خود اب اپنا پورا خیال رکھتی تھی۔اس بچے کے لیئے تو وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔

میر کب بنے گا۔۔وہ پوری پلیٹ خالی کر چکی تھی اب اکتا کر بولی۔

بس ہو گیا۔۔حازق اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا بولا۔

اسنے ہلکی آنچ پہ کھانا رکھا تھا ابھی پانچ دس منٹ تک وہ مکمل تیار ہو جاتا۔۔

میر۔۔ایزل اسکے گلے میں بانہیں ڈالتے اپنی طرف متوجہ کرنے لگی۔

ہم۔۔وہ اسکی لیئے سیلیڈ کاٹ رہا تھا۔

اب سب کو پتہ چلا گیا ہے میثم اور ایزارہ کے بارے میں بہارے بھی آ گئ ہے اور زیان بھی سیٹیل ہو گیا ہے۔اب سب کی رخصتی کا سوچ رہے ہیں۔۔وہ تمہید باندھ رہی تھی۔

سیدھا بولوں ایزل۔۔وہ بغور اسکی پر سوچ چہرے کو دیکھتا بولا۔

میر میں موٹی ہو جاوں گی تو پھر پیاری کیسے لگوں گی میں کیسے انجوائے کروں گی۔۔وہ اچانک سے بولی۔

حازق کا دل کیا سر دیوار میں دے مارے۔۔

تمیں اور کتنا خوبصورت لگنا ہے۔کیا چاہتی ہو اتنی خوبصورت لگو گے میں تمہیں ساری دنیا سے چھپا کے بس خود میں قید کر لو۔۔وہ اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتا گھمبیر تا سے بولا۔

ایزل کا ڈمپل اپنی چھپ دکھلانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا جب میں موٹی ہو جاوں گی تب بھی تمہیں پیاری لو گوں گی۔۔اسکے کالر پر ناخن رب کرتے آنکھیں پٹپٹاتے معصومیت سے پوچھا۔۔

ہاں ہر حال میں تم موٹی ہو پتلی ہو، جس حلیے میں بھی ہو ہمیشہ میری دھڑکنیں بے ترتیب کرنے کا فن رکھتی ہو۔تم واحد ہو جو اس پوری دنیا میں حازق میر سے نخرے اٹھوا سکتی ہو۔تم ہی ہو جو حازق میر کو اپنے آگے جھکنے پر مجبور کرتی ہو۔وہ تم ہی ہو جسکے لیئے حازق میر اپنا کھانا چھوڑ کے کوکنگ کر سکتا ہے۔۔وہ تم ہی تو ہو جسنے مجھے اولاد کی نعمت سے نوازنہ ہے۔وہ دیوانہ وار اسکے چہرے پر لب رکھتا دیوانگی سے بولا۔

ایزل گلابی چہرے سے شرمیلی مسکان لبوں پر سجائے اسکے گردن میں چہرہ چھپا گئ۔۔

حازق اسکے گرد بازو حمائل کرتا اسکے سر پہ لب رکھتا خود میں بھینچ گیا۔

وہی تو تھی اسکی زندگی، دیوانگی، جنون، اسکی کل کائنات۔۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بھائ اپنے کیا سوچا میثم اور ایناره کے بارے میں۔۔رات کو سب لوگ چائے پر اکھٹے ہوئے تو مہر نے ولی سے پوچھا۔

ولی نے زہرہ کو دیکھا جو ہاں میں سر ہلا گئ۔

Posted On Kitab Nagri

ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میثم سے بہتر میری بیٹی کے لیئے کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔۔ وہ نرمی سے بولا۔

واؤ مطلب کے اینارہ میری دیورانی بنے گی۔۔ ایزل کی پر جوش آواز پر سب مسکرائے تھے۔

لیکن اپھو یہ کیا میرے دیور اور بہن بھائیوں کی شادی ایک ساتھ میں انجوائے کیسے کروں گی۔۔ سب تو کچھ مکس ہو جائے گا۔۔ وہ اب پریشانی سے مہر کو دیکھتے بولی۔

چپ کرو ایزل تمہیں تو ہر بات میں کوئی نا کوئی مسلہ ہی ہوتا رہتا ہے۔ اپنے مسلے تم خود سلجھاؤ۔۔ زرنور اسے گھورتے بولی۔

دیکھا میں نہیں کہتی تھی میں انکی سوتیلی بیٹی ہوں۔۔ وہ مہر کے گرد بازو ڈالتے خفگی سے بولی۔

ایسے نہیں کہتے میرا بچہ۔۔ مہر نے نرمی سے سمجھایا۔

اسلام و علیکم!! کاشان کی آواز پر سب چونکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

واعلیکم السلام!! تم کب ائے۔ ماہم اپیا نے حیرت سے اسے دیکھا وہ کچھ دنوں کے لیئے آؤٹ اوف کنٹری گیا ہوا تھا بزنس کے سلسلے میں۔

بس کام ختم ہو گیا تھا تو۔۔ وہ سب سے ملتا کندھے اچکاتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

سب لوگ اس سے ملنے لگے جبکہ کونے میں بیٹھی انوشے دھڑکتے دل سے اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ جو انکشاف کر چکی تھی اور پھر اسکے بعد جو وہ غلط فہمی کا شکار ہو کر کر چکی تھی خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی تھی۔

کاشان تو اسے دیکھنے تک کا روادار نہیں تھا۔

ابھی بھی اسکی نظر اس پر پڑی تو وہ سنجیدگی سے نظریں پھیر گیا۔

انوشے آنکھوں میں اتری نمی اندر دھکیلتے چہرہ جھکا گئ۔

ٹیرس پر کھڑے ابراہیم نے بغور اسکے چہرے کو دیکھا جہاں اب ملال سا اترا تھا کاشان کے اگنور کرنے پر۔۔

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنی نظریں ہٹا گیا۔

من پسند شخص کا کسی اور کے لیئے تڑپنا برداشت سے باہر تھا۔

لیکن وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا کیونکہ اسکی یہ پسندیدگی یک طرفہ تھی۔ اور یک طرف محبت تو پھر تڑپاتی ہی ہے۔۔

وہ بے بسی سے لب کچلتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

مزید یہاں رک کے اس دشمن جاں کا سامنا نہیں کر سکتا تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

اگلے تین دن میں ہی سب کی باہمی رضامندی سے ٹھیک ایک ماہ بعد میثم اور ایناره کی شادی اور ساتھ زیان اور ارحم کی رخصتی بھی طے پائی تھی۔

یہ ایک مہنیہ تو جیسے پر لگا کر اڑ گیا۔

تیاریوں میں وقت کا پتہ ہی نہیں چلا۔

ایسے میں میثم اور ایناره کا سامنا کم سے کم ہوا تھا۔

اگر ہوتا بھی تو ایناره فورآ سے وہاں سے کھسک جاتی۔

ایک جھجھک سی دونوں کے بیچ آچکی تھی۔

وہیں ارحم ہر ممکن کوشش کر رہا تھا کہ وہ کسی نا کسی طرح بہارے کو راضی کر سکے۔ بہارے نے اسے ایک ماہ کا وقت دیا تھا۔اس ایک ماہ میں اسنے ہر وہ کام کیا تھا جس سے وہ بہارے کو بہتر لگ سکے۔

اور آج فیصلے کا دن تھا۔

دوسری طرف بریرہ اور زیان کی ملاقات تو ہوئی ہی نہیں کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے کافی دور تھے۔

بدر اور حازق لوگ بھی واپس جا چکے تھے۔

لیکن آج سب لوگ پہنچ چکے تھے۔۔ایک بار پھر انکا پورا خاندان اکھٹا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کل میثم اور ایناره کا نکاح تھا۔بہت ساری زندگیاں بدلنے والی تھیں سپیشلی ارحم اور بہارے کی۔

ارحم نے کل اسے ایک گفٹ بھجوایا تھا کہ اگر اسکی ہاں ہے تو وہ کل وہ ڈریس نکاح پر پہن لے اور اگر نا وہ تو ڈریس اسے واپس بھجوادے وہ سمجھ جائے گا۔

لیکن دل کو دھڑکا الگ لگا ہوا تھا کہ آخر وہ کیا فیصلہ کرے گی کیا وہ اسے معاف کر دے گی۔اسکی رات آنکھوں میں کٹی تھی۔

صبح بھی وہ بے چینی اور اضطراب میں رہا تھا۔

آخر کو شام ان پہنچی عصر کے بعد نکاح تھا اور کل سے باقی فنکشنز شروع ہونے تھے۔

شاہ ولا کے لان کو ایک بار پھر سے برقی قمقموں اور پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

جہاں ایک طرف دلہن اور دوسری طرف دلہے کے بیٹھے کا انتظارم کیا گیا تھا درمیان میں پھولوں کی چادر کا پردہ تھا۔

تمام مرد ایک طرف میثم کے ساتھ کھڑے تھے تو عورتیں سب دوسری طرف ایناره کے ساتھ تھیں۔

شروع کریں قاضی صاحب۔۔ولی نے کہا تو وہ کلمات کا ورد کرتے اب نکاح کی طرف ائے۔

پہلے وہ میثم کی طرف متوجہ ہوئے جو وائیٹ کرتے پر گولڈن واسکٹ پہنے بالوں کو مخصوص سٹائل میں سیٹ کیے &چہرے پر سنجیدگی طاری کرے بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی سرمئ آنکھوں میں الگ سی چمک تھی آج۔سب کچھ پالینے کی کچھ فتح کرنے کی چمک۔۔۔وہ دلہا بنا اتنا پیارا لگ رہا تھا کہ مہر نے بار بار اسکی نظر اتاری تھی۔

سب لڑکے آج وائیٹ کرتا شلوار میں ملبوس تھے تو لڑکیاں سب وائیٹ فراق پہنے ہوئے تھیں۔

میثم شاہ ولد مرتسم شاہ آپکا نکاح سکہ رائج الوقت پانچ لاکھ حق مہر کے عوض ایناره ولی احمد سے طے پایا ہے کیا اپکو قبول ہے۔۔۔؟

قبول ہے۔۔لبوں پر مسکراہٹ سجائے دل وجان سے قبول کیا تھا۔

(ہاں مجھے وہ سیاہ آنکھوں والی میری اینی قبول ہے)

کیا آپکو قبول ہے۔۔؟دوسری بار پوچھا گیا۔

قبول ہے۔۔دوسری بار بھی اسکی گھمبیر آواز پورے لان میں گونجی تھی۔

(ہاں مجھے وہ سانولی سلونی میری اینی پورے دل سے قبول ہے)

کیا آپکو قبول ہے۔۔؟

جی قبول ہے۔۔۔تیسری بار پھر سے اسکے قبول ہے کہنے پر ایناره کا دل کانوں میں دھڑکا تھا۔

(ہاں قبول ہے مجھے میری اور صرف ثم کی اینی)

جتنی خاموشی سے میثم سے پوچھا گیا اتنی ہی خاموشی سے اب وہ لوگ ایناره کی طرف آئے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اوف وائیٹ کلر کے لہنگے میں نیچرل میک اپ کیے شائید دنیا کی سب سے خوبصورت دلہن لگ رہی تھی۔ اسنے اپنے ہلکے سانولے رنگ کو چھپایا نہیں تھا بلکہ اپنی سکن کلر کے مطابق میکاپ کروایا تھا جسمیں وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔

سر پر سرخ امتیاز سے سجاڈوپٹہ رکھے وہ گھبرائی سی بیٹھی تھی۔

میثم کی طرف سے جب وہ لوگ اسکی طرف آئے تو مہر نے اسے میثم کے نام کا سرد ڈوپٹہ اوڑھا دیا جو گھونگھٹ کے لیئے دیا گیا تھا۔

اسکے ایک طرف ولی جبکہ دوسری طرف آبان بیٹھا تھا۔

ایناره احمد ولد ولی احمد آپکا نکاح سکہ رائج الوقت پانچ لاکھ حق مہر کے عوض میثم مرتسم شاہ سے طے پایا ہے کیا اپکو قبول ہے۔۔۔؟

قاضی صاحب کی آواز پورے لان میں گونجی تھی۔

ایناره کا وجود پسینے سے تر ہوا تھا۔ وہ گھبراہٹ میں بار بار ہاتھ مسل رہی تھی۔

اسکے جواب نا دینے پر سب کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

ایناره بچے جواب دو۔۔ آبان اسکے گرد حصار بناتا نرمی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایناره احمد ولد ولی احمد آپکا نکاح سکہ رائج الوقت پانچ لاکھ حق مہر کے عوض میثم مرتسم شاہ
سے طے پایا ہے کیا اپکو قبول ہے۔۔۔؟دوبارہ پوچھا گیا۔

جی ق۔ق۔ قبول ہے۔۔اسکی لڑکھڑاتی آواز پر میثم کی سانس میں سانس آئی تھی۔

(ہاں مجھے وہ سرمئ بلا قبول ہے)

کیا آپکو قبول ہے؟؟دوسری بار پوچھا۔۔

قبول ہے۔۔وہ تھوڑا ریلیکس ہوئ تھی۔۔

(ہاں مجھے وہ میرا چیمپیئن دل وجان سے قبول ہے)

کیا آپکو قبول ہے۔۔؟آخر بار پوچھا گیا۔

ج قبول ہے۔۔تیسری بار بھی اسنے اسے قبول کیا تھا۔

(ہاں مجھے قبول ہے میرا اور صرف اینی کا ثم پورے دل سے قبول ہے)۔

سائین اور دعا کے بعد ہر طرف مبارک بعد کا شور اٹھا تھا۔

ایناره چاہ کر بھی خود کو رونے سے باز نا رکھ پائ۔وہ ولی کے گلے سے لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

چاہے وہ دور نہیں جا رہی تھی لیکن ساری زندگی کسی اور کے نام کر دینا آسان تھوڑی تھا۔

یہ وقت ہی ایسا ہوتا ہے ہر لڑکی کے لیئے۔

ولی بامشکل اسے چپ کرواتے مردوں کی طرف گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تو نے تو سیدھا چھکا مارا ہے چھپے رستم۔۔زیان اس سے گلے ملتے بولا۔

چوکے والی رینج ہی نہیں تھی۔میثم نے اسے آنکھ ونک کی۔

یہ سالا تو سب کا باپ نکلا۔۔آبان نے کہا تو سب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

بہت مبارک ہو۔۔حازق اسکے ماتھے پر لب رکھتا اسکا کندھا تھپتھپاتے بولا۔

آپکا بے بی میرے لیئے بہت لکی ہے بھائی۔۔میثم اس سے ملتا سرگوشی میں بولا۔

حازق مسکرا کر اسے دیکھتا آگے بڑھ گیا۔

مبارک باد کے بعد اب دلہا دلہن کے ملنے کی باری تھی۔

وہ گہری مسکراہٹ سے پھولوں کا پردہ پیچھے کرتا ایناره کے مقابل ایا۔

وہ سرخ جالی دار چنری کے گھونگھٹ میں تھی۔

اٹھاو اٹھاو گھونگھٹ اٹھاو دیور جی۔۔ایزل ایناره کے قریب بیٹھی شرارت سے بولتی اٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میثم سب کی مسکراتی نظروں کی پرواہ کیے بغیر جھکا اور ایناره کا گھونگھٹ پلٹ دیا۔

اسے دیکھتے ہی اسکی ڈھرکنوں میں جو شور برپا ہوا وہ گھبرا گیا کہیں اسکی دھڑکنوں کی آواز اس پاس کوئ سن نا لیں۔

ماشاءاللہ۔۔لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ ایناره آہستہ آہستہ کانپ رہی تھی۔۔ میثم اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر تا نرمی سے جھکتا اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا۔۔

ایناره کی انکھ سے ایک آنسو ٹوٹتا ہونٹوں میں جزب ہوا تھا۔

جبکہ محرم کے پہلے لمس پر وہ دل و جان سے کانپی تھی۔

میثم نے نرمی سے اسے خود سے لگایا۔

یینگ جنریشن کی ہوٹینگ پر وہ پیچھے ہوتا اسے دیکھنے لگا۔

کیسی لگ رہی ہے۔ مرحا اسے مبہوت کھڑا دیکھ بولی۔

میری دلہن لگ رہی ہے۔۔ وہ بے ساختہ بولا تھا۔

سب کے قہقے پر وہ نچلہ لب دانتوں تلے دباتا پلٹ گیا۔

صرف میثم ہی نہیں کوئی اور بھی تھا جو ساکت ہوا تھا۔

ایناره کے پیچھے کھڑی بہارے خود پر نظریں محسوس کرتے چونکی تھی۔ اسنے ادھر ادھر دیکھا سامنے ہی وہ ساکت سا سٹل اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ اسکے دیئے گئے وائیٹ فراق میں اپنے تمام تر پٹھانی نقوش سے قہر ڈھا رہی تھی۔

بہارے کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

وہ جان بوجھ کر منظر سے ہٹ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے ارحم کو ایک اور موقع دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

ماضی میں جو ارحم نے اسکے ساتھ اسکا پچھتاوا تھا اسے اور اس ایک ماہ میں وہ اچھے سے اسے جتا چکا تھا۔

وہ اس ایک ماہ میں جان چکی تھی کہ وہ واقعی ارحم کی نادانی تھی۔ حقیقت میں تو وہ بہت پیار دینے والا شخص تھا۔

وہ جانے کتنی بار اس سے معافی مانگ چکا تھا بغیر ہچکچائے وہ لوگوں کی پرواہ کیے بغیر بھی اسے سوری کر دیتا تھا۔

بہارے نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ لیا تھا۔ آخر کو طلاق کوئ عام بات تو نہیں تھی اسے ارحم سے طلاق لے کر کسی اور مرد پر بھی تو بھروسہ کرنا ہی تھا کیوں نا وہ اسے ہی ایک موقع دے دیتی۔ لیکن اپنی شرطوں پر وہ آج بھی قائم تھی۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی بے چین نظریں جسکو تلاش رہی تھیں وہ جانے کہاں چھپ کے بیٹھی تھی۔ سب لوگ کھانا بھی کھا چکے تھے لیکن وہ ابھی تک اسے نظر نہیں آئ۔

وہ مایوس ہوتا اب اندر کی طرف بڑھ گیا۔

لاؤنج سے گزرتے اسے شک سا گزرا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے یونہی جاتے جاتے پیچھے مڑتے دیکھا وہی تھی۔

آج اتنے ماہ بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

دل کو جیسے سکون سا آیا تھا۔

لڑکیوں کے جھرمٹ میں وہ سفید فراق پر بھاری گولڈن ڈوپٹہ لیے کسی بات پر ہستے ہوئے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

ہائے ے۔۔۔وہ دل پہ ہاتھ رکھتا گہری اہہ بھرتا وہیں سے واپس پلٹ گیا۔

وہ لڑکیوں کے جھرمٹ میں بیٹھی مگن تھی اب کہاں اسکے ہاتھ آنے والی تھی۔۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اوئے دلہے راجہ کدھر۔۔۔زیان کو داخلہ گیٹ کی طرف جاتا دیکھ آبان نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی۔۔

اج قوالی نائیٹ کا فنکشن تھا ہمیشہ کی طرح مردوں اور عورتوں کا الگ الگ کیا گیا تھا۔

آج تمام مرد بلیک کرتے میں لڑکیوں کے دل دھڑکا رہے تھے تو وہیں تمام لڑکیاں بلیک ساڑھی میں انکے دلوں پر بجلیاں گرا رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

زیان فون کی طرف اشارہ کرتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔اندر بہت شور تھا وہ وہاں کال نہیں سن سکتا تھا۔

مختلف قوال جو بلائے ہوئے تھے انہوں نے کافی رونق لگائی ہوئی تھی۔

کتنا بورنگ ہے ہمارا فنکشن۔ایزل جمائی روکتے بولی۔

کیوں نا لڑکوں کا فنکشن دیکھیں۔۔

مرحا کو شرارت سوجھی۔

ہاں یہ آئیڈیا ٹھیک ہے۔۔ایزل تو فوراً مان گئی۔

آپی بہت ڈانٹ پڑے گی۔بلیک سلک کی ساڑھی میں ملبوس اینارہ ڈرتے ہوئے بولی۔

کچھ نہیں ہو گا ہم لوگ چھپ کے دیکھیں گے نا کسی کو پتہ ہی نہیں چلے گا۔۔۔ہانم نے حل پیش کیا۔

جسے ڈر لگ رہا ہے وہ یہیں رہے میں تو جاؤں گی۔۔۔

ایزل کہتی بنا انکی سنے باہر کی طرف بڑھ گئی۔اسکے پیچھے ہی باقی لڑکیاں بھی آئی تھیں۔سب کے بچے اس وقت سو رہے تھے کیونکہ فنکشن کافی لیٹ ہو گیا تھا تو وہ تھک کے سو چکے تھے۔

یہاں سے سب کچھ دکھ رہا ہے۔۔ایزل ایک طرف ٹینٹ کو تھوڑا سا رول کر کے سائیڈ ہٹاتے سب کے لیئے جگہ بناتے بولی۔

سب لڑکیاں چیئرز کھینچتے آرام سے بیٹھی تھیں۔

قوال شائید اب جا رہے تھے لڑکے ہی سٹیج پر محفل لگائے بیٹھے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہو جائے پھر۔۔زیان نے میثم اور ارحم کو دیکھا۔

.بیغیر تیاں مت کرو۔ آبان نے مصنوعی غصے سے کہا۔

وہ لوگ کب سے ایک دوسرے کو چھیڑ رہے تھے۔

.بیغیر تیاں نہیں ہیں بھائی ہم تو چیک کر رہے ہیں رومینس میں کون سب کا بادشاہ ہے۔۔ارحم اسے آنکھ ونک کرتا بولا۔

وہیں لڑکیاں انکی اتنی بے باک گفتگوں پر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگیں۔

ایسی بات ہے تو میں تو ڈائیریکٹ کنڈی لگانے سے شروعات کروں گا۔۔

آبان بے باکی سے کہتا سب کے چہرے سرخ کر گیا۔

تم کنڈی ہی لگاتے رہو گے اور باقی سانسیں الجھاتے کام بھی کر جائیں گے۔۔حازق اسے دیکھتا مزے سے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لڑکیوں نے معنی خیز نظروں سے ایزل کو گھورا۔

شٹ اپ۔۔وہ جھنپ کر کہتی انکی طرف متوجہ ہوئی۔

لڑکیاں دبی دبی ہسی ہستے لڑکوں کو دیکھنے لگیں جہاں اب ارحم بول رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بات سانسیں الجھانے تک کہاں رکتی ہے ملاپ تو جسموں کا ہوتا ہے۔۔بدر کی بات پر جہاں سب کے چہرے سرخ ہوئے تھے وہیں سب کو حیرت کا جھٹکا بھی لگا تھا کسی کو بھی اس سے اتنی بے باکی کی امید نہیں تھی۔

توبہ توبہ کیسی فضول بکواس کر رہے ہیں یہ بس لوگ اٹھو یہاں سے۔۔مرحا کانوں کی لوں تک سرخ پڑتی ڈپٹ کو بولتی اٹھی تھی۔

وہ اٹھی ہی تھی کہ بدر کی نظر اس پر پڑ چکی تھی۔

وہ سخت نظروں سے اسے گھورتا نامحسوس انداز میں اس پاس دیکھتا اٹھا تھا۔

مرحا کی اسکی طرف پشت تھی اسلیے وہ دیکھ نا سکی لیکن باقی لڑکیاں اسے دیکھ چکی تھی اور سر سے سینگ کی طرح غائب ہوئی تھیں۔

مرحا منہ کھولے انہیں بھاگتے دیکھنے لگی اس سے پہلے کہ وہ بھی انکے پیچھے جاتی اسکا بازو کسی کے سخت ہاتھ کی گرفت میں آیا تھا۔

بدر اسے بازو سے کھینچتا پردہ واپس برابر کرتا اسے دیوار سے لگا گیا۔

یہاں کیا کر رہی تھیں اپ۔۔وہ سخت نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

وہ م۔میں۔۔لبوں پر زبان پھیرتے مدد کے لیئے باقی سب کو ڈھونڈا لیکن وہ تو غداری کرتے بھاگ چکی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ میں وہ کیا۔۔ چھپ کے ہمارے باتیں سن رہی تھیں۔وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کرتا ائیبرو اچکاتا بولا۔

مرحا نے ہاں میں سر ہلایا پھر تیزی سے نفی میں۔

اسے ہاں میں سر ہلاتے دیکھ پیچھے چھپی ہوئی لڑکیاں تاسف سے اسے دیکھنے لگیں۔

بدر نے مسکراہٹ دباتے اسکے کنفیوز چہرے کو دیکھا۔

آپ مجھے بتا دیتیں آپکو اتنا شوک ہے میرے منہ سے بے باک باتیں سننے کا تو میں آج کمرے سے نکلتا ہی نہیں۔۔وہ اسکے بال اکھٹے کرتے دوسرے کندھے پر کرتا گھمبیرتا سے بولا۔

لڑکیوں کی آنکھیں پھٹی تھی دونوں کو دیکھتے وہیں مرحا سرخ پڑی۔

تبھی اچانک سے مردوں کی طرف سے فائرنگ کی آواز آئی تو مرحا ڈر کے بے ساختہ اس سے چپکی تھی۔

بدر اسکے وجود سے اٹھتی مدہوش کن خوشبو میں گہری سانس کھینچتا اسے خود میں بھینچ گیا۔

یہ خوشبو مجھے پاگل کرنے کے لئیے لگائی ہے۔۔اسکی گردن پر لب رکھتے مدہوش لہجے میں کہا۔

بدر کیا کر رہے ہیں پیچھے ہوں۔۔ مرحا گھبرا کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے پیچھے کرنے لگی لیکن وہ اسکے دونوں ہاتھ قابو کرتا اسکی کمر سے لگاتا اسکے ڈارک لپسٹک سے سجے ہونٹوں کو فوکس میں لے کر جھکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بھاگو لڑکیوں۔سب سے آگے کھڑی ایزل سٹپٹا کر چہرہ موڑتی سرگوشی میں کہتی تیزی سے وہاں سے فرار ہوئی تھی لڑکیاں بھی سامنے کا منظر دیکھتے تیزی سے وہاں سے بھاگی تھیں۔

بدر اسکی کمر کو مٹھیوں میں بھرتا اسے اوپر اٹھاتا شدت سے اسکے لبوں پر جھکتا اسکی سانسیں پینے لگا۔

مرحا اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

بدر اسکی مستقل مزاحمت سے بدمزہ ہوتا پیچھے ہوا تھا۔

مزاحمت کی وجہ۔اسکے پھیلی لپسٹک صاف کرتے انگوٹھے سے صاف کرتے اسے گھورا۔

ہم لوگ ب۔باہر کھڑے ہیں بدر کچھ تو شرم کریں۔۔وہ سانس بحال کرتی خفگی سے بولی۔

کمرے میں چلیں۔۔اسکے چہرے پر سلگھتی سانسیں چھوڑتے وہ بوجھل لہجے میں بولا۔

ہرگز نہیں جائیں وہیں اپنی زبان کے جوہر دکھائیں۔وہ سٹپٹا کر اسے پیچھے دھکا دیتی تیزی سے وہاں سے بھاگی تھی۔

بدر بالوں میں ہاتھ چلاتا اسکی پشت دیکھتا رہ گیا۔

بچ کے جائیں گی کہاں۔زیر لب کہتے وہ واپس مردوں کی طرف آیا۔

وہ داؤد کے ساتھ آ کے بیٹھا تو سب لڑکے حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

وہیں حازق نے اسے گھورا تھا۔

کیا ہوا۔۔اسنے آئیبرو اچکاتے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہم لوگ صرف باتیں کر رہے تھے آپ تو پریکٹیکل کر کے آئے ہیں۔۔ میثم اسکے لبوں پر لگی لپسٹک دیکھتا معنی خیز انداز میں بولا۔

مطلب۔بدر سٹپٹایا تھا۔

سالے مطلب یہ کہ یہ ثبوت لازمی لانا تھا ساتھ۔ آبان ٹشو اسکی طرف پھینکتے اسکے ہونٹوں کی طرف اشارہ کرتا بولا۔

بدر کی آنکھوں کے سامنے مرحا کے سرخ لپسٹک سے مزین لب ائے۔یقیناً اسکی لپسٹک اسکے لبوں پر اپنی چھاپ چھوڑ گئ ہو گی۔

وہ نچلہ لب دباتے ایک نظر سب کو دیکھتے تیزی سے وہاں سے اٹھا تھا۔

لڑکوں کا مشترکہ قہقہ اسے دور تک سنائ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

وہ جیسے ہی لانوچ میں انٹر ہوئ لڑکیاں اسے معنی خیز نظروں سے دیکھتی دبی دبی مسکراہٹ لیے ہوئ تھیں۔

غدار سب کی سب مجھے چھوڑ کر اگئں۔مرحا سمجھ چکی تھی کہ وہ باہر کا سارا منظر دیکھ کر آئ ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اگر ہم نا آتی تو بدر بھائی کو موقع کیسے ملتا سانسیں الجھانے کا۔۔ ایزل قہقہ لگاتے بولی۔

لڑکیاں سرخ پڑتی اسکے پیچھے قہقہ لگا گئیں۔

مرحانے اسے گھورا۔

بک مت۔۔ نظریں چرا کر کہتی وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گئ۔

لپسٹک کا ٹیسٹ اچھا کر لے یہ بہت گندہ ہے پتہ نہیں بدر نے کیسے برداشت کیا۔ پیچھے سے اسے ہانم کی اونچی ہانک سنائ دی۔

وہ بڑبڑاتے سر جھٹکتے اپنے کمرے میں چلی گئ۔

جبکہ لڑکیاں ہاتھ پر ہاتھ مارتے پیٹ پکڑے ہس ہس کے اوندھی ہو رہی تھیں۔

اسی ہسی مزاق میں وہ لوگ رات کے ایک بجے سوئے تھے۔اور صبح سب لوگ گیارہ کے قریب اٹھے تھے۔

مہندی کا فنکشن ویسے بھی رات کا تھا اس لیے سب لوگ ریلیکس تھے کیونکہ مہندی کے لیئے جو ڈیکوئر ڈیزائینر تھا وہ خود ہی سب سنبھال رہا تھا اس لیے انہیں زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی۔

سب لوگ اپنی اپنی نیند پوری کر چکے تھے اس لیے اب سب فریش تھے۔

نا صرف بڑے بلکے بچے بھی۔

لڑکے سب وائیٹ کرتے پر اپنی بیویوں کے لباس سے ہم رنگ واسکٹ پہنے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

محراب اور بہروز نے بدر کے ساتھ میچنگ کی تھی تو ضرغام نے آبان کے ساتھ۔ بلال نے عاشر کے ساتھ، حماد نے داود کے ساتھ میچنگ کی ہوئی تھی۔ تو وہیں ریحان نے ساحل کے ہم رنگ پہنی ہوئی تھی

وہیں دائمہ نے ہانم کے جیسے ہی گرین شرارہ پہنا ہوا تھا۔

زائیشہ نے زمل جیسا پرپل، الہام نے اپنی ماما روشنا نے جیسا لائیٹ گرین شرارہ پہنا ہوا تھا تو وہیں روح نور نے بھی نور کے جیسا بلیک اور پرپل کمبینیشن میں شراراہ پہنا ہوا تھا۔ سحر بھی رمشا کے طرح ہی اورنج شرارے میں ملبوس تھی۔

مرحا اور ایزل نے میچینگ کی تھی لائیٹ پنک شرارے میں وہ دونوں کانچ کی گڑیا کی مانند لگ رہی تھیں۔

مردوں اور عورتوں کا انتظام الگ الگ کیا گیا تھا۔

بڑوں نے رسم شروع کی تھی لڑکیوں نے انکے پیچھے ہی اپٹن اور تیل لگاتے رسم کی تھی۔

ایناره برائیڈل مہندی کے گرین کلر کے لہنگے میں لائیٹس سے میک اپ میں آج سب کو مات دے رہی تھے۔ اس پر ٹوٹ کر روپ چڑھا تھا۔

اسکے بعد کچھ ہلا گلا کرتے وہ لوگ اب مہندی لگوا رہی تھیں۔

وہیں دوسری طرف لڑکے تو آج ایک دوسرے کو تیل میں نہلا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں آج خوب بھنگڑے ڈالتے اپنی مرادیں نکالی تھیں۔

ان کی دیکھا دیکھی انکے سپوتوں نے بھی اپنا چمچہ ہلانے کی کوشش کی لیکن وہ تو جلد ہی تھک چکے تھے۔

💞💞💞

رات کے آخری پہر جب سب تھک کر سو رہے تھے وہیں وہ چوروں کی طرح احمد والا میں داخل ہوا تھا۔

دبے قدموں سے مخصوص کمرے کی طرف بڑھا۔

ہر طرف اندھیرا چھایا تھا وہ ایک محتاط نظر اس پاس ڈالتے وہ آہستہ سے کمرے میں داخل ہوا۔

ایناره اس سے انجان بے سود مہندی کا لباس چینج کیے بغیر بیڈ پر لیٹی گہری نیند میں سو رہی تھی۔

میثم دروازہ لوک کرتا دبے قدموں سے اسکے قریب ایا۔

وہ شائید کچھ زیادہ ہی تھک گئ تھی اس لیے چینج کیے بغیر ہی سو گئ۔

ڈوپٹہ تن سے غائب تھا جبکہ لہنگا بے ترتیب سا ہو رہا تھا۔

اسکی کرتی جو کے ڈوپٹے کی وجہ سے کور تھی اب بے ترتیب سی اسکا پیٹ نمایا کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میثم کی نظر بے ساختہ اسکے برہنہ پیٹ پر گئ۔

وہ چھوٹی چھوٹی سانس لیتی تو اسکا پیٹ اسکے ساتھ حرکت کرتا۔اور یہ منظر دیکھتے میثم کے پسینے چھوٹے تھے۔

وہ تیزی سے نظریں پھیر گیا لیکن اگلا منظر دیکھتے نچلہ لب دانتوں تلے دبایا تھا۔

اسکا لہنگا بھی کافی بے ترتیب تھا جو پنڈلیوں سے اوپر ہوا تھا۔

وہ آہستہ سے اسکے قریب ہوا۔لہنگا پاؤں تک ٹھیک کرتے وہ اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتا اس پر جھکا تھا۔

گہری نظروں سے اسنے اسکے معصوم چہرے کو دیکھا جو کب سے اسکے دل کی سب سے اونچی مسند پر براجمان تھا اور وہ جانتا ہی نہیں تھا۔

گہری سانسوں کی تپش سے ایناره کسمساتے آنکھیں کھولیں گئ۔

نیند سے خمار سے سرخ ہوتی آنکھیں کھولتے اسنے حیرت سے خود پر جھکے میثم کو دیکھا۔

ثم۔۔بے آواز لب ہلے۔

میثم جو اسکے قریب ہی جھکا ہوا تھا اسکا چہرہ اسکے نزدیک تر تھا کہ ایناره کے لب ہلکے سے اسکے لبوں کو چھو گئے۔

دونوں کو جیسے کرنٹ لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میثم تیزی سے پیچھے ہوا تھا وہیں ایمارہ بھی سانس روکے تیزی سے کروٹ بدل گئ۔

میثم منہ پر ہاتھ پھیرتے گہری سانس لیتا اسے دیکھنے لگا۔اسکی بل کھاتی برہنہ کمر کو دیکھتے اسکی آنکھوں میں سرخی پھیلی تھی۔

ایمارہ تکیے میں چہرہ چھپائے اپنی بکھری سانس بحال کر رہی تھی۔

اینی۔پیچھے سے آتی گھمبیر آواز پر وہ تیزی سے آنکھیں مینچ گئ۔

میثم آہستہ سے اسکے قریب بیٹھا۔

وہ سمٹ کر اٹھ بیٹھی۔

نکاح کی مبارکباد نہیں دی تمنے مجھے۔۔اسکے چہرے پر بکھرے بالوں کو ہٹاتا وہ گھمبیرتا سے بولا۔

ایمارہ نے آہستہ سے تھوک نگلا نظریں جھکائے وہ پیچھے کو کھسکی تھی۔

ہم۔۔؟میثم اسکے قریب ہوا۔

موقع نہیں ملا۔پیچھے کو کھسکتے آہستہ سے کہا۔

ایک بار کہتی موقع بھی مل جاتا۔۔وہ جیسے جیسے آگے ہوتا ایمارہ کھسک کر پیچھے ہوتی۔

اس سے پہلے کہ وہ بیڈ سے نیچے گرتی میثم نے اسے بازو سے پکڑتے اپنی طرف کھینچا۔

وہ کسی گڑیا کی طرح اسکے سینے سے الگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جب کوئی رشتہ نہیں تھا تو قریب رہتی تھی اب صرف میری ہو تو دور جا رہی ہو۔ کیوں۔ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے میثم نے اسے اپنے نزدیک تر کیا۔

وہ لہو چھلکاتے چہرے سے مہندی سے بھرے ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے کسمسای تھی۔

اینی۔۔ میثم نے اسکے کمر کو جھٹکا دیتے زارا سا فاصلہ بھی مٹایا دونوں کی دھڑکنیں جیسے ایک ہوئی تھی۔

ایناره سانس روک گئی اگر وہ سانس لیتی تو میثم کے سانس سے الجھ جاتی۔

میثم خمار آلودہ نظروں اسے دیکھتا اپنی سانسوں کی تپش سے اسکے گال دہکا گیا۔

ایناره اسکے حصار میں کانپنے لگی۔

چھپ کیوں رہی تھی مجھ سے۔۔ وہ بولا تو اسکے ہونٹ ایناره کے ہونٹوں سے ملے تھے۔

ایناره لہو چھلکاتے چہرے سے سختی سے آنکھیں مینچ گئی۔

وہیں میثم ضبط کھوتا اسکے گلابی لبوں کو دیکھتا نرمی سے انہیں اپنی گرفت میں لے گیا۔

ایناره اسکے حصار میں تھر تھر کانپتی کپکپاتے ہاتھوں سے اسکی شرٹ تھام گئی۔

وہ نرمی سے اسکی لبوں کو چومتا آہستہ آہستہ شدت اختیار کرنے لگا۔

کب وہ نرمی سے شدت پسندی سے اسکی سانسیں پینے لگا اسے انداز نہیں ہوا۔

ایناره بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے اپنے ناخن میثم کے کندھوں پر گاڑھے لیکن میثم تو مدہوش سا اسکی نرم پنکھڑیوں کا رس نچوڑنے میں مصروف تھا۔

وہ شدت سے اسکی سانسیں پیتا بے چینی سے اسکے سر کر پیچھے ہاتھ رکھتا دوسرا ہاتھ اسکی کمر کے گرد ریپ کرتا اپنی گود میں کھینچ گیا۔

ایناره نے اسکے کندھے پر مکے برسائے لیکن وہ شائید ان سالوں کی پیاس بجھا رہا تھا۔

ایناره کی آنکھوں میں شدید سرخی کے ساتھ نمی بھی تیری تھی۔

اسکی سسکیاں میثم کے لبوں میں دب رہی تھیں آنکھوں سے بے ساختہ آنسو ٹوٹ کر چہرے پر پھسلے تھے اسکی مزاحمت کم پڑ گئ۔

میثم اسکے ساکت ہوتے وجود کو محسوس کرتے مدہوشی سے ہوش میں آیا تھا۔

وہ آنکھیں کھولتے اسے دیکھتا اسکے ہونٹ وا کرتا نرمی سے اسے سانس دینے لگا۔

ایناره نے سانس رکنے کے خوف سے تیزی سے اسکی سانسیں کھینچی تھیں۔

چہرہ شدید سرخی مائل ہو رہا تھا۔

وہ تھوڑا ریلیکس ہوئ تو میثم   نے اسکے ہونٹ چھوڑے تھے۔

وہ اسکے کندھے پر سر ٹکائے نڈھال سی اپنی سانس بحال کر رہی تھی میثم اپنی شدت پر خود کو کوستا اسکی کمر اور بال سہلانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اینی۔۔کچھ دیر بعد وہ ریلیکس ہوئی تو نرمی سے پکارا۔

ایناره سختی سے اس سے لپٹ گئی۔

اسکے وجود کی نازکی محسوس کرتے میثم کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکی تھیں۔

اسکا کھردرا ہاتھ بے ساختہ ایناره کی برہنہ کمر سے پھسلتا کمر سے اوپر اپنی بے باکیاں دکھانے لگا۔۔

ثم۔۔وہ سہم کر اسکی گود میں سمٹی تھی۔

میثم کا چہرہ شدید سرخ پڑ گیا۔

اسنے نرمی سے ایناره کو بیڈ پر کیا۔

ثم کی جان کل رات کے لیئے خود کو تیار کر کے آنا میں کوئی نرمی نہیں دکھاؤں گا۔ تمہیں دیکھتے ہی مدہوشی میری آنکھوں۔میں اتر رہی ہے تو سوچو کل کیا ہو گا اس لیے زاراجی کڑا کر کے انا۔۔

اسکے ماتھے پر ہونٹ رکھتا وہ جھک کے اسکے کان میں سرگوشی کرتا کان کی لو دانتوں تلے دبا گیا۔

ایناره سسک کر بیڈ شیٹ تھام گئی۔

وہ ایک گہری نظر اسکے لرزتے سراپے پر ڈالتا تیزی سے کمرے سے باہر نکلا تھا۔

جو وہ کہنے آیا تھا وہ وہ کب کا بھول چکا تھا یہاں رہ کے مزید اپنا نقصان ہی کروانا تھا اسلیے وہ مزید کسی بات کے تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

ایناره سینے پر ہاتھ رکھے اپنی بکھری دھڑکنوں کو سنبھالتی اوندھے منہ بیڈ پہ گری تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کل کا سوچتے ہی دل کانپ رہا تھا۔

💞💞💞

وہ خود پر پرفیوم سپرے کرتا اپنی تیاری پر آخری نگاہ ڈالتا ابھی مڑا ہی تھا کہ دروازہ نوک ہوا۔

مہر اور مرحا اندر آئی تھیں۔

ماشاءاللہ۔دونوں اسے دیکھتے بے ساختہ بولی۔

میثم اس وقت سفید کرتے پر بلیک شیروانی پہنے بالوں کو مخصوص سٹائل میں سیٹ کیے ہوا تھا۔

اسکے چہرے پر پھیلی ہلکی سی سنجیدگی اور نرم سے مسکراہٹ اسکی پرسنیلٹی کو چار چاند لگا گئی تھی۔

مہر نے آگے بڑھتے اسکا ماتھا چومتے نظر اتاری تھی۔

ماشاءاللہ چہرے کی چمک تو دیکھا اج۔۔مرحا اسکے ماتھے پر ہونٹ رکھتے شرارت سے بولی۔

آپکی خوبصورتی کے آگے تو کسی کی چمک کچھ بھی نہیں ہے۔۔وہ مرحا کو خود سے لگاتا اسکا سر چومتے بولا۔

مرحا کھکھلائی تھی۔

وہ اس وقت بلیو کلر کی نفیس سی میکسی میں ملبوس تھی۔

Posted On Kitab Nagri

فنکشن کے لحاظ سے کیے گئے میکاپ میں بالوں کا ڈھیلا سا بن بنائے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔

ماموں ہم بھی۔۔ محراب اور بہروز دروازے کھولتے بھاگتے ہوئے اندر آئے تھے۔

ان دونوں نے بدر کی طرح ہی بلیو تھری پیس پہنا ہوا تھا۔وہ دونوں اتنے پیارے لگ رہے تھے کہ سب لوگوں نے انکی نظر اتاری تھی۔

بلکل عربی شہزادوں سے لگ رہے تھے۔

ارے ماموں کی جان تم دونوں تو شہزادے لگ رہے ہو۔۔ میثم انکے قریب جھکتا باری باری دونوں کا ماتھا چومتے محبت سے بولا۔

مہر اور مرحا مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

ماما بابا بلا رہے ہیں آپکو جلدی چلیں۔۔

انوشے ہڑبڑاہٹ میں دروازہ کھولتی اندر آئی۔

وہ تینوں چونکے تھے۔

ہیں یہ پری کون ہے۔دیکھی دیکھی لگ رہی ہے۔۔ میثم شرارت سے اسے دیکھتا بولا۔

انوشے اس وقت گرین کلر کی میکسی میں تھی۔

لائیٹ سے کیے گئے میکاپ نے اسکے حسن کو چار چاند لگا دیئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ اسکے نقوش کم عمری کی وجہ سے بہت بھلے سے محسوس ہوتے تھے۔

میثم بھائی یہ میں ہی ہوں انوشے۔۔وہ خفگی سے اسے دیکھتے بولی۔

اچھا اچھا تبھی میں کہوں دیکھی دیکھی لگ رہی ہے۔لیکن یہ آج اتنی پیاری شکل۔۔وہ مسکراہٹ دباتا بولا۔

بھائی۔۔انوشے نے نروٹھے پن سے اسے گھورا۔

وہ تینوں ہس دیئے۔

چلو جلدی نیچے او۔مہر کہتی جا چکی تھی وہ سب بھی اسکے پیچھے ہی نکلے تھے۔

💞💞💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بس کرو تم سب ٹائم دیکھو۔سب کو ہنوز پاگلوں کی طرح بھنگڑے ڈالتے دیکھ غازی نے اب تھوڑا سختی سے کہا۔وہ لوگ پچھلے آدھے گھنٹے سے بھنگڑے ڈالے جا رہے تھے۔

زیان گولڈن کلر کی شیروانی جبکہ ارحم مہرون کلر کی شیروانی میں ملبوس تھا۔

دونوں ہی دلہے بنے نظر لگ جانے کی حد تک پیارے لگ رہے تھے۔

غازی کے کہنے پر سب لوگ شرافت سے سیدھے ہوتے اب بینکوئٹ میں داخل ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مردوں اور عورتوں کا انتظام الگ الگ تھا۔

عورتیں سب اپنی سائیڈ پر تھیں جبکہ مرد دوسری سائیڈ۔

کھانے کے بعد وہ تینوں دلہے عورتوں والی سائیڈ پر گئے تھے۔

آیئے آیئے جی جا جی۔۔۔رمشاء نے ارحم پر پھول پھینکتے ہاتھ پھیلاتے اسے شرارت سے دیکھا۔

وہ زیر لب مسکرا دیا۔

شکریہ سالی صاحبہ۔۔وہ سر کو خم دیتا مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

اسکے ساتھ کھڑے ساحل نے گہری نظروں سے اوف وائیٹ کلر کی میکسی میں کسی گڑیا کی طرح چہکتی رمشاء کو دیکھا تھا۔

وہ اسے گھورتی پیچھے ہٹ گئی۔

وہ تینوں جیسے ہی صوفوں کے قریب گئے اپنی دلہنوں پر نظر پڑتے ہی وہ تینوں مسکرائے تھے۔

انکی دلہنیں پہلے ہی سٹیج پر موجود گھونگھٹ کیے بیٹھی تھیں۔

پہچان لیں اپنی اپنی والیوں کو اور بیٹھ جائیں۔۔بلیک میکسی میں تتلی بنی گھوم رہی ایزل چہک کر بولی۔۔

میثم نے دونوں صوفوں کے درمیان بیچ والے صوفے پر مہرون لہنگے میں بیٹھی دلہن کو گہری نظروں سے دیکھا۔

وہ اسکی نظروں سے سمٹتی کانپی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میثم گہرا مسکرایا تھا۔

وہ اطمنان سے چلتا اسکے ساتھ بیٹھا تھا۔

ایناره خود میں سمٹ سی گئ۔

آوہوو۔سب نے ہوٹینگ کی تھی۔

میثم کی مسکراہٹ اور گہری ہوئ۔

جبکہ ایناره بیچاری صوفے سے چپک کر بیٹھی تھی۔

چلیں بھئ آپ دونوں کس بات کا انتظار کر رہے ہیں۔۔ہانم ارحم اور زیان کو یونہی کھڑے دیکھ بولی۔

ارحم نے دائیں جانب ریلیکس سے انداز میں بیٹھی دلہن کو دیکھا جو گولڈن اور سرخ امتیاز سے سجے لہنگے میں سجی ہوئ تھی۔۔

وہ مسکراہٹ دباتا جان بوجھ کر بائیں جانب بڑھ گیا۔

گھوگھنٹ کے پیچھے سے اسے دیکھتی بہارے کا منہ کھل گیا۔وہیں باقی سب اسکی شرارت پر مسکراہٹ دبا رہے تھے۔

زیان نے اسے گھورا جو بریرہ کے قریب کھڑا ہوا شرارتی نظروں سے بہارے کو دیکھا اور بریرہ کی طرف جھکا۔

شادی مبارک ہو بھابھی۔۔اسکی قریب جھکتے آہستہ سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

بہارے نے ضبط سے مٹھیاں بھینچتے اسے دیکھا تھا اگلے ہی پل وہ اٹھتی خود ہی اپنا گھونگھٹ الٹ گئ۔

یہاں ہوں میں۔ تیکھے سے لہجے میں کہا۔

وہیں سب کا فلک شفاف قہقہ گونجا تھا۔

بہارے خجل سی ہوتی تیزی سے گھونگھٹ الٹتی دوبارہ بیٹھ گئ۔

ارحم مسکراہٹ دباتا اس کے قریب آتا صوفے پر بیٹھا تھا بہارے کھسک کر صوفے کے کارنر پر ہوئ تھی۔

زیان بھی سٹیج پر آتا بریرہ کے ساتھ بیٹھا تھا۔

بریرہ نے گھونگھٹ کی اوٹ سے زرا سے نظریں اٹھاتے اسے دیکھا۔

وہ گہری نرم گرم نظروں سے اسے کی اپنے حصار میں رکھے ہوئے تھا۔

وہ گڑبڑا کر نظریں پھیر گئ۔ حتی کہ زیان کو نظر نہیں آرہا تھا لیکن وہ پھر بھی جھنپ گئ۔

چلو چلو پیچھے ہٹ جاو لڑکیاں آرہی ہیں۔ ایزل اپنی میکسی اٹھائے سٹیج پر آئ تھی۔

لڑکے انکے ہاتھ میں دودھ کے گلاس دیکھتے صوفے کے پیچھے جا کھڑے ہوئے۔

دیکھو لڑکیوں میں ہوں میثم کی بھابھی اور ایمارہ کی جیٹھانی اس لیے میں تو یہ رسم نہیں کروں گی۔

کیونکہ میں تو ہوں لڑکے والوں کی طرف اب تم لوگ دیکھ لو اپنا۔۔ ایزل مزے سے کہتی حازق کے ساتھ جا کھڑی ہوئ۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے جان وارتی نظروں سے اسے دیکھتے اپنے حصار میں لیا تھا۔

لڑکیاں اسکی غداری پر منہ کھولے اسے دیکھنے لگیں۔

ہاں بھئ میں بھی زیان اور ارحم کی بھابھی ہوں یعنی کے بریرہ اور بہارے کی جیٹھانی میرا حق بھی دوسری طرف زیادہ ہے اس لیے میں تو میثم کی رسم کروں گی باقی دونوں طرف تو میں جیٹھانی ہوں نا۔

زمل بھی کندھے اچکا کر بولتی میثم کی طرف آئ تھی۔

اب کوئ نہیں جائے گا کہیں بھی جلدی سے رسم کرو۔۔

پریشے خفگی سے ان دونوں کو دیکھتے بولی۔

سب جانتی تھی وہ دونوں بھابھی کی رسم کی وجہ سے دوسری طرف ہوئ تھیں۔

چلیں زیان بھائ۔ فٹافٹ یہ دودھ ختم کریں اور ہمارا نیگ دیں۔

انوشے زیان کے قریب بیٹھتے بولی۔

کاشان اور ابراہیم نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

ابراہیم نے فورآ سے گردن موڑتے اپنے سے کچھ دور کھڑے کاشان کو دیکھا۔اسکی نظریں انوشے پر محسوس کرتے وہ لب بھینچتا اپنی نظریں پھیر گیا۔

ارحم بھائ یہ نہیں چلے گا پینا پڑے گا آپکو منہ مت بنائیں۔۔ رمشاء اسے دودھ کا گلاس دیکھ منہ چڑھاتے دیکھ بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

چلو میثم پیو تم بھی پیو اور جلدی سے میرا نیگ دو۔۔زمل نے اسکے سامنے دودھ کا گلاس رکھا۔

تینوں نے مشکوک نظروں سے دودھ کے گلاس کو دیکھا۔

کچھ بھی نہیں ہے پیو شاباش۔۔ہانم مسکراہٹ دبائے بولی۔

ان تینوں نے ڈرتے ڈرتے دودھ کا سپ لیا تھا۔

شکر تھا کہ سہی سلامت تھا۔

تینوں نے سکون سے پیا۔

دیکھا ایویں ڈر رہے تھے آپ لوگ ہم لوگ تو اتنے شریف ہیں۔۔روشا نے قہقہ لگاتے بولی۔

بے چارے لڑکے انکی پہلی حرکتوں کی وجہ سے ڈرے ہوئے تھے۔

اچھا نکالے ہمارا نیگ۔۔پریشے جلدی سے بولی تھی۔

وہ تینوں انہیں تھوڑا تنگ کرنا چاہتے تھے لیکن ٹائم کم ہونے کی وجہ سے انہوں نے شرافت سے انہیں منہ مانگی رقم دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رخصتی کے وقت سب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

ایناره اتنا نہیں۔جبکہ بہارے اور بریرہ نے تو رو رو کر آنکھیں سجالیں تھی۔رمشاء اور مرحا نے انہیں بامشکل سنبھالتے گاڑیوں میں بٹھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

ارحم نے گہری نظروں نے اسے دیکھتے شرارت سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اپنی انگلیاں اسکی کمر پر چلائیں۔بہارے اچھلی تھی۔

اسنے تیزی سے فریٹ سیٹ پر بیٹھے آبان اور زمل کو دیکھا اور پھر مڑ کے اپنے شوہر کو۔

وہ اسے گھور بھی نا سکی گھونگھٹ میں جو تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

ارحم اسکی خاموشی سے فائیدہ اٹھاتا اسکا مہندی بھرا ہاتھ تھام گیا۔

کتنا انتظار کروایا تھا اس دن کا پچھلے تین دن سے تو وہ اسے ٹھیک سے دیکھ بھی نہیں پایا تھا لیکن آج وہ ہمیشہ کے لیئے اسکے پاس اچکی تھی یہ خیال ہی کتنا سکون دے رہا تھا۔

اسکی مہندی کے ڈیزائن پر انگلیاں چلاتے پر سکون سے انداز میں مسکرایا تھا۔

بہارے نے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی لیکن کمر پر مضبوط ہوتی گرفت سے وہ کسمسا کر رہ گئ۔

ارحم معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا بے باک سا اشارہ کرتے اسے جھنپنے پر مجبور کر گیا۔

وہ خود میں سمٹ سی گئ۔

جبکہ ان دونوں سے بے نیاز زمل سیٹ سے سر ٹکائے سو رہی تھی اور آبان انہماک سے ڈرائیو کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

زیان نے ابکی بار اسے سختی سے گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

بریرہ سوں سوں کرتی اسکی گھوری پر خائف سی ہو گئ۔۔

بھگا کے نہیں لے کر جارہا تم جب چاہے مل سکتی ہو یار یوں رو کر مجھے ایسے فیل تو مت کرواؤ جیسے مینے کوی گناہ کر دیا ہوں۔وہ جھنجھلایا سا بولا تھا۔

وہ کب سے روئے جارہی تھی۔زیان نے خود ڈرائیو کرنے کا سوچا تھا کہ اسکے ساتھ تھوڑا ٹائم سپینڈ ہو جائے گا لیکن بریرہ میڈم نے تو رو رو کر ہی اسکا ٹائم گزار دیا۔

یہ کہاں جارہے ہیں ہم۔۔وہ دوسری طرف گاڑی مڑتے دیکھ گھبرا کر بولی۔

ہوٹل۔۔اطمنان سے کہا۔

ل۔لیکن کیوں۔۔؟وہ بے تحاشہ گھبرائ تھی۔

کیونکہ ڈارلنگ میں نہیں چاہتا آج تمہاری آواز سن کے کوئ ہمیں ڈسٹرب کرے۔۔وہ سٹیرینگ پر انگلیاں بجاتا گہری نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

ا۔اواز کیوں۔۔؟نا سمجھی سے گھونگھٹ کی اوٹ سے اسے دیکھا۔

آواز اسلیے ڈارلنگ کیونکہ جب میں تمہاری روح میں اتروں گا میں نہیں چاہتا تمہاری چیخوں پر اور سسکیوں پر کوئ بھی بھاگتا آئے یا ہمیں ڈسٹرب کرے میں آج کسی بھی قسم کی ڈسٹربینس نہیں چاہتا اور تمہاری آواز بھی روکنا نہیں چاہتا۔۔وہ خمار اولادہ نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

بریرہ پسینے سے تر ہوتے وجود سے دروازے کے ساتھ سمٹ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی اتنی بے باک بات کا وہ کیا جواب دیتی۔

زیان معنی خیز سا مسکراتا گاڑی کی سپیڈ بڑھا گیا۔

پندرہ منٹ میں ہی وہ لوگ ہوٹل کے سامنے تھے۔

زیان نے گاڑی سے اترتے اسکی سائیڈ کا دروازہ کھولتے احتیاط سے اسے نکلنے میں مدد دی تھی۔

بریرہ سہمی سی اسکے ساتھ چلتی رہی۔

وہ ریسیپشن سے چابیاں لیتا اسے سہارا دیئے اوپر کمرے میں آگیا۔

بریرہ حیرانگی سے اس پاس دیکھتی اسکے ساتھ چلتی رہی۔وہ جیسے ہی کمرے کے باہر پہنچے زیان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر آہستہ سے دروازہ کھول دیا۔

اندر اندھیرا دیکھتا وہ گھبرائی تھی لیکن زیان اسکا ہاتھ پکڑتا اندر لے ایا۔

اسنے جیسے ہی لائیٹس اون کی بریرہ کے پسینے چھوٹے تھے پورا کمرہ پہلے دن کی دلہن کی طرح پھولوں اور کینڈلز سے سجا ہوا تھا۔

مدھم سی روشنی کمرے کا ماحول اور گھمبیر کر رہی تھی۔

وہ گھبرائی، لجائی سی سمٹ کر صوفے پر بیٹھی تھی۔زیان دروازہ لاک کرتا اسکی طرف مڑا۔

اسکے قریب آتے جھٹکے سے اسے کھڑا کرتے اسکا گھونگھٹ الٹا تھا۔

بریرہ اچانک کچھ سمجھ نہیں پائی۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ زیان اسکے ہوش ربا قیامت ڈھاتے حسن کو دیکھتے سانس نہیں لے سکا۔

لگتا ہے آج او کسجین ماسک کی شدت سے ضرورت پڑنے والی ہے۔ اسکی نتھلی پر نظریں جمائے بوجھل لہجے میں کہا۔

بریرہ جھنپ گئ۔

جاؤ چینج کر کے اوواشروم میں تمہارے لیئے ڈریس ہے۔ جیولری مت اتارنا صرف ڈریس چینج کرنا۔۔

وہ اسکی گردن کے قریب گہری سانس کھینچتا بامشکل پیچھے ہٹتا بولا تھا۔

بریرہ جان خلاصی ہونے پر بھاگ کر باتھ روم میں بند ہوئ تھی تھی۔

💞💞💞

وہ روہانسی ہوتی اپنے وجود پر اس چھوٹی سی بے ہودہ نائیٹی کو کو دیکھتی تو کبھی شیشے کو۔۔وہ یہ پہن کر باہر کیسے جاسکتی تھی لیکن اسکے علاوہ کوئ اوپشن نہیں تھا۔

میں ہیلپ کرواوں۔۔زیان کافی دیر سے اسکاویٹ کر رہا تھاوہ باہر نا آئ تو وہ دروازہ نوک کرتا بولا۔

بریرہ اچھلی تھی۔

ن۔نہیں میں ارہی ہوں۔۔ہڑبڑا کر کہا لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈارلنگ اگر پانچ منٹ میں تم باہر نا آئی تو اگلے چھٹے منٹ میں میں اندر جاؤں گا۔۔وہ اسکی گھبراہٹ سے محظوظ ہوتا بولا۔

بریرہ کب کچلتے خود کو دیکھتے سرخ پڑتی اسکی دھمکی سے ڈرتی آہستہ سے دروازہ کھول گئ۔

زیان جو دروازے سے پلٹ رہا تھا چونکا تھا۔

اسنے تیزی سے پیچھے مڑتے دیکھا اسکا سانس جہاں تھا وہیں اٹک گیا۔

دل ساکت ہو کے دھڑکا تھا۔

وہ ریڈ ویلویٹ کی شارٹ نائیٹی میں برائیڈل میک اور جیولری پہنے زیان کے ہوش اڑا گئ تھی۔

وہ خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھتا ساکت سا تھا۔

بریرہ سرخ گلاب ہوتے نائیٹی کو کھینچ رہی تھی کہ شائید وہ لمبی ہو جائے لیکن ناکام۔اوپر سے زیان کی گہری نظروں سے وہ پسینے میں نہا گئ۔

ز۔یان۔۔اسے یونہی سٹل دیکھتے روہانسے ہوتے پکارا۔

وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔

تیز قدموں سے اسکے قریب ایا۔

زیان کی جان۔۔جھک کر اسکے ماتھے پر لب رکھتے وہ گھمبیرتا سے کہتا اسے اپنی بانہوں میں اٹھاتا کمرے کے وسط میں لے آیا۔

Posted On Kitab Nagri

بریرہ کانپتے وجود سے اسکے سینے میں سمٹتی تھوک نگلتے اسے دیکھنے لگی۔

تمہیں پتا ہے ابھی سی وقت اتنی پیاری لگ رہی ہو کہ دل کر رہا ہے تمہیں یونہی تاعمر دیکھتا رہوں۔۔

اسے پھولوں سے بنے دل کے بیچ وبیچ کھڑا کرتے گھمبیر تا سے کہا۔

لیکن اگر یونہی دیکھتا رہا تو سہاگ رات تو پھر ہو گئ۔۔اسکی نتھلی سے ڈسٹرب ہوتے وہ آہستہ سے اسکے ناک سے نکالتا بوجھل لہجے میں بولا۔

بریرہ نے کانپتے ہاتھوں سے اسکا کرتا مٹھیوں میں بھرا۔پلکیں لرز گئ تھیں۔

ہونٹ بھی شدت سے کپکپا رہے تھے۔

ابھی سے کیوں اتنا کانپ رہی ہو میری جان ابھی تو مینے کچھ کیا بھی نہیں۔۔وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کرتا مدھم آنچ دیتے سے لہجے میں بولا۔

کیا ہوا آج اتنی خاموشی کیوں۔۔اسکی تھوڑی تلے دو انگلیاں رکھے اسکا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔

کچھ کہنا نہیں۔۔اسکے کپکپاتے ہونٹوں کو دیکھتے وہ اسکے ڈر اور گھبراہٹ کو انجوائے کر رہا تھا۔

آپ۔آپ ب۔بہت بے شرم ہیں۔۔وہ اسکے ہونٹوں پر دبی مسکراہٹ دیکھتے خفگی سے کہتے اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

زیان کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

ابھی تو بے شرمی والا کوئ کام کیا ہی نہیں جانے جان۔۔وہ اسکی کمر پر بے باکی سے انگلیاں چلاتے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

بریرہ سمٹ گئ۔

میں تھک گئ ہوں بہت نیند آئ ہیں سو جاتے ہیں۔۔اسکے سینے پر تھوڑی ٹکائے معصومیت سے کہا۔

پہلے میری سات سالوں کی تھکاوٹ تو دور کر دو میری جان پھر تمہاری آج کی تھکاوٹ کا سوچتے ہیں۔۔

اسکے چہرے پر سلگھتی سانسیں چھوڑتے وہ گہری بے باک نظروں سے اسے سر تا پاؤں دیکھنے لگا۔

بریرہ روہانسی ہوئ تھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر اس بلا سے پیچھا چھڑوائے کیسے۔

تو بتانا شروع کروں کتنی تھکان اور طلب ہے مجھے تمہارے وجود میں اترنے کی۔۔اسکے ہونٹوں کو فوکس میں لیے وہ خمار آلودہ لہجے میں کہتا اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا۔

بہت نرمی سے اسکے ہونٹوں کو چومتے وہ نرمی سے اپنے دانتوں سے کچلنے لگا۔

بریرہ سختی سے آنکھیں موندتی اسکے دانتوں کے دباؤ سے سسکی تھی لیکن اسکی سسکی بھی زیان کے ہونٹوں میں دب چکی تھی۔

وہ نرمی سے شدت اختیار کرتا اسکے ہونٹوں کو سٹابری سمجھے اپنی طلب مٹاتا اسکی سانسیں بند کر رہا تھا۔

وہ شدت سے کسمسای تھی۔لیکن آج شائید اسکا رحم کا کوئ ارادہ نہیں تھا ۔وہ یونہی اسے اٹھائے بیڈ پر لے ایا۔

نرمی سے اسے بیڈ پر لٹاتے وہ اس پر جھکا تھا۔ہونٹ ابھی بھی نہیں چھوڑے تھے۔

اسکی اتنی شدت پر بریرہ کی آنکھوں میں نمی سمائ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے اسکی گردن پر ناخن گاڑھے تو وہ سرخ آنکھیں کھولتا اسے دیکھنے لگا۔

اسے سانس کے لیئے تڑپتے دیکھ وہ اسکی زبان پر دانت گاڑھتا نرمی سے اسکے ہونٹ آزاد کر گیا۔

بریرہ منہ کھولے اپنے سانس بحال کرنے لگی اسے لگ رہا تھا جیسے اسے استھماء ہو۔

زیان اسکا مانگ ٹیکا اتارتا اسکے ماتھے پر نرمی سے لب رکھتا اسکی آنکھوں پر جھکا تھا۔

وہ نرمی سے اسکی آنکھوں کو چومتا اسکے پورے چہرے پر اپنے لمس کا گلال بکھیرنے لگا۔

بریرہ بیڈ پر پڑے پھولوں کو نوچتی اسکے لمس کی شدت برداشت کر رہی تھی۔

اسکے کانوں کو بھاری جھمکوں سے آزاد کراتے وہ اسکے کان کی لو کو ہونٹوں میں دباتے اسکی گرم سانسوں سے سلگھا گیا۔

ز۔زیان۔۔بریرہ سسکتی اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ کسی پیاسے کی طرح اسکے وجود پر اپنے بوسوں کی برسات کرتا جا رہا تھا۔

اسکی گردن کو جیولری سے آزاد کراتے وہ دیوانہ وار اسکی گردن چومتا تو کبھی اپنے دانتوں کے نشان ڈالتا جا رہا تھا۔

بریرہ اسکی شدت پر مرنے والی ہوئی تھی۔وہ لمبی لمبی سانس لیتی اسکے نیچے تڑپ رہی تھی لیکن آج وہ رحم کرنے کے درپہ نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بہت تڑپایا ہے تمنے مجھے۔ اتنا کہ میری یہ تڑپ پیاس میں بدلتی شدت اختیار کر چکی ہے۔۔ وہ اسکی ڈھرکنوں پر نظریں جمائے اسکے نائیٹی کی سٹریپس میں انگلیاں پھنساتے جھٹکے سے نیچے کھینچ گیا۔

زیان۔۔وہ کانپ کر اسکے سینے سے لگی۔

زیان واحد لائیٹ بھی اوف کرتا اسے تکیے پر ڈالتا اپنا کرتا اتارتے دور اچھال گیا۔

اسکی نائیٹی ڈھڑکنوں سے کھسکاتے وہ کینڈلز کی مدھم روشنی میں اسکے وجود کو دیکھتا پاگل سا اسکی دھڑکنوں پر جھکا تھا۔

بریرہ بیڈ پنچ میتھوں میں بھرتے اسکی جسارتوں پر سسکیاں بھرنے لگی۔

زیان شدت سے اسکی ڈھڑکنوں کو اپنے لمس سے مہکاتا اسکے پور پور پر اپنے بوسوں کی برسات کر رہا تھا۔

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسنے نائیٹی کی زپ کھسکاتے جھٹکے سے اسے اس پردے سے آزاد کیا تھا۔

اسکی ہوش ربا وجود کو دیکھتے وہ اسکے پیٹ کو چومتا اسے کسی گڑیا کی طرح پلٹتا اسکی کمر پر اپنی شدتوں کے گہری نشان ڈال گیا۔

ز۔یان۔۔بریرہ اسکی شدت برداشت کرتی نڈھال ہوئی تھی۔

وہ پلٹ کر رحم طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

زیان اسکی نم آنکھوں میں جھانکتا اسکے مقابل آتا اسکی نم آنکھوں کو چوم گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا میری سالوں کی تھکاوٹ اپنے وجود میں اتارنے کی اجازت دیتی ہے یہ جانے جان۔۔وہ اسے ہونٹ نرمی سے چومتا مدھم خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

بریرہ سرخ نشیلی آنکھوں سے اسے دیکھتی اسکے نچلے لب پر دانت گاڑھتی اسکی گردن پر بازو باندھتے خوبصورتی سے اجازت دے گئ تھی۔

وہ سرشار سا اسے خود میں بھینچتا دونوں پر بلینکیٹ کھینچ نرمی سے دونوں کی جان ایک کر گیا۔

بریرہ سسکتی تکیے پر سر پٹک گئ۔

زیان بہت نرمی سے اسے خود میں سماتا اسکے چہرے پر نرم گرم بوسے دیتا اسے ریلیکس کرنے لگا۔۔

بریرہ اسکی نرمی پر بھی سسکیاں بھرتی اسکے کمر پر ناخنوں سے گہری خراشیں ڈال گئ۔جسکی پرواہ زیان کو تو بلکل نہیں تھی۔

وہ بریرہ کو ریلیکس ہوتے دیکھ اپنی شدت بڑھاتا اسکی سسکیوں کی رفتار بھی بڑھا گیا۔

اسکی دھڑکنوں پر اپنی منمانی کرتے وہ اس پر اپنی شدتیں برساتا خود میں سمیٹتا چلا گیا۔

انکے پسینے سے تر وجود، پھولتی سانسوں اور مدھم سسکیوں سے کمرے کے در و دیوار لرز اٹھے تھے لیکن پرواہ کیسے تھی۔

وہ ہر چیز سے بیگانہ اسے خود میں سموئے اپنے وجود میں گم کرتا چلا گیا۔

💕💕💕

Posted On Kitab Nagri

کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ سیدھی ہوتی سمٹ کر بیٹھ گئ۔

میثم آہستہ سے کمرے میں داخل ہوا۔اسکی نظر سیدھا بیڈ پر گئ تھی جہاں وہ پھولوں کے بیچ وبیچ اسکے نام پر سجی ہوئی اسکی سیج پر بیٹھی تھی۔

اسکے لبوں پر مدھم مسکراہٹ دوڑ گئ۔

وہ اپنی شیروانی اتارتا واچ اور شوز بھی اتارتا بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔

ایناره تیز سے تیز تر ہوتی ڈھرکنوں سے اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ رہی تھی۔

اسلام وعلیکم!!وہ اسکے قریب بیٹھتا مدھم لہجے میں بولا۔

ایناره نے زیرلب جواب دیا تھا۔

امم کیا میں یہ گھونگھٹ اٹھادوں۔۔وہ اسکے لمبے گھونگھٹ کو دیکھتا بولا۔

ایناره اثبات میں سر ہلا گئ تو وہ آہستہ سے اسکا گھونگٹ پلٹ گیا۔

میثم کو پہلو میں دھڑکتا دل اپنے بس سے باہر ہوتا محسوس ہوا۔

کوئ اتنا بھی پیارا کیسے ہو سکتا ہے اور پھر سارا کا سارا کیسے ہو سکتا ہے۔۔وہ مبہوت سا اسکے سانولے سلونے سے حسن کو دیکھتا رہ گیا۔

گردن میں گلٹی ابھر کر مدھم ہوئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ا۔ا۔اینی۔۔اسکے گال پر ہاتھ رکھتے گم سم سا اسے پکارا تھا۔

ہم۔۔وہ ہنکار بھرتی لرزتی پلکوں سے اسے دیکھنے لگی۔

کیا واقعی میری ہو چکی ہو۔واقعی اتنی آسانی سے تمہیں مجھے دے دیا گیا۔۔وہ اسکے گال پر انگلیاں مس کرتا ٹرانس کی سی کیفیت میں بولا۔

ایناره مدھم سا ہنسی تھی۔

اسے اپنی گھبراہٹ زائل ہوتی محسوس ہوئی۔۔

ہم دیکھو اینی کو ثم اور ثم کو اینی مل گئی۔۔وہ اسکی گردن کی ابھری ہوئی ہڈی کو دیکھتے تھوک نگلتے بولی۔

ہم میری اور صرف میری۔۔اسکی ماتھا پٹی پر عقیدت سے لب رکھتے وہ تشکرانہ لہجے میں بولا۔

میثم کتنی ہی دیر اسکے ماتھے پر لب رکھے یونہی بیٹھا رہا۔

ایناره بھی آنکھیں موندیں اسکے لمس سے اپنے اندر اترتے سکون سے مسکائی تھی۔

تمہیں پتہ ہے تم کتنی خوبصورت ہو۔۔۔وہ اچانک اسکے گال کو انگوٹھے سے سہلاتا گہری نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

ہمم پتہ ہے۔۔وہ معصومیت سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

کیسے پتہ۔۔اسکی تیکھی ناک پر لب رکھتے وہ مسکرایا تھا۔

تمہاری آنکھوں نے بتایا۔۔وہ اترائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میثم نے مسکراہٹ دباتے اسے دیکھا۔

میری آنکھیں تو اور بھی بہت کچھ کہہ رہی ہیں۔۔ وہ بغور اسکی سرخ لپسٹک سے مزین لب دیکھتا گھمبیر تا سے بولا۔

ایناره جھنپ گئ۔

اپنی آنکھوں کو بولو کنٹرول میں رہیں۔۔ اسکا کالر سہی کرتے وہ مسکراہٹ دباتے بولی۔

آج نہیں رہ رہی تو کیا کروں۔ دل بھی بے قابو ہو رہا ہے۔ پتہ ہے کیا کہہ رہا ہے۔۔ وہ آہستہ سے اسکا ڈوپٹہ اتارتا اسکی جیولری ریمو کرنے لگا۔

کیا کہہ رہا ہے۔۔ وہ اپنے کان کی لو پر اسکے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے آہستہ سے بولی۔

کہہ رہا ہے آج بغاوت پر اترتے ہر پردہ گراتے تمہیں خود میں سمالوں اس وقت اور اس شدت سے کہ تمہاری سانس بھی میری سانسوں کی محتاج ہو۔۔ وہ اسکی گردن میں گہری سانس کھینچتا خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

ایناره کے پورے وجود کا خون سمٹ کر اسکے چہرے پر در ایا۔ جسم ہلکا سا کانپا تھا۔

میں تمہاری شدت برداشت نا کر سکی تو۔۔ وہ کانپتے ہاتھوں سے اسکی ابھری ہوئ ہڈی کو چھوتے مدھم سے مدھم تر لہجے میں بولی۔

میثم نے بامشکل اسکی سرگوشی سنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں ہوں نا پہلے نرمی سے عادی کروں گا پھر اپنی شدت میں تمہیں بھی شامل کر لوں گا۔۔ آہستہ سے اسے اپنے نزدیک کرتے نشیلے لہجے میں کہا۔

اور اگر میں انکار کر دوں تو۔۔ وہ خمار آلودہ نظروں سے اسکی ابھری ہوئی ہڈی کو دیکھتے لب تر کرتی سرگوشی کر گئی۔

انکار کی گنجائیش نہیں آج جزبات عروج پر ہیں تمہیں خود میں اور خود کو تم میں نا سمایا تو جان پر بن آئے گی۔۔ وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی گود میں کھینچتا مدھم آنچ دیتے لہجے میں بولا۔

ایناره پسینے سے تر ہوتے وجود سے اسکی گود میں سمٹ گئی۔

تم ہونٹوں سے بھی چھو سکتی ہو یقین جانو اس سے زیادہ سکون محسوس ہو گا۔۔ وہ اسکے ہاتھ اپنی ابھری ہوئی ہڈی پر محسوس کرتا اسے حلق تر کرتے دیکھ بولا۔

ایناره نے خاموش نظروں سے اسے دیکھا۔

جانے کیوں وہ ہمیشہ اس پوائیٹ پر آ کر کمزور ہو جاتی تھی اسکا دل چاہتا تھا کہ وہ اس ہڈی کو اپنے پوروں سے اپنی ہونٹوں سے چھوئے۔ اور اسکی یہ خواہش پوری ہو رہی تھی تو دل الگ ہی انداز میں دھڑکا تھا۔ وہ بے بس سی ہوتی جیسے ہیپناٹائیز ہوئی تھی۔

ہاتھوں سے اسکی گردن سہلاتی وہ نرمی سے اسکی ہڈی پر اپنے لب رکھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

میثم سکون سے آنکھیں موندتا اسکی کمر کو انگلیوں سے سہلانے لگا جبکہ دوسرا ہاتھ اسکی ڈھڑکنوں پر نرمی سے رقص کر رہا تھا۔

یہ مجھے بے بسی کرتی ہے۔۔وہ دیوانہ وار اسکی اسکی گردن کو چومتی بے بسی سے بولی۔۔

اب سے یہ وجود اور اس وجود پر رقص ہر حصہ تمہارا ہے میری جان تو چاہو تو گھٹنوں چھو موچاہو تو ساری رات۔۔وہ اسکے لبوں پر گہری نظریں گاڑھے بوجھل لہجے میں بولا۔

ایناره نے تھوک نگلا تھا۔

وہ ناچاہتے ہوئے اسکی ابھری ہوئی ہڈی پر نرمی سے دانت گاڑھ گئ۔اسکا دل تھا کہ بھر ہی نہیں رہا تھا

۔

میثم نچلہ لب دانتوں تلے دباتے ضبط سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ایسے مت دیکھو مجھے کچھ کچھ ہوتا ہے۔۔وہ اسکے سینے میں چہرہ چھپائے شرم سے چور لہجے میں بولی۔

کیوں اب تو حق ہے تمہارے پور پور کو دیکھنے کا۔

وہ نرمی سے اسکے بلاؤز کی ڈوریوں کو کھولتا بولا۔

ایناره اسکی انگلیوں کے لمس سے بے حال ہوئی تھی۔

ثم۔۔گھبرا کر پکارا۔تمنے تو اپنا دل بھر لیا میری طلب کا کیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے ہونٹوں کو دیکھتا گھمبیر تا سے کہتا اسکے بالوں میں ہاتھ پھسنا تا شدت سے اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا۔

ایناره کو حلق تر کرنے کا موقع بھی نا ملا وہ اسکی گود سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی لیکن میثم اسے پوری طرح سے اپنی گود میں کرتے سختی سے خود میں بھینچتے اسکے ہونٹوں کی سرخی چنتا اسکی زبان سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگا۔

ایناره نے سانس لینے کی کوشش کی لیکن وہ لے نا سکی۔

میثم کی اتنی شدت پر اسکی آنکھیں حد سے زیادہ بڑی ہوئ تھیں۔

میثم بے تابی سے اسکے ہونٹوں چومتا تو کبھی اپنے دانت گاڑھتا اسے سانس لینے کا موقع دیئے بغیر اپنی طلب مٹا رہا تھا۔

ایناره نے اسے آنکھیں دکھاتے اسکے نچلے لب پر دانت گاڑھے تو وہ اسکی بند ہوتی سانسوں کو محسوس کرتا اسکے ہونٹ چھوڑ گیا۔

💞💞💞

ثم۔۔وہ اسکے ہاتھوں کی بے باکیوں سے سمٹی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہم۔۔اسکی گردن میں چہرہ چھپاتے وہ اپنی بئیر ڈر گڑتا اسے سسکنے پر مجبور کر گیا۔

ایناره اسکا کرتا مٹھیوں میں بھرتی نچلہ لب دانتوں تلے دبائے اپنی سسکیاں روکتی بے حال ہوئ تھی۔

میثم اسے نرمی سے اپنے گود سے اتار تا بیڈ پر لٹاتا اسکی گردن کو نرمی سے چومنے لگا۔

وہ اسکی گردن پر جگہ جگہ لب رکھتا لبوں میں بھر تا سک کرتا اپنا گیلا لمس چھوڑتا جا رہا تھا۔

ایناره تھوک نگلتے بیڈ شیٹ مٹھیوں میں بھرتی بے چینی سے اسے دیکھنے لگی۔

میثم اسکے تھوک نگلنے پر اسکی گردن میں پڑتے گڈھے کو خمار آلودہ نظروں سے دیکھتا اسکا گڈھا ڈوب کر ابھرنے پر وہ دیوانہ وار اپنے دانت گاڑھ گیا۔

ثم۔۔وہ سسکی تھی۔

اسکے کالر مٹھیوں میں بھرتے اسنے زبردستی اسکا چہرہ سامنے کیا۔

وہ بکھرتی سانسوں اور بہکی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

میثم اسکی ٹوٹتی سانسیں محسوس کرتا اسکے سر کے نیچے ہاتھ رکھتا اسکے سوکھتے ہونٹوں پر جھک گیا۔

وہ نرمی سے اسے سانس دیتا اسکے ہونٹ نرمی سے چومتا اپنے لمس سے بگھوتا جا رہا تھا۔

ایناره تڑپ کر مچلی تھی۔

میثم اسکے ہونٹ چھوڑتا بے چینی سے تھوڑا سا اوپر اٹھتا اپنا کرتا اتارتا لائیٹس اوف کرتا مدھم سی روشنی کرتا اس پر جھکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایناره آنکھیں پھیلائے اسکے بائیسیپس دیکھتے تھوک نگل کر رہ گئ۔

مدھم سی روشنی میں اسکے پھیلے چوڑے وجود کو دیکھتے اسکا سانس سینے میں اٹکا تھا۔

ثم یہ تمہارے ہیں۔۔۔وہ اسکے پھولے بازو کو انگلی سے چھوتی حیرت سے بولی۔

نہیں ادھار لیے ہیں۔۔وہ مسکراہٹ دباتے بولا۔

ہیں۔۔وہ ہونک بنی اسے دیکھنے لگی۔

میرے ہی ہیں تمہاری جان ہلکان کرنے کے لیئے سپیشل جم کی ٹریننگ لی ہے۔وہ مسکراہٹ دباتا گھمبیر تا سے بولا۔

ایناره نے اسکے برہنہ سینے پر مکہ جھڑا۔

ان سے تو میں مر ہی جاؤں گی۔۔وہ روہانسی ہوتی بولی۔

ڈونٹ وری بٹر فلائی میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا۔

وہ سلگھتی سانسیں اسکے چہرے پر چھوڑتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا جھٹکے سے اسکے بلاؤز کی   ڈوریاں کھولتا اسکی ڈھڑکنوں پر جھکا تھا۔

ایناره اس اچانک افتاد پر سسک کر رہ گئ۔

میثم دیوانہ وار اسکی ڈھڑکنوں پر اپنا لمس چھوڑتا اسکے پیٹ پر جھکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پرفیکٹ مائی ہوٹی۔۔اسکی بل کھاتی نازک سی کمر کو دیکھتے وہ خمار آلودہ لہجے میں کہتا شدت سے اسکی جان ہلکان کر گیا۔

ثم۔۔وہ تڑپ کر سسکیاں بھرتے اسکے بالوں میں ہاتھ پھنساتے اسے اپنے چہرے کی طرف کھینچنے لگی۔

میثم اسکے پیٹ پر نرمی سے ہونٹ رکھتا اسکے مقابل آیا تھا۔

اجازت ہے مائی ہوٹی تمہاری روح میں اترتا ہمیشہ کے لیئے خود میں سمالوں۔۔

وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا اسکی کمر سہلاتا محبت سے بولا۔

ایناره سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

اگر تم ابھی کمفرٹیبل نہیں تو کوئی بات نہیں ہم ویٹ کر لیں گے۔۔وہ دیوانہ وار اسکے ماتھے پر عقیدت سے لب رکھتا محبت سے بولا۔

ث۔ثم۔م۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔وہ اسکے سینے میں سمٹتی سرگوشی میں بولی۔

میثم مسکرایا تھا۔

ہے یہ سارے ڈر،خوف مجھے دے دو میرے سینے پر دانت گاڑھتے اپنا ڈر زائل کر لو۔بھروسہ رکھو میں تمہیں ہرٹ نہیں کروں گا۔۔وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتا اسکی آنکھیں چومتا نرمی و محبت سے بولا۔

ایناره اسکی گردن میں بانہیں ڈالتے اسکے ماتھے پر ہونٹ رکھتی اسے ہر حد سے گزرنے کی اجازت دے گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکی ادا پر جاں نثار ہوتا بے خود سا اسکے پور پور پر اپنی شدتیں برساتا پاگل سا ہوا تھا۔

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اسے خود میں بھینچتا اسکے ہونٹ نرمی سے چومتا شدت سے اسے خود میں سما گیا۔

ایناہ کی سسکیاں اسکی ہونٹوں پر دبی تھیں۔

وہ اسکے لبوں پر دانت گاڑھتی اپنا ڈر، گھبراہٹ شدت سے اس پر اتار گئ۔

میثم نرمی سے اسکے چہرے پر جا بجا لب رکھتا اسے ریلکس کرتا خود میں سمٹتا چلا گیا۔

ایناہ اسکے نرمی پر سرشار ہوتی اسکے گردن میں چہرہ چھپا گئ۔

وہ جانتی تھی اسے کبھی ہرٹ کرے نہیں کرے گا۔اسکی نرمی پر وہ وہ پگھلی تھی۔

نرمی سے اسکے گردن پر لب رکھتے اسنے اسے سرشار کیا تھا۔

میثم کے لئیے اتنا ہی بہت تھا وہ جتنی محبت لٹا رہا تھا بدلے میں اسے ایناہ سے ایک پرسنٹ بھی مل رہا تھا تو اس پر اپنی دنیا وار دیتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💕💕💕

ارحم جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اڑتا ہوا کشن اسکے چہرے پر لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

واٹ دا۔۔وہ سامنے کمر رہ ہاتھ ٹکائے تیکھی نظروں سے خود کو گھورتی بہارے کو دیکھتے اپنے لفظ پی گیا۔

نکلو میرے کمرے سے۔۔وہ تیکھی نظروں سے اسے دیکھتے بولی۔

بہارے۔۔وہ بے یقینی سے بولا۔

وقت دیکھ رہے ہو رات کا ایک بج رہا ہے آج ہمارے شادی ہوئی ہے ارحم اور تم اب میرے پاس آرہے ہو۔

نکلو میرے کمرے سے ابھی بھی جاؤ اپنے آوارہ دوستوں کے پاس۔۔ وہ اسے واپس دروازے کی طرف دھکیلتے شدید غصے سے بولی تھی۔

بہارے میری بات تو سنو۔۔ارحم نے کچھ کہنے کی کوشش کی۔

اسکے کافی پرانے دوست آج آئے ہوئے جو اسے گھیرے بیٹھے تھے۔زبردستی اسے اپنے پاس بٹھار کھا تھا ابھی بھی وہ بامشکل جان چھڑواتا کمرے میں آیا تھا۔

مجھے کچھ نہیں سننا نکلو یہاں سے۔۔وہ دروازہ کھولتے اسے باہر کی طرف اشارہ کرتی غصے سے بولی۔

بہارے باہر بہت مہمان ہیں سب کیا سوچیں گے۔۔وہ بے بسی سے بولا۔

یہی سوچیں گے کہ دلہن نے کمرے سے نکال دیا۔

تمہارا یہی علاج ہے جاؤ اپنے دوستوں کے پاس ہی۔۔ وہ لاپرواہی سے کہتی اسے کمرے سے باہر دھیکلتی آرام سے دروازہ لوک کر گئ۔

Posted On Kitab Nagri

ارحم منہ کھولے اسے دیکھتا رہ گیا۔

بہارے سوری نا پلیز دروازہ کھول دو میں کہاں جاؤں گا۔۔ وہ اہستہ سے دروازہ نوک کرتا بے چارگی سے بولا۔

وہ چاہتا توڈوبلیکیٹ کیز سے دروازہ کھول سکتا تھا لیکن وہ بہارے کا مان نہیں توڑنا چاہتا تھا۔

اپنے دوستوں کے پاس۔۔ وہ مزے سے کہتی اپنی جیولری ریمو کر رہی تھی۔

ارحم نے احتیاط ایک نظر اس پاس دوڑائی۔ صد شکر کے سب سو رہے تھے۔

وہ زیادہ شور بھی نہیں کر سکتا تھا گھر مہمانوں سے بھرا پڑا تھا۔

بہارے آج ہماری ویڈینگ نائیٹ ہے آج تو ایسا مت کرو۔۔ بے بسی سے سرگوشی کی۔

اپنے دوستوں کے ساتھ مناؤ ویڈینگ نائیٹ۔۔ وہ تڑخ کر بولی۔

ارحم کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

وہ استغفار پڑتا ایک آخری نظر دروازے پر ڈالتا دبے قدموں سے زیان کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

وہ جانتا تھا وہ لوگ یہاں نہیں ہیں۔ باقی سب رومز بھی فری نہیں تھے اس لیے اسے یہی بہتر لگا۔

ویسے بھی زیان کا روم ڈیکوریٹ نہیں تھا۔ اسنے خود کہا تھا کہ ریسیپشن پہ ڈیوکوریشن کروائے گا۔۔

وہ اپنے دوستوں کو کوستا، صبح بہارے کی کلاس لگانے کا پکا ارادہ کرتا بیڈ پر لیٹا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نیند تو آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

کیا کچھ نہیں سوچا تھا اس رات کے لیئے لیکن ہائے رے اسکے کمبخت دوست۔۔

وہ دانت کھچھاتا کروٹ پہ کروٹ بدلتا جانے کب نیند کی وادیوں میں اترا تھا۔

💕💕💕

پھولوں کے قطروں پر اترتی شبنم اور آسمان پر پھیلتی صبح کی سفیدی خوبصورت سا منظر پیش کر رہی تھی۔

وہ انگڑائی لیتی اپنے وجود کی تھکن اتارتی کھڑکی سے گرتی اوس کی بوندوں کو دیکھتے مسکائی تھی۔

حازق دونوں ہاتھ سر کے پیچھے رکھے گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

ایزل نے یونہی پیچھے مڑتے دیکھا حازق کو جاگتے دیکھتے مسکرائی۔

گڈ مارننگ مسٹر ہزبنڈ۔۔وہ بیڈ پر چڑھتی اسکے سینے پر سر رکھے مسکراتے بولی تھی۔

مارننگ۔۔حازق اسکے ماتھے پر لب رکھتا اسکے کمر میں بازو ڈالتا اپنے اوپر کھینچ گیا۔

اتنی جلدی کیوں اٹھ گئ۔۔دونوں پر چادر اوڑھتے وہ احتیاط سے اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھتا نرمی سے بولا۔

مجھے بھوک لگی ہے۔۔وہ منہ بناتے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق چونکا تھا۔ آج کل اسے وقت بے وقت بہت بھوک لگ رہی تھی۔

ایک منٹ رکو۔۔وہ کہتا نرمی سے اسے بیڈ پر کرتا روم فرینیٹر سے براؤنیز نکالتا اسکے لیئے لایا تھا۔

براونی۔۔وہ چہکی تھی۔

عجیب لڑکی تھی وہ صبح صبح بھی براؤنی کو دیکھتے خوش ہوئی تھی۔

حازق اسکی کریوینگز کو اچھے سے سمجھتا تھا اس لیے پہلے ہی اسکے لیئے اسکی فیورٹ چیزیں روم فرینیٹر میں رکھوالیتا تھا۔

تمہیں کیسے پتہ مجھے براؤنی کی کریوینگ ہو رہی تھی۔۔وہ براؤنی کھاتے اسے دیکھتے بولی۔

بس پتہ ہے۔۔اسکے ہونٹوں کے کنارے صاف کرتا وہ اسکے بچپنے پر نفی میں سر ہلا گیا۔

میر۔۔وہ اچانک براؤنی چھوڑے سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگی۔

ہاں۔۔وہ چونکا تھا۔

جب ہمارا بے بی ہو گا اور پھر بھی مجھے صبح صبح براؤنی کی کریوینگ ہوئی تو تم تب بھی مجھے لا کر دو گے نا۔۔

کھسک کر اسکے قریب ہوتی اسکی بھوری آنکھوں میں ہیزل آنکھیں گاڑھتے معصومیت سے بولی۔

حازق نرم گرم نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔اسکے کمر میں ہاتھ ڈالتے نرمی سے اسے اپنی گود میں بٹھایا

۔

Posted On Kitab Nagri

جب ہمارا بے بی ہو گا تو تب بھی ہمارا رشتہ ویسے ہی رہے گا جیسے آج ہے انفیکٹ اس سے زیادہ گہرا ہو گا۔

بات تمہارے لبوں پر ہو گی میں پہلے پوری کروں گا۔۔

وہ نرمی سے اسکے لب چومتا بولا۔

جب سے وہ پریگنینٹ ہوئی تھی وہ کم سے کم شدت دکھاتا تھا۔

ایزل مسکائی۔ہاں پھر ٹھیک ہے۔۔ مطمئین سے وہ دوبارہ براؤنی کھانے لگی۔

لیکن تم ہمارے بے بی سے مجھ سے زیادہ پیار نہیں کرو گے۔۔براؤنی کھاتے تحکم سے کہا۔

تم پر بے بی کا حق بعد میں ہو گا ایزل۔ تم پر پہلا حق میرا ہے اور میرا ہی رہے گا۔ یہ مت سمجھنا کے بے بی آجائے گا تو تمہارا پیار میں بٹنے دوں گا۔ وہ اسکی تھوڑی اٹھاتا اسکی ہیزل آنکھوں میں بھوری آنکھیں گاڑھتے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا۔

ایزل کو اسکا اتنا ٹھنڈا لہجہ دل میں اترتا سا محسوس ہوا تھا۔لیکن بے بی جب چھوٹا ہو گا تو اسے میری ضرورت ہو گی نا۔۔ آہستہ سے کہا۔

بس اسکی ضرورت پوری کر دینا۔۔وہ معنی خیز لہجے میں بولا تو وہ سمٹ گئ۔

بد تمیز۔۔بڑبڑاتے وہ براؤنی کھانے لگی۔

حازق بیڈ کروان سے ٹیک لگائے اطمنان سے اسے دیکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

وہ تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی جب اچانک اسکا پاؤں سلپ ہوا اور وہ ڈھرام سے نیچے کو آئی تھی۔

اسکے لبوں سے فلک شفاف چیخ نکلی تھی۔

ماما۔۔وہ بے ساختہ روتے ہوئے بولی۔

انو تم ٹھیک ہو۔۔کاشان کی پریشان سی آواز سنتے اسنے جھٹ سے انکھیں کھولیں۔

وہ اسے بازو سے پکڑے ہوئے تھا۔

انوشے کو اپنے پاؤں میں درد کی تیز لہر اٹھتی سی محسوس ہوئی۔

اسنے سر جھکاتے اپنے پاؤں کو دیکھا جہاں اچھا خاصہ زخم آیا تھا خون تیزی سے اسکا پاؤں بگھونے لگا۔

انو۔۔کاشان اسکا پاؤں دیکھتے آہستہ سے اسے سیدھا کھڑا کیا کہ اسے نیچے لے جائے۔

انوشے اسے دیکھتے نچلہ لب باہر نکالے بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اسکی چیخ سے جو لوگ جاگے ہوئے تھے سب ہی جمع ہو گئے۔

انوشے کیا ہوا۔۔مہر کی گھبرائی سی آواز پر اسنے چہرہ موڑتے اسے دیکھا۔

وہ اسکی طرف بھاگی آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سیڑھیوں سے سلپ ہو گئ۔۔کاشان اسے صوفے پر بٹھاتا مہر سے بولا۔

کیسے سلپ ہو گئ۔اللہ اتنی چوٹ آئ ہے۔جاو فرسٹ ایڈ باکس لے کر او۔۔تیزی سے بھاگنے کی وجہ سے اسکا سانس بھی پھولا ہوا تھا۔

ریلیکس مامی اتنی گہری چوٹ نہیں ہے میں دیکھتا ہوں۔۔کاشان اسے پانی دیتا نرمی سے بولا۔

انوشہ اب سسکیاں بھرتی اپنا پاؤں پکڑے ہوئے تھی۔

لاو میں کرتا ہوں۔۔مرتسم اسکے ہاتھ سے فرسٹ ایڈ باکس لیتا انوشے کے پاس بیٹھا تھا۔

وہ بہت احتیاط اور نرمی سے اسکی بینیڈیج کر رہا تھا لیکن پھر بھی انوشے ہائے کرتی ہچکیوں سے رونے لگی۔

اسکا پاؤں رپٹنے سے اچھا خاصہ چھل گیا تھا اور گہرا زخم آیا تھا۔

ریلکس بس ابھی ٹھیک ہو جائے۔۔کاشان اسکا ہاتھ دباتے نرمی سے بولا۔

انوشے نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔اتنے دن سے تو وہ اسے دیکھ بھی نہیں رہا تھا اور اب جب چوٹ لگی تھی تو کیسے بھاگتا ہوا ایا۔

اسکی اگنورینس یاد کرتے انوشے کو نئے سرے سے رونا آیا اور وہ اپنا کام زور و شور سے کرنے لگی۔

انو میرا بچہ بس ابھی ٹھیک ہو جائے گا اتنی زیادہ چوٹ نہیں ہے۔۔مرتسم اسے خود سے لگاتا پیار سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

انوشے نے اسکے سینے میں چہرہ چھپاتے ٹیڑھی آنکھوں سے کاشان کو دیکھا وہ پریشان نظروں سے اسکے پاؤں پر بندھی بینیڈج کو دیکھ رہا تھا۔

وہ سوں سوں کرتے مرتسم کی شرٹ سے ناک رگڑتی اسکے سینے میں چھپ گئی۔

کاشان اسے مرتسم کے سینے میں چھپتے دیکھ نچلہ لب دباتے نگاہیں پھیر گیا۔

دل میں شدت سے خواہش جاگی تھی کہ وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے اسکے زخم پر ہونٹوں کا مرحم رکھے۔

گہری سانس چھوڑتا وہ تیزی سے وہاں سے پلٹ گیا۔

انوشے نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا تھا۔

پتہ نہیں وہ اسکی ایک غلطی کی سزا اور کتنی لمبی کرنے والا تھا۔

روہانسے ہوتے سوچا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

ثم۔۔ثم۔۔وہ اپنے نازک ہاتھوں سے اسکا بازو ہٹانے کی کوشش کرتی ہلکان ہوئی تھی۔

ہم۔۔میثم ہنکار بھرتا مزید اسکی گردن میں چہرہ گھسا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایناره نے روہانسے ہوتے اسے دیکھا۔

وہ اسے کسی تکیے کی طرح خود میں بھینچتے اس پر سارا وزن ڈالے ہوئے تھا۔وہ اسکے بھاری وجود کا وزن خود پر برداشت کرتی ہلکان ہو رہی تھی۔

ایک تو پہلے ہی اسکی شدتوں سے جسم ٹوٹ رہا تھا کتنی مشکل سے تو نماز کے بہانے اس سے جان بچائی تھی۔

نماز کے بعد وہ دونوں سو گئے تھے۔ایناره کی ابھی کچھ دیر پہلے ہی آنکھ کھلی تھی میثم کا سارا وزن خود پر محسوس کرتے اسکا سانس سینے میں گھٹا تھا۔

لیکن وہ تھا کہ ٹس سے مس نہیں ہو رہا تھا۔

ثم اٹھو نا میرا سانس بند ہو جائے گا۔وہ گہری سانس لیتے اسکے بالوں میں انگلیاں پھنساتے اسکا چہرہ اوپر کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

میثم اسکی بات سنتا تیزی سے کروٹ بدلتا اسے اپنے سینے پر کر گیا۔

اب ٹھیک ہے بٹر فلائے۔۔وہ بند آنکھوں سے بولا۔

ثم مجھے تو چھوڑیں صبح ہو گئی ہے دیکھیں کتنا ٹائم ہو گیا سب کیا سوچ رہے ہونگے۔۔وہ گھڑی پر نظریں جمائے شرمندہ سے لہجے میں بول رہی تھی۔

اس وقت صبح کے دس بج رہے تھے اور ایناره پہلی ہی صبح اتنی لیٹ اٹھنے پر شرمندہ ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈونٹ وری سب شادی شدہ ہیں سمجھ جائیں گے پہلی رات کی تھکن اتار رہے ہیں۔۔وہ بے باکی سے کہتا اسے مزید خود میں بھینچ گیا۔

ثم پلیز اٹھو نا بہت وقت ہو گیا ہے۔۔

وہ اسکے بازو ہٹانے کی کوشش کرتی روہانسی ہوئی تھی۔

میثم اسکی روہانسی آواز پر نیند سے بھری آنکھیں کھولتا اسے دیکھنے لگا۔

اتنی کونسی جلدی ہے باہر جانے کی رات کی تھکان تو اتار لو بٹر فلائے۔۔اسکے ماتھے پر لب رکھتا وہ محبت سے بولا۔

میری نیند پوری ہو گئی ہے۔۔وہ آہستہ سے بولی۔

اور میری نیند کا کیا جو ساری رات بھی تمنے سونے نہیں دیا اور اب بھی اٹھا دیا۔۔وہ اسکے لب اسکے دانتوں سے آزاد کراتا گھمبیرتا سے بولا۔

ایناره کا چہرہ جو پہلے ہی سرخ ہو رہا تھا خون چھلکانے لگا۔

پلکیں لرز اٹھی تھیں۔

ثم تمنے بے شرم تو نہیں تھے۔۔وہ جھنپ کر بولی۔

میثم کا قہقہ بے ساختہ تھا۔وہ مبہوت سا اسکے چہرے پر بکھرے اپنی قربت کے رنگ دیکھتا جا بجا اسکے چہرے پر لب رکھتا چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایناره صبح صبح اسکے پیار پر سٹپٹائی تھی۔

چلو بٹر فلائے۔۔اسکے ماتھے پر لب رکھتا وہ خود اٹھتا اسے بھی اپنے ساتھ اٹھا گیا۔

کہاں۔۔وہ چونکی تھی۔

شاور لینے۔۔وہ اسے آنکھ ونک کرتا بولا۔

ایناره سٹپٹا کر اس سے دور ہوئی۔

میں خود لے لوں گی تم میری تیاری میں ہیلپ کروا دینا۔وہ کھسک کر بیڈ سے اترتی انگلی اٹھا کر بولی۔

پہلی ہی صبح اکیلے شاور لیتے شرم نہیں آئے گی۔۔وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا اسے مصنوعی آنکھیں دکھاتا بولا۔

نہیں بلکل بھی نہیں۔۔وہ کپڑے لیتی تیزی سے باتھ روم میں بند ہوئی تھی۔

میثم مسکراہٹ دباتا بیڈ پر گرتا تکیے میں چہرہ دیئے اپنی نیند پوری کرنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

بریرہ نے لب دباتے اسے دیکھا سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسے کیسے اٹھائے۔

اپنے گیلے بال دیکھتے اسے شرارت سوجھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آہستہ سے بیڈ کے قریب ائی۔زیان اوندھے منہ بیڈ پر سویا ہوا تھا۔

وہ شرارت سے اسے دیکھتے جھک کر اپنے گیلے پر اسکے چہرے پر جھٹکنے لگی۔

وہ کسمسایا تھا۔

بریرہ اسے کسمساتے دیکھ جلدی سے پیچھے ہوئ تھی۔

زیان آنکھیں کھولتا اسے دیکھنے لگا۔

وہ مسکراہٹ دبائے سنجیدہ چہرہ بنائے کھڑی تھی۔

گڈ مارننگ۔۔اسکی پوری انکھیں کھلتے دیکھ وہ معصومیت سے بولی۔

زیان نے اسکے گیلے بال دیکھتے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا جہاں پانی کے چھینٹے تھے۔

وہ گہری نظروں سے اسکے بھیگے سراپے کو دیکھتا اسے بازو سے پکڑتا اپنی طرف کھینچ گیا۔

گڈ مارننگ بے بی۔۔اسکے ماتھے پر لب رکھتا گھمبیرتا سے بولا۔

بریرہ سٹپٹاتے اسکے برہنہ کندھوں پر ہاتھ رکھتی زرا سا فاصلہ بنا گئ۔

اتنی صبح صبح یہ تیاری مجھے پھر سے بہکانے کے لئیے کی ہے۔۔وہ اسکے بالوں کی خوشبوں خود میں اتارتا گھمبیرتا سے بولا۔

بریرہ جھنپ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس وقت بلیو کلر کی ہلکے کام والی فراق میں ملبوس تھی۔جو رات زیان نے اسے دی تھی۔وہ دونوں کے ڈریسز زپہلے ہی منگوا چکا تھا۔

مطلب پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا۔

بھیگے وجود اور چہرے پر کھلے رنگوں سے وہ کھلی کھلی سی اسکے دل میں اتر رہی تھی۔

گھر چلیں۔۔۔وہ نظریں چراتے آہستہ سے بولی۔

اتنی جلدی ابھی تو میری طلب پوری بھی نہیں ہوئی۔۔وہ کروٹ بدلتا اسے اپنے نیچے کرتا اسکی گردن میں چہرہ چھپائے دیوانہ وار چومنے لگا۔

ز۔زیان۔وہ پھر سے اسے بہکتے دیکھ حلق تر کرتی اسے پکارنے لگی۔

سی۔۔زیان نے اسکی گردن پر دانت گاڑھے تو وہ گردن پر جلن محسوس کرتی سسک پڑی۔

زیان نے خمار الودہ نظروں سے اسے دیکھا۔

اسکی پوری گردن پر پہلے ہی اسکی استحقاق شدتوں کے گہری نشان تھے۔۔وہ نرمی سے ان پر انگلی پھیرتا اپنے لب رکھ گیا۔

بریرہ نچلہ لب دانتوں میں دبائے اسکا نرم گرم لمس محسوس ہوتے مسکائی تھی۔

وہ اگر شدتیں لٹاتا تھا تو پھر نرمی سے ان پر مرحم بھی رکھتا تھا۔شرمیلی مسکراہٹ سے سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

زیان گھر چلیں بہت وقت ہو گیا ہے سب کیا سوچ رہے ہونگے۔۔وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے مدھم لہجے میں بولی۔

میرا تو آج رات بھی یہیں رکنے کا پروگرام ہے بنا کسی ڈسٹر بینس سے تمہاری جان ہلکان جو کرنی ہے۔۔

وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا بوجھل لہجے میں بولا۔

بریرہ سرخ گلاب ہوتی جھنپی تھی۔

نہیں ابھی چلنا۔گھبرا کر کہا۔

ہم چلتے ہیں۔۔اسکے کان کی لو دانتوں میں دباتے وہ مدھم سا کہتا اسکے کندھوں پر نرمی سے لب رکھ گیا۔

ز۔زیان۔۔وہ گہری سانسیں بھرتے جھٹکے سے اسے پیچھے کرتی تیزی سے بیڈ سے اٹھی تھی۔

بنا اسکی طرف دیکھے وہ ڈریسنگ میں بھاگی تھی۔

زیان کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

بریرہ دانت کچھاتے اسے صلاوتوں سے نوازتی اپنا حلیہ ٹھیک کرنے لگی۔

💞💞💞

وہ شاور لے کر جیسے ہی باہر نکلی ارحم کو دیکھتے چونکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کب ایا۔۔اسے بیڈ پر اوندھے منہ شرٹ لیس لیٹے دیکھ اسکی پشت دیکھتے سوچا۔

کیا وہ جاگ رہا ہے۔۔نچلہ لب دباتے سوچا۔

اسکا ڈوپٹہ بھی بیڈ پر ارحم کے نیچے تھا۔

کیسے نکالوں۔پر سوچ نظروں سے اسے دیکھا۔

کچھ دیر وہ اسے دیکھتی رہی وہ بنا حرکت کیے لیٹا تھا۔

وہ دبے قدموں سے اسکی طرف بڑھی۔بیڈ کے قریب جاتے وہ سائیڈ سے اسکا چہرہ دیکھتی ہلکا سا اس پر جھکی۔ارادہ چیک کرنے کا تھا کہ وہ واقعی سو رہا ہے تاکہ وہ چپکے سے اپنا دوپٹہ لیتی نکل جائے۔

وہ ابھی اسپر جھکی ہی تھی کہ ارحم نے آنکھیں کھولتے تیزی سے اسکا بازو پکڑتے بیڈ پر گرایا تھا۔

بہارے کی مدھم چیخ نکلی تھی۔

ارحم اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے تکیے پر لٹاتا اس پر جھکا تھا۔

کیا کر رہی تھی۔میری نیند کا فائیدہ اٹھاتے میری عزت لوٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اسکی پھولتی سانسیں محسوس کرتا وہ مسکراہٹ دباتا گھمبیر تا سے بولا۔

بریرہ پھیلی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی اسکا سانس ایک پل کو سینے میں اٹکا تھا۔اور پھر اسکی بے باک بات سنتے اسکا چہرہ سرخ ہوا۔

م۔میں بس اپنا ڈوپٹہ نکال رہی تھی۔ناک چڑھاتے خفگی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈوپٹہ تو بیک سائیڈ پر تھا مجھ پر کیوں جھکی تھی۔۔وہ نرم گرم نظروں سے اسکا بھیگا چہرہ دیکھتا دیکھتا بولا۔

وہ۔وہ میں۔۔بہارے سے کوئی بات نا بن پائی۔

سیدھا کہو نا رات میں جو کام ادھورا رہ گیا اسے پورا کرنے کے لیئے اپنے شوہر کی نیند کا فائیدہ اٹھا رہی تھی۔وہ اسکے چہرے پر اپنی سلگھتی سانسیں چھوڑتا بوجھل لہجے میں بولا۔

بریرہ کا چہرہ گلابی ہوا تھا۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے پیچھے کرنی کی کوشش کی۔

نہیں ہے تو ایسا ممکن کر لیتے ہیں رات کی ادھوری طلب ابھی مٹا لیتے ہیں۔۔وہ اسکے ہاتھ تھامتا تکیے سے لگاتا اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا۔

بہارے اسکی شدت پر کانپ کر رہ گئی۔وہ اتنی شدت سے اسکے ہونٹوں کو جکڑے ہوئے تھا کہ بہارے سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی۔

اسنے شدید مزاحمت کی ارحم اسکی ٹانگوں پر اپنی ٹانگوں کا وزن ڈالتے مکمل اسپر حاوی ہوتا شدت سے اسکی سانسیں پینے لگا۔

بہارے کی آنکھوں میں نمی ابھری تھی اسکی شدت پر۔

اسکا وجود یکدم ڈھیلا سا پڑا تھا۔

ارحم اسکے وجود کے جھٹکے کو محسوس کرتا آنکھیں کھولے اسے دیکھتا نرمی سے اسے سانس دینے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

بہارے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھتے اپنی ٹوٹتی سانس بحال کرنے لگی۔

تمہارے ہونٹ ہیں ہی اتنے رسیلے کہ میں ہوش گنوا دیتا ہوں۔۔وہ اسکے لبوں سے خون کا قطرہ چنتے گھمبیر تا سے بولا۔

بہارے اپنی سانسیں بحال کرتی شبنمی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ارحم اسکی آنکھوں پر نرمی سے لب رکھتا اسکے چہرے پر جابجا اپنا لمس چھوڑنے لگا۔

بہارے آنکھیں موندیں اسکا نرم گرم لمس محسوس کرتے کسمسائی تھی۔

ارحم اسکے کان کی لو دانتوں میں دباتا یونہی اپنا لمس چھوڑتے اسکی بھیگی گردن پر جھکا تھا۔

اسکی شفاف گردن دیکھتے وہ حلق تر کرتا دیوانہ وار اسکی گردن پر جھکا چومنے لگا۔

بہارے اسکا بھیگا لمس محسوس کرتے کانپی تھی۔

ارحم۔۔ارحم نے اسکی شہ رگ پر دانت گاڑھے تو وہ چیخ اٹھی۔

لیکن وہ اسکی چیخ کی پرواہ کی پرواہ بغیر اسکی پوری گردن پر اپنی شدتوں سے نشان ڈالنے لگا۔

بہارے کا پورا وجود کانپ اٹھا تھا۔

ارحم پلیز۔۔اسکے ہاتھ اپنی فراق کی ڈوریوں پر محسوس کرتے وہ بکھری سانسوں سے بولی۔

ششش۔رات مینے تمہارا مان رکھا تھا تمہاری سنی تھی اب تم سنو۔۔وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا خمار آلودہ لہجے میں کہتا اسے زارا سا اوپر اٹھاتے فراق کے بوجھ سے آزاد کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

بہارے اسکے سینے میں چھپی تھی۔

ارحم کمرے کی لائیٹس اوف کرتا اسے تکیے پر گراتا بہکی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

پہلی بار وہ جب اسکے قریب آیا تھا نیم بے ہوشی سی تھی بخار کا خمار تھا لیکن اسکے باجود وہ اسکے انگ انگ کو اپنی شدتوں مہکاتا چلا گیا تھا۔

وہ بہکتے ہوئے بھی اسکی ناز کی محسوس کر سکتا تھا۔

بہارے تھوک نگلتی اسکی بے باک نظریں خود پر محسوس کرتے شدت سے کانپی تھی۔

ارحم اسکی کمر کو نرمی سے سہلاتا اسکی ڈھڑکنوں پر جھکا اپنے لمس سے مہکانے لگا۔

بہارے کی سسکیوں سے کمرہ گونج اٹھا تھا۔

وہ اسکی ڈھرکنوں سے ہوتا اسکے پیٹ پر بھی اپنی شدتوں کے گہرے نشان ڈال گیا۔

بے چین ہوتے وہ اسکے چہرے پر جھکتا دونوں کے بیچ کا ہر پردہ گراتے شدت سے خود میں سما گیا۔

بہارے اسکے کندھے پر دانت گاڑھے اپنی سسکیاں دباتے اسکی شدتوں سے بے حال ہوئی تھی۔

وہ اسکے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیتا اپنی شدت بڑھاتا اسے بھی اپنے ساتھ مدہوش کرتا چلا گیا۔

دونوں کو یہ خیال بھی نہیں رہا کہ اس وقت رات کے نہیں صبح کے دس ہو رہے ہیں۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

میثم اور ایناره تقریباً گیاره بجے نیچے آئے تھے۔ ایناره سب کو نیچے دیکھتے شرمنده سی ہوئی تھی۔

اسنے خفگی سے میثم کو دیکھا جسنے تیار ہوتے ہوئے بھی اپنی شدتوں سے اسکا خاصہ اسے زچ کیا تھا۔

ڈونٹ وری کوئی کچھ نہیں کہے گا سب کو اس دن کا ایکسپیرینس ہے۔۔ وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اپنے قریب کرتا سرگوشی میں بولا۔

ایناره نے سٹپٹاتے اسکے پیٹ میں کہنی ماری۔

ثم تم میں ناکوئی بے شرم روح گھس گئی ہے۔۔ وہ بڑبڑاتے تیزی سے نیچے بڑھ گئی۔

میثم بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسکی پشت دیکھتا معنی خیز سا مسکرایا تھا۔

اسلام وعلیکم!! ایناره مدھم لہجے میں کہتی انگلیاں چٹخاتے مہر کے قریب آئی تھی۔

واعلیکم السلام میرا بچہ!! او۔ مہر اسکا شرمایا گھبرایا سا روپ دیکھتی مدھم مسکراہٹ سے اسکا ماتھا چومتے پیار سے بولی۔

ماشاءاللہ میری گڑیا بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔ ایزل اسے دیکھتے پیار سے بولی۔

ایناره شرمیلی مسکراہٹ سے سر جھکا گئی۔

وہ اس وقت پیروں کو چھوتی گھیرے دار فراق میں ملبوس تھی۔ فراق پر ہلکا ایمبرائیڈری کا کام ہوا تھا۔ لائیٹ سے میکاپ آپ میں گلابی سی گڑیا لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جیولری کے نام پر کانوں میں ائیر رینگز اور گلے میں میثم کی دی گئ چین چمک رہی تھی جو اسنے اسے صبح ہی دی تھی منہ دکھائ کا تحفہ۔

ایناره جو گھبرا رہی تھی سب کو نارمل بیہو کرتے دیکھ اب مسکراتی ایزل سے باتوں میں مصروف تھی۔۔

اینا انی آپ اتنی شبح شبح ماموں کے شاتھ تیوں آئ ہیں۔(اینا انی آپ اتنی صبح صبح ماموں کے ساتھ کیوں آئ ہیں) بہروز اور محراب دلچسپی سے اسے دیکھتے کب سے دل میچلتا سوال پوچھنے لگا۔

کچھ دن پہلے دونوں نے اسے یہاں رکنے کے لیئے کہا تھا تو مہر نے نرمی سے اسے سمجھایا تھا کہ ایناره کا گھر الگ ہے لیکن اب صبح صبح ایناره کو میثم کے ساتھ دیکھتے وہ دونوں خفا ہوئے تھے کہ انکے کہنے پر تو نہیں رکی تھی۔

ایناره جھنپ گئ۔

باقی سب مسکراہٹ دبانے لگے۔

بولو نا انی۔۔بہروز نے اسکا ہاتھ ہلایا۔

ادھر آؤ میں بتاتا ہوں۔۔میثم لب بھینچ کے مسکراہٹ روکتا دونوں کو بازو سے پکڑتا اپن طرف کھینچ گیا۔

پہلے بات یہ اب آپکی انی نہیں مامی ہیں۔اور اب ہمیشہ میرے ساتھ ہی رہیں گی۔۔وہ دونوں کو دیکھتا آہستہ سے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لیکن یہ تو آنی ہیں اور آپکے شاتھ تیوں رہیں گی۔ اپتو پتہ نہیں گزلز بوائز ااایک شاتھ نہیں لہتے۔۔(لیکن یہ تو آنی ہیں اور آپکے ساتھ کیوں رہیں گے آپکو پتہ نہیں گرلز بوائیز ایک ساتھ نہیں رہتے) محراب کمر پر ہاتھ ٹکائے خفگی سے بولا۔

ایناره سٹپٹائی۔ میثم نچلہ لب دباتے دونوں دیکھتا کھانستے اپنی ہسی روک گیا۔

کیونکہ اب وہ میری برائیڈ ہیں۔۔وہ ایناره کو محبت سے دیکھتا بولا۔

جیشے ماماباباکی۔۔بہروز نے سمجھداری سے پوچھا۔

یس۔۔میثم نے اثبات میں سر ہلایا۔

اوتے اوتے پھل یہ ہمالی مامی ہیں۔۔(اوکے اوکے پھر یہ ہمارے مامی ہیں)دونوں خوشی سے بولتی ایناره کے قریب آئے تھے۔

ویلیکم مامی..صوفے پر چڑھتے دونوں نے اسکے گال چومتے کہا.

میثم نے دونوں کو گھورا تھا۔

ایناره ہسی تھی۔

بہروز اور محراب اب اسکے کان میں جانے کونسی سرگوشیاں کرتے اسے کھکھلانے پر مجبور کر رہے تھے۔

میثم جان وار دینے والوں نظروں سے اسکی کھکھلاہٹ دیکھتا دل میں اسکی نظر اتار رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

💞💞💞

اسلام وعلیکم!!زیان نے اونچی آواز میں سب کو سلام کیا۔

بریرہ اسکے ساتھ سر جھکائے کھڑی تھی اسے سب سے ٹوٹ کے شرم آرہی تھی۔

واعلیکم السلام!!سب نے زیرلب اسکے سلام کا جواب دیا۔

بلکل سہی ٹائم پہ پہنچے ہو ہم سب بھی ابھی اٹھے ہیں۔۔زرنور بریرہ کو گھبرائے دیکھ محبت سے بولی۔

ماشاءاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے میری بیٹی کسی کی نظر نا لگے۔۔اسکا ماتھا چومتے زرنور نے اسکی نظر اتاری۔

بریرہ تھوڑا ریلیکس ہوئی تھی۔

آجاؤ لٹل پرنسز آج میرے ہاتھ کا سپیشل ناشتہ کھاو۔آبان ٹیبل پر ناشتہ لگاتا بولا۔

بھائی مجھے شادی کے پہلے ہی دن اپنی دلہن کا پیٹ خراب نہیں کروانا۔۔زیان شرارت سے بولا۔

تجھ سے کسی نے پوچھا۔سالے خود تو ٹھوس ٹھوس کے کھاتا ہے تب پیٹ خراب نہیں ہوتا۔۔وہ دانت کھچھاتا بولا۔

باقی سب انکی نوک جھوک پر نفی میں سر ہلاتے اپنی اپنی چیئرز سنبھال گئے۔

Posted On Kitab Nagri

ارحم اور بہارے ابھی تک نہیں آئے نیچے۔۔آیت نے چونک کر پوچھا۔

نہیں آئے تو بھی کوئی بات نہیں کل کی اتنی تھکاوٹ تھی آرام کرنے دو ہمنے کونسا انسے کام کروانا ہے۔۔زہرہ آہستہ سے بولی۔

وہ سمجھ کر سر ہلا گئ۔

منہ دکھائی میں کیا ملا۔۔کھانا کھاتے زمل نے سرگوشی میں اپنی ساتھ بیٹھی بریرہ سے پوچھا۔

بریرہ چونکی۔

یہ۔۔اپنے ہاتھ میں پہنے گولڈ کے بریسلیٹ اور انگلی میں پہنی ڈائمنڈ رنگ کی طرف اشارہ کیا۔

ماشاءاللہ بہت پیارا ہے۔۔زمل نے ستائش سے اسکی پسند کو سراہا تھا۔

تھینکیو۔۔وہ مسکراہٹ سے بولتی ایک نظر آبان سے باتوں میں مصروف زیان پر ڈالتی اپنی پلیٹ پر جھک گئ۔

لبوں شرمیلی مسکراہٹ رقصاں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

شاہ والا کے لان میں اس وقت بہار اتری ہوئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ خاندان کے تمام مرد تھری پیس سوٹ پہنے اپنی تمام تر وجاہت سمیت لوگوں کے بیچ موجود تھے۔
جبکہ دوسری طرف انکی شہزادیاں اپنے جلوے بکھیرتی انکے دلوں پر قہر ڈھا رہی تھیں۔
زیان، ارحم اور میثم جنہیں عاشر زبردستی سٹیج پر رہنے کا کہہ کے گیا تھا وہ تینوں پھر سے اپنے دوستوں کے ساتھ چیئرز پر بیٹھے گپے ہانک رہے تھے جیسے ولیمہ انکا نہیں کسی اور کا ہو۔ جبکہ باقی سب مہمانوں کو رخصت کر رہے تھے تو کچھ ابھی باتوں میں مصروف تھے۔
پردے کے اس پار خوبصورت سے بنے سٹیج پر بہارے، بریرہ اور ایناره سٹیج پر بیٹھیں انکے اس پاس لڑکیوں کا کافی جھڑ مٹ تھا۔
ابھی کچھ دیر پہلے ہی تینوں کپلز کی عورتوں کی طرف اینٹری ہوئی تھی۔
لڑکے کچھ دیر یہاں رکے پھر اپنی طرف چلے گئے۔
ان تینوں کو انکی دوستیں گھیرے ہوئے تھیں کوئی انہیں گزری رات کے مطعلق چھیڑتا تو کبھی ایزل لوگ بہارے کو شام کو کمرے سے باہر نکلنے پر چھیڑے کے گلابی کر دیتیں۔
بہارے اس وقت ولیمے کی پیچ کلر کی میکسی پہنے برائیڈل میک اپ اور جیولری میں بہت پیاری لگ رہی تھی تو وہیں اسکے برابر بیٹھی بریرہ جسکی اوف وائیٹ میکسی تھی۔ ولیمے کے لحاظ سے کیے گئے میک اپ میں وہ جھنپی جھنپی سی سیدھا زیان کے دل میں اتر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہیں انکے درمیان بیٹھی لائیٹ پنک میکسی میں ملبوس ایناره جو اپنی دوستوں کے چھیڑ چھاڑ سے سرخ ہوتی پہلو بدل رہی تھی۔

لیکن وہ تو تھیں کہ باز ہی نہیں آ رہی تھیں۔

ولیمے کا فنکشن کافی ہائی پیمانے پر جو کہ رات دیر تک چلتا رہا۔

مہمانوں کو رخصت کر کے سب لوگ لاؤنج میں مکمل جمائے بیٹھے تھے۔

تینوں برائیڈ لز اپنے ڈریسسز چینج کر چکی تھیں جبکہ لڑکے بھی اب کوئ کرتا شلوار میں تو کوئ ڈھیلے ڈھالے سے ٹراوزر شرٹ پہنے ہوئے تھے۔

کافی دیر تک وہ سب لوگ باتیں کرتے رہے۔

صبح ہی میثم اور ایناره، زیان اور بریره اپنے ہنی مون کے لیئے سویٹزرلینڈ جا رہے تھے۔

یہ نام کافی لوگوں کے لیئے نیا تھا انفیکٹ جب ایناره اور بریره سنا تو وہ دونوں بھی حیران ہوئ تھیں کہ ایسا کونسا ملک ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سوئٹزرلینڈ ایک پہاڑی وسطی یورپی ملک ہے، جس میں متعدد جھیلوں، دیہاتوں اور الپس کی بلند چوٹیوں کا گھر ہے۔ اس کے شہروں میں قرون وسطی کے کوارٹرز ہیں، جن میں دارالحکومت برن کا زیٹگلوگ کلاک ٹاور اور لوسرن کا لکڑی کے چیپل پل جیسے نشانات ہیں۔ یہ ملک اسکی ریزورٹس اور پیدل سفر کے راستوں کے لیے بھی جانا جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس میں واقع خوبصورت اونچے پہاڑ اور گلیشیر دیکھتے انسان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی تھیں۔

اس جگہ کی خوبصورتی دیکھ کر جنت کا سا گمان ہوتا تھا یہاں تک کہ کچھ جگہیں دیکھ کر تو لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ اصلی ہیں جیسے کہ اسکے گھر جو کہ   nesteld moutanious کے نام سے جانے جاتے ہیں اسکا مطلب ہے پہاڑوں میں گھرے ہوئے اور یہ کافی اونچی پر واقع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے کافی دور ہوتے ہیں۔

اکثر گھر   ایسے ہوتے ہیں جیسے شیشوں سے بنے ہوں اگر ہم   باہر ٹیرس پر کھڑے ہوں تو ہر طرف گلیشیر، پہاڑ، پوٹھتے چشمے بہت کچھ دکھائی دیتا ہے انسان مبہوت سا دیکھتا رہ جاتا ہے۔

ایناره اور بریره تو بہت ایکسائیڈ تھیں وہاں کا ویزا کافی مشکل سے ملا تھا تقریباً ایک ماہ پہلے سے ہی وہ دونوں ٹرائے کر رہے تھے اور منظور ہو چکا تھا۔

جبکہ بہارے باہر کے کافی ملک دیکھ چکی تھی وہ پاکستان کی خوبصورتی دیکھنا چاہتی تھی اس لیے ارحم نے اسکی خواہش کا احترام کرتے اسے سوات، کشمیر، بلوچستان اور مختلف جگہیں گھمانے کا سوچا تھا۔

💞💞💞

Posted On Kitab Nagri

میں آجاؤں۔۔مہر نے دروازہ نوک کرتے پوچھا۔

مامی پوچھنے کی کیا بات ہے آئیں پلیز۔۔وہ لیپٹاپ چھوڑتا تیزی سے اٹھا تھا۔

اپنے مجھے بلا لیا ہوتا۔۔اسے صوفے پر بیٹھاتے کہا۔

نہیں مجھے کچھ بات کرنی تھی اسلیے خود ہی اگئ۔ وہ مسکرا کر بولی۔

ایسی کیا بات ہے۔۔وہ چونکا تھا۔

مجھے انوشے کے بارے میں بات کرنی ہے۔۔وہ گلا کھنکھارتے بولی۔

کاشان سنجیدہ ہوا تھا۔

وہ لب کاٹتا نظریں چرا گیا۔

میثم لوگوں کے شادی کے بعد آج ہفتہ ہونے کو آیا تھا اسنے اسے دیکھا ہی نہیں تھا۔پہلے تو اسے تین دنوں کے لیئے کراچی جانا پڑا اور اب پچھلے تین دن سے انوشے کو بخار تھا اس لیے وہ کمرے سے ہی نہیں نکلتی تھی۔

اسنے بارہا کوشش کی اسے ایک بار دیکھ لے تڑپتے دل کو سکون ملے لیکن پھر اسکا رویہ یاد کرتے اپنے قدم روک لیتا۔

میں جانتی ہوں جو کچھ ہوا وہ غلط تھا وہ سچویشن ہی ایسی تھی کہ کوئ کچھ سمجھ ہی نہیں پایا۔۔وہ بغور اسکے چہرے کو دیکھتے بولی جہاں تاثرات بدل رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

انوشے سب کے سامنے اظہار کر چکی ہے تم سے محبت کا۔۔ مہر نے گہری نظروں سے اسکا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا۔

آپ مجھ سے کیا چاہتی ہیں۔۔ نظریں جھکائے نرمی سے کہا۔

تم بتاؤ کیا چاہتے ہو۔ کیا تمہارے دل میں بھی انوشے کے لیئے کوئی فیلینگز ہیں؟

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

کاشان نے تھوک نگلا تھا۔

مہر کے ہاتھ چھوڑتے وہ اٹھتا کھڑکی میں جا کھڑا ہوا۔

میں تم پر کوئی زور زبردستی نہیں کر رہی کاشان میں صرف پوچھ رہی ہوں کہ اگر ہاں تو بتاؤ مجھے تاکہ اس بے نام رشتے کو اسکی تکمیل تک پہنچائے اور اگر نہیں تو بھی مجھے صاف صاف بتا دو تاکہ میں انوشے کی امیدیں توڑ دوں اسے اسی راستے سے واپس موڑتے کسی اور سے جوڑ دوں۔۔

اسکی پشت دیکھتے وہ سنجیدگی سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کاشان کی آنکھوں میں گلابی پن بڑھا تھا۔

اسے کسی اور سے جوڑنے کا سنتے ہی دل شدت سے تڑپا تھا۔

اسنے لب بھینچتے کھڑکی کے پٹ کو تھاما۔

وہ مجھ سے بہت چھوٹی ہے۔۔ گہری سانس چھوڑتے آہستہ سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

مینے یہ نہیں پوچھا مینے یہ پوچھا ہے کہ تمہارے دل میں اسکے لیئے کیا ہے۔۔وہ اسکی حالت سے محظوظ ہوئ تھی۔

آپ بتائیں آپ کیا چاہتی ہیں۔۔؟رخ موڑے ہی کہا۔

میں چاہتی ہوں انوشے کی زندگی سنور جائے تمہارے ساتھ یا پھر کسی اور کے ساتھ جو اسکے نصیب میں ہے۔

اسکے لیئے آج کل کافی اچھے رشتے آرہے ہیں شاہ اور مینے کافی سوچا ہے زندگی کا کوئ بھروسہ نہیں کب کہاں سانس ٹوٹ جائے اس سے پہلے ہی ہم اسے کسی محفوظ ہاتھوں میں دینا چاہتے ہیں۔۔

وہ نرمی سے اسے دیکھتے بولی۔

کاشان کی آنکھوں میں اب گلابی پن نے سرخی اختیار کی تھی۔

کھڑکے کے تھامے پٹ کو اتنی زور سے تھاما تھا کہ اسکا ہاتھ سرخ ہوا تھا۔

اسنے پلٹ کو مہر کو دیکھا۔

مہر اسکا چہرہ دیکھتے ساکت ہوئ تھی۔

وحشت سے سرخ ہوتی نم آنکھیں اور کپکپاتے لب۔ضبط سے بھینچتی ہوئ مٹھیاں وہ گہری سانسیں لیتا اسے دیکھ رہا تھا یوں جیسے اسے سانس نا آرہی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

میں نہیں جانتا میرے دل میں اس کے لئیے کیا ہے لیکن اسکے دور جانے کے خیال سے ہی دل کی حالت بری ہو جاتی ہے کجا کے اسے کسی اور کے ساتھ سوچنا۔۔وہ ہتھیلی سے اپنی نم آنکھیں رگڑتا لب کاٹتے بولا۔

مہر نے اٹھتے اسے نرمی سے خود سے لگاتے اسکا ماتھا چوما۔

جو دل میں ہے وہ زبان پر بھی لے آؤ آخر کب تک بے اعتنائی برتو گے۔

عورت بہت نازک ہوتی ہے بچے من پسند شخص کی بے اعتنائی اسے بری طرح سے توڑ دیتی ہے۔

انوشے کے لئیے اتنی سزا بہت ہے اب معاف کر دو اسے اس سے پہلے کہ وہ ٹوٹ جائے۔۔

وہ نرمی سے اسے سمجھاتے بولی۔

کاشان کی نظروں کے سامنے بھیگی شکوہ کرتی آنکھیں گھوم گئیں۔

وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔

سوچ سمجھ کر کرنا جو بھی کرنا میں منتظر ہوں تمہارے فیصلے کی۔۔

وہ اسکا گال تھپتھاتے وہاں سے چلی گئ۔

کاشان وحشت زدہ نظروں سے کھلے دروازے کو دیکھتا رہا۔

سختی سے آنکھیں رگڑتا وہ تیز قدموں سے باہر کی طرف بڑھا۔

سب لوگ اس وقت ڈنر کے لئیے نیچے تھے لیکن وہ جانتا تھا وہ اپنے کمرے میں ہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

سپاٹ چہرہ لیے وہ تیزی سے اسکے کمرے کی طرف ایا۔

نوک کرنے کا تکلف کیے بغیر وہ جھٹکے سے دروازہ کھولتا اندر آیا تھا۔

انوشے جو اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی۔کمر تک کمبل اوڑھ رکھا تھا۔دروازہ کھلنے کی آواز پر ناگواری سے آنکھیں کھولتے تھوڑا سا اوپر اٹھتے آنے والے کو دیکھا۔

کمرے میں نیم روشنی سی تھی۔

سامنے کھڑے کاشان کو دیکھتے اسکی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔اسنے تیزی سے ہتھیلی سے آنکھیں مسلیں۔

شان۔یہ مجھے شان کیوں نظر آرہے ہیں۔۔وہ بڑبڑاتے اپنی آنکھیں مسلنے لگی۔

یہ تو جا ہی نہیں رہے۔حیرت سے کہا۔

کاشان اسے گھورتا بیڈ کی طرف بڑھا۔

ہیں یہ تو چل بھی رہے ہیں۔۔وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

کاشان اسکے قریب اتا اس پر جھکا تھا۔

آپکو شرم نہیں آتی خواب میں میرے ساتھ ایسی حرکتیں کرتے ہوئے۔۔

وہ اسکے قریب جھکنے پر اسے انگلی دکھاتے بولی۔

کاشان نے حیرت سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیسی حرکتیں۔۔ آہستہ سے پوچھتے اسکے چہرے سے بال ہٹائے۔

ہو۔۔اتنی بے باکیاں کرتے ہیں اور اب پوچھ رہے ہیں کیسی حرکتیں۔۔وہ خود سے بڑبڑائی تھی۔

شائید اسے ابھی تک خواب ہی سمجھ رہی تھی۔

کاشان کے لبوں پر دبی سی مسکراہٹ آئی تھی۔

اچھا ابھی بھی کرلوں کیا۔وہ مسکراہٹ دباتا بولا۔

انوشے کی آنکھیں ضرورت سے زیادہ پھیلی تھیں۔اسنے جھٹ سے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے نفی میں سر ہلایا۔

کاشان کی نظر اسکے ہاتھوں تلے دبے ہونٹوں پر گئیں۔

یعنی میں وہ خواب میں اسے اپنے ہونٹوں کو چھوتے ہوئے بھی دیکھ چکی تھی۔

انوشے اسکی نظریں محسوس کرتے اسے گھورتے ہاتھ سے پیچھے کرتی بیڈ سے اٹھی تھی۔

دیکھیں میری نیند مت خراب کیا کریں۔۔ نروٹھے پن سے اسے گھورتے اسنے لائیٹس اون کی تو کمرے میں مکمل روشنی چھا گئ۔

انوشے کو لگا تھا کہ وہ بس خواب خیال تھا اب تک تو تحلیل ہو چکا ہو گا لیکن اسے ہنوز یونہی کھڑے دیکھ وہ چونکی۔

Posted On Kitab Nagri

سیکینڈ سے پہلے اسکا دماغ اسے سگنل دے گیا کہ سامنے کھڑا انسان خواب نہیں حقیقت ہے۔۔

وہ شرمندگی سے سرخ پڑی تھی۔

کاشان سینے پر ہاتھ باندھے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

ا۔اپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔لب کاٹتے آہستہ سے پوچھا۔

وہ تو بلکل نہیں جو تم مجھے خواب میں کرتے دیکھتی ہو۔۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

انوشے کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اسمیں سما جائے۔

کسی طرح بس وہ اسکی نظروں سے اوجھل ہو جائے۔

م۔میں آپکو نہیں کہہ رہی تھی مجھے لگا کوئی اور ہے۔۔ہڑبڑاہٹ میں جو منہ میں آیا بول گئ۔

کاشان کے ماتھے پر لیکروں کا جال سا بنا تھا۔

وہ دو قدم بڑھاتے اسکے قریب ہوا تو انوشے پیچھے کو کھسکی تھی۔

کاشان رکا نہیں وہ جیسے جیسے پیچھے بڑھتی جا رہی تھی وہ آگے بڑھاتا گیا کہ وہ دیوار سے لگ گئ۔

کوئی اور کون۔کسکی اتنی ہمت کہ تمہارے خواب میں آئے کجا کہ تمہارے ساتھ کوئی بے باکی کرے

۔۔اسکے اطراف میں ہاتھ رکھے وہ اسکی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں میں جھانکا سپاٹ لہجے میں بولا۔

انوشے نے تھوک نگلا تھا اسکے انداز پر۔

Posted On Kitab Nagri

و۔و۔وہ۔۔لب تر کرتے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن بات نہیں بن پائی۔

ہم وہ۔۔؟ آئیبرو اچکاتے آگے بولنے کا کہا۔

انوشے نے بغور اسکی آنکھوں کی سرخی دیکھی۔

وہ کسی اور کا سنتے غصے ہو رہا تھا یعنی وہ جیلس ہو رہا تھا۔

اسکی شرارتی رگ پھڑکی۔

وہی جسکا رشتہ آیا ہے میرے لیئے۔۔اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اعتماد سے کہا۔

اور کس کا رشتہ آیا ہے۔۔وہ ایک ایک لفظ چباتے بولا۔چہرے پر سرخی بڑھ رہی تھی۔

ہے ایک ہینڈسم سا لڑکا۔جو مجھے یہاں سے آپسے بہت دور لے جائے گا۔اچھا ہے نا آپ تو ویسے بھی میری شکل نہیں دیکھنا چاہتے۔۔وہ آنکھیں پٹپٹاتے معصومیت سے بولی۔

کاشان نے لب بھینچتے اسکا بازو پکڑتے اپنے قریب کیا۔

بہت شوق ہے مجھ سے دور جانے کا۔۔

جھٹکے سے اسکا بازو کمر سے لگاتے وہ اسکا رخ دیوار کی طرف کرتے غرایا تھا۔

ش۔شان۔۔وہ سہمی تھی۔

کاشان کی پکڑ اتنی مضبوط نہیں تھی کہ اسے ہرٹ ہوتا لیکن اتنی نرم بھی نہیں تھی کہ اسے محسوس نا ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بول بہت شوق ہے کسی اور کے خواب دیکھنے کا مجھ سے دور جانے کا ہاں۔۔وہ اسکے کان کے قریب غرایا تھا۔

اسکی سلگھتی سانسوں سے انوشے کو اپنی گردن جلتی محسوس ہوئی۔

اوپر سے اسکی غراہٹ سے اسے لگا جیسے کہ کان کا پردہ پھٹ گیا ہو۔

وہ سسک اٹھی۔

کاشان اسکی سسکی پر چونکا اسکا بازو چھوڑتے سیدھا کرتا دیوار سے لگا گیا۔

وہ سفید بازو پر سرخی دیکھتے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھتی نظریں پھیر گئی۔

ادھر دیکھو۔۔کاشان نے حکم دیا تھا۔اسکے نظریں پھیرنے پر وہ جل ہی تو اٹھا تھا۔

انوشے چہرہ دائیں طرف کیے سامنے دیوار کو دیکھنے لگی۔

میری طرف دیکھو۔۔اسکا جبڑہ پکڑتے اسنے چہرہ اپنی طرف کیا۔

انوشے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اپنا جبڑہ چھڑوانے کی کوشش کرتے سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

یہ کونسا روپ تھا اسکا جو اسنے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

مجھ سے دور جانا ہے۔۔اسکے چہرے کے قریب چہرہ کرتے سرد لہجے میں پوچھا۔

وہ پاگل ہی تو ہو گیا تھا اسکے دور جانے کا سنتے۔

انوشے نے تھوک نگلتے اسکی حد سے زیادہ سرخ ہوتی وحشت زدہ آنکھوں کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

ن۔ نہیں جانا۔ٹوٹ کر لبوں سے الفاظ ادا ہوئے تھے۔

پھر کہاں جانا ہے۔۔وہ کچھ نرم پڑا۔

پ۔پاس ا۔انا۔۔وہ سہمے ہوئے لہجے بول۔

کاشان نے ائیبرو اچکایا تھا۔

انوشے اپنی ہی بات پر سٹپٹائی۔

وہ اسکا جبڑہ چھوڑے اب معنی خیز نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

تمہارے خوابوں میں تو تمہارے حد سے زیادہ پاس آچکا ہونگا اور کتنا پاس آنا ہے ہم۔۔وہ اسکے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتا اسکا چہرہ اپنے قریب کیے گھمبیر تا سے بولا۔

انوشے کا چہرہ بھانپ چھوڑنے لگا۔عارض تپ اٹھے تھے۔پلکیں شرم سے جھکتی چلی گئیں۔ہونٹ کچھ کہنے کی کوشش کرتے کانپے تھے۔

وہ اسکی لرزتی پلکیں اور پھڑ پھڑاتے لبوں کی حرکت دیکھتا بے خود سا ہوا تھا۔

گلے میں گلٹی ابھر کر مدھم ہوئی۔

اس سے پہلے وہ بہک کر کوئی گستاخی کر جاتا اسے چھوڑتے تیزی سے پیچھے ہوتا وہ تیز قدموں سے اسکے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

انوشے سینے پر ہاتھ رکھے اپنی سانسیں بحال کرتی اپنے تپتے عارض سہلانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی حالت سدھارنے کے بعد اسے کاشان کی بے چینیاں یاد آئی تو لبوں پر شرمیلی مسکراہٹ چھا گئ۔

💞💞💞

ایزل۔۔حازق نے تنبیہہ نظروں سے اسے دیکھا۔

ہم۔۔وہ اسکی بیرڈ پر مصروف سے انداز میں انگلیاں چلاتے آئیبرو آچکا گئ۔

حازق اسکے ٹانگیں اوپر کرتا اسے پوری طرح اپنی گود میں کرتا پھر سے کال میں مگن ہو گیا۔

ایزل نے خفگی سے اسے گھورا۔

حازق لیپٹاپ سامنے رکھے کان میں بلوٹوتھ لگائے کسی سے بات کر رہا تھا انکی باتیں کورڈورڈز میں تھی کہا ایزل کی سمجھ سے باہر تھیں۔

وہ لوگ کچھ دن پہلے ہی واپس آچکے تھے۔

حازق کافی دنوں سے بزی تھا وہاں سے ٹھیک سے ٹائم نہیں دے پا رہا تھا آج بھی اگر وہ گھر تھا تو لیپٹاپ پر ہی لگا ہوا تھا۔

ایزل نے تیکھی نظروں سے اسے گھورتے اسکی شرٹ کے پہلے دو بٹن کھولے۔

نظریں اٹھاتے اسے دیکھا وہ ہنوز مصروف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ غصے سے اسے گھورتے اسکے سینے پر دانت گاڑھ گئ۔

حازق نے بے ساختہ لب بھینچے۔ جنگلی بلی کافی زور سے اسکے سینے پر ظلم کر رہی تھی۔

وہ جانتا تھا وہ اسکی توجہ چاہتی ہے پہلی بار وہ کام کی وجہ سے اسے ٹائم نہیں دے پا رہا تھا۔

وہ لیپٹاپ بند کرتا صوفے سے ٹیک لگائے سکون سے اسے دیکھنے لگا وہ اسکے سینے پر جگہ جگہ دانت گاڑھے اپنا غصہ اتار رہی تھی۔

اسکی پریگننسی کا تھرڈ منتھ چل رہا تھا۔ ایزل کو زیادہ موڈ سوینگز تو نہیں ہوتے تھے لیکن اسے کھانے پینے کی بہت کریوینگز ہوتی تھیں۔ کسی بھی وقت وہ کچھ بھی مانگ لیتی تو حازق کو اسے اسی وقت منگوا کے دینا پڑتا یا خود بنا دیتا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ایزل اسکے سینے پر نشان بناتی مطمئین ہوتی اسکے گردن کو لبوں سے چھونے لگی۔

حازق اسکی کمر سہلاتا گہری نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

وہ اسکی شہ رگ پر دانت گاڑھتے اچھا خاصہ زخم دے گئ تھی۔

اپنے کام سے مطمئن ہوتے اسنے حازق کو دیکھا وہ گھمبیرتا سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اسکی نظروں میں اپنی طلب محسوس کرتے وہ مسکراہٹ دبا گئ۔

چلو تم کام کرو میں کچھ اور کر لیتی ہوں تب تک۔ ایک زور دار انگڑائی لیتے وہ اسکی نظروں کو بہکتے محسوس کرتے فتح مندی سے مسکراتی اسکی گود سے اٹھی تھی۔

حازق گہری نظروں سے اسے دیکھتا اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا۔

وہ اسکی نظروں سے خائف ہوتی تیزی سے ڈریسینگ کی طرف بڑھی تھی۔

حازق بس اسے دیکھتا رہا کہ آخر وہ کرنا کیا چاہتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ڈریسینگ روم کے دروازے پر نظریں جمائے ابھی سوچ رہا تھا کہ دروازہ کھولا اور وہ باہر ائی۔

حازق کی آنکھوں میں ہلکی سی سرخی پھیلی تھی۔

ایزل مسکراہٹ دبائے۔ آئینے کے سامنے ائی۔

اونائیس۔۔وہ خود کو دیکھتے ہونٹ گول کرتے ستائش سے بولی۔

اسنے ڈارک بلڈ ریڈ کلر کی سلک کی ساڑھی پہنی تھی جو کچھ دن پہلے ہی حازق نے اسے دلائی تھی۔

مینے سوچا ٹرائے کرلوں کیسی لگتی ہے۔اچھی لگ رہی ہے نا۔۔ہونٹوں پر لپسٹک کی گہری تہہ لگاتے وہ آنکھیں پٹپٹاتے آئینے میں اسے دیکھتے بولی۔

حازق منہ ہاتھ کی مٹھی جمائے اسے دیکھتا رہا آنکھوں کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی۔

میر میری پکس تو کلک کر دو کچھ۔۔

وہ مڑتے اسے دیکھتے بولی۔

وہ سراپا قیامت لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی ساڑھی سے واضح ہوتی برہنہ کمر اور اس پر چمکتی بیلی چین دیکھتے وہ بہکا تھا۔

ایزل کن اکھیوں سے اسے دیکھتے اپنے بال جھٹکتے ایک سائیڈ پر کیے تھے۔

اسکا بلاؤز بیک لیس تھا صرف دو ڈوریاں تھی جو پورا بلاؤز کیری کیے ہوئے تھیں۔

وہ مرر میں ہر اینگل سے خود کو دیکھتی مختلف پوز بنا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق اسے خود کو یوں دیکھنے پر پاگل ہوتا جھٹکے سے اٹھا تھا۔

مجھ سے پوچھو کیا بتانا ہے میں ہر زاویے اور اینگل سے تمہیں بتاؤں گا کہاں سے کیسی لگتی ہو۔وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسکے بالوں میں چہرہ چھپائے گہری سانس کھینچتا گھمبیر تا سے بولا۔

ایزل نے فتح مند نظروں سے اسے دیکھا۔

نہیں میں خود دیکھ لوں گی۔اسکے حصار میں گھومتی وہ چہرہ اسکے مقابل کرتی اسکے سینے پر ہاتھ رکھے پیچھے کرتی بولی۔

ساڑھی کا پلو کندھے پر ڈالتے وہ اپنی بیلی چین سے چھیڑ خانی کرنے لگی۔

مقصد اسے تڑپانا تھا جیسے اسنے اگنور کیا تھا اسے تڑپا کر وہ خود سکون سے سونا چاہتی تھی لیکن شائید وہ ابھی تک اپنے جنونی شوہر کو جان نہیں پائی تھی۔

حازق نے آنکھوں میں خمار کی سرخی لیے اسکی بیک پر ٹکی ڈوریاں جھٹکے سے کھول دیں۔ساتھ ہی اسکے کندھے پر رکھا پلو نیچے گرایا تھا۔

وہ پل میں اسکی حالت بگاڑ گیا۔

ایزل نے بوکھلاتے اسے دیکھا۔

میر تم۔۔وہ کچھ کہتی کہ حازق اسکے ہاتھ اسکی کمر پر موڑتا اسکے سرخ ہونٹوں پر جھک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل اپنی چال خود پر پڑتی محسوس کرتی روہانسی ہوئ تھی۔ اسنے تو سوچا تھا کہ وہ جلدی سے ڈریسینگ روم میں بھاگ جائے گی۔

حازق اسکے لبوں کی سرخی چنتا اپنی شدت سے سرخ کرتا نرمی سے اسکے لب دانتوں تلے دبا گیا۔

ایزل لب آزاد ہونے پر گہری سانسیں لیتی اپنی سانس بحال کرنے لگی۔

پیچھے ہٹو جاؤ اب بھی بزی رہو۔ خفگی سے کہتے اپنے ہاتھ آزاد کرانے چاہے۔

آہاں اپنی اتنی ہوٹ بیوی کو چھوڑ کر کام کروں۔ بیوی وہ بھی جو خود میری توجہ چاہتی ہے۔۔ وہ بے باکی سے اسکی کمر پر ہاتھ چلاتا خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

ایزل جھنپی تھی۔

ن۔ نہیں تو میں تو نہیں چاہتی۔۔ ناک سکوڑتے کہا۔

لیکن مینے تو جان لیا۔۔ وہ اسکی نتھلی پر لب رکھتا بولا۔

ایزل لب دبائے اسے دیکھنے لگی۔

حازق دیوانہ وار اسکے چہرے پر لب رکھتا اسکی گردن کو دیوانوں کی طرح چومتے اسکی خوشبو خود میں اتارنے لگا۔

کچھ ہی پل میں وہ اسکی شفاف گردن کو اپنے شدتوں سے نیلا کر چکا تھا۔

ایزل بکھری سانسوں اور گلابی آنکھوں سے اسے دیکھتے گہری سانسیں بھر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حازق اسکی ڈھرکنوں کو بے باک سے چھوتا اسے مچلنے پر مجبور کر گیا۔

میر۔۔۔وہ تڑپ کر اسکے بالوں میں انگلیاں پھنسائے اسکا چہرہ اوپر اٹھانے لگی۔

حازق اسکی ڈھرکنوں کو آزاد کرتا گھٹنہ ٹکاتے نیچے بیٹھا تھا۔

اسکے برہنہ پیٹ کو نرمی سے چومتے وہ اسکے تل کو پنے ہونٹوں میں دبا گیا۔

ایزل سسک کر رہ گئ۔

حازق اسے اٹھاتا بیڈ پر لے ایا۔

اسکے پھولوں سے وجود کو بیڈ پر منتقل کرتے وہ شدت سے اس میں سمایا تھا۔

ایزل اسکے کندھے پر دانت گاڑھے اپنی سسکیاں روک گئ۔

حازق اسکا چہرہ اپنی گردن سے نکالتا اسکے ہونٹوں کو قید کرتا اپنی شدت میں اضافہ کرتا چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میر ر۔۔وہ روہانسی ہوتی اسے دیکھنے لگی۔

اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا کسے کہتے ہیں آج ایزل کو پتہ چلا تھا۔

ہم۔۔وہ کندھوں کو چومتا اسے دیکھنے لگا۔

میں تھک گئ ہوں۔۔بے چارگی سے اسے دیکھا۔

وہ پچھلے دو گھنٹوں سے مستقل اسکی شدتوں سے نڈھال ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق اسکی بات سنتا کروٹ بدلتا اسے اپنے سینے کر گیا۔

اتنی جلدی ابھی تو مینے ٹھیک سے توجہ دی ہی نہیں۔اسکے ماتھے پر لب رکھتے اسے چھیڑا۔

ایزل نے اسکے سینے پر مکہ جھڑا۔مینے اس توجہ کی بات نہیں کی تھی۔

نروٹھے پن سے کہا۔

پھر کیسی توجہ چاہیئے جنگلی بلی۔۔وہ اسکے بال سہلاتا نرمی سے بولا۔

لانگ ڈرائیو پر چلیں۔۔وہ جھٹ سے بولی۔

اوکے۔۔وہ مان گیا۔

تم شاور لے کر تیار ہو جاؤ میں تمہارے لیئے کچھ کھانے کو لے کر آتا ہوں۔۔

وہ اسکا ماتھا چومتے اسے واشروم میں اتارتا اپنی شرٹ پہنتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

ایزل اسکے آنے پر شاور لے کو تیار ہو چکی تھی۔

تم یہ فنش کرو میں آتا ہوں۔۔وہ اسکے سامنے سینڈوچ کرتا خود واشروم میں بند ہوا تھا۔

جب تک وہ شاور لے کر آیا ایزل سینڈوچ ختم کر چکی تھی۔

چلیں۔۔ٹشو سے ہونٹ تھپتھاتے کہا۔

ہم چلو۔۔وہ گیلے بالوں میں ہاتھ چلاتا گاڑی کی چابیاں اٹھاتے اسے خود سے لگائے باہر آگیا۔

وہ جہاں کہتی رہی وہ اسے لے گیا اسے ڈھیر ساری شاپنگ کرواتے دونوں نے ڈنر بھی باہر ہی کیا۔

Posted On Kitab Nagri

رات کے نو بجے تک وہ لوگ واپس گھر آئے تھے۔ایزل تو آتے ہی ایسے سوئے جیسے کھیتی کر کے ائی۔

لیکن حازق اسے سلا کے دوبارہ سے کام میں مگن ہو گیا۔اج کل وہ لوگ ایک امپورٹنٹ مشن پر کام کر رہے تھے جسکی وجہ سے وہ دن بادن مصروف ہوتا جارہا تھا لیکن پھر بھی ایزل کے لئیے وقت نکال لیتا۔

اب جیسے جیسے اسکی پریگننسی کے منتھس بڑھ رہے تھے اسے اسکی کیئر کی زیادہ ضرورت تھی اس لیے وہ چاہتا تھا کہ اس کیس پر کام ختم کر کے وہ کچھ دنوں کا ریلیف لے لے۔

اسے کام کرتے گیارہ ہو گئے تھے۔

اسنے ایک نظر سکون سے سوئی ایزل کو دیکھا ساری تھکان لمحوں میں غائب ہوتی محسوس ہوئی۔

شرٹ اتارتے صوفے پر پھینکتے وہ بیڈ پر آیا تھا۔

اسے اپنے سینے پر کرتے خود میں بھینچتے وہ دونوں پر بلینکیٹ ٹھیک کرتا آنکھیں موند گیا۔

ایزل ہلکا سا کسمسای لیکن پھر اسکی گردن میں چہرہ چھپائے دوبارہ سو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ سوات کی سڑکوں پر ہڈیوں کو منجمد کر دینے والی سردی میں میں شرٹ پر صرف ایک ہڈی پہنے اطمنان سے چل رہا تھا۔

اسکے پاؤں میں پہنے جوگرز سے سڑک پر کھردری سی آواز پیدا ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس پاس لوگ ناہونے کے برابر تھے ابھی صرف رات کے آٹھ بجے تھے اور سردی اپنے عروج پر تھی ہر طرف دھند سی چھا گئ تھی۔

لوگ تو سر شام ہی اپنے گھروں میں بند ہو جاتے لیکن ایک وہ تھا جسے کوئ فرق ہیں پڑ رہا تھا۔

وہ ہڈی کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہلکا ہلکا گنگناتے جا رہا ہے۔

اسکے لبوں سے نکلتے لفظ اتنے واضح نہیں تھے کہ دوسروں کو سنائ دیتے لیکن وہ خود بار بار وہی الفاظ دہرا رہا تھا۔

    اوجھلیا کر لے تو تیاری کل حساب ہے

      تجھ کو عملوں کا دینا، اب جواب ہے

گنگناتے ہوئے اسکے کانوں میں کسی کی سسکیاں گونجی تو۔انکھیں گہرے قرب میں ڈوب گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

دنیا میں کیا باقی رہا،

      کیوں جانے خواہشیں کرے تو دل لگی کی

اس بار گنگناتے نظروں کے سامنے کسی کا کھکھلاتا چہرہ لہرایا تو لبوں پر مسکراہٹ چھا گئی۔

سن سائیاں

Posted On Kitab Nagri

تیرے

عشق دیاں خیراں منگیاں

انوشے کی آنکھوں میں کسی کا لہراتا عکس یاد کرتے اسکے لب گنگنائے تھے۔

وہ سوات کی بھیگی سڑکوں پر یہی لائینز دہراتا آگے بڑھاتا جا رہا تھا۔

پچھلے چار ماہ سے کسی ایک ٹھکانے پر نا تھا۔وہ خود کی تلاش میں نکلا تھا۔

اپنی نادانیوں اور پچھتاوں کے گہرے ناگ اسے اندر ہی اندر دستے کھوکھلا کر رہے تھے۔

وہ کتنی ہی بار تو معافی مانگ چکا تھا ازالہ کر چکا تھا۔

شائید اسکی معافی بھی قبول ہو چکی تھی کیونکہ اسے اب نماز میں سکون محسوس ہوتا تھا وہ بے چینی سے نہیں ہوتی تھی جو اسے شروع شروع میں ہوئی تھی۔

وہ آگے بڑھ چکا تھا لیکن پھر بھی ایک کسک سی باقی رہ گئی تھی۔

ایک خالی پن سا، ادھوری سی محبت تھی جو باقی تھی لیکن عنقریب وہ بھی ختم ہونے والی تھی کیونکہ وہ رب لینا جانتا ہے تو دینا بھی اس سے بڑھ کر جانتا ہے۔

اور آج اسے نوازنے کا یا پھر آج شائید اسکی آزمائش کا ایک اور دن تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چلتے چلتے کافی دور آ چکا تھا۔

ہوش تو تب آیا جب پیر کو ٹھوکر لگی اور ساتھ ہی کسی صنف نازک کی چیخ سنائی دی۔

وہ حیرت سے اس پاس جگہ کو دیکھنے لگا وہ بے خیالی میں چلتے چلتے کہاں پہنچ گیا تھا۔

لیکن ایک بار پھر سے گونجتی صنف نازک کی چیخ اسکے اعصاب جھنجھوڑ گئ تھی۔

وہ چیخ کوئ عام چیخ تو نا تھا، دل دہلا دینے والی آہو پکار سے لرزتی کوئ چیخ تھی۔

ایک پل کو تو اسکا دل بھی کانپا تھا اس پکار کو سنتے۔

وہ آواز کی سمت بڑھا۔

آگے کافی گہرائ تھی پہاڑوں کے بیچ بیچ کوئ جھاڑیاں سی تھیں۔

وہ جیسے جیسے آگے بڑھتا گیا اسے آواز نزدیک سے نزدیک سنائ دینے لگی۔

پانچ منٹ بعد ہی اسے اپنے قریب کسی کی لرزتی سی آواز سنائ دی تھی کہ ابراہیم کے رونگٹے کھڑے ہوئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اللہ کا واسطہ ہے چھوڑ دو مجھے۔

یا اللہ تجھے تیرے محبوب کا واسطہ مجھے بچا لے ان درندوں سے۔

وہ صرف پکار نہیں تھی وہ فریاد بھی نہیں تھی وہ ابراہیم کے لیئے آزمائش تھی، اسکا امتحان تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رب نے آج اسکا امتحان ختم کرنے کے لیئے وہ راستہ چنا تھا کہ جو اسے ساری زندگی کے لیئے اندھیرے میں ڈوبے ماضی سے دور لے جاتا۔

اسنے سانس روکتے قدموں کی چاپ بھی ساکت کی۔

وہ سانس روکے آہستہ سے جھاڑیوں کے بیچ آیا۔

ساتھ ہی اپنے موبائل کی ٹارچ بھی اون کی تھی۔

کون ہے۔۔ غراہٹ نما سی آواز سنائی دی لیکن اس بار اسکے چہرے پر ڈر یا گھبراہٹ نہیں تھی وہ پل میں معاملہ سمجھ چکا تھا۔

چہرے پر قہر لیے وہ جھاڑیاں ہٹاتا مکمل اندر آگیا۔

ایکے اسکی آنکھیں پھٹی تھیں۔

جھاڑیاں تو شائید صرف دکھانے کے لیئے تھی جبکہ انکے پیچھے جیسے ایک گھر کا سا سماں تھا۔

اس پاس چارپائیاں رکھی ہوئی تھی جبکہ روشنی کے لیئے پرانے زمانوں کی طرح شمع جل رہی تھیں۔

چارپائیوں پر شراب کی بوتلزں،ڈرگز،انجیکشنز جیسی چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔

اسے کسی کی سسکیوں کی آواز سنائی دی۔

اسکی نظریں تیزی سے گومیں۔

Posted On Kitab Nagri

اور اسے احساس ہوا کہ مرد واقعی کتا ہے۔۔اسے بے ساختہ اپنے مرد ہونے پر بھی شرمندگی ہوئی تھی

۔

وہ ایک صنف نازک تھی اور تین درندوں نے اسے پکڑ رکھا تھا۔

وہ نیم برہنہ تھی۔زمین پر کسی لاش کی مانند تڑپتی اپنی عزت کے لئیے بھیک مانگ رہی تھی۔

وہ کرب سے آنکھیں مینچ گیا۔

ابراہیم کو دیکھتے اسکی آنکھوں میں ایک امید سی دوڑی تھی۔

وہیں وہ تین نشے میں دھدلفنگے ناگواری سے اسے دیکھتے اسکی طرف آئے۔

کیا چاہیئے۔۔ایک نے کڑی نظروں سے اسے دیکھا۔

ابراہیم نے سرد نظروں سے ان تینوں کو دیکھا اور دو قدم پیچھے ہوا۔

اپنی ہڈی اتارتے اسنے ہاتھ میں پکڑی اور پھر قدم پیچھے ہوا۔

یہاں تک کے وہ چارپائی کے قریب پہنچ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسنے نامحسوس انداز میں پیچھے پڑی ایک بوتل اٹھائی اور ان تینوں کو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر تیزی سے انکی طرف بڑھا اور پہلے کھڑے آدمی کے سر پہ دے ماری اسنے یہ اتنی تیزی سے کیا تھا کہ وہ سمجھ ہی نہیں پائی۔

وہ نشے میں دھت آدمی اسکے ایک ہی وار سے زمیں بوس ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زمین پر خون ہی خون ہوتا چلا گیا۔

باقی دونوں آدمیوں نے قہر برساتی نظروں سے اسے دیکھا اور اسکی طرف لپکے۔

ابراہیم انکے نیم برہنہ وجود کو دیکھتے اشتعال میں آیا تھا۔

وہ بھی تیز قدموں سے انکی طرف لپکا۔

لیکن اس سے پہلے ہاتھ میں پکڑی ہڈی اس لڑکی کے قریب زمین پر پھینکی تھی۔

وہ لڑکی جو سہمی ہراساں نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی چونک کو اس ہڈی کو دیکھتے کسی قیمتی متاع کی طرف اٹھاتے اسنے چوم کر اسے اپنے تن پہ پہنا تھا۔

وہ اسکی عزت کے رکھوالے کی امانت تھی عقیدت تو بنتی تھی۔

ابراہیم اب شرٹ کے بٹن کھولتا آستینیں چڑھا رہا تھا۔

اتنی شدید ٹھنڈ میں بھی اسکا وجود تپ اٹھا تھا یہاں تک کہ مساموں سے بھی پسینہ نکل آیا تھا۔

اسنے آگے بڑھتے وہ آدھی کانچ کی ٹوٹی بوتل دوسرے آدمی کے پیٹ میں دے ماری جبکہ تیسرے کی ٹانگ پر پاؤں سے وار کیا تھا۔

وہ دونوں غراتے گرے تھے۔

ابراہیم نے پھر انہیں اٹھنے کا موقع نہیں دیا اسنے ان تینوں کی حالت آدھ موا کر دی تھی یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو چکے تھے وہ پھر بھی نہیں رکا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لڑکی درخت کے سہارے بیٹھی منہ پر ہاتھ رکھے اسکے جنون کو دیکھ رہی تھی جبکہ اسکی اگلی حرکت پر اسکی آنکھیں ضرورت سے زیادہ پھیلی تھیں۔

اسکے لبوں سے فلک شفاف چیخیں نکلی تھیں۔

ابراہیم نے انہیں مارا نہیں تھا لیکن مر درہنے کے قابل بھی نہیں چھوڑا تھا۔

وہ صنف نازک اسکی اس قدر بے رحمی پر پل میں ہوش وحواس سے بیگانہ ہوئی تھی۔

ابراہیم نے کچھ گرنے کی آواز پر چونک کر پیچھے دیکھا۔

شٹ۔۔وہ تو اسے بھول ہی گیا تھا۔

لب کاٹتے اسنے زمین پر بے ہوش پڑے اس وجود کو دیکھا۔

اب کیا کروں۔۔وہ اپنی کنپٹی سہلاتے اسے دیکھتا سوچ رہا تھا۔

اسے یہاں تو چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا مجبوراً وہ آگے بڑھتا اپنی ہڈی میں ملبوس اس نازک وجود کو بازوں میں اٹھا گیا۔

اسکے ہاتھ کی پشت سے خون نکل رہا تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔

وہ وجود شائید کچھ زیادہ ہی نازک تھا کہ ابراہیم کو اسکا وزن محسوس نہیں ہوا۔ وہ جم جانے والا بندہ ضرور تھا لیکن پھر بھی اتنا کم وزن بھی کسی کا نہیں ہوتا۔

وہ سوچ کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے لگ رہا تھا جیسے اسنے کسی بچی کو اٹھایا ہوا ہو۔

شائید یہ پتے کھاتی ہو گی۔

بڑبڑاتے وہ اسے لیے سڑک پر نکل ایا۔

یخ ٹھنڈی ہوا اسے اپنی ہڈیوں میں گھستی محسوس ہوئ۔ہاتھوں اور چہرے پر جو ہلکی خراشیں آئ تھیں وہ جل اٹھی تھیں۔

وہ لب بھینچ گیا۔

وہ اسے لیے سیدھا چلتا گیا جس راستے وہ آیا تھا۔

تقریباً پینتالیس منٹ بعد اسے اپنا اپارٹمنٹ نظر آیا جو کہ اسکے دوست کا تھا لیکن وہ خود یہاں نہیں تھا۔

وہ آس پاس سنبھال کر دیکھتا اپارٹمنٹ ان لاک کرتا اندر آیا تھا۔

سیڑھیاں چڑھتا اسے اپنے بیڈ روم میں لے ایا۔

اسے بیڈ پر لٹاتے اسکی ہڈی جو اس نازک وجود کے گھٹنوں تک آرہی تھی سرکی تھی وہ نظریں چراتا اسے بیڈ پر لٹاتا بلینکیٹ اسکے اوپر کر گیا۔

ڈاکٹر کو بلاوں کیا۔۔اسکے چہرے پر تھپڑوں کے نشان دیکھتے وہ اپنی ہلکی بئیرڈ کھجاتا سوچنے لگا۔

لیکن اس وقت ڈاکٹر کہاں ملے گا کافی ٹائم ہو گیا تھا۔

وہ کچھ سوچتا باہر چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں پانی کا باول اور سفید پٹیاں تھیں۔

وہ چیئر کھینچتا اسکے قریب بیٹھا تھا۔

پٹیاں پانی میں بھگوتے وہ اچھے سے نچوڑتے آہستہ سے اسکا چہرہ صاف کرنے لگا چہرے پر گرم پانی پڑتے وہ ہلکا سا کسمسائی۔

ابراہیم ہاتھ وہیں روک گیا۔

لیکن اعصاب شائید بہت بھاری تھے کہ وہ ہوش میں نہیں ائی۔

وہ نرمی سے اسکا چہرہ صاف کرتا دوسری پٹی پانی میں بھگونے لگا اسنے یونہی پٹی نچوڑتے اسکے چہرے کی طرف دیکھا اسے اپنی دنیا رکتی سی محسوس ہوئی۔

سفید میدے جیسی رنگت آنکھوں پر خم دار مڑی ہوئی لمبی گھنی پلکوں کا سایہ تھا پھولے پھولے سے گلابی عارض جن پر تھپڑوں کے نشان ابھی تک واضح ہو رہے تھے۔ بھرے بھرے عنابی لب نچلہ لب جو کہ بائیں طرف سے پھٹ چکا تھا جو اسے اور پر کشش بنا رہا تھا۔۔ وہ اسکے پریوں سے حسن سے نظریں چرا گیا۔

پل میں سمجھ گیا تھا کہ وہ ان پہاڑوں میں رہنے والی پٹھانی ہے۔۔

نچلہ لب دباتے وہ اسکے شفاف پیشانی پر لگی خراشوں پر جمے خون کو نرمی سے صاف کرنے لگا۔

سسی۔۔وہ غنودگی میں بھی سسکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ابر ہیم ہاتھ روکے اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھنے لگا۔

وہ ہوش میں نہیں ائی لیکن لبوں سے ہلکی ہلکی سسکیاں بر آمد ہوئی تھیں۔

وہ بے چین ہو اٹھا۔

پٹیاں رکھتے وہ فرسٹ ایڈ باکس ڈھونڈنے لگا۔

آخر کار کبڈ میں اسے فرسٹ ایڈ باکس مل گیا۔

وہ باکس لیے اسکے قریب آ بیٹھا۔

اسکے چہرے پر تکلیف کے تاثرات دیکھتے وہ بہت نرمی سے اسکی بینڈج کرنے لگا۔

عارض پر چھپے انگلیوں کے نشانات پر ٹیوب لگاتے وہ سختی سے لب بھینچ گیا۔دل کیا وہ آدمی پھر سے اسکے سامنے آئے تو وہ اسکے چیتھڑے اڑا ڈالے۔

کم تو وہ کر کے نہیں آیا تھا لیکن پھر بھی اسکا دل نہیں بھر رہا تھا۔

بینیڈج کرتے وہ کمرے سے ہی باہر نکل گیا۔

اسکے بعد وہ ساری رات کمرے میں نہیں آیا بلکہ لاؤنج میں بیٹھے سگریٹ سے اپنی جان ہلکان کرتا رہا۔

چڑیوں کی چہچہاہٹ روشن دار سے آتی دھوپ کی کڑی روشنی سے اسکی آنکھوں کھل گئ۔

وہ کسمساتے اٹھ بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

رات پتہ نہیں وہ کب صوفے پر ہی سو گیا تھا۔

آنکھیں مسلتے اسنے اوپر کمرے کی طرف دیکھا۔

پتہ نہیں وہ ہوش میں آئی ہو گی کہ نہیں۔۔لب دباتے سوچا۔

وہ نیچے والے ایک کمرے میں فریش ہوتے کچن میں اپنے لیے کافی بنانے کے بعد پر سوچ نظروں سے اوپر والے کمرے کو دیکھتا کافی کے سپ لے رہا تھا۔

کافی ختم کرتے وہ جھنجھلاتے ہوئے آخر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

آہستہ سے دروازہ کھولتا اندر آیا۔

جیسے ہی وہ اندر آیا دروازے کے پیچھے چھپے کھڑے وجود نے ہاتھ میں پکڑا واس اسکی پشت پہ دے مارا۔

وہ کراہ کر دہرا ہوا تھا۔پلٹ کر بے یقینی سے اس نازک وجود کو دیکھا۔

وہ منہ پر دونوں ہاتھ جمائے سمندری جیسی گہری نیلی آنکھوں میں خوف لیے چہرہ پر ہراساں تاثرات اور وہشت پھیلائے اسے ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی۔

نازک وجود شدت سے کانپ رہا تھا۔وہ تھر تھر کانپنے رہی تھی۔

ابراہیم دائیں کندھے پر ہاتھ رکھے لب بھینچے گلابی ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

س۔س۔سو۔ری۔م۔میں۔۔وہ خوفزدہ کانپتے لہجے میں بولتے دیوار میں سمانے کی کوشش کر رہی تھی

۔

Posted On Kitab Nagri

ریلیکس۔۔ریلکس میں کچھ نہیں کر رہا۔۔وہ پیچھے کو قدم لیتا نرمی سے بولا۔

ریلیکس رہو میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔

وہ اس سے قدرے فاصلے پر ہو تا نرم لہجے میں بول رہا تھا۔

وہ ہنوز چہرے پر ہراساں تاثرات لیے اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔

مینے تمہیں ان لوگوں سے بچایا تھا۔بینڈیج بھی کی ہے اور یہ ہڈی بھی میری ہی ہے۔ٹرسٹ می۔۔وہ اسے تھر تھر کانپتے دیکھ بولا۔

نیلی آنکھیں اس پر سے ہٹتے اپنے وجود پر گئ وہ خود میں سمٹ گئ۔

ہڈی اسے گھٹنوں تک چھپائے ہوئے تھی اسکی پنڈلیوں سے پلازو پھٹ چکا تھا۔

ابراہیم اسکا چہرہ دیکھتا آہستہ سے کبڈ کی طرف بڑھا۔

وہ ہراساں ہو کر بیڈ کی طرف بھاگی تھی۔

وہ ایک پل کو رکا پھر سر جھٹکتا کبڈ سے اپنا ایک ٹراوز اور شرٹ نکالتا اسکی طرف مڑا۔

فلحال یہی ہیں یہ پہن لو۔میں باہر جا رہا ہوں۔وہ نرمی سے کہتا کپڑے صوفے پر رکھتا باہر چلا گیا۔

وہ کتنی ہی دیر اس بند دروازے کو دیکھتی رہی پھر ڈرتے ڈرتے قدم اٹھاتے صوفے پر رکھے کپڑوں کی طرف بڑھی کپڑے لیتے وہ پھیلی آنکھوں سے ہر طرف کا جائزہ لینے لگی کچھ حوصلہ ہوا تو باتھ روم کی طرف بڑھ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

شاور لیتے دماغ کچھ ٹھنڈا ہوا تو خود پر بیتی داستاں یاد آنے لگی۔اپنے وجود پر ان درندوں کے درندگی کے نشانات دیکھتے وہ چیخ چیخ کر رو دی۔

ابرہیم نے اسکی عزت لوٹنے سے بچا لیا تھا اسے لیکن یہ زخم اسے وہ درد دے گئے تھے جو ساری عمر نہیں بھر سکتے تھے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی گردن اور بازوں کو ناخنوں سے نوچتی وحشی ہو رہی تھی۔

رو رو کر وہ نڈھال ہو چکی تھی۔ آنسو بھی جیسے سوکھ چکے تو وہ چینج کرتے باہر آگئ۔

ٹراوزر شرٹ اسے کافی کھلا تھا۔

شرٹ تو پھر بھی قابلِ قبول تھی کھلی تھی لیکن اسکے گھٹنوں تک تھی لیکن ٹراوز وہ تو بہت بڑا تھا کے اسکے پاؤں ہی نظر نہیں آرہے تھے۔اسنے نیچے سے پاونچے کافی حد تک فولڈ کیے تو کچھ قابل ہوا تھا۔

وہ ہراساں نظروں سے اس پاس دیکھنے لگی تبھی کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔

اسکی مدھم چیخ نکلی تھی۔

منہ پر ہاتھ رکھے وہ دروازے کو دیکھنے لگی جہاں سے پھر سے وہی وجود اندر آیا تھا۔

وہ سمٹ کر بیڈ کے کونے پر ہوئ تھی۔

کھانا لایا تھا تمہارے لیے۔۔وہ ایک نظر اسے دیکھتا نظریں جھکا تا بیڈ پر ٹرے رکھتا خود پیچھے ہو گیا۔

دیکھو میں جانتا ہوں جو کچھ ہوا اسکے بعد کسی پر بھروسہ کرنے تمہارے لیے ممکن نہیں لیکن یقین رکھو میرے گھر بھی بہنیں ہیں۔۔وہ اسے دیکھے بغیر نرمی سے بولا۔

پلیز یہ کھالو تمہیں اسکی ضرورت ہے۔وہ اسے کانپتے دیکھ کمرے کا ہیٹر اون کرتا کھانے کی طرف اشارہ کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو میں تمہیں تمہارے محافظوں کے پاس چھوڑ آؤں گا۔۔وہ یقین دلانے کے انداز میں بولا۔

وہ کتنی ہی دیر اسے سہمی نظروں سے دیکھتی رہی پھر کھانے کی ٹرے اپنی طرف کھسکاتے دودھ کا گلاس لبوں سے لگا گئ۔

دودھ پیتے اسنے ساتھ رکھا پاستہ اٹھاتے کھانا شروع کیا تو جیسے وہ اسے بھول ہی گئ۔شائید وہ کئ دنوں سے بھوکی تھی۔

اور چاہئیے۔اسے سارا ختم کرتے دیکھ اسنے نرمی سے پوچھا۔

وہ نفی میں سر ہلا گئ۔

نام کیا تمہارا۔۔وہ کچھ دیر بعد بولا۔۔

ز۔زر۔زرقہ۔۔ٹوٹتے لفظوں سے کہا۔

میں یہ نہیں پوچھوں گا۔وہاں کیسے پہنچی اور کیوں پہنچی تم مجھے اپنے گھر کا پتہ بتاو میں تمہیں وہاں چھوڑ آتا ہوں۔

وہ اسے دیکھتے بولا۔

جبکہ وہ جو سر جھکائے سن رہی تھی سر اٹھاتے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔

کیا ہوا تمہارا کوئ گھر نہیں ہے۔۔وہ تعجب سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ہے۔۔ل۔لی۔کن لالا۔۔وہ اتنا کہتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

وہ مجھے اب کبھی گھر میں نہیں رکھے گیں وہ مجھے دیکھتے ہی گولی مار دیں گے۔پلیز مجھے مار دیں اپنے مجھے انسے بچالیا لیکن میرا وجود آپ چاروں کے سامنے عیاں ہو گیا ساری زندگی جس پردے میں رہی وہی پردہ ان ظالموں نے پل میں گرا دیا۔میں یہ زلت برداشت نہیں کر سکتی۔لالا مجھے مار ڈالیں گے وہ اب بھی مجھے گھر میں نہیں آنے دیں گے۔وہ بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی۔

ابراہیم ششدر رہ سا اسے دیکھتا رہ گیا۔

اسنے سن رکھا تھا خان مردوں کے بارے میں کہ وہ کتنے سخت ہوتے ہیں بہن بیٹیوں کے بارے میں تو وہ ایک لفظ برادشت نہیں کرتے کجا کہ ساری رات گھر سے باہر رہے تو وہ کیسے برداشت کر سکیں گے۔

وہ سمجھ چکا تھا یہ معاشرہ ایک لڑکی کو رات گھر سے باہر لاپتہ ہونے پر کبھی قبول نہیں کرتا۔

وہ گہری سانس چھوڑتا تاسف سے اسے دیکھنے لگا۔

جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہو گا۔تمہارا بھائی ہے تم انہیں سب سچ بتا دینا یقیناً اسکے بعد وہ تمہاری بے گناہی جان جائیں گے۔۔وہ گلا کھنکھارتے بولا۔

زرقہ نے تلخی سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ میرے لالا ہیں۔ غیرت والے اپنے قبیلے کے سب سے بے رحم سردار وہ میرے ٹکرے ٹکرے کرتے چیل کوؤں کو کھلا دیں گے لیکن مجھے قبول نہیں کریں گے۔بلکہ اب تک تو وہ سارے قبیلے میں میرے مرنے کا علان کر چکے ہونگے۔۔وہ سینے پر انگلی رکھتے ایک ایک لفظ چباتے بولی تھی۔

ابراہیم کی آنکھوں میں گہرا رنج اترا تھا۔

پھر تم کہاں جاؤ گی۔وہ بے ساختہ بولا۔

م۔میں کہاں جاؤں گی۔ مم۔میرا تو کوئی گھر ہی نہیں میں تو بے آسرا ہوں۔کاش مورے بابا مرتے ہوئے مجھے بھی ساتھ لے جاتے مجھے کیوں اس بے رحم دنیا کے سہارے چھوڑ دیا۔

وہ گھٹنوں میں سر دیئے لرزتی آواز میں بولی۔

اسکی آواز میں اتنا درد تھا کہ ابراہیم کا دل کانپ اٹھا۔

میں جی کر کیا کروں گی م۔مجھے مر جانا چاہیے ہاں م۔میں مر جاؤں گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

م۔مجھے مرنا ہے۔۔وہ وحشت زدہ سی ادھر ادھر دیکھتے بڑبڑائی تھی۔

ابراہیم اسکے ارادے جانتا تیزی سے اسکی طرف بڑھا لیکن وہ تب تک سامنا پڑا گلاس ٹیبل پر مارتے توڑ چکی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ اسے اپنی کلائی پر چلاتی وہ تیزی سے اس سے چھین چکا تھا جس سے اسکے ہاتھ پر گہرا زخم آیا لیکن اسنے پرواہ نہیں کی۔

کیا کر رہی ہو پاگل ہو گئی۔حرام موت مرنا چاہتی ہو۔۔وہ گلاس دور پھینکتے چلایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں مرنا چاہتی ہوں کیا کروں جی کر بتاؤ کیا کروں کیسے جیوں۔ ایک عزت سنبھال سنبھال کر رکھی وہ بھی ان مردوں کے سامنے عیاں ہو گئی۔ انہوں نے مجھے پاک نہیں رہنے دیا ناپاک کر دیا میرے وجود کو۔ ایک لالا ہیں جنہوں نے کبھی پرواہ نہیں کی۔ پرواہ کی ہے تو صرف عزت اور غیرت کی اب وہ نا رہی تو وہ مجھے زندہ رکھ کے کیا کریں گے۔۔ وہ دھاڑی تھی۔

م۔ میں ہوں نا۔ میں تمہیں اپنے پاس رکھوں گا۔ وہ بنا سوچے سمجھے بولا تھا۔

زرقہ نے تھم کے اسے دیکھا۔

ا۔ اپ۔۔ لب ہلکے سے پھڑ پھڑائے۔

رکھیل بنا کر رکھیں گے۔۔ وہ شبنمی آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔

شٹ اپ۔ جسٹ شٹ اپ۔۔ وہ سرخ چہرے سے غرایا۔

وہ سہم کر دیوار سے جا لگی۔

نکاح کر لیں مجھ سے۔۔ ہچکی لیتے کہا۔

م۔م۔ میں ساری زندگی آپکی غلام بن کر رہوں گی۔ آپ مجھے بے شک اپنے گھر کی نوکرانی بنا لینا اپنی مرضی سے شادی کر لینا اگر کر چکے ہیں تو بس مجھے اپنے نکاح میں لے لیں لیکن گھر میں نوکرانی بنا کر لے جایئے گا۔۔ سسکیوں سے روتے کہا۔

ابراہیم منہ پر ہاتھ پھیرتے بگڑے تنفس سے اسے دیکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر وہ اسے قہر برساتی نظروں سے دیکھتا رہا پھر بنا کچھ کہے تیز قدموں سے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

زرقہ دیوار کے ساتھ نیچے بیٹھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

رونے کے علاوہ وہ کر ہی کیا سکتی تھی۔

وہ ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی لیکن اب رو نہیں رہی تھی۔ خالی خالی نظروں سے دیوار کو دیکھ رہی تھی جب دستک کی آواز پر چونکی۔

دل دھڑکا تھا۔

تبھی وہ اندر آیا۔ اسے دیکھے بغیر وہ کبڈ کی طرف مڑا اور اپنی شال نکالتے بیڈ پہ پھینکی۔

اوڑھو اسے باہر نکاح خواں آئے ہیں۔۔ سرد لہجے میں کہا۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔

سنائی نہیں دے رہا تمہیں۔۔ اسے وہیں بیٹھے دیکھ وہ دھاڑا تھا۔

وہ اسکی دھاڑ سے اچھلتی اسکی شال اوڑھتے خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

چلو۔۔ مطمئین ہوتے وہ دروازے سے باہر نکلتا چلا گیا اسکی تقلید میں وہ بھی نکلی تھی۔

چہرہ مکمل چھپائے وہ کانپتے ہاتھوں سے اسکی شال جکڑے مرے مرے قدم اٹھاتے اسکے پیچھے آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹھو۔۔صوفے کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

وہ ہراساں نظروں سے اس پاس بیٹھے مردوں کو دیکھتی صوفے پر بیٹھی تھی۔وجود ایسے کانپ رہا تھا جیسے ابھی گر جائے گی۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ ہمیشہ کے لیئے ایک انجان شخص کے ساتھ بندھ گئ تھی۔

اسے نکاح کے دوران پتہ چلا تھا کہ وہ شاہ ہے اور شاہوں کے بارے میں جو اسنے سن رکھا تھا دل کہیں نا کہیں مطمئن ہوا تھا۔

نکاح کے بعد اسے فوراً سے ابراہیم نے اندر بھیج دیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ واپس کمرے میں آیا تھا۔

وہ بیڈ پہ بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی جب وہ کنھارا۔

وہ چونکی تھی۔ابراہیم کو دیکھتے وہ سیدھی ہوئی۔

یہ لو چینج کر لو۔ان لائین منگوایا ہے شائید کچھ بڑا یا چھوٹا ہو تو ایڈجسٹ کر لینا۔جلدی کرو ہمیں ابھی یہاں سے نکلنا ہے۔۔سنجیدگی سے کہتے دو بیگز اسکی طرف بڑھائے۔

وہ کانپتے ہاتھوں سے بیگ تھامتی تشکر سے اسکی پشت دیکھتے چینج کرنے چلی گئ۔

Posted On Kitab Nagri

کپڑے اسے بلکل صحیح تھے نا چھوٹے نا بڑے تنگ نہیں تھے& ;nbsp تھوڑے کھلے تھے لیکن وہ مطمئن تھی۔ سادہ سے کمیض شلوار کے ساتھ بڑا سا ڈوپٹہ تھا جسے وہ سر پہ اوڑھتی ابراہیم کی شال اپنے گرد لے گئ۔

کیونکہ اسے شدید ٹھنڈ لگ رہی تھی کہ اسکے دانت بجنے لگے تھے۔

وہ کچھ دیر بعد آیا کبڈ سے اپنا سامان نکالا بیگ میں ڈالا اور اسے لیے اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔

وہ خوفزدہ سی اسکے پہلو میں بیٹھی تھی۔ ایک چور نظر اس پر بھی ڈال لیتی جو سنجیدہ چہرے سے ڈرائیو کر رہا تھا۔

وہ اسکا سنجیدہ چہرہ دیکھتے تھوک نگلتے سیٹ سے سر ٹکاتے آنکھیں موند گئ۔

ابراہیم ایک نظر اسے دیکھتا پھر سے واپس ڈرائیونگ پر دھیان مرکوز کر گیا۔

دوبارہ جب اسکی آنکھ کھلی تو وہ تب بھی ڈرائیو کر رہا تھا لیکن اب باہر شام کے اندھیرے پھیلے تھے۔

وہ حیرت سے باہر دیکھنے لگی کیا وہ اتنی دیر سوتی رہی تھی۔

حیرت سے سوچتے اسنے ابراہیم کو دیکھا جسکے چہرے پر تھکن واضح تھی۔ وہ یقیناً اتنی لمبی ڈرائیو سے تھک چکا تھا۔

افف کتنا سفر رہتا ہے۔۔ بھوک سے بے حال ہوتے سوچا۔

پیچھے کھانا رکھا ہے کھالو۔ ابراہیم کی سنجیدہ آواز سنتے وہ اچھلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن وہ توجہ سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

وہ کچھ دیر سینے پر ہاتھ رکھے اسے دیکھتی رہی پھر پچھلی سیٹ پر جھانکتے وہاں سے پیکٹ اٹھالیا۔

اندر دو سینڈوچ تھے جو کہ نیم گرم تھے شائید کچھ دیر پہلے ہی لیے ہونگے۔ سوچتے وہ سینڈوچ کھانے لگی۔

شئیرنگ کا پتہ ہے کیا ہوتی ہے۔۔ وہ ایک سینڈوچ کھا چکی تو ابراہیم نے ائیں رو اچکاتے اسے دیکھتے کہا۔

وہ شرمندہ سی ہو گئ۔

دوسرا آدھا کھایا سینڈوچ اسکی طرف بڑھایا جسے وہ اسکے ہاتھ میں تھامے ہی جھک کر چھوٹی سی بائیٹ لے گیا۔

بس کھالو اب تم۔۔ نوالہ نگلتے کہا۔

وہ حیرت سے اس عجیب سرد، گرم سے انسان کو دیکھنے لگی۔

لیکن خیر اسے بھوک لگی تھی اس لیے سینڈوچ سے بھرپور انصاف کیا۔

کافی گھنٹے ہو گئے تھے انہیں مسلسل ڈرائیو کرتے۔ اب تو باہر رات بھی اپنے پر پھیلا گئ تھی۔

تقریباً رات کے نو بجے کے قریب اسکے ایک عالی شان بنگلے کے سامنے گاڑی روکی تھے۔

وہ تھکن سے چور وجود سے اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

جب اسنے ہارن دیا تو گارڈ نے گیٹ کھولا۔

وہ اب سیدھی ہوتی آنکھیں چھوٹی کرتے بغور اس بنگلے کے اونچے ستونوں کو دیکھ رہی تھی

ابراہیم گاڑی روکتا اسے دیکھنے لگا جو انہماک سے اطراف کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔

یقیناً وہ ویل ایوجوکیڈیٹ لڑکی تھی جسمیں کانفیڈینس انتہا کا تھا۔

وہ سوچتا گاڑی سے باہر نکل گیا تو وہ چونکی تھی۔

او۔۔۔اسکی طرف کا دروازہ کھولتے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔

وہ جھجھکتی باہر اگئ۔

نظیر گاڑی پارک کر دینا۔۔بھاری لہجے میں دور کھڑے ملازم سے کہتے وہ اسکا ہاتھ تھامتا آگے بڑھتا چلا گیا۔

وہ کٹی پتنگ کی طرح اسکے ساتھ کھینچتی چلی جارہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام و علیکم!!

شاہ ولا میں اس وقت سب لوگ کھانے کے بعد چائے کے لئیے بیٹھے تھے جب اسکی بھاری آواز سنتے چونکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

واعلیکم السلام !!شکر اللہ کا میرا بچہ صحیح سلامت لوٹ ایا۔وشہ تیزی سے اسکی طرف بڑھتے نم لہجے میں بولتے اسکی سینے سے لگی تھی۔

کوئی ماں سے بھی یوں ناراض ہوتا ہے۔شکوہ کناہ لہجے میں کہتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

زرقہ کی کلائی پر اسکی گرفت ڈھیلی پڑی تھی۔وہ اسکا بازو چھوڑ تا وشہ کو اپنے حصار میں لے گیا۔

ایم سوری ماما۔۔آہستہ سے کہتے وہ اسکے سر پر لب رکھتا آنکھیں موند گیا۔ایک خاموش آنسو ٹوٹتا وشہ کے بالوں میں جزب ہوا تھا۔

بس بھی کرو وشہ بیٹا گھر لوٹا ہے اتنے ماہ بعد اب آنسوں سے اسکا استقبال کرو گی۔ماہم اپیا نے نرمی سے اسے ٹوکا۔

نہیں میں تو اپنے بیٹے کی نظر اتارتے خدا کو شکر کروں گی۔۔وہ اسکا ماتھا چومتے برائے لہجے میں بولی۔

زرقہ سہمی نظروں سے ان سب کو دیکھتی ابراہیم کے پیچھے چھپی کھڑی تھی۔

بابا۔۔وہ وشہ کے پیچھے کھڑے عادی کو دیکھتا شبنمی لہجے میں بولا۔

وشہ پیچھے ہٹ گئی کہ باپ بیٹے اپنے اختلافات کلئیر کر لیں۔

عادی دو قدم لیتا اسکے سامنے آیا۔کچھ دیر دونوں باپ بیٹے نے ایک دوسرے کو دیکھا اگلے ہی پل عادی کا تھپڑ اسکا گال دہکا گیا۔

عادی۔۔وشہ نے دہل کر اسے دیکھا۔باقی سب بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

زرقہ منہ پر ہاتھ رکھے تھر تھر کانپ رہی تھی۔

یہ سب کیا ہو رہا تھا کیا انکے نکاح کا سب کو پتہ چل گیا ہے۔لرزتے ہوئے سوچا۔

آئیندہ اگر تمنے اس گھر سے ایک قدم بھی مجھے بتائے بغیر نکالا تو ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری۔وہ غرا کر کہتا اسے خود میں بھینچ گیا۔

ابراہیم بے ساختہ مسکرا دیا۔

باقی سب کے چہروں پر بھی سکون پھیلا تھا۔

وہ اب عادی کے بعد باقی سب سے ملنے لگا جب ایزل کی چیخ پر سب چونکے تھے۔

ایزل کیا ہوا۔۔مہر نے گھبرا کر پوچھا۔

اپھو لڑکی۔۔وہ صدمے سے ابراہیم کے پیچھے کھڑی لڑکی کو دیکھتے چیخی تھی۔

اسکے اشارہ کرنے پر سب کی نظریں اس وجود پر اٹھی تو اس بار حیرت کا جھٹکا سب کو لگا تھا۔

ابراہیم کون ہے یہ۔۔وجدان بھائی نے سنجیدگی سے پوچھا۔

زرقہ سبکی نگاہیں خود پر محسوس کرتے کانپنے لگی۔

میری بیوی ہے۔۔وہ اسے اپنے نرمی سے اپنے حصار میں لیتا بولا۔

حیرت کا جھٹکا تو سب کو اب لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارا دماغ ٹھیک ہے کیا بکواس کر رہے ہو۔ پھر سے کچھ نیا کرنے کا دل کیا ہے تمہارا کوئی نیا تماشہ۔۔ عادی غصے سے بولا۔

بابا میں کوئی کھیل نہیں کھیل رہا۔

زرقہ میری بیوی ہے۔۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

ایزل، انوشے بچی کو کمرے میں لے جاو۔۔ماہم اپیا نے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے آگے بڑھتے زرقہ کو تھامتی اوپر لے گئیں۔

وہ ابراہیم کے اشارہ کرنے پر ڈرتے ڈرتے انکے ساتھ قدم بڑھاتی گئ۔

یہ سب کیا ہے ابراہیم۔وشہ نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

میں سب بتاتا ہوں آپ لوگ پلیز مجھے بولنے کا موقع تو دیں۔۔وہ التجائیہ بولا تھا۔

بتاؤ پھر کیا ہوا ہے کون ہے یہ لڑکی۔ہم سب جاننا چاہتے ہیں۔مرتسم نے کہا تو وہ سب کو ایک نظر دیکھتا انہیں بتانے لگا۔

اسنے پوری بات ہی گول کر دی تھی کہ اسے وہ کس حالت میں ملی تھی۔بلکہ اسکی جگہ وہ بات گول کر گیا تھا کہ وہ راستے پر بے ہوش ملی تھی تو وہ اسے ہوسپٹل لے گیا رات بھر وہ وہاں ایڈمیٹ رہی۔ صبح جب وہ اسے اسکے گھر لے کر گیا تو اسکا بھائی اسے اپنانے کو تیار نہیں تھا الٹا وہ ابراہیم سے اسے جوڑ رہا تھا۔

وہ اسکی وجہ سے بدنام ہو رہی تھی اس لیے اسنے اس سے نکاح کر لیا۔

Posted On Kitab Nagri

اتناسب ہو گیا اور تمنے ایک فون تک کرنا گوارا نہیں کیا۔مہر نے ناراضگی سے اسے دیکھا۔

میں چاہتا تھا سب کو ایک ہی بار خود بتادوں۔۔وہ نرمی سے بولا۔

ماما اب ایسے تو مت دیکھیں مجھے ویسے بھی شادی تو کرنی ہی تھی نا۔وہ وشہ کی بھیگی نگاہیں دیکھتا بے بسی سے بولا۔

ابراہیم کیا وہ بچی یہ سب ایکسیپٹ کر پائے گی۔جو کچھ بھی ہوا ہے کسی بھی لڑکی کے لیئے برداشت کرنا کوئی عام بات تو نہیں۔۔مہر فکر مندی سے بولی۔

اب اسنے ہاتھ تھاما ہے تو نبھائے گا بھی۔وشہ نے شکوہ کناہ لہجے میں کہا۔

ماما آپکو کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا۔۔وہ وشہ کے ہاتھ تھامتا بولا۔

مجھے اس بچی سے کوئی اعتراض نہیں ہے ابراہیم کیونکہ یہ زندگی تمہاری ہے تمہیں گزارنی ہے یہ تمہارا فیصلہ ہی ہونا چاہیئے لیکن یہ طریقہ بہت غلط ہے۔۔وہ صاف گوئی سے بولی۔

وقت اور حالات ہی ایسے تھے ماما یہ قدم اٹھانا پڑا۔۔وہ تھکی سی سانس خارج کرتا بولا۔

ماما۔۔انوشے کی آواز پر سب نے سر اٹھاتے اسے دیکھا سوائے اسکے۔

وہ سر تو جھکائے ہوئے تھا ساتھ نظریں بھی جھکا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ماما حازق بھائی کا فون آیا تھا وہ کہہ رہے ہیں ایزل آپی کو میڈیسنز دے دیں انکی۔وہ سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے کنفیوز سی بولی۔

تم چلو آرہی ہوں میں۔مہر نے کہا تو وہ سر ہلاتے تیزی سے وہاں سے چلی گئ۔

نام کیا ہے تمہارا۔۔ایزل نے بغور اسکے تیکھے نقوش دیکھتے کہا۔

جبکہ زرقہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔اسنے اپنے حسن کے چرچے تو بہت سنے تھے لیکن سامنے بیٹھی لڑکی کے آگے اسے اپنی خوبصورتی بھی کم پڑتی محسوس ہوئ۔

وہ پریگنیٹ تھی لیکن اپنے وجود کو بڑی سی چادر میں چھپائے ہوئے تھی اسکے باوجود اسکی خوبصورتی میں زرا برابر جو کوئ کمی ہو۔زرقہ نے سن رکھا تھا کہ پریگننسی میں عورتوں کے چہرے پر کافی داغ دبے بن جاتے ہیں،رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے لیکن سامنے کھڑی لڑکی تو اسکا الٹ ہی تھا۔

بلکہ اسکے چہرے پر چمکتی ممتا کی چمک اسے حد سے زیادہ خوبصورت بنا رہی تھی۔

کیا تم بول نہیں سکتی۔۔ایزل اور روشانے نے حیرت سے اسے خاموش دیکھ پوچھا۔

ن۔نہیں بولتی ہوں۔۔وہ سٹپٹاتے تیزی سے بولی۔

او شکر ہے ورنہ میری دیورانی اور وہ بھی گونگی۔۔ایزل جلدی سے بولی تو زرقہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھانام کیاہے تمہارا۔۔روشانے تاسف سے ایزل کو دیکھتے نرمی سے بولی۔

زرقہ۔۔وہ ہچکچاتے بولی۔

سہی ہو گیااب تم مجھے یہ بتاو کہ۔وہ مزید اسکاانٹرویو کرتی کہ انوشے اسکافون لیے بھاگتی ائی۔

آپی حازق بھائی کافون ہے۔وہ اسکی شکل دیکھتے معصومیت سے بولی۔

ایزل نے کڑواسامنہ بنایا۔وہ تین چار گھنٹے پہلے ہی تو گیا

تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھاہوا دنیاتک پہنچاناچاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

یقیناً اب اسنے میڈیسنز کا یاد دلانے کے لئیے فون کیا تھا۔

ہاں بولوں میر۔۔فون کان سے لگاتے وہ آئینے کے سامنے آتی اپنے بال سہی کرنے لگی۔

کیسی طبعیت ہے جنگلی بلی۔۔وہ بلوٹوتھ کان میں لگائے اس سے بات کر رہا تھا جبکہ ہاتھ تیزی سے لیپٹاپ پر چل رہے تھے۔جو کہ کسی کی لوکیشن تلاش رہے تھے۔

بلکل بھی ٹھیک نہیں ہے میر مجھے بہت چکر آرہے ہیں اور مجھے براؤنیز کھانے کا بھی بہت دل کر رہا ہے۔۔وہ آواز کو ہلکا سا کرتی معصومیت سے بولی۔

انوشے اور روشانے کو تو اسکی حرکتوں کا پتہ تھا لیکن زرقہ حیرت سے اس انوکھی سی مخلوق کو دیکھ رہی تھی جو اب اپنی لپسٹک اور ڈارک کر رہی تھی۔

کیا ہوا ڈارلنگ صبح تو تک تو بلکل ٹھیک تھی۔وہ چونکا تھا۔

لیکن ابھی نہیں ہے نا تم آجاؤ گھر پلیز مجھے بلکل بھی اچھا فیل نہیں ہو رہا۔۔وہ فوراً سے آواز میں نقاہت لاتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق پریشان ہوا تھا۔ اچھا تم اپنی میڈیسنز لو میں ماما سے کہتا ہوں تمہیں براؤنیز بھی منگوا دیتی ہیں میں آرہا ہوں گھر۔۔وہ کام وائینڈاپ کرتا گاڑی کی چابیاں اٹھاتا باہر کی طرف بڑھتا بولا۔

جلدی آنا پلیز اور براؤنیز بھی تم ہی لے کر آنا۔ میں میڈیسنز لے لیتی ہوں۔۔دھیمے لہجے میں کہا۔

اوکے ڈارلنگ میڈیسنز لو آرہا ہوں میں۔۔وہ کہتا کال کاٹتا فون سیٹ پر پھینکتا گاڑی بھگا لے گیا۔

شرم کریں ایزل آپی آپ ہمیشہ ہے حازق بھائی سے یونہی جھوٹ بول کے گھر بلاتی ہیں۔ انوشے نے تاسف سے اسے دیکھا جبکہ زرقہ تو ابھی تک قدمے میں تھی کہ آخر سامنے کھڑی لڑکی چیز کیا ہے۔

اب دیکھنا کیسے پندرہ منٹ میں میر یہاں ہو گا۔ میں تو چلی اپنے شوہر کا ویلکم کرنے تم لوگوں جلو ہنہ۔۔ وہ بال جھٹک کر کہتی دروازے سے باہر نکل گئ۔

انوشے اور روشانے نفی میں سر ہلاتے اسکی پشت دیکھ کر رہ گئ جبکہ زرقہ کو اب اسکے شوہر بے چارے پر ترس آرہا تھا کہ کس بلا کے ہتھے چڑھ گیا۔ لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ بلا تو اسکا شوہر تو جو اسکی اسکی جان کو چمٹنے والا تھا۔

ایزل اور حازق ایک ماہ پہلے ہی اسلام آباد اچکے تھے۔ ایزل کی پریگننسی کی وجہ سے حازق نے بہت مشکلوں سے اپنی پوسٹنگ یہاں ہیڈ کواٹر میں کروائی تھی۔ اسکی پچھلی اچھی کارکردگی کو دیکھتے اسکی درخواست قبول کرلی گئ اور وہ لوگ اسلا آباد آگئے۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں پر حازق کا کام بہت کام تھا لیکن اتنا کم بھی نہیں۔ لیکن مجال ہے جو ایزل اسے وہ بھی کرنے دے۔

وہ سارا ٹائم اسے اپنے پاس ہی چاہتی تھی یونہی وہ ڈیوٹی پہ جانے کا نام لیتا وہ فوراً آنکھوں میں آنسو لے آتی تو کبھی چکر کھاتے بے ہوش ہو جاتی، کبھی اسکا دل خراب ہونے لگتا۔ شروع شروع میں حازق بہت پریشان ہوا تھا لیکن پھر اسکی نوٹنکیاں اچھے سے سمجھ گیا تھا لیکن پھر بھی وہ جب ایسے کرتی تو حازق کو اس پر ٹوٹ کے پیار آتا تھا۔ جاننے کے باجود وہ ناٹک کر رہی ہے وہ رک جاتا تھا اگر چلا جاتا تو وہ پیچھے سے فون کر کے اسے یونہی کچھ نا کچھ کہہ کے پریشان کرتی واپس بلا لیتی تھی۔

اب تو سب لوگ ہی جان گئے تھے اسکی نوٹنکیاں۔ لیکن حازق کے خاموشی سے واپس آجانے پر حیران بھی ہوتے تھے کہ کیا یہ وہی حازق میر تھا جو ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا تھا لیکن اس بار وہ مکھی پوری کی پوری اس پر غالب اچکی تھی اور وہ اس چھوٹی سی مکھی کے قبضے میں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام و علیکم!! تقریباً پچیس منٹ کی ریش ڈرائیونگ کے بعد وہ شاہ ولا میں موجود تھا۔

واعلیکم السلام!! تم اتنی جلدی آگئے۔ مہر نے حیرت سے اسے دیکھا۔

جی ماما کام کم تھا اسلیے جلدی آگیا۔ وہ ابراہیم سے ملتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا چلو فریش ہو جاو میں کھانا لگواتی ہوں۔۔وہ اسکے ہاتھ میں بیگ دیکھتے سمجھ چکی تھی کہ ایزل نے ہی پھر سے کوئ شرارت کی ہو گی۔

تاسف سے سوچتی اسکے لیئے کھانا گرم کرنے چلی گئ۔

حازق فل حال زرقہ والی بات سے انجان تھا اسلیے ابراہیم سے مل کے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

دروازہ لاک کرتے متلاشی نگاہیں اسکی تلاش میں دوڑائیں لیکن وہ کمرے میں تو نظر نہیں ائ۔

شرٹ کے بٹن کھولتے وہ ابھی باتھ روم چیک کرنے کے لیئے آگے بڑھا ہی تھا کہ وہ ڈریسینگ روم سے نکلتی باہر آئ تھی۔

میر۔۔اسے دیکھتے وہ کھل اٹھی۔

تم سچی میں اگئے۔۔دھیمے قدموں سے اسکے قریب آتے خوشی سے کہا۔

وہ اسکے پاؤں پر پاؤں رکھ کے کھڑی ہوتی اسکے گلے میں بازوں حائل کرتے اسکے گال پر لب رکھ گئ۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جیسے اسکے ڈیوٹی سے واپس آنے کے بعد کرتی تھی۔وہ روز یونہی اسکے سینے سے لگتے اسکا استقبال کرتی تھی۔

کیسی طبعیت ہے اب۔۔وہ اپنے ٹراوزر شرٹ میں چھپے اسکے بھرے بھرے وجود کو بانہوں میں بھرتا فکر مندی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل جانتی تھی جب وہ کمرے میں آجائے تو پھر اسے باہر نہیں جانے دے گا اس لیے وہ اسکے آنے کے ٹائم پر کمرے میں ایسی ہی اسی کی شرٹ ش ٹراوزر پہنے رکھتی تھی۔

بلکل بھی ٹھیک نہیں ہے میر۔اسکے سینے پر سر رکھتے فوراً سے آنکھوں میں نمی لیے کہا۔

کیوں کیا ہوا۔دل گھبرا رہا ہے یا کہیں پین ہو رہا ہے۔۔وہ صوفے پر بیٹھتا اسے اپنی گود میں بٹھاتا چونک کر بولا۔

نہیں لیکن مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔میر مجھے اتنی بھوک لگتی ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں کھاؤں کیا۔اپنی فیورٹ چیزیں دیکھ کر بھی میرا دل نہیں کرتا انہیں کھانے کو میں اتنا کھاتی ہوں میر اتنی موٹی ہو گی ہوں بے بی آنے کے بعد تو میں ڈبل ہو جاوں گی۔۔وہ نچلہ لب باہر نکالے اسے یوں شکائتیں لگا رہی تھی جیسے ان سب میں حازق کا ہی سارا قصور ہو۔۔

حازق اسکے شکووں پر صبر کے گھونٹ بھر کے رہ گیا اسکی باتیں یونہی ہوتی تھی جنکا نا کوئی سر نا پیر۔

لیکن اسکے لب باہر نکالنے والی حرکت پر وہ ضبط نا کر سکا جھک کے وہ نرمی سے اسکے نرم ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لے گیا۔

ایزل آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی۔

یہاں وہ بقول اسکے اتنی امپورٹنٹ بات بتا رہی تھی اور اسے رومینس کی پڑی تھی تملاتے سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

حازق ہلکی سی شدت اسکے لبوں پر دکھاتا کہ اسکا سانس پھول گیا۔وہ اسے سانس دیتا اسکے نچلے لب پر دانتوں کا دباؤ دیتے چھوڑ گیا۔

سسی۔۔وہ اسکے کندھے پر مکہ مارتے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

اب بتاؤ کیا بول رہی تھی۔وہ مسکراہٹ دباتا ٹیبل پر رکھا براؤنیز والا بیگ اٹھاتا بولا۔

میں نہیں بتا رہی اب۔۔ناک چڑھاتے کہا۔

تمنے جھوٹ بولا تھا نا کال پہ۔۔براؤنی کا پیس اسکے ہونٹوں کے قریب کرتے مصنوعی گھورتے کہا۔

اسے برا نہیں لگتا تھا ایزل کا اسے یوں جھوٹ بول کر بلانا۔ایزل کو اسپر جو مان تھا کہ وہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے پھر بھی آئے گا یہی مان وہ خود پر چاہتا تھا اور یہی مان اسے رکھنا تھا۔

ہاں تو میرا شوہر ہے میں جب مرضی بلواوں۔۔

اسکے رخساروں پر ہتھیلیاں جماتے روعب سے کہا۔

حازق بے ساختہ اسکی ہتھیلیاں چوم گیا۔

وہ کھکھلا دی۔۔

تبھی دروازہ نوک ہوا۔

وہ ایزل کو صوفے پر بٹھاتا دروازے کی طرف بڑھا۔

مہر نے انکے لیئے کھانا بھجوایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ میڈ سے کھانا لیتا دروازہ بند کرتا اسکی طرف مڑا جو اب بچوں کی طرح منہ اور ہاتھ گندے کیے براؤنیز کھا رہی تھی۔

وہ تاسف سے اسے دیکھتا پہلے خود فریش ہونے چلا گیا۔

چینج کرتے بعد میں اسکے ہاتھ اور منہ دھلوایا اور پھر اسے کھانا کھلایا۔جانتا تھا وہ اب تک بھوکی ہی ہو گی اسکے بغیر وہ اب کھانا نہیں کھاتی تھی۔

میر۔۔وہ اسکی میڈیسنز نکال رہا تھا جب وہ اسے پکارتی اپنے بازو وا کر گئ۔

حازق چونک کر اسے دیکھتا بازوں میں اٹھا گیا۔

تھینکیو سو مچ میر۔میں تمہیں اتنا تنگ کرتی ہوں پھر بھی تم میری اتنی کیئر کرتے ہو۔

آئ لو یو سو مچ۔۔اسکے گال پر ہاتھ رکھتے محبت سے کہتے وہ اسکے ہونٹوں پر اپنے مخملی لب رکھ گئ۔۔

وہ اسکا اتنا خیال رکھتا تھا بدلے میں اتنا تو ڈیوز رو کرتا تھا۔

حازق نے اسے پیچھے نہیں کیا لیکن اسے رسپونس بھی نہیں دیا۔

ایزل کو وقت بے وقت اس پر پیار آتا رہتا تھا لیکن اب اگر وہ اسے رسپونس دیتا تو جانتا تھا نا چاہتے ہوئے بھی شدت دکھا جائے گا جو اب وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

اس لیے نرمی سے اسے بیڈ پر لٹاتا بلینکیٹ ٹھیک کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

تم آرام کرو مجھے ایک کال کرنی ہے میں آتا ہوں۔ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ کہتا لائیٹس اوف کرتا بالکونی میں چلا گیا۔

ایزل جانتی تھی وہ پندرہ۔ منٹ سے زیادہ نہیں لے گا اس لیے آرام سے آنکھیں موند گئ۔

بلکل پریشان ہونے کی یا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب تو ہم لوگ ہی تمہارے اپنے ہیں اور یہ صرف کہنے کے لیئے نہیں ہیں اپنو کا مطلب سمجھتی ہو نا۔

ماہم پیار سے اسے سمجھاتے بولیں۔

وہ شبنمی آنکھوں سے انہیں دیکھتی اثبات میں سر ہلا گئ۔

ویری گڈ۔ یہاں پر سب تمہاری ہم عمر ہیں لیکن تعارف صبح کروائیں گے ابھی بہت رات ہو گئ ہے آرام کرو۔۔ وشہ نے نرمی سے کہا تو باقی سب بھی اسے دعائیں دیتے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔

ان سب کے نکلتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں۔ کیا یہ لوگ سچ میں ایک دوسرے سے اتنا پیار کرتے ہیں۔

اسنے ابھی ایک لڑکی کو ابراہیم کے کندھے سے لگے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس سے شائید ناراض تھی خفگی اسکے چہرے سے عیاں تھی ابراہیم بار بار اسکا سر چومتے اسے کچھ کہتا تو وہ کھکھلا کر ہس دیتی اور وہ جان وارتی نگاہوں سے اسے دیکھتا۔

ایسے بھی تو بھائی تھے۔یہ سوچتے اسے اور شدت سے رونا آیا۔

رو رو کر بھی جب دل بھر گیا تو اپنے زخموں میں اٹھتی ٹھیسوں پر سسکیاں نکلی تھیں۔

اسکے وجود کے گھاؤ اتنے زیادہ گہری نہیں تھے لیکن اتنے بھی چھوٹے سے نہیں تھے کہ ایک دن میں ٹھیک ہو جاتے۔

چہرے پر لگے نشان تو مٹ گئے تھے لیکن ہونٹ کا زخم ابھی بھی تازہ تھا۔

وہ ایک نظر پوری کمرے پر دوڑاتی مطمئین ہوتی آئینے کے سامنے ائی۔

مہرا سے کچھ ڈریسز دے کر گئ تھی جو بلکل نیو تھے وہ سوچ رہی تھی کہ چینج کر لے۔

اسنے چادر اتارتے بیڈ پر رکھی اور ڈوپٹہ بھی اتار دیا۔

اپنی گردن پر خراشیں دیکھتے اسکا دل چاہا وہ چیخ چیخ کر سب کو بتائے کہ مرد کتنا بڑا جانور ہے بلکہ وہ تو جانور کہلانے کے بھی لائق نہیں ہے۔لیکن پھر دوسری طرف مرد کا دوسرا روپ دیکھتے اسکا دل کرتا کہ وہ رو رو کر اپنے رب کا شکر ادا کرے کہ اسنے اسکے لیئے ایسا محسن چنا۔

ایک محتاط نظر کمرے میں دوڑاتے اسنے اپنی کمر پر ہاتھ لے جاتے زپ کھسکائی۔

Posted On Kitab Nagri

کانپتے ہاتھوں سے کندھوں سے شرٹ کھسکائی تو اپنے شفاف کندھوں پر زخموں کے نشان دیکھتے اسے خود سے گھن سے ائی۔

آہہہ کیسے زندہ ہوں میں تین تین مردوں نے مجھے نیم برہنہ دیکھا ہے مجھے اپنے غلیظ ہاتھوں سے چھوا ہے کیسے کیسے پھر بھی زندہ ہوں میں۔۔وہ شرٹ مزید کھسکاتے اپنے سینے پر اور کمر پر بھی نشان دیکھتے خود پر ہنسی تھی۔

اسکا پورا جسم ہی تو داغدار تھا ان درندوں کی درندگی سے۔۔

اس سے پہلے کہ وہ یونہی کھڑے شرٹ اپنے وجود سے ہی اتار دیتی کلک سے دروازہ کھلا اور پھر لاک ہوا

۔

وہ ساکت رہ گئ جیسے جسم میں جان نہیں بچی تھی۔شرٹ میں الجھا ہوا وہیں رک گیا آنکھوں کی پتلیاں بھی وہیں ساکت ہو گئیں۔

ابراہیم اس وجود سے انجان روز کی طرح کمرے میں داخل ہوتا دروازہ لوک کرتا یونہی پلٹا سانسیں اسکی بھی اٹکی تھیں۔

اسکے برہنہ کندھوں اور کمر کو دیکھ کر نہیں ان پر لگے زخموں کو دیکھ کر۔

زرقہ ہوش میں آتی تیزی سے پلٹتے دیوار سے جا لگی اسکا وجود بری طرح سے کپکپانے لگا۔

عارض شرمندگی اور شرم سے سرخ گلاب ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں تو بہت زخم آئے ہیں تمنے بتایا کیوں نہیں۔۔وہ پریشانی اور فکر مندی سے بولتا اسکی طرف ایا۔

زرقہ شرٹ کندھوں سے تھامتے حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

چپ کیوں ہوں زبان ہے نا چلتی بھی ہے تو تب سے بولا کیوں نہیں۔۔وہ اب سختی سے اسے ڈپٹ رہا تھا۔

زرقہ شبنمی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی جو کبڈ کھنگالتا پتہ نہیں کیا ڈھونڈھ رہا تھا۔

پلٹو۔۔اسے اتنے برے طریقے سے کانپتے دیکھ بھی وہ اگنور کرتا سنجیدگی سے بولا۔

زرقہ کا چہرہ سفید پڑا۔وہ شدت سے نفی میں سر ہلا گئ۔

ابراہیم اسکی نفی اگنور کرتا اسے کندھے سے تھامتا اسکا چہرہ دیوار کی طرف کر گیا۔

پلیز نہیں۔۔وہ سسکی تھی۔

ابراہیم سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی داغدار کمر کو دیکھتا لب بھینچے ائینٹمینٹ لگانے لگا۔

زرقہ کی دبی دبی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں۔

وہ لب بھینچے اسکی کمر اور کندھوں پر ائینٹیمنٹ لگاتا اب اسکا رخ اپنی طرف کر گیا۔

وہ اتنی بری طرح سے کانپ رہی تھی کہ ابراہیم نے یونہی اسکے کندھوں سے ہاتھ ہٹائے وہ لڑکھڑائی تھی۔ابراہیم تیزی سے اسے تھام گیا۔

اسکا چہرہ پورا آنسوں سے تر تھا۔آنکھیں خون چھلکانے لگی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کندھوں سے شرٹ تھامے سسکیاں بھرتی اسکے کندھے پر سر رکھے بری طرح سے رو دی کہ ابراہیم کو اسے سنبھالنا مشکل ہوا تھا۔

لیکن وہ لب بھینچے احتیاط سے اسکی کمر سے تھامے وہ اسکے بال سہلاتا رہا۔

اپنے کیوں بچایا مجھے دیکھ لیا نا میرا وجود کسی قابل نہیں ہے میں اچھی لڑکی نہیں رہی۔میں کیسی کے لائق نہیں رہی مجھے خود سے گھن آرہی ہے لیکن دیکھیں کتنی ڈھیٹ ہوں میں پھر بھی زندہ ہوں شائید موت بھی مجھے گوارا نہیں کر رہی۔۔

وہ اب اونچی آواز میں روتے ہوئے بول رہی تھی۔

تمہیں پتہ ہے جب اللہ کو کوئی بندہ بہت پسند آتا ہے تو وہ اس پر بار بار ازمائش لاتا ہے۔اسے اپنے اس بندے پر اتنا پیار آتا ہے کہ وہ بار بار اسے کسی نا کسی مشکل میں ڈالتا ہے تاکہ اسکا بندہ اسے پکارے وہ اسکی مدد کرے اور پھر اسے کسی آزمائشی میں ڈالے۔

جتنی بار تم اسکی آزمائش میں چوٹ کھاؤ گے تمہارے گناہ اتنی ہی تیزی سے دھلیں گے۔

وہ مدھم گھمبیر اواز میں بولا۔

وہ اسکے کندھے سے سر اٹھائے بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔

م۔میں ک۔کیسے اسے پس۔پسند اسکتی ہوں۔م۔میں تو نا۔ناپاک ہو گی ہوں۔۔ہچکی لیتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

کسنے کہا تم ناپاک ہو گئ ہو۔ اگر ناپاک ہو گئ ہوتی تو خدا مجھے کیوں بھیجتا تمہاری مدد کے لیئے۔ وہ اسکے آنسو صاف کرتا نرمی سے بولا۔

ل۔ لیکن م۔ میرے وجود پر۔۔ وہ ابھی سسکی بھرتے کچھ کہتی کہ وہ اسکی ہونٹوں پر انگلی رکھ گیا۔

دیکھو میں نا تو کوئ فرشتہ ہو نا فرشتہ صفت انسان ہوں۔ اتنا بڑا دل بھی نہیں کہ یہ سب کھلے دل سے قبول کر لو۔ لیکن ان سب میں تمہارا قصور نہیں جو کچھ بھی ہوا وہ صرف ایک حادثہ تھا اور یہ زخم جو تمہاری وجود پر وعدہ کرتا ہوں ان پر تمہارے محرم کا لمس تمہارا ہر زخم بھر دے گا۔

لیکن پلیز کچھ وقت دو ان سب کو سنبھلنے کے لیئے اور سمجھنے کے لیئے خود کو بھی اور مجھے بھی۔۔ وہ ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈالے اسکے تھامے جبکہ دوسرا ہاتھ نامحسوس انداز میں وہ اسکی گردن کے زخموں پر نرمی سے ائینٹمینٹ لگا رہا تھا۔

وہ خاموش ہو گئ۔

یہ لگالو۔۔ اسکے ہاتھ اسکی گردن سے نیچے گئے تو وہ تھوک نگلتا اسے چھوڑتا نظریں چراتا بولا۔

زرقہ نے چونک کر اسے دیکھا۔ اچانک اسے کیا ہوا تھا۔

لیکن اسکے نظریں یونہی خود پر پڑی تو سٹپٹاتے اپنی شرٹ سہی کی۔

میں فریش ہو کے آتا ہوں۔۔ سنجیدگی سے کہتا وہ اسے دیکھے بغیر فریش ہونے چلا گیا۔

زرقہ ہاتھ میں ائینٹمینٹ پکڑے مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کہتا تھا وہ فرشتہ صفت نہیں تھا لیکن اسکے لیئے کسی فرشتے سے تو کم نہیں تھا نا۔ اسکی پشت دیکھتے مسکراتے سوچا تھا۔

گہری سانس چھوڑتے وہ کھڑکی سے نظر آتے آسمان کو دیکھتے محبت سے مسکرائی۔

واقعی وہ رب بندے کو اتنا دیتا تھا کہ اسکا بندہ اسکے آگے جھکنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ اسنے تشکر سے آنکھیں بند کرت سوچا۔

جھٹکے کی آواز پر وہ چونک کر پلٹی۔

تم لیٹی نہیں ابھی تک۔ ابراہیم اسے یونہی کھڑا دیکھ بولا۔

وہ مجھے چینج کرنا تھا۔۔ آہستہ سے کہا۔

وہ سر ہلا گیا۔

جب تک وہ چینج کر کے آئی ابراہیم گہری نیند میں جا چکا تھا وہ شائید بہت زیادہ تھک گیا تھا۔

اب وہ انگلیاں چٹخاتے بیڈ کو دیکھ رہی تھی جہاں وہ ایک سائیڈ سویا ہوا تھا یقیناً دوسری سائیڈ اس کے لیئے چھوڑی گئ تھی کہ لیکن اسے اس طرح سے بیڈ شئیر کرنا عجیب لگ رہا تھا لیکن اسکے علاوہ کوئ راستہ نہیں تھا۔

سو مجبوراً َمرے مرے قدم اٹھاتی وہ لائیٹس اوف کرتی آہستہ سے بیڈ کی دوسری سائیڈ سمٹ کر لیٹ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ ہی دیر میں وہ بھی نیند کی وادیوں میں اتر چکی تھی۔نئی جگہ پر نیند آنا مشکل تھا لیکن سفر کی تھکان اتنی تھی کہ فوراً سے ہی وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

دور کھڑکی سے دیکھتا چاند آسودگی سے مسکرایا تھا۔

💞💞💞

وہ حیرت سے ان سب کو دیکھ رہی تھی لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کسکا کس سے کیا رشتہ ہے۔

ارے گھبراؤ مت میں ہوں نا میں تعارف کرواتی ہوں اور یہ سب لوگ نا ابھی آدھے ہیں باقی ادھر ادھر پھیلے ہوئے ہیں انکا بھی تعارف کروادوں گی۔ایزل ریلیکس سے انداز میں بولی۔

جبکہ باقی سب اب اشتیاق سے اسے دیکھ رہے تھے جو بہارے کی دی گئی پٹھانی فراق پہنے اپنے چاند سے حسن سے کوئی حسین اپسرہ لگ رہی تھی۔

ایزل ایک ایک کرتے سب کا تعارف کروانے لگی۔کچھ تو اسے سمجھ آگئے جبکہ کچھ رشتوں میں تو وہ بس ہوں ہاں ہی کر سکی۔

ظاہر سی بات تھی وہاں صرف اسکے لیئے ایک بھائی کا رشتہ تھا اور یہاں اتنے رشتے کہ جو ختم ہی نہیں ہو رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اور یہ ہے مہر ماہ ماما کی سب سے چھوٹی بیٹی اور کاشان کی ہونے والی بیوی۔۔ ایزل انوشے کو آتے دیکھ شرارت سے بولی۔

وہ جھنپ گئ۔

ایک ماہ پہلے ہی سب کی باہمی رضامندی سے انکی انگیجمینٹ کا چھوٹا سا فنکشن ہوا تھا جبکہ شادی کا ابھی تو کوئ پلان نہیں تھا۔

ماما ٹوبی آپکو اپکی اپھو جانی یاد کر رہی ہیں۔۔ بریرہ ایزل کو سہارا دے کر اٹھاتے مہر کی طرف اشارہ کرتے بولی۔

وہ سب انسے کچھ دور بیٹھی ہوئ تھیں۔

اوئے چڑیلوں خبر دار جو بچی کو تنگ کیا تو۔ ابھی نئ نئ ہے آہستہ آہستہ اپنے رنگ دکھانا۔۔ وہ سب کو انگلی اٹھا کر کہتی یہ جا وہ جا۔

زرقہ بے ساختہ ہنسی تھی۔

ایزل واقعی بہت کیوٹ تھی۔ اسے ماننا پڑا۔

جبکہ باقی سب نے برا سا منہ بنایا تھا۔

اسکی بات کو اگنور کیے وہ زرقہ کو گھیرے بیٹھی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

دن ہفتوں میں بدلے اور ہفتے مہنیوں میں دیکھتے ہی دیکھتے ایزل کا نائینتھ منتھ سٹارٹ ہو چکا تھا۔

زرقہ اب گھر والوں سے گھلنے ملے لگی تھی۔ لڑکیوں سے اسکا کافی دل لگ گیا تھا وہ ہستی بولتی انکے جیسی ہی لگتی تھی۔ لیکن اسکا اور ابراہیم کا ریلیشن آج بھی وہیں تھا۔ ابراہیم صبح اسکے اٹھنے سے پہلے آفس چلا جاتا اور اسکے سونے کے بعد آفس سے آتا تھا۔ اسنے بھی کبھی اس پر دھیان ہی نہیں دیا خود کو بس ایزل کا خیال رکھنے میں مصروف کر رکھا تھا۔

ایزل کی ڈیولیوری ڈیٹ سے پندرہ دن پہلے ہی اسے شدید قسم کا پین سٹارٹ ہو چکا تھا لیکن ڈاکٹرز کچھ سہی سے جواب نہیں دے رہے تھے۔

اسے صبح سے ایڈمیٹ کر رکھا تھا اور وہ درد سے تڑپ رہی تھی۔ لیکن ڈاکٹرز شائید پتھر کے ہو چکے تھے جن پر کوئی خاطر خواہ اثر ہی نہیں ہوتا۔

آب شام ہونے کو آئی تو حازق ان پر بھڑک اٹھا تھا۔

دیکھیں مسٹر میر آپکی وائف کو پین ہو رہا ہے ٹھیک ہے لیکن ہم لوگ کچھ نہیں کر سکتے ہیں انکی نارمل ڈیلیوری ہی ہے آپریٹ ہم جان بوجھ کر کیوں کریں۔

یہ پین انہیں صرف سٹریس کی وجہ سے ہو رہا ہے وہ پھینک ہو رہی ہیں اسی لیے انکا پین اتنا بڑھ رہا ہے۔ ڈاکٹر نے سنجیدگی سے اس سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ایم سوری ڈاکٹر۔۔ مرحا حازق کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے ریلیکس رہنے کا اشارہ کرتی معزرت کرتے بولی۔

ڈاکٹر سر ہلاتے وہاں سے جا چکی تھی۔

حوصلہ رکھو حازق اس طرح کے کاموں میں جلدی نہیں ہوتی ہے۔ اللہ پر بھروسہ رکھو سب ٹھیک ہو گا۔ تم ایزل کو تسلی دو اسے ریلیکس کرو بجائے اسکے تم خود بھڑک رہے ہو۔۔۔ مرحا نے نرمی سے اسے سمجھایا۔

وہ شیشے کے پار اسکے نڈھال وجود کو دیکھتا سر ہلاتا تیزی سے کمرے میں غائب ہوا تھا۔

مرحا کرٹنز گرتے دیکھ مہر لوگوں کے پاس چلی گئ جو پرئیر روم میں تھیں۔

جنگلی بلی۔۔۔ اسکے ماتھے پر لب رکھتے آہستہ سے پکارا۔

وہ اسی وقت آنکھیں کھولتے اسے دیکھنے لگی۔

حازق کو دیکھتے کئ آنسو ٹوٹ کر چہرے پر گرے تھے۔

درد ہو رہا ہے۔۔ اسکے پیٹ پر نرمی سے ہاتھ چلاتے پوچھا۔

وہ نچلہ لب باہر نکالے اثبات میں سر ہلاتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

Posted On Kitab Nagri

میر یہ پین بہت گندہ ہے۔ بہت زیادہ گندہ والا پین ہو رہا ہے۔ میر میں مر جاؤں گی پلیز کچھ کرو۔۔ وہ اسکا ہاتھ تھامتے ہچکیوں سے رونے لگی۔

Hey my brave girl look at me

ادھر دیکھو جتنا تم اس پین کو فیل کرو گی اتنا ہی زیادہ وہ گا۔ جسٹ ریلیکس میں ہوں نا تمہارے ساتھ، تمہارے پاس اور بہت جلد ہمارا بے بی بھی۔

دیکھو تمہیں کتنی شدت سے انتظار تھا وہ وقت آگیا ہے۔ بس کچھ دیر انتظار اور تھوڑا صبر ۔۔ وہ نرمی سے اسکے آنسو صاف کرتا بولا۔

جسٹ ریلیکس لمبی سانس کھینچو اور فیل کرو جب ہمارا بے بی تمہاری ہاتھوں میں ہو گا۔

کوئی تمہیں ماما کہنے والا آجائے گا۔ وہ جان بوجھ کر اسکا دھیان اس طرف لگانے لگا۔

ایزل بھی رونا چھوڑے غور سے اسکی باتیں سن رہی تھی۔

تمکیں پتہ ہے جنگلی بلی &میرے ساتھ ایک نیو او فیسر اپائنٹ ہوئی ہیں۔

She can't believe that i am married and going to be a father.

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے ناک کی نتھ پر لب رکھتا گھمبیر تا سے بولا۔

ایزل نے زور سے اسکے کندھے پر مکہ جھڑا۔

میں تمہارا منہ توڑ دوں گی اگر تم مجھے اسکے اس پاس بھی دکھے تو۔۔وہ بگڑے تنفس سے بولی۔

چڑیل کہیں کی شرم نہیں اتی اسے پرائے مردوں پر ڈیرے ڈالتے ہوئے ایک بار مجھے ملے میں اچھے سے اسے یقین دلاؤں گی کہ تم شادی شدہ ہو اور تمہاری بیوی کون ہے۔۔وہ اپنا درد بھلائے شدید جلن کے احساس سے سلگھتے ہوئے بولی تھی۔

حازق اسکا دھیان کسی اور طرف بٹتا دیکھ گہری سانس بھرتا اسکے سوالوں کے جواب دینے لگا۔

تقریباً ایک گھنٹے تک وہ اس سے باتیں کرتے کرتے سو چکی تھی۔

ڈاکٹر نے مسکراتے حازق کو دیکھا جو ایزل کا ہاتھ تھامتے اسکے قریب ہی بیٹھا تھا۔

مینے کہا تھا نا کہ انہیں انکے ہزبنڈ ہی ڈیل کر سکتے ہیں۔۔وہ مرحا کو دیکھتے بولیں۔

وہ آسودگی سے مسکرا دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ساری رات تو وہ سکون سے سوئی رہی لیکن صبح کے چار بجے اسے دردناک قسم کا پین اٹھا تھا کہ اسکی چیخوں سے ہسپتال لرز اٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹرز ہڑبڑاتے اسے روم میں شفٹ کر گئے تھے۔دو گھنٹے ہونے کو آئے تھے لیکن ابھی تک کوئ بھی باہر نہیں آیا اندر سے ایزل کی کراہنے اور تڑپنے کی آوازیں سنتے باہر سب کے ہی دل ہول رہے تھے۔

وہ بھی اپنے مچلتے دل کو سنبھالے دیوار سے ٹیک لگائے منہ پر ہاتھ کی مٹھی جمائے سرخ لہو چھلکاتی نظروں سے دروازے کر دیکھ رہا تھا جس کے پار اسکی متاح حیات اور اسکے وجود کا حصہ زندگی موت سے کھیل رہا تھا۔

اور یہاں اسکی جان پر بنی ہوئ تھی۔

تقریباً مزید آدھے گھنٹے بعد بعد دروازہ کھلا اور ڈاکٹرز باہر آئے تھے۔

حازق لبوں پر زبان پھیرتا حلق تر کرتا انکا سنجیدہ چہرہ دیکھتا آگے بڑھنے کی ہمت نہیں کر پایا۔

کانگریجولیشنز مسٹر میر بیٹا ہوا ہے۔اور آپکی وائف بھی بلکل ٹھیک ہیں آپ لوگ کچھ دیر تک انسے مل سکتے ہیں۔ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور یہاں سب کی جان میں جان آئ تھی۔

حازق نے رکی ہوئ سانس بحال کرتے تشکر سے آسمان کو دیکھتے الحمدللہ کہا تھا۔

اسنے اپنی بیوی اور بچے کو اپنے رب کی امانت ہے میں دیا تھا جانتا تھا وہ اسے کبھی مایوس نہیں کرے گا۔

تبھی نرس نیلے کمبل میں لپٹا ننھا سا وجود انکے پاس لے کر ائ۔

Posted On Kitab Nagri

حازق دیکھ کیا رہے ہو اٹھاو۔مہر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔

وہ ایک پل کو گھبرا ہی گیا تھا۔

لیکن یونہی اس ننھے وجود پر نظر پڑی وہ بے ساختہ آگے بڑھتے نرس سے اسے پکڑ گیا۔

سات سال انتظار کیا تھا اس پل کا جب وہ پل آگیا تھا تو حازق کو لگ رہا تھا جیسے پوری کائنات اسکی بانہوں میں سمٹ آئی ہو۔

ماشاءاللہ۔۔وہ ننھا گلابی سا وجود ہو بہو اسکی کاپی تھا۔

حازق کو لگ رہا تھا کہ وہ خود ہی خود کو بازوں میں اٹھائے ہوئے ہے۔

اسنے نم آنکھوں سے اپنے وجود کے حصے کو دیکھتے اسکی ننھی سی پیشانی چومی۔

م۔مام یہ تو بلکل میری کاپی ہے۔۔خوشی سی اسکی آواز کانپ اٹھی تھی۔

ہائے ماشاءاللہ یہ کتنا پیارا ہے۔۔مرحا نے اسے پکڑتے کہا۔

حازق آنکھیں صاف کرتا بچے پر سے پیسے وارتے اس نرس کو پکڑا گیا۔

اب سب باری باری بچے کو گود میں لے رہے تھے۔

شاہ مجھے یقین نہیں آرہا ہے۔کل تک اتنا سا حازق اور مرحا ہماری گود میں تھے اور آج حازق کی اولاد ۔۔وہ ہستے ہستے رو پڑی۔۔

مرتسم نے اسے اپنے حصار میں لیتے نرمی سے اسکے آنسو صاف کیے۔

Posted On Kitab Nagri

یقین کر لیں میری جان وقت کا پہیہ یونہی بھاگتا ہے کہ پلک جھپکنے تک کیا سے کیا ہو جائے کچھ پتہ بھی نہیں چلتا۔وہ بے بی کے ماتھے پر لب کھتا نرمی سے بولا۔

بے بی کو شہد کون چٹائے گا۔۔

سب کو اسکے ساتھ مگن دیکھ مر حانے لالچی نظروں سے شہد کو دیکھا۔یہ کام وہ خود کرنا چاہتی تھی۔

مام۔۔حازق کی آواز پر وہ مسکرائی تھی۔

مہر نے اسے دیکھا۔وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔

میں چاہتا ہوں اسے آپکے ہاتھ لگیں۔یہ بلکل ویسی ہی پرورش پائے جیسے مینے پائی ہے اپسے۔۔وہ مہر کی ہتھیلیاں چومتا محبت سے بولا۔

مہر نے نم آنکھوں سے اسے دیکھتے اسکا سر چوما اور پھر اسکے بیٹے کا بھی۔

بچے نے ابھی تک آنکھیں نہیں کھولیں تھیں وہ بس کسمسا رہا تھا اسلیے اسکی آنکھیں ابھی تک راز تھیں جسے دیکھنے کے لیئے سب بے تاب تھے۔مہر نے انگلی پر شہد لگاتے اسکے ہونٹوں سے مس کی جسے اسنے ننھی سی زبان مارتے چاٹ لیا۔

ہاہاہاہا یہ تو بہت تیز ہے۔۔اینارہ اسکی کیوٹ سی حرکت پر کھلھلائی تھی۔۔

میثم نے جان وارتی نظروں سے اسے دیکھا تو وہ جھنپ گئ۔

باقی سب کا قہقہ اسے جھنپتے دیکھ گونجا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دبے قدموں سے کمرے میں داخل ہوتے بیڈ کے پاس پڑے بے بی کاٹ میں بے بی کو لٹاتے ایک کی طرف مڑا۔

کتنی ہی دیر وہ ترسی ہوئی نگاہوں سے اسکا چہرہ دیکھتا رہا۔

ایزل دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند میں تھی۔

وہ دھیمے قدموں سے بیڈ کے قریب ایا۔اسکے چہرے پر جھک کے ماتھے پر لب رکھے۔

اسے اپنی رگوں میں سکون سا اترتا محسوس ہوا۔

اسکے ماتھے پر لب رکھے وہ کتنی ہی دیر آنکھیں موندیں یونہی جھکا رہا۔

جنگلی بلی۔۔اسکے برنولہ لگے ہاتھ کو تھامتے اسکے کان میں سرگوشی کی۔

وہ ہلکا سا کسمسائی۔

جنگلی بلی۔۔حازق اسکی خوشبو خود میں اتارتا اسکے کان کی لو ہونٹوں میں دباتا گھمبیرتا سے بولا۔

ایزل اسکی سانسوں کی تپش سے کسمسائی کر آنکھیں کھول گئ۔

میر۔۔لب ہلکے سے ہلے۔

بیس مائ لیڈی۔۔وہ اسکی آنکھوں پر لب رکھتا نرمی سے بولا۔

ایزل پلکیں جھپکتی شائید اپنی نیند بھگا رہی تھی جو دائیوں کے وجہ سے اسکے سر پر چڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میر بے بی۔ ہمارا بے بی۔۔ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے اسنے بے چینی سے حازق کو دیکھا۔

شش بے بی ٹھیک ہے۔۔ حازق اسے پینیک کرتے دیکھ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا نرمی سے اوپر اٹھاتا خود میں بھینچ گیا۔۔

ایزل یونہی بیڈ سے اٹھی اسے اپنے بائیں طرف بے بی کاٹ میں ننھا سا وجود نظر آیا لیکن وہ پوری طرح دیکھنے میں ناکام تھی۔

م۔میر بے بی۔۔ اسنے تڑپ کر بچے کو لینا چاہا۔

ویٹ میں دیتا ہوں۔۔ وہ اسے تکیے کے سہارے بٹھاتا ڈپٹ کر بولا۔

بے شک اسکی نارمل ڈیلیوری تھی لیکن اسے بہت کمزوری بھی تھی فلحال اسے خود کا اچھے سے خیال رکھنا تھا تاکہ بے بی کا رکھ سکے۔

حازق اسے بٹھاتا بے بی کاٹ سے بے بی کو اٹھاتا ایزل کی طرف مڑا۔

وہ آنکھوں میں ممتا کی تڑپ لیے بے چینی سے بازو وا کیے اسے دیکھ رہی تھی۔

حازق اسکی تڑپ محسوس کرتا زیر لب مسکرا دیا۔

اسنے نرمی سے بے بی کو ایزل کی باہوں میں دیا۔

ایزل کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں چمکنے لگیں۔

Posted On Kitab Nagri

م۔میر یہ م۔میرا بیٹا۔م۔میرا خون م۔میرا بچہ۔۔وہ ٹوٹتے لفظوں میں بولتے بھیگی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

اسے شائید ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ سچ میں اپنی باہوں میں اپنے بچے کو لے کر بیٹھی ہے۔

حازق اسے اپنے حصار میں لیتا اسکا سر پہ لب رکھ گیا۔

جنگلی بلی یہ ہمارا بیٹا ہے۔ہمارے وجود کا حصہ۔ہمارے سات سالوں کا انتظار۔ہمارے صبر کا پھل۔۔وہ اپنے بیٹے کی تیکھی سے ناک نرمی سے چھوتے بولا۔

ہ۔ہاں یہ ہمارا بیٹا ہے۔ہمارا خون۔م۔میرا لخت جگر۔۔وہ بچے کو خود میں بھینچے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اتنی شدت سے کہ وہ ننھا وجود بھی رو اٹھا۔

جنگلی بلی کیا کر رہی ہو تمہاری طرح بہت نازک ہے وہ ابھی۔حازق نے بوکھلاتے بچے کو اس سے لیا جسے وہ کھولنا سمجھتے خود میں بھینچ رہی تھی۔

میر۔۔۔ایزل نے ہچکی لیتے اسے شکوہ کناہ نظروں سے دیکھا۔

جب میں تمہیں خود میں بھینچتا ہوں اپنی پوری شدت سے تو جیسے سسک اٹھتی ہوں نا ویسے ہی یہ بھی سسک اٹھا ہے کیونکہ ہے تو تمہاری ہی طرح نازک نا۔۔وہ اسکی بھیگی آنکھوں پر لب رکھتا گھمبیر تا سے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بچہ جو اب آنکھیں کھولے ٹکر ٹکر انہیں دیکھ رہا تھا اپنی باپ کی حرکت پر گال پھاڑ کے رونے لگا۔

وہ دونوں بوکھلا گئے۔

میرا سکی تو آنکھیں بھی تمہارے جیسی ہیں۔ایزل مبہوت سے اسے دیکھتے بولی۔

جبکہ حازق حیرت سے اپنا لٹل ورژن دیکھ رہا تھا۔

ہائے ماں صدقے میرا بچہ۔میرا گڈا۔۔ایزل اسے اٹھاتے چٹاچٹ چومنے لگی۔وہ بھی خاموش ہوتے ماں کا پیار پٹورنے لگا۔

ایزل نے اسکی ننھی سی آنکھیں چومیں تو حازق نے سلگھتی نظروں سے ماں بیٹے کو دیکھا۔

وہ ہمیشہ شدت سے اسکی آنکھیں چومتی تھی کیونکہ اسکی آنکھیں اسکی اپھو جیسی تھیں جن سے ایزل کو شدید محبت تھی لیکن اب وہ اپنے بیٹے کی چوم رہی تھی تو حازق کو اپنے اندر کچھ جلتا سا محسوس ہوا۔

وہ کھنکھارا۔۔

ایزل نے چونک کر اسے دیکھا۔

میر یہ کتنا پیارا ہے نا بلکل تمہاری کاپی۔دیکھو ایک ایک نقش تمہارے جیسا ہے۔۔وہ اسکے چھوٹے سے ہونٹ چومتے ممتا سے بھرپور لہجے میں بولی۔

حازق کی یہاں بس ہوئی تھی۔اسنے نرمی سے بچے کو ایزل سے لیا۔

میر ر۔۔ایزل نے الجھ کر اسے دیکھا جو اب بے بی کو بے بی کاٹ میں لٹا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حازق اسکی ننھی سی پیشانی چومتے ایزل کی طرف مڑا جو ابھی تک حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

میر مجھے ابھی اسے پیار کرنا ہے مینے ٹھیک سے اسے محسوس بھی نہیں کیا۔وہ بے چین سی بولی۔

حازق نے سرد نظروں سے دیکھا۔اسکی کمر سے تکیہ نکالتے وہ نرمی سے اسے واپس بیڈ پر لٹاتا اس پر جھکا تھا۔

کیا تمنے ایک بار بھی پوچھا مینے اتنے گھٹنے باہر کیسے گزارے ہیں۔

مجھ پر ایک ایک پل کتنا بھاری پڑا ہے۔۔وہ سرد نظروں سے دیکھتا بولا۔

ایزل تاسف سے اسے دیکھ کر رہ گئ۔

وہ اپنے بیٹے تک سے جیلس ہو رہا تھا۔

تم تو ہمیشہ سے میرے پاس ہو وہ تو ابھی آیا ہے۔۔اسکے گلے میں بازو ڈالتے اسکی مغرور نام چھوتے کہا۔

چاہے کوئ برسوں بعد تمہارے پاس آئے یا تم کسی سے سالوں بعد ملو لیکن اگر تمنے مجھ پر کسی کو فوقیت دی یا مجھے اگنور کیا تو میں جان نکال دوں گا تمہاری۔۔وہ اسکی کمر پر انگلیوں سے سہلاتا دوسرے ہاتھ سے اسکے بال اپنی مٹھی کی نرم گرفت میں جکڑتا شدت پسندی سے بولا۔

ایزل نے تھوک نگلتے اسکا سرخ چہرہ دیکھا۔

Relex my man you are my first priority

Posted On Kitab Nagri

اسکے ہونٹ چومتے وہ محبت سے بولی۔

حازق سرد نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

وہ کوئی اور نہیں ہمارا بیٹا ہے میر لیکن میرے لیے آج بھی تم ہی ہر چیز سے پہلے ہو میرے کھڑوس مان۔۔اسکی بیرڈ سہلاتے وہ اسکے نچلے لب پر دانت گاڑھتے بولی۔

حازق کے چہرے پر سکون پھیلا تھا۔

Good for you

کہتا وہ اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا بغیر کسی نرمی کے پچھلے پانچ ماہ کی شدت سے جس سے ایزل کو اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہوئی۔

وہ بن پانی کی مچھلی کے جیسے تڑپی تھی۔

حازق اپنا گھٹنا بیڈ پر ٹکاتا اسکی ٹانگیں قابو کرتا اسکے ہاتھ کمر پر بلاک کر گیا۔

ایزل آنکھیں پھاڑے اس سائیکو کو دیکھنے لگی۔

وہ پچھلے پانچ ماہ کی شدت شائید ایک ہی دن میں ختم کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

ایزل کو اپنے حلق میں خون کا ذائقہ اترتا محسوس ہوا اسکے چہرے کا رنگ حد سے زیادہ سرخ ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسنے مچل کر اپنے لب آزاد کراوانے چاہے لیکن وہ اور شدت سے اسکے لبوں سے لپٹا تھا۔

ایزل کی آنکھیں شدت سے بھیگیں۔

حازق اسکے لب دانتوں سے کچلتا پیچھے ہوا تو وہ نڈھال سی اسکے کندھے پر گری تھی۔

حازق نے اسے سانس دینے کے لئیے اسکا چہرہ اٹھایا وہ نروٹھے پن سے چہرہ موڑتے اپنی سانس بحال کرنے لگی۔

وہ مسکراہٹ دباتا اسکا جبڑا اپنی نرم گرفت میں لیتا اسکے ہونٹ وا کرتا نرمی سے اسے سانس دینے لگا۔

ایزل نے خفگی سے پوری شدت سے اسکی سانس کھینچی شائید وہ بھی اسکی سانس روکنا چاہتی تھی۔

حازق مسکراتا پیچھے ہو گیا۔

گندے میر پیچھے ہٹو۔۔وہ نروٹھے پن سے منہ بگاڑتے کہا

ناہٹھوں تو۔۔وہ اسکی گردن پر پھسلتی پسینے کی بوندیں انگلیوں کے پوروں سے چنتا گھمبیرتا سے بولا۔

میر یہ ہوسپٹل ہے۔۔اسنے گھبرا کر کہا۔

تو۔۔آئیبرو اچکا کر کہتے وہ اسکے گردن کو لبوں سے چھوتا پسینے کی بوندیں چننے لگا۔

اسی وقت پاس پڑے ننھے وجود نے رونا شروع کیا تو وہ ناگواری سے سر اٹھاتے اسے دیکھنے لگا۔

ایزل نے سکون کی سانس لی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے گھورا جو تھا تو اسکے ایک بازو جتنا بھی نہیں لیکن رونے میں اتنی طاقت ضرور رکھتا تھا کہ سب کو اکھٹا کر سکے۔

ایزل مسکراہٹ دباتے اسکے ہاتھ سے بے بی کو پکڑتے اسے جھلانے لگی۔

وہ ایزل کی گود میں آتے ہی اور شدت سے رونے لگا تو وہ گھبرا گئ۔

حازق نے بھی حیرت سے اسے دیکھا وہ چپ کیوں نہیں ہو رہا تھا۔

تبھی ڈورناک ہوا ڈاکٹر اور نرس اندر آئ تھیں۔

ہیلو مسز زمیر۔کیسا فیل کر رہی ہیں اپ۔۔ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں پوچھتے اسکی کلائی تھامی۔

نرس نے اندر آتے ہی بے بی کو پکڑ لیا تھا۔

ڈاکٹر میں ٹھیک ہوں لیکن بے بی اتنا کیوں رو رہا ہے۔۔وہ بے چین ہوتی بولی۔

ڈونٹ وری مسز زمیر بے بی بھی ٹھیک ہے۔اب آپ اسے فیڈ کروا سکتی ہیں وہ بھوک کی وجہ سے ہی رو رہا ہے۔۔ڈاکٹر مصروف سے انداز میں اسکے ہاتھ سے برنولہ نکالتے بولی۔

جبکہ ایزل نے لب دباتے حازق کو دیکھا جو خود سٹپٹا گیا تھا۔

آپ بے بی کو فیڈ کروا دیں تو یہ چپ ہو جائے گا باقی سب ٹھیک ہے۔۔ڈاکٹر کہتے نرس کو اشارہ کرتی چلی گئ۔

Posted On Kitab Nagri

نرس نے اسے بے بی پکڑایا اور خود ٹرالی میں چیزیں ڈالتی اپنا کام ختم کرتی ڈاکٹر کے پیچھے ہی نکل گئ پیچھے وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

م۔میں مام کو بھیجتا ہوں۔۔وہ کنفیوز سا کہتا کینٹی مسلتا کمرے سے نکلا تھا۔

ایزل نے ہونق بنے اسے دیکھا اگلے ہی پل اسکا قہقہ بے ساختہ تھا۔

واہ بے بی اپنے تو آتے ہی وہ کام کر دیا جو آپکی ماما نا آج تک کر سکیں۔آپنے بابا کو کنفیوز کر دیا لائیف میں پہلی بار۔۔ایزل اسکے نقوش چھوتے مسکراہٹ دباتے بولی۔

بچہ اب رو رو کہ نڈھال ہو گیا تھا۔کچھ ہی دیر میں مہر اور زرنور آئ تو اسکی ہیلپ کرنے لگیں۔

بے بی اپنی ضرورت پوری ہوتے ہی گہری نیند سو گیا۔

اب سب لوگ ہوسپٹل کے اس چھوٹے سے کمرے میں جمع تھے۔

ایزل اپی کیا نام سوچا ہے بے بی کا۔۔میثم اشتیاق سے بچے کو دیکھتا بولا۔

ایزل نے حازق کو دیکھا جسنے پلکیں جھپکتے اسے اشارہ کیا تھا۔

اذان میر۔۔وہ محبت سے اپنے بیٹے کو دیکھتے بولی۔

بہت پیارا نام ہے میرے شہزادے کے شان شان۔۔مرحا نے جھک کے اسکے ننھے سے ہاتھ میں ہیرے کا چھوٹا سا بینڈ جیسا کڑا ڈالتے کہا۔

واہ شہزادے صاحب کیا نصیب ہیں آتے ہی ہیروں میں کھیلنا شروع۔۔بدر شرارت سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

سب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

ایزل شام تک گھر اچکی تھی جہاں ازان کے ساتھ اسکا بھرپور ویلکم کیا گیا تھا۔

ہر کوئ اس ننھے سے شہزادے کو دیکھنے کے لیئے بے تاب تھا جسنے سات سال انتظار کروایا تھا۔

اور واقعی وہ شہزادہ ہی تو تھا۔ جسنے بھی دیکھا تھا بے ساختہ اسکی نظر اتاری تھی وہ تھا ہی اتنا پیارا سا۔

یوں جیسے کوئ گڈا ہو۔

لیکن وہ گڈا کافی مغرور تھا جو صرف اپنی ماں، دادای اور پھوپھو کے پاس جا کر خوش رہتا تھا ورنہ کوئ بھی اسے اٹھاتا تو وہ یا تو منہ پھاڑ کو رونا شروع کر دیتا یا پھر گھور کر اسے دیکھنے لگتا بلکل ویسے ہی جیسے ایزل اور حازق بچپن میں کرتے تھے۔

دیکھنے میں تو وہ بلکل حازق میر کی کاپی تھا لیکن ایک چیز ڈمپل جو اسنے اپنی ماں سے چرایا تھا۔

ہفتے بعد گھر والوں کو پتہ چلا تھا کہ اس شہزادے کے پاس ڈمپل بھی ہیں جو وہ کنجوسی سے ہی دکھاتا تھا۔

حازق تو اسکے ڈمپل سے جلتا کڑھتا رہتا تھا کیونکہ ایزل اسکے ڈمپل کو دیوانوں کی طرح جو چومتی تھی وہ بھی اپنی ماں کے سامنے بار بار اپنے ڈمپل کی نمائیش کرتا تھا۔

آج شاہ والا میں بہت بڑے پیمانے پر تقریب کا انتظام کیا گیا تھا کیونکہ آج ازان حازق میر کا عقیقہ تھا۔

وہ دو ماہ کا ہو چکا تھا۔ اور ان دو ماہ میں اسنے اپنے باپ کو تگڑی کا ناچ نچوایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ننھا سا بچہ حازق میر کو اپنی ماں کے پاس برداشت نہیں کرتا تھا۔

نا ہی وہ اپنی اگنورینس برداشت کرتا تھا یہ کہا جائے کہ دونوں باپ بیٹا ایک جیسے تھے تو غلط نہیں تھا۔

ایزل بے چاری تو انکے بیچ پس کے رہ جاتی تھی۔

ایک کو توجہ دیتی تو دوسرا بھڑک اٹھتا دوسرے کہ دیتی تو ازان اپنا سپیکر شروع کر دیتا۔

ابھی بھی وہ ازان کو تیار کر رہی تھی اور حازق صوفے پر بیٹھا سرد نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

وہ کن اکھیوں سے اسے دیکھتے ازان کو کرتا پہناتے اسے چٹاچٹ چوم گئی۔

وہ سرخ و سفید گول مٹول سا بچہ اس سفید کرتے میں شہزادہ ہی تو لگ رہا تھا۔

میری جان، میرا گڈا، کتنا پالا لگ رہا ہے ماما قربان۔۔وہ اسکی بھوری آنکھیں چومتے محبت سے بولی۔

حازق نے لب بھینچتے اسے کڑی نظروں سے دیکھا۔

ایزل آپی ازان تیار ہو گیا۔۔انوشے نے دروازہ نوک کرتے کمرے میں جھانکا۔

ہاں ہو گیا لے جاو۔۔جواب حازق کی طرف سے آیا تھا۔

وہ ازان کو ایزل کے ہاتھوں سے لیتا اسکے منہ بگاڑنے کے باوجود اسکے بھرے بھرے گال چومتا انوشے کے ہاتھ میں تھما گیا۔

وہ باپ کو گھورتا ایک معصومانہ نظر ماں پر ڈالتا انوشے سے لپٹ گیا۔

تھینکیو بھائی۔انوشے خوشی خوشی اسے لے گئی۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل اسے دروازہ لاک کرتے دیکھ تھوک نگلتے دبے قدموں سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی لیکن حازق نے تیزی سے اسکا بازو پکڑتے اپنی طرف کھینچا تھا۔

وہ اہہ کرتی اسکے سینے سے الگی۔

میر کیا کر رہے ہو مجھے تیار ہونا ہے نیچے سب انتظار کر رہے ہونگے۔۔ اسکے ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کرتے خفگی سے کہا۔

کرنے دو۔۔ وہ لاپرواہی سے کہتا اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کر گیا۔

م۔میر ہم۔۔ وہ کچھ کہتی کہ حازق اسکے لبوں پر قابض ہوا تھا۔

وہ اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتی خود کو سہارا دے گئ۔

حازق شدت سے اسکے لبوں سے لپٹتا اسکی سانسیں چراتا اسکے لبوں پر دانت گاڑھتا پیچھے ہوا۔

ایزل اپنی سانس بحال کرتی اسکے کندھے پر سر ٹکائے اسے دیکھنے لگی۔

حازق اسکے بال سمیٹتا اسکی گردن پر جھک گیا۔

میر۔۔ اپنی گردن پر اسکے دانتوں کا دباؤ شدت سے محسوس کرتی سسکی تھی۔

حازق اسکی گردن پر ناک سہلاتا گہری سانس کھینچتا اسکی خوشبو خود میں اتارنے لگا۔

تمہاری خوشبو مجھے پاگل کرتی ہے۔۔ جابجا اسکی گردن پر لب رکھتے وہ خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

ایزل مغروریت سے مسکائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

انکی شادی کے آٹھ سال بعد بھی اسکا شوہر اگر اس سے یہ کہہ رہا تھا تو اسکا مغرور ہونا تو بنتا ہی تھا۔

م۔میر میرا چلہ۔۔اسکے ہاتھ اپنے شرٹ کے اگلے بٹنز ہر محسوس کرتے وہ گھبرا کر بولی۔

ازان کو فیڈ کروانے کی وجہ سے اسنے ایسے ڈریسز لیے تھے جو اسکا کام کرنے میں آسانی کر سکیں لیکن حازق کے ہاتھ اپنے گلے پر محسوس کرتے اسکی جان نکلی تھی۔

تمہارا چلہ ختم ہو چکا ہے ایزل حازق میر شاہ اس لیے مجھے پاگل بنانا بند کرو۔وہ سرخ چہرے سے غرایا تھا۔

ایزل تھوک نگلتے خاموش ہو گئ۔

حازق اسکے بٹنز کھولتا اسکے کندھوں پر بھیگا لمس چھوڑتا اسکی ڈھرکنوں پر شدت سے جھکا تھا۔

وہ اتنے ماہ بعد اپنے وجود پر اسکی شدتیں برداشت کرتے نڈھال ہوئ تھی۔

کچھ ماہ ہی ہوئے ہیں ایزل میر شاہ میری شدتوں میں کمی ہوئی ہے صرف تمہاری پریگننسی کی وجہ سے اور تمسے آج برداشت نہیں ہو رہی میری شدتیں۔اسے سسکتے دیکھ وہ بے رحمی سے اسکے ڈھڑکنوں کا دشمن بنتا غرایا تھا۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ایزل نے غصے سے اسے دیکھتے اسکی گردن پر ناخن گاڑھے۔

تمہارا بیٹا کم ہے کیا یہاں اپنی منمانیاں کرنے میں جو تم بھی شروع ہو گئے۔۔ وہ اسکا چہرہ اوپر اٹھاتے سرخ چہرے سے بولی۔

تم نے سر چڑھایا ہوا ہے اسے بہت زیادہ منمانیاں کرنے لگا ہے وہ۔۔ وہ سلگھتے لہجے میں بولا۔

ایک تو تم سے ڈمپل لیئے ہیں اور دوسرا تمہیں بہت پیار آتا رہتا ہے ہر وقت اس پر یہ تمہارے لب ہر وقت اسکے چہرے پر کیوں گھومتے ہیں ہاں۔۔ وہ اسکے لب انگوٹھے سے مسلتا سرد لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

میر وہ ہمارا بیٹا ہے۔۔وہ منمنائی تھی۔

بیٹا ہے تو بیٹا رہے باپ بننے کی کوشش نا کرے۔

پچھلے دو ماہ سے مینے تمہیں مہلت دی تھی تو صرف تمہارے چلے کی وجہ سے اب اگر وہ مجھے تمہارے اس پاس بھی نظر آیا تو میں ناوقت کی پرواہ کروں گا نا تمہاری ناز کی کی۔۔ وہ اپنی شرٹ اتارتے اسے اپنے بازوں میں اٹھاتا گھمبیر تا سے بولا۔

میر نیچے ہمارے بیٹے کا عقیقہ ہے۔۔وہ اسے لائیٹس اوف کرتے دیکھ گھبرا کر بولی۔

ابھی بہت ٹائم ہے ڈارلنگ ڈونٹ وری ہم لیٹ بھی ہوئے تو ہمارے بغیر کچھ نہیں ہو گا۔۔ وہ بوجھل لہجے میں کہتا اس کی گردن پر جھکا تھا۔

ایزل بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

وہ اسکے پور پور کو اپنے لمس سے مہکاتا اسکے پیٹ پر بھیگا لمس چھوڑتا اپنی پاکیٹ سے کچھ نکالتا اسکے پیٹ پر پہنانے لگا۔

ایزل نے نچلہ لب دباتے بوجھل ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

وہ اسے بیلی چین پہنا رہا تھا جو اسکی پریگننسی کی وجہ سے اتار دی تھی۔

ڈائمنڈ کی نفیس سے بیلی چین دیکھتے وہ مسکرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حازق اسے چین پہناتا دیوانہ وار اسکے چین پر لب رکھنے لگا اسکے بیلی بٹن کے عین نیچے چمکتے تل کو دیکھتے وہ اج بھی جھٹپٹاتا تھا اسنے شدت سے اس تل پر دانت گاڑھتے اسکی رنگت بگاڑی تھی۔

ایزل کی مدھم چیخ نکلی۔اسکے حازق کے بالوں میں ہاتھ پھنساتے اسکا چہرہ اپنے مقابل کیا۔

گندے میر میری جان نکال دیتے ہو۔اسکے کندھے پر دانت گاڑھتے وہ شبنمی آنکھوں سے چلائی۔

حازق مسکراہٹ دباتا اسکے پیٹ پر نرمی سے انگلیاں چلاتا اسکے لبوں پر قابض ہوتا شدت سے اسے خود میں سما گیا۔

ایزل نے اسکے کندھے پر ناخن گاڑھتے اسنے لبوں پر اپنے دانتوں کی گرفت بڑھائی تھی۔

اتنے ماہ اسکی نرمی سہتے پھر سے اسکی شدت برداشت کرتا ایزل کی جان پر بنا گیا تھا۔

حازق بنا رحم کھائے اس پر پوری شدت سے برستا باہر کی دنیا کا ہوش بھلاتا اسے بھی خود میں مدہوش کرتا چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ کمرے کا دروازہ کھولتے جیسے ہی اندر آئی بیڈ پر لیٹے وجود کو دیکھتے سکون کا سانس لیا۔

اسنے چہرہ موڑتے وقت دیکھا جہاں رات کے بارہ ہو رہے تھے۔

تقریب کافی دیر تک چلی تھی وہ لوگ ایک گھنٹہ پہلے ہی سب مہمانوں سے فارغ ہوئے تھے لیکن وہ جان بوجھ کر باہر بچوں میں لگی رہی تاکے ابراہیم کے سونے کے بعد ہی کمرے میں ائے۔

Posted On Kitab Nagri

آج کل اسکی بولتی نگاہوں سے اسکی جان جاتی تھی۔

جو تقاضے اسکی نگاہیں کرتی تھیں وہ زبان سے اقرار نا کر دے اس لیے وہ اس سے چھپتی پھرتی تھی۔

اور پھر پرسوں رات پہلے جو گفتگو انکے درمیان ہوئ تھی سوچتے اسکے لبوں پر مسکان پھیلی تھی۔

وہ ازان سے کھیلنے کے چکر میں کمرے میں کافی لیٹ ائ تھی لیکن ابراہیم کو جاگتے دیکھ چونکی تھی۔

ابھی تک کیوں جاگ رہے ہیں۔ حیرت سے سوچا۔

اسکی پشت دیکھتے وہ دبے قدموں سے ڈریسینگ روم کی طرف بڑھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اندر جاتی اسکی کلائی ابراہیم کی گرفت میں اچکی تھی۔

اسنے حلق تر کرتے رخ موڑتے اسے دیکھا۔

وہ ہونٹوں میں سگریٹ دبائے ہلکی گلابی ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ک۔ کیا ہوا۔ بامشکل مسکراتے پوچھا۔

کہاں جا رہی ہو۔۔ وہ اسے بیڈ پر بٹھاتا خود سامنے صوفے پر بیٹھتا اسے دیکھنے لگا۔

چینج کرنے۔۔ وہ الجھ کر بولی۔

ہم لیکن اگر میں کہوں کے تھوڑی دیر تک جاؤ میں تمہیں ٹھیک سے دیکھ لوں تو رک جاؤ گی۔۔ سگریٹ کا گہرا کش لیتے وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن آپ مجھے کیوں دیکھنا چاہتے ہیں دیکھ دیکھ کے دل بھر جائے گا۔وہ لاپرواہی سے ہس کے بولی۔

ابرہیم خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

پہلے میں سوچتا تھا شائید مینے جو ماضی میں جرم کیے ہیں خدا نے مجھے معاف نہیں کیا۔۔ سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے وہ صوفے کی پشت سے سر ٹکاتا مدھم لہجے میں بولا۔

لیکن جب سے تم آئی تو لگتا ہے جیسے واقعی خدا نے مجھے معاف کر دیا ہے۔۔ وہ اسے دیکھتے ہلکا سا مسکرایا۔

کیوں۔۔وہ بے ساختہ بولی تھی۔

کیونکہ تمہیں دیکھ کر جو سکون میرے دل میں اترتا ہے مجھے لگتا ہے جیسے مجھے زندگی میں کبھی کوئی غم ہو ہی نا۔مانگا کیا تھا سکون اور تمہیں جب جب دیکھتا ہوں نا میرے آس پاس، دل و دماغ میں سکون ہی سکون اترتا محسوس ہوتا ہے۔۔وہ سادگی سے بولا۔

زرقہ سانس روکے اسے دیکھنے لگی۔

کہیں محبت تو نہیں ہو گئی۔ہلکا سا کھنکھارتے وہ ہس کے بولی۔

نہیں، نہیں جانتا یہ کیا ہے شائید محبت نہیں ہے بس میرا سکون تم سے جوڑ دیا گیا ہے کیونکہ تم میری پسلی سے بنائی گئی عورت ہو۔۔وہ نرمی سے مسکرایا تھا۔

کیا پتہ وہ عورت کوئی اور ہو۔وہ عجیب سے انداز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ابراہیم چونکا تھا۔

اگر وہ کوئی اور ہوتی تو آج تمہاری جگہ وہ ہوتی نا کہ تم۔۔وہ اسکے قریب آتا نرمی سے بولا۔

زرقہ انگلیاں چٹخاتے اسے دیکھتی ہلکا سا پیچھے کھسکی تھی۔

ڈرو نہیں زبردستی نہیں کروں گا۔۔وہ مسکراہٹ دباتا اسکے قریب جھکا تھا۔

ہیں۔وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

لیکن تم جو میری حق تلفی کرتی ہوں نا جہنم کی آگ میں جلو گی۔وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا اسکے پیچھے سے اپنا لائیٹر اٹھاتا سیدھا ہوا تھا۔

زرقہ کا چہرہ سرخ پڑا۔وہ خجل سی ہو گئی۔

ابراہیم مسکراہٹ دباتا دوبارہ کھڑکی میں جا کھڑا ہوا۔

جبکہ زرقہ اب پریشان سی اسکی پشت دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ جب بھی اپنے بھائی کے برے رویے کے باعث بھی اپنی بھابھی کو اسکے آگے پیچھے پھرتے دیکھتی تھی تو ہمشیہ پوچھتی تھی کہ آخر اتنا سب ہونے کے باجود کیوں آپ انکے پاؤں سے لگی رہتی ہیں اور وہ ہمیشہ اسے ایک ہی بات کہتی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

زرقہ تمہارا بھائی جیسا بھی ہے وہ میرا شوہر ہے اسکے کچھ حقوق ہیں جو پورے کرنا مجھ پر فرض ہے جس پر روز محشر میری پکڑ ہر حال میں ہو گی۔

دوسری بات وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں لیکن بے وفائی نہیں کر رہے اگر مینے انکے حقوق پورے کرنا چھوڑ دیئے تو وہ باہر سے بھی اپنی طلب پورے کر سکتے ہیں اور بس یہی ایک خیال میرے قدم ہمیشہ انکی طرف موڑ دیتا ہے۔۔

اپنی بھابھی کی بات یاد کرتے وہ حقیقتاً شرمندہ ہوئی تھی۔

ابراہیم نے کونسا اسکے ساتھ کبھی برا سلوک کیا تھا یا کوئی زور زبردستی وہ اسکی رضامندی کے انتظار میں تھا۔شرمندگی سے سوچا۔

لیکن ایک منٹ اسنے کب اسے منع کیا تھا اپنے قریب آنے سے۔وہ وہ شرمندگی سے سرخ ہو رہی تھی اچانک اسے یاد آیا۔

وہ بنا سوچے سمجھے ابراہیم کی طرف بڑھی۔

اگر بیوی جہنم کی آگ میں جلے گی تو شوہر بھی جلے گا جھوٹ بولنے کی وجہ سے مینے کب آپکی حقوق تلفی کی ہے کب منع کیا ہے اپکو اپنے قریب انے سے۔۔تیوریاں چڑھائے کہا۔

ابراہیم نے سر تا پاؤں گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پرپل کلر کی نفیس سے ڈریس میں تھی۔ماہم اپیا کی ڈانٹ کی وجہ سے لائیٹ سے میک اپ بھی کر رکھا تھا۔اس وقت وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔اسکے پٹھانی نقوش میک اپ سے اور قہر ڈھا رہے تھے۔

تو مطلب تم چاہتی ہو کہ میں اپنا حق لے لوں۔وہ اسے ونڈو سے لگاتا اسکے اطراف میں ہاتھ رکھتا جھک کے بولا۔

زرقہ نے گھبرا کو اسے دیکھا۔

ا۔ا۔ایسا تون۔نہیں کہا۔زبان لڑکھڑا گئ۔

دیکھو اب کر رہی ہو نا منع۔۔وہ مسکراہٹ دباتا گھمبیر تا سے بولا۔

ن۔نہیں مطلب میں۔۔وہ حلق تر کرتی گڑبڑائ تھی۔

ابراہیم اسے کنفیوز ہوتے دیکھ قہقہ لگا گیا۔

ریلیکس مزاق کر رہا تھا۔۔مجھے کوئ جلدی نہیں ہے تم جب کمفرٹیبل ہو ہم اپنے رشتے کو آگے بڑھائیں گے۔۔وہ اسے خود سے لگاتا نرمی سے بولا۔

ابراہیم میں ماضی کو بھولتے آگے بڑھنا چاہتی ہوں۔اپنی زندگی کی نئ شروعات کرنا چاہتی ہوں مینے مان لیا ہے کہ یہی میرا نصیب ہے اور یہی زندگی ہے۔۔وہ اس سے الگ ہوتی سنجیدگی سے بولی۔

تو پھر آج رات سے کریں۔۔وہ اسکے چہرے سے بال ہٹاتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا۔۔نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

رشتے کی شروعات۔۔وہ اسکے کان کے قریب جھکتا سرگوشی میں بولا۔

زرقہ اچھلی تھی۔

نہایت ہی بے شرم انسان ہیں اپ۔ سٹپٹا کر کہتے وہ ڈریسینگ روم میں بھاگی۔

رکو بتاتا ہوں تمہیں بے شرمی کیا ہوتی۔۔ وہ مصنوعی غصے سے کہتے اسکے پیچھے لپکا لیکن وہ کھکھلاتی ڈریسینگ روم میں بند ہوئی تھی۔

وہ شرمیلی مسکراہٹ سے آئینے میں خود کو دیکھتی رات کی سوچوں سے باہر آئی تھی۔

ایک نظر بیڈ پر سوئے ہوئے ابراہیم کو دیکھتے وہ ڈریس چینج کرنے چلی گئی۔

وہ اسکی نیند کا خیال رکھتے وہ اپنا سارا بکھرا سامان صبح اٹھانے کا سوچتی بیڈ کی طرف اگئی۔

لائیٹس پہلے ہی اوف تھیں کمرے میں صرف مدھم سی لائیٹ جل رہی تھی۔ وہ بیڈ کی دوسری طرف لیٹتی ابراہیم کی پشت دیکھتے خود بھی کروٹ لیتے آنکھیں موند گئی۔

تھکن کی وجہ سے اسے جلدی نیند آگئی۔ ابھی وہ کچی نیند میں ہی تھی کہ اسے اپنی کمر پر کسی کا بازو لپٹتا محسوس ہوا۔

اسنے نیند میں وہ بازو جھٹکا لیکن وہ دوبارہ سے سانپ کی طرح اسکے پہلو سے لپٹ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کسمسائی۔اسے اپنی گردن پر کسی کی سانسوں کی تپش محسوس ہوئی۔

اسے لگ رہا تھا کہ وہ یہ سب خواب میں فیل کر رہی ہے لیکن اسکی گردن پر کسی نے لب رکھے تو اسکے وجود کو جھٹکا لگا۔سانسیں تیز ہوئی تھیں۔

تیزی سے آنکھیں کھولتے اسنے ابراہیم کو دیکھا وہ اسکی طرف کروٹ لیے گہری نیند میں تھا۔

وہ گہری ہوتی سانسوں سے بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔

پھر ایک محتاط نظر کمرے میں دوڑائی۔

شائید مجھے ہی نیند میں الٹی سیدھیں سوچیں آرہی ہیں۔اپنی گردن چھوتے وہ خود سے بڑبڑائی۔

کن اکھیوں سے پورے کمرے کو دیکھا پھر مطمئین ہوتی دوبارہ سے آنکھیں موند گئ۔

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اسے اپنے پیٹ پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا۔کسی کی کھردری انگلیوں کا لمس جو اسکی نائیٹ شرٹ کے اندر سے اسکے پیٹ کو سہلا رہی تھیں۔

وہ سانس روکے پڑی رہی۔کچھ دیر بعد ہلکی سی آنکھ کھولتے ابراہیم کو دیکھا وہ ہنوز اسی پوزیشن میں سو رہا تھا۔

وہ خوف سے ادھر ادھر دیکھنے کی ہمت بھی نا کر سکی اور تیزی سے کھسکتے ابراہیم کے سینے میں گھسی تھی۔

ابراہیم۔۔ وہ اس سے چپکتے سہمے سے لہجے میں اسے پکارنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ابراہیم۔۔اسے اٹھتے نا دیکھ زرقہ نے اسکا چہرہ تھپتھپایا۔

ہم۔۔۔وہ نیند سے بھری آنکھیں کھولتا اسے دیکھنے لگا۔

ابراہیم ہمارے کمرے میں کوئ ہے۔۔وہ شبنمی آنکھوں سے اسے دیکھتی اسکے سینے میں مزید گھسی تھی۔

کیا ہوا تمہیں۔پیچھے تو ہو۔وہ حیران ہوتا اٹھنے کی کوشش کرتا بولا۔

ن۔نہیں ابراہیم یہاں کوئ ہے پلیز مجھے دور مت کرو۔۔وہ اسکی شرٹ مٹھیوں میں جکڑتے خوفزدہ لہجے میں بولی۔

ابراہیم کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

زرقہ اسکے سینے سے سر نکالے حیرت سے اسے دیکھنے لگی جو پاگلوں کی طرح ہس رہا تھا۔

اہہہ میری ڈرپوک بیوی کو پتہ نہیں چلا کمرے میں اسکا ایک عدد شوہر بھی ہے۔۔وہ اسکی تھوڑی جکڑتا پچکارتے بولا۔

زرقہ نے حیرت کی زیادتی سے اسے دیکھا۔

بات سمجھ آنے پر وہ جھٹکے سے اس سے الگ ہوئ لیکن ابراہیم نے تیزی سے اسکی کمر میں بازو ڈالتے کروٹ بدلی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اں آں میری پٹھانی کہاں۔۔ اسکے نازک وجود کو اپنے بھاری وجود تلے قید کرتے وہ اسکے چہرے پر جھک ایا۔

بہت گندہ مزاق تھا۔۔وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے خفگی سے بولی۔

تو ویسے ہاتھ اتی تم۔ اب اپنی پٹھانی کو اپنی پناہوں میں قید کرنے کے لیئے کچھ تو کرنا ہی تھا نا۔ وہ اسکی تیکھی ناک چومتا ہستے ہوئے بولا۔

پیچھے ہٹیں خبر دار جو آپ میرے قریب بھی آئے تو۔۔وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے خفگی سے بولی۔

کر سکتی ہو پیچھے تو کر لو میں تو آؤں گا قریب اور حد سے زیادہ آؤں گا۔ وہ گھمبیر تا سے کہتا یکدم اسکے لبوں پر جھک گیا۔

زرقہ اچانک ساکت ہوتی اسکا لمس اپنے لبوں پر محسوس کرتی پوری شدت سے کانپی تھی۔

اسکا نازک وجود ابراہیم کے پہلے لمس پر بری طرح سے کانپ کے رہ گیا۔

ابراہیم ان نازک پنکھڑیوں کو چھوتے جیسے ہوش وحواس سے بیگانہ ہوا تھا۔ وہ مدہوش ہوتا شدت سے اسکے نازک لبوں کو اپنی گرفت میں لے گیا کہ وہ پھڑ پھڑا بھی نا سکی۔

زرقہ کو اپنی سانس گھٹتی سی محسوس ہوئی۔ ابراہیم اسے حلق تر کرنے کا موقع دیئے بغیر اسکے لب چومتا اسکی سانسیں چرا رہا تھا۔

اسنے اسکے کندھے پر مکے مارتے اسے ہوش دلایا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکی شدید مزاحمت پر ہوش میں آتا آنکھیں کھولے اسے دیکھتا اسکے لب چھوڑ گیا۔

زرقہ منہ کھولے تیزی سے سانس کھینچتی اپنی سانس بحال کرنے لگی۔

ابرہیم اسکی گردن پر جھکتا اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا۔

زرقہ اسکے شدید تپش زدہ بوسوں پر بے حال ہوئی۔اسکی سانسیں گہری ہو رہی تھیں۔

وہ گلابی ہوتی آنکھیں سختی سے مینچتی تکیے کو مٹھیوں میں بھرتی اسکی شدت برداشت کرنے لگی۔

ابراہیم اسکی نائیٹ شرٹ کے بٹن کھولتا مدہوش سا اسکی ڈھڑکنوں پر جھکتا اسے سسکنے پر مجبور کر گیا۔

وہ اسکے پور پور پر اپنی مہر لگاتا انکے بیچ کے پردوں کو گراتا نرمی سے اسے خود میں سما گیا۔

وہ سسکیاں بھرتی نم آنکھوں سے اسکے سینے سے لگی اسکی شدتیں برداشت کر رہی تھی جو آج اس پر رحم کھانے کا ارادہ نا رکھتا تھا۔

وہ اسکی جنون خیزیوں پر بری طرح سے بے حال ہوئی تھی۔

ابراہیم پلیز۔۔اسکے بھیگے لب اپنے پیٹ پر محسوس کرتے وہ سسکتے اسکے بالوں میں ہاتھ پھنساتے اسکا چہرہ اوپر اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ اسکے سسکنے پر اسکے پیٹ پر بھیگا لمس چھوڑتا اسکے ہونٹوں پر جھک ایا۔

ان زخمی ناک پنکھڑیوں کو پھر سے اپنی شدت بھری گرفت میں لیتا وہ اسکی سسکیاں خود میں اتارتا چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے لگ رہا تھا کہ ابھی اسکی جان نکلے گی ابھی موت آئے لیکن موت نہیں رہی تھی۔

وہ شدت سے اپنی موت کی دعا کر رہی تھی کہ شائید موت اسے قبول نہیں کرنا چاہتی تھی اس تنگ قبر میں اسے اپنا سانس گھٹتا محسوس ہو رہا تھا لیکن سانس گھٹ نہیں رہا تھا اپنے وجود پر کاٹتے ان کیڑے مکوڑوں سے اسے وحشت ہو رہی تھی اسکا جسم نیلا ہو ہو چکا تھا لیکن مقابل پتھر تھا۔

اب تو چیخ چیخ کر اسکا گلا بھی خراب ہو چکا تھا کہ اسکے حلق سے کوئ آواز نہیں نکل پا رہی تھی۔

اسنے بے بسی سے پلکیں اٹھاتے سامنے بیٹھے وجود کو دیکھا وہ ہاتھ میں پکڑی لائیٹس گھماتا مزے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اللہ۔اسکے منہ سے بے اواز نکلا۔

جبکہ بدر کا قہقہ گونجا تھا۔

ہاہاہاہا خدا کیوں یاد آرہا ہے تمہیں تب خدا یاد نہیں آیا جب اس معصوم بچے پر حیوانیت کی انتہا کر دی تھی تمنے۔۔وہ سرد آنکھوں سے اسے دیکھتا غرایا تھا۔

نازنین کا وجود بلکل سرد پڑ گیا تھا۔وہ شدت سے اپنی موت کی یا اپنے ہوش کھونے کی دعا کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیا لگا سالوں پہلے جو تمنے میرے ساتھ کیا وہ میرے بیٹوں کے ساتھ بھی کر سکو گی۔۔وہ وحشت سے غرایا۔۔

نازنین گندے کیڑے مکوڑے اپنے چہرے پر محسوس کرتے چیخی لیکن اسکی حلق سے آواز ہی نہیں نکلی وہ اتنا چیخ چکی تھی کہ اب اسکے حلق سے صرف غوں غوں کی آوازیں نکل رہی تھیں۔وہ شدت سے پچھتا رہی تھی اپنی موت کی دعائیں کر رہی تھی۔

اتنی آسانی سے نہیں نازنین اتنی آسانی سے نہیں تم تب تک اسی زمین پر رہو گی جب تک تمہاری سانسیں نہیں دم توڑ جاتیں۔وہ نفرت سے اسے دیکھتا غرایا تھا۔

وہ جانتا تھا وہ سب جانتا تھا نازنین سالوں بعد لوٹ آئی تھی اور اس پر نظر رکھے ہوئے تھی لیکن اس بار وہ بچہ نہیں تھا نا ہی بے بس تھا اس بار وہ بھی تیار تھا اسے بس ایک موقع چاہیئے تھا۔

نازنین جسے یہ لگ رہا تھا کہ بدر کو کچھ یاد نہیں ہو گا وہ اسکا پیچھا کرتے شاہ ولا تک پہنچ چکی تھی آج اگر وہ سہی وقت پر نا پہنچ پاتا تو وہ اسکے معصوم بہروز اور محراب کو ہمیشہ کے لیئے اس سے چھین کر لے جاتی۔

اپنی اولاد پر بات آئی تو وہ ایک بپھرے شیر کی مانند اسے قابو کر چکا تھا جب شیر زخمی ہو تو اس سے پنگا نہیں لینا چاہیئے لیکن نازنین لے چکی تھی اور اب وہ بھگت رہی تھی۔

بدر اسے بے بس دیکھتا قہقہ لگا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تم شکر کرو تمہیں قبر نصیب کر رہا ہوں دیکھو کتنی خوشنصیب ہو نا تم مرنے سے پہلے تمہیں قبر بھی مل گئ۔۔وہ   تمسخر سے اسے دیکھتا مسکرایا تھا۔

تڑپو تڑپ، تڑپ کر یہیں مرو گی جب تک موت نہیں آجاتی یہ ازیت برداشت کرو گی۔۔ وہ نفرت بھری نگاہ اس پر ڈالتے جھٹکے سے وہاں سے پلٹ گیا۔

پیچھے نازنین بے بسی سے بس اسے دیکھ کر رہ گئ۔

اسکا پورا وجود نیلا ہو گیا تھا ان کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے سے لیکن وہ اٹھنے سے کاثر تھی۔

اسکی آنکھوں سے انسو بہتے چلے گئے لبوں پر بس اپنی موت کی دعا تھی جو شائید آج اسے آنے سے رہی

۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

💞💞💞

وہ نازنین کا کام تمام کرتے سکون سے واپس آیا تھا۔

آج ایک آخری ڈر، آخری کسک بھی ختم ہو گئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

محراب اور بہروز کو دیوانہ وار چومتے اسکے آنسو چہرے پر بہہ رہے تھے جنہیں آج وہ روک نہیں رہا تھا

۔

اگر وہ سہی وقت پر نا پہنچتا تو آج اسکے یہ ننھے شہزادے بھی اسی تکلیف سے گزر رہے ہوتے جس سے آج تک وہ گزرتا آیا ہے۔

اسکا دل یہ سوچ کر ہی لرز اٹھا تھا۔اسنے شدت سے دونوں کو خود سے لپٹایا کہ وہ نیند میں کسمسانے لگے۔

بدر وہ ڈر جائیں گے۔مرحا نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے نرمی سے کہا۔

بدر چونکا تھا۔وہ تو سو رہی تھی۔

مرحا اسے دیکھتی نرمی سے مسکرائی۔

آپکو کیسے لگا کہ آپ اتنی تکلیف میں ہونگے اور میں محسوس ہی نہیں کر پاؤں گی۔۔وہ بہروز اور محراب کو واپس لٹاتے نرمی سے بولی۔

بدر نم آنکھوں سے اسے دیکھے گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مینے اپنا انتقام پورا کر لیا پسونا۔ میں چاہتا نہیں تھا لیکن جب بات میری اولاد پر آئی نا پسونا تو میں برداشت نہیں کر سکا۔

میں جانتا ہوں بدلہ لینا یا دینا بس خدا کی زات جانتی ہے لیکن پسونا میں اپنے بچوں پر ایک انچ بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لیے مینے اس وجہ کو ہی ہمیشہ کے لئیے ختم کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آنسو سے تر چہرہ لیے نم لہجے میں بول رہا تھا۔

مینے مار دیا اسے پسونا میں قاتل بن گیا۔وہ رو دیا تھا۔

مرحا نے تڑپ کر نفی میں سر ہلایا۔

اپنے بلکل ٹھیک کیا بدر بلکل ٹھیک کیا۔وہ یہی انجام ڈیزرو کرتی تھی۔۔وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اسکے آنسو صاف کرتے بولی۔

میں آج ہر ازیت اور ہر درد سے آزاد ہو گیا مرحا۔میری روح پر لگے زخم جیسے آج مکمکل شفایاب ہو گئے۔میں ماضی سے آزاد ہو گیا مرحا میں آزاد ہو گیا۔۔وہ اسکی آغوش میں پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

مرحا ہچکیوں سے روتی اسے سنبھلاتے خود بھی بکھر گئ تھی اج۔

چھ ماہ بعد:

وہ کچن میں کام کر رہی تھی جب آزان کرولنگ کرتا اسکے پاس پہنچا تھا۔

میری جان کے ٹوٹے،میرے آدھے سر درد کبھی تو ٹک کے بیٹھ جایا کرو ابھی تمہیں نہلایا تھا۔۔وہ خفگی سے اسے دیکھتے بولی۔

آزان اسے خود سے باتیں کرتا دیکھ کھکھلایا تھا۔

ایزل اسکے کھکھلانے پر خود بھی کھکھلا کر ہس پڑی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اسی کی ٹی شرٹ ٹراوزر پہنے ہوئے تھی۔

وہ انوکھی لڑکی تھی جو اپنے لاکھوں کے مہنگے ڈریسسز چھوڑ کے اپنے شوہر کے ٹی شرٹ ٹراوزر پہنتی تھی۔

بالوں کا ڈھیلا سا بن بنائے چہرے پر لائیٹ سا میک اپ بھی کر رکھا تھا۔ہیزل آنکھیں ہمیشہ کی طرح چمک رہی تھیں۔

وہ آزان سے باتیں کرتی اسے خود میں مصروف کر رہی تھی تاکہ وہ کچن میں کسی چیز سے پنگا لیتے خود کو چوٹ نا لگوا لے۔

وہ اٹھ ماہ کا ہو چکا تھا لیکن خود کو شائید وہ آٹھ سال کا سمجھتا تھا۔

وہ بیٹھ سکتا تھا سہارے سے کھڑا بھی ہو جاتا لیکن اتنی آسانی سے بھی نہیں۔ لیکن پھر بھی وہ بغیر سہارے کے کھڑا ہونے کی کوشش کرتا تھا جس سے ہمیشہ ہی اسے چوٹ لگتی تھی۔ پورے گھر میں ایسی کوئ جگہ نہیں تھی جہاں وہ کرولنگ کرتے نا پہنچتا ہو۔ واشروم اور کچن اسکی فیورٹ جگہ تھیں کیونکہ ان دونوں جگہ سے اسے روکا جاتا اور وہ ہمیشہ وہیں پہنچتا تھا۔

باپ کو ماں سے دور رکھنا اسکا پسندیدہ کام تھا۔

اسکے ابھی بامشکل چار دانت ہی آئے تھے۔ دو نیچے والے اور دو اوپر والے جن سے وہ ایزل کی طرح ہی سب کو کاٹتے انکی چیخیں نکلوا دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دکھتا بے شک وہ حازق کی طرح تھا لیکن شرارتوں میں وہ اپنی ماں پر گیا تھا جن میں سر فہرست اپنے باپ کی ناک میں دم کر کے رکھنا تھا۔

اسنے ابھی بولنا نہیں شروع کیا تھا لیکن وہ اپنی زبان میں بھی بہت کچھ بولتا تھا جو صرف اسے ہی سمجھ آتی تھی۔

ہاں لیکن کچھ کچھ ورڈز وہ بولتا تھا کہ ایزل یا حازق کو سمجھ آجاتے جیسے مم۔ماما بولا نہیں جاتا تھا وہ پانی اور ماما کو مم بولتا تھا۔

بابا بھی نہیں بولتا آتا تھا لیکن اپنی ماں کے پیچھے وہ اسے میر بلانے کی کوشش کرتا لیکن منہ سے می نکلتا ر وہ کھا جاتا تھا۔

وہ نہایت شرارتی اور خوبصورت ترین بچہ تھا۔شرارتی وہ صرف اپنے ماں باپ کے سامنے تھا باقیوں کے لیئے وہ نہایت سنجیدہ بچہ تھا وہ زیادہ تر کسی کے پاس جاتا ہی نہیں تھا اگر چلا بھی جاتا موڈ سے تو خاموشی سے اسکی گود میں رہتا تنگ نہیں کرتا تھا سوائے اپنی دادی اور مرحا پھوپھو کے باقی سب کو وہ ناک چڑھا کے دیکھتا تھا بلکل ایزل کی طرح۔اسکے چہرے پر خاموشی چھائی تھی بلکل حازق کی طرح۔

لیکن حازق کے سامنے وہ آرام سے بیٹھ جائے تو یہ آزان حازق میر کی توہین ہوتی تھی۔

ویسے تو وہ اتنا تنگ نہیں کرتا تھا ایزل کو لیکن جیسے ہی وہ اپنے باپ کو ماں کے قریب دیکھتا فوراسے ایزل کی گود میں جا پہنچتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ حازق کبھی کبھار تو اسے غصے میں ایزل کی گود سے نکالتے اسکے کاٹ میں پٹک آتا تھا جس پر وہ اپنی ماں کو معصومیت سے دیکھتا حلق پھاڑ کے رونا شروع کر دیتا تھا اور اسکی بیوقوف ماں اسکے رونے پر تڑپ جاتی تھی۔

ایزل اپنا کام ختم کرتے اسے اٹھاتے باہر آ گئی۔

آزان بابا آنے والے ہیں چلو آج انکے ساتھ پرینک کرتے ہیں۔۔

وہ سرگوشی میں کہتی اسے صوفے پر بٹھاتی تیزی سے لاؤنج کا حشر نشر کرنے لگی۔

سارے کشنز وغیرہ پھینکتے وہ دو تین واس گراتی پورے لاؤنج کا حشر بگاڑ گئی۔

سامنے لیپٹاپ چھپا کر رکھتے اپنے فون سے ویڈیو کال کر کے اسے سیٹ کر دیا کے لاؤنج کا پورا منظر سے نظر آ سکے۔

تبھی پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی تو وہ دونوں ہنس دیئے۔

آزان کو اٹھاتی وہ تیزی سے کچن کی طرف بھاگی تھی۔

آواز کو وہ کچن کی کھڑکی سے باہر لان میں نکالتی خود بھی چھلانگ لگاتے دیوار کے ساتھ چھپ کے بیٹھ گئی۔

باہر سے قدموں کی آواز آئی تو اسنے مسکراتے فون سامنے کیا۔

وہ آرمی یونیفارم پہنے یونہی اندر داخل ہوا تو لاونج کا منظر دیکھتے چونکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شدت سے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔

ایزل۔۔بلند آواز میں اسے پکارتے وہ تیز قدموں سے آگے آیا تھا۔

ازان، ایزل۔۔وہ ڈھڑکتے دل سے دونوں کو پکارتے تیزی سے اوپر کمروں میں بھاگا۔

ایزل نچلہ لب دانتوں میں دبائے آزان کو گود میں لیے اسکی حالت سے محظوظ ہو رہی تھی۔

ایزل۔۔اوپر سے آتی اسکی دھاڑوں پر وہ سینے پر ہاتھ رکھتے اپنی ابتر ہوتی ڈھڑکنوں کو تھپکنے لگی۔

ایزل، ازان کہاں ہوں باہر آؤ۔۔وہ پاگل ہوتا چیخ رہا تھا۔

اوپر کے سارے کمرے خالی تھے وہ کہیں نہیں تھی۔وہ پاگلوں کی طرح نیچے کے سارے کمرے بھی چیک کرنے لگا لیکن وہ دونوں کہیں نہیں تھے۔

اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا سانسیں بری طرح سے پھول گئیں برسوں پہلے کا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھوما تو سانس سینے میں اٹکی تھی۔

گہری سانسیں لیتے اسنے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے گردن پر ہاتھ پھیرا۔

آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھیں۔

ایزل تھوک نگلتے اسکی حالت دیکھتے تڑپ اٹھی تھی۔

مزید اسے تنگ نا کرنے کا سوچتے وہ اوپر ہوتی ازان کو کھڑکی سے کچن میں کرتی خود بھی اندر آ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اسی وقت حازق نے تیزی سے فون نکالتے گھر میں لگے کیمروں کا منظر دیکھا۔

پاگل عورت میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گا۔۔وہ لاونج میں کی جانے والی اسکی شرارت کیمرے میں دیکھتا غرایا تھا۔

اسی وقت ایزل آزان کو لیے کچن سے نکلی تھی۔

حازق نے قہر برساتی نظروں سے اسے دیکھا۔

اگلے ہی پل اسکے ہاتھ فون پر گھومے۔

ایزل تھوک نگلتے اسکے تاثرات سے سہمتی وہیں کھڑے اسے دیکھنے لگی۔

پانچ منٹ میں ہی لاونج کا دروازہ کھلا اور آزان کی کیئر ٹیکر جو حازق نے ایمرجنسی کے لیئے رکھی تھی کہ اگر انہیں کبھی باہر جانا ہوتا وہ اسکی دیکھ بھال لیئے تھی۔

وہ حازق کے اشارے پر آگے بڑھتی ازان کو لیے اسکے روم میں چلی گئی۔

وہ لہو چھلکاتی آنکھوں سے اسے دیکھتا چھپاکے رکھا گیا لیپٹاپ ٹھک سے بند کرتا اسکی طرف بڑھا تھا۔

ایزل اچھلی تھی۔

حازق تیز قدموں سے اسکی طرف بڑھا تو وہ ہوش میں آتی بھاگی تھی لیکن اس سے پہلے اسکا بازو حازق کی گرفت میں تھا وہ ایک جھٹکے سے اسے اپنے کندھے پر اٹھاتا سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا۔

میر میں مزاق کر رہی تھی۔ایم سوری۔

Posted On Kitab Nagri

آئی سویر آئیندہ میرے فرشتوں کی بھی توبہ۔وہ اسکی پشت پر مکے مارتی چلائی تھی۔

حازق کمرے کا دروازہ کھولتے اسے بیڈ پر پٹکتے پیچھے مڑتے دروازہ لاک کرنے لگا۔

ایزل موقع دیکھتے ڈریسنگ روم کی طرف بھاگی لیکن حازق اس سے بھی زیادہ تیزی سے اسے کمر سے تھامتے بیڈ پر پٹک گیا۔

ایزل کی چیخ بے ساختہ تھی۔

حازق اسکے ہاتھ بیڈ سے پن کرتا اس پر جھکا تھا۔

بہت شوق ہے تمہیں اس طرح کے مزاق کرنے کا مجھ سے چھپنے کا۔بہت شوق ہے تمہیں میری سانسیں روکنے کا۔وہ اسکے چہرے پر غرایا تھا۔

اہہہ میر۔۔وہ اپنے کان کے قریب اسکی غراہٹ سنتے خوف سے اچھلی۔۔

بہت شوق ہے مجھ سے دور جانے کا ہاں۔۔وہ اسکا جبڑہ دبوچے دوسرے ہاتھ سے اسکی کمر مٹھی میں بھرتے دھاڑا تھا۔

اسکی دھاڑ سے ایزل کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے۔

اسنے تڑپ کر نفی میں سر ہلایا۔

اسکے چہرے پر اس قدر غصہ اور قہر کے تاثرات تھے کہ ایزل کا جسم اسکے خوف سے ٹھنڈا پڑ گیا۔

اسکی لہو رنگ آنکھیں دیکھتے اسکا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے خوف سے مزاحمت بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

وہ اسکی سہمی آنکھوں میں دیکھتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

پوری شدت سے اسکی سانسیں چراتے وہ اپنا ڈر، خوف، غصہ اسکے نازک ہونٹوں پر نکالنے لگا۔

اسکی شدت پر ایزل کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھاتا محسوس ہوا۔

وہ تڑپ کر مچلی تھی۔

میر۔اسنے ٹانگوں سے شدید مزاحمت کی آنکھوں میں نمی ابھری تھی۔

حازق آنکھیں کھولتا اسے دیکھتا نظروں سے اپنا ساتھ دینے کا اشارہ کیا۔

وہ آنکھوں کی آنکھوں میں اس سے التجا کرنے لگی۔

لیکن حازق نے اسکے نچلے لب پر دانت گاڑھے تو ایزل نے مچل کر اسکے ساتھ ہی یہی عمل دہرایا تھا۔

پتہ چلا سانس بند ہو تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔۔وہ اسکے ہچکیاں بھرنے پر اسکے ہونٹ آزاد کرتا سرد لہجے میں بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ شبنمی آنکھوں سے اسے دیکھتے لمبے لمبے سانس لیتی اپنی سانس بحال کر رہی تھی۔

حازق اسکے ہاتھ چھوڑتا اسکے برابر بیڈ پر گرا تھا۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔سانسیں دونوں کی بے ترتیب تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اگر تمہارے اس مزاق سے میری سانسیں رک جاتی تو کیا کر لیتی تم۔۔ وہ اسکے بھیگے لب صاف کرتا اسے اپنے سینے پر کھینچتا بولا۔

ایزل کے اس مزاق نے سہی معنوں میں اسکی جان نکال دی تھی۔

دل ابھی تک سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔

ایزل نے شکوہ نظروں نظروں سے اسے دیکھتے ہچکی لی۔

وہ ڈر گئ تھی اسکے اس روپ سے وہ بہت کم اسکے سامنے غصہ کرتا تھا صرف اسکے سامنے۔

غصہ کرتا تھا لیکن ایسا والا غصہ وہ اس پر نہیں کرتا تھا۔

اج سالوں بعد اسے اس روپ میں دیکھتے اس کا دل بیٹھا تھا۔

جنگلی بلی۔۔ اسے خاموشی سے اپنے سینے سے لگے دیکھ حازق نے آہستہ سے پکارا۔

ایزل نچلہ لب دانتوں تلے دبائے اپنی ہچکیاں روکے سختی سے آنکھیں مینچ گئ۔

مائ ہوٹ بے بی۔۔۔ اسکی انگلیوں میں انگلیاں الجھاتے اسکی ہتھیلی سے ہتھیلی مس کرتے نرمی سے پکارا۔

ایزل اپنا ہاتھ چھڑواتی جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

آزان پریشان ہو رہا ہو گا میں اسے لے کر آتی ہوں۔۔ دھیمے لہجے میں کہتے وہ بیڈ سے اٹھی۔

لیکن حازق نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کٹی ڈالی کی مانند اسکے سینے سے الگی۔

ڈر گئ میری جنگلی بلی۔۔وہ کروٹ لیتا اسے تکیے پر گراتا مسکراہٹ دباتا بولا۔

ایزل کو شدت سے رونا آیا لیکن وہ نظریں جھکائے خاموشی سے پڑی رہی۔

جنگلی بلی۔۔حازق نے پیار سے پچکارتے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

اور یہاں وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

گندے میر تمنے مجھے ڈرا دیا۔ایسے کون غصہ کرتا ہے۔۔گندے،سائیکو،جنونی پاگل انسان۔۔وہ اسکے سینے پر مکے برساتے زار و قطار رو دی۔

ہششش بس بس میری نازک بلی۔۔وہ اسے سینے میں بھینچتا ہستے ہوئے بولا۔

تم بہت گندے ہو میر بہت گندے ہو۔اسکی گردن پر دانت گاڑھتے وہ چیخی تھی۔

حازق قہقہ لگا گیا۔

وہ جانتا تھا اسکا یہی انداز اسکی بیوی کو ڈرا سکتا ہے اور اسنے جان بوجھ کر یہ روپ آج پھر اسے دکھایا تھا تاکہ وہ آئیندہ غلطی سے بھی اسکے ساتھ ایسا مزاق یا شرارت نا کرے۔

وہ شرارتیں کرتی تھی اور بہت کرتی تھی حازق اسکی شرارتیں انجوائے کرتا تھا لیکن وہ مزاق میں بھی اسے خود سے دور جانے کا یا اسکے تکلیف میں ہونے کا سوچ نہیں سکتا تھا۔

کہاں جانا ہے جنگلی بلی۔وہ اسے اپنی پناہوں سے نکلنے کی کوشش کرتا دیکھ بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے بیٹے کو دیکھنے یقیناً وہ تمہیں دیکھنے کے لیئے پاگل ہو رہا ہو گا لیکن تمہیں کہاں اسکی فکر ہے۔وہ خفگی سے بولتی بیڈ سے اٹھتے دروازے کی طرف بڑھ گئ۔

حازق مسکراتا نفی میں سر ہلا گیا۔

ایزل کے جاتے ہی اسکی مسکراہٹ سمٹی تھی وہ تیزی سے اٹھتا مرر کی سامنے ایا۔

اپنی شرٹ اتارتے اسنے آئینے میں خود کو دیکھا دائیں جانب سینے پر لگی بینڈیج سے خون نکل رہا تھا۔

وہ لب بھینچتا فرسٹ ایڈ باکس نکالتا تیزی سے بینیڈج کرنے لگا اسے ایزل کے آنے سے پہلے ڈریسینگ کرنی تھی ورنہ وہ اسے دیکھتے یقیناً رو رو کر اپنا حشر بگاڑ لیتی۔

وہ تیزی سے ہاتھ چلا رہا تھا لیکن خون تھا کہ رک ہی نہیں رہا تھا۔

ایزل کو اٹھانے پر اور پھر کھینچا تانی میں اسکا کچا زخم بری طرح سے اکھڑ چکا تھا۔

وہ سینے میں اٹھتی ٹھیسوں پر لب بھینچے سختی سے زخم کو دبائے ہوئے تھا تاکے خون روک سکے۔

خون رکا تو اسنے تیزی سے بینڈ شروع کی اسی وقت ایزل دروازہ کھولتی اندر ائ۔

حازق کے ہاتھ وہیں رکے تھے۔

ایزل جونہی پلٹی حازق کو دیکھتے اسکی چیخ نکلی تھی۔

وہ ازان کو کارپٹ پر بٹھاتی تیزی سے اسکی طرف ائ۔

م۔میری۔یہ۔یہ ک۔کیام۔میریہ۔ز۔زخم۔۔اسکے لب بری طرح سے کپکپائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں پل میں بھیگی تھیں۔

حازق نے سرد سانس چھوڑتے اپنی بینڈج مکمل کرتے کھینچ کر اسے خود سے لگایا۔

ریلیکس میں ٹھیک ہوں۔۔اسکے بال سہلاتے نرمی سے کہا۔

آزان منہ میں انگلیاں ڈالے ٹکر ٹکر دونوں کو دیکھ رہا تھا جب ماں کو روتے دیکھ وہ کرولنگ کرتا انکے پاس پہنچا تھا۔

مم۔۔ممم۔حازق کی ٹانگ سے لپٹ کر کھڑا ہونے کی کوشش کرتے منہ سے آوازیں نکالیں تھی تاکہ دونوں کو متوجہ کر سکے۔

وہ دونوں چونکے تھے۔

حازق مسکرایا۔

جھک کو اسے اٹھاتے خود سے لپٹاتے اسکے چہرے پر لب رکھے۔

وہ ہمیشہ کی طرح اسکی مونچھوں کی چبھن سے کسمساتے چہرہ دور کر گیا۔

ایزل ابھی تک نم آنکھوں اسکے زخم کو دیکھ رہی تھی۔

یہ کیسے ہوا۔انگلیوں سے اسکی بینڈ چھوتے زکام زدہ آواز میں پوچھا۔

آزان اب سنجیدگی سے ماں کو دیکھنے لگا۔

ڈیوٹی کے دوران ایک گارڈ نے چاقو سے وار کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے آنسو صاف کرتا نرمی سے بولا۔

ایزل نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

وہ اسکے زخم پہ لب رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اسکا تو کام بھی ایسا تھا کہ گارڈز پر بھی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

آزان باپ کے بولنے کے بعد ماں کو روتے دیکھ حازق کو گھورتا اپنے چھوٹے سے ہاتھ کو حازق کے گال پہ تھپڑ کے انداز میں مار گیا۔

تھپ کی آواز پر ایزل نے چونک کر اسکے سینے سے سر اٹھایا۔

جبکہ کبھی حازق بے یقینی سے اپنے گال پر رکھے اسکے چھوٹے سے ہاتھ کو دیکھتا تو کبھی اسکی خود کو گھورتی بھوری آنکھوں کو۔

ایزل نے معاملہ سمجھتے بے یقینی سے آزان کو دیکھا۔

مم--ما--وہ توڑ کے لفظ بولتا ننھے ہاتھوں سے ایزل کے آنسو صاف کرتا حازق کو گھورنے لگا۔

ایزل کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

حازق کو اپنے بیٹے کے ایکٹ پر ٹوٹ کے پیار آیا لیکن وہ لب بھینچتا اسے گھورنے لگا۔

نم آنکھوں سے کھلکھلاتی ایزل کو دیکھتے دونوں کے دلوں میں سکون اترا تھا۔

میرا بچہ بابا نے مجھے ہرٹ نہیں کیا بابا تو خود ہرٹ ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

انہیں ہائی ہوئی ہے اس لیے ماما رو رہی ہیں۔

وہ اسکے چھوٹے سے ہاتھ چومتے محبت سے بولتی اپنی گود میں لے گئی۔

آزان کی نظر حازق کے سینے پر لگی بینڈیج اور خون پر گئی تو وہ نچلہ لب باہر نکالے رونے لگا۔

ہا۔۔وہ ہائی بولنے کی کوشش کرتا بری طرح سے رونے لگا۔

وہ دونوں بوکھلا گئے۔

آزان بابا کی جان بابا بلکل ٹھیک ہیں چھوٹی سی ہائی ہوئی ہے۔۔حازق اسے ایزل سے لیتا اسکے چہرے پر دیوانہ وار لب رکھتا اسے پچکارتے بولا۔

ایزل اسے دیکھتے خود بھی رونے لگی۔

حازق نے اسے گھورا۔

آزان بابا کی جان کے عذاب بابا بلک ٹھیک ہیں دیکھو ابھی   تمہاری جان نکالتے ہیں۔وہ اسکی گالوں پر اپنی ڈارھی چبھاتا بولا تو وہ ہستے ہوئے کھکھلا پڑا۔

آزان مسلسل ہستے ہستے بے حال ہوتا اسکی گردن میں چہرہ چھپائے اپنے چھوٹے چھوٹے دانتوں سے اپنا بدلہ اتارنے لگا۔

حازق اسکا چہرہ مکمل اپنی گردن میں چھپاتا ایزل کو اپنی طرف کھینچتا اسکے لبوں پر جھکتا زور سے اپنے دانت گاڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جو دونوں کو نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی بوکھلا گئ۔

اگر اب تمہاری آنکھ سے ایک انسو بھی آیا تو ابھی کے ابھی تمہارے ہوش ٹھکانے لگانے میں دیر نہیں کروں گا۔وہ اسکی سوجھی آنکھوں پر لب رکھتا مدھم لہجے میں غرایا۔

ایزل سٹپٹا کر اس سے دور ہوئ۔

می۔می۔ہا۔ آزان اسکے گالوں پر ہاتھ رکھے فکر مندی سے اسے دیکھنے لگا۔

چھوٹی سی ہائ ہے آپکے بابا کو ڈشوم ڈشوم کرتے لگی ہے۔انکی جان کو چین نہیں آتا نا۔

ایزل آزان کو اس سے لیتی خفگی سے بولتی بیڈ کی طرف بڑھی تھی۔

آزان کو رونے کے بعد اب نیند آرہی تھی لیکن اسے بھوک بھی لگ رہی تھی وہ ایزل کے سینے میں منہ چھپانے لگا۔

حازق نے غصے سے اسے دیکھا۔

یہ اب بدتمیزی کر رہا ہے۔۔وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا دانت کھچاتے بولا۔

ایزل کا دل کیا ماتھا پیٹ لے۔تم چینج کر لو میں اسے سلا دیتی ہوں پھر ڈنر کرتے ہیں۔۔وہ آزان کو بیڈ پہ لٹاتے صلح جو انداز میں بولی۔

وہ تیکھی نظروں سے آزان کو اسکے سینے میں گھستے دیکھ سر جھٹکتا فریش ہونے چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

آزان اب آٹھ ماہ کا ہونے والا تھا وہ اسے حازق کے سامنے بہت کم فیڈ کرواتی تھی کیونکہ ایک تو وہ پہلے ہی اپنے ہی بیٹے سے جیلس ہوتا رہتا تھا اور اب جناب کا کہنا تھا کہ وہ بڑا ہو گیا ہے تو بلکل بھی ضرورت نہیں ہے پہلے تو وہ جیسے تیسے برداشت کر ہی لیتا تھا لیکن اب وہ جیسے ہی گھر آتا تھا فوراً سے وہ اسے سلا دیتا تھا کیونکہ اسکے مطابق وہ سارا دن اسکے ساتھ چپکا ہی رہتا تھا کہ وقت اسکا ہوتا جسمیں وہ آزان کی مداخلت بھی برداشت نہیں کرتا تھا۔

لیکن کبھی کبھار اگر وہ رات کو ضد کرتا تو ایزل کو مجبوراً اسے اسی وقت فیڈ کروانا پڑتا اسکے بعد اسکے باپ کی شدتیں جو برادشت جتنی پڑتی وہ دونوں کے بیچ بری طرح سے پستی تھی۔

ابھی بھی وہ اسے خود سے لپٹائے فیڈ کرواتی باتھ روم کے دروازے کو بھی دیکھ رہی تھی کہ کہیں وہ باہر ہی نا آجائے۔

تبھی دروازہ کھولا۔

حازق شرٹ لیس باہر آیا آزان کو ایزل سے لپٹے دیکھ اسنے ایزل کو گھورا۔

ایزل جان بوجھ کر آزان کی طرف دیکھنے لگی۔

وہ اب اس پاگل جنونی انسان کی وجہ سے اپنے بیٹے کو تو بھوکا نہیں رکھ سکتی تھی۔

سر جھٹکتے سوچا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ ٹاول صوفے پر پھینکتا ایزل کی طرف بڑھا۔

وہ گلابی ہوتے عارض سے چہرہ جھکائے آزان کو دیکھنے لگی۔

حازق اسکے قریب آتا اسکا چہرہ اوپر اٹھاتا اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا۔

اسکے ہونٹوں کا بوسہ لیتے اسنے ایزل کی پھٹی آنکھوں کو دیکھا۔

ریمیمبر ڈارلنگ اسکا بدلہ بھی چکانا پڑے گا تمہیں۔۔وہ جتا کر کہتا ایک نظر آزان کو گھورتا پیچھے ہوا تھا۔

ایزل سرخ پڑتے سٹپٹاتے رخ موڑ گئ۔

حازق نے اسکی پشت کو گھورا اور دانت کھچاتے دوسری طرف آتے اسکے سامنے نیم دراز ہوا تھا۔

یہاں سے رخ موڑو پھر میں تمہیں بتاؤں گا۔۔اپنا فون نکالتے وہ سرد لہجے میں بولا۔

ایزل خفت سے اسے دیکھتے نظریں جھکا گئ۔

حازق فون پر اب غور سے کچھ دیکھ رہا تھا جبکہ ایزل اسکے اتنے غور سے فون کو دیکھنے پر اسکی آنکھوں میں جھانکتی جاننے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے۔

وہ اسے دیکھنے میں اتنی مگن تھی کہ اسے پتہ ہی نہیں چلا کب آزان سو گیا۔

حازق اسکی نظریں خود پر محسوس کرتا فون سائیڈ پر رکھتا اسکی طرف جھکا۔

ایزل چونکی۔

وہ ازان کو اس سے الگ کرتا اسکے کاٹ میں لٹانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

پلٹ کو گہری نظروں سے اسے دیکھا وہ سٹپٹا کر اپنی حالت ٹھیک کرتے بیڈ سے اٹھی تھی۔

میں ڈنر لگاتی ہوں اجاو۔۔ تیزی سے کہتے وہ باہر بھاگی۔

حازق مدھم سا ہنستے آزان کے ماتھے پر لب رکھتا اسکے پیچھے ہی چلا گیا۔

ہمیشہ کی طرح وہ اسکی گود میں بیٹھی کھانا کم کھا رہی تھی اور باتیں زیادہ کر رہی تھی۔

وہ کھانے کھاتے ساتھ اسے کھلاتا غور سے اسے سن رہا تھا۔

میر ہم گھر کب جائیں گے۔۔ کھانا ختم کرنے کے بعد وہ اسکے لیئے کافی لے کر آئی تو اچانک پوچھ بیٹھی۔

اپھو اور بابا کی اینی ورسری آرہی ہے نا تو میں سوچ رہی تھی ہم لوگ دو دن پہلے چلے جائیں۔۔ وہ کچھ سوچ کر بولی۔

ہم میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔وہ اسکی بات سے متفق ہوا تھا۔

مجھے تو گھر جانے کا سنتے ہی اتنی ایکسائیٹمینٹ ہو رہی ہے۔۔وہ خوشی سے چہکی۔

حازق نے محبت سے اسے دیکھا۔

میر باہر چلیں۔۔وہ باہر گرتی برف کو دیکھتے تیزی سے بولی۔

کشمیر میں اس وقت موسم اتنا سرد نہیں تھا تو گرمی بھی نہیں تھی نارمل سا موسم تھا آج کافی دیر بعد برف باری ہو رہی تھی تو وہ چہکی تھی۔

چلو نا پلیز۔۔وہ بالکونی میں آگئی تو حازق کو بھی اسکے پیچھے آنا پڑا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

افف یہ کتنی سوفٹ اور کتنی پیاری ہے۔۔وہ چہرے پر گرتی ان سفید روئی سی بونوں کو دیکھتے کھلائی تھی۔

اسکا چہرہ بے ساختہ سرخ ہوا تھا۔

حازق مبہوت سا اسے دیکھتے اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لے گیا۔

تم سے کم بے بی۔۔وہ اسکے خوشبو میں گہری سانس کھینچتا بولا۔

ایزل جھنپ گئ۔

حازق میر شادی کے آٹھ سال بعد بھی آج بھی پہلے دن کی طرح اسکا دیوانہ تھا۔

اسکی خوشبو کا ایڈیکیٹیڈ تھا۔

اسکا جنون گزرتے وقت کے ساتھ بڑھا تھا جو کہ ایزل کی نازک سے جان کو ہر پل ہلکان کیے رکھتا تھا۔

حازق نے اسکا رخ اپنی طرف کرتے اسے اوپر اٹھاتے گھمایا تو اسکی کھلکھلاہٹیں گونجیں تھیں۔

وہ کھلکھلا کر ہستی حازق میر کے دل کے تار چھیڑ گئی تھی۔

اسے نیچے کرتے وہ شدت سے اسکے لبوں سے لپٹتا اسکی کھلکھلاہٹ خود میں اتار گیا۔

ایزل کے عارض تپ اٹھے وہ اسکی گردن میں بازو ڈالتے اسکی شدت میں اسکا ساتھ دینے لگی۔

اسکے لب چومتے وہ اسکے نچلے لب پر شدت سے دانت گاڑھتی حازق میر کے حواس بری طرح سے جھنجھوڑ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مزید شدت سے اسکے لبوں سے لپٹتا اسکی سانسیں چرا گیا۔

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو دونوں کی سانسیں بری سے پھولی ہوئی تھیں۔

حازق اسکی گردن پر جھکے دیوانہ وار اپنا لمس چھوڑتے مدہوش ہوا تھا۔

ایزل اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتی گہری سانسوں سے اسکے جنون کو مزید ہوا دے رہی تھی۔

وہ اسے اٹھاتا بیڈ پر لے آیا۔

اسکے نازک وجود پر اپنا سایہ کرتے وہ اسکے وجود میں گم ہوتا چلا گیا۔

روش اٹھیں نا یار دیکھیں اسے۔۔وہ بے چارگی سے اسے دیکھتے بولا۔

وہ اسے ایک نظر دیکھتی کروٹ بدل گئ۔

عاشر نے اسے گھورا۔

آپکو ہی شوق تھا بیٹی کا اب سنبھالیں اس آفت کو۔۔وہ کہتی جمائ لیتی کمبل میں گم ہو گئ۔

ڈھائ سالا الہلام روتے ہوئے اب اسکے بال مٹھیوں میں بھرتے سسکیاں بھرنے لگی۔

میرا بچہ میرے بالوں کا کیا قصور ہے۔۔وہ اپنے بال چھڑواتا بے بسی سے روشانے کو دیکھنے لگا۔

وہ اسے گھورتے اٹھ کر اس سے الہام کو پکڑ گئ جو اسکی گود میں آتے ہی چپ ہو گئ۔

Posted On Kitab Nagri

ہچکیاں لیتے وہ ماں کی گردن میں چہرہ چھپا گئ۔

روشانے اسے تھپکنے لگی۔کچھ ہی دیر میں وہ سو گئ۔

اتنی سی بات تھی عاشر۔۔وہ تاسف سے بولتے الہام کو کاٹ میں ڈالتی واپس بیڈ پہ آئ تھی۔

بلال اپنے دادادادی کے پاس سوتا تھا۔

جب تمہیں پتہ ہے اسے تمہاری ہی آغوش چاہیئے پھر بھی کیوں میری بیٹی کو رلاتی ہو۔

عاشر اسے اپنی طرف کھینچتے اپنے سینے پر گراتا خفگی سے بولا۔

عاشر آپکی بیٹی نے ناگنجا کر دیا ہے مجھے بال کھینچ کھینچ کے۔یہ دیکھ رہے ہیں میرے فیس پر خراشیں یہ آپکی بیٹی کی ہی مرہونِ منت ہیں۔۔وہ روہانسی ہوئ تھی۔

روش بچی ہے نامیری جان ٹھیک ہو جائے گی۔عاشر نے محبت سے اسکے چہرے پر لب رکھتے کہا۔

ہاں پھر جائے مجھے آدھا ہی کر دے۔۔وہ خفگی سے بولی۔

ارے میری جان تم کیسے آدھے ہو سکتی ہو تمہارے تو پوری جان مجھ میں ہے۔۔وہ شرارت سے بولا۔

آپسے کسنے کہا۔۔وہ آنکھیں گھوما گئ۔

بس کہہ دیا ہے کسی نے۔۔وہ اسکے آنکھیں گھومانے پر ہنسا تھا۔

آہستہ ابھی اٹھ جائے گی آپکی لاڈلی۔۔وہ اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے سر اٹھاتے الہام کو دیکھتی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

بیوی چپ کروانا ہی تھا تو کسی اور طریقے سے کروادیتی۔ وہ اسکا ہاتھ چومتا اسکے ہونٹوں پر نظریں جمائے معنی خیز لہجے میں بولا۔

روشانے سٹپٹا کر اس سے دور ہوئی لیکن وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا خود میں بھینچ گیا۔

کدھر بیوی۔ مسکراہٹ دباتے اسے دیکھا۔

عاشر شرافت سے سو جائیں پہلے ہی آپکی بیٹی سارا دن اتنا تھکاتی ہے۔۔ وہ گہری سانس چھوڑتے اسکے سینے پر سر رکھتے تھکے سے لہجے میں بولی۔

ایم سوری میری جان۔ میری چھوٹی سی جان سارا دن بہت تھکاتی ہے نا۔۔ وہ اسکا ماتھا چومتے محبت سے خود سے لپٹا گیا۔

ہاں تھکاتی تو ہے عاشر لیکن میری جان بھی تو بستی ہے اپکی لاڈلی میں۔ وہ الہام کے کاٹ کو دیکھتی بولی۔

اور الہام کے بابا کا کیا۔ وہ مسکراہٹ دباتا بولا۔

الہام کے بابا کو کہیں سو جائیں الہام کی ماما کو نیند آرہی ہے۔ وہ جمائی لیتی آنکھیں موند گئی۔

عاشر ہستا اسکے گرد حصار مضبوط کرتا خود بھی آنکھیں بند کر گیا۔

بیٹا ختم کرو اسے۔۔ زمل نے اسکے سامنے دودھ کا گلاس رکھا۔

نہیں ماما نہیں پینا مجھے ملک نہیں پسند۔ وہ منہ بنا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

بری بات بیٹے ایسے نہیں کہتے۔ پیچھے سے آتے آبان نے اسے ٹوکا۔

آبان آپ اسے ناشتہ کروائیں میں ضرغام کو دیکھ لوں۔۔ وہ آبان کا ناشتہ ٹیبل پر لگاتے دور بیٹھے روتے ہوئے ضرغام کو اٹھانے بھاگی تھی۔

آبان نے تاسف سے اسے دیکھا۔

زائیشہ کو ناشتہ کرواتے وہ ایک نظر اسے بھی دیکھ لیتا جو ضرغام کو سلانے کے چکر میں خود بھی اونگ رہی تھی۔

دو ماہ پہلے ہی انوشے اور کاشان کی شادی کے بعد وہ لوگ کراچی آگئے تھے کیونکہ آبان کی پوسٹنگ یہاں ہو چکی تھی دوبارہ۔

وہ اپنی چھوٹی سی فیملی کے ساتھ یہاں شفٹ ہو چکا تھا۔

چلو زائیشہ وین آگئی۔۔ آبان نے اسے ناشتہ کرواتے اسکا بیگ اسے پکڑایا۔

اللہ حافظ بابا۔ بائے ماما۔ وہ اپنی بوٹل اٹھاتے پونیاں جھلاتے باہر بھاگی تھی۔

زمل بھی ضرغام کو سلاتی ڈائینگ ٹیبل پر آچکی تھی۔

وقت کتنی جلدی گزر جاتا ہے نا آبان۔ اسکے کندھے پر سر رکھتے وہ باہر اترتی دھوپ کی کرنوں کو دیکھتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہم بہت جلدی پتہ ہی نہیں چلتا کل جس موڑ پر کھڑے ہوں اگلی بار اس موڑ پر کیسی سچویشن میں ہوں انسان سمجھ ہی نہیں پاتا۔۔وہ اسکے گرد حصار بناتا اسکا سر چومتے بولا۔

ہاں نا کل ہم یہاں پر جب آئے تھے تو اکیلے تھے کتنی رنجشیں تھیں، برا وقت تھا تو پھر اچھا اور اب دیکھیں ہمارے بچے بھی بڑے ہو گئے لیکن وقت اپنے حساب سے چلتا جا رہا ہے۔۔وہ ضرغام کو دیکھتے آسودگی سے مسکرائی تھی۔

یہی تو زندگی ہے میری جان کبھی کھٹی سی تو کبھی میٹھی سی لیکن یونہی چلتی رہے گی نا ساری زندگی آسانیوں کے ساتھ گزر سکتی ہے نا مشکلات کے ساتھ۔ مشکلات اور آسانیاں دونوں گزارنی پڑیں گی۔۔وہ اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتا مسکرایا تھا۔

آپ میرے ساتھ ہونگے تو میں ہر مشکل کا سامنا بھی کر لوں آبان جیسے آج تک کرتی آئی ہوں بس دعا ہے کہ خدا آپکا یہ ساتھ حشر میں بھی رکھے۔۔وہ اسکے چہرے پر نظریں جمائے محبت سے بولی۔

کیا بات ہے آج تو مجھ پر بہت پیار آ رہا ہے۔۔وہ مسکرایا تھا۔

زمل جھنپ گئی۔

چھوڑیں یہ سب ناشتہ کریں آپکو لیٹ ہو رہا ہو گا۔وہ سیدھی ہوتی اسکے لیئے ناشتہ نکالنے لگی۔

آبان اپنی چھوٹی سی دنیا کو دیکھتا مسکرا یا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

گڈ مارننگ پنک روز !!وہ اسکے کسمسانے پر اسکے کان میں سرگوشی کرتا کان کی لو کو ہونٹوں میں دباتا سرگوشی میں بولا۔

انوشے نے ہلکی سی آنکھیں وا کرتے اسے دیکھا۔

اسے شرٹ لیس دیکھتے وہ تیزی سے دوبارہ آنکھیں مینچ گئ۔

پیچھے دوماہ سے تم روز مجھے شرٹ لیس دیکھ رہی ہو پنک روز لیکن شرماتی ہر بار ایسے ہو جیسے پہلی بار دیکھا ہو۔۔وہ قہقہہ لگاتا بولا۔

انوشے اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔

ابھی سے کیوں چھپ رہی ہو مائ پنک روز ابھی تو مینے چھپنے والا کوئ کام بھی نہیں کیا۔وہ کروٹ بدلتا اس پر حاوی ہوتا گھمبیرتا سے بولا۔

انوشے کا چہرہ گلابی ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

(دوماہ پہلے ہی دھوم دھام سے سب گھر والوں کی رضامندی سے انکی شادی ہو چکی تھی وہ لوگ ایک ہفتہ پہلے ہی پیرس ہنی مون کے لیئے آئے تھے۔)

افف یہ تم ایسے گلابی ہوتی ہو نا قسم سے دل کرتا ہے کھا جاؤں۔وہ اسکے گلابی پھولے عارض دیکھتا ان پر دانت گاڑھتا بوجھل لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

انوشے نے نچہ لب دانتوں تلے دباتے عارض پر ہوتی جلن برداشت کی تھی۔

کتنی بار کہا ہے میرے حق پر ڈاکہ مت ڈالا کرو۔۔وہ اسکے ہونٹ انگوٹھے سے آزاد کرتا ڈپٹ کر کہتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

انوشے سختی سے آنکھیں مینچتی کپکپاتے ہاتھوں سے اسکے شرٹ لیس کندھے تھام گئ۔

کاشان شدت سے اسکے ہونٹوں سے لپٹا اسکی سانسیں چراتا اسکے پنکھڑیوں جیسے نازک لبوں پر اپنے دانتوں کا دباؤ ڈالتے اسکی سسکیاں اپنے ہونٹوں میں جزب کر گیا۔

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو دونوں کی سانس پھول چکی تھی۔

ش۔شان صبح۔۔اسے اپنی گردن پر جھکتے دیکھ وہ بوکھلا کر بولی۔

کیوں بھول رہی ہو پنک روز ہم یہاں ہنی مون پر آئے ہیں پھر دن کیا رات کیا۔۔وہ بے باکی سے کہتا اسکی گردن پر جھکتا لو وبائیٹس بنانے لگا۔

وہ سسسکی بھرتے اسکے کندھوں پر ناخن گاڑھ گئ۔

کاشان اسے گھورتا اسکے ہاتھ تکیے سے پن کرتا دوسرے ہاتھ سے اپنی پہنائی گئ شرٹ کے بٹن کھولتا اسکی ڈھڑکنوں پر جھک گیا۔

وہ شدت سے اسکی دھڑکنوں پر اپنا لمس چھوڑتے اسے پاگل کر رہا تھا۔

ش۔شان۔۔وہ سسکتی اسے پکارنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

کاشان جھٹکے سے شرٹ اسکے وجود سے الگ کرتا اسے شدت سے خود سے لپٹاتا اسکے پور پور کو اپنے لمس سے مہکانے لگا۔

انوشے کی بے چین سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھیں۔

شان۔۔کاشان نے اسکے پیٹ پر اپنے دانتوں کا لمس چھوڑا تو وہ مچل اٹھی۔

کاشان اوپر ہوتا اسے خود سے لپٹاتا انکے بیچ کا ہر پردہ گراتا شدت سے اسمیں سمایا تھا۔

انوشے کے ہونٹوں سے لپٹتے وہ اسکی سسکیاں خود میں جزب کرتا اپنی شدتوں سے اسے نڈھال کر گیا۔

وہ بکھرتی سانسیں بحال کرتی اسکی پشت پر اپنے ناخن گاڑھے اسکی شدتوں کو برداشت کر رہی تھی۔

کمرے میں معنی خیز خاموشیوں میں دونوں کی گہری سانسوں کے رقص نے تہلکم مچایا تھا۔

پورا کمرہ اسکی شدتوں سے لرز اٹھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بابا، ماما آپ بھی ہمارے ساتھ کھیلیں نا۔۔لان میں کھیلتے حماد اور دائمہ انکے قریب آتے دونوں کا ہاتھ پکڑتے معصومیت سے بولے۔

نہیں بیٹا آپ لوگ کھیلو۔وہ دائمہ کا گال تھپتھپاتے نرمی سے بولا۔

رہنے دو حماد آپکے بابا بوڑھے ہوگئے ہیں۔۔ ہانم شرارت سے اسے دیکھتے بولی تو داؤد نے آئیبرو تو اچکاتے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

واقعی۔ معنی خیز اشارہ کیا۔

ہانم جھنپ گئ۔

شٹ اپ۔۔ جھنپ کر کہتے وہ حماد کے ساتھ لان میں آ گئ۔

چلو آج بابا آپ تینوں کو پکڑیں گے بھاگو۔۔

وہ دائمہ کو اٹھائے انکے پیچھے ہی آ گیا۔

رہنے دیں آپکی بوڑھی ہڈیاں تھک جائیں گی۔۔ہانم طنزیہ بولی۔

حماد، دائمہ بیٹا ٹائم نوٹ کرو کرو اپنے بابا پانچ منٹ میں ماما کو پکڑیں گے۔ وہ کف فولڈ کرتا چیلنج دیتی نگاہوں سے اسے دیکھتا بولا۔

دیکھتے ہیں۔ وہ کہتی بھاگی تھی۔

اب گراؤنڈ میں ہانم آگے آگے جبکہ داؤد اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

دائمہ اور حماد تالیاں بجاتے خوش ہو رہے تھے۔

ہاہاہا دیکھا کہا تھا نا آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ داود کو سانس چڑھتا دیکھ وہ کھکھلا کر ہنسی تھی۔

بتاتا ہوں اپکو۔ وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچتا اسے اٹھاتا زور سے گھمایا گیا۔

آہہہ داؤد۔۔ہانم کی چیخیں عروج پر تھیں۔

داؤد، حماد اور دائمہ کھکھلا کر ہس رہے تھے وہیں ہانم کی چیخیں پورے گراؤنڈ میں گونج رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میرا سر گھوم رہا ہے داؤد۔۔داؤد نے اسے نیچے اتارا تو وہ گھاس پر گری تھی۔

یہ جو چکر سارا دن مجھے دیتی ہیں وہی آپکو اب گھمارہے۔وہ مزے سے بولا۔

ہانم نے اسے گھورا تو وہ اسے آنکھ ونک کر گیا۔

وہ مسکراہٹ دبانے کو چہرہ جھکا گئ۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

داؤد دائمہ کو گود میں بٹھائے اسکی کوئی بات سن رہا تھا جب ہانم نے حماد کو اشارہ کیا اگلے ہی پل وہاں داؤد اور دائمہ کی کھکھلاہٹیں گونج رہی تھیں۔

ہانم اور حماد انکے ہیٹ میں گرگدی کرتے انہیں ہنسا ہنسا کر نڈھال کر رہے تھے۔

یہ سب کتنا مکمل ہے نا داؤد۔۔ وہ اسکے کندھے پر سر گراتے سب کی ہسی تاعمر رہنے کی دعا کرتی آسودگی سے بولی۔

ہم آپکے سنگ زندگی مکمل ہے۔ داؤد نے عقیدت سے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

وہ لوگ پچھلے دو دن سے لاہور میں موجود تھے۔ داؤد کو اپنی ایک میٹینگ اٹینڈ کرنی تھی تو وہ ساتھ اپنے بچوں اور بیوی کو بھی لے آیا جنکے بغیر اسکا دل نہیں لگتا تھا۔۔

حماد اور دائمہ اب ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے کھیل رہے تھے۔ وہ دونوں محبت سے انہیں دیکھتے انکی شرارتوں میں شامل ہوگئے۔

کچھ ہی دیر میں لان انکی شرارتوں سے مسکرا اٹھا تھا۔

اینی مان جاؤنا یار۔۔ وہ بے چارگی سے اسے دیکھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایناره اسکی بات نظر انداز کرتے اپنا کام کر رہی تھی۔

اسے چھوڑو میں جو کہہ رہا ہوں اس پر دھیان دو۔ میثم اسکے ہاتھ سے بکس لیتا اسکا دھیان اپنی طرف کرتا سنجیدگی سے بولا۔

میں کیا کہوں تمنے فیصلہ کر ہی لیا ہے تو جاو۔۔ وہ نروٹھے پن سے کہتی اپنی بکس واپس اٹھانے لگی لیکن میثم بکس اسکی پہنچ سے دور کر گیا۔

جب میں پاس ہوں تو تمہارا مکمل دھیان مجھ پہ ہونا چاہئے۔۔ وہ بکس صوفے پر پھینکتا اسے بازو سے پکڑتے اپنے قریب کرتا شدت سے بولا۔

ایناره نے سنجیدگی سے اسکی جلتی آنکھوں میں جھانکا۔

مجھے بھی اتنی ہی جلن ہوتی ہے جب تم مجھ سے زیادہ کسی اور چیز پر توجہ دیتے ہو۔ کسی اور چیز کو مجھ پر فوقیت دیتے ہو۔ اسکا لہجہ نم ہوا تھا۔

اینی میری جان مینے کب کسی اور کو تم پہ فوقیت دی ہے۔ کب تم پر توجہ نہیں دی۔ وہ اسکے رونے پر ہڑبڑاتا بولا تھا۔

یہ اب کیا کر رہے ہو ایک ماہ کے لئیے مجھ سے دور مجھے چھوڑ کر جا رہے ہو۔ آنسو اسکے چہرے پر پھسلتے ہونٹوں میں جزب ہوئے تھے۔

میثم نے جھک کر تیزی سے اسکے ہونٹوں سے وہ ننھے قطرے چنے۔

Posted On Kitab Nagri

ایناره نے سٹپٹاتے اسے دور کیا۔

میری جان ایسی کوئی بات نہیں ہے ابھی تھوڑی جارہا ہوں صرف اجازت لے رہا ہوں تمسے۔ ٹھیک ہے تم نہیں چاہتی تو میں نہیں جاؤں گا۔۔ وہ اسکے آنسو صاف کرتا نرمی سے بولا۔

(میثم کو اپنی پریکٹیس کے لئیے ٹیم کے ساتھ ملیشیا جانا تھا ایک ماہ لئیے)

پکا۔۔ وہ بے یقین ہوئی۔

ہاں میری جان پکا میں ابھی نہیں جاؤں گا ٹیم کے ساتھ بلکہ تمہارے ساتھ جاوں گا سات دن بعد۔ تمہارے کاغزات مکلمکل کرتے تمہیں بھی اپنے ساتھ لے کر۔۔ وہ اسکی بھیگی انکھوں پر لب رکھتا محبت سے بولا۔

ثم تم سچ میں میرے لیے رک جاؤ گے اور پھر میرے ساتھ جاؤ گے۔ مطلب میں تمہارے ساتھ جاوں گی۔۔ خوشی اسکے چہرے پر واضح تھی۔

یس جانم۔۔ وہ اسکے چہرے پر پھوٹتے خوشی کے تاثرات دیکھتا مسکرایا تھا۔

تمہارے لیے کچھ بھی تم کہو تو تمہارے بغیر تو اگلی سانس بھی نالوں۔۔ وہ اسکے لب چومتا گھمبیر تا سے بولا۔

ایسے کیوں کہہ رہے ہو میں تو چاہتی ہوں تم سانس سانس میں میرا نام لو۔۔ وہ سرخ پڑتے مدھم لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

میری سانس سانس میں تمہارا نام اترتا ہے میری جان۔۔نس نس میں خون بن کر دوڑتی ہو کیا تم چاہتی ہو کہ میں چوبیس گھنٹے تمہیں خود میں سمائے رکھوں۔۔وہ اسے بیڈ سے کھینچتا اپنی گود میں بٹھاتا خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

ایناره کے عارض تپ اٹھے۔

م۔ مینے ایسے تو نہیں کہا۔۔اسکی شرٹ کے بٹنز سے چھیڑ چھاڑ کرتے جھنپ کر کہا۔

نہیں اچھی لگ رہی تو نکال دو جانم۔جیسے مجھے یہ تمہارے وجود پر اچھا نہیں لگ رہا تھا تو مینے اتار دیا۔۔

وہ اسکا ڈوپٹہ اتار کے صوفے پر اچھالتا بوجھل لہجے میں بولا۔

ثم۔۔اسکے گلے کی ابھری ہڈی جو کے اسکی کمزوری تھی اسے انگوٹھے سے سہلاتے آہستہ سے پکارا۔

ہم ثم کی جان۔۔وہ اسکا ہاتھ اپنے گلے پر محسوس کرتا خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

کیا تم بیس سال بعد بھی میری ساری باتیں ایسے ہی مانو گی مجھ سے ایسے ہی پیار کرو گے۔۔وہ اسکے ہڈی کو ہونٹوں سے چھوتے آہستہ سے بولی۔

میثم کی آنکھوں میں اترا خمار گہرا ہوا تھا۔

نہیں میری جان بلکہ اس سے کہیں زیادہ پیار کروں گا اتنا کہ تمہیں اپنا ہوش بھی نہیں رہے گا۔۔وہ اسے بیڈ پر لٹاتا اسکی گردن میں چہرہ چھپائے گہری سانس کھینچتا انچ دیتے لہجے میں بولا۔

ایناره شرمیلی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسکے سینے میں سمٹ گئ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

میثم سرشاری سے اسے خود سے لپٹاتا شدت سے خود میں بھینچ گیا۔

شاہ ولا کے لان میں اس وقت قہقہوں کی جھنکار گونج رہی تھی۔چارو طرف رنگ و بو کے سیلاب سے آئے ہوئے تھے۔

آج یہاں پر پورا خاندان جمع تھا۔

سب لوگ اپنے اپنے کاموں کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور آج کئ مہینوں بعد مل رہے تھے تو سب کے چہروں پر خوشی اور سکون صاف چھلک رہا تھا۔

مرحو ہم لوگ ایک ساتھ کیوں نہیں رہ سکتے۔۔ایزل اسکے کندھے پر سر رکھتے مدھم لہجے میں بولی۔

مرحا مسکرادی۔

وہ اس لیے میری جان کہ یہ زندگی ہے یہاں پر سروائیو کرنے کے لیئے ہمیں ہاتھ پیر تو مارنے پڑیں گے نا اور اسکے لیئے ہمیں اپنوں سے کچھ وقت کے لیئے جدا بھی ہونا پڑے گا لیکن ہمیشہ کے لیئے نہیں وقتی اور عارضی طور پر۔۔وہ اسکے گرد بازو باندھتے نرمی سے بولی۔

ہم یہ تو ہے۔اچھا یہ بتاو اس بار بے بی گرل ہے نا۔چھوٹی سی بلکل میرے جیسی ڈول ہونی چاہیے۔۔۔وہ اسے شرارت سے دیکھتے بولی۔

مرحا جھنپ گئ۔وہ پھر سے اسپیکٹ کر رہی تھی اسکا سیکینڈ منتھ تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے کیسے پتہ ہو گا۔۔ کن اکھیوں سے بدر کو دیکھتے کہا۔

وہ بھی تو ہر وقت میری بیٹی بیٹی کی رٹ لگائے رکھتا تھا۔

اہم اہم جی جاجی زارا سنیں۔ ایزل مسکراہٹ دباتے زارا اونچی آواز میں بولی۔

مرحا نے سٹپٹاتے اسے دیکھا۔

جبکہ باقی سب بھی اب اپنی باتیں چھوڑیں اسے دیکھنے لگے۔

سنایئے سالی صاحبہ۔۔ آبان کے ساتھ بیٹھا بدر ایک نظر مرحا پر ڈالتے ایزل کو دیکھتے اسی کے انداز میں بولا۔

وہ میں کہہ رہی تھی کہ۔۔ بات ادھوری چھوڑتے مرحا کو دیکھا۔

وہ خفت سے سرخ ہوتی اسے تنبیہہ کر رہی تھی۔

باقی سب اب دلچسپی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

جبکہ حازق ماتھے پر بل ڈالے ناگواری سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اسکے بولنے پر سب اسکی طرف متوجہ ہو چکے تھے جو اسی کسی صورت منظور نہیں تھا۔

لب بھینچتے اسنے سرد نظروں سے اسے گھورا۔

کہ اس بار ہم مرحو کو اپنے ساتھ لے جائیں کچھ دنوں کے لیئے۔ وہ کافی دیر سسپینس کرئیٹ کرنے کے بعد بولی۔

Posted On Kitab Nagri

مرحا کی اٹکی سانس بحال ہوئی تھی۔

بدر نے بے اختیار مرحا کو دیکھا۔

دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں الجھائے وہ تھوڑی تلے رکھتا مسکراتی نظروں سے ایزل کو دیکھتا نفی میں سر ہلا گیا۔

کیوں جی۔۔ایزل نے اسی کے انداز میں تھوڑی تلے ہاتھ رکھتے آنکھیں پٹپٹائیں۔

وہ یوں کرتے اتنی پیاری لگی کہ حازق کا دل مچل گیا اسے خود میں بھینچنے کو۔

لیکن وہ اسکی نظروں سے بے پرواہ بدر کے جواب کی منتظر تھی۔

کیونکہ ہمارا گزارا مشکل ہو جانا ہے۔۔وہ معصومیت سے بولا۔

مرحا نے اسے گھورتے وارن کرنا چاہا۔

اوہووو۔۔چاروطرف سے ہوتی ہوٹینگ ہر وہ بری طرح سے جھنپی تھی۔

وہ جھنپتے ہوئے اسے اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ بدر کا دل بے اختیار ہوا تھا۔

وہ سر جھکائے ہس دیا۔

آج مہر اور مرتسم کی ویڈینگ اینیورسری تھی جس کے لیئے وہ سب جمع ہوئے تھے۔

شاہ ولا کا بڑا سا ٹیرس اس وقت برقی قمقموں سے جگمگاتا دور سے ہی روشن ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہمیشہ کی نسبت آج کے فنکشن کا سیٹ اپ کچھ اس طرح سے کیا گیا تھا کہ نیچے زمین پر نرم گدے بچھائے گئے تھے کیک کٹنگ کے لیئے ایک طرف الگ سے ٹیبل سجایا ;ہوا تھا ہوا تھا جبکہ باقی سارا سیٹ اپ بیٹھنے کا کیا گیا تھا۔۔

پورا فرش غباروں اور پھولوں سے سجا ہوا تھا۔

کیک کٹنگ کے لیئے بڑا سا ٹیبل سیٹ تھا جس پر کیک رکھا گیا تھا جو کچھ دیر پہلے ہی مرتسم اور مہر نے مل کے کاٹا تھا۔

ٹیبل کے سامنے بلیک کپل ڈریس میں مرتسم اور مہر کھڑے تھے۔

مہر کے ساتھ ڈارک بلیو ٹیکسیڈو میں حازق کھڑا تھا اور اسکے پہلو میں ڈارک بلیو ساڑھی میں کھڑی ایزل اسکے دل پہ بجلیاں گرا رہی تھی۔

حازق کی گود میں آٹھ ماہ کا آزان جو کہ اسی کے جیسی ڈریسنگ میں اتنا کیوٹ لگ رہا تھا کہ حازق کتنی ہی بار اس اسکی نظر اتار چکا تھا۔

ایزل کے ساتھ گرے ڈنر سوٹ میں میثم کھڑا تھا وہ اپنے پہلو میں سجی گرے میکسی میں اپنی تمام تر معصومیت سے کچھ بولتی اینارہ کے ہلتے لب دیکھتا بار بار حلق تر کرتا نظریں چرا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جبکہ مرتسم کے ساتھ اسکے حصار میں کھڑی مرحامد دھم آواز میں کچھ کہہ رہی تھی۔ &وہ بھی بلیو ساڑھی پہنے ہوئے تھی۔ہمیشہ کی طرح ایزل اور اسکی ٹوئننگ تھی لیکن اس بار انکے شوہروں کی بھی انکے ساتھ ٹوئننگ ہوئی تھی۔

اسکے برابر بلیو ٹیکسیڈو میں کھڑا بدر کب سے سلگھتی نظروں سے اسے مرتسم کے حصار میں دیکھتا بھڑ بھڑ جل رہا تھا جانے کیوں وہ اپنی بیوی کو اسکے باپ کے حصار میں بھی برداشت نہیں کر پاتا تھا۔

بدر کے ساتھ اووف وائیٹ ڈنر سوٹ میں کھڑا عاشر اپنی بیوی کو تاڑنے میں مصروف تھا جو ہمیشہ کی طرح الہام سے الجھ رہی تھی۔

روشانے اس وقت وائیٹ میکسی میں اپنے ساتھ ٹیو نینگ کی ہوئے وائیٹ ہی باربی فراق پہنے الہام کو گھور رہی تھی۔جو آج بھی اسکی گود سے اترنے کو تیار نہیں تھی۔

جبکہ بلال عاشر کے جیسے ہی بلیو ڈنر سوٹ میں اپنے باپ پاس کھڑا اماں کو دیکھنے میں مصروف تھا جسکا خوبصورت چہرہ اس وقت جھنجھلایا ہوا تھا۔

الہام کبھی اسکے کھلے بال کھینچتی تو کبھی لپسٹک چھیڑتی۔

اسنے عاشر کو گھورا تو اسنے جلدی سے آگے ہوئے الہام کو اس سے لے لیا۔

وہ بڑبڑاتے اب بلال کی طرف متوجہ ہو گئ جو انہماک سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

جبکہ ان سے کچھ دور ہانم اور داؤد کھڑے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ہانم پنک ساڑھی پہنے ہوئے تھی جبکہ داؤد وائیٹ ٹکسیڈو میں ملبوس تھا۔

حماد بھی سیم اسکے جیسے ہی ٹوینینگ کیے وائیٹ ہی ڈنر سوٹ میں تھا۔

جبکہ دائمہ اس وقت پنک فراق میں فیری بنی جلدی ہی تھک کے اپنے دادی کے پاس سو چکی تھی۔

میثم اور ایناره سے کچھ دور آبان اور زمل کھڑے تھے۔

زمل لائیٹ پرپل میکسی پہنے ہوئے تھی جبکہ آبان باقیوں کی نسبت وائیٹ کرتے میں تھا۔

انکی آفت زائیشہ زمل کے جیسے ہی پرپل میکسی پہنے بلیو ٹیکسیڈو میں ملبوس بہروز کے ارد گرد تتلی بنی گھوم رہی تھی۔ جسے ہر پانچ منٹ بعد محراب کبھی ادھر لے جاتا تو کبھی ادھر زائیشہ فوراً سے انکے پاس پہنچ جاتی۔

جبکہ ضرغام اس وقت انکے کچھ فاصلے پر بچھے گدے پر بیٹھی آیت کے پاس سو رہا تھا۔

ان سے کچھ دور دیکھا جائے تو زیان اور بریرہ مدھم لہجے میں ایک دوسرے سے کچھ کہہ رہے تھے۔

بریرہ اس وقت ڈارک گرین میکسی میں ملبوس تھی تو وہیں زیان نے ڈارک گرین شرٹ اور وائیٹ پینٹ پہنی ہوئی تھی۔

بریرہ تیزی سے بولتی اسے ہوسپٹل میں اپنے کسی مریض کے بارے میں بتا رہی تھی اور وہ دلچسپی سے اسکے چہرے پر نظریں جمائے سن رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ان سے کچھ فاصلے پر ارحم اور بہارے بلیک کپل ڈریس میں کھڑے نظر لگ جانے کی حد تک پیارے لگ رہے تھے۔

وہ فلحال بچوں کے جھنجھٹ سے آزاد تھے۔

جبکہ انسے کچھ فاصلے پر نور اور براق کھڑے تھے۔براق یبلو باربی فراق میں کھکھلاتی ہوئی روح نور کو ہوا میں اچھالتا تو اسکی کھکھلاہٹیں گونج اٹھتی اور اسے دیکھتے وہ دونوں بھی مسکرا دیتے۔

جبکہ ٹیبل کے بلکل سامنے ابراہیم اور زرقہ کھڑے تھے۔زرقہ اپنے برابر کھڑی انوشے سے کوئی بات کر رہی تھی جبکہ دونوں کے شوہر ان کی کبھی نا ختم ہونے والی باتوں کے ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔

ساحل اور رمشا یہاں نہیں تھے وہ دونوں زینی کے پاس تھے آؤٹ اوف کنٹری۔

کچھ ہی دیر میں کھانا کھا کے وہ سب اب ان نرم گدوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

سب کپلز ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے تھے انکے بچے اس وقت سکون سے اپنے داد، دادی کے پاس سو رہے تھے جو تھکان محسوس کرتے خود بھی اب نیچے جا چکے تھے۔

جبکہ ان سب کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔

مجھے لگتا ہے ہمیں ہر منتھ ایک گیٹ تو گیدر رکھنی چاہیئے۔۔عاشر سب کو دیکھتا بولا تھا۔

ہاں بلکل مجھے بھی لگتا ہے۔وقت نے ہم سب کو بہت دور کر دیا ہے ایک دوسرے سے۔

Posted On Kitab Nagri

پیٹ کو پالنے کے لیئے ہمیں اپنوں سے بہت دور رہنا پڑ رہا ہے لیکن پیٹ کے ساتھ دل بھی پالنا چاہیئے اور یہ دل رشتوں سے پلتا ہے جنہیں ہم پیچھے نہیں چھوڑ سکتے۔

بدر آسودگی سے سب کو دیکھتا بولا۔

ہاں بلکل اگر ہم لوگ مہینے میں سے ایک دن کا وقت نکال کر سب مل لیں گے تو یہ رشتے کہیں نہیں جانے والے۔حازق نے اسکی بات سے اتفاق کیا۔

اسکا مطلب اب ہم ہر مہینے ملیں گے۔۔ایزل کی پرجوش آواز گونجی۔

ہاں بلکل اب ہم ہر مہینے ملیں گے۔۔مرحا نے کہا تو دونوں کی خوشی کی کوئی حد نہیں رہی۔

باقی سب نے تاسف سے ان دونوں دیوانی دوستوں کو دیکھا تھا۔

ایزل تمہاری اور مرحو کی دوستی مثالی ہے یہ ہم سب جانتے ہیں تم آج یہ بتاؤ کے اگر کبھی مشکل وقت میں مرحا یا حازق کو چننے کا وقت آیا کبھی جو ایسا ہوا تو تم کس کی طرف جاؤ گی۔۔ہانم مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایزل نے اپنے ساتھ بیٹھے حازق کو دیکھا۔بس ایک نظر اور لمحہ لگا تھا اسے اپنا جواب مل گیا۔

وہ نرمی سے مسکرائی تو اسکے ڈمپل واضح ہوئے۔

حازق اپنی نظریں چرا گیا ورنہ وہ اسے سب کی نظروں سے دور کر دیتا۔

میں مرحو کو چنوں گی۔وہ مرحا کو دیکھتی گہری مسکراہٹ سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تو مطلب حازق بھائی کو اکیلا چھوڑ دو گی۔۔روشانے نے حیرت سے اسے دیکھا۔

نہیں میں مرحا کو چن کے میر کو ہی تو چنوں گی۔

پہلی بات میر اور مرحا الگ نہیں ہیں ایک تو تکلیف ہوتی ہے تو دوسرا بھی محسوس کرتا ہے۔خدانا کرے اگر کبھی ایسا وقت آیا تو مرحا کو چنوں گی۔میر کو اپنی تکلیف پہ اپنی اتنی تکلیف نہیں ہو گی جو مرحو کی تکلیف پر ہو گی۔

میں اسے چنوں گی بھی تو وہ مجھے اسکی طرف بھیجے گا۔سو میں مرحا کو چن کے میر کو ہی تو چنوں گی۔کیونکہ مرحا اور حازق ایک دوسرے سے جڑے ہیں وہ دونوں ایک خون ہیں لیکن وہ نہیں ہیں جو ایزل اور حازق ہیں۔میں میر کی پسلی سے بنائی گئی عورت ہوں تو میر سے جدا کیسے ہوئی۔میر اور ایزل ایک ہی ہیں اب ایزل اگر مرحا کو چن رہی ہے تو سمجھو حازق میر مرحا کو چن رہا ہے کیونکہ ہم دونوں ایک ہی ہیں۔۔وہ سر اٹھائے نرمی سے بول رہی تھی۔اسکے لہجے میں مان تھا،غرور تھا چاہے جانے کا غرور۔

سب اسکی سمجھداری پر مسکرا دیئے۔

حازق نے ہاتھ بڑھاتے نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیتے اسکا ماتھا چوما۔

Posted On Kitab Nagri

سب کو ان دونوں پر رشک آیا تھا۔سب سے زیادہ تکلیف ان دونوں نے جھیلی تھی لیکن زندگی کے ہر موڑ پر وہ دونوں ساتھ رہے تھے دونوں نے ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑا تو زندگی نے انہیں ساتھ جینے کا موقع دیا تھا۔

کڑی آزمائشوں کے بعد وہ ایک ہیپی لائیف جی رہے تھے۔باقی مشکلات تو پھر زندگی کا حصہ ہیں جو کبھی ختم نہیں ہو سکتیں۔

کتنے وقت بعد ہم لوگ ایسے مل رہے ہیں۔یاد ہے ایزل ہم سب کی شادی سے پہلے یہی دن تھا جب مہر مامی اور مرتسم ماموں کی اینی ورسری تھی اور تمنے ضد باندھ لی تھی کہ تم انکے برابر ہی کھڑی ہو گی جبکہ حازق اس بات کو ماننے سے انکاری تھا۔۔ہانم اسے کچھ سال پہلے کا وہ دن یاد کرواتے بولی۔

ایزل کھکھلائی تھی۔

ہاں تب میری اور میر کی دشمنی جو چل رہی تھی۔۔وہ ہستے ہوئے بولی۔

لیکن کہتی پھر بھی تم اسے میر ہی تھی۔۔مرحا نے اپنا حصہ ڈالا۔

ہاں تمہاری طرح ہر لڑکے کو بھائی تو نہیں بنا لیتی تھی۔۔وہ تنک کر بولی۔

یہ کیا قصہ ہے ہمیں بھی بتائیں ایزل اپی۔۔انوشے چہک کر بولی۔

قصہ یہ ہے کہ جب بھی ہمارے سکول میں یا کالج میں کوئی بھی لڑکا ہمیں دوستی کی آفر کرتا تو یہ فٹ سے کہہ دیتی تھی کہ ایزل میرا بی ایف ہے اور باقی سب ہم دونوں کے لیئے بھائی۔۔وہ مزے سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

مرحانے اسے گھورا۔

ہاہاہاہا دیکھ لیں حازق بھائی آپکے حق پہ ڈاکا ڈالا ہوا مرحا آپی نے۔روشانے نے اسے چھیڑا۔

وہ بس مسکرا دیا۔

وہ سب تو ٹھیک ہے روشے مجھے تو بے چارے عاشر پر ترس آرہا ہے تمہارے ساتھ کیسے گزارا کرتا ہے۔۔داؤد نے شرارت سے اسے دیکھا۔

بھائی۔۔وہ چیخی۔

کیوں بھئی ایسا بھی کیا ہے۔۔اب نے دلچسپی سے اسے دیکھا۔

آج سب لوگ ایک دوسرے کے پول کھول رہے تھے۔

ایسا ہے کہ جب روشے سولہ سال کی تھی اسکے لیئے ایک پرپوزل آیا تھا۔تو اسنے بہت ہی معصومیت سے اس لڑکے کے گھر جا کے اسکی ماں کے سامنے بیٹ سے اسکا سر پھاڑ دیا تھا۔۔وہ معصومیت سے روشناس جو دیکھتا بولا۔

وہ شرمندہ ہی ہو گئ۔

ہاہاہاہا واقعی کیا بھا بھی شادی سے اتنا چڑتی تھیں۔میثم کا قہقہ سب سے جاندار تھا۔

تمہارے کیوں دانت نکل رہے ہیں تمہارے قصے سنائے نا تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے۔عاشر مسکراہٹ دباتا روشانے کو شرمندہ دیکھتا اسے ڈپٹ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بتائیں بتائی بھائی۔ ایناره نے تیزی سے کہا۔

ہاں کیوں نہیں بتاتا ہوں۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب۔۔

ٹیرس کا دروازہ ہوا سے آہستہ سے بند ہوا تو عاشر کی آواز مدھم ہوتی چلی گئ۔

عاشر بولتا چلا گیا اور سب دلچسپی سے اسے سنتے گئے کچھ دیر بعد سب کا چھت پھاڑ قہقہ گونجا تھا تو ہوائیں بھی جھوم اٹھتیں۔

آہستہ آہستہ وہ سب اپنے بچپن کے قصے دہراتے ایک دوسرے کو چھیڑ رہے تھے انکی آوازیں مدھم سے مدھم تر ہوتی چلی گئیں۔

افف آج کتنا تھک گئے نا۔۔ زوردار انگڑائی لیتت اپنے وجود کی تھکن کم کرنے کی کوشش کی تھی۔

جبکہ اسے دیکھتے حازق کی آنکھوں میں خمار کے ساتھ جنون سا اتر اتھا وہی جنون جو پچھلے کچھ سالوں میں اسکے لیئے بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

میر کتنا اچھا لگا نا سب آج ملے اور ہم۔۔ وہ بات کرتے جیسے ہی مڑی حازق کے سینے سے ٹکرائ۔

وہ اسے بنا سمجھنے کا موقع دیئے اسکی تھوڑی اٹھاتا اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے اسے گھورا۔لیکن وہ اسے آنکھوں سے اپنا ساتھ دینے کا اشارہ کرتا اسکے نچلے لب پر شدت سے دانت گاڑھ گیا۔

ایزل کو اسکی آنکھوں میں لپک سی محسوس ہوئی۔ایک جنون سا جو اسکی رگ رگ میں اترا تھا۔

میر تم اتنے جنونی کیوں ہو۔کچھ دیر اسکے لب آزاد ہوئے تو وہ اسکی شدت پر اپنے ہونٹوں سے خون کے قطرے صاف کرتے خفگی سے بولی۔

کیونکہ تم میرا جنون ہو جنونی عشق جو ہپر صرف جنون ہی لٹایا جا سکتا ہے۔ایسا جنون جسمیں رحم کی کوئی اپیل نہیں۔

وہ خمار آلودہ لہجے میں کہتا جھٹکے سے اسکی ساڑھی کا پلو بے ڈھنگے انداز میں نیچے پھینک چکا تھا۔

ایزل بوکھلائی۔

تمہاری اسی شدت اور جنون سے ڈر لگتا ہے ہر بار تمہاری تمہاری قربت میں شدت اس قدر ہوتی ہے کہ میری حواس جھنجھنا جاتے ہیں۔۔وہ نروٹھے پن سے بولی۔

ایسا ہی ہو گا وقت کے ساتھ ساتھ میری شدت اور جنون میں اضافہ ہو گا اور اس معاملے میں تمہیں کوئی چھوٹ نہیں۔۔وہ بے رحمی سے کہتا اسکی شہ رگ پر ناک سہلاتا اسکی خوشبو انہیل کرنے لگا۔

ایزل مغروریت سے مسکرائی۔

اسکا شوہر اسکی خوشبو کا ایڈیکٹیڈ تھا جو جانتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے سونے کے بعد بھی وہ گھٹنوں اسکی خوشبوں میں گہری سانسیں بھرتا تھا۔وہ بنارکے کی گھٹنوں اسکی خوشبو اپنی سانسوں میں بستا سانسوں کا کھیل کھیلتا تھا۔

سی۔۔اسکی دانت اپنی گردن پر محسوس کرتے وہ سسکی تھی۔

حازق اس پر بے رحم شدت دکھاتا اسکی ڈھڑکنوں کو اپنے جنون سے متعارف کرواتا اسکی سسکیاں بلند کر گیا۔

وہ بہکتی سانسوں سے اسے دیکھتے اوپر ہوتی اسکے لبوں سے لب جوڑ گئ۔

حازق مدھم لائیٹ بھی اوف کرتا اسکی ہونٹوں سے شدت سے لپٹتا شدت سے اسمیں سمایا۔

ایزل اسکے ناخن اسکے کندھے زخمی کر گئے لیکن وہ بے پرواہ بنا اپنی شدت بڑھاتا اسکی سانسیں بری طرح سے کھینچ گیا۔

ایزل نے اسکے سینے پر مکے برسائے تو اسکے ہاتھ اسکے سر کے اوپر پن ہو گئے۔

وہ پھڑ پھڑا بھی نا سکی۔

وہ اگر کہتا تھا کہ وہ اسکا جنون ہے اور اس جنون میں کسی قسم کی کوئ رحم دلی نہیں تو وہ سچ کہتا تھا وہ اس پر بے رحم شدتیں برساتا تھا چاہیئے وہ اس پر آنچ برداشت نہیں کرتا تھا لیکن اپنی قربت میں وہ اسکے پور پور پر اپنی شدتوں کے گہری نشان ڈالتا تھا۔

وہ اپنی قربت میں اس پر واقعی کوئ رحم نہیں کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایزل کو اسکی عادت ہو چکی تھی لیکن وقت کے ساتھ اسکے بڑھتے جنون پر وہ بد حواس ہو جاتی تھی اسکی شدتیں برداشت کرنا اسکی نازک جان کے بس سے باہر ہو جاتا لیکن وہ بے رحم اس پر بلکل ترس نہیں کھاتا تھا۔

تھک کر وہ اسی سے لپٹ کر اس سے شکوے کرتی اسکے سینے میں چہرہ چھپائے سو جاتی تھی۔

کیونکہ وہ جان چکی تھی اور زندگی سے سیکھ چکی تھی کہ زندگی میں بڑی سی بڑی مشکل اجائے بڑی آزمائش اجائے ہمیں ہر حال میں اپنوں کے ساتھ انکا سہارا بن کے کھڑے رہنا ہے۔اپنوں کی غلطیوں پر معاف کر کے آگے بڑھنا نا کہ اسی ایک غلطی کو انکی سزا بنا کے ساری زندگی کے لیئے عذاب بنانا ہے۔

سب کچھ کتنا مکمل ہے نا بدر۔۔وہ چاند کو دیکھتے مسکرائی تھی۔

ہم۔۔وہ اسکے کندھے پر تھوڑی رکھتا اسے اپنے حصار میں لیتا سکون سے مسکرایا تھا۔

میری بیٹی زیادہ تنگ تو نہیں کرتی نا آپکو۔۔اسکے پیٹ پر نرمی سے انگلیاں سہلاتے پوچھا۔

مرحانے اسکی ہاتھوں کو چٹکی کاٹی۔

آپکی بیٹی بلکل تنگ نہیں کرتی لیکن آپکے ہاتھ کر رہے ہیں۔گردن موڑتے اسے گھورا۔

بدر مسکراہٹ دباتا اسکے ہونٹوں چوم گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تو کیا ہوا کیا ہاتھوں کو گستاخی کی اجازت نہیں۔۔وہ اسکی شرٹ کے اندر ہاتھ لے جاتا اسکے پیٹ پر نرمی سے انگلیاں سہلاتا گہری نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

نہیں بلکل بھی نہیں۔وہ اسکے ہاتھ نکالنے کی کوشش کرتے خفگی سے بولی۔

کیوں نہیں میں تو بس اپنی بیٹی کو محسوس کر رہا ہوں۔۔اسکے بالوں میں چہرہ چھپائے گہری سانس کھینچتے اسنے ہاتھوں سے بے باک شرارت کی۔

مرحا کا چہرہ سرخ گلاب ہوا تھا۔

ابھی آپکو کچھ محسوس نہیں ہو گا ہاتھ ہٹائیں۔اسکے ہاتھ پیچھے کرتے جھنپ کر کہا۔

آپکو تو کر رہا ہوں نا محسوس۔۔اسکی ناک کی ٹپ کو ہونٹوں سے چھوتے مسکراتے ہوئے کہا۔

بدر کیا ہماری بیٹی آنے کے بعد بھی آپ مجھے اتنا ہی پیار کریں گے۔وہ یکدم فکر مندی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے پوچھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بدر مسکرایا۔

نہیں۔بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اپنے مجھے رحمت اور نعمت دونوں سے نوازہ ہے آپکے لئیے اتنا پیار ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔وہ اسے اپنے حصار میں لیتا نرمی سے بولا۔

آپ اتنے شیور کیسے ہیں بیٹی ہی ہو گی۔وہ اسکے سینے پر سر رکھے اطمنان سے بولی۔

بس اللہ پر یقین ہے۔۔وہ ستاروں سے بھرے آسمان کو دیکھتا مسکرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپکے جیسی چھوٹی سی پری جو ہمیں، ہمارے بہروز، محراب کو مکمل کر دے گی۔۔۔وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا عقیدت سے بولا۔

مرحا اسکے سینے میں سمٹتے چاند کو دیکھتے آسودگی سے مسکرا دی۔

بدر کے سنگ زندگی مکمل اور حسین تھی۔۔بدر نے سہی وقت پر اسے غلط فیصلہ لینے سے روک کر بہت ساری زندگیاں بچائی تھیں۔یہ بات تو اسنے اب تک زندگی سے سیکھی تھی کہ جزبات میں بہہ کر کبھی بھی فیصلہ نہیں لینا چاہئے۔

اپنوں سے لاکھ دور سہی ہمارا بھی کتنا عجیب ہے نا انکے لیئے ہی دھڑکتا رہتا ہے۔۔وہ آسمان کو دیکھتے مسکرائی تھی۔

ساحل نے اسے حصار میں لیتا اسکا سر چوما۔وہ جانتا تھا وہ سب کو مس کر رہی ہے آج وہاں پر سب لوگ اکھٹے تھے اس لیے اسکا دل کر لایا تھا۔

ہم ظاہری نا سہی دل سے انکے ساتھ ہیں انکے ساتھ جڑے ہیں۔۔ہمارے دل جزبات، روحیں انسے جڑیں ہیں یہ وقتی فاصلے ہمیں اپنوں سے دور نہیں کر سکتے تھے۔وہ اس سے کہہ رہا تھا اور رمشاء اس کی باتوں پر ایمان لے ائی۔کیونکہ وہ خود بھی اپنوں سے کئ مہینوں سے دور تھی لیکن دور ہو کر بھی دور نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زندگی ہمیں یہی تو سکھاتی ہے اپنوں سے دور ہو کر بھی دور نا ہونا یہی تو رشتوں کی خاصیت ہوتی ہے۔

****

زندگی بھی کتنی عجیب ہے نا دو انجان لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑ کر ایک دوسرے کا ہمسفر بنا کر ہمیشہ کے لیئے ایک دوسرے سے باندھ دیتی ہے اور پھر انہی دو انجان لوگوں سے آگے خاندان بنتے ہیں نسلیں بڑھتی ہیں۔۔وہ ٹیرس سے نیچے لان میں واک کرتے ابراہیم اور زرقہ کو دیکھتے بولی۔

زندگی تو پھر زندگی ہے۔اسکا کام ہے وقت کے چکر کو گھومنا اب یہ ہم ڈیپینڈ کرتا ہے کہ ہم اسکے ساتھ چل پاتے ہیں یا پھر وقت کے اس چکر میں پیچھے رہ کر اپنوں سے بچھڑ جاتے ہیں۔

داؤد نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے کہا۔

ہانم مسکرادی۔

آپ میرے ساتھ ہونگیں تو ہم زندگی کا ہر سفر مکمل کر کریں گے وقت کے ساتھ۔۔اسکے کندھے پر سر رکھتے کہا۔

انشاءاللہ۔وہ زیر لب دہراتے اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا۔

جبکہ انسے کچھ دور زرقہ ابراہیم سے کہہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے زندگی سے کیا سیکھا ابراہیم ۔۔ وہ دونوں لان میں واک کر رہے تھے جب زرقہ نے اس سے پوچھا۔

مینے زندگی سے سیکھا ہے مشکل جتنی بھی بڑی کو اپنوں کا ساتھ ہو تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ ابراہیم اسے اپنے حصار میں لیتا بولا۔

زندگی ایک امتحان گاہ ہے جہاں پر مشکلات اور آزمائشیں ہی آزمائشیں ہیں۔۔ ہمیں بس انکا ڈٹ کے سامنا کرنا ہے اگر بھاگ گئے تو کبھی انسے نہیں نکل سکیں گیں۔۔ زرقہ اسکے جواب میں بولی تو اثبات میں سر ہلایا گیا۔

کہنے کو تو وہ سب ایک خوشحال پر سکون زندگی گزار رہے تھے۔ لیکن۔ وقت کا کام ہے چلنا اپنا چکر گھومانا اور چکر کے ساتھ آسانیوں کے ساتھ مشکل لانا اگر ہم ان مشکلات سے گھبرا گئے تو اسی چکر میں ساری زندگی پستے رہیں گے۔

جیسے ان سب کرداروں نے کچھ نا کچھ زندگی سے سیکھا ہے ہم سب نے بھی سیکھا ہے انہیں پڑھ کے انہیں دیکھ کے انہیں محسوس کر کے۔

ہم انسے جزباتی طور پر جڑے ہیں انکے احساسات ہمنے محسوس کیے ہیں بے بسی محسوس کی ہے، خوشیاں محسوس کی ہیں تو ہمنے انکی زندگی سے کچھ سیکھا بھی ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595